الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوٰة فيها مصباح

تبرک یا من جعل النجوم مصابیح والشمس سراجا من کان حدیثہ فی مشکوٰۃ صدور الصحابۃ کالمصابیح علی طبع الکتاب الشریف
مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل تذکرۃ المتقدمین کمال المتاخرین الذی یشار الیہ بالبنان نائب

مظاہر حق

... الرحمن ... الیہ رکائب الاستفتاء والاستفسار و انتہت الیہ ریاسۃ الحدیث والفقہ فی الاقطار و محط
... القلوب القاسیہ ... الورع ... مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

[illegible]

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیع بیان میعون کی ف اول مصنف نے ذکر کیے حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادات ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہین اور نمبی ہی ایک بیع ہی اور بیع کی معنی ہین بیچنا اور کبہی معنی اسکی خریدنی کی بہی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین کہتی ہین مال کی بدلنی کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندیسی اور شرعیة بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی أحل الله البيع وحرم الربوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بہی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہی کہ طرفین مین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکہتی ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالةً یا وکالةً یا ولایةً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بی اجازت اور بی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مثالونکی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہی کہ بیچنی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی گیہون کے اور بیع صرف یہہ ہی کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلا روپیا بدلی روپی کی یا اشرفی بدلی روپی کی یا بالعکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلا غلہ مول لینا بوعدہ بدلہ روپونکی اور بیع مطلق یہہ ہی کہ بیچی ایک چیز کو مقابلہ نقد کی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحة تولیة وضیعة مساومة مرابحة وہ بیع ہی کہ بیچی پر نفع رکہکر بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور وضیعت یہہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہی جو آپس مین بایع مشتری راضی ہون اور لحاظ پہلی ثمن کا نہین ہوتا شرع درمختار مولانا

باب الكسب وطلب الحلال

باب ہی بیچ بیان کسب کی اور طلب کرنی روزی حلال کی ف کسب کی معنی ہین ڈہونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کی اور یہہ بیان کیا ہی کہ اچہا کونسا ہی اور برا کونسا ہی اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکہی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارة پہر زراعت پہر دستکاری اور کسب فرض ہی اور مستحب ہی اور مباح ہی اور حرام بہی فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری کسب کرنیوالی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا اور مستحب ہی زیادہ اسی باین نیت کہ خبرگیری کرے فقیر کی یا بسبب اسکی

اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کی اور حرام ہی اس نیت سی کسب کرنا کہ اس سی مال جمع کرونگا واسطی فخر و تکبر کی اگرچہ حلال ہو اور
کسب کر کے خرچ کری اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر بغیر اسراف و تنگی کی اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو سوال
کرنا اور اگر سوال نہ کیا یہانتک کہ مر گیا بہوک کی تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکی حال جاننی والی پر یہہ کہ کہلاوی اوسکو
یا اسقدر دی کہ اپنی تئین آپ کہلاوی [illegible] شرح ملتقی اور مولانا عبد العزیز رح نی یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی تفسیر مین یون لکہا ہی کہ
بہتر جو کسب ہی سو جہاد ہی لیکن شرط یہ ہی کہ وقت قصد کرنی جہاد کی ہرگز خیال غنیمت کی لینی کا دل مین نہ لاوی اور نیت اپنی خالص رکہی اور بعد ازان تجارۃ ہی خصوصا
وہ تجارۃ کہ سبب انکی حاجت کی چیزون مسلمانونکی ہو ایک ملک سی دوسری ملک مین اور ایک شہر سی دوسری شہر مین پس اگر اس طرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانونکی
اور حاجت روائی انکی کی کری تجارۃ اوسکی حکم عبادۃ کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ اوس مین ہی نیت خیر یعنی نیت حاصل کرنی قوت آدمیون اور جانورونکی
ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہہ برساوی [illegible] بعد ازان [illegible] کسبونکی اور کسب ایسی ہین چندان فضیلت نہین رکہتی مگر ان کتابت کہ اوس مین
علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگونکی یاد ہوتی ہین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اور حرفی کہ تعلق ساتہہ بقاء عالم کی رکہتی ہین مانند معماری اور
بنیا [illegible] اور بنائی [illegible] کی اور کہی اور تیل نکالنی کی اور روئی دہنی اور سوت کاتنی اور سینی اور آٹا پیسنی کی یہہ کسب بہتر ہین اور ان کسبونسی کہ محض
واسطی زینت اور تزئین اور آرائش اور رونق دولت کی ہوتی ہین مانند ستاری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانی اور عطر کہینچی اور رنگریزی کی پرہیز کرنا [illegible]
[illegible] بخلاف اون کسبونکی کہ اوس مین ہو آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی پر یا دین فروشی
یا [illegible] اور فریب و دغا لازم ہو مانند [illegible] کشتی و قصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی اور
[illegible] اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرۃ تلاوۃ قران اور تعلیم قرآن کی کہ یہہ سب کسب
[illegible] الطالبین [illegible] فضیلت کسب کی اور کسب کرنی والی کی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسکی کہ ترک کری کسب کی از راہ کسل
کی [illegible] لیکن جو کوئی کہ سوال نکری اور بسبب اعتماد کی رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عمل دینی کی اور خلل پڑنیکی اذکار و عبادت مین کسب نکری
تو داخل وعید مین نہین ہوگا بشرطیکہ [illegible] اور توقع [illegible] کی خلق سی نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتی ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان کیسی اور جو کوئی کہ مال
بقدر کفایت کی رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقاف سی یا اور جگہہ سی بہم پہنچ سکتا ہی اوسکو بلا اختلاف عبادۃ افضل ہی کسب کرنیسی اور اسیطرح تعلیم کرنی والی
علوم دینی اور [illegible] اور مانند انکی اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہون تو انکو اپنی امور مین مشغول رہنا چاہیی نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار
کری تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سی اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کری اور لازم ہی کہ باوجود کسب کی توکل خدا پر کری
کہ رزاق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب ایک بہانہ ظاہری ہی کسب کو رازق نجانی کہ یہہ شرک خفی ہی اور تمام حلال و حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب کی
فقہ مین مذکور ہین اور مسائل یعنی مال حرام اور کسب حرام سی پرہیز کری رسول علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سی صدقہ دی تو قبول نہین ہوتا اور نہین چہوڑتا مال
حرام [illegible] یعنی بعد [illegible] کی مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ دوزخ کی اور جانی کہ اگر تہوڑا سا مال حلال حرام مین ملجاویگا تو مشتبہ ہو جاویگا
اور سبب [illegible] مال [illegible] ہی بازرہنا اولی ہی اور اگر کوئی کسیکو کچہہ دی اور اوسکی چیز مین شبہ ہو تو چاہیی کہ اوسکو ساتہہ حیلہ و نرمی کی پہیری اور اگر اوسکی
[illegible] ہو تو نہ پہیری اور اسیطرح ہی حال تحقیق کرنی مشکوک کا کہ اگر دینی والا رنجیدہ ہو تو تحقیق کری ورنہ کری اسلئی کہ آزردہ کرنا
مسلمان کا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا ورع ہی ورع کی لیی مرتکب حرام کا ہونا اچہا ہی مگر یہہ کہ حرام متحقق ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دی لیکن اگر جانی کہ یہہ
[illegible] لیکن [illegible] مضطر کو دیدی اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کہا لیوی اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوس مین خرید و فروخت

نکری اور بغیر علم حرمت اور شبہ کی ہر جا تجسس و تحقیق مین پڑنا وسوسہ ہی اور مزدوری کسب نامشروع کی بہی حرام ہی جیسی سیوی کپڑا ریشمی یا زیور بناوی مرد کی لیی اور عقد نامشروع سی جو حاصل ہو حرام ہی جیسی بیچ غلہ محتکرہ اور سب تجارتون مین بہتر تجارۃ بزازی ہی اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور مانند اسکیکی اور خرید و فروخت مین روپی شیشی تانبی کی اور کہوٹی مروج نکری اور اگر شیشی تانبی کی روپی ہاتہہ لگین تو کوئی مین ڈال دی اور معاملہ مین فریب نکری اور قسم نہ کہاوی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنی اسباب کی جیسا کہ ہی اوس سی زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتہہ نہ بیچی کہ لینی والا اوسکو بیچ فعل حرام کی کام مین لاوی جیسی انگور بیچتی ہین شراب ساز کی ہاتہہ اور ہتیار قطاع و فساق اور مانند اسکیکی ہاتہہ اور اسیطرح سی بیچنی مین [illegible] کہوٹ اور بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول مین کمی نکری اور غبن نکری اور جانی کہ بسبب ایک دانگ غیر کی جنت کی جانی سی رکا رہیگا اور مستحب ہی کہ تہوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووی جبکہ بقدر کفایت کی حاصل ہوگا تو آخرت مین مشغول ہووی **الفصل الاول** فصل پہلی عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کہایا کسی نی کوئی کہانا کبہی بہتر اس سی کہ کہاوی کسب ہاتہہ اپنی کی سی اور تحقیق نبی اللہ کی داود علیہ السلام تہی کہاتی عمل ہاتون اپنی کی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی کسب کرنا انبیا کی سنت ہی چنانچہ داود علیہ السلام اپنی ہاتہہ سی زرہ بناکر بیچتی تہی پس ہم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داود علیہ السلام اپنی خلافت مین تجسس کرتی تہی لوگون سی امر اپنا اور پوچہتی تہی اوس سی کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرۃ ہی داود کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالی نی ایک فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت مین اوس سی بہی اونہون نی یہی پوچہا اوسنی کہا کہ داود اچہا شخص ہی مگر یہہ کہ کہاتا ہی وہ بیت المال مین سی پس دعا کی داود علیہ السلام نی اپنی رب سی کہ بی پروا کردی مجکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور لوہا اونکی ہاتہہ مین مانند موم کی تہا پس زرہ بناتی اور چار ہزار درہم کو بیچتی اور بعضون نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی اوسکو چہہ ہزار درہم کو پہر خرچ کرتی دو ہزار اپنی نفس پر اور اپنی عیال پر اور چار ہزار اللہ دیدیتی فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر اس لیی کہ اوسمین بڑی بڑی فائدہ ہین کہ کسب کرنیوالیکو بہی نفع اوسکا پہنچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہین اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کی بچتا ہی بری باتون اور لہو و لعب سی اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سی پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکی ذلت سوال سے اور محتاج کسیکا نہین ہوتا ر ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایہا الرسل کلوا من الطیبت واعملوا صالحا وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانون اور عیبون سی نہین قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سی اور غرضون فاسدہ سی نیت مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنون کو ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی رسولون کو یعنی کہانا حلال کا اور اچہی اعمال کرنی پس فرمایا ای رسولون کہاؤ رزقون حلال سی اور عمل کرو اچہی اور فرمایا ای مومنو کہاؤ کہانون پاک و حلال سی جو کچہہ کہ دیا ہمنی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونون

تا ہاتھ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میری ای رب میری حالانکہ یہہ دی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام اور پرورش
کیا گیا ساتھہ حرام کی یعنی ہوئی عمر سی بڑی غرض حرام ہی غذا اوسکی پس کہانسی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
نہیں قبول کرتا مگر یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو سبب پاک ہونی اوسکی نجاست حرمت سی جناب پاک و سکیں ایک نسبت ہی
قابل ہی کی ہی کہ اوس سی بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک میں حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہیں اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیے یا اور عبادات کی لیے
اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت میں آیا ہی کہ دعا ہی مسافر مقبول ہی حال یہہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن
کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہیں قبول ہوتی اس سی یہہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیے کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو
ہیں اکل حلال اور صدق مقال ۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي
الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی آویگا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہیں پروا کریگا آدمی ساتھہ اوس چیز کی کہ لیگا مال کہ آیا حلال لیا ہی یا حرام سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی تمیز
نہیں کریگا درمیان حلال و حرام کی ع ہر چہ آمد بدہان شان خوردند و آنچہ آمد بزبان شان گفتند ۲۷ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ
مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي
يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ
مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کی چیزیں ہیں
مشتبہ نہیں جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ کی چیزوں سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعن والوں کی طعن سی بچا اور جو پڑا شبہ
کی چیزوں میں پڑیگا حرام میں مانند چرواہی کی کہ چراتا ہی گرد رُوند کی قریب ہی کہ چرین اوسمیں جانور خبردار ہو کہ واسطی ہر بادشاہ کی روندہ ہی خبردار ہو کہ
روندہ اللہ کی حرام چیزیں ہیں خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن میں ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان
اور عرفان اور یقین کی تو درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کرنی اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق و احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا
بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حلال ظاہر ہی کہ ساتھہ نص کے حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی کہانی کی
چیزیں کہ متعارف ہیں اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزوں کو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذالک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتھہ
نص کی حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسی شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کی اور
عورت اجنبیہ کی اور غیر ذالک اور چیزیں مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہیں یہہ یا حلال ہیں بسبب تعارض دلیلوں کی پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہیں جانتی
اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ بعضی لوگ جانتی ہیں کہ وہ مجتہدین ہیں اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہیں اونکو ساتھہ قوۃ دینی ایک کی دلیلوں میں سی اور اسمیں علما کی تین مذہب
ہیں ایک مذہب تو یہہ ہی کہ نہ حکم کیا جاوی ساتھہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اونکی اور دوسرا مذہب یہہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہہ
کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص نی ایک عورت سی نکاح کیا اور ایک لونڈی نی آنکر کہا کہ میں نی ان دونوں کو دودہ پلایا ہی تو وہ عورت
مشتبہ ہی اس شخص کی حق میں مشتبہ ہی اولی یہہ ہی کہ اوسکو نکاح میں نہ رکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سی جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اور تمام

پرہیز کری آور مانند چرواہیکی الخ تشبیہ دی حرام چیزونکو ساتھہ رونرکی کہ منع کیا گیا ہی آدمی اونکی کرنیسی اور واجب ہی پرہیز کرنا اونسی آور تشبیہ دی ہی اسکو شبہہ
مین ساتھہ چرانیکی گرد رونرکی یعنی چرواہیکو چاہیی کہ رونرسی دور چرا دی تا رونر مین جانور نجا پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اوسکی چرا دیگا تو احتمال ہی
کہ رونر مین جانور جا پڑینگی اسیطرح آدمی کو چاہیی کہ شبہات سی دور رہی تا محرمات مین نہ پڑی بعد ازان واسطی بیان کرنی تشبیہ مذکور کی فرمایا خبردار ہو
کہ تحقیق واسطی ہر بادشاہ کی الخ یہہ بیان جاہلیت کی بادشاہونکا ہی کہ وہ رونر روکتی تہی یا خبر دی اہل اسلام کی ظالم بادشاہون کی اسلیی کہ رونر روکنی
درست نہین اور رونر اللہ کی حرام چیزین ہین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہوا عذاب کا پہر اون حرام چیزونمین بعضی چیز ایسی ہی
کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی سب بخشی جاتی ہین آور حضرت شیخ علی
متقی رح نی اس باب مین ایک رسالہ لکہی ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورۃ پر کہ اوس سی بقا اوسکا ہووی سلامت رہتا ہی اور جب ضرورۃ
سی گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی تو مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سی ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذالک ضرورۃ مباح مکروہ حرام کفر
اور جسوقت بگڑتا ہی وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب انکار وشک کفر کی تو بگڑتا ہی تمام بدن یعنی ساتہہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل
کیطرف اور روکی اوسکو منہمک ہونیسی شہوات مین یہان تک کہ نہ عادت کری طرف شبہات کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن ہوتی ہو
بسبب غذا حلال پر اس لیی کہ اوس سی صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سی تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچہی اعمال صادر ہوتی ہین اوس
سی یہہ خلاصہ کلام بعضی محققین کا آور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثونپر مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین
ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ ش ع ح؛ وَعَنْ رَافِعِ
بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورۃ زناکار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی
والیکی زبون ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابوحنیفہ اور امام
محمد اور بعضی اور اماموں نی جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا اور چیتی کا اور اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ یا غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونہون
نی یہہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہے حرمت پر اس لیی کہ اسی حدیث مین ہی وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس
خبیث کی معنی یہہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والیکی زبون ہی یعنی مکروہ
تنزیہی ہی اس لیی کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنی کی دی ہی اگر حرام ہوتی تو حضرت کاہیکو دیتی ح؛ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو
مسعود انصاری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور خرچی عورۃ زانیہ کیسی اور اجرت کاہن کیسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نی ف منع کیا مول اوسکی کیسی ہماری نزدیک یہہ محمول ہی اسپر کہ یہہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتونکی مارنی کو فرمایا تہا اور نفع لینا اونسی اون ایام مین
حرام ہوگیا تہا پہر اجازت دیدی اونسی نفع لینی کی یہان تک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نی ساتہہ
دہنی چالیس درہمونکی اور حکم فرمایا بیچ مارنی کتی ریوڑکی ساتہہ دینی دنبی کی آور کہا طیبی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتی کا اور نہین قیمت اوسکی
اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابوحنیفہ رح نی بیچنا اوس کتی کا
کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکی تلف کرنیوالی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی

اوس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دیتی پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوی یہہ سب حرام ہی اور ان سبکو عربی مین حلوان کہتی ہین اور حلوان کے معنی ہین شیرینی کی اسکو حلوان اس لیی کہتی ہین کہ دینا اوسکا اچھا لگتا ہی لینی والیکو جیسی شیرینی کہانی اچھی لگتی ہی اور بی رنج ومشقت حاصل ہوتا ہے اور عراف اور نجومی بہی بیچ حکم کاہنون کے ہین اور انکی پاس جانا اور خبر پوچہنی اور تصدیق انکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب السحر والکہانۃ مین آویگی انشاء اللہ تعالی ۲ع ح وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول کتی کیسی اور خرچی عورت زانیہ کیسی اور لعنت کی سود کی لینی والیکو اور سود کی دینی والیکو اور گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو اور مصور کو نقل کی یہہ بخاری نی ف مول خون کیسی یعنی خون کی بیچنی سی منع فرمایا اس لیی کہ وہ نجس ہے بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرۃ حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کے مول کا اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہوچکا اور گودنا یہہ ہی کہ سوئی سی بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بہر دیتی ہین پس نیلی یا سبز داغ ہو جاتی ہین اس سبب سے اس لیی منع فرمایا کہ یہہ کام فاسقون اور بدچلنون کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق الفرائد مین لکہا ہی کہ مٹائی جاوین داغ گودی ہوئی ساتہہ کسی تدبیر کی بسبب اگر نہ مٹ سکین بغیر زخم کرنیکی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور سی وہ مصور مراد ہی کہ تصویر جاندار کی کہینچی یا بناوی یا کاڑہی اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور کاڑہنی درست ہی اور خطابی نی لکہا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہوتی ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسی تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ۲ع ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اونہی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح کی کی اور حضرت تہے مکہ مین یہہ کہ اللہ نی اور رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دیجیی کو مردار کی چربی کا کیا حال ہے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتہہ اوسکی کشتیان اور چکنی کیی جاتی ہین ساتہہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین جائز ہیہ نفع اوٹہانا ساتہہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی کہ لعنت کری اللہ یہود کو تحقیق اللہ نی جسوقت حرام کین چربیان جانور کی پگلاتی چربی کو پہر بیچتی اور اوسکو پہر کہاتی مول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علما نی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجا کہ اوسکا بہی بیچنا درست نہین اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا الخ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اوٹہانا یعنی اور کام مین لانا سوا ئی کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی یا کچہہ اور کام مین لاوے اور اسیطرح گہی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہی اوسکی

نزدیک اسکی اور جمہور کی نزدیک نہین جائز نفع اوٹھانا ساتھہ مردار کی کسیطرح اور مطلق عام ہوتی نہی کی سوای چمڑی دباغت کیی گئی کی کہ خاص کیا گیا ہی اور جائز رکہا ہی ابو حنیفہ نی اور علما اونکی نی بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی نزدیک خصوصا مسجد مین اور کہاتی ہول اوسکا یعنی حیلہ کرتی ہی کہ نہی چربی کی کہانیسی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تہی اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کی کہ گویا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پہنچی بسبب اوسکی حرام کو اور دلیل ہی اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوس چیز کہ ہوتا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہووی نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کیسی اور بلاو کیسی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ نہی بیچنی بلی کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت نی تابعین مین سی نہین جائز رکہا اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتھہ ظاہر حدیث کی شرح ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتھہ دینی ایک صاع کی کہجورونسی اور حکم فرمایا اوسکی مالکون کو یہہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عادت تہی عرب کی کہ غلامون اور لونڈیونسی کچھہ کسب کرواتی تہین اور کہدیتی تہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابو طیبہ نی کہ غلام تہی بنی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اونسی خوش ہوئی اور اونکی مالکونسی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچھہ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال ہی کسب حجام کا یعنی سینگی کش کا اور حلال ہی اجرت دینی اوسپر اور یہہ بہی اتی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرہ کا معالجہ پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی مالک کو کہ غلام سی کچھہ کسب کروادی اور اپنی لیی اوسمین سی کچھہ ٹہرالی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش کرنی حق والون اور دین والون سی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہتر اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہاری سی اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہاری سی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت ابو داؤد اور دارمی کی مین یہہ ہی کہ بہتر اوس چیز کی کہ کہاتی آدمی نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہی ف اسلیی کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب سی جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہہ کہ خوشی معلوم ہو اولاد کو کہانا تمہارا تو بہر حال کہانا درست ہی اسیطرح لکہا ہی علماء ہماری نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز ہون کسب سی نزدیک شافعی کی اور سوای شافعی کی اور علماء نی شرط نہین لگائی ہی یہہ شرح ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام
پہر تصدق دی اوس سی پہر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام مین سے اگر تصدق دی تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سی یعنی اپنی
نفس پر پہر برکت دیجاتی ہی واسطی اوسکی اوس مال مین یعنی مال حرام مین سے جو خرچ کری برکت نہین ہوتی اوسمین اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی بعد مرجانا
کی اگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہنچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا برائی کو ساتہہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہہ بہلائی کی تحقیق پلید مال
نہین دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کیے یہہ احمد نی اور ایسا ہی شرح السنہ مین ف توشہ اوسکا الخ اسلیئے کہ جب
وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی وجہ حرام سی اور پہر مرگیا اور چہوڑ گیا وہ مال وارثونکی لیئے تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک اسلیئے کہ اسکی سبب سے اور
مرتکب گناہ کی ہوئی اور تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا الخ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو
برائی ہی اور نہین دور کرتا اللہ تعالی بری اعمال کو ساتہہ بری عملی کی کہا ہی بعضی علما ہمارے نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام اور امید رکہی
ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینی والی کو معلوم ہو کہ یہہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیئے تو وہ بہی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہہ
بہلائی کی یعنی ساتہہ تصدق دینی کی مال حلال سی اسمین اشارہ ہی اس آیہ پر اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ اور یہہ سب جملی مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت
کی اِنَّ الْخَبِیْثَ الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ
نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگا ہی حرام کہانی سی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانی سی ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتہہ اوسکی نقل
کی یہہ احمد دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانی سی پیدا ہوا ہی وہ بہشت مین نہین داخل ہوگی یعنی
[illegible] ساتہہ نجات یافتون کی داخل ہوگا یا داخل ہوگا بعد عذاب ہونی کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین
یا داخل ہوگا [illegible] جو اعتقاد کری [illegible] حرام کو حلال یا مراد اس سی زجر اور تہدید اور وعید شدید ہی اور جسوقت کہ توبہ کری یا مغفرت
ہو تو بہ کی اور [illegible] اوسکی پلید ہی اوسکو شفاعت کسیکی اس وعید سی خارج ہی اس وعید سی ع وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ
مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَّاِنَّ الْکِذْبَ
[illegible] اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ
[illegible] سی کہا یاد رکہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی بلا واسطہ یہہ حدیث چہوڑ دو چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور میل کر
[illegible] شک مین نہ ڈالی تجکو واسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہی نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی
[illegible] اور دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط ف مقصود یہہ ہی کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہہ ہین کہ جب پاوی تو
[illegible] دل اپنا اسکی ہو الاہو [illegible] خیر مین تمام اقوال و افعال سی تو چہوڑ اوسکو اور انتقال کر طرف چیز کیطرف کہ شک نہ کہتا ہو اوسمین ایسی کہ شک ہوتا ہی
[illegible] باطل ہونیکا ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی لیں یہہ قاعدہ ہی واسطی پہچانی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کی
[illegible] کہ جو آراستہ ہین ساتہہ تقوی اور عدالت کی ع وَعَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا وَابِصَۃُ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ فَضَرَبَ بِھَا صَدْرَہٗ
وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَکَ اسْتَفْتِ قَلْبَکَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ

والاثم ما حاك في النفس وتردد في الصدر وان افتاك الناس
رواه احمد والدارمي اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ
آیا تو پوچھنی نیکی سی اور گناہ سی کہا میں نی البتہ کہا راوی نی پس جمع کین حضرت نی انگلیاں اپنی اور مارا ساتھہ انگلیونکی سینی میری کو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنی
نفس یعنی ذات سی فتوی پوچھ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ
چیز ہی کہ کھٹکی دل میں اور شک و تردد کری سینہ میں اگرچہ فتوی دیں تجکو لوگ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف آیا تو پوچھتا الخ یہہ دلیل ہی نبوۃ
کی کہ حضرت نی بغیر اوسکی بیان کرنیکی از راہ مکاشفہ کی اوسکی دل کی بات بیان فرمادی اور انگلیاں حضرت نی سینہ پر اشارہ کی لئی ماریں
کہ دل یہاں ہی اس سی فتوی پوچھ اور تا کہ حاصل ہو بسبب دست مبارک کی سمجھہ کامل کلام کی سمجھنی کی لئی اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اپنی
فتوی پوچھنیکی وہ ہی جس سی خاطر جمع ہی اور دل میں خلجان نہو کہ یہہ نیکی ہی اور گناہ وہ کہ دل میں تردد و خلجان رہی اوس سی اگرچہ لوگ تجکو فتوی دیں کہ یہہ حق ہی پس
اونکی کہنی پر عمل نہ کر مثلا اگر دیکھی کسیکو کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہی پس دل اوس کا کچھہ بخوف اسکی کہاوی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو مفتی اسلئی کہ
فتوی اور ہی اور تقوی اور اور یہہ حکم دل سی فتوی پوچھنی کا انہی لوگونکی لئی ہی کہ جنکی دل صاف ہیں کدورت خواہشون نفسانیہ سی اور آراستہ
ہین ساتھہ تقوی کی اسلئی کہ اونکی قلوب و نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سی والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی کی
مین امر خیر سی نفرت رکہتی ہین اور برائی سی رغبت اور جانا چاہی کہ دل سی فتوی پوچھنا اوس صورت میں ہی کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتیں متعارض
ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثیں متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر اقوال علما کی متعارض
ہون تو فتوی دل سی پوچھی اور اختیار کری اوسکی قول کو جس [illegible] وہ قول کہ فتوی دی ساتھہ اوسکی دل صحیح وسلیم اور آرام پکڑی اوس پر [illegible] وعن
عطية السعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغ العبد ان يكون من المتقين
حتى يدع ما لا بأس به حذرا لما به بأس رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہی عطیہ سعدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں پہنچتا بندہ
کامل متقیونکی درجہ کو یہانتک کہ چھوڑ دی ایسی چیز کو کہ نہیں قباحت اوس میں اسلئی بچنی اوس چیز کی کہ اوس میں ہی قباحت نقل کی یہہ ترمذی اور ابن
ف شرع میں متقی وہ ہی کہ بچاوی نفس اپنی کو اوس چیز کی کرنیسی کہ مستحق ہو بسبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چھوڑنیکی اور بعضوں
کی نزدیک تقوی میں اکثر یہہ ہی کہ شرک سی بچی بسبب اوسکی بچنا ہی ہمیشگی عذاب سی چنانچہ اس آیت میں وہی مراد ہی والزمہم کلمۃ التقوی اور
کبھی ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سی بھی بعضوں کی نزدیک یہہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیۃ میں یہی مراد ہی ولو ان اہل القری آمنوا
واتقوا [illegible] التقوی یہہ ہی کہ خوب احتیاط کری ہر امر میں اور بعضی مباح کو بھی ترک کری بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول بغیر اللہ میں نرکھی لوگوں
سی کرکر رجوع اوسکی طرف ہووی چنانچہ آیۃ اتقوا اللہ حق تقاتہ میں یہی مراد ہی اور استدرشاد میں یہی یہی تقوی مراد ہی اور حاصل یہہ
ہی متقی نہیں ہوتا جبتک کہ مباح چیزیں نہ چھوڑی بخوف گرفتار ہونیکی حرام اور مکروہ اور مشتبہ میں مثلا جس مرد کی بیوی نہو وی تو بہتر ہی کہ نہ کہاوی اور خوشبو
نہ لگاوی بخوف غلبہ شہوت کی اور واقع ہونیکی حرام میں اور یہہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنیکی حرام اور مکروہات اوسکی [illegible] سی منقول ہے کہ
حضرت عمر بن الخطاب سی کہ ہم ترک کرتی تھی حلال کی نو حصی بخوف واقع ہونیکی حرام میں [illegible] صدیق سی منقول ہے
کہ ترک کرتی تھی ہم ستر باب مباح سی بخوف پڑنی کی حرام میں ع وعن انس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم في
الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشتري لها والمشتراة له رواه الترمذي وابن ماجه

اور روایت ہے انس سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کی نچوڑنیوالی اور نچوڑوانیوالی کو اور پینی والی کو اور اوٹھانیوالی کو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی ہی طرف اوسکی یعنی اوسنی حکم کیا کسیکو اوٹھا لانیکا اور پلانیوالی کو اور بیچنیوالی کو اور اوسکی مول کھانیوالیکو اور اسکی مول لینی والیکو یعنی بیچی والیکی لیی یا تجارت کی لیی بطریق وکالت یا ولایت کی مول لی یا سوای اوسکی اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطے اوسکی نقل کیا یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف نچوڑنیوالیکو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑی تنہائی کی لیی خواہ اپنی لیی نچوڑی خواہ اورکی لیی اور اسیطرح نچوڑوانیوالا خواہ اپنی لیی نچوڑوائی خواہ اورکی لیی اور بیچنے والیکو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچی نچوڑنی والی کو یا اوسکا مول لی اوسکا بھی یہی حکم ہی اور جو کچہہ کہ لیوی اوسی یعنی مول اوسکا پس لائق تر ہی ساتھ لعنت کی ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اوسکی پینے والی کو اور اوسکی پلانیوالیکو اور اوسکی بیچنی والیکو اور اوسکی خریدنیوالیکو اور اوسکی نچوڑنیوالیکو اور نچڑوانیوالیکو اور اوسکی اوٹھانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکی نقل کیا یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف لعنت کی شراب کو اسلیی کہ ام الخبائث ہی اور احتمال ہی کہ مراد شراب سے شراب کا مول کھانیوالا ہو ع وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے محیصہ سے کہ تحقیق اوسنی پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنی والی کے پس منع کیا حضرت نے اوسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اوسکو اپنی اونٹ کو اور کھلا اوسکو اپنی بردی کو نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف محیصہ پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنیوالی کی کہ کھانا اوسکا حلال ہی یا نہیں پھر دوبارہ مانگتی رہی بامید اسکی کہ حضرت اوسکی کھانیکا حکم دیں اسلیی کہ اکثر صحابہ کی ہاں غلام بہت تھی اور بعضی انمین صحابہ انکی کمائی کھایا کرتی تہی وہ جانتی تہی اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نی اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہہ امر یہانتک کہ حضرت نی فرمایا کہ اوسکی گہانس دانہ لیکر اپنی اونٹ کو کہلا دی اور لونڈی غلام کو کہلا از بسکہ یہہ کمائی کہانا اوسکا اشراف کی لیی مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلاموںکی لیی اجازت دی اسلیی کہ وہ ہوا اوس شرف کی دنائۃ اس کسب کی بخلاف حر کی پس یہہ نہی تنزیہی ہے و الا موکلے کو یہہ نہیں پہنچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو کہانا اسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی کی مول اور کمائی گانیوالی [illegible] بعضوں نی کہا کہ مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہی اور بعضوں نی کہا کہ لفظ زمارہ بھی فرسی لغت میں مارہ کے ساتھ جسکی معنی گانیوالی [illegible] ساتھ اشارہ چشم ابرو کی [illegible] وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ نَزَلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ

[illegible] علیہ وسلم نے مت بیچو لونڈیوں گانیوالیوں کو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیوں کو گانا اور مول اونکا [illegible]

حرام ہی اور بیچ مانند اسکیکی یعنی خرید نیکی واسطی گانیکی نازل کی گئی ہی یہہ آیت اور بعضے آدمیونمین سی وہ ہین کہ مول لیتی ہین کہیل کی بات نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین ف مول اونکا حرام کہا بعضونے
نی کہ نہین صحیح ہے بیچنا لونڈیون گانیوالیونکا بموجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کے نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکی تاویل کی گئی
ہی کہ لینا مول کا اوپر حرام ہی مانند لینی مول انگور کی شراب فروش سی اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہی اسلیے کہ بیچنا غیر صحیح ہی اور کہیل کے بات یعنی گانا اور
آوازین حرام کہ باز رکہین ذکر اللہ سی پس داخل ہین اسمین کہانیان اور جہوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹہٹہی کی باتین اور سیکہنا موسیقی کا
اور مانند اسکیکی یعنی کلام فضول اور اوتری یہہ آیت نضر بن حارث کی حق مین کہ وہ خریدتا تہا گانیوالی لونڈیان تاکہ گمراہ کری لوگونکو اللہ کی راہ سے
اور بعضونی لکہا کہ نضر بن حارث کی حق مین اوتری کہ اوسنی کتابین عجمیونکی لے تہین اور اونکی کہانیان قریش کے آگی بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتی
ہین تمہاری آگی قصی عاد و ثمود کی اور مین بیان کرتا ہون تمہاری آگی قصی رستم و اسفندیار کی اور بادشاہون کی ۱۲ وسنذکر حدیث
جابر نہی عن اكل الهرة في باب ما يحل اكله ان شاء الله تعالى اور ذکر کرینگی ہم حدیث جابر کی کہ سرا وسکا یہہ ہی نہی عن اکل الہرۃ بیچ باب ما یحل اکلہ
کی اگر چاہیگا اللہ تعالی الفصل الثالث فصل تیسری عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہی بعد فرض کے نقل کیے یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا
فرض ہی لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز و روزہ اور سوای انکیکی اول درجہ اونکا ہی بعد اونکی طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی فرض
اوسپر کہ محتاج ہو اوسکا اپنی نفس کے لیے یا اونکی لیے جنکا نفقہ اوسپر فرض ہی اور مراد حلال سی غیر حرام یقینی ہی تاکہ شامل ہو مشتبہ کو بہی اور کی حدیثون سے
معلوم ہوتا ہی کہ احتراز کرنا مشتبہ سی احتیاط ہی نہ فرض پہر سا تہہ اس فرضیت کی نہین طلب کیا جاتا ہی ہر شخص سی [illegible]
کر اونکا نفقہ اور پر واجب ہوتا ہی ع وعن ابن عباس انه سئل عن اجرة كتابة المصحف
مصورون وانهم انما ياكلون من عمل ايديهم رواه رزين اور روایت ہی ابن عباس سے
ایسی پس فرمایا کچہہ مضائقہ نہین سوا اسکی نہین کہ وہ نقش کہینچنی والی ہین اور تحقیق وہ نہین کہاتی مگر اپنی ہاتونکی کام سے
والی نی پوچہا جاتا تہا اسپر مزدوری لینی کو پس حضرت نی جواب دیا کہ کاتب لفظونکی صور تونکی نقش کہینچتی ہین او
ہین اپنی کام کی قطع نظر اس سی کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ۱۲ ع وعن رافع بن خديج قال قيل
في عمل الرجل بيده وكل بيع مبرور رواه احمد اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا گیا رسول اللہ کونسا
آدمی کا اپنی ہاتہہ سی اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کیے یہہ احمد نی ف اپنی ہاتہہ سی یعنی افضل کسب ہی کہ ہاتہہ
ذکا ۔۔۔ اور جو بیچنا ہو مقبول یعنی صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتہہ سی کسب نہ کری تو تجارت کری کہ اوسمین [illegible]
وعن ابي بكر بن ابي مريم قال كانت لمقدام بن معدي كرب جارية تبيع اللبن
اللبن ... تبيع اللبن ويقبض الثمن فقال نعم وما باس بذلك سمعت رسول
ليأتين على الناس زمان لا ينفع فيه الا الدينار و ۱۱
اور روایت ہی ابی بکر بن ابی مریم تابعی سی کہ کہا مقدام بن معدیکرب صحابی [illegible]

مقدام ہوں اوسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کی سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودہ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نی کہ ہاں اور نہیں اسکا مضائقہ
سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ آویگا لوگوں پر زمانہ نہیں فائدہ دیگا اوسمیں مگر دینار و درہم نقل کیے یہہ احمد نی ف
یعنی لوگوں نی مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہاری سامنی دودہ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حال آنکہ دودہ واسطے تصدق کرنی فقرا کی اور واسطے ضیافت کرنیکے
دوستوں اور متعلقوں پر ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کے نہیں اونہوں نی کہا کہ اسکا کچہہ مضائقہ نہیں
اسلیے کہ اسمیں کچہہ نقصان شرعی نہیں نہ حرمت ہی اسمیں اور نہ کراہت اور میں نی حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسمیں
نہیں نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانی کی لوگوں پر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہیں قدر کرینگی اہل کمال کے اور قدر کرینگی مال دار کی
کہتی تہی صحابہ رضی کہ تجارۃ کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ میں ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کہا ویگا ح دع

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَاِلٰى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا میں سامان درست کرتا یعنی بہیجا تہی
و کیا ونکو ساتہہ مال و اسباب تجارۃ کی طرف شام کی اور طرف مصر کے پہر سامان درست کیا میں نی طرف عراق کی پس آیا میں ام المومنین عائشہ کی پاس
پس کہا میں نی اونکو اے ام المومنین سامان لیجاتا تہا میں تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان لیجانیکا کرتا ہوں طرف عراق کے
پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری کی یعنی کیوں چہوڑتا ہی تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تہا پس تحقیق میں نی سنا رسول خدا
صلی اللہ وسلم کو فرماتی تہی جس وقت کہ ایک سبب کر دی اللہ واسطی کسیکی تم میں سے روزیکا ایک طرح پس نہ چہوڑ دی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو
واسطی اوسکی یا نقصان ہو واسطی اوسکی نقل کیے یہہ احمد و ابن ماجہ نی ف ایک سبب کر دی الخ یعنی مثلا کہیں مال تجارہ کا بہیجتا ہی اور اوسکی نفع سے
رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چہوڑی نہیں یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال میں تو اس صورت میں اوسکو
چہوڑ دی حاصل یہہ کہ بلا سبب نہ چہوڑ دی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچی امر مباح سی خیر کو تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی
اور نہ عدول کری اوس سی طرف غیر اوسکی مگر بسبب عذر قوی کے ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا واسطی ابو بکر صدیق رضی کی ایک غلام دیتا تہا واسطی ابی بکر کی خراج یعنی کچہہ مال کہ مقرر تہا اوسکی ذمہ اوسکی کمائی پر
جیسیکہ معمول ہی عرب میں کہ غلام کی کمائی میں سے کچہہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہی ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سی پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس کہایا اوسمیں سی ابو بکر نی پہر کہا واسطے
اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہہ پس کہا ابو بکر نی کیا ہی یہہ کہا غلام نی تہا میں خبر غیب کی بتاتا واسطی ایک آدمی کی جاہلیت میں یعنی حالت کفر
میں حالانکہ نہیں اچہی جانتا تہا میں یہہ خبر دینی لیکن میں فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہی وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلی اوس خبر بتانیکی یعنی یہہ چیز
پس یہہ وہ چیز ہی کہ کہائی تمنی اوسمیں سی کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابو بکر نی ہاتہہ اپنا یعنی اپنی حلق میں پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکی پیٹ میں تہی
یعنی ازراہ ورع کی نقل کیے یہہ بخاری نی ف یعنی ازبسکہ حرمت اوسمیں مخلوط تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوئی تہی کہانا اور فریب خوب طرح نکالا

اوسکو اور اسی سے یہہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہی اوسکو یہہ کہ قی کری
جو کچہہ کہ کہا یا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ یہہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہہ ہے کہ نہ لیوی تو کچہہ کسی سے
یہانتک کہ نہایت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حالمین و الا پہیر دی اوسکو ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رضی سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگونکی ساتہہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہہ مال حرام کی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ
اَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاَعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ
نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رضی نی دودہ اور بہلا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا
تہا اوسنی کہا منی لاتہہ لگا تجکو یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنی چارپایے
تہی یعنی اونٹ بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کیسی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہ لوگونکو پس دوہا اونہون نی میری لیی دودہ اونکیسی پس ڈال لیا
مینی اوسکو بیچ مشک اپنی کی اور یہہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہہ اپنا یعنی مونہہ مین پہر قی کی نقل کین یہہ دو نو حدیثین بیہقی نی
شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہہ حدیث اکثر نسخونمین نہین ہے اور تہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوئی حاشیہ مین
اور ہو اب حذف اسکا ہی انہی اسلیی کہ کتاب الزکوۃ مین یہہ حدیث لکہی جاچکی ہی ساتہہ اختلاف ایک دو لفظونکی پس جن نسخونمین یہہ نہین ہے
تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخونمین ہے اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہی ع ح + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ
اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلٰوةً مَادَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ
صُمَّتَا اِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلا اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہہ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ
واسطی اوسکی نماز جبتک کہ ہووی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دو نون انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانونمین اور کہا بہرہ ہوجیو دونون
کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے
ف نہین قبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینی کی نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہی مانند نماز کی زمین غصب کی مین اور انہیر عبارت کا
یہہ معنی ہین کہ مینی اپنی کانونسی یہہ حدیث حضرت سی سنی ہی کہ نہ سنے ہو تو بہرے ہون میرے کان یعنی مقرر سنی ع بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي

الْمُعَامَلَةِ باب بیچ بیان نرمی کرنی معاملات مین اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۲۰
روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہی جبکہ بیچتا ہی اور جبکہ خریدتا ہی اور جبکہ
تقاضا کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ
فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص تہا بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض کری روح اوسکی پس کہا گیا واسطی اوسکی آیا کیا تو نی کچہہ عمل نیک کہا نہین جانتا ہون یعنی نہین پاتا اپنی مین کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطی اوسکی سوچ کہا نہین جانتا ہون کچہہ سوائی اسکی کہ تحقیق مین معاملات کرتا تہا لوگونسی دنیا مین اور احسان کرتا تہا مین اوپر وقت تقاضی کی یعنی وقت مانگنی مول وغیرہ کی پس مہلت دیتا تہا مین غنی کو اور معاف کرتا تہا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچہہ اوسمین سی پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نی بہشت مین نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین مانند اسکی ہی عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سی یعنی معنی دونو روایتونکی ایک ہی ہین اور لفظونمین اختلاف ہی اوسمین یون ہی کہ پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین تجہسی زیادہ لائق ہون ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ معاف کرنیکے اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میری بندیسی **ف** آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل علیہ السلام کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتی ہین جیساکہ اللہ تعالی فرمایا قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ اور پہر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیلیتی ہین روح کو اونسی اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی جیساکہ ارشاد فرمایا اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نی فرمایا کسی فرشتہ نی کہا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ سوال اسکی روح قبض کرنیکی پہلی کیا جیساکہ اول حدیث سی معلوم ہوتا ہے اور ظاہر کیا کہ یہہ سوال قبر مین کیا طیبی نی کہا کہ احتمال یہہ ہے کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہی معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ۱۲ **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو بہت قسم کہانیسی بیچنی کہو بیچنی مین اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کہانی بیچنی مین رواج دیتی ہے پہر کہو دیتی ہے برکت کو نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** یعنی اگرچہ بہت قسم کہانیسی بالفعل بکری خوب ہوتی ہی لیکن انجام کار مین باعث کہونی برکت ... کی جسکو عادت ہوگی بہت قسم کہانیکی اوس سے جہوٹی قسم بہی صادر ہوجائیگی ۱۲ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تہی قسم سبب ہے رواج کی واسطی اسباب کے اور سبب ہے مٹنی برکت کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسم یعنی کثرۃ قسم کی یا جہوٹی قسم اور سبب ہے مٹنی برکت کی کہ کمائی مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونی مال کے یا بسبب خرچ کرنیکی ایسی جگہہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ آخرۃ مین ثواب ۱۲ **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسی اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہین کرینگا اور نہ دیکہی گا اونکی طرف یعنی بنظر رحمت وعنایت کی نہین دیکہیگا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہونسی اور واسطی اونکی عذاب ہی درد دینی والا کہا ابو ذر نی محروم ہوئی خبر سی اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو نیچی دراز کرنیوالا دوسرا احسان رکہنی والا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تیسرا رواج دینی والا اسباب کا ساتہہ جہوٹی قسم کی نقل کیے یہہ مسلم نی **ف** نیچی دراز کرنیوالا یعنی ٹخنونسی نیچی ازراہ تکبر کے اور اسمین داخل ہی آستین دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہی ثواب سی محروم رہتا ہی اور جہوٹ رواج دینی والا مثلا ایک چیز لی تہی نوی روپی کو اور مول لینی والی سی جہوٹی قسم کہاکر کہا کہ قسم خدا کی یہہ چیز سو روپی کو مینی لی ہی تا وہ جانے کہ یہہ اتنی کی مالیت ہی یا زیادہ کی ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتہہ نبیون او صدیقون اور شہدا کی ہوگا نقل کیے یہہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نی اور روایت کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے

ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول ہی بیچنی کہو چنی اور اجارہ مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہی پہر عطاری اور ساتہہ نبیون الخ یعنی سوداگر کہ متصف ساتہہ ان دو صفتون ذکر کی گئی کی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتہہ تمام صفتون کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا جنت مین ہمراہ ساتہہ نبیون کی بسبب اطاعت اونکی کی اور ساتہہ صدیقون کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکیکی اور ساتہہ شہیدونکی بسبب شہادت اوسکی اوپر صدق و امانت اوسکی کی ع وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قیس بن ابی غرزہ سی کہ کہا تہی ہم یعنی گروہ تجار کی نام رکہی جاتی تہی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذری ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکہا ہمارا ساتہہ ایک نام کی کہ وہ بہتر تہا پہلی نام سی پس فرمایا ای معشر تجار یعنی گروہ سوداگرونکی تحقیق بیع حاضر ہوتا ہی اوسکو بی فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع و شرا کی اکثر باتین بی فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمین یا جہوٹی قسم پیش آجاتی ہی پس ملاو بیع کو ساتہہ صدقہ کی نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی

ف سماسرہ جمع سمسار کی ہی یعنی دلال کے پس پہلی سوداگرونکو سمسار کہتی تہی حضرت نی اس سی بہتر نام رکہا تجار یہہ نام بہتر اسلیے تہا کہ اللہ تعالی نی ذکر کیا ہی تجار تکا قرآن مین بر سبیل مدح کی کئی جا ایک تو اس آیت مین ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسری تجارۃ عن تراض اور تیسری تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتہہ صدقہ کی یعنی کچہہ بہی دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا اسلیے کہ کلام بی فائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کی ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب رب کو ع وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی کہ نقل کیے اپنی باپ سے اوسنی نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تاجر حشر کیے جاوینگی دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نی پرہیزگاری کی یعنی خیانت و فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگون سی تجارت مین یا عبادۃ اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کیے بیہقی نی شعب الایمان مین براء سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْخِيَارِ

یہہ باب ہی بیچ بیان خیار کے ف خیار اسم ہی اختیار سی اور معنی اوسکی ہین دو امرون مین سے اچہا امر طلب کرنا یا جائز رکہنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انمین ہی مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہی کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہہ ہی کہ جب عقد تمام ہوا ساتہہ ہونی ایجاب قبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جب تک کہ مجلس مین بیٹہی ہین اور جب اوٹہی اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی عالم قائل ہین اسکی اور امام ابوحنیفہ اور اور بعضی عالم نہین قائل اسکی اور کہتے ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اوسکو خیار شرط کہتی ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہی اور زیادہ اس سے نہین ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ

كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ بَدَلَ اَوْ يَخْتَارَا روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا اور مول لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی اسکا کہ ثابت رکہی بیع کو یا فسخ کری جبتک جدی نہون یعنی جب ایک مجلس سے اوٹہہ کہڑی رہین گے اور جدا ہونگی اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہی مجہی چاہونگا رکہونگا اوس چیز کو اور چاہونگا نہ رکہونگا تو اوسمین باوجود جدا ہونیکی اختیار باقی رہتا ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بایع او مشتری پس ہر ایک اونمین سے اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ بایع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرینگی اختیار کی جیسکہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطی صاحب اپنی کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا یعنی کہنا تیرا یہہ عبارت بدلی او یختارا کی واقع ہوئی ہی ف ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا اخیار مجلس کا ہی ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کی وہ کہتی ہین کہ مراد جدا ہونیسی جدا ہونا از روی قول کے ہی یعنی جب تک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نی کہا بیچا مینی اور دوسری نی کہا لیا مینی خیار نرہا اور سند اونکی یہہ آیت ہی وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ اسمین مراد جدا ہونیسی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتہہ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ع

وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بایع اور مشتری ساتہہ خیار کی ہین جب تک کہ نہ جدی ہون او اگر سچ کہین بایع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکی اور بیان کری عیب مبیع اور ثمن کے برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونون کی بیچ معاملہ بیچنی کہوچنی انکی کی اور اگر چھپایا عیب اور جہوٹ بولی دور کیجاتی ہی برکت اونکی بیچنی کہوچنی کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیع کی پس فرمایا جسوقت کہ بیع کرے تو پس کہہ نہین ہے فریب یعنی دین مین پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہہ نہین فریب اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقصود کی اس قول سے کسیی نی کچہہ لکہا ہی اور کسیی نی کچہہ چنانچہ شروح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نی یہہ لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ کہی وقت بیع کی یہہ بات تا آگاہ کری لینی والی کو کہ مجہی واقفیت کم ہی بیع مین چاہیی کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوی تو اور لوگ اوسوقت مین دیندار و خیر خواہ خلائق کی تہی دوست رکہتی تہی مسلمان بہائیون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہتی تہی اپنی لیی خصوصا وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سے وہ خیر خواہی اسکے ملحوظ رکہی گا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ

وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کرے اپنی باپ سی اوسنے اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا انکو اختیار ہے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئی تو نرہا خیار دونونکو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکی بہی اختیار رہتا اور روا نہین یعنی ورع مین بایع یا مشتری کو یہہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سی یعنی اوٹہہ کہڑا ہی مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سی اقالہ کو یعنی فسخ کرنی بیع کو نقل کیے ترمذی اور ابوداود اور نسائی فی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہوویں بایع اور مشتری آپسمین مگر رضا سی نقل کیے یہہ ابوداود نی ف یعنی جب تک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہ ہوون ساتہہ دینی مول کی اور قبض کرنی مبیع کی جب تک جدا نہ ہوون والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین یا مراد یہہ ہی کہ بایع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ مشورہ کری اپنی صاحب سی کہ آیا تجکو رغبت ہی مبیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیع کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین یہہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی معنو مین اور یہہ نہی تنزیہی ہی اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کے ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی جابر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچہی بیچنی کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح غریب ہے

بَابُ الرِّبٰوا باب ہی بیچ بیان سود کی ف سود شرع مین کہتی ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیجاوی زیادتی درمیان عقد کی ع مسئلہ ربوا حرام ہی بیچ اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہی منکر اوسکا کافر ہی مسئلہ ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا النسیہ کا یعنی نقد کو ساتہہ وعدہ کی بیچنا اور دوسرا ربوا الفضل کا یعنی تہوڑی کو بدلے بہت کی بیچنا پہر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا النسیہ بہی اور ربوا الفضل بہی اور قدر عبارت ہے کیل سی یا وزن سے کہ معیار شرعی ہے یہہ کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی نہوگی ساتہہ عرف لوگونکی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتہہ عرف لوگونکی پس بیچنا گیہون کا بدلی گیہونکی ساتہہ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندیکا ساتہہ جنس اپنی کی ساتہہ کیل کے اگرچہ برابر ہوون اسلیی کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی لکہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتہہ عرف لوگونکی مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکہا ہی قرض لینا نقود مسکوکا ساتہہ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتہہ وزن کی اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگونکی دیا ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونو چیزونمین سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا النسیہ کا حرام ہی نہ ربوا الفضل کا پس اگر گیہون بدلی گیہون کی یا چنی بدلی چنونکی یا جو بدلی جونکی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدی پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنی ساتہہ ایک کیل کے بیچی جاتی ہین اور لوہا اور تانبا ساتہہ ایک ترازو اور بٹونکی اور سونا اور چاندی ساتہہ ایک ترازو اور بٹونکی بیچی جاتی ہین لیکن جنس ایک نہین اور تکڑی گزی کیکو ساتہہ تکڑی گزی کی یا گہوڑی کو عوض گہوڑیکی بیچا جاوی تو بہی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کہ

یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد
جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بہی حلال ہوگا اور نسیہ بہی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیہ دونو
جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہی کی یا عکس
اسکی بیچی یہان بہی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹے سونیکی اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہیکی اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونہ
کی بیچی کہ کیل گیہونکا اور ہی اور کیل چونی کا اور ہ تا لاہ در مختار ۱۲ الفصل الاول عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم
اٰكل الربوا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء رواه مسلم روایت ہے جابر سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینی والے
کو اور دینی والی کو اور لکہنی والیکو اور گواہونکو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کیے یہہ مسلم نے ف یعنی
لکہنی والی وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنی اونکی امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکہنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا
ع ۱۲ وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة
والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء يدا بيد فاذا اختلفت هذه الاصناف
فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد رواه مسلم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا
جاوے سونا بدلی سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہونکی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کے درحالیکہ
مانند ہون ساتہہ مانند کی یعنی برابر ہون مقدار مین جنس اکہ تاکید و بیان کی لیے کہا کہ برابر ہون ساتہہ برابر کی دست بدست پس جبکہ مختلف ہون
یہہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اوسی مجلس مین قبل جدا ہونیکی بایع اور مشتری کی ل
کو اور اوسچیز کو قبض کر لین یہہ نہین درست کہ ایک چیز وعدی پر ہو اور ایک نقد اور اس حدیث مین چہہ چیزونکی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون
جو کہجور نمک اور سوای انکی اور چیزونکو مانند لوہی اور چونی اور اقسام وانونکی علمانی انہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتہہ اختلاف کی اور اختلاف
اس سبب سے ہی کہ علت ربوا کی چہہ چیزونمین کیا ہی امام مالک نے علت ربوا کی ان چہہ چیزونمین یہہ سمجہی ہے کہ ثمنیت سونی چاندی مین اور قوت
مدخر ہونا باقی چار چیزونمین ہی پس جسمین قوت مدخر ہونا متحقق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمین ربوا حرام ہی پس اونکی نزدیک ترکاری اور میوہ
اور کہانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہو سکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو درست ہی اور نزدیک امام
شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزونمین اونکی نزدیک ترکاری اور میوی اور ادویات مین ربوا
جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہم جنس مین نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور اور دہات اور چونہ اور
مانند انکیمین انکی نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونی کی لینا دینا درست ہی اسیطرح سی لوہا تانبا سیر بہر
لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بہر دینا درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن
ہی پہر علت ربوا کی سونی چاندی مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیزمین مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی چار چیزونمین
علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیزمین مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہے اوسمین تبدیل
نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہی پس اوسکا حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اوسکی جاری ہو اور گیہون جو کہجور نمک یہہ
شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیچ درست ہونی ان چیزونکی درو قتیکہ ہم جنس ہون اعتبار وزن اور کیل کا ہی ہونے

کو سونیکی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی اور چاندی کو چاندی کی ساتھہ بیچنی مین برابر وزن چاہیی کمتی بڑہتی وزن درست نہین اور
چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزونمین کیل کا ہو شرعا کیلی ہین پس اگر کوئی من بہر گیہون بدلے
من بہر گیہون کی بیچی تو درست نہین جبتک کہ پیمانی مین برابر نہون اور یہی حکم ہی جو اور کہجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا
منصوص نہین ہوا اوسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی اور اگر عرف مین کیلی ہے
تو اوسکو حکم کیلی کا ہی کیل مین برابر چاہیی گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلا چونا عرف مین کیلی ہی کیل مین برابر چاہیی زیادتی کمی کیل مین
درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہوا اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیی کمتی بڑہتی وزن مین ہم جنس
کی ساتھہ موجب ربوا کی ہوگی ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ
أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلے
سونیکی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہون بدلی گیہونکی اور جو بدلی جو کی اور کہجور بدلی کہجور کی اور نمک بدلی نمک کی مانند ساتھہ مانند کی ہاتھہ
بہ ہاتھہ بیچنا درست ہی پس جسنی کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنی معاملہ بیاج کا لینی والا اور دینی والا اوسمین برابر ہی نقل کے یہہ مسلم نی
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ
وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ بیچو سونا بدلی سونی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتھہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو
بعض پر اور نہ بیچو انمین سے غائب کو بدلی حاضر کی یعنی نہ بیچو وعدہ بدلی نقد کی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونے
کو بدلی سونی کی اور نہ چاندی کو بدلی چاندی کی مگر برابر ہون تول مین ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلی سونیکی یا چاندیکا بدلے
چاندیکی تو برابر ہی ہون دونو وزن مین بنوائی اوسکی لینی جائز نہین اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی ۱۲ ع وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبد اللہ سے
کہ کہا تہا مین سنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچو طعام بدلی طعام کی برابر ساتھہ برابر کے یعنی بیچنا غلہ کا ساتھہ جنس اوس غلہ کی برابر
چاہیی نقل کے یہہ مسلم نی وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ
وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ
رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونیکی بیاج ہی یعنی اگرچہ دونون
برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلی چاندیکی بیاج ہی مگر دست بدست اور
گیہون بدلی گیہون کی بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلی جو کی بیاج ہی مگر دست بدست اور کہجور بدلی کہجور کی بیاج ہی مگر دست بدست نقل کیے
یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کے ساتھہ تین طرح سے ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین
موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھہ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہی بشرطیکہ برابر

ہوں کیل میں یعنی پیمانی میں یا تول میں کیلی چیز کیل میں برابر ہو تولنی کی چیز تول میں برابر ہو اور دو صورتیں آخر کی یعنی دونوں طرف وعدہ ہی ہو یا ایکطرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہہ دونوں صورتیں درست نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس مولانا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کی پاس کھجور اچھی پس فرمایا حضرت نے کیا سب کھجوریں خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہیں کہا کہ نہیں قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتے ہیں ایک صاع اچھی انمیں سی بدلے دو صاع کی یعنی ناکارہ انمیں سے اور دو صاع بدلے تین صاع کی پس فرمایا حضرت نے نہ کر بیچ جمع کو یعنی بھیل کو کہ جسمیں ہر طرح کی کھجور رہو بدلے درہموں کی پھر خرید کر بدلے درہموں کے اچھی کھجوریں اور فرمایا ترازو میں مانند اسیکی ہی نقل کیے یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف یعنی کھجور اور مانند اوسکی کیلی ہیں کہ پیمانے میں ماپ کر بیچتے ہیں اور جو چیزیں کہ ترازو میں تول کر بیچتی ہیں جیسے سونا اور چاندی اونکا بھی یہی حکم ہی کہ اچھی کو بدلے بری کی ساتھ زیادتی کی نہ بیچیں بلکہ برابر بیچیں یا بدلے درہموں کی بیچیں اور راون درہموں کی اچھی لیلی اور گیہوں اور جو عرف شرع میں کیلی ہیں اگرچہ اس دیار میں تول کر بیچتی ہیں اور اچھی اور بری بابت ربا میں برابر ہیں ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ هٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا لائے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اچھی قسم کے پس فرمایا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سی لایا یہہ کہا تہیں نزدیک میری کھجوریں ناکارہ پس بیچیں میں نے اوسمی دو صاع بدلے ایک صاع کی یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہی یعنی اسطرح ولیکن جسوقت کہ ارادہ کرے خریدنیکا یعنی اچھی کھجور و نیکی خریدنیکا کہ سالم ہو ربوا سی پس بیچ کھجور یعنی بری ساتھہ اور بیع کی یعنی بدلے درہم کی یا غلہ کی پھر خرید کر بدلے اوسکی اچھی کھجور نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سی کہ اپنی وطن سی نکلکر خدمت بابرکت میں حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہہ غلام ہی پھر آیا مالک اوسکا ڈہونڈتا ہوا اوسکو پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتہہ اوسکو پس خرید لیا اوسکو بدلے دو غلام سیاہ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھی اسکی یہانتک کہ پوچھہ لیتے اوس سی کہ غلام ہی یا آزاد نقل کیے یہہ مسلم نے ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلاموں کی جائز ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسری سی زیادہ ہو جائز ہی اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسپر اہل علم نی یہہ نکالا ہی کہ جائز ہی بیچ حیوان کی بدلے دو حیوانونکی نقد برابر ہی کہ ایک جنس کے ہوں یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ بیچنی حیوانکی بدلے حیوان کی وعدے پر پس منع کیا ہی اسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اور یہ قول عطا بن ابی رباح اور ابی حنیفہ اور علما انکی کا ہی یہی ہے اور دلیل انکی یہہ کہ منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا بیچنی حیوانکی سے بدلے حیوان کے

و عددی پر ا اور بعضے صحابہ رض نے اسکو جائز کہا ہے اور یہی قول شافعی کا ہے ۱۲ ع ❊ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے تودہ کہجور کے سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلے پیمانہ معین کہجور سے نقل کیے یہہ مسلم نے ف ایسی طرح کی بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف تودہ کہجور رکھا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہوا اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہوں مثلاً بیس اسلیے کہ اوس تودہ کا حال نہیں معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانونسے زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوے اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دونوں طرف ایک جنس کے چیزیں ہوں اور اگر دونوں مختلف جنس کے چیزیں ہوں تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ اونمیں زیادتی حرام نہیں ۱۲ ع ۱۲ ح ❊ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے فضالہ بیٹے عبید کے سے کہا خریدا مینے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمیں تہا سونا اور نگینے پس جدا کیا مینے اوس ہار کو یعنی سونے سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مینے اوسمیں سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مینے یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوے نگینوں وغیرہ سے نقل کیے یہہ مسلم نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے مال ربوا ساتھہ جنس اوسکی کے اور مبیع اور ثمن کسی ایک کے ساتھہ اونمیں سے کوئی اور چیز ہو تو نہیں جائز پس اگر بیچے سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کی خواہ اشرفیاں ہوں یا اور کچھہ تو نگینہ وغیرہ اوسکی جدا کرکر برابر سونیکے تول کر بیچے اسیطرح اگر بیچے چاندیکی چیز بدلے چاندی کی خواہ روپے ہوں یا اور کچھہ تو اوسکا بہی یہی حکم ہے تاکہ زیادتی سے ربوا نہ لازم آوے اور اگر بیچے سونیکی چیز جڑاؤ بدلے چاندیکی خواہ روپے ہوں خواہ اور کچھہ یا چاندیکی جڑاؤ چیز بدلے سونیکی خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچھہ تو اوکہاڑنا اسکی نگینوں وغیرہ کا ضرور نہیں اسلیے کہ خلاف جنس میں کمی زیادتی درست ہے اسمیں کمی زیادتی سے ربوا لازم نہیں آتا ۱۲ ع ❊ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا کوئی مگر کہانیوالا سود کا اگر نہ کہاویگا سود پہنچیگا اسکو بخار اوسکا اور روایت کیا گیا ہے یعنی بجائے من بخارہ کے من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کیے یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہنچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا مسکے لکہنے والا ہوگا یا درمیانمیں پڑے گا ربوا کے معاملہ میں یا معاملہ کریگا ساتھہ سود خور کے اور لیگا مال اوسکا ساتھہ مال اسکے ۱۲ ح ❊ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونیکی اور نہ چاندی بدلے چاندیکی اور نہ گیہوں بدلے گیہونکی اور نہ جو بدلے جو کی اور نہ کہجور بدلے کہجور کی اور نہ نمک بدلے نمک کی مگر برابر ساتھہ برابر کے نقد بدلے نقد کی ہاتہہ بہ ہاتہہ ولیکن بیچو سونے کو بدلے چاندیکی اور چاندیکو بدلے سونیکی اور گیہونکو بدلے جو کی اور جو کو بدلے گیہوں کی اور کہجور کو بدلے نمک کی اور نمک کو بدلے کہجور کے

ہاتھہ بہ ہاتھہ جسطرح چاہو نقل کے یہہ شافعی نی ف حاصل یہہ کہ دونون چیزین ایک جنس کے ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہی بیچی چاہی کم چاہی زیادہ چاہی برابر لیکن ہون دست بدست ❊ ع ❊ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَى التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی خرید کھجور خشک کیسی بدلے کھجور تازی کی فرمایا کیا کم ہو جاتی کھجور تازی جس وقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کے یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف منع کیا اوسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہونگی کبہی پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہی مالک اور ابو یوسف اور محمد و شافعی اور احمد اور اکثر علما نی اور جائز رکھا اسکو ابو حنیفہ نی جبکہ دونون برابر ہون پیمانی مین اور حمل کیا ہی اسحدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہہ جو منع فرمایا تو اوس صورت مین کہ ایک جانب سی بالفعل ندی بلکہ وعدہ کری اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی اس راوی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنے کھجور تر کیسی بدلے کھجور خشک کی ادہار سے اور اسی قیاس پر ہی بیع انگور تر کی بدلی خشک کے اور گوشت تازی کی بدلی گوشت خشک کی ❊ ع ❊ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کی یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنی گوشت کیسی بدلے حیوانکی کہا سعید نی تہا بیچنا گوشت کا بدلی حیوانکی جوئی جاہلیت کیسی نقل کے یہہ شرح السنۃ مین ف جوئی جاہلیت کیسی مراد یہہ ہی کہ جیسی جوئیسی مال لوگونکا ساتھہ باطل کے کہایا جاتا ہی ویسے اسمین اگرچہ طریقہ کہانیکا دونون مختلف ہے اوسمین بسبب کہیل کی کہایا جاتا ہی اور اسمین بسبب عقد کی اور کہا شافعی نی کہ اسمین دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کی بدلی حیوان کی برابر ہی کہ ہو وہ گوشت جنس اوس حیوان سی یا غیر جنس اوس کی اور وہ حیوان کہایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی یہہ اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ یہہ بیع موزون کی ساتھہ غیر موزونکی ہی اور مراد ساتھہ نہی کے حدیث مین یہہ ہے کہ ہو ایک اون دونون مین سی نسیہ یعنی وعدی پر ❊ ع ❊ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا بیچنی حیوان کا بدلے حیوانکی بطریق وعدی کے نقل کے یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو کہ سامان درست کر لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئی اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیی اور بعضے لوگ بغیر سواری کی رہگئی پس حکم کیا اوسکو یہہ لیوی اونٹ عوض اونٹ کی پس تہی عبد اللہ لیتی ایک اونٹ بدلی دو اونٹونکی تا زمانی آنی اونٹون زکوۃ کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اونٹ عوض اونٹ کی یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لی کہ جب آوینگی اونٹ زکوۃ کی تو ادا کر دینگی کذا ذکر علی جانا چاہیی کہ در مختار مین لکہا ہی کہ امام اعظم رح کی نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ بہی غیر مثلی ہی پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نی حمل کیا ہی اسکو بیع پر کہ لکہا ہی [illegible]

ہوا کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلی حیوان کی وعدی پر اور ہماری علمانی منع کیا ہی اسکو بسبب پہلی حدیث کی کہا تورپشتی نی کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہی اور حدیث پہلی سمرة بن جندب کی قوی تر ہی یا یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تھا پہر منسوخ ہوا ؛؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی اسامہ بن زید سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیاج ہی وعدی میں اور ایک روایت میں فرمایا نہیں بیاج اوس چیز میں کہ ہو وی دست بدست نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیاج ہی وعدی میں یعنی بیاج متحقق ہوتا ہی وعدی میں اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلا بیچنا گیہوں کا بدلی جو کی ساتہہ زیادتی کی درست ہی اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدی کی ہو تو نہیں درست اور نہیں بیاج الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں اور ہوں برابر اور قبض کیجاویں ایک ہی مجلس میں تو ربوا نہیں ہی اور خلاف اسکی میں بیاج ہی زیادتی کی بیچ اور قبض نہ کرنی ؛؛ ع ؛؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن حنظلہ سی کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتی تہی یعنی فرشتوں نی اونکو غسل دیا تہا کہا عبد اللہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک درہم سود کا کہ کہاوی اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہہ سود ہی بہت زیادہ ہی گناہ میں چہتیس زنا سی نقل کی یہہ احمد اور دار قطنی نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں ابن عباس سی اور زیادہ کیا بیہقی نی ابن عباس سی اس عبارة کو کہ اور کہا حضرت نی جو شخص کہ بڑہا ہو گوشت اوسکا مال حرام سی یعنی سود اور رشوت وغیرہ سی پس آگ دوزخ کی لائق تر ہی ساتہہ اوسکی ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا نہو لیکن اوسنی قصور کیا اسکے معلوم کرنی میں اور لکہا ہی علمانی کہ سود اشد زنا سی اسلیے ہی کہ سود کہانیوالی کی حق میں اللہ تعالی نی فرمایا ہی فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنی خبر دار ہو ساتہہ لڑائی کی اللہ اور رسول اوسکی طرفسی اور جسنی اللہ اور رسول اوسکا لڑائی یا وہ اللہ اور رسول اوسکی لڑنی اوسکا کیا ٹہکانا ہی اور آور سبب اسکا یہہ ہی کہ پہچاننا سود کا مشکل ہی پس اکثر حلال جانتی ہیں اوسکو جاہل پس کافر ہو تی ہیں بخلاف امر زنا کی کہ وہ مشہور ہی جاہلیت اور اسلام میں اور سر اس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہی ؛؛ ع ؛؛ ح ؛؛ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ بیاج کا ستر جز ہی ادنی اونمیں سی یہہ ہی کہ صحبت کری آدمی اپنی ماں سی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتہہ سود کی اگرچہ ہو بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہی طرف کمی یعنی بی برکتی ہوتی ہی نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت کی احمد نی اخیر کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبٰوا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گذرا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پیٹ اونکی مانند گہروں کی تہی اونمیں سانپ تہی معلوم ہوتی تہی باہر پیٹوں اونکیسی پس کہا میں نی کون ہیں یہہ لوگ ای جبرئیل کہا یہہ ہیں کہانیوالی سود کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ وَکَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَکَانَ یَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہی علی رضسی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ لعنت کرتی تہی سود کی لینی والیکو اور دینی والیکو اور سود کی لکہنی والیکو
اور حساب لکہنی والیکو اور صدقہ کی منع کرنیوالیکو اور تہی حضرت منع فرماتی نوحہ کرنیسی نقل کی یہہ نسائی نی ف صدقہ کی منع کرنیوالیکو یعنی جو
شخص مطلق صدقہ دینی سی منع کری اوسکو لعنت کی یا منع کرنیوالی صدقہ کیسی مراد ہی ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوٰۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتی
ہین چلا کر رونیکو ساتہہ بیان کرنی اوصاف اوسکیکی ۱۲ ع ۞ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰیَةُ الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ یُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّیْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عمر ابن الخطاب رضسی یہہ کہ آخر چیز کہ اوتری آیۃ ربوا کی ہی اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کئی گئی اور نہین کہولا اوسکو واسطی
ہماری پس چہوڑ دو ربواکو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بہی حکم ربوا کا رکہتی ہی اوسکو بہی چہوڑ دو نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی
نی ف آخر اوس چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوتری ہین اون مین سی یہہ سبکی پیچہی اوتری ہی نہ مطلق آخر مراد ہی اسلیئی کہ سب
آیتون کی بعد یہہ آیۃ اوتری ہی الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کہولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنیکی حضرت زندہ نہین رہی مگر تہوڑی دنوں بسبب مشغول
رہنی اور امور ضروری مین بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتی بلکہ بیان کیا چند چیزونکا اور سوای انکی کو وہ توفیق کیا
قیاس و اجتہاد پر پس چاہیی کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور او سچیز کو کہ اوسمین شبہہ ربوا کا ہی واسطی تورع اور احتیاط کی ۱۲ ع ۞ ح ۞ وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰی اِلَیْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلَی الدَّابَّةِ فَلَا یَرْکَبْهُ
وَلَا یَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا
طرف اوسکی یعنی قرض دینی والیکی یا سوار کیوی اوسکو جانور پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سوار
کرنا درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والیکی پہلی اس سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف نہ قبول
کری تحفہ مارا ہوا اسلیئی کہ جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربوا ہی مگر یہہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی سی کچہہ بہیجنی بہیجانیکی تو کچہہ
نہین اسلیئی کہ وہ قرض کی جہت سی نہین ہی بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابوحنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہون نی قرض دیا تہا
ایکبار وہ اوسکی ہان تقاضی کیلئی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ مین نہ ٹہہری دہوپ مین کہڑی رہی تا کہ نہ حاصل ہو
آرام دین کی جہت سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہہ بات امام صاحب نی بسبب کمال احتیاط کی کی ۱۲ ع ق حدیث شریف مین آیا ہی جو
قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والی سی ضیافت نہ قبول کری مگر بسبب عادت
قدیم کی بلکہ اسکی دیوار کی سایہ مین بہی بیٹہنا مکروہ ہی ۱۲ انیس ۞ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ
الرَّجُلُ فَلَا یَاْخُذْ هَدِیَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِهٖ هٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی اوس سی تحفہ نقل کی یہہ بخاری نی اپنی تاریخ مین اسیطرح سی ہی منتقی مین ۞ وَعَنْ
اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِیْهَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ
لَكَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰی اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبٰوا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی

کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سی پس کہا اونہون نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمین بہت رواج ہی سود کا پس جسوقت کہ ہووی واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گٹہا گہانس کا پس نہ لی تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

اب ہی بیچ بیان بیعونکی کہ منع کیا گیا ہے اونسی **ف** نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطی حرمت کی جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کی جیسی نہی بیچنے سی وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ؎ح ؎ **ف** کچہہ مسائل متعلق اس باب کی کہ جاننا اونکا ضروری ہی مالابد اور درمختار مین سی لکہی جاتی ہین تا بہائی مسلمانون کو مفید ہون **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کی بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض روپئی بیچی جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سی مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سی بعد قبض کی مالک ہوجاتا ہی اور قیمت اوسکی نقود سے یعنی ذمہ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی **مسئلہ** بیچنا دودہ کا تہنون مین باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکی ہونی مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پہر آنیکی نہ رکہتا ہو اور اگر عادت پہر آنیکی رکہتا ہو مانند کبوتر کی تو بیچنا اوسکا اوڑنیکی حالت مین بہی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچہلی کا کہ نہین پکڑی گئی ہے پانیسی یعنے دریا نہرہ یا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اوس سی بدون جال کی اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالونکا درست نہین لیکن انتفاع اوٹہانا اس سی مانند سینی گون کی جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالونکا اور نفع اوٹہانا اونسی جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث نزاع آپسکی ہو فاسد ہی جیسیکہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کی یا بیع کڑی کی چہت مین یا بیع ایک گز کی بڑی کپڑی مین سی یا بیع کرنی ساتہہ مدت مجہول کی مثلاً مشتری نی کہی جسروز مینہہ برسیگا یا تند ہوا چلیگی اوسروز مول اوسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نہ کیا اور بائع نی کڑی چہت مین سی جدا کردی اور گز بہر کپڑا بڑی کپڑی مین سی جدا کردیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع صحیح ہوجائیگی **مسئلہ** بیع ساتہہ شرط فاسد کی فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والی یا مول لینی والیکو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنا کہ اس کپڑیکو مول لینی والا بیچی نہین اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسیکی نہین پس فاسد نہین اور یہہ شرط کرنی کہ اس گہوڑی کو مشتری فربہ کری اسمین منفعت مبیع کی ہی لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گہر بیچی گئی مین سکونت کری اسمین نفع بائع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہہ شرط کرنی کہ بیچنی والا اس کپڑیکی پوشاک سیدے اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہہ بہی فاسد اور یہہ شرط کرنی کہ غلام بیچی گئی کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہہ بہی فاسد ہی ایسی شرطونسی بیع فاسد ہوجاتی ہی اور زیادہ تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسی بیوع سی پرہیز کرنا واجب ہی **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم کرنا مشتری کا قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور دیون مین عجلہ کی اور مزدوری مزدور کی بی عذر تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سی کہ عرق اوسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سی دیتی بجای آدہی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق کی

دو وسق دیتی اور فرماتی کہ اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرفسی ہی یہہ زیادہ دینا بغیر شرط کی روا نہین جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور عہد
شکنی اور فریب اور جہوٹ کسب حلال کو حرام کردیتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بازار مین تودہ گیہو ونکا دیکہا جب دست مبارک اون گیہون مین ڈالا تو
اندر سی تر تہی فرمایا کہ یہہ کیا ہی بیچنی والی نی کہا کہ مینہ اسکو پہنچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودہ کی کیون نہ کیی تو نی جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ ہم مین سی نہین ہے
مسئلہ بیع مرابحہ کی کہ بائع خرید پہلی سی ساتھہ اضافہ سوا یہ کی مثلا بیچی اور بیع تولیہ کی کم ساتھہ قیمت پہلی کی بیچی قیمت پہلی بلا اتفاق
کہدینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوائی قیمت کی مانند مزدوری اوٹہانیوالیکی یا دلالی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کی ساتہہ ملالی اور کہی کہ
اسقدر روپی اس اسباب پر میری خرچ ہوئی ہین اور یہہ نہ کہی کہ اتنی روپونکو مینی خریدا ہی تا جہوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نی ایک کپڑا مثلا
دس روپی کو بیچا اور ہنوز لینی والی نی روپی بیچنی والیکو نہین دیی تہی کہ بیچنی والی نی پہر وہی کپڑا مول لینی والیسی پانچ روپی کو خرید لیا
یا اوس کپڑیکو ساتھہ ایک اور کپڑی کی دس درہم کو خریدا یہہ بیع صحیح نہوگی کہ بیچ حکم ربوا کی ہی مسئلہ بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنیکی صحیح نہین
مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سی کیل کرلی پہر اور کی ہاتھہ بشرط کیل کی بیچی دوسری کو کیل
لینی والیکو طعام بیچی گئی مین سی کہانا یا اور کی ہاتھہ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پہر کیل نکری اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطا اسلیی کہ
مبادا کیل مین کچہہ زیادہ نکلی اور مال بائع کا ہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچہہ خریدتا ہی اور نرخ مشخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورت کا کسینی
دیا تو دوسریکو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تاوقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہو یا موقوف کری مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعہ کی مکروہ ہی مسئلہ
اگر دو بردی چہوٹی آپسمین قرابت محرمیت کی رکہتی ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور اسیطرحسی اگر ایک اونمین سی چہوٹا ہو
اور دوسرا بڑا اور بعضونکی نزدیک یہہ بیع جائز نہین مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز
ہی اور اور امامونکی نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسانکی گہ کا اگر کچہہ اوسمین ملا ہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکہہ وغیرہ ملی
ہوئی ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر امامونکی نزدیک بیچنا کسی چیز کا کہ نہین ہے جائز
اور جسچیز کی بیع جائز نہین نفع اوٹہانا بہی اوس سے جائز نہین مسئلہ بادشاہ و حاکم کو نرخ ٹہیرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بیچنی والی گرانی غلہ کی بہت
تعدی کرین تو اوس صورت مین ساتھہ مشورہ داناؤنکی نرخ مقرر کری **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ
مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ مَا
فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِي وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہی ابن عمر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزابنہ اور مزابنہ یہہ ہی کہ بیچی میوہ
باغ اپنی کا اگر میوہ کہجور ہی بدلی خشک کہجور کی بطریق پیمائی کی یعنی مثلا دس پیمانہ تازی کہجورین درخت پر اندازہ کرکر بدلی دس پیمانی پہر خشک کہجورونکی لینی والی پاس بیچی اور اگر
ہو میوہ انگور بیچی اوسکو بدلی انگور خشک کی از روی پیمانی کی حاصل یہہ کہ بیچی میوہ تر کہ درختونپر ہی بدلی میوہ خشک کے کہ زمین پر ہی یا
اور کتاب مسلم مین ہے اور اگر ہو باغ کہیتی بیچی اوسکو بدلی پیمانی غلہ کی یعنی بیچی گیہون اور جو وغیرہ کہ کہیتی مین ہون بدلی گیہون وغیرہ کی لینی والی
پاس ہون منع کیا اس سب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم مین یون ہی کہ منع کیا حضرت نی مزابنت
سی فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کہجور کی ہو بدلی کہجورون خشک کی ساتہہ پیمانی معین کی بیچی بائع یہہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلا میوہ
درخت کا یعنی پیمانی معین سے بیش واسطی میری ہے اور اگر کم نکلی پس مجہہ ہی یعنی پورا کردونگا اوسکو پہیری لیی ہی مشتری ف مزابنہ مشتق زبن سی ہے

اور زمین کی معنی مین دفع کرتا جو نکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رہتی ہی جاتی اسکی بہی کہ مشتری
اور بائع مین نزاع پڑی اور ایک دوسرے کو دفع کری اور فرق ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ پہلی روایت مین ثمر ساتہہ تمر مثلہ کی ہی اور دوسری
مین ساتہہ انگور کی اور مقصود یہان بہی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة والمحاقلة أن يبيع الرجل الزرع بمائة فرق حنطة والمزابنة
أن يبيع الثمر في رؤس النخل بمائة فرق والمخابرة
كراء الأرض بالثلث والربع رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخابرہ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہہ ہی کہ
بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہون کی اور مزابنت یہہ ہی کہ بیچی کہجور کو درختون پہ سو فرق کہجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا
تہائی حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتہائی پر نقل کیے یہہ مسلم نی ف فرق ساتہہ زبر کی نام ہی پیمانی کا کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹہہ
سیر اور فرق ساتہہ جزم رسی کی ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی بالون مین بدلی گیہون کی جیسا کہ
بیع بیان مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون مین بہی آتا ہی اور کہیتی مین بہی اور کبہی خاص میوی ہی مین آتا ہی اور استعمال
محاقلہ کا کہیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرہ کرایہ کو دینا ہی یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی اس شرط پر کہ اسمین بووی جوتی اور جو اوس مین پیدا ہو وہ تہائی چوتہائی مجکو
دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرہ کی اور واسطی ہونی اوسکی معدوم اور مخابرہ کو مزارعت بہی کہتی ہین اور مخابرت مین تخم بونی
والی کا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست ہی اور فتوی اوسپر ہی اسلیے کہ
احتیاج پڑتی ہی لوگونکو اوسکی ۱۲ ش ع وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة
والمزابنة والمخابرة والمعاومة وعن الثنيا ورخص في العرايا رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محاقلت اور مزابنہ سی اور مخابرہ سی اور معاومت سی اور ثنیا
سی اور رخصت دی بیچ عرایا کی نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کی پہلی معلوم ہو چکی اور معنی معاومت کی یہہ ہین
کہ بیچنا میوی کا درخت پر ایکسال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سی پہلی نمودار ہونی میوی کی اور ثنیا یہہ ہی کہ میوہ درخت پر
موجود ہی اور اوسکو بیچی اور ایک قدر غیر معین اوسمین سی استثنا کر لی یعنی نہ بیچی اور معنی رخصت دینی کی عرایا مین یہہ ہین کہ بعضے شخص اپنی باغ مین سی
ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکی لیے دیتی اور معمول تہا کہ اپنی اہل و عیال کی ساتہہ اکثر باغ مین بیٹہتی تہی پس اوس فقیر کی آنیکو اونکے
رنج ہوتا تو اوسکو اپنی پاس سے میوہ اوسکی بدلی مین دیتی اور درخت پر کا میوہ آپ لیلیتی اور اسکو درست رکہا اور یہہ پانچ وسق سی کم مین درست ہی اوس سی زیادہ مین نہین درست
جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگی مذکور ہی ۱۲ ش ع وعن سهل بن أبي حثمة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
بيع الثمر بالتمر إلا أنه رخص في العرية أن تباع بخرصها تمرا يأكلها أهلها رطبا متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی کو کہ درخت پر ہی بدلی خشک کہجورون کی مگر یہہ کہ رخصت دی
عریہ مین یعنی کہ بیچا جاوی میوہ درخت پر ساتہہ اندازہ کرنی اسکی حالت خشک ہونی مین یعنی اندازہ کری کہ بعد خشک ہونیکی کسقدر رہیگا اوسقدر
خشک کہجورین دیکر لیلی کہاوین اوس میوہ کو اہل اوسکی تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ
الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رخصت دی بیچ بیچنی عرایا کی یعنی پہلون
عرایا کی ساتھہ اندازہ کرنی اوسکی خشک کھجوروں سے بیچ اوس چیز کی کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کی شک کیا داود بن حصین راوی نی لفظ کر
بیہہ بخاری اور مسلم **ف** بیچ کم پانچ وسق کی اسلیے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کی تہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سے کم مین یہہ بیع
جائز ہی سبکی نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیحتر عدم جواز ہی اسلیے کہ راوی کو اوسمین شک ہی احتیاط
مقتضے اسکی ہی کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون کی لیے ہے یا اغنیا کی لیے بہی اور صحیحتر یہہ ہے کہ دونون کی لیے
ہی اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہی ؎ ح ؎ ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پہل کیسی یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنی والیکو اور
لینی والیکو نقل کی بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین منع فرمایا بیچنی پہل کہجور کیسی یہان تک کہ سرخ و زرد ہوا اور منع کیا بیچنی خوشہ کہیتی کی
یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے **ف** بیچنی والیکو اسلیے منع کیا کہ تا مال مول لینی والیکا بغیر عوض کسی چیز کی نہ لیوی اور مول لینی والیکو اسلیے منع کیا تا مال
ضائع نہ کری بسبب ہونی خوف ہلاک کی ؎ ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ
قِيلَ وَمَا تُزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوہ کیسی یہانتک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا ہین معنی خوشرنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور
فرمایا خبردو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی میوی کو یعنی پکنی سے کس سبب لیوی ایک تمہارا مال بہائی اپنی کا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہل کچے
ہونیکی محل خطر ہی شاید کہ آفت پہنچی اور میوہ جہڑ جاوی پس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والیسی مفت لیگا پس چاہیی کہ پکنی تک صبر کری ؎ ح وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالیانہ کیسی یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے بیچنی اور حکم کیا ساتہہ موقوف کر دینی آفتونکی نقل کیے یہہ مسلم
ف یعنی اگر مثلا میوہ خرید اور اوسکو آفت پہنچی کہ جہڑ گیا بائع کو چاہیی کہ کچہہ مول مین سے کم کری یا مشتری کو پھیر دیوی اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہہ امر استحباب کی
لیے ہے اسلیے کہ جو آفت مبیع کو پہنچی بعد قبض کرنیکی وہ بیچ ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنیکی جو کسی آفت سے مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی
بائع پر کچہہ نہین ؎ ح ؎ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ
فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بیچا تو نی اپنی بہائی کی ہاتہہ میوہ پس پہنچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سے کچہہ کس سبب
لیتا ہی مال بہائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہین حلال ہی اسلیے یہہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکی ہی اور اگر
آفت ایسی پہنچی کہ کچہہ ہلاک ہوا تو کچہہ مول مین سے چہوڑ دیوی جیسیکہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نی کہ اگر وہ ہلاک پہلی سپرد کرنیکے
مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہہ ہین کہ نہین حلال ہے یہ تقوی اور ورع کی ؎ ح ؎ ع

وعن ابن عمر قال كانوا يبتاعون الطعام في أعلى السوق فيبيعونه في مكانه فنهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعه في مكانه حتى ينقلوه رواه ابو داود ولم أجده في الصحيحين اور روایت ہے ابن عمر سے کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کی پھر بیچ ڈالتے اوسکو اوسی جگہہ یعنی بے قبض کرنے کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اوسکے سے اوسی جگہہ میں یہانتک کہ نقل کریں اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں ف نقل کریں یعنی قبض کریں اور قبض کرنا منقول کا یہہ ہی کہ اسکو اوسکی جگہہ سے اوٹھا کر اور جگہہ رکھہ لے اگرچہ پاس اوسکی ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہی کیل کر کر اوٹھالے اور اگر بغیر شرط کیل کی لیا ہے تو یونہیں اوٹھا کر اور جگہہ رکہدے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں یعنے بیچ ایک کے اون دونوں میں سے یہہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ۱۲ ح وعنہ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتاع طعاما فلا يبيعه حتى يستوفيه وفي رواية ابن عباس حتى يكتاله متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے غلہ پس نہ بیچے اوسکو یہانتک کہ پورا لے اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے یہانتک کہ کیل کرلے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پورا لے یعنی قبض کرے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کی جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کی خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز نہیں بیچنا غلہ کا اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بہی یہی ہی اور یہانتک کہ کیل کر لے پکڑی ہی بعضوں نے ساتھہ اس حدیث کی اسپر کہ بائع اگر کیل کری غلہ کو روبرو مشتری کی تو نہیں کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کیل اور کری بعد قبض کر نیکی لیکن صحیح یہہ ہی کہ یہہ کفایت کرتا ہی اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کی اسکا بہی کیل ہی ۱۲ ح وعن ابن عباس قال اما الذي

نهى عنه النبي صلى الله عليه وسلم فهو الطعام أن يباع حتى يقبض قال ابن عباس ولا أحسب كل شيء إلا مثله متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہی بیچنے اوسکے سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس نے اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قبض کر نیکی بیچنا کسی چیز کا درست نہیں مانند غلہ کی اور یہہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ۱۲ ح وعن ابی ہریرة

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تلقوا الركبان لبيع ولا يبع بعضكم على بيع بعض ولا تناجشوا ولا يبع حاضر لباد ولا تصروا الإبل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلك فهو بخير النظرين بعد أن يحلبها إن رضيها أمسكها وإن سخطها ردها وصاعا من تمر وفي رواية لمسلم من اشترى شاة مصراة فهو بالخيار ثلاثة أيام فإن ردها رد معها صاعا من طعام لا سمراء

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگی جا ملو تم قافلہ سے کہ غلہ وغیرہ لاتا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع کرو دودہ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص خریدے اوس جانور کو بعد دودہ جمع کرنے کی پس وہ مختار ہے دو نظر میں بعد دوہنے اوسکی اگر راضی ہوا اوس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پہیر دے اوسکو اور دیوے چار سیر کہجوریں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصراة کو یعنی جسکی تہنوں میں دودہ جمع ہوا ہیں وہ اختیار رکھتا ہی تین دن تک اگر پہیرے اوسکو تو پہیر دے ساتھہ اوسکی چار سیر کہجور نہ گیہون ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اونسی سستا خریدنی کی لیے پہلے اسکی کہ شہر و بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہنچانا ہی بیچنے والیکو اور نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کرلی اور ایک شخص کہے لینے والیکو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیرے ہاتہ ایسی ہی چیز اس سے سستے مول کو دونگا اس سے منع فرمایا لکھا ہی بعضوں نے کہ یہہ نہی مخصوص ہے ساتھہ اوس چیز کی کہ نہوا اوسمیں غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی فسخ کر دینا

اس بیچ کا اور بیچنا اوسکی ہاتھ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور یا بیچ اس جگہہ بمعنی خریدنیکی ہی یعنی ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور بیچنی والا اور
لینی والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگاکر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لیلیوی یہہ برا ہی اور اگر قصد خریدنیکا نہ
رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہہ اوس سے بھی برا ہی اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص کچھہ خریدتا ہی اور ایک آیا اور
تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینی والا میری دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کری اسکی لینی
مین اس سی منع فرمایا کہ لینی والیکو فریب دیتا ہی اور نہ بیچی شہری بادی کو الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاوے اور ایک
شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو مین بہ سہولت مہنگا بیچ رکہونگا اس سی منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سے
اور یہہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور نہ جمع کرو دودہ الخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دو روز دودہ اونٹنی کا یا بکری کا
نہ دوہی تا کہ دودہ بہت سا جمع ہو جاوی تہنون مین اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودہ کی ہی پس زیادہ مول دی اس سی منع فرمایا کہ فریب ہی اسمین
اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوی اور بعد دودہ دوہنی کی معلوم ہو کہ دودہ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکھی اور چاہی پھیر دی اور پھیری تو اوسکی ساتھہ
چار سیر کھجوریں عوض مین دودہ کی دی اس لئے کہ کچھہ دودہ پیدا ہوا ہی بیچ ملک مشتری کی اور کچھہ تھا بیچا گیا پس واسطی نہ تمیز ہونی اسکی ممتنع ہوا پھیرنا دودہ کا
اور دینا قیمت اوسکا پس واجب کین شارع نی چار سیر کھجوریں واسطی دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلت دودہ کی اور کثرت اوسکی جیسا کہ مقرر
کی دیہ نفس کی سو اونٹ باوجود تفاوت نفسونکی اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرح کی جانورون مین اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین
خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہی اسلئے کہ یہہ حکم پہلی حرام ہونی ربوا کی تھا کہ اسطرح کی چیزین جائز تہین معاملات مین پھر نسخ کیا گیا اور کہجور نہ گیہون
کہا ابن حجر شافعی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچھہ دینا اس جگہہ سوای کہجور کی اگرچہ راضی ہو ساتھہ اوسکی بیچنی والا اسلئے کہ اکثر طعام اونکا تھا
کھجور اور دودہ پس قایم کیا کھجور کو مقام دودہ کی اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کھجور کی بھی ساتھہ رضا بیچنی والی کی شرح شرح وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلقوا الجلب فمن تلقاه فاشترى منه فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جاؤ تم قافلی سی کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو ملا اوس سی اور خریدا اوس سے
پس جسوقت کہ آوی مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہی درمیان پھیرنی اور رکھنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف معنی لفظ جلب کی اور لفظ
رکبان کی کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حل مطلب اسکا بھی وہین کیا گیا ہی اور لکھا علما نی کہ یہہ منع اوس صورت مین ہی کہ خریدنا
اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والونسی چھپاوی اور فریب دیوی اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چھپاوی نہین اور فریب نہ دیوی اونکو
تو کچھہ مضایقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہہ ہی کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب مالک شہر مین آوی اور دیکھی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا مال تو
اوسکو خیار ہو گا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بھاو سے یا شہر کی بھاو لیا تو خیار بائع کو نہین ہو گا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابون سی معلوم ہوتا
کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہو گا اور نہین تو نہین شرح طیبی ہمارا مولانا وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تلقوا السلع حتى يهبط بها الى السوق متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جاؤ
اسباب کے یعنی قافلہ سی اوپر کو رہو یہان تک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يبيع الرجل على بيع اخيه ولا يخطب على خطبة اخيه الا ان ياذن له رواه مسلم
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بھائی اپنی کی اور نہ بھیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی اپنی کی

کی گر یہہ کہ پروا نگی دی ویسطی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ بیچی الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کہمین اوپر ہوچکا اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک
شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بہیجا تھا اوسپر اور کو نہ چاہیی پیغام بہیجنا اور یہہ اوس صورت مین منع ہی کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہوگئی ہو
اور کچھہ باقی رہا تھا مگر عقد ہونا مگر یہہ کہ اذن دی بہائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہہ چیز تو ھی لیلی یا مین نہین نکاح کرنیکا اس عورۃ سی تو پیغام بہیج
تو اس صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بہیجنا درست ہوگا ۱ ۃ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ھی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چکاوی آدمی اوپر چکانی
بہائی مسلمان اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ حکم اوس صورت مین ھی کہ بائع او مشتری راضی ہوگئی تھی ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیی کہ ارادہ
لینی کا کری اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب کری پس یہہ مکروہ ھی اور بیع صحیح ھی اور کہا ابن حجر نی کہ مسلمان کی حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن
بھی ہین ۱ ۃ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی چہوڑ دو لوگونکو کہ روزی دی اللہ بعض انکو بعض سی نقل
کی یہہ مسلم نی ف یعنی چہوڑ دو جنگلیونکو کہ غلہ باہر سی لاوین اور شہر مین سستی مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر والونپر اور باقی بیان اسکا
ابو ہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ۱ ۃ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ
بَیْعَتَیْنِ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا یُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ
وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِكَ بَیْعَهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَیْنِ
اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوْبًا عَلٰی اَحَدِ عَاتِقَیْهِ فَیَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّیْهِ لَیْسَ عَلَیْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰی
اِحْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ھی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو طرحکی پہنا وسی اور دو طرحکی بیچنی سی منع کیا ملامسہ سی اور
منابذہ سی بیچنی مین اور ملامسہ یہہ ھی لگانا آدمی کا اپنا ہاتہہ دوسری کی کپڑیکو راتمین یا دنمین اور نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکی اور دوسری بیع منابذہ وہ یہہ
کہ پہینکی ایک شخص طرف دوسری شخص کے کپڑا اپنا اور پہینکی دوسرا اپنا کپڑا او ہووی یہہ بیع اونکی بغیر دیکہنی اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی اسطرح کی بیع
بھی جاہلیت مین کرتی تھی اسکو بھی منع فرمایا حضرت نی اور دو طرحکی پہنا وسی جو منع کیا ایک تو پہنا کپڑیکا ھی بطریق صماء کی اور صماء یہہ ھی کہ ڈالی
کپڑا ایک مونڈہی پر اور ظاہر ہووی ایک جانب اوسکی کہ نہ ہووی اوسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہنا وا یہہ ھی کہ گوٹ مارنی کپڑی سی اسحال مین کہ وہ بیٹہا ہو اور ہو اسکی
شرمگاہ پر اوس کپڑی مین سی کچھہ نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکی یعنی نہ چہوئی اوسکو مگر بسبب بیع کی بغیر اسکی کہ جاری ہو
درمیان بائع و مشتری کی ایجاب و قبول لفظ مین اور تعاطی فعل مین یعنی نہ تو منہ سی کہی بائع کہ یہہ چیز مینی بیچی اور مشتری کہی مینی لی اور نہ لین دین
واقع ہو کہ بائع خوشی سی مبیع دی اور مشتری مول دی اور کہا طیبی نی کہ نہ اولٹی کپڑیکو اور نہ کہولی اوسکو مگر ساتہہ چہونیکی یعنی حق یہہ تہا کہ کہولتا کپڑیکو
اور دیکہتا اوسکو اور اوسنی نہ کہولا اور نہ دیکہا سو اچہونیکی اور چہونیسی کہولنا اور دیکہنا حاصل نہین ہوتا حاصل یہہ ھی کہ بیع ملامسہ ایام جاہلیت
مین یہہ تہی کہ جہان ایک نی دوسری کپڑیکو ہاتہہ لگایا پس وہی بیع ہوگئی دیکہنی بہالنی اوسکو کچھہ نہ تہی اور نہ شرط خیار کی کرتی تہی کہ بعد دیکہنی کے
جاہین رکہین اور جاہینگی پہیرینگی اور بیع منابذہ یہہ کہ جہان آپسمین ایک نی دوسری طرف کپڑا ڈال دیا پس یہی بیع ہوگئی حاجت دیکہنی کی اور
رضامندی کی کچھہ نہ تہی اور صماء کی معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہہ ہین کہ ایک کپڑا اسر سی پاؤن تک بدن پر لپیٹ لی کہ

ہاتھہ بھی اوسمین لپٹی رہین اور کھین سے کھلا رہی اور دوسری پوشش یہہ منع ہی کہ کولہون پر بیٹھی اور دونون زانون کو کھڑی کر کر کپڑا اپنی زانون
اور کمر کی گرد لپیٹی اسطرح کہ ستر کھلا رہی پس اسطرح کی لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپیٹی کہ ستر ڈھکا رہی تو مشروع ہے
اور ہاتہونسی گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہے ح ۞ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع حصاۃ کیسے اور بیع غرر سے
نقل کی یہہ مسلم نی ف بیع حصاۃ یہہ ہی کہ مول لینی والا بیچنی والیکو کہی کہ جب تیری چیز پر کنکری پہینکون واجب ہو بیع یا کہی بیچنی والا لینی
والیکو کہ بیچی میں نی تیری ہاتھہ اسباب سے وہ چیز کہ پڑی اوسپر کنکری تیری جب پہینکی تو اوسکو یا زمین میں سے اتنی زمین بیچی کہ جہان تک تیرا کنکر جاوی
یہہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتی تہی اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنی والیکی قدرت میں نہو جیسی مچھلی دریا میں بیچنے
اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگی ہوئی کو بیچنا ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ
وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی حمل حمل کی سے یہہ بیع ایک بیع کہ کرتی تہی اوسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ
کو یہانتک کہ جہہ لی جاوی اونٹنی پیچہ جہہ لی جاوی وہ کہ بیچ پیٹ اوسکی کی ہی یعنی اس وعدہ پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کی پیٹ کی بچی کہ ان بچہ ہوگا تب مول
اسکا دونگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچنی حمل حمل کی یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ میں بچا ہی ایک شخص نی بیع کی کہ اگر اسکی ان اونٹنی پیدا ہوگی اور
وہ بچہ دیگی اس بچہ کو میں نی بیچا اس بیع سی منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہی کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچی اوسکا بھی حکم ہی جہ بچای کی
کی بچی کو بیچا اور بعضون نی کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کی سی یہہ ہی کہ بیچی ساتھہ تاخیر مول کی یہانتک کہ بچہ دیوی وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کی ہی چنانچہ
ابن عمر نی بھی یہی تفسیر اسکی کی ہی ساتھہ اس عبارت کی وکان بیعًا الخ ۞ ح وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جست کروانی نر کی سے نقل کی یہہ بخاری
ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گہوڑا خواہ اور کچہہ کسیکو مادہ پر چھوڑنیکی لیے اور اوسکی اجرت لی اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہی نر کبہی جست
کرتا ہی اور کبہی نہین اور مادہ کبہی بار ور ہوتی ہی اور کبہی نہین اور اکثر صحابہ اور فقہا کی نزدیک حرام ہی یہہ اور اگر عاریۃً دی نر مادہ پر چھوڑنیکو
لیے مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃ دینی کی کچہہ وہ اپنی طرف سے بطریق انعام کی دیوی درست ہے قبول کرنا اوسکا ۞ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کرایہ جست کرنی اونٹ کی سے یعنی مادہ پر اور بیچنی پانی اور زمین کیسے تاکہ کہیتی کیجاوی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ہوی
کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہی کرایہ کو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کہیتی کرنیکی اوسکی اور لیوی زمین والا بعض غلہ کہ اوسکو
مخابرۃ کہتی ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی پانی کیسے کہ زیادہ ہو حاجت سے
نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سی زیادہ ہو اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اوسکا اونسی اور بیچنا اونکی ہاتھہ بلکہ دینا
اونکو اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ کوئی آپ پیا چاہی یا جانورونکو پلاوی اور اگر کہیتی مین یا درختونمین کوئی پانی دیا چاہی تو جائز ہی پانی کے
مالک کو کہ نہ دیوی اوسکو مگر بعوض ۞ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ

وَفَضْلَ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت هی ابی هریره سی که کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی که نه بیچا جاوی زیاده
پانی تاکه بیچی جاوی بسبب اوسکی گهانس نقل کی یهه بخاری اور مسلم نی ف یعنی لازم آتا هی بیچنی پانی کی بیچنا گهانس کا اسلیئی که کوئی چاهتا هی چرانی آوی جانور
کسی کی پانی کی گرد اور وه جانورون کو پانی نهین پینی دیتا بغیر عوض کے مضطر هوگا ساتهه خریدنی اوسکی پس بیچنا پانی کا بیچنا گهانس کا هوگا اور گهانس
کا بیچنا منع هی اور اختلاف کیا هی علما نی که یهه نهی تحریمی هی یا تنزیهی اور ظاهر یهه هے که تنزیهی هے ح ۴ ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ
أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت هی ابی هریره سی که تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وسلم گذری اوپر تودی غله کی پس داخل کیا هاتهه اپنا تو دیکهین پس پایا اونگلیون حضرت نی
یعنی تراوٹ کو پس فرمایا کیا هی یهه تری ای مالک غله کی یعنی کهانی کی یهه تری پهنچی اور کیون تر کیا کها پهنچا تها اسکو مینهه یا رسول الله یعنی مینهه برسنی
کی باعث اسپر مینهه سی تر هوگیا فرمایا کیون نه کیا تونی تر کو اوپر کی جانب غله کی تاکه دیکهتی اوسکو لوگ جو فریب دی پس نهین مجهسی یعنی میری طریقه پر اهل کے
یهه مسلم نی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت هی جابر سی که کها تحقیق رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی منع کیا استثنا کرنی سی مگر یهه که جانا جاوی نقل کی یهه ترمذی نی ف یعنی
کهی که بیچی مینی یهه چیز مگر بعض اسمین سی نهین بیچی اس سی منع فرمایا بسبب جهالت مبیع کی مگر جس صورت مین معلوم هو که اسقدر نهین بیچی مثلا تهائی یا چوتهائی
یا دس کیل تو درست هے ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ
هَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي الْمَصَابِيحِ وَهِيَ قَوْلُهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهُوَ إِنَّمَا ثَبَتَتْ فِي رِوَايَتِهِمَا
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت هی انس سی که منع کیا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بیچنی انگور کی یهانتک که سیاه هوجاوی یعنی پکجاوی اور منع کیا بیچنی غله کی یهانتک
که سخت هوجاوی یعنی قابل انتفاع کی هو اسیطرح سی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نی انس سی اور زیادتی که مصابیح مین هے وه قول اوسکا که منع کیا
بیچنی کهجور کی یهانتک که خوش رنگ هو یهه زیادتی ثابت نهین هوئی هی بیچ روایت ترمذی اور ابوداود کی مگر ابن عمر سی یعنی انس سی اسطرح که کها ابن عمر نی
که منع کیا نبی صلی الله علیه وسلم نی بیچنی کهجور کی یهانتک که خوش رنگ هو اور کها ترمذی نی که یهه حدیث حسن غریب هے ف اسمین دو اعتراض هین بغوی
مصابیح کی مولف پر ایک تو یهه که زیادتی مذکوره انس سی روایت کی او وه هی ابن عمر سی اور دوسرا اعتراض یهه که اسنی بیع التمر نقل کیا او سی بیع النخل
ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ
اور روایت هی ابن عمر سی یهه که نبی صلی الله علیه وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیه کی ساتهه نسیه کے نقل کی یهه دارقطنی نے ف یعنی بیچنی دین کی ساتهه دین کے اور
لفظ کالی ساتهه همزه کی اور بغیر همزه کی بهی آیا هی کلا سی یعنی تاخیر کی اور صورت نسیه کی ساتهه نسیه کے یهه هے که خریدی ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب
آوی مدت اور نه پاوی مول لینی والا مول که ادا کری پس کهی بیچنی والا که بیچ اسکو میری هاتهه ساتهه اور مدت کی کچهه زیاده مول کو مثلا دس روپی کو
وه چیز لی تهی اسنی کها گیاره روپی کو میری هاتهه بیچ ڈال ایک مهینی کی بعد اسکا مول دونگا پس بیچی اوسکو بغیر قبض کرنیکی آپس مین اس سے منع فرمایا اسلیئی که بیع
او چیز کی هی که قبض نهین کی اور بعضون نی کها که صورت اوسکی یهه هی که هو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کی عمرو پر دس درهم پس کهی زید بکر کو که بیچا
مینی تیری هاتهه کپڑا اپنا که عمرو پر هی عوض اون دس درهم کی که تیری عمرو پر آتی هین پس کها بکر نی که قبول کیا مینی یهه بیع بهی جائز نهین اسسبب سی که بیع هی

کی هی که قبض نهین کی ۞ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت هی عمرو بن شعیب سے که نقل کے اپنی باپ سے اونھون نی نقل کی اپنی دادا سے که منع فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بیع عربان کیسی نقل کی یه مالک اور ابو داود اور ابن ماجه نی ف تفسیر عربان کی یه هے که خریدی کوئی ایک چیز اور دیوی بیچنی والیکو ایک روپیا یا کمتی بڑھتی اس شرط پر که اگر پوری هوئی بیع تو اسکو مجرا کرینگے مول مین اور اگر نه پوری هوئی بیع تو رهیگا تیری پاس نهین لونگا مین اوسکو هندی مین اوسکو بیعانه اور سائی کهتی هین شریعت مین یه بیع باطل هی چاهیے یون که اگر بیع هوئی تو وه حق بیچنی والے کا هی اسواسطے که مول مین مجرا هوتا هی اور اگر بیع نه هوئی تو حق مول لینی والی کا هی واپس هو اور جائز رکھا هی اسکو ابن عمر رضی اور امام احمد نی ۞ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت هی حضرت علی سے کها منع کیا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بیچنی مضطر کیسی اور بیچنی غرر کیسی اور بیچنی میوه کیسی پخته هونی کے پہلے نقل کی یه ابو داود نی ف بیچنی مضطر کیسی مراد بیچنی سی یهان خریدنا هی یعنی منع فرمایا اس سے که کسی سے زبردستی کچھ خریدی اور یه بیع فاسد هی نهین منعقد هوتی یا مراد مضطر سی محتاج هی که مضطر هو ساتھ بیچنی کی بسبب قرضدار کی یا مصیبت کی که اوسپر پڑی هو اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال مین سے ارزان بنا بر ضرورت کی پس مروت یه هے که اوس سے نه خریدی ستی ولیکن مدد اوسکی کری ساتھ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتھ قیمت اوسکی کی اور یه عقد صحیح هی لیکن ساتھ کراهت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر هوچکا هی اسی باب مین ۞ ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت هی انس سے که ایک شخص نے قوم کلاب مین سے پوچھا نبی صلی الله علیه وسلم سے اجرت دینی نر کیسی ماده پر چھوڑنی کی پس منع فرمایا اوسکو پھر عرض کیا اوسنی یا رسول الله هم جاریه دیتی هین نر کو پھر انعام سی جاتی هین هم یعنی کچھ اجرت هم نهین ٹھیراتی هین یون هین بطریق انعام کے همین دیتی هین پس اجازت دی حضرت نی اوسکو بیچ لینی انعام کی نقل کی یه ترمذی نی ۞ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اور روایت هے حکیم بن حزام سی کها منع کیا مجکو رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی یه که بیچون مین اوس چیز کو که نهین نزدیک میری نقل کی یه ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابی داود اور نسائی کی یون هی که کها حکیم نی کها مینی یا رسول الله آتا هی میری پاس ایک شخص پس اراده کرتا هی مجھسی خریدنی ایک چیز کا اور نهین هوتی وه نزدیک میری پس خریدتا هون مین واسطی اوسکی بازار یعنی اوسکی هاتھ ایک چیز بیچتا هون اور بازار سی مول لاکر حوالی کر دیتا هون فرمایا نه بیچ اوس چیز کو که نهین نزدیک تیری ف نهین نزدیک تیری یعنی وه چیز تیری ملک مین نهین وقت بیچنی کی پھر اسکی دو صورتین هین ایک تو یه که نه وه چیز ملک مین هی اور نه پاس موجود هی پس اوسکی بیع صحیح نهین اور دوسری یه صورت که مالک هی تو نهین اسکی مال غیر کا هی لیکن هی پاس اسکی پس اوسکو بھی نه بیچنا چاهیے بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچیگا بغیر اوسکی اذن کی تو هوگی وه بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیه اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بھی بیع صحیح نهین هوگی اور پہلی صورت کی حکم مین داخل هی بیچنا اوس چیز کا که قبضه مین نه رکھی یا گم هوگئی هی یا بھاگ گئی هی مانند غلام وغیره کی یا قادر نهین اوسکی حواله کرنی پر جیسی جانور هوا مین اور مچھلی پانی مین اور یه قسمی بیع غیر صحیح هی اوسکے نز هی بالاتفاق ساتھ شرطون معلومه کے که بیان انکا باب السلم مین هوگا انشاء الله تعالی ۞ ح ۞ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت هی ابی ہریرہ سی کہ کها منع فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک بیع کی نقل کیے یهه مالک نی ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف اس حدیث کی دو تفسیرین هین ایک یهه کہ کهی ایک شخص مثلا کہ بیچا مینی تیری هاتهه اپنا غلام بدلی ہزار روپی کی بشرط اسکی کہ بیچی تو میری هاتهه گهر اپنا بعوض سو روپیون کی یهه درست نهین اور دوسری یهه کہ کهی بیچا مینی غلام اپنا تیری هاتهه دس روپی نقد کو یا بیس روپی قرض کو یهه بهی نادرست هی ۱۲ ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت هے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد الله بن عمرو سی کہ کها منع فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک عقد کی نقل کیے یهه شرح السنہ مین ف اس حدیث کی معنی اور اس سے اوپر کی حدیث کی ایک هی هین ۱۲ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت هے عمرو بن شعیب سے کہ کها فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نهین حلال قرض اور بیع اور نهین درست هین دو شرطین بیچ بیع مین اور نهین درست نفع اوٹهانا او سچیز کا کہ نهین ضمان مین آئی اوسکی اور نهین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نهین هی تیری پاس یعنی نهین هی تیری ملک مین نقل کیے یهه ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کها ترمذی نے کہ یهه حدیث صحیح هی ف نهین حلال قرض اور بیع یعنی کسیکی هاتهه کچهه بیچنا اور اوس شرط کرنی کہ اسقدر روپی وغیره مجکو قرض دینا یهه درست نهین یا معنی یهه هین کہ ایک شخص کسیکو قرض دی اور کچهه چیز اپنی اوسکی هاتهه بیچی اوسکی قیمت سی زیاده کو تو یهه بهی حرام هی اسلیے کہ اسکی قرض دینی سی وه زیاده قیمت دیتا هی اور جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو وه حرام هی اور یهه حیلہ سود خورونکا نکالا هوا هی بچی اس سے اور نهین درست هین دو شرطین کرنی بیچ بیع مین یعنی ایک بیع مین دو بیعین نه کری جیساکہ بیان اوسکا اوپر هوچکا هی اور بعضون نی یهه معنی کهی هین کہ نه بیچی ایک چیز ساتهه دو شرطونکی مثلا کهی کہ بیچا مینی تیری هاتهه یهه کپڑا اتنی کو باین شرط کہ دهلا بهی دونگا اور سلوا بهی دونگا اور لکها هی علمانی کہ قید دو شرطونکی اتفاقی هی ایک شرط بهی بیع مین نهین جائز اسلیے کہ وارد هوئی نهی بیع اور شرط سی اور نهین درست نفع اوٹهانا الخ یعنی مثلا ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابهی اوسکو قبض نهین کیا او بیچنی والی نی اوسکا کرایہ لیا اور چاهی مول لینی والا کہ بیچنی والیکی لیلے تو درست نهین اسواسطی کہ اگر وه چیز ضائع هو جاتی تو بیچنی والیکی ضائع هوتی مول لینی والیکا کچهه نجاتی اسیطرح سی اگر نفع اوسکا حاصل هوا تو حق بیچنی والی کا هی مول لینی والیکا نهین ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت هے ابن عمر سی کہا کہ تها مین بیچتا اونٹونکو بدلی دینارونکی نقیع مین کہ نام ایک جگہ کا هی قریب مدینه کی پهر لیتا مین بدلے دینار کی درهم اور بیچتا اونٹونکو بدلے درهمونکی اور لیتا مین بدلے درهمونکی دینار پهر آیا مین پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کی پاس پس ذکر کیا مینی یهه واسطی اونکی پس فرمایا نهین مضائقہ یهه کہ لیو تم دینارونکو بدلے درهمونکی یا درهمونکے بدلی دینارونکی موافق نرخ اوس دنکی یعنی وقت لینی کی جبتک کہ نه جدا هو تم ایک دوسری سی اسحال مین کہ درمیان تمهاری هو کوئی چیز نقل کیے یهه ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف درهم چاندی کی هوتی هین اور دینار سونیکی اور اس سے معلوم هوا کہ اگر ایک چیز بدلی روپونکی لی اور اونکی بدلے اشرفیان دیدی یا بدلی اشرفیونکی لی اور اونکی بدلی روپی دیدی تو درست هے اور نرخ اسدنکی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے هی و الا جس نرخ سی چاهی سو جائز هی اور درمیان تمهاری هو کوئی چیز یعنی قبض کیا هو مبیع یا مول کو یا دونونکو یعنی یهه بدل کرنا دینار و دراهم کا آپسمین باین شرط جائز هی کہ بیچ مجلس کے قبض آپسمین کرین تا بیع نقد کی هو

نسیه یعنی وعدی کی لازم نه آوی اور ربوا نه هو منقول هی که حضرت شیخ علی متقی مکه معظمه مین جب خادم کو بازار مین بهیجتی تو نصیحت کر دیتی که هشیار رهنا معامله
دست بدست کرنا اپنی قبض کرنی مین فرق درمیان مین واقع هو اور کها ابن همام نی که درهمین متعین نهین هوتین یهانتک که اگر دکهاوی تو بیچنی والیکو ایک
درهم که بدلی اسکی یهه چیز لیتا هون پس بیچی وه شی وه چیز بهر وه تو بدلی اور دی اوسکو اور درهم جائز هی جبکه هون دونون مالیتمین یکسان ح ع

وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت هی عداء بن خالد بن هوذه سی که نکالا ایک خط که اوسمین لکها تها که یهه خط خریدنی عداء بن خالد بن هوذه کا هی محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
سی خریدا اونسی غلام یا لونڈی نهین بیماری و نهین بدی آئین خریدا مانند خریدنی مسلمان کی مسلمان سی نقل کیے یهه ترمذی نی اور کها یهه حدیث غریب هی ف
یا لونڈی یهه شک راوی کی هی که کسی راوی کو شک هوا هی که غلام لکها تها یا لونڈی اور نهین بیماری مراد بیماریسی یهان جنون و جذام اور کوڑه اور مانند
اونکی هی اور نهین بدی یا بدبیسی وه عیب هی که موجب هلاک مال مشتری کا هو مانند هونی غلام کی چور یا بهگوڑا اور نهین برائی یعنی اوسکی اصل مین که پیدا هون اوس سی
افعال و اخلاق بری مانند هونی اوسکی ولد الزنا یا فاسق یا جواری یا جهوٹا اور خرید الخ یهه اشاره هی ساتهه رعایت خیر خواهی اور حقوق اسلام
اس بیع مین طرفین سی حاصل یهه که یهه غلام اچها هی عیب دار نهین اور اس بیع مین طرفین سی دغا اور فریب نهین اور یهه حدیث غریب هی نهین پهچانا
مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف هی اور کچهه نهین اور لکها هی که آنحضرت صلی الله علیه وسلم سی بعد از هجرت کی بیع نهین واقع هوئی
مگر نادر اور پهلی هجرت سی بیع اور شرا دونو هوئی هین اور بخاری مین یهه حدیث یون هی هذا ما اشتری محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم من عداء بن خالد پس اوس سی
معلوم هوا که مول لینی والی حضرت تهی اور بیچنی والی عداء اور اس حدیث سی عکس اسکا معلوم هوا هی شرح

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت هی انس سی یهه که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی بیچنا ٹاٹ اور پیاله یعنی اراده کیا انکی بیچنی کا پس فرمایا کون خریدتا هی اس ٹاٹ اور پیاله کو پس کها
ایک شخص نی لیتا هون مین ان دونو کو ایک درهم کو پهر فرمایا نبی صلی الله علیه وسلم نی کون هی که زیاده دی ایک درهم پر پس دئی انکو ایک شخص نی دو درهم
پس بیچا اون دونون چیزونکو حضرت نی اوس شخص کی هاتهه نقل کی یهه ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجه نی ف قصه اس بیچنی کا یهه هی که ایک شخص نی مانگا
رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی کچهه پس فرمایا حضرت نی اوسکو کیا هی تیری پاس کچهه کها اوسنی کچهه نهین هی میری پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیاله پس فرمایا
رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کهینچ اون دونوکو اور کها مول لو انکا پهر جبکه نهو تیری پاس کچهه پس مانگ صدقه پس وه لی آیا اور حضرت نی اونکو بیچا
جسطرح که ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی مین بیع من یزید اور حراج کهتی هین اور یهه بیع شرع مین درست هی اور یهه جو آیا هی که ایکی چکانی پر دوسرا نه چکاوی
تو وه اوس صورت مین هی که بیچنی والا اور لینی والا ایک مول پر راضی هوگئی هون تو اورکو نه چاهیی که اوسکو چکاوی اور اسمین یهه بات نهین هی بلکه بیچنی والیکو
منظور یهی هوتا هی که جو زیاده مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل هی اسپر که معامله یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی هی بیع مین
اگرچه منهه سی کچهه نه کهین شرح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

روایت هی واثله بن اسقع سی که کها سنا مین نی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی فرماتی تهی جو شخص که بیچی عیب دار چیز کو نه خبر دار کری [illegible]

غضب الٰہی کی فرمایا ہمیشہ فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **بَابُ** یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کی **اَلْفَصْلُ**

الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ**

فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى

الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهٗ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کہجور کا بعد تابیر کی

پس میوہ اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہہ کہ شرط کری خرید نیوالا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال پس مال اوسکا واسطی بیچنی والی کی

مگر یہہ کہ شرط کری خرید نیوالا نقل کی یہہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اسکو کہتی ہین کہ کہتی ہین

پہول نر کہجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کہجور کی اور اس سبب سی میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الٰہی سی پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت کہجور کا مول لی

اور اوسمین میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت مین کہ مول لینی والا شرط کر لی یعنی کہی کہ لیا مین نی درخت کہجور کا ساتہہ اس پہل کی

تو مول لینی والی کا ہوتا ہی اور یہی حکم بغیر تابیر کی ہوئی کا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کی ہوئی کا ہو تو وہی پہل مول لینی والی کا

مگر یہہ کہ شرط کری بیچنی والا اپنی لئی تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی پاس مال ہو یعنی بسبب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی وہ الا غلام

مالک کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کری مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑی غلام

کہ پہنی ہوئی ہو نہین داخل ہوتی بیچ مین مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالمون نی کہا ہی کہ داخل ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ کپڑا

بقدر ستر ڈہکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچہہ بموجب ظاہر حدیث کی ۱۲ ع ۱۲ ح **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ**

عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَّيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قَالَ

فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ

وَرَدَّهٗ عَلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لِبِلَالٍ اَقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ وَزَادَهٗ قِيْرَاطًا

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ وہ تہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر مین کہ مدینہ کو آتی تہی پہر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر

پر پس مارا حضرت نی اونٹ کو یعنی لکڑی یا کوڑی سی کہ دست مبارک مین تہا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلی

ویسا نہ تہا پہر فرمایا حضرت نی کہ بیچ میری ہاتہہ اوسکو ساتہہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا مین نی اوس اونٹ کو اور استثنا کی مین نی سواری اوسکی اپنی گہر تک پس جب آیا مین

مدینہ مین لایا مین حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجہکو مول اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ پس دیا مجہکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجہہ کو یعنی مول بہی دیا اور اونٹ بہی دیا کیا

نقل کیا یہہ بخاری نی اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری کی مین ہی کہ فرمایا حضرت نی بلال کو دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دی کچہہ پس دیا بلال نی اونکو اور زیادہ دی

اونکو ایک قیراط کہ نام حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ کہ اوسکو اوقیہ بہی کہتی ہین چالیس درہم کا ہوتا ہی اور استثنا کی مین نی الخ یعنی شرط کر لی مین نی کہ

مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلا اونگا پس ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچنا جانور کا ساتہہ شرط کرنا بائع کی سواری اپنی اوسکو

اپنی لئی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہی اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی کرنا شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا تہا اور امام

ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہین رکہتی ہین بیچ کرنی ساتہہ اوس شرط کی کہ اوسمین نفع بیچنی والی کا یا مول لینی والی کا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید

دلیل اونکی وہ حدیث ہی کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ بات خاص جابر ہی کی لئی جائز ہوئی اور کو

نہین جائز کہ یہہ شرط بعد نی بیع کی ہوئی ہو ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ**

فِي كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تھی میں نی نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پہر کہا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہیں مالک تیری یہہ کہ دوں میں اوقیہ اونکو ایک مرتبہ سبکے سب اور آزاد کروں میں تجکو تو کروں میں یہہ حق و لا تیرا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکوں اپنی کی پس کہا اونہوں نی اور کہا کہ نہیں چاہتی ہیں ہم مگر اسطرح سی کہ ہو حق و لا کا ہمارا ہی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی لی اسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجکو پہنچی گی پہر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگوں میں پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پہر فرمایا پیچہی اسکی کیا حال ہی اون لوگوں کا کہ کرتی ہیں شرطیں کہ نہیں ہیں وہ کتاب اللہ میں یعنی نامشروع ہیں جو شرط کہ نہیں کتاب اللہ میں پس وہ باطل ہی اگرچہ ہوں سو شرطیں یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوائی اسکی نہیں کہ ولا واسطی اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تہیں اونہوں نی کتابت کی اپنی مالکوں سی اور کتابت اوسکو کہتی ہیں کہ مالک آزاد کری بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پہر اگر اوسنی ادا کیا وہ آزاد ہوا اور بعضین نی ویسا ہی اوسکی مالکوں نی پس وہ حضرت عائشہ پاس آئیں اور کہا کہ میں نی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پس میری مدد کرو یعنی کچہہ دو کہ میں اپنی بدل کتابت میں ادا کروں حضرت عائشہ نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہیں کچہہ کہ نو اوقیہ یکبارگی دوں یعنی تیری قیمت میں اور خرید لوں تجکو اور آزاد کروں تو کروں کچہہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونی اوسکی ادا کرنی بدل کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہیں حق آزاد کو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چہوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ نہو تو آزاد کرنیوالیکو مال اوسکا پہنچیگا پس بریرہ کی مالکوں نی چاہا کہ عائشہ لیں بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارا ہی ہو یہہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ آزاد کریں اور ولا انکی ہی ہوا ولا اوسکی ہی ہوتا ہی کہ جو آزاد کری پس یہہ بات حضرت عائشہ نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی اوسپر حضرت نی خطبہ اور کلام مذکور فرمایا ۱۲ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کیسے اور ہبہ کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیے ثابت ہوا اب چاہی کہ اوس حق کو کسیکی ہاتہہ بیچی یا بخشی تو درست نہیں اسلیے کہ ولا مال نہیں ہے کہ اوسکو بیچی یا بخشی سب علما کا مذہب یہی ہی ۱۲ح

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہ کہا خریدا میں نی ایک غلام پس لیے میں نی کمائی اوسکی پہر مطلع ہوا میں اوسکے عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جہگڑا لیگیا میں اوس غلام کی مقدمہ میں طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تہی پس حکم کیا واسطی میری ساتہہ پہیر دینی غلام کی اور حکم کیا مجپر ساتہہ پہیر دینی کمائی اوسکی پس آیا میں عروہ

زہری کی پاس کہ کبار تابعین اور فقہاء سبعہ سی تہی اور خبر دی مجہی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز کی اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نی جاؤنگا مین طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا مین اونکو یہہ کہ حضرت عائشہؓ نی خبر دی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا بیچ ایسی اس قصہ کی یہہ کہ منفعت بدلی ضمان یعنی تاوان بہرنیکی پس گئی طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی میرے یہہ کہ لوٹین کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تہا ساتہہ اوسکی مجہپر واسطے اوسکی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** بدلی ضمان بہرنیکی یعنی اگر غلام بیچا ہوا مین مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچہہ نہ تہا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بہی مول لینی والی کی ہے مولانا من المرقاۃ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهٖ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنی والے کا ہے اور لینی والا مختار ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز بکی ہی قائم ہو جیونکی تیون اور نہ ہون درمیان اون دونوکی شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پہیر دین دونون بیع کو **ف** جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شروط خیار مین یا مدت مین یا سوای انکی اور شرط مین تو قول قول بیچنی والی کا ہی یعنی ساتہہ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ نہین بیچا ہی اسنی اسکو اور مول لینی والا اختیار رکہتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتہہ اوسکی جو کہ قسم کہائی ہی بیچنی والی نی اور اگر چاہی قسم کہاوی کہ نہین خریدی ہی اسنی اسکو پہر دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہو ایک اونمین سے ساتہہ قول دوسری کی فبہا اور اگر راضی نہو افسخ کری قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی نہ قسم کہاوین دونون وقت ہلاک ہونی مبیع کی بلکہ قول اسکا ہو کہ قول مشتری کا ہی ساتہہ قسم کے اور روایت المبیع قائم موید ہی ان دونون کی مذہب کی اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنی والی نی یعنی جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنی والیکو قسم دیجاوی پس جب قسم کہاوی وہ تو لینی والیکو اختیار ہوگا جیسیکہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول قول مشتری کا ہی ساتہہ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی بیچنی والیکو یہہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہی ذکرہ المظہر اسیطرح یہہ مسئلہ یہان مجمل لکہا گیا ہی ہدایہ مین مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکہنی منظور ہو ہدایہ مین دیکہی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہیر دی بیع مسلمان کو بخشیگا اوس کو اللہ تعالی گناہ اوسکی دنیا کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور شرح السنہ مین یہہ حدیث مذکور ہی ساتہہ اون الفاظ کی کہ مصابیح مین ہین شریح شامی سی بطریق ارسال کی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہی پہلی قبض کرنیکی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نی یعنی دونون نی متصل روایت کی ہی یہہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہؓ سے اور مصابیح مین یہہ حدیث یون ہی من اقال اخاہ المسلم صفقۃ کرہہا اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ اور بطریق ارسال کی یہہ اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی متصل اور نہ ذکر کی متصل کو

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل کے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِيْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نی اون لوگون سی کہ تہی پہلی امتون مین ایک شخص سی پس پائی اوس شخص نی کہ
خریدی تہی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک تہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والیکو اوس شخص نی کہ لی تہی زمین لی سونا اپنا مجہسی نہین خریدی مینی مگر زمین اور
نہین خریدا مینی تجہسی سونا پس کہا بیچنی والی زمین کی نی کہ نہین بیچی مینی تیری ہاتہہ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لیگئی دونون طرف ایک شخص کی
پس کہا اوس شخص نی کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی اونمین سی کہ میری ایک لڑکا ہی اور کہا دوسری نی کہ میری ایک
لڑکی ہی پہر کہا اوس شخص نی کہ نکاح کردو اوس لڑکیکا لڑکیسی اور خرچ کرو اوپر اوس سونی میں سی اور صدقہ دو یعنی جو بچ رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ہے
بعضون نی کہ وہ فیصلہ کرنیوالی حضرت داود تہی اور کہا نووی نی کہ اسحدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان بیچنی والی اور لینی والی
کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسا کہ مستحب ہے غیر اسکیکو ۔ع

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

باب ہے بیچ بیان بیع سلم کی اور گرو کی
ف سلم نام ہی اوس بیع کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہرالی کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی مین مثلا سو روپی ایک
شخص کو دیدی اور اوس سی ٹہرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سو من اس قسم کی تجہسی لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبہی سلف بہی کہتی ہین اور ہندی مین بدہنی
بہی کہتی ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہہ بیع درست ہی اور سب شرطین اوسکی سولہ ہین چہہ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چہہ شرطین راس المال مین ہین بیان کرنا جنس کا کہ درہم ہین
یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہہ بخاری روپی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ٹکسالی اور بیان کرنا صفت کا کہ روپی
کہری ہین یا کہوٹی اور معلوم کروادینا قدر راس المال کا مثلا سو ہین یا دو سو ہین اور روپی اشرفی نقد دینا عقد ہی میں کہ نقد دینا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کہین اور دس شرطین
مسلم فیہ مین یہہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنی ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کہادر کی ہین یا بانگر کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہین
یا بری اور جتنا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر ہی یا دس من ہی اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی ہی تعین کی سی پس نہین درست سلم روپی
اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگی دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سی
یعنی جسوقت سی عقد کی ہی اوسوقت سی لینی کی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہو پیدا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہووی عقد بیع سلم کی باولن
خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیی اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہہ مسلم فیہ دینا ہوگا اگر ہو مسلم فیہ مین بوجہہ اور ہونا مسلم فیہ کا منضبط یعنی بیان کرنی جنس اور
نوع اور صفت کیسی وہ چیز معلوم ہووی پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کیسی معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑی
وغیرہ کی اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ۔ مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ
اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی مکہ سی ہجرت کر کر مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوون مین ایکسال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی روپی دیتی تہی اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایکسال یا دو سال یا تین
سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیی کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم
مین مدت معلوم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وزن معلوم ہی یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوس چیز مین کہ بیچی جاتی ہی تل کر جیسی زعفران وغیرہ تو سلم
کری وزن معلوم مین مثلا چار تولی یا پانچ تولی اور مدت معلوم تک جیسی ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکی اور ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم
کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین فخ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہہ غلہ ایک یہودی سی بوعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکہی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کچہہ مول لینا بسبب یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچہہ گرو رکہنا بدلی دین کی اور جائز ہی گرو رکہنا حضر میں یعنی شہر میں اگرچہ کتاب اللہ میں قید سفر کی ہی یعنی اس آیۃ میں وان کنتم علی سفر فرہان مقبوضۃ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہہ اہل ذمہ کی اسی لیی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور کفار سی جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون پاس ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمانکو بیچنا ہتہیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیونکی ہاتہہ اور نہین جائز مطلق کفار کی ہاتہہ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت انکی دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانکا انکی ہاتہہ اور لکہا نووی نی کہ اسمین بیان ہی اسکا کہ حضرت دنیا مین قلیل مال کی رکہتی تہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائیکا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سی کیا اور صحابہ سی نہ کیا تو لکہا ہی بعضون نی کہ شاید یہہ بیان جواز کی لیی کیا اور بعضون نی کہا کہ ایسی کیا کہ وہ ان غلہ زیادہ حاجت سی کسی پاس نہ تہا سوا یہود کی ۱۲ ع وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک یہودی کی بدلی تیس جو سیری جو کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواریکا سواری کیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی جسوقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہی خرچ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنیوالیکو سوار ہونا اور پانی پلانا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی بسبب پالنی کی اسپر دانا گہانس اوسکا اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہہ لکہا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہی اور دودہ پیتا اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گروکی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گہانس دیتی اوسکو جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا اسا تہہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علماء برخلاف اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز مرتہن کو کہ نفع لی ساتہہ رہن کی اور نفقہ رہن کا راہن پر ہی اسلیی کہ جو قرض حاصل کری نفع حرام ہی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی ساتہہ حدیث آیندہ کی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا وَرُوِيَ مِثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہی سعید بن مسیب سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہین منع کرتا گرو رکہنا چیز گروی رکہی ہوئی کو مالک اوسکی سی جسنی کہ گرو رکہا ہی اوسکو یعنی گرو کی چیز اوسکی مالک سی نہین نکل جاتی اوسکی لیی ہی فائدہ اور زیادتی اوسکی اور اوسپر ہی تاوان اوسکا نقل کی یہہ شافعی نی بطریق ارسال کی اور روایت کی گئی مثل اس حدیث کی یعنی موافق اسکی لفظ اور معنون یا مثل اسکی یعنی موافق معنونمین اور مخالف لفظونمین کہ مخالف نہین ہی اسکی معنون مین سعید بن مسیب کہ اونہون نی روایت کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی **ف** فائدہ اسکا نفع یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا اگر وہ کوئی جانور ہی سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچہ وغیرہ ہون گروکی چیز کی تو حق راہن کا ہی اور اگر ہلاک ہو مرتہن کی ہاتہہ مین تو تاوان راہن ہی پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہی اور مرتہن کی حق مین نہی کچہہ ساقط نہین ہوتا راہن کو سبب قرض دینا آویگا

اور بعضے نسخون مین لفظ روی کا ساتھہ صیغہ معروف کی بھی آیا ھی اسصورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ھی ہونگی ش ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَھْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکیکی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا ھی اور مکہ والون کی تول کا بیان اسکا اجمال کا یہہ ھین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جبتک کہ نہو دوسو درہم مین موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ھی اہل مدینہ کا اسلیے کہ مدینہ والی اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین احوال پیمانونکا اور مکی والی اہل تجارت ہین وہ احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی و البغوی ش ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْھِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ناپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیے گیے ہو دو کامونکی یعنی ناپنی اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلی تم سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مانند قوم شعیب وغیرہ کی کہ لیتی تھی لوگونسی پورا اور دیتی تھی کم اور حاصل یہہ کہ تم کم ناپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بھی نہ ہلاک ہو جاو ش ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس نہ پھیری اوسکو طرف غیر اوسکی کی پہلی قبضہ کرنی اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہ پھیری الخ یعنی نہ بیچی کسیکی ہاتھہ بیچی اور نہ ھبہ کری پہلی قبض کرنیکی یا یہہ کہ تبدیل نکری اوس چیز کو ساتھہ غیر اوسکی یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکی بدلی اور چیز نلی پہلی قبض کرنیکی ش ع بَابُ الْاِحْتِکَارِ باب ھی بیچ بیان احتکار کی ف شرع مین احتکار کہتی ہین بند کر رکھنی غلہ کو تا اون کو بانتظار گرانی کی بانیطرح کہ وقت گرانیکی کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتی ہون مول لیکر بند کر رکھی اس نیت سی کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہہ حرام ھی ہان اگر اوسکی زمین سی آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکھا ہو اور گرانی پہنچی تو یہہ حرام نہین اور اسیطرح حرام نہین ھی بند کر رکھنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین ش ح ش ع اور ہدایہ مین لکھا ھی کہ مکروہ ھی احتکار بیچ قوتونکی آدمیون اور چارپایون کی جبکہ ہو یہہ احتکار بیچ ایسی شہر کی کہ ضرر کری شہر والونکو یعنی شہر چھوٹا ھی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہو جاویگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو اور اگر شہر بڑا ہی کہ یہہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہوگا وہان کچھہ مضائقہ نہین اوسکا اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی پس نہین مکروہ ھی اوسکا کرنیوالا ش ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ھی گنہگار نقل کی یہہ مسلم نی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ھی کانت اموال بنی النضیر بیچ باب فی کی اگر چاہی گا اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ھی عمر رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ھی اور احتکار کرنیوالا ملعون ھی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوی تا بیچی جب نرخ حال کی برخلاف احتکار کرنیوالی کی وہ رزق دیا گیا ھی یعنی حاصل ہوتا ھی اوسکو فائدہ بغیر گناہ کی اور برکت دی جاتی ہی اوسکی رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ مستحق ا‍وسکی

اور بدن کو رہوئی گنہ گار اور دور خیر سی ھی جب تک کہ اس فعل مین ھی نحفین حاصل ہوتی اوسکو برکت ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا
السِّعْرُ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ
نرخ مقرر کیجیی واسطی ہماری یعنی حکم کیجیی لوگوں کو اس بہا و بیچا کرو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وہی نرخ مقرر کرنیوالا
تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینی والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہوں یہہ کہ ملوں پروردگار اپنی سی اس حالت مین کہ نہ ہو کوئی تم مین سی
کہ طلب کری مجھسی کچھہ حق بسبب خونکی یا مال کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف وہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ
یعنی نرخ اللہ تعالی کی ہاتھہ ہی کہ ساتھہ اوسکی روزی لوگوں پر تنگ اور فراخ کرتا ہی یہہ جو کہتی ہین کہ نرخ آسمانی ہی اوسکی یہی معنی ہین اور
امید رکھتا ہوں مین الخ اسمین نہی ھی نرخ مقرر کرنیسی اسلیی کہ وہ تصرف کرنا ھی لوگوں کی مال مین بغیر اذن اونکی اور ظلم کرنا ہی اونکی حق مین
اور نرخ مقرر کرنیسی کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتی ہین اور یہہ باعث ہوتا ہی قحط کا اور مراد یہہ ھی کہ تکلیف دیجاوی لوگوں پر ساتھہ نرخ مقرر کرنی
کی اور لازم نہ کیا جاوی اونپر نرخ و لیکن حکم کیی جاوین ساتھہ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ۱۲ ح اَلْفَصْلُ

اَلثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ
طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِهٖ
روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی بند کر رکھی مسلمانوں سی غلہ اونکا پہنچاتا ہی اللہ
اوسکو جذام اور افلاس نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین ف اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی
ارادہ کرتا ہی ضرر پہنچانیکا مسلمانوں کو تو مبتلا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بلا بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہی نفع پہنچانیکا اونکو پہنچاتا ہی
اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال مین خیر اور برکت ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ
احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ رَوَاهُ رَزِیْنٌ
اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھہ اوسکی
مہنگی ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سی اور اللہ بیزار ہوا اوس سی نقل کی یہہ رزین نی ف بیزار ہوا اللہ سی یعنی توڑا عہد اوسکا کہ بیچا اور
احکام اور شفقت کرنیکی خلق پر باندہا ہی اور بیزار ہوا خدا اوس سی یعنی حفظ و عنایت اپنی اوس سی اوٹہائی ۱۲ ح وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِهٖ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی برا ہی بندہ احتکار کرنیوالا
اگر سستا کری اللہ نرخوں کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کری نرخوں کو تو خوش ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور رزین نی اپنی کتاب مین
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهٗ
کَفَّارَةً رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن
پھر صدقہ دی اوسکو نہوگا واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہہ رزین نی ف چالیس دن کی غلہ بند رکھنی کا یہہ حکم و سزا ہی اور اگر کم اس سی رکھی تو گنہگار

بھی منع ہی ولیکن کترا اس سی ۱۲ح بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ باب ہی بیچ بیان مفلسی کی اور مہلت دینی کی معاملہ میں ف
یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہوا اور وہ مفلس ہو گیا اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اوسکو مہلت دی ۱۲ح اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مفلس ہوا ہی پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق
تر ہی ساتھہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص نے کچھہ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہو گیا
قاضی نی حکم اوسکی مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنی والی نی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہ ہوئی تھی وہ چیز اور معنی ساتھہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ
اور وقف کی تو اوسکو پہنچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لیلی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہوں کی وہ مقدم ہے اور اگر کچھہ مول لیلیا تھا بائع نے اور کچھہ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا
لیوی مال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول میں سی یہی مذہب ہی امام شافعی اور مالک کا اور ہماری نزدیک نہیں پہنچتا ہی بیچنی والیکو فسخ کرنا بیع کا اور لینا
اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہوں کی ہی اور حمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کی لیی تھا پھر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار
کی کہ مول لینی والا مفلس ہو گیا پس انسب ہی اسکو یہہ کہ اختیار کری فسخ کو ۱۲ع ۱۲ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ
فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ
خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا پہنچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ
زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میوونکی کہ خریدا تھا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو صدقہ دو اوسکو
یعنی تا کہ دین اپنا ادا کری پس صدقہ دیا لوگون نی اوسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اوسکیکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی
قرض خواہون کو لو جو پایا تم اور نہیں واسطی تمہاری مگر یہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف پہنچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی میں ایک شخص نے درخت میوہ کا
لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ نکلا تھا آفت کی سبب سے جھڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تھا بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا لینی والی نی لوگونسی قرض
لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا آخر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ نہیں پہنچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا
اوسکو بسبب ظاہر ہونی افلاس اوسکیکی پس واجب ہی مہلت دینی اوسکو جب کچھہ اوس پاس ہو گی پھر لینا نہ یہہ کہ حق بیچنی والی کا اوسکی ذمہ سے
ساقط ہوا ۱۲ح ۱۲ مولانا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ
لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگونسی دین کا اور کہتا تھا وہ اپنی گماشتی اپنی کی کہ جب آوی تو تنگدست کی پاس
درگذر کر اوس سی شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہمسی فرمایا حضرت نے پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مر گیا پس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس
یعنی گناہوں پر مواخذہ نہ کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ
أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ نجات دی اوسکو اللہ تعالی سختیوں دن قیامت کیسی پس چاہیے کہ تاخیر کری طلب کرنی دین میں مفلس سے
یا موقوف کر دی اوس سی یعنی سارا حق اپنا معاف کر دی یا کچھہ اوس میں سی نقل کی یہہ مسلم نی ف فرض افضل ہی نفل سی ستر درجی مگر چند مسائل

مین ایک تو معاف کر دینا حق کا کہ تنگدست پر ہو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہی اسکی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدائی سلام سنت
ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ وہ فرض ہی تیسری وضو کرنا قبل وقت کی مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سی کہ بعد داخل ہونی وقت کی کری
کہ وہ فرض ہی ۱۲ ع **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ
مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ مہلت دی
مفلس کو یا معاف کری اوس سی یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی الیسر سے کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص مہلت دی تنگدست کو یا موقوف کر دی اوس سی
جگہہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکھیگا گرمی روز قیامت کیسی اور آسان کریگا شداید اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دین کی
ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پہر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دنکی
مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہے پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پہر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دی اوسکو پس واسطے اوسکی بدلی ہر دنکی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ
کا ہی ۱۲ ع **وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ** قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَ
الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی
پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سی پس کہا مینی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا
کہ ساتوین برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تہا بچائی اوسکی یہہ کیونکر دون کہ یہہ افضل ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی
اوسکو اونٹ اچھا پس بہترین لوگونکا وہ ہی کہ بہت اچھا ہو وی بیچ ادای قرض مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ قرض
لینا حیوانکا جائز ہی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہہ حدیث منسوخ
ہی اور اخیر جملہ سی یہہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہے اور بحالی ہمتی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ۱۲ ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ
مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تہا پس سختی کہا حضرت کو
پہر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چہوڑ دو اوسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہہ ہی کہنی کی اور خرید کرو اوسکی لیے
اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اس عمر کا اونٹ کہ اوس سی لیا تہا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سی یعنی اوسکا اونٹ
چہوٹا اور حقیر تہا اور یہہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت نے خرید دو اوسکو یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتی ہو اگرچہ اوس سی زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اسلیے کہ
تحقیق بہتر تم مین وہ ہی جو اچھا ہو تم مین از روی ادا کرنی قرض کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود دین
یا غیر اونکی مین سی اور بعضون نی کہا کہ شاید وہ اجہنٹ گنوار دیہات سی تہا اور صاحب حق کو جگہہ ہے کہنی کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سی یہان دین ہے

یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کری ادا کرنی مین تو پہنچتا ہی قرض خواہ کو کہ شکوہ کری اوس سی اور لیجاوی اوسکو حاکم کی پاس اور غصہ کری اوسپر ۱۲ ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی پس جب حوالہ کیا جاوی ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کر لی حوالہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی مول دینی کا اور پھر وہ نہ دی یا قرضدار کو مقدور ہی قرض کی ادا کرنی کا اور وہ تاخیر کرتا ہی یہہ ظلم ہی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ فسق ہی اور رد کیجاتی ہی بسبب اسکی گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضون نی کہا کہ اگر تکرار کری اور عادت کری اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوی الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہی کہ تو میری طرف سی ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلد ہی قبول کر لی تا کہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہہ امر استحباب کیلیے ہی اور بعضون نی کہا وجوب کیلیے اور بعضون نی کہا اباحت کیلیے ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی تقاضا کیا ابن ابی حدرد سی اپنی دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونونکی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آواز دونکو اور حضرت تہی گہر اپنی مین پس ارادہ نکلنی کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ کہولا پردہ اپنی حجرہ کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا ای کعب عرض کیا کعب نی حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نی اپنی ہاتہہ سی یہہ کہ موقوف کر آدہا اپنی دین سی کہا کعب نی تحقیق کیا مینی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش کرنی صاحب حق سی اور صلح کرا دینی جہگڑنیوالونمین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ۱۲ ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سلمہ ابن اکوع سی کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نی نماز پڑہیی اوسپر فرمایا حضرت نی آیا ہی اوسپر دین کہا صحابہ نی کہ نہین پہر نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہی اوسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا صحابہ نی کہ چہوڑ گیا ہی تین دینار پس نماز پڑہی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہی اوسپر دین کہا صحابہ نی تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی کچہہ عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر کہا ابو قتادہ نی کہ نماز پڑہیی اوسپر یا رسول اللہ اور میری ذمہ پر ہی دین اسکا پس نماز پڑہی حضرت نی اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ تینون جنازی ایک دن اور ایک مجلس مین آئی ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون مین اور دوسری شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو وہیگا جو اسکی پاس سی نکلین اسلیی حضرت نی اوسپر نماز پڑہی اور تیسری پاس جو مال ادای دین کی لیی نہ نکلا اور حضرت نی اوسپر نماز نہ پڑہی یہہ یا تو اسلیی تہا کہ لوگ پرہیز کرین دین سی اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنیسی ادا مین یا مناسب نہ جانا

حضرت نی کہین دعا کرون اوسکی لیی اور وہ موقوف رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکی کہ اسپر حق لوگونکی ہین اور حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ضامن ہونا میت کیطرفسی جائز ہی برابر ہی کہ چھوڑا ہو مال ادای دین کی لیی یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک یہہ نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی علمانی لکہا ہی کہ دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نی اسپر کہ صحیح ہی کفالہ اوس میت کیطرفسی کہ نہین چھوڑا مال اور ہوا اوسپر دین اسلیی کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑہتی اور امام ابو حنیفہ نی کہا کہ نہین صحیح ہی کفالت میت مفلس کیطرفسی اسلیی کہ کفالت میت مفلس کیطرفسی کفالت ہی دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہی اور حدیث مین احتمال ہی یہہ کہ ہوا اقرار ساتہہ کفالت پہلی کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہو وعدہ نہ کفالت ؂ ع ؂ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لی مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہو ادا اوسکا یعنی قرض لی احتیاج کی لیی اور وہ ارادہ رکہتا ہو اوسکی ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوسکی یعنی مدد کریگا اوسکی اسکی ادا پر دنیا مین یا راضی کر دیگا حق والی کو عقبی مین اور جو شخص کہ لی مال ارادہ رکہتا ہو ضائع کرنی اوسکیکا یعنی قرض لی بغیر احتیاج کی اور نہ قصد ہو اوسکی ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کرنیکا اسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیی کہ قصد کیا اوسنی مسلمانکی مال تلف کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرِیْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجہکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہون مین صبر کرنیوالا ڈہونڈہنیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا اسنانی اور دکہانی کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہہ دینیوالا کیا جہاڑیگا اللہ تعالی مجہسی گناہ میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان پس جب پیٹہہ پہیری اوس شخص نی پکارا حضرت نی اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہی لیکن دین نہین بخشتا اسیطرح سی کہا جبرئیل نی اور وحی لائی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بندونکی حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل ع حضرت سی کچہہ باتین سوای قرآن کی بہی کہہ جاتی تہی ؂ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بخشی جاتی ہین واسطی شہید کی تمام گناہ مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سی مراد ہین حقوق آدمیون کی خواہ مال کہیگا اسکی ذمہ ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبرو ریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہہ نہین بخشی جاوینگی بسبب شہادت کی اور کہا ابن ملک نی کہ کہا ہی بعضون نی کہ یہہ بیچ حق شہداء بر یعنی جنگل کی ہی اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ماجہ نی ابو امامہ سی بطریق مرفوع کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شہید دریا کی بخشی جاتی ہین تمام گناہ اور دین بہی ؂ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْاَلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ قَضَاءً فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَکَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی پاس

آدمی مردہ اسحال میں کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچھتے کہ کیا چھوڑا ہی واسطے ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چھوڑ گیا ہی مال اسقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑہتے اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتی واسطے مسلمانونکی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑہتے اور اونکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتھ لگین کھڑی ہوئی یعنی خطبہ کی لیی پس فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتھ مسلمانونکی اونکی جانونسی پس جو کوئی مری مسلمانونسی اور چھوڑ جاوی دین یعنی اور نہ ہو کچھ اوسکا مال پس میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکیکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوی مال پس وہ واسطے وارثون اوسکیکے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف لائق تر ہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس واجب ہے مومنون پر یہہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون اونکی سے اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکیکی اپنی نفسونپر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسونپر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتھ ادا کرنی دین اونکیکی جیساکہ فرمایا فمن توفی الخ اور واسطے وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کی اور کہا بعضون نی کہ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا بیت المال مین سی اور یہہ ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت اپنی مال مین سی ادا کرتی تھی پھر کہا بعضون نی کہ تھا یہہ ادا کرنا دین کا فرض حضرت پر اور بعضون نی کہا کہ تھا یہہ تبرعا یعنی ازراہ احسان کی ش ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی خلدہ زرقی سی کہا آئی ہم پاس ابوہریرہ کے بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنی اور اوسکی پاس اسباب لوگونکا تھا کہ نہین دیا تھا مول اوسکا پس پوچھا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابوہریرہ نی کہ یہہ مانند اوس شخص کے ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتھ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جونکا تون نقل کی یہہ شافعی اور ابن ماجہ نی **ف** بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی بہشت مین داخل ہونی سی اور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی

ف کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی وہ وہ دین ہی کہ روپیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف کیا اور جسنی قرض لیا حق واجبی کی ادا کرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مال بقدر ادا کرنیکی نہ چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکیگی کا نہین جنت سی انشاء اللہ تعالی مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیی کہ ادا کری اوسکی طرفسی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرضخواہونکو راضی کر دیگا ش ع ؛

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْ اِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُدَانُ فَاَتٰى غُرَمَاؤُهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِیْ دَيْنِهٖ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰى وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَ

كَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ
تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ
مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِيْ سُنَنِهٖ مُرْسَلًا اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا سبب اپنی دین کی یعنی جنت کی داخل ہونے سے
اور صالحین کی صحبت میں پہنچنے سے روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ میں اور روایت
کی گئی یہہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پھر آئی قرض خواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیے پس بیچا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے مال اونکا سارا اونکی دین میں یعنی اونکی دین ادا کرنیکی لیے یہانتک کہ ہو گئی معاذ مفلس یہہ حدیث مرسل ہی اور یہہ لفظ مصابیح کی میں
اور نہیں پائی میں نے یہہ حدیث اصول میں یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں مگر منتقی میں اسطرح اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے کہ کہا تہی معاذ
بن جبل جوان سخی اور تہی نہ پاس رکہتی اپنی کوئی چیز یعنی مال میں سے بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا
قرض میں پھر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سے تا کہ کہیں اونکی قرض خواہوں سے یعنی یہہ کہ قرض چہوڑ دیں
سب یا بعض پس فرمایا حضرت نے اونہوں نے کچہہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑتی قرض کسیکی لیے تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیے واسطی خاطر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہونکی لیے مال معاذ کا یہانتک کہ ہو گئی معاذ مفلس نقل
کی یہہ سعید نے اپنی سنن میں بطریق ارسال کی **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سے شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا
یعنی صالحین جنت میں جاوینگی اور یہہ اونکی پاس جانیسے محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہٹاوی اوس تنہائی سے یہانتک کہ
حق دین سے چہٹکارا پاوی ساتہہ دینی نیکیوں اوسکی کی قرض خواہ کو یا رکہنی گناہوں قرض خواہ کی اوسپر یا ساتہہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرضخواہ
کو اپنی فضل سے پس یہہ تنہائی بہی اوسکی لیے عذاب ہو گی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سے عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت میں آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلے
اپنی دین کی اپنی قبر میں شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہیں پائی میں نے یہہ اصول میں الخ اصول اون کتابوں کو کہتی ہیں کہ جنمیں حدیثیں ساتھ
سند کی لکہی گئی ہیں اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مولف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہہ لفظ مصابیح کی ہیں اور نہیں پایا میں اسکو اصول میں
مگر منتقی میں ساتہہ ان الفاظ کی وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نے کہ یہہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مولف تا کہ معلوم ہو کہ یہہ حدیث اگرچہ ان
اصول میں نہیں ہی کہ دیکہا اونکو مولف نے لیکن موجود ہی منتقی میں پس اگر نہوتی یہہ بعض اصول میں تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب میں
انتہی پس چاہیے کہ لفظ وعن سے عبارت وعن عبد الرحمن کی سیاہی سے لکہا جاوی نہ سرخی سے فنافہم وَعَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی شرید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہی آبروئی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کو
کہا ابن مبارک نے حلال کرنا آبروئی اوسکی کا یہہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور سزا یہہ کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود
اور نسائی نے **ف** یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کری تو مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو
اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سے اسلیے کہ درنگ کرنا اوسکا ظلم ہی ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ
صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ
اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ تاکہ نماز پڑہین اوسپر پس فرمایا آیا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگون نی ہان فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی واسطی قرض اپنی کے
یعنی مال بقدر ادا کی عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی مین نہین پڑہتی کا کہا علی بن ابی طالب نی کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا
دین اوسکا ای رسول خدا پس آگی بڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت مین اسحدیث کی ہین یعنی الفاظ مذکورہ اور یہہ زیادہ ہے
کہ فرمایا حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا اخلاص کری اللہ تعالی نفس تیرکو آگ دوزخ سی جیسا کہ خلاص کیا تو نی نفس بہائی مسلمان
اپنی کا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرف سی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکیکو دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ
دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ مری اسحال مین کہ وہ پاک ہو کبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ مقبولون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ
بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهٗ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہو نمین نزدیک اللہ کی یہہ ہے کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہہ گناہ کی
بندہ پیچہی کبیرہ گناہو نکی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اونسی یہہ ہی کہ مری آدمی اسحال مین کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چہوڑی مال واسطی اوسکی بقدر ادا کی نقل
کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف پیچہی کبیرہ گناہو نکی اسلیی کہا کہ نفس دین کبائر سی نہین ہی بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہی بعض احادیث مین یعنی حج
آئی ہی اوسکی بسبب عارض کی ہی کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگونکا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کیی گئی لذاتہا مین طیبی کہا ایک توجیہ خوب سمجہہ ہے کہ
جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہا کی انکی بعد درجہ اسکا ہی سب اس توجیہ کی یہہ بہی اور کبیرہ گناہو نمین داخل ہا مولانا
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا
اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ
قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان مسلمانونکی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو
یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطو نپر ہین یعنی شرطین کہ اپسمین کین صلح و جنگ مین اور سوا اسکی انکمین لازم ہی رعایت اونکی مگر وہ شرط
کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابوداود نی اور تمام ہوئی روایت ابوداود کی لفظ شروطہم تک ف
مگر وہ صلح الخ مثلا صلح کری اسپر کہ نہین صحبت کرنیکا بیوی کی سوکن سی تو یہہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجہا حلال کو اور اسیطرح وہ صلح بہی
نہین درست ہی کہ حلال کری حرام کو مثلا صلح کری شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلا شرط کری اپنی بیوی کی کہ نہین صحبت
کرنیکا اپنی لونڈی سی اور حلال کری حرام کو مثلا یہہ شرط کری کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سی ساتہہ بیوی کی تو ایسی شرطین نہین درست
مناسبت اسحدیث کی ساتہہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ صلح بیع و شرا مین وقت افلاس کی ہوتی ہی واللہ اعلم ہرج
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ

بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِىْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ
روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لائی ہم اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر کی یعنی ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پہر آئی
ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ پیادہ پا چلتی تہی یعنی سوار نہ تہی پس چکایا ہمسی پائجامہ پس بیچا ہمنی اوسکو اور اوس جگہہ
ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تہا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول
اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹہیرا ہی اوس سی کچہہ زیادہ تول دی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی
اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابو یعلی اپنی مسند مین ابو ہریرہ سی لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پائجامہ چار درہم کو
خریدا اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اسحدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ
پا اونکی پاس تشریف لائی اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہی حضرت کی خلق و کرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی بہی ساتھہ
عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہہ کہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا بسبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجہکو اور
زیادہ دیا مجہکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچہہ زیادہ دے اپنی طرف سی بشرطیکہ دینا زیادہ
نہ آئی ہو شرط سی تو یہہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین ہو لا ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ربیعہ سی کہ کہا قرض لیے مجہسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت
کی پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس دیی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سے مجہکو اور فرمایا برکت دی تجہکو اللہ تعالے بیچ اہل تیری کی اور مال تیری کی نہین ہے
بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہہ نسائی نی ۞ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی
اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی ہر ہر دن کی صدقہ نقل کی یہہ احمد نی ۞ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِيْ
وَتَرَكَ ثَلٰثَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ
بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ
وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے سعد بن اطول سی کہ کہا مرا بہائی میرا اور چہوڑ گیا تین سو دینار اور چہوڑ گیا لڑکی چہوٹی
پس چاہا مینی یہہ کہ خرچ کرون مین اونپر یعنی اور قرض اوسکا نہ ادا کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا قید کیا گیا ہی بیچ
دین اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین پہنچ سکتا وہانکی نعمتونکو اور صالحین کی پاس پس ادا کر اوسکی طرفسی کہا سعد نی پس گیا مین اور ادا کیا مینی قرض
اوسکی طرفسی پہر آیا مین اور عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینی اوسکی طرفسی اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا
اور نہین واسطی اوسکی گواہ فرمایا دی اوسکو اسلیئی کہ تحقیق وہ سچی ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا الہیر وحی کے

معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینی کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہہ کہ حکم کرے ساتھہ علم اپنے کی اور یا حضرتؐ کو وحی سے حال اوسکے قرض کا معلوم ہوا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے ؁ ط ؁ ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهُ

اور روایت ہے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے جحش کے سے کہا تھے ہم یعنی صحابہ بیٹھے بیچ صحن متصل مسجد کی اوس جگہ کہ رکھے جاتے تھے جنازے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے درمیان ہمارے پس اوٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھہ اپنا اوپر پیشانی اپنی کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کسقدر اوتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال اوسدن اور رات پس نہ دیکھی ہمنے مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنے یعنی اونھوں نے خیال کیا تھا کہ مراد سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہے جو کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کی سختی اوتری ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمدؐ کی بیچ ہاتھہ اوسکے ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہیں داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا یعنی اگر کبھی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہیں ہوتا نقل کی یہہ احمد نے اور شرح السنۃ مین مانند اسکے ہے یعنی مطلب یہی ہے اور لفظ اوسکے اور ف آئین دلیل ہے اسپر کہ جنازہ نیر نماز مسجد مین نہ پڑہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ؓ ع

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَالَةِ

باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کی ف شرکۃ دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہہ ہے کہ مالک ہون دو شخص عین یعنی ایک چیز کی از راہ ارث کی یا خریدنے کی یا کوئی ہبہ کرے اون دونون کو کچھہ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص وغیرہ لکہا یا مل جاوے مال دو شخصونکا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونو پاس تھا وہ مل گیا جیسے دودہ ایکا کا دوسرے کے دودہ مین مل جاوے یا دونون قصداً اوس مال کو ملادیوین پس اس شرکت کا حکم یہہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کی حصہ مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصہ کا اپنے شریک کے ہاتھہ اور غیر شریک کے ہاتھہ بھی بیچنا جائز ہے اپنے حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوا ہے دونون قسمون اخیر کی یعنی دونون نے مال ملادیا ہو یا آپسے مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہیں اور شرکت عقد یہہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مینے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلے اور رکن شرکۃ عقد کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اوسکی یہہ ہے کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکۃ کو مانند شرط کرنے معین روپیون کی فائدہ مین سے واسطے ایک کی اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے ایک یہہ شرط کرے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپے مین لیاونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکۃ کو قطع کر دیتی ہے نہ ہونا اسکا شرط ہے اس شرکۃ کی اور یہہ شرکۃ عقد چار قسم پر ہے شرکۃ مفاوضہ اور شرکۃ عنان اور شرکۃ صنائع و التقبل اور شرکۃ وجوہ شرکۃ مفاوضہ تو یہہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف مین اور دین مین اور مال مین اور فایدہ اور متضمن ہوتی ہے یہہ شرکۃ وکالۃ اور کفالۃ کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے پس نہیں جائز ہے یہہ شرکۃ درمیان مسلمان اور ذمی کے

اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کی اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہی اسمین لفظ
مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکا اور نہین شرط ہی اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونون سی جو کوئی کچھ مول لیگا
سوای طعام اور لباس اپنی بال بچون کی پس وہ دونونکا ہوگا اور نہین صحیح شرکۃ مفاوضہ اور عنان مگر ساتھہ روپی یا اشرفی یا پیسونکی کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام
محمد کی اور ساتھہ ڈلی سونی اور چاندی کی اگر معاملہ کرتی ہون لوگ ساتھہ انکی اور اگر ایک دونون شریکون سی مالک ہوا بسبب ارث کی یا اور جہت کی
ایسی مال کا کہ جسمین مفاوضہ درست ہوسکتی ہی مانند روپی اشرفی کی تو شرکۃ مفاوضہ جاتی رہی اور شرکۃ عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکون
سی ایسی چیز کا کہ جسمین شرکۃ مفاوضہ نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کی باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکۃ عنان یہہ ہی کہ شریک ہون
دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کی گئی مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہہ شرکۃ متضمن ہوتی ہی وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکۃ صنائع و
التقبل یہہ ہی کہ شریک ہون دو حرفی والی مثلا دو درزی ہون یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان
دونون کی یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنی مین آدہون آدہ کی اور نفع مین یہہ شرط کرین کہ دو تہائی ایک کی اور ایک تہائی
ایک کی تو جائز ہی اور جو کام کہ ایک لیگا دونون سی لازم ہوگا دونونپر کرنا اوسکا پس ہر ایک سی طلب کرنا کام کا پہنچتا ہی اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری
ہو جاویگا دینی والا مزدوری کا ساتھہ دینی کی ایک کو اون دونون سی اور کمائی درمیان دونون کی ہوگی اگرچہ کام کری ایک اون دونون سے
فقط اور شرکۃ وجوہ یہہ ہی کہ دو شخص کہ اون پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت و روبیت سی اسباب مول لا کر بیچین اور نفع درمیان
دونون کی ہو جسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضہ کی تو صحیح ہی اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکۃ عنان کی ہوگی اور متضمن ہے
یہہ شرکۃ وکالۃ کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لین یعنی ایک دوسری کا وکیل ہوتا ہی پس اگر شرط کرین دونون آدہون آدہ ہونا چیز خرید کی گئی کا اسمین یا تہائی ایک کی
لیی اور دو تہائی ایک کی لیی تو نفع بہی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہی اور نہین جائز ہی شرکۃ اوس چیزون مین کہ نہین صحیح ہی وکالۃ اومین مانند کاٹنی
لکڑیونکی اور گھاس کی اور شکار کرنی اور پانی لانی کی جو جمع کریگا وہ اوسیکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسری نی وہ مزدوری اپنی لی بحسب معمول وعرف کی اور
وکالۃ کی معنی ہین قائم کرنا غیر کا جگہہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالۃ کی یہہ ہی کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہہ ملتقی الابحر مین سی مختصر
کر کر لکہا ہی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سی یا اور فقہ کی کتاب مین سی دیکہہ لی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ
ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا
اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ
اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی زہرہ بن معبد سی یہہ کہ وہ تہی لیجاتی اونکو دادا اونکی عبد اللہ بن ہشام طرف بازار کی پس خریدتی دادا اونکی غلہ پہر ملتی اونسی ابن عمر اور
ابن زبیر پس کہتی وہ دونون اونکو کہ شریک کرلی ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی ہی واسطی تیری ساتھہ برکت کی پس شریک
کرتی دادا میری اونکو پس اکثر پاتی دادا میری فائدہ مقدار بوجہہ اونٹ کی غلہ بی نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرت کی پہر بہیجتی اوسکو طرف مکان اپنی
اور کہتی عبد اللہ بن ہشام کہ لی گئی تہی اونکو مان اونکی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتھہ پہیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی
اوسکی ساتھہ برکت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت عقود مین شرع ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کھا انصار نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہمارے اور درمیان بھائیون ہمارے کی درخت کھجور کی فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسی یعنی مہاجرونسی محنت کو یعنی فقط تمہین محنت کرو ہم نہین کرتی اور شریک ہونگی ہم تمہاری میوہ مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئی مدینی مین اور مال اپنا مکی وغیرہ مین چھوڑ آئی تو اوسوقت انصار نے یہہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کی ہماری ہم مین اور ہماری بھائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجیی اوسکی جواب مین حضرت نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ دینی کی محنت اپنی ذمہ رکھو ان بیچارونسی محنت نہین ہوسکنی کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمان کو اور دور کرنا مشقت کا اوسنی اور اسمین بیان ہی صحت شرکۃ کا ۱۲ع ❁ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطی اونکی ایک بکری پس خریدین اوسنی واسطی حضرت کے دو بکریان پھر بیچی ایک اونمین سی ایک دینار کو اور لائی حضرت کی پاس ایک بکرے اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اوسکی ساتھ برکت کے پس تھی عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتی اوسمین نقل کی یہہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون کی جاری ہوتی ہی اوسمین نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا بغیر اذن اوسکی منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہین جائز ہی اگرچہ راضی ہووا کا بعد اوسکی ۱۲ع الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسرے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پہنچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نی تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جب تک کہ نہین خیانت کرتا ایک اونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی نکلتا ہون مین درمیان اون دونون کی سی نقل کی یہہ ابو داود نی اور زیادہ کیا رزین نی اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتھہ محافظت و برکت کی کہ محفوظ رکھتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون اون دونونکو رزق و خیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون اون دونون کے اور نکلتا ہون الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکالنی حفاظت کی اون دونونسی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلیے کہ برکت اوترتی ہی اللہ تعالیٰ کیطرفسی اوسمین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیے کہ ہر ایک دونون شریکون مین سی سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالیٰ مددگار ہوتا ہی بندیکا جب تک کہ بندہ اپنی بھائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہی ۱۲ع ❁ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کری تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص سے کہ خیانت کری تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی ف کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سی مانند معاملہ اوسکی اس ہو ویگا تو مثل اوسکی اور نہین داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مانند حق اپنی کی مال جاحد یعنی منکر کی سی اسلیے کہ یہہ حق اپنا لینا ہی اور نہین ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ اگر کسیکا کچھہ کسی

ذمہ آتا ہو اور حقدار اسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال میں سے بقدر اپنے حق کی لیلے بشرطیکہ جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سے ہو کہ اوسکی ذمہ نکلا ہوئی روپے اسکی کسیکی ذمہ تھی اور یہہ اوسکی روپوں پر قادر ہو تو دس روپے اپنی لی لی کذا یفہم من الہدایۃ ۱۲ ع مولانا

وعن جابر قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ وقلت انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ رواہ ابوداود

اور روایت ہی جابر سے کہ کہا ارادہ کیا مینے نکلنے کا طرف خیبر کی پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اونپر اور کہا مینے تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت کہ پہنچے تو میری وکیل کی پاس پس لے اوس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھسے کوئی نشانی پس رکھہ ہاتھہ اپنا اوپر حلق اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نے ف پندرہ وسق یعنی کھجورین اور وسق ہوتا ہی ساٹھہ چوسیر و نکا اور حضرت نے اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھہ مانگنے آوے اور تو اوس سے نشان و لوانیکا طلب کرے اور وہ ہاتھہ تیری حلق پر رکھہ دے تو جان لیا کہ مینے بھیجا ہی اوسکو پس حضرت نے وہی نشانی سکہا کر اوسکو بھیجا وکیل اس بات سے دیوے مولانا

الفصل الثالث فصل تیسری

عن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث فیہن البرکۃ البیع الی اجل والمقارضۃ واخلاط البر بالشعیر للبیت لا للبیع رواہ ابن ماجۃ

روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربت اور ملانا گیہونکا ساتھہ جو کی واسطے خرچ گھر کی نہ واسطے بیچنے کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف مضاربت یہہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کی لیے کسیکو دے اور وہ محنت کرے اور آپسمین نفع ٹہیرالین آدہون آدہ یا کم و بیش اور جو ملاوے گیہونمین گہر کی خرچ کی لیے تا بہت سے ہو جاوین اور بیچنے کے لیے نہ ملاوے کہ یہہ گناہ و فریب ہی ۱۲ ع

وعن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بدینار لیشتری لہ بہ اضحیۃ فاشتری کبشا بدینار وباعہ بدینارین فرجع فاشتری اضحیۃ بدینار فجاء بہا وبالدینار الذی استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدینار فدعا لہ ان یبارک لہ فی تجارتہ رواہ الترمذی وابوداود

اور روایت ہی حکیم بن حزام سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ساتھہ اونکی ایک دینار تاکہ خریدے واسطے حضرت کے ساتھہ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈہا ایک دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھر یعنی اپنی گھر کو پھرا اوس خرید نے سے اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سے یعنی قیمت اوس قربانی کی سے کہ بیچا اوسکو پس دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کی یہہ کہ برکت دیجاوے واسطے اوسکی بیچ سوداگری اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے

باب الغصب والعاریۃ

یہہ باب ہی بیچ بیان غصب کی اور عاریت کی ف غصب چہین لینا مال کسیکا از راہ ظلم کے بغیر خوشی کی اور عاریۃ کو سب جانتے ہین حاجت بیان نہین ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ

روایت ہی سعید بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لی بالشت بہر زمین مین سے از راہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کی پہنائی جاویگی اوسکی گردن مین قیامت کی سا تون زمینون میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سے لیکر اوسکی گردن مین ڈالین گے اور شرح السنۃ مین لکہا ہی معنی طوق پہنانی کی یہہ ہین کہ دہنسا دیگا اوسکو اللہ تعالی زمین میں پس ہوگا ٹکڑا جو غصب کیا گیا اوسکی گردن مین مانند طوق کی ۱۲ ح ع

وعن ابن عمر

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَۃَ امْرِئٍ بِغَیْرِ اِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّؤْتٰی مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ وَاِنَّمَا یَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَاتِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دودہ دوہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بی اذن اوسکی یعنی بدون حکم و رضا اوسکی کیا دوست رکھتا ہی ایک تمہارا یعنی نہیں دوست رکھتا ہی کہ آوی کوئی خزانہ اوسکی مین پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹھایا جاوی غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہیں کہ حفاظت کرتی ہین واسطی انکی تہن مواشی اونکی طعامون انکی کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی تھن اونکی مواشی کی یہہ حفاظت کرتی دودہ کی بمنزلہ خزانون تمہاری کی ہین جو کہ محفوظ رکھتی ہین غلہ تمہاری کو پس جو شخص انکی مواشی کا دودہ دوہی گویا اوسنی توڑی خزانہ اونکی اور چرا لیا اونمین سی کچھہ اور شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہی دودہ دوہنا کسکی مواشی کا بغیر اذن اوسکی مگر جبکہ بیقرار ہو بھوک سی تو بقدر ضرورت کی پی لی اور ضامن ہی یعنی قیمت اوسکی دی اگر اوسکی پاس ہو اوس وقت ورنہ جب ہاتھ آوی تب دی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِہٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِصَحْفَۃٍ فِیْھَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِھَا یَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَۃُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَۃِ ثُمَّ جَعَلَ یَجْمَعُ فِیْھَا الطَّعَامَ الَّذِیْ کَانَ فِی الصَّحْفَۃِ وَیَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّکُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَۃٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا فَدَفَعَ الصَّحْفَۃَ الصَّحِیْحَۃَ اِلَی الَّتِیْ کُسِرَتْ صَحْفَتُھَا وَاَمْسَکَ الْمَکْسُوْرَۃَ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ کَسَرَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انسؓ سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنی کی یعنی حضرت عائشہؓ کی پس بھیجی ایک اپنی بیبیون مین سی یعنی زینبؓ یا صفیہؓ یا ام سلمہؓ نی رکابی کہ اوسمین کھانا تھا پس مارا اون بی بی نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی اون کی گھر مین یعنی عائشہؓ نی خادم کی ہاتھہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پھر اکٹھا کیا ٹکڑون مین کھانا کہ تھا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نی پھر ٹھیرا رکھا خادم کو یہان تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی پاس سی کہ حضرت اوسکی گھر مین تھی پس بھیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تھی رکابی اوسکی اور رکھ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اونکی گھر مین کہ توڑی تھی جنہون نی نقل کی یہ بخاری نی ف خادم لونڈی کو بھی کہتی ہین اور غلام کو بھی اور یہان لونڈی مراد ہی اور حضرت نی جو کھانا اکٹھا کیا اس سی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل و تواضع اور خوش گذرانی بی بیونکی ساتھہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور ماں تمہاری نی یہہ خطاب عام ہی اس قصہ والی کو حضرت نی عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سی کہ یہہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کی کہ جبلت مین عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک آجاتی ہی اور رشک کا نہین قدر سکتی اوسکو اپنی نفس سی سو حضرت نی بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نہ کرین کہ جان لین کہ با اقتضای بشری یہہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اس حدیث کو اس باب مین لائی کہ اس طرح کا غصب نقل توڑنا رکابی کا اس لئے کہ تاوان کرنا مال غیر کا اسلئے ہی کہ سبب ہو یا کہ بھیجنا طعام کا بطور تحفہ کی تھا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کی تھی انتہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ النُّھْبَۃِ وَالْمُثْلَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن یزید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا آپنی لوٹنی سی اور مثلہ کرنی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہی اور مثلہ سے کاٹنا ناک کا اور کانون کا اور انگلیونکا اور یہہ حرام ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَکَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ

وَقَدْ نَضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہن ہوا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس دن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی آنحضرت نی لوگونکو چھ رکوع ساتہہ چار سجدونکی یعنی دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین تین تین رکوع کئی اور دو دو سجدی پہر پہری یعنی سلام پہیرا اور تہا سورج روشن ہو گیا تہا آفتاب جیسا کہ تہا اور فرمایا نہین کوئی چیز کہ وعدہ دیی جاتی ہو تم اوسکا مگر تحقیق دیکہی مینی وہ بیچ اس نماز اپنی کی البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوس وقت تہا کہ دیکہا مجکو تمنی کہ پیچہی ہٹتا اوس ڈر سی کہ پہونچی مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکہا مینی اوسمین کجدار سر کی لاٹہی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اسحال مین کہ کہینچتا ہی انتڑیان اپنی دوزخ مین اور تہا وہ چراتا حاجیونکی چیزین ساتہہ لاٹہی کجدار اپنی کی پس اگر جانا جاتا ساتہہ اوسکی کہتا کہ اٹک آئی ہی میری لاٹہی مین یعنی آپ سی اور اگر نہ جانا جاتا ساتہہ اوسکی لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکہا مینی دوزخ مین ایک عورۃ بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنی بلی کو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مر گئی مارے بہوک کی پہر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کی پاس اور یہہ اوس وقت تہا کہ دیکہا تمنی مجکو کہ آگی بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا مین اپنی جگہہ کہڑی ہونیکی مین اور تحقیق دراز کیا مینی ہاتہہ اپنا حال یہہ کہ ارادہ رکہتا تہا مین یہہ کہ لیوین میوی اوسکی سی تاکہ دیکہو تم طرف اوسکی پہر عقل مین آیا میری یہہ کہ نہ کرون یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتہہ غیب کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور موجود ہین اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہہ سی سنت ہی اور تہوڑا سا عمل نہین باطل کرتا نماز کو اور بعضے لوگ عذاب دیی جاتی ہین دوزخ مین اب بہی ۴ع وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سنا مینی انس سی کہ کہتی تہی تہی مدینہ مین گہبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکی کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریۃ مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گہوڑا ابو طلحہ سی کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑیکو مندوب یعنی سست تہا پس سوار ہوئی حضرت یعنی اوسپر اور نکلی مدینہ سی تحقیق خبر کی لیی پس جبکہ پہری فرمایا نہین دیکہی مینی کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مینی اسگہوڑیکو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابو طلحہ کا گہوڑا کاہل نہایت سست تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سی تیز رو ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عاریۃ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہی نام رکہنا جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائی کا اور جائز ہی کوشش کرنی بیچ دریافت کرنی خبر دشمن کی اور مستحب ہی خوش خبری دینی لوگونکو بعد خوف کی جبکہ جاتا رہی خوف اور اسمین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا ۱ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

روایت ہی سعید بن زید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کری زمین مردہ کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور نہین واسطی رگ ظالم کی حق کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی یعنی متصل اور روایت کی مالک نی

عروہ سے بطریق ارسال کی اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ
مالک اوسکا ہے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصلحت شہر کے یا گاؤں کے جیسا کہ مواشی کے بیٹھنے کی جگہہ ہے یا دہوبی کے
کپڑے وہاں دہوتی ہیں وغیر ذلک اور امام اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بہی شرط ہے صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک صاحبین شرط لیتے نہیں
سبہونکی فقہ کی کتابوں میں اور مرقات میں مذکور ہیں اور نہیں واسطے رگ ظالم کی حق یعنی جو کوئی کہیتی کرے یا درخت لگاوے بیچ زمین آباد کی ہوئی
کسیکے وہ بسبب اسکے مستحق اوس زمین کا نہیں ہوتا ہے ع ٭ وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى
اور روایت ہے ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہیں حلال مال کسی
شخص کا مگر ساتھ خوشی اوسکی کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دار قطنی نے مجتبی میں وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ کہا نہیں ہے جلب اور نہ جنب اور نہیں ہے شغار اسلام میں اور جو شخص کہ
کر لوٹے لوٹنا پس نہیں ہے ہم میں سے یعنی ہماری جماعت میں سے نہیں یا ہماری طریقہ پر نہیں نقل کی یہہ ترمذی نے ف جلب اور جنب ایک تو سباق
میں ہوتی ہیں اور ایک صدقہ میں اور سباق اوسکو کہتے ہیں کہ دو شخص آپس میں گھوڑے دوڑاویں کہ دیکہیں کون آگے نکل جاوے پس سباق میں جلب
یہہ ہے کہ گھوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھے کہ گھوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب اسمیں یہہ ہے کہ گھوڑا اپنے ساتھ
رکھے کہ اگر سوار کا گہوڑا تہکا جاوے تو اوسپر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقہ میں جلب یہہ ہے کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو
جاوے تو ایک جگہہ اوترے اور مال والوں کے پاس آدمی بہیجے کہ اپنے مکانوں سے زکوۃ لیکر یہاں آویں اور جنب اسمیں یہہ ہے کہ مال والا اپنے مکان
سے اور کہیں چلا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہاں آن کر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات میں گذرا پس انسے منع
فرمایا کہ یوں نہ چاہیے اور شغار یہہ ہے کہ ایک شخص نکاح کر دے اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دے اسکے
اور مہر کچھہ نہو یہہ شرط ہی بمنزلہ مہر کے ہوا اور یہہ عقد فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہوتا
لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہے نہ کرنا چاہیے ٭ ح وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ
جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بھائی کی کہیلتی ہوئی
قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بھائی اپنے کی پس چاہیے کہ پہیردے اوسطرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت ابو داود
کی لفظ جادا تک ہے ف کہیلتی ہوئی الخ یعنی لیوے لاٹھی ظاہر میں ہنسی سے اور قصد ہوا اوسکا اسمیں یہہ کہ رکھہ چہوڑونگا اس سے منع فرمایا
اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کے لیے ہے کہ ایسی چیز حقیر کے لینے کو منع فرمایا تو اوس سے زیادہ میں بطریق اولی منع ہوگا ٭ ح وَعَنْ سَمُرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکے پس وہ سزاوار
ساتھہ اوسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہے اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے ف حاصل معنی حدیث کی یہہ ہے

کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور دوسرے کی ہاتھہ پڑا اور اوس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک مال کا لیوے مال اپنا خرید نے والیکی پاس پاوے لیلیوی اور وہ خریدنیوالا پیچھا اوس بیچنے والیکا پکڑے اور مول اپنا اوس سے لیوے ٭ح٭ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھہ کی ہے وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر ہاتھہ کی یعنی صاحب ہاتھہ کی یعنی لینے والیکی ہے پہنچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسیکا لیوے بطریق چہین لینے کی یا چرانیکی یا عاریت کی یا امانت کے اوسپر ہے مال پہنچا دینا بس واجب ہے دیدینا چہینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکی مدت اگر ایک مدت معین کی ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک ٭ع٭ وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حرام بیٹے سعد بیٹے محیصہ کی سے کہ اونٹنی براء ابن عازب کی گھس گئی ایک باغ میں اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ باغ والونپر ہے نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق وہ باغ خراب کیا کہ مواشی نے رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے مواشی کے مالکوں پر نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہہ کہ اگر مواشی نقصان کرے باغ کسیکا دنکو مالک چارپایہ کو بدلہ دینا اوسکا نہیں آتا اسلیے کہ دنکو محافظت کرنی باغ کی باغ والی پر ہے پس تقصیر اوسکی طرف سے ہوئی اور اگر راتکو نقصان کرے تو بدلہ مالک چارپایہ پر ہے بسبب تقصیر اوسکی کہ راتکو محافظت کرنی جانور کی اوسپر ہے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہے کہ سوار ہو اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو یا کہینچتا ہو اوسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چارپایہ اپنی ہاتھہ سے یا پاؤں سے یا منہہ سے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہے کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو بدلہ دینا اوسکو نہیں آتا دن ہو یا رات ٭ح٭ ٭ع٭ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤں جو ہے معاف ہے اور فرمایا آگ بہی معاف ہے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یعنی اگر جانور کی پاؤں سے کوئی چیز ہوجاوے تو اوسکی مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہیں بشرطیکہ مالک ساتھہ اوسکی نہو اور اسیطرح سے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کی اور اوسکی کسی کے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالی آگ کی پر ضمان نہیں بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تہی اوسوقت ہوا ٹہہری ہوئی تہی اور پہر چلی اور اگر ہوا چلنی کی وقت جلائی تہی تو ضمان آویگا ٭ع٭ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَاِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْيَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حسن سے یہہ کہ نبی صلی اللہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی پر پس اگر ہوا اونمیں مالک پر پس چاہئے کہ پروانگی مانگی اوس سے یعنی دودہہ پینی کی اور اگر نہو مالک پاس اوسکی پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسی نے پس پوچہا ٭ع٭ وسے اور اگر نہ جواب دیا اوسکو کسی نے پس دودہہ دوہی اور پی لے یعنی بقدر ضرورت اور نہ اوٹہا کر لیجاوے اوسمین سے کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** یہہ دودہہ دوہ کر پی لینا اوسوقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بہوک کی مارے مرا جاتا ہو اور یا یہہ محمول ہے عادت پر یعنی جہان رسم عادت ہو کہ مسافر کو دودہہ پینی کو منع نکرتے ہوں اوس جگہہ بقدر پی لینا درست ہے ٭ع٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ جاوی کسی
باغ مین پس چاہیی کہ کھاوی اور نہ لی جھولی مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حکم بہی مضطر کی لیے
ہی یا موافق عادت کی ۱۲ ع **وَعَنْ** اُمَیَّۃَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْہُ اَدْرَاعَہٗ
یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَغَصْبًا یَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِیَۃٌ مَضْمُوْنَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی امیہ بیٹی صفوان کی سی
کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عاریت لین اوس سی کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کی پس کہا صفوان نی آیا چہینکر کی راہ لیتی ہو
ای محمد پس فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پہیر دیجاوین گی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** صفوان اوس زمانی مین کافر تہا پہر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن
اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہ کی نزدیک عاریت امانت ہوتی ہی عاریت لینی والی پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کری اور ابن عباس
اور ابو ہریرہ اور شافعی اور احمد کی نزدیک بدلہ دینا آتا ہی یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی پس وہ لفظ مضمونۃ کی معنی یہہ لیتی ہین کہ بدلہ دی گئی ہین اگر
جاتی رہین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَارِیَۃُ مُؤَدَّاۃٌ وَ
الْمِنْحَۃُ مَرْدُوْدَۃٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی عاریت ادا کیجاوی یعنی جیسا ہی عاریت لینی والی پر پہنچا دینا اوسکا مالک کی تئین اور منحہ پہیری جاوی اور قرض
ادا کیا جاوی یعنی جسپر ہی ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان پہیر نیوالا ہی یعنی جو کوئی کسیکی قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہی اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داود نی **ف** منحہ میم کی زیر سی اوسکو کہتی ہین کہ دودہ کا جانور کسیکو دی تا وہ دودہ پیوی یا زمین یا باغ دی میوی وغیرہ کی کہانی کی لیی پس
منحہ مین مالک کا منفعت کا ہوتا ہی نہ اصل او سچیز کا پس بعد انتفاع کی جیسا ہی پہیر دینا اوسکا ۱۲ ع **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِیِّ قَالَ
کُنْتُ غُلَامًا اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِیَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِی النَّخْلَ قُلْتُ اٰکُلُ قَالَ
فَلَا تَرْمِ وَکُلْ مِمَّا سَقَطَ فِیْ اَسْفَلِھَا ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَہٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی رافع بن عمرو غفاری سی کہا تہا مین لڑکا پہینکتا تہا درخت کہجور ون انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنی لائی مجکو انصار روبرو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور فرمایا کہ ای لڑکی کیون پہینکتا ہی پتہر کہجور ون پر کہا مینی کہاتا ہون مین کہجورین یعنی کہجوروں کی کہانی کی لیی پتہر پہینکتا ہون نہ اور غرض
کی لیی فرمایا پس نہ پہینک پتہر اور کہا جو گرا پڑا ہو نیچی اوسکی پہر ہاتہہ پہیرا میری سر پر اور کہا یا الہی پہر تو پیٹ اسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
نی **ف** اور کہا جو گرا پڑا ہو الخ یعنی اسلیی کہ اکثر عادت جاری ہی کہ گری ہوئی میوی کی کہانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصا لڑکونکو کہ اونکو ترکاری
کی کہانی کی طرف بہت رغبت ہوتی ہی اور کہا طیبی نی اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سی بہی توڑنیکی اجازت دیتی ۱۲ ع **وَسَنَذْکُرُ** حَدِیْثَ
عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ فِیْ بَابِ اللُّقَطَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کی اگر چاہیگا اللہ تعالے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ
مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی زمین سی کچہہ ناحق یعنی از راہ ظلم کی دہنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی سات زمینون تک نقل کی
یہہ بخاری نی **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَیْرِ حَقِّھَا
کُلِّفَ اَنْ یَحْمِلَ تُرَابَھَا الْمَحْشَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لی زمین ناحق

یعنی ازراہ ظلم کی تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہہ کہ اوٹھاوی مٹی اوسکی سر پر محشر مین نقل کی یہہ احمد نی ف پہلی فصل مین کہا کہ طوق کر کر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دھنسایا جاویگا اور مٹی کی اوٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہہ سبین عذاب ہین بعضی اسطرح عذاب دیی جاوینگی اور بعضی اسطرح ۱۲ ح ۞ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتَّى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ لیوی ازراہ ظلم کی بالشت بہر زمین سی تکلیف دیویگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر مین یہہ کہ کہودی اوسکو یہانتک کہ پہنچی آخر ساتون زمین تک پہر طوق کر کر ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکی گلی مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوی درمیان لوگونکی نقل کی یہہ احمد نی

بَابُ الشُّفْعَةِ

باب ہی بیچ بیان شفعہ کے ف شفعہ ساتہہ پیش شین کی مشتق ہی شفع سی یعنی ملانی اور جفت کرنیکی یہہ نام اسکا اسلیی رکہا گیا کہ اسمین ملاتا ہی زمین خریدی ہوئی کا ساتہہ زمین شفیعہ کی اور شفعہ ثابت شریک کی لیی تینون اماموں کی نزدیک اور ہمسایہ کی لیی نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور یہی روایت صحیح کی امام احمد سی ثابت ہی ہمسایہ کی لیی بہی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کی وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچی ہین اور جسنی کہ اونمین کلام کیا ہی اوسکی صحت مین کلام کیا ہی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی جابر سی کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ثابت ہونی شفع کی بیچ ہر چیز کی کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت مین ہو پس جسوقت کہ واقع ہوں حدین یعنی تقسیم کیجاوی ملک مشترک اور پہیر دیجاوین راہین یعنی ہر ایک کی حصہ کی راہ جدی ہو جاوی پس نہین شفع نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی بسبب نہ باقی رہنی شرکت کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ شفعہ شریک کی لیی ہی نہ ہمسایہ کی لیی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور امام اعظم کی نزدیک شفعہ ہمسایہ کی لیی ہی دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور اسی حدیث مین وہ تاویل یہہ کرتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ شفعہ شرکت کا نہین ہی پس اس سی نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کے نہین لازم آتی ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ شفعہ کی بیچ ہر زمین مشترک کی کہ نہ تقسیم کی گئی گہر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہی مالک باغ کو بیچنا یہانتک کہ خبر کری اپنی شریک کو پس اگر چاہی لی اور اگر چاہی چہوڑدی پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہی ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہی مگر اوس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کی نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانورونکی اور یہی مذہب ہی سب علما کا شفعہ خاص نہین ہی ساتہہ مسلمان کی بلکہ مسلمان اور ذمی برابر ہی اور نہین حلال بیچنا الخ اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہی آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کری بیچنی کا ۱۲ ح ۞ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمسایہ سزاوار تر ہی بسبب نزدیک ہونی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ہمسایہ لائق تر ہی ساتہہ شفعہ کی اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہی جسوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ثابت ہونی شفعہ کی ہمسایہ کی لیی ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کری ہمسایہ اپنی ہمسایہ کو گاڑنی لکڑی کی سی بیچ دیوار اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

ف یعنی جسصورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہہ امر وجوب کی لیے ہی نزدیک امام احمد اور محدثین کی اور استحباب کی لیے نزدیک امام
ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی رح کی ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ
جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف
کرو تم بیچ راہ کی تو ٹھہرایا جاوے چوڑاو اوسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وہ عمارت
بنانی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو بہتر اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ یہی مراد حدیث سے تو یہہ ہی جو ذکر کی گئی
اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہین کسیکو کہ لیوے کچھہ اوسمین سے اور کہی کہ راہ سات ہاتھ کی کافی ہی ۞ ح اَلْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسرا عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا
أَوْ عَقَارًا قَمِنٌ أَنْ لَا يُبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سعید بن حریث سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گہر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوے واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ
کر ڈالے اوسکو بیچ مانند اوسکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات
مین غیر مستحب ہی اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہ چورا جاتا اوسکو چور بخلاف منقولات کی پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچے غیر منقولات
کو اور اگر بیچے تو خرچ کرے مول اوسکا زمین و مکانات مین ۞ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ
بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتھ شفعہ اپنے کی انتظار کیا جاوے اوسکا بسبب شفعہ کی اگرچہ ہو
وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی ہی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند انکی نقل کی یہہ ترمذی نے
کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کی اور وہ صحیح تر ہی وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا
صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے درخت بیر کا اوندہا
ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹے بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتے ہین ساتہہ اوسکے
مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتھہ غیر حق کی کہ ہووے واسطی اوسکی اوس درخت مین تو اوندہا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین ف
لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی یا حق سے مراد شفعہ ہی اور ابوداود کی مرقات الصعود مین لکھا ہی کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط مین زیادہ
کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹے اوسپر یہہ وعید ہی اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہی کہ
مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ مالک اوسکی کا ہو اور یہہ اوسکو از راہ ظلم کی کاٹ ڈالی ۞ ح ۞

الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض فلا شفعۃ فیہا ولا شفعۃ
فی بئر ولا فحل النخل رواہ مالک روایت ہی عثمان بن عفان رضی سی کہا جسوقت کہ واقع ہوں حدیں زمین میں پس نہیں شفعہ یعنی شرکت کا اور نہ
اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی نقل کیا یہہ مالک نی ف نہ شفعہ ہی کوئی اسلیے کہ شفعہ اوس زمین مین ہی کہ احتمال تقسیم کا
رکھی اور کوا احتمال تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہماری نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھی مانند کوئی
اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شئ یعنی شفعہ ہر چیز مین ہی یعنی غیر منقول مین اور نر
بیچ درخت کہجور نر کی یعنی جسوقت کہ وارث ہوئی کتنی شخص کہجور کی درختوں کی اور آپسمین بانٹ لی درخت اور زمین سے ایک درخت نر کہ ڈالتی تہی اوسمین اپنی کہجور مین پہول
اوسکا پس جسوقت کہ بیچی ایک شخص ان مین سی اپنا حصہ ساتہہ حقوق اوسکی کی درخت نر سی اور غیر اوسکی سی تو نہین ہی شفعہ شریکو کو درخت نر مین اسلیے
کہ وہ زمین نہین ہی اور نہ ممکن ہی بانٹنا اوسکا ۔ ح

باب المساقاۃ والمزارعۃ

باب ہی بیچ بیان مساقات کی اور مزارعت کے
ف مساقات یہہ ہی کہ اپنی درخت کسیکو دی اور یہہ کہدی کہ انہین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گی آدہوں
آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اوسکی اور مزارعۃ یہہ کہ کسیکو زمین دی کہ اس مین بو وی جو اسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گی آدہا آدہ وغیر ذلک حاصل یہہ
مساقاۃ درختوں مین سمجہی اور مزارعۃ زمین مین اور حکم دونوں کا ایک سا ہی سمجہنا چاہیے اور مساقاۃ اور مزارعۃ فاسد ہین امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینوں اماموں اور علما کے جائز ہی دلیل امام
ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ یہہ اجارہ ساتہہ اجر مجہول کی اور معدوم کی ہی پس درست نہین اور حدیث مین یہی واقع ہوئی ہی مخابرت سی اور فتوی ہی
صاحبین کی قول پر ہی ۔ ح

الفصل الاول فصل پہلی عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضہا علی ان یعتملوہا من اموالہم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شطر ثمرہا رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیہود ان
یعملوہا ویزرعوہا ولہم شطر ما یخرج منہا روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی یہود خیبر کو
درخت کہجور خیبر کی اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اپنی مالونسی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ
مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اوسمین اور
کہیتی کرین اوسمین اور یہود کی لیی ہو آدہا کہ نکلی اوس سی ف خیبر نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی اور یہہ حدیث دلیل ہی سب علما کی سوای امام
ابوحنیفہ کی بیچ جائز ہونی مساقات کی اور مزارعت کی اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ یہہ اوس قبیلہ سی نہین ہی اسلیے کہ درخت اور زمین حضرت کی مالک تہی
کہا اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کی دیی بلکہ اونہین کی درخت اور زمین کو اوپر مسلم رکھا اور اوپر خراج رکھا اور خراج دو قسم پر ہی خراج موظف اور خراج
مقاسمت خراج موظف یہہ کہ امام ہر سال کچہہ لینا مقرر کری جیسے اہل نجران سی ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلی یعنی جوڑی لیتی تہی اور خراج مقاسمت
یہہ کہ تقسیم کری آپسمین او سچیز کو کہ زمین سی نکلی جیسے اہل خیبر سی کیا ۔ ح وعنہ قال کنا نخابر ولا نری بذلک باسا حتی
زعم رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فترکناہا من اجل ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ سی کہ کہا ہم مخابرت کرتی اور نہ دیکہتی اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا
اس سی پس چہوڑ دیا ہمنی مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نی ف مخابرہ اوسی مزارعہ کو کہتی ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابوحنیفہ کی
ہی ۔ ح وعن حنظلۃ بن قیس عن رافع بن خدیج قال اخبرنی عمای انہم کانوا یکرون الارض علی عہد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ذلک فقلت لرافع فکیف ہی بالدراہم والدنانیر فقال لیس بہا باس وکان الذی نہی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذو الفہم
بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرة متفق علیہ اور روایت ہی حنظلہ بن قیس سی کہ نقل کی رافع بن خدیج سی کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤن میرون
نی یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتی تہی زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اوس چیز کی کہ پیدا ہو نالیون پر یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین اس شرط پر کہ زراعت کری
عامل ساتہہ تخم اپنی کی اور جو کچہہ کہ نالیون کی کنارون پر اگی مالک کی لیی ہو اجرة زمین اوسکی کی اور سوای اوسکی عامل کی لیی ہو یا کرایہ کو دیتی تہی زمین ساتہہ
اوس چیز کی کہ جدا کری اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتی تہی زمین باین شرط جو کچہہ کہ اگی قطعہ معین مین مالک کی لیی ہو اور جو کچہہ سوای اوس قطعہ کی
اگی عامل کی لیی ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی یعنی اسلیی کہ اسمین خطر اور فریب ہی شاید کہ وہان کچہہ اگی کہا حنظلہ نی پس کہا مینی واسطی
رافع کی پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلی درہمون اور دینارون کی پس کہا نہین ساتہہ اسکی مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سی وہ چیز
ہی کہ اگر دیکہی اوس مین صاحب فہم کا ساتہہ حلال اور حرام کی تو نہ جائز رکہی اوسکو واسطی اوس چیز کہ اوسمین ہی مخاطرة سی کہ ہو وی یا نہ ہو وی یعنی جیسی
صورتون ذکر کی گئی ہین نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف پس منع کیا ہمکو الخ صورتین ذکر کی گئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکہنی والون
مزارعت کی اور جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کی مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سی کہلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کی نزدیک
مزارعت جائز ہی اور فتوی ہمارے مذہب مین بہی جواز ہی پر ہی واسطی دفع حاجت کی ۱۲ح وعن رافع بن خدیج قال کنا
اکثر اہل المدینة حقلا وکان احدنا یکری ارضہ فیقول ہذہ القطعة لی وہذہ لک
فربما اخرجت ذہ ولم تخرج ذہ فنہاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہتا ہی ہم اکثر مدینہ والون مین کہیتی کرنی کرا ور رہتا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تہا زمین اپنی اور کہتا تہا اسقدر ٹکڑا
زمین کا واسطی میری ہی یعنی جو کچہہ اسمین پیدا ہو میری لیی ہی اور یہہ واسطی تیری پس اکثر نکلتی کہیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سی ایک کی قطعہ
مین کہیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسری کی قطعہ مین پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اس معاملہ سی اسلیی کہ ایک کے
ہاتہہ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسری کا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عمرو قال قلت لطاؤس لو ترکت
المخابرة فانہم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہ قال ای عمرو انی اعطیہم واعینہم وان اعلمہم
اخبرنی یعنی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح
احدکم اخاہ خیر لہ من ان یاخذ علیہ خرجا معلوما متفق علیہ
اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سی کہ کہا کہا مینی واسطی طاؤس تابعی کی اگر چہوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تہا اسلیی کہ کہتی ہین علماء کہ بیشک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اوس سی کہا طاؤس نی ای عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کہیتی کرنیکی لیی اور مدد کرتا ہون مین انکو
اور تحقیق بڑی عالم اونکی نی یعنی ابن عباس نی خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین منع فرمایا اس سی ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارا کا
زمین کو اپنی بہائی کی تئین بہتر ہی واسطی اسکی اس سی کہ لیوی وہ اوس سی کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری او مسلم نی ف یعنی مزارعت مین یہہ ہوتا ہی
کہ کچہہ دیتی ہین اور کچہہ لیتی ہین پس اگر احسان کری اور بغیر کچہہ لیتی کی زمین بطریق عاریت کی دی کہ اوس سی کچہہ لیتی والا فائدہ اوٹہاوی تو بہتر ہی
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی

فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زمین پس چاہیی کہ کہیتی کری
اوسمین یا دیوی اپنی بہائی کو عاریت پس اگر نہ مانی مالک دونون باتین پس چاہیی کہ رکہی اپنی پاس مین یہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ یعنی لائق
ہی آدمی کو کہ حاصل کری نفع اپنی مال سی پس جب پاس زمین ہو چاہیی کہ کہیتی کری اوسمین تا حاصل ہو اوسکو نفع اوس سی یا دیوی اوسکو اپنی بہائی مسلمان
کی تئین تا کہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکری تو رہنی دی زمین اپنی یہہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کی لیی ہی یعنی تو بیجا ہی اوپر ترک کرنی دونون امر
ذکر کیی گئی کی اور اختیار کرنی مزارعت کی ورنہ تو بیجا ہی اوس شخص پر کہ اپنی مال سی نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع پہنچاوی اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ مین کہ
اگر انکار کری بہائی اوسکا قبول کرنی عاریہ سی تو رہنی دی زمین اپنی پس امر اباحت کی لیی ہی ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ
الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی اس حال مین کہ دیکہا اونہون نی ہل اور کچہہ اسباب کہیتی کا پس کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین داخل ہوتا
یہہ کسیکی گہر مین مگر کہ داخل کرتا ہی اللہ تعالی اوس گہر مین ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نی ف اسمین رغبت دلائی ہی جہاد کرنی پر کہ زراعت مین
مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دین اور اگر واسطی حاصل کرنی قوت حلال کی زراعت کرین تو ظاہر یہہ ہی کہ اس وعید مین داخل ہونگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ اونکی
حق مین ہی کہ قریب دشمن کی ہون اسلیی کہ اگر مشغول ہونگی زراعت مین اور ترک کرینگی جہاد کو ذلیل ہونگی بسبب غالب ہونی دشمن کی اونپر ع الْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ
مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہیتی کری کسی قوم کی زمین مین بغیر اذن اونکی یعنی بغیر حکم اور رضا اونکی
پس نہین واسطی اوسکی کہیتی مین کچہہ اور واسطی اوسکی ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی کہیتی زمین
کی مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالی کی لیی کچہہ نہین ہی سوای اوسکی تخم کی اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور اورون نی کہا ہی کہ کہیتی تخم والی کی لیی ہوگی اور
اوسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہہ ذکر کیا ہی بعضی عالمون ہماری نی اور کہا ابن ملک نی کہ اوس پر اجرۃ زمین کی ہی دن قبض کرنی اوسکی سی دن فارغ
ہونی اوسکی تک اور جو کچہہ کہ حاصل ہوگا کہیتی سی پس وہ تخم والی کی لیی ہی ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ
بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى
إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی قیس بن مسلم سی کہ نقل کی ابی جعفر سی یعنی امام محمد باقر سی کہ کہا نہین مدینہ مین کوئی اہل بیت ہجرۃ کی یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتی تہائی اور
چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نی اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر
اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نی اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نی کہ تہا مین شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سی مزارعت مین اور
معاملہ کیا حضرت عمر نی لوگونسی یعنی ساتہہ مزارعت کی اس شرط پر کہ اگر لاوی عمر بیج اپنی پاس سی پس واسطی اوسکی آدہا اور اگر لاوین لوگ بیج
پس واسطی اونکی اتنا یعنی آدہا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک شاہ رح نی کہ سمجہا جاتا ہی بخاری سی اور اوسکی شرح نویسی کی کلام

ابی جعفر کا تمام ہوا یہی لفظ والربیع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہین کہ لایا ہی اونکو بخاری بغیر اسناد کی پہلی ولی یہہ تہا کہ کہتا مصنف
رواہ البخاری تعلیقا

باب الاجارۃ

اب ہی بیچ بیان اجارہ کی ف اجارہ کی معنی ہین کرایہ دینا کسی چیز کو اور شرع مین اجارہ کی معنی ہین
مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطی ہونی منفعت کی معدوم ولیکن جائز کہا اسکو لوگون کی احتیاج کی لیی اور ثابت ہی اجارہ
احادیث وآثار سی ح

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد اللہ بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن المزارعۃ وامر بالمؤاجرۃ وقال لا باس بہا رواہ مسلم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا ثابت بن ضحاک نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا مزارعت سی اور حکم کیا ساتہہ اجارہ کی اور کہا نہین مضائقہ ساتہہ اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف منع کیا مزارعت سی یعنی اوس مزارعت سی کہ
جانا گیا عدم جواز اوسکا ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی الحجام اجرہ واستعط متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہری ہوئی سینگی کہچوائی یعنی سینگی کہنچی والیکو مزدوری دی اوسکی اور ناک مین دوائی نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب خ کسبی کا اور جائز ہی دوا کرنی ع وعن ابی ہریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاہا علی قراریط
لاہل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین بہیجا اللہ نی کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان
پس کہا اونکی صحابیون نی اور آپ نی بہی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تہا مین چراتا اوپر اجرت چند قیراطون کی واسطی اہل مکہ کی نقل کی یہہ بخاری نی ف
یعنی نوکر رکہا مجہکو اہل مکہ نی اوپر چرانی بکریون کی ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینی کی اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور
دانگ چہٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتی تہی اسلیی کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت پر
اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کی ساتہہ ایسی ہی جیسی چرواہی کو ساتہہ بکریون کی ع ح وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ و
رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی تین شخص ہین
کہ مین جہگڑونگا اونسی دن قیامت کی ایک وہ کہ دیا عہد ساتہہ نام میری کی پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنی ایک آزاد کو پہر کہایا مول
اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکہو لگایا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سی پورا یعنی جس کام کی لیی لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری
اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطی زیادتی تنبیہ کی ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس وعید مین ہی ح
وعن ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیہم لدیغ او سلیم فعرض لہم رجل
من اہل الماء فقال ہل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منہم فقرا بفاتحۃ الکتاب علی
شاء فبرا فجاء بالشاء الی اصحابہ فکرہوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ
علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی
روایۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سہما اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری
ایک گہاٹ پر کہ اوسمین تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس سامنی دار ہوا اونکی ایک شخص بستی والون سی پس کہا کیا تم مین کوئی
منتر پڑہنی والا تحقیق بستی مین ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اونمین سی یعنی صحابیون مین سی اور پڑہی سورۃ

فاتحہ اوپر یعنی بکریونکی یعنی اس شخص نے انسی کہا کہ مین منتر پڑہتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجکو تیس بکریان پس وہ راضی ہوئی پہر اونہون نی پڑہی فاتحہ بنابر اسکی
کہ آیا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من السم پس اچہا ہوگیا وہ پہرلایا بہہ بکریان اپنی یارونکی پاس پس مکروہ جانا یارون نی اس لینی کو اور کہا اونہون نی کہ لی تو نی
کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئی وہ صحابہ مدینہ مین اور کہا یا رسول اللہ لی فلانی شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی تحقیق لائق ترین وہ چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ اچہا کیا
تمنی تقسیم کردو یعنی بکریون کو آپسمین اور حصہ لگاؤ واسطی میری ساتہہ اپنی ف لفظ ادسلیم شک راوی ہی لفظ مین کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم کی ایک
ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نی کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کی کاٹی ہوئی پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کی ڈسی ہوئی پر اس صورتمین
شک راوی ہی معنوں مین اور بعضون نے لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنی والیکا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کہ تیس آدمی تہی اور بکریان
بہی اون پڑہنی والی نی تیس لین اور حضرت نی اپنا حصہ لگانیکو اسلیے فرمایا کہ تا وہ خوش ہون اور جانین کہ بی شک و شبہہ حلال ہی اور اس سی معلوم
ہوا کہ منتر کرنا ساتہہ قرآن اور ذکر اللہ کی اور اوسپر مزدوری لینی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ان دونومین یہہ ہی کہ
پڑہنا قرآن کا عبادت ہی اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی کہی پر پڑہ کر دم کرنا اور اوسکا اچہی ہو جانا اوسکا عبادت نہین
پس اوسپر لینا درست ہی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکہوائی کو لکہنا مصحف اور اور کتابون دین کا جائز ہی
اور متاخرین نی تعلیم کتاب اللہ کو بہی اسپر قیاس کر کر کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نی مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو
حرام کہا ہی ع ج مولانا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ
اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی خارجہ بیٹی صلت کیسی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہا چلی ہم اپنی وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی
پس گذری ہم ایک قوم پر عرب مین سی پس کہا اوس قوم نی یعنی بعضون نی اونمین سی یہہ کہ ہم خبر دی گئی ہین کہ تحقیق تم لائی ہو اس شخص کی پاس سی یعنی
آنحضرت کی پاس سی بہلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہاری پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہماری پاس ہی ایک دیوانہ بیڑیون مین پس کہا ہم
کہ ہان ہماری پاس منتر ہی پہر لائی وہ دیوانہ کو بیڑیون مین پس پڑہی مینی اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسطرح کہ جمع کرتا تہا تہوک اپنا پہر تہوکتا
مین اوسپر کہا چچا نی پس گویا کہ کہولا گیا وہ رسی بندہی ہوئی سی یعنی وہ اچہا ہو گیا جلدی پہر دی اونہون نی مجکو مزدوری پس کہا مینی کہ نہین
لینی کا مین یہہ مزدوری یہان تک کہ پوچہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی پہر پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا حضرت نی پس قسم ہی
زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتہہ منتر باطل کی بڑا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نی ساتہہ منتر حق کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی ف منتر باطل وہ
ہی کہ جسمین ذکر ہو ستارونکا اور مدد مانگنی ستارون اور جنات سی اور اور کسی سوای اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور
اگر کوئی کہی کہ قسم ساتہہ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نی کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سی قسم نہین ہی بلکہ ہماری ہوتا ہی یہہ
لفظ عرب کی کلام مین بحسب عادت انکی یا یہہ قسم پہلی منع ہونی قسم غیر نام خدا کی کہائی ہو اور طیبی نی کہا کہ حضرت کو شاید اجازت تہی ایسی قسم کی

کہا نبی نی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی تہی ع مولانا **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا
الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو مزدور کو مزدوری
اوسکی پہلی خشک ہونی اوسکی پسینی کی یعنی بعد کام کر چکنی کی مزدور کو مزدوری بہت جلد سی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** الحسین بن
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس رواہ احمد وابو داود وفی المصابیح مرسل
اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی مانگنی والیکی حق ہی اگرچہ آوی گہوڑی پر نقل کی یہہ احمد اور ابو
داود نی اور مصابیح مین کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی **ف** یعنی خالی نہ پہیر سائل کو اگرچہ گہوڑی پر چڑہ کر آوی مانگنی کو اور کہا قاضی نی کہ نہ پہیر سائل
کو اگرچہ آوی تیری پاس ایسی حال سی کہ دلالت کری اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا تیری آگی
اپنی تئین اور گویا دینا اجرۃ ہی اوسکی سوال کی اس سبب سی باب الاجارہ مین اس حدیث کو لائی اور اس حدیث کی اسناد مین کلام ہی کہ بعضی محدثین نی کہا
امام احمد نی کہا کہ کچہہ اصل اسکی نہین اور کہا کہ یہہ حدیث بازار مین پہرتی ہی اور ابو داود نی اس سی سکوت کیا ہی پس اسکی نزدیک قابل دلیل پکڑنی کی ہی اور
کہا مصابیح مین کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ مسند ہی اور بعضی مصابیح کی نسخو نمین لفظ مرسل کا ہی ہی نہین ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عتبۃ بن المنذر قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ طسم حتی بلغ قصۃ موسی قال ان
موسی علیہ السلام اجر نفسہ ثمان سنین او عشرا علی عفۃ فرجہ وطعام بطنہ رواہ احمد وابن ماجۃ
روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہ کہا تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پڑہی طسم یہان تک کہ پہنچی قصہ حضرت موسی تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام
نی مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹہہ برس یا دس برس واسطی بچانی شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** سورہ طسم یعنی
سورہ قصص مین ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کی جانیکا مدین میں اور ملاقات کرنی ونکا حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسی کا
اونکی بیٹی سی اور مزدوری مین دینا حضرت موسی کا اپنی تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہنچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سی نکاح
ہی حاصل یہہ کہ اونہون نی انکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹہہ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹہرایا اونکی
شریعت مین درست تہا کہ خدمت ازا کو مہر ٹہراوین اور یا مہر اور ہو وی اور یہہ خدمت بطریق احسان کی ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ کو کہتی
ہین کہ نہین جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت
سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کی نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطی بعضی
کاموں کی اور خدمت کی جبکہ ہو ستاجر لہ یا مخدوم فیہ امر معلوم ع **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قلت یا رسول اللہ رجل اھدی
الی قوسا ممن کنت اعلمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال فارمی علیہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلھا رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت عبادہ بن صامت سی کہ کہا مین یا رسول اللہ ایک شخص نی بطریق تحفہ
کی بہیجی طرف میری کمان ان شخصو نمین سی کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سی بیچ راہ خدا کی
فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوی طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی یہہ کمان مال اور
کمان ایسی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سی جہاد مین پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ یہہ بہی [illegible] بدلی اجرۃ کلام اللہ کی لیکن وہ باطل کر دیگی تیری اخلاص کو پس لی تو اوسکو اور وہ حرام کہتی ہین اجرۃ لینی کو تعلیم قرآن پر اور یہہ دلیل

پکڑتی ہین ساتھ ظاہر حدیث کی اس
باب احیاء الموات والشرب
یہ باب ہی بیچ بیان آبادکرنی زمین خراب کی اور بیچ حق پانی پلانیکی ف نہایہ
مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ جسمین نہ زراعت ہو اور نہ مکان ہو اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہین کہ
فائدہ نہ اوٹھایا جاوی اوس سی بسبب منقطع ہونی پانیکی اوس سی یا بسبب غلبہ پانیکی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی ایسی جو زمین
کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہی اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سی اسقدر کہ اگر کہڑا رہی آدمی کنارہ
بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس مین تک نہ پہنچی پس وہ زمین موات ہی تہی اور احیاء موات سی مراد ہی آبادکرنا اوسکا اور آبادکرنا ساتھ مکان
بنانیکی ہوتا ہی یا درخت بونیکی یا کہیتی کرنیکی یا پانی دینی کی یا ہل چلانیکی کذا فی الدر المختار اور حکم اسطرحکی زمین کی آبادکرنیکا یہہ ہی کہ آبادکرنیوالا مالک
اوسکا ہوجاتا ہی یہہ آبادکرنیمین اذن لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن لینا شرط نہین
اور شرب ساتھ زیر شین کی حصہ پانی کو کہتی ہین اور شریعت مین عبارۃ ہی نوبت انتفاع سی ساتھ پانیکی کہ وہ ہی پانی کہتی ہین اور جانورونکو پلاوی اور
لوگونکا حق ہی پانی مین کہ منع نکرا جاوی اونکو اوس سی اور یہان تفصیل ہی درمیان پانی دریا اور نہرون اور ندیون اور اون پانیونکی کہ باسنون مین بہر کر
رکہی ہین اور احکام اونکی مذکور ہین فقہ مین اور خلاصہ ہمارا یہہ ہی کہ دریا کی پانی مین سب لوگونکا حق ہی بیچ پینی کی اور زمین مین پانی دینی کی اور
نہرین کہود کر پانی لیجانی مین اپنی زمینونمین نفع لینا پانی دریا کسی نفع لینی کی ہی اونکا جائز ہو اسی کہ خصوصیت کسیکی ساتھ نہین کہتی سب
اونمین شریک ہین اور کنوون اور ندیون مین بہی سبہونکا حق ہی لیکن اگر کوئی چاہی کہ اوس پانی سی زمین کو احیاء کری یعنی افتادہ زمین مین زراعت
کری تو اہل نہر اوس سی منع کر سکتی ہین نقصان کری اونکو یا نکی پانی لینا اوسکا اسلیی کہ اوسمین خلل اونکی حق ہی اور جو پانی کہ باسنون مین بہر جاتا
مملوک ہوجاتا ہی اور حق غیر اوس سی منقطع ہوتا ہی جیسیکہ شکار کسینی پکڑا تو اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک مین ہو تو پہونچتا ہی
اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسی اپنی ملک مین جسوقت کہ اور پانی پاوی نزدیک اوس پانی کی بیچ غیر ملک کسیکی اور اگر نہ پاوی وہ پانی تو کہا جاوی
مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادی یا اجازت دیوی اوسکو تا آوی اور پانی لی بشرطیکہ کنارہ کنوی کو نہ توڑ ڈالی اور اگر کہودا ہو کنوا بیچ زمین موات کی تو
منع کرنا پانی کی لینی سی نہین پہنچتا اور جبکہ زمین مالک اوسکی ہولی ہی پانی نہین مالک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کری اور یہہ شخص مرتا ہی پیاس ہلاک ہونیسی
اور سواریکی ہلاک ہونیسی تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لڑی ہتیار سی اور پانی کنوی مین مباح ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانیکی کہ باسن مین بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک ہی
تو لڑی بغیر ہتیار کی اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نی کہا کہ اولی یہہ ہی کہ کنوی کی پانی نہ دینی سی بہی لڑی بغیر ہتیار کی اسلیی کہ وہ مرتکب گناہ
کا ہوا اور یہہ قائم مقام تعزیر کی ہی یہہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین
الفصل الاول
فصل پہلی عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال عروة قضى به عمر في خلافته رواه البخاري
روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ آبادکری زمین کو کہ نہین کسیکی پس وہ لائق تر ہی ساتھ اوسکی کہا عروہ نی کہ حکم کیا
ساتھ اسکی حضرت عمر نی بیچ خلافت اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی انکی حکم کرنیسی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث منسوخ نہین ع وعن ابن عباس
ان الصعب بن جثامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا حمى الا لله ورسوله رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ
صعب بن جثامہ نی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین ہی روند مگر واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف
حمی ح کی زیر سی اوس زمین کو کہتی ہین کہ گہاس اوسمین رکہی جاتی ہی جانورونکی لیی جسکو یہان روند کہتی ہین پس معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین لائق
ہی کسیکو یہہ کہ کری یہہ مگر ساتھ اذن اللہ کی اور رسول اوسکی ایام جاہلیت مین عادت تہی کہ سردار عرب کی گہیر لیتی تہی اپنی مواشی کیلیی اوس زمین کو جسمین گہاس

اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطے اون گھوڑوں اور اونٹوں کی کہ جہاد کے لیے تھے اور واسطے جانوروں زکوۃ کے کہ وہ نہیں جائز بعد تحقیق حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حاکم کو کہ روکے روندا اپنے لیے اور اختلاف کیا ہے بیچ روکنے اوسکے واسطے اکثر مسلمانوں کے پس بعضوں نے تو کہا کہ درست ہے جیسے کہ حضرت نے کیا اور
بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہروالوں کا ہو روکنا اوسکا ع ح وعن عروۃ قال خاصم الزبیر رجلا من الانصار فی
شراج من الحرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک فقال الانصاری ان کان ابن
عمتک فتلون وجھہ ثم قال اسق یا زبیر ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر ثم ارسل الماء الی جارک فاستوعی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم للزبیر حقہ فی صریح الحکم حین احفظہ الانصاری وکان اشار علیھما بامر لھما فیہ سعۃ متفق علیہ
اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار میں سے بیچ نالیوں پانی کی زمین سنگستان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے
زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کی پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اس لیے کرتے ہو کہ ابن زبیر بیٹے ہیں پہپی تمہاری کے پس متغیر ہوا
چہرہ حضرت کا پہر فرمایا پانی دے اے زبیر پہر روک رکہہ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اوسکی زراعت میں یہاں تک کہ پہنچے مینڈہ تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین میں
اور اندازہ کیا ہے اوسکو ساتھ پہنچنے پانی کے پاشنہ تک پہر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کی پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا بیچ صریح حکم کے
اوس وقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تھے حضرت کہ مشورہ دیا تہا اون دونوں کو پہلی مرتبہ ایک امر کا کہ واسطے اون دونوں کے تہی اوسمیں فراخی نقل کی ہے
بخاری و مسلم نے ف عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینہ میں تہے اونمیں سے ایک یہہ بھی ہیں اور ماں انکی اسما بیٹی حضرت ابو بکر رضی
کی ہیں اور باپ انکے زبیر حضرت کی پہپی کے بیٹے تہے کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تہا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کی تہی کہ اونکے چچا نے عذاب دیا اونکو
ساتھ دہوئیں کی تاکہ چہوڑ دیویں اسلام کو پس نچہوڑا اور حضرت کی ساتھ حاضر رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں پس فائدہ اور ایک انصاری
ایک نالی میں سے پانی کہینچ کے لیا کرتی تھی پس ایکبار دونوں جھگڑے واسطے کہ کہا میں پہلے پانی دون کہیت کو انہوں نے کہا میں پہلے دون پہر دونوں
حضرت کی پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنی کہیت کو دے پہر ہمسایہ کی زمین میں چہوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تہی اور اسکی
زمین نیچی اور متصل تہی نالی سے زبیر اوس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پہپی کی بیٹے ہیں اسلیے یہہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنی
کہیت کو دے جو کہ حق تیرا ہے پہر اپنے ہمسایہ انصاری کی طرف چہوڑ اور بیچ صریح حکم کی یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلے اور تہے حضرت الخ یعنی اول
حضرت نے زبیر کو حکم کیا تہا کہ کچھ حق لیا از راہ احسان کرنیکے ہمسایہ پر چہوڑ دے بغیر اسکی کہ واجب ہو یہہ امر اوس پہر جب انصاری نے از راہ جہل کی قبول
نہ کیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لینے اپنی کے رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس سبب سے تہی بعضوں نے
تو کہا کہ وہ منافق تہا اور انصاری اوسکو اس لیے کہا کہ انصار کے قبیلہ میں سے تہا انصار کے قبیلوں میں بعضے منافق بھی تہے مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کی اور قتل اوسکو
یا تو اس لیے نہ کیا کہ تالیف اونکی منظور رہتی یا واسطے صبر کرنیکے اوپر ایذا ہے منافقوں کے تا لوگ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ مومن
تہا از راہ غصہ کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء
لتمنعوا بہ فضل الکلاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو سبب اوسکی زیادہ گہاس
کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مواشی کو گہاس وہاں چراتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے پس اگر پانی پلانے سے جانوروں کو منع کروگے تو کوئی گہاس کا ہے کو
چرا دیگا پس پانی سے منع کیا گویا گہاس سے منع کیا اور گہاس کی احتیاج مواشی کو بڑی ہے منع کرنا اوسکے درست نہیں پس پانی پلانے کو منع کرنا اور
باز رکہنا گہاس سے نہ لازم آوے ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر

اَلِیْمٌ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ مَا لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسی اللہ دن قیامت کی یعنی بولنا رحمت کا نہ دیکہیگا اور نہ دیکہی گا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سی نہ نظر غضب سی ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہی اوپر اسباب کی کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی مین بدلے اس اسباب کی زیادہ اوس چیز سی کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنی والا قسم کہاتا ہی کہ مجکو زیادہ اس سی ملتا تہا اور حال آنکہ وہ شخص ہی جہوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کہائی ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہی نماز عصر کی تاکہ لیوی بسبب اوس قسم کی مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنی زیادہ پانی کو پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کی کہ آجکی دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنی سی جیسا منع کیا تونی زیادہ پانی سی کہ نہین نکالا تہا ہاتہون تیری نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیچہی نماز عصر کی تخصیص وقت عصر کی اسلیی ہی کہ قسمین مغلظ اوسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیی کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جہوٹی اوسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیکی حکم مین مال ذمی کا ہی اور ہاتہون تیری نی یعنی تیری قدرت سی نہین نکلا تہا بلکہ محض میری قدرت سی نکلا تہا اگرچہ کنوا اور نہر آدمی کی مشقت سی بنتی ہین لیکن نکلنا پانیکا محض اللہ کی قدرت سی ہی ٭ ع ٭ ح

وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ فِیْ بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُیُوْعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کی **ف** وہ حدیث یہہ ہی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نی یہان ذکر کی تہی اور ہمنی وہان ٭ ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَی الْاَرْضِ فَهِیَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ گہیری دیوار زمین پر پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گہیری تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اسحدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کہینچنی کافی ہی بیچ مالک ہونی زمین موات کی اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی نہ بیچ مشہور تر روایتونکی اور تینون اماموںکی نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب مین ہو چکا اور دیوار کہینچنی کو احیا مین دخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کہینچنا واسطی سکونت کی ہی ٭ ح ٭ ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ نَخِیْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی واسطی زبیر کی درخت کہجور کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس مین سی تہی کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو ٭ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰی فَرَسَهٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنی گہوڑی اونکی یعنی ایکبار دوڑین گہوڑا جہان تک وہان تکی دی پس دوڑایا زبیر نی گہوڑا اپنا یہانتک کہ ٹہیر اپہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نی دو زبیر کو اسجاگہ تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِیَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی علقمہ بن وائل سی اونہون نی اپنی باپ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت مین کہا وائل نی کہ بہیجا حضرت نی ساتہہ میری معاویہ کو تاکہ انسپا دیوین وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نی معاویہ کو دی وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہین رہتی تہی ح

وعن ابيض بن حمال المأربي انه وفد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقطعه الملح الذي بمارب فاقطعه اياه فلما ولى قال رجل يا رسول الله انما اقطعت له الماء العد قال فرجعه منه قال وسأله ماذا يحمى من الاراك قال ما لم تنله اخفاف الابل رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی ابیض بیٹی حمال ماربی سی کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سوال کیا حضرت سی یہہ کہ جاگیر دین اوسکو کان نمک کی وہ کہ تہی مارب مین پس جاگیر دی حضرت نی کان نمک اوسکو پس جبکہ پہرا ابیض کہا ایک شخص نی یعنی اقرع بن حابس تمیمی نی کہ یا رسول اللہ سوای اسکی نہین کہ دیا آپ نی اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالی ابیض سی پس پہیر لیا حضرت نی اوسکو ابیض سی کہا راوی نی اور سوال کیا اوس شخص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی زمین پیلو ونکی گہیری جاوی فرمایا وہ کہ نہ پہنچین اوسکو پانو اونٹونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن مین اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنیوالا کہ نہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پہیر لیا الخ یعنی حضرت نی اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ مانند اور کان کی ہی کہ حاصل ہوتا ہی اوس سی نمک ساتہہ محنت و مشقت کی جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت و مشقت کی نمک موجود ہی مانند پانی اور گہانس کی پہیر لیا اوسکو واسطی متعلق ہونی حق سب لوگونکی ساتہہ اوسکی پس صلاح کار اور رعایت حق پہیر لینی مین دیکہی حاصل یہہ کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کی ہی پہیر لیا اوسکو اور اس سی معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانون کا جائز ہی جبکہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اونسی کچہہ مگر ساتہہ رنج و محنت کی اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اونسی بغیر تدبیر و محنت کی نہین جائز ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ اونمین شریک ہین مانند گہانس اور پانی نالون کی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کری پہر ظاہر ہو کہ حق اوسکی خلاف مین ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالی اپنی حکم کو اور رجوع کری اوس سی اور گہیری جاوی یعنی احیا یعنی آباد کیجاوی اور نہ پہنچین اوسکو پانون اونٹون کی یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارات سی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کی اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہی جانورونکی چرانیکی ۱۲ ع ح

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون شركاء في ثلث في الماء والكلاء والنار رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سب مسلمان شریک ہین تین چیزون مین پانی اور گہانس اور آگ مین نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مراد پانی سی پانی کنوئی اور مانند اوسکا ہی نہ پانی بہرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہی اور گہانس سی وہ گہانس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسیکی پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا ہی اوسکو کہ منع کری کسیکو آگ لینی سی اور چراغ جلانی سی اور اوسکی روشنی مین بیٹہنی سی اور مانند انکیسی لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص کو کہ لی اوسمین سی سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سی آگ ناقص ہو جائیگی اور بجہہ جائیگی اور بعضون نی کہا کہ مراد آگ سی سنگ چقماق ہی یعنی نہ منع کری کسیکو اوس پتہر کی لینی سی جبکہ ہو زمین موات مین ۱۲ ح ع

وعن اسمر بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال من سبق الى ماء لم يسبقه اليه مسلم فهو له رواه ابو داود اور روایت ہی اسمر بن مضرس سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بیعت کی مینی حضرت سی یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوی طرف اوس پانی کی کہ نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی پہونچی پانی مباح پر سی پس وہ پانی لیا ہوا مالک اوسکی ہو جاتا ہی اور وہ پانی کہ باقی رہا اوسجگہہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہانس اور لکڑی وغیرہا کے ۱۲ ع ح

وعن طاؤس مرسلا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احيى مواتا من الارض فهو له وعادي الارض لله ولرسوله ثم هي لكم مني رواه الشافعي وروى في شرح السنة

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھِیَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ عِمَارَۃِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُھْرَۃَ نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِذًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُقَدِّسُ اُمَّۃً لَا یُؤْخَذُ لِلضَّعِیْفِ فِیْھِمْ حَقُّہٗ اور روایت ہی طاؤس سی بطریق ارسال کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ آباد کری زمین خراب کو پس وہ واسطی اوسکی ہی اور قدیم زمین واسطی اللہ کی اور رسول اوسکی کی ہی پہر وہ واسطی تمہاری ہی میری طرف سی نقل کیا ہی شافعی نی اور روایت کی گئی شرح السنہ مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیدی واسطی عبد اللہ بن مسعود کی گہر مدینہ مین اور وہ گہر تہی درمیان آبادی انصار کی یعنی درمیان مکانون اور کہجورون اونکی کی پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کی نی کہ دور رکہو ہمسی ام عبد کی بیٹی کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کیون بہیجا ہی مجکو اللہ نی اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوی واسطی ضعیف کی اونمین حق اوسکا **ف** قدیم زمین کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کی بسبب قدیم ہونی زمانی اونکی کی واسطی مبالغہ کی اور مراد اوس سی زمین خراب ہی اور رسول اوسکی کی الخ یعنی مین تصرف کرتا ہون اوسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نی کہ جملہ ثم ہی لکم سی معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید واسطی ذکر رسول کی کی اوکی تعظیم شان کی لیی اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گہر جو حضرت نی عبد اللہ کو دیی تہی وہ درمیان عمارتون اور کہجور کی درختون انصار کی پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون اونکی کی ہوا اور مسعود باپ عبد اللہ کی حلیف تہی بیٹون عبد بن زہرہ کی ایام جاہلیت مین اور ام عبد مان عبد اللہ کی ہی اونکی خادمو نمین سی تہی پس بیٹون عبد بن زہرہ کی نی کہا کہ بہیجو ام عبد کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہمسی الگ رکہی اور اسطرح جو اونہون نی کہا از راہ حقارت کی کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ پہر مجکو اللہ نی کیون بہیجا ہی یعنی جبکہ مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری مسکینون کی نکرون تو بہیجنا کاہیکی لیی ہوگا اور حکمت میری بہیجنی مین کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہین کرتا گناہون سی اوس جماعت کو کہ حق ضعیفونکا اونمین نہین لیا جاتا ہی یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہی تم مین پس مجکو لازم ہی کہ تقویت اوسکی کرون ۱۲ ح

وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّیْلِ الْمَھْزُوْرِ اَنْ یُّمْسَکَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ یُرْسَلُ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بیچ پانی مہزور کی یہہ کہ بند کیا جاوی یہانتک کہ پہنچی ٹخنون تک پہر چہوڑدی اوپر والا نیچی والی پر نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ مین کہ وہانسی پانی آتا تہا کہیتون اور باغون مین اونکی پس حضرت نی حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سی اول اوسکا حق ہی پانی دینیکا یہانتک کہ ٹخنون تک پہنچ جاوی پہر چہوڑدی پانی کہ پہنچی اوس زمین پر کہ نیچی اوس سی ہی اور ایسیہی حکم ہر نہر کا ہی کہ جاری ہوا ہو خود بغیر عمل اور محنت کسیکی کہ جسکی زمین جانب بلندی مین ہو وہ پہلی پہنچی پانی پاشنہ تک روک رکہی اور جب پانی اسقدر ہو جاوی تو چہوڑدی تا جو زمین نیچی اوس سی ہو اوسمین پہنچی ۱۲ ح **وعن** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّہٗ کَانَتْ لَہٗ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَھْلُہٗ فَکَانَ سَمُرَۃُ یَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَتَاَذّٰی بِہٖ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَطَلَبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَبِیْعَہٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّنَاقِلَہٗ فَاَبٰی قَالَ فَھَبْہُ لَہٗ وَلَکَ کَذَا اَمْرًا رَغَّبَہٗ فِیْہِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اذْھَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی یہہ کہ تہی اوسکی کئی ایک درخت کہجورونکی بیچ باغ ایک شخص کی انصار مین سی اور ساتہہ اوس شخص کی اہل اوسکی تہی یعنی بیٹی اور اوسکی ساتہہ اہل و عیال بہی اوسکی رہتی تہی پس تہی سمرہ کہ آتی تہی باغ مین پس ایذا پاتا تہا انصاری بسبب اوسکی پہر آیا انصاری نبی کی

علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ رو برو حضرت کی پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سمرة کو تا کہ بیچی انصاری کی ہاتہہ یعنی درخت
کہجور کی تاکہ نہو ایذا اوسکو پس نہ مانا سمرہ نی پہر طلب کیا حضرت نی یہہ کہ بدل کری ان درختوں کو ساتہہ درختوں انصاری کی کہ اور جاہی تہی پس نہ مانا
سمرہ نی فرمایا حضرت نی پس بخش تو یہہ درخت اوسکو اور واسطی تیری ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتیں ملیں گی یہہ امر ہی کہ رغبت دلائی اوسمیں یعنی
یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت لانیکی ہی یا ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نی پہر فرمایا حضرت
نی سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہی یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوی واجب ہوتا ہی دفع ضرر کا اوس سی پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور
کاٹ ڈال اوسکی درخت کہجور کو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کہا بعضوں نی کہ نام اوس انصاری کا مالک بن قیس تہا اور حضرت نی جو سمرہ کو
حکم درخت کاٹنی کا کیا اور اونہوں نی نہ مانا تو سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ امر وجوب کی لیی نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کی تہا اسلیی حضرت نی رغبت دلائی
ثواب میں والا کیونکر متصور ہو سکتا ہی کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتی اور شاید کہ حضرت نی حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنی کا اسلیی کہ معلوم ہوا حضرت
کو کہ سمرہ ضرر پہنچاتا ہی اوسکو کہ درخت بطور عاریت لگایا تہا اور اب نہ بیچتا ہی نہ بدلتا ہی نہ ہبہ کرتا ہی **ش ع ش ع و ذکر** حدیث
جابر من احیی ارضا فی باب الغصب بروایۃ سعید بن زید و سنذکر حدیث ابی صرمۃ من ضار ضار اللہ بہ فی
باب جامع من الصاجین اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من احیی ارضا باب غصب کی بیچ ساتہہ روایت سعید بن زید کی اور
ذکر کرینگی ہم حدیث ابی صرمۃ کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہی من ضار اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ
ہذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی
ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما
شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فکانما احیاہا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہا اونہوں نی کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہیں درست ہی نہ دینا اوسکا
فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نی کہا میں نی یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہمنی اوسکو یعنی پہچانا ہمنی حال پانیکا اور احتیاج لوگونکی
اور حیوانات کی ساتہہ اوسکی اور ضرر پہنچانا اونکو نہ دینی سی پس کیا ہی حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزیں مثل پانی کی ہیں نہیں یہہ حقیر
چیزیں ہیں دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا اسی حمیرا جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس
آگ نی اور جس شخص نی کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچہا کر دیا اوس نمک نی اور جسنی پانی پلایا مسلمانکو ایکبار پلانا اوس جگہ
کہ پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنی پلایا کسی مسلمانکو پانی ایکبار پلانا اوس جگہ کہ نہیں پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا
اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمانکو اور حضرت عائشہ نی جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننی کا اس
دعوی کی رد کرنیکی لیی حضرت نی پانیکی دینی کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہیں جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل **ش ع**

باب العطايا

باب العطايا باب ہی بیچ بیان بخششوں کی **ف** اس باب میں بیان ہی قسمیں بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا ذکر
الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ عطایا سی مراد بخششیں امراکی اور انعام انکی ہیں کہا امام غزالی نی منہاج العابدین میں کہ بیچ جائزوں یعنی بخششوں
سلاطین کی اختلاف کیا ہی علمانی بعضوں نی تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضوں نی کہا کہ او
نہ لینا اوسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیی کہ اس زمانہ میں سلاطین کی پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضوں نی کہا

صلے بادشاہونکی حلال ہین غنی اور فقیر کیلیے جبکہ نہ متحقق ہوکہ یہہ حرام ہی اور وبال دینی والی ہی یہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قبول
کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہود سی باوجود فرمانی اللہ تعالی کی انکو اکالون للسحت اور بعضون نی کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو
اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کی لیئی غنی کی لیی اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوی مال سلطان کا کیسی لیئی کہ اگر وہ مال ملک سلطان کی ہی تو لینا اوسکا
اوسکو درست ہی بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فئی یا خراج یا عشر کیسی تو فقیر کی لیی اوسمین حق ہی اور سیطرح اہل علم کی لیی ہی اوسمین حق ہی فرمایا حضرت
علی رضی نی کہ جو کوئی داخل ہو اسلام مین برغبت اور یاد کری قرآن پس واسطی اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا
وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہو ایسا تو لی فقیر اور حاجی من سی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر ان عمر
اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی
منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث
وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف ویطعم غیر
متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ حضرت عمر نی پایا ایک زمین خیبر مین یعنی ملی اونکو ایک زمین حصہ مین تو آئی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مینی کوئی مال کبہی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میری اوس زمین سے
پس کیا حکم کرتی ہو مجکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اوسکو واسطی اللہ کی اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایئی طور اوسکا
فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوسکی یعنی اور تصدق کر حاصل اوسکا پس تصدق کیا اوسمین حضرت عمر نی اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوی اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوی اور نہ میراث لیجاوی اور تصدق
کیا حاصل اوسکا فقیرون اور قرابتون مین اور بیچ آزاد کرنی بردونکی یعنی جبکہ کوئی مکاتبونکو دیتی ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کی یعنی غازیون اور
حاجیون کی لیی اور بیچ مسافرون کی یعنی اگرچہ گہر مین مال رکہتی ہون اور بیچ مہمانونکی نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہو اوس زمین کا یعنی تدبیر
کری اوسکی اور پہنچاوی حاصل اوسکا مصارف مذکورہ مین یہہ کہ کہاوی اوسمین سی موافق عرف کی یعنی بقدر قوت کی لیوی یا کہلاوی یعنی اہل اپنی
کو جو کہ مالدار نہو اور یہہ حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکی حاصل مین سے کہا ابن سیرین نی یعنی بیان کیی معنی غیر متمول کی کہ جمع کرنیوالا ہو مال
نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اوپر صحت وقف کی اور اجماع ہے اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہے
اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوی اور نہ ہبہ کیا جاوی اور نہ میراث جاری ہوا اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر
فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کی اور غانمین یعنی غنیمت لینی والی مالک ہوئی اوسکی اور تقسیم کیا اونہون نی اوسکو اور شرح السنہ مین لکہا
ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہہ کہ نفع اوٹہاوی ساتہہ وقف اپنی کی اسلیی کہ مباح کیا حضرت عمر نی کہانا اوسکی لیی کہ متولی ہو
اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیی کہ فرمایا حضرت نی کہ کون لیتا ہی بیرِ رومہ پس ہووے ڈول اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانون
کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان غنی نی **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ**
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمری جائز ہی
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** عمری اسکو کہتی ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دی اسطرح سی کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا مینی یہہ جائز ہی اور
جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سی یہہ نہین لی سکتا رہا یہہ کہ بعد اوسکی مرنی کی اوسکی وارثونکو بہی پہنچتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اور تفصیل
اوسکی یہہ ہے کہ یہہ تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہی یہہ کہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا مینی جب تک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا تو تیری

وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علماء اتفاق رکہتی ہین کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سی وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک مین آجاتا ہی اور بعد اوسکی وارث اوسکی مالک ہوتی ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسری یہہ کہ مطلق کہی کہ یہہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا بھی یہی ہی اور صحیح تر یہہ ہی کہ قول شافعی کا بھی یہی ہی اور بعضے علماء کی نزدیک اس صورت مین بعد اوسکی مرنیکی وارثون کو نہین پہنچتا اور پہر مالک کی طرف رجوع کرتا ہی اور تیسری یہ ہی کہ کہی کہ یہہ تیری لیئے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مری تو میری ملک مین اور میری وارثونکی ملک مین ہو صحیح یہہ ہی کہ یہہ بھی حکم اول کا رکہتا ہی اور ہماری نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ساتہہ شرط فاسد کی فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہی اور امام احمد کی نزدیک عمری اسطرح کا فاسد ہی بسبب شرط فاسد کی اور کہا امام مالک نی کہ عمری سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہی ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُمْرٰى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی واسطی اہل اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جسکو مکان بطور عمری مذکورہ کی دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہی اور بعد اوسکی میراث اوسکی اولاد کی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث کا بھی سو یہی مذہب جمہور کا ہی ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطی اوسکی اور واسطی وارثون اوسکی کی پس تحقیق وہ عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہی نہین پہرتا طرف دینی والے یعنے مالک کی اس واسطی کہ دینی والی نی دیا دینا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جسکو دیا اوسکی ملک ہو جاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثونکو اور دینی والی کی طرف رجوع نہین کریگا اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ہی اوپر گذر چکی اوسکی فائدہ مین تین قسمین جو عمری کی ذکر کین اسحدیث مین قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سی وہان ذکر کیا گیا ح

وَعَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نہین ہی عمری کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مگر یہہ کہ کہی مالک کہ یہہ عمری تیرا لیئی ہی اور تیرے وارثونکی لیئی پس جسوقت کہ مطلق کہی کہ یہہ عمری تیرا لیئی ہی جب تک کہ جیتا رہی تو پس تحقیق وہ عمری پہرا آتا ہی طرف دینی والی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کی اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کی ذکر کیا گیا پس اسحدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ قول جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھ یعنے کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمر

وہ واسطی وارثون اوسکیکی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** رقبی یہہ ہی کہ کوئی کہی کسیکو کہ مکان تجکو دیتا ہون باین شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجسی تو یہہ
مکان تیرہی پاس رہی اور اگر تو مجسی پہلی مری تو پہر آوی طرف میری اور رقبی مشتق ہی ارقاب سی یعنی مراقبۃ کی یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت
دوسریکا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سی اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکی کہ وہ اوس کیلئے ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطی اوسکی
او رنکل جاتا ہی تمہاری ملک سی اور پہنچتا ہی اوسکی وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنی اور نہ نکالو اپنی ملک سی ساتہہ رقبی اور عمری کے پس یہہ
نہی پہلی جائز ہونی انکیکی سو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کی ہی ولیکن بعد کرنیکی صحیح ہوتی ہین اور رہوتی ہین اوسکی لیی اور اوسکی وارثون کے
لیی پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ابوحنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف
رح کی نزدیک اور کہا بعضی شارحین نی ہماری علما سی کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی ایک مدت تک پہر لیلو اوسکو بلکہ جب ہبہ کیے تمنی
ایک چیز تو زائل ہوئی تمسی اور نہین رجوع کرگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کی یا عمری کی یا رقبی کی **وعنه** عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال العمرى جائزة لاهلها والرقبى جائزة لاهلها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا عمری جائز ہی واسطی عمری والونکی یعنی جنکو بطور عمری کے دیا اور رقبی جائز ہی واسطی رقبی والونکی نقل کی یہہ احمد اور
ترمذی اور ابوداود نی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسكوا اموالكم
عليكم لا تفسدوها فانه من اعمر عمرى فهي للذي اعمر حيا وميتا ولعقبه رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہو تم اپنی مالون کو اپنی پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص
کہ دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسین کیا گیا عمری واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمری کیا گیا واسطی اوسکی حالت زندگی مین اور
حالت موت مین اور واسطی اولاد اوسکی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی رح

باب ٹ

یہہ باب متعلق ہی پہلی باب کی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح رواه مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ دیا جاوی پہول خوشبودار پس پہیر دی اوسکو اسلئی کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے
ف ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پہیر دی تا کہ بہیجنی والیکو رنج نہو **وعن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان لا يرد الطيب رواه البخاري اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتی تہی خوشبو کو نقل کی یہہ
بخاری نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ليس لنا
مثل السوء رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہیرنیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو
دیکر پہیر لینی والا مانند کتی کی ہی کہ چاٹتا ہی قی اپنی نہین لائق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی لائق نہین ہی ہماری اہل ملت کو کہ کری
ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوی سبب اوسکی اور جانا چاہی کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سی بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہماری نزدیک لیکن مکروہ ہی مگر
گنتی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث ہی اس باب مین آتی ہی
اور یہہ حدیث واسطی بیان کراہت اور بری مروتی کی ہی اور تینون اماموںکی نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کی کہ اونہون نی اسکو
حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور بیچ ایک روایت کی احمد سی جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سی کہ ہبہ کی ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ

آگی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابو حنیفہ نی جو اون حدیثون کی معنی لیتی ہین آگی مذکور ہونگی ۴ ع ۴ ح ۴ **وعن النعمان بن بشير**
ان اباه اتى به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا غلاما فقال اكل ولدك نحلت مثله
قال لا قال فارجعه وفي رواية انه قال ايسرك ان يكونوا اليك في البر سواء قال بلى قال فلا اذا وفي رواية انه قال اعطاني ابي عطية
فقالت عمرة بنت رواحة لا ارضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني اعطيت ابني من عمرة
بنت رواحة عطية فامرتني ان اشهدك يا رسول الله قال اعطيت سائر ولدك مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين اولادكم قال فرجع فرد
عطيته وفي رواية انه قال لا اشهد على جور متفق عليه اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی یہہ کہ باپ اوسکا لایا اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا کہ تحقیق مینی اس بیٹی اپنی کو بخشا
نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نی کہ کیا اپنی سب فرزندونکو دیا ہی تو نی مانند اس بیٹی کی کہا کہ نہین فرمایا پس پہیر لی اوسکو اور ایک روایت
مین ہی کہ فرمایا حضرت نی اوسکو کہ آیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ ہووین سب فرزند طرف تیری نیکی مین برابر یعنی کیا چاہتا ہی تو کہ سب فرزند تیری سلوک
کرین تجسی اور فرمان برداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو نہ دی اکیلی اس بیٹی کو غلام
اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ نعمان نی کہا کہ دی مجکو باپ میری نی ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نی کہ بیوی تہی بشیر کی نہین راضی ہوتی مین
یہانتک کہ گواہ کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق دی مینی اپنی
بیٹی کو کہ عمرہ بنت رواحہ سی ہی ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نی یہہ کہ گواہ کرون مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ دیا تو نی اپنی ساری فرزندونکو
مانند اس دینی کی کہا کہ نہین فرمایا حضرت نی پس ڈرو اللہ سی اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کی کہا نعمان نی پس پہر آیا بشیر اور پہیر لی بخشش
اپنی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سب فرزندونکو اس سی معلوم ہوا
کہ مستحب ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پہیر لی یہہ امر بنابر اولویت کی ہی یعنی اولی ہی یا پہیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ نی کہ اگر
اولاد مین سی بعضونکو دی اور بعضونکو نہ دی تو یہہ ہبہ صحیح ہی لیکن ساتہہ کراہت کی اور کہا احمد اور ترمذی اور اسحق وغیرہم نی کہ یہہ حرام ہی اور دلیل
پکڑی ہی اونہون نی ساتہہ قول حضرت کی لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلون نی ساتہہ اسکی کہ ایک روایت مین آیا ہی فاشہد علی ہذا
غیری پس اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتی حضرت یہہ ۴ ع ۴ **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن عبد الله بن عمرو**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرجع احد في هبته الا الوالد من ولده رواه النسائي وابن ماجة
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ رجوع کری کوئی ہبہ اپنی مین یعنی لائق نہین ہی کہ رجوع کری مگر باپ
بیٹی اپنی سی نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف ۱** یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست نہین
مگر باپ کو درست ہی بیٹی کی ہبہ سی رجوع کرنا اور ابو حنیفہ کہتی ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹی کہ سی یعنی لینا اور خرچ کرنی اوسکی ہی اپنی نفقہ مین وقت حاجت کی مثل کام
اموال اوسکی کی ۴ ح ۴ **ف ۲** امام اعظم کی نزدیک رجوع کرنا ہبہ سی درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکی ہان بہی نہین درست چنانچہ
اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون مین دمع خزقہ دال سی مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین
کر سکتا مثلاً کسینی کسیکو زمین بی عمارت اور بی درختون کی ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اوسنی اوسمین عمارت بنائی یا درخت لگائی تو یہہ کر نہو الا استحسانا
مین نہین پہیر سکتا اور میم سی اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہی یعنی اگر کسینی کسیکو کچہہ ہبہ کیا اور یہہ کر نہو الا مرگیا تو یہہ کرنیوالیکی
وارثونکو موہوب لہ سی دعوی کچہہ نہین پہنچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مرگیا تو واہب کو موہوب لہ کی وارثونسی بابت اس ہبہ کی کچہہ

دعوی نہین پہنچتا اورع سی اشارہ ہی ہبہ بالعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھہ ہبہ کری عوض کسی چیز کی تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ مین نہین پہنچتا اور
خ سی اشارہ ہی طرف خروج کی یعنی چیز موہوب نکلگئی ملک سی یعنی نکل گئی یا اوسنی بیچ ڈالی یا کسیکو دیڈالی تو واہب تقاضا کرکر موہوب لہ سی نہین
لے سکتا اور ز سی اشارہ ہی طرف زوجین کی یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھہ بخشی یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسری سی نہین لے سکتا اور ق سی اشارہ ہی
طرف قرابت کی وہ قرابت کہ جسمین محرمیت ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشی کچھہ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشی یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوا انکی کہ جنمین
قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع نہین کر سکتا اور ہ سی اشارہ ہی طرف ہلاک ہونی موہوب کی یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہوگئی یعنی جاتی رہی تو
واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سی نہین پہنچتا ہی مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ
لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ
الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال یعنی نہین
لائق از راہ مروت کی واسطی آدمی کی یہہ کہ دیوی کچھہ پھر رجوع کری اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہی اوس چیز مین کہ دی بیٹے اپنی کو اور مثل اوس
شخص کے کہ دیتا ہی کچھہ پھر رجوع کرتا ہی اوسمین مانند مثل کتی کی ہی کہ کہایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بہر لیا کر ڈالی پھر چاٹنی لگا اپنی قی نقل کی یہہ
ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا ہی اسکو ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ
اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کی لایا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی ایک اونٹنی جوان پس بدلے اوس اونٹنی کی دین حضرت نی اوس گنوار کو چھہ اونٹنیاں جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی
اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسکہ عادت تہی حضرت کی وقت شروع خطبہ و کلام کی پھر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا تہا طرف میرے ایک اونٹنی پس دی مین بدلے
میں اونٹنی اوسکو چھہ اونٹنیاں جوان پھر بھی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ نہ قبول کرون مین کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداود اور نسائی نی **ف** اوسکی یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرت کو سو یہہ فرمایا اور قریشی اور دو نام دو قبیلوں کی ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطی کہ اونمین ہمت زیادہ
ہوتی ہی ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ دیا جاوی کوئی چیز پس پاوی مقدور بدلہ کا پس چاہیے کہ بدلہ دیوی اوسکا اور جو شخص کہ نہ پاوی مقدور پس چاہیے کہ
تعریف کرے دینیوالیکی وظاہر کری عطا اوسکی اس لیے کہ جسنی تعریف کی اپنی محسن کی تحقیق شکر ادا کیا یعنی الجملہ بدلہ دیا اور جسنی چھپایا احسان کسیکا یعنی نہ دیا بدلہ اوسکا ساتھہ دینے
کی یا تعریف کرنیکی پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کری اپ کو ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین دیا ہوگا مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود **ف** مسکا ادا کیا
تعریف فرادستا ہی لیکن کسی بات محسن کی ان نعمتون کو زبان اور خدمت کرنا ہہا تا اور جو شخص کہ اپنی اظہار کری کمال دینی یا دنیوی کو کہ ہو اوسمین مثلاً
جو کسی کی مراد اس وہ شخص کہ کسیکا ہدیہ صالحین کا پہنی اور واسطی اسکی ساتھہ دکھلاوی اپنی عالم و صالح ہونی کو تاکہ لوگ جانین

کہ گویا دو کپڑے جہوٹ کی پہنی ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تہا تا اسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دیتی کو کوئی جہوٹی
نجانی اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اسکو ۱۲ح ۱۲ع وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ
فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوی طرف اوسکی احسان اور کہی واسطی احسان کرنیوالی کی کہ بدلہ دی تجہکو اللہ تعالے
بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اوسنے تعریف نقل کی ترمذی نی ف یعنی مبالغہ کیا اوسکی ادای شکر مین اسلیے کہ اوسنی اقرار کیا اپنی قصور کا اور
عاجز ہونیکا اوسکی بدلہ دینی سی اسلیے اوسکی تعریف کرنیسی پس سپرد کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کی کہ بدلہ دی اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبد الوہاب متقی کہ
فرماتی تہی کہ صوفی کو چاہیی کہ دینی اور نہ دینی خلق کیطرف دائرہ استقامت سی باہر نہ نکلی اور قدم راہ حق سی باہر نرکہی جب کوئی فاسق نا اہل
کچہہ دیوی تو اسکی تعریف نہ کری کہ اوسکو صالح اور ولی کہی بلکہ کہی کہ خدا اوسکو جزای خیر دیوی اور اگر کسی صالح سی رنج پاوی تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کری اور
برا نکہی بلکہ کہی غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہی ۱۲ع ۱۲ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہی لوگونکا نہین شکر کرتا ہی اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف
اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہی ساتہہ تابعداری اوسکی کی اور بجالانی حکم اوسکی کی بیچ شکر کرنی لوگونکی کہ وہ واسطی اون کی بیچ پہنچانی نعمتون اللہ کی طرف اوسکی
پس جسنی نہ تابعداری کی اوسکی اسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اوسکی نعمتونکا یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگونکا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتونکا وہ خدا
تعالی کا بہی شکر نہین ادا کریگا بسبب عادت کرنیکی ساتہہ کفران نعمت کی ۱۲ع ۱۲ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً
مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ
كُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
جب آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین یعنی ہجرت کر کر حاضر ہوی حضرت کی پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکہا ہمنی کسی قوم کو بہت خرچ
کرنیوالا مال بہت سی اور نہ نیک مدد کرنی مین مال تہوڑا سی اوس قوم سی کہ اوتری ہم درمیان اونکی یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سی اور شریک کیا ہمکو
منفعت مین یہان تک کہ تحقیق ڈری ہم یہہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب پس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجاوینگی جب تک کہ دعا کروگی تم اللہ سی اونکی لیی اور تعریف
کروگی تم اونکی یعنی شکر نعمت ادا کروگی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسحدیث کو ف حضرت جب مدینہ مین تشریف لائی تو انصار نی مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی باغ و غیرہ
آدہون آدہ اونکو بانٹ دیی اور طرح طرح کی خاطرداریان کین وسیری مہاجرین نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنی والا ہمنی نہین دیکہا کہ خبرگیری ہماری کی
اور بہت مال دیی جیسا کسیکو فقیر دیتا ہی نیز کیا اونہونی خود ہی ہمارا کام کہ بازار کہا ہمکو محنت سی بچایا اور نفع میوہ اونکا ہمکو دیا اور شریک کیا ہمکو منفعت
مین جو کچہہ ہمارا خیال ہوتا ہی کہ سارا ثواب اونہی کا ہوگا ہم کسی طرح برابری نہین کرسکتی حضرت نی فرمایا کہ تمہاری دعا اونکو پہنچتی ہی اور تمہاری تعریف اونکی عبادت کا سبب کثرت احسان کا
ہم حضرت نی فرمایا کہ سارا ثواب نہین لیجاوینگی بلکہ تمہکو بہی ثواب دیا جاویگا اور اونکو ثواب دیگا جب تک کہ تم دعا کرو گی اونکی لیی بہلائی کی تو دعا تمہاری بدلا اونکی احسان کا ہو کر
اونکا ثواب تمہاری ساتہہ ہوگا ۱۲ع ۱۲ح وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپس مین کیونکہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہی کینہ کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف

ف یعنی بغض و عداوۃ اس سی جاتی رہتی ہی اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہی اور اصل نسخہ مشکوۃ کیمین بعد لفظ رواہ کی سفیدی ہی چھوٹی ہوئی
ہی پیچھی سی کسی نی لفظ الترمذی کا لاحق کردیا ہی ۞ ع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تہادوا فان الہدیۃ تذہب
وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو شق فرسن شاۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپسمین اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہی کدورت سینی کی یعنی بغض و عداوت
اور نہ حقیر جانی ہمسائی واسطی ہمسائی اپنی کی اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کی کہر کا بہیجی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ہمسائی کو بھیجنی والیکو نچاہیی کہ تہوڑی سی
چیز بھیجنے کو ہمسائی کی تئین حقیر سمجہی بلکہ بہیج دی گو کہ تہوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینی والیکو نہ چاہیی کہ حقیر جانی ہمسائی کی تحفہ کو بلکہ لیلیوی اگرچہ
تہوڑی اور بری چیز ہو ۞ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث لا ترد الوسائد والدہن واللبن
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب قیل اراد بالدہن الطیب
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ نہ پہیر بہیجاوین تکیہ اور تیل اور دود نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی کہا گیا کہ ارادہ کی حضرت نی ساتہہ تیل کی خوشبوئی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کری ساتہہ تکیہ دینی کی یا تیل یا دودہ دینی کے
تو لائق نہین ہی پہیر دینا انکا اور بعضون نی دہن سے خوشبو مراد لی ہی جیساکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد دہن سی مطلق تیل ہی اسلیے کہ عرب لگاتی ہین تیل
سر مین ۞ ع وعن ابی عثمان النہدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان
فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ رواہ الترمذی مرسلا ۞ اور روایت ہی ابی عثمان نہدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی ایک تمہارا پہول خوشبودار پس نہ پہیری اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہی بہشت سی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق
ارسال کی ف یعنی اصل پہول کی بہشت سی نکلی ہی مراد یہہ ہی کہ آتی ہی اوس سی خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی سبکبار ہی یعنی احسان
اوسکا کم ہوتا ہی جیساکہ اوپر گذرا ۞ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن جابر قال قالت امرأۃ بشیر انحل ابنی غلامک
واشہد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان سألتنی
ان انحل ابنہا غلامی وقالت اشہد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الہ اخوۃ قال نعم قال افکلہم
اعطیتہم مثل ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ہذا وانی لا اشہد الا علی حق رواہ مسلم ۞
روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کی نی بشیر کو کہ بخشدی تو بیٹی میری کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہا کہ تحقیق بیٹی فلانیکی نی یعنی عمرہ بنت رواحہ نی کہ بیوی میری ہی سوال کیا مجہسے کہ بخشون مین اوسکی بیٹی کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطی میری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہین واسطی اوس بیٹی کی بہائی کہا کہ ہان فرمایا کیا سبکو دیا ہی تو نی مانند اوسکے جیسا کہ
دیا تو نی اس بیٹی کو کہا کہ نہین فرمایا پس نہین لائق یہہ اور تحقیق مین نہین گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم نی ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ
کراہت ہو اوسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول مین گذر چکا ہی ۞ ع وعن ابی ہریرۃ قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بباکورۃ الفاکہۃ وضعہا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللہم کما اریتنا اولہ
فارنا آخرہ ثم یعطیہا من یکون عندہ من الصبیان رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا دیکہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ دی گئی نیا پہل کہا اوسکو اپنی آنکہون پر اور اپنی ہونٹون پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکہلایا تو نی ہمکو اول اسکا پس دکہا ہمکو

آخر اسکا پہر دیتی میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرتؐ کی لڑکو نمین سی نقل کی یہہ بیہقی نی دعوات کبیر مین ف حضرتؐ آنکہو نپر رکہتی نئی پہل کو واسطی
تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کی اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پس ہوگی دعا عمر درازی کی اور یا عقبی مین پس اسصورت مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا کی
کیا حقیقت ہی آخرت کی آگی بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہی وہان نصیب کرہ ع

باب اللقطہ

باب ہی بیچ بیان لقطہ کی ف ۱ لقطہ لام
کی پیش سی اور قاف کی زبر اور جزم سی آیا ہی لیکن محدثون کی نزدیک قاف کی زبر سی مشہور ہی اور لقطہ او چیز کو کہتی ہین کہ پڑی ہوئی پاوی اور
مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹہا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنی نفس پر اوسکی تعریف کریگا والا ترک کرنا اوسکا اولی ہی اور واجب ہے اوٹہانا اوسکا
اگر خوف ہو اوسکی ضائع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا ح ، درمختار ، ف ۲ لقطہ امانت ہی اگر اوٹہانے
والی کسیکو گواہ کردیا ہو کہ مین مالک کی دینی کی لیی لیتا ہون پس اسصورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا اونیکا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو
اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان دینا اویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میری دینی کی لیی اسنی نہین لیا تہا اور تعریف کیا جاوی یعنی معلوم کروایا جاوی لقطہ
اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور لوگونکی جمع ہونیکی جگہہ اتنی مدت تک کہ جانی کہ نہین طلب کرنیکا مالک بعد اوسکی اور صاحبین کی نزدیک برس روز تک تعریف کری
اور جو چیز کہ نہ رہ سکی اوسکو تعریف کری یہانتک کہ خوف ہو اوسکی خراب جانیکا پہر بعد دیدی پس جب آوی مالک اوسکا چاہی اجازت دی تو ثواب ہوگا
اوسکو اور چاہی ضمان لی مالک سی یا فقیر سی جیسیکہ جانور پایا ہوئی کا حکم ہی اور جو کچہہ خرچ کری جانور پر بغیر اذن حاکم کی احسان ہی اوسکا یعنی مالک
سی کچہہ نہین لینا پہنچتا اور اگر حاکم کی اذن سی خرچ کری ساتہہ شرط کرنی لی فی خرچ کی مالک سی تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کروائی قاضی
اوس چیز سی کہ اوسمین منفعت ہے مانند غلام بہاگی ہوئی کی اور خرچ کری اوسپر اوسمین سی اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اوسمین اذن دی قاضی ساتہہ
خرچ کرنیکی اوسپر اور شرط کری لی لی فی اوس خرچ کی مالک اوسکی سی اگر مالک کی حق مین یہہ بہتر ہو والا بیچ ڈالی اوسکو اور رکہہ چہوڑی مول اوسکا
اور خرچ کرنیوالیکو روک رکہنا اوس چیز کا پہنچتا ہی واسطی لینی خرچ اپنی کی پہر اگر بیان کری مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب
نہین بغیر گواہونکی اور نفع اوٹہاوی ساتہہ لقطہ کی اگر فقیر ہو والا اللہ دیدی اگرچہ اپنی اصول کو دی یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور
مستحب ہے پکڑ لینا بردی بہاگی ہوئی کا اوس شخص کو کہ پکڑ سکی اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بہولی ہوئی بردیکار کہہ لینا اور بردی بہاگی ہوئی کی
لانی والیکو مدت سفر سی چالیس درہم دیی جاوین اگر گواہ کر لیا تہا کہ مینی پکڑا ہی مالک کی دینی کی لیی اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور
اگر ایسی جگہہ سی لاوی کہ حد سفر سی کم ہو تو موافق اوسکی اس حساب سے دی مثلا ڈیڑہ منزل سی لاوی تو بیس درہم دی پہر اگر بہاگ جاوی اوس
تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچہہ نہین دینا آتا اوسکو اور ضمان دی اگر بہاگ جاوی اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوی
تو اوٹہا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہی اور وہ حر ہی مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط
کا اور تاوان بہا اوسکا بیت المال مین سی دیا جاوی اور میراث اوسکی بہی بیت المال مین رکہی جاوی اور نہ لیا جاوی لقیط اوس سی کہ لیوی
اوسکو اور نسب اوسکا اوس سی ثابت ہوگا کہ دعوی کری اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معا اور اگر ایک اون دونوں مین سی نشانی بیان
کری اوسکی مثلا کہی کہ اسکی پیٹہہ پر مسّہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اونمین کا پہلی دعوی کری تو اولی وہ ہی اور اگر غلام دعوی کری گا اسکی نسب کا تو ثابت
ہوگا اوس سی لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سی بہی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیونکی بستی مین نہ پایا تہا
اور اگر انکی بستی مین تہا تو یہہ بہی ذمی ہوگا اور جو کچہہ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کری بحکم قاضی اور بعضون نی کہا بغیر حکم کی خرچ کری اور
واسطی اوٹہانیوالیکی جائز ہی سپرد کرنا اوسکا حرفہ کی لیی نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سے

بسبب صحیح روایت کی مسئلہ ایک شخص نے کہیں جوتیاں اپنی اتاریں ایک جگہہ پس آیا ایک اور شخص اور رکھیں جوتیاں اپنی اوسی جگہہ پہر آیا پہلا اور لے لیں جوتیاں دوسرے کی پس آیا جائز ہی دوسرے کو یہہ کہ لیلیوی جوتیاں پہلے کی مختار یہہ ہے کہ نہیں جائز ہی جبکہ ہون جوتیاں پہلے کی مانند جوتیون اسکے کی یا بہتر اونسے اور اگر ناقص ہون اوسکی جوتیون سے تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹہانا اونسے بلا کلفت کذا فی الظہیریہ مسئلہ ایک جو پایا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک لقطہ اسطرح کا ہوتا کہ جانتا ہی یہہ کہ نہیں طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹہلیون کی بیچ متفرق جگہونکی اور مانند چہلکون انار کی بیچ متفرق جگہونکی پس جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیوے اونکو اور نفع اوٹہاوے اونسے اور نہیں ہوتی ہین وہ ملک لینے والیکی اور پہنچتا ہی اونکی مالک کو لی لینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ ہوجاتی ہین ملک لینے والیکی دوسرا ایک مال اس طرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی کہ مالک اسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونے چاندی کی اور تمام اسباب کی پس جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیوے اور رکہہ چہوڑے اوسکو اور تعریف کرے یہانتک کہ پہنچا دے طرف مالک اوسکے کی اور اگر پاوے روٹی یا کم اوسکے تو بہلے جی کہ لے لینا اوسکا حالت فراخی ہین اور اگر پاوے کہوٹی کسیکے چکی مین اور مل جاوے اوسکی آٹے مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی مین عادةً تو نہین مضائقہ ہی اوسکا اور اگر لیوے کسیکی چہاڑو مین سے خلال مٹی واسطے اسکی لیے تو نہین مضائقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتی ہین راہ مین تو بعد جانے مالک کے کی وہ ملک ہوتی ہی اوسکی کہ لی اوسکو نصاب سے کہ ہی مولانا شیخ عبد العزیز رحمہ ملتقے

الفصل الاول فصل پہلی عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشانك بها قال فضالة الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل قال ما لك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتاكل الشجر حتى يلقاها ربها متفق عليه وفي رواية لمسلم فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه روایت ہی زید بن خالد سے کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پوچہا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکہہ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکہہ سر بند اوسکا پہر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوے مالک اوسکا دیدے اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس تجہے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیری ہی یا واسطے بہائی تیرے کی یا واسطے بہیڑیے کی کہا اوسنے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہی تجہے اوسے یعنی چہوڑدے اوسکو اور لے کہ حاجت اوسکی لینی کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکی ساتہہ مشک اوسکی ہی اور موزی اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی درخت مین سے یہانتک کہ ملے اوسسی مالک اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی ہین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے تعریف کر اوسکی ایک برس تک پہر پہچان رکہہ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس ادا کر اوسکی طرف اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دیدے ف کہا ابن ملک نے کہ ظرف اور سربند پہچان رکہنی کو اسلیے فرمایا کہ تا معلوم ہو جہوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کرے اوسکا شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علماء نے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنے پہچانا ظرف اور سربند اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتے ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کے اسلیے کہ یہی تو مقصود ہی پہچاننے ظرف اور سربند کے سے اور کہا شافعی اور حنفیہ نے کہ جب پہچانی اوسنے ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہوا اوسکی نفس مین یہہ کہ سچا ہی پس جائز ہی اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہ ہونیکی اس صورت مین پہچان رکہنے کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکے مال مین اس طرح مل نجاوے کہ تمیز کرنا مشکل ہو جبکہ آوے مالک اوسکا اور پہر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حال سے اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور بازارون مین اور مسجدون کے دروازون اور اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتی ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہی کہ پکارے کہ جسکی کچہہ چیز گرگئی ہو آوے اور صفت اوسکی ذکر کرے اور مدت ایک سال تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد و مالک اور احمد کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے ظاہر حدیث پر اور صحیح نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہی کہ قلیل مدت

نہین ہے اور حدیث مین ذکر سال کا بر سبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کم دس درہم سی ہو تعریف کری چند روز اور
اگر دس ہون یا زیادہ تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابی حنیفہ سی اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارون کا
سے لازم ایک نہین اور موقوف ہی لقطہ اوٹھانیوالی کی رای پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آویگا اور نہین طلب کریگا بعد اس کی اور
دلیل اونکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین بطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کی اور تعریف کہا تو نمین اور میوونمین یہان تک ہی کہ خراب ہونی لگین اور اگر کچھہ چیز حقیر ہو
مانند گٹھلیون اور چھلکون انار کی اور خوشہ انار کی بعد کاٹنی کی تو فائدہ اوٹھاوی ساتھہ اوسکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لی لینا اوسکا اور
اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہے دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی اس سی
معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا یہی ہی اور بعضی صحابہ نے کہا کہ غنی تصدق کری
اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنفیہ کا یہی ہے بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکھتا ہی چاہی جائز رکھی
تصدق کو اور ثواب اوسکی لیی ہوگا اور اگر چاہی ضمان لیتی بدل لی وسی یا فقیر سی اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور جو نسا دونون مین سی ضمان دی دوسری
سی نہ رجوع کری یعنی دعوی دوسری پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور
اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کی جائز ہی اور رکھہ چھوڑنا اوسکا بہتر ہی اور وہ
واسطی تیری ہے الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکی مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے یا واسطی بھائی تیری کی یعنی اگر
تو نی پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لی لیگا اوسکو یا چھوڑ دیگا تو اوسکو اور پا لیگا اوسکو مالک اوسکا تو بہی وہ لیلیگا یا معنی یہہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی
تیرا بھائی مسلمان لی لیگا اور اگر ان صورتون مین سی ایک بھی پائی جاویگی تو بھیڑیا لیلیگا مقصود آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونی لی لینی اوسکی منتفع ہونیکی ساتھہ
اوسکی تا ضایع نہو اور بھیڑیا نہ کہا جاوی اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کی لیی کہ بغیر چرانیوالیکی ضایع ہو اور مشک اوسکی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی کہ اوسمین پانی بھرا ہوتا
ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا اور جانور ویسی متحمل نہین ہو سکتی چنانچہ مشہور ہی کہ بندرہ روز تک متحمل ہو سکتا ہی
اور موزہ اوسکی یعنی قوی ہین کھر اوسکی کہ قدرت راہ چلنی کی اور پانی اور گہاس کہانیکی لیی جانیکی اور بچنی کی درندون سی خوب رکھتا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتھہ
اوس مسافر کی کہ سامان سفر کا اپنی ساتھہ رکھتا ہی اور لکھا ہی علمانی کہ یہہ حکم اونٹ کی ہر حیوان کا ہی کہ ضایع نہین ہوتا بغیر چرانیوالیکی مانند گھوڑی اور گائین اور گدھی کے
اور ساتھہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے امام مالک اور شافعی نی بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینی اونٹ اور گائین کے جنگل مین اور اگر پائی جاوین یہہ جانور دیہات مین
اور شہرونمین تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہہ واسطے محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی اس حدیث
زکیسی کہ یہہ حکم اوس زمانی مین تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو بہی کسی خائن کا اوس تک پہنچنا تہا اور ہمارے زمانی مین امن نہین ہے پس پکڑ لینی مین
محافظت ہی مال کی مالک کی واسطی ترجمہ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی زید سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ٹھکانا دی گم ہوئی چیز کو پس گمراہ ہی جب تک کہ تعریف کری اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی چاہیئے کہ تعریف کری اوسکو
بغیر تعریف کی نہ رکھہ چھوڑی کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہی ترجمہ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ**
الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا حاجیونکی لقطہ لینی سی نقل کی یہہ مسلم نے
ف یعنی حرم مکہ مین نہین حلال ہی مالک ہونا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی اوٹھانیوالیکو کہ رہنی دی اوسکو یہان تک کہ مالک
اوسکا آوی اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکہ مین مفصل ہو چکا ہی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ إِلَى آخِرِهِ

روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ آپ سے سوال کیے گئی میوی لٹکی ہوئی سی یعنی درخت مین پس فرمایا حضرت نی کہ جو صاحب حاجت کا پہنچی اوس سی اسحال میں کہ نہ پہر نیوالا ہو جہولیکو پس نہین کچہہ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوہ سی یعنی کہاوی اور جہولی باندہ کر نکلی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی اور سزا اور جو شخص کہ چراوی میوی مین سی کچہہ بعد اسکی کہ ٹہکانا دیا ہو اوسکو کہلیان نی یعنی کہلیان میں پڑا ہو پس پہنچی سپر کی مول کو پس اوسپر ہی ہاتہہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نی بیچ گم ہوئی اونٹ اور بکری کی جیسا ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نی اور سوال کیے گئی حضرت حکم لقطہ کیسی پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گانون آباد کی کہ لوگ وہان رہتی ہون پس تعریف کر اوسکو برس روز تک پہر اگر آوی مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکی اور اگر نہ آیا پس وہ واسطی تیری ہی یعنی تو اپنی کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کی پس اوسمین اور مال گڑی ہوئی مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین نقل کی یہہ نسائی نی اور روایت کی ابوداود نی عمرو بن شعیب سی قول اوسکی سی وسئل عن اللقطۃ آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سی یا تو فقیر ہی اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہنچی یا مضطر ہی یعنی جو کہ بہوک کی مارے مرا جاتا ہو حاصل یہہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کہاوی اور جہولی بہر کر نہ نکلی اوسپر کچہہ گناہ نہین اور کہا ابن ملک نی مراد یہہ ہی کہ گنہگار نہین ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی یا یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالی کچہہ میوہ سی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی یعنی دوچند قیمت اوسکی دیوی کہا ابن ملک نی کہ یہہ بطریق تنبیہ کی فرمایا والا اوسکی بدلی مین زیادہ قیمت اوسکی سی نہین دینا آتا اور حضرت عمر رضی دوچند ہی قیمت کا حکم کرتی تہی بسبب ظاہر حدیث کی اور امام احمد کا مذہب بہی یہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور اوسپر ہی سزا یعنی تعذیر اور ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اسلیے کہ اوس زمانی مین باغ محفوظ اور محرز یعنی گہری ہوئی نتہی اور جو کوئی چراوی میوہ مین سی بعد پڑنیکی کہلیان مین اور ہووی وہ بقدر قیمت سپر کی تو اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تہے اور یہہ نصاب چوری کی ہی نزدیک شافعی کی اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نی کہ قیمت سپر کی اوس زمانی مین دس درہم تہی اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کی الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوی بادی راہ مین کہ اوسپر اکثر لوگ چلتی ہون تو واجب ہی تعریف اوسکی اسواسطی کہ غالب یہہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کی الخ مراد یہہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوی کانون ویران اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوی اوسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوای انکی قسم ظروف اور زیور سی پس اوسمین اور مال گڑا ہوا نکلی اوسمین پانچوان حصہ لیکر دینا آتا ہی ح ج ع **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَتْ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدِّ الدِّينَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ علی بن ابی طالب رضؓ نی پایا ایک دینار یعنی راہ مین سی بطریق لقطہ کی پس لائی اوسکو حضرت علی رضؓ فاطمہ رضؓ کی
پاس پہر پوچہا حضرت علی نی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ رزق ہی اللہ کا پس کہایا
اوس سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا علی اور فاطمہ رضؓ نی یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورۃ ڈہونڈتے
ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی دی تو دینار نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اس سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت
علی رضؓ نی بغیر تعریف کی وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت نی جو فقط اوس عورۃ کی کہنی سی دینار اوسکو دلوا دیا تو اوسنی
علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی ٭ ع ٭ ح **وعن** الجارود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضالۃ
المسلم حرق النار رواہ الدارمی ٭ اور روایت ہی جارود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گم ہوئی چیز مسلمان کی شعلہ ہی
آگ کا نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی اگر لیوی کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہونگا اوسکا اور نہ رعایت کری اوسمین وہ احکام کہ مشروع
ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ سی تو وہ لقطہ پہنچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین ٭ طیبی ٭ **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من وجد لقطۃ فلیشہد ذا عدل او ذوی عدل ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبہا فلیردہا علیہ والا
فہو مال اللہ یؤتیہ من یشاء رواہ احمد وابوداود والدارمی اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی لقطہ پس چاہیی کہ گواہ کری صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوی لقطہ کو یعنی ساتہہ ترک کرنی
تعریف کی اور نہ غائب کر ڈالی اوسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بہیج دی پہر اگر پاوی اوسکی مالک کو پس پہیر دی لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو
پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نی **ف** گواہ کری کہ یہہ چیز مین نی پائی ہی تا کہ نہ لگی
تہمت اور دعوی زیادتی کا نکری اور اسمین یہہ بہی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کرنیکی کبہی اپنا نفس طمع کرتا ہی کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو
دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنی سی یہہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی اور یہہ بہی اسمین حکمت ہے کہ شاید موت ناگہانی آجائی وارث اوسکو
داخل ترکہ مین نکرین اور یہہ امر گواہ کرنیکا بعضی کہتی ہین کہ بطریق استحباب کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بطریق وجوب کی ہی اور اسی حدیث مین کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کی
حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونون لفظون سی حلال ہی یعنی وہ مال حلال ہی منتفع ہو اوس سی کہ خدا نی غیب سی بہیجا اور پہر اگر مالک
آوی دی اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ٭ ح ٭ ع **وعن** جابر قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا و
السوط والحبل واشباہہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لاٹہی مین اور کوڑی مین اور رسی مین اور مانند انکی مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتی ہین کہ اوٹہا لیوی اوسکو آدمی
فائدہ لی اوس سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی لقطہ اوٹہانیوالا ان چیزون سی منتفع ہو بغیر تعریف کی اگر فقیر ہو اور شرح السنہ مین لکہا
ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوی ولیکن اسمین کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضون نی کہا دس درہم سی کم قلیل ہی
اور بعضون نی کہا کہ دینار اور کم دینار سی قلیل ہی بموجب حدیث حضرت علی رضؓ کی ٭ ع **وذکر حدیث** المقدام بن
معدیکرب الا لا یحل فی باب الاعتصام اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سر اوسکا یہہ ہی الا لا یحل
بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی **باب الفرائض** باب ہی بیچ بیان فرائض کی **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی
حصون کا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کی اور لکہا ہی علمائی متعلق ہوتی ہین ساتہہ ترکہ میت کی چار حق اس ترتیب کی اول

تو میت کو تکفین وتجہیز کری یعنی پہلی اوسکو غسل دی پہر کفن دی پہر نماز پڑہو اگر اوٹہا کر مقبری مین لیجاوی اور قبر مین دفن کری اور ان سب چیزونمین کچہ حاجت
خرچ کرنی مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کی خرچ کری بعد اسکی اگر میت کی ذمی دین ہو تو دین ادا کری بعد اسکی جو مال بچی اوسمین سی تہائی تک وصیت جاری
کری اگر وصیت کی ہو پہر بعد اسکی مال کو درمیان وارثونکی بانٹی اسطرح سی کہ پہلی اصحاب فرائض کو دی یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین
ہی پہر بعد اسکی جو بچی تو میت کی عصبات نسبی کو دی کہ جو کچہ اصحاب فروض سی بچتا ہی وہ لیتی ہین اور اگر اصحاب فروض اونمین نہوتی ہین تو
سب ترکہ عصبات نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچہ اصحاب فروض سی بچی میت کی آزاد کرنیوالیکو دی اگر میت بردہ آزاد ہو اور اگر
آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد کرنیوالیکی عصبونکو دی جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہہ بہی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائی زوجین کی کہ انپر رد نہین اور رد یہہ ہی
کہ جو کچہ بچی اصحاب فروض کی حصون معین سی تو پہر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکی کی دی اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی ورنہ عتاقہ ہون
تو ذوی الارحام کو دی اور وہ بہی نہون تو مولی موالات کو دی اور صورۃ مولی موالاۃ کی یہہ ہی کہ ایک شخص لاوارثی نی کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہی وارث
ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرفسی اور اوسنی قبول کیا تو یہہ عقد ہماری نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی
اور اگر دوسرا شخص لاوارثہ تہا اور اوسنی بہی اسطرح کہا اور اوسنی قبول کیا تو آپسمین ایکدوسریکا وارث ہوگا اور وہ بہی نہون تو اوسکو دی کہ جسکی نسب کا
اقرار کیا میت نی غیر پر یعنی کہا کہ یہہ بیٹا میری باپکا ہی اور اوسطرح نسب اوسکا ثابت نہو سوای اسکی اقرار کی اور اگر وہ بہی نہو تو جسکی لیی تمام مال کی
وصیت کی ہو اوسکو دی اور وہ بہی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا رکہا جاوی اور اگر بیت المال بہی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کری
یعنی فقرا وغیرہ کو دی اور اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بہائی اخیافی اور بہائی اخیافی وہ ہی کہ ماں اوسکی
اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور ماں اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور
بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپکا چہٹا حصہ ہی اگر اوسکی ساتہہ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچی کی درجہکا ہو اور اگر یہہ دونون نہون اور اسکی ساتہہ بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی
درجہکی ہو تو چہٹا حصہ لیگا اور عصبہ بہی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اگرچہ نیچی کی ہو تو حاصل یہہ کہ پہلی صورت مین باپ نرا صاحب فرض ہی اور دوسری مین
صاحب فرض بہی ہی اور عصبہ بہی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونی باپکی تینون احوال مذکورہ مین مثل باپکی ہی اور باپ میت کی ہوتی ہوئی دادا محروم ہی اور بہائی اخیافی اور
بہن اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہی کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوی اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کی
اور ساتہہ اولاد بیٹی میت کی کی اور ساتہہ باپ دادا میت کی محروم ہین اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہی اگر میت کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہی اور
بیوی کا آٹہوان حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور ماں کا چہٹا حصہ ہی اگر اسکی ساتہہ اولاد میت کی
ہو یا اولاد بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سی ہون عام ہی کہ سگی ہون یا سوتیلی یا اخیافی اور اگر انمین سے
کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال مین سی اور جس صورت مین کہ ماں کی ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دی کہ تہائی باقی کی وارث ہو
اور اگر اس مسئلہ مین دادا بجای باپ کی ہو تو حصہ ماں کا تہائی سب ترکہ کا ہوگا کہ دادا اسمین بجای باپ کی نہین اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کی طرف کی ہو
یا ماں کی طرف کی چہٹا حصہ ہی کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجی مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قریب کی محروم ہوگی اور
جدات یعنی دادیاں اور نانیاں ماں کی ہوتی محروم ہوتی ہین اسیطرح جدات پدری باپ کی ہوتی ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادی کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا حصہ آدہا ہی اور
اگر دو یا زیادہ دو سی ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکی ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور بہائی کی ہوتی ہوئی عصبہ ہوتی ہی یعنی
اوسکا نسبت بہائی کی حصہ آدہا ہوگا اور اگر بیٹا اور بیٹیاں میت کی متعدد ہون تو تقسیم اونکی اسیطرح ہی کہ بیٹی کی دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی

اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سی تو دو تہائی ہی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کی ہوتی ہوئی پوتی کا چہٹا
حصہ ہی اور دو بیٹیون میت کی ہوتی ہوئی پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کی ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت مین باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیون
میت کی وہ پوتی عصبہ ہوگے اگرچہ پوتا پوتیکی درجی سی نیچی ہو پس حق عصوبت کا سب پوتیکو پہنچی گا اور وہ پوتا نیچی کی درجی کا ساقط ہوگا اور اگر پوتا
برابر کی درجی کا ہوگا تو تقسیم اونکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکی دو حصی اور پوتیکا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی
یا چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوئی محروم محض ہی بہر حال اور بیچ صورت نہوئی اولاد میت کی اور نہ ہوئی اولاد بیٹی میت کی
پڑوتی میت کی قائم مقام پوتیکی ہی سب باتون ذکر کی گئی مین اور اولاد پوتی کی پوتی کی ہوئی سی اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہوئی سی محروم ہین
اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین اخیافی بسبب ہوئی اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اولاد کی ہوئی سی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور
باپ اور دادا کی ہوئی سی بہی محروم ہوتی ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہوئی بیٹی کی اور نہوئی پوتی کی اور نہوئی پڑوتی کی سب حال مین
قائم مقام بیٹی کی ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دو سی زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہوئی سگی بہن کی یہی حکم رکہتی ہی اور عصبہ
ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوئی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ
ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کی ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنین سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگی کے ساقط ہوتی ہین اور
حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوئی ایک سگی بہن کی چہٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سی اور دو سگی بہنون کی ہوتی ہوئی سوتیلی بہن ساقط ہوتی
ہی مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہوئی ایک بہن یا دو بہنون سگی کی اور بیچ صورت نہوئی سگی بہن کی سوتیلی
بہن ساتہہ بہائی سوتیلی کی عصبہ ہوتی ہی اور حصہ درمیان اونکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑوتی وغیرہ
میت کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہین بہائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہوئی بیٹی اور پوتی کی اگرچہ نیچی
کی درجی کا ہو اور بسبب ہوئی باپ اور دادا کی **مسئلہ** عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسری
باپ اور دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کی
باپ کی اور چچا میت کی دادا کی اور بیٹی اور پوتی ان تینون چچاؤنکی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون اور مقدم اونمین بیٹی پہر پوتی اگرچہ نیچی کی درجی
کی ہون پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون پہر بہائی پہر بہتیجی اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہین کہ ایک
قسم اول مین سی ہوگا تو باقی تین قسمون کی لوگ بالکل محروم ہونگی اور اسیطرح بسبب ہوئی ایک کی قسم دوسری مین سی باقی دو قسمون کی لوگ
محروم ہونگی اور بسبب ہوئی ایک کی قسم تیسری مین سی چوتہی قسم کی لوگ محروم ہونگی اور بیچ ہر قسم کی ان قسمون مین سی قریب بعید سی اولی ہی یعنی
بسبب ہوئی قریب کی بعید کو کچہہ نہین پہنچی گا اور سگا سوتیلی سی اولی ہی اور پوتی میت کی چچا، دن کی چچاون باپ میت کی سی اولی ہین اور پوتی
باپ کی چچاؤنکی چچاؤن دادا کی سی اولی ہین **مسئلہ** ذوی الارحام کی چار قسم پر ہین اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑوتی کی
اگرچہ نیچی کی درجی کی ہون دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جد فاسد اوسکو کہتی ہین کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی
عورت داخل ہو مانند نانا میت کی اور باپ نانی یا دادی میت کی اور جدہ فاسدہ وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی جد فاسد آوی مانند نانا
کی مان کی اور دادی اور نانی کی باپ کی مان کی کہ یہہ ذوی الارحام سی ہین اور جد صحیح وہ ہی کہ بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کے
عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کی اگرچہ اوپر کی درجی کی ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہی کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی کی ساتہہ میت کی نہو

یا نانی دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور یہہ ذوالفروض سی ہین جب یکجا ذکر کی گئین اور تیسری قسم
ذوی الارحام سی اولاد سگی بہنون کی اور سوتیلی بہنون کی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بہائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بہائی اور سوتیلی بہائی
کی ہین چوتہی پہپیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور مامون اور خالائین ہین پس اگر ایک قسم اول سی یا اولاد کی سی
اگرچہ نیچی درجہ کا ہو موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم دوسری سی یہین لوگ قسم تیسری اور چوتہی کی
محروم ہونگی اور بسبب ہونی ایک کی قسم تیسری مین سی سب لوگ چوتہی قسم کی محروم ہونگی اور قریب بعید سی بیچ سب قسمونکی اولی ہین اور باقی
تفصیل اسکی فرائض مین دیکہنی چاہیی مسئلہ موانع ارث کی چار ہین یعنی ایسی وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردہ کا وارث
ہوتا ہی دوسرے قتل مانع ہی ارث سی وہ قتل کہ جس سی واجب ہوتا ہی قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہی کہ قتل کی پانچ قسمین ہین چنانچہ
برمحل بیان مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونمین سی چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہی اور کسیمین کفارہ اور دیتہ پس ان چارون
صورتون مین محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کری اور اگر اپنی مورث کو ازراہ قصاص کے یا حد یا دفع کرنیکی نفس اپنی سی مارے تو
اصلا محروم نہین ہوتا اور ایک قسم انمین قتل بالتسبب کہلاتی ہی اوس سی نہ قصاص لازم آتا ہی نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہی پس اوس قتل سی قاتل
نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبب یہہ ہی کہ کہودی ایک شخص کوا یا رکہی پتہر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہو جاوی اوس سی انسان اور اسیطرح قاتل
اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سی ہمارے نزدیک اور تیسری اختلاف دو دینونکا مانع ہی ارث سی یعنی نہ مسلمان کافر کا
وارث ہوتا ہی اور نہ کافر مسلمانکا اور چوتہی اختلاف دارین ہی یعنی ایک شخص دار الاسلام مین ہو اور ایک شخص دار الحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث
ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافرونکی لیی ہی اہل اسلام کی لیی نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتی ہون تو آپسمین ایک دوسریکا وارث ہوگا
مغنی الطالب ۞ سراجی ۞ شریفی ۞ بسیط ۞ مولانا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ
تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ۞
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مین نزدیکتر اور لائقتر ہون ساتہہ مسلمانون کی جانون انکی سی یعنی ہر چیز مین
امور دین و دنیا سی شفقت میری اونپر بہت ہی شفقت انکی سی اپنی جانون پر پس ہونین لائقتر ساتہہ ادا کرنی قرضون انکی کی پس جو شخص کہ مری اور
اوسپر ہو دین اور نہ چہوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سی ادا ہو سکی پس مجہپر ہی ادا کرنا اوسکی دین کا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ اوسکی وارثون
کی لیی ہی یعنی بعد ادا کرنی دین و وصیت اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی قرض یا عیال پس آوی میری پاس یعنی وکیل
یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور خبرگیری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چہوڑ جاوی مال
پس اوسکی وارثونکی لیی ہی اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی چیز بہار یعنی قرض و عیال پس وہ رجوع کرنیوالی ہی طرف میری نقل یہہ بخاری اور مسلم نی ف
ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر ہوتا قرض اور مال چہوڑ نہ گیا ہوتا تو حضرت اوسکی جنازیکی نماز نہ پڑہتی
اور آخر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹہیرایا کہ دین اوسکا اپنی ذمی کر لیتی اور نماز پڑہتی چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ باب الافلاس
والانظار کی پہلی فصل مین گذر سمجہا جاتا ہی اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم ۞ ح وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حصی میراث کی کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصی دار ونکو پہر جو کچہہ بچی پس
وہ واسطی اوس شخص کی ہی کہ بہت نزدیک ہو میت کا مرد نہین سی کہ اوسکو عصبہ کہتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ میں
کہ اونکو ذوی الفروض کہتی ہین اول اونکو دو ترکی مین سی پہر جو کچہہ بچی اوس سی تو عصبونکو اور عصبو نمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ
بعید عصبہ قریب کی ہوتی اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتدا باب مین تفصیل سی ہو چکا اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضی وارث
حاجب یعنی روکنی والی ہوتی ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض میں ہی اور بلفظ ذکر واسطے
تاکید کی اور احتراز کرنیکی خنثی سی ہی وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر ولا
الکافر المسلم متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمانکا اور اسمین اختلاف ہی کہ مسلمان کافر کا
وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور تو کہتی ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضی صحابہ اور تابعین نی کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا
یہی مذہب ہی اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمانکا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کی مسلمان
نہین وارث ہوتا اسکا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ جو کچہہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطی وارثون مسلمان اوسکی کی ہی ۱۲ وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ
قال مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری اور روایت انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف
مولی سی مراد یہان آزاد کرنیوالا ہی یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہی غلام آزاد کا اگر اسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کی کہ وہ وارث آزاد کرنیوالی کا
نہین ہوتا بعضون نی کہا کہ مولی سی مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نی کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نی
آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جیسکہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی اسیطرح بنی ہاشم کی غلام آزاد کیے ہوئی پر بہی زکوۃ
حرام ہی ۱۲ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منہم متفق علیہ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہانجا قوم کا اونہین مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بہانجا
وارث ہوتا ہی ماموں کا اور ذوی الارحام سی ہی اور نہین وارث ہوتی ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور احمد رح کی اور ذوی الارحام جب
وارث ہوتی ہین کہ نہون میت کی ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتدائی باب مین تفصیل سی ہو چکا ہی اور دلیل
پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی حنفیہ نی اوپر وارث ہونی ذوی الارحام کی ۱۲ طیبی ۱۲ ع ۱۲ ح ۱۲ وذکر حدیث عائشۃ انما الولاء
فی باب قبل باب السلم وسنذکر حدیث البراء الخالۃ بمنزلۃ الام فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ ان شاء اللہ تعالی
اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہی بیچ باب کی کہ پہلی باب السلم سی ہی اور ذکر کرینگی ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی الخالۃ بمنزلۃ
الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی اگر چاہی گا اللہ تعالی ف بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کی ہی میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتہہ بہن کی تو دو ثلث
بہن کو ملینگی اور ایک ثلث خالہ کو ۱۲ ع ۱۲ الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اہل ملتین شتی رواہ ابو داود وابن ماجۃ
ورواہ الترمذی عن جابر روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین وارث ہوتی
ہین درمیان دو دین والوں مختلف کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی ترمذی نی جابر سی ف یعنی نہ کافر مسلمانکا وارث ہوتا ہی اور نہ مسلمان کافر

کا ۲ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جو شخص کہ اپنی مورث کو مار ڈالی تو وہ اوسکی
میراث سی محروم ہی اور بیان مفصل اسکا ابتدای باب مین گذر چکا ہی ۲ح وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ
اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ ٹھہرایا واسطی جدہ کی چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب
اوسکو ماں نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سی اور جدہ سی مراد عام ہی نانی
ہو یا دادی ۲ح مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِیُّ صُلِّیَ عَلَیْهِ وَوُرِّثَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آواز کری لڑکا نماز پڑہی جاوی اوسپر اور وارث کیا جاوی نقل کی یہہ
ابن ماجہ اور دارمی نی ف مراد آواز سی علامت زندگی کی ہی یعنی اگر بچہ پیدا ہونیکی وقت آدہے سے زیادہ نکلا اور اوسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئے
خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پہر مرگیا تو اوسپر نماز جنازہ بہی پڑہی اور اوسکو وارث بہی ٹہیراوی اور اوسکا ورثہ بہی بانٹی پس اگر مری ایک
شخص اور وارث اوسکا پیٹ مین ہی تو رکہہ چھوڑی جاوی اوسکی میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکی وارثون کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث
لینگے ۲ح وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ
اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سی نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ سی اونہون نقل کی دادا کثیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
مولی قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور حلیف قوم کا اوس قوم مین سی ہی اور بہانجا قوم کا اوس قوم مین سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی ف مولی
قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی مین ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلی عادت تہی کہ آپس مین قسمان قسمین کرتی تہی اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہی اور
صلح تیری صلح میری ہی اور جنگ تیری جنگ میری ہی اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہہ حکم منسوخ ہوا ساتھہ آیۃ مواریث کی اور بہانجا
قوم کا الخ بیان اسکا بہی بیچ فائدہ حدیث انس کی گذر چکا ۲ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ
مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَةً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُکُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ
وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ یَرِثُ مَالَهٗ وَیَفُکُّ عَانَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ
یَعْقِلُ عَنْهُ وَیَرِثُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مقدام سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین لائق تر ہون ساتھہ ہر مومن کی جان
اوسکی سی پس جو شخص کہ چھوڑ جاوی قرض یا بچی یعنی عیال پس طرف میری ہی ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوی مال پس واسطی وارثون اوسکی کی ہی اور مین
کارساز اوسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہون اوسکی مال کا یعنی رکہتا ہون اوسکو بیت المال مین کیونکہ انبیا وارث نہین ہوتی کسیکے اور نہ کوئی انکا وارث ہوتا ہی
اور چھڑاتا ہون قیدی اوسکی کو یعنی اوسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تہا اور سبب اوسکی نفس اوسکا مقید و معذب تہا عالم برزخ مین تو کفیل ہو کر اوسکو چھڑاتا ہون عذاب سے اور ماموں وارث
اوس شخص کا ہی کہ نہین کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سی ہی وارث ہوتا ہی اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبہ نہین ہوتی وارث ہوتا ہی اوسکی مال کا اور
چھڑاتا ہی قیدی اوسکیکو اور ایک روایت مین ہی کہ مین وارث ہون اوسکا کہ نہین وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہون اوسکی طرف سی اور وارث ہوتا ہون اوسکا اور
ماموں وارث ہی اوسکا کہ نہین کوئی وارث اوسکا خون بہا بہرتا ہی اوسکی طرف سی اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نی ۲ح وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلٰثَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَهَا وَلَقِیْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت واثلہ بن اسقع سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیتی ہی عورت تین شخصون کی میراث اپنی آزاد کئی ہوئی کی

اور اپنی پائی ہوئی کی اور بچے اپنی کی کہ لعان ہوا ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف میراث آزاد کی ہوئی کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مر جاوے اور اوس بردہ کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہیں تو وہ عورۃ وارث اوسکی ہوتی ہے مانند مرد کی اور پائی ہوئی کی یعنی ایک عورۃ نے بچا پایا اوٹھا پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورۃ وارث ہوتی ہے بعد مرنے کی اور یہہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہے اور اور علما کا مذہب یہہ ہے کہ نہیں میراث ہے لاقط کی یعنی بچے کو اوٹھا اوٹھا نیوالا نہیں وارث ہوتا اسلیئے خاص کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنے والے کی ساتھ قول اپنے کی الولاء لمن اعتق پس شاید کہ یہہ حدیث منسوخ ہے اونکی نزدیک اور قاضی نے کہا کہ معنی آنکی یہہ ہین کہ مال اوسکا بیت المال کی لیے ہے اور یہہ عورۃ اولی اور احق ہے بہ نسبت اور مسلمانوں کی ساتھ اوسکی صرف کیا جاوے اوسپر وہ مال کہ چھوڑا ہے لڑکی نے اور لعان اوسکو کہتے ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کرے یا انکار کرے بچے پیدا ہونے کا کہ یہہ میرا نہیں اور آپسمین ایکدوسرے کو لعنت کرے چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچے کی پیدا ہونے مین لعان ہوئی اوس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ آپسمین ایکدوسرے کا وارث ہوتا ہے اسلیئے کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہے اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہے پس وہ آپسمین وارث بہی ہوتے ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہے ع ر ع

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل عاهر بحرة او امة فالولد ولد زنا لا يرث ولا يورث رواه الترمذي اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اونہون نے نقل کی اپنی دادے سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورۃ آزاد کی یا لونڈی کی پس جو لڑکا کہ پیدا ہوا اوس سے ولد الزنا ہوتا ہے نہ وارث ہوتا ہے اور نہ میراث لیجاتی ہے اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی لڑکا نہیں وارث ہوتا زنا کرنیوالے کا اور نہ اوسکی اقربا کا اسلیئے کہ ثبوت وراثت نسب کے ہوتی ہے اور نسب نہیں درمیان اوسکی اور درمیان زنا کرنیوالے کی اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہے اوس لڑکے کا اور نہ اقربا زنا کرنیوالے کی بخلاف ماں کی کہ وہ اوس لڑکی کی وارث ہوتی ہے اور لڑکا اوسکا ع

وعن عائشة ان مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم مات وترك شيئا ولم يدع حميما ولا ولدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوا ميراثه رجلا من اهل قريته رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے عائشہ سے کہ ایک غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتیدار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والوں مین سے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے ف چونکہ اوسنے کوئی وارث چھوڑا نہیں مال اوسکا واسطے بیت المال کی تہا اور مصرف بیت المال کی فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نے اوسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے اونکی کی اور حضرت کو وہ لینا نہ چاہئے اوسکی اسلیئے کہ نہ انبیا وارث کسیکی ہوتے ہین نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے ع

وعن بريدة قال مات رجل من خزاعة فاتي النبي صلى الله عليه وسلم بميراثه فقال التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم يجدوا له وارثا ولا ذا رحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوه الكبر من خزاعة رواه ابو داود وفي رواية له قال انظروا اكبر رجل من خزاعة اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطے اوسکی وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اوسکی بڑے کو خزاعہ مین سے نقل کی یہہ ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ مین سے یعنی اور دو اوسکو یہہ ف اسکی بہی تاویل وہی ہے جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اوسکا داخل بیت المال کی ہے تو آنحضرت نے مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑے کو اوس قبیلہ مین سے دیا کہ وہ بہی مصرف بیت المال اور باعتبار قبیلہ ہونیکی ورثہ اسکی حق ہے ع ح

وعن علي قال انكم تقرءون هذه الاية من بعد وصية توصون بها او دين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وان اعيان بني الام يتوارثون دون بني العلات الرجل يرث اخاه لابيه وامه دون اخيه لابيه رواه الترمذي وابن ماجة وفي رواية الدارمي قال الاخوة من الام يتوارثون دون بني العلات الى اخره اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا تحقیق تم پڑہتے ہو اس آیۃ کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے قرض کی پہلے وصیت کی اور حکم کیا حضرت نے کہ حقیقی بہائی وارث ہوتے ہین نہ سوتیلے یعنی باوجود ہونے حقیقی بہائیون کی سوتیلیون کو نہیں پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنی سگی بہائی کا نہ سوتیلے بہائی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کی مین یون ہے

کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بہائی کہ ماں میں بہی شریک ہون یعنی ماں اور باپ مین شریک ہون یعنی سگی بہائی وارث ہوتی ہین نہ بہائی کہ فقط باپ مین شریک ہون یعنی سوتیلی تا آخر حدیث کہ مذکور ہوئی **ف** پڑہتی ہو اس آیت کو الخ حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ میراث بعد جاری کرنی وصیت کی ہی کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنی دین میت کی ہی اور مراد حضرت علی کی یہہ ہی کہ تم اس آیۃ کو پڑہتی ہو یا معنی بہی اسکی سمجہتی ہو بیان اسکا یہہ ہی کہ آیۃ کریمہ مین وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائی دین کو مقدم رکہا اجراء وصیت پر پس یہ گمان نہ کرین لوگ درمیان آیۃ کی اور فعل آنحضرت کی منافات ہی بلکہ جانین کہ دین مقدم ہی حکم مین اگرچہ مؤخر ہی ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہی اوسکو سہل نہ جانین بلکہ اوسکی اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہی الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام کی ہی ۲ح ۲ع

وعن جابر قال جاءت امرأۃ سعد بن الربیع بابنتیہا من سعد بن الربیع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ہاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوہما معک یوم احد شہیدا وان عمہما اخذ مالہما ولم یدع لہما مالا ولا تنکحان الا ولہما مال قال یقضی اللہ فی ذلک فنزلت آیۃ المیراث فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمہما فقال اعط لابنتی سعد الثلثین واعط امہما الثمن وما بقی فہو لک رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونون بیٹیون کو کہ سعد بن ربیع سے تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکی ساتہہ دن احد کی شہید اور تحقیق چچا انکی نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچا سعد کی بہائی نے لیلیا بسبب رسم جاہلیت کی کہ عورتون کو محروم کرتی تہی میراث سی اور نہ چہوڑا انکی لیے مال اور نکاح نہین کی جاتین یہہ مگر کہ ہو واسطے انکی مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکی یعنی صبر کرتا وحی آوی انکی مقدمہ مین پس اوتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو انکی چچا کی پاس اور فرمایا کہ دی سعد کی دو نو بیٹیونکو دو تہائی اور دی لڑکیونکی ماںکو آٹہوان حصہ اور جو کچہہ بچ رہی پس وہ واسطے تیری ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی مال کی چوبیس حصے کر کرین تقسیم

وعن ہزیل بن شرحبیل قال سئل ابو موسی عن ابنۃ وبنت ابن واخت فقال للبنت النصف وللاخت النصف وأت ابن مسعود فسیتابعنی فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابی موسی فقال لقد ضللت اذا وما انا من المہتدین اقضی فیہا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت فاتینا ابا موسی فاخبرناہ بقول ابن مسعود فقال لا تسئلونی ما دام ہذا الحبر فیکم رواہ البخاری

اور روایت ہی ہزیل بیٹی شرحبیل کی سی کہ کہا سوال کیی گئی ابوموسی اس مسئلہ سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مری یہہ یہہ وارث چہوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹی پس جواب دیا ابوموسی نے کہ بیٹی کو آدہا اور بہن کو آدہا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابوموسی نے پوچہنی والیکو کہ جا عبداللہ بن مسعود کی پاس یعنی اور پوچہہ اوس سی بہی یہہ مسئلہ پس مواقفت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگی پس سوال کیی گئی ابن مسعود اور خبر دی گئی ساتہہ جواب ابوموسی کی پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق مین گمراہ ہون اسوقت یعنی مین اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہون اور نہ ہون مین راہ پانیوالونسی حکم کرونگا مین اس مسئلہ مین موافق اوسکی کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہہ ہی بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چہٹا حصہ واسطی پورا کرنی دو تہائی کی یعنی حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے پایا تو چہٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دیئی اور جو باقی رہی پس واسطی بہن کی ہی یعنی بسبب

او سحدیث کی کہ کرو بہنونکو ساتھ بیٹیونکی عصبہ اور مذہب جمہور کا بہی یہی ہی پس آئی ہم ابوموسی کی پاس اور خبر دی ہمنی اونکو ساتھ کہنی ابن مسعود
کی پس کہا ابوموسی نی کہ نہ پوچہا کرو مجہسی جب تک کہ یہہ عالم ہی بیچ تمہاری یعنی ابن مسعود نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی چہہ حصی کرکریون بانٹ
میت مسئلہ بکی وعن عمران بن حصين قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان ابن ابني مات
بنت بنت الابن اخت
فما لي من ميراثه قال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس آخر فلما ولى دعاه قال ان السدس الآخر طعمة لك
رواه احمد والترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مرگیا پس کیا پہنچتا ہی مجہکو میراث اوسکی سی فرمایا واسطی تیری ہی چہٹا حصہ پس جب پہرا وہ بلایا اوسکو حضرت نی اور فرمایا واسطی تیری
ہی چہٹا حصہ اور پس جب پیٹہ پہیری بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چہٹا حصہ اخیر کا رزق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور کہا
ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف رزق ہی یعنی دوسرا چہٹا حصہ بطریق عصبیت کی تجہی پہنچا اور پہلا بطریق فرضیت کی اور تہائی حصہ ایکبارگی
ہی اوسی نہ دیا تا وہ یہہ گمان نکری کہ فرض تہائی ہی اور صورت اس مسئلہ کی یہہ ہی کہ ایک شخص مرا چہوڑ کر دو بیٹیان اور یہہ دادا کہ سائل ہی پس
اسکی مال مین سی اوسکی دو بیٹیون کو تو دو تہائی پہنچا اور باقی رہا تہائی اوسمین سی چہٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کی پہنچا اور چہٹا بطریق عصبیت
ع ہ میت مسئلہ خالہ وعن قبيصة بن ذؤيب قال جاءت الجدة الى ابي بكر تسأله ميراثها فقال لها ما لك
بنت بنت جدہ
في كتاب الله شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى اسأل الناس فسأل فقال
المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال ابو بكر هل معك غيرك فقام
محمد بن مسلمة مثل ما قال المغيرة فانفذه لها ابو بكر ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر تسأله ميراثها فقال هو ذلك السدس
فان اجتمعتما فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها رواه مالك واحمد والترمذي وابو داود والدارمي وابن ماجة
اور روایت ہی قبیصہ بیٹی ذویب کی سی کہ کہا آئی جدہ پاس ابی بکر صدیق کی اس حالمین کہ مانگتی تہی اونسی میراث اپنی پس کہا واسطی اوسکی نہین واسطی تیری
بیچ کتاب اللہ کی کچہہ اور نہین واسطی تیری بیچ سنت یعنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ یعنی جو حدیثین کہ مجہی یاد ہین اونمین یہہ حکم
نہین پاتا پس پہرجا یہانتک کہ پوچہون لوگونسی یعنی علماء صحابہ سی شاید کہ اونمین کوئی جانتا ہو یہہ حکم پہر پوچہا ابوبکر نی لوگونسی پس کہا مغیرہ بن شعبہ
نی کہ حاضر ہوا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس دلوایا جدہ کو چہٹا حصہ پس کہا ابوبکر رض نی مغیرہ کو کیا ہی ساتھ تیری کوئی سوا تیری کہ یہہ
او دیکہا ہو حضرت سی یعنی احتیاطا انہون نی یہہ پوچہا پس کہا محمد بن مسلمہ نی مانند اوسچیز کی کہ کہا تہا مغیرہ نی پس جاری کیا اوس حکم کو واسطی اوس جدہ
کی حضرت ابوبکر نی پہر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر رض کی اس حالمین کہ طلب کرتی تہی اونسی میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نی وہی چہٹا حصہ ہی پس
اگر جمع ہو تم دونو پس وہ چہٹا مشترک ہی درمیان تم دونو کی اور جونسی کہ تنہا ہو ساتھ اس چہٹی حصہ کی پس وہ چہٹا حصہ اوسکی لیی ہو نقل کی
یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نی ف جدہ کہتی ہین دادی کو بہی اور نانی کو بہی پس حضرت ابوبکر رض کی پاس جو آئی
تہی نانی تہی اور حضرت عمر رض کی پاس جو آئی دادی تہی اوسی میت کی چنانچہ ایک روایت مین اسیطرح آیا ہی اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ میراث جدہ
کی چہٹا حصہ ہی خواہ ایک ہون یا کئی ہون پس حضرت صدیق نی حکم کیا چہٹی حصہ کا ایک جدہ کی لیی تنہا اسلیی کہ دوسری کا ہونا معلوم تہا اور حضرت عمر
کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا کہ دونون چہٹی حصہ مین شریک ہون ع وعن ابن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة
اطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي رواه الترمذي والدارمي والترمذي ضعفه

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا بیچ مسئلہ جدہ کی ساتہہ بیٹی اوسکی کی یہہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ تہی کہ دلوایا تہا اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہٹا حصہ ساتہہ بیٹی اوسکی کی اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کیا یہہ ترمذی اور دارمی نی اور ترمذی نی ضعیف کہا ہی اس حدیث کو ف
یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چہوڑ کر حضرت نی دادی کو چہٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹی ہونیکی کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہی کہ باوجود
ہونی باپ میت کی اوس میت کی دادیکو کچہہ نہین پہنچتا یعنی دادی پوتی کی مال سی محروم ہی ساتہہ اپنی بیٹی کی کہ باپ ہی میت کا اور اس حدیث پر علما
نی عمل ایسلیے نہین کیا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی نہین دلیل پکڑنیکی لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہہ کہ حضرت نے جدہ کو اس صورۃ مین ترکا
یعنی ازراہ احسان کی دلوایا نہ بطریق میراث کے ومولانا وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ
إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف اوسکی یہہ کہ وارث گردان یعنی میراث دی اشیم ضبابی کی عورت کو خون
بہا خاوندا وسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اشیم ضبابی حضرت کی حیات مین مارے گئے خطا اور
شرح سنہ مین لکہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطی مقتول کی اول پہر انتقال کرتی ہی اوس سی طرف وارثون مقتول کی مانند
تمام املاک اوسکی کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اتہی اور آیا ہی کہ امیر المومنین حضرت عمر رضہ فرماتی تہی کہ وارث نہین ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت سی
پس بیان کی اونکو آگی ضحاک نی یہہ حدیث طیبی ح وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ
فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی تمیم داری سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا
ہاتہہ پر ایک شخص مسلمان کی یعنی وہ مسلمان ہوا اس نو مسلم کا ہوتا ہی یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہی ساتہہ زندگی
اوسکی کی اور مرنی اوسکی کی یعنی مولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تہی پہر مسلمان
ہوئی نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار رہتی رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتی تہی اور کبہی ایک آیۃ صبح تک بار بار پڑہتی رہتی اور ایک رات
ناغہ ہوگئی اونسی تہجد اوسکی کفارہ مین برس روز تک نہ سوئی اور مسجد مین چراغ اول اونہون ہین نی روشن کیا تہا اور موالات سی آپسمین وارث ایک دوسری کا
ہوتی تہی ابتدا اسلام مین پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ وہ لائق تر ہی ساتہہ مدد کرنی اوسکی کی زندگی مین اور ساتہہ نماز پڑہنی کی
اوسپر بعد مرنی اوسکی کی ح طیبی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ایک شخص مرگیا اور نہ چہوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہی واسطی اوسکی
کوئی وارث عرض کیا صحابہ نی کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد
کو نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کی تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دی میراث
اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والونمین سی جہان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہی اور کہا شریح اور طاوس نی بحسب ظاہر اس حدیث کی کہ غلام آزاد وارث ہوتا
اپنی آزاد کرنیوالیکا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہوں نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا وارث ہوتا ہی ولا کا جو وارث ہوتا ہی مال کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث اسناد اسکی نہیں قوی ہی ف ولا کہتی ہین غلام آزاد کی مال کو یعنی مثلا بعد مرنی باپ کی جو غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کی غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکی مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھہ عصبہ کی یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا غلام آزاد کا پس نہیں وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہیں ہی عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتی ہین نہ عورتین حاصل یہہ کہ عورۃ وارث ولا کی نہیں ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کری یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کری تو اونکی ولا کی وارث ہوتی ہی ۱۲ ح ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان من میراث قسم فی الجاھلیۃ فھو علی قسمۃ الجاھلیۃ وما کان من میراث ادرکہ الاسلام فھو علی قسمۃ الاسلام رواہ ابن ماجۃ. روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹنی جاہلیت کی ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نی پس وہ اوپر بانٹنی اسلام کی ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسیکو زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کی لینی کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکی بانٹی جاوی گی تو بموجب حکم اسلام بانٹی جاویگی ۱۲ مولانا

وعن محمد بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب یقول عجبا للعمۃ تورث ولا ترث رواہ مالک اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اونہی سنا اپنی باپ سی کہ اکثر کہتی تہی کہ تہی حضرت عمر بن الخطاب فرماتی کہ تعجب ہی واسطی پہپہی کی کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بہتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بہتیجی کی نقل کی یہہ مالک نی ف یہہ تعجب ازراہ قیاس وعقل کی ہی اور جبکہ دیکھی طرف سچا آوری حکم کی اور طرف اسکی کہ حکمت اسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھہ تعجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پہپہی مرجاوی کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہی اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوی تو پہپہی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونی ذوی الارحام کی والا پہپہیان ذوی الارحام سی ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اونکی کہ وارث کرتی ہین ذوی الارحام کو بموجب تفصیل کی کہ مذکور ہی علم فرائض مین ۱۲ طیبی ۱۲ ح

وعن عمر قال تعلموا الفرائض وزاد ابن مسعود والطلاق والحج قال فانہ من دینکم رواہ الدارمی اور روایت ہی عمر رض سی فرمایا سیکہو احکام فرائض کی اور زیادہ کیا ابن مسعود نی یہہ کہ سیکہو احکام طلاق اور حج کو کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نی اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہاری سی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

باب الوصایا

باب بیچ بیان وصیتوں کی ف وصایا جمع وصیت کی ہی جیسا عطایا جمع عطیہ کی اور وصیت اسکو کہتی ہین کہ کوئی شخص کسی سی کہہ جاوی کہ میری مرنیکی بعد یوں کرنا اور کبھی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کی اور وصیت کرنی حالانی ظواہر کی نزدیک واجب ہی اور اورونکی نزدیک مستحب ہی نہ واجب اور پہلی نازل ہونی میراث کی وصیت واجب تہی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسلیے وصیت وارث کی لیے درست نہین اور لکہا ہی علمانی کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکہی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکی ادا کی کرجاوی اور لکہکر اوسپر گواہیان کروادی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطی اسکی ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکہتی ہو پہلے اور معاملہ سی یہہ لوگوں کی گذاری دو راتین مگر یہہ کہ وصیت اوسکی لکہی ہوا اوسکی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کوئی کسیکا حق رکہتا ہو اپنی ذمہ یا کچہہ معاملہ ہو لوگوں سی تو چاہیی کہ دو راتین گذرنی پاوین مگر اوسکی پاس وصیت نامہ لکہا رہی اور مراد دو سی زمانہ قلیل ہی اور گئی ہین علماء ظواہر طرف واجب ہونی وصیت کی بسبب اس حدیث کی اور نہین دلالت اسمین واجب ہونی پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکی پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جلدی کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکہکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کروا دیوی ۱۲ ح

وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت
یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا
قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ
تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امراتک متفق علیہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا مین اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار
کہ پہنچا مین کنارہ موت پر پس آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق واسطی میری مال ہی بہت اور
نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کرون مین ساتہہ تمام مال اپنی کی فرمایا کہ نہین کہا مینی پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین
کہا مینی پس آدہی مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مینی پس تہائی کی وصیت کرون فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثونکو
غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑ جاوی انکو مفلس محتاج مین کہ ہاتہہ پہیلاوینگی لوگونکی آگی کی لیی اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتہہ اوس خرچ کرنی
کی رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب پاجاویگا تو سبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاوی تو اوسکو طرف منہہ بیوی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہین
وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض مین سی یا ایسی وارثون مین سی کہ خوف انکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سواے بیٹی کی یہہ تاویل اسلیئی کہ
کہ وارث انکی بہت عصبات تہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثونکی حق مین اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ
جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سی زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز کہین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز کہین
جس میت کا کوئی وارث نہو تو یہی مذہب جمہور علما کا تو بہی کچہ زیادہ تہائی سی مین نہین جاری ہوگی اور جائز کہا ہی اسکو ابو حنیفہ اور علما اونکی نی اور اسحق نی اور احمد نی ایک
روایت مین اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی ناتیداروں سی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیوں سی سلوک کرنا افضل ہی
غیروں کی دینی سی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنی سے اپنی عیال پر ثواب پاجاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کری
رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہوجاتی ہی ہیوی کہ حظ دنیوی ہی اور نوالہ اوسکی منہہ مین دینا وقت خوشی کی عادۃ ہی اور وہ بہت دور ہی طاعت سے اور امور آخرۃ
سی اور باوجود اسکی حضرت نی خبر دی کہ اگر نوالہ دینی مین ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب ملتا ہی پس غیر اس حالت مین بطریق اولی ثواب ملیگا ۱۲ طیبی

الفصل الثانی فصل دوسری عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت
نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء بخیر فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصہ
حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا خبر پوچہنی کو میری آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین تہا بیمار
پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تو نی کہا مینی ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نی کہا مینی اپنی سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہی مینی اللہ کی راہ مین
فرمایا پس کیا چہوڑا تو نی واسطی اولاد اپنی کی کہا مینی وہ غنی ہین ساتہہ مال کی پس فرمایا وصیت کر دسوین حصہ کی پس ہمیشہ رہا مین کہ کم کرتا تہا اوسکو کہ فرماتی تہی
حضرت یہان تک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتہہ تہائی کی اور تہائی بہت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث رواہ ابو داود وابن ماجۃ وزاد
الترمذی الولد للفراش وللعاہر الحجر وحسابہم علی اللہ ویروی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیۃ لوارث
الا ان یشاء الورثۃ منقطع ہذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدارقطنی قال لا تجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ اپنی کی سال حجۃ الوداع مین کہ تحقیق اللہ تعالی نی دیا ہر صاحب

حق کو حق اوسکا پس نہیں وصیت واسطی وارث کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ترمذی نی کہ فرزند واسطی صاحب فراش کی ہی اور واسطی زنا
کرنی والی کی محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں وصیت واسطی وارث
کی مگر یہہ کہ چاہیں وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کی ہیں اور یہہ روایت دارقطنی کی یہہ الفاظ ہیں کہ فرمایا حضرت نی نہیں جائز ہوتی وصیت واسطی وارث
کی مگر یہہ کہ چاہیں وارث **ف** اللہ تعالی نی دیا الخ یعنی وارثونکی لیی اللہ تعالی نی حصہ معین فرمادیا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت
وصیت کی نہیں اگر میت وصیت کر بھی جاوی کسی وارث کی لیی کہ اور وارثونسی حصہ زیادہ دلایا جاوی تو شرعا اوسکا اعتبار نہیں مگر سب وارث
کہ بالغ ہوں اور وہ ایک وارث کی لیی زیادہ اوسکی حصہ سی دیں بموجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہیں اور پہلی اوترنی میراث کی وصیت اقربا کی لیی فرض
تھی پھر جب آیۃ میراث کی اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو کہتی ہیں کہا کہ بچھتی ہی نیچی اپنی خاوند کی مانند فرش کی اور مراد فرش سی یہاں
صاحب فرش ہی یعنی کوئی شخص کسی عورت سی زنا کری اور اوس سی بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کی خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا
یا صحبت کرنیوالا انسانہ شبہہ کی اور زانی کی لیی پتھر ہی یعنی وہ محروم ہی کہ نسب لڑکیکا اوس سی ثابت نہیں ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہیں پہنچیگی یا مراد پتھر سے
سنگسار کرنا ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکی کی جزا دیگا اس عبارت کو دوسری معنوں سی بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالونپر
حد قائم کرتی ہیں اور حساب اونکا عند اللہ تعالی پر ہی چاہی مواخذہ کری اور اگر چاہی بخشدی اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو اس سی کہ جو کوئی اور گناہ کری اور نہ قائم ہو
اوسپر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہی اگر چاہی بخشدی اوسکو اور چاہی عذاب کری طیبی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لہما النار
ثم قرأ ابوہریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار الی قولہ وذلک الفوز العظیم رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتی ہیں اللہ تعالی کی ساٹھ برس پھر آتی ہی اونکو موت یعنی علامت موت
کی پس ضرر پہنچاتی ہیں وصیت کرنی میں پس واجب ہوتی ہی اونکی لیی دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہ نی یہہ آیۃ میراث لینی پیچھی وصیت کے کہ وصیت کیا جاوی ساتھ اوسکی پیچھے قرض کی درحالیکہ نہ ضرر پہنچانیوالا ہو یہہ
آیۃ تا اس قول تک اور یہہ ہے مراد بڑی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** ضرر پہنچاتی ہیں یعنی وارثونکو بسبب وصیت کرنیکی
واسطی اجنبی کی زیادہ تہائی سی یا سپرد کر دیتی ہیں تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہنچی اور وارث کو کچھہ مال اونکی سی پس یہہ کرتی ہی اور اللہ کی حکم سی پھر جاتا ہوتا ہی کی
لائق عذاب دوزخ کی ہوتی ہیں پھر ابوہریرہ نی واسطی تائید اس حدیث کی اور بیان کرنی اوسکی کی یہہ آیۃ پڑھی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ
وصیت کرنی میں ضرر نہ پہنچاویں بسبب وصیت کرنیکی زیادہ تہائی سی الخ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی وصیۃ مات علی سبیل وسنۃ ومات علی تقی وشہادۃ ومات مغفورا لہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکی وصیت کی کچھہ مال دینی کی فقیر کو مرا اوپر راہ مستقیم کی اور طریقہ پسندیدہ
اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیوں اور شہیدوں میں ہوا اور مرا اس حالت میں کہ بخشش کی گئی اوسکی لیی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ہشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان
یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال حتی اسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ان ابی اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق
عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ سی یہہ کہ عاص بن وائل نی وصیت
کی یہہ کہ آزاد کیی جاوین میری طرف سی سو بردی پس آزاد کیی اوسکی بیٹی ہشام نی پچاس بردی پہر ارادہ کیا بیٹی اوسکی عمرو نی یہہ کہ آزاد کری اوسکی طرفسی پچاس
بردی باقی یعنی سو مین سی جو باقی رہی تہی پہر کہا عمرو نی یعنی اپنی دل مین کہ نہین آزاد کرونگا مین یہانتک کہ پوچہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کہ
اوسکی طرفسی آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہی یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میری نی یعنی عاص
نی وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیی جاوین اوسکی طرفسی سو بردی اور تحقیق ہشام نی کہ بہائی میرا ہی آزاد کیی اوسکی طرفسی پچاس بردی اور باقی رہی ہین اوسپر
یعنی مجہپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس بردی کیا پس آزاد کرون مین اوسکی طرفسی یعنی پچاس باقی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتی تم اوسکی طرفسی یا صدقہ دیتی اوسکی طرفسی یا حج کرتی اوسکی طرفسی پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف عاص
بن وائل نی پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکی دو بیٹی تہی ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہوئی تہی اور صحابہ مین سی تہی رضی اللہ
عنہم اور حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو یہہ ثواب اوسکا نہ پہنچا
پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کی لیی اور اوسکو چہٹکارا عذاب سی بسبب اسکی نہین ہوتا اور مسلمان کی لیی مفید ہی ۱۲ ح ۱۲ ع وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ
اِبْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کاٹی میراث اپنی وارث کی
کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی ف یعنی اللہ تعالی
نی جو مومنون سی وعدہ فرمایا ہی وارث ہونی بہشت کا اس آیہ مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنی وارث کو محروم کریگا میراث سی اللہ تعالی اوسکو دن قیامت
کی بہشت کی وراثت سی محروم رکہیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول دہلہ مین نجات پائی ہوؤنکی ساتہہ ۱۲ ح

کِتَابُ النِّکَاحِ

کتاب ہی بیچ بیان نکاح کی ف نکاح کی معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنی پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ اونمین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور
حنفیہ کی نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوۃ کی اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہوجاونگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور
فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرۃ
رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنی نکاح کی اور ثواب دیا جاتا ہی اگر نیت کری بچنی کی زنا سی اور بچہ ہونیکی اور
کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سی ابتک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سوای نکاح اور ایمان کی اور نکاح مکروہ
ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ نہ ملیگا برابر اپنی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کرسکونگا تو مکروہ ہی اور اگر یقین ہو ظلم کا تو اوسکا
تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہی اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلی نکاح کی اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کی اور مستحب ہی کہ نکاح باہم [illegible]
ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لی بیوی کو پہلی نکاح کی اور مستحب ہی کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کی اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور
زیادہ ہو خاوند سی خلق مین اور ادب مین اور ورع مین اور جمال مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب و قبول کی کہ دونو ساتہہ لفظ ماضی کی ہووین جیسی
عورت کہی کہ نفس اپنا تیری بیوی کر کی مین دیا اور مرد کہی قبول کیا یا مرد کہی کہ مینی تجہسی نکاح کیا اور عورت کہی قبول کیا یا ایجاب و قبول مین ایک ساتہہ لفظ
ماضی کی ہو جیسی عورۃ کہی کہ نکاح کر مجہسی اور مرد کہی نکاح کیا مینی یا عکس اسکا اور اگر کہی مرد کہ دیا تونی نفس اپنا یا قبول کیا تونی اور عورت کہی دیا یا قبول کیا
بغیر لفظ مینی کی تو بہی درست ہی اور اگر کہی آگی گواہونکی کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کی

اور اون الفاظ کی کہ موضوع ہین واسطی تملیک عین کی فی الحال مانند بیع و شرا اور ہبہ اور صدقہ او تملیک کے نہ ساتھہ اجارہ اور اعارہ اور اباحت
اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنے ہر ایک عاقدین مین سی لفظ دوسریکا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین
اور ہون دو نون گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونو گواہ معا لفظ عاقدین کی پس نہین صحیح ہونیکا نکاح اگر دونو گواہ سنین متفرق اور جائز ہی ہونا
دونو گواہونکا فاسق یا حد لگائی گئی قذف مین یا دونو اندہی ہون یا دونو بیٹی ہون عاقدین کی یا دو نو بیتی ہون ایک کی اون دو نون مین سے
اور اگر ایک باپ نی کسیکو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کردی پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنی ایک مرد کی اور باپ اوسکی کی تو جائز ہو گا اور
باپ کے بیٹہنے سے بھی سوا دو گواہون کی درست نہین ہی ح درمختار و ملتقی الابحر ف فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور رنبہ و لست ہونا گہر کا اور
کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری کرنی بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چہہ ہین عاجز ہونا طلب حلال
اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادا حقوق عورتونکی مین اور صبر کرنا عورۃ کی بداخلاقی پر اور اوٹہانا ایذا کا عورۃ سی اور باز رہنا بسبب
بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کی سی پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہون دونون
یعنی فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سی دین کی بات زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجاوی مثلا نکاح کی سی شہوۃ کم ہوتی ہی اور نکاح کرنی مین
خلل دینی یہہ ہے کہ صبر نہین ہو سکتی کا عورۃ کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہو گا اور خصلتین پسندیدہ عورتونکی
مین آٹھہ ہین دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور بہت ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب اس یہہ سب خصلتین
احیاء العلوم سی نقل کی گئی ہین مولانا عبد العزیز رح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل ہی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ جوانونکی جو کوئی طاقت رکہی تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر پس
چاہیے کہ نکاح کری پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈہانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورۃ پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکہتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سی اور جو شخص کہ طاقت رکہی
اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیے روزہ رکہنی پس تحقیق روزہ رکہنا اوسکی لیے خصی کرنا ہی یعنی جیسی خصی ہونی سی شہوۃ جاتی رہتی ہی ایسیہی روزی کی رکہنی سے جاتی رہتی ہی نقل کیا ہے
بخاری اور مسلم نے ف آدمی بعد بالغ ہونیکی جوان کہلاتا ہی اور حد جوانی کی امام شافعی کے نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک **وَعَنْ سَعْدِ**
بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتی اونکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کیا ہے اسکو بخاری اور مسلم نے ف تبتل کی معنی ہین انقطاع کرنا عورتونسی اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاری
کی ہان اچہا تہا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا تاکہ بہت نسل ہو اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت
اجازت تبتل کی دیتی تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتی تا احتیاج طرف عورتون کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتی عثمان کو تو ہم بہی تبتل کرتی
پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتی یہہ مبالغہ کہا یعنی اگر حضرت اونکو اذن دیتی تو ہم مبالغہ کرتی تبتل مین یہان تک کہ خصی ہو جاتی اور نہین ارادہ کیا ساتہہ اسکی حقیقۃ خصی ہونا
اسلیے کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نے کہا کہ سعد نے یہہ کہا بگمان اپنی کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان اونکا موافق واقع کی نہ تہا اسلیے خصی ہونا آدمی کے لیے حرام ہی چہوٹا ہو
یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کہایا جاتا ہی اوسکا خصی کرنا درست ہے چہوٹی عمر مین اور حرام ہی بڑی عمر مین اور امام شافعی
کے نزدیک بغیر نکاح کی رہنا افضل ہی ع ملا علی رح نی مرقات مین دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہین بہت سی دلیلین
امام ابو حنیفہ کی کہ اونکی نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نی تو جانورکے خصی کرنے مین

یہہ تفصیل لکہی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل مذکور کی لکہا ہی کہ خصی کرنا چارپایونکا جائز ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیجاتی ہی عورت بسبب چار چیزون کی بسبب مال اوسکی کی اور بسبب حسب اوسکی کے اور بسبب جمال اوسکی کی اور بسبب دین اوسکی کی پس مطلب یاب ہو ساتہہ دین والی کی خاک آلودہ ہون دونون ہاتہہ تیری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بسبب حسب اوسکی کی یعنی بسبب بزرگی اور شرف کی اوسکی ذات مین اور اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکی ہوتی ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سی کہ بیچ نسب فرزندونکی اوس سی شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ عادۃ لوگونکی یہہ ہی کہ عورتونکی نکاح کرنی مین رغبت کرتی ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی کی پس دیندار کو لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بد دعا ہی لیکن یہان دعای بد منظور نہین ہی بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنیکی بیچ طلب کرنی عورۃ دیندار کی **ح ع** **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا تمام متاع ہی اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹہانا قلیل ہی اور نفع ہی جاتا رہنی والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹہاتی ہین ساتہہ اوسکی دنیا مین عورت نیکبخت ہی اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرۃ پر **ع** **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء رکبن الابل صالح نساء قریش احناہ علی ولد فی صغرہ وارعاہ علی زوج فی ذات یدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتونسی اولاد پر بیچ چہوٹی عمر اونکی کی اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتونسی خاوند پر بیچ مال اوسکی کی کہ اونکی قبضہ مین ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکہتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین **ح ع** **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین چہوڑا مینی پیچہی اپنی کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسلیے کہ طبیعتین مردونکی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتونکی پس پڑتی ہین حرام مین اور سعی کرتی ہین قتال اور عداوت مین بسبب عورتونکی اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مردونکو دنیا مین اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکی حق مین فرمایا ہی حضرت نی حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہہ جو فرمایا کہ پیچہی میری اس سی معلوم ہوا کہ ظہور عورتونکی فتنہ کا بعد حضرت کی بہت ہوا حضرت کی زمانہ مین ایسا نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت مین غلبہ حق کا تہا اور بعد حضرت کی غلبہ باطل کا ہوا **ع** **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہتا ہی کس طرح عمل کرتی ہو پس بچو دنیا اور بچو عورتونسی پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ایسیہی دنیا دلون مین پیاری ہی اور آنکہون مین اچہی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیل کی ہو بیچ تصرف کرنیکی دنیا مین اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتی ہو یا معنی اسکی یہہ ہین کہ اللہ تعالی نی کیا ہی تمکو خلیفہ

اون لوگون کا کہ تہی پہلی قسمی پس باتہمو جوکچہہ اونکی پاس تہا مین دیکہتا ہی کیونکر عبرۃ پکڑتی ہو سا تہہ حال اونکی کی اور کیونکر تدبیر کرتی ہو اونکی حال مین اور بچو دنیا سی یعنی
دنیا کی مال وجاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب ہی اور ڈرو عورتونسی یعنی بسبب عورتونکی میل کرو ممنوع چیزونکی طرف اور اول فتنہ
بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جبکہ حضرت موسی علیہ السلام
بقصد جنگ جبارونکی ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کی اوتری تو قوم بلعم کی پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہماری نکالنی
اور قتل کرنیکی لیئی آئی ہین ہماری لیئی دعا کرو کہ یہاں سی پہر جاوین بلعم نی کہا کہ مین جو کچہہ جانتا ہون تم نہین جانتی ہو پیغمبر خدا ہین اور مومنون پر کیونکر بد دعا ئین
کرون اور اگر مین دعای بد کرون تو دنیا اور آخرۃ میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نی بہت الحاح و تکرار کی بلعم نی کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ
تعالی سی دیکہون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بغیر استخارہ کی کوئی کام نہ کرتا تہا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکہا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نی
اپنی قوم کی آگی یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکی لیئی تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا اور بلعم بقصد
بد دعا کی اپنی گدہی پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کی کہ قریب لشکر موسی کی تہا راہ مین کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹہاتا
تہا آخر الامر گدہا ساتہہ حکم الہی کی بولا کہ وای ای بلعم نہین دیکہتا ہی تو کہ کہان جاتا ہی اور ملائکہ میری آگی آن کر مجکو پہیرتی ہین بلعم نی گدہی کو چہوڑکر
پیادہ پا ہو کر پہاڑ پر چڑہا اور دعا کی جو کلمہ کہ بنی اسرائیل کی حق مین بابت نکالنی کا ارادہ کرتا تہا قدرۃ الہی سی بجای بنی اسرائیل کی نام قوم بلعم کا زبان سی نکلتا تہا قوم نی
کہا کہ ہمپر بد دعا کرتی ہو بلعم نی کہا کہ حق تعالی مجسی کہواتا ہی یہہ بغیر ارادہ میری کی بعد ازان زبان بلعم کی منہ سی نکل کر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرۃ میری
دونون برباد گئین اب ایک حیلہ کرنا چاہیی کہ اپنی عورتونکو آراستہ کرکر کچہہ چیزین اونکی ہاتہہ مین دیکر بہیجو بنی اسرائیل کی لشکر مین اون چیزونکی بیچنی کی حیلہ سی اور اونکو کہدو کہ
اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سی تمکو تم مین سی بلاوی تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بہی اونمین سی زنا مین مبتلا ہوگا تو ہم تمہاری سر ہو جاوینگی قوم بلعم نی ایسا ہی کیا جبکہ
عورتین اونکی لشکر بنی اسرائیل مین آئین تو ایک عورۃ تہی کہ نام اوسکا کستی بنت صور تہا وہ گذری آگی ایک سردار بنی اسرائیل کی کہ زمرم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ
اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتہہ اوسکا پکڑکر حضرت موسی علیہ السلام کی پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتی ہو حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا ہان
ہرگز اسکی پاس نجانا زمرم نی کہا اس امر مین مطیع تمہارا نہین ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ مین لیجاکر اوس سی زنا کیا حق تعالی نی اوسکی شامت سی لشکر بنی اسرائیل
پر بہیجی ایکساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئی فنحاص پوتا حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور وارو حضرت موسی کا تہا اس امر سی خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمرم کی خیمہ مین آیا اور
زمرم کو اور اوس عورت کو مار ڈالا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کی ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث مین فرمایا کہ اول فتنہ بنی
اسرائیل کا بسبب عورتونکی تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا اشعۃ اللمعات **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم في المرأۃ والدار والفرس متفق**
علیہ وفي رواية الشؤم في ثلثة في المرأة والمسكن والدابة اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحوست عورت مین اور گہر مین
اور گہوڑی مین ہوتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہی عورت مین اور مکان مین اور جانور مین ف شوم
ضد ہی یمن کی یعنی بی برکتی کہ اوسکو نحوست بہی کہتی ہین ہوتی ہی ان تین چیزون مین اور مراد نحوست سی کیا ہی بعضون نی تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہی کہ تنگ ہو اور
ہمسایی بری ہون اور نحوست عورت کی یہہ ہی کہ بہت ہو مہر اوسکا اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑی کی یہہ ہی کہ شوخ ہو اور مہتا ہو
قدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوی اوسپر اور بعضون نی کہا کہ مراد نحوست ہونی سی ان مین یہہ ہی کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا
کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہی یہہ تین چیزین قابل نحوست کی تہین جیسی ور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سی تو عین تہی یعنی نظر لگنا اور بعضون نی
کہا یہہ تعلیم ہی حضرت کی طرف سی امت کو کہ جسکی ایسی گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو

تو جدا کر دے اپنے سے کہ اوس گہر سے اوٹہہ جاوے اور طلاق دیدے اوس عورت کو اور بیچ ڈالے گہوڑے کو پس نہین ہے یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون
بد سا جو منع ہے بہہ اس قبیلہ سے نہین حاصل یہہ کہ لوگون مین جو مشہور ہے کہ یہہ مکان نامبارک ہوا یا قدم اس گہوڑے کا یا عورۃ کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد
نہین ہے وہ ع سوا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا
تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَ اور روایت ہے جابر سے کہا تہی ہم ساتہہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جہاد مین پس جبکہ پہری ہم ہوئے ہم نزدیک مدینہ کی کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین بیاہا ہوا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگے جاؤن
گہر مین فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا مینے ہان فرمایا کواری ہے وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہے کہا مینے کواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا
کیون نہ نکاح کیا تو نے کواری سے کہ کہیلتا تو اوس سے اور کہیلتی وہ تجہسے پس جب آئے ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنے کہ داخل ہون ہم اپنے گہرون مین فرمایا حضرت نے
ٹہہر جاؤ تاکہ داخل ہووین ہم رات کو یعنی وقت شام کی تاکنگہی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کی لیلے وہ عورۃ کہ غائب تہا
خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی آپسمین ایسے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہے اوسکا
دل کبہی متعلق ہوتا ہے ساتہہ پہلے خاوند کی اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہے دوسرے خاوند کو مانند اول کی بخلاف
کواری کی کہ اوسمین یہہ باتین نہین ہوتین اور اخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹہیرے رہو تا اونکو عورتین بنا و اور سنگار کرلین اور مستعد تمہاری صحبت
کرنیکی ہوین اگر کہا جاوے کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہے کہ سفر سے آدمی تو رات کو گہر مین نہ جاوے بلکہ دن مین فرمایا رات کو جاوین جواب اسکا یہہ ہے کہ منع اوس تقدیر پر
ہے کہ بغیر خبر کیے یکایک گہر مین چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسیکہ اوس مین تہا تو منع نہین ہے ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي
يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ پر مدد اونکی یعنی بمقتضای وعدے اپنے کی ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ کرتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور
دوسرا وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکہتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اوسکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجہے کما دیگا تو آزاد ہے اور وہ جو روپیا اوس سے لینا مقرر کیا
اوسکو بدل کتابت کہتے ہین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَ
خُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیغام
بہیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکی سے اور خلق اوسکی سے پس نکاح کرو اوس سے اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین
اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نے ف یہہ خطاب ہے اولیا عورتون کو کہ جب پیغام نکاح کا بہیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن
یا مانند انکی سے کوئی شخص دیندار اور اچہی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکروگے بلکہ نظر کروگے مال و جاہ پر جیسیکہ
عادۃ دنیاداروں کی ہے تو اکثر عورتین رہین گی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیوی ہونگے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرۃ اولیا
کو پس ہلاک کرین گے اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے واسطے امام
مالک کی کہ وہ کہتے ہین کہ رعایت کرین کفاءت مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریۃ اور نسب

صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوی مسلمان عورۃ کا کافر سی اور نہ نیکبخت کا فاسق سی اور نہ حرہ کا غلام سی اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سی اور نہ
سوداگر اور اور اچھی حرفہ والیکی بیٹی کا اوس سی کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پہر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتھہ نکاح کرنیکی غیر
کفو سی تو صحیح ہو جائیگا نکاح ۞ ع وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي
مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرو اوس عورۃ سی کہ دوست رکہنی والی ہو خاوند کو اور
بہت جننی والی ہو اس لیی کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہایت تمہاری کی اور امتون پر نقل کیی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف دو قیدین ذکر
کی گئین اسلیی لگائین کہ اگر عورۃ بہت جننی والی خاوند کو دوست نہ رکہتی ہو تو خاوند کو اوس سی رغبت نہین ہوتی اور دوست رکہنی والی اگر
بہت جننی نہو تو حاصل نہین ہوتا مطلوب کہ وہ کثرۃ امت کی ہی بسبب بہت ہونی بچونکی اور یہہ دونون صفتین اکثر کوارونمین انکی قرابت مین ہون
پائی جاتی ہین اسلیی کہ طبیعتین اقربا کی ایکسی کی دوسری مین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خو مین ایک دوسری کا شریک ہوتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی
نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور جننی والی سی اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیی کہ حاصل ہوتا ہی اس سی مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرۃ
امت کی اور احتمال ہی کہ مراد نکاح کرنی سی ساتھہ انکی یہہ ہی کہ جنمین یہہ صفتین پائی جاوین ثابت رہو اونکی نکاح پر واللہ اعلم ۞ ع طیبی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ
أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی سالم بیٹی عتبہ بیٹی عویم بیٹی ساعدہ انصاری کی سی نقل کی ہی باپ
یعنی سالم سی کہ اونہون نی نقل کی دادا عبد الرحمن کی سی یعنی عتبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتھہ کواریونکی اسلیی کہ وہ شیرین ہوتی ہین از
از روی منہ کی یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بدزبان اور فحش گو نہین ہوتین اور بہت بچی جننی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتھہ تہوڑی کی یعنی تہوڑی سی جماع پر
دینی اور جماع کرنی سی اپنی ہوتی ہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اوپر طریق ارسال کی ف کواری عورۃ کا رحم نطفہ اکثر قبول کر لیتا ہی اسلیی کہ حرارۃ اوس کی رحم کی
بہت ہوتی ہی لیکن ایسا بکو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الہی کی اور تہوڑی سی مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیی کہ اور خاوند کا کچہہ دیکہا نہین ہوتا ہی تو زیادہ
طلبی کرین ۞ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکہی ہم نی یعنی ایسی اچہی وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو واسطی دو محبت کرنیوالونکی مانند نکاح
ف یعنی جیسیکہ درمیان خاوند اور بیوی کی بسبب نکاح کی محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اسکی برابر کسیکو نہین دیکہا ۞ سوالا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری
یہہ کہ ملاقات کری اللہ سی پاک یعنی نجاست زنا سی اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیی کہ نکاح کری آزاد بیبیون سی ف اسلیی کہ آزاد بیبیان پاک و پاکیزہ ہوتی ہین بنسبت لونڈیون کی پس سرایت کرتی
ہی پاکیزگی انکی بسبب صحبت اور مخالطت انکی کی اور آزاد بیبیان ادب سکہاتی ہین اولاد کو اور لونڈیون مین یہہ بات نہین ہی وہ خود ذلیل و آوارہ ہوتی ہین یہہ بات ہی بنا بر اکثر کی ہی ۞ ع طیبی وَعَنْ
أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ
وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین حاصل ہوئی مومن کو
بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطی اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت سی ایسی بیوی کہ اگر حکم کری اوسکو فرمانبرداری کری اوسکی اور اگر دیکہی طرف اوسکی خوش کری اوسکو
اور اگر قسم دی اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سی خیر خواہی کری اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ رکہی زنا اور فسق سی اور خیر خواہی کری بیچ
مال خاوند کی کہ ضائع نکری اور خیانت نکری اوسمین نقل کین ابن ماجہ نی یہہ تینون حدیثین ف تقوی کہتے ہین احکام الہی کے ۞

بھلا اسیکو اور بھی کو ممنوعات سی آور فرمانبرداری کری یعنی اور یہہ جو ہین کہ نہین گناہ ہی وہین اسلئی کہ وارد ہوا ہی کہ نہین طاعت چاہیی مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی اور خوش کری اوسکو ساتہہ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کی اور اگر قسم دی اوسکو بیچ ایک امر کی کہ وہ عورۃ اوسکی کرنی یا نکرنی کو مکروہ جانتی ہو اور یہہ چاہتا ہو اوسکی کرنی یا نکرنیکو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کری یعنی بحسب مرضی اور قسم دینی اوسکی کی اسکو کری یا ترک کری ج **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکاح کیا بندی نی پس تحقیق پورا کیا آدہا دین اپنا پس چاہیی کہ تقوی کری اللہ سی بیچ آدہی باقی کی **ف** یعنی اکثر فساد دین میں بسبب ستر اور پیٹ کی ہوتا ہی پس جب بسبب نکاح کی فساد ستر کیسی خلاصی پائی چاہیی کہ بیچ دفع کرنی فساد پیٹ کی تقوی کری تا اسلوبی دین کی پوری حاصل ہو ج **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی برکت والا نکاح وہ ہی کہ آسان ہو محنت میں نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** مراد آسان ہونی محنت سی یہہ ہی کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگی بلکہ جو کچہہ ملی اوسپر راضی رہی ج

باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات

یہ باب ہی بیچ بیان نظر کرنی کی طرف مخطوبہ کی یعنی جس سی پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان اوس چیز کی کہ واجب ہی چہپانا اوسکا یعنی ذکر پردی اور ستر کا ہی **ف** جائز ہی دیکہنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنی سی نزدیک ہمارے ہی اور امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علماء کی خواہ مخطوبہ اذن دی یا نہ دی اور امام مالک کی نزدیک جائز ہی دیکہنا مخطوبہ کو ساتہہ اذن اوسکی کی اور ایک روایت مین اونسی ممنوع ہی دیکہنا مطلق اور اگر بہیجی ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہی ج

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ مین ارادہ رکہتا ہون نکاح کرنی ایک عورت کا انصار مین سی فرمایا دیکہلی تو طرف اوسکی اسواسطی کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکہون مین کچہہ خلل ہوتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کچہہ خلل ہوتا ہی کہ نفرت کرتی ہی اوس سی طبیعت اور کہا نووی نی یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہین آنکہین انکی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذکر کردینا عیب کا واسطی خیرخواہی کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دیکہنا عورۃ کا پہلی بہیجنی پیغام نکاح کی اور اگر ممکن نہو دیکہنا تو مستحب یہہ ہی کہ بہیجی ایک عورت کو کہ دیکہکر حال اوسکا بیان کری اس سی اور مباح ہی اسکو دیکہنا اوسکی منہ اور ہتیلیوں کا فقط اسلئی کہ وہ اسکی حق مین ستر نہین ہی ج **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدن نہ لگاوی عورۃ عورۃ سی کہ نگاہ کر کر پہر بیان کری اوس عورۃ کا حال روبرو خاوند اپنی کی گویا کہ دیکہتا ہی خاوند اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی عورت بدن ننگا کرکر لگاوی بیچ بستر اور پہر جاوی نزدیک خاوند اپنی کی اور اوسکی بدن کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کری اس سی منع فرمایا اسلئی کہ خاوند کا دل پہر جاتا ہوگا اور اس سی فتنہ برپا ہوگا ج **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دیکہی مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکہی عورت طرف ستر عورت کی اور نہ جمع ہو مرد ساتہہ مرد کی ننگی ہوکر ایک کپڑی مین اور نہ جمع ہو عورت ساتہہ عورت کی ننگی ہوکر ایک کپڑی مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ستر مرد کا زیر ناف سی گہٹنی کی نیچی تک ہی اس ستر کو دیکہنا بی ضرورۃ درست نہین ہی مرد کو نہ عورت کو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکہنا اوسکا درست ہی اور سوائی اسکی مرد کا باقی بدن دیکہنا جائز ہی مرد کو بہی اور عورۃ کو بہی بشرطیکہ شہوۃ مین نہو شہوۃ

اور اگر امن نہو بالکل نہ دیکھی اوراسیطرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کی زیر ناف سی زانو تک ہی اجنبی عورت کو بھی عورت کا ستر دیکھنا درست نہیں اور ستر عورۃ کا چہرہ
بہ نسبت مرد اجنبی کی سارا بدن ہی مگر چہرہ اور دونو ہاتھہ اور دونو قدم ہو جب ایکبار روایت کی پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہی اگر امن ہو شہوت سے اور
اگر امن نہو شہوت سے تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت اور حاکم کو وقت حکم کی دیکھنا ان اعضا کا بہرحال جائز ہی اور نہیں جائز ہی
چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑہیا ہو کہ خواہش اوسیر نہیں آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہو اپنی نفس پر اور اوسکی نفس پر
تو جائز ہی چھونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس سے اوسکی صحبت کرنی حلال ہی تمام بدن دیکھنا درست ہی اور ستر عورۃ کا بہ نسبت محرم کی ناف
سی زانو تک ہی اور پیٹ اور پیٹھ پس اسکو دیکھنا اور چھونا اسکا درست نہیں اگرچہ امن ہو شہوۃ سی اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہیں بہ نسبت
محرم کی پس دیکھنا انکو درست ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اوراسیطرح مس کرنا بہی ان اعضا کا اسکو جائز ہی اگر امن ہو شہوۃ سی اور ستر غیر کی لونڈی کا بہی مانند ستر
محرمہ کی ہی پس اسکی دیکھنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنی اور مس کرنی محرمہ کی ہی اور مرد خوبصورت کا دیکھنا ساتھہ شہوۃ کی حرام ہی اور جائز ہی دیکھنا اور
ہاتھہ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنی یا نکاح کرنی کی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنی کی اجنبی سے
ہی اور خوجہ اور مخنث مانند مرد کی ہی اور دیکھنا عورت بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوۃ ہو یا بی شہوۃ اور جمع ہو مردانہ جمع ہونا مرد کا مرد کی ساتھہ ایک
کپڑی میں ننگی ہوکر اور جمع ہونا عورۃ کا ساتھہ عورۃ کی ننگی ہوکر اگرچہ بسبب عادت کی محل آفت نہیں لیکن باوجود اسکی حرام ہی اور مکروہ ۱۲ ع ملتقی
مولانا وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب الا ان يكون ناكحا او ذا محرم
رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیبہ کی مگر یہ کہ ہو نکاح
کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد رات گذارنی سی یہاں خلوت کرنی ہی تنہا ایک مکان میں مرد و عورت ثیب جمع ہوں رات ہو یا دن
اور ثیب کہتی ہیں اوس عورت کو کہ خاوند کرچکی ہو اور یہاں مراد ثیبہ عورۃ جوان ہی اور محرم سی مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بہ
علاقہ دودہ کی ہو ۱۲ ح وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والدخول على النساء فقال رجل
يا رسول الله أرأيت الحمو قال الحمو الموت متفق عليه اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بچو تم داخل ہونیسی عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیہ یا جبکہ ننگی کہلی بیٹھی ہوں پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ خبر دو مجکو داخل ہونی حمو کی عورتوں پر
فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حمو کہتی ہیں خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوند کی اور حمو موت ہی یعنی داخل ہونا اوسکا
مانند موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سی بہت برپا ہوتا ہی بسبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہیں اور وہ بہت داخل ہوتی ہیں اور خلا ملا رہتی
ہیں اور قادر ہونا انکو آسان ہوتا ہی سبب مخالطت کی اور یہہ کلمہ عرب میں مقام خوف والی میں بولتی ہیں جیسی کہتی ہیں شیر مرگ ہی اور سلطان آگ ہی یعنی
قرب انکا مانند موت اور آگ کی ہی یعنی پس چاہیی کہ بچی موت سی ۱۲ ع وعن جابر ان ام سلمة استأذنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الحجامة فامر ابا طيبة ان يحجمها قال حسبت انه كان اخاها من الرضاعة او غلاما لم يحتلم رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نی پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کہچوانی کی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کہینچی ام سلمہ کی کہا
جابر نی کہ گمان کرتا ہوں میں یہہ کہ ابو طیبہ بہائی تہی ام سلمہ کی دودہ شریکی یا لڑکا تہی نابالغ نقل کی یہہ مسلم نی ف کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہوں
الخ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کہچوانی کی ضروری تہی والا وقت ضرورت کی اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کہینچی اور فصد کہولی اور دوا اور
علاج کری یہی حکم کہی طرف تمام بدن عورت کی ۱۲ ع طیبی وعن جرير بن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجکو یہہ کہ پہیر دون نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی نظر کرنا ناگہان جائز ہی معذور ہی لیکن پہر دیکہتا
رہی بلکہ جلد سی نظر پہیر لی اور پہر دوبارہ نہ دیکہی اسلیی کہ پہلی نظر جبکہ نہو قصدا معاف ہی پہر اگر دیکہتا رہی گنہگار ہوتا ہی اور واجب ہی کہ فی الفور نظر پہیر لے چنانچہ
اسیمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ اور کسی غرض کی لیی مانند نکاح وغیرہ کی دیکہنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہو یا
کہہ مومنون کو نیچی کرین بینائیان اپنی ۱۲
فصد کہلاوی یا کچہہ اور ضرورۃ ہو دکہانیکی تو بدن بقدر ضرورت کی دکہاوی اور باقی بدن کپڑی سی چہپالی ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ
فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق عورت آتی ہی بیچ
صورۃ شیطان کی اور جاتی ہی بیچ صورۃ شیطان کی جب کسیکو تم مین سی خوش لگی ایک عورۃ پس آوی محبت اوسکی بیچ دل اوسکی کی پس چاہیی کہ قصد کری طرف عورۃ اپنی کی پس صحبت
کری اوس سی پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کر دیگا اوس چیز کو کہ اوسکی دل مین ہی یعنی خواہش اوسکی نقل کیا یہہ مسلم نی ف مشابہت دی عورت کو شیطان کو
ساتہہ وسوسہ ڈالنی اور گمراہ کرنی مین یعنی جیسی شیطان وسوسہ ڈالتا ہی دلین اور گمراہ کرتا ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہی اور اس سی
استنباط کیا جاتا ہی کہ لائق ہی عورۃ کو یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورت اور بناو کر کر نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکی کی
اور اس سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی اسلیی مرد کی یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکی لیی دن کو اگرچہ ہو بیوی مشغول اسی کام مین کہ نہ ممکن ہو ترک کرنا
اوسکا اسلیی کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوۃ پس ضرر کرتی ہی شہوۃ بسبب تاخیر کرنی جماع کی اوسکی بدن یا دین مین ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیغام دی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورۃ کی پس اگر سکی یہہ کہ نظر کری طرف
او چیز کی یعنی اعضا اوسکی کی کہ باعث ہو اوسکو طرف نکاح اوسکی کی وہ منہ اور ہاتھ ہین پس چاہیی کہ کری نقل کی یہہ داود نی ف دیکہہ لینا مخطوبہ کو یعنی جسکو
بہیجی پیغام نکاح کی مستحب اسلیی کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح کی اوسکی سبب سی زنا سی بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سی ہی اور یہہ جو وارد ہوا
کہ نکاح نہ کیجاوی عورت بسبب جمال اوسکی کی تو اس سی یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نہ کری بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین
کی نہ کری ع وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا
قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا ارادہ کیا مینی منگنی کا ایک عورۃ
سی پس کہا واسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا تو نی طرف اوس عورۃ کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق دیکہنا
لائق تر ہی ساتہہ اسکی کہ الفت ڈالی جاوی درمیان تمہاری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بعد
دیکہنی کی جو نکاح کریگا تو محبت و الفت ہوگی آپسمین اسلیی کہ جب نکاح بعد دیکہنی کی ہوتا ہی تو ندامت نہین ہوتی غالبا ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَأَتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ
ثُمَّ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک عورۃ کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کی پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بنا رہی تہین
خوشبو کی اسحال مین کہ اونکی پاس تہین عورتین پس خلوۃ کر دی عورتون نی حضرت کی لیی یعنی باہر چلی آئین اوسجگہہ سی پس پوری کی حضرت نی حاجت

اپنی یعنی صحبت کی بی بی سوده سی پہر فرمایا حضرت نی جو مرد کہ دیکہی کسی عورة کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیی کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اور صحبت کری
تا کہ منقطع ہو شہوة اوسکی اور جاتا رہی وسوسہ اوسکا اسلیی کہ تحقیق ساتہہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوس چیز کی کہ ساتہہ اوس عورت کی ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکی
نقل کی یہہ دارمی نی **ف** خوش لگنا اوس عورة کا حضرت کو بمقتضای طبیعت کی تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ؛ ح وَعَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن مسعودؓ کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ عورة ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردہ سی اچہا کر کہ دکہاتا ہی اوسکو شیطان مردونکی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** عورت ستر ہی یعنی پردہ مین
رہنا چاہیی عورة کو جیسی ستر کو پردہ مین رکہتی ہین اور لوگونکی سامنی ہونا اوسکو برا ہی جیسی کہولنا ستر کا برا ہی ؛ ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی علی کی ای علی نہ ڈال نظر پیچھی نظر کی یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑی عورة اجنبیہ پر
دوبارہ پہر نہ دیکہہ اوسکو اسلیی کہ جائز ہی واسطی تیری پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کی ہو اور جائز نہین تیری لیی نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابوداود اور دارمی نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ
أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت نکاح کر دی ایک تمہارا اپنی غلام کا اپنی لونڈی سی پس نہ دیکہی طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیی کہ وہ حرام ہو گئی اوسپر اور
ایک روایت مین ہی کہ پس نہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ نیچی ناف کی اور اوپر زانو کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کر دینی کا سبب
یہہ حکم ہوا تو غیر اپنی غلام کی ساتہہ نکاح کرنی مین بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈیکو بیاہ دی تو حرام ہی دیکہنا اوسکی ستر
بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کی ہی اور مذہب امام اعظم رح کا یہہ ہی کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کی حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کی ہو گئی
اور بیان اوسکی ستر کا ابی سعید کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا اور امام شافعی کی نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کی ہی دلیلین ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابون مین موجود
ہین سولانا ؛ ح وَعَنْ جَرْهَدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جرہد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہین جانا تو نی کہ تحقیق ران ستر ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** کتاب
اسد الغابۃ مین لکہا ہی کہ گذری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اونکی کہلی ہوئی تہی پس فرمایا حضرت نی کہ ڈہانک ران اپنی کہ
ران ستر ہی اور اسمین حجۃ ہی اونپر کہ جو کہتی ہین ران ستر نہین اور یہہ ایک روایت ہی امام مالک اور امام احمد سی ؛ ح ؛ ع وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی کی ای علی نہ کہول اپنی ران کو اور نہ دیکہہ طرف زندی کے ران
کے اور نہ مردی کی ران کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ زندہ اور مردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کی ؛ ح
وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ
عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی محمد بن جحش سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معمر پہ اسحالمین کہ دونون رانین اوسکی کہلی ہوئی تہین
فرمایا ای معمر ڈہانک اپنی رانون کو اسلیی کہ تحقیق رانین ستر ہین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ

إِلَىٰ أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم ننگی ہونیسی یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیئی کہ تحقیق ساتھہ تمہاری وہ ہین کہ نہین جدی ہوتی تمسی یعنی فرشتی نگہبانی کرنیوالی اور کراما کاتبین مگر وقت پائخانی کی اور اوس وقت کہ صحبت کری بیوی اپنی سی پس حیا کرو اونسی اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی ستر ڈہکا رکھو اور اچہی کام کرتی ہو اور بری اور لغویات باتونسی بچی رہو کہ یہہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکی کی ہین اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کہولنا ستر کا بغیر ضرورۃ کی مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذلک کی ؏ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةُ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ وہ اور میمونہ تہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ابن ام مکتوم کہ صحابی تہی نابینا پہر آئی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونون بیبیو نکو کہ پردہ کرو اوس سی ام سلمہ کہتی ہین پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندہا کہ نہین دیکہتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا پس اندہی ہو تم دونو کیا نہین دیکہتین تم دونو یعنی اگر وہ اندہا ہی تو تم دونو تو اندہی نہین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جیسی دیکہنا مرد کو عورۃ کا حرام ہی ویسیہی دیکہنا عورۃ کو مرد کا لیکن لکہا ہی علمانی کہ یہہ محمول ورع اور تقوی پر ہی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی عورۃ کو دیکہنا مرد کا اوپر ناف کی اور نیچی زانو کی اسلیئی کہ حضرت عائشہ سی منقول ہی کہ مین دیکہتی تہی حبشیونکو اس حال مین کہ وہ نیزہ بازی کررہی تہی اور یہہ دیکہنا سنہ نو ہجری مین تہا اون ایام مین حضرت عائشہ سولہ برس کی تہین اور حکم پردہ کا نزول ہوچکا تہا پس اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی عورتکو دیکہنا مرد کا سوای ستر مذکور کی اور پہلی صورت مین ہی کہ اس مین خوف فتنہ ہو والا بالکل نہ دیکہی مرد کو ؏ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی حکیم سی اور حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بن حیدہ سی کہ کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈہانک تو ستر اپنی کو مگر اپنی بی بی سی یا لونڈی سی کہا مینی یا رسول اللہ خبر دو مجکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وان سی یہہ ڈہانکی پس فرمایا اللہ تعالی لائق تر ہی کہ شرم کیجاوی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکہتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ واجب ہی ستر کا چہپانا خلوت مین بہی مگر بضرورت کہولنا جائز ہی اور یہہ جو ارپر کہا مگر اپنی بی بی سی الخ اس سی معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کردیتی ہین نظر کرنیکو طرف ستر کی جانبین سی ؏ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھہ عورت اجنبیہ کی مگر ہوتا ہی تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی شیطان اون دونوں کی ساتھہ ہوتا ہی جوش مین لاتا ہی اونکی شہوتکو یہانتک کہ ڈالتا ہی دونونکو زنا مین ؏ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ داخل ہو اون عورتونپر کہ اونکی خاوند غائب ہین اسلیئی کہ شیطان جاری ہوتا ہی ہر ایک تمہاری جگہہ جاری ہونی خون کی یعنی تصرف اور وسوسہ اوسکا سرایت کرتا ہی تمام رگ و پوست آدمی کی مین کہا

ہمنی اور آپ مین بہی جاری ہوتا ہی یا رسول اللہ فرمایا اور مجہہ مین بہی جاری ہوتا ہی ولیکن اللہ نی مدد کی ہی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی
ف جن عورتون پر کہ خاوند اونکی غائب ہون خاص اونکو اسلیئی فرمایا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنہ کا اونمین زیادہ ہی اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ
شیخ نی تو یہی کیا ہی جو مولانا نی ادا کیا اور ملا علی نی شرح مین یہہ کیا ہی مانند جاری ہونی خون کی درمیان تمہاری اسطرح کہ نہین دیکہتی ہو تم یعنی شیطان
مسلط ہی تم پر اسطرح کہ تم نہین دیکہتی جیسی خون تمہاری بدن مین جاری ہوتا ہی اور تم نہین دیکہتی قال ح دونو عبارتونکا ایک ہی ہی اور لفظ اسلم ساتہہ صیغہ ماضی
اور مضارع متکلم کی آیا ہی اور دونو تقدیرون پر ترجمہ مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہی کہ مسلمان ہو گیا ہی شیطان ا ح ع وعن انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی فاطمۃ بعبد قد وھبہ لھا وعلی فاطمۃ ثوب اذا قنعت بہ راسھا لم یبلغ رجلیھا واذا غطت بہ رجلیھا
لم یبلغ راسھا فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تلقی قال انہ لیس علیک باس انما ھو ابوک وغلامک رواہ ابوداود
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی حضرت فاطمہ کی پاس اسحال مین کہ اونکی پاس غلام تہا کہ بخشا تہا غلام حضرت نی فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر ایک کپڑا تہا
جسوقت کہ ڈہانکتین اوس سی سر اپنا تو نہ پہنچتا اونکی پاؤن تلک اور جسوقت کہ ڈہانکتین ساتہہ اوسکی پاؤن اپنی نہ پہنچتا اونکی سر تک پس جبکہ دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈہکنی مین بسبب حیا کی فرمایا تحقیق نہین ہی تجہہ پر مضائقہ سوا اسکی نہین کہ وہ یعنی جس سی تو حیا کرتی ہی باپ
تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس حدیث سی امام شافعی نی دلیل پکڑی ہی کہ عورۃ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک
غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کی مگر اوس قدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتی ہین کہ اس سی یہہ بات کہ تم کہتی ہو
نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہووے

الفصل الثالث

عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
عندھا وفی البیت مخنث فقال لعبد اللہ بن ابی امیۃ اخی ام سلمۃ یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک
علی ابنۃ غیلان فانھا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ھؤلاء علیکم متفق علیہ روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی اونکی پاس اور گہر مین ایک مخنث تہا پس کہا اوس نی واسطی عبد اللہ بن ابی امیہ کی کہ بہائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نی واسطی
تمہاری کل کو طائف پس تحقیق مین بتلاؤنگا تجہکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کی اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ نہ داخل ہوا کرین تمپر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مخنث ساتہہ زیر نون اور ساتہہ زبر نون کی ہی اور زبر فصیح تر ہی اور زیر مشہور تر اور مخنث
اوسکو کہتی ہین کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتون کی اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات اور سکنات مین جسکو یہان زنانا اور زنحا کہتی ہین اور یہہ مشابہ ہونا کبہی تو خلقی
ہوتا ہی پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبہی یہہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور موجب لعن حدیث شریف مین آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتون کو کہ
مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کری اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتی ہین عورتون کی اور پہلی جو مخنث امہات المؤمنین یعنی حضرت کی بیبیونکی پاس آتا تہا
سبب یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربہ سی ہی کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہی اور اوس سی عورتون پر
پردہ واجب نہین پس جب حضرت نی کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سی ہی منع فرمایا کہ یہہ مخنث عورتونکی پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بہی یہی ہی
اس مخنث کی کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کی الخ مراد اس سی بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہ کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب
آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو اون شکنونکی سری دونو پہلو سی دکہلائی دیتی معلوم ہوتی ہین چار ادہر سی اور چار ادہر سی پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ
آٹہہ کی مراد اوس سی یہی ہی کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن سری اون چار شکنون کی معلوم ہوتی ہین حاصل یہہ وہ بڑی فربہ ہی اور عرب مین فربہ عورۃ کی طرف
بہت میلان ہوتا ہی مردونکو اسلیئی اوس مخنث نی بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا

یا اطلع ۱۲ ع ۱۲ ح وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَخْذَهُ فَرَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا اوٹھایا مینی ایک بھاری پتھر پس اوس وقت مین چلتا تھا گرا میری بدن سے کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کھل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکھا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگا پس فرمایا مجکو لے اپنی اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہہ عام خطاب کیا سبکو نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہین نظر کی مینے یا کہا نہین دیکھا مینے ستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کے ایک ہی ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ نہ حضرت نے میرا ستر دیکھا اور نہ مینے حضرت کا اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہے کہ مرد و عورت آپس مین ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھین ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑے اوسکی طرف حسن ایک عورت کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیر لی اوس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی یہہ احمد نے ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دل مین بسبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی یہہ مزا بدلہ اوس تلخی کا ہے کہ صبر مین کہینچی ۱۲ ح وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حسن بصری سے بطریق ارسال کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکہنے والے کو اور اوسکو کہ دیکھا گیا طرف اوسکی یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو جو نظر کرے ایسی چیز کی طرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف اوسکی خواہ وہ عورت اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا اور کچھہ اور لعنت کرے اوسکو کہ جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جسنے ظاہر کیا اوسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کی قصدا و کہا یا ۱۲ ع

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِيذَانِ الْمَرْأَةِ

باب ہے ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورت کا متعلقہ نکاح مین ف ولی کہتے ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ اپنی لی اور یہان مراد وہ ہے کہ متولی امر نکاح کا ہے یعنی جسکو اختیار ہے عورت کا نکاح کرنیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہے اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہے اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اسکا باب الفرائض مین ہوچکا ہے اور اگر عصبات نہون تو ولایت ماں کو ہے پہر دادی کو اور قنیہ مین عکس اسکی ہے پہر ولایت بیٹی کو ہے پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر نانا کو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر ماں کی اولاد کو برابر ہے کہ مرد ہون یا عورت پہر انکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپہیونکو ولایت ہے پہر ماموونکو پہر خالاؤن کو پہر چچاؤنکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے انکی اولاد کو پہر مولا موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نائبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کردینی کی اور نہین تو نہین اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہے پس نہین ہے ولایت غلام کو اور نہ لڑکی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان کو بھی کافر پر ولایت نہین ہے مگر ساتہہ سبب عام کی جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۱۲ ح ۱۲ درمختار

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیجاوی عورت شوہر دیدہ بالغہ یہان تک کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوی عورت کنواری یعنی کنواری بالغہ یہان تک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ

کسطرح ہی اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکہتی ہی فرمایا کہ چپکی رہنی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایم کہتی ہین اوس
عورۃ کو کہ خاوند نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تہا وہ مرگیا یا طلاق دی اوسنی اور یہان ایم سی مراد ثیب بالغہ ہی اور ثیب کی نکاح
مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیی کہ ثیب امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی صریحا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف
باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنی اور اشارہ کرنیسی بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کی ہو اور ظاہر اسحدیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن عورۃ کی ولیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ ہی اسمین اتفاق رکہتی ہین
علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکی کی بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہو جائیگا اور دوسری باکرہ
صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق ہی علما کا کہ حاجت اوسکی اذن کی نہین ولی بغیر اوسکی اذن کی نکاح اوسکا کر دی سکتا ہی تیسری ثیب صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکی
اذن کی جائز ہی حنفیہ کی نزدیک نزدیک شافعیہ کی چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کی اور امام شافعی کی نزدیک
جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کی نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کی نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہہ حدیث محمول ہی
ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہی شافعی پر ع ح وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا
فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُہَا سُکُوْتُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِنُہَا اَبُوْہَا فِیْ نَفْسِہَا
وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہی ساتہہ
نفس اپنی کی اپنی ولی سی اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی بدا تہا اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی احتیاج نہین ہی اذن
صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہی سکوت اوسکا بسبب کثرۃ حیا اوسکی کی اور ایک روایت مین ہی فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ نفس اپنی کی ولی اپنی سی
اور لڑکی کواری طلب اذن کی کیجاوی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ہی ساتہہ
نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورۃ کواری طلب اذن کری اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنی اوسکی کی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی
نقل کی یہہ مسلم نی ف لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتہہ راضی ہونی کی یہان تک کہ نکاح کیجاوی مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف
باکرہ کی اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہی اور یہہ سب روایتین آپسمین قریب المعانی ہین ع ح وَعَنْ خَنْسَاءَ
بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاہَا زَوَّجَہَا وَہِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِہَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نِکَاحَ اَبِیْہَا اور روایت ہی خنسا بیٹی خذام کی سی یہہ کہ باپ اوسکا
نی نکاح کر دیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سی اور وہ تہی بالغہ پس نکروہ جانا اوسنی اوس عقد کو پہر آئی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح
کیا ہوا باپ اوسکی کا وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَہَا وَہِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَہِیَ بِنْتُ
تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُہَا مَعَہَا وَمَاتَ عَنْہَا وَہِیَ بِنْتُ ثَمَانِیْ عَشْرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ وہ
سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کی گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کی تہین اور کہلونی کہیلنی کی ساتہہ اونکی تہی اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدی ہوئی عائشہ سی اسحالمین
کہ عائشہ تہین اٹہارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نی ف سات برس کی تہین کہا نووی نی کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان

وہ مرگئی ہی کہ حضرت عائشہ کبھی او چھہ برس کی تھین پس اون روایتون مین تو اختصار کیا چھہ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو
وہی کہ لگی تھین اسمین یعنی ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کی اجماع ہی مسلمانونکا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ
ہیان اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکی اوس نکاح کی فسخ کرنیکا نزدیک بعضی عراقیین کی اور سوای باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین
جائز ہی منع کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کی اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اور ون نی کہ جائز ہی اور اولیا کو بھی نکاح کر دینا اوسکا
لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکی اور ابو یوسف نی کہا کہ اس صورت مین بھی اوسکو اختیار نہین ہی اور مراد کھلونونسی گڑیا ہین اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ حضرت نی دیکھا انکو اور انکار نکیا ان پر یعنی برا نہ جانا انکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیونکا اور مباح ہی لڑکیون کو کھیلنا گڑیون سی
اور لکھا ہی علمانی کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ لڑکیان گڑیون کی کھیلنی سی سیکھتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستگی اپنی گہر کی اور احتمال یہہ بھی ہی
کہ ہو یہہ قصہ ابتدای ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کی اور بعضون نی کہا کہ اون گڑیون کی صورتین نہ تہی ہوئی تہین جیسی تصویرین ہوتی ہین کہ جو
حرام ہین بلکہ ہوتی ہین چیتھڑون و پتھرون کی بنائین تہین ۱۲ ع ۱۲ طیبی ۱۲ ح ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف
یعنی نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کی ہمارے نزدیک یہہ غیر بالغہ او غیر عاقلہ کی حق مین ہی یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کی اور امام شافعی
اور امام احمد نی ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتھہ عقد کرنی ولی کی اور نہین ہوتا نکاح ساتھہ عبارت عورتونکی برابر ہی کہ عورۃ
اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نی کہ حمل کیا ہی اسکو جمہور نی اوپر نفی صحت کی اور ابو حنیفہ نی اوپر نفی کمال کی ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ
بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ نکاح کری اپنا بی اذن ولی اپنی کی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل ہی پس نکاح اوسکا باطل
ہی پہر اگر صحبت کی ساتھہ اوس عورۃ کی پس واسطی اوسکی ہی مہر بسبب فرج کی کہ فایدہ اوٹھایا مرد نی اوسکی سی پہر اگر اختلاف کرین اولیا پس بادشاہ ولی ہی اوسکا
کہ نہین ولی اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف پس نکاح اوسکا باطل ہی تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کی
لیے اور یہہ حدیث اور مانند اسکی معارض ہین اس حدیث کی الایم احق بنفسها من ولیها اسلیے حنفیہ اسمین تاویل کرتی ہین کہ مراد یہہ ہی کہ جو عورۃ غیر کفو سی نکاح
کری بغیر اذن ولی کی یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کی تو نکاح اونکا باطل ہی اور اس حدیث کی اوپر کی حدیث کی صحت مین کلام ہی اور حاصل
اخیر جملہ حدیث کا یہہ ہی کہ اولیا نی جب منع کیا نکاح کرنی سی تو وہ کالعدم ہوئی پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا اور الا نہین ہی ولایت بادشاہ کو ولی کی ہوتی
ع ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ
عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا زنا کرنیوالی ہین وہ عورتین کہ نکاح کرتی
ہین اپنا بی شاہدون کی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس سی معلوم ہوا کہ نکاح
بغیر گواہونکی نہین ہوتا اور یہی مذہب ہی اماموں کا اور یہی منقول ہی صحابہ اور تابعین سی ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورت کنواری بالغہ پوچھی جاوی بیچ نکاح اپنی کی پہر اگر
چپ رہی تو یہی اذن ہی اوسکا اور اگر انکار کیا پس نہیں جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی دارمی نی ابی موسی سی **وَعَنْ**
جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو غلام کہ نکاح کری بغیر اذن مالک اپنی کی پس وہ زانی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **ف** یعنی
مملوک کا بغیر اذن مالک کی صحیح نہیں پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کی بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ
نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کی نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہی عقد صحیح ساتھہ اجازت دینی کی بعد اسکی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک نکاح ہو جاتا ہی لیکن نافذ یعنی
صحیح ہونا اوسکا موقوف ہی اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہو جاویگا مانند نکاح فضولی کی طرح طرح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی ابن عباس سی کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری یعنی اور تہی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کیا یہہ کہ باپ اوسکی نی نکاح کر دیا اوسکا اور وہ تہی ناراض پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی
اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکہے چاہے فسخ کر ڈالے اس سی معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرنا پہنچتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ رح کا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ
الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکاح کری عورت کسی عورت کا اور
نہ نکاح کری عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** نہ نکاح کری عورت الخ یہہ نہی تنزیہی ہی
ہماری نزدیک اسلیے کہ مستحب یہہ ہی کہ نکاح کری عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہیں تو قاضی اوسکا ولی ہی اور نہ نکاح کری عورت
کسی سی اپنا ہماری نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہونکی یا غیر کفو سی نکاح نکری اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہی کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کی نہ کری
اسلیے کہ زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہماری نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کی نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورت کو اپنی عقد
کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہیں ہی یعنی عبارت عورتونکی سی نکاح صحیح نہیں ہوتا نزدیک امام شافعی کی طرح مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ
فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سی کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
پیدا کیا جاوی بیچ اوسکی لڑکا پس چاہیی کہ اچہا رکہی نام اوسکا اور ادب نیک سکہاوی اوسکو یعنی تعلیم کری آداب احکام شریعت و معیشت کی کہ دنیا اور
آخرت میں مفید ہوں پہر جب بالغ ہو پس چاہیی کہ نکاح کر دی اوسکا پس اگر بالغ ہوا لڑکا یعنی اور رہا وہ فقیر اور نہ نکاح کری اوسکا یعنی باپ اور ہو وہ
قادر نکاح کر دینی پر پہر پہنچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کری یا مقدمات زنا کی پس سوای اسکی نہیں کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی **ف** اسلیے کہ اسمین قصور کیا
اوسنی اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور فرزند کی حکم میں لونڈی و غلام ہی اسیطرح **وَعَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرٰىةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب اور انس
بن مالک سی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا توریت میں لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہنچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کری وہ اوسکا

یعنی باوجود پانی کفو کی پہنچی وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوسپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ

یہ باب ہی بیچ بیان آشکارا کرنی نکاح کی اور بیان خطبہ نکاح کی یا بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کی **ف** آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھہ دف بجانیکی ہو اور دف بجانی مین علمانے اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقا اور بعضونکی نزدیک مباح ہی مطلقا اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسے عیدین اور وقت آنی مسافر کی اور وقت نکاح کی اور سوای انکی حرام ہی اور خطبہ ساتھہ پیش خ کی اور زیر ط کی دو نوطرح صحت کو پہنچا ہے علمانی زیر سی جو خطبہ ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سی یعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتی ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سے ہے اور قاموس مین لکھا ہی کہ خطبہ کہتی ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوای انکی کی اور مراد شرط سی وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح ۱۲ ح

ف یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کیی گئی بموجب مذہب شافعی کی ہین اور امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کی نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتی ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کی ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ ہی راگ گانی اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادیون اور سیطرحسی نہین مضائقہ ہی گانی اور بجانی دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ یہہ مکروہ ہین ہماری علماکی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف اور امام محمد کی اور نہین جائز سننا ہی راگ کا بھی عورۃ اجنبیہ سے اور راگ اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا وہ حرام ہی یعنی ایسی راگ مین بھی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہی آور نکاح کی بدعتون مین سی ہی ظاہر کرنا باجونکا اور مزامیر کا اور کہیل کی چیزونکا اور ظاہر کرنا کہیل کہیلنی والونکا یعنی تبلیدونکا اور ڈہانکنا گہر کی دیوار ونکا ساتھہ کپڑونکی واسطی زینت کی اور سواری کرنی گہوڑونکی آور پہرنا شہر مین بغیر حاجت کی فرمایا اللہ تعالی نی نہو تم مانند اون لوگون کی کہ نکلی اپنی گہرونسی اتراتی ہوئی اور واسطی دکہلانی لوگونکی یا اور نہین درست یہہ کہ بیچ نکلنی براتون کی گانیوالی اور گانی والیان پس تحقیق یہہ ہی بہت بیحیائی یا ہو ساتھہ دولہ کی ڈہول اور باجا اور ضایع کرنا مال کا ساتھہ جلانی بارود کی اور کاغذ کی یعنی آتش بازی اور یہہ کہ بیچ اوسکی جلوہ رو برو مردون کی پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرحسی ظاہر کرنی چیزین مرودنکی نکاح کی مجلس مین اور پہنانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور پہناؤ ور لگانا ساتھہ پگڑی دولہ کی یا قد دولہ کی پہر دینا اوسکو ساحر کی سیتین تاکہ سحر کری واسطی محبت خاوند جورو کی اور پہناتی چاندی کی بازوبند اور بہت تعریف کرنی خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیونکی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نی چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیجاوین ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین کی اور اسیطرحسی حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا ہی شادی اور غیر شادی دونون مین حرام ہین اور اسیطرحسی حرام ہی لگانا پگڑی کا دولہ کی سر اور رکہنا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرحسی پہرانا دولہ کا دولہن کے گرد ساتھ یا اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولہ کی سامنی اور باتین کرنا اون سی اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتون کا اور دبوانا انگوٹہا مرد کا ساتھہ دودہ کی عورۃ سی اور کہلانا شکر اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا نبات کا دولہن کے بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹھالی اپنی موہنہ سی اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کی یہہ باتین بدعتون کی نکاح مین حرام ہین واجب اور ضرور ہی بچنا انسی اسیطرح سی لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیف کی ہوئی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کری اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری رح نی اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سی نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین ایسی ہین کہ کفر ہی انمین سی بعضی چیزین بدعت ہین ایسی جو کوئی وہ رسوم بجالاوی علاقہ زوجیت کا درمیان مین اوٹھہ جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہو تا ہی

[illegible]

اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کی
کپڑی مین باندہ کر دولہ دولہن کی ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونی والا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور ایک
یہہ رسم ہی کہ مشکی تہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل مین کراپر لگاتی ہین یہہ رسم گبرونکی ہی اور ایک یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین
اور رسوائیان ہین اور ایک یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر مان اور بہن یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کی سر پر دستار رکہتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتونکی اور لعنت خدا کی ہی اوس عورة پر کہ مشابہ ہو ساتہہ
مردونکی اور ایک یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کی دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرونکی رسمون مین سے ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور
ایک یہہ رسم ہی کہ ڈلیان مصری کی عورة کی بدن پر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنی موہنہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان نبات چنا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہوتا ہی
اور یہہ گبرونکی رسمون سی ہی اور مشابہ ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور ایک یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی نار لاتی ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بیٹہا کر
اوسکی بالکل شرمگاہ اوسکی بانٹتی ہی اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی سب لعنت کی جاتی ہین اور ایک یہہ رسم ہی کہ گالیان فحش کی بناکر دیتی ہین
یہانتک کہ حقارة مسجد و محراب و منبر کی اون گالیون مین ہوتی ہی اور حقارة ان چیزونکی کفر ہی اور ایک یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن کی سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کفار سی ہی اور خوف کفر کا اسمین
اور ایک یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ عورة کی شربت سی دہوتی ہین اور عورة اوسمین پیشاب بہی کر دیتی ہی اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہی اور ایک اور
یہہ رسم ہی کہ کاجل مرد کی لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہی اور ایک یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین یا دف اور رباب اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور رواج
کا انکار کرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک راہ اور مذہب ہی کافر ہوتی ہین اور ایک یہہ رسم ہی کہ دولہ کی ہونی بند باندہتی
ہین یہہ بہی بالاتفاق حرام ہی اور ایک یہہ رسم ہی کہ کاغذ کی جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت بری ہی اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس
نام اللہ عزوجل کا ہی پس بنانیوالی اوسکی اور راضی ہونیوالی اوسکی دونو گرفتار عذاب قیامت ہوتی ہین اور ایک یہہ رسم ہی کہ پہول اور تامی کی پٹی دولہ کے
سر پر باندہتی ہین یہہ بدعت ہی بعضون نے لکہا ہی کہ یہہ گبرونکی رسمون سی ہی اور ایک یہہ رسم ہی کہ دولہ کی گلی مین ہانس چاندیکا اور بعضی لباس عورتونکا
پہناتی ہین یہہ بدعت سیئہ ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی هذه وقولی بالذی کنت تقولین رواه البخاری

روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفرا کی سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی یعنی ہماری گہر مین اوسوقت کہ لائی گئی مین خاوند کی گہر پس بیٹہی
بیٹہی میری بچہونی پر مانند بیٹہنی تیری کی یہہ نسبت میری یعنی جیسی تو میری بچہونی پر بیٹہا ہی اسیطرح حضرت بیٹہی یہہ خطاب کیا اوسکیطرف کہ جسنی روایت کی
حدیث اونسی کہ وہ خالد بن ذکوان ہین پس شروع کیا چہوکریونی کہ تہین ہماری قوم مین بجاتی دف کا اور بیان کرتی خوبیون اور شجاعت اونکا کہ ماری گئی
تہی ہماری باپونمین سی دن بدر کی ناگہان کہا ایک نی اون چہوکریون مین سی اور بیچ ہماری نبی ہین کہ جانتی ہین اوس چیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس فرمایا حضرت
نی کہ چہوڑ دی اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی نقل کی یہہ بخاری نی ف عفرا نام ہی معوذ کی مان کا اور معوذ شہدا بدر سی ہین اور
کشندہ ابوجہل لعین کی اور مراد چہوکریونسی بیٹیان انصار کی ہین کہ حد شہوة کو نہ پہنچی تہین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نی کہ اسمین
دلیل ہی اوپر جائز ہونی دف کی وقت نکاح اور زفاف کی اعلان کی لیی اور لاحق کیا ہی نکاح کی ساتہہ بعضے علمانی ختنہ کرنی کو
اور عیدین کو اور سفر سی آنیکو اور جمع احباب کو خوشی کی لیی یعنی انمین بہی جائز ہی مانند نکاح کی اور دف سی مراد وہ دف ہی

بغیر جہانج کی ہی اور جہانج دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تہی کہتی یعنی کر شہداء بدر کا کہ تین تہین ہی کر واوسکو منع حضرت نی اسلیی کیا کہ اسمین نسبت علم غیب کے حضرت کی طرف کی حضرت کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیی کہ غیب کوئی نہین جانتا سوائی اللہ کی مگر ہان جو کچھہ اللہ تعالی چاہتا ہی وہ معلوم کرو ادیتا ہی اپنی رسولونکو غیب کے باتون ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی پڑھنا شعر ونکا کہ نہوا ونمین فحش اور جہوٹ ٭ ع ٭

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زَفَّتْ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہالائی گئی بعد بیاہ کی ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار مین سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ہی ساتہہ تمہاری کہیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمین گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی انکو گانا نقل کیے یہہ بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نکاح کیا مجسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ مہینی شوال کی اور گہر مین لائی مجکو بیچ مہینی شوال کی یعنی تین برس کی بعد پس کون عورتون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کی مجسی نقل کی یہہ مسلم نی

ف اس سی معلوم ہوا کہ یہہ جو جہلا شوال کے مہینی مین نکاح کرنیکو نحس جانتی ہین یہہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہے اسمین نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسی یہان کی جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نی اونہین کا عقیدہ رد کرنی کی لیی کلام مذکور فرمایا ٭ ح ٭ ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائق ترین شرطون کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ حلال کین تمنی ساتہہ اوسکی شرمگاہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مراد شرط سی مہر ہی یا تمام حقوق بیویکی یعنی مہر بیبیون کی ادا کرو اور خرچ و کہانی پینی کی لیی اور مکان رہنی کی لیی اور اچہی طرح گذران کرو اونسی انکو شرط اسلیی کہا کہ چونکہ خاوند نی التزام کیا ہی ان چیزونکا اپنی پر گویا کہ شرط کی ہی ٭ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیغام بہیجی مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنی بہائی مسلمان کی تاکہ نکاح کر دی وہ یا چہوڑ دی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

ف یہہ پیغام بہیجنا منع اس صورت مین ہی کہ جب دونون راضی ہوگئی ہون اور مہر بہی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سی بغیر اذن اول کی کریگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ٭ ح ٭ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوال کری عورت یعنی کسی شخص سی طلاق دینی بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کری پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوی حق اوسکا اپنی لیی اور تاکہ نکاح کری اوسکے خاوند سی پس تحقیق واسطی اوسکی ہی جو مقدر کیا گیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکہتا ہی اور ایک عورت سی نکاح کیا چاہتا ہی وہ عورت کہتی ہی کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدی یا دو عورتین ایک شخص کی نکاح مین ہین ایک چاہتی ہی کہ دوسری کو طلاق دیدی خاوند اس سی منع فرمایا اسلیی کہ اپنی اپنی تقدیر ساتہہ ہی کیون اسکی حارج ہوتی ہی اور تاکہ نکاح کری یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کی ہی اور باعتبار معنی دوسری کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کری سوکن اور خاوند سی ٭ ح ٭ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہہ ہے کہ نکاح کر دی آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سے اس شرط پر کہ

نکاح کردی اس سی وہ دوسرا اپنی بیٹی کا اور نہو آپسمین کچھہ مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین نکاح
شغار اسلام مین **ف** شغار اسکو کہتی ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کری کسی سی باین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سی کردی اور نہ ہو دونو نکاحونمین
مہر بدل کرنا آپسمین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتی تہی اسلام مین منع کیا گیا اس سی اور اسطرح کا نکاح امام اعظم کی نزدیک ہوجاتا ہی اور لازم
آتا ہی مہر مثل دینا لیکن چاہیی نہین کرنا اور امام شافعی کی نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ مین مذکور ہین ۴ ع وَعَنْ عَلِيٍّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت علی سی
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا متعہ عورتونکی سی دن خیبر کی اور منع کیا کہانی گوشت گدہون کی سی جو گہرون مین رہتی ہین نقل کی یہہ بخاری نی
اور مسلم نی **ف** متعہ اسکو کہتی ہین کہ عورت سی نکاح کری اسطرح کہ فائدہ اوٹہاونگا تجسی اتنی دنون تک مثلاً مہینا بہرتک عوض اتنی روپون کی
پس یہہ ابتدا اسلام مین درست تہا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہی کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلی حلال تہا پیش از خیبر کی
پہر حرام ہوا دن خیبر کی پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کی بعد ازان حرام ہوا ابد الآباد کو اور نسخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سی ثابت ہی اور ذکر کیا گیا ہی بیچ حدیث ابن
عمر کی کہ متعہ کی اجازت ابتدای اسلام مین تہی اوسکی لیی جو مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اسکی کی پہر اجماع ہوا صحابہ کا اسپر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا
جاوی ساتہہ باطل ہونی اوسکی کی اور اجماع ہی سب علما کا اسکی حرام ہونی پر نہین خلاف کیا ہی اسمین کسی نی مگر ایک رافضیون نی اور ابن عباس سے جو مشہور ہی کہ
وہ اسکی اباحت کی قائل تہی ثابت ہوا ہی رجوع کرنا انکا اس سی اور ہدایہ مین جو امام مالک سی جواز متعہ کا نقل کیا ہی ابن ہمام نی لکہا ہی کہ نسبت کرنی
اسکی طرف مالک کی غلط ہی اور نووی نی شرح مسلم مین اس مسئلہ کو بہت طویل لکہا ہی اور یہی گدہی جو گہر مین رہتی ہین انکی گوشت کہانیسی منع فرمایا
وہ حرام ہی اور جنگل کی گدہی کا گوشت کہانا درست ہی جسکو گورخر کہتی ہین ۴ ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سال جنگ اوطاس کی متعہ مین تین دن پہر منع کیا اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اوطاس نام ایک جنگل کا ہی متعلقات ہوازن سی کہ تقسیم کی اسمین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کی ہی متصل اوس سی باین اعتبار اس اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکہ کی جیسا کہ اوپر
کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کیا گیا ۴ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلٰثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ
ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ عَظِيْمًا
ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ

روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا سکہلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تشہد پڑہنی نماز مین اور تشہد پڑہنی حاجت مین کہا عبداللہ بن مسعود نی تشہد نماز مین یہہ ہی عبادتین زبان کی واسطی اللہ کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بہی واسطہ اللہ کی ہین سلام ہی تجہپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اللہ کی اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطی اللہ کی مدد چاہتی ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ مانگتی ہین ہم ساتہہ اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی جسکو ہدایت کری اللہ یعنی توفیق دی ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کری اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی اور پڑہتی حضرت یہہ تین آیتین ایک آیۃ یہہ ہی ای لوگو جو ایمان لائی ڈرو اللہ سی حق ڈرنی اوسکی اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ڈرو اللہ سی ایسا اللہ کہ مانگتی ہو تم آپسمین اوسکی نام پاک اوسکی یعنی کہتی ہو مانگتی ہین تجہسی یہہ چیز واسطی اللہ کی اور ڈرو توڑنی ناتی کی سی تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیۃ یہہ ہی ای لوگو کہ ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطی تمہاری عمل تمہاری یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری اور جو کوئی فرمانبرداری کری اللہ کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور جامع ترمذی مین یہہ عبارۃ ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتونکو سفیان ثوری نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی بعد کہنی ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنی من شرور انفسنا کی ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نی بعد کہنی عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کری ساتہہ حاجت اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کری اور روایت کی شرح السنۃ مین ابن مسعود نی بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوای اوسکی یعنی بیان کرنی حاجت کی اسی عبارۃ مین النکاح وغیرہ بڑہادی ہی **ف** تشہد کی معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نی کہا کہ مراد تشہد سی یہان ایک عبارۃ ہی کہ اوسمین تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کی ہون اور تشہد پڑہنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کی خطبہ سنت ہی تمام عقود مین اور دوسری آیۃ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا مشکوۃ کی نسخون مین ہی شاید ابن مسعود کی مصحف مین اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنوا کی اور یہہ آیۃ ابتدای سورہ نساء مین ہی اور حصن حصین سی سمجہا جاتا ہی کہ ابوداود نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کی ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو نکاح باندہنی چاہی اول یہہ خطبہ پڑہی بعد ازان ایجاب قبول کرادی جسطرح کہ ابتدای کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہو اوسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتہہ کٹی ہوئی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** یعنی جیسی ہاتہہ کٹا ہوا بیفائدہ ہی کہ ہاتہہ والیکو اوس سی کچہہ فائدہ نہین اسیطرح سی نکاح بغیر خطبہ کی بیفائدہ ہی کہ خالی ہی خیر وبرکت سی ش ع ملا علی قاری نی لفظ خطبہ کا ساتہہ زیر خ کی ضبط کیا ہی اور معنی اوسکی لکہی ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفہ نی فرمایا کہ ہمنی اپنی استادون سی ساتہہ پیش خ کی سنا ہی اور ایسا ہی سمجہا جاتا ہی کلام حضرت شیخ رح کی سی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کام صاحب شان اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہہ حمد خدا کی پس وہ کام بی برکت ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ

وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدوں مین اور بجایا کرو وقت نکاح کی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی
ف ظاہر کرو یعنی ساتھہ گواہونکی پس امر واسطی وجوب کی ہوگا یا ظاہر کرو ساتھہ شہرت دینی کی پس امر استحباب کی لیی ہوگا اور مستحب ہی نکاح کرنا مسجد مین [illegible]
ہونا نکاح کا دن جمعہ کی اور نکاح کرنی سی مسجد مین اور دن جمعہ کی برکت حاصل ہوتی ہی ع وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی محمد بیٹی حاطب جمحی
کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام کی آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہی ف مراد آواز کرنی سی گانا ہی یا ذکر کرنا اور
مشہور کرنا نکاح کا لوگونمین اور غرض اس حدیث سی یہہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کی نکاح ہوتا ہی نہین اسلیی کہ نکاح دو گواہونکی سامنی بہی ہو جاتا ہی بلکہ مراد اس حدیث
سی رغبت دلانی ہی طرف ظاہر کرنی نکاح کی اور مشہور کرنی اوسکی کی اور حد مشہور کرنیکی اس سی معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسری مکانمین ظاہر ہو جاوے
دائرہ بجانی اور آواز کرنی سی معلوم ہو جاتا ہی اور یہہ حد نہین ہی ظاہر کرنیکی کہ محلونمین اور شہرونمین معلوم ہو ساتھہ بجانی نوبت اور اور باجونکی ؕ مولانا
من الشروح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ
أَلَا تُغَنِّيْنَ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نزدیک میری ایک لڑکی انصار
مین سی کہ نکاح کر دیا مینی اوسکا یعنی کسی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ کیا نہین گانیکو کہتی ہی تو اسلیی کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست
رکہتی ہی گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نی بیچ کتاب صحیح اپنی کی ف لڑکی حضرت عائشہ کی پاس یا تو انکی قرابتونمین کی تہی جیسیکہ آگی کی حدیث مین ہی
یا یتیمہ تہی کہ پرورش کی تہی انہون نی اور اصل کتاب مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفید ہی چہوٹی ہوئی ہی اسلیی کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا
اور عالمون نی اوسکی جگہہ ہی حاشیہ پر یہہ عبارۃ لکہدی ہی ابن حبان فی صحیحہ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ
الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ قَالَتْ لَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہ نی ایک عورۃ کا اپنی قرابتیون مین سی کہ تہی انصار مین سی پس آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور فرمایا کیا بہیجا تمنی لڑکیکو کہ بیاہی گئی خاوند کی پاس یعنی گہر کی لوگون نی کہا ہان فرمایا کیا بہیجا تمنی ساتہہ اوسکی اوسکو کہ گاوی کہا عائشہ نی کہ نہین پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق انصار ایک قوم ہی کہ اونمین میل ہی طرف گانیکی پس کاشکی بہیجتی تم ساتہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کہتا آئی ہم تمہاری
پاس آئی ہم تمہاری پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکہی ہمکو اور باقی اور سلامت رکہی تمکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اور بعد اسکی ہی ولولا الحنطۃ
السمراء لم تسمن عذاراکم یعنی اگر نہوتی گیہون سرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیان کواری تمہاری اور بعضون نی کہا کہ بعد اوسکی یہہ ہی ولولا العجوۃ السوداء ما کنا
بوادیکم یعنی اور اگر نہوتین کہجورین سیاہ نہ رہتی ہم بیچ مکانون تمہاری کی یعنی بہوک کی مارے کہین نکل جاتی یہہ گیت ہی کہ عرب مین شادیونمین گاتی ہین
ع مولانا وَعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا
مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی سمرہ سی
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورت کہ نکاح کر دین اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطی اول کی ہی اون دونون مین سی اور جو کوئی بیچی بیچنا دو ۵
آدمیونکی ہاتہہ پس وہ چیز بیچی گئی واسطی پہلی کی ہی اون دونون مین سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف نکاح کر دین دو ولی

نے دو شخصوں سے اسطرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اوسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورۃ واسطے اول کی ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کر دیا وہ اوسکی بیوی ہو گئی اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ وہ ولی ایک درجہ کے ہوں اور اگر ایک درجہ کے نہوں تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریب رکہتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجہ کے نکاح باندہیں معا یعنی ایک ہی وقت میں ایک ولی ایک سے نکاح باندہ دے اور دوسرا ولی ایک اور سے باندہ دے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق * ح * ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تہے ہم جہاد کرتے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تہیں ساتہہ ہمارے عورتیں یعنی بیبیاں اور لونڈیاں اور ہم خواہش اونکی رکہتے تہے پس کہا ہم نے کیا نہ خوجا ہو دیں ہم یعنی تاکہ چہٹکارا اوس شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہو نیسے پہر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تہا عورۃ بدلے کپڑے کی ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پہر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیۃ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزونسے کہ حلال کی ہیں اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہہ رخصت ابتدائے اسلام میں تہی پہر منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلی حدیثیں گذریں کہ اونسے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیۃ مذکورہ پڑہی اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ معتقد تہے مباح ہونے متعہ کی مانند ابن عباس کی لیکن ابن عباس کا پہرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود بہی شاید کہ پہرے ہوں اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہوں بسبب نہ پہنچنے نص کے اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا * وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى أَنَّهُ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى إِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ إِلَّا عَلٰٓى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام میں تہا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطے اوسکے اوس شہر میں شناسائی یعنی لوگونسے کہ پہچانا دے اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اوس مدت کی کہ جانتا کہ ٹہرونگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورۃ واسطے اوسکی اسباب اوسکی کی اور بکاتی واسطے اوسکی کہانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیوں اپنی کی یا اوپر لونڈیوں اپنی کی کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہے سوا ان دونوں کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا ہیں وہ حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکہتے ہیں اپنی ستر ونکو سوائے اپنی بیبیوں اور اپنی لونڈیونسے وہ ملامت نہیں کیے گئے ہیں اور جو کوئی سوائے اسکے ڈہونڈہے وہ تجاوز کرنیوالے ہیں یعنی حلال سے طرف حرام کی کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتی ہیں ستروں اپنی کی سب عورتوں کی شرمگاہوں سے مگر اپنی بیبیوں اور لونڈیونسے نہیں محافظت کرتے یعنی اونسے صحبت کرتے ہیں اور متعہ کی عورۃ بیوی نہیں ہوتی ہے واسطے نہونے توارث کی یعنی میراث کی آپسمیں اجماعا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہے بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنی کی تئیں چند روز کو پس نہیں داخل ہے وہ نیچے حکم کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ متعہ کی عورۃ نہیں ہے بیوی اوسکی پس واجب ہوا کہ نہ حلال ہو وہ اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتے ہیں قول ابن عباس کے پر اور ترک کرتے ہیں حضرت علی رضی مذہب کو کہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہیں پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہ کہہ اسطرح اے ابن عباس البتہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کی اور پلی ہوئی گدہوں کی گوشت سے * ع *

وعن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب وابي مسعود الانصاري في عرس واذا جوار يغنين فقلت اي صاحبي رسول الله صلى الله عليه وسلم واهل بدر يفعل هذا عندكم فقالا اجلس ان شئت فاسمع معنا وان شئت فاذهب فانه قد رخص لنا في اللهو عند العرس رواه النسائي اور روایت ہی عامر بن سعد سی کہ کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کی پس ناگہان کتنی ایک چھوکریان گاتی تہین پس کہا مینی ای دو صحابیو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بدر کی کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہاری یعنی گانا چھوکریون کا پس کہا دونو صحابیون نی بیٹہہ تو اگر چاہی تو ہمارے ساتہہ سن اور اگر چاہی تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطی ہماری بیچ گانیکی وقت شادیکی نقل کی یہہ نسائی نی ف اس سے معلوم ہوا کہ اوس زمانہ مین بہی مشہور حرمت اور کراہت اسکی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند انکی کی بعضونکو معلوم تہی اور بعضون کو نہین معلوم تہی واللہ اعلم ٭

باب المحرمات

یہہ باب ہی بیچ بیان اون عورتونکی کہ حرام ہین مرد پر ف جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی کہ اونکی نو قسمین ہین اول تو وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کی وہ مائین ہین اور بیٹیان اور بہنین اور پہپہیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان پس انسی نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤں سی مراد اوسکی مان ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور بیٹیون سی مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیان اور بہانجیان اگرچہ نیچی درجہ کی ہون اور پہپہیان بہی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپ کی پہپہیان اور دادونکی پہپہیان اور سگی مان کی پہپہیان اور دادیون کی اور نانیون کی پہپہیان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون سوا یہہ کہ پہپہی کی پہپہی اسکو دیکہین کہ اگر پہپہی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی وہ پہپہی ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی اخیافی ہی تو اسکی پہپہی نہین حرام ہو اور خالائین بہی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپونکی خالائین اور ماون کی خالائین اور خالا کی خالا کو دیکہین کہ اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریۃ کی یعنی سسرال کی علاقہ سی انکی چار فرقی ہین اول ساسین اور دادیا ساسین اور نانیا ساسین اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور دوسری بیٹیان بیوی کی اور بیٹیان بیوی کی اولاد کی اگرچہ نیچی درجہ مین ہون بشرطیکہ صحبت کی ہو بیوی سی برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش مین پاتی ہو اور ہمارے علمائی نہین قائم کیا ہی خلوت کو مقام صحبت کی بیچ حرام ہونی بیٹیون کی اور تیسری بہو اور پوتی بہو اور نواسی بہو اگرچہ نیچی کی درجہ مین ہو صحبت کی ہو اوسنی بیٹی وغیرہ نی یا نہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہی بیوی لی پالک کی اور چوتہی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون پس یہہ حرام ہین ہمیشہ کو نکاح بہی انسی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی یعنی سسرال کے سبب نکاح صحیح کی نہ فاسد کی پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سی تو نہین حرام ہوتی ہی اوسپر مان اوسکی نری عقد سی بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکی حلال ہو صحبت یا شبہہ سی ہو یا زنا کی ہو پس جسنی زنا کیا ساتہہ ایک عورت کی حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہو اور حرام ہوتی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت اوسپر جس نی زنا کیا زنا کرنیوالیکی باپ دادونپر اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور اسکی بیٹونپر اگرچہ نیچی کی درجی مین ہون اور اگر صحبت کی ایک عورۃ سی پس آگا پیچہا اوسکا ایک ہو گیا تو نہین حرام ہوتی اوسپر مان اوسکی اسلیے کہ یقین نہین ہی صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ حمل رہ جاوے اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت بسبب وطی کی ثابت ہوتی ہی بسبب چہونی اور بوسہ لینی کی اور نظر کرنیکی طرف فرج کی ساتہہ شہوۃ کی برابر ہی کہ ہو چہونا وغیرہ ساتہہ نکاح کی یا ملک کی یا فجور کی نزدیک ہماری اور لکہا علما ہماری نی کہ شبہہ اور غیر شبہہ اسمین برابر ہی اور مباشرۃ شہوۃ سی بمنزلہ بوسہ لینی کی ہی اور اسیطرح گلی لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتہہ شہوۃ کی اور اگر دیکہا ایک عورۃ نی طرف ستر مرد کی یا چہوا امرد کو ساتہہ شہوۃ کی

یا بوسہ لیا اوسکا ساتھہ شہوۃ کی متعلق ہوئی ساتھہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی ساتھہ نظر کرنیکی طرف تمام اعضاکی
مگر ساتھہ شہوۃ کی اور نہ ساتھہ چہونی تمام اعضاکی مگر شہوۃ سی بلاخلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کی ہی لکہا ہی علمانی کہ اگر دیکہا مردنی طرف فرج عورتکی
اسحالمین کہ وہ کہڑی ہی تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کی نظر نہین پڑتی ہی بلکہ پڑتی ہی اوپر طرف فرج داخل کی جبکہ بیٹہی ہو تکیہ
لگائی ہوئی اور اگر دیکہی طرف فرج عورۃ کی ساتھہ شہوت کی باریک پردیکی پیچہی یا شیشی کی پیچہی کہ معلوم ہوتی ہو اوسمین فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اور اگر
دیکہا آئینہ مین پس دیکہی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سی تو نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہین دیکہی اسنی فرج اوسکی بلکہ دیکہا عکس اوسکی فرج کا اور اگر
ہو عورۃ کنارہ حوض پر پاپل پر اور دیکہی مرد پانی مین پس دیکہی شہوۃ سی فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورۃ پانی مین پس دیکہی مرد فرج عورۃ
کی اور نظر کری شہوت سی تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر بیچ ثابت ہونی حرمت کی ساتھہ چہونیکی نہین ہی فرق اسمین کہ چہوئی قصدا یا بہول کر یا از راہ جبر کی یا از راہ
خطاکی یا سوتی مین پس اگر جگانی لگی اپنی بیوی کو جماع کرنیکی لیے پس پہنچ جاوی ہاتہہ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوسسے ہو پس چٹکی لی اوسکی ساتھہ شہوۃ کی بگمان اسکی کہ یہ مان
اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی ہمیشہ کو اگر چہوئی بال عورۃ کی ساتھہ شہوۃ کی وہ بال کہ متصل مین ساتھہ سر کی تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکی
ہوئی بالونکو چہوئی تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور ناطقی نی مطلق چہونیکو باعث حرمت لکہا ہی بغیر اس تفصیل کی اور اگر چہوئی ناخن عورت کی ساتھہ شہوۃ کی تو ثابت ہوتی
حرمت پہر چہونا جو دہ سبب کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چہونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کی کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونوں کی ہو تو اگر کپڑا ایسا سخت ہو کہ نہ پاوی
چہونیوالا حرارت چہوئی گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کہڑا ہو جاوی ستر مرد بسبب اسکی اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہنچی حرارت چہوئی گئی کی
چہونیوالیکی ہاتہہ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چہوئی موزہ کی نیچیکی جانب مگر ہو جبکہ چمڑا اوسکا موٹا ہوا اوسکو کہ نہ پاوی نرمی قدم کی تو اوسکی چہونی سی حرمت
نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوی مرد عورۃ کا اس حالمین کہ درمیان دونوں کی کپڑا ہو پس اگر پاوی ٹہنڈک دانتونکی یا ٹہنڈک ہونٹونکی تو وہ بوسہ لینا اور چہونا ہوا اور مدار اوپر کرنی
چہونی پر نہین ہی شرط واسطی ثابت ہونی حرمت کی یہانتک کہ کہا گیا ہی اگر پہیلاوی کوئی ہاتہہ اپنا طرف بیوی کی ساتھہ شہوۃ کی اور پڑ جاوی ہاتہہ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ
ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی اوسپر بیوی اوسکی اگرچہ اوٹہا لیوی ہاتہہ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی اوپر اسکے ہی کہ عورۃ نو برس کی مشتہاۃ ہی کم اس سے پس اگر جماع
کری صغیرہ غیر مشتہاۃ کو تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوی عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ سی نکل جاوی تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت حرمت کے
پس نہین نکلتی بسبب بڑہاپی کی اور صغیرہ اسیطرح نہین ہی اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کری چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کی بیوی سی تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت مصاہرۃ
کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکہا ہی علمانی کہ لڑکا کہ جماع کر سکتا ہی مانند اوسکی وہ ہی
کہ جماع کر سکی اور خواہش کری عورۃ کی اور حیا کری عورت مثل اوسکی سی اور شہوۃ معتبر ہے وقت چہونی اور نظر کرنیکی اور یہانتک کہ اگر پائی جاوین
یہہ دونو چیزین بغیر شہوۃ کی اور پہر شہوت ہو بعد چہوڑ دینی کی تو نہین متعلق ہوتی بسبب اسکی حرمت اور حد شہوۃ کی مردون مین یہہ ہی کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ
کہڑا ہو یعنی تندی ہو اگر پہلی سی کہڑا تہا وہ ہوا صحیح و علیہ الفتوی پس جبکہ کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونوں
رانون بیٹی اپنی کی پس نہین حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کہڑا ہو اور یہہ حد شہوت کی جب ہی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو
بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت کری دل اوسکا ساتھہ خواہش کرنیکی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلی اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلی
تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کٹی ہوئی کی شہوت کی یہہ ہی کہ خواہش ہو دلمین اور لذت حاصل ہو ساتھہ چہونی وغیرہ
کی اگر نہ تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہو اور ہو نا شہوۃ کا ایک کو دونوں مین سی کفایت کرتا ہی حرمت مین اور چہونی وغیرہ
سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ نہ منزل ہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت چہونی کی یا دیکہنی کی تو نہین ثابت ہوگی ساتھہ اوسکی

حرمت مصاہرۃ کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھہ منزل ہونی کی کہ یہہ چہونا باعث نہین ہوا ہی جماع کا اور اگر دیکہو مقعد عورۃ کی نہین ثابت ہوتی ساتہہ
اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کری عورۃ کی پیچہی سی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اسکی حرمت وہوالاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ سے
نہین ثابت ہوتی ساتہہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتہہ حرمت مصاہرۃ کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کردا دی جاویگی درمیان میان بیوی کی
اور اسیطرح اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری مان سی پہلی نکاح تیری کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور
تفریق کروا دیجاویگی دونون مین لیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کہ واجب ہوگا مہر معین اور ہدا اوست کرتی اس اقرار پر نہین شرط ہی یہانتک
کہ اگر رجوع کری اس سے اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانی اسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہونیکی بیوی اوسکی اوسپر اور
اگر کہی آدمی ایک عورت کو کہ یہہ مان میری ہی وہ وہ پلاتی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سی بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی آہین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سے
استحسانا اور اگر بوسہ لیا ایک عورۃ کا پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا یہہ شہوۃ سی تو بوسہ لینی مین فتوی
دیا جاوی ساتہہ ثابت ہونی حرمت کی جب تک کہ نہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوۃ کی اور چہونی اور نظر کرنی مین طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوے ساتہہ حرمت کے
مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتہہ شہوۃ کی اسلیے کہ اصل بوسہ لینی مین شہوۃ ہی بخلاف چہونی اور نظر کرنیکی اور یہہ جب ہی کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو
چہوا تہا تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اگر پکڑی چہاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور
اسیطرح اگر سوار ہوا ساتہہ عورۃ کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوی بخلاف اسکی کہ چڑہا عورت کی پیٹہہ پر اور گذرا ساتہہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورتین سچ جانینگی اسکو کہنے کو
اور قبول کیجاوی گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتہہ چہونی کی اور بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ کی اور قبول کیجاوی گواہی اوپر نفس چہونی اور بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ کی اسلیے
کہ شہوۃ ایسی چیز ہی کہ معلوم ہو جاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتہہ حرکت کرنی عضو کی اوس شخص سی کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتہہ اور علامتون کی اوس شخص سے
کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک نشتی الی نی بدن لگایا اپنا ساتہہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا
اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہو جاتی ہی مان اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نی اپنی ساس سے کہا اوسنی کہ جماع کیا مینی
اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نی از راہ ہنسی کی کہا تہا پس بعد اسکی اگر وہ کہی گا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا
اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کی مینی اس سے تو نہین حلال وہ اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ
مینی صحبت کی اس سے تو جائز ہی کی بیٹی کو کہ جہٹلاوی اوسکو اور صحبت کی اوس سے اگرچہ حرام کیا جاہی لونڈی میراث باپ اپنی کی تو جائز ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سے یہانتک کہ جانے یہہ کہ باپ نی
صحبت کی ہے ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنی کا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سے کسنے
توڑا بکر تیرا کہا اوسنی کہ تیری باپ نی اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہوئی وہ اوسنی اور نہین ہی مہر واسطی اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر
دعوی کیا ایک عورۃ نی یہہ کہ چہونا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوۃ سی تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کی قول کا ایک شخص نے
بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کی یا بوسہ لیا باپ نی اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کی اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نی ہونی
اوسکی کا ساتہہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند تو اوسکی واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر
اور پہر لی خاوند مہر اوس سی کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کی کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لی اور صحبت
کرنی مین پہر لی اگرچہ قصد کیا تہا ساتہہ صحبت کرنیکی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتی نکاح کیا ایک
شخص نی کسی کی لونڈی سی پہر لونڈی نی بوسہ لیا اپنی خاوند کی بیٹی کا پہلی دخول کی ساتہہ اسکی پس دعوی کیا خاوند نی کہ اسنی بوسہ

لیا شہوۃ سی اور چہیلایا اوسکو لونڈی کی مالک نی تو وہ جدی ہو جاویگی اپنی خاوند سی بسبب کہنی خاوند کی کہ اسنی بوسہ لیا شہوۃ سی اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا مہر
بسبب جہٹلانی مالک کی اوسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اوسنی کہ بوسہ لیا مینی اوسکا ساتہہ شہوۃ کی اور اگر کہا ایک عورۃ نی سنر داماد کا
لڑائی مین اوکہا کہ تہا یہہ بغیر شہوۃ کی تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرۃ کی اور دودہ پلانی کی بلکہ فاسد ہو جاتا ہی یہانتک
کہ اگر صحبت کی اوس سی خاوند نی پہلی تفریق کی از راہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہین واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورۃ سی یا چہوا اوسکو
وغیر ذلک پہر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کی لیئی اسلیئی کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سی ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہی ساتہہ جماع حرام
کی اور ساتہہ اوسچیز کی کہ ثابت ہوتی ہی اوس سی حرمت مصاہرۃ کی نہین مضایقہ ہی کہ نکاح کری مرد ایک عورۃ سی اور نکاح کری اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی
سی یا اوسکی ماں سی اگر لیٹا اپنی سر کو کپڑی مین اور جماع کیا عورۃ سی اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہین منع کرتا تہا پہنچنی حرارۃ کو طرف سر اوسکی کی تو حلال ہوگی عورۃ خاوند اول
پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ بسبب اوسکی حرارۃ نہین پہنچتی تہی تو نہین حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہی کہ حرام ہین بسبب دودہ پینی کی جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین بسبب
قرابۃ اور صہریۃ کی حرام ہوتی ہین بسبب علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگی آتا ہی اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیرخوارگی میں تو متعلق
ہوتی ہی ساتہہ اوسکی حرمت اور تہوڑی کی حد یہی کہ معلوم ہو پیٹ مین پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیرخوارگی کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک تیس مہینی مین اور صاحبین
کی نزدیک دو برس اگر دودہ پیا ہو تو فیکیا لڑکی نی بیچ عمر شیرخوارگی کی اندر پہر پیا بعد اوسکی عمر شیرخوارگی ہی مین تو وہ بہی دودہ پیا ہوا اسلیئی کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی
مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیرخوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ مدت شیرخوارگی کی بیچ مستحق ہونی
اجرۃ دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہی ساتہہ دو برس کی یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سی بعد دو برس کی اجرۃ دودہ پلانیکی اور باپ انکار
کری اوسکی دینی کا تو جبر کرنا نہین آتا اوسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمۃ جیسیکہ ثابت ہوتی ہی ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالی کی
جانب مین ویسیہی ثابت ہوتی ہی باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہی کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنی اوسکی کی یعنی خاوند دودہ پلانی والی کا
حرام ہین رضیع پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول انکی اور فروع انکی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی یہانتک کہ ماں رضاعی نی اگر بچہ جنا اوسکی باپ
رضاعی سی یا غیر اوسکی سی پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اسکی یا دودہ پلایا کسیکی لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی اوسکی سی پہلی اس دودہ
پلانی کی یا بعد اوسکی پس سب بہائی اور بہن ہین رضیع کی اور اولاد انکی بہتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن
اوسکی پہپہی اوسکی اور بہائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہی
حرمت مصاہرۃ کی دودہ پینی مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہی رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہی اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر
قیاس کر اور دونکو مگر دو مسئلونمین ایک تو یہہ کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بیٹی کی بہن سی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ درست ہی اسلیئی کہ اگر
نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سی ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سی نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کی علاقہ مین یہہ باتین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر نسب
مین بہی ایک بات ان دونوں باتون مین سی نہین پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکونمین اوسنی بچا جنا اور دونوں شریکون نی
دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونوں سی اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہی اور عورت سی تو جائز ہی ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح
کری دوسری کی بیٹی سی اسلیئی کہ اون باتون مین سی ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن کا اور دوسرا مسئلہ
یہہ ہی کہ نہین جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کری اپنی نسبی بہائی کی ماں سی اور یہہ جائز ہی دودہ کی علاقہ مین اسلیئی کہ نسب مین اگر دونوں بہائی ہونگی حقیقی
تو ماں بہائی کی اوسکی بہی ماں ہوگی اور اگر دونوں سوتیلی بہائی ہونگی تو ماں بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتین دودہ کی علاقہ مین نہین

ہوتین اور حلال ہوتی ہی بہن شریک بہائی کی جیسکہ حلال ہوتی ہی نسب مین مثلا زید کا سوتیلا بہائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی
باپ کی طرف سی نہین ہی کسی اور سی ہی اور مان دونون کی ایکسا ہی تو اوس سی حلال ہی نکاح کرنا عمرو کی سوتیلی بہائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی مان دودہ شریک
بہائی کی اور حلال ہی مان چچا اور پہوپہی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ مان پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادی اور نانی
فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پہوپہی سی اور اوسکی بہن کی مان سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پہوپہی کی بیٹی سی اور اسیطرح
عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ باپ رضاعی اپنی کی اور ساتہہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادا اور
ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز یہہ نسب سی جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو پہر وہ نکاح کری اور خاوند سی بعد گذرنی
عدت کی اور صحبت کری اوس سی خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنی گی بچہ دوسری سی تو دودہ دوسری کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودہ
اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسری سی تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسری سی ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نی کہ دودہ ہوگا اول کا یہانتک کہ
جنی دوسری سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورت سی اور نہ جنی اوس سی کبہی پہر اوترا اوسکی دودہ اور پلایا اوسنی ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ دودہ عورت کا
نہ اوسکی خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکی پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سی ہوگی ایک شخص نی زنا کیا ایک عورت سی پس جنی اوس سی اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین
جائز ہی زانی کو اور اوسکی باپ دادون کو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سی اور جائز ہی زانی کی چچا کو اور اوسکی ماموں کو نکاح کرنا اوس لڑکی سی مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سی ہوئی اور
اگر جماع کیا ایک عورت سی ساتہہ شبہہ کی اور حاملہ ہوئی وہ اوس سی پہر دودہ پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو وہ بیٹا ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی
قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سی ثابت ہوگا اوس سی علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع
کرنیوالی سی ثابت ہوگا دودہ مان کی طرف سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورة سی پہر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا اپنی لڑکی کو پہر خشک ہوگیا دودہ
اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنی ایک لڑکی کو تو جائز ہی اس لڑکی کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سی کہ غیر اس دودہ پلانی والی سے
ہوا ایک باکرہ عورة نی نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترا دودہ پس پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ مان رضاعی اوس لڑکیکی اور ثابت ہونگی
تمام احکام دودہ کی درمیان اون دونون کی یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سی پہر طلاق دیدیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سی
تو جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سی اگر ایک لڑکی
نہ پہنچی تہی نو برس کی عمر کو اور اوترا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی
کہ اوترے نو برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترا باکرہ عورة کی چہاتیون مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورة نی
چہاتی دی بچہ کی منہ مین اور معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کی لیکن از راہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت
گیا پانی بچہ کی منہ مین پانی زرد چہاتی سی ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیے کہ وہ دودہ ہی کہ بدل گیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کی دودہ
پس پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب اوسکی دودہ پینی کی اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر
دو لڑکی ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک
کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور اسلام لائی وہ یا نکلی طرف دار الاسلام کی ثابت ہونگی احکام دودہ پینی کی آپسمین اور جیسی کہ ثابت ہوتی
ہی حرمت ساتہہ دودہ پینی کی چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتہہ دودہ ڈالنی کی منہ مین اور ناک مین پہنچو ٹرنیکی اور نہین ثابت ہوتی حرمت ساتہہ
دودہ ڈالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوی دماغ مین اور پیٹ مین

یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمدؒ کی نزدیک حقنہ سی بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر مل جاوی دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ متغیر ہو گیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نرکہا گیا تو اگر ہو گا طعام غالب نہین ثابت ہوگی اوس سی بہی حرمت اور اگر دودہ غالب ہو گا تو بہی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہ کی نزدیک اسلیی کہ جب پتلی چیز ملی ایکبستہ چیز مین ہو گئی پتلی تابع اوس بستہ کی پس نکل گئی اوس سی کہ ہو مشروب یعنی پینی کی لائق رہی یہانتک کہ کہا ہی حلوانی اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینی کی ثابت ہوتی ہی بسبب اسکی حرمت تو دودہ کی اور اگر مل گیا دودہ آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہی ثابت ہوگئی حرمت اور اسیطرح اگر بہگوئی عورت نی روٹی اپنی دودہ مین اور جذب کر لیا روٹی نی دودہ کو یا گہولی ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاوی گا اوسمین مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہی کہ کہاوی طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ پیوی ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودہ عورت کا ساتہہ پانی یا دوا کی یا دودہ جانور کی پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ مین تو اعتبار غالب کا ہی اور تفسیر غلبہ کی یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سی مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزوں مین سی اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری چیز تو واجب ہی ثابت ہونا حرمت کا اسلیی کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتون کا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ اغلب اونکی کی نزدیک امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کی اور کہا محمدؒ نی کہ متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کی ہر کیف اور یہہ ایک روایت ابوحنیفہ سی بہی ہی اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اور اگر دونو عورتون کی دودہ برابر ہون تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونو کی اجماعا اور اگر کیا جاوی دودہ جہاچ یا دہی یا چکنا یا پنیر یا مانند اوسکی کی اور کہاوی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیی کہ اسکو دودہ پینا نہین کہتی اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورت نی گانون والیون سی لیکن معلوم نہین کہ کس نی پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مرد نی اوس گانون والیون سی تو درست ہی اور واجب ہی عورتون پر یہہ کہ نہ دودہ پلاویں ہر لڑکی کو بغیر ضرورت کی اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا کہہ دیوین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالقصد کی اور پرانی کی اگر ایک شخص نی نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوارہ سی پہر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکی کو تو وہ حرام ہوگئی اوسپر اور واجب ہوا اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اسنی فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوی اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی لڑکیون دودہ پیتی ہوئیوں سی پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو معا یا آگی پیچہی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی ان دونون مین سی جس سی چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوی اونکو معا حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سی انمین سی جس سی چاہی اور اگر دودہ پلاوی اون تینو کا آگی پیچہی تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور ہوگی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا معا پہر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا پہلی کو پہر دو کو معا حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطی ہر ایک کی اونمین سی آدہا مہر اور پہر لیوی مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا معا یا آگی پیچہی فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو پہر تین کو معا حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین سی معا پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نی ایک چہوٹی لڑکی سی اور ایک بڑی سی پہر دودہ پلایا بڑی نی چہوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سی تو نہین مہر دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور پہر لیوی خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنی فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سی کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کی دو امرون مین سی ایک تو اقرار سی اور دوسری گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین اگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینی کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی نی میان بیوی کی پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنی کی تو نہین [illegible] عورت کی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنی کی تو واجب ہوگا

جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی یہہ کہ ان دونو نے
دودہ پیا ہی تو بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اسطرح کہ یہہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت ہو جاتا دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوتی نزدیک عورت کی اور اگر ایک نے خبر دی
اور اوسکی دل مین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین ہاں یہی جاوی خبر دینا پہلی عقد کی یا پیچھی عقد کی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی پھر کہا ایک اور عورت نی کہ
مینی تم دونو کو دودہ پلایا ہی تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا کہنا اوس عورت کا میاں بیوی نی تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطی بیوی کی اگر صحبت نہین کی ہی اوس سی اور
اگر جہٹلایا دونون نی اوسکو تو نکاح قائم ہی لیکن اگر وہ خبر دینی والی عادل ہی تو اولی یہہ ہی کہ چھوڑ دی اوسکو اور جب چھوڑ دی تو اولی یہہ ہی کہ دیوی اوسکا آدہا مہر اگر ہوا ہو
پہلی صحبت کرنی کی اور اس عورت کو افضل یہہ ہی کہ نہ لی اوس سی کچھہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنی کی تو افضل خاوند کو یہہ ہی کہ دیوی اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور عورت کو
افضل یہہ ہی کہ لیوی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سی اور نہ لیوی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اوسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی
چھوڑ دینا اوسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اوسکا مرد نی اور جہٹلایا اوسکو عورت
نی تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورت نی کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مرد نی تو نکاح قائم ہی لیکن لازم ہی عورت کو کہ قسم دی خاوند کو اور تفریق کیجاوی اگر
انکار کری خاوند قسم سی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی پھر ادعا بعد نکاح کی کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پھر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو جو کہ کہا مینی اسطرح نہین ہی
نہ تفریق کیجاوی درمیان انکی از راہ استحسان کی اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور اگر مکر جاوی بعد اوسکی
تو نہین نفع دیگا اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورت نی تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطی اوس عورت کی اور اگر جہٹلایا عورت نی اوسکو تو عورت کو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت
کی تہی اوس سی تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اگر جہٹلایا تہا عورت نی اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورت نی اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور
مہر مثل مین سی اور نہین واسطی اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند نی اسکا پہلی نکاح کی پس کہا کہ یہہ بہن یا مان میری ہی رضاعی پھر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو
یا چوک گیا مین تو جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورت سی اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مینی نہین جائز نکاح کرنا اوس سی اور اگر کر لی نکاح تو تفریق کیجاوی درمیان دونون کی
اگر مکر گیا اقرار سی اور گواہی دی دو شخصون نی اقرار کی تو تفریق کیجاوی درمیان میاں بیوی کی اور اگر اقرار کیا عورت نی کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا
میرا ہی رضاعی اور انکار کیا مرد نی پہر جہٹلایا عورت نی اپنی تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مرد نی اوس سی تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کری
اوس عورت سی پہلی اس سی کہ وہ جہٹلاوی اپنی تئین اور اگر کہا عورت نی ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورت نی اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا
اوس سی اور اگر اقرار کیا مرد نی نسب کا پس کہا کہ یہہ بہن ہی میری نسبی یا مان میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطی عورت کی نسب معروف اور صلاحیت
رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہو وہ عورت مان یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پوچہا جاوی دوبارہ پس اگر کہا اوسنی کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینی تو نکاح دونو کا
بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مرد نی کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تہا مینی تو تفریق کیجاوی درمیان دونونکی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کی نہین پیدا ہو سکتی
واسطی مثل اوسکی تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوی مرد و عورت مین اور اگر کہا مرد نی واسطی عورت اپنی کی کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنی پر اور
واسطی عورت کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان اونکی اور اسیطرح اگر کہا مرد نی کہ یہہ مان میری ہی اور واسطی اوسکی مان معروف ہی اور
ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوی درمیان اونکی اور چوتہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنی کی اور جمع کرنا دو قسم پر ہی جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا
محرمونکا جمع کرنی اجنبیات کا بیان تو یہہ ہی کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کری زیادہ چار عورتونسی اور نہین جائز غلام کو یہہ کہ نکاح کری زیادہ دو عورتونسی اور جائز
ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کری جتنی لونڈیونکو چاہی اگرچہ بہت سی ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دی مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز
ہی نکاح کرنا چار عورتونسی آزاد ہون وہ یا لونڈیاں ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتونسی آزاد ہون یا لونڈیاں ہون یا ملی جلی اور

اگر نکاح کری حر آزاد پانچ عورتون سی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کری پانچ سی ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کری تین سی اور اگر نکاح کری حربی پانچ سی پہر مسلمان ہووین میان بیویان تو اگر نکاح کیا تہا انسی آگی پیچہی جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا اونسی اکہٹی تفریق کیجاوی درمیان اوسکی اور درمیان سبکی اور جبکہ نکاح کیا ایک سی پہر چار سی جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اورونکا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نی دو خاوندونسی ایک عقد مین پس اگر نہین واسطی ایک کی اونمین سی چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسرینکا اور یہان جمع کرنی محرمونکا یہہ ہی کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتہہ نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ ہون وہ دو بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر ایک کو انمین سی مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اونکی بسبب دودہ پینی کی یا نسب کی تو اون عورتون کا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پہوپی کا نسبی ہو پہوپی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خالہ کا اور مانند انکیکا اور جائز ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیے بیٹی اوسکی خاوند کی بخلاف عکس کی یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیے نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپ کی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورة کا اور اوسکی لونڈی کا بشرطیکہ لونڈی سی پہلی نکاح کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنون سی ایک عقد مین تفریق کیجاویگی درمیان اونکی اور درمیان مرد کی پہر اگر ہو تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آتا اونکو کچہہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول کی تو واجب ہوگا ہر ایک کی لیی اونمین سی جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہی اور واجب ہی خاوند پر یہہ کہ الگ ہو جاوی اوس سی اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کرادی اونمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سی اور اگر تفریق کری اس سی بعد صحبت کرنیکی تو اوسکی لیی مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدة اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہی مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدة اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنونسی دو عقدونمین اور معلوم نہین کہ کس سی پہلی کیا تو حکم کیا جاوی خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو کچہہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کری درمیان خاوند کی اور اون دونون کی اور اون دونون کی لیی آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونونکا برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلی دخول کی اور اگر ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور اگر نہ ہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطی دونون کی بدلی آدہی مہر کی اور اگر ہو فرقت بعد دخول کی تو واجب ہوگا واسطی ہر ایک کی مہر کامل کہا ابو جعفر ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی پہلی نکاح ہونیکی اور گواہ ہووین نہین اونکی لیی تو حکم کیا جاوی واسطی دونون کی آدہی مہر کا اور اگر کہوین کہ نہین جانتی ہم کسکا عقد پہلی ہوا تو حکم کیا جاوی کچہہ یہانتک کہ صلح کرین دونون اور صورة صلح کرنیکی یہہ ہی کہ کہوین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطی ہماری خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین ہی پس صلح کرتی ہین ہم اوپر نصف آدہی مہر کی تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلی نکاح ہونیکی تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونون کی بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیی گئی درمیان دو بہنون کی ثابت ہین درمیان ہر عورتون کی کہ نہین جائز جمع کرنا اونکا محرمونمین سی اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سی اون دونون مین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیی یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت کرنیکی اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوی عدة دونون کی اور اگر ہو چکی عدة ایک کی اون دونون مین سی — اوسکی

کی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس عورۃ سی کہ عدۃ مین ہی نہ دوسری سی جب تک کہ نہ ہو چکی عدۃ اوسکی کہ عدۃ مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سی
اون دونو نین سی تو جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اوس سی دوسری سی جب تک کہ نہو چکی عدۃ اوسکی کہ جس سی صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدۃ اوسکی
تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی اون دونو نین سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روی فائدہ اوٹہانیکی جیسیکہ نہین جائز
جمع کرنا اونکا از روی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووی دو بہنونکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اوٹہانا ایک سی اون دونو نین سی پس جبکہ فائدہ
اوٹہاوی ایک سی تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا دوسری سی بعد اسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور
صحبت کی اوس سی پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سی جب تک کہ
نہ حرام کری پہلی کو اپنی پر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہوتا ہی ساتہہ نکاح کردینی کی کسی سی یا ساتہہ نکالدینی کی اپنی ملک سی یا تو ساتہہ آزاد کردینی کے
یا ہبہ کر دینی کی یا بیچ ڈالنی کی یا اسد دیدینی کی یا مکاتب کردینی کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنی کل کی ہی اور اسیطرح مالک کردینا بعض کا
مانند مالک کردینی کل کی ہی اور اگر کہا کہ وہ مجہپر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی واسطی اوسکی دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے
اور اگر صحبت کی دو بہنون سی کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اوسکو صحبت کرنی ایک سی اون دونون مین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو
جسطرح کہ کہا ہمنی اور اگر بیچا ایک کو اون دونو نین سی یا نکاح کردیا یا ہبہ کردیا پہر پہیری گئی وہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق
دی منکوحہ کو خاوند اوسکی نی اور ہو چکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کری ایک سی اون دونو نین سی یہانتک کہ حرام کری دوسری کو اپنی پر اور اگر
نکاح کیا ایک لونڈی سی پس نہ صحبت کی اوس سی یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا خریدکی ہوئی سی اسلئی کہ فراش
ثابت ہوتا ہی واسطی اوسکی ساتہہ نفس نکاح کی پس اگر صحبت کی اوس سی کہ خریدا تہا اوسکو ہو جاتی جمع کرنیوالا دونو کو فراش مین پس اگر نکاح کیا اچہا
لونڈیکی بہن سی ایسی لونڈی کہ صحبت کی تہی اوس سی صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح تو صحبت کری لونڈی سی اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سی اور نہ صحبت کری منکوحہ سی مگر جبکہ
حرام کری لونڈی کو اپنی پر ساتہہ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سی تو اوسوقت صحبت کری منکوحہ سی اور صحبت کری منکوحہ سی اگر نہ صحبت کی تہی
لونڈی سی اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سی تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ
سی تو اوسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سی دو بہنون نی کہا ایک مرد سی کہ نکاح کیا ہمنی اپنا تجہسی بدلی اتنی مہر کی اور نکلی دونون
کلام اون دونونسی ساتہ پس قبول کیا مردنی نکاح ایک کا اون دونو نین سی تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوندنی پس کہا کہ نکاح کیا مینی تم دونو
سی ہر ایک سی بدلی ہزار درہم کی پس کہا ایک نی کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نی تو نکاح دونون کی باطل ہوئی کہا امام محمدنی کہ ایک
مردنی وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کری اوسکا ایک عورت سی اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نی اون دونو
مین سی ایک ایک عورۃ سی بغیر امر اون عورتون کی اور وہ دونون بہنین تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام ساتہ پس دونون نکاح باطل ہوئی
اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونو نکاحخوان ساتہہ رضا عورت کی یا ہوئی دونو نکاح ساتہہ رضا دونوکی اگر نکاح کیا دو بہنون سی اور ایک اون دونو نین سی
عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی سی اسحالمین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہی کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو
یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہہ کی اور جیسے کہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سی بیوی کی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سی کہ
نہین جائز جمع کرنا اون دونونکا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چارسی سوای اسکی اور اگر آزاد کری اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی
بہن سی یہانتک کہ ہو چکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوای اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کی نزدیک حلال نہین ہین اگر کہا خاوندنی کہ خبر دی

تہی مجکو ہوی نی کہ ہو چکی عدۃ لیکن اگر ہو سکی یہہ ایسی مدت میں کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثل اسکی کی عدۃ تو نہ قبول کیا جاوی قول خاوند کا اور نہ قول ہوویگا اگر خبر دی تہی اوسنی مگر یہہ کہ بیان کری ہوی اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ محتمل ہی وہ چیز گذرنی عدۃ کو مانند اسقاط حمل کی کہ بچہ اوسمین پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو یہہ ایسی مدت مین کہ تمام ہو سکی بیچ مثل اوسکی کی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نی اوسکی یا چپ رہی یا غائب تہی پس جائز ہی خاوند کو نکاح کرنا اور وسنی یا بہن اوسکی سی اگر جہ ہی یہہ اور اسیطرح اگر جہٹلاوی عورۃ اوسکو ہماری علما کی نزدیک اور مرتدہ جبکہ چلی جاوی دار الحرب مین تو جائز ہی اوسکی خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سی پہلی تمام ہو عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنی اوسکی کی یہہ جائز ہی پہر اگر وہ آوی مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سی نہین فاسد ہو نیکا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح کرنیکی اوسکی بہن سی آوی تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سی اور نہین جائز جمع کرنا اون دو عورتونکا کہ ہر ایک اون دونو نمین سی پہپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سی خالہ ہو دوسری کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اپنی ماؤنسی نکاح کری اور وہ اوسکی ماں سی اور ان دونون کی ہان پیدا ہو دین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی پہپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سی نکاح کری اور وہ اوسکی بیٹی سی اور اونکی ہان پیدا ہو دین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سی کہ ملی ہوئی ہی ساتہہ محرمہ کی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ نکاح کیا دو عورتون سی کہ ایک اون دونون سی ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سی نکاح بسبب اسکی کہ محرمہ تہی یا خاوند والی تہی یا بت پرست تہی اور دوسری ایسی تہی کہ حلال تہا نکاح اوس سی تو صحیح ہوگا نکاح اوسکا کہ حلال تہی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اوس سی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی اور اگر صحبت کی اوس سی کہ حلال نہین تہی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اوسکی لیی ہوگا کہ حلال تہی اور پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کی جاوین آزاد عورتونپر یا ساتہہ اونکی نہین جائز نکاح کرنا لونڈیسی آزاد عورۃ پر اور نہ ساتہہ اوسکی اور ویسا ہی حال مدبرہ اور ام ولد کا ہی اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورۃ کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈیکا اور یہہ جب ہی کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورۃ کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بہی ساتہہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی پہر آزاد سی تو صحیح ہوا نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی آزاد عورۃ پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کی یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈیسی اور آزاد عورتسی اور آزاد عورۃ عدۃ مین تہی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورتسی بیچ عدۃ لونڈیکی کہ وہ عدۃ مین تہی طلاق رجعی کی پہر رجوع کی لونڈیسی تو جائز ہی ایک غلام نی نکاح کیا آزاد عورۃ سی اور صحبت کی اوس سی بغیر اذن مالک اپنی کی پہر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن مالک اپنی کی پہر اجازت دی مالک نے دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈیکا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈیسی بغیر اذن مالک اوسکی کی اور صحبت نہین کی اوس سی پہر نکاح کیا آزاد عورۃ سی پہر اجازت دی مالک نی تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈیسی بغیر اذن اوسکی مالک کی پہر نکاح کیا لونڈیکی بیٹی اور وہ آزاد تہی پہر اجازت دی مالک نی لونڈیکی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کی بیٹی ہی بالغہ اور لونڈی ہی بالغہ پس کہا اوسنی ایک شخص سے کہ تجہی مینے دو نونکا نکاح کر دیا بدلی اتنی مہر کی اور قبول کیا خاوند نی نکاح لونڈیکا تو ہوگا باطل پہر اگر قبول کیا بعد اسکی نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہی نکاح کرنا لونڈیسی مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنی پر لیکن اگر قدرت رکہتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈیسی نکاح کرنا مکروہ ہی اور اگر نکاح کیا چار لونڈیونسی اور پانچ آزاد عورتونسی ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا اور چہٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہی ساتہہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسیکی بیوی سی یا اوس سی کہ عدۃ مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفاۃ کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سی از راہ انجانی کی پہر صحبت کی اوس سی واجب ہوگی عدۃ

اور اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہی نہیں اجنبیہ کی عدۃ یہانتک کہ نہیں حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اوسکی اور جائز ہی حسب اعتقاد انکی ایسی نکاح کرنا اوسکی یہ
اوس صورت میں ہی کہ نہو وہان کوئی مانع سوی عدت کی÷ اور جائز ہی نکاح کرنا اوس عورت سی کہ حاملہ ہو زنا سی لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین صحبت کی یعنی بوسہ وغیرہ
نکری اوس سی یہانتک کہ جنی اور اگر نکاح کیا ایک عورت سی اوس شخص نے کہ زنا کیا تھا اوس نی اوس سی اور ظاہر ہوا تھا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کرنی اوسکو
درست ہی اور مستحق ہوتی ہی عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سی پہر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تہی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے
چار مہینے یا زیادہ اتنی تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سی کم میں گرا تو نہ جائز ہوا اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہیں ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز میں اور حاملہ
ثابت النسب سے نہیں جائز نکاح اجماعًا اور ابو حنیفہ رح سی روایت ہی کہ اگر مسلمان حربی سی حاملہ کی عورت ہجرت کرکر آوی دار الحرب سے یا بندہ ہمین آوی
تو جائز ہی نکاح اوسکی لیکن صحبت نکری اوسی یہانتک کہ وہ جنی نقل کی ہی یہ روایت ابو یوسف رح نی اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی نی اور امام محمد رح نی
روایت کیا ہی کہ نہیں جائز نکاح اونسی اسپر اعتماد کیا ہی کرخی نی اور یہ صحیح اور قابل اعتماد کی ہی ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا اسحال مین
کہ وہ حاملہ تہی اوسی پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا ایک شخص نی صحبت کی اپنی لونڈی سی پہر نکاح کر دیا تو جائز ہوا نکاح مگر یہ کہ اسکی
مالک کو مستحب ہے کہ پہر اگر وادی اوسی استبرا سی حافظہ نطفہ اپنی کی اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہی اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا کی نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح
کی اور کہا امام محمد رح نی کہ نہیں دوست رکہتا ہون کہ صحبت کری اوسی یہانتک کہ استبرا کری اوسکی اور کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ قول محمد رح کا قریب تر ہی طرف احتیاط کی
اور اسیپر عمل کرتی ہین ہم اور یہ خلاف اوس صورت مین ہی کہ نکاح کیا اوسکی مالک نی پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تہا اوسنی پہلی نکاح کرنی اوسکی تو جائز ہوگی صحبت کرنی
خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقًا اور اگر دیکہا ایک عورت کو زنا کرتی ہوئی پہر نکاح کیا اوسی حلال ہوگی صحبت کرنی اوسی پہلی استبرا اوسکی کی نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف
رح کے اور کہا امام محمد رح نی کہ نہین دوست رکہتا ہون میں کی لیے یہ کہ صحبت کری اوسی جبتک کہ نہ استبرا کری÷ باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سی جائز ہوا ہماری
نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سی غیر بندی پکڑ لیکوا اگر وہ بندی اپنی آئی تہی تنہا بدون خاوند کی ذرکالی کی طرف دار الاسلام کی اور نہین عدت اوسپر اور سیطرح
جو عورت ہجرت کرکر آوی جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہیں عدت اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدت ہی اور نہیں جائز نکاح اوسکا اور نہیں خلاف اسمین کہ حاملہ
صحبت کی نی اوسی پہلی استبرا کی ساتہ ایک حیض کی اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کی نہیں جائز نکاح کرنا مجوسیات سی اور بت پرستونسی اور برابر ہین
اسمین آزاد اور لونڈیان اور داخل ہین بت پرستون مین جنی والیان برج کی اور ستارونکی اور صورتون کی کہ اچہا جانتی ہین اونکو اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب کفر کا ہو اور صحبت کری اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سی آزاد ہو یا لونڈی
ہو اور اولی یہ ہی کہ نکاح کری اونسی اور نہ کہایا جاوی جانور ذبح کیا ہوا انکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کری مسلمان کتابیہ سی تو چاہتا ہی اوسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنی سی طرف
عبادت خانونکی کے اور بنانی شراب کیسی اوسکی گہر مین اور نہ جبر کری اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کے اور اگر نکاح کیا مسلمان نی کتابیہ حربیہ سی دار الحرب مین جائز
ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتہ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکلا یا مسلمان دار الحرب سے اور اوسکو وہین چہوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب
تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اوسکی واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیم اور شیث ع کی اور زبور داود ع کی پس وہ اہل کتاب سے
ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا انکی جانور ذبح کیے ہوئی کو اور جسکی ماں باپ مین سی ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم
اہل کتاب کا سا ہی÷ اور نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سی پہر وہ مجوسیہ ہوگئی تو حرام ہوگئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا اور اگر نکاح کیا یہودیہ سی پہر وہ نصرانیہ ہوگئی
سے نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہوگئی نہیں فاسد ہوا نکاح اوسکا اور اصل اسمین یہ ہے کہ ایک میان بیوی مین سی جب ایسا ہو جاوی کہ اگر ازسر نو
نکاح کیا جاوی تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہو جانی کی اگر ہوا یہ بعد صحبت کی جانب سی عورت کی [illegible]

دینا آتا ہی اور یہ متعہ اگر ہو پہلی صحبت کرنے کی وقت سے اور اگر بعد صحبت کرنے کی فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کی سے اگر پہلے صحبت
کرنے کی پس اوسکو آدھا مہر دینا آویگا اگر تھا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تھا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنے کی تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز ہی
مرد کو نکاح کرنا مرتدہ سی اور نہ مسلمہ سی اور نہ کافرہ اصلیہ سی : اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتھ کسیکی : اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سی
اور نہ کتابی سی : اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی لیے مگر مرتد کی لیے نہین جائز اور جائز ہی نکاح و مسلم کا بعض کا بعض سی اگرچہ مختلف ہون دین
اونکی : اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلم سی اور مسلمہ کا کتابیہ سی اور یہہ دونون نوبت مقرر کرنے مین برابر ہین : اور آٹھوین قسم حرام ہین عورتین بسبب ملک کے نہین جائز
عورت کو نکاح کرنا اپنی غلام سی اور نہ اوس غلام سی کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکی کی اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوی ملک مین نکاح اسیطرح کہ مالک ہو جاوی
دونون میان بیوی مین سی ایک دوسری کا یا بعض کا اوسکی : اگر نکاح کری مرد اپنی لونڈی سی یا اوس لونڈی سی کہ مالک ہو بعض اوسکا تو نہین ہوتا یہہ نکاح : لکھا ہی علما نی کہ اس
زمانہ مین اولی یہہ ہی کہ نکاح کر لیا کری اپنی لونڈیون سی کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ مین مشکل ہی پس اگر ہوگی حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب
نکاح کی : اور اگر خریدا مرد آزاد نی اپنی بیوی کو ساتھ شرط خیار کی نہین باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابو حنیفہ کی : اور نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاق کی تو نکو
نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورت آزاد کی ساتھ کہ تین طلاقین دی ہون اوسکو پہلی صحبت کری دوسرا خاوند کی : اور نہین حلال نکاح کرنا اوس لونڈی سی
کہ اوسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسیکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سی نہین درست اوسکو صحبت کرنی اوس سی ساتھ ملک یمین کی : اور اگر نکاح کیا لونڈی سی
پھر دو طلاقین دین اوسکو پھر خرید اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سی یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سی اور طلاق دی
اوسکو اور ہو چکی عدة اوسکی ۔ **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اوسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث
ہوتی مین آپسمین : اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اوس عورت کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹھاونگا ساتھ تیری مدة دس دن تک مثلا یا کہی چند روز
یا کہی تمتع یعنی بہرہ مند کرتی مجکو نفس اپنا سی چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کری دنو نکا عوض اتنی مال کی : اور نکاح موقت بھی باطل ہی اور نہین ہی فرق
درمیان مدة دراز کی اور کم مدة کی اور نہ درمیان مدة معلومہ کی اور مجہولہ کی : اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدة کہ یقین ہی اوس مدة تک دونون نہین جینی کی
مثلا ہزار برس کی قید لگا دین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرتا اوس سی قائم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی عیسی تک :
اور اگر نکاح کیا ایک عورة سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکی ساتھ ایک مدة تک کہ نیت مین ہی تو نکاح صحیح ہوا : اور اگر نکاح کیا ایک
عورت سی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی : اور نہین مضائقہ ساتھ نکاح کرنی نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کری
ایک عورت سی اس شرط پر کہ بیٹھونگا ساتھ تیری دنکو نہ راتکو : اور جائز ہی مرد و عورت احرام باندہی ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی
ولی محرم کو نکاح کر دینا اوس عورة کا کہ یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورة کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذاری گواہین کر دی اوسکو قاضی بیوی اوسکی
اور واقع میں اوسنی نکاح کیا تھا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہی ساتھ مرد کی اور اگر عورة طلب کری مردسی کرنا جماع کا جماع کری اوس سی اور یہہ نزدیک
ابو حنیفہ رح کی ہی اور یہہ قول ابو یوسف رح کا بھی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی
اوس سی اور کہا ہی کہ قضاء حکم قاضی کی لیے شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورة محل انشاء کی یہانتک کہ اگر ہو عورت خاوندوالی یا غیر کی عدة مین یا اسنی اوسکو
تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہوگی قضاء قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضاء کی اکثر کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری
عورة پر نکاح کا تو اوسکا بھی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتھ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورة کی تو حلال ہوگا عورة کو نکاح
کرنا اور شخص سی بعد عدة کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سی اور حرام ہوگی عورة خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اوسکو

کی اپنی درینہ دوسرے کی اپنی نزدیک صحیح ہے حلال ہوگا نکاح اول کی لیے جبتک کہ نہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا لیکن جبکہ صحبت کریگا اوس سے دوسرا حرام ہوئی کی اول پر واسطے وطی کی جبتک نہ گذر جاوے عدۃ
رہا دوسرا اور اوسکی بہی نہیں حلال ہوگا نکاح کبہی جس سے وطی کیا ایک مرد نے ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورۃ نے پس صلح کی مرد نے عورت سے سو روپیہ پر مثلا اس شرط پر کہ اقرار کرے
عورۃ نکاح کا پہر اقرار کیا عورۃ نے پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کی ہوگا پس اگر یہہ اقرار روبرو گواہوں کی صحیح ہوگا نکاح اور جائز
ہوگا عورۃ کو رہنا ساتھہ خاوند اپنے کی عنداللہ بہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونکی نہیں منعقد ہونیکا نکاح اور نہیں جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتھہ خاوند
اپنی کی ہو الصحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہ جمع کیا جاوی درمیان عورت کی اور پہوپہی اوسکی کے اور نہ جمع کیا جاوی درمیان عورۃ کی اور خالہ اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عمہ سی مراد پہوپہی اور
خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کی درجہ کی جیسی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلا اسیطرح سی اور اوپر کی درجہ کی اور تخصیص پہوپہی اور خالہ
کی اتفاقی ہی اسلیے کہ اونہین کا حال پوچہا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بہی حرام ہی چنانچہ بیان اوسکا آگی فائدہ مین ہوچکا
ش ع ن وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینے کی وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی جننی سی نقل کی یہہ بخاری نی
ف یعنی دودہ کی پینی سی حرام ہوتی ہین جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہین مگر گنتی ایک مسائل مستثنا کیے گئے ہین اس سی یعنی کوئی ایک صورتو نہین فرق
درمیان نسب کی اور علاقہ دودہ کی چنانچہ بیان مفصل اوسکا بڑی فائدہ مین ہوچکا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ علاقہ دودہ سی حرام ہوتا ہی
نکاح اور حلال ہوتی ہی نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہین مرتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتی دونون آپسمین اور نہین واجب ہوتا کسیپر
ان دونونمین سی نفقہ دوسریکا اور نہین آزاد ہوتا اوسپر ساتھہ ملک کی اور نہین قطع ہوتا دودہ پلانی والی سی قصاص ساتھہ مارڈالنی دودہ پینے والی کی پس
وہ دونون مانند اجنبیون کی ہین ان احکام مین ش ع ن وعنہا قالت جاء عمی من الرضاعۃ فاستاذن علی فابیت ان آذن لہ حتی اسأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألتہ فقال انہ عمک فأذنی لہ قالت فقلت یا رسول اللہ انما ارضعتنی المرأۃ
ولم یرضعنی الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عمک فلیلج علیک وذلک بعد ما ضرب علینا الحجاب متفق علیہ اور روایت
عائشہ سی کہ کہا آیا چچا میرا دودہ کی ناتی کا اور پروانگی مانگی میری پاس آنیکی پس انکار کیا مینی اذن دینی کا یہانتک کہ پوچہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنا اوسکا میری پاس درست
یا نہین پس تشریف لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچہا مینی حضرت سی پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس اذن دی اوسکو آنیکا کہا حضرت عائشہ نی پس کہا مینی یا
رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ دودہ پلایا مجکو عورۃ نی اور نہین دودہ پلایا مجکو مرد نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہی پس
چاہیی کہ داخل ہو تجہپر یعنی آوی تیری پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکی تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیون سے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی ف چچا میرا نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کے کہ وہ شوہر تہی حضرت عائشہ کی اور دودہ پلایا مجکو عورۃ نی یعنی حاصل ہوا ہی دودہ پلانا
عورۃ کیطرف سی نہ جانب مرد کیطرف سی پس گویا کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نی کہ دودہ پلانا عورۃ کا نہین سرایت کرتا طرف مرد کی واسطے حضرت نی پہر یہی فرمایا کہ
چچا تیرا ہی شوق سی تیری پاس آوی اس سی معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ پینی کی دودہ پلانیوالی کی جانب مین ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکی خاوند کی
جانب مین ہوتی ہی ش ع وعن علی انہ قال یا رسول اللہ ہل لک فی بنت عمک حمزۃ فانہا اجمل فتاۃ فی قریش فقال لہ اما علمت
ان حمزۃ اخی من الرضاعۃ وان اللہ حرم من الرضاعۃ ما حرم من النسب رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت علی سی

سی کہا اونہونے کہا یا رسول اللہ کیا ہی خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنی کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہی جوان عورتون قریش کیمین پس فرمایا حضرت نے
حضرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہی دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی بسبب دودہ پینے کی وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کی نقل کیا
یہہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودہ شریک بہائی یون ہوئی کہ ثویبہ لونڈی تہی ابولہب کی اوسنے اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا
اور بعد چار برس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونی بہتیجی کیمین اس
لونڈی ثویبہ کو آزاد کردیا بسبب اسی خوشی کی کہ تہی ابولہب کو پیر کی دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہی اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر کی دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو چار عورتون
نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہ نے اور ثویبہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کی باپ کی لونڈی تہین ۱۲ ع ۱۲ مولانا ۱۲ **وعن ام الفضل قالت ان نبی**
الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم الرضعة او الرضعتان وفي رواية عائشة قال لا تحرم المصة والمصتان وفي اخرى لام
الفضل قال لا تحرم الاملاجة والاملاجتان اور روایت ہی ام فضل سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پلا لینا یا
دوبار دودہ پلا لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دوبار
چوسنا اور دوسری روایت ام الفضل سی یون آئی ہی کہ فرمایا حضرت نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دوبار داخل کرنا یہہ روایتین ہین مسلم کی
ف ظاہر ان روایتون سی سمجہا جاتا ہی کہ دوبار دودہ چوسنی سی نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسی تو حرام ہوتا ہی اور بعضی علما نے عمل ہی اسپر کیا
اور ہماری نزدیک اور اکثر اہل علم کی نزدیک یہہ ہی کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینے کی ہووی کہ وہ دو برس ہین اکثروں کی نزدیک
اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک اڑہائی برس اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آیۃ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہی اور یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من الولادۃ
اور امام شافعی نے کہا کہ پانچ بار سی کم ہووی تو حرام نہین ہوتا انکی دلیل حدیث مابعد کی ہی ۱۲ ح ۱۲ ع ۱۲ **وعن عائشة قالت كان فيما انزل**
من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهي فيما يقرأ من القرآن رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی قرآن مین یہہ کلام
کہ دسبار دودہ پینا کہ یقینًا معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہہ پانچ بار دودہ پینی کی کہ معلوم ہو یعنی بعد اوسکی یہہ حکم اوترا کہ پینا
پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہی اسی پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حال آنکہ یہہ آیۃ پڑہی جاتی تہی قرآن مین نقل کی یہہ
مسلم نے **ف** پہلی حکم ہی تہا کہ دسبار دودہ پیوی تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہی پہر
یہہ رہا قرآن مین حضرت عائشہ کی قراءۃ مین اور منسوخ ہوا پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک یہہ حکم اسکا باقی ہی اور تلاوت منسوخ
اور امام اعظم اور اور علماء کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہہ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی ۱۲ مولانا ۱۲ **وعنہا ان**
النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها رجل فكانه كره ذلك فقالت انه اخي فقال انظرن من اخوانكن فانما الرضاعة من المجاعة
متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا پس گویا کہ مکروہ جانا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہی میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نے دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہی بہائی تمہارا پس سوا اسکی نہین کہ معتبر شرع
مین دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کی ہو اور بہوک کو دفع کری اور یہہ
بات خوردسالی مین ہوتی ہی پہلی تمام ہونی دو برس کی اکثروں کی نزدیک اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک پہلی تمام ہونی اڑہائی برس کے کہ اس وقت تک طعام ہی سیر نہین ہوتا
سوای دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس بیٹہا تہا اور اوسکو اونہونے دودہ شریک بہائی

کہا اوسنی بڑی عمر مین دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر مین بہی حاصل ہو جاتی ہی ہہ ع ر ح ؛ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَاَرْسَلَ اِلٰی اٰلِ اَبِیْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کیسی یہہ کہ اونسی نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹی عزیز کیسی پہر آئی ایک عورة اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا مینی عقبہ کو اور اس عورة کو کہ نکاح کیا عقبہ نی اوس سے یعنی پس وہ عورة دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نی کہ نہین جانتا مین کہ تحقیق تونی دودہ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تونی مجکو یعنی پہلی اسی پس بہیجا عقبہ نی ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب کی پس پوچہا اونسی کہ تمہاری لڑکیکو دودہ پلایا ہی اس عورة نی پس کہا اونہون نی نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورة نی ہماری لڑکیکو پس سوار ہو کر چلی عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہی مدینہ مین اور پوچہا حضرت سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح نکاح مین رکہیگا اسکو اسحالمین کہ تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کر دیا اوس عورة کو عقبہ نی اور نکاح کیا اوس عورة نی اور خاوند سی سوا اسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک عورة کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اکثر علماء کی نزدیک ثبوت دودہ پلانیکا دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل سی ہوتا ہی اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتی ہین کہ حضرت نی بنا بر احتیاط کی اور تقوی کی فرمایا کہ جمع رہنا ان دونونکا مناسب نہین ہہ ع ح ؛ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَایَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اَیْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حنین کی بہیجا ایک لشکر طرف اوطاس کی کہ نام ہی ایک جگہہ کا نزدیک طائف کی پس ملی دشمنونسی اور لڑی دشمنونسی پس غالب آئی دشمنون پر اور پائی واسطی اپنی بندی لیس گویا کہ بعضی آدمیون نی صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی پرہیز کیا صحبت کرنی اون لونڈیونکی سبب سی انکی خاوندون کی کہ مشرک تہی پس اوتاری اللہ تعالی نی اس مقدمہ مین یہہ آیة اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوندوالیاں مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین ہاتہ تمہاری یعنی وہ لونڈیان کہ دار الحرب سی پکڑ لائی ہو اگرچہ اونکی خاوند دار الحرب مین موجود ہین پس یہہ لونڈیان اوسکی تمہاری حلال ہین جسوقت کہ گذر جاوی عدة اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف عورة جو کسیکی نکاح مین ہو اوسسی اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنی تصرف مین لانا درست نہین مگر کافرونکی بیبیان کہ بندی مین پکڑی آوین اور خاوند اونکی دار الحرب مین موجود ہون تو اونکا اپنی تصرف مین لانا درست ہی جبکہ عدة اونکی گذر جاوی اور مراد عدة سی استبرا ہی یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لی اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوی اگر حیض آتا ہو اور جسکو نہ آتا ہو اوسکو ایک مہینا گذر جاوی یہہ کہا طیبی نی کہ گئی ہین ابن عباس طرف اسکی کہ لونڈی خاوندوالی جبکہ بیچی جاوی تو ٹوٹ جاتا ہی نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہی واسطی لینی والیکو صحبت کرنی اوسسی بعد استبرا کی بسبب عام ہونی اس آیة کی اور سب علماء کہتی ہین کہ نکاح اوسکا نہین ٹوٹتا ہی اور آیة خاص بندیکی حقمین نازل ہوئی ہی ہہ ع ؛

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْكُبْرٰی وَلَا الْكُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرِوَایَتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوی عورة اوپر پہوپہی کی یا پہوپہی اوپر بہتیجی کی اور منع فرمایا اس سے کہ

نکاح کیجاوی عورۃ اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بہانجی پر نہ نکاح کیجاوی چھوٹی ناتی والی بڑی ناتیوالی پر اور نہ بڑی ناتی والی چھوٹی ناتی والی پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی اور نسائی نی اور روایت نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہے **ف** نکاح کی جاوی چھوٹی ناتی والی الخ یہہ تاکید ہی پہلی حکم کی اور مراد چھوٹی ناتیوالی سے بہتیجے اور بہانجی ہین اور مراد بڑی ناتی والی سی پہپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بہانجی اور بہانجی کو خالہ پر اور بہتیجی کو پہپی پر اور پہپی کو بہتیجی پر جمع کرنا نکاح مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینی ایک کی ان دونون مین سے اور بعد گذرنی اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنی اوسکی کی دوسری سی نکاح کرنا درست ہی ش ح مولانا **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ** عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ آتِيهِ بِرَأْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي (بدل خالی) اور روایت ہی براء عازب سے کہ کہا گذرا مجپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تہا ساتھ اوسکی نشان پس کہا مینی کہان جاتی ہو پس کہا بہیجا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک شخص کے نکاح کیا ہی اوسنی اپنی باپ کی بیوی سی لاؤن حضرت کی پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور ایک روایت ابوداود کی مین اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ پس حکم کیا مجکو حضرت نی یہہ کہ مارون مین گردن اوسکی اور لی آؤن مین مال اوسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے **ف** پس اختلاف ہوا کہ ابوبردہ بن نیار ماموں تہی براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تہا نشان ساتھ اوسکی علامت کی لیی تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کا بہیجا ہوا جاتا ہی کام ذکر کیی گئی کی لیی اور کہا طیبی نے کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکہتا تہا حلال ہونی نکاح کا باپ کی بی بی کی ساتھ جیسا کہ اعتقاد تہا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کری حلال ہونی ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اوسکا اور اوسکی مال کا لینا ش ح **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حرام کرتی دودہ پینی سی کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم کہ کہول ڈالی انترپونکو یعنی پینی چہاتی کی اور ہووی پہلی وقت دودہ چہڑانی دودہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** کہول انترپونکو یعنی لڑکیکی انترپونکو مانند طعام کی اور واقع ہوا ہووین جگہہ غذا کی اور یہہ نہین ہوتا مگر بیچ عمر شیر خوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہین مراد یہہ ہی کہ حرمت بسبب دودہ پینی کی بڑی عمر مین یعنی بعد دو برس یا اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہین ہوتی بلکہ چہوٹی عمر مین یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک پینی سی تو ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ بیچ پینی چہاتی کی مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا اور صورت دودہ پلانی کا ہی کہ چہاتی سی دودہ پلایا کرتی ہین والا شرط نہین ہی بیچ ثابت ہونی حرمت دودہ پینی کی کہ چہاتی سی دودہ پیوی یعنی برابر ہی کہ چہاتی سی دودہ پلاوی یا کسی چیز مین لیکر پلاوی مانند چمچہ وغیرہ کی حرمت ہر طرح ثابت ہو جاتی ہی اور پہلی وقت چہڑانی دودہ کی یعنی شرع مین جو وقت چہڑانی کا مقرر ہی اوس سے پہلی ہو یہہ حاصل تاکید ہی بیان اوپر کی کلام کا اور فقہ مین لکہا ہی کہ نہین اعتبار ہی دودہ چہڑانیکا پہلی وقت معین کی یہانتک کہ اگر دودہ چہڑاوی بچہ کا پہلی وقت معین کی اور پہر دودہ پلاوی اوس مدت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودہ پلانا بعد مدت معین کی درست نہین اسلیی کہ دودہ جز آدمی کا ہی اور نفع اوٹہانا جز آدمی کی سی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اب دفع ہو گئی اور بنا بر اسکی نہین جائز بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کی دودہ کا اور اہل طب نی ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودہ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نی اسمین اختلاف کیا ہی بعضوں نی تو کہا کہ نہین جائز ہی اور بعضون نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رمد جاتا رہی گا ش ع در مختار **وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ** الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حجاج بیٹی حجاج اسلمی سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سے تحقیق اوسنی کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجہی حق دودہ کو پس فرمایا مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** یعنی پوچہی وی اپنی باپ سی پوچہا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکی ادا کرنی سی حق دودہ پلانیوالی کا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ بردہ دینی ہی دودہ پلانیوالی کو حق اوسکی دودہ پلانیکا ادا ہوتا ہے چونکہ دودہ پلانیوالی خدمت کرتی ہی دودہ پیتی لڑکی کی اوسکی بدلی مین اوسکو بہی خادم دیجیی تا خدمت کری اوسکی ش ح **وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ** قَالَ كُنْتُ

جالسا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت امرأۃ فبسط النبی صلی اللہ علیہ وسلم رداءہ حتی قعدت علیہ فلما ذہبت قیل ہذہ ارضعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی طفیل غنوی سے کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آئی ایک عورۃ یعنی حضرت حلیمہ پس بچہادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اونکی تعظیم اور خوش کرنیکی لیے یہانتک کہ بیٹہہ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کیسے جگہہ یعنی اور تعجب کیا لوگون نے بسبب تعظیم کرنے اوسکی کی اور بیٹہہ جانے اوسکی کی چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورۃ نے دودہ پلایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاہلیۃ فاسلمن معہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسک اربعا وفارق سائرہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حالمین کہ اوسکے تہین دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بہی مسلمان ہوئین ساتھہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح مین اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہے یہانتک کہ جب مسلمان ہون تو حکم نکیے جاوین ساتھہ تجدید نکاح کی مگر جسکے اونکی نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہے جمع کرنا اونکا نکاح مین اور یہہ بہی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورۃ مین سے موجب تفرق کا نہین مانند مرتد ہونیکے جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہے شرح ع **وعن** نوفل بن معاویۃ قال اسلمت وتحتی خمس نسوۃ فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا فعمدت الی اقدمہن صحبۃ عندی عاقر منذ ستین سنۃ ففارقتہا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہ کی سے کہ کہا مسلمان ہوا مین اور تہین نکاح میرے پانچ عورتین پس پوچہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حکم اونکا پس فرمایا چہوڑدے ایک کو اور رکہہ چار کو پس قصد کیا مینے طرف پہلی نکاحی پانچ کی کہ سب سے پہلی تہی صحبت مین نزدیک میرے ساٹہہ برس سے پس جدا کردیا مینے اوسکو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **وعن** الضحاک بن فیروز الدیلمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان قال اختر ایتہما شئت رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ضحاک بیٹے فیروز دیلمی کیسے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح میرے بیچ دو بہنین ہین فرمایا اختیار کر لے ان دونون مین سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا مظہر نے کہ مذہب شافعی اور مالک اور احمد کیمین یہہ ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اوسکی نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بہی اسلام لائی ہون ساتھہ اوسکی تو جائز ہے اوسکو کہ اختیار کرے ایک کو اون دونون مین سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسریکو اور کہا ابوحنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونونسے ساتھہ ہی تو نہین جائز ہے یہہ کہ اختیار کرے ایک کو اون دونون سے اور اگر نکاح کیا تہا اون دونونسے آگے پیچہے تو جائز ہے اوسکو اختیار کرے اوس عورۃ کو کہ جس سے نکاح اول کیا تہا نہ دوسریکو شرع **وعن** ابن عباس قال اسلمت امرأۃ فتزوجت فجاء زوجہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجہا الآخر وردہا الی زوجہا الاول وفی روایۃ انہ قال انہا اسلمت معی فردہا علیہ رواہ ابوداود وروی فی شرح السنۃ ان جماعۃ من النساء ردہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنکاح الاول علی ازواجہن عند اجتماع الاسلامین بعد اختلاف الدین والدار منہن بنت الولید بن مغیرۃ کانت تحت صفوان بن امیۃ فاسلمت یوم الفتح وہرب زوجہا من الاسلام فبعث الیہ ابن عمہ وہب بن عمیر برداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسییر اربعۃ اشہر حتی اسلم فاستقرت عندہ واسلمت ام حکیم بنت الحارث بن ہشام امرأۃ عکرمۃ بن ابی جہل یوم الفتح بمکۃ وہرب زوجہا من الاسلام حتی قدم الیمن فارتحلت ام حکیم حتی قدمت علیہ الیمن فدعتہ الی الاسلام فاسلم فثبتا علی نکاحہما رواہ مالک عن ابن شہاب مرسلا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورۃ پہر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پہر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تہا اور جانا تہا اسنے اسلام میرا

یعنی اور باوجود اسکی نکاح کیا پس نکالا اوس عورت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوسری خاوند کی نکاح سی اور حوالہ کیا اوس عورتکو طرف خاوند پہلی اوسکی کی اور
ایک روایت مین یہہ ہی کہ اوس پہلے خاوند نی کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتہہ میری پس حوالہ کی حضرت نی وہ عورت اوسیکو نقل کی یہہ ابوداود نی اور روایت
کی گئی شرح السنۃ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتونکو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب پہلی نکاح کی اونکی خاوندونپر نزدیک جمع ہونی اسلام خاوند اور بی بی کی
پہچہی مختلف ہونی دین کی اور ملک کی اونمین سی یعنی اون عورتونمین سی کہ پہیرا اونکو حضرت نی اونکی خاوندونپر بسبب پہلی نکاح کی بیٹی ولید بیٹی مغیرہ کی تہی نکاح
صفوان بیٹی امیہ کی مین پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کی یعنی خاوند کی پہلی اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانی سی پس بہیجا حضرت نی طرف اوسکی بیٹی چچا
اوسکیکو کہ نام اوسکا وہب بن عمیر تہا ساتہہ چادر شریف اپنی کی رحمت ہو اللہ کی اوپر اور سلام و اعطی امان دینی صفوان کی یعنی قتل و تعرض
پس جب آیا صفوان مقرر کیا اور اعطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیر کرنا چار مہینی کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی ہوئی مسلمان ہونی کی دو مہینی بعد
پس ٹہیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اوسکی تہی اوسکی نکاح مین اور اون عورتونمین سی مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورت عکرمہ بیٹی ابوجہل کے
دن فتح مکہ کی مکہ مین اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی عکرمہ اسلام لانی سی یہانتک کہ آیا یمن مین اور چلی ام حکیم یعنی تلاش خاوند کی ساتہہ حکم آنحضرت کی یہانتک
کہ آئی خاوند کی پاس یمن مین پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کی پس مسلمان ہوا پس رہی دونو اپنی نکاح پر نقل کی یہہ مالک نی ابن شہاب سی بطریق ارسال کی
ف پہچہی مختلف ہونی دین اور ملک کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب اسلام لائی خاوند اور بیوی پہلی گذرنی عدۃ کی تو ثابت رہتا نکاح و دونونمین برابر ہی کہ ہونگی
ایک دین پر جیسی دونون کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتی یا ایک اون دونونمین سی ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہی کہ ہوتی دونون دار الاسلام
مین یا دار الحرب مین یا ایک اون دونونمین سی ہوتا بیچ ایک کے اون دونونمین اور دوسرا اور مین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین حاصل
ہوتی فرقت دونونمین مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزونمین سی یا تو عدۃ ہو چکی یا عرض کری اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسری پر اور وہ نہ قبول کری یا انتقال کری ایکیا
اون دونونکا دار الاسلام سی طرف دار الحرب کی یا دار الحرب سی طرف دار الاسلام کی اور برابر ہی اون کی نزدیک اسلام لانا پہلی دخول کی اور بعد دخول کی اور
سیر کرنا چار مہینی کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینی تک با امن زمین مین پہرا کری درمیان مسلمانونکی تاکہ دیکہی خصلتین اونکی پس پہرا کیا اونمین چند روز پہر نصیب فرمایا
اوسکو اللہ تعالی نی اسلام ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَّمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمُ الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حرام کی گئین نسب سے سات عورتین اور مصاہرت سے سات پہر پڑہی یہہ آیۃ حرام کی گئین تمپر مائین تمہاری
آخر آیۃ تک نقل کی یہہ بخاری نی ف نسب سے سات عورتین یہہ حرام ہین ماں اور بیٹی اور بہن اور پہوپہی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتی ہین اوس قرابت
کو کہ بسبب نکاح کی حاصل ہو پس مصاہرۃ کی علاقہ سی چار عورتین تو ہمیشہ کو حرام ہین ماں بیوی کی اور بیوی بیٹی اور پوتیکی اگرچہ نیچیکی درجہ مین ہون اور باپ اور
دادا کی بیویان اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کیے ہو اوس سے اور تین عورتین ایسی مصاہرت کی علاقہ مین کہ ہمیشہ کو حرام نہین بیوی کی بہن اور
پہوپہی اور خالہ اور آیۃ مذکورہ سند کی ایسی پڑہی کہ اسمین جو عورتین کہ بسبب کی حرام ہین سب مذکور ہین اور علاقہ مصاہرۃ سی جو حرام ہین اکثر اونکی اسمین مذکور ہین
اور سارہی آیۃ یون ہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا
فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَاِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہی نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ سے پہر صحبت کی اوس سے پس نہین درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے اور اگر نہین صحبت کی اوس سے پس جائز ہے نکاح بیٹی اوسکی سے پیچھے طلاق دینے
پہرنے اوسکی کی اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہین اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس نہین حلال ہے نکاح کرنا ماں اوسکی سے صحبت
عورۃ سے یا نہ صحبت کی ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہین صحیح بسبب اسناد کی سوا اسکی نہین کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ نے ...
بیٹی صباح کی نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونون نسبت طرف ضعف کی کیے جاتے ہین بیچ نقل کرنے حدیث کی ف بیٹی کی مقدمہ مین جو اس حدیث مین فرمایا
یہہ مضمون اس آیۃ سے ثابت ہے وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ماں کے مقدمہ مین جو فرمایا بسبب
مطلق وارد ہونے اس آیۃ کے فرمایا وامہات نسائکم اور بسبب اسناد کی یعنی بسبب راویون کی یہہ صحیح نہین ہے اگرچہ صحیح ہے باعتبار معنونکی بسبب مطابق ہونیکی ساتھ
آیۃ مذکورہ کی ع

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکی عورتونسی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ
اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے یہود کہتے
جس وقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورۃ سے پیچھے کی طرف سے اوسکی اگلی جانب مین ہوتا ہے لڑکا بہینگا پس اوتری یہہ آیۃ کہ عورتین تمہاری یعنی بیویان اور لونڈیان
کہیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطور سے چاہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی یہود کہتے تہے کہ اگر آدمی عورۃ سے صحبت اسطور سے کرے کہ اوسکی پیچھے
کہڑا ہو کر یا بیٹھ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر مین داخل کرے تو اوس جماع سے لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہے پس اونکی اس وہم کی رد کرنی کی لیے یہہ آیۃ اوتری کہ تمہاری بیویان
تمہاری کہیتیان ہین یعنی جگہہ پیدا ہونے اولاد تمہاری کی ہین جیسے زمین کہیتی پیدا ہونے کی جگہہ ہے اور جگہہ اوسکی شرمگاہ ہے نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہہ
پاخانہ کی ہے نہ جگہہ کہیتی کی پس آؤ تم اپنی کہیتی مین جسطرح چاہو کہڑی یا بیٹھی یا لیٹی یا پیچھے سے آگے کی ستر مین یا آگے سے آگے کی ستر مین حاصل یہہ کہ
جسطرح صحبت کرو درست ہے اور کچھ مضر نہین بشرطیکہ آگے کی جانب مین ہو اور پیچھے کی ستر مین یعنی اغلام کرنا سب دینون مین حرام ہے ع وَعَنْهُ
قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تہے ہم
عزل کرتے اوس حال مین کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کی زمانہ مین کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتے تہے اور نہی آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ
کیا مسلم نے پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو ف معنی عزل کی یہہ ہین کہ مرد عورۃ سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے
لگے تو ستر اپنا عورۃ کی شرمگاہ مین سے نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہے نزدیک اکثر علما کی اور مکروہ رکہا ہے اسکو ایک جماعت نے
صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہہ ہے کہ جائز ہے اور درمختار مین لکہا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوسکی کی اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو
اوسکی اذن سے جائز ہے اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سے جائز ہے اور سید نے لکہا ہے کہ جائز رکہا ہے شافعی نے عزل کو لونڈی سے برابر
کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورۃ سے صحبت کرنے مین عزل کرے تو اذن لیلے اوس سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہے اسلیے کہ سبب ہے
قطع نسل کا ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ
تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ
اَنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق میرے
پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ خدمت کرتی ہے ہماری اور مین صحبت کرتا ہون اوس سے اور مکروہ جانتا ہون یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نے عزل کر اوس سے اگر
چاہے تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہے اوسکی لیے پس ٹہرا وہ شخص ایک مدت پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق

خبر دی ہی نبی نی تجکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اوس سے وہ چیز کہ مقدر ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اسمین دلالت ہی اوپر لاحق کرنی نسب کی باوجود عزل کی انتہی اور ابن ہمام نی کہا کہ اگر عزل کری باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہیں کہا علمانی کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف عورۃ کی یا عود کیا تہا بعد پیشاب کرنیکی تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہیں کیا تہا پہلی عود کرنیکی تو نہیں جائز اسیطرح منقول ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسلیی کہ بقیہ منی کا ذکر مین تہا وہ کہ پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نی اوس شخص کے حق مین کہ غسل جنابۃ کیا پہلی پیشاب کرنیکی پہر پیشاب کیا پہر نکلی منی تو دوبارہ جسکو ہی پہر غسل کرنا ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِّنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَہَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْہُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَہٗ فَسَاَلْنَاہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَّسَمَۃٍ کَائِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَہِیَ کَائِنَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا نکلی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ غزوہ بنی المصطلق پس پائی ہمنی بندی بندی عرب کی یعنی پکڑ لائی لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنی عورتوں کی یعنی صحبت کرنیکی عورتون سی اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنی عزل کرنا یعنی لونڈیوں کو خوف حمل رہنی کی سے پس ارادہ کیا ہمنی عزل کرنیکا اور کہا ہمنی یعنی اپنی دلونمین یا آپسمین کہ عزل کرین ہم اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہین پہلی اس سے کہ پوچہین ہم اونسی کہ آیا جائز ہی یا نہین پہر پوچہا ہمنی اونسی حکم اسکا پس فرمایا نہین نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہین کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ ہونیوالی ہی نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی ف مجہ عرب کی سے کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بہی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بہی لونڈی غلام ہوجاتی ہین جبکہ وہ مشرک ہوں اسلیی کہ بنی المصطلق قبیلہ ہی خزاعہ مین سے اور وہ عرب ہین اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابو حنیفہ نی اور شافعی نی قول قدیم مین کہ نہین جاری ہوتا ہی اونپر رق بسبب شرافت اونکی کی اور لفظ ان لم تفعلوا مین ساتہہ زبر اور زیر ہمزہ کی ہی کہا نووی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی ضرر بیچ ترک کرنی عزل کی اسلیی کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نی پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا نکرو پس نہین فائدہ ہی تمہاری عزل کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ حرف لا ان لا تفعلوا مین زائد ہی اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ نہین مضائقہ تمکو یہہ کہ عزل کرو بسبب اسکی جائز ہوا عزل ۱۲ ع وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ کُلِّ الْمَاءِ یَکُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ یَمْنَعْہُ شَیْءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کی کہ آیا جائز ہی یا نہین پس فرمایا نہین ہوتا ہر ایک منی سی فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنی کسی چیز کا تو نہین باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نی ف اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہین کہ لوگون نی اذن مانگا عزل کرنی مین بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دیا گیا کہ تم گمان کرتی ہو کہ گرنا آب منی کا سبب پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہی نہ پیدا ہونیکا اور یہ اسطرح نہین اسلیی کہ نہین ہوتا فرزند ہر آب منی سی اکثر منی گرتی ہی اور بچہ اوس سے نہین پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتی ہین اور بچہ پیدا ہوجاتا ہی پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانی منی پر اور اسیطرح نہ ہونا بہی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ان عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند نطفہ سی پیدا ہوتا ہی پس ہوسکتا ہی کہ بیچ صورت عزل کی بلا اختیار کچہہ نطفہ سی رحم مین جا پڑی اور بچہ بن جاوی اور اگر تقدیر الہی مین پیدا ہونا ہی بچہ اوسکا تو بغیر نطفہ کی بہی وہ پیدا کرسکتا ہی اور ان حدیثوں سی رخصت عزل کی سمجہی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا مع اوسکی بیان اوسکی بیچ فائدہ حدیث جابر کی گذر چکا طیبی نی ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰی وَلَدِہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ ذٰلِکَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سے پس کہا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون مین اوپر لڑکی اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کیے یہہ مسلم نی ف ڈرتا ہون مین الخ یعنی بیوی بالکیکو دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سے تو حاملہ ہو جائیگی اور در صورت حمل کی دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اوسنی اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانی مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا اوسی بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کی وقت کم ہو جاتا ہی پس حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکی کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس عزل مت کر بجہت خوف حاملہ ہونی عورت کی اور اسیواسطہ سی بچہ کی عزل سی پس پرہیز کر وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کی سی کہ کہا حاضر ہوئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگونکی اور حال یہہ کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال روم اور فارس کی کہ وہ غیلہ کرتی ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نی حضرت سی حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بری داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی ہوئی پوچہی جاویگی الخ نقل کیا یہہ مسلم نی ف غیلہ ساتہہ زیر غین کی کہتی ہین بچہ کو کہتی ہین دودہ پلانی کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہے کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی دودہ پلانی مین پس عرب احتراز کرتی تہی غیلہ سی بگمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی چاہا کہ منع کرین اس سی اسلیے پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ کرتی ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سی اور وأد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جاہلیت بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف تنگدستی اور لاحق ہونی عار کی پس حضرت نی فرمایا کہ عزل کرنا وأد پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور روایت ہی اونکی یہہ کہ بیٹہی حضرت عمر کی پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا صحابہ نی کہ نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موؤدہ صغری ہی پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ نہین ہوتا موؤدہ یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنی جانکی اسقاط حمل کری یا آمیختہ پیدا ہو جیتا جاگتا اور دابکو گاڑ دی تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کہ سچ کہا تمنی عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری اور جب تک کہ بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایک سو بیس دن مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اسلیے کہ نہین بیچ حکم وأد حقیقی کی اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہی بلکہ تشبیہ ہی اسکی اسلیے اسکو وأد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنی نطفہ کی کہ مہیا کیا ہی اسکو اللہ تعالی نی فرزند ہونیکو بیچ مشابہہ ہلاک کرنی فرزند کی اور گاڑ دینی اسکی کی ہی اور کہا ابن ہمام نی بیچ کتاب نکاح سی کہ پہنچا ابن مسعود کو اونہون فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سی کہ وہ پوچہی گئی حکم عزل سی پس کہا اونہون نی کہ نہین دیکہا مینی مسلمان کو کرتا ہو یہہ اور تحقیق ہی کہ حضرت عمر نی مارا عزل کرنی پر بعضی شخصون کو اور حضرت عمر اور حضرت عثمان سی ہی کہ منع کرتی تہی عزل سی انتہی اور فتاوی نسفیہ کہ یہی محمول ہی تنزیہ پر ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بڑی امانتون نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے

باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی وہ شخص ہی کہ پہنچی طرف عورت اپنی کی یعنی صحبت کری اوس سی اور پہنچی عورت طرف اوسکی پہر ظاہر کری بہید اوسکا نقل کیا اسکو مسلم نی
ف تحقیق بڑی امانت الخ کہا طیبی نی یعنی کہ بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسی اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کری اپنی
بیوی سی پہر افشا کری بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص
کی ہی کہ صحبت کری اپنی بیوی سی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنی بہید سی مراد یہہ ہی کہ کہتا پہری لوگونسی جو کچہہ کہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی بیوی مین قسم
کلام و افعال سی جیسی عادت ہی رذالونکی یا افشا کری کسی عیب کو اوسکی عیبونمین سی یا ذکر کری اوسکی خوبیونمین سی اوس چیز کو کہ واجب ہی شرعا یا عرفا
چہپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نی کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کی خاوند اور جورو مین سی امانت رکہی گئی ہین دوسری کی پاس پس جو کوئی افشا کری
اون دونونمین سی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہی اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنی اوسکی کہا ایک ادیب نی کہ ارادہ کرتا ہونمین طلاق دینی بیوی اپنی کا لوگون نی
کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرونمین عیب اپنی بیوی کا پہر جب طلاق دی اوسکو تو لوگون نی کہا کیون طلاق دی تونی کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب غیر کا پہر کہا بعض فقہا نی کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ نہ مترتب
ہو اوسپر کچہہ فایدہ اور جبکہ فایدہ مترتب ہو کہ عورت دعوی کری خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کری بیزار ہونیکا خاوند کا اوسکی یا مانند اسکی تو نہین کراہت ہی اوسکی ذکر کرنی
مین فرمایا اللہ تعالی نی لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۰ ع ۰ الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال اوحی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم الایۃ اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کہیتیان ہین واسطی تمہاری پس آؤ تم اپنی کہیتی مین
آخر آیت تک اگلی جانب مین اگلی طرف سی اور پچہلی طرف سی اگلی جانب مین اور پرہیز کرو اغلام کرنیسی مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی ف یعنی وقت حیض کی اگلی جانب مین بہی صحبت نکری کہ حرام ہی اور مقعد مین کبہی نکری یہہ ہی حرام ہی اور لفظ اقبل و ادبر
تفسیر و بیان ہین فاتوا حرثکم الخ کا ۰ مولانا ع وعن خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من
الحق لا تاتوا النساء فی ادبارہن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی خزیمہ بیٹی ثابت کی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق
اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنی حق کی سی نہ آؤ تم عورتونکی پاس یعنی بدفعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی
ف حیا کہتی ہین تغیر کو کہ لاحق ہوتا آدمی کو بسبب خوف عیب لگنی کی اور برائی جاننیکی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی کنایہ
سی کہ وہ مقصود ہی حیا سی یعنی اللہ تعالی نہین چہوڑتا ہی حق کہنی کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ ہی مابعد کا کیا اسمین تاکید
اور تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونی اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہی اگرچہ
بطریق منع و نہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنی حکم شرعی سی کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتونسی اونکی مقعدون مین پس عورتونسی
جب منع ہوئی تو مردونسی بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نی کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتی حضرت مین نہین حیا کرتا حق سی لیکن منسوب کیا
اوسکو طرف اللہ تعالی کی واسطی زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہی بدفعلی کرنی بیویونسی اور لونڈیونسی حرام ہی
اور جسنی جائز کہا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نی کہ اگر یہہ حرکت کری اجنبی عورت سی تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سی یا اپنی
لونڈی سی تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوی اور نہ حد لگایا جاوی لیکن تعزیر دیا جاوی اور کہا نووی نی کہ اگر اغلام کری اپنی غلام سی تو وہ
مانند اغلام کرنیکی ہی اجنبی سی اور جس سی کہ فعل بد کری اگر وہ چہوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا کرہ ہو یعنی زبردستی اوس سی یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی
اوسپر اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل و مفعول کی ۰ ع ۰ ح مولانا وعن ابی ہریرۃ قال قال

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئی اپنی عورت کی پاس بیچ مقعد اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی وَعَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ آوی عورۃ کی پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالے
یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ
اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِی الدُّبُرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت
کا طرف اوس شخص کے کہ آوی مرد کی پاس یا عورۃ کی پاس مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُہٗ عَنْ فَرَسِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ مار و تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہی
سوار کو پس پچہاڑتا ہی اوسکو گہوڑی ہی اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتہہ غیلہ کی اور غیلہ کی معنی اوپر گذر چکی
ہین کہ دودہ پلانا حالت حمل مین یا صحبت کرنی کو حالت دودہ پلانی میں کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی میں بیچ فساد مزاج اور ضعف
قوی کی تا پہنچتی لڑکی کی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین تو سست ہوتا ہی گر پڑتا ہی گہوڑی کی پیٹہ سے اور ہوتا ہی مانند قتل کی حاصل
یہہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکی کا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیث سی معلوم ہوا کہ غیلہ کچہہ اثر نہین
کرتا کہا طیبی نی کہ نفی کرتی اثر غیل کی اوپر کی حدیث مین تہی واسطی باطل کرنی اعتقاد جاہلیہ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی تہی اور اثبات اوسکا
یہان آیا ہی کہ وہ سبب عادی ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق لہذا ہممت الخ تہی حمل کیا جاوی
تحریم پر پس نہین منافات دونو مین یا یون کہا جاوی کہ نہی اور ترک تہے دونو باجتہاد تہین اول نہی کی بسبب متعارف قوم کی بعد از ان حال
فارس اور روم کا دیکہکر اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اوسپر واللہ اعلم ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہی عمر بن خطاب رضی سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عزل کرنی حرہ کی سی بدون اذن اوسکی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی
آزاد عورۃ سی صحبت کری تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکری واسطی متعلق ہونی حق اوسکی کی یا تو بسبب لذۃ جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطے
بچہ کی ورثہ اس سے سمجہا جاتا ہی جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ سی صحبت نی مین اوسکی ورثہ کی صحیح کہ نہین ہی اذن اوسکی کی جیسا کہ ہی حکم نکاح کا باب ہی بیچ بیان
حدیثون کی کہ متعلق ہین پہلی باب کی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا
فِیْ بَرِیْرَۃَ خُذِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَکَانَ زَوْجُھَا عَبْدًا فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی عروہ سی کہ نقل کی حضرت عائشہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اونکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لی اوسکو پہر آزاد کر اوسکو اور تہا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اختیار کیا بریرہ نے اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ اول لونڈی تہی کیا
کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نی وقت خریدنی اوسکی کی حضرت عائشہ کو فرمایا کہ خرید اوسکو اور اوسکی مالک ہو اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نی اوسکو
لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تہا حضرت نی اوسکو بعد آزاد ہونی اوسکی کی اختیار دیا کہ چاہو اوسکی نکاح مین رہو اور چاہو فسخ کر نکاح کو اسکو خیار عتق کہتی

ہین کہ اگر لونڈی کسی کی نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوند کی نکاح مین رہی اور چاہی نرہی پس اختیار کیا بریرہ نی نفس اپنا اور
جدا ہوئی خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر ایہہ کلام عروہ کا ہی اور یہی قول تینون اماموں کا ہی کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد
ہونی کی اوسصورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطی دفع عار کی کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار
نہین ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہووا اور دلیلین انکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتھہ
آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد ہو یا لونڈی ش ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ
يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ
بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِي قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تہا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف اوسکی پہرتا تہا پیچہی بریرہ کے
مدینہ کی کوچون مین روتا اور آنسو اوسکی بہتی اوسکی ڈاڑہی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے ای عباس کیا نہین تعجب کرتا تو
چاہنی مغیث کی سی بریرہ کو اور دشمن رکہنی بریرہ کی سی مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بریرہ کو کاشکی رجوع کری تو مغیث سی یعنی نکاح
کری اوس سی پس عرض کیا بریرہ نی کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکی نہین کہ سفارش کرتا ہون نہین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا
کہا بریرہ نی نہین حاجت مجکو اسکی رجوع کرنی مین یعنی مجکو اوسکی پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہہ بخاری نی ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ
کی تہا بدصورتی مین یا اول غلام تہا پہر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہین منافی ہی یہہ اوس روایت کی کہ وہ تہا آزاد اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
امام کو سفارش کرنی رعیت سی اچہی بات ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکی نہ ماننی پر امام کو مواخذہ بہی نہین پہنچتا
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کی جائز ہی ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا
اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ اونہون نی ارادہ کیا آزاد کرنی دو مملوک اپنی کا کہ آپسمین تہی خاوند بیوی پہر پوچہا عائشہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس حکم فرمایا
حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلی عورت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی تاکہ عورۃ کو اختیار نرہی فسخ نکاح کی یعنی اگر عورۃ
کو پہلی آزاد کرتین تو آزاد غلام کی نکاح مین ہوتی اسصورت مین اوسکو اختیار تہا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نرہتی جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہی
چنانچہ بیان مفصل اسکا ابہی ہو چکا ہی پس اسلیی فرمایا کہ مرد کو پہلی آزاد کرین تا عورۃ کو اختیار نرہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اول مرد کی آزاد کرنیکو اسلیی فرمایا کہ
وہ کامل و افضل ہی یا اسلیی فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہی عورت اس سی کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کی واللہ اعلم ع وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ
وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ
بریرہ آزاد ہوئی اسحالمین کہ وہ تہی نکاح مین مغیث کی پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نکاح رکہنی نرکہنی کا اور فرمایا اوسکو
اگر نزدیکی کریگا تجسی یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنی کا واسطی تیری یعنی واسطی حاصل ہونی رضا کی ساتہہ زوجیت اوسکی کی نقل کی
یہہ ابو داود نی ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر نکاح کری لونڈی ساتہہ اذن مولی اپنی کی یا نکاح کر دی اوسکا مولے اوسکا ساتہہ رضا اوسکی کے
یا بغیر رضا اوسکی کی اور پہر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہی نکاح میں رہنی نرہنی کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح

اپنی آپ کرے بغیر اذن مولی کی پہر آزاد کرے مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہے یعنی صحیح ہو جاتا ہے نکاح اوسکا ساتہہ آزاد کرنی کی اور نہیں اختیار ہوتا اوسکو
اور تینوں امام اسمین مخالف ہین ہمارے کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نی کہ سبب خلاف کا یہہ ہی کہ بریرہ کی خاوند کی حق مین
دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہی حدیث عائشہ سی کہ حضرت نی اختیار دیا بریرہ کو اسحال مین کہ تہا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین
یہہ بہی روایت ہی کہ اوسکا خاوند آزاد تہا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی پس اماموں
نی پہلی روایت کو ترجیح دی ہی اور امام ابو حنیفہ نی روایت دوسری کو ع ملا علی نی قول ابن ہمام کا تفصیل سی مرقات مین لکہا ہی بخوف درازی کی خلاصہ
اوسکا یہان لکہا گیا **باب الصداق** یہہ باب ہی بیچ بیان مہر کی **ف ۱** ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ کی دس درہم ہین اور امام مالک کی نزدیک چوتہا
دینار اور امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتہہ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی ع **ف ۲** شرح وقایہ سی معلوم ہوتا
کہ دس درہم وزن مین سات مثقال بہر ہوتی ہین اور مثقال ساڑہی چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑہی اکتیس ماشہ بہر ہوئی پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسے
کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار تو دس درہم کی دو روپی اور دس آنی ہوئی اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیویوں کا سواے ام حبیبہ اور مہر حضرت کی
سب بیٹیوں کا سواے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کی حساب کو سی ایکسو اکتیس روپی چار آنی ہوئی اگر روپی بارہ بارہ ماشہ کی
ہوں جیسی کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا پتلی دار اور اگر روپیا ساڑہی گیارہ ماشہ کا ہو جیسی لکہنو وغیرہ کا تو ایک سو چہتیس روپی پندرہ آنی تین پائی اور پندرہ ٹکڑی
پائی کی تئیس ٹکڑوں مین سی ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکی ایک ہزار پچاس روپی ہوئی اگر روپی کلدار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر روپی
لکہنو کی ہوں تو ایک ہزار پچانوین روپی دس آنہ پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جزوں مین سی ہوئی اور مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکی ڈیڑہ سو
روپی ہوئی اگر روپی کل دار سیدہی کل کی یا ڈبل یا پتلی دار ہوں اور اگر لکہنو وغیرہ کی ہوں تو ایک سو چہپن روپی آٹہہ آنی چار پائی اور چار جز پائی کی تئیس جزو مین سی ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سواے ام حبیبہ اور مہر حضرت کی صاحبزادیوں کا سواے حضرت فاطمہ رضی کے		مہر حضرت ام حبیبہ رضہ کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم	۴۰۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	یا دینار	۴۰۰	کلدار وڈبل وپتلی دار	[illegible]
کلدار وڈبل وپتلی دار	[illegible]	ماشہ	۱۲۶۰۰	لکہنو وغیرہ کی	[illegible] ۴ پائی ۴ جزو از من ۲۳
لکہنو کے	[illegible] ۳ پائی ۱۵ جزو از من ۲۳	کلدار وڈبل وپتلی دار	[illegible]		
		لکہنو کے	[illegible] ۵ پائی ۵ جزو از من ۲۳		

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور پتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنو ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنہ کی بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولہوان حصہ روپی کا مولانا رفیع الدین

الفصل الاول عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ
مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ
زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنی یا رسول اللہ

تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپکی اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت تہی کچہہ جواب نہ دیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ
نکاح کر دیجئے میرا اس سے یعنی حکم کر دو اسکو نکاح کرنے کا مجہسے اگر نہیں ہے آپکو اوسمین کچہہ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیری پاس کچہہ چیز کہ مہر دیوی تو
اوسکو کہا اوس شخص نے کہ نہیں میری پاس کچہہ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت نے پس ڈہونڈلا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی پس ڈہونڈا اوسنے
اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتہہ تیری قرآن سے کچہہ یعنی تجکو کچہہ قرآن یاد ہے یا آتا ہے کہا اوس شخص نے کہ ہان
سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیری ہے قرآن سے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا جا پس تحقیق
نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے پس سکہلا اوسکو قرآن سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بخشی میں الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشی نفس اپنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہے اور مہر نہیں واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست نہیں حضرت ہی کی خصائص سے تہا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت
کرتی ہی یا ایسے وامرأۃ مومنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المؤمنین یعنی حلال کی ہمنے تیری لیے صحبت کرنی
اوس مومنہ عورۃ کہ بخشی تیری لیے نفس اپنا اور نہ مانگے مہر اگر چاہے نبی نکاح کرنا اوس سے خاص تیری لیے ہی نہ اور مومنونکی لیے تفصیل اسکی یہہ ہے کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح
ساتہہ لفظ ہبہ کی بغیر مہر کی یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تہا اور کی لیے نہیں درست اور ہماری نزدیک لفظ ہبہ سے اوسکو نکاح کرنا جائز ہے مگر نہ واجب ہونا مہر کا
اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تہا اور کی لیے نہیں پس سوای حضرت کی اور ونپر مہر مثل واجب ہوتا ہے اگرچہ نہ نام لے مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے
نزدیک معنی خالصۃ لک کی اس آیۃ مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورۃ خاص تیری لیے درست ہے اور کی لیے نہیں درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹہی لوہی کی اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہے کم مہر باندہنا ساتہہ اوس چیز کی کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور علما کا اور امام اعظم
اور امام مالک کی نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہے بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہے کہ آگاہ ہو نکاح کریں عورتوں کا الا
پس نہ نکاح کریں وہ مگر ہمکفو سے اور نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہہ دارقطنی اور بیہقی نے اور مروی ہے اسکا قول حضرت علی رضہ کا کہ
نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے یہہ بہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہے اونہوں نے مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تہی
اونکی کہ کچہہ مہر مین سے جلدی دیتے تہے پہلی صحبت کرنے سے یہانتک کہ گئے ہیں بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہانتک کہ پہلی کچہہ دیوے
اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا یہی مذہب تہا دلیل انکی یہہ ہے کہ جب حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے نکاح
کیا تو چاہا کہ صحبت کریں اونسے پس منع کیا حضرت علی رضہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ دیوین فاطمہ کو کچہہ پس حضرت علی نے کہا
یا رسول اللہ نہیں میری پاس کچہہ پس فرمایا حضرت نے دے اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علی نے اونکو زرہ اپنی پہر صحبت کی اونسے اور یہہ
معلوم ہے کہ مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چارسو مثقال چاندی کا تہا پس اونہین سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہہ دینا اونکی نزدیک واجب ہے اور ہماری
نزدیک مستحب اور کیا ہے تیری ساتہہ قرآن سے کچہہ اس سے ظاہر یہہ ہے کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹہرایا اور جائز کہا ہے اسکو بعضے اماموں نے اور ابو حنیفہ کی نزدیک
یہہ نہیں جائز وہ کہتے ہین کہ واجب ہے اسصورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کی لیے نہیں ہے بلکہ واسطے سببیت کی ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے
بسبب اوس چیز کی کہ ساتہہ تیری قرآن سے ہے اور سبب جمع ہونے تیرے ساتہہ اسکی وجود قرآن کا ہے جیسے کہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سے اسلام
پر اور سکہلا اسکو قرآن سے یہہ امر استحباب کے لیے ہے پس نہیں دلالت ہے اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ
عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُہٗ لِاَزْوَاجِہٖ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ اُوْقِیَّۃً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِیْ
مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَّۃٍ فَتِلْکَ خَمْسُمِائَۃِ دِرْہَمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَفِیْ جَمِیْعِ الْاُصُوْلِ

اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ کہا پوچھا مینی عائشہ سی کہ کتنا تہا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ تہا مہر حضرت کا واسطی بیویون اونکی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینی نہین کہا حضرت عائشہ نی آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نی اور لفظ نش ساتہہ دو شیون کی ہی شرح السنۃ مین اور بیچ سب کتابون اصول کی ف دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی شافعیہ نی اسپر کہ مستحب ہی مہر باندہنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بھی بیوی تہین حضرت کی چار ہزار درہم کا تہا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابونکو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مستند کی لکھی گئی ہین ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة اوقية رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہی عمر بن الخطاب رضی سی کہا خبردار ہو نہ بہاری مہر باندہو عورتونکا پس تحقیق بہاری مہر باندہنا اگر سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی عورت سی اپنی بیبیون مین سی اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیون اپنی سی زیادہ بارہ اوقیہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین بموجب قول اللہ تعالی کی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور بارہ اوقیہ کی چار سو اسی درہم ہوتی ہین اور آگی ایک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہی قول عمر رضی کی سی اسلیی کہ اتنا استقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی باندہا تہا حبشہ مین واسطی تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت عائشہ نی اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیبیونکا مہر ساڑہی بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہی کہ حضرت عمر نی محض اوقیہ ذکر کیی اور التفات طرف کسور کی نہ کیا معہذا حضرت عمر نی نفی کی زیادتی کی اپنی علم مین شاید کہ انکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نی روایت کی نہ پہنچی ہو اور حضرت عمر نی بیان افضل اور اولی کا کیا والا اس سی زیادہ کی جائز ہونی مین کلام نہین ع

وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطى في صداق امرأته ملء كفيه سويقا او تمرا فقد استحل رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی دیا بیچ مہر عورت اپنی کی بہر دونون ہاتہہ ستو سی یا کہجور سی یعنی مہر مین پس تحقیق حلال کیا اوسنی اوس عورتکو نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن عامر بن ربيعة ان امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم فاجازه رواه الترمذي اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی یہہ کہ ایک عورت نی بنی فزارہ مین سی نکاح کیا اوپر دو جوتیونکی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا راضی ہوئی تو بدلی نفس اپنی کی باوجود ہونی مال اپنی کی ساتہہ دو جوتیون کی یعنی اپنی نفس کو بدلی ان دو جوتیونکی دیا تو نی اور راضی ہوئی تو ساتہہ اسکی یا جو مال تیرا ہی نیکی کیا ان دو کا پس اجازت دی اوسکو آنحضرت نی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف یہہ بہی محمول ہی مہر معجل پر واسطی دفع تعارض کی اور ظاہر یہہ ہی کہ جب اس عورت نی نکاح کیا بدلی دو جوتیون کی تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنی مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتہہ دو جوتیونکی اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیونپر جائز کہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اسکی جائز ہونی مین اختلاف نہین پس یہہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہو سکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہی ع

وعن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها شيئا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي

اور روایت ہی علقمہ سی کہ نقل کیے ابن مسعود سے یہہ کہ وہ پوچھی گئی حکم ایک شخص کے کہ جسنی نکاح کیا ایک عورۃ سی اور نہ معین کیا واسطی اوسکی کچھہ مہر اور نہ دخول کیا ساتہہ اوسکی یعنی
صحبت کی اور نہ خلوۃ صحیحہ یہانتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینی کی اجتہاد کرکر کہ واسطی وس عورۃ کی ہی مانند مہر عورتونکی اوسکی قوم کی یعنی مہر مثل
دینا آوی نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر عدۃ یعنی وفات کی اور واسطی اوسکی میراث ہی پس کہڑی ہوئی معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تہی ہم میں سے مانند اوسچیز کی کہ حکم کیا تمنی پس خوش ہوئی ساتہہ اس بات کے ابن مسعود نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی ف
ابن مسعود خوش ہوئی اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مذہب حضرت علی رضہ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اسمسئلہ مین یہہ ہے کہ مہر نہین ہی اوس عورت کی لیے بسبب
عدم دخول کی اور اوسپر ہی عدۃ اور میراث اوسکو پہنچی گی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علی رضہ کی اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام
ابو حنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتے ہین باپ کے قوم کی مہر کو مانند بہنون اور پہوپہیون اور چچا کی بیٹیونکی بشرطیکہ برابر ہون دونون عمر مین اور جمال مین اور
مال مین اور عقل مین اور دین مین اور بکارۃ مین یا ثیابت مین اور زمانہ ایک ہو اور ایک شہر مین ہون تم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام حبيبة انها كانت تحت عبد الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه وسلم وامهرها عنه اربعة آلاف وفي رواية اربعة آلاف درهم وبعث بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع شرحبيل ابن حسنة رواه ابو داود والنسائي روایت ہے ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہین نکاح مین عبداللہ بن جحش کے پس مرگئی عبداللہ
بیچ زمین حبشہ کی پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سی چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار
درہم یعنی اس روایت مین لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت مین نہین اور مراد یہی ہے اور بہیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ شرحبیل بیٹی حسنہ کے نقل کیے یہہ ابوداود اور
نسائی ف مشکوۃ کی نسخونمین عبداللہ بن جحش ہے اور یہہ غلط ہے صواب عبیداللہ بن جحش ہے ساتہہ صیغہ تصغیر کی چنانچہ سنن ابی داود مین دیکہا مین نے اور یہہ عبیداللہ اسلام لایا تہا اور کی
ہجرۃ کرکر حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتہہ لیکر پہر وہان جاکر مرتد ہوگیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہین پہر بہیجا حضرت نی عمرو بن امیہ ضمیری کو نجاشی کے پاس کہ
لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سی پس نجاشی نی ام حبیبہ کا نکاح حضرت سی کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا
اور قصہ نکاح کر نیکا یون منقول ہی کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا اوسنی جاکر کہا کہ بادشاہ نی یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہے
مجہکو کہ نکاح کرون تیرا اوسنی ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑے اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانی کی عوض
مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نی حاضر ہونیکا جعفر بن ابی طالب کو اور اور مسلمانونکو کہ وہان تہی پس وہ حاضر ہوئی اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام
المؤمن المہیمن العزیز الجبار اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واما بعد پس تحقیق قبول کیا مینی اوسچیز کو کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مہر مقرر کیا مینی چار سو دینار سونیکی پہر حاضر کیے دینارین آگی قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینی اوسچیز کو کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا مینی اوسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی پس مبارک کری اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹہائی گئین دینارین طرف خالد بن سعید کی اونہون نی لین پہر ارادہ کیا
لوگون نے اوٹہنی کا پس کہا نجاشی نے بیٹہی رہو سنت انبیا کی یہہ ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہے پہر منگایا کہانا پس کہایا سبہون نے اور متفرق ہوئی اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید مذکور ام حبیبہ کی
باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابوسفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کی مشرک تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازان مسلمان ہوئے

وعن انس قال تزوج ابو طلحة ام سليم فكان صداق ما بينهما الاسلام اسلمت ام سليم قبل ابي طلحة فخطبها فقالت اني قد اسلمت فان اسلمت نكحتك فاسلم فكان صداق ما بينهما رواه النسائي اور روایت ہی انس سی کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نی ام سلیم سی پس تہا مہر آپسمین اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلی ابو طلحہ کی پہر پیغام نکاح کا بہیجا
ابو طلحہ نی ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نی کہ تحقیق مین مسلمان ہوچکی ہون اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی مین تجہی یعنی اور نہین لینے کی تجہسی مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر

آپس مین نقل کی یہہ نسائی نی ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہین انس بن مالک کی اول اونسی نکاح کیا مالک بن نضر نی اوس سی انس پیدا ہوا پہر مارا گیا مالک حالت کفر مین پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نی اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نی انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ مین نکاح کرتی ہون تجہسی اور نہین لونگی تجہسی مہر بسبب اسلام تیری کی پس نکاح کیا ام سلیم سی ابو طلحہ نی اور ہوا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا انکاح ساتہہ مہر اوسکی کی اور بخشدیا اوسنی مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانی اوسکی بموجب وعدی اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپس مین نہ یہہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یون کہتی ہین اور امام حمل ظاہر پر کرتی ہین واللہ اعلم ۱۲ ح

بَابُ الْوَلِيمَةِ باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتی ہین کہ نکاح مین کہلایا جاتا ہی اور ولیمہ مشتق ہی التیام سی بمعنی اجتماع کی چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کہلایا جاتا ہی اسلیے اسکو ولیمہ کہتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نی کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا نزدیک دخول کی ہی اور بعضون نے کہا وقت عقد کی اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعد دخول کی بہی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ تکرار اوسکی کی زیادہ دو روز سی ایک جماعت علما نے مکروہ رکہا ہی اسکو اور مستحب کہا ہی اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کی اور مجمع البحار مین لکہا ہی کہ ضیافت آٹہہ قسم پر ہے ولیمہ واسطی نکاح کے اور خرس ساتہہ پیش خ کی واسطی پیدا ہونی لڑکی کی اور اعذار ختنہ کی لیی اور وکیرہ مکان بنی کی لیی اور نقیعہ مسافر کی آنی کی لیی خواہ مسافر تیار کرواوی یا اوسکی لیے کوئی اور تیار کری اور وضیمہ ساتہہ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیی اور عقیقہ واسطی نام رکہنی بچہ کی اور مادبہ ساتہہ ہمزہ کی اور پیش دال کی اور بار موحدہ کے اوس کہانیکو کہتی ہین کہ تیار کیا جاوی ضیافت کی لیی بی سبب اور یہہ اقسام مستحب ہین مگر ولیمہ کہ بعضون کے نزدیک واجب ہے ۱۲ ح وزن العرب

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زردی کا یعنی اوسکی بدن یا کپڑیکو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہی یہہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق مین نی نکاح کیا ایک عورت سی اوپر ہم وزن نواۃ کی سونی سی فرمایا حضرت نی برکت کری اللہ واسطی تیری کہلا یعنی کہانا پکاکر کہلا لوگونکو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتہہ اسکی انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتی تہی لگانی خلوق کی سی اور خلوق نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس جواب دیا اوسنی کہ مین نی لگائی نہین ہے بلکہ لگ گئی ہی بسبب مخالطت دلہن کے بغیر قصد کی یا بغیر اطلاع کی اور کہا قاضی نی کہ نواۃ نام ہی پانچ درہمون کا جیسے کہ نش نام ہی بیس درہمونکا اور اوقیہ نام ہی چالیس درہمون کا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم سونی کا باندہا جسکی ہوئی سولہ ماشہ ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ نواۃ کی نواۃ تمر ہی یعنی گٹہلی کہجور کی انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سی اخیر ہی معنی ہین یعنی بقدر گٹہلی کہجور کی سونی کا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اس طرح کی عبارت بیان تقلیل کے لیی بہی آتی ہی اور تکثیر کی لیی بہی آتی ہی اور لکہا ہی علما نے کہ یہان مراد تکثیر ہی یعنی اگرچہ زیادہ بہی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ مین بعید ہی جیسا کہ حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ کرتی تہی ساتہہ ستو وغیرہ کے اور مانند اسکی کی اور عبد الرحمن اوس زمانہ مین غنی ہو گئی تہی ۱۲ ح

وَعَنْهُ قَالَ مَا أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا نہین ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کسی اپنی عورتون مین سے اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتہہ بکری کی بہت ہے ح

وَعَنْهُ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ تصرف مین لائی زینب جحش کی بیٹی کو پس پیٹ بہر دیا لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اونسے یعنی بعد آزاد کرنیکی اور ٹہیرائی آزادی اونکی مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکی نکاح مین ساتہہ حیس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر مین ہاتہہ لگی تہین اور بیٹی تہین حیی بن اخطب کے اور سردار تہین قریظہ اور نضیر کی اور خلاف

کہا ہی اہل علم نی ساتہہ اس کی اگر آزاد کری کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کری اوس سی اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیرا دی تو آیا جائز ہی یا نہیں پس کہتی ہی ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور بعضی علما طرف جواز اسکی کی بموجب ظاہر حدیث کی اور نہیں جائز رکہا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بہی انہیں مین ہین اور تاویل کیا ہی انہون نے اس حدیث کو کہ یہہ تو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کو نہین درست اور شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کری کوئی لونڈیکو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہیرادی کہکر آزاد کیا مین تجہکو اس شرط پر کہ نکاح کری تو مجہسی عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنی مین اوس سے پہر اگر نکاح کیا اوسنی تو اوس کی واسطی اوسکی مہر مثل اوسکا ہی اور حیس نام ایک کہانیکا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہی بنتا ہی کہجورون اور اقط اور گہی سے اور اقط اوسکو کہتی ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر پنیر کی ٹکیان بنالیتی ہین اور اسکو قروط بہی کہتی ہین ع **وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہا ٹہیری حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس صفیہ یعنی تصرف مین آئین پس بلایا مینی مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکی کی اور نہ تہا اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ بچہانی دسترخوانونکی پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانونپر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اوپر حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا اس حدیث مین بیان ہو گیا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سی بنتا ہی اور معنی اقط کی اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ذکر کی گئی ع **وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ** اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی اپنی جورونکا ساتہہ دو سیر جو کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** شاید کہ وہ عورۃ ام سلمہ تہین ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام شادی کی پس چاہئی کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ پس چاہئی کہ قبول کری دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اسکی **ف** مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کی پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتونمین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ قبول کرنا دعوۃ نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کی بموجب حدیث حضرت کی من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ و رسولہ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہی اور کہا اوسکا ... اگر روزہ نہو اور سوا اسکی نکاح کی دعوۃ کی اور دعوۃ نکاح قبول کرنا مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اونہون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب ... یا تو کہانا مشتبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوی بسبب ہونی اوسکی کی یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا دعوۃ اونکی کیجاوی یا واسطی طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اونکی اسلیے کرین کہ مدد کری اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کی یا ساتہ بیٹہنی لڑکونکی یا گانی بجانیکی یا فرش حریر کی وغیرہ ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اس زمانہ کی مجلسین ایسی چیزونسی خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی ہوتی ہین اگر کہیہ پائی جاتی اس لئے کہا ہی ... کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کری عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کری ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلایا جاوی ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکی کی پس چاہئی کہ قبول کری یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہی کہاوی اور اگر چاہی نہ کہاوی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ سی نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے کہ اسمین جو سبب کہ ہی ہی وہ یہہ ہے کہ اوس شخص کی حق مین کہ نہو اوسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلا راہ دور ہو کہ لاحق ہو گی اوسکو مشقت وہان کی جانی مین پس نہین ہے مضائقہ اوسکی قبول نکرنی مین ح ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ**

تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہانا وہ کہانا نکاح کا ہی کہ بلائی جاتی ہین اسکی واسطی دولتمند
اور چھوڑی جاتی ہین فقیر اور جو شخص قبول کری دعوت یعنی بغیر عذر کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ اور رسول اوسکی کی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف برا کہانا الخ یعنی بری کہانونمین سی
ایک یہہ بہی ہی اسلیئی بعضی کہانی اس سی بہی زیادہ بری ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سی ہی اور مراد یہہ نہین ہی کہ مطلق کہانا نکاح کا برا ہی اسلیئی کہ حکم کیا ہی آپ نی اسکی کرنی کا اور قبول کرنی کا
اور نہ قبول کرنی پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہی کہ جو کہانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائی جاوین اور فقرا نہ بلائی جاوین تو وہ برا ہی عادت تہی اون لوگونکی کہ اس کہانی
مین غنی آتی تہی بلاتی تہی اور بہت اچہی اچہی کہانی کہلاتی تہی اور فقیرون بیچارونکی بات بہی نہ پوچہتی پس اس طرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوة کی نہ قبول کرنی مین اللہ تعالی
کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنی مخالفت کی امر رسول اللہ کی اوسنی مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوة کی قبول کرنیکو واجب کہتی ہین اونہون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ
اس حدیث کی اور جمہور نی حمل کیا ہی اسکو اوپر تاکید استحباب کی ع وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ
فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا ایک شخص انصار مین سی کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نی
غلام کو تیار کر جو جب کہنی میری لیئی کہانا کہ کفایت کری پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سی یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور
چار اونکی ساتہہ اور ہون پس تیار کیا غلام نی جو جب کہنی اوسکی کی واسطی حضرت کی تہوڑا اسا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس اور دعوة کی حضرت کی یعنی اور حضرت
چار اصحاب کی پس ساتہہ لگ لیا اونکی ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وقت پہنچنی کی اوسکی گہر پر کہ ای ابو شعیب ساتہہ ہو لیا ہی ہمارے ایک شخص پس اگر چاہی تو اذن
دی اوسکو آنی کا اور اگر چاہی تو چہوڑ دی اوسکو یعنی دروازی پر یعنی نہ اذن دی آنیکا کہا ابو شعیب نی نہین چہوڑتا مین اوسکو بلکہ اذن دیا مینی اوسکو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم
ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ آوی بیچ ضیافت ایک قوم کی بغیر اذن اونکی کی اور نہین جائز ہی مہمان کو یہہ کہ اذن دی کسیکو آنیکا اپنی ساتہہ مگر ساتہہ امر صریح کی
یا اذن عام کی یا جانی رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی کسیکو یہہ کہ جاوی کسی کی گہر مین مگر باذن اوسکی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا
کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کری اور اوسکی ساتہہ کوئی ہولیوی تو مستحب ہی مہمانکو کہ اوسکی لیئی اذن چاہی صاحب خانہ سی اور مستحب ہی صاحب خانہ کو کہ اوسکو منع
کری آنی سی مگر کچہہ ہو اوسکی آنی سی مفسدہ کہ ایذا پاوین حاضرین اور اگر پہیری اوسکو تو ساتہہ نرمی کی پہیری اور اگر اوسکو کچہہ کہانی مین سی دیدیوی بشرطیکہ لائق اوسکی ہو تو یہہ
اچہا ہی اور شرح سنت مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ نہین حلال ہی کہانا ضیافت کا اوسکی لیئی کہ نہ بلایا جاوی اور بعضی عالمون نی کہا ہی کہ جب ایک شخص کی آگی کہانا
رکہدی اور اوسکی ملک کردی تو وہ مختار ہی چاہی آپ کہاوی اور چاہی اور کو کہلاوی اور چاہی اپنی گہر کو اوٹہالاوی اور اگر نہیں ملک کی بلکہ دسترخوان پر تو چاہی کہ کہاوی
موافق عرف کی اور نہ اوٹہاوی اوسمین سی کچہہ اور نہ کہلاوی اور کو اوسمین سی اور اچہا جانا ہی بعضی اہل علم نی یہہ دیوین دسترخوان والی بعضی بعضونکو کچہہ کہانی مین سی اور اگر وہ دسترخوان دو
ہون تو نہین جائز ہی یہہ شروع الْفَصْلُ الثَّانِي وہ فصل دوسری عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کی ساتہہ ستو اور کہجور کی نقل کیے یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ نی ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ کیا حضرت نی ساتہہ حیس کی اور اسمین آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کی وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ دونون چیزین تہی
ولیمہ مین حیس بہی اور ستو اور کہجور بہی جسنی جو دیکہا اسکو روایت کیا ع وَعَنْ سَفِينَةَ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ
فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ فَرَأَى الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِي نَاحِيَةِ
الْبَيْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَدَّكَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی سفینہ سی یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نے اوسکی لیی کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہاوین وہ ہمارے ساتھہ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہی دونو ہاتہہ اپنی اوپر دونون بازو ون دروازی کے
پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونی گہر کی پس پہر گئی حضرت کہا حضرت فاطمہ نی پس پیچہی پیچہی گئی مین حضرت کی اور کہا میں نی ای رسول خدا کی کیچیز نی پہیرا آپکو فرمایا
نہین واسطی میری یا واسطی کسی نبی کی یہہ کہ داخل ہو گہر زینت کی مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نی کہا کہ منقش تہا اوسکی دیکہنا
تہا اور سیے دیوار کو مانند چہپر کیسٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئی آگاہ کرنیکی لیی پہر کہ یہہ بہتر نہین ہے کہ زینت بنا کی
ہی اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ٭ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
دعوت کیا جاوی پہر نہ قبول کری پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکی کی اور جو آدمی آیا مجلس کہانی کی مین بن بلائی آیا چور اور نکلا لوٹکر نقل کی یہہ
ابو داؤد نی ف ایا چور سبب اوسکی کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چہپکر آیا مانند چور کی پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار ہوتا ہے چور بسبب جانی کی کسیکی گہر مین حاصل یہہ حضرت
نی اپنی امت کو تعلیم کیی اچہی اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتون سی کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم
الفت پر اور جانا کسیکی یہان بغیر دعوت کی دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنی ذلت پر ٭ ع وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَہُمَا بَابًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُہُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ
تہا اصحابون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت اکہٹی ہو جاوین دو دعوت کرنیوالی پس قبول کر
دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اوس دونون مین سی از روی دروازی کی اور اگر پہلی کی ایک نی اوس دونون مین سی پس قبول کر دعوت اوسکی جسنی
پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نی ف ظاہر ایہہ اوس صورت مین ہے کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونوکی دعوۃ نہین کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت
ہونیکی اور مانند اوسکی کی اور جمع کر سکتا ہی تو دونون کی دعوۃ قبول کری اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوۃ کرین تو وہان ترجیح اور جہت ہوگی
مثل معرفت و صلاح اور حقوق کی یعنی اگر اہل شہر مین سی سوا ہمسایہ کی دو آدمی اوسکی دعوۃ کرین تو اوسکی دعوۃ قبول کری کہ جو جان پہچان والا یا نیکبخت ہو
وغیر ذلک اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنی والا عالم کی پاس پہلی آوی تو سبق اور فتوی پہلی آنیوالیکو پڑہاوی اور دیوی ح ع وَعَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانا پہلی دن کا حق ہی اور کہانا دوسری دن کا سنت ہے اور کہانا تیسری دن کا
سنانا ہے اور جو کوئی سناوی سناویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف حق ہی یعنی نکاح مین پہلی دن کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہے یا سنت موکدہ ہی بسبب اختلاف
علما کی اور دوسری دن کا کہانا سنت مستحب ہے اور تیسری دن کا ایسی ہوتا ہی کہ تا لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی شادی یعنی مشہور کری اپنی تئین ساتہہ سخاوت کی فخر
کی لیی مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالے میدان محشر مین کہ آپنی سنانی اور دکہانی کی لیی دیا تہا یہہ جہوٹا اور مفتری ہی پس رسوا ہوگا لوگون کہا ہی کہ جب اللہ تعالے بندیکو
کچہہ نعمت دی تو لازم ہی اوسکو کہ شکر ادا کری اور مستحب ہے یہہ دوسری دن واسطی پورا کرنی نقصان کے اول روز مین واقع ہوا ہو ایسی کہ سنت کامل کرنی ہی واجب کے اور
تیسری دن سنانی اور کہانی کی لیی ہوتا ہی اور جسکو کہلانیکی لیی بلاوی تو واجب ہی اوسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسری دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہے
تیسری دن انتہی اور یہ حدیث صریح ہی مالکیہ پر کہ وہ کہتی ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ح ع وَعَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی
عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ اَنْ یُّؤْکَلَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ مُحْیِی السُّنَّۃِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کہانی طعام دو شخصون فخر کرنیوالونکی سی اسبین نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور کہا محی السنہ نی کہ صحیح یہہ ہے کہ عکرمہ نی نقل کی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند میں نہیں اور متباریین وہ شخص کہ آپس میں مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے پر ضد پر بہت پکاوے کہانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور ستانے اور کہانی کی لیے پکاویں اور دعوۃ کریں دعوۃ اونکی قبول نکرے اور کہانا اونکا نکہاوے اگلے بزرگ دعوۃ فخر کی نہ قبول کرتے تہے ۳ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَارِیَانِ لَا یُجَابَانِ وَلَا یُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ یَعْنِیْ الْمُتَعَارِضَیْنِ بِالضِّیَافَةِ فَخْرًا وَّرِیَاءً روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا ازراہ فخر و مقابلہ کے تیار کریں اونکی دعوۃ قبول نہ کیجاوے اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوے کہا امام احمد نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کے متباریین سے یہہ ہے کہ دو شخص بطریق مقابلہ کے ضیافت کریں ازراہ فخر اور ریا کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِیْنَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوۃ فاسقین سے ف فاسق سے مراد مطلق فاسق کسیطرح کا ہو اور سبب اسکے منع کا یہہ ہے کہ اکثر فاسق احتیاط نہیں کرتے ہیں کہانے میں اور کہاتے ہیں حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہے اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا ازراہ ظلم کے لیتا ہے بالاتفاق حرام ہے اور یہہ بہی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے میں خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہے ۲ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا یَسْاَلْ وَیَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْاَلْ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا یُطْعِمُهٗ وَلَا یَسْقِیْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آدمی ایک تمہارا اپنے بہائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کہاوے کہانا اوسکا ہیں سے اور نہ پوچہے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہے اور کہانسے آیا ہے اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہے اوسسے کہ کیسا ہے اور کہانسے آیا ہے روایت کیں تینون حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہے کہ ظاہر حال مسلمان کا یہہ ہے کہ نہیں کہلاتا مسلمان کو اور نہیں پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اوسکے ف مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اوسکی کہانیکا حال نہ پوچہے بسبب اسکے کہ شاید کہ اوسکو پوچہنے سے اوسکو ایذا ہوگی مگر ہاں جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سے ہے تو نہ کہاوے اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہے تو بہی نہ کہاوے ۳ ح

بَابُ الْقَسْمِ باب ہے بیچ بیان حکم تقسیم ف یعنی اس باب میں بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیبیوں کے لیے یعنی بیویوں کے پاس باری باری سے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویوں کے لیے اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت میں دوسری کے گہر میں رات کو رہنا جائز نہیں اور نہ جمع کرنا دو عورتوں کا ایک رات میں جائز ہے مگر باذن اور رضا اونکی کی جائز ہے اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے ایک رات میں پہلے واجب ہونے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تہی لیکن حضرت نے ازراہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہی واللہ اعلم اور نہیں ہے حق عورت کے لیے بیچ نوبت کے حالت سفر میں جاوے جس بیوی کو چاہے اوسکو ساتھ لیجاوے اور اولی یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے اور جس بیوی کے حصے کا نام قرعہ میں نکلے اوسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق میں رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور ایک شخص رات کو کسی کام میں مشغول رہتا ہو مثلاً چوکیدار وغیرہ تو اوسکے حق میں اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ میں مذکور ہیں ۳ ہدایہ ف واجب ہے برابری کرنی رات رہنے میں بیویوں کے پاس اور پہنانے اور کہلانے میں اور صحبت میں جماع کرنے میں اور صحبت میں بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورت کا ساتھ ایک بار جماع کرنیکے اور واجب ہے جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ ایلا کی مگر ساتھ رضامندی عورت کی اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہیں جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے اور رہے شوہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن لیکن لازم برابری کرنی رات رہنے میں یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد عشاء کے اور دوسری کے پاس بعد عشاء کے تو ترک کیا فرض قسم یعنی نوبت کا اور نہ جماع کرے اوس بیوی سے غیر نوبت اوسکی میں اور اسیطرح نہ جاوے بیوی کے پاس رات غیر نوبت اوسکی میں واسطے عیادت اوسکی کے اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ یہہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہ جب ہے کہ نہ ہو اوسکی پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند بیمار ہو تو جائز ہے رہنا اور بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت میں ۳ درمختار ۴

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَّكَانَ یَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائی تو بیویاں چہوڑیں نو اور تقسیم کرتے تہے یعنی نوبت مقرر فرماتے تہے آٹہہ کی نقل کیا اوسکو بخاری و مسلم نے ف یعنی بیویان جو حضرت سے زیادہ نہیں لیکن وقت وفات کے نو موجود تہیں عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تہیں آٹہہ کیلیے تو نوبت مقرر اور ایک کے لیے یعنی سودہ کے لیے نوبت نہ تہی اپنی و نوبت

اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تہی اونکی نوبت مین حضرت حضرت عائشہ کی پاس رہتی تہی جیسا کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہی ؑ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوئین تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کردانا مینی اپنا دن یعنی اپنی نوبت کو آپکی کہتی تہی واسطی عائشہ کی پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتی واسطی عائشہ کی دو دن ایکدن تو اونکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف نکاح سودہ کا مکہ مین ہوا تہا بعد خدیجہ کی وہ بوڑہی عائشہ کی لکہا ہی فقہا نی کہ اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہی بشرطیکہ نہو یہہ ساتہہ دینی رشوہ کی خاوند کی طرف سی اور جائز ہی واسطی عورۃ بخشنی والی نوبت کی یہہ رجوع کری جب چاہی ؑ ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری مین جسمین وفات ہوئی کہان ہونگا مین کلکو کہان ہونگا مین کلکو یعنی ہر روز بیویونسی یہہ پوچہتی تہی ارادہ کرتی تہی دن نوبت عائشہ کا یعنی بسبب زیادتی محبت اونکی کی پس اذن دیا حضرت کو اونکی بیویون نے کہ رہین جہان چاہین اور رہی حضرت بیچ گہر حضرت عائشہ کی یہانتک کہ وفات ہوئی اونکی پاس نقل کی یہہ بخاری نی ف ارادہ کرتی تہی یہہ تفسیر ہی پہلی قول کی پس تہا پوچہنا اذن چاہنیکی لیی بیویونسی کہ اذن دین حضرت کو حضرت عائشہ کی پاس رہنی کا اور دلالت کرتا ہی اسپر یہہ جملہ پس اذن دیا الخ ؑ ح وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی سفر کا قرعہ ڈالتی درمیان بیویون اپنی کی پس جسکا کہ اونمین سے نکلتا حصہ لیجاتی اوسکو ساتہہ اپنی سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قلابہ سی کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہی جسوقت کہ نکاح کری مرد عورۃ باکرہ ثیبہ پر رہی باکرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کری یعنی نوبت درمیان سبکی اور برابری کی اور جسوقت کہ نکاح کری ثیبہ سے رہی اوسکی پاس تین رات پہر تقسیم کری کہا ابی قلابہ نی اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس نے پہنچائی ہی یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف باکرہ سی ثیبہ پر الخ باکرہ کہتی ہین کنواری عورۃ کو اور ثیبہ کہتی ہین اوس عورت کو کہ خاوند کرچکی ہو اور امام شافعی نی اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ کہتی ہین کہ اگر ایک شخص کے نکاح مین کئی عورتین ہون یا ایک عورۃ ہو پہر نکاح کری ایک اور عورت سی اگر وہ عورۃ باکرہ ہی تو اوسکی پاس سات رات رہی اور اگر ثیبہ ہو تو اوسکی پاس تین رات رہی پہر تقسیم برابر کیا کری اور امام اعظم کی نزدیک باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی تقسیم مین برابر ہین و حنفیہ نے عمل کیا ہی وہ حدیثون پر کہ دوسری فصل مین آتی ہین کہ وہ مطلق ہین اور اس حدیث کی معنی اونکی نزدیک یہہ ہین کہ باکرہ کی پاس سات رات رہی اور اوروں کی پاس بہی سات سات رات رہی اور ثیبہ کی پاس تین رات رہی اور اوروں کی پاس بہی تین تین رات رہی اور ابو قلابہ کی قول کی یہہ معنی ہین کہ اگر مین چاہتا تو صحیح کہتا اس حدیث کو اسلیی کہ کہنا صحابی کا کہ سنت سے ہی بیچ حکم مرفوع کی ہی اور بعضی حدیث مرفوع کی ابتدا کتاب مین لکہی گئی ہین ؑ م لا ح وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بکر بیٹی عبد الرحمن کی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کی پاس فرمایا اونکو کہ نہین ہے بسبب تیری اوپر اہل تیری کی ذلت اگر چاہی تو سات رات رہون تیری پاس مع رہون سات سات رات رہون اور سب بیویون کی پاس اور اگر چاہی تو تین رات رہون تیری پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نی تین رات رہیئے میری پاس اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت نی فرمایا واسطی ام سلمہ کی نزدیک باکرہ کی رہنا سات رات اور ثیبہ کی پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نی ف نہین ہے بسبب تیری الخ یعنی مین جو تین رات تمہاری پاس رہونگا تو تمہاری کنبی قبیلہ کو اس سبب سے حقارت نہین لاحق ہوگی اسلیے کہ یہہ سبب بے رغبتی کی تمہاری صحبت سے نہین بلکہ اس سبب سی ہی کہ حکم شرع

اسیطرح پرہی اور یہہ تمہید عذر کی ہی بیچ اقتصار کی تین رات رہنی پر اور اگر چاہی تو سات رات تیری پاس ہون جیسیکہ حکم باکرہ کا ہی ولیکن سات سات رات رہونگی
اور سب بیونکی پاس اور اگر چاہی تو تین رات تیری پاس ہون جیسیکہ حکم ثیب کا ہی اور دورہ کرون مین یعنی تین تین رات اورونکی پاس رہون ۱۲ م ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کیہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی تقسیم کرتی درمیان بیویوں اپنی کی یعنی نوبت مقرر کرتی از راہ تفضل کی اور بعضوں نی کہا از راہ وجوب کے اور عدل کرتی یعنی برابری کرتی درمیان اونکی راتکی رہنی مین اور کہتی یعنی معذرت لاتی الہی یہہ تقسیم کرنا میرا بیچ اوس چیز کی ہی کہ مالک ہون مین پس نہ ملامت کر مجکو بیچ اوس چیز کی کہ مالک ہی تو اور نہین مالک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی نوبت مقرر کرنی کا اور دینی نفقہ کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دلکی محبت کا مین نہین مالک تو مالک ہی اسمین برابر نہین کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کی رہنی مین اور نفقی مین چاہیی محبت مین اور صحبت کرنی مین اور بوسہ لینی مین ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسوقت کہ ہون نزدیک ایک شخص کے دو بیویان یعنی مثلا پہر نہ انصاف کری درمیان اونکی آویگا دن قیامت کی اسحالت سے کہ آدہا دہڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یہہ سزا واسطی عورتونکی بی انصافی کرنی پر نہین موقوف ہی اگر تین ہونگی یا چار اور اونمین انصاف نکریگا تو بہی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت مین باعتبار رات کی رہنی کے نہ صحبت کرنیکی اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمین برابر ہین اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولدکی لیی نوبت آدہی ہے بہ نسبت عورة آزاد کی یعنی اگر اسکی نکاح مین لونڈی وغیرہ کسیکی ہی اور عورة آزاد بہی ہی تو لونڈی وغیرہ کی پاس ایک رات رہی اور عورة آزاد پاس دو راتین اور حرم کی لیی نوبت نہین ۱۲ ع ملتقی مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَیْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ھٰذِہٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَھَا فَلَا تُزَعْزِعُوْھَا وَلَا تُزَلْزِلُوْھَا وَارْفُقُوْا بِھَا فَاِنَّہٗ کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ کَانَ یَقْسِمُ مِنْھُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا یَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ اَلَّتِیْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْسِمُ لَھَا بَلَغَنَا اَنَّھَا صَفِیَّةُ وَکَانَتْ اٰخِرَھُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِیْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ رَزِیْنٌ قَالَ غَیْرُ عَطَاءٍ ھِیَ سَوْدَةُ وَھُوَ اَصَحُّ وَھَبَتْ یَوْمَھَا لِعَائِشَةَ حِیْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَاقَھَا فَقَالَتْ لَہٗ اَمْسِکْنِیْ وَقَدْ وَھَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّیْ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِی الْجَنَّةِ روایت ہی عطا بن رباح تابعی سی کہ کہا حاضر تہی ہم ساتہہ ابن عباس کی میمونہ کی جنازہ پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نی یہہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ اوٹہاو تم جنازہ انکا پس بہت ہلاو اوسکو اور نہ جنبش دو اوسکو اور اٹہاو اوسکو دہیمی سی اور تعظیم کرو اسکی اسلیی کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو عورتین تہی حضرت تقسیم کرتی یعنی نوبت کرتی آٹہ کی اونمین سے واسطی آٹہ کی اور نہ تقسیم کرتی تہی واسطی ایک عورت کی کہا عطا نے وہ عورة کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتی تہی واسطی اوسکی پہنچی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین کہ مری تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور کہا رزین نی کہ ائمہ حدیث سی ہی کہ کہا غیر عطا نی کہ وہ عورة کہ نہ تقسیم کرتی تہی اوسکی لیی سودہ تہین اور یہی بہت صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہوں نی دن اپنا یعنی نوبت کا واسطی عائشہ کی جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلاق کا بس کہا اونہون نے واسطے حضرت کی کہ رہنے دو مجکو اپنے نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینے دن اپنا واسطے عائشہ کے
بامید اسکی کہ ہون مین تمہاری بیبیون سے بہشت مین **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین سے ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور
سرف نام ایک جگہہ کا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہے اور نکاح اور زفاف بھی اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بھی وہین ہوا اور اس لیے یہ
تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ہلاو اس لیے کہ یہ ادب بعید ہے کہ حضرت نے نوبت مقرر کر رکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین تقسیم کرتی تہے
حضرت اوسکیلیے صفیہ تہین وہم ہے کہ کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہ تہین اور تہین صفیہ آخر سب کے تو نکی مرنے مین اور جاننا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا درمیان
کی مہینے مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سنہ باون یا پچپن مین بیچ زمانہ معاویہ کی اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نے
کہا سنہ چہاسٹہ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹہ مین اور حضرت عائشہ مرین بیچ مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹہاون مین اور مرین سودہ سن چون مین
اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ اونسٹہ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور
حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا ہجرۃ کے پہلے اور زینب بنت خزیمہ کا بھی انتقال حضرت کی سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیبیون کے بعد صحیح
ہے اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پہیرین تو نہین مناسب ہے یہ قول کہ ماتت بالمدینہ اس لیے کہ وہ مرین مین سرف مین جیسا کہ نہین نے بیان کیا ہی کلام
اشکال سے واللہ اعلم بالحال ؞ ع ح ع

باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق

یہ باب بیچ بیان [illegible] عورتون کے
کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کی ساتھہ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کی **ف** ہر ایک عورت جو کہا گیا باعتبار ارادہ [illegible]
کرنی اقسام عورتون کی کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بد خلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکیکے والا ظاہر یہ تہا کہ یون کہتے بیچ بیان حقوق عورتون

الفصل الاول فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فانهن
خلقن من ضلع وان اعوج شيء في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء
متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بہلائی کی اس لیے کہ تحقیق
عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑہی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کریگا تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑ دیگا
اوسکو اور اگر چہوڑ دیگا تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنے حضرت حوا کہ
اصل اور اول سب عورتون کی ہین بیچ حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہے پس اونکی اصل مین ٹیڑہا پن ہے کوئی اوسکو متغیر
نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاوے گی اور اگر تو اوسکو چہوڑ دے بحال خود تو ہمیشہ
ٹیڑہی ہی رہے گی اسیطرح حال عورتون کا ہے کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو تو ٹوٹ جاوین
گی کہ مراد ساتہ اوسکی طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹہانا ساتہہ عورتونکی مگر ساتہہ چہوڑنے اونکے ٹیڑہا پن جیسا کا
کہ اوس چہوڑنے مین گناہ نہ لازم اوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچہی طرح رکہو اور صبر کرو اونکی ٹیڑہا پن پر
یہ توقع اوٹہا دو کہ سب باتون مین تمہاری خوشی کے موافق کام کرینگے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المرأة خلقت
من ضلع لن تستقيم لك على طريقة فان استمتعت بها استمتعت بها وبها عوج وان ذهبت تقيمها كسرتها
وكسرها طلاقها رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت یعنی [illegible]
حوا پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدم کی پسلی سے ہرگز نہ سیدہی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک طریقہ کی پس اگر چاہے تو کہ فائدہ اوٹہاوے تو ساتہہ اوسکی فائدہ

اوٹھاؤ تو ساتھ اوسکی اسیحالت مین کجی ہو او نکالنی مین کجی اور اگر چاہی تو سیدہا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہے نقل کیے یہ مسلم نی ف ہرگز نہین
سیدہے ہونگی واسطی تیری اوپر ایک راہ کی یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہیگی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگے شکر سی طرف ناشکری کی اور اطاعت
سی طرف نافرمانی کے اور قناعت سی طرف طمع کی وغیر ذلک ع ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بغض
رکہی مرد مسلمان عورت مسلمانہ سے اگر ناخوش رہیگا اوسکی ایک فعل وخو کو تو خوش رہیگا اوسکی فعل وخوی دوسری کو نقل کیے یہ مسلم نی ف اس لیے
کہ آدمی کی تمام اخلاق وافعال برے نہین ہوتی اگر بعضے بری ہوتی ہین تو بعضے اوراچہی بہی ہوتی ہین پس نظر اوسکی افعال واخلاق نیک پر کرنی چاہیے
اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال واخلاق بد پر صبر کری مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتھہ عورتونکی اور صبر کرنیکی اونکی
ایذا پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یار بی عیب نہین ہاتھہ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب ڈہونڈیگا تو رہیگا بدون یار کی اور نہین خالی ہوتا انسان
خصوصًا مومن بعضی اچہی خصلت سی پس لائق ہی کہ رعایت اوسکی کری اور چشم پوشی کری سوا اوسکے ع ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتی بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورت اپنی خاوند کی کبہی نقل
کی یہ بخاری مسلم نی ف حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من وسلوی اوترتا تہا اللہ تعالی کی طرف سی اور حکم تہا بقدر ضرورت
لیلین اور ذخیرہ نکرین وی نہایت حرص سی ذخیرہ کرنی لگی یہانتک کہ سڑجاتا تہا وہ سڑنا گوشت کا سزا تہی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنی کی سبب حرص اور نہ
توکل کرنی کی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتی تہی بعد از ان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نی اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتی گوشت کو سڑا نہ کرتا
اور خیانت کی معنی ہین ناراستی یعنی کجی حضرت حوا کی یہ تہی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کی برخلاف امر اللہ تعالی کی پس
فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوئی اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورت اپنی خاوند سی کجی نکرتی ح ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدْ أَحَدُكُمْ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ آخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ
فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ
مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا پہر
بہت پہر صحبت کریگا اوسی آخر دن مین اور ایک روایت مین ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی عورت اپنی کو مارنا غلام کا پس شاید کہ وہ صحبت کرے
ہو اوسی بیچ آخر دن رات کی پہر نصیحت فرمائی حضرت نی صحابہ کو بیچ ہنسی اونکی کی ریح نکلنی پر پہر فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سی کہ آپ ہی
کرتا ہی نقل کی یہ بخاری مسلم نی ف پہر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہی کہ جسکی ساتھہ ایسا معاملہ ہو اوسی ایسا سلوک کری اگرچہ بیوی کو نافرمانی پر کچھ مارنا آیا ہے
نہ کہ ایسا اسی یہ معلوم ہوا کہ ساتہہ بیوی کی اتفاق وسلوک سی رہی اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچہا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃً پہر
جب ایک چیز اپنی ہی مین موجود ہو تو غیر سی سرزد ہونی پر کیون ہنسی اسی معلوم ہوا کہ اگر کسی سی گوز سرزد ہو تو تغافل کری تاکہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم
کا حال لکہا ہی کہ وہ بہرے نہ تہی ایک بار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچہنی کو آئی انکی پاس اور اثنا پوچہنی مین اوسی گوز سرزد ہوا اونہون نی اوسکی رفع خجالت کی
لیے اوسی کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسی جانا کہ یہ بہری ہین پہر اونہون نی اوس بات کی پورا کرنی کی لیے اپنی کو بہرا بنا رکہا طیبی نے کہا کہ مستحق ہین
ہم اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کری بہائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنی نفس مین تامل کری کہ آیا مجہ مین عیب بامانند اسکی پایا جاتا

یا نہین پس اگر اپنی کو اوسنی پاک نہ پاوی تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سی بہتر ہی کیا خوب کسی نی کہا ہی کہ دیکہتا ہون مین اکثر لوگون کو کہ دیکہتی ہین عیب اورونکی
اور انہی ہین اپنی عیبون سی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي
صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ
مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا تہی مین کہیلتی ساتہہ گڑیون کی نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین میری ہمجولیان
کہیلتی ساتہہ میری اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتی چہپ جاتی ہمجولیان میری حضرت سی یعنی بسبب شرم کی پس حضرت بہیجتی اونکو
طرف میری پس کہیلتی ساتہہ میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اس بیان مین خوش گذرانی کا ساتہہ بیوی کی اور حکم لڑکیون کی کہیلنی کا گڑیون سی باب اولی مین
گذر چکا ع وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ
فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي
حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑی ہوئی اوپر دروازی حجری میری کی اور حبشی کہیلتی تہی
ساتہہ برچہیون کی مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہی تہی میرا ساتہہ چادر اپنی کی تاکہ دیکہون طرف کہیل انکی کی درمیان کانون اور مونڈہو
حضرت کی پس کہڑی رہی واسطی خاطر میری کی یہانتک ہوتی ہین وہ کہ ہوتی ہین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹہیری رہی کہ جبتک مین ٹہیری اور پس کیا آپ
نہ پہیری پس اندازہ کرو زمانہ سی مقدار کہڑی رہنی لڑکی کی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کہیل پر ہو یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی ہین
کہیل دیکہنی پر اوسقدر کہڑی رہی ہین اور حضرت بہی میری خاطر کہڑی رہی حاصل یہ کہ حضرت دیر تک تماشا دکہلایا کئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف
مسجد مین یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تہا متصل مسجد کی یا نفس مسجد مین اسلیے کہ کہیلنا اونکا برچہیون سی سامان جہاد تہا پس ہوا وہ عبادہ مانند
تیراندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ تہا پہلی نزول حجاب کے کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سی حضرت کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت
وعنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً
وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ
غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجسی خوش
اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کی جیسکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مینی کہاں سی پہچانتی ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہی
تو مجسی راضی پس تحقیق تو کہتی ہی نہین ہی اس طرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجپر خفا کہتی ہی نہین ہی اس طرح قسم ہی پروردگار
ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتی اور پروردگار ابراہیم کہتی ہی کہا حضرت عائشہ نی کہا مینی کہ ہان یعنی اسیطرح ہی قسم ہی اللہ کی ای رسول خدا کی نہین چہوڑتی
مین نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہی تمہاری
محبت مین ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ
غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ
إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بلاوی کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچھونی اپنی کی پس انکار کری وہ اور گذاری خاوند رات غصی مین لعنت کرتی ہین فرشتی عورۃ کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری و مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ یعنی قبضہ تصرف اوسکی کی ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوی اپنی عورۃ کو طرف بچھونی اپنی کی پہر انکار کری اوسپر مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان میں ہی خفا اوسپر یہان تک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوسی ف انکار کری یعنی بغیر عذر شرعی کی اور بعضون نی کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنی مین اس لیی کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اوٹہانا اوسی ساتھہ او سچیز کی کہ اوپر ازار کی ہی نزدیک سوائی شرم گاہ کی اور بدن سی فائدہ اوٹہانا جائز ہی اور صبح تک یہ باعتبار غالب کی فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو ہسیطرح انکار کری گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنی حکم اوسکا اسمان مین ہی یا وہ کہ معبود ہی آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود اسمان مین ہی اور زمین بہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ پس حاصل یہ ہی کہ فقط معبود آسمان کا کہا اس لیی کہ اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنی اشرف کی اور احتمال ہی کہ مراد اوسی فرشتی ہون اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور جب قضا شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ؛ ع وَعَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسماء سی کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجہپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنی خاوند کی طرف سی یعنی سوکن آگی غیر او سچیز کا کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچہہ دیتا ہی اوسی زیادہ اظہار کرون سوکن کی جلانی کی لیی کہ دیکہہ جلی یادہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ اظہار کرنیوالا ساتھہ او سچیز کی کہ نہین دیا گیا مانند پہننی والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف دو کپڑون سی اور چادر اور تہبند ہی اور جہوٹی کپڑی پہننی والی سی مراد وہ شخص ہی کہ کپڑی عاریت یا مانگ کی پہنی اور اسطرح دکہاوی کہ گویا اوسکی ہی ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنی اور واقع مین ایسا نہین اور بعضون نی کہا کہ اوسکی ساتھہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنی اور لگا دی اوسمین آستینین او نیچی آستینون کی تا لوگ جانین کہ دو پیرہن پہنی ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑی نفیس پہنتا تا اوسکو عزت و شرف ہو اور جہوٹی گواہی دی تو کوئی جہوٹا نجانی اوسکی ساتھہ تشبیہ دی اوسکو ؛ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایلاء کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی بیبیون سی ایک مہینی کا اور تہی کہ موچ آگی تہی حضرت کی پانون مین پس رہی بالاخانہ مین انتیس راتین پہر اوتری پس عرض کیا لوگون نی کہ ای رسول خدا کی ایلا کیا تہی ایک مہینی کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہی پس انتیس دن کی بعد کیون اوتر آئی پہر فرمایا حضرت نی کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بہی نقل کی یہ بخاری نی ف ایلاء لغت مین کہتی ہین قسم کہانی کو اور شرع مین ایلاء اسکو کہتی ہین کہ قسم کہاوی کہ مین بیوی کی پاس چار مہینی یا زیادہ چار مہینی سی نہین جاؤنگا یعنی صحبت نہین کرونگا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑ جاتی ہی اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہو جاتا ہی ایلاء اور لازم آتا ہی کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکی نکاح مین ہو اوسی ایلاء کری تو اوسکی مدت اوسکی دو مہینی ہین پس اگر ان مدتون سی کم کی قسم کہاوی تو وہ ایلاء شرعی نہین ہی پس اس حدیث مین ایلاء لغوی مراد ہی یعنی قسم کہائی کہ ایک مہینا بیبیون کی پاس نہین جاؤنگا اور سبب اسکا یہ تہا کہ بیبیان حضرت کی کچہہ نفقہ زیادہ مانگتی تہین حضرت نی قسم کہائی کہ انکی پاس مہینی تک نہین جاؤنگا اور انہین دنون مین حضرت کی پانوی مبارک مین چوٹ لگی تہی سبب گر پڑنی کی گہوڑی پر سی پس حضرت بالاخانہ پر رہی اور انتیس دن بعد اوتر آئی

اور تری شاید کہ وہ مہینا انتیس دن کا تہا اسلیئی انتیس دن پر اکتفا کیا انتہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ
فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ
يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ
يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ
وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا
اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی آئی پاس انکی پس پایا ابوبکر نی لوگون کو بیٹہا حضرت کی دروازی پر کہ پروانگی دی گئی کسیکو اونمین سے داخل ہونی کی کہا جابر نی پس پروانگی ہوئی واسطی ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئی پہر آئی حضرت عمر اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی انکو پس پایا عمر نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹہی اس حال مین کہ گرد حضرت کی تہین عورتین اون کی اور حضرت تہی غمگین خاموش کہا جابر نی یعنی کہ کہا حضرت عمر نی یعنی اپنی دل مین البتہ کہون گا مین کچہہ کہ ہنساون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نی یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اونکی تہی طلب کی اوسنی مجہسی خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سی تو کہڑا ہو مین طرف اوسکی اور کوٹون اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتین کہ گرد میری بیٹہی ہین جیسا کہ دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہین مجہسی خرچ یعنی زیادہ عادت سی پس کہڑی ہوئی ابوبکر طرف عائشہ کی کوٹنی لگی گردن عائشہ کی اور کہڑی ہوئی عمر طرف حفصہ کی کوٹنی لگی گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونون نی کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی وہ چیز کہ نہین حضرت پاس پس کہا عورتون نی قسم ہی خدا کی نہین مانگینگی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ کبہی کہ نہو اونکی پاس پہر الگ ہوئی حضرت بیویون سی ایک مہینا یا انتیس دن یعنی بنا بر قسم کی اور بیٹہنا ایک ادمی کا ہی پہر اوتری یہہ آیۃ ای نبی کہہ اپنی عورتون سی یہانتک کہ پہنچی اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نی پس شروع کیا حضرت نی کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رضی سی یعنی اس لیئی کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہین سب بیویون مین پس فرمایا ای عائشہ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیری ایک بات کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کری تو اوسمین یعنی اوسکی جواب دینی مین یعنی یہانتک کہ مشورہ کری تو ماں باپ اپنی سی کہا عائشہ نی کیا ہی وہ ای رسول خدا کی پس پڑہی حضرت نی اوپر عائشہ کی آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نی کیا تمہاری مقدمہ مین ای رسول اللہ کی مشورہ کرون مین ماں باپ سی یعنی مشورہ اوس امر مین کرتی ہین کہ جسمین کچہہ تردد ہوتا ہی اور مجہکو اسمین کچہہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نی اللہ کو اور رسول اوسکیکو اور گہر آخرت کو اور سوال کرتی ہون مین آپسی

یہ کہ نہ خبر دو کسیی عورۃ کو اپنی عورتون مین سی ساتھہ اوسچیز کی کہ کہا مینی فرمایا حضرت نی نہین پوچھی گی مجسی کوئی عورۃ اونمین سی
مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نی نہین بہیجا مجکو کسیکی رنج دینی کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکی تکلیف دینی کو ولیکن بہیجا ہی مجکو احکام دین
سکہانیکو اور آسانی کرنی کو نقل کیے یہ مسلم نی ف یا با عمر نی الخ شاید کہ یہ قصہ پردی کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی اور ہنسا اون الخ یعنی کوئی
بات خوش طبعی کی کہون تا حضرت کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی آدمی کو کہ جب اپنی دوست کو غمگین دیکہی تو اچہی
بات اوسکی آگی کہی کہ وہ ہنسی اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرت اپنی کسی صحابی کو غمگین دیکہتی تو خوش کرتی اوسکو
ساتھہ خوش طبعی کی اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہی یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن
سراحا جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہ ہی کہ کہدی ای محمد اپنی
بیویون کو کہ مین نی تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میری پاس فایدہ مند کرون تمہین
تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچہی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنی
جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کی ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کر پیتو الخ حضرت نی یہ اس لیی فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا فتنہ
سن کی دنیا اختیار کرین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون جسی جو اہونی پر تو اونکو بہی ضرر پہنچیگا اور اونکی مان باپ کو بہی اور اگر اپنی ماں باپ
پوچہین گی تو وہ وہی صلاح دین گی جو انکی حق مین بہتر ہو سکی اور حضرت عائشہ نی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچہہ مینی جواب
دیا ہی اسکی خبر اور کسی بیوی کو نکیجیگا سبب اوسکا یہہ تہا کہ منظور اونکو یہہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کری اور حضرت کی نکاح سی نکل جاوی اور یہ بات اونہون
نی بسبب نہایت محبت کی حضرت سی اور غیرت کرنی کی سوکنون پر کہی پس حضرت نی فرمایا کہ یہ مجسی نہین ہونی کا جو کوئی پوچہی گی مین کہدونگا کہ
اسمین بہلا اونکا ہی اگر مین نکہون تو بی شفقتی ثابت ہوتی ہی مجکو اللہ نی کسیکی رنج اور تکلیف دینی کی لیی نہین بہیجا ہی بلکہ مجکو تعلیم خلائق
اور آسان کرنی امور اونکی کی لیی بہیجا ہی ع ع ع وعن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت اتھب المرأۃ نفسھا فلما انزل اللہ تعالی ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک
من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک قلت ما ارای ربک الا یسارع فی ھواک متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون پر کہ بخشتین نفس اپنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی مین کیا بخشتی
ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نی یہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو چاہی اون مین سی اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کیی تو
اون عورتون مین سی کہ الگ کیا تو نی پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مینی نہین دیکہتی مین پروردگار تیری کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ
رضا و خواہش تیری کی نقل کیی یہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت عائشہ اس لیی عیب کرتی تہین کہ ہبہ کرنا عورتون کا اپنی نفس کو دلالت
کرتا ہی انکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچہی تہی کہ حضرت کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین یہی طالع انکی اور کہتی مین یعنی ازراہ
انکار کی کہ ایا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایا نہین حیا کرتی عورہ اس سی کہ بخشتی نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنی ترک
کردی تو ساتھہ رہنا جسکا چاہی تو اونمین سی اور ٹہکانا دی یعنی ساتھہ رہنا جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہی اور نکاح مین کہہ جسکو چاہی
یا معنی آیۃ کی یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جسکی چاہی تو عورتون امت اپنی کیسی اور نکاح کر جسکی چاہی تو کہا نووی نی صحیح یہ ہی کہ یہ ناسخ ہی اس آیۃ کی
لا یحل لک النساء من بعد اس لیی کہ صحیح یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین انکی لیی عورتین سوای

بیویوں کی نکلیگا اور کہا بغوی نے کہ مشہور تر قولوں کا یہ ہی کہ یہ آیت حضرت کی بیویوں کی نوبت کی مقدمہ مین اُتری ہی کہ پہلی حضرت پر نوبت ٹہرانی بیویوں کی لیے واجب تہی جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سے نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکی پاس چاہین رہین اور جسکو طلاق دیکے تو اور ارادہ کریو اپنے ساتہ سلانیکا اون عورتوں مین سے کہ الگ کیا تو نے نوبت سے پس نہین گناہ تجہپر پس مباح کیا اللہ تعالی نے حضرت کی لیے واسطے بزرگی پیغمبر ہونیکی کے سبب مردو پر ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویوں اونکیکے کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتہ سلاوین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین کہتی ہین الخ یعنی نہین گمان کرتی ہین پروردگار تیرا کو مگر جلدی پہنچاتا ہی اوپر تیرے کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہی تجہسی اور فراخی کرتا ہی تجہپر امور مین اور اسیلیے اختیار دیا تمکو انتہی پہر یہ کہ بخشنیوالی نفس اپنی کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضوں نے کہا کہ میمونہ تہین اور بعضوں نے کہا ام شریک اور بعضوں نے کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضوں نے کہا خولہ بنت حکیم اور اسحدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتوں کیلئے ع

وَحَدِيثُ جَابِرٍ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عائشہ سے یہ کہ وہ تہین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین کہا عائشہ نے پس دوڑی مین ساتہ حضرت کی اپنے پاؤں پر پس بڑہ گئی مین حضرت سے پس جب کہ بہاری ہوئی مین دوڑی مین حضرت کی ساتہ پس بڑہ گئی حضرت مجہسے فرمایا یہ بڑہ جانا بدلے اوس بڑہ جانے کا ہی یعنی پہلی کہ تو مجہسے بڑہ گئی تہی نقل کی یہ ابو داود نے ف اپنے پاؤن پر یعنی سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمہ سے تاکید منظور ہی جیسے کہتی ہین لکہا اپنے ہاتہ سے اور دیکہا اپنی آنکہون سے اور اسمین بیان ہی حضرت کی حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویوں پر تاکہ پیروی کی جاوے حضرت کی اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہی مسابقہ چار چیزون مین اونٹ مین اور گہوڑی مین اور تیراندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اس طرح کہ کہی اگر بڑہ جاوے مین تجہسے تو میری لیے اسقدر ہو اور اگر تو بڑہ جاوے مجہسے تو نہین ہی کچہہ تیری لیے اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے تو یہ حرام ہی اس لیے کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونو ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنی پس کہی ہر ایک اگر بڑہ جاوے تو مجہسے تو واسطے تیرے اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوین تجہسے تو میری لیے اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوے تیسرا تو نہین ہی کچہہ اوسکی لیے پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز ہونے سے یہ ہی کہ وہ مال حلال طیب ہی نہ کہ استحقاق رکہتا ہی اوسکا اس لیے کہ اسکے مستحق نہین ہوتا اور امراجہ دوڑنے والون سے کہدیتی ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اوسکی لیے اسقدر ہی پس جائز ہی اور جائز ہی دوڑنا ان چارون چیزون مین اس لیے کہ وارد ہوئی ہین انہین احادیث اور سوائے انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ع

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِهٖ لِأَهْلِي اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہارا بہترین تمہارا ہی واسطے اہل اپنی کی اور مین بہترین تمہارا ہون واسطے اہل اپنی کی اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چہوڑ دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لاہلی تک ف اول جملہ حدیث کی معنی یہ کہ تم مین بہتر نزدیک خلق اور خدا کی وہ ہی کہ جو اپنی اہل کے ساتہ بہلائی اور سلوک کرتا رہی اس لیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مرجاوے تو چہوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکا مراد یہ ہی کہ مردونکی غیبت نکرو جیسا کہ اور روایت میں آیا

کہ یاد کرو موسے تئیں اپنی کو ساتھ بھلائی کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ جب میں مرجاوں تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور تعلق سا
اور بعضون نی کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نی اپنی ذات مبارک رکھی ہی یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف و تحیر بیجا نکرو کہ اللہ کارساز تمہارا
اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی ہین اسکی کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینی کی اہل بیت میرے کو اور صحابہ میرے کو اور
متبع شریعت میری یعنی علما اور اولیا کو ۔ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا
وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَأَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ
فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عورۃ جسوقت پڑہی پانچون نمازین یعنی وقات طہارت اپنی
مین اور روزی رکھی ماہ رمضان کی یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھی شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکھی نفس اپنی کو فواحش سی اور فرمان برداری کری اپنی
خاوند کی یعنی اون چیزون مین کہ فرمان برداری کرنی چاہیی پس چاہیی کہ داخل ہو جس دروازی بہشت کی سی چاہی نقل کیا ابو نعیم نی حلیۃ الابرار مین ۔
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ
تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر حکم کرتا
مین کسیکو یہ کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست
نہین سوای رب معبود کی اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیویکو کہتا کہ اپنی خاوند کو سجدہ کری اس لیی کہ حقوق خاوند کی بہت ہین بیوی پر
اور وہ عاجز ہی ادا کرنی شکر حقوق اوسکی سی اور اسمین نہایت مبالغہ ہی بیچ واجب ہونی اطاعت خاوند کی بیوی پر ۔ ع وَعَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو عورت کہ مری اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوسسی
راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نی ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندی کا یہ ثواب ہی نہ فاسق جاہل کے
رضامندی کا ۔ ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ
فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی طلق بن علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کوئی شخص
بلاوی اپنی بیویکو اپنی حاجت کی لیی یعنی جماع کرنی کی لیی پس چاہیی کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی اگرچہ مشغول ہو
شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونی مال کا ہو جیسی کہ روٹی تنور مین پکاتی ہو اور خاوند بلاوی صحبت کرنی کی لیی تو اطاعت اوسکی کری
ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ
لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
فرمایا نہین ایذا دیتی عورۃ اپنی خاوند کو دنیا مین مگر کہ کہتی ہی بیوی اوسکی حور بڑی آنکھون والی نہ ایذا دی اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور
کری تجکو اپنی رحمت و جنت سی پس سوای اسکی نہین کہ وہ نزدیک تیری مہمان ہی قریب ہی کہ وہ جدا ہووے تجسی اور آویگا طرف ہماری یعنی بہشت
مین نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف اور ایک روایت مین آیا ہی لعنت الملائکۃ لیا دعتہ الزوج ان دونون
حدیثون نی دلالت ہی اسپر کہ ملاء اعلی یعنی آسمان کی رہنی والی مطلع ہوتی ہین اوپر اعمال اہل دنیا کی ۔ ع وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہمار یکا اوسکی خاوند پر فرمایا یہ کہ کہلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہناوے اوسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مار مونہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوسی مگر گہر مین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مار مونہہ پر اس لیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہے اور اسی سمجھا جاتا ہے کہ اگر سوای مونہہ کے اور جگہہ مارے پر بتقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہوا اور مونہہ پر نا مشروع بہرحال اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہے کہ خاوند کو جائز ہے یہ کہ مارے عورت کو چار باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جسکہ چاہے خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسری جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنے کا اور وہ نہ مانے باوجود نہونے عذر شرعی کے اور تیسری ترک کرنے نماز پر اور نہانے جنابت سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوۃ کے ہے یعنی اسپر بہی مارے اور چوتہی نکلنے پر گہر سے بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر بچہونے مین اور گہر مین رات کو نہ رہ بموجب قول اللہ تعالی کے وَاللَّاتِي تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ٭ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً فِيْ لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ يَّكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَيَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان مین ہے کچہہ یعنی زبان درازی اور فحش کہتی ہے فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کر سکتا ہے تو طلاق دیدے یہ امر اباحت کے لیے ہے کہا مینے تحقیق واسطے میرے اوس سے اولاد ہے اور واسطے اوسکی صحبت ہے یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد اسی یہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کرے گی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کیا یہ ابوداود نے **ف** لفظ یقول کلام راوی کیسی ہے کہ ساتہہ اوسکی مراد حضرتؐ کی بیان کی ہے کہ لفظ امر اسی مراد حضرتؐ کی یہ ہے کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچہہ تہوڑا سا ٭ وَعَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ایاس بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنی اپنی بیویونکو پس آئے عمرؓ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ دلیر ہوگئین عورتین اپنی خاوندون پر یعنی بسبب آپکی منع کرنے کے مارنے سے پس رخصت دی حضرتؐ نے اونکی مارنیکی پہر جمع ہوگئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کی پاس بہت سی عورتین اس حال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنی خاوندونکا یعنی بسبب مارنے اونکیکے اونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمدؐ کی بیبیونکی پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنی خاوندون کی نہین یہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** نہین یہ لوگ یعنی جو کہ مارتے ہین اپنی عورتونکو بہت بالمطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اونکو اور تحمل کرتے ہین اونکی ایذا پر

یا کچھ تھوڑا سا مارتی ہین از راہ ادب کے اور نہین مارتی اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اس سی یہ سمجھا جاتا ہی کہ مارنا
عورتونکا بسبب منع کرنی حقوق نکاح کی مباح ہی مگر چاہیی یہ کہ بہت نہ ماری اور حکیم بن معاویہ سی جو حدیث گذری اوسکی فائدہ مین جو آیۃ لکھی گیی
اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ ماری عورتونکو از راہ تادیب کے اور اس حدیث سی منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی انمین یہ ہی کہ احتمال ہی کہ حضرت
صلعم نی منع کیا ہو عورتونکی مارنی سی پہلی و ترنی آیۃ مذکورہ کی پہر جبکہ دلیر ہو گئین عورتین اذن دیا حضرت نی اونکی مارنی کا اور اوتری آیۃ موافق
حضرت کی حکم کی پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنی مین خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و
صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہی اور یہی امام شافعی سی نقل کی گئی ہین ۰۰ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَیِّدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی
ابی ہریرۃ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہماری تابعداروں مین سی وہ شخص کہ بدراہ کری کسی عورۃ کو اوسکی خاوند پر یا غلام کو
اوسکی مالک پر نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی ہماری تابعداروں سی نہین ہی وہ کہ کسی عورۃ کا دل برا کر دی اوسکی خاوند کی طرف سے
اس طرح کہ ذکر کری اوسکی آگی برائی اوسکی خاوند کی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوی کہ زیادہ طلبی کر اپنی خاوند سی اور اوسکی خدمت مین قصور کر
یا غلام کو بہکاوی کہ تو بہاگ جا یا مالک کی خدمت مین کوتاہی کیا کر اور اوسکی حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سی اور بہکانا لونڈی کو
اوسکی مالک کی طرف سی اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سی ۰۰ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور
بہت مہربان ہو اپنی اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نی ف اس لیی کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہی خوش خلقی کا اور احسان کرنی کا تمام
خلائق پر خصوصا اپنی اہل و عیال پر ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا
اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوَاهُ
اَبُوْدَاؤدَ اِلٰى قَوْلِهٖ خُلُقًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاملترین مومنون کا ایمان مین
وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اونمین از راہ خلق کی یعنی تمام خلائق کی ساتھ خوش خلقی کری اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہتر ہون واسطی عورتون اپنی
کی یعنی اس لیے کہ وہ قابل رحم کی ہین بسبب ضعف عجز کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہ ابوداود نی لفظ خلقا
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَیْنٍ وَفِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ
رِیْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِیَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰى بَیْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ
مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ عَلَیْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ
جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَیْتُ نَوَاجِذَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی یا حنین سی اور عائشہ کی گہر کی صفہ نشین
مین پردہ پڑا ہوا تہا پس چلی ہوا اور کہول دیا کونا پردی کا گڑیون پر کہ تہین عائشہ کی کہیلنی کی پس فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی یہ ای عائشہ
کہا عائشہ نی یہ گڑیان مین میری اور دیکہا حضرت نی درمیان گڑیون ایک گہوڑا کہ اوسکی ہین دو پر کپڑی کی یا کاغذ کی پہر فرمایا حضرت

کیا ہی وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین درمیان گڑیون کی کہا عائشہ نی یہ گھوڑا ہی فرمایا حضرت نی بطریق تعجب کے کہ گھوڑا ہی اوسکی دو پر بین کہا
عائشہ نی کیا نہین سنا آپ نی کہ واسطی سلیمان کی گھوڑی تہی کہ اونکی پر تہی کہا عائشہ نی پس ہنسی حضرت یہانتک کہ دیکھین مینی کچلیان حضرت کی
نقل کی یہ ابو داود نی ف تبوک نام ایک جگہہ کا ہی متعلقات شام سی اور غزوہ تبوک سنہ ۹ ہجری مین ہوا اور یا حنین بہ شک وہی ہی حنین
نام ایک جگہہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سی غزوہ حنین کا سنہ ۸ ہجری مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیونکی کھیلنی کا گڑیون سی باب
الولی مین گذر چکا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ
لَّهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ
فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا
لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ
اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
روایت ہی قیس بن سعد سی کہ کہا آیا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفی کی پاس پس دیکہا مینی وہانکی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین
واسطی سردار اپنی کی پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی اونکو پہر آیا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مینی کہ تحقیق مین گیا تہا حیرہ مین پس دیکہا مینی وہان کی لوگون کو کہ سجدہ کرتی ہین اپنی سردار کو پس آپ لائق
تر ہین ساتہہ اسکی کہ سجدہ کیا جاوی واسطی آپکی پس فرمایا حضرت نی مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذری تو میری قبر پر کیا سجدہ کری تو قبر کو پس کہا
مینی نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کری واسطی کسیکی تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنی خاوندونکو بسبب اسکی کہ مقرر کیا
اللہ نی مردونکا عورتونپر حق نقل کی یہ ابو داود نی اور نقل کی یہ احمد نی معاذ بن جبل سی ف فرمایا نکرو یعنی حالت حیات مین بہی اسطرح
نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ع وَعَنْ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْاَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر سی
سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کی کہ مارا اپنی عورت کو اوس چیز پر نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی
ف نہین سوال کیا جاتا مرد یعنی کچہہ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیوی کی مارنی سی کہ بازپرس ہو دنیا و آخرۃ مین بشرطیکہ رعایت کری شرائط مارنی
کی اور حد سی نہ تجاوز کری او ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ مین جو ہی پہرتی ہی طرف حرف ما کی کہ مراد اوس نشوز ہی جو کہ اس آیت مین آیا ہی واللاتی
تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس حدیث کی یون ہون گی کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کی مارنی سی نافرمانی پر ع ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ زَوْجِيْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِيْ اِذَا
صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ قَالَ فَسَاَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِيْ اِذَا صَلَّيْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُوْرَةً وَّاحِدَةً
لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَاَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِيْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ امْرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَاَمَّا قَوْلُهَا اِنِّيْ لَا اُصَلِّيْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ
نَسْتَيْقِظُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ ہم پاس حضرت کی تھے بس کہا اوس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہی مجکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنے کی ہوتا ہے کہا راوی نی اور صفوان تہا پاس حضرت کی کہا راوی نی پس پوچہا حضرت نی صفوان سی اوس چیز سی کہ کہا عورۃ اوسکی نی پس کہا صفوان نی ای رسول خدا کی کہنا اوسکا مارتا ہی مجکو جسوقت نماز پڑہتی ہون پس تحقیق وہ پڑہتی ہی دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مینی منع کیا ہی اسکو یعنی قرأۃ دراز پڑہنی سی کہا راوی نی پس فرمایا واسطی تصدیق اوسکی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی قرأۃ ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کی تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکہتی ہون پس تحقیق یہ روزی رکہتی چلی جاتی ہی یعنی ہمیشہ رکہتی ہی نفل روزی اور مین مرد جوان ہون نہین صبر کر سکتا یعنی جماع کرنی ذنکی سی اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیساکہ آگی مذکور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ روزہ رکہی کوئی عورۃ یعنی نفل روزی مگر باذن خاوند اپنی کی اور کہنا اوس عورۃ کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اوسکا یہ ہی کہ ہم کام والی ہین یعنی بڑی رات تک کہیتون اور باغون کو پانی دیتی ہین سوتا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطی ہماری یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسے ہی پڑی ہی کہ نہین جاگتی ہم جبکہ سوتی ہین اخیر رات مین یہان تک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃً یا قریب نکلنی کی ہوتا ہی فرمایا حضرت نی پس جسوقت کہ جاگی تو ای صفوان پس پڑہ نماز نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف صفوان جو پانی دیتا تہا زراعت و باغات مین بڑی رات تک وہ مین پڑکر سو رہتا تہا اور وہان کوئی جگانی والا تہا نہین پس وہ معذور تہا واللہ اعلم تاع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی ساتہ ایک جماعت کی مہاجرین اور انصار مین سی پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کی یارون نی ای رسول خدا کی سجدہ کرتی ہین آپکو چارپائی اور درخت یعنی باوجود ناسمجہی اور نہ مکلف ہونی کی ساتہ تعظیم آپکی پس ہم لائق تر ہین یعنی اونسی یہ کہ سجدہ کرین آپ کو پس فرمایا عبادۃ کرو اپنی رب کو اور تعظیم کرو اپنی بہائی کی یعنی میری اور اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کری کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورۃ کو یہ کہ سجدہ کری اپنی خاوند کو اور اگر حکم کری خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوی پتہر پہاڑ زرد سی طرف پہاڑ سیاہ کی اور پہاڑ سیاہ سی طرف پہاڑ سفید کی تو لائق ہی اوس عورۃ کو کہ بجا لاوی حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نی ف عبادۃ کرو الخ اسمین اشارۃ ہی طرف اس آیت کی مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کی تہا کہ واقع ہوا تہا حکم سی مسخر کرنی اللہ تعالی کی اور حضرت کو اللہ تعالی کی فعل مین دخل تہا نہین اور اونٹ معذور تہا اوس سبب سے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سی مانند حکم کرنی اللہ تعالی کی فرشتون کو یہ کہ سجدہ کرین آدم کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری صحبت ولیمین کہو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سی الخ بیچ ذکر کرنی رنگ پہاڑون کی منظور مبالغہ ہی بیچ دور ہونی ان پہاڑونکی ایک دوسری سی اسلیے کہ پائی نہین جاتی ہین اس طرح کی پہاڑ پاس ایک دوسری کی کہ اگر پہاڑ ایک دور ہو

دوسری بہاڑ سی اور خاوند حکم کری کہ اسپر سی پتہر اوسپر لیجا تو مانی کہنا اوسکا غرض یہہ ہی کہ اگر حکم کری ایسا مشکل اپنی عورۃ پر تو بہی لائق ہی کہ حکم بجالاوی اوسکا ٭ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطی ونکی کوئی نماز یعنی کامل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑہتی واسطی اونکی نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوی طرف مالکون اپنی کی پس رکہی ہاتہہ اپنا بیچ ہاتہہ اونکی کی یعنی اطاعت کری اونکی اور دوسری وہ عورۃ کہ خفا ہو اوسپر خاوند اوسکا اور تیسری نشی والا یہانتک کہ ہوشمین آوی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہی طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کی آوی تب بہی وفاداری کری اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت مین حتی یرضی عنہا بہی آیا ہی یعنی جس عورت کا خاوند اوس سی خفا ہو اوسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑہتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سی اور اس روایت مین یہہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی اور مراد یہہ ہی کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دی اوسکو ٭ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا عرض کیا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورۃ کہ خوش کری اپنی خاوند کو جسوقت کہ دیکہی خاوند طرف اوسکی اور بجالاوی حکم اوسکا جسوقت کہ کچہہ فرماوی یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کری اوسکا بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال اپنی کی ساتہہ اسطرح کی کہ ناخوش رکہی مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف جسوقت کہ دیکہی یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکہکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرۃ دونو اچہی ہون تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہی اور نہ خلاف کری بیچ مال اپنی کی الخ یعنی جو مال حقیقت مین اوسکا ہو اوسکو بہی خلاف مرضی خاوند کی نہ خرچ کری اور یا مال اوسکی سی مراد مال مجازی ہی یعنی مال ہی اوسکی خاوند کا لیکن ہی اوسکی قبضہ تصرف مین اوسمین خیانت نکری اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کری اوسکو ٭ ع ٭ مولانا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بہلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتون پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی و ناخوشی مین اور بدن بلاؤن پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈہونڈہی واسطی خاوند کی خیانت بیچ ذات اپنی کی اور نہ بیچ مال خاوند کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہی بیچ بیان خلع اور طلاق کی ف خلع ساتہہ پیش خ کی اسم ہی خلع سی کہ ساتہہ زبر خ کی ہی بمعنی نکالنی ایک چیز کی اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنی پہنی ہوئی چیز کی بدن سی مانند کپڑی اور موزی وغیرہ کی اور خلع شرع مین کہتی ہین مال کی لینی کو عورۃ سی مقابلہ ملک نکاح کی ساتہہ لفظ خلع کی اور لکہا ہی مظہر نی کہ اختلاف کیا گیا ہی اسمین کہ اگر کہی مرد کہ خلع کیا مینی تجسی عوض اتنی مال کی اور کہی بیوی قبول کیا مینی اور حاصل ہووی فرقۃ درمیان میان بیوی کی تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ طلاق بائن ہی اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلی خلع

کی اگر زیادتی اوسکی طرف سی ہوا ور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہی اوسکو یعنی اوسکا مہر جو دیا ہی زیادہ اوس سی بدلی بدل خلع اور طلاق کی معنی لغت مین کہولنی اور چہوڑنی کی ہین اور شرع مین چہوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے

ح ع ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکی خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا پہیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تہا تجکو کہا اوسنی کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ثابت کو کہ لیلی تو باغ اپنا اور طلاق دی اوسکو ایک طلاق نقل کی یہہ بخاری نی **ف** نہین غصی ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین اس لیی نہین چاہتی کہ وہ بد خلق ہی اور اوسکی دین مین کچہہ نقصان ہی ولیکن مکروہ رکہتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجہین اور اوسمین محبت نہین ہی اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجہسی نسبت اوسکی کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کی یعنی نافرمانی وغیرہ کہتی ہین کہ ثابت بن قیس رضہ بہت بدصورت اور ٹہگنی تہی اور انکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تہا اون کا نہایت خوب صورت تہین اس لیی وہ اونکو بری معلوم ہوتی تہی پس بموجب انکی عرض کرنیکی حضرت نی ثابت کو مصلحۃً حکم ایک طلاق دینی کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولی ہی طلاق دینی والیکو کہ ایک طلاق دی تاکہ اگر رجوع کرنا منظور رہو تو رجوع کر لی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نی ایک حدیث بہی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الخلع تطلیقۃ بائنۃ ع ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ اونہون نی طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہہ حضرت عمر نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس غصی ہوئی بسبب اس کام کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا کہ رجوع کری عبد اللہ ساتہہ اوس عورت کی یعنی کہی مثلا کہ پہیر لیا مینی اوسکو طرف نکاح اپنی کی تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پہر رکہی اوس عورت کو اپنی پاس یہان تک کہ پاک ہو وہ پہر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسری سی پہر اگر چاہی طلاق دینا اوسکا طلاق دی اوسکو حالت پاکی مین پہلی اسکی کہ صحبت کری اوس سی پس یہہ ہی وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نی کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سی ہی کہ فرمایا حضرت نی عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کری ساتہہ اوسکی پہر طلاق دی اوسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض نہ آتا ہوا وسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** غصہ ہوئی الخ اسمین دلیل ہی اوپر حرام ہونی طلاق کی حالت حیض مین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصی ہوتی بغیر حرام ہونیکی اور سبب اسکی حرام ہونیکا یہہ ہے کہ مبادا اطلاق بسبب کراہت طبع کی دی ہو نہ واسطی مصلحت کی

كه ديكهى هى اوسمين درحالت طهر مين يه احتمال نهين هوتا اور باوجود حرام هونى كى اگر طلاق دى تو پڑجاتى هى اسى لئى حضرت نى فرمايا كه رجوع كرے ساتهه اوسكى رجوع
كرنا بعد طلاق كى هوتا هى اور لكها هى علمائى كه فائده تاخير كا دوسرى طهر تك كيا هى پهلى طهر مين كيون نه طلاق دى اسكى كئى وجهين لكهى هين ايك
يه كه تا رجوع كرنا غرض طلاق كى لئى نهو پس چاهيے كه رهنى دى ايك مدت تك كه حلال هى اوسمين طلاق دوسرى يه كه يه سزا هى اوسكى فعل كى
يعنى طلاق دينى كى حالت حيض مين تيسرى يه كه طهر اول ساتهه حيض كى كه طلاق دى هى اوسمين بيچ حكم ايك چيز كى هى پس اگر طلاق اول طهر مين دے
تو گويا حيض هى مين دى اور ان چهوتسى معلوم هوتا هى كه باز رهنا طلاق سى دوسرى طهر تك واجب نهين بلكه اولى هى والله اعلم پهر جاننا چاهيے كه
طلاق كى تين قسمين هين احسن اور حسن اور بدعى احسن يه هى كه ايك طلاق دے اوس طهر مين كه جماع نه كيا هو اوسمين اور چهوڑ دے
اوسكو يهانتك كه گذر جاوے عدة اوسكى اور حسن يه هى كه تين طلاقين دے تين طهر مين كه نه جماع كيا هو اون مين اگر هو وه عورة مدخول بها اور غير
مدخول بها كى لئى ايك طلاق حسن هى اگرچه حيض مين دے اور آيسه اور صغيره اور حامله كى طلاق سنى يه هى كه هر مهينى مين ايك طلاق دے اور جائز هى
انكو طلاق دينى بعد جماع كى اور بدعى يه هى كه تين طلاقين دے ايك دفعه يا ايك طهر مين كه نه رجعت هوا اوسمين اگر هو مدخول بها يا طلاق دے اوس طهر مين كه جماع كيا
اوسمين اور اسيطرح طلاق دينى اوسكو حيض مين يعنى يه بهى بدعى هى اور واجب هى رجوع كرنا ساتهه اوسكى صحيح روايت مين اگر هو وه مدخول بها
اور بعضون نى كها كه مستحب هى رجوع كرنا پس جب پاك هو پهر حائضه هو پهر پاك هو تو طلاق دے اوسكو اگر چاهى اور ايك تقسيم طلاق كى يه هى كه
طلاق رجعى هى اور بائن هى طلاق رجعى تو يه هى كه كهى ايكبار يا دوبار انت طالق يا طلقتك يا مانند انكى پس اس طرح كى طلاق دينى سى ايام
عدة مين بغير نكاح كى رجوع كرلينا جائز هى يعنى اگر كهى كه رجوع كى مين تجهسى يا ہاتهه لگائى يا مساس يا جماع كرے تو رجوع اسمى هوجاتى هى حاجت
نكاح جديد كى نهين اور طلاق بائن پڑتى هى ساتهه الفاظ كنايات كى سواى تين الفاظ كى كه وه فقه مين مذكور هين پس طلاق بائن سى عورة نكاح
مين سى نكل جاتى هى جبتك كه پهر نكاح نكرے نكاح مين نهين آتى اور ايك تقسيم طلاق يه هى كه طلاق مغلظه هى اور مخففه مغلظه تو يه هى كه تين طلاقين
ايكبارگى دے يا بتفريق اس طلاق سى نكاح كرنا درست نهين هوتا جبتك كه بعد اسكى عدة كى اور خاوند سى نكاح نكرے اور وه صحبت نكرے اور
اور طلاق نديوے اور عدة نه گذر لى اوسكى اور طلاق مخففه مقابله مين اوسكى ايك يا دو مين اور واقع هوتى هى طلاق هر خاوند عاقل بالغ كى
اگرچه كسيكى جبر كرنے سى دے يا نشه مين دے يا گونگا هو كه ساتهه اشاره معهوده كى دے اور نهين واقع هوتى طلاق لڑكى كى اور ديوانى كى اور
سوتى كى اور مالك كى اپنى غلام كى بيوى پر اور اعتبار طلاق مين عورة كا هى پس طلاق آزاد عورة كى تين هين اگرچه غلام كى نكاح مين هو اور
طلاق لونڈى كى دو هين اگرچه مرد آزاد كى نكاح مين هو ح ع ملتقى مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روايت هى عائشه رضى سى كه مختار كيا همكو رسول خدا صلى
الله عليه وسلم نى پس اختيار كيا همنى خدا اور رسول اوسكيكو پس نه شمار كيا آنحضرت صلى الله عليه وسلم نى اسكو همپر كچهه يعنى اقسام طلاق سى نه ايك
نه تين بائن نه رجعى نقل كى يه بخارى اور مسلم نى ف مختار كيا همكو اگر دنيا اور زينت دنيا كى چاهتى هو تو آؤ تا فائده دوكر تمكو چهوڑ دون اور
اگر خدا اور رسول خدا كو اور دار آخرة كو چاهتى هو تو تمهارى لئى الله كى پاس ثواب عظيم هى اور اس حديث سى معلوم هوا كه اگر خاوند كهى اپنى بيوى كو
كه اختيار كر اپنى نفس كو يا مجكو اور اختيار كرے وه خاوند كو تو نهين واقع هوتى طلاق كسى طرح كى اور يهى مذهب هى امام ابوحنيفه اور امام شافعى
كا اور اگر اپنى نفس كو اختيار كرے تو واقع هوتى هى طلاق رجعى نزديك شافعى اور احمد رح كى اور طلاق بائن نزديك امام ابوحنيفه رح كى اور تين طلاقين نزديك
مالك رح كى اور منقول هى بعضى صحابه اور حضرت امير المومنين على رضى سى كه واقع هوتى هى ايك طلاق رجعى بمجرد اختيار دينى خاوند كى بيوى كو اگرچه نه اختيار كرے

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہ رضی رد کیا اونکی قول کو ساتھ بیان کرنی اسحد بیث کے ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکی کفارہ دے البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کوئی حرام کری ایک چیز کو اپنی پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کری کسی چیز کو اپنی پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی جیسا کہ کہی شراب مجھپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجھپر حرام ہی تو یہ قسم ہی اگر نہ ارادہ کری خبر دینی کا پس جب کہا وینگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنی والا قسم کا نہین ہوتی کا پہر ابن عباس نے اپنی مذہب کے تقویت کی لیے یہ آیۃ پڑہی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کے پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرت نی جب حرام کیا تہا شہد اپنی پر تو حکم کفارہ دینی کا نازل ہوا اس آیۃ مین یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک لاایۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آئندہ مین ہی پس لازم کر و تم متابعت حضرت کے اور اگر کہی کہ حلال یا مال مجھپر حرام ہین یا کہی کہ حلال خدا کی مجھپر حرام ہین تو فتوی اسپر ہی کہ ان کہنی سی طلاق پڑجاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہی تو ہوتا ہی ایلا اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کری کچہہ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کری ظہار کی اور ہدر رہی یعنی لغو ہی اس کہنی سی کچہہ نہین ہوتا اگر نیت کری جہوٹہ کی اور یہ عند اللہ ہی اور حاکم کی نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کری تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کری طلاق کی ÷ ع درمختار

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی کہ بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹہیرایا آپسمین مینی اور حفصہ نی کہ جس کسیکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہایا ہی آپنی مغافیر پہر تشریف لائی حضرت ایک کی پاس ان مین سی یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کی پاس اور ہی کو یاد نہین تاکہ کسکے پاس آئی پس کہا ایک نی اونمین سی وہ آپکی حضرت کی پس فرمایا حضرت نی کچہہ مضائقہ نہین پیا ہی مینی شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کی پس ہرگز نہ پیونگا نہین پیئی کا شہد اور تحقیق مین نی قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کرنا ساتہہ اسکی کسیکو یعنی تاکہ شکستہ خاطر ہوں زینب بسبب یا زینب حضرت کی شہد پینی اونکی سی چاہتی تہی حضرت یعنی سبب حرام کرنی شہد کی خوشی اپنی بیویوں کی یعنی بعضی بیویوں کے پس اوتری یہ آیتہ اے نبی کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نی واسطی تیری چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویوں کی آخر آیۃ تک نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** توقف فرماتے الخ یہ انکی روز نوبت کا ذکر نہین ہے بلکہ مراد یہ ہی کہ جب دورہ کرتی حضرت اپنی بیبیون پر اور آتی زینب رضی کی پاس تو ٹہیرجاتی اور مغافیر ایک درخت کی میوہ کا نام ہی کہ مشابہ گوند کی ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گونہ مشابہ بوی شہد کی ہوتی ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ مین تو وہ شہد پلایا کرتی تہین اور سبب اسکے

حضرت انکی پاس شہرتی تہی یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور انہون نی حضرت حفصہ سی کہ وہ بہی بیوی حضرت کی تہین اور حضرت
عائشہ سی اتفاق رکہتی تہین مشورہ کرکر کلام مذکور حضرت سی عرض کرنا ٹہیرایا کہ تا حضرت شہد نہ پیا اور انکی پاس ٹہیرنا موقوف کرین چنانچہ
ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا ۱۲ ح **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایما امرأة سألت زوجها طلاقا فی غیر ما بأس فحرام علیہا رائحة الجنة رواہ احمد
والترمذی وابو داود وابن ماجة والدارمی روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو عورة کہ مانگی اپنی خاوند سی طلاق بلا ضرورة پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی
پہنچیگی تو یہ محروم رہین گی اوسکو نقل کیا ہے احمد ترمذی ابو داود و ابن ماجہ دارمی نی وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ابغض الحلال الی اللہ الطلاق رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مبغوض
ترین مباح مین طرف اللہ کی طلاق ہی نقل کیا یہ ابو داود نی ف یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و
مکروہ ہی بہت چیزین مباح ہین پر مکروہ جیسے ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کی اور پڑہنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہی یعنی فرض
ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ۱۲ ح وعن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طلاق قبل نکاح ولا عتاق
الا بعد ملك ولا وصال فی صیام ولا یتم بعد احتلام ولا رضاع بعد فطام ولا صمت یوم الی اللیل
رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین
ازاد کرنا غلام کا مگر پیچہی مالک ہونی کی اور نہین جائز طی کی روزی کا یعنی پی درپی روزے رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکری جائز نہین اور رسول خدا کو
یہ جائز تہا اونکی خصائص سی تہا اور نہین یتیم ہوتا بعد بالغ ہونیکی یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلائی گا اور نہین ہی شیر خوارگی بعد مدت دودہ چہڑانی کے
یعنی دودہ چہڑانی کی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکی بعد دودہ پلاوی تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودہ پینی کی ہوتی ہی وہ نہین
ہوتی اور نہین جائز تواجب رہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنة مین ف نہین طلاق یعنی پہلی نکاح کی طلاق دی تو وہ طلاق
نہین پڑتی اس لیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کی کیونکر ہو اور اسیطرح بردہ کو پہلی مالک ہونی کی ازاد کری تو نہین ازاد ہوتا یہ حدیث
دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ جب اضافت کری طلاق کو طرف سبب ملک کی تو درست ہی جیسے کہ اجنبی عورة کو کہی اگر
نکاح کرون مین تجہسی تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورة سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکی اور اسیطرح اگر ازادی کو اضافت
کری طرف ملک کی جیسے کہی اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی اسکی وہ ازاد ہو جاتا ہی پس حدیث
ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کی طلاق نہین پڑتی ہی کاسیر نفی تعلیق کی نہوتی اور چپ رہنا یعنی اگلی امتو مین عبادت تہا اور
شریعت مین یہ درست نہین اور کچہ ثواب اسی نہین حاصل ہوتا مگر بات بری اور لایعنی کلام کرنیسی ہر وقت چپ رہنا ضرور بہتر ہی ۱۲ ح ع
وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن ادم فیما لا یملك
ولا عتق فی ما لا یملك ولا طلاق فیما لا یملك رواہ الترمذی وزاد ابو داود ولا بیع
الا فیما یملك اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ
بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی ابن آدم کی اوس چیز مین کہ نہین مالک اوسکا اور نہین ازاد کرنا اوس چیز

که نہیں مالک اوسکا اور نہیں طلاق اوس چیز میں که نہیں مالک نقل کی یه ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے اور نہیں بیچنا مگر اوس چیز میں که مالک ہے
یعنے اوسکی عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہیں صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہے واسطے اللہ کے ہے مجہپر یه که آزاد کروں میں اس غلام کو حالانکہ
وہ غلام وقت نذر کرنے کے اوسکی ملک میں نہیں ہے تو نہیں صحیح ہوگی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اسکے تو وہ آزاد نہیں ہوگا اور دینا
طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث میں گذر چکا ۞ ع وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَاُخْبِرَ
بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ
مَا اَرَدْتَ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ
فِيْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ
لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہے رکانہ بیٹے عبد یزید کے سے که اوسنے طلاق دی اپنی عورت کو که نام اوسکا
سہیمہ طلاق بتہ یعنی قطع کردی رکانہ نے ساتھہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا پس
پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نے قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا
پس پھیر دی وہ عورت طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسری طلاق دی رکانہ نے اوسکو بیچ عہد حضرت عمر کے اور تیسری طلاق دی
بیچ عہد حضرت عثمان کے نقل کی یه ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجه اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجه اور دارمی نے نہیں ذکر کیا دوسری
اور تیسری کا ف طلاق بتہ یعنی کہا انت طالق البتة البتة بتّ سے ہے بمعنی قطع کی یعنی یه طلاق ایسی ہے که لگاؤ نہیں رکھتی یا بدل نکاح
سے نکال دیتی ہے عورت کو اور پھیر دی الخ یعنی حکم کیا ساتھہ رجعت کے یعنی پھیرلائی گئی نکاح میں ساتھہ اس قول کے کہ راجعها الی نکاحه یه معنی بموجب
مذہب شافعی کے ہیں که طلاق بتہ اونکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے ساتھہ اسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کے ہوتے
ہیں اور امام ابو حنیفه کے نزدیک پڑتی ہے ساتھہ اس لفظ کے ایک طلاق بائن برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھہ نه نیت کرے اور اگر نیت کرے
تین کی تو تین پڑتی ہیں پس اونکے نزدیک لفظ ردها کے معنی یه ہیں که پھیر دیا اوسکو ساتھہ نکاح جدید کے ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یه که
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا که تین چیزیں ہیں که قصد کرنا اونکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا
اور رجعت نقل کی یه ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یه حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کے ہیں کوشش کرنی اپنے کلام میں اور
بیان اوسکا یه ہے که لفظ جن معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہے وہی معنی مراد رکھے جیسے که نکحت یا طلقت کہے اور معنی اوسکے مراد رکھے اور ہزل یه ہے که وہ لفظ کہے
اور معنی اوسکے مراد نه رکھے پس تین چیزیں ایسی ہیں کہ معنی انکے مراد رکھے یا نه رکھے واقع ہو جاتی ہیں یعنی اگر ہنسی ہنسی میں میاں مرد و عورت کے ایجاب قبول
ہو جاوے روبرو دو شاہد کے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے اسیطرح سے طلاق ہنسی میں دینے سے پڑ جاتی ہے اور اسیطرح سے بعد طلاق رجعی کے رجوع کرنا
میں ہنسی سے بھی رجوع ثابت ہو جاتی ہے بخلاف اور چیزوں کے مانند بیع و شرا وغیرہ کی که وہ ہنسی سے نہیں لازم ہو جاتیں ۞ ح ع وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ اور روایت ہے عائشہ سے که کہا میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ **ف** اکراہ کی معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سی طلاق دلوادی یا اوسکی غلام کو آزاد کروادی تو نہ طلاق پڑتی ہی اور نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینون اماموں نی کہ اونکی نزدیک یہ دونون چیزین از راہ زبردستی کی ہین واقع ہوتی نہین اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک واقع ہوجاتی ہین انہون نی قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلین انکی اصول فقہ مین دیکہنی چاہیین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتہہ اکراہ کی احکام اونکی وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سی اور قسم اور نذر اور اسلام ہے **وَعَنْ**

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بی عقل کی اور مغلوب العقل کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور عطا بن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ہی نہین یاد رکہنی والا حدیث کا **ف** مذہب امام ابوحنیفہ کا موافق ہی ساتہہ اس حدیث کی اور مراد معتوہ سی دیوانہ ہی کہ اوسکی عقل مین نقصان و خلل ہو کبہی بیہوش ہو اور کبہی ہوشیار قاموس مین لکہا ہی کہ عتہ بمعنی نقصان عقل اور مدہوش ہونی کی ہی اور صراح مین لکہا ہی کہ معتوہ کہتی ہین ابلہی ہوسے اور بی عقل کو اور فقہ کے کتابون مین بہی یہی معنی بیان کیی ہین اسکے پس قول المغلوب علی عقلہ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین المغلوب بغیر واو کی آیا ہی پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نہ رکہی بطریق اولی نہین واقع ہوسکی اور کہا زین العرب نی کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتی ہین شامل ہی یہ مجنون اور سونیوالی کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکے بسبب مرض کی اور غشی والی کو پس اس میں کی دیکہ طلاق نہین پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ہی بعضون نی کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجہہ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اوسکا ساتہہ تدبیر کی لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون کی اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن مؤید ہی اسکی یہ روایت کہ حضرت علی رضی سی منقول ہی کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ **وَعَنْ**

عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰی یَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا

اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہا لیا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سی یعنی قول و فعل انکی ضبط نہین اور لکہی نہین جاتی ہین اعمال انکی تا مواخذہ کرین بسبب انکی ایک تو سونی والی سی یہان تک کہ جاگی اور دوسری لڑکی سی یہان تک کہ بالغ ہو اور تیسری بیعقل سی یہان تک کہ عاقل ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی یہ دارمی نی عائشہ سی اور ابن ماجہ نی حضرت علی اور حضرت عائشہ سی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدہ اوسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یعنی لونڈی دو طلاقون سی حرام ہوجاتی ہی جیسیکہ آزاد عورت تین طلاقون سی حرام ہوتی ہی پس دو طلاقین اوسکی حق مین بمنزلہ تین طلاقونکی ہین اور عدہ اوسکی دو حیض ہین جیسیکہ عدہ حرہ کی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدہ اوسکی آزاد عورت کی تین مہینی ہین لونڈی کی ڈیڑہ مہینا اور

دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدۃ مین عورۃ کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورۃ آزاد ہوگی تو طلاقین اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی
تین حیض اگرچہ غلام کی نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابوحنیفہؒ کا
یہی ہی اور امام شافعی کی نزدیک طلاق و عدۃ مین اعتبار عورۃ کا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدۃ تین حیض
اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی
اسپر کہ عدۃ ساتھ حیض کی ہی نہ طہر کی جیسکہ مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثۃ قروء تین حیض ہین تین طہر نہین ع ح

ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ
هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عورتین جدائی کرنی والیان اپنی خاوندوں
اور خلع طلب کرنیوالیان وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نی **ف** یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنی خاوندونسی بلا سبب وہ منافق
ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ع **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِیَّةَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا
بِكُلِّ شَیْءٍ لَهَا فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی نافع سی کہ روایت کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی
صفیہ بنت ابی عبید کیسی یہ کہ صفیہ نی خلع کیا اپنی خاوند سی یعنی ابن عمر سی بدلی ہر چیز کی کہ تہی اوسکی پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبداللہ بن عمر نی نقل کی
یہ مالک نی **ف** انکار نہ کیا اسکا سبب جائز ہونی خلع کی اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ع ح **وَعَنْ** مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ
بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ
رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کیسی کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کیسی کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین
طلاقین اکٹھی پس کہڑی ہوئی حضرت غصی مین پہر فرمایا کیا کہیلا جاتا ہی ساتہہ کتاب اللہ عزوجل کی حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون یہان تک کہ کہڑا
ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہ نسائی نی **ف** کہیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی ساتہہ کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ
سی یہ قول اللہ تعالی کا الطلاق مرتان اور ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کی متفرق نہ اکٹھی اور امام ابوحنیفہؒ
کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اسحدیث سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نہین خفا ہوتی تہی مگر ساتہہ کرنی گناہ کی اور امام شافعیؒ کی نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین دینی
مین یہی ہی کہ شاید بعد طلاق کی اللہ تعالی خاوند کی دل کو مائل کردی بیوی کی طرف اور وہ رجوع کرلی اور خلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کی
حق مین کہ کہی اپنی بیویکو انت طالق ثلاثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما نی کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاؤس اور بعض اہل ظاہر
کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا نہ قتل کرون مین اس لیی کہ کہیلنا ساتہہ کتاب خدا کی کفر ہی یہ اسنی اس لیی کہا کہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر
و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہین ع ح **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ
مِائَةَ تَطْلِیْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰی عَلَیَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ
اتَّخَذْتَ بِهَا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّاِ ع اور روایت ہی مالک سی پہنچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نی کہا عبداللہ بن عباس کی روبرو
کہ تحقیق مینی طلاق دی ہی اپنی بیویکو سو طلاقین پس کیا دیکہتی ہو مجہپر یعنی کیا حکم دیتی ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نی کہ دیگئی

ہوں وہ عورۃ جسی ساتہہ تین طلاقونکی اورشانوی طلاقین کہ باقی رہین سعد مین سی بگڑا تونی ساتہہ اونکی اللہ تعالی کی آیتونکو ٹہٹہا انہوں نے کے
یہ موطا مین ف اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا ایات اللہ ہزوا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا
ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ
اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا واسطی میرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز یعنی موجود روی زمین پر یعنی مستحبات مین سی کہ بہت پیاری ہو طرف
اوسکی آزاد کرنی سی اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سی کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینی سی
نقل کی یہ دارقطنی نی ف بردیکا آزاد کرنا اس لیی بہت پیارا ہی اللہ کی نزدیک کہ سبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی بندی کی مخلوق کی غلامی سی
اوسکی ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت مولا کی لیی اور سبب اوسکی خلاصی ہوتی ہی اوسکی مالک کو آگ دوزخ کی سی اور طلاق دینی اوسکا برا ہی
اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کی اور بدون ضرورت کی ہو کہا ابن ہمام نی کبہی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورت کو کہ نماز نہ پڑہے
او ربدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسی کی بیوی نماز نہ پڑہتی ہو تو لائق ہی اسکو یہ کہ طلاق دی اسکو اگرچہ نہو اوسکی پاس مال کہ ادا کری
مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری رحمہ اللہ سی کہ کہا اونہون نی اگر ملی بندہ اللہ تعالی سی کہ مہر ہوئیگا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میرے
اسکی کہ صحبت کری ایسی بیوی سی کہ نہ نماز پڑہتی ہو اور اسحدیث مین دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادت کی لیی ع

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثًا

باب ہی بیچ بیان اوس عورۃ کی کہ تین طلاقین دی گئی ف یعنی اس باب مین حکم ہی اوس عورۃ کا کہ
جسکو تین طلاقین دی گئی کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلی خاوند کی لیی بغیر جماع کرنی دوسرے خاوند کی اور بعضی نسخون مین بعد لفظ ثلثا کی یہ عبارت
بہی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بہی ہی اور معنی ظہار اور ایلاء کی اور کچہہ مسائل اونکی آگی مذکور ہوونگی
انشاء اللہ تعالی ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ
وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ
عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا آئی عورت رفاعہ قرظی
کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق مین تہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح مین پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین
دین مجکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبد الرحمن بن زبیر سی اور نہین ساتہہ اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند پہندنی کپڑی کی یعنی عبد الرحمن
نامرد ہی کہ پس فرمایا حضرت نی کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کی کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہان تک
چکہی تو مزا اوسکا اور چکہی وہ مزا تیرا نقل کی بخاری اور مسلم نی ف یہان زبیر ساتہہ زبر ز کی اور ب کی زیر کی ہی اور سوای اسکی سب جگہہ ساتہہ پیش
ز کی اور ب کی زبر کی ہی اور یہان تک کہ چکہی تو مزا اوسکا الخ یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال
نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیی فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ
ضرور ہی ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی مین فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہین ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ

علی

عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہ دارمی نی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سی راضی ہوا اللہ اون سی **ف** محلل وہ ہی کہ جسنے نکاح کیا کسیکے عورۃ سی کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین ہین بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنیکی تا حلال ہوجاوی طلاق دینی والے کو نکاح کرنا اوسکا اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان دونونکو لعنت کی اور اس حدیث سی یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبھی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سی محلل نہین ہوتا اور شمنی نی کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا ہے لعنت اس لیے کی کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کی اور نکاح مشروع ہوا ہی دوام کی لیے پس تھا بمنزلہ حکم بکری مستعار ہوا جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اس لیے کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونونکی خساست کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی نہ حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اس طرح کہ کہی محلل دو مرد سی عورۃ طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون مین تجھسی اس لیے کہ حلال کرون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکی لیے یا کہی عورۃ کہ نکاح کرتی ہون مین تجھسی اس لیے کہ حلال ہوؤنمین اپنی خاوند کی لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبانسی یہ نکہین اور نیت مین یہ بات ہو تو محلل ماجور اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اس لیے کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقین دی گئی تہی غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور صحبت کی اوسنی اوسی تو وہ عورۃ اول خاوند کی لیے حلال نہین ہوتی فتوی اسیپر ہی ۱۲ منہ

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُ يُوقَفُ الْمُولِي رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ کہا پایا مینے دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** ایلا یہ ہی کہ مرد قسم کہاوی کہ مین اپنی عورت سی صحبت نہین کرنیکا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت کی اور گذر گئی چار مہینی نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کی نزدیک اکثر صحابہ کی بلکہ ایلا کرنی والی کو ٹہیرتی یا تو رجوع کری اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح کی نزدیک یہ ہی کہ اگر صحبت کرے چار مہینی کی اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہوجاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینی گذر گئی تو اوسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور اور مسائل ایلا کے فقہ مین دیکہنی چاہئین ۱۲ منہ ح س

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رِوَايَتِهِمَا أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا اور روایت ہی ابی سلمہ سی یہ کہ سلمان

ابن صخر نی اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورت کو اپنی پر مانند پیٹہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہپر مانند پیٹہ ماں میری کی ہی کہ اسکو
ظہار کہتی ہین یہانتک کہ گذری رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدہا مہینا رمضان کا گرا اسکا
اوپر ایکرات یعنی صحبت کی اوسنی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نی نہین پاتا مین اوسکو یعنی مجکو اوسکا مقدور نہین فرمایا پس روزی رکہہ دو مہینی کی پی درپی کہا نہین طاقت
رکہتا مین یعنی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ روزی رکہی دو مہینی کی پہلی جماع کرنیسی اور دو مہینی تک رک نہین سکتا بسبب کثرت شہوت کی فرمایا کہلا
ساٹہہ مسکینون کو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹہہ مسکینونکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی فروۃ بن عمرو صحابی کی کہ دی اسکو
وہ عرق کہجورونکا کہ کوئی لاتا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجورونکا کہ سماتی ہین بیچ اسمین کہجورین پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ کہلاوی ساٹہہ
مسکینونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی سلیمان بن یسار سی کہ اوسنی نقل کی سلمہ بن صخر سی مانند اسکی
کہا تہا مین ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتونکو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنی قوۃ جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنی سے
اور بیچ روایت ان دونونکی یعنی ابو داؤد اور دارمی کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹہہ مسکینونکو **ف** ظہار اسکو
کہتی ہین کہ تشبیہ دی اپنی بیویکو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل ساتہہ اوس عضو کی تشبیہ دی اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کی کہ
حرام ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیویکو کہ تو مجہپر حرام مانند پیٹہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور مانند اوسکی یا نصف تیرا یا مانند اوسکی کی مانند پیٹہ
یا پیٹ ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹہ بہن میری کی یا پہپی میری کی یا مانند انکی اس طرحکی کہنی سے حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی
بیوی سی اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دی پس اگر صحبت کری اوسنی پہلی کفارہ دینی کی تو نہین لازم آتا اوسپر کچہہ
سوای استغفار کی اور پہلی کفارہ کی اور پہر صحبت نکری اوسنی یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سی ہوتا ہی نہ لونڈی سی اور باقی مسائل
اوسکی فقہ مین دیکہنی چاہیین اور یہانتک کہ گذری رمضان کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر صحیح ہونی ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نی کہ
اگر ظہار موقت کری تو ہوجاتا ہی ظہار کرنی والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہوجاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر ظہار
کری اور استثنا کری دن جمعہ کو مثلا تو نہین جائز اور اگر ظہار کری ایک دن یا ایک مہینی کا تو صحیح ہی قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا
ظہار بعد گذرنی مدت کی اور کہلا ساٹہہ مسکینونکو یعنی پیٹ بہر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کی یا قیمت اوسکی دی پہلی صحبت کرنیسی
مانند آزاد کرنے بردہ کی اور رکہنی روزی کی اور تاکہ کہلاوی ساٹہہ مسکینونکو ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین واجب ہے ایک ایک
صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ کہجورین دی تو ایک ایک صاع دی مانند فطرہ کی پس معنی اسکی یہ ہین کہ
استعانت کری ساتہہ اسکی یعنی اسمین اپنی پاس سی ملاکر ساٹہہ کو کہلاوی پس یہ اتنی نہین لازم آتا کہ سبکو اسمین سے کہلاوی اس لیی کہ اسکی بعد
کی روایت مین آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکینکو ایک ایک صاع آیا ؁ **وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ**
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہ نقل کی سلمہ بن صخر سی کہ نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ظہار کرنی والیکی کہ صحبت کری پہلی کفارہ دینی سی فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن
ماجہ نی **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر صحبت کری کفارہ سی پہلی تو واجب ہوتی ہین اوسپر دو کفارے اور جو

کوئی اپنی بی بی کو کہے کہ تم مجھ پر مانند پیٹھ ماں میری کے ہو تو ہو جاتا ہے ظہار کرنے والا اوس سے بلا خلاف اور خلاف ہے بیچ تعدد کفارہ کی ہمارے
ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہوتی ہیں کئی کفارے یعنی اونمیں سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلے اسکی
ادا کرنا کفارہ کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَّمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ

روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کون سی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ دیکھی میں نے سفیدی پازیب اوسکی کی چاندنی میں پس نہ روک سکا میں نفس اپنے کو صحبت کرنے اوسکی سے پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنی اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابو داؤد اور نسائی نے مانند اسکی مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے مسند سے

بَابٌ یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ

روایت ہے معاویہ بیٹے حکم سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تھی بکریاں میری پس آیا میں اوسکے پاس اس حال میں کہ نہ پائی میں نے ایک بکری ریوڑ میں سے پس پوچھا میں نے اوس سے حال بکری کا کہ کیا ہوئی پس کہا اوسنے کہ کھا گیا اوسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا میں اوسپر اور ہوں میں بنی آدم میں سے کہ حکم بشریت کی غصہ میں آ گیا پس مارا میں نے طمانچہ اوسکے منہ پر اور واجب ہے مجھ پر آزاد کرنا بردہ کا یعنی سبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کروں میں اوسکو یعنی تاکہ وہ کفارہ ہو یا ادا ہو جاوے میرے ذمہ سے

اور سبب اونی طبانچہ کی کہ پشیمانی اور شرمندگی رکہتا ہون اوسی سی ہی خلاصی پاؤن پس فرمایا اوس لونڈی سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہان ہی اللہ پس کہا اوسنی آسمان مین ہی پہر فرمایا حضرت نی مین کون ہون پس کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آزاد کر اسکو نقل کی یہ مالک نی اور مسلم کی روایت مین یون ہی کہ کہا معاویہ نی تہی میری لونڈی چراتی تہی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کی اور جوانیہ کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب احد کی پس دیکہا مینی ایکدن ریوڑ مین ناگہان بہیڑیا لی گیا تہا ایک بکری میری ریوڑ مین سی اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سی غصہ ہوتا ہون جیسی غصی ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا مینی کہ مارون اوسکو بہت جیسکہ مقتضا غصہ کا ہی لیکن مارا مینی اوسکو ایک طمانچہ پہر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور بیان کیا مینی روبرو حضرت کی یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر مجہپر اور فرمایا کہ تونی بڑا گناہ کیا پس کہا مینی یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو پس فرمایا بلا لا میری پاس اوسکو پس لایا مین حضرت کی پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہی اللہ کہا اوسنی آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوسنی تم ہو رسول خدا کی فرمایا آزاد کر اسکو اس لیی کہ یہ مسلمان ہی **ف** کہان ہی اللہ نہین پوچہا حضرت نی انہی سوال کرنا مکان سی اس لیی کہ اللہ تعالی پاک ہی مکان اور زمان سی بلکہ مراد حضرت کی یہ تہی کہ کہان ہی جگہہ امر اوسکی کی اور جگہہ ظاہر ہونی بادشاہت اور قدرۃ اوسکی کی اور اسطرح سوال حضرت نی اس لیی کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتی تہی اور جہلا سوای اونکی اور کسیکو معبود نجانتی تہی پس حضرت نی چاہا کہ معلوم کرین کہ آیا وہ موحدہ ہی یا مشرکہ ہی حاصل یہ کہ مراد حضرت کی استی نفی معبودون زمین کی تہی کہ وہ بہت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطی اللہ تعالی کی جب اوسنی جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرت نی کہ وہ موحدہ ہی اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہی کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی روایت مین تو کہا کہ واجب ہی مجہپر آزاد کرنا بردی کا کسی سبب سی کیا آزاد کردون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بہی ادا ہو جاوی اور پشیمانی کہ اوسکی مارنی کی سبب سی حاصل ہوئی وہ بہی دفع ہو اور اس روایت سی معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنی کی آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی روایت مین تو صریح آگیا کہ مجہپر آزاد کرنا بردی کا ہی کسی سبب سی اور اس مارنیکی سبب سی آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرونکی اور روایت دوسری مطلق ہی محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہی مقید پر یعنی یہان بہی وہی مراد ہی کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطی دونون امرونکی اور مراد مصنف کی اس حدیث کی لانی سی اس باب مین یہ ہی کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیی نزدیک شافعی کی یہی ہی اور حنفیہ نی حمل کیا ہی اسکو فضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابونمین دیکہنی چاہیی پہر بیان کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کی یہ ہی کہ اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہی اور جائز ہی اسمین بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورۃ اور چہوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوی تو سُن لی اور ایک ہاتہہ کٹا ہوا اور ایک پانون کٹا ہو جانب مخالف سی یعنی مثلا داہنا ہاتہہ کٹا ہو تو پانون بائیان کٹا ہوا اور جائز ہی مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچہہ اور نہین جائز ہی اندہا اور ایسا بہرا کہ نسنی اصلا اور گونگا اور دونو ہاتہہ کٹا ہوا یا دونو انگوٹہی دونون ہاتہونکی کٹی ہون یا دونو پانون کٹی ہوںیا ہاتہہ اور پانون ایک ہی طرف کی کٹی ہون اور نہین جائز ہی مجنون مطلق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہین جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچہہ بدل کتابت مین سی ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی اور اگر بردہ نہ ملی تو روزی رکہی دو مہینہ کی پی در پی کہ نہو اون مہینون مین رمضان اور نہ وہ دن کہ جن مین روزی رکہنی منع ہین یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کی بیوی کی ان دونون

مہینون مین رات کو قصدًا یا ذکو بہول کر تو از سر نو روزی رکہنے شروع کرے اور اگر افطار کری بعذر یا بلا عذر تو بہی از سر نو رکہی اور اگر روزے نرکہہ سکی تو دیوی وہ یا نائب اوسکا ساٹہہ مسکینونکو ہر مسکین کو مانند فطرہ کی یعنی دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا کہجورین یا قیمت انکی اور صحیح ہی دینا سیر بہر گیہونکا ساتہہ دو سیر جو یا کہجور ونکی اور صحیح ہی اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتی ہین کہ کہانا پکا کر روبرو فقیر کی رکہدی جسقدر وہ چاہی کہالی پس یہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کی بدون ملک کر دینی کی نہین جائز پس اگر پیٹ بہر کر کہلادی دنکو اور رات کو یا دن ہی کو کہلادی دو روز تک یا رات ہی کو کہلادی دو راتین تو جائز ہی اگرچہ تہوڑی سی کہائی ہین اونکا پیٹ بہر جاوی اور ضرور ہی سالن ساتہہ جو کی روٹیونکی نہ ساتہہ گیہونکی روٹیونکی اور اگر کہلاوی ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوی ایک کو طعام ساٹہہ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورتمین ایک ہی دنکا ادا ہوگا اور اگر صحبت کری بیوی سی درمیان مین کہلانی کی تو بہر از سر نو کہلانا نہ شروع کری اور اگر دو ظہار ونکی کفاری مین ساٹہہ فقیرونکو مثلاً گیہون دی ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہی اگر دیگا تو ایک ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسطرح دی تو دونو کفارے ادا ہو جائین گی اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیے

منتخب **بَابُ اللِّعَانِ** لعان اور ملاعنت کی معنی ہین ایک دوسری کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اسکو کہتی ہین کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کری اور عورت اوسکی انکار کری کہی کہ تو مجپر تہمت کرتا ہی تو قاضی کی پاس چلی جاوی اور قاضی اوسکی خاوند کو بلا دی پس خاوند اگر چار گواہ اوسپر ثابت کر دی تو قاضی حد قائم کری اسکی بیوی پر اور اگر گواہ اوسپر ثابت نکری تو قاضی حکم کری کہ اول مرد چار بار گواہی دی اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ بیشک مین سچون مین سی ہون بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کیے اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورۃ کی ہر بار پہر کہی عورت چار بار گواہی دیتی ہون مین ساتہہ اللہ کی کہ یہ جہوٹا ہی بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کیے مجکو زنا کی اور پانچوین بار کہی کہ غضب خدا کا اوسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اوس چیز کی کہ نسبت کیے مجکو زنا کی اور اشارہ کری طرف مرد کی پس جب ملاعنت مرد عورت نی تو تفریق کرے قاضی درمیان اونکی اور ہوتی ہی یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہی عورۃ ہمیشہ کو مگر جس وقت جہٹلاوے خاوند اپنی تئین تو حد لگائی جاوی اوسکو اور نکاح کرنا اوسی درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہمیشہ کو حرام ہوگئی اگرچہ خاوند اپنی تئین جہٹلاوی۔ منتخب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کا جسکی کہ پاوی ساتہہ عورۃ

اپنی کی ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کری کہ اسنی زنا کیا ہی اوسکی عورۃ سی کیا قتل کر ڈالیگا اوسکو یعنی جائز ہی قتل اوسکا پس قتل کرینگی وارث مقتول
کی اس قاتل کو یا کیا کری یعنی آیا صبر کری یا آیا کچھ اور کری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ
تیری کی اور عورۃ تیری کی پس جا اور بلا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نی پس لعان کی دونون نی یعنی میان بیوی نی مسجد مین اور مین تہا ساتھ لوگون کی
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب فارغ ہوی دونون لعان سی کہا عویمر نی جھوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکھون مین
اوسکو پھر طلاق دی اوسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھو اگر لاوی یہ عورت بچی کو یعنی جو اسکی حمل مین ہی سیاہ رنگ اور
بہت کالی ہون آنکھین اوسکی اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا
اوسنی اوسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اوسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سی ہی اور اگر لاوی
بچہ سرخ رنگ گویا کہ یا منی کی رنگ کا پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس
معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہی بہتان کیا ہوی پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سچی کرنی عویمر کی یعنی اوس
زانی کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا پیچھی اوسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف ماں اپنی کی یعنی بموجب بانی حضرت کی الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف کیا قتل کری اوسکو علما نی اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کی کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کی
ساتھ زنا کرتی ہوئی جمہور کا مذہب یہ ہی کہ قتل کیا جاوی اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانی زنا پر یا اقرار کرین پر وارث قتیل کی تو نہ قتل کیا جاوی
لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنی یہ آیتین اوترین والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات
تک کہا بعضون نی کہ اوترین یہ آیتین بیچ ماہ شعبان سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن مالک نی کہ ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیۃ لعان
کی اوتری عویمر کی حق مین اور اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور بعضی عالمون نی کہا کہ آیۃ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق مین اور اول
جو لعان کیا اسلام مین اسی نی کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگی آتی ہی اوس سی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس بیچ تاویل معنی اس قول کی کہ وحی اوتاری
گئی بیچ قضیہ تیری کی الخ یہ ہونگی کہ تیری سی قضیہ مین یہ آیۃ اوتری اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ دونون کی مقدمہ مین اوتری ہو
شاید کہ سوال کیا ہو دونون نی بیچ دو وقتون متفارق کی پس اوتری ہو دونون کی حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نی بیچ امر کی جھوٹ
بولا مین اوسپر الخ یہ کلام تمہید ہی اسکی تین طلاق دینی کی یعنی اگر رکھون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق نہ دون اوسکو تو لازم آتا ہی
جیسی جھوٹ بیچ نسبت کرنی اوسکو ساتھ زنا کی اس لیی کہ رکہنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مین جھوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سی

۴ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ
وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ
الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کی
اور بیوی اوسکی کی پس انکار کیا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسی یعنی ملاعنت کی سبب سی نسب لڑکا اوس شخص سی جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نی
درمیان مرد و عورۃ کی اور ملا دیا لڑکی کو ساتھ عورۃ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ حدیث ابن عمر کی کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہ ہی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنی تا جھوٹا نہ کہی اور اقرار نہ کری تہمت کا اور

اور خبردی

اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت کی سی پہر بلایا عورت کو اور نصیحت کیے اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذاب
اور خبر دی اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کی سی ف جدائی کی یعنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا
میان بیوی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقہ درمیان میان بیوی کی بسبب تفریق حاکم کی ہوتی ہی نہ نفس لعان سی اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ
دلیل انکی یہ ہی کہ فرقہ اگر واقع ہوتی نفس لعان سی تو تین طلاقین کیون دیجاتین جیسکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکین اور عذاب دنیا مراد عذاب
دنیا سی قائم کرنا حد کا ہی کہ مرد نی عورتکو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنی کی ساتھ جہوٹی گواہونکی اثبات اوسکا کری یا عورت نی زنا کیا
اور بخوف قائم کرنی حد کی اقرار اوسکا نہ کری اور ملاعنت کرین پس حضرت نی فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بہ نسبت عذاب آخرت کی بخوف
یہان کی عذاب کی خلاف حق نکرو سچ سچ کہہ دو اور یہان کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کی عذاب شدید سی بچو ع ح وَعَنْهُ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی مرد و عورۃ لعان کرنیوالون کی کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونون مین سی جہوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم
حکم کرتی ہین بحسب ظاہر کی نہین راہ واسطی تیری اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہی تو ساتھ اس عورتکی بلکہ یہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا
یا رسول اللہ مال میرا یعنی دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطی تیری یعنی پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اس لیے کہ دو حال سی خالی نہین
اگر سچ بولتا ہی تو اوسپر وہ مال بدلی شرمگاہ اوسکیکے ہی کہ حلال کی تو نی اور اگر تو جہوٹ بولتا ہی تو پہیر لینا مہرکا اوس سی بہت دور ہی بہت دور ہی
واسطی تیری یعنی جب حالت صدق مین نہ پہیرنا پہنچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہیرنا چاہیے نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف حساب یعنے
محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہاری اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہی اور بدلی شرمگاہ اوسکیکے الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پہیرلیگا اگر دخول کیا ہی
ساتھ اوس عورتکی اور اسپر اتفاق ہی علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اوسکی تو کہا ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک نی کہ اوسکی لیے آدہا مہر ہی ع ع وَعَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ ہلال بن امیہ نی تہمت زنا کی لگائی عورۃ کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ شریک بن سحما صحابی کے

یعنے کہا کہ اسنی زنا کیا اس شخص کی بیوی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ہلال سی کہ گواہ لایا حد ماری جاویگی تہمت کی تیری پیٹہ پر پس عرض کیا
ہلال نی یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکہی ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوی کہ ڈہونڈی گواہ یعنی ایسی وقت مین کہان ایسی فرصت ہی کہ گواہ کری
کسیکو اور یہ کیا جگہہ ہی گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی گواہ قائم کرو گرنہ حد لگیگی تیری پیٹہ پر پس کہا ہلال نی قسم ہی اوس ذات کی کہ
کہ بہیجا آپکو ساتہہ حق کی تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کری پیٹہ میری کو حد تہمت سی پس اوتری جبرئیل اور اوتارین حضرت پر
یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتی ہین اپنی بیویون پر پس پڑہین یعنی اسکی بعد کی آیتین یہانتک کہ پہنچی ان کان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی
یعنے لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ بیشک اللہ تعالی جانتا ہی کہ ایک
تم مین سی جہوٹا ہی پس آیا ہی تم مین سی کوئی توبہ کرنیوالا پہر کہڑی ہوئی عورة ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچوین گواہی کی روکا
اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی یعنی تفریق کو درمیان تمہارا یا واجب کرنیوالی ہی یعنی عذاب کو اگر جہوٹ بولی
گی کہا ابن عباس نے پس ٹہر گئی وہ عورة اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکی حال سی معلوم ہوتا تہا کہ پانچوین گواہی نہین دیگی یہانتک کہ گمان کیا
ہمنے کہ وہ پہر جاویگی یعنی کہنی سی پہر کہا اوس عورة نی کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکی لعان سے اور رجوع
کرنیکی طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نی حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہتی ہو اس عورة کو پس اگر لائی لڑکا سرمہ گین آنکہون کا بہاری سرینونکا موٹی پنڈلیونکا پس وہ شریک بن سحما کا ہی کہ وہ بہی
ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورة لڑکا اسطرحکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سی کہ حد دفع ہوتی ہی ساتہہ لعان کی لیے
نہین ہی تو البتہ ہوتا واسطی میرے اور واسطی اوس عورة کی کام یعنی دیکہتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا اوسکو بسبب مشابہ ہونی بچہ کی ساتہہ زانی کی تاکہ عبرة ہوتی
دیکہنی والونکو نقل کی یہ بخاری نی ف اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیت مذکورہ اوتری اور تحقیق
اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بیشک جانتا ہی الخ ظاہر تر یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونی اون دونون کے
لعان سی اور مراد یہ ہی کہ لازم ہی جہوٹی کو توبہ کرنی اور بعضون نی کہا کہ حضرت نی یہ قول کہا پہلی لعان کی واسطی ڈرانی اون دونون کے
لعان سی اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ حاکم کو منظر او رعلامتون اور قراین پر نہ التفات کرنی چاہیے اور حکم کری ساتہہ ظاہر او چیز کی کہ
مقتضی ہون اوسکو دلیلین شرع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰى
اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ
لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ
سَيِّدُكُمْ اِنَّهُ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتہہ اپنی عورة کے کسیکو نہ
ہاتہہ لگاؤن اوس شخص کو یعنے نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان کہا سعد نی یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہہ حق کی تحقیق مین البتہ جلدی کی
مارتا اوسکو ساتہہ تلوار کی پہلی اسکی کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنو طرف اوس چیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق
وہ البتہ غیرة مند ہی اور مین زیادہ غیرة مند ہون اوس سی اور اللہ زیادہ غیرة مند ہی مجہ سی نقل کی یہ مسلم نی ف سعد نے جو کلام مذکور کہا تو

یہ کچہہ حضرت کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرتکی حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نی یہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہہ
اور غیرۃ و غضب میرا اس مرتبہ کو پہنچا ہی اور حکم شرع یہہ ہی مین کیا کرون اسلیے حضرت نی فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کی کہ کہتا ہی سردار تمہارا مقصود
آنحضرت کو اس کلام سی تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہ صفات بزرگون اور عادات سردارون سی ہی اگرچہ حکم شرع مین
اور یہی حاصل ہی کہ حضرت نی سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرۃ کی اونسی صادر ہوا ہی نہ تقریرا و اثباتا اونکی کلام کا منظور نہین ہی اور
کہا مظہر نی کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکی کہ اجازت ہو قتل کرنی کی نہ از راہ رد کرنی قول حضرت کی پس جب حضرت نی
انکار کیا اسکا تو اونہون نی سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہوا دمی مین وقت دیکہنی ایک چیز ناگوار کی اپنی اہل مین اور یہ
بہ نسبت اللہ تعالی کی محال ہی پس اللہ تعالی کی غیرت ناک ہونیکی معنی یہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سی تا جناب قرب سی
دور نہ پڑین ۱۲ ع ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ
مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ
أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ
ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نی اگر دیکہون مین کسی شخصکو ساتہہ بیوی
اپنی کی البتہ ماروں مین اوسکو ساتہہ تلوار کی نہ ساتہہ جانب پشت تلوار کی بلکہ جانب تیز سی پس پہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
صحابہ سی کیا تعجب کرتی ہو تم کمال غیرۃ سعد کی قسم ہی خدا کی البتہ مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوسی اور اللہ بہت غیرت مند ہی مجہسی اور بسبب غیرۃ
اللہ تعالی کی حرام کیے اللہ نی گناہ جو ظاہر ہین یعنی بدن سی اور جو پوشیدہ ہین اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالی سی اسلیے بہیجا
ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینیوالونکو یعنی انبیا ونکو اور نہین کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالی سی اور اسی سبب سے وعدہ کیا
اللہ تعالی نی بہشت کا نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نی ف اور بسبب غیرۃ اللہ تعالی کی الخ یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی یعنی اسکی کہ منع کیا لوگون کو
حرام چیزون سی اور مرتب کیا اونپر عذاب اس لیے کہ غیرت اصل مین یہہ ہی کہ مکروہ رکہی اور غصے ہو دی ادمی اوس سی کہ تصرف کری کوئی
اوسکی ملک مین اور مشہور معنی غیرت کی یہ ہین کہ غصہ ہو دی آدمی اوسپر کہ کری اوسکی بیوی سی فعل بد یا دیکہی اوسکی بیویکو پس اللہ کی غیرۃ
یہی غصہ ہو دی اوسپر کہ کری گناہ اور کہا نودی نی کہ عذر یہان بمعنی اعذار کی ہی یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالی عذر کی کرنیکو دوست
رکہتا ہی ایسا اور کوئی نہین رکہتا اسلیے اللہ تعالی نی پیغمبرونکو بہیجا تا بندونکو عذر نہ رہی جیسکہ قران مجید مین فرمایا لئلا یکون علی اللہ حجۃ بعد الرسل
اور اللہ کی برابر تعریف کرنی کسیکو محبوب نہین اسلیے اوسنی تعریف کی اپنی نفس کی اور اپنی دوستونکی اور اسیلیے وعدہ کیا اللہ تعالی نی
جنت کا اوسکی لیے کہ تعریف کری اوسکی اور اطاعت کری اوسکی ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تبارک و تعالی غیرت
مند ہی اور تحقیق مومن غیرت مند ہی یعنی غیرت صفت اللہ تعالی کی ہی کہ بندہ مومن ہی وہ صفت رکہتا ہی اور مقتضا غیرت اللہ تعالی کا یہ ہی
کہ نہ کری مومن وہ چیز کہ حرام کی اللہ تعالی نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم فقال إن امرأتي ولدت غلاما أسود وإني أنكرته فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لك من إبل قال
نعم قال فما ألوانها قال حمر قال هل فيها من أورق قال إن فيها لورقا قال فأنى ترى ذلك جاءها قال عرق
نزعها قال فلعل هذا عرق نزعه ولم يرخص له في الانتفاء منه متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہی ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اوسکا یعنی یہ کہا کہ میرا نہیں ہی سبب نہونی اوسکی ہمرنگ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا ہیں واسطی تیری کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں رنگ اونکی کہا سرخ فرمایا کیا ہی اون میں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمیں خاکستری البتہ ہیں رنگ کی فرمایا کہاں سی گمان رکھتا ہی تو کہ یہ آیا اونمیں یعنی کہاں سی آیا اون میں یہ رنگ حالانکہ ماں باپ اونکی نہیں ہیں اس رنگ کی کہا کوئی رگ ہی کہ کہینچ لیا اونکو یعنی اونکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بہی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کی ہوا کہ کہینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی بہی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرت نی اوس اعرابی کو بیچ نفی کرنی لڑکی اپنی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نی کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منع ہی نزدیک علماؤں حنفیہ سی نفی کرنا لڑکی کا اپنی سے یعنی یہ کہنا کہ میرا نہیں ہی بلکہ ضروری ہی اسمیں پایا جانا دلیل قوی کا جیسیکہ بیوی سی صحبت نکی تہی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنی کی چہہ مہینی سی پہلی بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہی ۱۲ع

وعن عائشة قالت كان عتبة بن أبي وقاص عهد إلى أخيه سعد بن أبي وقاص أن ابن وليدة زمعة مني فاقبضه إليك فلما كان عام الفتح أخذه سعد فقال إنه ابن أخي وقال عبد بن زمعة أخي فتساوقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله إن أخي كان عهد إلي فيه وقال عبد بن زمعة أخي وابن وليدة أبي ولد على فراشه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبي منه لما رأى من شبهه بعتبة فما رآها حتى لقي الله وفي رواية قال هو أخوك يا عبد بن زمعة من أجل أنه ولد على فراش أبيه متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص نے بیچ وصیت کے طرف بہائی اپنی سعد بن ابی وقاص کی یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجہسی ہی پس لے لینا اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نی اور کہا کہ تحقیق یہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نی بہائی میرا ہی گئی دونوں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا سعد نی یا رسول اللہ تحقیق بہائی میری نی وصیت کی تہی مجکو بیچ حق اس لڑکی کی کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نی کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میری باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ واسطی تیری ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی اور واسطی زانی کی ہی محرومی یعنی میراث و نسب سی یا سنگساری پہر فرمایا حضرت نی واسطی سودہ بیٹی زمعہ کی پردہ کر تو اوس سی بسبب اوس چیز کی کہ دیکہی مشابہت اوسکی ساتہہ عتبہ کے پس نہ دیکہا اوس لڑکی نی سودہ کو یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سی یعنی مر گیا اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ بسبب اسکی کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچہونی باپ اوسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عتبہ کافر مرا اور اوسنی دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ احد میں اور زمعہ باپ تہی حضرت سودہ کی کہ بیبی تہی حضرت کی یہ عتبہ مذکور نی زنا کیا زمعہ کی لونڈی سی اور اوس سی بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نی کہ نسب

ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سی جبکہ دعوی کری وہ جیسکہ معمول تہا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوسنی مرتی وقت اپنی بہائی سعد کو
کہ وہ لڑکا مجھسی ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نی اوس لڑکی کو بحسب وصیت بہائی اپنی کی لیا اور کہا کہ یہ بہتیجا میرا ہے
اور عبد بیٹی زمعہ کی نی کہا کہ یہ بہائی میرا ہی اس لیی کہ میری باپ نی اپنی لونڈی سی جنا غرض کہ یہ قصہ حضرت کی آگی جاکر عرض کیا حضرت
نی فرمایا کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیری ہی لیی ہے اور تیرا بہائی ہی اس لیی کہ لڑکا واسطی صاحب بچہونی کی ہی یعنی اور معنی اس جملہ کی باب الوصایا
کی پہلی فصل مین ہیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سی ذکر کیی گئی ہین آور پردہ کر تو اسی الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور مشابہت
اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کی ہی تو ورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنی اوسکی نہو اگر اوسکے سبب کہ وہ
پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نی یہ حکم واسطی عبد بن زمعہ کی بسبب اسکی کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونی باپ اوسکی کی ✤
ع ح وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا
الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ
اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا داخل ہوئی مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اسحالت مین کہ وہ خوش تہی پس فرمایا ای عائشہ
کیا نہین جانا تونی یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد مین پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اسحال مین کہ اوڑہی ہوئی تہی وہ دو نو چادر اور
ڈہانکی ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر تہی قدم اونکی پس کہا مجززنی کہ تحقیق یہ قدم بعض اونکا بعض سی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ان دونو
پاون والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی آنحضرت کی گوری اور خوبصورت تہی
اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تہا وہ ہمرنگ اپنی ماں کی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا پس منافق اسامہ کی نسب مین طعن
کرتی تہی کہ ایسی باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہو پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نی کہ یگانہ روزگار تہا اور آدمی کی صورت سی صفات و احوال
اوسکی معلوم کر لیتا تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹی ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیی کہ عرب کی نزدیک
قول قیافہ شناس کا معتبر تہا سند سی ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتہ زید کی اور اسی یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرعیہ
اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی امام معتبر رکہتی ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترکہ درمیان دو شریکون
کی بچہ جنی اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اونکی نزدیک رجوع ساتہ قول قیافہ شناس کی کرین اور ہماری نزدیک وہ بچہ دونون کا
ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہوا اور وہ لونڈی ام ولد دونو کی ہوگی ✤ ع ح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاَبِيْ بَكْرَةَ
قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نسبت کیا اپنی تئین
طرف غیر باپ اپنی کی حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حرام ہی یعنی
اگر اعتقاد کری حلال ہونی اوسکا یا حرام ہی پہلی اسکی کہ عذاب دیا جاوی بقدر اس گناہ کی یا محمول ہی زجر پر یعنی ازراہ تنبیہ اور
روکنی کی اسی طرح فرمایا ✤ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ
فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہ اعراض کرو اپنی باپون سی یعنی ساتھہ ترک کرنی نسبت کی طرف اونکی پس جس شخص نی اعراض کیا اپنی باپ سی پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایام جاہلیت میں اپنی باپون سی اعراض کرتی اور اور ونکو اپنا باپ ٹہراتی پس منع فرمایا حضرت نی اسلئی نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کی جان بوجہ کر حرام ہی پس جس نی اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا وہ کافر ہوا واسطی مخالفت اجماع کی اور جس نی نہ اعتقاد کیا مباح ہونی اسکیکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت کی اوسنی ساتھہ فعل کفار کی اور دوسری یہ کہ کفران نعمت کیا ع

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فِيْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ ــــ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جب اوتری آیہ لعان کی جو عورت کہ داخل کرے ایک قوم پر اوسکو کہ نہین وہ ان مین سی یعنی عورت نی زنا کرکر بچہ جنا اور لگا دیا اپنی خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کی ہو دین خدا سی اور رحمت و نیکیسی اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالے اپنی بہشت مین یعنی ساتھہ مقربون اور نیکون کی اور جو شخص کہ انکار کری اپنی بیٹے کا یعنی اوسکی بیوی نی بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حالانکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا کہ یہ میرا بیٹا ہی پردہ کریگا اللہ تعالے اوس سی یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی پچھلون مین یعنی روز حشر کی میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلے پچھلی وہان موجود ہونگی اون پر اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیی کہ بدکاری کری اور حرام کی بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کری اور نہ مرد کو چاہیی کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچہ کا انکار کری اور عورت پر تہمت زنا کی رکہی ۞ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا اِذًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ ــــ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق واسطی میری ایک عورۃ ہی کہ نہین پہیرتی چہونیوالی کی ہاتہہ کو یعنی جو کوئی اوس سی بدکاری کا ارادہ کرتا ہی اوس سی انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دیدی اوسکو پہر کہا اوسنی کہ مین محبت رکہتا ہون اوس سی فرمایا نگہبانی کر اوسکی اسوقت نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی اور کہا نسائی نی کہ پہنچایا اوسکو ایک نی راویون مین سی ابن عباس تک اور وصل کیا ہی اسکو اور ایک نی راویون مین سی نہین پہنچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نی کہ یہ حدیث نہین ثابت ہی یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہی **ف** نگہبانی کر اوسکی تاکہ نہ کری بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہی اس لیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مقدم کیا طلاق دینی کو محافظت کرنی پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اسکا بسبب اسکی کہ محبت رکہتا ہی اوس سی یا واسطی اسکی کہ اوس سی فرزند ہی کہ شاق ہی مفارقت فرزند کی ماننکو یا ہی عورۃ کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہی اوسکو تو اوس سی جماع کرنا جائز ہی

کتاب الطلاق

کہ نہ طلاق دی اوسکو ولیکن بشرط اسکی کہ منع کری اوسکو بدکاری سی پس اگر نہ منع کرسکی اوسکو بدکاری سی تو گنہگار ہوگا بسبب نہ طلاق دینی اوسکیکے ؛ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ؛ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی دادا اپنی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنی باپ اوسکیکے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اوسکی دعوی کیا اوسکا وارثون باپ اوسکی نی یعنی ایک شخص مرا اور اوسکی مرنی کی اوسکی وارثون نی ایک لڑکیکو کہا کہ یہ بیٹا اوسکا ہی تاکہ وارث کریں مانند اپنی پس حکم فرمایا حضرت صلعم نی یہ کہ جو فرزند ہووی ایسی لونڈی سی کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تہی اوسسی یعنی یہ جماع وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب مین ساتھ اوس شخص کی کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نی ملایا تہا اونکی ساتھ مل گیا اور وارث ہوتا ہی اونکی حق مین اگر سبھون نی ملایا تہا سبھون کی حق مین وارث ہوتا ہی اور شریک ہوتا ہی اور اگر بعضون نی ملایا تو اون بعض ہی کی حق مین وارث ہوتا ہی اور نہین واسطی اوسکی کچھ حصہ اوس میراث مین سی کہ تقسیم کی گئی پہلی ملانیکی اور وہ چیز کہ پائی اوسنی میراث سی کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطی اوس لڑکی لاحق کیی گئی کی حصہ اوسکا ہی اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اوسنی انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنی کی وارثون کی ملانی نہین ملیگا اور وارث نہین ہوویگا پس اگر ہوا اوس لونڈی سی کہ نہین مالک تہا اوسکا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوسنی بلکہ غیر کی لونڈی سی زنا کیا تہا اوسنی پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سی کہ زنا کیا تہا اوسنی پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کی ساتھ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہی طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنی اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہی حرہ سی ہو یا لونڈی سی نقل کی یہ ابو داود نی

ف اگرچہ ہو وہ شخص الخ یہ تاکید ہی پہلی حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کی یعنی در صورتیکہ ہووی ولد زنا کی اگر زانی آپ دعوی کری حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا یہ جانی اونکہ وارث اوسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ احکام ابتدائی اسلام مین فرمائی تہی کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتھ اوسکی وارثون اوسکینی ایک لڑکیکو پس جسکے طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنی انکار کیا تہا حالت حیات مین کہ یہ میرا نہین ہی تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اوسکی اور نہ وارث ہوگا اوسکا اور اگر اوسنی انکار نہین کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سی تو لاحق ہوگا ساتھ اوسکی اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکی اوس مال کا کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلی لاحق کرنی اوسکیکی اور اگر غیر کے لونڈی سی ہوگا جیسی بیٹا زمعہ کی لونڈیکا بیان اوسکا اوپر ہو چکا یا ہوگا آزاد عورت سی کہ زنا کیا تہا اوسنی تو نہین لاحق ہوئیگا ساتھ اوسکی اور نہین وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہیگا تو بہی نہین لاحق ہوئیگا اس لیی کہ زنا سی نسب نہین ثابت ہوتا ؛ ح ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ

مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنی اہل پر دہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ کہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست کہتا ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک شبہ مین یعنی جیسی بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانو کی اگی آتی ہی یا بیگانی اوس پاس آتی ہن وہ ہنستی ہن اوس سی اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی غیر مقام شک شبہ مین ہی یعنی جیسکہ اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست کہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا وقت لڑائی کی یعنی جہاد مین جب کفار سی مقابلہ ہو تو خوب اکڑی واسطی اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جانی اونکی اور اپنی شجاعت بیان کری اور تکبر کرنا اوسکا نزدیک صدقہ دینی کے یعنی وقت دینی کی خوشی دل سی اور بی پروائی سی دی اور بہت دینی کو تہوڑا جانی اور وہ تکبر کہ مکروہ کہتا اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنیکی یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجای فی الفخر کی فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر حق کی اور اسکی بہت سی قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی ف تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہی کہ کہی مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہون باپ دادا میری حالانکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلی فی الفخر کی یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین یہ بدتر ہی اوس تکبر سی کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین برا ہے کہ ہو عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِي عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مین اوسکی مان سی زمانی جاہلیت مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانی مین جو بچہ زنا سی پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اور نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطی صاحب فراش کی ہی اور زنا کرنیوالیکی لیی ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابوداود نی ف صاحب فراش یعنی عورۃ کہ جسکی نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکی بچہ پیدا ہو زنا سی تو نسب اوسکا اوسکی خاوند یا مالک سی ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ مان ہی کی طرف منسوب ہوگا ٭ مولانا علی وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اونکی یعنی اون مین اور اونکی خاوندون مین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کی نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح مین ہو اور چوتہی لونڈی کہ آزاد کی نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کری زناکی اور وہ انکار کری تو اس صورۃ مین لعان

نہین

نہین آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کی نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کی نکاح مین اونمین بہی لعان نہین اور اصل اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ لعان گواہی ہی پس ضرور ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادۃ سی ہون اور مملوک کافر اہل شہادۃ سی نہین اسلیئی انمین لعان نہین ۱۲ مولانا ح وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر المتلاعنین ان یتلاعنا ان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا ایک شخص کو اوسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدی ہاتہہ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکی منہہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی دو مرد و عورۃ کا ارادہ لعان کا رکہتی تہی اونکو حضرت نی جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچی تو اوسکی منہہ پر ہاتہہ رکہدینا تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردی ظاہرا یہہ بالتقین ہے اوسکو کہ ہاتہہ کہنی سی باز رہی گا اس کہنی سی ۱۲ ع وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا لیلا قالت فغرت علیہ فجاء فرای ما اصنع فقال ما لک یا عائشۃ اغرت فقلت وما لی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءک شیطانک قالت یا رسول اللہ امعی شیطان قال نعم قلت ومعک یا رسول اللہ قال نعم ولکن اعاننی اللہ علیہ حتی اسلم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلی اونکی پاس سی ایک رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیساکہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نی پس غیرۃ کی مینی حضرت پر پہر آئی حضرت اور دیکہا اوس چیز کو کہ کرتی تہی مین پس فرمایا کیا ہی واسطی تیری ای عائشہ کیا غیرت کی تو نی پس کہا مینی کیا ہی واسطی میری کہ نہ غیرت کری مجہہ جیسی تم جیسی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق آیا تیری پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نی تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کیا میری ساتہہ شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مینی اور آپکی ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نی مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین یعنی اوسکی وسوسہ سی یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف غیرت کی مینی حضرت پر کہ اور بیویون کی پاس نجاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور پہر اگر حضرت کی پیچہی پیچہی گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہان سی چلنی لگی تو مین دوڑ کر آگی چلی آئی اور بسبب دوڑنیکی میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی الخ یعنی آپ جیسی کمال محبت رکہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن ۱۲ ع

باب العدۃ

باب بیچ بیان عدۃ کی ف عدۃ کی معنی لغۃ مین ہین گنتی اور شرع مین عدۃ کہتی ہین عورتکی ٹہیرنی کو بعد مرنے خاوند کی یا بعد زوال نکاح کی کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اوس چیز کی کہ مشابہ نکاح کی ہی ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورۃ کو خاوند نی طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہیری رہے کہ کسی سے نکاح نکری اور ایسیہی جس عورۃ سی صحبت ساتہہ شبہہ کی واقع ہو یا ساتہہ نکاح فاسد کی مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مر گیا مرد یعنی بغیر تفریق کی اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوی یا مر جاوی مولی اوسکا تو اونکی بہی عدۃ تین حیض ہین بشرط آتی حیض کے اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا بانجہ ہونیکی یا بڑہاپی کی تو عدۃ اوسکی تین مہینی ہین اور اگر خاوند مر جاوی تو عدۃ اوسکی چار مہینی اور دس دن ہین اور اگر لونڈیکو طلاق دی خاوند اور حیض آتا ہو اوسکو تو عدۃ اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مر جاوی تو دو مہینی اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورۃ کی عدۃ جننی تک ہے مطلقا یعنی خاوند نی طلاق دی ہو یا مر گیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب بچہ جنی کی عدۃ سی نکل آوی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین جنی اور باقی مسائل عدۃ کی فقہ مین دیکہنی چاہیین ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ الشَّعِيرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس نے یہہ کہ ابوعمرو بن حفص نے تین طلاقیں دیں فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی اوسکی اور ابوعمرو تھا غائب یعنی کہیں گیا ہوا یا کسیکے زبانی کہلا بھیجا طلاق کو پس بھیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابوعمرو کی نے جو یعنی نفقہ کیلیے پس کم جانا فاطمہ نے ان جو کو اور ناراض ہوئی افسوس ہے وکیل نے قسم اللہ کی کہ نہیں ہے تیرا ہمپر کچھہ حق یعنی اسلیے کہ تجھکو تین طلاقیں دی ہیں اور تین طلاقوں والیکے لیے نفقہ کا حکم نہیں ہے پس یہہ جو ہیں بطریق سلوک و احسان دی ہیں ہمنے تجھکو پھر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہیں تیرے لیے کچھہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدت بیٹھے بیچ گھر ام شریک کی پھر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورت ہے کہ آمد و رفت کرتے ہیں اوسکی گھر میں میرے یار یعنی جو اوسکی اقربا اور اوسکی اولاد میں ہیں وہ اوسکے پاس آتے جاتے ہیں پس اوسکا گھر لائق عدت بیٹھنے کے نہیں عدت بیٹھہ نزدیک ابن ام مکتوم کے اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندھا اوسکے آگے اپنے کپڑے یعنی چادر اتار سکیگی پس جب کہ حلال ہو تو یعنی نکلے عدت سے خبر کر مجھکو یعنی تاکہ فکر کروں تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال ہوئی میں ذکر کیا میں نے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھے پس فرمایا حضرت نے ابوجہم نہیں رکھتا لاٹھی اپنی کاندھے اپنے سے اور معاویہ پس مفلس ہے نہیں مال اوسکے لیے نکاح کر ساتھ اسامہ بن زید کے پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا میں نے اوسکو پھر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اسامہ سے پس نکاح کیا میں نے اوسے پس کردی اللہ نے اوس نکاح میں اور اسامہ کی صحبت میں بھلائی اور رشک کی گئی میں یعنی مجھہ میں اور اسامہ میں کمال محبت آئی کہ لوگ مجھپر رشک کیا کرتے تھے اور ایک روایت میں فاطمہ سے یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ابوجہم مرد ہے بہت مارنیوالا عورتوں کو نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقیں دی تھیں اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے نہیں نفقہ واسطے تیرے مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ فائدہ رکھیگی تو اپنے یعنی احتیاج پردہ کی وہاں نہیں ہوگی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اوسکے گھر میں کوئی آتا نہیں یا معنی یہہ ہیں کہ رکھدے یعنی نہ پہن کپڑے زینت کی عدت میں یا یہہ کنایہ ہے اس سے کہ نہیں جائز نکلنا ایام عدت میں اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعض لوگوں نے ساتھہ اسی حدیث کے اسپر کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جسپر جمہور ہیں کہ حرام ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسا مرد کو حرام ہے دیکھنا عورت اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے قل للمؤمنین یغضوا آخر آیت تک اور قل للمؤمنات یغضضن من ابصارهن آخر آیت تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے افعمیاوان انتما اور اسی حدیث فاطمہ کے سے بھی یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت نے جائز کر دیا اوسکے لیے دیکھنا ابن ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تھا کہ تو امن میں رہیگی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجھکو دیکھنے کا نہیں اور ممانعت دیکھنے اجنبی کے اوسکو خود معلوم تھی کہ آپ اکثر وہ کاہے کو دیکھتی ہوگی ابن ام مکتوم کو آنکھہ سے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوائے زیر ناف سے زانو تک اگر امن ہو شہوت سے ورنہ تمام بدن دیکھنا حرام ہے اور ابوجہم نہیں رکھتا لاٹھی الخ یعنی خوب ہی مارتا ہے عورتوں کو اور اسمیں دلیل ہے کہ جائز ہے بیان کرنا عیب جو مرد کا یا عورت کا اوسوقت مشورہ کی بیان کردی اوسکو ناخوش جانا

یعنی اوسکو یعنی اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کی غلام کا بیٹا تہا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشی تہین اور خوبصورت لیکن از بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تہی حضرت کی انکی خاطر
نکاح کی اور فاطمہ نی بموجب حکم حضرت کے نکاح کیا اوس سی اسی سبب سے چین و آرام پایا اوس سی اور جس عورة غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی میں ایام
عدت تک اختلاف کیا ہی علمانی کہا حضرت عمر رض نی اور امام ابوحنیفہ نی اور اور بعضے علمانی کہ اوسکی لیی نفقہ اور سکنی ہی سکنی تو اس آیۃ سی ثابت کیا ہی
اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیے ہی کہ وہ رکی ہوئی ہی اوسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نی کہ نہین چہوڑ سکتی ہم اپنی رب کے کتاب کو اور اپنی
نبی کی سنت کو بسبب کہنی ایک عورة کی یعنی اس فاطمہ کی شاید کہ وہ بہول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہی میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
اسکی لیی سکنی اور نفقہ ہی اور کہا ابن الملک نی کہ ہوا یہہ امر روبرو صحابہ کے یعنی اس یہہ بمنزلہ اجماع کی ہو اور امام احمد نی کہا کہ نہ اسکی لیی سکنی ہی اور نہ نفقہ
بموجب اس حدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضی علمانی کہ اسکی لیی سکنی ہی بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوھن الخ اور نفقہ نہین مگر یہہ کہ ہو حاملہ
بموجب اس حدیث کی م ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي النُّقْلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تہی بیچ مکان ویران کی پس خوف کیا گیا اوسپر پس اسلیے رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
یعنی بیچ اوٹہہ جانی کی مکان رہنی اپنی کی سی بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت عائشہ نی کہ کیا ہی فاطمہ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سے
مراد رکہتی تہین حضرت عائشہ بیچ کہنی اوسکی کی کہ نہین ہی سکنی اور نہ نفقہ ہی نقل کیے یہہ بخاری نی ف تہی بیچ مکان ویران کی الخ یعنی جس مکان مین
فاطمہ رہتی تہین اوسمین بسبب ویرانہ کی خوف تہا چور وغیرہ کا آنیکی حضرت نی وہان سی اوٹہہ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض انکی اس بیان
یہہ تہی کہ وہ جو عدۃ بیٹہین بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی تو اوس سے کوئی یہہ نہ سمجہی کہ تین طلاقون والی عورت کی لیی سکنی نہین ہے اور جہان چاہی وہان عدۃ بیٹہ
بلکہ سبب یہی تہا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تہین پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ مین ہو اوسکی لیے
نہ سکنی ہی اور نہ نفقہ ہی اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تہین اور فرماتی تہین خدا سی نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہی پیغمبر خدا سی کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ
اسطرح سی حضرت نی نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہ کا بہی مذہب اسمین مثل مذہب حضرت عمر کی تہا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہہ بہی موید ہی مذہب امام ابوحنیفہ
کا کہ طلاق بائن والی کی لیی سکنی ہی اور نفقہ بہی ش ح وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُولِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکی نہین کہ اوٹہائی گئی تہی فاطمہ یعنی عدت مین اپنی خاوند کی گہر سی بسبب زبان درازی اپنی کی بیچ
خاوند کی قرابتیون پر نقل کیے یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اوٹہنی کا سوا ویرانہ کی کہ اوپر ذکر کیا گیا ش ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ
خَالَتِي ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَاِنَّهُ عَسٰى
اَنْ تَصَدَّقِي اَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدۃ مین بیٹہی پس ارادہ کیا یہہ کہ جاوی واسطی
کاٹنی میوہ کہجور کی درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نی نکلنی سی پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور یہہ احوال بیان کیا پس فرمایا
حضرت نی کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کہجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دی تو یا کری تو احسان نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر پہنچی گا مال تیرا
قدر نصاب کو دیگی تو زکوۃ اوسکی الا احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کی اور بطریق تحفہ کی بہیجی گی لوگونکو اور اس سے
معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عورۃ کہ عدۃ طلاق بائن کی مین جائز ہی نکلنا اپنی حاجت
کی لیی اور مذہب امام ابوحنیفہ کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کی بیان ہوگا ح مولانا وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سی یہہ کہ سبیعہ
جنی بچہ پیچہی مرنی خاوند اپنی کی کتنی دنون بعد پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور پروانگی طلب کی حضرت سی نکاح کرنی کی پس اذن
دیا حضرت نی اوسکو پس نکاح کیا اوسنی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی سبیعہ حاملہ تہی جب اوسکا خاوند مرا پہر جنی وہ بعد چند روز کی پس حضرت
نی اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سی لکہا ہی علمانی اگر جنی عورۃ بعد وفات خاوند کی یا بعد طلاق دینی کی تو عدت سی نکل آتی ہی اور جائز
ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سی اگرچہ جنی بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑیسی دیر مین ع وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکہتی ہین آنکہین
اوسکی کیا سرمہ لگا رو ہم اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دو بار پوچہا یا تین بار ہر بار فرماتی تہی نہ پہر فرمایا سوا اسکی نہین کہ عدت چار
مہینی اور دس دن ہی اور تحقیق تہی ایک تمہاری جاہلیت مین پہینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین دلیل ہی
امام احمد کی لیی کہ اونکی نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتہہ اثمد کی اوس عورت کو کہ مر جاوی خاوند اوسکا نہ آنکہہ دکہتی مین نہ بغیر آنکہہ دکہنی کے اور
ہماری نزدیک اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکہہ دکہتی مین اور کہا شافعی نی کہ سرمہ لگاوی رات کو آنکہہ دکہتی مین اور پونچہہ ڈالی اوسی دن
کو اور کہا بعض علما ہماری نی شارحین سے کہ احتمال ہی کہ اوس عورۃ نی ارادہ زینت کا کیا ہوا اور بہانہ کیا ہو آنکہہ دکہنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا
اپنی منع کیا اوسکو اور آخر حدیث کا مطلب یہہ ہے کہ جاہلیت مین رسم تہی کہ جس عورت کا خاوند مر جاوتا تو وہ ایک گہر تنگ مین بیٹہی رہتی اور بری
کپڑی مانند ٹاٹ وکمبل کی پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی چہوڑ دیتی برس روز تک پہر لاتی اوسکی پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ
رگڑتی ساتہہ اوسکی شرمگاہ اپنی اور نکلتی گہر سی اور دیجاتین اوسکی ہاتہہ مین چند مینگنیان پس پہینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتہہ اوسکی عدۃ مین
پس اسحدیث مین اشارہ اوسیکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام مین تہوڑی ہی یعنی چار مہینی اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگی یہہ خرابیان
اور دشواریان تہین پس باوجود اسکی یہہ اضطراب کیون ہی ع ح وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورۃ کو کہ ایمان رکہتی ہو ساتہہ اللہ کی
اور دن آخرۃ کی یہہ کہ سوگ رکہی کسی مردہ پر زیادہ تین روز سی مگر اپنی خاوند پر چار مہینی اور دس دن سوگ رکہنا چاہیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف سوگ رکہنا یعنی ترک کرنی زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینی الخ ابتدا مدت خاوند کی موت سی ہی اور حضرت علی رضی کی نزدیک ابتدا مدت
سی وقت جاننی عورۃ کی سی موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئی چار مہینی دس روز تمام ہوئی عدۃ
نزدیک جمہور کی اور نزدیک علی رضی کی نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینی اور دس دن وقت جاننی اوسکی سی ع وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا
مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ
وَلَا تَخْتَضِبُ ــــ اور روایت ہی ام عطیہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ سوگ رکہی کوئی عورۃ کسی مردہ پر زیادہ

تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنی عدۃ میں کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو کہیں لگاوے مگر جس وقت کہ پاک ہووے حیض سے کچہ تہوڑا
کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابوداود نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور ہاتہونکو ساتہ مہندی کے ف کپڑا رنگین یعنی
کسنبیا یا زعفرانی یا گیروکی رنگا کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہوا اور کافی میں لکہا ہے کہ اگر نہو عورۃ کے پاس کپڑا سوای رنگین کے تو نہیں مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے
ضرورۃ ستر عورۃ کی لیکن نہ قصد کیجاوے زینت اور عصب ایک قسم چادر سے ہے کہ سوت کو جمع کر کر باندہ کر رنگتے ہیں پہر اوسکو بنتے ہیں تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہے کہیں سفید
خط بہی اوسمیں رہتے ہیں بسبب اسکے کہ اوسکی سوت کو جو باندہ کر رنگتے ہیں تو جہان بندہا ہوتا ہے وہ اونسے سفید رہتا ہے جیسے باندہنو میں اور یہی معتدۃ کی لیے اوس
کپڑے سے ہے کہ رنگا جاوے بعد بننے کی کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورۃ عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکہا
ہے شافعی نے مہین اور موٹی عصب کو اور منع کیا ہے مالک نے مہین کو نہ موٹی کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے مگر عذر ہو تو لگادے اور اختلاف
مذاہب کا جو استعمال میں ہیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہوچکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہیں کہ عرب میں عورتیں بعد پاک ہونی کی حیض سے بدبو کا میں استعمال کرتی
ہیں بدبو دور ہونیکی لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنی بدبو کی لیے جایز رکہا کو بعد پاک ہونے کی حیض سے اجازت دی ان چیزونکی استعمال کرنی کی اور اس حدیث میں
دلیل ہے اوپر واجب ہونی سوگ کی اوس عورت کو کہ عدت میں ہو بعد مرنی خاوند کی اور اسپر اجماع ہے سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہے اونہوں
نے اسکی تفصیل میں پس کہا ہے شافعی اور جمہور نے طرف اسکی کہ برابر ہے اسمیں مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چہوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو
یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کی نزدیک نہیں سوگ ہے سات عورتونپر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر
کہ آزاد کر دے اوسکو مولی اوسکا یا مر جاوے مولی ام ولد کو چہوڑ کر اور نہیں عدۃ اوس عورت پر کہ عدت میں ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے
یا طلاق رجعی کی اور عورت کو سوگ رکہنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کے مر جانیکی بعد حلال نہیں سوای خاوند کی کہ اوسکی مرنے کی بعد چار مہینے
اور دس دن تک سوگ رکہنا واجب ہے اور سوای خاوند کی اور قرابتیون کی مرنیکی بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہے واجب نہیں اور بعد تین
دن کی مباح بہی نہیں پس اگر خاوند تین دن کی سوگ کو بہی منع کرے تو پہنچتا ہے اوسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہے کہ اگر خاوند ارادہ کرے
کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کہنا مانے تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا جائز ہے پس سوگ رکہنے میں اوسکا حق فوت ہوتا ہے ۱۲ ع ؛ در مختار
ف ٢٥ سوگ کرے جو عورت کہ عدت میں ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ سوگ یہہ ترک کرنی زینت کی اور پہننی زعفران سے
اور کسنبی کی اور ترک کرنی استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کی جائز ہے استعمال کرنا اونکا اور نہ سوگ کرے وہ عورت
کہ عدت میں ہو آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہیں مضائقہ ہے کنایہ کرنی نکاح کا اوس سے کہ وفات کے
عدۃ میں ہو نہ اوس سے کہ طلاق کی عدۃ میں ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنی گہر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچہہ رات میں اور رات کو
نہ رہے غیر مکان اپنی میں اور لونڈی نکلے حاجت مولی کی لیے اور عدت بیٹہے معتدہ اوس مکان میں کہ رہتی ہو اوسمیں وقت فرقت کی اور موت کی
مگر یہہ کہ نکالی جاوے جبرا یا خوف کرے اپنی مال کا یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکی کرایہ پر تو ان صورتون میں اور مکان میں عدہ بیٹہنا جائز ہے
اور نہیں مضائقہ ہے یہہ کہ رہنا رہیں میان بیوی ایک مکان میں اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدۃ میں بشرطیکہ ہو درمیان دونون کی پردہ مگر یہہ
خاوند ہو فاسق تو با دیو دیوی کی بہی اکہٹے ہیں پس اگر ہو خاوند فاسق یا گہر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہے نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر
کرین مرد و عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونی پر تو خوب ہے اور اگر طلاق بائن دے خاوند عورت کو یا مر جاوے شہر میں اور
درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکی کی کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم ہو تو پہر آوے اپنے شہر میں اور اگر اوسمیں اور اوسکی شہر میں

مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اوسکی کی یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی اودہر جاوی چاہی وطن کو پہر آوی اوسکی ساتہہ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تا کہ عدت بیٹہی خاوندکی گہر مین ولیکن اگر ہو تہہ کیسے شہر مین تو نہ نکلی وہان سی جب تک کہ عدت بیٹہہ لی پہر نکلی اگر ہو اوسکی لیی محرم اور کہا صاحبین نی کہ اگر ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی سبب ہے ؛ ملتقی الابحر و درمختار

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسرا عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ الْفُرَیْعَۃَ بِنْتَ مَالِکِ بْنِ سِنَانٍ وَھِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْھَا اَنَّھَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُہٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِھَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَۃَ فَاِنَّ زَوْجَھَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَہٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْہُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِیْ فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُکْنِیْ فِیْ مَنْزِلٍ یَمْلِکُہٗ وَلَا نَفَقَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی الْحُجْرَۃِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ دَعَانِیْ فَقَالَ اُمْکُثِیْ فِیْ بَیْتِکِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْہِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی زینب بیٹی کعب کی سی یہہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کی نی اور وہ بہن ہی ابی سعید خدری کی خبر دی اوسکو یعنی زینب کو یہہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ پوچہتی تہی حضرت سی یہہ کہ پہر جاوی طرف کنبہ اپنی کی کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تہی اسواسطی کہ خاوند اوسکا نکلا تہا واسطی ڈہونڈنی غلامون اپنی کی کہ بہاگ گئی تہی پس مار ڈالا غلامون نی اوسکو یعنی اور مجکو عدۃ بیٹہنا چاہی کہا فریعہ نی پس پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ پہر جاؤن طرف کنبی اپنی کی اسواسطی کہ میری خاوند نی نہین چہوڑا مجکو مکانمین کہ مالک ہو وہ اوسکا یعنی جس مکانمین ہتی ہون وہ اوسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہی میری پاس پس کہا فریعہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان چلی جا اپنی کنبہ مین پس پہری مین یہانتک کہ جب پہنچی مین صحن مین یا مسجد نبوی مین بلایا مجکو حضرت نی اور فرمایا ٹہہری رہو اپنی گہر مین یعنی جس گہر مین خاوند کی مرنی کی خبر آئی ہی اگرچہ وہ خاوند کی ملک نہین یہانتک کہ پہنچی کتاب اپنی مدت تک یعنی عدۃ پوری ہو جاوی کہا فریعہ نی پس عدۃ بیٹہی مین اوس گہر مین چار مہینی اور دس دن نقل کیا یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹہ جانا ایک مکان سی دوسری مکان مین درست نہین بلاضرورۃ اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی سکنی مین معتدۃ وفات کی لیی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین صحیح تر یہہ ہی کہ اوسکی لیی سکنی ہی اور یہی مذہب ہی عمر اور عثمان اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر رضا کا اور کہا اونہون نی کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتہہ قول حضرت کی ٹہہری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہی کہ نہین سکنی اوسکی لیی بلکہ عدۃ بیٹہی جہان چاہی اور یہی قول ہی علی اور ابن عباس اور عائشہ رضا کا اسلیی کہ حضرت نی اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پہر جو ٹہہری رہنی کو وہین فرمایا یہہ امر استحباب کیلیی ہی ؛ ع ؛ اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسری فائدہ باب النفقات کی تفصیل سی ذکر کیا جاوی گا انشاء اللہ تعالیٰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَیَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَۃَ قُلْتُ اِنَّمَا ھُوَ صَبِرٌ لَیْسَ فِیْہِ طِیْبٌ فَقَالَ اِنَّہٗ یَشُبُّ الْوَجْہَ فَلَا تَجْعَلِیْہِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَتَنْزِعِیْہِ بِالنَّھَارِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّہٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ بِہٖ رَاْسَکِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ بیوی ہین حضرت کی کہا آئی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ وفات کیی گئی ابو سلمہ یعنی اونکی خاوند کہ پہلی حضرت کی تہی اسحال مین کہ لگایا تہا مینی اپنی مونہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نی کیا ہی یہہ یعنی یہہ کیا لگا رہی ہو تو نی عدت مین ای ام سلمہ کہا مینی نہین ہی یہہ مگر ایلوا نہین اسمین

خوشبو کہ ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سی چہرہ چمکنی لگتا ہی اور رنگ چہرہ کا اچہا ہوجاتا ہی پس نہ لگا
اسکو مگر راتکو یعنی اسلیی کہ یہہ بعید تر ہی قصد زینت سی اور چہتا ڈال اسکو دنکو اور نہ کنگہی کر ساتہہ خوشبوئی کی یعنی نہ کر کنگہی خوشبو آلودہ اور نہ کنگہی کر
ساتہہ مہندی کی اسلیی کہ مہندی کہتا ہی یعنی سرخ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بہی ہوتی ہی کہا مین نی ساتہہ کس چیز کے
کنگہی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگہی ساتہہ بیری کی پتون کی غلاف کر ساتہہ اوسکی سر اپنی کو یعنی بہت ڈال وہ بالون پر حتی کہ ڈہانپ لی تیری بالون کو جیسا کہ غلاف
ڈہانپ لیتا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ لگاوی عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا غیر خوشبو دار مین
مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کی پس ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک بہی نہ لگاوی مگر بضرورۃ اسلیی کہ انسی بہی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز
رکہا ہی انکو دونون اماموں نی اور علماء ظاہر نی ۳ع وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ
الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو عورت کہ مرجاوی خاوند اوسکا نہ پہنی کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنی زیور اور نہ
رنگی بال اور ہاتہہ پاؤن مہندی سی اور نہ سرمہ لگاوی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف نہین مضائقہ ہی ساتہہ پہننی سیاہ اور خاکستری
رنگ کے اور کسنبی بہی اسلیی کہ خوشبو نہ آتی ہو اوسمین کذا فی الدرر اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑی کا بسبب عذر کی مانند کہجلی اور
جوون اور بیماری کی ۴ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ
امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ
اِلَيْهِ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی یہہ کہ احوص مرگیا تہا شام مین اوسوقت کہ داخل ہوئی عورت اوسکی بیچ خون تیسری حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اوسکو احوص نی
یعنی پہلی مرنی کی پس لکہا معاویہ بن ابی سفیان نی طرف زید بن ثابت کی پوچہتی تہی زید سی یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کی زید نی کہ تحقیق وہ عورۃ جس وقت
کہ داخل ہوئی بیچ خون کی تیسری حیض کی پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوص سی اور الگ ہوا وہ اوس سی نہ وارث ہوا احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص کی
نقل کی یہہ مالک نی ف طلاق دی تہی الخ اور عدۃ بیٹہی تہی وہ ساتہہ تین حیضون کی جیسا کہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند مرگیا عدۃ موت ساتہہ
چار مہینی اور دس دن کی بیٹہنی چاہیی پس یہہ مسئلہ معاویہ نی زید سی پوچہہ بہیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہین پس زید نی جواب
لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا الخ یعنی خون تیسری حیض کی الگ ہوگئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سی اور وہ مرد الگ ہوا
اوس سی یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنی اکثر عادت کی یا شروع ہوئی تیسرے حیض کی اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہوگا
وہ مرد اوس عورۃ کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہوگی وہ عورت اوس مرد کی اگر مرد مرا جیسا کہ صورت مذکورہ مین ہی
اور اسحدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سی تہا اس صورۃ مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سی ہو کہ عدۃ طلاق کی بیٹہی یا عدۃ وفات کی اور ذکر الشیخ
اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ کہا طیبی نی کہ اس سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سی بیچ قول اللہ تعالی کی والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء طہر ہی
کہتا ہون مین کہ یہہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسی خلاف اسکی بہی اور یہہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہ نی عمل کیا انکی قول پر یا نہین کیا
اور ہماری نزدیک مراد قروء سی حیض ہین چنانچہ خلفای راشدین کا اور اکثر صحابہ کا بہی یہی قول ہی اور تیرہ صحابیون سی منقول ہی کہ وہ کہتی
تہی کہ آدمی احق ہی اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوی تیسری حیض سی پس اس سی بہی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سی حیض ہین اور اور بہت دلیلین ہین انکی

لکہی ہین ملا علی رح نی مرقاۃ مین وعن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب ایما امرأۃ طلقت فحاضت حیضۃ او حیضتین ثم رفعتہا حیضتہا فانہا تنتظر تسعۃ اشہر فان بان بہا حمل فذلک والا اعتدت بعد التسعۃ الاشہر ثلثۃ اشہر ثم حلت رواہ مالک

اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نی کہ جو عورۃ طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہو گیا حیض اوسکا مین تحقیق انتظار کری وہ عورت نو مہینی پہر اگر ظاہر ہوا اوسکا حمل پس حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب جنی کی عدۃ تمام ہو گی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کہینچی بعد نو مہینی کی تین مہینی پہر حلال ہو یعنی عدۃ سی نکلی نقل کیے یہہ مالک نے

باب الاستبراء

یہ باب ہے بیچ بیان استبرا کی ف استبرا شرع مین کہتی ہین طلب پاکی کرنی رحم لونڈی کو حمل سی جو کوئی مالک ہو لونڈیکا بسبب خریدنی کی یا وصیت کی یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اوس سی اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک کہ استبرا کری ساتہہ دیکہنی حیض کی اگر حیض آتا ہو اوسکو یا ساتہہ گذرنی ایک مہینی کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتہہ جننی کی اگر حاملہ ہو اور استبرا ہر حال کری اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت خریدی ہو یا محرمہ یا نابالغ لڑکی کی ہی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تہا کہ ان صورتونمین استبرا واجب نہو اسلیکہ حکمت استبرا مین یہہ ہی کہ معلوم ہو جاوی پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کی سی تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتہہ نہو اور ان صورتونمین احتمال نطفہ غیر کا ہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوطاس کے بردونکی حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوی حاملہ یہانتک کہ جنی اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکہی حیض کو اور یہہ ظاہر ہی کہ انمین عورتین باکرہ اور مانند اونکی کی ہونگی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی الدرداء قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ مجح فسال عنہا فقالوا امۃ لفلان قال ایلم بہا قالوا نعم قال لقد ہممت ان العنہ لعنا یدخل معہ فی قبرہ کیف یستخدمہ وہو لا یحل لہ ام کیف یورثہ وہو لا یحل لہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی درداء رضی اللہ عنہ سی کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تہی جننی کی پس پوچہا احوال اوسکا یعنی یہہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہی فلانی کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اوس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا مینی کہ لعنت کرونمین اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتہہ اوسکی اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کروی گا فرزند اپنی کی تئین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کی تئین اور غلام کرنا اوسکی تئین حلال نہین اوسکو یا کسطرح سے وارث گردانی گا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کی تئین حلال نہین اوسکو نقل کیے یہہ مسلم نی ف داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہی کہ اثر اوسکا اوسکی مرنی کی بعد تک باقی رہی اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اوسپر اسلیے کیا کہ جب اوسنی صحبت کیے اپنی ایسی لونڈی سی کہ مالک ہوا وہ اوسکا حالانکہ حمل مین ہو اترک کرنیوالا استبرا کا حالانکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعنت کی بیچ ترک کرنی استبرا کی ساتہہ اس قول اپنی کی کسطرح خدمت کروی گا الخ حاصل اسکا یہہ ہی کہ جب صحبت کری گا لونڈی سی بغیر استبرا کی اور پیدا ہوگا اوس سے فرزند ایسی زمانی مین کہ احتمال رکہی کہ اوسکی خاوند سی ہو جیسی کہ چہہ مہینی مین جنی پس اگر اقرار کری گا یہہ صحبت کرنیوالا ساتہہ نسب اوسکی کی تو وارث ہو گا وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی لہذا مستحق ہو گا لعنت کا اور احتمال رکہتی کہ اس صحبت کرنی والی سی ہو پس اگر اقرار نکری گا اوسکی نسب کا غلام رہی گا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سی اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہو گا لعنت کا پس ضرور ہی استبرا واسطی تحقیق حال کے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی سعید الخدری رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی سبایا اوطاس لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضۃ رواہ احمد وابو داود والدارمی

روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کے کہ نہ صحبت کیجاوی کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنی اور نہ صحبت کیجاوی بن حمل والی یہانتک کہ آوے اوسکو ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے ف اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب چہوٹی عمر کی یا بڑی عمر کی

تو استبرا کریں ساتھ ایک مہینے کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکی کی اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو
یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ اور حیض پوری کی اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈیمین واجب کرتا ہی استبرا کو اور یہی مذہب ہے چارون اماموں کا اور دلیل ہے
اسمین اسپر کہ بندی پکڑی آئی سے جاتا رہتا ہی نکاح پہلا اور ظاہر اسحدیث کا مطلق ہی کہ خاوند اوسکی ساتھ ہووے یا نہووے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی
کا ہے اور ہمارے نزدیک اگر دونوں میان بیوی ساتھ بندی کر کر لائی جاوین تو باقی رہتا ہی نکاح انکا ع **وَعَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِي
اِتْيَانَ الْحُبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ زَرْعَ غَيْرِهٖ
اور روایت ہی رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہین درست واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے
اور دن قیامت کے یہہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنے کی مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سے کہ حمل غیر اوسکی کا ہو نہین درست اور نہین
درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور دن آخرة کی یہہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے یہانتک کہ استبرا کرے اوسکو
یعنی ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کی اور نہین درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کی اور دن آخرة کی یہہ کہ بیچے غنیمت کے چیز کو
یہانتک کہ بٹ نہ لی یعنی تصرف و خیانت نکرے غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَ
ثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ روایت ہی مالک سے کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی
تھی ساتھ پاک کرنی لونڈیون کی ساتھ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینے کی اگر ہوں عورتون سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پلانی غیر
کی سے **ف** یعنی داخل کرنی نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کی یعنی جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہہ ٹہیرا ہے کہ اگر لونڈی
کو حیض نہ آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہی ساتھ ایک مہینے کی اور بعضونکا بسبب اسحدیث کی یہہ مذہب ہے کہ ساتھ تین مہینے کی حاصل ہوتا ہی ع ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَاُ الْعَذْرَاءُ
رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ اونہون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوی لونڈی کہ صحبت کیجاتی تہی یا بیچی جاوی یا آزاد کیجاوی پس
چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنی کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کواری نقل کین یہہ دونون حدیثین رزین نے **ف** اسحدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہے
کہ وہ کہتے ہین واجب نہین استبرا باکرہ کی لیے اور جمہور کہتے ہین کہ اوسکی لیے بھی استبرا ہے بسبب عام ہونے حدیث بندیون اور طاس کی جیسا کہ اوپر کہا
گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مر جاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کرے اوسکو تو عدة اوسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے
یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکی نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدة مین ہو پس اگر ہوگی حاملہ تو عدة اوسکی ساتھ جننے کی ہوگی اور اگر کسیکے نکاح مین یا کسیکی عدة
مین ہوگی تو نہین واجب ہوگی اوسپر عدة مولی کی بسبب نظاہر ہونے فراش کی مولی سے یا اور یہہ ہمارے نزدیک ہی اور امام شافعی کے نزدیک عدة ام ولد
کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہی ع ح **بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ** باب بیچ بیان نفقون کے
اور لونڈی غلام کی حق کی **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہی اور نفقہ نام ہی اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکی ہی جیسے کہ نفقہ بیبیون
کا اور اولاد کا اور والدین اور اقاربکا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان نفقہ عام مراد ہی واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کی حق سے کھلانا اور پہنانا

انکا ہی اور نہ تکلیف دینی اوس کام کی کہ نہ طاقت رکھین اوسکی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی حدیثون سی ف ۲ واجب ہی نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا
بیوی کیلیے اوسکے خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافر ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوے بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نے خاوند کو
نفس اپنا بیچ مکان خاوند کی یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنے کے یا بسبب نہ طلب کرنے خاوند کی اور مقرر کیا جاوے نفقہ ہر مہینے کا اور سپرد کر دیا جاوے بیوی کو
اور مقرر کیا جاوے لباس ہر چھ مہینے کا اور مقرر کیا جاوے نفقہ اور لباس اوسقدر کہ کفایت کرے عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کی اور معتبر ہی اسمین حالت
میان بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج ہے
اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بین بین اوسکے چاہیے یعنی تونگرسی کم اور فقیرسی زیادہ اور بعضون نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کی حال کا ہی فقط اور اگر
اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگے بیوی کی اور معین کرے خاوند نفقہ بیوی کی ایک خادم کا اگر تونگر
ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کی مین پہر وہ تونگر ہو گیا پس جھگڑا کیا بیوی
نی اوس سے تو پورا کر دے اوسکی لیے نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پہر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ
واسطے بیوی نافرمان کی کہ نکل جاوے خاوند کی گھر سے ناحق اور نہ اوسکی لیے ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بھیجی گئی بعد بیاہ کی خاوند کی گھر
یا کسی نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کی اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کی ساتھ تو اوسکی لیے نفقہ حضر کا ہی نہ سفر کا اور
کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کی گھر تو اوسکی لیے نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنی گھر مین پہنچے گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکی لیے
اور خاوند پر لازم ہی یہہ کہ رکہے بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سے اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کی سے اور
کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ حجرہ گھر مین سے جبکہ ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہنچتا ہی کہ منع کرے بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا
اوسکا ہو کسی اور سے داخل ہونے سے بیوی کی پاس نہ نظر کرنے سے طرف بیوی کی اور کلام کرنے سے ساتھہ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہی کہ خاوند نہ
منع کرے بیوی کو جانے سے اپنی ماں باپکے پاس اور آنے ماں باپکی سے بیوی کی پاس ہر ہفتہ مین ایک بار اور سواے ماں باپکے اور قرابتی محارم کے
آنے جانے سے نہ منع کرے برس دن مین ایکبار اور واجب ہی نفقہ اور سکنی واسطے اوس عورت کی کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کی یا بائن کے اور
اوسکی لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونیکی اور تفریق کی بسبب نہونے کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے
اوس عورۃ کی کہ عدۃ مین ہو موت کی اور نہ اوسکی لیے کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانے کی اور بوسہ لینی خاوند کی بیٹی کی اور اگر مرتد
ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کرا وے خاوند کی بیٹی سے اور نفقہ لڑکی فقیر کا
باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوے ماں اوسکی دودہ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی اور کا دودہ نہ پیوے بچہ یا اور دودہ پلانے والی
سواے ماں کی نہ ملی تو اوس صورت مین ماں پر جبر کیا جاوے اور باپ دودہ پلانے والی نوکر رکہے اور وہ ماں پاس رہکر دودہ پلاوے اور اگر باپ
نوکر رکہے لڑکی کی ماں کو تاکہ دودہ پلاوے بچہ کو اس حال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی کی تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق
بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نے کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کرے زیادہ
بنسبت غیر کی اور اگر نوکر رکہے اوسکو اس حال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطے دودہ پلانے بیٹی اپنی کی کہ غیر اوسکی سے ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ
کا اور نفقہ بیٹی فقیر جا ماندہ یعنی اپاہج کا باپ پر واجب ہی فتوی اسی پر ہی اور بعضون نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی ماں پر
اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کی درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد

تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہی اسمین قرب و جزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ بیٹی پر ہی باوجود اسکی کہ ارث دونونکو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بہائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکی کہ کل ارث اوسکی بہائی کو پہنچتی ہے اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکا اگر ہو ذی رحم فقیر چہوٹا یا عورت یا جا ماندہ یعنی اپاہج یا اندہا یا خوب نکر جانتا ہو کسب بدانی کی یا بسبب شریف ہو اوسکی کی خاوندانیوں ملین سی یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوی وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کی یہانتک کہ اگر ہون اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اوسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اسکی اور معتبر اسمین اہلیۃ ارث کی ہے حقیقت ارث کی نہیں اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں بہی ہے اور چچا کا بیٹا بہی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹی پر ہی اور نفقہ بہو کا سسر پر ہی اگر ہو بیٹا چہوٹا یا اپاہج اور نہیں واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہے نفقہ ساتہہ اختلاف دین کی مگر واسطی بیوی اور قرابۃ ولاد کی ہی یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کی درجہ میں ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچی کی درجہ میں ہون اونکا نفقہ باوجود اختلاف دین کی بہی واجب ہے اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹی اپنی کا اپنی نفقہ کی لیی اور نہین جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اوسکیکا اور نہین جائز بیچنا اسباب کا واسطی دین اپنی کی کہ بیٹی پر آتا ہو سوائی نفقہ کی اور نہین جائز ماں کو بیچنا بیٹی کی مال کا اپنی نفقہ کی لیی اور صاحبین کی نزدیک باپ کو بہی نہین جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا پہر اگر انکار کری مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنی پر اور اگر نہو اونکی لیی کسب تو جبر کیا جاوی مالک اونکے بیچنے پر اور جانورونکی نفقہ مین حکم کیا جاوی دیانۃ ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہے اور نہین دیتا ہی مجکو اسقدر کہ کفایت کری مجکو اور میری اولاد کو اوس میں سی لیکن کفایت کرتا ہی مجکو وہ جو لیتی ہون اوسکا اور وہ چیز کہ لیتی ہون مال اوسکی سی اسحال مین کہ وہ نجانی یعنی لیلیون اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لی لی اوسقدر کہ کفایت کری تجکو اور تیری اولاد کو موجب شرع کی یعنی اوسطرح کی درجہ کا لحاظ کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کی واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین بہت فوائد ہین ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چہوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کی ہو اور یہہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتوی کی اور حکم دینی کی اور یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسانکا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنی کی لیی اور شکایت اور یہہ کہ جسکا کچہہ حق کسی پر ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو جائز ہے اوسکو لینا مال اوسکی مین سی بقدر حق اپنی کی بغیر اذن اوسکی کی اور یہہ کہ عورت کو بہی دخل ہی بیچ کفالۃ اولاد اپنی کی اور خرچ کرنیکی اونپر اونکی باپ کی مال مین اور یہہ کہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنی گہر سی اپنی حاجت کی لیی جبکہ اذن دی خاوند یا جانی رضا خاوند کی ساتہہ اوسکی اور یہہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دی ساتہہ علم اپنی کی اسلیی کہ حضرت نی گواہ اوس سی طلب نکی اور اپنی علم پر حکم دیا ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیوی اللہ تعالی ایک تمہاری کو مال پس چاہیی کہ اول اپنی پر خرچ کری اور اپنی گہر کی لوگونپر یعنی بیوی بچونپر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ واسطی بردی کی ہی کہانا اوسکی مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوی کام سی مگر اوسقدر کہ طاقت رکہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنی بردی کو

روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی کی اور موافق عرف شہر اپنی کی دی یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بردون کی روٹی کپڑا دینی کی موافق اوسکی
بہہ بہی دی اور نہ تکلیف دیا جاوی یعنی نہ حکم کیا جاوی کام کرنی کا مگر اوس قدر کہ طاقت رکہی یعنی مداومت کرنی کی اوسپر نہ یہہ
کہ طاقت رکہی کرنی کی ایکدن یا دو دن یا مانند اوسکی کی اور پہر عاجز ہو جاوی حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہی کہ اوسکی بدن کو ضرر ظاہر پہنچی خیال تو
کری کہ مالک حقیقی بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کی پس بندونکو بہی کہ مالک مجازی ہین چاہیی کہ اپنی مملوکو نپر کہ مانند اونکی اور
ہم جنس اونکی ہین یہی طریقہ جاری رکہین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بروی کی ہی مالک پر تین امر ہین جلدی کری اوسپر نماز اوسکی مین اور
اوٹہاوی اوسکو کہانا کہاتی مین اور پیٹ بہروی اوسکا خوب طرح ش ع ح وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ
مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بردی
تمہاری بہائی تمہاری ہین اور مانند تمہاری یعنی بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی زیر دست یعنی زیر حکم تمہارا امتحان کی لیی پس جو شخص کہ
کری اللہ تعالی بہائی اوسکی کو زیر دست اوسکا پس چاہیی کہ کہلاوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ کہاوی اور پہناوی اوسکو اوس چیز سی کہ آپ پہنی
اور نہ تکلیف دی اوس کام کی کہ نہو سکی اوس سے پہر اگر تکلیف دی اوسکو اوس کام کی کہ نہین ہو سکتا اوس سے تو چاہیی کہ مدد کری اوسکی اوس کام پر نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ امر ساتہہ کہلانی اور پہنانی مملوک کے اوس چیز سی کہ کہاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ
واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہرون اور اشخاص کے ہی برابر ہی کہ ہو جنس کہانی اور لباس مالک کے سی یا کم اوس سے یا زیادہ اوس سے یہانتک کہ اگر تنگی
کری مالک اپنی نفس پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہم جنسون اوسکی سی خواہ از راہ زہد کی تنگی کری یا از راہ بخل کے تو نہین درست اوسکو ایسی تنگی کرنی
اپنی مملوک پر اور مدد کری اوسکی یعنی آپ یا اور سی مدد کرواوی بعضی بزرگونسی منقول ہی کہ لونڈیونکی چکی پیسنی مین مدد کرتی تہی اور شریک
ہوتی تہی اونکی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ
فَاَعْطِهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوْتَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ آیا اونکی پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نی اوسکو دیا تو نی غلام لونڈیونکو قوت اونکا کہا اوسنی کہ نہین کہا
عبد اللہ نی پس جا اور دی اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ مین یہہ کہ بند کری اپنی مملوک
کو قوت اوسکا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونی مین یہہ کہ ضائع کری قوت اوسکا کہ لازم ہی اوسپر
قوت اوسکا یعنی اہل و عیال لونڈی غلام نقل کی یہہ مسلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ
خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهِ مِنْهُ
اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تیار کری واسطی ایک تمہاری کی خادم اوسکا
کہانا اوسکا پہر لاوی اوسکی پاس کہانا حال آنکہ اوٹہائی ہی اوس نے گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیی کہ بٹہاوی اوسکو اپنی ساتہہ
اور کہاوی پس اگر ہو کہانا مشفوہ یعنی کہانیوالی اوسکی بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تہوڑا پس چاہیی کہ رکہدی اوسکی ہاتہہ مین اوس سے
ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہہ مسلم نے ف کہاوی یعنی کہانا ساتہہ اوسکی عار نکری اس سے جیسا کہ عادۃ متکبرون کی ہی اسلیی کہ وہ بہائی اوسکا
اور یہہ بہی آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت پڑین اوسمین ہاتہہ اور یہہ امر استحباب کی لیی ہی ش ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله فله أجره مرتين متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیرخواہی کرتا ہی اپنی مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی اللہ کی ایسا
اوسکی لیی ہی ثواب اوسکا دوہرا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کی ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کی اس سی معلوم ہوا
کہ خیرخواہی مالک کی بہی عبادت ہی کہ اوسپر ثواب ملتا ہی اور حقیقت میں وہ بہی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکی فرمانی سی کرتا ہی جیسی خدمت اور فرمان برداری ماں
باپ کی اور بعضی تاویل کرتی ہین کہ اوسکی لیی ہر عمل مین دوہرا ثواب ہی ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعما
للمملوك أن يتوفاه الله بحسن عبادة ربه وطاعة سيده نعما له متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اچھا ہی واسطی مملوک کی یہہ کہ وفات دی اوسکو اللہ ساتہہ اچھی کرنی عبادت پروردگار اپنی کی اور فرمان برداری مالک اپنی کی اچھی اچھا ہی مملوک کی لیی یہہ کہ مری
اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادت کرتی ہین اور مالک کی اچھی طرح فرمان برداری کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن جرير قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة وفي رواية عنه قال أيما عبد أبق فقد برئت منه الذمة وفي رواية عنه قال
أيما عبد أبق من مواليه فقد كفر حتى يرجع إليهم رواه مسلم اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ
بہاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی جو غلام کہ بہاگا بری ہوا اوس سی ذمہ اور
ایک روایت مین جریر سی یون ہی کہ جو غلام کہ بہاگا اپنی مالکون سی پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پہر کر آوی طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا
اور عہد وامان اوسکا یعنی جب بہاگا طرف شہرون کفار کی اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سی عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بہاگا طرف کسی
شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد ہونیکی تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر یعنی جائز ہونی مارنی اوسکی کی اور کافر ہوا
یعنی اگر حلال جانا بہاگنی کو یا معنی یہہ ہین کہ قریب کفر کی ہوا یا خوف ہی اوسپر کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران کیا اپنی مالک کا ح وعن أبي هريرة
قال سمعت أبا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول من قذف مملوكه وهو بريء مما قال جلد يوم القيامة إلا أن يكون كما قال
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو کوئی تہمت زنا کی کری اپنی بردی پر اور وہ ہو پاک اوس چیز
کہ کہا ماری جاویگی کوڑی مالک کو دن قیامت کی مگر یہہ کہ ہو غلام جیسا کہ کہا مالک نی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دن قیامت کی یعنی اگرچہ
دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنی کی مملوک کو حد نہین ماری جاوی گی لیکن آخرت مین روبرو لوگونکی اوسکی یہہ فضیحت ہوگی کہ کوڑی لگینگی اوسکو اور مگر یہہ
ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین ایسا تہا جیسے مالک نی کہا تو اوس صورۃ مین مالک پر کوڑی نہین پڑینگی پس افسوس ہی اونپر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتی ہین
اور وہ انکی ایسی عذاب سی نہین ڈرتی ح ع وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ضرب غلاما له
حدا لم يأته أو لطمه فإن كفارته أن يعتقه رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ
ماری اپنی غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بی گناہ ماری نہ از راہ تادیب کی یا طمانچہ ماری اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ آزاد کری اوسکو نقل کی
یہہ مسلم نی ف طمانچہ مارنا ہر کسیکو حرام ہی ح وعن أبي مسعود الأنصاري قال كنت أضرب غلاما لي فسمعت من خلفي صوتا
اعلم أبا مسعود لله أقدر عليك منك عليه فالتفت فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هو حر
لوجه الله فقال أما لو لم تفعل للفحتك النار أو لمستك النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا تہا
مین مارتا اپنی غلام کو پس سنی مین نی اپنی پیچہی آواز خبردار ہو اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ قادر ہی تجہپر بہ نسبت تیری غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکہتا ہی غلام پر اوس سی

زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہی تجہپر پس دیکہا مینی تہی پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پس کہا مینی یا رسول اللہ یہہ آزاد ہی اللہ پس فرمایا اگر نہ
ہوا اگر نہ آزاد کرتا تو تو البتہ جلاتی تجکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجکو آگ نقل کی یہہ مسلم نی ف لگتی آگ اگر مارا تو نی اوسکو از راہ ظلم کی اور معاف
نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نی کہ اسمین رغبت دلائی ہی اوپر نرمی کرنی کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنی کی واجب نہین مستحب ہے بامید
اسکی کہ کفارہ ہو اوس گناہ کا ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی مالا وان والدی یحتاج الی مالی فقال انت ومالک لوالدک ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من
کسب اولادکم رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس مال ہی اور تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میری کی فرمایا تو اور مال تیرا واسطی باپ تیری کی ہی اسواسطی کہ اولاد تمہاری
بہترین کمائی تمہاری سی ہی کہاؤ کمائی اولاد اپنی کی سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہے
تجہپر کہ خرچ کری مال باپ پر اور دفع کری حاجت اوسکی اور جائز ہی اوسکو کہ تصرف کری تیری مال مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی
نفقہ باپ کی بیٹی پر اور باپ اگرچہ چراوی بیٹی کی مال مین یا صحبت کری اوسکی لونڈی سی تو نہین حد آتی اوپر بسبب شبہہ ملک کے اور اولاد تمہاری الخ یعنی
اولاد تمہاری تمہاری کمائی مین حلال تر اور افضل کمائی ہی پس جو کچہہ کماوی اولاد تمہاری وہ حلال ہی تمہاری لیی اور اولاد کو کمائی باپ کے اسلیی کہا
کہ حاصل ہوتی ہی بسبب جود باپ کے اور فعل و سعی اوسکی کی ع وعنہ عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یہہ کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میرے
پاس کچہہ اور میری پرورش مین ہی ایک یتیم یعنی آیا اوسکی مال مین کہاؤن پس فرمایا کہا اپنی یتیم کی مال مین سے اس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت
سی نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف
نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینی کی مال اوسکی مین سی پہلی اسکی کہ محتاج ہو طرف اوسکی بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چہین لیگا مال اوس سے اس سے
معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کہاوی مال یتیم کی مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین درست اور فقیر بہی بقدر حاجت کی کہاوی نہ بہ اسراف
اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بہی ثابت ہوا ہی ع ش ح وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی مرضہ
الصلوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی احمد وابوداود عن علی نحوہ اور روایت ہے ام سلمہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہی وہ فرماتے
اپنی مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اونکا مالک ہوا ہی تمہارے یعنی لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور نقل کی احمد اور ابوداود
نی حضرت علی سی مانند اسکی ف لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی
غلام کا یہہ ہے کہ کہلاوی اور پہناوی اونکو اور ناحق ماری نہین اور برا کہی اور اسیطرح جانورونکا بہی حق ادا کری لکہا ہی علمانی کہ خصومت ذمی کی
اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سی ع ش ع وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
الجنۃ سیء الملکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل
ہوگا بہشت مین یعنی ابتداء نجات پائی ہوئی گی ساتہہ برائی کرنیوالا اپنی مملوک سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن رافع بن مکیث ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم رواہ ابوداود ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیہ فیہ من قولہ والصدقۃ

تَشْئَمٌ مُبْتَةٌ السُّوْءِ وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ اور روایت ہی رافع بن مکیث سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکونسی باعث
برکت ہی اور بدخلقی مملوکونسی کرنی سبب ہے بی برکتی کی نقل کی یہہ ابوداودنی اور کہا مشکوۃ کی مصنف نی اور نہین دیکھی مینی غیر مصابیح مین وہ چیز کہ زیادہ لے
کی صاحب مصابیح نی اس حدیث پر مصابیح مین یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا بازرکہتا ہی بری طرحکی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب باقی کی ہی عمر مین **ف**
نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بہلائی اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کی ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتی ہین اوسکی و بہت سے
محنت کرتی ہین اوسکی کام مین پس یہہ چیزین باعث ہین برکت کی ہوتی ہین اور بدخلقی باعث بغض اور نفرۃ کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہین جان و مال اور
بری طرحکی مرنیسی مراد مرگ مفاجات ہے یا مرنا ساتہہ غفلت کے توحید وبا چوتہی اور مرگ مفاجات بری ایسی ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہین کرسکتا اور
نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر مین یا تو حقیقۃً ہوتی ہی کہ معلق کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانی کی اتنی برس کی ہے اگر
نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا یا خلق سے اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہوجائینگی اوسکی عمر مین پس جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی عمر اسقدر اور زیادتی
معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر مین یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سی یاد کرینگی پس یہہ زیادتی ہی عمر مین حکما اور کہا میرک نی کہ سمجہا جاتا ہے
کلام شیخ جزری کی سی کہ یہہ حدیث جسطرح کہ مصابیح مین ہی روایت کیا ہی اسکو احمد نی تمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح
غیر صحیح ہی ؛ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب مارے ایک تمہارا اپنی خادم کو یعنی مثلا پس یاد کری وہ اللہ کو یعنی کہی مثلا کہ خدا کی واسطی معاف کر مجہکو پس اوٹہا رو تم ہاتہہ اپنی یعنی مارنی سی نقل کی ہے
یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین لیکن نزدیک بیہقی کی لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کی کہ مطلب دونون لفظونکا ایک ہے ہی **ف** اوٹہا رو تم الخ
کہا طیبی نے کہ یہہ اوس صورت مین ہی کہ مارتا ہو واسطے سکہانیکی لیے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹہا وے ہاتہہ ؛ ع وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹی کی اوسکی جدائی ڈالیگا اللہ
درمیان اوسکی اور درمیان محبوبون اوسکی کی دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** جدائی ڈالی یعنی ساتہہ بیچنی کی اور ہبہ کے
اور سوا انکی کی یعنی مثلا ماں کو بیچی اور چہوٹی بیٹی کو رہنی دی یا چہوٹی بیٹی کو بیچی اور ماں کو رہنی دی یا ایک کو کسی کے ہاتہہ بیچی دوسریکو کسیکی ہاتہہ پس جو کوئی
جدائی ڈالیگا اونمین تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمین اور اوسکی محبوبونمین یعنی اولاد اور ماں باپ وغیرہا مین دن قیامت کے اوس موقفمین
کہ جمع ہونگی اوسمین احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسری کی رب الارباب سی اور لکہا ہی علما نی کہ خاص ماں اور بیٹی کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا یہہ
حکم ہی جدا کرنی ہر چہوٹی بردیکا اوسکی ذی رحم محرم سی خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بہائی یا سوای انکی کی اور چہوٹی کی قید سی بڑا
نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سی جدا کرنا مکروہ نہین اور جائز کہا ہی حنفیہ نی جدائی ڈالنی کو درمیان دو چہوٹی بہائیونکی اور اگر ہو
ایک اون دونون مین سی چہوٹا تو نہین جائز اور اختلاف کیا ہی علما نی حد بڑی ہونی مین کہ بڑا کتنی عمر مین کہلاتا ہی امام شافعی کی نزدیک
تو سات برس یا آٹہہ برس کا بڑا کہلاتا ہی اور ہماری نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہی امام ابوحنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور امام
ابو یوسف کی نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہین بیچنا بتفریق اور ایک روایت انسی یہہ ہے کہ جائز نہین کل مین ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا

فعل غلامك فاخبرته فقال رده رده رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی علی رضی سی کہ بخشی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دو غلام کہ بہائی تہی آپسمین پس بیچا مینی ایک کو اونمین سی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب سا پس خبر دی مینی
حضرت کو یعنی اوسکی بیچ ڈالنی کی پس فرمایا پہیر لی اوسکو پہیر لی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف پہیر لی یعنی فسخ کر بیع کو اور لی لی اوسکو تا
جدائی دو بہائیون مین نہ واقع ہو اور لفظ پہیر لی دوبار تاکید کو فرمایا یا اشارہ ہی اسی طرف اسکی پہیرا امر وجوب کیلیے ہی اور بیع مکروہ تحریمی ہی اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتہہ ماں بیٹون ہی کی لیے نہین ہے ۱۲ ع ح وعنه انه فرق بين جارية وولدها فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم
عن ذلك فرد البيع رواه ابو داؤد منقطعا اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی جدائی کی درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اوسکی کی یعنی ایک کو
دونون مین سی بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی پس فسخ کیا اونہون نی بیع کو نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق انقطاع کے
ف امام ابو یوسف نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ ان دونون حدیثون کی اوپر نہ جائز ہونی بیع انکی کی ۱۲ ح وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
ثلث من كن فيه يسر الله حتفه وادخله جنته رفق بالضعيف وشفقة على الوالدين واحسان الى المملوك رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کرتا ہی اللہ تعالی مرنی اوسکی کو اور داخل کریگا اوسکو
بہشت اپنی مین وہ تین چیزین یہہ ہین نرمی کرنی ساتہہ ضعیف کی اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف مملوک کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
یہہ حدیث غریب ہی ف ضعیف از راہ جسم کی ہو یا حال کی یا عقل کی اور احسان کرنا یعنی جو کچھ واجب ہی مالک پر اوس سی زیادہ سلوک کرنا ۱۲ ع وعن
ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وهب لعلي غلاما فقال لا تضربه فاني نهيت عن ضرب اهل الصلوة وقد رايته
يصلي هذا لفظ المصابيح وفي المجتبى للدارقطني ان عمر بن الخطاب قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ضرب المصلين
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطی علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بی حکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا
ہون یعنی میری رب نی منع کیا ہی مارنی نمازیون کی سی اور دیکہا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کی ہین اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف
دار قطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب رض نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیون کی سی ف نہی مارنی نمازیون کی سی واسطی
شرافت و بزرگی انکی کی ہی نزدیک خدا کی اور واسطی رعایت اکرام و توقیر انکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی رح نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیون کو
مارنی سی دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف و کرم سی کہ سو انہیں کریگا اونکو آخرت مین ساتہہ عذاب کی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح وعن عبد الله بن عمر قال
جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم نعفو عن الخادم فسكت ثم اعاد عليه الكلام فصمت فلما
كانت الثالثة قال اعفوا عنه كل يوم سبعين مرة رواه ابو داؤد ورواه الترمذي عن عبد الله بن عمرو
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی
غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت یعنی کچہہ جواب نہ دیا پہر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ رہی پہر جب تیسری بار پوچہا تو فرمایا معاف کرو اوس سی
ہر روز ستر بار نقل کی یہہ ابو داود نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی ف ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف
اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال وسکی سی بسبب کراہت اس سوال کی تہا کہ عفو مستحب اور اچہا ہی مطلقا مقید ساتہہ عدد معین کی نہین اور یہہ بہی
ہو سکتا ہی کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کی ہو ۱۲ ح وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لائمكم من مملوكيكم
فاطعموه مما تاكلون واكسوه مما تكسون ومن لا يلائمكم منهم فبيعوه ولا تعذبوا خلق الله رواه احمد وابو داؤد

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہارے سے
یعنی موافق مزاج تمہاری کی ہو اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہتی ہو پس کہلاؤ اوسکو اوسمین سے کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناو اوسکو اوسمین سے کہ
جو آپ پہنتی ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامونمیں سے پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو
مخلوق خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ
ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت بہوک کی
پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سی بیچ حق ان چارپایون بی زبان کی پس سوار ہو اونپر اسحال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون
اور چہوڑ دو اونکو اسحال مین کہ اچہی ہون اور تہکی نہون نقل کی یہہ ابو داود نی ف ان چارپایون بی زبان کی الخ یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنے
بہوک و پیاس وغیرہ کا مالک سی کہین اور اسمین دلیل ہی اوپر وجوب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہو الخ مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبر گیری
انکی کی دانی گہاس سی تا قوی اور لائق سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو پہلی تہکنی کی اور دانہ گہاس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجاوی اون پر
بعد اوسکی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا الْاٰيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ
مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْ يَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ
عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ
وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کی مگر ساتہہ اوس خصلت و حالت کی کہ وہ نیک تر ہی یعنی بدیانت
و امانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمونکا ازراہ ظلم کی آخر آیۃ تک شروع کیا اون لوگون نی کہ تہی نزدیک اونکی یتیم یعنی
پرورش کرتی تہی یتیمون کی پس الگ کر دیا کہانا اونکا کہانی اپنی سی اور پینا اونکا پینی اپنی سی پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کی سی اور پینی اوسکی سی کچہہ رکہہ
چہوڑتی واسطی اوسکی یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنی والون پر پہر ذکر کیا اونہون نی یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمونکی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنی مال کی واسطی یتیمونکی
بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملالو اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہاری ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین مل جاوی اور ایک مال مین سے
دوسری کی مال مین کچہہ چلا جاوی مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نی کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنی کی اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کی نقل کی
یہہ ابو داود اور نسائی نی ف بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی واللہ
یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ لوگونپر دشوار تہا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمونکی مال سی صاحب نی اجازت دی مال کی ملانی کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ میں طرف
اسکی کہ مال ملاو ولیکن خیر خواہ یتیمون کی رہو دغا فریب کر کر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنیوالیکو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا
اونہون نی اوسکی کتابیں بیچ کر اوسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نی اونسی کہا کہ اوسنی اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون نی یہی آیۃ
پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهٖ وَبَيْنَ الْاَخِ

بَيْنَ أَخِيهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی اوسکو کہ جدائی ڈالی
درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کی اور درمیان دو بہائیونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نی ف مراد جدائی ڈالنی سی یہہ ہی ڈالنا یا بخشدینا ایک کو
دونوں میں سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایکو دوسری کی طرف سے باتیں لگاکر آپسمیں خفگی اور جدائی ڈلوادی ٭ مولانا
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ سلم جب لائی جاتی بندی تو دیتی ایک ہی بار سارا گہر کا گہر یعنی بندیمیں ایک گہر کی جتنی ہوتی وہ کسی کی سب ایکہی
کو ہم میں سی دیتی اسطی مکروہ رکہتی تھی کہ جدائی ڈالیں درمیان انکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمُ الَّذِي يَأْكُلُ وَحْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی فرمایا
کیا نہ خبردوں میں تمکو ساتہہ بروں کی تمہارے یعنی معلوم کرا دوں تمکو کہ برا فریق تم میں کون ہی وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور بند کری بخشش
اپنی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی نہ دی کسیکو کچہہ حاصل یہہ کہ بری لوگ وہ ہیں کہ بدخلق و بخیل ہوں اور جامع صغیر میں روایت کی ابن عساکر نی معاذ سے
کہ کیا نہ خبردوں میں تمکو ساتہہ بری کی لوگوں میں وہ وہ ہی کہ کہاوی تنہا اور بند کری بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبردوں میں تمکو ساتہہ
بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بغض رکہی لوگونسی اور بغض رکہیں لوگ اوس سی کیا نہ خبردوں تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ ڈریں لوگ اوسکی برائی
سی اور نہ امید رکہیں اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبردوں میں تمکو ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ بیچی آخرۃ اپنی بعوض دنیا کی اپنی کیا نہ خبردوں تمکو
ساتہہ بری کی اس سی وہ وہ ہی کہ کہاوی دنیا کو بوسیلہ دین کی ٭ ع وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامٰى قَالَ نَعَمْ فَأَكْرِمُوهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ
وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوكٌ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخُوكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی نہیں داخل ہوگا بہشت میں برائی کرنیوالا اپنی غلام لونڈی سی کہا صحابہ
نی یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی آپنی ہمکو یہہ کہ یہہ امت آپکی بہت ہے اگلی امتوں سی باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کی یعنی باوجود اس کثرت کی مشکل ہی
سبہوں سی خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہاں یعنی البتہ بہت ہی باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی مشکل ہی لیکن اگر تم چاہتی ہو داخل ہونا
جنت میں تو احسان کرو انپر اور طرح طرح کا بدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہہ ہی پس عزیز رکہو اونکو مانند عزیز رکہنی اولاد اپنی کی یعنی رحم کیا کرو اونپر پس کہو ایسی کام
کو کہ اونسی نہوسکی اور ظلم و زیادتی نکرو اونپر اور کہلاؤ اونکو اوس چیز سی کہ کہاتی ہو تم کہا صحابہ نی پس کونسی چیز نفع کرتی ہی ہمکو دنیا میں فرمایا ایک گہوڑا
کہ باندہ رکہی تو اوسکو اور لڑائی کری تو اوسپر اللہ کی راہ میں اور ایک مملوک کہ کفایت کری تجکو یعنی تیری امور دنیا کی سرانجام کری تا امور آخرۃ کی بافراغ ادا ہوں
پس جب نماز پڑہی مملوک کا پس وہ بہائی تیرا یعنی مسلمان بہائی ہی یا مانند بہائی تیری کی ہی پس ایسا سلوک کر اوس سی جیسا کہ بہائی سی کرتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف
یہہ جو فرمایا کہ اس امت میں لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگی سبب اسکا یہہ کہ اس امت میں جہاد بہت ہوگا بندی بہت سی پکڑی آوینگی اور لڑکونکی باپ شہید
ہونگی وہ یتیم رہ جاوینگی ٭ مولانا

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ فِي الصِّغَرِ

باب ہی یہہ بیان بالغ ہونی چہوٹی لڑکی کی
اور یہہ بیان پرورش اوسکی کی صغرسن میں ف یعنی اسمیں بیان ہی بلوغ کی علامت اور حد لڑکی اور لڑکیکا بالغ ہونیکی کہا ہی اور بیان ہی اسکا کہ کسکی پرورش کا
حق کسکو پہنچتا ہی جاننا چاہئی کہ بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام ہونیکی اور حمل رکہوانیکی اور منزل ہونیکی اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہی ساتہہ احتلام کی
اور حیض آنیکی اور حمل رہ جانیکی پہر اگر یہہ چیزیں نہ پائی جاویں تو جب پندرہ برس کا ہو لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاوینگی فتوی اسی پر ہی اور ادنی مدت بالغ

ہونی کی مرد کی لیے بارہ برس اور عورت کی لیے نو برس ہین پہر اگر قریب بالغ ہونیکی ہون دونون اور کہین کہ بالغ ہوئی ہم تو تصدیق کیجاوے دونو کی اور یہہ دونون
مانند بالغ کی ہین حکم مین اور حق لڑکی کی پرورش کرنیکا اوسکی ماں کی لیے ہے بغیر جبر کرنی کی اوسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دی گئی ہو پہر اوسکی نانی کی لیے اگرچہ اوپر کے
درجہ مین ہو پہر اوسکی دادی کی لیے ہے پہر اوسکی بہن کی لیے پہر اخیافی بہن کی لیے پہر سوتیلی بہن کی لیے پہر اوسکی خالہ کی لیے اسیطرح پہر اوسکی پہوپی کی لیے اسیطرح اور بہانجیان
اولی ہین بہتیجیوں سی اور بہتیجیان اولی ہین پہوپیوں سی اور شرط ہے اسمین آزاد ہونا اوسکا پس نہین ہے حق اسمین لونڈی کی لیے اور ام ولد کی لیے اور قید یا مانند مسلم کے
ہے یہانتک کہ سمجہنی لگی لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کری لڑکی کی غیر محرم سی ساقط ہوجاتا ہی حق اوسکا اور محرم سی کری تو نہین ساقط ہوتا جیسی ماں نکاح کری لڑکی کی
چچا سے اور عود کرتا ہی حق بسبب زائل ہونی اس نکاح کی کہ ساقط ہوا تہا بسبب اوسکی حق اور رہوی لڑکا نزدیک ذکر کی گئی عورتون کی یہانتک کہ کہانی لگی
اور کپڑی پہنی اور استنجا کری آپ اور اندازہ کیا گیا ہے اوسکا ساتہ نو برس یا سات برس کی پہر زبردستی لی لیوی اوسکو باپ اور لڑکی کی ماں اور نانی
پاس ہی یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک محمد کی یہانتک کہ خواہش ہو اوسکی طرف مرد کی جیسیکہ غیر ماں اور نانی اور دادی کی پاس ہنی مین شرط ہے یہہ اور
فتوی اسی پر ہی بسبب فساد زمانہ کی پہر اگر عورۃ نہو تو حق پرورش کا ہی عصبات کو بحسب ترتیب کی کہ مذکور ہی میراث مین لیکن نہ دیجاوی لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی
عتاقہ کی اور چچا کی بیٹی کی اور نہ دیجاوی فاسق بی پروا کو ۞ مولانا عبد العزیز رح ملتقی ۞

الفصل الاول

عن ابن عمر قال عرضت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فردنی ثم عرضت علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرۃ
سنۃ فاجازنی فقال عمر بن عبد العزیز ہذا فرق ما بین المقاتلۃ والذریۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رض سی کہ کہا روبرو کیا گیا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد مین جانی کی لیے سال جنگ احد کی کہ تیسری برس ہی ہجرت کا اس حال مین کہ تہا مین چودہ برس کا پس نہ لی گئی مجہکو یعنی جہاد مین بسبب صغر سن
کی پہر روبرو کیا گیا مین حضرت کی سال جنگ خندق کی اس حال مین کہ مین پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجہکو یعنی جہاد مین جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس مین بلوغ
ہین پس کہا عمر بن عبد العزیز نی کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنی والونکی اور لڑکونکی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف عمر بن عبد العزیز نی جب
یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہے کہ جب پہنچی لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوی نام اوسکا دفتر مین اور جو اوس
عمر کو نہ پہنچی وہ شمار کیا جاوی لڑکونمین اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہین ع ح وعن البراء بن عازب قال صالح النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین ردہ الیہم ومن اتاہم من المسلمین لم یردوہ
وعلی ان یدخلہا من قابل ویقیم بہا ثلثۃ ایام فلما دخلہا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم
فتناولہا علی فاخذ بیدہا فاختصم فیہا علی وزید وجعفر فقال علی انا اخذتہا وہی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی
وخالتہا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی
انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبہت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا متفق علیہ
اور روایت ہی براء بن عازب رض سی کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن حدیبیہ کی تین چیزون پر اسپر کہ جو آجاوی حضرت کی پاس مشرکونمین سی پہیر دین اوسکو
اونکی طرف اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانونمین سی پہیر دین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرت مکہ مین اگلی سال یعنی قضا کرین عمرہ اپنا اور
ٹہیرین اوسمین تین دن یعنی طاعت و استراحت کی لیے پس جب داخل ہوی حضرت مکہ مین بیچ سال آیندہ اور پوری ہوچکی مدت معینہ یعنی تین دن اور ارادہ کیا نکلنی کا حضرت نی یعنی مکہ سی پیچہے لگی اونکی
بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی ای چچا میری ای چچا میری ارادہ کیا ... پس لیا اوسکو حضرت علی رض نی پس پکڑ لیا ہاتہ اوسکا پس جہگڑی بیچ پرورش کی بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی رض
نی مینی پہلی لیا اسکو اور وہ بیٹی ہی میری چچا کی یعنی پس میرا حق ہی اوس سی اور کہا حضرت جعفر نی کہ بیٹی ہی میری چچا کی اور خالہ اوسکی میری نکاح مین ہی اور کہا زید نی بہتیجی میری ہے

پس حکم فرمایا ساتھ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کی نکاح مین تہین اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کی ہی اور فرمایا واسطی
حضرت علیؓ کی کہ تو مجھسی ہے اور مین تجھسی ہون یعنی مجھہ مین اور تم مین کمال اخلاص ہے اور فرمایا واسطی جعفر کی کہ مشابہ ہی تو پیدایش میری مین اور خلق میری مین
اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کی جدہ کی طرف نو کوس یا دس
کوس پس حضرت بنت حمزہ کی مکہ کو تشریف لی چلی تہی جب حدیبیہ مین پہنچی تو مشرکون نے مکہ مین آنے نہ دیا اور صلح اصطلح ہوئی جسکا ذکر کیا گیا اور بیان
مفصل اسکا باب الجہاد مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہی حضرتؐ کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ حضرتؐ اور حضرت حمزہ نے ثوبیہ ابو
لہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیے حضرت حمزہ کی بیٹی نے حضرتؐ کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہی حضرت علیؓ کی دس برس بڑی تہی عمر مین اور زید بن
ثابت غلام آزاد اور متبنی تہی حضرتؐ کی اور حضرتؐ نے حضرت حمزہ اور زید مین بہائی چارہ کروا دیا تہا تا ندا و صحابہ کی اسلیے یہ نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو
بہتیجی کہا پس تینوں صاحب جہگڑی آپسمین کہ ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرتؐ نے اوسکی پرورش کرنیکی لیے خالہ کو حکم فرمایا اور ان
تینون صاحبونکی تسلی اور خوش کرنیکی لیے کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون ٭ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو
بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهٗ
سِقَاءً وَحِجْرِیْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَنْزِعَهٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ
تحقیق بیٹا میرا یہہ تہا پیٹ میرا واسطی اوسکی باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری واسطے اوسکی مشک یعنی مدت تک اوسنی دودہ پیا اور
اور گود میری اوسکو لیے رہی گہیری ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکی نے [illegible] ارادہ رکہتا ہی کہ چہین لے اوسکو مجہسی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لائق تر ہی ساتہہ پرورش کرنے اوسکی کی جب تک کہ تو [illegible] نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** کہا
طیبی نے کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلیے ماں کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکے کو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تہا اور
جب تک کہ نہ نکاح کرے تو الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علمانے مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنے غیر محرم کی یعنی لڑکی کی غیر محرم سی اگر ماں غیرہ نکاح کرلی تو پہر اوسکو حق
پرورش کا نہین رہتا اور اگر محرم سی کرے جیسی لڑکی کے چچا سی تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ٭ع ٭ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا
لڑکے کو درمیان اوسکی باپ کے اور ماں اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہ اور چاہے ماں پاس اور یہہ لڑکا سن
بلوغ کو پہنچ گیا تہا اسلیے اوسکو اختیار دیا اور یہہ حضانت کی قبیلہ سی نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکی کا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نرکہتا تہا اور وہ
حضانت کی قبیلہ سی تہا پس مقدم کیا ماں کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکی کو اختیار نہین ہماری نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہی ٭ح
وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَذْهَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ سَقَانِیْ
وَنَفَعَنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ
بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ
خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی کہ لی جاوی بیٹی میرا کو اور حال یہہ ہے کہ پانی پلاتا ہے مجہکو اور نفع پہنچاتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اوسکی خدمت سی پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ ماں تیری ہی پس پکڑلی ہاتہہ ان دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا ہاتہہ ماں اپنی کا پس لیگئی

اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت ہی ہلال بن اسامہ سی کہ نقل کی ابی میمونہ سی کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا تہا اہل مدینہ والوںمین سی کہا اوسنی ایک وقت مین بیٹہا ہوا تہا ساتہہ ابوہریرہ کی کہ آئی پاس ایک عورۃ فارس کی رہنی والی اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نے پس دعوی کیا خاوند بیوی نی اوس لڑکیکا پس باتین کین اوس عورۃ نی فارسی مین ابوہریرہ کی کہتی تہی ای ابوہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی میری بیٹی کو پس کہا ابوہریرہ نی قرعہ ڈالوا سپر فارسی مین کلام کیا ابوہریرہ نی اوس عورۃ سی ساتہہ اس مطلب کی پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجہسی بیچ مقدمہ بیٹی میری کی پس کہا ابوہریرہ نی یا الہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرفسی مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی حضرت کی پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوی بیٹی میری کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابوعنبہ کی کنوین سی اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹہا پانی کہ باہر شہر کی دور ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نی کون ہی جہگڑتا مجہسی میری لڑکی کی مقدمہ مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوس لڑکی کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی ماں تیری پس پکڑلی ہاتہہ اون دونون مین سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنی ہاتہہ اپنی ماں کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نی **ف** ابوہریرہ نی جو فارسی مین کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضی صحابہ بسبب اختلاط عجمیون کی کچہہ زبان اونکی سیکہہ گئی تہی اور یہہ لڑکا بہی بالغ تہا اور بالغ کو اختیار ہی چاہی الگ رہی چاہی ماں باپ کی پاس پس اوسکو حضرت نی اختیار دیا اور ماں کی پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکی بالغ ہونی پر یہہ ہی کہ اونتہا دور سی پانی لاتا تہا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوی پر جانی سی منع کیا کرتی ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکی گر پڑنیکا واللہ اعلم ع

کِتَابُ الْعِتْقِ

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنی غلام کی **ف** شرط آزاد کرنیکی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہی اور کبہی ہوتا ہی گناہ جیسیکہ جب ظن غالب ہو اوسکو کہ آزاد کرونگا اوسکو تو دار الحرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور قذاقی کرنی کا اور کبہی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب جیسیکہ کفارہ کی اور کبہی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی زید کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانی کی لیی اور عبادۃ وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالص اللہ ع **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلی ہر عضو بردی کی عضو آزاد کرنیوالی کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکی کو بدلی ستر اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی

بعد شرک کی پس فرمایا کہ اوسکو بہی اللہ تعالی نجات دیتا ہی آور بعضی عالموں نی لکہا ہی کہ اس سی سمجہا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہیی کہ خصی یا ستر
کٹا ہوا نہو اور عورة عورة کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اول ہی ؃ ع **وَعَنْ** اَبِي ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ
قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِهٖ قَالَ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ
قَالَ تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتہہ اللہ کی اور جہاد کرنا اوسکی راہ مین
کہا ابو ذر نی کہ کہا مینی کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ مہنگا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کی کہا مینی اگر نکر سکون مین یعنی از راہ عجز
یا از راہ کسل فرمایا مدد کر کام کرنیوالی کی یا بنادی اوسکی کہ نہین بنانا جانتا کہا مینی پس اگر نکر سکون فرمایا چہوڑ تو لوگون کو برائی سی اس تحقیق یہہ خصلت
خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل مقبول
ہی نہین اور جہاد بہتر ہی باعتبار اسکی کہ سبب ہی تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجہ کہ یا مراد جہاد سی مطلق مشقت
اوٹہانی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بہی اور طاعات کو بہی یعنی نفس پر مشقت اوٹہاوی ساتہہ کرنی ماموات کی اور بچنی منہیات کی کہ اوسکو جہاد
اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا مقتضای اوسکی جیسکہ فرمایا قل آمنت باللہ ثم استقم آور مدد کر
کام کرنیوالیکی مراد کام سی یہان وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اسمین حرفہ اور تجارۃ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالیکی کہ نکافی
ہو کسب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنی مین اور یا بنادی الخ یعنی کار و پیشہ کر اوسکی لیکہ کار و پیشہ نہین سکتا اور چہوڑ تو الخ یعنی کسیکو برائی
پہنچا کہ برائی نہ پہنچانا بہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر **ع** مراز خیر تو امید نیست شر مرسان ؃ اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ
بہی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکی لوگونپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کہ فائدہ اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر
کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر ؃ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ
وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَ لَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوْفَ وَالْفَيْءَ عَلٰى
ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ
اِلَّا مِنْ خَيْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کہا سکہلا ہی مجکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی ابتداء نجات پائی ہو ونکی ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تو نی بیان کرنی مین تحقیق
پہیلا و کیا تو نی سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا لیکن سوال اور طلب بڑی لنبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان تعلیم
کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردی کو اور خلاص کر دی کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا گردنکا
کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جانکا یہہ ہی کہ تنہا اور مستقل ہووی تو ساتہہ آزاد کرنی اوسکی کی اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکو
مول مین اور دی منحہ شیر دار اور مہربانی اور احسان کرنا تیرا رشتہ دار ظالم پر کہ تجہ پر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکی تو یہہ پس کہلا بہوکی کو اور پلا پیاسی کو اور حکم کر
ساتہہ اچہی چیز کی اور منع کر بری چیز سی پہر اگر نہ کر سکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزونسی سوا بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان
مین **ف** فرمایا نہین الخ حاصل یہہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ اور کی بردی کی آزاد ہو

مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی ہول دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نی لکہدیا کہ جب تو اتنی روپی مجکو ادا کریگا تو تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تا کہ اپنی مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کرنی اور کی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی ہین تا کہ اوسکی دودہ و پشم سی منتفع ہو اور وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور مراد بہلائی سی وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اسصورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد بہلائی سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کی پس اسصورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ۱۲ مولانا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تا کہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام ونمود کی لیی بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلہ اوسکا آگ دوزخ سی یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسا کہ ایک روایت مین ہی ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لیی نور دن قیامت کی یعنی نجات پاویگا بسبب اوسکی تاریکیون اوسدن کی سی نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین ف یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ کی مصنف نی نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنہ کی اور حدیث کی کتابون مین ۱۲ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَاُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی غریف بیٹی دیلمی کی سی کہ کہا آیا مین یعنی ساتہہ اپنی یارون کی واثلہ بیٹی اسقع کی پاس اور کہا مینی کہ بیان کر ہمسی ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا البتہ پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی اوسمین اور باوجود اسکی زیادتی کمی ہو جاتی ہی یعنی پڑہنی مین ازراہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کی پس کہا ہمنی سوای اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنی کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نی آزاد کرو اوسکی طرف سی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف غصہ ہوئی واثلہ الخ واثلہ نی یہہ سمجہی تہے کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام مذکور کہا پس غریف نی کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکی متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہو جاوی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کی گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ۱۲ ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سمرہ بیٹی جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاصی کی جاوی گردن اہل کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی کسی کی غلام کو آزاد کر دادینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو ڈانٹتا ہو اوسکو

بیچا دینا اور چہڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہی ع **بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ** باب
ہی بیچ بیان آزاد کرنی غلام مشترک کی اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنی کی بیماری کی حالت مین ف آزاد کرنی غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلا اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کردی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کی کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی یعنی آدہا آزاد ہوا اور آدہا غلام رہی یا نہین امام ابو حنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام مذکور ہونگی آگی اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنی کی آزاد ہو جاتا ہی بغیر اسکی کہ یہہ آزاد کری لیکن اختلاف اسمین ہی کہ مراد قرابتی سی کون ہی بیان اسکا بہی آگی آوی گا اور آزاد کرنیکی بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کری تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاُعْطِيَ شُرَكَاؤُهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالی کی مال کہ پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوی غلام یعنی باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دی جاوین اوسکی شریکون کو حصی اونکی اور آزاد ہوا اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سی جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصی شریکون کی مملوک ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پہیر دی شریک کا اور آزاد ہو جاویگا غلام اوسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوی شریک ساتہہ آزاد کرنی حصی اپنی کی اور استسعا نکیا جاوی غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتہہ تجزی آزادی اور بندگی کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیر دی یا استسعا کری شریک غلام سی یا آزاد کردی غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیر نا آتا لیکن شریک یا استسعا کری یا آزاد کردی آور ولا دونون کی لیی ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پہیر دی شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کری شریک غلام سی اور ولا معتق کی لیی ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونی آزادی کی اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوی ساتہہ کمانی مال کی اور حاصل کرنی قیمت کی شریک کی لیی اور بعضون نی کہا کہ خدمت کری غلام شریک کی بقدر اوسیحصہ کی کہ اوسکی ملک ہی اوس مین ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین آزاد کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطی اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہنچی قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطی اوسکی مال سعی کروایا جاوی غلام یعنی بیچ عوض اوسحصہ کی کہ آزاد ہوئی اسحالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوی اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوی ساتہہ اوسچیز کی کہ دشوار ہو اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صاحبین کا عمل اسپر ہی **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ** اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ لَوْ شَهِدْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیی چہہ غلام اپنی وقت مرنی اپنی کی نہ تہا واسطی اوسکی مال سوای اون غلامون کی پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حصی کیی اونکی تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکی آپس اور

کیے دو اور غلام رکہی چار اور فرمایا آزاد کرنیوالیکی حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی یہہ نسائی نے عمران سے اور ذکر کیا اس عبارۃ کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینے یہہ کہ نہ پڑہوں مین نماز جنازہ اوسپر بجای اس عبارت کی و قال لہ قولا شدیدا اور یہ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنی واسطے تہدید و تنبیہ کی کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلے دفن کی تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکی مقبرہ مین ف آزاد کیے دو الخ یعنی حکم کیا کہ دو وانمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہونے حق وارثون کی ساتھ مال اوسکی کی اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند انکی کی جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا زین العرب نے کہ یہہ حکم حضرت نے اسلیے کیا کہ آن غلام اوسکی زنگی ہوتی تہی اور وہ مساوی ہوتی تہی قیمت مین کہا نووی نے کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ او سعی کروایا جاوی باقی مین اور حضرت نے اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اوسکی کی کہ سب اوسنے سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثون کی نکی اسلیے جاری کیا اوسکو تہائی سے بسبب شفقت و رحم کی تیمون پر اور اس سے معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع و ظلم پر بد کہہ سکتے ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہی اذکروا موتاکم بالخیر یعنی اس صورت کی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کی احسان کا اسطرح سے کہ پاوی اوسکو غلام پس خرید کری اوسکو اور آزاد کردی اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ باپ مجرد خریدنے کی آزاد نہین ہوتا جب آزاد کری تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہی اور جمہور ایہہ ہین کہ بمجرد مالک ہونے کی آزاد ہوجاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کی یہی معنی ہین کہا مظہر نے کہ فاء فیعتقہ مین سببیت کی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنے اوسکی کے پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنے کی اس کہنی کی کہ آزاد کیا مینے بلکہ آزاد ہوجاتا ہی ساتہہ نفس خریدنے کی ۱۲ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَیْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْهِ مِنِّیْ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَیْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا یَقُوْلُ فَبَیْنَ یَدَیْكَ وَعَنْ یَّمِیْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ

اور روایت ہی جابر سے کہ ایک شخص نے انصار سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکا پاس کچہہ مال سوا اوس غلام کی پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدی اوسکو مجہہ سے خریدا اوسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹہہ سو درہم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اوسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹہہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹہہ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیے حضرت نے وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا شروع کر پہلے اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اوسکی پہر اگر بچ رہے کچہہ پس خرچ کر اپنی اہل و عیال پر پہر اگر بچ رہے اہل و عیال تیری سے کچہہ پس واسطے ناتی داروں تیری کی ہی پہر اگر بچ رہے ناتی داروں تیری سے کچہہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے یعنی جو سائل کہ آگی اور داہنی بائین تیری جمع ہون ف مدبر اوسے کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ بعد مرنے میری کی یہہ آزاد ہی پس ایسی غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کی نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کی اور امام اعظم یہہ فرماتی ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ بعد مرنے میری کی یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مر گیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہین جائز مالک کو بیچنا اوسکا اپنی ملک سے مگر ساتہہ آزاد کرنی کی یعنی بیچنا اوسکا درست نہین اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سے اور

اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی اور جب مالک مرجاوی تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مالک کی تہائی مال مین سے
اور اگر نہ نکل سکی تہائی مین سی تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر باقی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض مین تو وہ آزاد
ہوجاتا ہی مانند آزاد ہونی مدبر مطلق کی پس اس حدیث مین جو یہہ تاویل کرتی ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن
نحام ہی لکہا ہی علمانی کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیے کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نی کہ داخل
ہوا مین جنت مین پس سنی مینی اوسکی نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتی ہین آواز کو ۱۲ مولانا دہلوی رح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** الْحَسَنِ عَنْ
سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی
سمرہ سی کہ نقل کی سمرہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتی دار محرم کا یعنی بسبب خریدنی کی یا ہبہ یا ارث کی پس وہ آزاد ہی
نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مثلا اپنے بیٹی کو مول لیا اگر کسیکی ملک مین تہا یا بیٹی نی باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا بمجرد
مول لینی کی آزاد ہوجاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکہی کہ بوساطت رحم کی ہی اور بیٹا شامل بیٹی کو اور باپ کو اور بہائی کو اور چچا کو اور
بہتیجے کو اور سوا انکی کو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اوسکی کی نکل گئی اس قید سی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علمانی
بیچ آزاد ہونی اقارب کی جبکہ ملک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نی کہ نہین آزاد ہوتا کوئی انمین سی بمجرد ملک مین آنی کی بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی
ہی اونہون نی ساتہہ حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کی درجہ کی ہون اور
فروع مین اگرچہ نیچی کی درجہ کی ہون بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوا انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکی نی کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتہہ
ملک کے اور کہا مالک نی کہ آزاد ہوجاتی ہین بہائی بہی اور ایک روایت اونسی ہی کہ آزاد ہوتی ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسی مانند
مذہب شافعی کی ہی اور کہا ابوحنیفہ نی کہ آزاد ہوجاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ۱۲ مولانا دہلوی رح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِیَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ اَوْ بَعْدَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی فرمایا جس وقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہوجاوی گی پیچہی مرنی اوسکی کی یا فرمایا بعد مرنی اوسکی
کی نقل کی یہہ دارمی نی **ف** یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سی ہوئی بعد مرنی مالک کی وہ آزاد ہوجاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد
نہین ہوتی لیکن اوسکو بیچ بہی نہین سکتا اور نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی
حدیث آیندہ مین آویگی ۱۲ مولانا رح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ
نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بیچین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور حضرت
ابوبکر صدیق رض کی وقت مین پہر جبکہ خلیفہ ہوئی حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنی اونکی سی پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** لڑکونکی ماؤنسی وہ لونڈیان کہ اپنی مالکون سے
بچی جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرت کی عہد مین اور حضرت ابوبکر رض کی عہد مین اونکو بیچتی تہی تو حضرت عمر نی کیون
منع کیا جواب اسکا یہہ ہی احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا اور حضرت کو اونکی بیچنی کی خبر نہ پہنچی ہوگی پس
بیچنا اونکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا اور حضرت جائز رکہتی اوسکو اور احتمال یہہ بہی ہی کہ بیچنا اونکا حضرت
کی زمانہ مین جائز ہو پہر منسوخ ہوئی اوسکی اور حضرت ابوبکر رض بہی بسبب کم ہونی مدت خلافت کی اور مشغول ہونی کی مہمات مین اوسپر مطلع نہوئی
بعد ازان منع کیا حضرت عمر نی اوس سی بسبب اسکی کہ پہنچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سی ۱۲ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام کی پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکی مالک کی لیی ہی مگر یہہ کہ شرط کرلی مالک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کی اذن سی جو اوسنی کسب تجارت کی ہی اور اوسنی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی ایسی کہ غلام اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس ہی ملک مولی کی ہی یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کی پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام وس بہر نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنی کی کہ مال ملک غلام کی ہی پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کی لیی بعد از آزاد ہونیکی ح
وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ ایک شخص نی آزاد کیا ایک حصہ غلام مین سی پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہین واسطی خدا کی کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نی آزاد ہونی اوسکی کی یعنی حکم کیا ساتہہ آزاد ہونی ساری غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جو کام کہ خدا کی لیی کرین اور جنس عبادت سی ہوا وسمین اپنا حصہ شریک نہ کرنا چاہیی پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکہنا بعض اوسکا مناسب نہین اور آزاد ہونی الخ یہہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک معنی اسکی یہہ ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نی ساتہہ آزاد کرنی ساری غلام کی ح وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سی کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کی یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نی کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیری آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کری تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہ زندہ رہی پس کہا مینی اگر نہ شرط کرتی تو مجہپر تو بہی نہ جدا ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی جب تک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنی کی کیا حاجت ہی مین آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون پس آزاد کیا ام سلمہ نی مجکو اور شرط لگادی مجہپر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف سفینہ غلام آزاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا غلام آزاد تہی حضرت ام سلمہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی اونہون نی آزاد کیا شرط مذکور لگاکر اور سفینہ لقب تہا اونکا اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتی تہی اور غزوات مین بوجہ لوگون کی اپنی پیٹہہ پر اوٹہاتی تہی اسی سبب سی سفینہ لقب انکا ہوا کہ معنی کشتی کی ہی یعنی جیسی کشتی بوجہہ اوٹہاتی ہی ویسی ہی یہہ بہی بوجہہ اوٹہاتی تہی ایکبار یہہ ایک لشکر مین تہی کہ جنگل مین راہ بہول گئی ایک شیر پیدا ہوا اور انکی آگی آیا سفینہ نی کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی انکی کرنی لگا اور آگی انکی ہولیا تا بمنزل اونکو پہنچادیا ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ یعنی شعیب سی اور شعیب نی نقل کی اپنی دادا سی اور دادا نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ مکاتب غلام ہی جب تک کہ باقی رہی بدل کتابت اوسکی سی ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابوداود نی ف مکاتب اوس غلام کو کہتی ہین کہ مالک اوسکو لکہدی کہ اسقدر روپیہ جب تو ادا کریگا تو آزاد ہی پس فرمایا کہ جب تک ایک درہم اوسپر باقی رہیگا غلام ہی جب سب روپیہ باقی ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہہ نہین کہ بحساب روپیون کی کہ پہنچائی ہین بعض اوسکا آزاد ہوجاتا ہے ح

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدٰكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہاری کی اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت
دے سکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اوس سے یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اوسکی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جبتک
کہ تمام بدل کتابت نہیں ادا کیا ہے غلام اور محرم ہے پردہ کرنا اوس سے لازم نہیں ولیکن اگر اسقدر مال رکھتا ہے کہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہے تو اوس سے پردہ
کرنا چاہیے از راہ تورع اور احتیاط کے اسلیے کہ جب قدرت رکھتا ہے ادا کی تو گویا بالفعل ادا کرچکا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خاص حضرت نے اپنی بیویوں کے لیے فرمایا
اسلیے کہ پردہ اونکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتوں کی فرمایا اللہ تعالی نے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ یعنے نہیں تم مانند اور عورتوں کی ؀ ح ع وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشْرَةَ
اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی
اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے
اوسنے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجاے دس اوقیہ کی کہا دس دینار یہہ شک راوی سے پہر عاجز ہوگیا ادا باقی سے پس
وہ مکاتب غلام ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت
کے سے مانند عاجز ہونے اوسکے کی ہے کل سے پس پہنچتا ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول فہو رقیق کا
اسپر کہ جو کچہہ ادا کیا اوسنے اپنے مالک کو وہ اوسکے مالک ہی کا ہے ؀ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ
الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ
مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهٗ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو
مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہے مقدار اوس چیز کی کہ آزاد ہوا اوس سے نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی میں یوں ہے کہ
فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتہہ حصہ اوس چیز کی کہ ادا کیا ہے بدل کتابت سے آزاد کی اور ما بقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسکو ترمذی
نے **ف** مستحق ہو مکاتب الخ معنی اسکے یہہ ہیں کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے موافق اوس چیز کی کہ آزاد ہوا اوس سے جیسے کہ
اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مرگیا باپ اوسکا اسحال میں کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنے چہوڑا نہیں سوا بیٹے مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب
اوسکے آدہے مال کا یا آدہا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدہی دیت آزاد کی اوسکے وارثوں کو اور اوسکے
مالک کو آدہی دیت غلام کی کہ آدہی قیمت اوسکی ہے مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہے پس ادا کیے اوسنے پانسو درہم
بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کی وارثوں کی لیے ہے پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہے اور اوسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدہی قیمت اوسکی ہے اور
اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہے بمقدار اوس چیز کی کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اسپر عمل کیا ہے نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہیں کیا اور
یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونے کی معارض ہے ساتہہ دونوں حدیثوں صحیح کی کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذریں کہ اونسے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے جبتک کہ
باقی ہے اوسپر کچہہ بہی ؀ ع ؀ ح ؀ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ
اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ فَاَخَّرَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ
اَتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے

سی یہہ کہ اوسکی مان نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنی مین صبح تک پس مرگئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مینے قاسم بن محمد کو کہ کیا
نفع کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کرون مین اوسکی طرف سی پس کہا قاسم نے کہ آئی سعد بن عبادہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مرگئی
یعنی یکایک جیسیکہ ایکبار روایت مین آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کرون مین بردہ اوسکی طرف سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان نفع
کریگا نقل کی یہہ مالک نے ف قاسم پوتی ہین حضرت ابوبکر رضؓ کی سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہی اونمین سے ایک یہہ بہی ہین اور ہان نفع کریگا
یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہنچیگا اتفاق ہی علمار کا کہ عبادہ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادہ بدنی کی ثواب پہنچنی مین اختلاف ہی اور صحیح یہہ ہے
کہ اوسکا بہی ثواب پہنچتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ
رِقَابًا كَثِيْرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سی کہ کہا وفات کی عبد الرحمن بن ابی بکرؓ نے وقت سونی کی کہ سوتی تہی اونمین یعنی
ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سے بردی اونکی طرف سی حضرت عائشہ رضؓ نے کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نے ف سبب بردی آزاد کرنی کا یا
تو یہہ تہا کہ اونپر بردی آزاد کرنی تہی فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رضؓ نے اونکی طرف سی آزاد کیی اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک
طرح کا نقصان ہی حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردی آزاد کیی تدارک اوس نقصان کا ہو ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَا شَيْءَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضؓ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتہہ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینی والی کا یعنی اصلی کہ
مال جو اوسکی ساتہہ ہی وہ ملک مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نے

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

باب ہی بیچ بیان قسمون اور
نذرون کی ف قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصداً جیسیکہ کہی قسم ہی مینے
یہہ کام کیا تہا یا نہ کیا تہا یا کہا کہ زید کی مجہپر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہو اور حکم اوس قسم کا یہہ ہی کہ گنہگار ہوتا ہی اوسکا کہانیوالا
اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کری اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرتی ہی کہ وہ امر اسیطرح ہے
جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اوسکی مثلاً کہی واللہ کیا مینی اسطرح حال آنکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سے
پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس گمان کیا اوسکو زید حال آنکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید سی کچ نہین مؤاخذہ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری
منعقدہ اور وہ یہہ ہے کہ قسم کہاوی ایک کام کی کرنی پر یا نکرنی پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ
مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسی کہ قسم کہاوی کرنی فرائض پر یا ترک کرنی گناہ پر مثلاً کہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا
یا زنا کرنا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور بعضی قسمین ایسی ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسیکہ قسم کہاوی کرنی گناہ پر یا ترک کرنی واجب
پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا
اور مانند اسکی کی اور سوا انکی اور قسمون کا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین قصداً قسم کہانیوالا اور بہول کر
قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کی توڑنی مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہے کہ بردہ آزاد کری یا کہانا کہلاوی دس مسکینون کو
مانند آزاد کرنی بردہ ظہار کی اور کہلانی اوسکی کی یا لباس دی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرح کا کپڑا دی کہ ڈہانک لی اکثر بدن کو صحیح یہہ ہی کہ بس
نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہو ایک انکی سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نکر سکی وقت ادا کرنی کفارہ کی تو تین روزی رکہی پی در پی
اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑ ڈالنی قسم کی اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کی اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہی قسم لڑکی کی اور دیوانہ

اور ہوتی ہی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتی ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی اللہ لافعلن یعنی واللہ لافعلن اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کی یا ساتہہ کسی نام کی ناموں اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم اور عزیز و غیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کے مگر اون ناموں مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بہی نام ہوتی ہین مانند حلیم اور حکیم کی یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کے صفات اللہ تعالی کی سے کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکی عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے نہ ساتہہ اوس صفت کی کہ نہین قسم کہائی جاتی ساتہہ اوسکی عرفا مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہین جائز ہے قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی کے اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہے یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالی سی اور نہین ہوتا ہی اوسکا فرساتہہ خلاف قسم ہونیکی اگر ہی یہہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آئیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا بسبب اوسکی کافر واسطی راضی ہونیکی اوسکی ساتہہ کفر کی اور نہین ہے قسم یہہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا شراب پینی والا ہی یا کہانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا حقا یا وحق اللہ نہین قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نی اور نہین ہے قسم سوگند کہاؤنگا ساتہہ خدا کی یا ساتہہ طلاق بیوی کی اور جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کرلیگا اوسکو تو اوسپر کفارہ آویگا مثلا کہ یہہ روٹی مجہپر حرام کی اپنی پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہین واقع ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق ہو جاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اللہ حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ دائین ہاتہہ مین لون اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملا دی ساتہہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حانث اوسپر یعنی قسم ہوئی اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضی علمانی کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسپر کفارہ قسم کا بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ و کفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتہہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسکا جیسی کہی ان شفی اللہ مریضی اور پائی جاوی شرط لازم ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتہہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکا تو اختیار رکہتا ہی چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد کری انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو وہ وہین دیکہی اسجا ایک بات بڑی فائدہ کی لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کی جائز نہین نبی کی نہ فرشتیکی نہ ولی کی نہ اور کی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا نی مائۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از بسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہی اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاوی تو فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد اور جنس طعام کی ہو یہی سی پہنچاؤنگا یہ درست نہین ایسی کہ یہ نذر کرنی خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر مستحق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی الا نہین

صحیح ہوتی ہی پہلی یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعًا جنس اوسکی سی واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کری مریض کی عیادة کرنیکی نذر نہین صحیح ہوتی اسلیے کہ اوسکی جنس سے شرعًا واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سی ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ کہ نذر اسکی بہی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا ثانی الحال وہ چیز واجب او سپر نہو جیسے نماز پنجگانہ چوتھی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ نہو چنانچہ یہہ شرطین فتاوی عالمگیری مین لکہی ہین پس اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کہانا پکا کر پہنچاؤنگا صحیح نہین اسلیے کہ پہنچانا نقد و طعام کا کسی جگہہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاویگا تو فلانی ولی کی مزار کی خدام فقرا کو کہلاؤنگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کی لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہی کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطی فلانی ولی کی یا بنام فلانی ولی کی اسقدر طعام یا اسقدر نقد دیجائیگی

اسطرح نذر کرنی باطل ہی بالاجماع اور کہانا اوس طعام کا حرام ہی چنانچہ بحر الرائق مین لکہا ہے

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِّ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ

اور نذر جو مانتی ہین　اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکہی جاتی ہی جیسیکہ ہو واسطی آدمی کی غائب یا بیمار　یا اوسکو ہو حاجت

ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ فِیْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاۗءِ فَیَجْعَلُ سُتْرَۃً عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانٌ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ

ضروری　پس آوی بعضی مزارات　صلحا مین پہر کروانی پردہ اوسکا اپنی سر پر اور کہی ای سید میری فلانی اگر آوی غائب میرا یا عافیت پاوی

مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ الذَّھَبِ کَذَا وَمِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا وَمِنَ الطَّعَامِ کَذَا وَمِنَ الْمَاۗءِ کَذَا وَمِنَ الشَّمْعِ کَذَا وَمِنَ الزَّیْتِ

بیمار میرا یا روا کیجاوی حاجت میری پس واسطی تیری سونا اسقدر یا چاندی اسقدر　یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر　یا شمع اسقدر　یا زیت

کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا تَکُوْنُ

اسقدر پس یہہ نذر باطل ہی بالاجماع کئی سبب سے ایک تو یہہ کہ نذر مخلوق کی ہی اور نذر مخلوق کی جائز نہین اسلیے کہ نذر عبادة ہی اور عبادة نہین ہوتی

لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ

واسطی مخلوق کی اور دوسرا سبب یہہ ہے کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوا اللہ تعالی کی تو اعتقاد کرنا اوسکا

بِہٖ بِذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ یَا اَللّٰہُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ

میت کے حق مین ساتھہ اسکی کفر ہی یا الہی کچہہ نہین بنتی مگر یہہ کہا جاوی ای اللہ مینی نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میری کو یا پہیری گا تو غائب میری کو یا روا کریگا تو حاجت

اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاۗءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاۗءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوْ اَشْتَرِیَ

کہلاؤنگا مین اون فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کی ہین یا کہلاؤنگا اون فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کی یا امام ابی اللیث کی یا خریدونگا مین

حُصُرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاۗءِ فَالنَّذْرُ

بوریا اونکی مسجدونکی لیے یا تیل وہان کی روشنی کیلیے یا درہم دونگا اونکی مسجدونکی شعائر قائم کرنیوالونکو اور سوا اسکی اور چیز کہ ہووی اوسمین نفع واسطی فقرا کی پس نذر

لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ مَحَلِّ تَصَرُّفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَاطِنِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ

واسطی اللہ عز وجل کی ہی اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے مگر واسطی بیان جگہہ خرچ کرنی نذر کی واسطی مستحقون نذر کی کہ رہتی والی ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد مین

فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرَفُ النَّذْرِ الْفُقَرَاۗءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرَفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ

پس جائز ہی اس اعتبار سے کہ جگہہ خرچ کرنی نذر کی فقرا ہین　اور تحقیق پائی گئی جگہہ خرچ کرنی کی　اور نہین جائز کہ خرچ کری یہہ واسطی تونگر　غیر محتاج کے

وَلَا لِشَرِيْفِ النَّسَبِ لِاَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لَهُ الْاَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِيْ نَسَبٍ لِاَجْلِ نَسَبِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيْرًا وَلَا لِذِيْ عِلْمٍ

اور نہ واسطی شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال واسطی اوسکی لینا اسکا جب تک کہ نہ ہو محتاج اور نہ واسطی صاحب نسب کے بسبب نسب اوسکی کے جب تک کہ نہو فقیر اور نہ واسطے صاحب

لِاَجْلِ عِلْمِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيْرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْاَغْنِيَاءِ لِلْاِجْمَاعِ عَلٰى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوْقِ وَلَا يَنْعَقِدُ

بسبب علم اوسکی کی جب تک کہ نہو فقیر اور نہیں ثابت ہوا شرع میں جائز ہونا تصرف کا اغنیا کی لیے واسطی اجماع کی اوپر حرام ہونی نذر کی مخلوق کی لیے اور نہیں منعقد

وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهٖ وَاَنَّهٗ حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوْزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ اَخْذُهٗ وَلَا اَكْلُهٗ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيْهِ بِوَجْهٍ

اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھہ اوسکی اور تحقیق وہ حرام ہی بلکہ سحت پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسی طرح

مِنَ الْوُجُوْهِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فَقِيْرًا وَلَهٗ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُوْنَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّوْنَ فَيَاْخُذُوْنَهٗ

مگر یہہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطی اوسکی عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار ہو کسکی مارے پس لیوین اوسکو

عَلٰى سَبِيْلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَاَةِ وَاَخْذُهٗ اَيْضًا مَكْرُوْهٌ مَا لَمْ يَقْصُدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَرْفَهٗ

بسبیل صدقہ نئی کی اور لینا اوسکا بھی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کری نذر ماننی والا اوسکی حاصل کرنی طرف اللہ تعالی کی اور خرچ کرنا اوسکا

اِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَاِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ

طرف فقیرون کی اور قطع نظر کری نذر شیخ کی سی پس جب جانا تو نی تو جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہمون سی اور شمع اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہے

اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ فَحَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا لَمْ يَقْصُدُوْا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْاَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انتہى وكذا في البحر الرائق

طرف قبرون اولیا کی از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی پس حرام ہی ساتھہ اجماع مسلمانون کی جب تک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اوسکا فقرا زندون پر اتفاق ہی علما کا اسپر تمام ہوا

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نی لکہا ہی وہی بہت مفید ہی مع سوال کے

لکہا جاتا ہی **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتی ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کسطرح درست ہی اور بعضے

نذر بشرط بر آمد کار کی اور بعضی بلا شرط کرتی ہین اسمین کچہہ فرق ہی یا نہین **جواب** بیچ نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام بزرگون کی دیتی ہین فرق ہے

نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کی سی اوپر نفس اپنی کی چنانچہ جامع الرموز مین لکہا ہی النذر ایجاب علی النفس ما لیس

علیها بالقبول اور امام رازی نی تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کی فرمایا ہی النذر ما الزمه الانسان علی نفسه انتہى التفسیر مختصرا نذر کی تو

یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی اوسکی کئی معنی ہین از انجملہ ایک معنی اوسکی ہین تحفہ درویشان کذا

فی البرہان القاطع اور جب معنی دونون لفظون کی دریافت ہوئی تو اب حکم شرعی ان دونونکا سنا چاہیی پس جانا چاہیی کہ نذر غیر خدا کی

لیی جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا بموجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ

کا اب آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابہی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان ہین اور وہ بر وصلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو

کچہہ بطریق نیاز یعنی بر وصلہ اور تحفہ کی دیوی تو وہ نیاز جائز اور اوس بزرگ کو کہانا اوس چیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری یعنی

فاتحہ اور پہنچانی ثواب اوس چیز کی اوسکو ہی یہہ نیاز جائز اور بیچ کہانی اوس چیز کی تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینی والی نیاز کی نی بزرگون مردہ کو

پہنچانا ثواب صدقہ نافلہ کی کا اوسکو ارادہ کیا ہی تو کہانا اوس چیز کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہنچانا ثواب اباحت نافلہ کی کا واسطی عام مومنون کی ارادہ

کیا ہی تو کہانا اوسکا ہر ہر کسی کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچہہ کہ لوگ نذر بزرگون کی از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اون یا اوپر آنی

لیکن

ایک کام کی معلق کر کر کرتی ہین بموجب روایت مرقومۂ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا روا ہی اور جو کچھہ کہ نیاز اونکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنی اونسی اور نہ معلق ساتہہ کسی کام کی کرتی ہین بلکہ اول وہ چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنی کی اللہ تعالی سی دیتی ہین اور ثواب اوسکے اونکا بزرگ کو بخشتی ہین کہانا اوسکا اغنیا کو در صورتیکہ نیت پہنچانی ثواب صدقہ ناکولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور در صورتیکہ نیت اوسکی پہنچانی ثواب اباحت ناکولی کی کسی بزرگ کو ہو کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سی معلوم ہوا کہ نیاز بزرگون کی محض بطور پہنچانی ثواب کی اونکو جائز ہی اور ساتہہ نیت نزدیکی حاصل کرنی کی اونسی جائز نہین اور جائز نہین ہیہ واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیی اپنی نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتہہ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون اوسکی اسلیی یہہ نذر ہی اور نذر سوائی خدا کی کسی کے لیی روا نہین پس صحیح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطی غیر خدا کی اپنی نفس پر خواہ معلق ساتہہ کسی کام کے ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگون کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اوپر اپنی نفس پر واسطی روح بزرگ کی نہو جائز ہی بلکہ مستحسن اور اوسکی کہانی مین جو تفصیل ہی اوپر ذکر کی گیی ہی اور دلیل الضالین مین لکہا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطی اللہ سبحانہ کی پس جو نذر کی واسطی کسی نبی کی انبیا رحم مین سی یا کسی ولی کی اولیا رضا مین سی نہین لازم آتا وہ پہر کچھہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیون مین اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کہانا اوسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہی اور اگر کہا وقت بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پہر کہا دین لوگ اونکو بخشین ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتی یون نہین قسم ہی پہیرنی والی دلون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتہہ صفات اللہ تعالی کی ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سے کہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیی کہ قسم کہاوی اللہ کی یعنی ساتہہ نامون اور صفتون اوسکی کی یا چپ رہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف باپ کی قسم سی منع کرنا بطریق مثال کی ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیی کیا کہ عادۃ ہی لوگون کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتی ہین اور سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سی اسلیی منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتہہ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ مشابہ کیا جاوے ساتہہ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباس سے کہ قسم کہاؤن مین اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالون اوسکو بہتر ہی اس سے کہ قسم کہاؤن مین غیر اللہ کی پہر پورا کرون اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوے جسکی چاہی اپنی مخلوقات مین سے واسطی آگاہ کرنی کی اپنی بزرگی پر پہر اگر کہا جاوی کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سی ثابت ہوا کہ حضرت نی باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی واقع ہوا ہی اور ردہونی نہی کی یا بسبب عادۃ کی بغیر قصد کی زبان سی نکل گیا ہو ع ہو لانا وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قسم کہاؤ بتون کے اور نہ اپنی باپون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ایام جاہلیت مین لوگ بتون کی اور اپنی باپون کی اکثر قسم کہایا کرتی تہی بعد اسلام لانی کی حضرت نی منع کیا اس سی تا کہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی اور کہی اپنی قسم مین کہ قسم کہاتا ہون لات وعزی کی کہ نام بتون کے
ہین پس چاہیے کہ کہی لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطی یار اپنے کی آؤ جوا کہیلین ہم تجہسی پس چاہیے کہ تصدق کرے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف
کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات وعزی کی کسی نو مسلم کی زبان پر از راہ سہو کے
بحسب عادت سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی فان الحسنات یذہبن السیئات پس یہہ توبہ ہوگی غفلت سے
اور دوسری یہہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر و مرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الہ الا اللہ واسطی تجدید ایمان کی
پس یہہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کرے یعنی کچہہ اپنی مال مین سے صدقہ دے تاکفارہ اوس کہنیکا ہو اور بعضون نی کہا اللہ دے اوس مال کو کہ ارادہ رکہتا
ہی جوا کہیلنی کا ساتہہ اوسکی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلاوی کسیکو طرف کہیل کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اوسکا کہ جو کہیلی ع
وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ
وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی دین پر سوا اسلام کی ہی جہوٹی پس وہ ہوتا ہی
جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اوس چیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری وغیرہ سی دنیا مین عذاب کیا جاویگا
ساتہہ اوس چیز کی دن قیامت کی یعنی مثلا چہری سی مارا تہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین رہیگی اور وہ ماریگا اپنی تئین اوس سے ہمیشہ جب تک کہ چاہیگا
اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنی اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مرد مسلمان کو ساتہہ
کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کی اسباب قتل سے ہی پس ہوگی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کی اور جو
شخص کہ کرے دعوی جہوٹا تاکہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کسی دین پر الخ جیسی کہ کہے
اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا پیغمبر سی یا قرآن سی اور جہوٹا آمین یہہ ہی کہ مثلا یہہ کرے اوس کام کو
اسلیے کہ قسم واسطی منع کرنیکی فعل سی ہوتی ہی کہ نکرے پس سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکرے وہ کام اور اگر کرے تو جہوٹا ہوگا پس جہوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا کہ جو
کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر احادیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کہانیوالا کافر ہو جاتا ہی مجرد قسم کہانی کی یا بعد
قسم توڑنی کی بسبب باطل کرنی حرمت اسلام کی اور راضی ہونی کی ساتہہ کفر کی اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین نہ حکم اسکا
کہ ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کی اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی من ترک الصلوۃ فقد کفر اسکی
بہی یہی معنی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا یہہ اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی قسم کی یا نہین پس مذہب
ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہے کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنی اسکی کی اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہی اور مالک اور شافعی
نی کہا کہ یہہ قسم نہین ہے اور نہ لازم آتا ہی کفارہ آمین لیکن کہنی والا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو آمین یا جہوٹا اور در المختار مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہے کہ اسطرح کا
قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کرے اوسکو ساتہہ زمانہ گذرے ہوئی کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی
اعتقاد مین یہہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی ساتہہ مباشرت شرط کی زمانہ آئندہ مین تو کافر ہو جاتا ہی دونون صورتون مین واسطی
راضی ہونی اوسکی کی ساتہہ کفر کی انتہی آور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسی کہ کہی اگر شفا دی بیمار میرا اللہ فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام

اوسکی ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہوا وسکی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق کری آزادی کو ساتھہ ملک کے کہ کہی اگر خریدون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنی کی اور ملک مین آنی کی اور تا کہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہی کہ جزا مترتب نہو اوسپر بغیر قصد تکثیر کی اور یہی بات جاری ہوتی ہی بیچ دعوی کرنی احوال اور فضائل و کمالات کی بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کی نزدیک لوگون کی جیسیکہ بعضی متشبہ اور متصنع طریقت کی کرتی ہین اعاذنا اللہ من ذلک ؎ ع ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاؤنگا کسی چیز پر پہر دیکہون مین خلاف اوسکا بہتر اوس سی مگر کہ کفارہ دون مین قسم اپنی سی اور کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاؤن مین ایک کام پر کہ نہ کرونگا اوسکو حالانکہ کرنا اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اسکی آگی مذکور ہوگی ؎ ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہین کا تجہی حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاوی گا سرداری مانگنی سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکی اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگی مدد دیا جاویگا اوسپر اور جسوقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ مانگ سرداری لیکے یعنی سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کر سکتی حق اوسکا مگر بعضی آدمی پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سے ایسلیے کہ اگر تو مانگیگا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکی اور نہین مدد کرینگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اسصورت مین تمام شر و فساد برپا ہونگی اور اگر دیا جاوی گا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ تیری اوپر پس اسصورت مین درستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلا کہی کہ نماز نہین پڑہونگا یا فلانی کو مار ڈالونگا یا اپنی باپ سی کلام نہین کرونگا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈال اور کفارہ دی قسم کا اور اگر قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہو اوس سے جیسی قسم کہاوی کہ مین اپنی بیوی سی صحبت نہین کرونگا ایک مہینی یا مانند اسکی کی تو توڑ ڈالنا اوسکا افضل ہی اور باقی اقسام اسکی ابتدائی باب مین ذکر ہو چکی ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ پہلی دی قسم توڑنی سی اور دوسری روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنی کی دی اور تینون امام جائز رکہتی ہین دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنی سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہین کہ اگر کفارہ ادا کری ساتہہ روزے کے پہلی قسم توڑنی کی نہین جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلی قسم توڑنی کی تو جائز ہی اور امام اعظم کی نزدیک پہلی قسم توڑنی سی مطلق کفارہ دینا نہین جائز وہ کہتی ہین کہ جن حدیثون مین تقدیم کفارہ کی سمجہی جاتی ہی الکی او مطلق جمع کی لیی ہے ؎ ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی خلاف اوسکا بہتر اوس سے تو چاہیے کہ کفارہ دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف کا نقل کیے یہہ مسلم نی ؎ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُکُمْ

بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارا یکا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کی گناہ مین ڈالنی والا زیادہ ہی اوسکو نزدیک
اللہ کی قسم توڑنی اور کفارہ دینی اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نی اوسپر نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگرچہ قسم توڑنی مین ہی باعتبار ظاہر کی ہتک حرمت
نام خدا تعالی کی ہی اور بیچ گمان قسم کہانیوالی کی ہی یہین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کی کہ لازم کری فوت ہونی حق اہل و عیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون
اس حدیث کا ہی مانند مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر ہونی بہلائی کی خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ٭ وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم تیری واقع ہوتی ہی اوس چیز پر کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم دینی والا نقل کیے یہہ مسلم نی ف یعنی معتبر بیچ ہونی قسم کی نیت
اوس شخص کی ہی کہ قسم دی تجکو اور ارادہ رکہی وہ اور معتبر نہین وہین نیت قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ صورت مین ہی کہ قسم
دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کی جیسی کہ بیچ صورت قسم دینی قاضی اور نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا
کوئی قسم دینی والا نہو تو مضائقہ نہین ہی توریہ مین خصوصا کہ اوسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہی بارادہ بہن
اسلام کی تا اتہہ اوس ظالم کی سی اوسکو خلاص کرین ٭ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ
الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والی کی نقل کی یہہ مسلم نی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلَى وَاللّٰهِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا
اوتاری گئی یہہ آیت نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتہہ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ نقل کی یہہ بخاری نی اور شرح السنہ مین روایت
کی گئی ہی یہہ ساتہہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنہ مین کہ پہنچائی ہی یہہ حدیث بعضے راویون نی حضرت عائشہ سی حضرت تک ف یعنی عادت عرب
کی ہی کہ اپسکی کلام کرنی مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی ہمنی یہہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کی ہمنی یہہ کام کیا ہی اور اسکی کہنی مین ارادہ
قسم کا نہین کہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح انکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس سی قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین
لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ سرزد ہو بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کی اور ہماری نزدیک قسم لغو
وہ ہی کہ قسم کہاوی ایک چیز پر گمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتداء باب مین ہو چکا ہی ٭ اَلْفَصْلُ
الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ
وَلَا تَحْلِفُوا بِاللّٰهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاو تم اپنی باپون کی اور نہ
اپنی ماون کی اور نہ بتون کی اور نہ قسم کہاو تم اللہ کی مگر اسحال مین کہ ہو تم سچی یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آئندہ مین نقل کیے یہہ ابو داود اور نسائی نے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کیے یہہ ترمذی نے
ف یعنی قسم کہائی غیر اللہ کی اسحال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی کیا شرک جلی یا خفی اسلیے اوسنی شریک کیا اوسکو ساتہہ اللہ تعالی کے
بیچ تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتہہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہی کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسیکے اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی کی یا اوسکی سر جان کی

کی یہہ بھی خالی گناہ سی نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلا قصد بسبب عادۃ کی مانند لا واللہ کی تو شرک و گناہ نہین ہے ۱۲ ش ع مولانا وعن
بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہین وہ ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی
ف یعنی جسنی قسم کہائی تیری امانت کی بغیر اضافت کرنی کی طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہماری تابعین مین سی نہین ہے اسلئی کہ یہہ اہل کتاب کی عادات سی ہی اور
قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد رکہی حضرت نی امانت سی فرائض یعنی قسم کہاوی تم نماز اور حج اور مانند انکی کی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہی اس قسم مین سبکی
نزدیک اور اگر قسم کہاوی امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک اسمین بھی کفارہ نہین اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کے
توڑنی سی اسلئی یہہ اللہ تعالی کی صفات سی ہی اسواسطی کہ امین اسماء الہی سی ہی یا مراد امانت اللہ سی کلمہ توحید ہی ۱۲ ع ش ح وعنہ قال قال رسول اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ
سَالِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی مین بیزار ہون اسلام
سی یعنی اگر کیا ہو مینی ایسا یا نہ کیا ہو مینی ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنی کہا اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کی ثابت نقل یہہ ابوداود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یعنی اگر کوئی قسم کہاوی اسطرح کہ اگر مینی یہہ کام کیا ہو تو مین اسلام سی بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جہوٹا
کہتا ہی یعنی واقع مین وہ بات کی تہی پس ہوگیا وہ اسلام سی بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنی کی اس قول سی اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع مین اوسنی
نہین کی تہی وہ بات تو اسصورت مین بہی خالی گناہ سی نہین کہ ایسی قسم کہانی مسلمان کو نچاہیی ۱۲ مولانا وعن ابی سعید الخدری قال کان
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتی قسم کہانی مین فرماتی نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ
جان ابو القاسم کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہین یعنی نہین ایسی چیز کی کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم کنیت
شریف حضرت کی ہی اور اس عبارت مین تاکید و مبالغہ اس سبب سی ہی کہ یہہ عبارت دلالت کرتی ہی اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونی
نفس مبارک حضرت کی ۱۲ ع ش ح وعن ابی ھریرۃ قال کانت یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حلف لا واستغفر
اللّٰهَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتی لا واستغفر اللہ نقل کی یہہ ابوداود
اور ابن ماجہ نی ف قسم کہنا اس عبارۃ کا بسبب مشابہت قسم کی ہی اسلئی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی اگر ہو امر برخلاف
اسکی چونکہ یہہ کہنا مضبوط کر دیتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کی ہی ۱۲ ش ح وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى
ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سی پس نہین ہی
حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی ایک جماعت کو کہ ٹہرائی ہی اونہون نی
یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہین گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کی انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہین ہوتی تا حنث اوسپر
ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنی سی کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا نامعتبر ہونی تمام عقدوں کی سی ہی یہی مذہب
اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کی نزدیک کہنی انشاء اللہ منفصل کا بہی حکم ہی اور متصل ہونی کی یہہ ہی کہ کہا اور کلام مین مشغول نہو بعد

قسم کی اور کلام میں مشغول ہوا اور پہر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بہی کہی ہیں بیان کئے ہیں جو چاہی مرقات میں دیکہلے الفصل

الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّي اٰتِيْهِ اَسْاَلُهُ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا

يَصِلُنِيْ ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِيْ رَوَاهُ

النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي ابْنُ عَمِّيْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ قَالَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ

روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو چال چچا کی بیٹی میرے کی سی آتا ہوں مین اوسکی پاس اسحال مین کہ مانگتا ہون

مین اوس سے یعنی کچہہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجہسی پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجہسی اور تحقیق قسم کہائی مینی یہہ کہ نہ دونگا

اوسکو یعنی کچہہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطی جزا عمل اوسکی کی کہ آپ نہین دیتا اور مجہسی مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون بہی اور سلوک کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کیے یہہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میرے کا

پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنی قسم کے باب في النذور باب ہے بیچ بیان نذرون کی فی

پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذور کے لایا الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَخِيْلِ

روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی سے کہا دونوں نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نذر مانون تم اسلیے کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سے کچہہ چیز کو اور سوا اسکی نہین کہ

نکالا جاتا ہی بسبب نذر کی بخیل سے یعنی کچہہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سخی دیتا ہی خدا کی نام پر بہ اختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی

اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی اور کہا قاضی نی کہ عادۃ لوگون کی یہہ ہے کہ متعلق

کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کی اور دور ہونی ضررون کی پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلون کا ہی اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی

حاصل کرنیکا اللہ تعالی سے تو جلدی کرتا ہی اوسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتہہ سے کیہہ دے مگر مقابلہ مین عوض کی دیتا ہی اول وہ حاصل ہو

یا متعلق کرتا ہی اوس دینی کو اوپر حاصل ہونی نفع اور دفع ضرر کی اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہو جاتی ہی تقدیر کی پس نکالتی ہی بخیل سے

اوس چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنے اوسکی کا اور بعضون نی کہا کہ غرض منع کرنی نذر کی سے یہہ ہے کہ نذر کر کے سستی نکیا کرین اوسکی ادا کرنی مین کیونکہ جب نذر کی تو

لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ ساتہہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نی مقدر نہین کیا وہ نذر سے ہو جاویگا پس حقیقت

مین نہی نذر سی یا مین غرض ہے نہ مطلق نذر سی ش ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ

فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ کہ اطاعت

کری اللہ کی پس چاہیی کہ اطاعت کری اوسکی اور جو شخص کہ نذر کری اللہ کی گناہ کرنی کی پس نہ گناہ کری اوسکا نقل کیے یہہ بخاری نی وَعَنْ عِمْرَانَ

ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ

رِوَايَةٍ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز پورا کرنا نذر کا

گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا بیچ اوس چیز کی کہ نہین مالک ہوتا بندہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین جائز

پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے ف نہین جائز الخ یعنی اگر نذر مانی گناہ کرنی کی تو نہین جائز ہی پورا کرنا اوسکا

اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور حنفیہ کی نزدیک اوسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک

ہوتا یعنی مثلا کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ نہیں لازم کیا اپنی پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اوسکی سہ لازم نہین ہوتا بسبب صحیح ہونی نذر کی ایلیے ہی مولانا **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کیا یہہ مسلم نی

ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجہپر نذر ہی اور نام نہ لی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی ۱۲ع در المختار **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تہی ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑی ہوئی کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی یعنی مطلقا اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ اپنا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہنا رہی روزی اسلیے کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزہ ہمیشہ اچہا ہی اوسکی لیے کہ قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیے جاتی ہین اس سے پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعا اور عرفا اور اگر نیت کری اون پانچ دنونکی بہی تو واجب ہی اوسپر افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنی اونکی کی ہمارے نزدیک اور حضرت نی اوسکو بولنی کا اسلیے حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند قرأت کی یعنی نماز مین اور جواب دینی سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری سی باہر تہا اسلیے بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا حکم کیا ۱۲ع **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ** اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک بوڑہی کو کہ وہ چلتا ہی درمیان بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیی ہوئی اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا جاوی یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کرنی اسکی سے اپنی جان پر البتہ بی پرواہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ سی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی سوار ہو جا ای بڈہی اسلیے کہ اللہ تعالی بی پرواہی تجہسی اور تیری نذر سی **ف** سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نی اوسکو بسبب عاجز ہونی اوسکی کی پیادہ پا چلنی سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نی کہ سوار ہونی سی کچہہ لازم نہین آتا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اوسنی نقصان بعد التزام کی اور یہی ایک قول شافعی کا ہی دو قولون مین سے اور کہا مظہر نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اوس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کی پس کہا شافعی نی کہ پیادہ پا جاوی اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہولی اور کہا ابو حنیفہ نی کہ سوار ہو اور جانور ذبح کری برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا چلنی کی یا نہ طاقت رکہتا ہو انتہی اور کہا علما ہماری نی کہ اگر کوئی کہی کہ مجہپر ہے پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کی تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ جو چاہی اور بیان موقوف اوسپر ہی اور کہی کہ مجہپر ہے پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کی نہین آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین کے نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہی کہ مجہپر ہے جانا طرف بیت اللہ تعالی

لی تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانی حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اوسپر کہ گہر سی پیادہ پا چلی اور سوار نہو یہانتک کہ کری طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانی
وہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوی پہر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدہی راہ سی زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر
سوار ہو آدہی راہ سی کم مین تو تصدق کری بقدر اوسکی بکری کی قیمت مین ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نی فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ نذر کی کہ تہی اونکی مان پر اور وہ مرگئی
پہلی ادا کرنی اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نی سعد کو یہہ کہ ادا کری نذر کو اوسکی طرف سے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمانی
بیچ نذر سعد کی مان کی بعضون نی تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تہی اور بعضون نی کہا روزہ نذر مانا تہا اور بعضون نی کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نی
کہا صدقہ اور ظاہر یہہ ہے کہ نہی نذر مالی یا نذر مبہم اور شوید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پلا اوسکی طرف سے پانی اور
مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ نہین لازم ہی وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چہوڑا نہو تو بہی لازم نہین
وارثون پر ادا کرنا اوسکا ولیکن مستحب ہے اور علماء ظاہر کہتی ہین بموجب اس حدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ وارث نی نذر لازم نہین کی ہے
کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہو اور اس حدیث سعد کا جواب یہہ ہے کہ احتمال ہی کہ اوسکی مان نی ترکہ چہوڑا ہو اور بیٹی نی اونسی ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف
سی اور اس حدیث مین دلالت وجوب پر ہی نہین ہے ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ
مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثٍ مُطَوَّلٍ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنی سی اور تصدق
کرون مین اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہہ تو کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیری لیے کہا مینی پس
تحقیق رکہتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
تبوک کو تشریف لی گئی تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتہہ نگئی جب حضرت تشریف لائی تو خفا ہوئی اونپر اور لوگونکو
منع فرمایا کہ کوئی اونسی کلام نکیا کری یہہ بہت تنگ ہوئی اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سی کیا کرتی بعد چند روز کی توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکی
حق مین یہہ آیۃ اتری وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الایۃ جب مالک نی جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سی عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین اپنا کل مال کرنی
توبہ ہی کی لیے چاہتا ہون کہ سب مال للہ دیدون حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مال رہنی دی ظاہر یہہ ہے کہ دو تہائی مال رکہنی کو فرمایا ہو اور حضرت نی یہہ حکم
اسلیے کیا کہ مبادا انکو حاجت ہو کچہہ اور صبر نکر سکین اور حضرت ابوبکر نی جو سارا مال للہ دیدیا اور حضرت نی منع نکیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی
برضا مولی تہی اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب مین اسلیے لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسلیے کہ کعب نی واجب کی اپنی نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی بسبب
ہونی ایک امر کی ہ ح ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ
فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین جائز پورا
کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نی ف یہہ حدیث دلیل ہے امام اعظم رح کی کہ اونکا بہی یہی ہے
اور حجت ہی امام شافعی پر ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ

فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَّفَهٗ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مانی نذر غیر معین یعنی جیسی کہی کہ خدا کی لیی مجہر نذر ہی اور تعین نکری اوسچیز نذر کی گئی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلا پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی نذر گناہ مین تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص مانی ایسی کہ نہ طاقت رکہی اوسکی پورا کرنیکی یعنی مثلا نذر مانی پہاڑ اوٹہانیکی یا پیادہ چلنیکی طرف بیت اللہ کے اور مانند انکی کی پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانی ایسی نذر کہ طاقت رکہی اوسکی پس چاہیی کہ پورا کری اوسکو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور موقوف کیا اسکو بعضون نی ابن عباس پر وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالُوْا لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا نذر مانی ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین یہہ کہ ذبح کری اونٹ بوانہ مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ مین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس خبر دی حضرت کو یعنی نذر کی اپنی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی صحابہ کو کیا تہا اوسمین کوئی بتون جاہلیت کی سی کہ پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نی کہ نہین فرمایا پس کیا تہی اوسمین کوئی عید عیدوان کفار کی سی کہا کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی متوجہ ہوکر طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیی کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا اوسکی نذر کی کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر اوسچیز مین کہ نہین مالک بیٹا آدم کا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلہ اونکا ہوتا تہا کہ وہان جاکر سیر و تماشے مین مشغول ہوتی تہی ان باتون کی پوچہنی سی غرض یہہ تہی کہ مشابہت کفار کی ساتہہ نہو ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ وَنَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِّنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ ایک عورت نی کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی یہہ کہ بجاؤن دف آپکی سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنی آپکی کی جہاد سی فرمایا پوری کر لی اپنی نذر نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ کہا اوس عورۃ نی اور نذر مانی ہی مینی یہہ کہ ذبح کرون مین بیچ مکان فلانی اور فلانی کی وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمین جاہلیت کی لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان مین کوئی بت جاہلیت کی بتون مین سی کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورۃ نی کہ نہین فرمایا کیا تہا اوسمین کوئی میلہ میلون انکی سی کہا اوسنی کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو کہتی ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیی وہ کہتی ہین کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اوسنی نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاوین کی خیر و عافیت سی تو مین دف بجاؤنگی بجانا اوسکا جملہ طاعات ہوا ۲ ح وَعَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِيَ الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی ابی لبابہ سی یہہ کہ اونہون نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سی یہہ ہے کہ چہوڑ دون مین گہر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا مین اوسمین گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤن مین سارے مال اپنی سی واسطی تصدق کرنی کی فرمایا حضرت نی کفایت کرتا ہی تجہسی تہائی مال دینا نقل کی یہہ رزین نی **ف** چہوڑ دون مین گہر الخ کہا ابو لبابہ نی یہہ واسطی

بہاگنی کی اس جگہہ سی کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروا دیا اوسمین اور گناہ کرنا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کی اسلیئی کہ عیال و اموال ابولبابہ کے تہی انکی قبضہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی محاصرہ کیا تو اونہون نی حضرت سے عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہماری پاس بہیج دیجی تا اوسسی ہم مشورت کرین اپنی مقدمہ مین پس آنحضرتؐ نی بحسب عرض اونکی کی ابولبابہ کو اونکی پاس بہیجا جب اونہون نی ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورۃ اور چہوتی اور بڑی اونکی ابولبابہ کی آگی روئی اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اونپر رحم آیا پہر اونہون نی ابولبابہ سی کہا کہ ای ابولبابہ خبر دی ہمکو کہ اگر اوتریں گی ہم حکم محمدؐ پر تو کیا کرین گی وہ ساتہہ ہماری ابولبابہ نی اپنی ہاتہہ سی اشارہ کیا اپنی حلق پر یعنی ذبح کرینگی تمکو ابولبابہ کہتی ہین کہ یہہ بات میری کہی اور ہنوز قدم وہانسی میری نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تونی خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیۃ اوتری اونکی حق مین یا ایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئی ابولبابہ مسجد مین اور باندہا اپنی تئین ستون مسجد سی اور کہا کہ نہین چہوٹنی کا مین اور نہ پانی پیونگا یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کری توبہ میری وقت نماز کی اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتی جب وہ نماز پڑہ لیتی تو پہر باندہ دیتی اور جب لوگ آتی اونکی کہولنی کی ایی تو وہ راضی نہوتی اور کہتی کہ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کہولین گی مین یہانسی نہین جاونگا پس سات دن وہ وہین بندہی رہی یہانتک کہ ماری بہوک اور پیاس کی غش کہا کر گر پڑی پہر توبہ قبول کی اللہ نے اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نی توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنی تئین اونہون نی کہا کہ واللہ مین اپنی تئین نہین کہولنی کا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہولین مجکو پس تشریف لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنی دست مبارک سی پہر اونہون نی عرض کیا کہ مین پورا توبہ اپنی اسمین دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سی نکلیا اون تصدق کرنی کی لیی حضرتؐ نی فرمایا تمام مال دینی کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین جواب قوم کی گہر چہوڑ دینی کا نہ ذکر کیا گیا ظاہر اوسکو حضرتؐ نی روا رکہا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تہا ع ح وعن جابر بن عبد اللہ ان رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ عز وجل ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین قال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذا رواہ ابوداود والدارمیؒ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی یہہ کہ ایک شخص کہڑا ہوا دن فتح مکہ کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر مانی ہی واسطی اللہ عز وجل کی کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا مین بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرتؐ نی نماز پڑہ اسجگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیئی کہ یہہ افضل ہی باوجود ہونی اسکی کی سہل تر پہر دوبارہ وہی بات پوچہی اوسنی حضرتؐ سی پس فرمایا حضرتؐ نی نماز پڑہ اس جگہہ سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرتؐ سی پس فرمایا حضرتؐ نی مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہان کی نماز پڑہنی سے تو تو جان اختیار رکہتا ہی کہ جو کچہہ نذر مانی ہی تونی یعنی بیت المقدس مین پڑہنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ف شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہی نذر اپنی سی اگر پڑہی مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہی مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر نذر کری نماز پڑہنی مسجد اقصی مین پہر پڑہی مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکلیا تا ہی نذر سی اور کہا علما ہماری نی کہ ہماری مذہب مین یہہ ہے کہ جو کوئی نذر کری نماز پڑہنی ایک مکان مین پہر نماز پڑہی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہی ۴ ع وعن ابن عباس ان اخت عقبۃ بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ وانہا لاتطیق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اختک فلترکب ولتہد بدنۃ رواہ ابوداود والدارمیؒ وفی روایۃ لابی داود فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتہدی ہدیا وفی روایۃ لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لایصنع بشقاء اختک شیئا فلتحج راکبۃ ولتکفر یمینہا اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نی نذر مانی یہہ کہ حج کری پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی بے پرواہ ہے پیادہ چلنے بہن تیری کے سے پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائے یعنی ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کے نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نے اور بیچ ایک اور روایت ابی داود کی یون آیا ہے کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے ہدی اور ایک اور روایت ابوداود کی بیچ یون ہے کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا ساتھہ مشقت بہن تیری کی کچھہ یعنی اسطرح کی مشقت کہینچنے مین کچھہ ثواب نہین ہوتا پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ دے اپنی قسم کا ف ہدی کہتے ہین اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوے ذبح کرنے کے لیے اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہے اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائے ہین اور حکم ساتھہ بدنے کی واسطے استحباب کے ہے کہا قاضی نے کہ جبکہ تہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتھہ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھہ تمام ایسے اعمال کے کہ نہین جائز ہے ترک اونکا مگر اوسکے لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہے ساتھہ ترک اوسکے کے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہے وجوب مین کہ کیا واجب ہوتا ہے پس کہا حضرت علی رضی نے کہ واجب ہوتا ہے بدنہ بسبب احادیث کی اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہے بکری جیسے بیچ تجاوز کرنے کے میقات سے اور حمل کیا ہے اونہون نے امر کرنیکو ساتھہ بدنے کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی قسم قسم کا اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہے کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کی ہے جو کہ آگے مذکور ہین تاکہ مطابق ہو جاوے یہہ اور روایتون کی نہ کفارہ قسم کا ۱۲ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے عبداللہ بن مالک سے یہہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کرے پیادہ ننگی پانو ننگی سر پس فرمایا حضرت نے کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکہے تین دن نقل کیے یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف سر ڈہانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہ ہے اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اوسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تہی پیادہ چلنے سے اور مشقت اوٹہاتی تہی اوسمین اور روزے رکہے الخ یعنی وقت عاجز ہونے کے ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین کہ گذری ہے ہدی کی روزے رکہے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کیونکہ قسمین جو کفارہ کی ہین انہین سے ایک یہہ بہی ہین پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے تو تین روزے رکہے اور تین دن یعنی پے در پے اگر ہون کفارہ قسم کا والا جسطرح چاہے ۱۲ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِيْ الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے سعید بن المسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سے تہے اونکے درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کی پہنچی تہی کہ بانٹنی چاہیے تہی پس طلب کیا ایک بہائی نے اون دونون مین سے اپنے دوسرے بہائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسرے بہائی نے کہ اگر پہر طلب کریگا تو مجہسے بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر نے کہ تحقیق کعبہ بے پرواہ ہے تیرے مال سے یعنی حاجت نہین رکہتا اوسکی کہ مال اپنا نذر اوسکی کرے اور یہہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بہائی سے یعنی اگر پہر طلب کرے تجہسے بانٹنا میراث کا جواب اوسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنے ناتے کے اور نہ بیچ اوس چیز کے کہ نہین مالک اوسکا

نقل کیے یہہ ابوداود نی **ف** رتاج کہتی ہین ٹرہی دروازی کو اور یہان رتاج کعبہ سی نفس کعبہ مراد ہی نہ دروازہ کعبہ کا **الفصل الثالث**
فصل تیسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطٰنِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جو شخص کہ نذر کری طاعت مین یعنی بیچ بندگی اللہ کی پس یہہ واسطی اللہ کی ہی اس طرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیی یعنی واجب ہے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کری گناہ مین پس یہہ نذر واسطی شیطان کی ہی نہ پورا کرنا چاہیی اس نذر کو اور کفارہ دی اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نقل کیے یہہ نسائی نی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ عم خَيْرٌ مِّنْكَ وَفُدِيَ بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی محمد بن منتشر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کری اپنی تئین اگر نجات دی اوسکو اللہ دشمن اوسکی سی پس پوچھا ابن عباس سی یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچھہ مسروق سی پس پوچھا اوس سی پس کہا مسروق نی اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی تئین کو اسلیی کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نی جان مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر جلدی کی تو نی طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطی مسکینون کی کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تہی تجھہ سی اور بدلہ دیی گئی وہ ساتہہ ایک دنبہ کی پس خبر دی اوس شخص نی یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نی اسیطرح سی تہا مین ارادہ رکہتا کہ فتوی دون تجھکو نقل کی یہہ رزین نی **ف** اگر نجات دی الخ اس شخص کو دشمن کی ہاتہہ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تہا پس اوسنے کہا کہ خداوندا اصل موت مجھپر سخت نہین ہین باختیار خود جان اپنی تجھکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کی ہاتہہ مجھپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجھکو اوسکی ہاتہہ سی تو مارونگا مین اپنی تئین تیری لیی اور یہہ اوسنی نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتہہ سی اشد اور حرام ہی اور مسروق ابن اجدع کبار تابعین اور بڑی علماء و فقہا سی تہی اسلام لائی تہی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس نی اس مسئلہ کی پوچھنی کو مسروق سی اسلیی کہا کہ مسروق نی تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سی کیا تہا اور یہہ امر بسبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کی تہا پس اوسنی جب مسروق سی یہہ مسئلہ پوچھا تو اونہون نی منع کیا کہ اپنی تئین ذبح نکر اسلیی کہ تو اگر اللہ کی نزدیک مسلمان ہی اور اپنی تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنی نفس مومن کے وعید ساتہہ ہمیشہ رہنی کی دوزخ مین وارد ہوا ہی اس آیۃ مین ولا تقتلوا انفسکم ومن یقتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کی بہر تقدیر مارنا اپنی تئین نامشروع و نامعقول ہی اور یہہ جو کہا کہ بدلہ دیی گئی اسحق ساتہہ دنبہ کی تو یہہ مبنی ہی اوپر قول بعضون کی کہ حضرت ابرہیم عم نی جو خواب مین دیکہا کہ مین اپنی بیٹی کو ذبح کرتا ہون تو وہ اسحق تہی اور قول مشہور اور مختار یہہ ہے کہ وہ حضرت اسمعیل عم تہی اور جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی کہ حضرت اسحق کی حق مین یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سی ہی واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح اور درمختار مین ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نی یہہ کہ ذبح کری اپنی بیٹی کو پس اوسپر ہی ذبح کرنا بکری کا واسطی قصہ خلیل علیہ السلام کی اور لغو کہا ہی اسکو ابو یوسف اور شافعی نی اور لغو ہی نذر اگر ہو ساتہہ ذبح کرنی نفس اپنی کے یا غلام اپنی کے اور واجب ہی امام محمد کی نزدیک بکری اور اگر نذر کری ساتہہ ذبح کرنی باپ اپنی کی یا دادا اپنی کی یا مان اپنی کے تو لغو ہی اجماعا **كِتَابُ الْقِصَاصِ** کتاب ہے بیچ بیان قصاص کی **ف** قص اور قصص کے معنی ہین کسی کے پیچہی جانا چونکہ ولی مقتول پیچہا پکڑتا ہی قاتل کا مارنی اوسکو بدلی مین مقتول کی اسلیی اسکو قصاص کہتی ہین اور مقاصات کی معنی مساوات کی ہی ہین قصاص لینی سی برابر ہو جاتی ہین

اور قاتل یا قاتل او مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہی قاتل سی مثل اوسکی کی کہ کیا قاتل نی مقتول سی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عبد اللہ**
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث
النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا مگر بسبب ایک
بات کی تین میں سی ایک تو قتل کرنا عمدا کہ مارا جاوی نفس بدلی نفس کی یعنی قصاص لینا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع میں مقرر ہی اور دوسری زنا ہی
سنگسار کیا جاوی زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہو وہ مکلف او مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنی سی چھوڑ دینی والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید او بیان ہی اسلام کا اور اشارہ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا
کافی ہی بیچ نا روا ہونی کرنی خون کی اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہیں مگر بسبب ایک چیز کی تین چیزون میں سی یا تو مارنا کسیکو ناحق یعنی
جو کوئی کسیکو ناحق قتل کری اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہی اور یا نکلنا دین اپنی سی یعنی
جو کوئی مرتد ہو جاوی اوسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینی والا الخ یہہ صفت موکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دی جماعت مسلمانون کی اور الگ ہو جاوی
اونسی بسبب مرتد ہونی کی کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول کی یا فعل کی یا اعتقاد کی تو واجب ہے قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کری اور اوسکو مسلمان
کہنا مجازا ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کی نزدیک اگر عورۃ مرتد ہو جاوی تو اوسکو نہ قتل کرین ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کی دین اپنی سی جب تک کہ نہیں پہنچا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی جب تک کسیکا
خون ناحق نہیں کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی میں بیچ وسعت کی ہی اور جب اسنی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا
اونکی زمرہ میں کہ ناامید ہین رحمت اللہ تعالی کی سی ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ما یقضی بین الناس یوم القیمۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول
حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگون کی حکم کرنا خونون میں ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بندون کی حقوق میں جو حکم کیا جاویگا
تو اول حکم درمقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کی حقوق میں جو سوال کیا جاویگا تو اول درمقدمہ نماز کی سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہی
کہ منہیات میں جو حکم کیا جاویگا تو اول درمقدمہ خون کی حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ع **وعن**
المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا
ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اھویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال
یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک
قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی یہہ کہ
اونسی کہا یا رسول اللہ خبر دیجئی مجکو اگر میں ملاقات کرون ایک شخص کافر سی پس لڑین ہم آپس میں پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میری دونون ہاتھون میں سی
تلوار اور کاٹ ڈالی اوس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑی کافر نے مجھسی ساتھ ایک درخت کی اور کہی مسلمان ہوا میں واسطی اللہ کی اور ایک روایت میں یون ہی کہ جب قصد
کیا مینی کہ قتل کرون میں اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالون میں اوسکو بعد کہنی کلمہ کی فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نی یا رسول اللہ تحقیق اوسنی کاٹ ڈالا

ایک ہاتہہ میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا تو اوسکو پس تحقیق وہ بیچ مرتبہ تیری کی ہی پہلی اوسکی کہ قتل کرینتو اوسکو اور
تحقیق تو ہو ویگا بیچ مرتبہ اوسکی کی تہا پہلی کہنی کلمی اوسکی کی کہ کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا پہلی مارنی اوسکی کی اب
وہ ہو گیا معصوم الدم بسبب اسلام لانی کی اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنی اوسکی کی جیسا وہ تہا پہلی کہنی کی یعنی پہلی کہنی کلمہ کی اوسکا مار ڈالنا
درست تہا بسبب کفر کی اور اب تیرا مار ڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنی اوسکی کی ۰ مولانا **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَطَعَنْتُهُ
فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَهُ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگون جہینہ کی یعنی لڑنیکی لیے اونسی اور جہینہ نام ہی ایک قبیلہ کا
پس آیا مین ایک شخص کی پاس اونمین سی اور ارادہ کیا مینی یہہ کہ ماروں مین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنی لا الہ الا اللہ اور مارا مینی اوسکو نیزہ پس مار ڈالا مینی اوسکو
پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی مینی آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تونی اوسکو حال آنکہ گواہی دی اوسنی کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینی یا رسول اللہ
سوا اسکی نہین کہ کہا اوسنی یہہ واسطی بچا وکی قتل سی فرمایا پس کیون نہ چیرا تونی دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت جندب
بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا دن قیامت کی
اپنی والیکی طرف سی فرمایا حضرت نی یہہ کئی بار یعنی واسطی خوف دلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کیون نہ چیرا تونی دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تونی
حال دل اوسکا تا جانتا کہ اوسنی بسبب امان جان اپنی کی کہا ہی یا بطریق اخلاص وصدق کی اور یہہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہ تہا
پس چاہیی تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونی کا دینا اور اسامہ نی گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نی بیان فرمایا
کہ یہہ خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطا اجتہادی مین معذور ہوتا ہی اسلیی اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر خفا اسلیی ہوئی کہ لازم تہا
انکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ
يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری عہد
والی کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس برس کی راہ سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** عہد والی سی مراد ہی وہ کافر کہ عہد کیا ہو
ساتہہ امام کی او پر ترک کرنی لڑائی کی ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سی اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہین اور ایک روایت مین سو برس اور
موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت بسبب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کی ہی کہ بعضون کو ہزار برس کی مسافت
سی آوی گی وہ بو اور بعضون کو پانسو برس کی مسافت سی وغیرہ ذلک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب سی طول مسافت ہی نہ تحدید اوسکی اور مراد نہ پانی بو
بہشت کی سی یہہ ہی کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوین گی یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نی کہا کہ مراد اس سی
تغلیظ و تہدید ہی ع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى
فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ
فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرا دیا اپنی تئین پہاڑ سی اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اوسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ
کی ہی گرتا رہیگا اور ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنی پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتھہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ
ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنی مار ڈالی جان اپنی ساتھہ تیز چیز کی یعنی چھری وغیرہ سی پس تیز چیز اوسکی اوسکی ہاتھہ مین ہووی گی بہونکیگا اوسکو اپنی
پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا تاکید ہین لفظ خالدا کی اور
حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنی تئین کسی چیز سی مار ڈالیگا وہ اوسی چیز سی عذاب پاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہی کہ جو حلال جان کر ان چیزون کو کرینگی وہ ہمیشہ دوزخ
مین ہین گی یا مراد ہمیشہ سی بہت مدت رہنا ہی مدۃ دراز تک ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یخنق نفسہ
یخنقہا فی النار والذی یطعنہا یطعنہا فی النار رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ گلا
گھونٹی اپنا اور مار ڈالی اپنی تئین گلا گھونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ ماری اپنی تئین نیزہ ماریگا اپنی تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نی **وعن**
جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا
فحز بہا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تہا بیچ اون لوگون کی کہ تہی پہلی تمسی ایک شخص اوسکی لگا تہا زخم پس بی صبری کی اوسنی اور لی ایک چہری اور
کاٹ ڈالا ساتھہ چہری کی اپنا ہاتھہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہمبا خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نی جلدی کی مجھسی بندی میری نی ساتھہ ہلاک کرنی
نفس اپنی کی پس حرام کی مینی اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ محمول ہی مستحل پر یعنی اپنی ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنی اسلیے حرام
ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہی کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتھہ صالحین کے یہانتک کہ چکہی سزا اپنی کردار بد کی اور قتل نفس
شرع مین حرام ہی اور گناہ کبیرہ اور حقیقت مین تصرف کرنا مالک غیر مین ہی کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہی اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف
کری اور اپنی کو ہلاک کری ع ح **وعن** جابر ان الطفیل بن عمرو الدوسی لما هاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ هاجر الیہ
وهاجر معہ رجل من قومہ فمرض فجزع فاخذ مشاقص لہ فقطع بها براجمہ فشخبت یداہ حتی مات فراہ الطفیل بن عمرو فی منامہ
وهیئتہ حسنۃ وراہ مغطیا یدیہ فقال لہ ما صنع بک ربک فقال غفر لی بهجرتی الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لی
اراک مغطیا یدیک قال قیل لی لن نصلح منک ما افسدت فقصها الطفیل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ولیدیہ فاغفر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نی طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتھہ طفیل کے ایک شخص نی اوسکی قوم مین سی پس مریض ہوا وہ شخص اور بی صبری کی پس لین
اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتھہ ایک پیکان کی جوڑ اپنی اونگلیون کی پس جاری ہوا خون دونون ہاتون اوسکی سی یہانتک کہ مر گیا پس دیکھا
اوسکو طفیل بن عمرو نی اپنی خواب مین اس حالت مین کہ ہیئت اوسکی اچھی ہی اور دیکھا اوسکو اس حال مین کہ ڈھانکی ہوئی ہی دونون ہاتھہ اپنی پس کہا طفیل نے
اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتھہ تیری رب تیری نی پس کہا اوسنی کہ بخشدیا مجکو رب میری نی بسبب ہجرت کرنی میری کی طرف نبی اوسکی کی رحمت بھیجی خدا
اللہ کی اوپر اوسکی اور سلام پھر کہا طفیل نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکھتا ہون تجکو ڈھانکی ہوئی دونون ہاتھہ اپنی کہا اوس شخص نی کہ کہا گیا واسطی میری
اللہ تعالی نی فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگی ہم تجہسی اوس چیز کو کہ خراب کی تو نی پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کی پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی اوسکو اور دونون ہاتون اوسکی کو بخشدی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ

بہ برکت ہجرت کرنی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا
تھا بسبب استغفار حضرتؐ کی اور صحیح حدیثون سی ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرتؐ کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرتؐ کی مانند زیارت کرنی
اونکی کی ہی حالت زندگی مین پس حاصل ہوتی اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیی اور یہہ بھی احادیث سی معلوم ہوا کہ گناہ کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور
ہمیشہ رہنی کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی ٭ ح وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهٗ قَتِيْلًا فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ
اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّهٗ لَيْسَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ
عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَعْنِيْ بِمَعْنَاهُ ٭ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا پھر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اوس قتیل کو قبیلہ ہذیل سی اور مین قسم ہی خدا کی خونبہا دینی والا ہون اوسکا جو شخص کہ قتل کرتی پیچھی اوسکی کسیکو
پس وارث اوسکی مختار ہین درمیان دو امرون کی اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالی کو اور اگر چاہین بھر لین اوس سی خون بہا نقل کی یہہ ترمذی اور
شافعی نی اور شرح السنہ مین ساتھہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنہ کی مصنف نی کہ یہہ حدیث نہین ہی بخاری اور مسلم مین
ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نی اس حدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتھہ معنی اسکی کی ف یعنی صحیحین مین معنی اس حدیث کی
ہین اور الفاظ اسکی اصلا نہین نہ شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لاتا ہی اور یہہ صحیحین مین نہین چنانچہ
خود بغوی نی لکھا ہی کہ یہہ صحیحین مین نہین اور ابتدا حدیث مین جو فرمایا کہ پھر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑھا حضرتؐ نی روز فتح مکہ کی اور ذکر
اوسکی مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تھا اون ایام مین ایک شخص کو ہذیل مین سی بدلی مین اپنی ایک قتیل کی کہ ایام جاہلیت مین
مارا گیا تھا پس ادا کیا حضرتؐ نی خون بہا اوسکا واسطی دفع فتنہ کی درمیان دو قبیلون کی جیسی کہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان
کیا حضرتؐ نی قاعدہ شرع کا اس باب مین جو شخص کہ قتل کری الخ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثون کو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت
لین اور یہہ مذہب ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھہ رضا قاتل کی اور امام شافعی کا بھی یک قول یہی ہی
پس اونکی نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ وارث قتیل کی اختیار رکھتی ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دی جاوی دیت اونکو ٭ ح وَعَنْ اَنَسٍ
اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا
فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ٭ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک یہودی نی کچلا
سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھرون کی یعنی ایک پتھر سر کی نیچی رکھا اور ایک اوپر سی مارا کہا پس کہا گیا لڑکی سی کہ کسنی کیا ساتھہ تیری یہہ کیا فلانی نی کیا فلانی
نی یعنی جن جن پر گمان تہا اونکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نی ساتھہ سر اپنی کی کہ ہان اوسنی کیا ہی پھر حاضر کیا گیا یہودی
پس اقرار کیا اوسنی کہ مینی یہہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ کچلنی سر یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتھہ پتھرون کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتھہ پتھرون کی ظاہر یہہ ہی کہ درمیان دو پتھرون کی سر کچلا ہو مانند اوس لڑکی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مرد
قتل کیا جاوی بدلی عورت کی جیسی کہ قتل کیا جاتی ہی عورت بدلی مرد کی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور شذوذ ان الماموں کا اور امام ابو حنیفہ کی
نزدیک قصاص نہین آتا اسمین اور دلیل اونکی اور حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کی تھا ٭ ح
وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ

فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پھوپی ہین انس بن مالک کے دانت ایک لڑکی کی انصار مین سے پس آئی قرابتی اوس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ سلم کی پاس پس حکم فرمایا حضرتؐ نی ساتھہ بدلی کی کہ ربیع کی بھی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نی یون نہین قسم ہی خدا کی توڑے جاوین گی دانت اوسکی ای رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹھین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹی تہی نضر کی پس یہہ دونون بہائی ہوئی ربیع کی اور انس بن نضر نی جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ اونہون نی از راہ رد اور انکار کرنی حکم حضرتؐ کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ از راہ توقع اور امید کی فضل اللہ تعالی سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیون کو اور ڈال دیگا انکی دل مین یہہ کہ معاف کرین گی قصاص اوس سی چنانچہ اسی لیے حضرتؐ نی کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جبکہ راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ تا وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ حانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہے کہا نووی نے کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اوسپر بسبب تعریف کرنی کی اور مستحب ہے عفو کرنا قصاص سے ۴ ع ۴ ح وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت علیؓ سی کہ کیا تمہاری پاس کوئی چیز سوا قرآن کی پس کہا حضرت علیؓ نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میری پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہے مگر سمجہہ کہ دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئی فرمایا حضرت علی نی کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہٹانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی یعنی سوا ذمی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** مگر سمجہہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجہہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اسرار اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجہہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین سی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنے ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیر ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکہا ہی علما نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی اور بہی بہت احکام تہی لیکن یہان بیان اونکا نہین کیا اسلیے کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا مناسبت کے ہی بسبب ہونی اوسکی کی ترغیب قتل کی اور نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہی کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا یہہ ہے کہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر ذمی کی اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابوجحیفہ نی اسلیے کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص اپنی اہل بیت کو خصوصاً حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین خبر کی وہ غیر اونکی سی یا اسلیے پوچہا کہ حضرت علی کی زمانہ مین حضرت علی کی برابر

علم اور تحقيق كسي مين نهين پائي جاتي تهي پس قسم كهائي حضرت علي رضي نے كه يهه بات نهين هي يعني حضرت نے نهين خاص كيا هي مجكو ساتهه تبليغ وارشاد كے
سوائے اور لوگون كے مير ے پاس نهين هي سوا قرآن كے اور اس كاغذ لكهي هوئي كے اور واقع هوا هي تفاوت سمجه كي جهت سے اور بسبب استعداد و استنباط
كے پس جو كوئي ديا گيا سمجه اور ادراك اور سوجهه معاني قرآن مين كهولي گئي اوسپر ابواب علوم كي شرح ذكر حديث ابن مسعود لا تقتل نفس
ظلما في كتاب العلم اور ذكر كي هي حديث ابن مسعود كي نه مار ي جاوے كوئي جان از راه ظلم كي كتاب العلم مين **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسر ي عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روايت هي عبد الله بن عمر سے يهه كه پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم نے فرمايا البته جاتا رهنا
دنيا كا بهت سهل هي نزديك الله كے قتل كرنے مرد مسلمان كے سے نقل كي يهه ترمذي اور نسائي نے اور موقوف بيان كيا هي اسكو بعضے راويون نے
اور وه صحيح تر هي يعني موقوف هونا نقل كي يهه ابن ماجه نے براء بن عازب سے يعني نه عبد الله سے ف الله تعالى نے زمين آسمان وغيره دنيا كي چيزين
مسلمانون كے ليے پيدا كي هين تا عبادت كرين اور ان چيزون كو ديكهكر الله تعالى كي قدرت پر يقين كرين پس جسنے قتل كيا مسلمان كو گويا دنيا
اوسكے ليے پيدا هوئي هي اوسنے گويا فنا كيا دنيا كو چنانچه اسكي طرف اشاره هي اس آيت مين من قتل نفسا بغير نفس او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا
يعني جسنے قتل كي جان بغير جان كے يا بغير فساد كے زمين مين پس گويا كه قتل كيا سب لوگون كو ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روايت هي ابي سعيد اور ابي هريره سے كه نقل كرتے رسول خدا صلي الله عليه وسلم سے كه فرمايا كه اگر تحقيق آسمان والے اور زمين
والے شريك هون بيچ خون كرنے ايك مرد مسلمان كے تو البته اوندها ڈاليگا اونكو الله دوزخ مين نقل كي يهه ترمذي نے اور كها يهه حديث غريب هي ف بعض
شارحين نے لكها هي كه لفظ اكبهم لازمي هي اور كبهم متعدي پس كسي راوي كو سهو هو گيا هي كه كبهم كو اكبهم نقل كيا ليكن ملا علي قاري نے لكها هي كه لفظ
اكبه قاموس مين لازم اور متعدي دونو طرح نقل كيا گيا هي پس نسبت خطا كي طرف بعض اهل لغت كي بلكه سبكي اولى اور احوط هي نسبت كرنے خطا كي
طرف راويون ثقه اور عادلون كي پس تحقيق اس مقام كي يهه هي اور جامع صغير مين لكبهم الله عز وجل في النار آيا هي والله اعلم بالصواب وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُوْلُ
يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روايت هي ابن عباس سے كه نقل كي نبي صلي
الله عليه وسلم سے كه فرمايا لاويگا مقتول قاتل كو دن قيامت كے اس حال مين كه پيشاني قاتل كي اور سر اوسكا مقتول كے هاتهه مين هوگا اور رگين اوسكي بهتي هونگي
خون سے كهيگا اے پروردگار ميرے قتل كيا هي مجكو يعني اس شخص نے پس فرياد سے كرميگا يهانتك كه نزديك ليجاويگا مقتول قاتل كو عرش كے نقل كي يهه ترمذي
اور نسائي اور ابن ماجه نے ف يهه كنايه هي اس سے كه مقتول اپنا پورا حق طلب كريگا اور كنايه هي بيچ راضي كردينے الله تعالى كے اسكو ساتهه عدل اپنے كے ع
وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ
فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ
اور روايت هي ابي امامه بن سهل بن حنيف كي سے يهه كه عثمان بن عفان ظاهر هوے مكان بلند پر دن دار كے اور كها قسم ديتا هون تمكو الله كي آيا جانتے هو تم يهه كه

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین حلال ہوتی ہی خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کی تین باتون مین سی زنا کرنا پیچھی نکاح کرنی کی یا کفر کرنا پیچھی اسلام کی یا جان مارنی ناحق پس مارا جاوی بیگنا بدلی اوسکی مین پس قسم ہی خدا کی نہین زنا کیا مینی جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سی کہ بیعت کی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ قتل کیا مینی کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نی قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سی قتل کرتی ہو تم مجکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور واسطی دارمی کی ہین لفظ حدیث کی **ف** ون دارکی دار کہتی ہین گہر کو یعنی جن دنون کہ بلوائیون نی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گہیرا اونکی گہر مین اون دنون کو کہتی ہین یوم الدار پس اونہین دنون مین حضرت عثمان اوپر گہر کی چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کری محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اسکو کہتی ہین کہ حر مسلمان مکلف جماع کری عورۃ سی ساتہہ نکاح صحیح کی آور لفظ حدیث کی یعنی لا یحل دم امرء مسلم الخ مین قصہ عثمان رضی اللہ عنہ کا یعنی اشرف یوم الدار الخ ۞ مولانا ح وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کی ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون کی جب تک کہ نہ پہنچی خون حرام کو پس جب پہنچا خون حرام کو تہک جاتا ہی نقل کی ابوداود نی **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنی بہلائیون کی اور جلدی کرنیکی طرف بہلائیون کی جب تک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرتی بہلائیون کی سی بسبب شومی اس گناہ کی پس قتل کرنی کی خاصیت سی دل سیاہ ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سی محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہون کا یہی ہی لیکن یہہ اشد ہی بہ نسبت اور گناہون کی ۞ ع ح وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سی یہہ بخشدی اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مری مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کری کسی مسلمان کو جان کر نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ نسائی نی معاویہ سی **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہین بخشا جاتا مانند شرک کی لیکن مذہب اہل سنت جماعت کا یہہ ہی کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونی کی مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیۃ ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سی جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجھا جاتا ہی محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کری مومن کو حلال جانکر تو وہ نہین بخشا جاویگا یا متعمدا کی یہہ معنی ہین کہ قصد کری قتل کرنی مومن کا بسبب ہونی اوسکی کی مومن ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون مین اور نہ قصاص لیا جاوی بدلی اولاد کی باپ سی یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند انکی کی مسجدون مین نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم مین ہی کہ وہ بہی مسجدون مین نہ لیا جاوی اسلیئی کہ مسجدین نہین ہین مگر واسطی نماز فرض اور توابع اوسکی کی کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑہنا پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوی الخ اتفاق ہی اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر ماں کو یا باپ کو مار ڈالی تو اوسکو قتل کیجیی اور اسمین اختلاف ہی کہ باپ بیٹی کو مار ڈالی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتی ہین کہ باپ قتل کیا جاوی اور امام مالک کہتی ہین کہ اگر ذبح کری باپ بیٹی کو تو قتل کیا جاوی اور اگر تلوار سی مار ڈالی تو نہ قتل کیا جاوی اور ماں مانند باپ کی ہی اور دادا اور دادی نانی مانند ماں باپ کی ہین ۞ ح ع وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ مَعَكَ قَالَ ابْنِیْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِیْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ

مَعَ اَبِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَبِی الَّذِیْ بِظَہْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِیْ اُعَالِجُ الَّذِیْ بِظَہْرِکَ فَاِنِّیْ طَبِیْبٌ فَقَالَ اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰہُ الطَّبِیْبُ ۔ اور روایت ہی ابی رمثہ سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی باپ کی ساتھہ پس فرمایا کون ہی یہہ تیری ساتھہ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکی فرمایا خبردار رہ کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجہ پر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نی شرح السنۃ مین بیچ اول الحدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نی کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس دیکھی میری باپ نی مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا باپ میری نی کہ چہوڑ دو مجہکو یعنی اذن دو مجہکو علاج کر دون اوس چیز کا کہ تمہاری پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نی کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہ ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہ کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی مقصود اس گواہ کرنی سی یہہ تھا کہ اگر مجہسی کچہہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہو جاوی تو مواخذہ اس سی کیا جاوی بسبب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسری سی ہوتا اسی سبب سی حضرت نی فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجہ پر الخ یعنی اگر تیری بیٹی نی کچہہ گناہ کی بات کی تو تجہکو پکڑا اور تجہسی پرسش نہین ہونی کی دنیا و آخرت مین اور اسیطرح سی تجہسی کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاویگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم تہی کہ باپ بیٹون مین سی جو کوئی گناہ کرتا تہا تو ایک کا مواخذہ دوسری سی ہوتا تہا وہ بات اب موقوف ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تہا حضرت کو جہالت اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنی مین اور نگاہ رکہتا ہی اوسکو اوس چیز سی کہ ظاہر ضرر کری اوسکو نہ کہ شفا دیتا ہی تو اوسکو حقیقت مین اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہی حقیقت مرض اور دوا کی اور نہین کوئی شفا دی سکتا سوا اللہ واحد کی کہ موصوف ہی ساتھہ بقا کی ۔ مولانا ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِہٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَہٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی نقل کی اپنی باپ سی انہون نی نقل کی اپنی دادا سی اونسی نقل کی سراقہ بن مالک سی کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس قصاص لیتی تہی باپ کا بیٹی اوسکی سی اور نہ قصاص لیتی تہی بیٹی کا باپ اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کیا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹی کو اوسکی قصاص مین مار ڈالتی اور اگر باپ بیٹی کو مارتا قصاص نہ لیتی بلکہ خون بہا لیتی ۔ ح

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَمَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو قتل کرینگی ہم اوسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتہہ پانو وغیرہ تو اعضا کاٹینگی ہم اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت مین کہ جو کوئی خوجہ کری اپنی غلام کو خوجہ کرینگی ہم اوسکو **ف** جو شخص کہ قتل کری اپنی غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کی فرمایا تا باز آوین لوگ اپنی غلام کے مار ڈالنی سی جیسی کہ چوتہی یا پانچوین بار شراب پینی والی کی حق مین حضرت نی فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ بار بار حضرت کی اوسکو پکڑ لایا گیا حضرت کی پاس اور بعضون نی کہا مراد وہ غلام ہی کہ آزاد کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کی کہا اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہی اس آیۃ سی الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا یہی ہی کہ آزاد قتل کیا جاوی بسبب قتل کرنی غلام غیر کی نہ اپنی غلام کی اور تینون امام کہتی ہین کہ نہ قتل کیا جاوی آزاد بدلی غلام کی اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کی الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتی ہین کہ آزاد قتل کیا جاوی بدلی غلام کی اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹی اعضا الخ شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ گئی ہین سب اہل علم طرف اسکی کہ اعضا آزاد کی نہ کاٹی جاوین بدلی اعضا غلام کی پس ثابت ہوا

اس اتفاق سے کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہی یا منسوخ ہی ۱ه ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونسے اپنی دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری جان بوجہ کر حوالہ کیا جاوی طرف وارثون مقتول کی پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتہی برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطی اونکی ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کی وارثونکا ہی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین ح ارشا اس سی کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی ف امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کی نزدیک سو اونٹ چار قسم کی ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل انکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نی ساتہہ سو اونٹون چار قسم کی اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کی دیت مین ۱ه ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيُرَدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص لینی مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتہہ ذمہ اور عہد انکی کی ادنی انکا اور رد کرتا ہی دیر جو بہت دور ہو اونسی اور مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکہتی ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکہنی اور اختلاف نکرنی مین اوپر اون لوگون کی کہ سوا انکی ہین یعنی کافر یعنی جیسی کہ بیچ اجزا ایک ہاتہہ کی خلاف و جدائی نہین ہی ملی ہین اور پکڑنی مین ایسا ہی مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسری کی مدد کرتا رہی وقت مقابلہ کی کفار سی خبردار ہو کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی اور نہ مارا جاوی عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے ف مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچہہ فرق نہین درمیان رزالی اور اشراف کی اور چہوٹی اور بڑی کی اور عالم اور جاہل کی اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کی لینی مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہی کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالی جلاہی کی بدلی سید کو مار ڈالی اصطلاح باقیون کو یہہ بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوسوقت مین اگر اشراف رزالی کو مار ڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلی چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سی کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مار ڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان کی مانند عورت یا غلام کی کسی کافر کو امن دیا تو چاہیی کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کی دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کی ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سے توڑنا اوسکا اور دوسری یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کی ملک مین اور امام بہیجی ایک فوج اوس لشکر مین سی کسی طرف پہر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہی بلکہ ساری لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنی کی یعنی جب تک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ ماری پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کری تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیی جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی پس معنی جو فرمایا کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی مراد کافر سے حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کی نزدیک حربی کی بدلی مسلمان کو نہ ماری اور ذمی کے بدلی ماری اور امام شافعی کی نزدیک مسلمان بدلی کسی کافر کی نہ مارا جاوی نہ حربی کی بدلی نہ ذمی کی بدلی ۔ مولانا من الشروح وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ اَلْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ

فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی شریح خزاعی سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھہ خون کی یعنی قتل نفس کی یا زخم کی یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوی یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوی پس وہ یعنی وارث مختار ہی ایک تین چیزون مین پس اگر چاہی چوتھی چیز یعنی تین سی زائد پس پکڑو ہاتھہ اوسکا یعنی منع کرو اوس سی بیان اون تین چیزونکا یہ ہی بدلا لی یا معاف کری یا لیوی دیت پس اگر لی ان چیزون مین سی کوئی چیز پہر زیادتی کی پیچھی اوسکی یعنی مثلاً عفو کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطی اوسکی ہی آگ ہمیشہ رہنی والا ہوگا اوسمین ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہین نکالنی کا نقل کی یہہ دارمی نی ف تاکید بعد تاکید کی واسطی زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنی کا پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کی ہو چکا ع وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی طاؤس سی کہ نقل کی ابن عباس سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی بیچ اندہادہند کی یعنی ایسحال مین کہ مشتبہ ہو امر اوسکا اور معلوم نہو قاتل اور یا نہ حال قاتل کا بیچ پتھراؤ کی کہ ہووی درمیان انکی ساتھہ پتھرون کی یا مارا جاوی ساتھہ مارنی کوڑون کی یا ساتھہ مارنی لکڑیون کی پس قتیل اس بیچ حکم قتل خطا کی ہی یعنی نہ گناہ ہوتی ہین اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھہ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص کی یعنی کی [illegible] پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاوی گا اوس سی [illegible] اور نسائی نی ف ساتھہ پتھرون کی یعنی آپسمین لڑتی تھی اور پتھر مارتی تھی ناگاہ ایک پتھر کسیکی جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ کہ ساتھہ پتھر کی [illegible] قید لگانی پتھر کی بہی اتفاقی ہی اور مراد یہہ ہی کہ قتل ساتھہ مثقل کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہی اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتی ہین اسلیی کہ قتل کرنا ساتھہ غیر تیز چیز کی اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا شبہ عمد ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کری ساتھہ ایسی چیز کی کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سی قتل غالبا وہ حکم عمد سی ہی پس پتھر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابی حنیفہ کی مطلق ہین یعنی ہلکی ہوان یا بہاری اور نزدیک صاحبین اور شافعی کی محمول ہین ہلکی پر حاصل یہہ کہ بیچ قتل کی ساتھہ مثقل کی امام ابو حنیفہ کی نزدیک قصاص نہین اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک یہہ تفصیل ہی کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو الخ یعنی مقتول کی وارثون کو قصاص لینی دی اور یہہ لعنت الخ [illegible] مبالغہ اسکی جو جملہ ہی مراد اوسی زجر شدید اور تہدید و وعید ہی اح ع ف قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہہ ہی کہ مارے ساتھہ ایسی چیز کی کہ جدا کردی اعضا کو خواہ وہ قسم ہتھیار سی ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کہپاچ یا شعلہ آگ سی اور صاحبین کی نزدیک قتل عمد وہ ہی کہ مارے ایسی چیز سی کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سی غالبا اور اس قتل سی گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص مگر یہہ کہ عفو کیا جاوی یا راضی ہون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی اسمین اور شبہ عمد یہہ ہی کہ مارے قصدا ساتھہ غیر چیزون کی کہ گنائی گئین اور اس قتل سی بہی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی نہ قصاص اور نہین ہی بیچ جان مارنی کی مگر قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سی ہوا تو عوض اوسکی اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک خطا قصد مین تو یہی وہ یہہ ہی کہ ایک شخص کو نیزہ مارا شکار گمان کر کی یا حربی گمان کر کر اور تہا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین تو وہ یہہ ہی کہ تیر مارا تہا نشانہ پر اور وہ لگا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا کی یہہ ہی کہ ایک شخص سوتا ہو جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اور اون دونوں مین کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور [illegible] گناہ کا ہوتا [illegible] اور قتل بسبب [illegible] ایک شخص

کنواکہودا یا رکہا ایک پتہر بغیر کی ملک مین بغیر اذن اوسکی کی اور اوس سی ہلاک ہوگیا کوئی آدمی یعنی کنوی مین گر کر مر گیا یا ٹہوکر لگی اوس پتہر کی اور مر گیا پس
اس سی دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمون پہلی قتل کی سی قاتل محروم ہوتا ہی میراث سی مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سی محروم نہین ہوتا ۱۲
ملتقے وہدایہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چہوڑونگا مین اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سی کہ قتل کری پیچہی لینی
دیت کی نقل کی یہہ ابوداودنی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ
فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتی تہی نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچہہ بیچ بدن اپنی کی پہر معاف کیا زخمی کرنیوالی یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا اوپر تقدیر الہی پر مگر کہ بلند
کرتا ہی اوسکا اللہ بسبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سی ایک گناہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری وَعَنْ
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَۃً اَوْ سَبْعَۃً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْہُ قَتْلَ غِیْلَۃٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَیْہِ اَھْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُھُمْ
جَمِیْعًا رَوَاہُ مَالِکٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَہٗ اور روایت ہی سعید بن مسیب سی یہہ کہ عمر بن خطاب نی قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تہی یا سات تہی بدلی قتل کرنی
ایک شخص کی کہ قتل کیا تہا سبہی اوسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا حضرت عمر نی اگر حملہ کرتی اوسپر اور مدد کرتی صنعا والی تو البتہ قتل کرتا مین ان سبہون کو نقل کی یہہ مالک نی
اور نقل کی بخاری نی ابن عمر سی مانند اسکی ف صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کی سی اور خاص صنعا کو ذکر اسلئی کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالا وہان
کی رہنی والی تہی یا یہہ مثل ہی نزدیک عرب کی کثرت مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ اگر ایک شخص کی قتل کرنی مین کئی آدمی شریک ہون تو سبکو قتل کرنا
چاہیی م ح وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ سَلْ
ھٰذَا فِیْمَا قَتَلَنِیْ فَیَقُوْلُ قَتَلْتُہٗ عَلٰی مُلْکِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِھَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا حدیث کی مجکو فلانی نی یعنی کسی صحابی نی کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا
لیکن راوی بہول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لاویگا قتل کیا گیا اپنی قاتل کو دن قیامت کی اور کہیگا یعنی اللہ تعالی سی کہ پوچہہ اس کو اس نی
قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا مینی اسکو فلانی شخص کی سلطنت مین کہا جندب نی کہ بس بچ تو اس سی نقل کی یہہ نسائی نی ف قتل کیا مینی اسکو بیچ
اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کسطرح ہوا اسلئی کہ اوسنی پوچہا تہا سبب قتل کا جواب یہہ کہ مراد اس قول سی کہ فلانی کی سلطنت مین قتل کیا یہہ ہی
کہ فلانی بادشاہ کی عہد مین بسبب مدد اوسکی کی مینی اسکو قتل کیا یہہ معنی اسصورت مین ہونگی کہ ہو لفظ ملک کا ساتہہ پیش میم کی روایت مین اور اگر ساتہہ زبر
میم کی ہی تو معنی یہہ ہین کہ قتل کیا مینی اسکو بیچ جہگڑی کی کہ درمیان میری اور درمیان اوسکی تہا اوپر ملک فلانی شخص کی کہ زید ہی مثلا اور مراد اس
بیان واقع ہی اور بچ تو اس سی یعنی قتل کرنی سی یا پرہیز کر مدد کرنی سی یا جہگڑنی سی کہ باعث ہی قتل کا اور کہا طیبی نی کہ جندب نصیحت کرتا تہا ایک بادشاہ
کو تا کہ مدد نکری کسی ظالم کی م ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ کَلِمَۃٍ
لَقِیَ اللّٰہَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ اٰیِسٌ مِّنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مدد کری اوپر قتل کرنی مومن کی
ساتہہ آدہی کلمہ کی یعنی مثلا اقتل پورا نہ کہا اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی اسحال مین کہ لکہا ہوگا درمیان دونوں آنکہون اوسکی کی یہہ نا امید اللہ کی
رحمت سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف نا امید ہی الخ یہہ کنایہ ہی کفر سی بموجب قول اللہ تعالی کی لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی اسکی
یہہ ہین کہ فضیحت ہوگا خلائق کی روبرو ساتہہ اس نشانی مذکورہ کی اور یہہ مبنی ہی تغلیظ پر یا محمول ہی حلال جاننی پر م ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَکَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَہُ الْاٰخَرُ یُقْتَلُ الَّذِیْ قَتَلَ وَیُحْبَسُ الَّذِیْ اَمْسَکَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پکڑی کوئی شخص کسیکو اور قتل کری اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوی وہ شخص کہ
جسنی قتل کیا اور قید کیا جاوی وہ شخص کہ جسنی پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نی **ف** جیسی اگر پکڑی ایک شخص ایک عورۃ کو اور زنا کری اوس سی دوسرا تو حد
نہین ہی پکڑنیوالی پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنیوالی پر بلکہ قید ہی بطریق تعزیر کی اور مقدار قید کی موقوف ہی رائی حاکم پر جسقدر مناسب جانی قید کری
ہیں بعض شارحین نی تو یہہ لکہا ہی لیکن معلوم کیا جاہیی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مار ڈالنی کی قتل پر بسبب اور احادیث کی قصاص ہی پس یہہ
حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نی کہ ملتقی مین ہی کہ اگر ڈالدیوی ایک شخص کسیکو آگی شیر کی یا اور درندی کی اور وہ مار ڈالی اوسکو تو ڈالنی
والی پر نہ قصاص ہی اور نہ دیت و لیکن تعزیر دیا جاوی اور مارا جاوی مارنا درد دہندہ اور قید کیا جاوی یہانتک کہ توبہ کری الخ ؛ ع ؛

باب الدیات یہہ باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاتا ہی بدلی قتل کرنی نفس کی یا
نقص کرنی کسی عضو کی اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کی لائی کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی
ہی مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیان ہون چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابوحنیفہ
اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل شبہ
عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونی کی قسم سی دی تو ہزار دینار دی اور چاندی کی قسم سی دی تو دس ہزار درہم دی اور اونٹ دی تو
پانچ طرح کی ہی بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض و بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا مین اور جاری مجری خطا مین اور قتل بسبب
مین ہی و ملتقی ؕ **الفصل الاول** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ
وَالْإِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت نی طرف چہنگلیا اور انگوٹہی
کی جیسا کہ بیان کیا راوی نی یعنی چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** جاننا چاہیی کہ بیچ کاٹنی تمام اونگلیون دونون ہاتہہ کی یا دونون
پانوکی تمام دیت لازم آتی ہی بسبب فوت کرنی جنس منفعت کی پس بیچ کاٹنی ہر اونگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ ہین پس
فرمایا کہ دیت چہنگلیا کی اور انگوٹہی کی برابر ہی اگرچہ انگوٹہی کی دو جوڑ ہین اور چہنگلیا کی تین اسلیی کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس زیادتی ونقصان
کا اعتبار نہین جیسی داہنی اور بائین مین فرق نہین اور جبکہ ہر اونگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند اونگلی کا بحساب اسکی ہی پس ہر بند انگلی مین تہائی
دسوین حصہ کا ہی اور ہر بند انگوٹہی کی آدہا دسوین حصہ کا اسلیی کہ اوسکی دو بند ہین اور اور انگلیون کی تین تین بند الخ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا
بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچی پیٹ ایک عورۃ کی بنی لحیان مین سی کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتہہ غرہ کی یعنی
اوس عورۃ کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سی غلام یا لونڈی ہی پہر تحقیق وہ عورۃ کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتہہ غرہ کی مرگئی پس حکم فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹون کی ہی اور اوسکی خاوند کی ہی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی دو عورتین آپسمین لڑین پس ایک نی اونمین سی پتہر مارا دوسری عورۃ کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکی پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ مین سی نکل پڑا پس حکم فرمایا
آنحضرت نی ساتہہ غرہ کی اوس عورت مارنی والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سی بعد اوسکی مرتا تو تمام دیت آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کی کئی معنی ہین از انجملہ
غلام اور لونڈی پر بہی اطلاق کرتی ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سی بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکی عصبون پر ہی کہ مراد عاقلہ سی عصبی ہین

برکی

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سی ارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہوئی کہ وارث بہی ہونگی واقع مین و الاظاہر یہہ ہے کہ میراث وارثون کی لیے ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آئندہ مین ہی ورثہا ولدہا و من معہم ح وَعَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لڑین دو عورتین قوم ہذیل مین سی پس مارا ایک نے اونمین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی پس جان سی مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکی پیٹ مین تہا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت بچہ اوسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی مرا غرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتہہ دیت عورت کی کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے کہ قتل کیا اونے اور وارث کیا دیت اوسکی کا اولاد اوسکی کو اور اونکو کہ ساتہہ اولاد کی تہی یعنی اور وارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورت کا ہی اور راجن اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مرگئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تہا اور اس حدیث مین عورت مجنیہ بچہ نمیت مرگئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ قتل کرنا ساتہہ پتہر کی موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیلہ عمد سے نہین بلکہ شبہ عمد سی جیسی کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اور اوس محل کرتی ہین چہوٹی پتہر پر ح وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ دو عورتین تہین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نی اون دونون مین سی دوسری کو ساتہہ پتہر کی یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اوسکی پیٹ کی بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بچہ کی غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت مارنی والی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا مغیرہ نے کہ مارا ایک عورت نی اپنی سوکن کو ساتہہ چوب خیمہ کی اور وہ تہی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نی اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مرگیا کہا مغیرہ نی اور ایک اونمین سی تہی لحیانیہ یعنی کی کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیت عورت مقتول کی کی اوپر عاقلہ عورت مار ڈالنی والی کی اور غرہ واسطی اوس چیز کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹہرائی ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابوحنیفہ کی اسلیے کہ چوب خیمہ سی واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتی ہین کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب اور پتہر چہوٹی کی کہ قصداً نہین کیا جاتا ہی ونسی قتل غالباً ح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَإِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتہہ کوڑی اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین اونمین چالیس ایسی ہون کہ انکی پیٹون مین بچی انکی ہون نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کی ابو داود نی ابن عمرو سی اور ابن عمر سی اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کی ہین ابن عمر سی ف لفظ مصابیح کی یہہ ہین الا ان قتیل الخطاء بالسوط او العصا مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتہہ قتل عمد خطا کی قتل خطاء شبہ عمد ہی جانا جاتا ہے کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطاء محض مراد ساتہہ عمد کی یہہ ہے کہ قصداً قتل کری ساتہہ ایسی چیز کی کہ جدا کر دی اور شبہ عمد یہہ ہے کہ قتل کری قصداً ساتہہ

غیر چیز کر کی گئی کی خواہ واقع ہوتا ہو اوس سے قتل غالبًا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کری چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ نزدیک امام ابو حنیفہ کی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتی ہین کہ قتل ساتھہ بھاری چیز کی کہ واقع ہوتا ہو ساتھہ اوسکی قتل غالبًا قسم عمد سی ہی اور وہ حمل کرتی ہین عصا کو خفیف پر کہ واقع نہو تا ہو ساتھہ اوسکی قتل غالبًا اور بعضی روایات مین مغلظہ واقع ہوا ہے اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کی نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کی یہہ ہے کہ واجب ہون چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہے کہ تین طرح کی اونٹ ہون چنانچہ بیان انکا ہی ابتدا باب مین ہو چکا ہے اور خطاء محض مین دیت مغلظہ نہین ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہین اوسمین پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہین اور یہہ بالاتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور ہم کہتی ہین کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سایب بن یزید سی پس عمل کیا ہمنی ساتھہ متیقن کے ۞ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهُ قَوَدُ يَدِهِ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَفِيهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَفِيهِ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ

اور روایت ہی ابی بکر بیٹی محمد بیٹی عمرو بیٹی حزم کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اوسکی باپ نی نقل کی اوسکی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نامہ لکھا طرف یمن والونکی اور تہا بیچ نامہ حضرت کی یہہ کہ جو شخص مار ڈالی بی تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمدًا ایسا تحقیق وہ قصاص ہاتہہ اپنی کا ہی یعنی قتل کیا جاوی بدلی فعل اور تقصیر کی کہ ساتہہ ہاتہہ اپنی کی کی مگر یہہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کی یعنی ساتھہ لینی دیت کی یا معاف کردین تو نہ قتل کیا جاوی اور اوس نامی مین یہہ بہی تہا کہ قتل کیا جاوی مرد بدلی عورت کی اور اوسمین یہہ تہا کہ بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہون سو اونٹ دیوی بحسب تفصیل مذکور کی اور اوپر سونا رکھنی والون کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوی دیت ہی سو اونٹ اور بیچ دانتون کی کہ سب توڑی جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹون کی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہی اور بیچ دونون خصیون کی کہ کاٹے جاوین دیت ہی اور بیچ کاٹنی آلت کی دیت ہی اور بیچ توڑنی پیٹھہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پہوڑنی دونون آنکہون کی دیت ہے اور بیچ کاٹنی ایک پانو کی آدہی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچنی پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کی کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہین اور بیچ ہر انگلی کی اونگلیون ہاتہہ اور پانو کی سی دس دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانو کی پچاس اور بیچ زخم کی کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ اونٹ ہین ف بیچ مار ڈالنی جان کی دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سی درگذر کرین وارث مقتول کی اور راضی ہون دیت لینی پر تو دیت ہے اور قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہے اور سونی والون پر ہزار دینار ہین اور چاندی والون پر دس ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر نکیا اسبب اکتفا کرنی کی ساتھ قیاس کی مراد یہہ ہے کہ اونٹ والون سی واقع ہین بحسب اتفاق کی اونٹ ہین اور زردار ونسی زر نہ یہہ کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول و محسوب ہو جانا چاہیے کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ دراہم و دنانیر کہ آیا لیے جاوین دیت مین یا نہین پس کہا ابو حنیفہ اور احمد نی کہ جایز ہی لینا اونکا دیات مین باوجود ہونی اونٹون کی اور

شافعی نے کہ نہ عدول کرے اونٹون سے جبکہ پائی جاوین اونٹ مگر برضا طرفین اور بیچ پھوڑنے دونون آنکھون کی اصل بیچ باقطع اعضا کی یہہ ہے
کہ اگر زائل کرے تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف نفس کے ہے بس ملحق
ہے ساتھہ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کی اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتی ہے اس اصل فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے
ساتھہ چار دیتون کی بیچ ایک ضرب کی کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر ڈاڑہی یکی کوئی مونڈ ڈالی اور وہ پہر نہ نکلی تو دیت آتی ہے اسلیے کہ
فوت کرنیوالا جمال کا ہوا اور اسیطرح سر کی بالون مین کذا فی الہدایہ ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اور اونسے اپنی دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخمون کی کہ کہل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہین اور بیچ دانتون کی پانچ پانچ اونٹ ہین یعنی ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کیے یہہ ابو
داود اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی جسمین ذکر زخمون کا ہے ف اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتون کی دیت پوری
آتی ہے تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوین کی دانت بتیس ہوتی ہین یا اٹھائیس ۲۸ جواب یہہ ہے کہ یہہ تقدیرات بحکم شارع ہین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ان بعضے
اقسام مین جیسے کہ ساری دیت دونون آنکھون مین اور آدہی دیت ایک آنکھہ مین مثلاً وجہ معقول بھی معلوم کر سکتے ہین اور اصل میں حکم شارع ہے ۱۲ ح وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان دونون ہاتون اور دونون پاؤن کی برابر نقل کیے یہہ ابو داود اور ترمذی نے ف یہانتک کہ انگوٹہا اور چھنگلیا
اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑ مین جیسے کہ پہلی گذرا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ
سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیان برابر
ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضی بڑی ہین بعضون سے جیسے اگلی دانت اور ڈاڑہین برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ ڈاڑہین بڑی ہین اگلی دانتون سے
یہہ اور یہہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹہا برابر ہین نقل کیے یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ
لَا يَزِيدُهُ إِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ
بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کے اپنی باپ یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کے اپنی دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال
فتح مکہ کی پہر فرمایا یعنی بعد خطبہ کی کہ مشتمل تہا حمد و ثنا پر اے لوگون تحقیق نہین ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تہی جاہلیت مین پس تحقیق
اسلام نہین زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتہہ کا رکھتے ہین یعنی اتفاق کا رکھتے ہین اون لوگون پر کہ سوا اونکے ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہے اوپر
ادنی اونکا اور پہیرتا ہے اوپر جو بہت دور ہے اونسے اور پہیرتے ہین لشکر اونکے بیٹہے رہنے والون پر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کی یعنی کافر حربی کی نزدیک
شافعی کے اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدہی ہے دیت مسلمان کی ہے نہین ہے کہینچ لانا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والون کو
اور نہ لی جاوے زکوۃ اونکی مگر اونہین کی گہر مین ہے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والے کی آدہی دیت حر کی ہے نقل کیے یہہ ابو داود نے ف نہین ہے
پیدا کرنا قسم کا الخ اصل مین حلف کی معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمین عہد کرتے تہی کہ ایک دوسرے کا وارث ہوا اور ایک دوسرے کی مدد

کرے لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادائے ضمانات واجبہ مین وغیرہ ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کی عہد کرنیسے اسلام مین ساتھ قول اپنے کے لا
حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتی تھی جاہلیت مین مظلوم کی مدد کرنے پر اور ناتے داروں کی سلوک کرنے پر اور محافظت حقوق پر اس کو ثابت و جائز رکھا
ساتھ قول اپنے کی ماکان من حلف الخ اور پہرتی ہین لشکر اونکی الخ یہہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رضا کی دوسری
فصل کتاب القصاص کے مین گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوے مومن الخ بیان اسکا بھی اسی حدیث کی فائدہ مین گذرا اور دیت کافر کی آدہی دیت مسلمان کی ہی
امام مالک نے اسپر عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت مین امام احمد سے دیت اوسکی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہماری نزدیک دیت ذمی کی مانند
دیت مسلمان کی ہی اور ہدایہ مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذمی عہد کی بیچ عہد اوسکی کی ہزار دینار ہین اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم
نے اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدہی کردی اور حضرت علی رضا سے روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیوں نے جزیہ کو مگر اسلیے کہ ہوویں خون اونکی مانند خونوں ہمارے کے
اور اموال اونکی مانند اموال ہماری کی اور کہا جو کچھ برخلاف اسکی صحابہ سے روایت کیا ہی معارض ان آثار مشہورہ کی نہین ہوسکتا اور نہین ہی کچھ امکانا الخ مراد
جلب سے یہہ ہی کہ زکوۃ لینے والا کہ زکوۃ لینے کو جاوے مواشی والون کی گہروں سے بہت دور اور اترے اور اونکو اپنے پاس بلوا بہیجے اور صدقات لیوے اور جنب یہہ کہ مواشی
والے زکوۃ لینے والے سے دور تر جا رہوین اور طلب حاضر کرنا اونکا زکوۃ لینے والے پر شاق ہووے پس ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات مین مشقت
مواشی والون کو لاحق ہوتی ہے اور دوسری بات مین لینے زکوۃ والے کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ مین ہوچکا ہی اور نہ لیجاوے زکوۃ الخ یہہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام
کی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ
بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ
اور روایت ہی خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیان کہ دوسرے برس مین لگی ہوون اور بیس اونٹ کہ
دوسرے برس مین لگے ہوون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگی ہوون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہوون اور بیس اونٹنیان کہ چوتہی برس مین لگی ہوون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود
اور نسائی نے اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی اور خشف مجہول ہی نہین پہچانا جاتا مگر ساتھ اس حدیث کی اور روایت کیا بغوی نے
شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اوس شخص کی کہ مارا گیا تہا خیبر مین ساتھ سو اونٹونکی اونٹون زکوۃ کی مین سے اور نہ تہی درمیان اونٹون زکوۃ کی اونٹ
برس دونکا سوا اسکی نہین کہ اونمین تہے دو برس کے اونٹ فقط بیچ دیت خطا کی الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہے یعنی پانچ طرح کی اونٹ دینی آتی ہین اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا
لیکن اختلاف اونکی تقسیم مین ہے مذہب حنفیہ مین تو اسیطرح ہے جیسا کہ جو حدیث مین مذکور ہوا اور امام شافعی کے نزدیک بجای ابن مخاض کے ابن لبون ہین اور یہہ حدیث ثابت ہے اونپر اور اس حدیث مین جو کلام کیا ہے
اسکی خوب جواب دیے ہین ملا علی قاری نے جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لے خلاصہ جواب کا یہہ کہ حضرت نے جو دیت دی تہی بطور احسان کی تہی نہ بطور حکم کی اور روایت کیا
بغوی نے الخ اسمین رد ہی حدیث سابق پر کہ اوسمین اثبات ابن مخاض کا ہی اور اسمین اثبات ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نے اسکا جواب بہی ملا علی
رح نے خوب لکہا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ
عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَةٍ
وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَیْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَیْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہی اپنی باپ سے اور اونہی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا تہی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹون دیت کی کہ سو ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین آٹہہ سو دینار یا آٹہہ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اون دنون مین تہی آدہی دیت مسلمان کی کہا اوسکی دادا نی پس تہا حکم اسیطرح سی یہانتک کہ خلیفہ کیے گئے عمر اور کہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانی پس کہا تحقیق اونٹ مہنگی ہو گئی کہا روایت کرنیوالی نی پہر ذکر کی دیت حضرت عمر نی اوپر رکہنے سونا رکہنے والون کی ہزار دینار اور اوپر رکہنے چاندی والون کی بارہ ہزار درہم اور گائین والون پر دو سو گائین اور بکری والون پر دو ہزار بکریان اور جوڑی والون پر یعنی جو کپڑی کی جوڑون کی سوداگری کرتی تہی دو سو جوڑی کہا روایت کرنیوالی نی اور چہوڑی ہی عمر نی دیت ذمیون کی یعنی اوسحال پر کہ تہی حضرت کی زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اوسکو اون دیتون مین کہ زیادہ کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** آٹہہ ہزار درہم کہا بعضون نی کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہہ اونٹ مختلف ہوتی ہین بحسب اختلاف قیمت کے جیسی کہ مذہب شافعی کا ہی قول جدید مین اور کہا ابن مالک نے کہ جوڑی سی مراد تہبند اور چادر ہی جسطرح کی کپڑی کی ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی جبکہ ہو قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسی کہ تہی یعنی چار ہزار درہم ہوئی دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کی مطلقا انتہی پس اس کا دلیل پکڑی ہی امام شافعی اور اور بعضون نی کہ موافق انکی ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کی ہے اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کی سو اونٹ اور امام شافعی کی نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ حضرت نی ٹہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَأِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہی اپنی باپ سے اور اونہی اپنی دادا سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتی دیت خطا کی بستیون والون پر چار سو دینار یا برابر اونکی یعنی قیمت مین چاندی مین سی یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹہراتی دیت خطا کی اوپر مول اونٹون کی پس جسوقت مہنگی ہوتی اونٹ تو زیادہ کرتی بیچ قیمت دیت کی اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹون کی قیمت مین کم کرتی قیمت دیت سی اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مابین چار سو دینار کی آٹہہ سو دینار تک اور برابر انکی چاندی بہی آٹہہ ہزار درہم کہا راوی نی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گائین والون پر دو سو گائین اور بکریون والون پر دو ہزار بکریان اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثون قتل کیے گئے کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دیت عورۃ کی بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اوسکی کے اور نہین وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** آٹہہ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین پس اگر نہ ہین واجب ہوگی قیمت اونکی جسقدر کہ ہو جیسی کہ کہا شافعی نی قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے کہ خطا سے کی اور مار ڈالیگی کسیکو تو ادا کرین دیت اوسکی عصبات اوسکی کہ مذکر از اوسکی تہی جیسی کہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہین ہے کہ متعلق ہوتی ہی دیت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کی نہ ساتہہ عصبی اوسکی کی شرح

وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہی اپنی دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی

سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مارا جاوے صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابو داود نے ف صاحب الخ یعنی جسنے کہ قتل کیا بالطریق شبہ عمد کی اوسکو قصاص مین قتل نکیجے یہہ کلام فرمایا واسطے دفع توہم جائز ہونی قصاص کے شبہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہہ توہم کرے کہ جب یہہ مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو تو اس توہم کی دفع کی لیے اس طرح فرمایا اور بیان قتل عمد او شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہے ع ح وَعَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھہری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتھہ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف یعنی کسیکی آنکھہ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ حال ہونہ اوسکی کی خلل نہ پڑا وہ پہلی گذر چکا کہ دونوں آنکھوں کی تلف ہونی مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھہ کے تلف ہونی میں پچاس اونٹ ہین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ بیچ تلف ہونی آنکھہ کے اس طرح تہائی دیت ہے اور بعضی علما کا مذہب ہے یہی ہے اور اکثر علما فرماتے ہیں واجب ہے اس صورت مین حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہیں جاتی رہی پس بیچ حکم اوس دیت کے ہوئی کہ سیاہ ہوگیا مارے سے اور معنی حکومت کے یہہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کی اوسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اوسکی دیت مین سے اسقدر اور اس حدیث کو بھی اوپر معنی حکومت کی حمل کیا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہان ساتھہ تہائی دیت کی حکم فرمایا بالطریق حکومت کی نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام توربشتی کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہے واللہ اعلم وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ الْوَاسِطِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا اَوْ فَرَسٍ اَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے محمد بن عمرو سے نقل کی ابی سلمہ سے اور اونسے ابو ہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کی کہ پیٹ مین مر گیا ساتھہ غرہ کی کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہیں ذکر کیا ہر ایک نے دونوں مین سے لفظ او فرس او بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہیں ذکر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتے ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہے اسکا اسجگہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نے کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم ہے راوی سے اسلیے کہ غرہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہے مگر انسان مملوک صورت پر ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنی دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھہراوے اپنی تئین تکلف سے حال آنکہ نہیں جانی گئی اوس سے طب یعنی مشہور نہیں ہے ساتھہ طب کے اور مہارت نہیں رکھتا اوسمین پس مر گیا کوئی اوسکی علاج سے پس وہ ضامن ہے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اوسکی تعلیم و قصد نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہے کہ آپ اپنے ہاتھہ سے کرے مانند کھولنی فصد وغیرہ کی یا ساتھہ تجویز کرنی نسخہ کی کرے اور وہ مریض اوس سے تلف ہو جاوے تو وہ ضامن ہے یعنی اوسکی دیت عاقلہ پر لازم آتی ہے سب علما کی نزدیک اور نہیں لازم آتا قصاص اوسپر بسبب اذن اور رضامندی مریض کے ساتھہ اوسکی ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیرون کی نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمندون کا پس آئے ناتی دار اوس لڑکی کان کاٹنی والی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم مین محتاج پس نہ مقرر کیا حضرت نے انپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابو داود نے ف اسلیے کہ عاقلہ اوسکی بھی محتاج اور

جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیی کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سی چنانچہ اسلیی نہین قصاص لیا جاتا لڑکی سی قتل مین اور فقہا اوسین
متحمل ہوتی دیت کی اور ظاہر یہہ ہی کہ کاشی والاکان کا تہا لڑکا آزاد اسلیی کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کی اور فقہا مالک اوسکا
دفع کرتا اوسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اَثْلَاثًا
ثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ
فِي الْخَطَاءِ اَرْبَاعًا خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
روایت ہی علی رضی سی یہہ کہ اونہون نی فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی ہین تین طرح کی اونٹ دینی آتی ہین تینتیس اونٹنیان اسطرح کی کہ چوتہی برس مین لگی ہون اور تینتیس اونٹنیان اسطرح
کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چونتیس اونٹنیان کہ چہٹی برس مین لگی ہون آٹہہ برس تک کی نوین برس مین لگی ہون اور سب ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی سی یون آیا ہی کہ کہا بیچ
قتل خطا کی چار قسم کی اونٹنیان دینی آتی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک برس کی
نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضٰى عُمَرُ فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلٰثِيْنَ حِقَّةً وَثَلٰثِيْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ
عَامِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ۔ اور روایت ہی مجاہد سی کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نی بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور
چالیس اونٹنیان حاملہ مابین پانچ برس کی اور آٹہہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ
اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا
مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا
اور روایت ہی سعید بن مسیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا بیچ لڑکی کی کہ مارا جاوی اپنی ماں کی پیٹ مین ساتہہ غرہ کی غلام ہو یا لونڈی پس کہا
اوس شخص نی کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر کسطرح تاوان بہرون مین اوس شخص کا کہ نہ پی اوسنی کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کی
ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ یہہ کاہنون کی بہائیون مین سی ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نی مرسل
یعنی ساتہہ حذف صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداود نی سعید سی اور اوسنی نقل کی ابی ہریرہ سی بطریق اتصال کی ف کاہن اوسکو کہتی ہین کہ خبرین غیب کی
بتاتا ہی اور حضرت نی اوسکو کاہن کا بہائی اسلیی فرمایا کہ وہ بہی اپنی جہوٹی باتون کو ساتہہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنی کی لیی
اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہین ہی اسلیی کہ حضرت مسجع اکثر بولی ہین جیسی کہ اس دعا مین ہی اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ
عبارت مسجع وہ مذموم ہی کہ جو بتکلف ہو اور غرض اوس سی رواج دینا باطل کا ہو جیسی کہ اس شخص نی کیا اور کہا شمنی نی کہ جو کوئی مارے عورت کی پیٹ پر
اور اوسکی پیٹ سی بچہ نکل پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنی والی کی عاقلہ پر اور یہ معنی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیی کی کہ اکثر روایتون مین آئی
ہی اور جیتا بچہ پیٹ مین سی نکلی اور پہر مر جاوی تو پوری دیت آتی ہی ۔ ع **بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ**
یہہ باب ہی بیچ بیان اون چیزون کی کہ نہین تاوان دیا جاتا ہی اونکی بسبب قصور کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چارپائی زخم کر دینا اوسکا معاف ہی اور کان بہی معاف ہی اور کوین مین کوئی گر کر مری معاف ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف چارپائی الخ یعنی جانور کی دانتہ سی یا دم سی یا پاؤن سی کوئی شخص مر جاوی یا کوئی چیز نقصان ہو جاوی تو اوسکا بدلہ کچہ نہین بشرطیکہ اوسکی

ساتھہ کوئی آدمیون میں سے نہو اور اگر اوسکے ساتھہ ہی ہانکنے والا یا کھینچنے والا یا اوسپر سوار ہی اور اوس جانور سے کوئی چیز ضایع ہوئی اوسکے ساتھہ والی پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک
امام اعظم رح کے اور امام شافعی کے نزدیک اگر دن مین کوئی چیز اوس سے ضایع ہوگئی تو اوسکے مالک کو کچھہ دینا نہین آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو اوسکے مالک پر تاوان
آتا ہی اسواسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہے اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغون کی اونکے مالکون پر لازم ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنے والا
تاوان دے اوس چیز کا کہ تلف ہو جانور کے ہاتھہ سے یا پانون سے اور کھینچنے والا تاوان دے اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ کے نہ ساتھہ پانون کے اور سوار تاوان دے اوس چیز کا
کہ تلف ہو ساتھہ ہاتھہ یا پانون یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونون ساتھہ ہون تو تاوان دونو پر آتا ہی اور رکازمین معاف ہی یعنی اگر
کوئی کان مین جاوے یا اوسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہین آتا تاوان اوسپر کہ کھودی ہی کان یا کسیکو کان کے کھودنے
کے لیے مزدوری کو لگایا تھا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا نہین ہی تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھہ کان ہی کے نہین اور اجار جان مین
بھی جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ معنی قول البیر جبار کے کہا یعنی کسی نے کہ کنوا کھودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اوسمین کوئی گر کر
مر گیا تو تاوان نہین ہی اوپر کھودنے والے کنوین کے ش ح وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَيَدَعُ يَدَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا جہاد کیا مینے ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کی مین یعنی غزوہ تبوک مین اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے
پس کاٹ کھایا ایک نے اون دونون مین سے ہاتھہ دوسری کا پس نکالا اوس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھہ اوسکا کاٹنے والے کے مونہہ سے پس گرا دئے دانت اوسکے
پس جھڑ پڑے پس گیا وہ کہ جسکے دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تاوان اوسکے دلوین اور حکم فرمادین اوسکے حق مین پس معاف کیا حضرت نے
بدلہ اوسکے دانتون کا اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھہ اپنا تیرے مونہہ مین کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانے اونٹ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ اشارہ ہی طرف
سبب سقوط کرنے بدلہ کی کہ وہ معذور ہی اپنے ہاتھہ بچانے کی لیے مونہہ مین سے ہاتھہ کھینچا اور شرح السنہ مین ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے زنا کا
کا پس دفع کرے وہ اوسکو اپنے نفس سے اور پس مار ڈالے تو نہین لازم آتی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رض کے پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیان کاٹ رہی تھی
بن مین چھپا کیا اوسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سے پس اوس لڑکی نے ایک پتھر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہہ قتل کیا
ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہین دیت دلوائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کرے کسیکے مال لینے کا اور خون ریزی کا
اور اوسکے اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنیوالے کا اور قتل کرنیوالے کا اور لایق ہی یہہ کہ دفع کرے آسانی آسانی مین پس اگر نہ باز رہے سوائے قتال کرنے کے
اور قتل کرے اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی ص ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ
قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا
جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسینے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت
مین مارے جانے کا ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ
قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اوسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا
یعنی دون مین اوسکو یا نہ دون فرمایا پس نہ دے تو اوسکو مال اپنا کہا اوسنے خبر دیجیے مجھکو اوسکی کہ اگر لڑے مجھسے یعنی تو کیا کرون فرمایا کہ لڑ تو اوس سے کہا اوسنے

خبر دیجیی مجکو اوسکی کہ اگر مار ڈالی مجکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اوسنی خبر دیجیی مجکو اسکی کہ اگر مین مار ڈالون اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہی
نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی نہین کچھہ تجہپر اور اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ع وعنه انه
سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو اطلع في بيتك احد ولم تاذن له فحذفته بحصاة ففقات عينه ما كان عليك من جناح متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اگر جہانکی تیری گہر مین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور اوسکی دراز
مین سی جہانکی اسحال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تو نی اوسکو یعنی گہر مین آنی کی پس ماری تو اوسکو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑدی تو آنکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر اسحدیث پر عمل کیا ہی شافعی نی پس فتوا کیا اوس سی ضمان آنکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نی کہ اوسپر ضمان ہی اور حدیثا
محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ع ر وعن سهل بن سعد ان رجلا اطلع في جحر في باب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به راسه فقال لو اعلم انك تنظر لي لطعنت به
في عينك انما جعل الاستيذان من اجل البصر متفق عليه اور روایت ہی سہل بن سعد سی یہہ کہ
ایک شخص نی جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتی تہی اوس سی
سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو دیکہتا ہی مجکو یعنی قصداً البتہ چہبوتا مین اسکو تیری آنکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی
وقت آنی کی بیچ گہر بیگانہ کی مگر واسطی بچنی کی نظر کرنی سی طرف غیر محرم کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند دخل
ہونی بغیر اذن کی ہی ع ر وعن عبد الله بن مغفل انه راى رجلا يخذف فقال لا تخذف فان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن الخذف وقال انه لا يصاد به صيد ولا ينكا به عدو ولكنها قد تكسر السن وتفقا العين متفق عليه
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ دیکہا اونہون نی ایک شخص کو کہ پہینکتا تہا کنکر ساتہہ انگوٹہی اور انگلی شہادت کی پس کہا اونہون نی کہ نہ پہینک تو
کنکر اسلیی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ہی اسطرحکی کنکر پہینکنی سی اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی شکار اور نہ زخمی
کیا جاتا ہی ساتہہ اسکی دشمن یعنی دشمنان دین سی یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی نہ دین کا محض لہو لعب ہی اور باوجود اسکی لوگون کو ضرر پہنچتا ہی اس سی
پہنچتا ہی جیسی کہ فرمایا ولیکن یہہ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی آنکہہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ منع کیا
حضرت نی اس سی اسلیی کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ع وعن
ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر احدكم في مسجدنا وفي سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها ان
يصيب احدا من المسلمين منها بشيء متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گذری
ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کی یا بیچ بازار ہماری کی اور ساتہہ اوسکی ہون تیر پس چاہیی کہ بند کری یعنی ہاتہہ رکہلے اونکی پیکانون پر اسلیی کہ نہ لگی کسیکو
مسلمانون مین سی اونسی کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مسجد ہماری کی الخ یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور جتنی
جگہین مسلمانون کی جمع ہونی کی ہین اونہین کی حکم مین ہین اور مانند تیرون کی اور لوہیکی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بہی مجمع مین اسطرح استعمال کری
کہ لوگون کو ایذا ہو ع ر وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشير احدكم على اخيه بالسلاح فانه لا يدري
لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہ اشارہ کری ایک تمہارا اوپر بہائی اپنی کی ساتہہ ہتیار کی اسلیی کہ تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لی ہتیار کو اوسکی ہاتہہ سی یعنی جا

اوسکی پس جاپڑی بیچ گڑہی آگ کی یعنی قتل کی پہنچا مسلم اور بخاری نے ف یعنی شیطان ہاتہہ اوسکی سی ہتیار لگوادی کسی بہائی مسلمان کو اور اوسکی سبب سی مستحق دوزخ کا ہووے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشار الى اخيه بحديدة فان الملئكة تلعنه حتى يضعها وان كان اخاه لابيه وامه رواه البخاري ومسلم روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ اشارہ کری طرف بہائی اپنی کی ساتہہ لوہی کی ایس تحقیق فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو یہانتک کہ رکہہ دی اوسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بہائی اوسکا حقیقی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی سگا بہائی بہائی کی قتل کرنی کا قصد نہین کرتا ہی اکثر میں یہہ اشارہ کرنا از راہ ہنسی کی ہوگا اور باوجود اسکی لعنت ہوتی ہی اور یہہ مقصود مبالغہ ہی بیچ نہی کی اوس سی ہر ح وعن ابن عمر وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا رواه البخاري وزاد مسلم ومن غشنا فليس منا

اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹہا دی ہم پر ہتیار یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کی پس نہین ہی ہم میں یعنی نہین ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نی اور زیادہ کیا مسلم اور جو شخص کہ فریب دیا ہمکو پس نہین ہی ہم میں کا مثلا اسکی ہم پر ہمین وعن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سل علينا السيف فليس منا رواه مسلم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ کہینچی ہم پر تلوار یعنی از راہ قصد کری کسی کی قتل کرنیکا پس نہین ہی ہم میں نقل کی یہہ مسلم وعن هشام بن عروة عن ابيه ان هشام بن حكيم مر بالشام على اناس من الانباط وقد اقيموا في الشمس وصب على رؤوسهم الزيت فقال ما هذا قيل يعذبون في الخراج فقال هشام اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا رواه مسلم اور روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کئی آدمیون قوم نبط کی اور حال یہہ تہا کہ وہ کہڑی کئی گئی تہی دہوپ میں اور ڈالا گیا تہا اونکی سرون پر تیل پس کہا ہشام نی کیا ہی یہہ کیا سبب ہی اسکا کہا گیا کہ عذاب کئی جاتی ہین یہہ سبب خراج کی کہ مال جو اونپر تہا نہین دیا ہی پس کہا ہشام نی گواہی دیتا ہون البتہ سنا ہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگونکو کہ عذاب کرتی ہین لوگون کو دنیا میں نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی عذاب کرتی ہین ناحق تو اونکا یہہ عذاب کی عذاب کریگا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی جیسا کہ فرمایا الله تعالى جزاء سيئة سيئة مثلها ہ ر ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان طالت بك مدة ان ترى قوما في ايديهم مثل اذناب البقر يغدون في غضب الله ويروحون في سخط الله وفي رواية ويروحون في لعنة الله رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی اگر دراز ہووی تیری زندگی یہہ کہ دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکی ہاتہون میں ہونگی مانند دموں گاؤ کی یعنی کوڑی صبح کرینگی بیچ غضب اللہ کی اور شام کرینگی بیچ نہایت ناخوشی اسکی یعنی ہمیشہ اسکی غضب میں رہتی ہین اور ایک روایت میں ہی کہ شام کرینگی بیچ لعنت اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد اوس سی لوگ ہین ظالم کہ ہمراہ حکام کی رہتی ہین اور لوگون کو مارتی ہین اور حاکم کی حکم سی ناحق ستاتی ہین وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو گروہ ہین دوزخیون میں سی نہین دیکہا مینی اونکو یعنی بالفعل موجود نہین ہین ایک گروہ کہ اونکی پاس کوڑی ہونگی مانند دموں گاؤ کی مارینگی ساتہہ اونکی لوگون کو اور دوسری عورتین ہین کہ پہننی ہونگی کپڑا لیکن ننگی ہین حقیقت میں مائل کرنیوالی دلون کو اپنی طرف اور مائل ہونیوالی سر اونکی مانند کوہان اونٹون کی ایک طرف ماییل نہین داخل ہونگی بہشت میں اور نہین پاوینگی بو اوسکی حالانکہ بو بہشت کی پائی جاتی ہی مسافت اتنی اور اتنی یعنی بہت دور سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ایسی عورتین اپنی تئین باریک کپڑا پہنتی ہین کہ بدن اونکا نظر آتا ہی

بچھہ بدن ڈہانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں جیسی کہ دوپٹہ پیچھے سر پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پیٹہ کہ جگہ شہوۃ کی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یا پہنتی ہیں دنیا میں لباس فاخرہ اور ننگی ہیں لباس تقوی سے
کہ آخرۃ میں بسبب تقوی کی لباس بہشت کے پہنیں گے اور ذلیل کرنے والیاں الخ یعنی ایسی سج دہج بناتی ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور میل کرنیوالیاں یعنی آپ بھی رغبت کرتی
ہیں مردوں کی طرف یا ممیلات کے یہہ معنی ہیں کہ اوڑہنیاں سر سے اپنی اوتار ڈالتی ہیں تاکہ دیکہیں لوگ موںہہ انکی اور مائلات یعنی لٹک لٹک چال چلتی ہیں تا دل لوگوں کی فریفتہ کریں اور بعضے کہتے ہیں یہہ بھی کہ
انکی کلہی ہیں شروع میں اور آخر کی الخ یعنی چوٹیونکو سر پر باندہ لیتی ہیں یعنی جوڑا اونچا ہوتا ہے انکی سر پر کہ اونٹ کی مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہیں کہ مائل ہوتی ہیں وہ کوہان بسبب کثرۃ
فربہی کے جیسی کہ معمول عورتوں مصر کا ہے اور وہ قسم مردونکی اور اسطرحکی عورتیں بیچ زمان طہارت نشان حضرت کی اسلئے نہیں پس خبر انکی دینی قبیلہ معجزات سے ہے اور نہیں داخل ہوں
الخ یہہ صفت عورتوں کی ہے اور نہ ذکر کی صفت مردونکی بسبب انکی واسطے اختصار کی اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی انکی یہہ ہیں کہ نہیں داخل ہونگی جنت میں اور نہیں پاوینگی بو
جنت کی اسوقت کہ داخل ہونگی نیکوں اور پاوینگی بو اونکی عورتیں پارسا اور پرہیزگار نہ یہہ کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یا یہہ محمول ہے حلال جانتی پر یا مراد اوس سے زجر و تغلیظ ہے
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُوْرَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسی کو پس چاہیے کہ بچاوے موںہہ کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی اور کیا اوسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے کہ اختراع کیا اوسکو
اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کی جیسی کہ نفخت فیہ من روحی میں اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عاید طرف آدم کی ہے یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے کہ مخصوص ساتھہ
آدم کی ہے ممتاز تمام مخلوقات سے عقل اور خصائص و کرامات سے پس حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ حق تعالی نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور موںہہ اوسکا اشرف
اعضا اسکا اور محل ظہور صورت و جمال اسکا ہے پس پرہیز کرنا چاہیے اوسکی موںہہ پر مارنے سے اور کہا ہے علمائے کرام نے یہہ امر استحبابی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** عن
عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ
أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّهُ حِيْنَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ
فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے
اپنی نگاہ گھر میں پہلی اس سے کہ اذن دیا جاوے اوسکو پس دیکہے پردہ کہولنے کا اور داخل ہونیکا ان دیکھی اہل اوسکی کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کو جسکے ہے حد کو یعنی تعزیر کو نہیں درست
اوسکو کرنا اوسکا یعنی آنا بے اذن اور دیکھنا پردہ کہول کر اور اگر تحقیق جس وقت داخل کی اوسنے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اوسکی کوئی شخص گھر والونمیں سے پس پہوڑ ڈالی آنکھہ اوسکی نہیں سرزنش کرونگا
میں اوسپر اور نہ میں لازم کرونگا اوسپر کچھہ اور اگر گذرے مرد دروازہ پر کہ نہیں پردہ اوسکی لیے اس حال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ پس جا پڑی نظر اوسکی گھر والوں پر پس نہیں
گناہ اوسپر سوا اوسکی نہیں کہ گناہ گھر کی لوگوں پر ہے کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف نہیں درست اوسکو الخ
یہہ تسمیہ اتفاقی ہے واسطے علت کی یعنی یہہ حد جملہ ہے اولین معنی التہ کی ہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ واجب ہے بند رکھنا دروازہ کا یا ڈالنا پردہ کا دروازہ پر وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پکڑنی تلوار کی ننگی کر کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف ننگی تلوار کی پکڑنی سے منع فرمایا واسطے خوف اسکی کی کہ گر پڑے ہاتہہ سے خطا یا کوئی زخم وَعَنِ
الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دو انگلیوں کی نقل کی یہہ ابو داود نے ف سبب منع فرمانیکا اس سے یہہ ہے کہ زخمی نہو جاویں انگلیاں اور ان دونوں حدیثوں سے
نہی تنزیہی اور شفقت کی ہے ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ
وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی سعید بن زید سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت اپنی مال کی پس وہ شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت جان اپنی کی پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت مال اپنی کی پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوی واسطی محافظت اہل اپنی کی پس وہ بہی شہید ہی نقل کیے یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** واسطی محافظت دین اپنی کی یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکی دین کی حقارت کرتا ہی اور اسنی اوسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما اسپر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کری کسی کی مال لینی کا یا مار ڈالنی اوسکی کا یا تعرض کری اوسکی اہل وعیال پر تو پہنچتا ہی اوسکو کہ دفع کری اوسکی قصد کرنیوالی کو ساتھ طریقہ سہل اور اچہی کی پہر اگر وہ باز نہ آوی بغیر قتل و قتال کی اور یہہ مار ڈالی اوسکو تو نہین لازم آویگا اسپر کچہہ اور اگر یہہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا **ع** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کی سات دروازے ہین ایک دروازہ اونمین واسطی اوس شخص کے کہ کہینچی تلوار اوپر امت میری کی یعنی ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کی نقل کیے یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الرِّجْلُ جُبَارٌ ذُكِرَ فِي بَابِ الْغَصْبِ اور حدیث ابی ہریرہ کے کہ پاؤں کا لگنا یعنی الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب مین

بَابُ الْقَسَامَةِ

باب بیچ بیان قسامت کے **ف** قسامت ساتہہ زبر قاف کے یعنی قسم کہانی سوگند کہانا اور شرع مین قسامت اسکو کہتی ہین کہ محلہ مین ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اوسکا قاتل کرنیوالا معلوم نہین پہر محلہ کی لوگون مین سی پچاس آدمی قسم کہاوین کہ ہمنی نہین مارا ہی اسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتی ہین پس یہہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی سبب حدیث مشہور کے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ تیسری فصل مین رافع بن خدیج سی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ہووی درمیان اہل محلہ کی اور مقتول کی عداوت یا ظاہر ہوئی کوئی علامت اور ظن غالب ہو اسبات کا کہ انہون نی مارا ہی جیسی کہ پایا گیا اونکی محلہ مین تو سوگند دیجاوی اولیاء مقتول کو کہ وہ قسم کہاوین کہ قسم ہی ہمنی مارا ہی اور اگر وہ انکار کرین سوگند دیجاوی اونکو کہ انہام کہی کہ نہین قتل کیے جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث اول رافع بن خدیج کی اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہوتی ہی دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کرین یا خطا کا اور امام مالک کہتی ہین اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتہہ قصاص کے کیا جاتا ہی اور قول قدیم شافعی کا بہی یہی ہی اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اوسکی مذکور ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت تہی پس ثابت رکہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا ساتہہ اوسکی درمیان جماعت کے انصار کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے **ع** اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحِقُّوا قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہی رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سی یہہ دونوں حدیث کی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئی دونون خیبر مین اور جدی ہوئی کہجور کی درختون مین یعنی ایک ساتھی ایک طرف اور ایک ساتہی ایک طرف سیر کرتی ہوئی پس مارا گیا عبد اللہ بن سہل پہر آئی عبد الرحمن بن سہل یعنی بہائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹی مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کلام کیا اونہون نے بیچ کام یار اپنی کی کہ قتل کیا گیا تہا پس شروع کیا یعنی کلام کرنی مین عبد الرحمن نے کہ بہائی تہا مقتول کا اور تہا وہ چہوٹا تینون مین سی کہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکہہ بڑی کی یعنی جو بڑی ہی اسکو مقدم کر اوسکو کلام کرنی دی کہا یحیی بن سعید نے کہ راوی اس حدیث کے ہی مراد کہتی تہی حضرت اسکہ متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا انہون نے یعنی اونکی بڑی نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنی کی یا فرمایا یعنی بہائی قتیل اپنی کی یا یار اپنی کی ساتہہ قسمون پچاس مردون کے تم مین سی عرض کیا انہون نے یا رسول اللہ یہہ ایک چیز ہی کہ نہین دیکہا ہے اوسکو یعنی نہین جانتی کہ کسنی مارا ہی اوسکو فرمایا حضرت نی پس پاک کرینگی تمکو یعنی اس گمان سی یہود بیچ قسمون پچاس کے یعنی وہ قسم کہا جاوینگے کہ ہمنی نہین مارا ہی اسکو اور رفع تہمت کرینگی اپنی کہا انہون نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہین یعنی اونکی قسم کا کیا اعتبار ہی پس دیت دلا دیا یعنی دیت دیا وارثون مقتول کی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی طرف سے یعنی رفع فتنہ کی لیے اور ایک

روایت ہیں سے کہ کہا اونہوں نے ہم پچاس قسمیں لو مستحق ہو دیت قاتل اپنی کی یا فرمایا صاحب اپنی کی پس دیت دی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے سو اونٹ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف متولی ہوئے یعنی پس ہی اسپر کہ بڑا لائق تر ہی ساتھ اکرام کی اور ابتدا کرنی کلام کی اور جائز ہی کلام کرنا دوسروں کا اور جائز ہی وکالت حاضر کی آگے کہ ولی خون کے عبد الرحمن بن
سہل تہی کہ بہائی ہین قتیل کے اور حویصہ و محیصہ اوسکی چچا کی بیٹی ہین اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ قسامہ میں پہلی قسم دینی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک ابتدا کیجاوے قسم دینی میں
ساتھ مدعی علیہ کے ع وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہہ باب خالی ہی فصل دوسری سے الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
لَمْ يَكُنْ ثَمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلٰى أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَأَبَوْا فَوَدَاهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبد اللہ بن سہل مقتول
بیچ خیبر کے پس گئی وارث اوسکی یعنی بیٹا اوسکا اور دونوں چچا اوسکی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا حضرت نے کیا تمہاری پاس ہین
دو شاہد کہ شاہدی دیں اوپر قتل کرنیوالی یار تمہاری کی کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تہا اوسجاگہ کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہ مگر یہودی مشہور ساتھ ظلم اور فساد اور قتل و حیلہ گری کی اور
تحقیق دلیری کرتی ہیں بیچ کام اسی بہت بڑا کی کام وہ یہی قتل کرنی انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ ماننی حکم خدا پر فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونمیں سے پچاس شخص کو پس قسم دو اونکو
اونسی پس انکار کیا وارثوں مقتول کی یعنی قسم لینی یہود کی سے پس دیت دی اوس مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاس سے نقل کی یہہ ابو داود نے ف کہا ملا علی قاری نے
ظاہر اس حدیث کا صریح ہی بیچ دلیل مذہب ہماری کی اور بعد اسکی اختلاف مذہب کا اور دلیلیں انکی ہم نے خوب بیان کی ہیں بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَ
السُّعَاةِ بِالْفَسَادِ باب ہے بیچ بیان قتل کرنی مرتد کی اور اون لوگوں کے کہ سعی کرتی ہیں فساد کرنی میں ف مرتد اوسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سی پھر جاوے اور مسلمان جب اسلام سی پھر جاوے
تو اوپر اسکے اسلام عرض کیا جاوے اور اگر اوسکو شبہہ ہو تو دور کیا جاوے شبہہ اوسکا اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوت اسلام کی پہنچ چکی
ہی اوسکو اور مستحب ہے کہ قید کیا جاوے تین روز اگر مسلمان ہوا تو بہتر اور الا قتل کریں اور بعضوں نے کہا اگر وہ مہلت مانگے تو مہلت دی جاوے اور الا نہیں
امام شافعی کی نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر قول اللہ تعالی کی سی اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہے
کہ مہلت دینی واجب نہیں اور سعی کرتی ہیں فساد کرنی میں مراد اوس سے یہاں قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جنکی حق میں فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا
ف فتاوی عالمگیری میں باب مرتد کی احکام میں خوب تفصیل سی لکھی ہیں ترجمہ اوسکا سوا چند مسائل نادر الوجود کی لکھا جاتا ہی تا بہائی مسلمانوں کا کام آوی کہ جاننا ان مسائل کا بہت ضرور
ہی باب بیچ بیان احکام مرتدوں کے مرتد عرف میں کہتی ہیں اوسکو جو پہر جاوی دین اسلام سی اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی زبان پر بعد وجود ایمان کی اور شرط صحت اوسکی کی عقل
ہی پس نہیں صحیح ہی مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکی بی عقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون میں نہیں صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت میں صحیح ہی اور
نہیں صحیح مرتد ہونا ایسی نشہ والی کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہی واسطے صحت اسکی کے اور اسیطرح مرد ہونا نہیں شرط ہی اوسکی صحت کی اور شرط صحت اوسکی کی
رغبت ہی پس نہیں صحیح ہی مرتد ہونا اوسکا کہ زبردستی کیا جاوی اوپر مرتد ہونی کی اور لڑکا عاقل اوپر اسکو کہ اسلام سمجہتا ہو اور تمیز کرتی ہو تو مرتد ہوتا ہی
میں اور بعضوں نی اندازہ کیا ہی اسکا یہہ کہ سات برس کا ہو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کہلایا جاوی کچہہ جس سی جاتی رہتی عقل اوسکی اور ہذیان بکنی لگی پہر مرتد ہو
تو نہیں ثابت ہوتا مرتد ہونا اوسکا اور اسیطرح اگر مرتد ہو مجنون یا وسواسی یا مغلوب العقل کسی طرح کا تو نہیں ثابت ہوتا اور جب کوئی مرتد اور عرض اسلام اور دفع شبہہ کیا جاوی جیسا کہ پہلے لکھا
اور مسلمان ہونا اوسکا یہہ ہی کہ کہی کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہو سب دینوں سے سوا دین اسلام کی اور اگر بیزار ہوا اوس دین سے کہ منتقل ہوا ہی طرف اوسکی تو کافی ہی اگر توبہ کرے مرتد پہر رجوع کرے طرف
اسلام کی پہر رجوع کی طرف کفر کی یہانتک کہ کیا یہہ تین بار تو مہلت دے امام اسکو پس امام تاخیر دیوی اوسکو تین دن پہر اگر رجوع کری طرف کفر کی چوتہی بار پہر طلب کی جاوی
دیوی اوسکو امام پس اگر اسلام لاوی تو بہتر اور الا قتل کری اور جسکا مرتد ہونا ثابت ہو اور لڑکا عاقل ہو پس مرتد ہونا اوسکا صحیح ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے جبر کیا جاوی اسلام لانی پر

اور قتل کیا جاوی اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوا لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکی ہی اور نہ قتل کیجاوی عورۃ مرتدہ بلکہ قید کیجاوی یہانتک کہ مسلمان ہوا ور مارا جاوی اسکو ہر تین دن مین مبالغہ کیے
پیچ لانی اسلام کی اور اگر مار ڈالی اوسکو کوئی تو نہین واجب ہوگا اوسپر کچھ واسطی شبہہ کی اور لونڈی مرتدہ پر جبر کری مالک اوسکا کہ اپنی گھر مین قید کری اوسکو اور سونپی جاوی آدمی طرف اوسکی تا خوب
لیتی رہی خدمت اپنی کی اوس سی اور نہ صحبت کری اوس سی مالک اوسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغ کی ہی اور خنثی مشکل مانند عورت کی ہی اور نہ بندی کیجاوی حرہ مرتدہ جبکہ
کہ دار الاسلام مین ہی پس اگر لاحق ہو دار الحرب مین لونڈی کیجاوی جب بندی کر کی پکڑی آوی اور امام ابو حنیفہ رح سی نوادر مین ہی کہ بندی کیجاوی دار الاسلام مین بھی کہا
بعضون نی اگر فتوی دیا جاوی ساتھ اس روایت کی تو نہین مضائقہ ہی بیچ حق اوس عورت کی کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی کہ درخواست اوسکی لونڈی کرنیکی کری شاوند
امام سی یا ہبہ کری اوسکو امام خاوند کی تئین جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جائیگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنی اور مارنی اوسکی کا اسلام پر جسوقت کہ انکار
کری مرتد ہونی کا اور اقرار کری توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا اور دین اسلام کا پس یہہ اسکی طرف سی توبہ ہی اور زائل ہو جاتی ہی ملک مالک کی اوسکی سی بسبب مرجانی
اوسکی کی زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لا وی عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوی حالت ردۃ پر وارث ہونگی کسب اسلام اوسکی کی اوسکی وارث مسلمان
بعد ادا کرنی قرض اسلام اوسکی کی اور کسب ردۃ اوسکی کا فئی ہوگا بعد ادا کرنی دین ردۃ اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابی حنیفہ کی ہی اور صاحبین کی نزدیک نہین ازل ہوتی ملک مرتد
کی پہر مختلف ہوئی ہین روایتین ابی حنیفہ سی اوسکی حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نی امام ابو حنیفہ سی یہہ کہ معتبر ہی ہونا اوسکا وارث نزدیک موت مرتد کے
یا قتل ہونی اوسکی کی یا حکم ہونی کی ساتھ لاحق ہونی اوسکی کی دار الحرب مین اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی اوسکی مسلمان بیوی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوی یا حکم
ہوا اوسپر ساتھ لاحق ہونی کی اس حال مین کہ وہ عدۃ مین ہی اسلیی کہ مرتد ہوا بہاگنی والا اسبب ردۃ کی اسلیی کہ ردۃ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہین وارث ہوتا ہی خاوند اوسکا
مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگی اوسکی اقرباء ساری مال اوسکی کی یہانتک کہ جو مال کمایا گیا ہی حالت ردۃ اوسکی مین اگر لاحق ہوا کوئی دار الحرب مین مرتد
ہو کر یا حکم کیا حاکم نی ساتھ لاحق ہونی اوسکی کی آزاد ہو جائینگی غلام مدبر اوسکا اور امہات اولاد اوسکی اور فی الحال دینی آئینگی دیون موجلہ اوسکی اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ کمایا تہا
حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اوسکی کی باتفاق تینون علماء ہمارے کی اور جو کچہہ وصیت کی تہی مرتد نی حالت اسلام مین پس وہ مذکور نہی ہی ظاہر روایت مین مبسوط وغیرہ مین کہ وہ
باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکی درمیان اوسکی کہ وہ قریب ہو یا غیر قریب بغیر ذکر کرنی خلاف کی مرتد جبتک کہ چلتا پہرتا ہو دار الاسلام مین پس قاضی نی حکم کری کچہہ ان احکام سی
تصرف مرتد کا اوسکی ردۃ مین چار طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک مانند قبول کرنی ہبہ کی اور ام ولد کرنیکی اور حق شفعہ لونڈی اپنی کی بچہ اور وہ دعوی کری نسب کا تو ثابت ہوگا
نسب لڑکی کا اوس سی اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھ وارثون اوسکی کی اور ہو ویگی لونڈی ام ولد اوسکی اور نافذ ہوگی اوس سی تسلیم شفعہ کی اور حجر اور برطرف کرنا ماذون اپنی کی دوسری
تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کی نہین جائز اوسکو یہہ نکاح کری کسی مسلمان عورۃ اور نہ مرتدہ سی اور نہ ذمیہ سی نہ حرۃ اور نہ مملوکہ سی اور حرام ہی ذبح کیا ہوا اوسکا اور
اوسکا ساتھ کتی کی اور باز کی اور تیر کی تیسری تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی نزدیک سبکی وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کری مرتد کسی مسلمان تو وہ موقوف ہی
اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوی وہ یا قتل کیا جاوی ردۃ پر یا لاحق ہو دار الحرب مین اور حکم کر دیوی قاضی ساتھ لاحق ہونی اوسکی کی تو باطل ہو جاتی ہی شرکت
مفاوضہ اور ہو جاتی ہی شرکت عنان یہہ سب نزدیک صاحبین کی اور نزدیک ابی حنیفہ کی نہین باطل ہوتی اصلا چوتہا تصرف وہ ہی کہ خلاف کیا ہی علمانی بیچ موقوف
ہونی اوسکی کی وہ بیع اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابۃ اور وصیت اور قبض دیون نزدیک امام ابو حنیفہ کی یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوی نافذ ہو جاتی
ہین اور اگر مر جاوی یا قتل کیا جاوی یا حکم کری قاضی ساتھ لاحق ہونی اوسکی کی دار الحرب مین باطل ہو جاتی ہین اور تصرف مکاتب کا بیچ ردۃ اوسکی کی نافذ ہی سبکی نزدیک اور اگر بیچی آدمی اپنی غلام مرتد
یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جب پہر آوی تائب ہو کر طرف دار الاسلام کی اگر ہو پہرنا اوسکا پہلی حکم کرنی قاضی کی ساتھ لاحق ہونی اوسکی کی باطل ہو جاتا ہی حکم مرتد ہونیکا
پس مال اوسکی کی پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان ہی تہا اور نہین آزاد ہوتی کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سی اور اگر ہو پہرنا بعد حکم کرنی قاضی کی تو جو چیز پاوی بیچ ہاتہ وارثون
اپنی کی لیوی اوسکو اور جو چیز کہ نکال دی وارث اپنی ملک سی ساتھ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کی تو اوسپر دعوی نہین پہنچتا اوسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی وارثون سی

تہا اسلام اوسکا بتبعیت مان باپ پہنچی کہ جب بالغ ہوا مرتد ہوکر پس قیاس تو یہہ چاہتا ہی کہ قتل کیا جاوی لیکن از راہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوی ایسا ہی حال اوسکا ہی کہ مسلمان ہوا چہوتی عمر مین پہر بالغ ہوا مرتد ہوکر جو زبردستی اسلام لایا تہا اگر وہ مرتد ہو جاوی تو نہ قتل کیا جاوی از راہ استحسان کے اور ان سب صورتون مین جبر کیا جاوی اسلام پر اور اگر مار ڈالا اوسکو کسی نے تو نہی مسلما ہو سکی تو نہین لازم آویگا اوسپر کچہہ اور لقیط دار الاسلام مین حکم کیا جاوی ساتہہ اسلام اوسکی کی اور اگر بالغ ہو حالت کفر مین جبر کیا جاوی اسلام پر و لیکن قتل نہ کیا جاوی موجبات کفر یعنی جن باتون سی آدمی کافر ہو جاتا ہی وہ کئی قسم پر ہین بعضی تو ایسی ہین کہ متعلق ہین ساتہہ ایمان و اسلام کے جبکہ کہی آدمی کہ نہین جانتا مین کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہین پس یہہ خطا عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کری اوسسی نفی شک کا تو نہین خطا جسنی شک کیا اپنی ایمان مین اور کہا کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کری پس کہی نہین جانتا مین کہ نکلونگا دنیا سی مومن یا مین نہین کافر ہونگا جیسے کہا کہ قرآن مخلوق ہی یا کہا کہ ایمان مخلوق ہی وہ کافر ہی اور جسنی اعتقاد کیا کہ ایمان و کفر ایک ہی ہی پس وہ کافر ہی اور جو کہ نہ راضی ہوا ساتہہ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا ساتہہ کفر نفس اپنی کی پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تو اوسمین اختلاف کیا ہی مشائخ رح نی اور فتوی اسپر ہی کہ اگر راضی ہوا ساتہہ کفر غیر اپنی کی تاکہ عذاب دیا جاوی ہمیشہ کو تو نہین کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتہہ کفر اوسکی کی تاکہ کہی اللہ کی حق مین وہ چیز کہ نہین لایق ہی ساتہہ صفات اوسکی کی تو کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ نہین جانتا مین صفت اسلام کے پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نی اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اسمین پس کہا کہ یہہ شخص ایسا ہی کہ نہ اسکی لیے دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نی نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سی اور اوسکی مان باپ نصرانی ہین اور بڑی ہوئی وہ اسحال مین کہ نہین جانتی کسی دین کو اور دیان مین یعنی نہین سمجہتی دین کو دل سی اور نہ بیان کرسکتی ہی اوسکو زبانسی اور وہ دیوانی بہی نہین ہی تو وہ جدا ہو جاتی اپنی خاوند سی اور ایسی صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل مین اور وہ نہ جانتی ہو اسلام کو دل سی اور نہ بیان کرسکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہین تو جدی ہو جاتی ہی اپنی خاوند سی پوچہا گیا ایک عورت سی کہ تو توحید جانتی ہی اوسنی کہا کہ نہین پس اگر مراد اوسکی یہہ ہی کہ مین نہین یاد رکہتی وہ توحید کہ کہتی ہین لڑکی مکتب مین تو نہین ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنی یہہ کہ مین نہین سمجہی وحدانیت اللہ تعالی کی تو نہین ہی وہ مومنہ اور نہین صحیح نکاح اوسکا جو کوئی مر اسحالت مین کہ نہین پہچانتا تہا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عز و جل کی کوئی اور بہی گہر ہی سوا اس گہر کی اور ظلم حرام ہی تو وہ نہین تہا مومن ایک شخص گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی مسلمان آشکار کری چاہیی کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا کسی سی کہ مین مسلمان ہون پس اوسنی کہا کہ لعنت تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہی ایک نصرانی اسلام لایا پہر مرگیا باپ اوسکا پس کہا اوسنی کاشکی مین نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک یہانتک کہ لیتا مین مال باپ کا کافر ہوتا ہی ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کی پاس اور کہا کہ عرض کر مجہپر اسلام تاکہ مسلمان ہو جاؤن نزدیک تیری پس کہا اوسنی کہ جا تو طرف فلانی عالم کی یہانتک کہ عرض کری تجہپر اسلام پس مسلمان ہو تو نزدیک اوسکی اسکہنی مین اختلاف کیا ہی علماء نی کہا ابو جعفر نی کہ کافر نہین ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس دیکہا اوسکو ایک شخص نی کہ تجہکو کیا برا معلوم ہوتا تہا اپنی دین کا فر ہوتا ہی کہنی سی الا اور بعضی موجبات کفر وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ ذات اللہ تعالی کی اور صفات اوسکی کی وغیرہ ذلک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کری اللہ تعالی کا ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین لایق ساتہہ اوسکی یا ٹہٹا کری ساتہہ کسی نام کی ناموں اوسکی سی یا ساتہہ امر کے اوامر اوسکی سی یا انکار کری وعدہ اور وعید اوسکی کا یا ٹہیراوی اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کری اوسکو طرف جہل کے یا عجز کی یا نقصان کی اور کافر ہوتا ہی اگر کہنی سی کہ جائز ہی یہہ کہ کری اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوسمین اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کری یہہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتہہ کفر کی اگر کہی اگر حکم کری مجہکو اللہ تعالی ساتہہ بات کی تو نکرونگا کافر ہوتا ہی جو کچہہ کہ قرآن مین آیا ہی ید اور وجہہ وغیرہ واسطی اللہ تعالی کی اور نہین ہی وہ جارحہ اور جائز ہی اطلاق ان اشیاء کا ساتہہ فارسی کی کہا بعض مشائخ رح اللہ نی کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کری اعضا کا اور کہا اکثر علماء نی کہ نہین صحیح ہی ولیکن اعتماد اگر کہا کہ فلانا میری نگاہ مین ایسا ہی جیسے یہودی ہی بیچ آنکہ اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہی اور اوسپر جمہور مشائخ ہین اور کہا بعضون نی کہ اگر مراد رکہی ساتہہ اوسکی برائی فعل اوسکی کی نہین کافر ہوتا اگر ہو آیا انسان پس کہا دوسری کی کہ وہ خدا کو چاہیی تحقیقا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطی دشمن اپنی کی اگر کہ خدا نہ تیری جگہ خدا کا کار کرتا ہون پس کہا دشمن اوسکی کی کہ مین حکم خدا کا نہین جانتا ہون یا کہا کہ اسجگہ حکم نہین چلتا یا کہا اسجگہ حکم نہین یا کہا خدا حاکم کے لیے نہین الا یا کہا اسجگہ دیو ہی حکم کریگا پس یہہ سب کفر ہی پوچہی گئی امام عبد الرحمن بقال اوس شخص سے کہ کسی کہا اوسنی ساتہہ رسم کی کار کرتا ہون ساتہہ حکم کی نہین یا یہہ کفر ہی کہا اگر ہی مراد اوسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رو کرنا حکم کا نہین کافر ہوتا اگر کہا واسطی ایک شخص کے کہ نہین بیمار ہوتا ہی یہہ شخص بہولا ہوا اللہ تعالی

کافر کہا کہ یہہ اوسکو تمنی ہی کہ بہول گیا اونکو اللہ تعالی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ خدا میرا زبان سی پس نہین آتا مین کیونکر پس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی بیوی کی تو زیادہ پیاری ہی مجہہ [illegible]
اللہ تعالی سی کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ واسطی فلانی کی قضا پہنچی پس یہہ بہت عظیم ہی کافر ہوتا ہی ساتہہ ثابت کرنی مکان کی واسطی اللہ تعالی کی پس اگر کہا کہ خدا کسی مکان خالی
نہین کافر ہوتا ہی اگر کہا اللہ تعالی آسمان پر ہی اگر قصد کیا ساتہہ اسکی حکایت اوس چیز کی کہ آئی ہی بیچ ظاہر اخبار کے نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اسکی مکان کا کافر ہوتا اور اگر نہو واسطی اوسکی کچہہ نیت کافر ہوتا ہی
نزدیک اکثر کی وہی اصح ہی و علیہ الفتوی کافر ہوتا ہی اسی کہنی سی کہ اللہ تعالی بیٹہا انصاف کی لیے یا کہا کہ کہڑا ہوا انصاف کی لیے بسبب منسوب کرنی اوسکی کی طرف اللہ تعالی کو ساتہہ فوق
تحت کی اگر کہا کہ میری لیے آسمان پر خدا ہی اور زمین پر فلانا کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہا خدا مجہی دیکہتا ہی آسمان پر سے یا کہا دیکہتا ہی یا کہا عرش کے اوپر سے پس یہہ کفر ہی نزدیک اکثر
علما کی مگر یہہ کہ ہی عربی مین بطلاع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سی جانتا ہی پس یہہ نہین کفر اور اگر کہا زیر عرش سی جانتا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کی
پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یارب یہہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالمون نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کی تو انصاف پاؤنگا تجہی کافر ہوتا ہی
اور اگر کہی لفظ جسوقت کہ جگہہ اگر کی نہین کافر ہوتا اگر کہی کہ اگر کرم کریگا اللہ تعالی دن قیامت کی ساتہہ حق اور عدل کی تو لونگا مین تجہی سی حق اپنا پس یہہ کفر ہی اگر کہا جسوقت کہ ظلم
کرتا ہی ایک ظالم اوپر رب سی ہی یہہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول کرسکتا پس یہہ کفر ہی گویا کہ اوسنی کہا اگر راضی ہوا تو پس مین نہین راضی ہونگا ایک شخص نے کہا
یا خدا روزی میری فراخ کر یا سوا اسکی مجہہ پر جاری کر مجہہ پر ظلم مت کر کہا ابو نصر دبوسی رحمہ کہ کافر ہوا اتہی ساتہہ اللہ کی ایک شخص نے کہا کسیکو کہ بہوت مت کہہ پس کہا اوسنی کہ جہوٹ
کس لیے نہ کہنی چاہی کی لیے تو بہی کافر ہوا فی الحال اگر کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اوسنی کہ مجہکو نہین چاہیے یا کہا اگر خدا مجہکو بہشت مین داخل کری نماز
کرون یا کہا گیا کہ نہ نافرمانی کر اللہ کی تاکہ نہ داخل کریگا تجہکو اللہ تعالی آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سی نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا [illegible] کہا [illegible]
کہتا ہون چاہی دوست رکہی چاہی دشمن کافر ہوتا ہی ساتہہ ان سبکی اور اسیطرح اگر کہا گیا اوسکو کہ بہت مت کہہ [illegible] پس کہا اتنا کہونگا اور اتنا سو ونگا اور اتنا
[illegible] ہون کافر ہوتا ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کیونکہ عذاب اوسکا بہت ہی پس کہا اوسنی کہ مین [illegible] کافر ہوتا ہی اور اگر کہا گیا کسیکو کہ
باپ کو مت مار پس کہا کہ نہین انکا مجہپر حق نہین کافر ہوتا اگر گنہگار ہوتا ہی ایک شخص نے کہا ابلیس کو [illegible] تو نماز کرو
کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دو جہان بناتا تو حق اپنا تجہی لیتا مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی ایک بات جہوٹی [illegible] ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جہوٹ تیری کو سچ کری
یا کہا خدا ساتہہ اس جہوٹ تیری کی برکت کری کہا بعضے علمانی کہ یہہ قریب کفر کی ہی ایک شخص جہوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے اللہ تیری جہوٹ مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
کہا کسیکو کہ فلانا ساتہہ تیری [illegible] نہین چلتا ہی پس کہا اوسنی کہ خدا تعالی بہی ساتہہ اوسکی [illegible] کافر ہوتا ہی کہا [illegible] دوست رکہتا ہی مجہکو نہین [illegible] اگر قصد کیا
ساتہہ اس کلام کی نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کی تو کافر ہوتا ہی [illegible] کہتی ہین کہ دوست رکہتا ہی [illegible] نہین کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہہ کلام [illegible] بغیر انشاء اللہ
کی یہہ کام کرونگا کافر ہوتا ہی کہا مظلوم نی کہ یہہ تقدیر اللہ تعالی کی ہی پس کہا ظالم نی کہ کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ [illegible] کافر ہوا اگر کہا [illegible] رحمت اپنی مجہسی دریغ نہ رکہیو [illegible]
کفر ہی [illegible] درمیان خاوند بیوی کی پس کہا خاوند نی اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سی اور تقوی کر [illegible] پس کہا عورت نی [illegible] کی جواب [illegible] نہین [illegible]
خاوند نی [illegible] اوسکو مصیبت [illegible] اوسکو اللہ تعالی سی [illegible] عورت اوسکی [illegible] ہو جاتی ہی خاوند سی
اگر کہی وہ چیز [illegible] خوف کیا جاتا اللہ تعالی [illegible] نہین کافر ہوتی [illegible] ارادہ کرتی [illegible] ہو جاتی ہی خاوند سی ایک شخص نے ارادہ کیا
[illegible] کسیکو پس کہا اوسکو [illegible] کیا نہین ڈرتا تو اللہ تعالی سی پس کہا اوسنی کہ نہین پس [illegible] کافر نہین ہوتا [illegible] کہتا ہون مین اور
اگر دیکہا ایک کو گناہ [illegible] اوسکو کسی نے کیا نہین ڈرتا تو اللہ [illegible] پس کہا اوسنی نہین [illegible] کہا گیا ایک شخص کو کیا نہین ڈرتا تو اللہ سے
پس کہا اوسنی حالت غضب مین نہین [illegible] کافر اگر [illegible] حلال کی [illegible] حکم کو نہین
کرتا پس یہہ کفر ہی جو کوئی [illegible] عزوجل [illegible] کافر ہوتا ہی [illegible] کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ [illegible]

ساتھہ بیوی کی بس نہ آیا تو پس کہا کہ خدا ساتھہ عورتون کی بس نہین آتا ہین کیونکر بس آے فرنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا سی دیکہتا ہون اور تجہسی یا خدا سی امید رکہتا ہون اور
تجہسی پس نہین ہیچ ہی اور اگر کہا کہ خدا سی دیکہتا ہون اور سبب تجکو جانتا ہون پس یہہ اچہا ہی طلب کی کسی دشمن نے قسم پس کہا دشمن نے قسم کہاتا ہون اللہ کی پس کہا قسم طلب
کرنی والی نی کہ نہین چاہتا مین قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہون قسم ساتھہ طلاق کی یا عتاق کی پس کافر ہوا بعضے علما کی نزدیک اور اکثر کی نزدیک نہین ہوا الاصح اگر کہا کسی نے کہ خدا
جانتا ہی کہ ہمیشہ تجکو ساتھہ دعا کی یاد رکہتا ہون پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اگر کہا کہ من خدا ایم بطریق ہنسی کے یعنی خود آیم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے
کہ تجکو حق ہمسایہ نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پس کہا خاوندنی کہ تجکو حق خاوند کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ نہین پہر کہا خاوندنی کہ تجکو حق خدا کا نہین چاہیی اوسنی کہا کہ
نہین پس کافر ہوئی وہ عورۃ ایک شخص نے کہا اپنی بیماری مین اور تنگی معاش مین بابری جانتا ہین کہ خدا تعالی نی مجکو کیون پیدا کیا ہی جبکہ لذتون دنیا سی مجکو کچہہ نہین ہی
پس کہا بعضون نے کہ نہین کافر ہوتا ہی ولیکن یہہ کلام خطا عظیم ہی ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھہ برائیون تیری کی پس کہا اوسنی کہ خدا کو ٹہہایا ہی تو نی کہ تا خدا
وہی کری کہ جو تو کہی کافر ہوتا ہی ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہی کچہہ اور نہین کر سکتا سوائی دوزخ کی پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکہا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی
پیش کار یعنی کارپرداز نہین ہی کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نی کہا شدۃ فقر مین کہ فلانا بہی بندہ ہی ساتھہ اتنی نعمتون کی اور مین بہی بندہ ہون اتنا رنجون مین کیا
یہہ عدل ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسیکو کہ خدا سی ڈر پس کہا اوسنی خدا کہان ہی کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا کہ پیغمبر گور مین نہین ہین یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہین ہے یا کہا کہ معدوم
نہین معلوم ہی اللہ کو کافر ہوتا ہی کافر ہوتا ہی ساتھہ داخل کرنی کاف کی بیچ آخر لفظ اللہ کی وقت پکارنی اوسکی کہ نام اوسکا عبداللہ ہی اگر ہی پکارنی والا عالم اور
کافر ہوتا ہی ساتھہ تصغیر خالق کی عمدا اگر ہی عالم اگر کہا کسیکو کہ خدا تیری لیے بخشش کری میری لیے نہین اگر مراد رکہی اوسنی اس سے استغنا رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اوس سے یہہ
رکہی کہ میرا اول ثابت ساتھہ اثبات اللہ تعالی کی نہ مضطرب نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ قسم خدا کی اور قسم خاک پا ون تیری کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہی خدا کی اور
قسم جان اور سر تیری کی تو اسمین اختلاف ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی جسنی نہ اقرار کیا بعضے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا
یا نہ راضی ہوا ساتھہ کسی سنت کے سنتون مرسلین کی سی پس کافر ہوا پوچہی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کی سی کہ انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ جمع
ہوئی ہو امت اوسکی نبوۃ پر نہین ضرر کرتا ہی اوسکی نبوۃ کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر تہا فلانا نبی تو ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جعفر سے کہ اگر کہا کہ ایمان لایا مین
سب انبیا اوسکی پر اور نہین جانتا مین کہ آدم نبی ہی یا نہین کافر ہوتا پوچہی گئی جعفر حال اوس شخص کے کہ نسبت کی طرف انبیا کی فواحش کی مانند عزم کرنی فعل کی زنا پر اور مانند اوسکی کے
جیسکہ کہتی ہین حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق مین کہا کافر ہوتا ہی اسلیی کہ یہہ برا کہنا ہی اونکو اور استخفاف ہے اونکا کہا ابوذر نی جسنی کہا کہ کل معصیت کفر ہی اور کہا
باوجود اسکی کہ انبیا علیہم السلام نی نافرمانی کی ہین کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی برا کہا اور اگر کہا کہ نہین نافرمانی کی
حالت نبوۃ مین اور نہ پہلی اوسکی کافر ہوا اسلیی کہ اوسنی رد کیا نصوص کو سنا مینی بعضے علما سی کہ جب نہ پہچانا آدمی یہہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین علیہم علی نبینا السلام
پس نہین وہ مسلمان جسنی ارادہ کیا اپنی دل سی بغض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنی کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا مین ساتھہ اوسکی اور اگر کہا کہ فلانا پیغمبر ہوتا تو مین ساتھہ اوسکی
گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکی یہہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا تو نہ ایمان لاتا مین اوسپر کافر ہوا جیسی کہ کافر ہوتا ہی اس کہنی سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجکو ساتھہ ایک
امر کی نہ کرتا مین اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچہہ کہا انبیا نی صدق و عدل نجات پاتی ہم کافر ہوا اگر کہا کہ مین رسول اللہ کا ہون یا کہا فارسی مین کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھہ
اوسکی کہ مین پیغام پہنچانیوالا ہون کافر ہوتا ہی اور جسوقت اوسنی یہہ بات کہی اور کسی نے اوس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اور متاخرین نے کہا کہ اگر
غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہی تو نہین کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت کی بال کو چہوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہی نزدیک بعضوں کے اور نزدیک اوروں کی نہین ہوتا اگر
جبکہ کہی بطریق اہانت کی جسنی کہا کہ مین نہین جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تہی یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق ہی اوس سے لونگا نہین تو کافر
اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ کپڑا پیغمبر کا بودار اور میلا کچیلا تہا یا کہا کہ حضرت کی ناخن بڑہ رہی تہی تو بعضون نی کہا کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور بعضون نے کہا

کہ جب کافر ہوتا ہی کہ کہی یہہ بطریق اہانت کی اگر برا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہی یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہی اور کہا اوسکو یا ابن الزانیۃ پس اگر تہا وہ ذکر
کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو گناہ ہے کبیرہ ہی مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہین نہین کافر ہوتا ہی جسنی کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہی اور فاعل
اوسکا فاسق ہی اور کہا ساتہہ اسکی کہ معاصی انبیاء کی تہی قصداً پس کافر ہوا اسلیے کہ اونسے برا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیاء کی نہین تہی قصداً پس نہین کفر رافضی
جسوقت کہ برا کہی شیخین کو اور لعنت کرے اونکو عیاذاً باللہ منہ پس وہ کافر ہی اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی رضا کو اوپر ابو بکر رضا کی نہین ہوتا کافر مگر یہہ کہ وہ مبتدع ہی اور
معتزلی بہی مبتدع ہی مگر جبکہ کہی کہ دیدار خدا کا محال ہی تو اوسوقت کافر ہوتا ہی اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رضا کو کافر ہوا ساتہہ اللہ کی اور اگر بہتان لگایا
اور بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہی اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہین تہی اصحاب نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا
ہوتا ہی جسنی انکار کیا امامت ابی بکر رضا کا پس وہ کافر ہی بعض کی نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہی کافر نہین اور صحیح یہہ ہی کہ وہ کافر ہی اوراسیطرح جسنی انکار کیا
خلافت عمر رضا کا وہ بہی کافر ہی بحسب قول صحیح کی اور لازم ہی کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنی عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضا کی اور واجب ہی کافر کہنا تمام
زیدیہ کا بسبب اسکی کہ منتظر ہین وہ اوسکی کہ نبی عجم سی آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین عیاذاً باللہ من ہذا القول اور واجب ہی
کافر کہنا روافض کا بسبب اسکی کہ کہتی ہین کہ رجوع کرین گی اموات طرف دنیا کی اور بسبب کہنی تناسخ ارواح کی اور انتقال روح کی طرف ائمہ کی اور نکلنی امام باطن اور
معطل ہین امر و نہی یہانتک کہ نکلی امام باطن اور جبرائیل علیہ السلام نی غلطی کی وحی لانی مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدلے علی بن ابی طالب رضا کی اور یہہ قوم
خارج ہین ملت اسلام سی اور احکام انکی احکام مرتدین کی ہین جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ برا کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہہ تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ کہی
نہین خطرہ گذرا میری دل مین کچہہ اور سوا اسکی نہین کہ برا کہا مینی محمد کو جیسی کہ طلب کیا اونہون نی مجہہ سی اور مین نہین تہا راضی ساتہہ اسکی ایسا کافر نہین ہوتا اور دوسری طرح
جیسی کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولی کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تہا ساتہہ ایمان کی اور دوسری طرح یہہ ہی کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا انصاری
سی کہ نام اوسکا محمد ہی پس ارادہ کیا مینی ساتہہ برا کہنی کے وہ نصرانی پس ایسا بہی کافر نہین ہوتا اور تیسری طرح یہہ ہی کہ کہی خطرہ گذرا میری دل مین ایک شخص کا نصاری سی
کہ نام اوسکا محمد ہی پس نہ برا کہا مینی اوس نصرانی کو اور برا کہا مینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس ایسا کافر ہوتا ہی قضاءً نہ دیانۃً اور عند اللہ بہی جسنی کہا کہ مجنون تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنی کہا کہ بیہوش ہو گئی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کہاتی آدم گیہون تو نہ ہوتی ہم شقیا کافر ہوا جسنی انکار کیا متواتر کا
پس کافر ہوا اور جسنی انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کی نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہی کافر نہین ہوتا اور جسنی انکار کیا خبر واحد کا نہین کافر ہوتا مگر اوسکا گنہگار ہوتا
بسبب نہ قبول کرنی کی جبکہ آرزو کی ایک شخص نے کسی نبی کی انبیا مین سی کہ کہ ہوتا وہ نبی کہا علما نی کہ اگر ارادہ اوسکی اس کہنی سی یہہ ہے کہ اگر نبی ہوتی تو نہ ہوتا خارج حکمت سی
نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف و عداوۃ کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نی کسی سی کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی کدو کو اور کہا اوسکو شخص نے کہ حضرت کدو کو دوست
رکہتی تہی پس کہا سننے والی نی کہ مین نہین دوست رکہتا ہون اوسکو پس یہہ کفر ہی اوراسیطرح روایت کیا گیا ہی ابو یوسف رح سی بہی اور بعض متاخرین نے کہا کہ اگر یہہ
بطریق اہانت کی کہا تو کفر ہی اور بغیر اسکی کفر نہین ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نی بناتا کپڑا پس ہم سب جولاہے بچی ہین پس یہہ کفر ہی ایک شخص نے کہا کسی
کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہانا کہاتی تہی تو چاٹتی تہی اپنی تینون انگلیان پس کہا اوس شخص نی کہ یہہ بے ادبی ہی پس یہہ کفر ہی جب کہ کہا گیا عجب ہی
نین کی بعد طعام کہاتی ہین اور ہاتہہ نہین دہوتی اگر یہہ ازراہ حقارت سنت کی کہا کافر ہوتا ہی اور اگر کہا یہہ کیا رسم مذہب ہین پسند کرتی ہین اور دستار نیچی کلی کی لانی یا طریق
اہل کی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کافر ہوا ایک شخص نے کچہہ کلام کیا پس کہا اوسکو دوسری نی کہ جہوٹ کہتا ہی اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہی اوسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا
نہین مانونگا مین اگر سب پیغمبر ہی یا کہا اگر سب مرسل ہی یا سب فرشتہ مقرب اگر ان جانے کافر ہوا فی الحال ایک شخص نی ارادہ کیا کہ مارے اپنی غلام کو پس کہا اوسکو ایک
شخص نے کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنی اگر محمد مصطفی کہین کہ مت مار تو بہی نہ چہوڑون مین یا کہا کہ اگر آسمان آواز آوی کہ مت مار تو بہی نہ رکون لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک شخص نے پڑہی

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین سے ہی پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز خلشہا خواند پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف قاری کی تو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دیکہی کہ اگر
تہی حدیث کہ تعلق رکہتی تہی ساتہہ دین کے اور احکام شرع کی کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تہی کہ تعلق ساتہہ دین کی نہین رکہتی تہی نہین کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اوسکا
اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تہی کہ پڑہنا اوسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کہ مراد رکہتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر وقتی بود کہ
پیغمبر بود و وقتیکہ بود نبود یا کہا کہ مین نہین جانتا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف امت کہ پس کہا عورۃ نے
کہ پیغمبرون نے بہی خلاف کہا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی سے کہ دیکہنا میرا آپکو مانند ملک الموت کے ہی پس یہہ خطا عظیم ہی اور اسکی کہنی والی کی کفر مین
اختلاف کیا مشایخ نے بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور اکثرون نے کہا نہین کافر ہوتا ہی اور خانیہ مین ہی کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو کافر ہوتا ہی
کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ مین فلانی کا دشمن رکہتا ہون مانند ملک الموت کی اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی نہین سنتا ہون گواہی
فلانی کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتون مین سے کافر ہوا اگر کہی مین فرشتہ ہون نہین کافر ہوتا اور اگر کہی مین نبی ہون
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سے اس حال مین کہ نہین حاضر تہی گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مینی یا کہا خدا کو اور فرشتون کو گواہ کیا مینی کافر ہوا اور
اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مینی نہین کافر ہوتا اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ قرآن کی جسنی کہا کہ قرآن مخلوق ہی
پس وہ کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیۃ قرآن کا یا ٹہٹا کیا ساتہہ ایک آیۃ قرآن کی یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑہی قرآن اوپر بجانی دف کی اور ڈنڈون کی
پس کافر ہوا ایک شخص پڑہتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا بانگ طوفان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ پڑہا مینی قرآن بہت پس سخت ہو گیا گناہ تمام کافر
ہوتا ہی جسنی کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ را پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑہتا ہی یٰس کو نزدیک بیمار کی کہ یٰسین در دہان مردہ
منہ یا کہا کسی سے ای کوتاہتر از انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سے کہ پڑہتا قرآن اور نہین یاد آتا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بہرا پیالہ اور لایا اوسکو اور کہا
کاسا دہاقا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کی یا کہا نزدیک ناپنی اور تولنی غلہ کی واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون بطریق مزاح کی یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ
یعنی ظاہر کیا تو نی علم یا جمع ہوئی ایک جگہہ کی رہنی والی اور کہا فجمعناہم جمعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑہتا ہی تو والنازعات نزعا
ساتہہ بردن کی یا پیش لون کی اور ارادہ کیا ساتہہ اوسکی طنز یا کہا واسطی ایک شخص گنجی کے کہ ہم کہتا ہون تجاو اسلئی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا
کیا طرف نماز با جماعت کی پس کہا کہ مین نماز پڑہتا ہون تنہا اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور جبکہ کہا کسی سے
کہہ دیا ایک کہا ہی تو نی بسیبی والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابوبکر بن اسحق رح نے اگر کہی کہنی والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو
کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیم ہے اور جسوقت کہ دیگ مین کچہہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بہی مخاطرہ
عظیمہ ہے اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اوسکی کی تامل ہی اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑہتا ہی تو قرآن کہا پس
بیزار ہوا مین قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص ایک سورت قرآن کی یاد رکہتا ہی اور اس سورت کو بہت پڑہتا وہ اور کسی نے اوسکو کہا کہ اس سورت کو زبون کر ڈالا ہی تو
کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوی اسلئی وہ کافر ہی اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کی
اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی واللہ نہین نماز پڑہونگا مین کبہی اور نہ نماز پڑہی یہانتک کہ مرگیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑہتا مین محتمل ہی چار وجوہ کو
ایک تو یہہ کہ مین نہین نماز پڑہتا اسلئی کہ پڑہ چکا ہون اور دوسری یہہ کہ نہین نماز پڑہتا تیری حکم سے اسلئی کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتہہ نماز کی اوسنی کہ وہ بہتر ہی تجسے اور تیسری یہہ کہ نہین نماز
پڑہتا مین باعتبار فسق کے یا کاہلی کے پس یہہ تینون وجہین تو نہین کفر اور چوتہی یہہ کہ نہین نماز پڑہتا مین اسلئی کہ نہین واجب ہی مجپر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتہہ اوسکی پس اسمین کافر
ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑہتا مین نہین کافر ہوتا واسطی احتمال ان وجوہ کی جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑہ پس کہا اوسنی کہ بہرا ہو کہ نماز پڑہی اور کار

پر دراز کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہیں کی ہی یا کہا کون طاقت رکھی کہ یہہ کار بسر لیجاوی یا کہا خرد مند درکار نہ باید کہ بسر نتواند برد یا کہا کہ لوگ میری ہی واسطی کرتی
ہیں یا کہا نماز پڑہتا ہوں کچھہ سر نہیں آتا یا کہا کہ تو نی نماز پڑہی کیا سر لایا تو یا کہا نماز کسواسطے کروں میں ماں باپ میری مرگئی یا کہا کہ نماز پڑہنی نہ پڑہنی ایک سی ہی یا کہا کہ اتنی
نماز پڑہی میں نی کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزی نیست کہ اگر بماند گندہ شود پس یہہ سب کفر ہی کسیکو کہیں کہ آؤ تا نماز پڑہیں ہم اوس حاجت کی لیے پس وہ کہی میں نی بہت نماز
پڑہی کوئی حاجت میری روا نہ ہوئی اور یہہ بطریق استخفاف و طعنہ کی کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی ایک فاسق نمازیونکو کہ آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ کری طرف مجلس فسق کی کافر
ہوتا ہی جسوقت کہ کہی خوش کام ہی بی نمازی پس یہہ کفر ہی جسوقت کہ کہی کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تاکہ پاوی تو حلاوت طاعت کی یا کہی فارسی میں نماز بخوان تا حلاوۃ
نماز بیابی پس کہا اوس شخص نی جواب میں اوسکی تو بکن کہ حلاوت بی نمازی بینی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہیں نماز پڑہتا میں اسلیکی تو آ
مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ الصدق ناقص کیا مال میری تئین پس میں ناقص کرتا ہوں اوسکی حق تئین پس یہہ کفر ہی ایک
شخص نماز پڑہتا ہی رمضان میں اور پہر نہیں پڑہتا اور کہتا ہی کہ این خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید ہی کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نمازونکی ہی کافر ہوتا ہی نماز
پڑہی طرف غیر قبلہ کی معتمدا پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نی کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نی اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کی یا نماز
پڑہی ساتہہ کپڑی نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصدا کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چہوڑ دی اوسنی وہ جہت اور نماز پڑہی طرف
اور جہت کی روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رح سی کہ خوف رکہتا ہوں میں اوسپر کفر کا واسطی اعراض اوسکی کی قبلہ سی اور اختلاف کیا ہی مشایخ رح نی اوسکی کفر میں کہا
شمس الائمہ حلوائی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ اوسنی جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی بطریق استہزا و استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین بسبب ضرورت کی اسطرح کہ
نماز پڑہتا تہا ساتہہ قوم کی پس حدث کر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری اور چہپایا اوسکو اور نماز پڑہی اوسیطرح یا تہا قریب دشمن کے پس کہڑا ہوا اور نماز پڑہی بغیر طہارت کہا
بعض مشایخ رح نی کہ نہیں ہوتا کافر اسلیکی کہ استہزا کرنی والا نہیں ہی اور جو کوئی مبتلا ہو ساتہہ اسکی بسبب ضرورۃ کی یا حیا کی لایق ہی یہہ کہ نہ قصد کری ساتہہ قیام کی نماز کو
اور نہ پڑہی کچھہ اور جب جہکادی پیٹہہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تاکہ نہ ہووی کافر بالاجماع اور جسنی نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا بعض علما نی کہ نہیں ہوتا ہی کافر
کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہیں فرض نہیں کافر ہوتا اسلیکی کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار
کری دوسری سجدہ کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب انکار کرنی اوسکی کی اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو میں نماز کعبہ کی طرف پڑہتا اور
بیت المقدس کی طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف اوسکی نکروں میں یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف اوسکی نکروں میں یا کہا کہ قبلی دو ہیں یعنی
کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نی اگر نماز پڑہی ریا نہیں ثواب اوسکی لیی اور اوسپر گناہ ہی اور بعضون نی کہا کہ کافر ہوتا اور بعضون نی کہا کہ نہ ثواب ہے اوسکی لیی اور نہ گناہ
وہ مانند اوسکی ہی نہیں نماز پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازیں پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تقیہ تسلیم اونکی کی کافر ہوا اور نہیں اوسپر قضا نماز کی اور اگر کیا
یہہ فعل بسبب فسق کی نہ کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام میں پہر بعد ایک مہینی کی پوچہا گیا پانچوں نمازوں سی پس کہا
کہ نہیں جانتا میں کہ وہ فرض ہیں سمجہو کافر ہوا مگر یہہ کہ رہتا ہو بیچ نو مسلمانونکی ایک شخص نی کہا موذن کو وقت اذان دینی کی کہ جہوٹ کہا تو نی کافر ہوا کہ موذن
نی اذان دی پس کہا ایک شخص نی یہہ بانگ بخو غا ہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کی اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو
کر ادا زکوۃ اوسنی کہا کہ نہیں ادا کرتا میں کافر ہوتا ہی بعضون نی کہا مطلقا اور بعضون نی کہا کہ اموال باطنہ میں نہیں کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ میں کافر ہوتا
ہی اور لایق تر یہہ ہی کہ یہہ مسئلہ زکوۃ کا موجب ان قولونکی کہ گذری نماز میں کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کاشکی رمضان نہ ہوتا فرض اوسکی کفر میں اختلاف
کیا ہی مشایخ نی اور صواب یہہ ہی کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اوسکی مجہہ سی نہیں ادا ہو سکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنی مہینی
رمضان کی کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہمان بہاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کی کہ بعد اسکی خرابی میں پڑینگی اگر کہا یہہ [illegible]

انہون

مہینون بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھہ اوسکی رنج نفس اپنی کا نہ کافر ہوا اور لایق ہی یہہ کہ ہو جواب پہلی مسئلہ کا بہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان
جلدی جاوی مین بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا چند ازین روزہ کہ مرا دل بگرفت پس یہہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات
کو اللہ نے کیا ہی عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہین کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہین کافر ہوتا اگر
تاویل کرے اسکی اگر کہی کسی نماز مجھے سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے پڑہون بیوی بچے تو رکہتا ہی نہین یا کہی نماز کو طاق پر رکہا ہے کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین
اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھہ علم اور علما کی جسنی بغض رکھا کسی عالم سی بغیر سبب ظاہر کی خوف ہی اوپر کفر کا جسوقت کہ کہا واسطی صلح کروانی والی کی کہ دیدار
اوسکا نزدیک میرے ایسا ہے کہ جیسی دیدار سور کا خوف ہی اوپر کفر کا اور خوف ہی اوپر کفر کا جبکہ برا کہی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہتی سی عالم کو کہ ذکر
احمد کا ہیچ متقعد علم تیری کی مراد رکہتا ہو علم سی علم دین کا ایک جاہل نی کہا جو کہ علم سیکہتے ہین وہ استانین ہین کہ سیکہتی ہین یا کہا یا ہی جو کچھہ کہ کہتی ہین یا کہا
تزویر یعنی فریب ہے یا کہا مین علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹھی ایک جگہہ اونچی پر اور پوچہین لوگ اوس سی مسائل بطریق استہزا کی پہر مارین اوسکو
ساتھہ تکیون کی اور وہ ہنستی جاوین کافر ہوتی ہین سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹھی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر مجلس علم سی پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کہ گذشتی ہی یا تو
کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سی کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اس چیز کی کہ کہتی ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہی علم کو ہیچ کاسہ کیسہ نہین سکتہ
یا کہی علم کو کیا کرون مین مجکو چاندی چاہیی جیب مین کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی زن و فرزند کی ہی کہ مجلس علم مین نہین پہنچتا ہون پس اسمین مخاطرہ عظیمہ ہی اگر
ارادہ کری ساتھہ اوسکی سہل جاننی علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھہ علم سی یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسری نی یہہ کچھہ نہین نزدی یا کہا یہہ کلام کس کام
آوی درم چاہیی کہ آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنی سی پس یہہ کفر ہی ایک عورت نی کہا لعنت ہو اوپر دانش
دانشمندی کا فر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمندونکا وہی ہی اور فعل کافرونکا وہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہہ جب ہے کہ ارادہ کیی جاوین ساتھہ اوسکی تمام افعال پس ہوگا التسویہ
درمیان حق و باطل کی ایک شخص جہگڑا ایک فقیہ سے کسی امر مین درمیان کی فقیہ نی اوسکی لیی ایک حجہ شرعی پس کہا اوس جہگڑنیوالی نی یہہ دانشمندی ہی یا کہ پیش نہین جاتی ہی
خوف ہی اوپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو اے دانشمندک یا کہا اے علویک نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ مین ہوا اوسکی استخفاف دین کا منقول ہی کہ ایک فقیہ نی رکہی کتاب اپنی کسی دکان مین اور چلا گیا
پہر گذرا اوس دکان پر پس کہا دکاندار نی کہ بسولہ فراموش کیا تونی پس کہا فقیہ نی کہ میری کتاب ہی تیری دکان پر بسولہ نہین پس دکان نی کہا کہ بڑہئی ہاتہہ بسولہ کی لکڑی کاٹتا
ہی اور تم ساتھہ کتاب کی حلق لوگون کی پس گئی وہ کیا فقیہ نی اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا اونہون نی ساتھہ قتل کرنی اوس شخص کی ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پر
اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا اوسکو گناہ سی پس کہا بیوی نی کہ مین خدا کو اور علم کو کیا جانون اپنی کو دوزخ مین کہا ہی عورت کافر ہوئی ایک
شخص سے کہا گیا کہ طالب علم چلتی ہین اوپر بازوون ملائکہ کی پس کہا اوسنی کہ یہہ جھوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ
الثرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی دشمن سی کہ چل میرے ساتھہ طرف شرع کی اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لا تا چلون جبر کی نہین جاتا کافر ہوا اسلیی کہ مقابلہ
شرع کا اور اگر کہا میرے ساتھہ قاضی کی پاس چل در باقی مسئلہ بدستور نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتھہ میری شریعت اور یہہ حیلی مفید نہین یا کہا پیش نہ چلینگی یا کہا میری لیی حیلہ لکہو کہ
شریعت کو کیا کرون پس یہہ سب کفر ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ چاندی لی تہی تو نی شریعت اور قاضی کہان تہا کافر ہوا اور علماء متاخرین سے بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکہا ساتھہ اوسکی
قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسی نے کہ حکم شرع اس حالت مین یہہ ہے پس کہا اوسنی کہ مین رسم پر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشایخ کے ایک شخص نے کہا اپنی جورو
سی کہ کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اوسنی بلند آواز سی اور کہا اینک شرع را پس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنی خاوند سی ایک شخص پر پیش کیا اوسکی دشمن نے
فتوی ائمہ کا پس رد کیا اوسنی اوسکو اور کہا چہ بار نامہ فتوی آوردہ کہا بعضون نی کہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسنی رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر نہ کہا کچھہ لیکن فتوی ڈالدیا
زمین پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچہا ایک عالم سی اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنی کہ طلاق پڑگئی پس کہا فتوی پوچہنی والی نی

کہ میں طلاق طلاق کو کیا جانوں ان بچوں کی جاہیے کہ میری گہر میں ہو کافر ہوا جس وقت کہ آیا ایک دو جہگڑنیوالوں میں سے طرف دوسری کی فتوی آئمہ کا پس کہا اوسنے کہ نہیں جیسی کہ فتوی یا اونہوں نے یا کہا نہیں عمل کرتی ہم اوسپر ہوگی اوسپر تعزیر اور **بعضی موجبات کفر کی وہ ہیں** کہ متعلق ہیں ساتھہ حلال و حرام کی اور کلام فاسقوں اور فاجروں کے وغیرہ ذلک جسنے اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطے ترویج متاع کی یا باعتبار جہل کے نہیں ہوتا کفر اور یہہ جب ہے کہ ہو حرام بعینہ اور وہ اعتقاد کرتا ہو اوسکو حلال یہاں تک ہوگا کفر اور جبکہ ہو حرام لغیرہ پس نہیں کفر اور یہہ اوسچیز کی کہ ہوتی ہے حرام بعینہ کافر جب ہوتا ہے کہ ہو حرمت ثابت ساتھہ دلیل قطعی کی اور جبکہ ہو حرمت ساتھہ اخبار احاد کی نہیں کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہے طرف تیری یا دو حرام کہا جو نسا دونوں میں جلد پہنچے خوف ہے اوسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیے خواہ حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا کہ جب تک حرام پاؤں نہیں گرد حلال کی نہ پہروں میں نہیں کافر ہوتا اگر دی فقیر کو کچھہ مال حرام میں سے اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہے اور اگر جانی فقیر اوسکو پہر دعا دی اوسکو اور آمین کہی دینے والے نے کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال سے پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہے میری نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکی جواب میں کہ اس جہان میں ایک حلال خوار لاؤ اوسکو سجدہ کروں میں کافر ہوا کہا کسی نے کہ کہا حلال کہا اوسنے کہ مجھکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکی نے شراب پی پہر آئی اقارب اوسکی اور نثار کیں اوسپر درہم کافر ہوئے وہ اور اگر نثار نہ کیں لیکن کہا اونہوں نے مبارک ہو تو بہی کافر ہوئے اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہیں ثابت ہوتی قرآن سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہے حرمت اور باوجود اوسکی تو پیتا ہے شراب کیوں نہیں توبہ کرتا تو کہا کسی نے شراب اور نشکیہ یہہ نہیں کافر ہوتا اسلیکہ یہہ استفہام ہے یا یہہ اور مثال شراب اور دود کی محبت میں اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض میں کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا غلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر میں ہے امام محمد سے کہ نہیں کافر ہوتا دونوں مسئلوں میں ہوا صحیح ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو ہے ساتھہ شادی ہماری کی شاد ہیں اور کم و کاست اوسکو ہی ساتھہ شادی ہماری کی شاد نہیں ہوتا ہے کافر جس وقت کہ شروع کیا فساد میں اور کہا اپنی یاروں نے بیائیے تاکہ خوش خرم کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھہ پینی شراب کے اور کہا مسلمانی آشکارا کرتا ہوں میں یا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نے فاسق ہوں میں اگر اس شراب میں تہوڑی سی گر پڑے جبرئیل علیہ السلام ساتھہ پرانی کی اوتار اسکو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہے ہر دن اسحال میں کہ ایذا دیتا ہے تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہوں میں کافر ہوا کہا اوسنے کی گناہوں کی کہ یہہ ایک ساعت و دہ ہے یہی کافر ہوتا ہے کذا فی المحیط اور تجنیس ناطقی میں ہے کہ صحیح تر یہہ ہے کہ نہیں کافر ہوتا وہ ایک شخص نے مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس کہا میں نے کیا کیا ہے تا توبہ کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانی کی بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستطرفی نے کہ وہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد للہ کہا بعض متاخرین نے کہ نہیں کافر ہوتا اور اتفاق ہے اسپر کہ اگر قدح لیوی اور بسم اللہ کہے اور پیوی کافر ہوگا اور ایسیہی بوقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کی کہتاہیں اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جہگڑیں اسپر کہے ایک انمیں دونوں میں کا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لا حول کیا نہیں یا کہا لا حول کو کیا کروں میں یا کہا لا حول نہیں کفایت کرتی کہو یا کہا لا حول را بکاسہ ثرید نتوان کرد یا کہا لا حول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہے ان سب میں تو نہیں اسیطرح جس وقت کہ کہی وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جس وقت کہ کہی سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لی گیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہے جس وقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہیں کہتا ہوں پس کہا بعض مشایخ نے کہ یہہ کفر ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مراد رکہی ساتھہ اسکی یہہ کہ میں نہیں کہتا تیرے حکم سے نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور اگر کہا کہ بگفتن این کلمہ چہ بر سر آوردی تا من گویم کافر ہوتا ہے ایک بادشاہ چہینکا پس کہا واسطی اوسکی چہینکنے پر یرحمک اللہ پس کہا کسی دوسرے شخص نے یرحمک اللہ کہنی والی کو کہ نہ کہہ بادشاہ کی ایسی اسطرح کافر ہوتا ہے یہہ کہنی والا اور **بعضی موجبات کفر وہ ہیں** کہ متعلق ہیں ساتہہ دن قیامت کے اور اوسچیز کی کہ اوسمیں ہے جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ہے ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا ہوں کہ یہود و نصاری جب اوٹہائی جاوینگی قیامت کو یا عذاب دیے جاوینگے ساتہہ آگ کی کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتہہ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کی اور ساتہہ انکار عذاب قبر کی اور ساتہہ انکار حشر بنی آدم کی نہ غیر انکی کی اور نہ ساتہہ کہنے اسکی کی کہ ثواب و عذاب دیے جاوی گی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرے میں کہا اوسنے کہ اوس جہان کسنے دیکہا ہے کافر ہوا

ایک شخص کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بری تا بدا گر کہا از راہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم نی آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نی فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضدار سی کہ دی دراہم میری دنیا مین اسلیے کہ نہین دراہم ہین قیامت کو پس کہا دس اور مجکو دی اور اوس جہان مین لی لینا یا دیدو نگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتہہ محشر کی کیا کام یا کہا نہین ڈرتا مین قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن نو نگا مین تجسی حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکی نی کہ تو اوس انبوہی مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکی کفر مین اور مذکور ہی فتاوی ابو اللیث مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین چاہیین اوس جہان مین جو کچہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چہوڑ دنیا کو واسطے آخرة کی کہا مین نہین چہوڑتا نقد کو بدلی نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان مین بے خرد ہوا اوس جہان مین مانند کیسہ دریدہ کی ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ نے کہ یہہ بطور ہنسی اور تمسخر ساتہہ امر آخرة کی پس باعث ہوتا ہے کفر کہنی والی کا اگر کہا ساتہہ تیری دوزخ مین جاؤنگا لیکن اندر نہین آونگا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جب تک کچہہ رضوان کی لیے نہ لیجاویگا دروازہ بہشت کا نہین کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطی امر بالمعروف کرنیوالی کی کہ کیا غوغا آیا اگر کہا یہہ بطریق رد و انکار کی خوف ہی اوسپر کفر کا ایک شخص نی کہا کسی سے کہ فلانی کی گہر مین جا اور اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنی کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا مینی عافیت اختیار کی ہی مجکو اس فضولی سی کیا کام پس یہہ سب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطی صاحب تعزیت کی ہرچہ از جان وی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنی والی پر کفر کا یا کہا زیادہ گنا دس یہہ خطا اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو پیوست اور اگر کہا وی مرد و جان بتو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص اچہا ہوا اپنی بیماری سی پس کہا ایک اور شخص نے فلان خر باز فرستاد پس یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہی تو مارے تو مجکو مسلمان اور اگر چاہے تو مارے تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتہہ اللہ کی مرتد بن اپنی سی اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تونی مال میرا اور لیا تونی فرزند میرا اور لیا تونی ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تونی اور مانند ان الفاظ کی کہی پس کافر ہوا اور بعضی موجبات کفر کی وہ ہین کہ متعلق ہین ساتہہ تلقین کفر کی اور حکم کرنی کی ساتہہ مرتد ہونی کی اور سکہانی ارتداد کی اور مشابہت کرنی کی ساتہہ کفار کی اور اقرار کرنی کی اقرار صریح یا ہو کنایہ سکہایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس ہوتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورة کو یہہ کہ مرتد ہو جاوی اور جدی ہو وی اپنی خاوند ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رحمہ سی اور امام ابی حنیفہ رحمہ سی منقول ہی کہ جسنی حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہو مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نی جسوقت کہ سکہایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتہہ مرتد ہونی کی اور اسیطرح جسنی سکہایا عورة کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کری عورة کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رحمہ نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہہ کہ بولی کلمہ کفر کا ساتہہ خوف تلف کرنی کی یا مانند اوسکی کی پس بولا وہ کلمہ کفر کا لیکن کسی طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہے ساتہہ ایمان کی اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچہہ سوا اوس چیز کے کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر سی پس اسصورت مین نہ حکم کیا جاوی ساتہہ کفر اوسکی کی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ آیا میری دل مین یہہ خبر دون مین کفر سی ماضی کی جہوٹ پس ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اوسکی کی اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتہہ کفر اوسکی کی قضاءً یہانتک کہ جدائی کردیگا قاضی اوسمین اور اوسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہی خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ خبر دون مین کفر سی ماضی مین جہوٹ مگر یہہ کہ مینی نہین ارادہ کیا اسکا یعنی خبر دینی کا کفر سی ماضی مین جہوٹ بلکہ ارادہ کیا مینی کفر مستقبل کا واسطی قبول کرنی کلام اوسکی کی اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضا مین بہی اور عند اللہ بہی اور جسوقت کہ جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میری دل مین کچہہ اور نماز پڑہی تہی مینی طرف صلیب کے از راہ جبر کے پس اسصورت مین نہین کافر ہوتا ہی قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطی اللہ کی نہ واسطی صلیب کے پس اسصورت مین بہی کافر نہین ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میری دل مین یہہ کہ نماز پڑہون مین واسطی اللہ کی پہر ترک کیا مینی اوسکو اور نماز پڑہی مینی صلیب کے لیے پس اسصورت مین

کافر ہوتا ہی قضاءً نہی اور عند اللہ بہی اگر کہا گیا ایک مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تئین و الا مار ڈالینگے ہم تجکو پس افضل یہہ ہے کہ نہ سجدہ کری جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصدا لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہین رکہتا ہی تو کہا بعض علما ہماری نی کہ نہین کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہوجاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا استحال مین کہ وہ نہین جانتا تہا کہ یہہ کلمہ کفر کا ہی مگر یہہ کہ بولا تہا وہ اپنی اختیار سی کافر ہوگیا نزدیک اکثر علما کی اور معذور نہین ہوتا بسبب جہل کی بیہودہ گو اور ٹہٹا کرنیوالا جب بولی کفر از راہ استخفاف کی وہ بہی اور خوش طبعی کے ہوتا ہی کفر سبکی نزدیک اگرچہ اعتقاد ہوا اوسکا خلاف اوسکی جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تہا یہہ کہ بولی ایسا لفظ کہ نہین کفر پس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہین ہوتا ہی یہہ کفر سبکی نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب کہنی ٹوپی مجوس کی اپنی سر پر بسبب روایت صحیح کی مگر بسبب ضرورۃ سردی گرمی کی کہ پہنے تو نہین کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کی مگر جبکہ کری از راہ فریب دینی کی لڑائی کفار کی مین اور خبر دینی کی واسطی مسلمانون کی اور بسبب اس کہنی کی کہ مجوس بہتر ہین یا بہتر ہیں سی کہ ہم اوسمین ہین یعنی افعال اونکی بہتر ہین ہماری افعال سی اور بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سے نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بری ہی نصرانیہ سی اور کافر ہوتا ہی بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی یا یہودیہ سی اور بسبب اس کہنی کی کہ کرنیوالا کفر کا بہتر ہی اوسچیز سی کہ تو کرتا ہی بعضون کی نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا ہی اور مقید کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نی ساتہہ اسکی کہ قصد کری اچہا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکیکا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کی طرف نوروز مجوس کی واسطی موافقت اونکی کی ساتہہ انکی بیچ اوسچیز کی کہ کرتی ہین وہ اوس دن مین اور بسبب خریدنی کی دن نوروز کی ایسی چیز کہ نہین خریدتا تہا اوسکو پہلی اوسکی واسطی تعظیم نوروز کی نہ واسطی کہانی اور پینی کی اور بسبب تحفہ بہیجنی کی اوس دن واسطی مشرکون کی اگرچہ انڈا ہی بہیجی واسطی تعظیم اوس دن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوۃ مجوسی کی وقت مونڈن ہونی فرزند اوسکی کی اور کافر ہوتا ہی بسبب اچہا جاننی امر کفار کی اتفاقاً یہانتک کہا ہی علمانی کہ اگر کوئی کہی کہ نہ بولنا وقت کہانا کہانی کی مجوس کی ہاں اچہا ہی یا نہ ساتہہ سلانا بیوی کا حالت حیض مین مجوس کی ہاں اچہا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نی ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کی بیچ وقت خلعت کی یا ایسی اخروٹ اور مانند انکی کی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہی کہ نہ کہایا جاوی اگرچہ ذبح کیجاوی گائین یا اونٹ بیچ جگہہ تقرب بغیر اللہ کی بسبب آنی حاجیون کی یا غازیون کی کہا ایک جماعت نی علما سی کہ یہہ کفر ہی اور جو جانور کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کی لیی بنام غیر خدا تعالی کی وہ حرام ہی جیسی کہ عوام جاہل ہین دستور ہی کہ یہہ بکرا شیخ سدو کا یا یہہ گای سید احمد کبیر کی یا یہہ بکرا توپہ کا یا یہہ مرغا مدار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگون کی پاس یا کنارہ دریا کی یا بطریق بہوگ کی ساتہہ نام جنون کی پس کرنیوالا انکا مرتد کافر ہی اور یہہ ذبیحہ مردار اور حرام ہی اگرچہ وقت ذبح کی نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بہی حرام ہی اسواسطی کہ پہلی سی یہہ جانور غیر خدا کی نام پر مشہور ہو چکا پہر وقت ذبح کرنیکی نام خدا کا کچہہ فائدہ نہین دیتا جیسی کہ اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور در مختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہی بلکہ در مختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سی نقل کیا ہی کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کی نزدیک کافر ہی اور مطالب المومنین مین لکہا ہی ابو حفص کبیر اور ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور ابو الحسن نوری وغیرہ نی کہ علما رؤسا اور مجتہد روزگار تہی فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا ہی ساری علما اتفاق رکہتی ہین اسپر کہ جو مسلمان نی ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اوسکی سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہے اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کری واسطی تقرب چاہنی غیر خدا کی جیسی کہ مشکوۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہی اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر وما اہل بہ لغیر اللہ کی مولانا شاہ عبد العزیز محدث رح نی لکہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائی نام اللہ کی جو کہ سی بدتر اور مردار ہی پہر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر عزیزی مولانا موصوف مرحوم کی مین دیکہی تسلی ہوجائیگی اس مقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہی اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہادی ایک عورت نی باندہی اپنی کمر پر رسی اور کہا یہہ زنار ہی کافر ہی ایک شخص نی کہا کہ کافری کرنی بہتر ہی خیانت کرنی سی اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار رح نی ایک شخص نی مارا عورۃ کو پس کہا عورت نی کہ نہین ہی تو مسلمان پس کہا مرد نی ہان مین نہین مسلمان نہین ہوتا ہی کافر اس سی اور بعضی علما ہمارے سی منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ کیا نہین ہی تو مسلمان اوسنی کہا کہ نہین ہوتا ہی یہہ کفر ایک عورۃ نی کہا اپنی خاوند سی کہ نہین ہی تجکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ

راضی ہوتا ہی تو ساتھ خلوۃ میری کی اجنبیوں ساتھ پس کہا خاوند نی کہ نہین مجھکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نی کہا اپنی بیوی سے
یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نی ایسیہی ہون مین یا کہا ایسیہی ہون مین طلاق دیدی مجھکو یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھ نرہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیری ساتھ
صحبت نہ کرتی یا کہا تو مجھکو نرکہتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسیہی ہون تو مجھکو مت رکھ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نی اپنی خاوندسی یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا
خاوند نی ایسا ہی ہون مین مجھسے باہر آ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجکو نرکہتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہون مین میرے ساتھ نرہ صحیح یہہ ہے کہ نہین کافر ہوتا
اور اگر کہا ایک راہ جنبیہ یا من مباش پس ظاہر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنی ایسا ہی ہون میرے ساتھ
صحبت نرکھ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تیری ساتھ صحبت نرکہتا آخر اوسیطرح تک ذکر کی یعنی الفاظ پس اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام
کرنیکا پس کہا اوسکو بیوی اوسکی نی اگر یہہ کام کری تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نی اور نہ التفات کی طرف عورت کی نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا
عورۃ نی مین نہین بلکہ تو ہی یا کہا عورت نی اپنی خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نی بلکہ تو ہی نہین واقع ہوتی درمیان انکی فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر
یا اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورۃ نے کچھ یا کہا عورۃ نی اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھ پہہ تھی فقیہ ابو بکر اعمش بلخی کہتی کہ کافر ہوتا ہے
اوسکا کہنی والا اور کہا سوا انکے علماء بلخ نی کہ نہین کافر ہوتا اور مختار واسطی فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کی یہہ ہے کہ اسطرح کا کہنی والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور نہین اعتقاد رکہتا
اوسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکہتا ہے اوسکو کافر پہر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھ اسکی بنا بر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نی کہا اپنی بچہ کو ای
مغ بچہ یا ای کافر بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علما نی کہ نہین ہوتا یہہ کفر اور بعضون نی کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد نی یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہی علما نی اسمین بھی اور
صحیح تر یہہ ہی کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کری ساتھ اوسکی کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہی واسطی غیر
اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہی لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہی آری یعنی ہان کہکر کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو ہی خو او اور نہ کہا کچھ اور سکوت کیا نہین کافر
ہوتا کہا کسی سے بیم بود کہ کافر شدی یا کہا ڈرا مین یہہ کہ کافر ہو جاؤن نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ انسان یا تو نی کہ کافر ہو جا اپنی کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہہ زمانہ مسلمانی اختیار
کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہی کہا بعضون نی کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نی کہ یہہ نہین ہی صواب میری نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ مین تہی پس پکارا ایک
شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نی اگر تہی دونون ایک کام مین اوس پکارنیوالی کی اور گمان کیا مسلمان نی کہ وہ پکارتا ہی مجکو بسبب اسلام
کی نہین لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہین تہی دونون ایک کام مین خوف ہی اوپر کفر کا ایک مسلمان نی کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہین جانتا تہا
مین کہ یہہ کفر ہی نہین معذور ہوگا بسبب اسکی ایک شخص بولا ایک کلمہ گمان کیا قوم نی کہ وہ کفر ہی اور نہین تہا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق
ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنی کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سی بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا
ابلیس ہون پس وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نی نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنی اوسکو از پس اینہمہ کناہ صفان برسر نہم کافر ہوتا ہے
کہا ایک عورت نی اپنی خاوند سی کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتھ ہوتی سی کافر ہوئی عورت ایک عورت نی کہا کافر ام اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے
کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہی اپنی خاوند سی فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نی کہ یہہ تعلیق و یمین ہی کفر نہین اگر کہا ایک عورت نی اپنی خاوند
سی کہ اگر ظلم کریگا تو مجھپر بعد اسکی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میری لیی ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تہا مین مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا
مین بطریق تمثیل کی اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاوی ساتھ کفر اوسکی کی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطی ایک آدمی کی سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدائے
عزوجل مسلمانی تجسی لیوی اور کہا دوسری نی آمین کافر ہوئی دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنی کہ مین مسلمان ہون مجکو مت ستا پس کہا ایذا دینی والے
نی کہ چاہ مسلمان رہ چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مراچہ نیان لازم آتا ہی اوسکو کفر اگر کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگون نی چیزین پس کہا ایک مسلمان

نی کہا تسکی وہ شخص کافر ہوا تا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتی یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہین کافر ہوتا اور اگر
آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزین کسی وقت مین نہین حلال تہین پس پہلی صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ
نہین محال اور دوسری صورت مین آرزو کی اوسچیز کی کہ وہ محال ہی اور اسپر مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کری کہ نہ ہوتی مناکحت درمیان بھائی اور بہن کی حرام نہین کافر
ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اوسچیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تہا ابتدا مین پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ مین پہر ہوگئی حرام اور آرزو کی یہہ کہ
نہوتی حرام نہین کافر ہوتا ایک مسلمان نی دیکہا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تاکہ نکاح کرتا اوس سی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنی کہ حق پر ہر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مین نی اس درخت کو اسکہتی سی کافر نہین ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ پیدا کرنیکی اسمقام مین عادۃ بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کری حقیقت پیدا کرنی کی کافر ہوتا ہی کہا جب تک فلانا بر جای
یا کہا جب تک کہ میری ہاتہہ بازو دی زمین پر جاہین مجکو روزی کم ہوا آدمی کہا بعضے مشایخ ہمارے نی کہ کافر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ خوف ہی اسپر کفر کا کہا دوسرے نے
بدبختی ہی پس یہہ خطا عظیم ہی دیکہا دائرہ گرد چاند کی کہا کہ سینہ برسیگا اسحال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اسنے کہنے سی کافر ہوتا ہی کہا نجومی نی کہ تیری بیوی حاملہ
اور اوسنی اعتقاد کیا اوسکی کہنی پر کافر ہوا اگر چلا یا اولیس کہا مرجاونگا بیمار یا کہا بارگراں ہوویگا یا بولا عقعق پس پہر آیا سفر سی اختلاف کیا ہی مشایخ نی اوسکے
کفر مین ایک شخص نی کہا قول ممنوع پس کہا اوسکو ایک اور شخص نی کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہپر کفر کہا کیا کرون اوسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کافر ہوتا ہی پڑہتا ہے
ایک شخص نی مقام ضاد کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہین جایز امامت اوسکی اور اگر قصدا پڑہا کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوسپر کہ کہتا ہی قسم ہی عمر کی
میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی کی جبکہ کہی کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی ولیکن بندہ سی جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نی کہ یہہ شرک ہی ایک شخص نے
کہا کہ مین بری ہون ثواب و عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچہہ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین کاما
سی بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کی پوچہا گیا ایک فقیہ سی حال اوس شخص کی کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا
واجب ہے اسپر پس کہا لقاریت واجب ہے پس حکم کیا مامون نی ساتہہ مارنی فقیہ کی یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہہ ٹہہرا ہی ساتہہ شرع کی اور سے ٹہہرا ساتہہ احکام
شرع کی کفر ہی اگر کہی ایک فقیر کو مثلا اسحال مین کہ وہ سیاہ کملی ڈالا ہی پس یہہ کفر ہی جسنی کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتہہ اللہ کی کذا قال
الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نی کہا کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو ای خدای کافر ہوتا ہی اور کہا ای بار خدای اکثر مشایخ
اسپر ہین کہ وہ نہین کافر ہوتا وہو المختار پوچہی گئی صدر شہید سی حال ان خطیبون کی سی کہ خطبہ پڑہتی ہین منبرون پر دن جمعہ کے اور کہتی ہین السلطان السلاطین العادل الاعظم الاکرم
شہنشاہ الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جایز ہی علی الاطلاق در تحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ
اسکی کفر ہین اور بعضی معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص اسما اللہ کی سی ہی بدون وصف اعظم کی اور نہین جایز وصف کرنا بندونکو ساتہہ اسکی اور مالک
رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہی اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی کی پس یہہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصور رح نی کہ اگر کوئی زمین بوس کری کسیکی آگی یا جہکا دیوے
اوسکی یا جہکا دی سر اپنا نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکیکا اور کہا سوا اسکی اور مشایخ رح ہمارے نی کہ اگر سجدہ کری کوئی ان جابرونکو پس وہ
کبیرہ ہی کہ جایز ہی یا کافر ہوتا ہی یا نہین کہا بعضی عالمون نی کہ کافر ہوتا ہی مطلقا اور کہا اکثر اونکی نی کہ یہہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کیا ساتہہ اسکی عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر
ارادہ کیا ساتہہ اسکی تحیۃ کا نہ کافر ہوا اور حرام ہی یہہ اور اسپر اور اگر نہوا اوسکی لیے کچہہ ارادہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم کی اور جو منا زمین کا قریب سجدے کے مگر یہہ وہ خفیف
تر ہی کہ نہی خسارۃ اور پیشانی کی سنی مین پس کافر ہوتا ساتہہ اعتقاد کرنی اسکی کہ خراج ملک سلطان کا ہی اور اگر کوئی کسیسے بدی کری اور وہ کہی کہ مین یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون نہ
حکم خدا سی کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننی خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکباد کی وسطی پہنی خلعت کی اور رضا اوسکی کی قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہوگی

اور کہانا اوسکا روا نہوگا یہہ جو ہماری زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اوسکی نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی
ہین اور شفا اور لڑکونکی اوسسے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہہ پتہر اس لڑکی کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتہہ اس فعل و اعتقاد کی کافر ہوتی ہین اور خاوند انکی کہ اس
فعل پر رضامند ہین وہ بہی کافر ہوتی ہین اور دوسری اسی جنس سی یہہ ہی کہ پانی کی کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین ساتہہ نیت پانی کی کہ کہتی ہین بکری کنارہ
پانی پر ذبح کرتی ہین یہہ پوجنی والی پانی کی اور ذبح کرنیوالی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا روا نہین اور سوا اسکے جو گہرونمین صورتین بنانی ہین
جیسی کہ معمول پوجنی گہرونکا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور بوقت بیاہنی لڑکی کی ساتہہ شنگرف کی نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو نام ایک بت کی کہ اوسکو بہوانی
کہتی ہین پوجتی ہین اور مانند اسکی کی جو کچہہ کرتی ہین بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنی خاوندسی جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس زمانہ مین جبتک خیانت کرونگا اور جہوٹ نہ بولونگا
دن نہین گذرتا اور یا کہی کہ جبتک خرید و فروخت مین جہوٹ نہ بولیگا تو روٹی کہانیکو نہ ملیگی اور یا کسیکو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو وہ یا کیون جہوٹ بولتا ہی تو اور
وہ کہی کہ اسکے چارہ نہین ان الفاظ سی کافر ہوتا ہی اگر کسی کو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول پس وہ کہی کہ یہہ سخن است تر سی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سی کافر ہوتا اگرچہ ئی
غصہ ہوا اور دوسرا کہی کافری بہتر ہی اسلام سی کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو یہہ کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کریگا تو اگر مجہہ پر کفر لازم آویگا
کافر ہوگا جسکی دل مین خطرہ گذرا اور بجز کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو احتمال ہین کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو پس یہہ محض ایمان ہی اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کے
ہوگا فی الحال کافر ہو جاتا ہی ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سی خوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اوسکی کفر ہونی مین اختلاف
ہو تو کہنی والا اوسکا حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور توبہ کی اور رجوع کرنی کی اوس سی بطریق احتیاط کی اور جو الفاظ کہ جو کہ کفر ہون اور نہ باعث ہون کفر کی
پس بولنی والا اونکا مومن ہی علی حالہ اور نہ حکم کیا جاوی ساتہہ تجدید نکاح کی اور رجوع کی اسسے جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجہین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع
کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کری طرف اوس وجہ کی اگر جسوقت کہ تصریح کری ساتہہ ارادہ کی کہ ثابت کری کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت کذا فی
البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنی والی کی وہ وجہ کہ منع کری کافر ہونی کو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہی تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی
مفتی کا اور حکم کیا جاوی ساتہہ توبہ اور رجوع کی اسسے اور ساتہہ تجدید نکاح کی اپنی بیوی سی کذا فی المحیط لائق ہی مسلمانکو پڑہا کری اس دعا کو صبح و شام سلیمی کہ یہہ
بچتی کی اس ورد کی بسبب حفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا یہہ ہی اللہم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا و انا اعلم و استغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ
الحمد تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سی **الفصل الاول** فصل پہلے **عن** عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک
ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ و لقتلتہم لقول رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا لائی گئی حضرت علی رضا کی پاس زندیق پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس کو
پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اونکو واسطی منع فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نہ عذاب کرو ساتہہ عذاب خدا کی کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اونکو موجب فرمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شخص بدل ڈالی دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** زندیق اصل مین کہتی ہین ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب
زند کی کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتی ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیقوں سی مرتد ہین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کی
یار و نمین سے کہ ظاہر کیا تہا اونہون نی اسلام کو واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور گمراہ کرنی امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تہا بیچ حق حضرت علی رضا کی پس پکڑا حضرت علی نی اونکو
اور طلب توبہ کی پس توبہ نہ کی اونہون نی کہدوایا حضرت علی نی اونکی لیئے گڑہا اور جلوائی اوسمین آگ اور حکم کیا اونکی ڈالنی کا اوسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباس کا حضرت علی
رضا کو پہنچا تو کہا اونہون نی کہ سچ کہا ابن عباس نی پس اسسے معلوم ہوا کہ یہہ امر حضرت علی نی ساتہہ اجتہاد کی کیا تہا بسبب کسی مصلحت کے کہ یہہ اور مفسدونکی مثل بازرہین ایسی
حرکت سے **وعن** عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیی عذاب کرنا ساتھہ آگ کے کسیکو سوا اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیمۃ متفق علیہ

اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی قریب ہے کہ نکلی گے ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلون کی کہینگی بہترین قول خلق کی سی تجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حنجر گردن اونکی سی یعنی قبول نہین ہونی کی نکل جاوینگی دین سی یعنی اطاعت امام سی جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سی پس جہان ملو تم اونسی پس قتل کرو اونکو پس تحقیق اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطی اوس شخص کی کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بہترین قول خلق کی سی یعنی نقل کرینگی بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتھہ اوسکی خلایق مراد اس سی قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی نسخون مین تو من خیر قول البریۃ ہی ساتھہ تقدیم لفظ خیر کی لفظ القول پر اور معنی اسکی ذکر کیی گئی اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول مناسب تر ہی بسبب اسکی کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہین گی اور تمسک کرینگی ساتھہ اوسکی اور تاویلین باطل کرینگی اور جیسا نکلجاتا ہی الخ یعنی جیسی کہ تیر شکار مین سی نکلجاتا ہی اور اسکو وہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی پیٹہ کر نکلجانی کی اسیطرح وہ اطاعت امام سی نکل جاوینگی اور طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکلجانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہری رہنا دین کی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سی اور نہ لگا اوسکو شکار مین سی کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتی امام کی اور لڑتی ہین ساتھہ لوگونکی تلوار سی اور اول ظہور اونکا حضرت علی رضی کی عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اونہون نی بہتونکو اونمین سی کہا خطابی نی کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانونکی فرقون مین سی ہین اور جایز ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا جانورون ذبح کیی ہوئی اونکی کا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی رضی سی لوگون نی پوچہا کہ کیا وہ کافر ہین اونہون نی فرمایا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ یعنی پس کافر کیونکر کہین ہم اونکو پہر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہین اونہون نی فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتی ہین اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتی ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہنچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب کرنی گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون امتی فرقتین فیخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولاہم بالحق رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی امت میری دو فرقی پس نکلی گی درمیان اونکی سی ایک جماعت نکلنی والی ہوگا اونکی مارنی والی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد دو فرقون سی ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا ان دونون کی درمیان سی اونکو خارجی کہتی تہی اونکی مارنی اور دفع کرنی کی طرف متوجہ ہوئی حضرت علی کہ بہت نزدیک تہی ساتھہ حق کی ۱۲ مولانا من الشروح **وعن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین نہ پہر جانا پیچہی میری کافر ہو کر مارے بعض تمہارا گردن بعضی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** مارے بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کی لیی گویا پوچہنی والی نی پوچہا کہ کیونکر پہر جاویں ہم کافر ہو کر پس کہا گیا کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہہ قریب کر دیتا ہی اور پہنچا دیتا ہی طرف کفر کی ع **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدہما علی اخیہ السلاح فہما فی جرف جہنم فاذا قتل احدہما صاحبہ دخلاہا جمیعا وفی روایۃ عنہ قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قلت ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان آپس مین کہ اوٹہاوی یعنی کہینچی ایک اونکا اپنی بہائی پر ہتیار پس وہ دونون
بیچ کنارے دوزخ کی ہین پس جسوقت کہ قتل کری ایکا ان دونون مین اپنی یار کو داخل ہونگی دونون دوزخ مین آکہٹی اور بیچ ایک روایت کی ابی بکرہ سی یون ہی کہ
فرمایا حضرتؐ نی جسوقت کہ ملین دو مسلمان ساتہہ تروارون اپنی کی پس قاتل و مقتول دونون آگ مین ہونگی کہا مینی یہہ حکم بیچ حال قاتل کی ظاہر ہی یعنی اسلیی کہ وہ
ظالم ہی پس کیا حال ہی مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تہا حرص رکہنی والا اوپر قتل کرنی صاحب اپنی کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف داخل ہونگی دوزخ مین اکہٹی لکہا ہی علما نی کہ یہہ اسصورت مین ہی کہ ایک بہی اون دونون مین سی حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا
تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہی اور یہہ بہی اسصورت مین ہی کہ صادر نہو قتل اشتباہ اور التباس اور تاویل سی اور حرص رکہنی والا الخ کہا ابن ملک نی
کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بیچ حرص کرنی کی فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور قصد دونون کا نہا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سی ہوتا تو مواخذہ
نہوتا اسلیی کہ وہ مشروع ہی ۴ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ
فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ
فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ
بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کئی شخص قبیلہ عکل کی پس مسلمان ہوئی پس موافق نپایا اونہون نی ہوا مدینہ
کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئی کہ پہول گئی پیٹ اونکی اور زرد ہوگئی رنگ پس حکم فرمایا حضرتؐ نی اونکو کہ جارہین زکوۃ کی اونٹوں پاس
کہ باہر تہی شہر سی اور پیوین پیشاب اونکی اور دودہ اونکی پس کیا اونہون نی یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوئی پہر مرتد ہوئی اور قتل کیا اونہون نی اونٹوں کی
چرانیوالونکو اور ہانک لی گئی اونٹ پس بہیجی حضرتؐ نی اونکی پیچہی یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئی وہ پس کاٹی ہاتہہ اونکی اور پاؤن اونکی یعنی حکم فرمایا اونکی
کاٹنی کا اور پہوڑین آنکہین اونکی پہر نہ تل دی اونکی ہاتہہ پانو یعنی جیسی کہ بعد کاٹنی اعضا کی تل دیتی ہین خون بند کرنی کی لیی یہانتک کہ مرگئی وہ اور ایک روایت
مین یون ہی کہ سیخین گرم کرکر اونکی آنکہو نمین پہرین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرتؐ نی سلائی گرم کرنی میخونکی پس گرم کی گئین پہر پہرین سیخین اونکی آنکہونمین اور
ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتی تہی پس نہ پانی دیی جاتی تہی یہانتک کہ مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پیوین پیشاب اونکی الخ عمل کیا اسحدیث
پر امام محمد نی کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہی قول مالکیہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی نجس ہی اور تاویل اسحدیث
اونکی نزدیک یہہ ہی کہ انحضرتؐ نی معلوم کی شفا اونکی اوس سی ساتہہ وحی کی پہر امام ابو حنیفہ حلال نہین کہتی ہین اوسکی پینی کو واسطی دوا کی
سوا اسکی کی اسلیی کہ متیقن نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی دوا کی لیی اور کہا ابن ملک نی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی باوجود منع کرنی مثلہ
سی یہ عذاب اونکو بطریق قصاص کی کیا کہ اونہون نی بہی چرواہونسی ایسا ہی معاملہ کیا تہا یا اسلیی کیا کہ جرم اون مفسد و نکا بڑا تہا اسلیی کہ مرتد ہوئی اور خون کیی اور
چوری کی اور مال لی گئی اور امام کو پہنچتا ہی کہ کسی طرح عذاب کری مثل ایسی معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کی اور کہا نووی نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اسحدیث
کی معنو نمین بعضون نی تو کہا کہ تہا یہہ پہلی نازل ہونی آیۃ حدود کی اور آیۃ محاربہ کی ساتہہ قضا تونکی اور پہلی منع کرنی کی مثلہ سی پس یہہ منسوخ ہی اور بعضون نی کہا
کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اوتری آیۃ محاربہ کی اور کیا یہہ حضرتؐ نی از راہ قصاص کی اور پانی جو نہ دیا اونکو بعضون نی تو کہا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حکم اسکا نکیا تہا بلکہ لوگون نی از خود کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا اگر وہ پانی مانگی تو منع نکرنا چاہیی ح ع

الفصل الثانی

عن عمرو بن مر
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ
روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینی پر اور منع کرتی ہمکو مثلہ سی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی انس سی

ف مثلہ کاٹ ڈالنا ناک یا کان یا ہاتھ یا اور اعضا کا اور نہی مثلہ سے بعضوں نے کہا کہ تحریم کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا تنزیہ کے لیے اور قول اول صحیح تر ہے اور حضرت نے جو اس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص
کے تھا وعن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرأینا حمرۃ معہا فرخان
فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہا ردوا ولدہا الیہا ورأی قریۃ
نمل قد حرقناہا قال من حرق ہذہ فقلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضاء حاجت کے لیے پس دیکھی ہمنے حمرہ کہ اوسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہمنے بچے اوسکے پس آئی حمرہ بچھانے لگی پر اپنے اور لگنے لگے
زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم میں ڈالا ہے اسکو بسبب پکڑ لینے بچوں اسکی کے پھیر دو تم بچوں اسکی کو طرف اسکی اور دیکھا حضرت نے
گھر چیونٹیونکا کہ تحقیق جلایا تھا چیونٹیوں اوسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے یہہ پس کہا ہمنے کہ ہمنے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق یہہ کہ عذاب کیا جاوے ساتھ آگ کے
مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آیا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا
کہ سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہیں لائق الخ یعنی جلانا کام خداوند تعالی کا ہے اور کوئی نہ چاہیے اسکا کرنا کہ آگ عذاب ہے اور اگر ابتدا کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے
اور کاٹنے کی تو مار ڈالی والا نا مارے اور جلانی نچاہیں گھر چیونٹیوں کے اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیونکا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اوسکو مارے اور نا اورونکو
ساتھ نہ مارے ح وعن ابی سعید الخدری وانس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم
یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین مروق السہم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد
السہم علی فوقہ ہم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلہم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منا فی شیء من قاتلہم
کان اولی باللہ منہم قالوا یا رسول اللہ ما سیماہم قال التحلیق رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے
کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت میں اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہیں پڑھیگا حلق
گروہوں اونکے سے یعنی قبول نہیں ہوئی کا نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کی شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کی یہانتک کہ پھرے
تیر سوفار اپنے کی وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کی ہیں خوشحالی ہے واسطے اوس شخص کے کہ قتل کرے اونکو اور قتل کریں وہ اوسکو یعنی اگر کہیں پہلی صورت میں
غازی ہے اور دوسری صورت میں شہید وہ بلاوینگے لوگونکو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کی اور چھوڑنیکی سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور
احادیث اونکی کو کہ واضح کرنیوالی ہیں کتاب اللہ کی اور نہیں وہ ہم میں سے ہیں یعنی مسلمانوں میں سے بیچ کسی چیز کی جو شخص کہ قتل کرے اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک
اللہ کی اون میں سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف ہوگا میری امت میں اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف
و فرقت ہونگے اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہے اوس سے اور واضح کرنیوالا ہے اوسکو یعنی اہل اختلاف آخر ہونگے کہ باتیں اچھی کہینگے اور افعال بری کرینگے اور قول
یقرءون القرآن استیناف ہے یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہے اور جب بد ہے شاطبی کی یا مراد ساتھ اوسکی نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا اون میں اختلاف اور
تفریق یعنی متفرق ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہے اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل میں تکون امتی فرقتین
فتخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولاہم بالحق پس ہوا قوم ہی موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اوسکی قول یقرءون القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے
دو فرقوں کے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظاہر کی انتہی اور نہیں پڑھیگا الخ یعنی نہیں تجاوز کریگا اثر قراۃ اونکی کا مخارج حروف سے اور آواز اونکی اونکے نہیں
پہنچیگا طرف دلونکی اور اسطرح کی پس نہیں سمجھا کرینگے اون چیزونکو کہ قرآن میں لازم ہے اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگے اون چیزوں کا کہ قرآن میں عمل کرنیکی
ہیں یا معنی یہہ ہیں کہ اونکی قراۃ کو نہیں بلند کریگا اللہ تعالی اور نہیں قبول کریگا اوسکو پس گویا کہ قراۃ اونکی نہیں تجاوز کریگی اونکے حلقوں سے اور پھیری تیر اور بر سوفار اپنے

الخ یعنی اوپر جگہہ سوفار اپنی کی آوی اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسی پہرنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسیہی پہرنا اونکا طرف دین کی محال ہی مانند قول سبحانہ کی حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید ومبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونی رجوع کی طرف دین کی بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنی کی کہ ہم حق اور ہدایت پر ہیں اور سر منڈانا شاید یہہ اسلیی فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ مین عرب مین متعارف تہا بلکہ اکثر سر مین بال رکہا ہی کرتی تہی نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانیکے اسطرح فرمایا اسلیی کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سی ہی اور خصلت بندگان صالح اوسکی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد تحلیق سی تہانا قوم کا حلقہ حلقہ ہی کی طریق تکلف کے ہوگا واللہ اعلم ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهُ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اوسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین مگر بسبب ایک خصلت کی تین خصلتون مین سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونی کی پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوی اور دوسرا نکلنا اوس شخص کا کہ نکلی یعنی مسلمانون پر اسحال مین کہ ہو لڑنیوالا ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی فساد کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوی یا سولی دیا جاوی یا قید کیا جاوی اور تیسری قتل نفس ہے کہ قتل کری کسی جان کو پس قتل کیا جاوی بدلی اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی بعد محصن ہونیکی کہ عبارت ہی ہونی زانی کی سی حر مسلم مکلف کہ صحبت کیے ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا کسیکو بغیر لینی مال کی یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بہی کیا ہو اوسنی اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دی تا کہ مر جاوی اور امام شافعی کے نزدیک سولی دیا جاوے واسطے عبرت کی لیئی او ینفی من الارض کی معنی امام شافعی کی نزدیک یہہ ہین کہ نکالا جاوی ایک شہر سی طرف دوسری شہر کی اور کسی جگہہ چہوڑین کہ قرار پاوی اور آرام پاوی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک معنی اسکی یہہ ہین کہ قید کیا جاوی اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ ڈرایا ہو اوسنی راہ گیرونکو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہو اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیہ سی انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یون کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف یعنی اس قول کی او ینفی من الارض تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق آیہ کی پوری اور شاید کہ حذف کرنا اوسکا واقع ہوا راوی سی از راہ نسیان کے یا اختصار کی واللہ اعلم اور بلفظ او آیہ اور حدیث مین تفصیل کی لیئی جیسی کہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضون نے کہا کہ او تخییر کی لیئی ہی کہ امام کو اختیار ہی اون سزاؤن مین سے جو مناسب جانے قصاص کو دی بغیر تفصیل مذکور کی ع ح وَعَنْ اِبْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰى حَبْلٍ مَعَهٗ فَاَخَذَهٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن ابی لیلی سی کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ تحقیق وہ تہی رات کو چلتی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سو رہا ایک شخص اونمین سے پس چلا بعض اونمین سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالی کی تہی پس پکڑی اوس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکہا اوسکو یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی کسی مسلمانکو یہہ کہ ڈراوی کسی مسلمانکو نقل کی یہہ ابوداود نے وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی درداء کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ لیوی زمین ساتہہ جزیہ کی اوسکی پس تحقیق کہ توڑی ہجرۃ اپنی اور جو کوئی نکالی ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالی اوسکو اپنی گردن مین پس تحقیق ڈالا اوسنی اسلام کو پیچہے پیٹہہ اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف جو شخص کہ لیوی زمین الخ یعنی جس شخص نے خرید کی زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین مین پس گویا نکالا ہجرت کہ تہی طرف اللہ کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالی الخ یہہ بیان ہی کلام اول کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنی ذمہ لی پس گویا کہ بدل کیا اوسنی اسلام کو ساتہہ کفر کی اور پہیر کی اوسنی کی

عزۃ اسلام کو ساتھ ذلت کفر کی اور کہا خطابی نی کہ معنی جزیہ کی یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سی تو خراج نہین ساقط ہوتا ہی اوس سی اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ رح کا ع وعن جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منہم بالسجود فاسرع فیہم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا بریء من کل مسلم مقیم بین اظہر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا تتراای ناراہما رواہ ابوداود

اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈہونڈہی کیتی ایک لوگون نی اونمین سے ساتھ نماز پڑہنی کے یعنی تہی وہ مسلمان جب لشکر کو دیکہا جلدی سی سجدی مین گری بقصد اظہار علامت اسلام کی پس جلدی کیا گیا اونمین قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نی اور اعتبار نکیا اونکی سجدی کا پس پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطی اونکی ساتھ آدہی دیت کی اور فرمایا مین بیزار ہون اوس مسلمان سی کہ رہنا اختیار کری درمیان مشرکون کی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطی آپ بیزار ہین فرمایا چاہیی کہ نہ دیکہین آپس مین آگ دونونکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرتؐ نی پوری دیت کا اونکی لیی حکم نکیا اور آدہی دیت کا کیا بعد علم کی ساتھ اسلام اونکی کی اسلیی کہ اونہون نی مدد کی اوپر قتل نفس اپنی کی ساتھ رہنی کی کفار مین اسیکی اشارہ کیا اوسپر ساتھ اس قول کی کہ مین بیزار ہون الخ اور نہ دیکہین آپس مین آگ دونون کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسری سی اتنی دور رہی کہ اگر آگ جلائی جاوی تو آگ کافرونکی مسلمانونکو نظر نہ آوی اور آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوی اور اسمین علت ہی حضرتؐ کی بیزار ہونیکی اون مسلمانونسے کہ مقیم ہون درمیان کافرونکی ح وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان قید الفتک لا یفتک مؤمن رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنی ناگہان کو نہ قتل کری ناگہان مومن نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنی کو قتل کرنی کسیکے سی ناگہان حاصل یہہ مومن کو نہ چاہیی کہ قتل کری کسیکو بی تحقیق حال اوسکی کی کہ مومن ہی یا کافر اور کافر بہی عہد و امان مین ہی یہی حکم رکہتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپی ایذا مسلمانونکی اور فتنہ انگیزی کی ہو یہہ امر آخر ہی جیسی کہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکی فعل آنحضرتؐ کا بوحی تہا اسپر قیاس نکرنا چاہیی اور ظاہر یہہ ہے کہ اوسکا اور مانند اوسکی کا قتل کرنا پہلی ہی ہوچکے تہا قتل ناگہان سا ح وعن جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابق العبد الی الشرک فقد حل دمہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جریر سے کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس وقت کہ بہاگے غلام طرف شرک کی پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نے ف طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکی قاتل پر کچہہ نہین آئیگا بسبب ملحق ہونیکے مشرکونکی اور نزدیک اکثر کی دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوی باوجود اوسکی پہلی اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع وعن علی ان یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقہا رجل حتی ماتت فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دمہا رواہ ابوداود اور روایت ہی علی رض سے کہ ایک عورت یہود کی گالی دیتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تہی حضرتؐ مین پس گلا گہونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خون اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب برا کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہی عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک حنفیہ کے نہین ٹوٹتا ہی بسبب اسکے عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابونمین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہی ع وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربۃ بالسیف رواہ الترمذی اور روایت ہی جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اجماع علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہی اور بہت اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مسئلہ جادو کی کہا امام شافعی نی کہ قتل کیا جاوی ساحر اگر جادو وہ موجب کفر ہو اور وہ توبہ نکری اور امام مالک اور اور بعضی علما نی کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکہنا اور سکہانا اوسکا بہی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوی اور طلب توبہ کی نکیجاوی اور ساحر برابر ہی سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی اوسکی لیی جو چاہتا ہی پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر محض خیال ہی نہین کافر ہوتا بلکہ فاسق ہی اور سیکہنا اوسکا حرام اور تحطاوی حاشیہ در مختار مین لکہا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی فرض ہی اور حرام اور جائز ہی [illegible]

تو وہ فرض ہی اور جب سیکہی اوسکو تا کہ تفریق ڈالی میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکہی تا کہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کذا بخط بعض الفضلاء انتہی وحاصل
کیا ہی حنبلیون نے اوسکی کفر مین اور تصحیح مین اونکی کتابونسی نقل کیا ہی کہ نہ قبول کیجاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتہہ سحر اپنی کی اور قتل کیاجاوی سحر کرنیوالا اسلامیکا
اور سیکہنا اوسکا اور کہانت اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بہی اور عوض لینا اوپر حرام ہی ۶ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اسامۃ بن شریک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ رواہ النسائی روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کری امام پر اس حال مین کہ تفریق ڈالی درمیان امت میری کی پس مارو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی ف جو امام پر خروج کری اول اوسکو منع کرنا
چاہیی اور اگر شبہہ رکہتا ہو دور کری اور پہر اگر پہکار کرنہ پڑی مار ڈالی جیسی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساتہہ خوارج کی کیا ح **وعن** شریک بن شہاب قال کنت اتمنی
ان القی رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ عن الخوارج فلقیت ابا برزۃ فی یوم عید فی نفر من اصحابہ فقلت لہ
ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الخوارج قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ورایتہ
بعینی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ فاعطی من عن یمینہ ومن عن شمالہ ولم یعط من وراءہ شیئا
فقام رجل من وراءہ فقال یا محمد ما عدلت فی القسمۃ رجل اسود مطموم الشعر علیہ ثوبان ابیضان
فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبا شدیدا وقال واللہ لا تجدون بعدی رجلا ھو اعدل منی ثم قال یخرج فی اخر
الزمان قوم کان ھذا منہم یقرؤن القران لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ سیماھم
التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج اخرہم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموہم ھم شر الخلق والخلیقۃ رواہ النسائی
اور روایت ہی شریک بن شہاب سے کہا تہا مین آرزو رکہتا یہہ کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ پوچہون مین اوس سی حال خارجیونکا
یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئی ہین آیا خبر دی تہی حضرت نی اونکی احوال سی پس ملا مین ابو برزہ سی بیچ دن عید کی بیچ جماعت کی یارون اونکی سی پس کہا مینی اوس سی آیا کچہہ
کیا سنا تمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتی خارجیونکا کہا کہ ہان سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اپنی کانونسی اور دیکہا مینی حضرت کو ساتہہ آنکہون اپنی کی
کہ لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصونکو کہ تہی داہنی طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو کہ جو تہی پیچہی حضرت کے کچہہ پس کہڑا ہوا ایک شخص پیچہی
حضرت کی سی اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نی بانٹنی مین وہ شخص تہا کالا منڈی ہوئی بالونکا اوسپر تہی دو کپڑی سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گی بعد میری کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہسی پہر فرمایا نکلینگے آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہہ شخص انہین مین سی ہی
یعنی اونکی جماعت سی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگی قرآن نہین تجاوز کریگا حلق اور گردن اونکی سی نکل جاوینگی اسلام سی یعنی کامل اسلام سی بسبب نکل جانیکی اطاعت امام سی جیسی
نکل جاتا ہی تیر شکار سی علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگی خروج کرتی یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کی ساتہہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسی قتل کرو انکو وہ
بدترین ہین آدمیون اور جانورونکی نقل کی یہہ نسائی نی **وعن** ابی غالب رای ابو امامۃ رؤسا منصوبۃ علی درج دمشق فقال ابو امامۃ کلاب
النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرا یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الایۃ قال لابی امامۃ انت
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین او ثلاثا حتی
عد سبعا ما حدثتکموہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن
اور روایت ہی ابی غالب سے کہ دیکہی ابو امامہ نی سر یعنی خارجیون کی نصب کیئی گئی یعنی پڑی ہوئی یا سولی دی گئی اوپر راہ دمشق کی پس کہا ابو امامہ نی یہہ کتی ہین
دوزخ کی بدتر مقتولون کی نیچی پردی آسمان کی بہترین مقتول وہ ہی کہ جسکو انہون نی قتل کیا پڑہی یہہ آیت اوس دن کہ سفید ہونگی کتنی منہہ اور سیاہ

ہونگی کتنی ہو نہہ آخر آیتہ تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تمنی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی یہہ کلام کہا ابو امامہ نی اگر نہ سنا ہوتا مینی اوسکو مگر ایکبار یا دوبار
یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہاری روبرو یہہ حدیث نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیتہ تک
کہ یہہ ہی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکہا ہی علمائی کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نی کہا اہل بدعت تہے اور ابو امامہ سی ہے
کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دو بار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مکرر چند کثرة نہ حدیث کرتا

کتاب الحدود

کتاب ہے بیچ بیان حدون کی **ف** حد اصل مین معنی منع کی ہی اور معنی حائل کی درمیان دو چیزونکی بہی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیی کہتی ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونی سی گناہونین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی بہی آئی ہین جیسی کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدارات شرعی کی بہی آئی ہین جیسی تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اوسکی جیسی کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین ہی منع ہی نزدیک ہونی اوسکی ہی اور تجاوز کرنی اونکی سی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطی حق خدا کی تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتی ہین اسلیی کہ حق بندہ کا ہی او تعزیر کو بہی بسبب عدم تقدیر وتعین کی حد نہین کہتے

الفصل الاول

صحیح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیَ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِیَةٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِیَتُكَ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَیْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سی یہہ کہ تحقیق دو شخص جہگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نے اون دو نون مین سی کہ حکم کر درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نی کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کر درمیان ہماری ساتہہ کتاب اللہ کی اور پروانگی دیجیی مجہکو کہ کلام کرون کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نے کہ تحقیق تہا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اوسکی عورت سے پس خبر دی مجہکو لوگون نی یہہ کہ اوپر بیٹی میرے سنگسار ہی پس بدلہ دیا مینی اوسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکی سنگسار ہونیکی بدلے پہر مینی تحقیق پوچہا عالمونسی پس خبر دی اونہون نی مجہکو یہہ کہ اوپر بیٹی میری کی سو دری ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونی اوسکی کی اور سوا اسکی نہین کہ سنگسار اوسکی عورة پر ہی یعنی اسلیی کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت اوسکی مین البتہ حکم کرونگا مین میان تمہاری ساتہہ کتاب اللہ کی ای پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آوینگی تیری پاس اور بیٹی تیری پر سو دری ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بر تقدیر ثابت ہونی زنا کی اوسکی اقرار سی یا چار گواہ ہونسی اور خطاب کیا حضرت نی انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کری زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نی پس سنگسار کیا انیس نی اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ کتاب اللہ کی مراد کتاب خدا سی حکم خدا ہی اسلیی کہ قرآن مین رجم نہین ہے اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہو اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہو نی آیتہ رجم کی لفظا اور برس دن نکالدینا الخ یہہ نزدیک امام شافعی کی حد مین داخل ہے اور ہماری علما حمل کرتی ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتی ہین کہ نہین ہی برس دن کا نکالدینا بطریق حد کی بلکہ بطریق مصلحت ہے کہ اگر مناسب جانی امام سیاستا کی یہی لوکری اور بعضون نی کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ قول اللہ تعالی کی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ ایکبار اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ چاہیی یہہ کہ اقرار کری چار بار چار مجلسون مین

بس وہ احادیث میں مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہیں کہ مقرر و معتبر ہے اسباب میں اور احادیث سے صراحۃً یہہ ثابت ہوا ہے کہ ضروری ہے ہونا چار اقرار کا ش ح ع
وعن زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمر فیمن زنی ولم یحصن جلد مائۃ وتغریب عام رواہ البخاری
اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تہے بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو درے مارنے کا اور برس بہر
نکالنی کا نقل کی یہہ بخاری نے ف محصن وہ ہے کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور درے سر اور مونہہ اور ستر پر نہ مارے ش ع
وعن عمر قال ان اللہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ تعالی آیۃ الرجم رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ورجمنا بعدہ والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف
متفق علیہ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بہیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ حق کے اور نازل کی اوپر کتاب پس تہی اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیۃ رجم کی
رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہمنے بعد حضرت کی اور رجم بیچ کتاب اللہ کی ثابت ہے اوس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہو محصن مردوں سے یا عورتوں سے
جسوقت کہ ثابت ہو ساتہہ گواہوں سے یا ہووے حمل یا ہوا اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف رجم کی معنی ہیں سنگسار کرنا اور آیۃ رجم کی اول قرآن میں تہی
ازاں تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیۃ یہہ ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور بعضی محصن کے اوپر کی
کی فائدی ہیں معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہوں کا حکم ثابت ہے اور حکم حمل کا منسوخ ہے ش ع م وعن عبادۃ بن
الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لہن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب
بالثیب جلد مائۃ والرجم رواہ مسلم اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجہسے یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ
زنا زانیہ کی کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطی عورتوں کی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتہہ عورت غیر محصنہ کی سو درے مارنے چاہیں اور نکالدینا وطن سے
برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورۃ سے سو کوڑے مارنے چاہئیں اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نے ف مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے
اس آیۃ کا ہے واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا اور کہا توربشتی نے کہ یہہ فرمایا حضرت نے اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کی لیے اور راہ
سے مراد یہاں حد ہے ایسی کہ حد اوسوقت تک نہیں مشروع اور تہا حکم اوسمیں جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ میں واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا
علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفاہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نے اس آیۃ میں فرمایا تہا کہ زنا والی عورتوں
پر جب گذرنے کی گواہ ہونگی گہر میں قید رکہو یہانتک کہ مریں یا اللہ اونکی لیے کچہہ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نے اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہہ راہ یعنی حد اونکی لیے
مقرر فرمائی ہے جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو درے بہی مارے اور سنگسار بہی کرے اسپر عمل کیا ہے علماء ظواہر نے اور بعضی صحابہ اور تابعین
نے اور جمہور اسپر ہیں کہ درے مارنے منسوخ ہیں اوس سے کہ اوپر سنگسار کرنے کے ایسے ہے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور درے مارنے کا حکم نکیا اور اسیطرح بیچ حدیث
عورۃ غامدیہ کی کہ آگی آویگی اور یہہ حدیث انیس کی کہ گذری ش ع ح وعن عبد اللہ بن عمر ان الیہود جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکروا لہ ان رجلا منہم وامرأۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم قالوا
نفضحہم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروہا فوضع احدہم یدہ علی آیۃ الرجم فقرأ
ما قبلہا وما بعدہا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع فاذا فیہا آیۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا آیۃ الرجم فامر بہما النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع فاذا آیۃ الرجم تلوح فقال یا محمد ان فیہا آیۃ الرجم ولکنا نتکاتمہ بیننا فامر بہما فرجما متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اونمیں سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہوں نے روبرو حضرت کے

یہہ کہ ایک مرد نی اونمین سی اور ایک عورۃ نی زنا کیا یعنی اور تہی وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا پاتی ہو تم توریۃ مین بیچ مقدمہ رجم کی کہا یہودیون نی فضیحت کرتی ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور دری ماری جاتی ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نی جہوٹ بولتی ہو تم تحقیق توریۃ مین ہی رجم ہی پس لاے توریۃ پس کہولا اوسکو اور رکہدیا ایک نی اونمین سے ہاتہہ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چہپایا ہاتہہ کی نیچی اور پڑہ گیا اوسکی پہلی سی اور اوسکی پیچہی سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اوٹہا ہاتہہ اپنا پہر اوٹہایا ہاتہہ پس ناگہان دیکہین تہی آیۃ رجم کی پس کہا یہودیون نی کہ سچ کہا عبد اللہ نی ای محمد اسمین ہی آیۃ رجم کی پہر حکم فرمایا اون دونون کی سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس سنگسار کیی گئی دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نی اوٹہالی ہاتہہ اپنا پس اوٹہا لیا ہاتہہ اپنا پس ناگہان آیۃ رجم کے ظاہر تہی پہر کہا ہاتہہ رکہنی والی نی ای محمد تحقیق توریۃ مین ہی آیۃ رجم کی ولیکن ہم چہپاتی ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرت نی اون دونوکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیی گئی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے ف فضیحت کرتی ہین ہم الخ یعنی نہین پاتی ہین ہم توریۃ مین حکم رجم کا بلکہ پاتی ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر دین اونکو اور دری ماری جاوین اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سی تہی مسلمان ہو گئی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتہہ رکہنی والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا یہودی تہا اور اگر کوئی کہی رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونی مین اسلام شرط ہی پس آنحضرت نی یہود کو کہ مسلمان نہ تہی کیون حکم رجم کا کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ رجم یہود کا ساتہہ حکم توریۃ کی تہا اور محصن ہونا اونکی دین مین شرط نہ تہا اور آنحضرت عمل کرتی تہی توریۃ پر پہلی اوترنی حکم قرآن کی اور جب نازل ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریۃ کا اور امام شافعی نی اور ایک روایت مین ابو یوسف نی بہی اسپر عمل کیا ہی بیچ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونی مین اور اگر کہا جاوی کہ حضرت نی کیونکر سنگسار کیا اونکو کہ تہی یہود سی ایسی کہ نہین اعتبار اونکی گواہی کا کہتی ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ اون دونون نی اقرار کیا ہو گا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اون چار مسلمانون نی ع ح

وعن ابی ہریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو فی المسجد فناداہ یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنحی لشق وجہہ الذی اعرض قبلہ فقال انی زنیت فاعرض عنہ فلما شھد اربع شھادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا رسول اللہ قال اذھبوا بہ فارجموہ قال ابن شھاب فاخبرنی من سمع جابر بن عبد اللہ یقول فرجمناہ بالمدینۃ فلما اذلقتہ الحجارۃ ھرب حتی ادرکناہ بالحرۃ فرجمناہ حتی مات متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری عن جابر بعد قولہ قال نعم فامر بہ فرجم بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا وصلی علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اسحال مین کہ وہ تہی مسجد مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مینی زنا کیا پس موہنہ پہیر لیا اوس سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آیا وہ طرف اوس جانب موہنہ آنحضرت کی کہ موہنہ پہیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نی موہنہ پہیرا تہا اودہر جا کہڑا ہوا سامنی چہری مبارک حضرت کی اور کہا کہ تحقیق مینی زنا کیا پہر موہنہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پس جب اقرار کیا اوسنی چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا تجکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا تہا جابر بن عبد اللہ سی کہتی تہی پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو پتہر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنی اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی جابر سی بعد قول اوسکی کی کہا کہ ہان یون آیا ہی پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچی اوسکو پتہر بہاگا پہر لایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہلائی یعنی ثنا کی اوسپر بعد مرنی اوسکی کی اور نماز پڑہی اوسپر اور یا دعا کی اوسکی لیے ف اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین بشرط غائب ہونی اوسکی کی ہر بار مین اور دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ نے ساتہہ آنی اوسکی کی چارون طرف سی اوسپر کہ شرط ہی یہہ اقرار کری چار بار بیچ چار مجلسون مین اور کہا تجکو سودا کہ افشا کی گناہ کو اپنی [illegible]

باقرار

باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیے اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرت نے فرمایا واسطے تحقیق کرنی حال اوسکی کی اسلیے کہ غالب یہہ ہے کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار اوس چیز کی کہ باعث ہو اوسکی ہلاکت کی معہذا اوسکی لیے راہ ہی ہی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتھہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کی اور بچانی جان اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ اقرار مجنون کا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اوسپر اور کہا محصن ہے تو الخ کہا نووی نی کہ اسمین اشارہ ہی اسپر کہ امام پر ہی یہہ کہ پوچھہ لیوی شرط رجم کی یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتھہ اقرار کی یا گواہو نکی اور اسمین کنایہ ہے ساتھہ عفو کرنیکی حد زنا سی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا ابن ہمام نی کہ مارا جاوی مرد کو تمام حدود مین اور تعزیر مین کہڑا کرکے نہ لٹا کر اور مارا جاوے عورت کو بیٹہا کر اور اگر عورت کی لیے گڑہا کہودا جاوی سنگسار کرنی مین تو جائز ہی کہ ستر اوسمین زیادہ ہی اوسکی لیے جیسی کہ حضرت صلعم نی بہی غامدیہ کی لیے کہدوا دیا تہا اور پایا ہمنی اوسکو سنگستان مین الخ یعنی جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرتی مین پس اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوی اوسکا اور چہوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مر جاوی اسلیے کہ بہاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہی اور رجوع کرنا اوسکا عمل کرتا ہی اوسکی اقرار مین نہ بیچ رجوع گواہون کی اور کہا نووی نی کہ لکہا ہی علمائی کہ مراد ساتھہ مصلی کی جگہہ نماز جنازہ کی ہی اور موید ہی اسکی ایک روایت اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازون اور عیدونکی جبکہ نہ مقرر کیجاوے مسجد وہ نہین بنتا ہوتا اوسکی لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اوسکی لیے حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا اوسمین واسطے آلودہ ہونی اوسکی کے خونہین اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ قایم کیجاوے حد اور تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہی فقہا کا بسبب اس حدیث کی کہ انہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرارکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروها فی جمعکم وضعوا علی ابوابها المطاہر ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنِكْتَهَا لَا يُكَنِّيْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد مین اور کہا کہ زنا کیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوسکی شاید کہ تو نی بوسہ لیا ہو یا ہاتہہ لگایا ہو یا دیکہا ہو یعنی مقدمات زنا مین سے کچہہ کیا ہو اور اوسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نی اوس سی کنایہ نہین کی یعنی راوی نی کہا کہ صریح پوچہا حضرت نی کہ جماع کیا تو نی کنایہ نہین کیا کہا ماعز نی کہ ہان جماع کیا مینی پس اوسوقت حضرت نی حکم فرمایا اوسکی سنگسار کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ اُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ اَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ اَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو یعنی ہو جو سبب پاک کرنی میری کی گناہ سی بسبب جاری
کرنی حد کی مجہ پر پس فرمایا وای تجکو پہر جا یعنی اس مقام سی یا اسکلام سی اور استغفار کر اللہ سی یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی کہا راوی نی کہ
پہر اور گیا وہ تہوڑسی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی یعنی وای تجکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتہی بار یعنی اور
کہا اوسنی پاک کرو مجکو فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کس چیز کی اور کس سبب سی پاک کروں میں تجکو کہا کہ زنا سی یعنی زنا کی گناہ سی بسبب قایم کرنی حد کی فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کیا اسکو جنون ہی پس خبر دی گئی حضرت کو یعنی صحابہ نی خبر دی حضرت کو کہ نہیں اوسکو جنون پہر فرمایا حضرت نی کہ کیا پی
اسنی شراب پس کہڑا ہوا ایک شخص اور سونگہی اوسنی بو اوسکی موہنہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنی شراب پی ہی یا نہیں پس نہ پائی اوس سی بو شراب کی پہر فرمایا حضرت نی کہ کیا
زنا کیا ہی تو نی کہا کہ ہاں پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کا پس سنگسار کیا گیا پس درنگ کی لوگوں نی دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئی اوسکی سنگسار
کرنی پر اور کچہہ مذکور نہوا اوسکا پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطی ماعز بن مالک کی یعنی طلب کرو اوسکی لیی زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کی
تحقیق توبہ کی ماعز نی ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوی یعنی ثواب اوسکا درمیان امت کی البتہ کفایت کری اونکو پہر آئی حضرت کی پاس ایک عورت قبیلہ غامد سی کہ وہ شاخ ہی
ازد سی یعنی ازد ابو حی ہی یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجکو پس فرمایا وای ہی تجکو پہر جا پس استغفار کر اللہ سی اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نی
کہ چاہتی ہو تم یہہ کہ پہیر دو مجکو جیسا کہ پہیر دیا تمنی ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ زنا سی ہی یعنی میں حاملہ ہوں تا انکار نہیں کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ہونی حمل کی بخلاف
ماعز کی پس فرمایا حضرت نی کہ تو یعنی تو حاملہ ہی زنا سی یہہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا اور پہیرنا اوسکا اوس اقرار سی کہا اوسنی ہاں فرمایا حضرت نی واسطی اوسکی یہاں تک
یعنی صبر کر یہانتک کہ جنی تو اوس چیز کو کہ تیری پیٹ میں ہی کہا راوی نی پس ذمہ لیا اوسکی خبرگیری کا ایک شخص نی انصار میں سی یعنی اوسکی جنی تک کا یہانتک کہ جنی پہر آیا
وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا جنی ہی غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم غامد سی ہی پس فرمایا حضرت نی اب نہیں
سنگسار کرینگی ہم اوسکو اور چہوڑ دیں اوسکی بچی کو چہوٹا کہ نہیں واسطی اوسکی وہ شخص کہ دودہ پلاوی اوسکو یعنی اگر اوسکو ابہی سنگسار کریں تو بچہ اوسکا چہوٹا ہی اور
کوئی خبرگیران اوسکا ہی نہیں ہلاک ہوجائیگا پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار میں سی اور کہا کہ میری طرف ہی دودہ پلانا اوس لڑکی کا ای نبی اللہ کی کہا راوی نی پس سنگسار
کیا حضرت نی اوسکو یعنی حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت نی اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنی تو پہر جب جنی
فرمایا حضرت نی کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چہڑاوی تو اوسکا پس جب دودہ چہڑایا اوسکا لائی حضرت کی پاس لڑکی کو اوس حال میں کہ اوسکی ہاتہہ میں تہا
ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہی ای نبی اللہ کی تحقیق دودہ چہڑایا میں اوسکا اور تحقیق کہانی لگا ہی کہانا پس سپرد کیا حضرت نی اوس لڑکی کو طرف ایک شخص کی مسلمانوں میں
سی پس حکم کیا حضرت نی واسطی اوسکی کہ گڑہا کہودا جاوی پس کہودا گیا واسطی اوسکی گڑہا اوسکی سینہ تک اور حکم کیا لوگونکو اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ
ہوئی خالد بن ولید ساتہہ ایک پتہر کی پہینکا پتہر اوسکی سر پر پس پڑا خون خالد کی موہنہ پر پس برا کہا خالد نی اوسکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باز رہ ای
خالد یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی تحقیق توبہ کی اوس عورت نی ایسی توبہ کہ اگر توبہ کری اس طرح کی توبہ محصول
لینی والا تو بخشش کیجاوی اوسکی پس حکم کیا حضرت نی یعنی لوگونکو اوسکی اوپر نماز پڑہنی کا پس نماز پڑہی گئی اوپر اوسکی اور دفن کی گئی نقل کی یہہ مسلم نی ف توبہ کی ماعز نی الخ
یعنی ایسی توبہ کی کہ لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈہانپ لیوی ایک جماعت کثیرہ کو خلق سی اور اقامت حد کو توبہ کہا اسلیی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی طہارت
گناہ سی جیسی کہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کی اور یہانتک کہ جنی تو کہا ابن ملک نی کہ اس سی یہہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قایم کیجاوی جب تک کہ نہ جنی تاکہ نہ لازم
آوی ہلاک کرنا بی گناہ کا اور ابہی نہیں سنگسار کرینگی ہم الخ اس سی معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق ہلاک کا نہیں اسلیی کہ وہ انجان بی گناہ ہی اور دودہ چہڑایا یعنی الخ

اس سے معلوم ہوا کہ حاملہ کی سنگسار کرنے میں تاخیر کیجاوے یہانتک کہ پیدا ہو اوس سے لڑکا اوسکا جبکہ نہ پایا جاوے کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نے کہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کی اسلیے کہ دوسری سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اوسکا تھا بعد بچے کی دودھ چھڑانے اور کہانی لگنی روٹی کی اور پہلی روایت سے ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کرنا اوسکا بعد جننے کی تھا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کی واسطے صراحت دوسری روایت کے تاکہ دونوں متفق ہوجاوین اسلیے کہ دونوں بیچ ایک ہی قضیہ میں اور دونوں روایتیں ہیں صحیح پس تاویل یہہ ہے کہ پہلی روایت میں جو ہے کہ کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ طرف میری ہے دودھ پلانا اوسکا کہا اوس نے یہہ بعد دودھ چھڑانے کی اور ارادہ کیا دودھ پلانے سے متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودھ پلانا کہا اوسکو مجازاً اور محصول لینے والا الخ اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو چونگیون پر محصول لیتے ہیں یہہ بڑا گناہ ہے بسبب مال لینے لوگونکے از راہ ظلم کے اور لفظ صلی نزدیک تمام راویوں مسلم کے ساتھہ زبر صاد اور لام کے ہے یعنی ساتھہ صیغہ معروف کے اور یہہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے آپ نماز پڑھی اوسکی اور نزدیک طبری کے اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کے ساتھہ پیش صاد اور زیر لام کے ہے یعنی ساتھہ صیغہ مجہول کے یعنی نماز پڑھی اوسپر لوگون نے اور حضرت نے نہیں پڑھی اور بیچ ایک روایت کی ابی داود سے صریح آیا ہے کہ لم یصل علیہا یعنی نہ نماز پڑھی حضرت نے بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑھیں اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑھنے کی اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہے اوسکو امام مالک نے اور کہا امام احمد نے کہ نہ پڑھیں امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اوسپر اور ہر کہ اہل لا اله الا الله ہیں اہل قبلہ اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسیطرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلی ساتھہ زبر صاد اور لام کے ہے نزدیک تمام راویان صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتھہ پیش صاد کے اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داود نے روایت کیا ہے اور اسیطرح نقل کیا ہے نووی نے پس لائق ہے یہہ کہ ٹھہرایا جاوے لفظ فصلی ساتھہ صیغہ معروف کے اصل اور ہو مراد ساتھہ قول اوسکی کے ثم امر بہا یہہ کہ حکم کیا ساتھہ تجہیز اوسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اوسکی کے اور مؤید ہے اسکے یہہ عبارت کہ مسلم کی ہے روایت میں امر بہا النبی صلی الله علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال له عمر تصلی علیہا یا نبی الله وقد زنت اور روایت صریح ہے اسمین کہ نبی صلی الله علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوسپر اور ابو داود کی روایت میں ہے ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہیں منافی ہے پہلی روایت کی پس حمل کیجاوے واسطے جمع کی درمیان دونوں کی کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑھنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے اوسکو انتہی اور نہیں شک کہ اثبات مقدم ہے نفی پر اور ہونے صاحب تنقیح متعدد مشکوۃ کی جب یہہ دیکھا کہ روایات مختلف ہیں اسمین کہ حضرت صلعم نے نماز پڑھی اوس عورت پر یا نہیں پڑھی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتھہ صیغہ مجہول کے تاکہ مشتمل ہو دونوں احتمالونکو لیکن جو معنی وہ موہم ہے پس اولی ہے متابعت جمہور کی اور موافقت نقل مشہور کی اور احادیث میں دلیل ہے اسپر کہ حد دور کرتی ہے اوس گناہ کو کہ جسکی لیے حد لگتی ہے ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جب زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے اوسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو اگرچہ بدلے بال لانبے کسی کی یعنی بدلے حقیر چیز کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مارے اوسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدھی ہے بنسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگسار نہیں ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے ساتھہ اس حدیث کی اوسپر کہ مالک کو پہنچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے مملوک پر اور ہمارے علما کے نزدیک یہہ جائز نہیں ہے انہوں نے حمل کیا ہے اسکو سبب پر یعنی مالک سبب واسطے ہو اوسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی بعد مارنے کی عار نہ دلاوے اوسکو اسلیے کہ حد کفارہ اوسکے گناہ کی ہوئی پھر کیوں عار دلاوے اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کے لیے نہیں آزاد کا بھی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیاں محل توبیخ و سرزنش کی ہیں خاص اوسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اوسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کی یا پہلے اوسکی اور ظاہر یہی ہے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنے صحبت فساق کی اور اہل معاصی کے اور بیچ ڈالنا

اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نی کہ واجب ہے ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ
وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ
إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ
أَبِي دَاوُدَ قَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا ای لوگون یعنی ای مومنون جاری کروانپی غلام لونڈیونپر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس دری مارو اوسپر کہ محصن ہوا ونمین سے یعنی بیاہ ہوا
ہوا اور اوسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی زنا کیا ... پس حکم کیا مجہکو کہ مارونمین حد اوسکو پس ناگہان وہ قریب جنی ہوئی تہی یعنی ڈرا
مین کہ اگر مارتا ہون اوسکو پچاس دری تو مرجاتی ہی وہ اوس سی پہر ذکر کیا مینی یہہ واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچہا کیا تونی نقل کیے یہہ مسلم نی اور بیچ روایت
ابی داود کی یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نی چہوڑدی اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کر اوسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنی بردون پر ف اس حدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ مارنا درونکا تاخیر کیا جاوی نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلی وہ نفاس سے اسلیی کہ نفاس ایکطرح کا مرض ہی پس تاخیر کیجاوی اچہی ہونی تک کہا ابن ہمام نی کہ
اگر زنا کری مریض اور حد اوسکی رجم ہو بسبب اسکی کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوی اور اگر ہو حد اوسکی دری مارنی تو نہ دری مارا جاوی یہانتک کہ اچہا ہو پس اگر ہو ایسے
بیماری کہ نہ امید ہو جانی اوسکی کی مانند سل کی یا ہو ناقص و ضعیف الخلقۃ تو نزدیک ہماری اور نزدیک ... ساتہہ بڑی ٹہنی کہجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان
چہوٹی ہون پس ماری اوسکو ایکبار اور ضروری ہی پہنچنا ہر ٹہنی کا اوسکی بدن پر اور ایسی ہی کہا گیا ہے ... ٹہنی پہلی ہوی اور روا سے
خوف تلف کی نہ قایم کیجاوی حد بہت جاڑی مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر کیجاوی زمانہ اعتدال تک ... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ
إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ
بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللهُ عَلَيْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق اوسنی یعنی مینی زنا کیا ہی پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سی پہر آیا
دوسری جانب سے یعنی بعد غائب ہونی کی مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پہر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس
شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نی اوسکی سنگسار کرنیکا چوتہی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتہہ پتہرونکی پس جب پایا اوسنی ایذا
پتہرونکی لگنی کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتہہ اوس کلی کی اور مارا اوسکو لوگون نی یعنی اور چیزونسی
یہانتک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ نی یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنی ایذا پتہرونکی لگنی کی اور ایذا موت کی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ چہوڑدیا تمنی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین ہی کہ کیون نہ چہوڑدیا تمنی اوسکو شاید
کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی قولہ فیتوب اللہ الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنی سی پس رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتہہ قبول کرنی توبہ اوسکی کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ
اقرار کرنیوالا زنا کا اپنی نفس پر اگر کہی کہ نہین زنا کیا مینی یا جہوٹ بولا مینی یا رجوع کی مینی ساقط ہو جاتی ہی اوس سے حد پس اگر رجوع کری حد قایم کرنیکی درمیان تو ساقط
ہو جاوی گی باقی اور بعضون نی کہا کہ نہین ساقط ہوتی حد ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي

عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ماعز بن مالک سی کہ کیا سچ ہی وہ چیز کہ پہنچی ہی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نی کہ کیا خبر پہنچی ہی آپکو میری طرف سی فرمایا
کہ پہنچی ہی یہہ کہ تو نی زنا کیا ہی فلانی کی لونڈی سی کہا کہ ہان پس اقرار کیا اونسی چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نے
ف اس قول مین اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیی تہا اور اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا حال زنا کرنی
ماعز کا پہر اقرار کروایا اوس سی اور اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکی خلاف پر جواب یہہ کہ اسحدیث مین اختصار کیا اور اصل رجم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کی اور شاید
کہ انحضرت نے اقرار کروایا ماعز سی بعد سننی خبر زنا اوسکی کی بعد ازان اعراض کیا اور ممکن یہہ بہی ہی کہ احادیث مین تفصیل سی مذکور ہی پس نہین منافات ہی وَعَنْ
يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ
بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی یزید بن نعیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم
فرمایا حضرت نی ساتہہ سنگسار کرنی اوسکی یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نی ہزال کو کہ اگر ڈہانکتا تو ماعز کو ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قضیہ زنا اوسکی کا تو ہوتا
بہتر تیری لیی کہا ابن منکدر نی کہ تابعی ہی اور راوی اسحدیث کا یہہ کہ تحقیق ہزال نی کہا تہا ماعز سی یہہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت
حال کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ہزال کی ایک لونڈی تہی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس صحبت کی ماعز نی اوس سی پس مطلع ہوا اوسپر ہزال اور اشارہ کیا
ماعز کو ساتہہ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکی ساتہہ زنا کی پس حضرت نی ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈہانکتا تو الخ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ معاف اور درگذر کرو
تم یعنی معاف کری بعض تمہارا بعضی سی حدون کو درمیان اپنی یعنی پہلی اسکی کہ پہنچی مجہہ تک اسلیے کہ جو چیز کہ پہنچی مجکو حد سی اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب ہوئی قائم
کرنا اوسکا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف عفو کرو الخ یہہ خطاب ہی غیر ائمہ کو یعنی چاہیی کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی پاس نہ لیجاؤ قضیہ
اوسکا اور جب حاکم کی ہان پہنچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہین جیسی کہ فرمایا کہ جو چیز پہنچی مجکو الخ اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ امام کو نہین جائز عفو کرنا اللہ کی حد کو جب کہ پہنچی امر
طرف حاکم کی اور مطلق ہونا اسحدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہین چاہیی مالک کو یہہ کہ جاری کری حد اپنی مملوک پر یا لیجاوی امر اوسکا طرف حاکم کی بلکہ معاف کری اوس
سی لیکن کہ یہہ اصل ہی اس امر کی تحت مین اور یہہ استحباب کیلیی ہی ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ
عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا معاف کرو خطائین عزت والونکی
اونکی مگر حدین نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی جو کہ کبہی ناگہان گناہ مین گرفتار ہو جاوین معاف کرو اونکو اور ظاہر نکرو رسوا نکرو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ
بندونکی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزین کہ باعث حدود ہوتی خواہ حقوق اللہ کی ہون خواہ حقوق بندونکی اونسی درگذر کرنا نہ چاہیی اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی اور بعضونے
نی کہا کہ ہی اور ونکو بہی اور یہہ امر استحباب کیلیی ہی ح ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ
مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفع کرو حدون کو مسلمانونسی جب تک کہ
ہوسکی پس اگر ہو واسطی مسلمان کی جگہہ خلاصی کی پس چہوڑ دو راہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی مین بہتر ہی خطا کرنی اوسکی سی سزا پہنچانی مین نقل کی

ترمذی نے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث عائشہ سے کہ یہہ قول اونکا ہی اور نہیں رفع کی گئی ہی آنحضرت تک اور یہی صحیح تر ہی ف یعنی یہہ حدیث
موقوف ہی عائشہ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سے اور یہہ خطاب حاکمون کو ہی کہ جب تک ہو سکی حدون کو دفع کریں مسلمانون سے ساتھ تلقین
کرنے عذرونکی کہ دیوانہ ہو گیا ہی تو یا شراب پی ہی تو نے یا بوسہ لیا ہی یا ہاتھ لگایا ہی جیسا کہ واقع ہوا حضرت سے واسطے ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذرونکا یہہ مبالغہ
کیا ساتھ قول اپنے کی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا الخ ع وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ
عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِي اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہا اکراہ کی گئی ایک عورة یعنی ایک
شخص نے زبردستی اوس سے زنا کیا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پس دفع کی اوس سے حد اور جاری کی اوسپر حد کہ زنا کیا اوس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے یہہ کہ حضرت نے ٹھہرایا اوس عورة کی لیے
مہر یعنی زنا کرنیوالے پر نقل کیے یہہ ترمذی نے ف راوی کی نہ ذکر کرنے سے یہہ نہیں لازم آتا کہ مہر واجب نہوا اسلیے کہ ثابت ہوچکا واجب ہونا اوسکا اور احادیث سے اور مراد مہر سے
یہان عقر ہی اور عقر کہتی ہین کابین صحبت حرام اور صحبت شبہہ کو اور وہ ایک مقدار ہی کہ اگر اجرت لیتی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو وہ مقدار واجب ہوتی اور درمختار مین اور
فتاوی عالمگیری مین معنی عقر کی یہہ لکھی ہین کہ عقر کہتی ہین مہر مثل کو وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ
الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ
كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ
لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی وائل سے کہ تحقیق ایک عورة نکلی زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ارادہ نماز
پس ملا اوس سے ایک شخص اور ڈھانکا اوسکو یعنی اپنے کپڑے سے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس
کہا عورة نے کہ تحقیق اوس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی زنا کیا اور صحبت کی پس پکڑا لوگون نے اوس شخص کو اور لے آئے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس فرمایا واسطے اوس عورة کے کہ جا تحقیق بخشدیا اللہ نے تجھکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور فرمایا واسطے اوس شخص کے کہ فعل بد کیا تھا اوس سے سنگسار کرو اوسکو یعنی اوسنے اقرار
کیا زنا کا پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگون نے اوسکو بسبب محصن ہونے اوسکے کے اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب جراحت کی ایسی توبہ کہ اگر کرتی اوسکو یعنی مثل
توبہ اوسکی کی اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اونسے نقل کیے یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف یعنی اگر تقسیم کیجاوے وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اونسے اور کفایت کرتی اونکو یعنی اگرچہ اول مین
بیحیائی کی اور برا کام کیا باوجود اسکے پاک ہوا اور بخشا گیا ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَاَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهُ
مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورة سے پس حکم فرمایا اوسکی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درے مارنیکا پس درے مارے گئے اوسکو حد مین پھر خبر دیگئی
حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اوسکی لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کیے یہہ ابو داود نے ف حضرت نے جو اول درے مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہی کہ حضرت کو خبر دیگئی ہوگی کہ وہ غیر محصن ہے
اور احتمال یہہ ہی کہ یہہ حکم بسبب خبر دینے کے نہین کیا بسبب ... کیا اور شاید کہ یہہ ہوا ابتداء امر مین اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ امام جسوقت کہ حکم کرے اوپر کسی کی حد کا پھر معلوم ہو کہ واجب
غیر اوسکا تھا تو لازم ہی امام پر کہ رجوع کرے طرف واجب شرعی کے ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ
كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِّنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی سعید بن سعد بن عبادہ سے یہہ کہ سعد بن عبادہ لائے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو تھا قوم مین ناقص
الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نہی اوسکی اچھی ہونیکی پس پایا گیا وہ ایک لونڈی پر اون کی لونڈیون سے زنا کرتا تھا ساتھ اوسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیو واسطے اوسکی بڑی
ٹہنی کھجور کی کہ اوس مین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ایکبار نقل کیے یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کی مانند اوسکی ف ایکبار ایک ایسا مارنا کہ ہر ٹہنی اوسکی پہنچے
مارنیکا اوسکی بدن پر اور اس سے معلوم ہوا کہ امام کو تجاوز کرنا چاہیے ... اور اگر اوسکی اچھے ہونیکی توقع ہو اوسکی درے مارنے مین تاخیر کرے اوسکی اچھے ہونی تک

اور جسکی چہپی ہوئی کی توقع نہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہی عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و مفعول کو
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرح السنہ مین ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ حد اغلام کی پس ظاہر تر دو قولون شافعی کا اور قول صاحبین کا یہہ ہے کہ حد فاعل کی
حد زنا کی ہی اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوی اور اگر محصن نہو تو سو دری مارا جاوی اور سال بہر نکال دیا جاوی مرد ہو یا عورت اور گئی ہی ایک قوم طرف اسکی کہ اغلامی سنگسار
کیا جاوی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک نے احمد نی اور دوسرا قول شافعی کا یہہ ہی کہ قتل کیے جاوین فاعل و مفعول جیسی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی پھر کہا
ہی بعضون نے بیچ کیفیت قتل کرنی اون دونون کی کہ گرا دیا جاوی مکان اون دونو پر اور بعضون نی کہا کہ پہینکے اونکو پہاڑ پر سی جیسکہ کیا گیا ساتہہ قوم لوط
کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی حد نہین ہی لواطت مین بلکہ تعزیر ہی جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکہی پہنچاوی اور نقل کیا ہی کمال پاشا نے شرح صغیر مین کہ یہہ امر سپرد طرف امام کی اگر
چاہی تو قتل کری اوسکو اگر عادت پکڑی ہو فاعل نی اوسکی اور اگر چاہی ماری اوسکو اور چاہی قید کری اوسکو ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أُرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کری جانور سی پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکی کہا گیا واسطی ابن
عباس کے کہ کیا حال ہی اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکہتا ہی اور نہ اوسپر تکلیف ہی پس وہ کیون قتل کیا جاوی کہا ابن عباس نے کہ نہین سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم سے اس مین کچہہ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا ہون حضرت کو کہ مکروہ جانا انہی یہہ کہ کہایا جاوی گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوی ساتہہ اوسکی یعنی سواری و دودہ اور پشم و غیرہ
اوسکی کی و غیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہی ساتہہ اوس جانور کے یہہ فعل بد یعنی اوس جانور کہ یہہ فعل بد کیا گیا انہی برا مکروہ جانا پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے
ف قتل کرو اوس شخص کو یعنی مار و اوسکو مارنا سخت اور اوس جانور کو ساتہہ اوسکی کہا بعضون نے کہ حکمت اوس جانور کی مار ڈالنی مین یہہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو اوس سی
حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہو اوسکی صاحب کو شرمندگی دنیا مین بسبب باقی رہنی اوسکی کی اور شرح مظہر مین ہے کہ چارون امام متفق ہین اسپر کہ جو کوئی فعل بد کری
جانور سی تعزیر دیا جاوی اور قتل نکیا جاوی اور حدیث محمول ہی زجر و تشدید پر اور جانور بعضون نی تو کہا کہ اگر وہ کہایا جاتا ہی تو قتل کیا جاوی اور اگر کہایا نہین
جاتا ہی تو دو وجہین ہین قتل بسبب ظاہر حدیث کی اور عدم قتل واسطی نہی کی ذبح کرنی حیوان کی سی مگر واسطی کہانی اوسکی کی ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوفناک
اور سخت ڈر کا کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ڈرتا ہون کہ کہیں عمل کرین اور اس ورطہ مین پڑین یا یہہ کہ فعل ہا اینست قبیح اور حرمت
اوسکی سخت ڈرتا ہون کہ اوس مین پڑین اور عذاب اوسکا دیکہین ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنَى
بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق ایک شخص نے بکر بن لیث مین سی آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اقرار کیا کہ اوسنی یعنی اپنی زنا کیا ہی ساتہہ ایک عورت کے چار بار تو مارے
حضرت نے اوسکو سو کوڑی اور تہا شخص غیر محصن یعنی کوارا پہر طلب کیے حضرت نے اوس سے گواہ اوپر زنا کرنی عورت کے پس کہا عورت نے کہ جہوٹ بولتا ہی قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ
پس مارا ہی حضرت نے حد تہمت نقل کی یہہ ابو داود نے ف طلب کیے گواہ یعنی جب اوسکی اقرار سی مارا اور یہہ اقرار شخص کا قذف تہا اوس عورت کو طلب کیے اوس قذف کے گواہ عورت پر اوسنی انکار
کیا ہی جب حاضر ہوا گواہ گذرانی سی تو اوس عورت نے کہا کہ یہہ جہوٹا ہی کہ مجہکو نسبت زنا کی کرتا ہی مین پاک ہون اوس سے قسم خدا کی اور اوسکو حد مارا کہ وہ اسی درے ہین ح ع

وعن عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر امر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم رواه ابو داود

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا جبکہ اوترا عذر میرا یعنی آیتیں میری عفت اور پاکی میں خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس ذکر کیا اوسکا پس جب اوترے منبر سے تو حکم کیا واسطے دو مردوں اور ایک عورت کے پس ماری گئی اونکو حد نقل کیے یہہ ابوداؤد نے ف حضرت عائشہ پر بعضی لوگون نے بہتان زنا کا کیا تہا عیاذاً باللہ منہ اور حضرت کی بہی لیکن کہ شک تہا کی طرفسے ٹہرگیا تہا جب آیتیں اونکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورہ نور میں ہیں تب حضرتؐ منبر پر کہڑے ہوکر بیان اونکا کیا اور بعد ازاں منبر سے اوتر کر حد قذف کی کہ اسی درے ہیں حکم کیا دو مردوں کی لیے کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تہے اور ایک عورت کی لیے کہ اوسکا نام حمنہ بنت جحش تہا یہہ اس امر میں بہت فتنہ پرداز تہی اونکو سزا دی

الفصل الثالث

عن نافع ان صفية بنت ابي عبيد اخبرته ان عبدا من رقيق الامارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى افتضها فجلده عمر ولم يجلدها من اجل انه استكرهها رواه البخاري

روایت ہے نافع سے کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی اونکو کہ ایک غلام نے غلامون امارت اور خلافت کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی کا کہ خمس غنیمت کی تہی پس زبردستی جماع کیا اوس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اوسکی کا کیا پس ماری اوس غلام کو یعنی حد حضرت عمرؓ نے اور نہ دری مار اوس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کیے تہی اوس غلام نے اوس لونڈی سے نقل کیے یہہ بخاری نے

وعن يزيد بن نعيم بن هزال عن ابيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر ابي فاصاب جارية من الحي فقال له ابي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وانما يريد بذلك رجاء ان يكون له مخرجا فاتاه فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله حتى قالها اربع مرار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان يرجم فاخرج به الى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن انيس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه رواه ابو داود

اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کیے اونہی اپنی باپ سے یعنی نعیم سے کہ کہا تہا ماعز بن مالک یتیم بیچ پرورش باپ میرے کی یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلے کی سے پس کہا اوسکو باپ میرے نی کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر دی اونکو ساتھہ اوس چیز کی کہ کی ہی تو نے شاید کہ حضرتؐ استغفار کریں تیری لیے اور تہیں ارادہ کرتا تہا باپ میرا ساتھہ اوس کہنے کی مگر امید اسکے کہ ہو استغفار اسکی لیے خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اسکی یہہ تہی کہ وہ حضرتؐ کے پاس جاوی اور حضرتؐ حکم اوسکی سنگسار کرنیکا کریں ایسا کہ تو ہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعز حضرتؐ کے پاس اور کہا یارسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجہہ پر حکم اللہ کا پس منہ پہیر لیا حضرتؐ نے اوس سے پس آیا وہ پیچہہ پیچہہ منہ پہیرنے کی کہا یارسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجہہ پر حکم اللہ کا یہانتک کہ کہا اوسکو چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی تو نے یہہ بات چار بار یعنی چار بار تیرا اقرار کرنا سنّی ثابت ہوا پس بیان کر کسکے ساتھہ زنا کیا تو نے کہا ساتھہ فلانی عورت کے کہ نام اوسکا لیا فرمایا کیا ہمخواب ہوا تو ساتھہ اوسکی یعنی معانقہ کیا اوس سے کہا ہان فرمایا کیا اوسکی بدن سے بدن لگایا تو نی کہا ہان فرمایا کیا جماع کیا تو نی اوس سے کہا ہان کہا راوی نی حکم کیا اوسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس پائی اوسنی ایذا پتہر ونکی لگنی کی پس گہبرایا یعنی صبر نکیا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تہا پس ملا عبداللہ بن انیس سے حال یہہ کہ تہک گئے تہی یار عبداللہ کی یا یار ماعز کی جو کہ سنگسار کرتی تہی پس اوٹہائی عبداللہ نے اوسکی لیے ہڈی اونٹ کی پانوں کی اور مارا ماعز کو ساتھہ اوس ہڈی کی پس مار ڈالا اوسکو پہر آیا عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا اوسکو روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کیون نہ چہوڑ دیا تمنے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنی اقرار سے یعنی توبہ کرتا اللہ توبہ اوسکی اور دور کرتا اوس سے گناہ اوسکا بغیر سنگسار کرنی اوسکی کی نقل کیے یہہ ابوداؤد نے ف نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی کہا ابن ہمامؒ نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہمنے اوسکو یعنی ماعز کو مصلی میں مسلم اور ابوداؤد کی لکہی ہم لیگئی اوسکو طرف بقیع غرقد کی اور مصلی تہا وہیں اسلیے کہ مراد مصلی سے مصلی جنازہ کا ہی پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں یا یہہ کہ ترمذی میں جو ہے آیا ہی حکم کیا گیا اوسکو جو تہی بازار پس نکالا گیا طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا ساتھہ پتہر ونکی اور اوسکی وہ لیہ ہے کہ اوسکا پیچہا کیا گیا جسوقت کہ بہاگا یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کی الا یہہ ہے خلاصہ ہو اسلیے کہ صحاح و حسان میں ہے آیا ہے کہ وہ گیا بہاگ کر طرف سنگستان کی نہ یہہ کہ پیچہا کیا گیا اوسکو طرف سنگستان کی ابتدا سنگسار کرنیکی لیے پس توجیہ یہہ ہے کہ مصلے ہو طرف سنگستان کی پس کہ راوی نی ذکر کیا سنگستان کا اور راوی

مصلے وغیرہ کا پس انمین تطبیق دونون حدیثونکی ہوگئی ت ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا
مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہووی انمین زنا مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ قحط کی اور نہین کوئی
قوم کہ ظاہر ہووی انمین رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہین ساتہہ رعب کی نقل کیے یہہ احمد نی ف رشوت اوس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی بشرط اسکی کہ مدد کری وسکی بیچ مہم مین اور
بعضون نی یہہ قید لگائی ہی کہ اوس مہم مین السکی منت نہو کہ استقرار ال عرف مین اجرت دیتی ہون اوسپر جیسی کہ ایک بات بادشاہ کی آگی کہدینی اور سعی اوسمین کرنی اور
اگر بغیر شرط کی ہو تو بہی رشوت نہین اور رشوت سی خوف اسلیی ہوتا ہی کہ حاکم جاری کرتا ہی حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہی رشوہ سی اور جبکہ آلودہ ہوتا ہی
رشوہ مین خوفناک رہتا ہی ت ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ
قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ملعون ہی وہ شخص کہ کری کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہہ رزین نی اور ایکروایت رزین کی مین ابن عباس سی یہہ ہی کہ حضرت علی نے
جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا انکی جلا دینی کا اور حضرت ابوبکر نی گرا دی اونپر دیوار یعنی حکم کیا دبا دینی کا اونپر ف اور جامع صغیر مین ہی کہ ملعون ہی وہ
شخص کہ برا کہی اپنی باپ کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ برا کہی اپنی مان کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ ذبح کری جانور کو واسطی غیر اللہ کی اور ملعون ہی وہ شخص کہ متغیر
کری سرحد زمین کو اور ملعون ہی وہ شخص کہ بدفعلی کری جانور سی اور ملعون ہی وہ شخص کہ کری عمل قوم لوط کا نقل کیے یہہ احمد نی ساتہہ سند حسن کے ابن عباس سے ت ع
وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نظر رحمت نہین کرتا اللہ عزوجل طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کری مرد
یا عورت سی اوسکی مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ت وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ اونہون نی کہا جو شخص کہ بدفعلی کری چارپائی سی پس نہین حد اوسپر یعنی ولیکن تعزیر ہی روایت کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود نے
اور کہا ترمذی نی سفیان ثوری سی کہ تحقیق اونہون نی کہا اور یہہ حدیث صحیح تر ہی پہلی حدیث سی یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل مین گذری اور وہ پہلی حدیث
یہہ ہی کہ جو شخص بدفعلی کری چارپائی سی پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کی یعنی اوسپر حد نہین ف اونہون نی کہا یعنی بطریق
مرفوع کی والا اونہون کے نزدیک قول ثوری کی وہ اصح ہے ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا
حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جاری کیا کرو حدین اللہ کی نزدیک والی اور دور والی پر اور نہ پکڑے اور نہ بازرکہے تمکو بیچ جاری کرنی حکم اللہ کی ملامت ملامت کرنیوالی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
ف نزدیک والا اور دور والا یعنی نزدیک کی ناتی والی پر اور دور کی ناتی والی پر یا نزدیک سے مراد ہی ضعیف کہ نزدیک ہے پہنچنا اوس تک اور آسان ہی حکم کرنا اوسپر اور دور سے
مراد ہی قوی کہ دور ہے پہنچنا اوس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اوسپر اور دوسرے معنی النسب یہہ ہین الہی کہ مراد یہہ ہے کہ قائم کرو حدود اللہ کی ہر ایک پر ت ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ
النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدود اللہ سی بہتر ہی برسنی مینہ چالیس راتون
کی سی بیچ تمام شہرون خدا کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی نی ابی ہریرہ سے ف یہہ اسلیے ہی کہ بیچ قائم کرنی حدود کی منع کرنا ہی خلق کو معاصی سے اور

سبب ہی واسطی کہلنی دروازون آسمان کی یعنی سبب ہی نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنی کی حدود سی آدمی تکی فی کی اوسکی گرفتار ہی اونکی بیچ معاصی مین اور یہہ سبب ہی
اونکی گرفتار ہونیکا تحدید سالی مین اور سبب ہی ہلاک کرنی خلق کا جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ حباری مرجاتا ہی ماری دبلاپی کی بسبب گناہ بنی آدم کی یعنی اللہ تعالی نہین مینہ برساتا
بسبب نحوست گناہ اونکی کی او رحباری نام ایک جانور کا ہی او رخاص اوسکو اسلیی ذکر کیا کہ وہ دور دور سی اپنا قوت لی آتا ہی

باب قطع السرقۃ

باب ہی بیچ بیان ہاتہہ کاٹنی چور کی ف کہا طیبی نی لفظ قطع السرقۃ مین اضافت طرف مفعول کی بحذف مضاف کی ہی ای قطع اہل السرقۃ اور سرقہ ساتہہ فتح سین کی
اور کسر ری کی شرح مین اسکو کہتی ہین کہ لیوی مکلف خفیہ مال محرز سی کہ نہ مالک ہوا اوسکی آپہین اور نہ شبہہ ملک اور مراد محرز سی یہہ ہی کہ مال ایسی جگہہ کو لی اوسکو نہ لی سکی
خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اوسکی پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہہ ملک سی مال ذی رحم محرم کا ہی جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چراوی تو ہاتہہ اوسکا
چوری مین کہنی کی او راوسمین ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہ اوسسی کم مین ہاتہہ کاٹنا نہین آتا اور نزدیک شافعی کی چوتہائی
دینار سونی کا اور تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہی اونمین کاٹنا ہاتہہ کا چوتہائی دینار کی
چرانی مین اور چوتہائی دینار اوسوقت مین تین درہم کا تہا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب میں اولی
ہی بسبب حیلہ کرنی کی حدود مین ایسلی کہ اقل مین شبہہ عدم خیانت کا ہی اور روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم اور اصل
اس باب مین یہہ ہی کہ کاٹنا ہاتہہ کا بیچ زمانہ انحضرت کی سپر کی قیمت مین تہا پس شافعیہ کہتی ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تہی او رہم کہتی ہین کہ قیمت اوسکی اوس زمانہ مین
دس درہم تہی روایت کی یہہ ابن ابی شیبہ نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی اور کافی مین نقل ہی کہ قیمت سپر کی کہ ہاتہہ کاٹا گیا اوسکی چرانی پر حضرت کی زمانہ مین دس
درہم تہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع دینار
فصاعدا متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا مگر بسبب چرانی چوتہائی دینار کی یا زیادہ کی نقل کی بخاری
اور مسلم نی ف اس حدیث پر عمل کیا ہی امام شافعی نی کہ چوتہائی دینار سی کم مین ہاتہہ نہ کاٹا جاوی اور ملا علی قاری نی یہان خوب تفصیل سی لکہی ہین اقوال علما کی اور دلایل
انہیکی وعن ابن عمر قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراہم متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ چور کا یعنی دایان ہاتہہ بند دست سی بیچ چرانی ایک سپر کی کہ قیمت اوسکی تین درہم تہی نقل کی
یہہ بخاری او رمسلم نی ف کہا شمنی نی کہ یہہ معارض ہی اوس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا تہی قیمت سپر کی
دس درہم اور اسیطرح ابن عباس او رعمرو بن شعیب سی بہی منقول ہی او رشیخ ابن الہمام نی بہی ابن عمر اور ابن عباس سی ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈہال کی دس درہم
تہی اور اسیطرح سی عینی نی بیچ حاشیہ ہدایہ کی لکہا ہی اسیلی حنفیہ نی دس درہم پر ہاتہہ کاٹنا لکہا ہی اور اسی بنا پر کاوہ یہہ جواب دیتی ہین کہ یہہ ابن عمر کی اپنی رای
و اجتہاد سی کہا ہی یہہ خلاصہ ہی کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا او رجسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکہنی منظور ہو اونکی شرحون مین دیکہی وعن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا لعنت کری اللہ چور کو کہ چراتا ہی بیضہ پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا اور چراتا
ہی رسی پس کاٹا جاتا ہی ہاتہہ اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی لعنت کرنی گنہگارونکو بلا تعیین اور اسیطرح
کلام اللہ سی معلوم ہوتا ہی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین او رشخص معین کو لعنت کرنی نہین جائز انتہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کاٹنی ہاتہہ کی بیچ کم کی چوتہائی دینار
یا تین درہم سی کی پس یہ مشکل پڑی سب ائمہ پر پس جواب دیتی ہین کہ مراد بیضہ سی یہان بیضہ آہن ہی کہ اوسکو خود کہتی ہین کہ غازی سر پر پہنتی ہین اور مراد رسی سی کشتی
کی بڑی رسی کہ بڑی قیمتی ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ اندری ہی اور رسی کی چرانی مین ہاتہہ کاٹنا ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ چور کی

عادت اوسکو اسطرح ہوجاتی ہی کہ حقیر حقیر چیز چرانی چراتی تو بری چیز چرانی لگتا ہی اور ہاتھ کٹتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیا طرف عادۃ امرا اور سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتی ہیں بطریق
سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ رَوَاہُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانی میوہ کی کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانی گابہی کی یعنی کھجور کے
نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی ف امام ابوحنیفہ نی اس حدیث پر عمل کیا ہی کہ وہ کہتی ہیں نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانی
کسی میوہ تر و تازہ کی برابر ہی کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع کیا ہو اور اسپر قیاس کیا
ہی گوشت اور دودہ اور اور ایسی چیزوں کو کہ جلدی خراب ہو جاوین اور اوروں نی واجب کیا ہی ہاتھ کاٹنی کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہ
قول ہی مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں کہ مباح ہیں دار الاسلام میں مانند لکڑی گھانس نرسل مچھلی پرندہ شکار ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی بسبب چوری
انکی کی ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْہُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُّؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ
الْقَطْعُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اونسی اپنی دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی یہہ کہ حضرت سی پوچھی گئی میوہ لٹکی ہوئی درخت کی سی فرمایا جو شخص کہ چراوی اوس میں سی کچھہ پیچھی اسکی کہ جگہہ دی اوسکو خرمن میں پہنچی قیمت ڈھال کی سو لازم اوسکی اوپر ہی
ہاتھ کاٹنا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف مقصود یہہ ہی کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوی کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیے کہ محرز نہیں ہی اور جب کاٹا گیا درخت سی
اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونی کی لیے تو اوسمیں ہاتھ کاٹا جاوی بسبب محرز ہونی کی یہہ حدیث دلیل ہی جمہور کی سوا حنفیہ کی کیونکہ جب تک خشک نہیں ہوا
میوہ اور اوسکو چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم کی اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین کی خشک ہونی کی صورت میں ہی موافق عادۃ عرب کے جیسی کہ تمر میں قطع کرنا ہی
ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ میں ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتی ہیں کہ یہہ حدیث معارضہ کی گئی ہی ساتھہ احادیث مطلق کی لا قطع فی ثمر ولا کثر
اور یہہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہیں ہی ہاتھ کاٹنا طعام میں کہ جلدی ہو کہ بگڑ جاوی اور انگور میں ہاتھ کاٹنا آتا ہی بالاتفاق اور اور بہت تقریر
ملا علی قاری نے لکھی ہی مرقات میں جو چاہی وہاں سی دیکھہ لی ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ الْمَكِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِیْ حَرِیْسَۃِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاہُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاہُ مَالِكٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ کا بیچ میوی لگی ہوئی درخت کی اور نہ بیچ جانور
چرنی والی پہاڑ کی پس جسوقت کہ ٹھکانا دی جانور کو یہی کو جگہہ بند ہونی جانوروں کی اور جگہہ دی میوی کو خرمن پس ہاتھ کاٹنا ہی اوس چیز میں کہ پہنچی قیمت ڈھال کو نقل کی
یہہ مالک نے ف کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہی یعنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل وہ جانور کو کہتی ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اوسکی کوئی حفاظت کرتا ہو
پس اوسکی چرانی میں ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ محرز نہیں ع ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ
انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی اوپر لوٹنی والی کی ہاتھ کاٹنا اور جو شخص
لوٹی لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتی ہوں پس نہیں وہ ہم میں یعنی ہماری طریقہ پر نقل کی یہہ ابوداود نی ف لوٹنی والا اوسکو کہتی ہیں کہ لیوی مال کسیکا لوگوں
سامنی زبردستی یعنی اگرچہ بدتر ہی پوشیدہ لینی سی لیکن اوسکا ہاتھ نہیں کاٹنا آتا بسبب نہ اطلاق ہونی کی اوسپر چور کا اسلیے کہ چور وہ ہی کہ خفیہ لے
وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

والدارمي وروى في شرح السنة أن صفوان بن أمية قدم المدينة فنام في المسجد وتوسد رداءه فجاء سارق وأخذ رداءه
فأخذه صفوان فجاء به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأمر أن تقطع يده فقال صفوان إني لم أرد هذا هو عليه صدقة فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا قبل أن تأتيني به وروى نحوه ابن ماجة عن عبد الله بن صفوان عن أبيه والدارمي عن ابن عباس
اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنی والی کی اور نہ اوچکی کی ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی اور روایت کی صاحب مصابیح نی شرح السنہ مین یہہ کہ صفوان بن امیہ آئی مدینہ مین پس سو گئی مسجد مین اور سر کی نیچی رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اوسکی
چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نی اور لی آیا اوسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حکم فرمایا حضرت نی ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا بعد اقرار کرنی اوسکی کی ساتہہ
چوری کی یا ثابت ہونی اوسکی کی ساتہہ گواہون کی پس کہا صفوان نی کہ تحقیق مینی نہین ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکی لانی سی مجکو یہہ نہین منظور تہا کہ آپ ہاتہہ کاٹنی کا
حکم کیجیی وہ چادر اسپر صدقہ ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیون نہ تصدق کیا تو نی اور نہ بخشا تو نی پہلی اسکی کہ لاوی تو اوسکو میری پاس اور روایت
مانند اسکی ابن ماجہ نی عبد اللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور دارمی نی ابن عباس سی ف خائن اوسکو کہتی ہین کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو
دیجاوی اور وہ لیلیوی اور انکار کر جاوی اور دعوی کری اوسکی ضائع ہونیکا یا منکر ہو جاوی کہ مجکو دی ہی نہین پس خائن کا ہاتہہ کاٹنا اسلیی نہین آتا کہ قصور ہی حرز مین
یعنی محافظت کامل نہین چنانچہ ہدایہ مین بیان اسکا مفصل مذکور ہی اور لوٹنی والی اور اوچکی کا اسلیی نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہین لیتی مال غیر کا
چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصلا ہو چکا ہی کہا ابن ہمام نی کہ یہی مذہب ہی چارون اماموں کا اور سر کی نیچی رکہی چادر ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ رکہنا
ایک چیز کا نیچی سر کی حرز ہی اور کیون نہ تصدق کیا تو نی الخ یعنی پہلی تو نی کیون نہ معاف کیا اور حق اپنا چہوڑ دیا اور اب میری پاس قضیہ اسکا لایا اور بیّنہ
حکم ہاتہہ کاٹنی کا کیا پس ہاتہہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہین حق ہی واسطی تیری اوسمین بلکہ یہہ حق اللہ کا ہی تیری معاف کرنی سی معاف نہین ہو سکتا
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ عفو جائز ہی پہلی اسکی کہ پہنچایا جاوی قضیہ اوسکا طرف حاکم کی کذا ذکر الطیبی وابن الملک اور کہا ابن ہمام نی کہ جب حکم کیا جاوی شخص
پر ہاتہہ کاٹنی کا بسبب چوری کی پہر ہبہ کر دی وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دی اوس چیز کو طرف اوسکی یا بیچ ڈالی اوسکو اوسکی ہاتہہ تو نہ ہاتہہ کاٹا جاوی اور کہا
زفر اور شافعی اور احمد نی کہ کاٹا جاوی اور یہی ایک روایت ہی ابی یوسف سی اور موید ہی اوسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ حدیث اگر روایت کی گئی
تو اسیطرح ہی کہ جیسی ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت مین کچہہ زیادہ آئی ہی پس ہوا اس زیادتی مین اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہی ۱۲ ع
وعن بسر بن أرطاة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الأيدي في الغزو رواه الترمذي والدارمي وأبو داود
والنسائي إلا أنهما قالا في السفر بدل الغزو اور روایت ہی بسر بن ارطاۃ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی کہ نہ کاٹی جاوین ہاتہہ غزوہ مین نقل
کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نی مگر ابو داود اور نسائی نی کہا سفر مین بدلی غزوہ کی ف غزوہ مین کہا ابن مالک نی کہ یعنی نہ کاٹا جاوی ہاتہہ چور کا جہاد مین جبکہ
لشکر دار الحرب مین اور نہ ہو امام اونمین اور کار پرداز ہو اونکا امیر لشکر کا اور اسیطرح اور حدود بہی نہ قائم کیجاوین اور اسپر عمل کیا ہی بعضی فقہانی بسبب احتمال اسکی کہ فتنہ
مین پڑ جاوی وہ ساتہہ لاحق ہونی طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونی تفرقہ اور سستی کی مجاہدون مین اور طیبی نی کہا کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہی اور بعض نی
کہا کہ مراد ہاتہہ نہ کاٹنی سی غزوہ مین یہہ ہی کہ اگر چوری کری کوئی غنیمت کی مال مین سی پہلی تقسیم ہونی کی تو ہاتہہ نہ کاٹی اسلیی کہ اوسکا اوسمین حق ہی اور کہا طیبی نی کہ سفر [illegible]
کیا گیا ہی دوسری روایت مین مطلق حمل کیا جاوی مقید پر یعنی سفر جہاد پر ۱۲ ع وعن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال في السارق إن سرق فاقطعوا يده ثم إن سرق فاقطعوا رجله ثم إن سرق فاقطعوا يده ثم إن سرق فاقطعوا رجله رواه في
شرح السنة اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چور کی حق مین اگر چراوی کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی دایان پہر اگر چراوی

کاٹو پانوں اوسکا یعنی بایاں پہر اگر چراوی پس کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی بایاں پہر اگر چراوی پس کاٹو پاوں اوسکا یعنی دایاں نقل کی یہہ صاحب مصابیح نی شرح السنہ میں ف پہلی بار دایاں
ہاتہہ کاٹنا پہر بایاں پانوں یہہ تو سبکے نزدیک ہے اور بعد اوسکی بایاں ہاتہہ اور دایاں پانوں کاٹنی میں تیسری اور چوتہی بار اختلاف کیا ہی علمانی امام شافعی تو کہتی ہیں کہ کاٹی جاوے بموجب
اسحدیث کی اور ہماری نزدیک اگر چوری کری تیسری بار تو نہ کاٹا جاوی بلکہ قید کیا جاوی قید خانی میں یہانتک کہ مرجاوی یا توبہ کری اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا
اسپر اور یہہ حدیث ابو مسلم کی محمول ہی تہدید و سیاست پر اور طحاوی نے اسطرح پر طعن کیا ہی اسحدیث پر کہ میں بہت آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچہہ اثر اور اصل اسحدیث کی نپائی
اور بہت سی حفاظ حدیث سی ملا ہیں وہ سب اسحدیث سی انکار کرتی تہی جیسکہ عینی اور عطا یہ ہدایہ میں مذکور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ پانوں شخص سی کا نہ کاٹا جاوی نزدیک اکثر اہل
علم ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ
جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ
اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوهُ ثُمَّ
احْسِمُوهُ اور روایت ہے جابر سی کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کاٹو ہاتہہ اوسکا یعنی دایاں پس کاٹا گیا پہر لایا گیا وہ دوسری بار حضرت کی پاس پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں پانوں اوسکا
پہر کاٹا گیا پہر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں ہاتہہ اوسکا پس کاٹا گیا پہر لایا گیا چوتہی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایاں پانوں اوسکا پہر کاٹا گیا پہر لایا گیا پانچویں بار پس فرمایا
مار ڈالو اوسکو پس لیگئی ہم اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پہر کہینچا ہمنی اوسکو اور ڈالدیا کوئیں میں اور پہینکی ہمنی اوسپر پتہر نقل کیا ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں بیچ کاٹنی ہاتہہ چور کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ کاٹو تم ہاتہہ اوسکا پہر داغ دو اوسکو ف یعنی تاکہ خون بند ہوجاوی اور کہا خطابی نی کہ نہیں جانتا میں کسی فقیہ کو کہ مباح کہا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کری اور کہا کہ یہہ حدیث
منسوخ ہی ساتہہ حدیث لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث کی اور بعضوں نے کہا کہ قتل اس چور کا بطریق سیاست کے تہا امام کو پہنچتا ہے اگر اجتہاد کری بیچ تعذیر مفسد کے اور جسطرح چاہی سزا دیوی اور
بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانا مرتد ہونا اوسکا پس مباح کیا خون اوسکا اور حکم کیا ساتہہ قتل اوسکی کی اور بعضوں نے کہا اولی یہہ ہے کہ محمول کیا جاوی اسپر کہ وہ حلال جانتا
والا چوری کا تہا اور ضرور ہے ان تاویلات والا اگر مسلمان ہوتا تو کہینچ کر ڈالنا اوسکا کوئیں میں مباح نہوتا واللہ اعلم ع وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتہہ اوسکا یعنی حضرت کی حکم سی پہر حکم فرمایا واسطی ہاتہہ اوسکی کے کہ لٹکایا جاوے
اوسکی گردن میں پس لٹکایا گیا اوسکی گردن میں یعنی تاعبرت ہووی اور نقل کیا یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ ف کہا ابن ہمام نی کہ منقول ہی امام شافعی
اور احمد سے کہ سنت ہی ہاتہہ لٹکانا چور کا چور کی گلی میں اور ہماری نزدیک یہہ موقوف ہی امام پر اگر مناسب جانی تو لٹکاوی اور سنت نہیں اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا ہی
حضرت سے کہ جسکا ہاتہہ کاٹا ہو اوسکی گلی میں لٹکایا ہو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ
وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چراوی غلام پس بیچ ڈال اوسکو اگرچہ بدلے نش کے
ہو نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف نش ساتہہ زیر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتی ہیں اور مراد یہہ ہے کہ بیچ ڈال اوسکو اگرچہ تہوڑے
مول کو بکی اسلیے کہ وہ عیب دار ہی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کی نزدیک اگر غلام چوری کری تو ہاتہہ اوسکا کاٹا جاوی بہگوڑا ہو یا غیر بہگوڑا اور حنفیہ کی نزدیک
اگر چراوی ایک خاوند بیوی یا بیچ مال دوسری کا یا غلام اہل مالک اپنی کی میں یا بیوی مالک اوسکی کی یا خاوند مالکہ اوسکی کا تو نہ کاٹا جاوی ہاتہہ اوسکا اسلیے کہ آنا اوسکا اون گہروں میں
داخل ہونی میں عادة بے خلل تہا اور حرز میں ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ
فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرِيكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتہہ کاٹنی اوسکی کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تہی ہم گمان کرتی آپکو کہ حکم فرماوو گی اس چور کی لیے ہاتہہ کاٹنی کا یعنی بلکہ گمان کرتی تہی

ہم کر رحم کروگی اوسپر ظاہر اوہ جو محل شفقت تہا مثل قرابتی اور ماننداوسکی کی اسلیے حضرت نی فرمایا اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا مین ہاتہہ اوسکا نقل کے یہہ نسائی نی ف
حاصل حضرت کی جواب کا یہہ ہے یہہ حق اللہ تعالی کا ہی واجب ہی مجہ جاری کرنا اوسکا اسمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالفرض یہہ فعل میری پارہ جگر سی صادر ہوتا تو
اوسکا بہی ہاتہہ کاٹتا ع وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَاِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ
لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر رضہ کی غلام اپنا اور کہا
کہ کاٹو تم ہاتہہ اسکا اسلیے کہ اسنی چرایا ہی آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نی نہین ہاتہہ کاٹنا اسپر یہہ ہی خدمت گار تمہارا لی چیز تمہاری نقل کی یہہ
مالک نی ف گویا کہ حضرت عمر رضہ نی اشارہ کیا ساتہہ اسکی علت نہ کاٹنی کی اور وہ وجود اذن کا ہی ساتہہ آنیکی تمہارا ہی پاس پس احراز نہ رہا اور یہی مذہب
ہمارا ہی اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کی ح وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ
قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوذر کہا مینی حاضر ہون یا رسول اللہ اور فرمانبردار ہون فرمایا کیا فرماتے
ہین آپ فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہنچی گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بہاگی گا تو موت سی یا صبر کریگا ہوگا گہر یعنی قبر اوسوقت بدلی خادم کی یعنے
اتنی کثرت سی موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاوی گی ساتہہ قیمت غلام کی کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتی ہین یعنی مین نہین جانتا کہ
حال میرا کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاونگا فرمایا لازم ہی تجہپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نی کہ کاٹا جاوی ہاتہہ کفن چور کا اسواسطی کہ
داخل ہوا میت پر اوسکی گہر مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی آنحضرت نی قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جیسا کہ گہر ہوتا ہی اگر کچہہ گہرسی چراوی تو ہاتہہ کاٹنا
آتا ہی پس اسیطرح بیچ چرانی کفن کی قبر سی ہاتہہ کاٹا جاوی بس یہہ جو دلیل پکڑی حماد نی اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا
ہو وہ حرز بہی ہوگیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اگر کوئی چراوی کچہہ ایسی بیت سی کہ نہ ہو اوسکی ہی دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتہہ بلا اختلاف کہا ابن ہمام
نی کہ نہین ہاتہہ کاٹنا آتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینون اماموں نی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹنا آتا ہی اور باقی تحقیق اس
مقام کی مرقاۃ مین دیکہنی چاہیی ح ع بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ باب ہی بیچ بیان سفارش کرنی کی بیچ مقدمہ
حدون کی ف یعنی امام سی درخواست کری کہ درگذر کری قایم کرنی حد کی سی ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ
يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا
سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا
فَاَتَى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ
روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سی تہی فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ نی کہ چوری کی تہی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر
منکر ہی ہو جاتی تہی اور حضرت نی اوسکی ہاتہہ کاٹنی کا حکم کیا تہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کری اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ

نہین جرأت کرتا کہنی کی حضرت سی مگر اسامہ نبیچ کہ پیارئی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی پس کلام کیا اونہون نی اسامہ سی پہر کلام کیا آنحضرت سے
اسامہ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفارش کرتا ہی تو بیچ حد کی اللہ کی حدون سی پہر کہڑی ہوئی حضرت اور خطبہ فرمایا پہر فرمایا یعنی اثنائی خطبہ مین
یا بعد حمد و ثنا کی کہ نہین ہلاک کیا اون لوگون کو کہ تہی پہلی تم سی مگر اسنی کہ وہ تہی جسوقت چراتا درمیان اونکی کوئی شریف یعنی قوی چہوڑ دیتی اوسکو یعنی بغیر قایم
کرنی حد کی اوسپر اور جسوقت چراتا اونمین کوئی غریب جاری کرتی اوسپر حد اور قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوی تو البتہ کاٹون مین ہاتہہ اوسکا نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی ایک عورت مخزومیہ بعاریۃ لیتی اسباب لوگونسی اور منکر ہو جاتی
تہی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کاٹنی ہاتہہ اوسکی کی پس آئی لوگ اوس عورت کی اسامہ کی پاس اور کلام کیا اسامہ سے پہر کلام کیا اسامہ نی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ اوس عورت کی پہر ذکر کی مسلم نی بار روایت کرنی والی نی عائشہ سی حدیث مانند اوسکی کی کہ گذری ف مخزومیہ منسوب ہے
طرف بنی مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہی قریش مین سی اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوی کہ بسبب انکار کی ہاتہہ کاٹنا نہین آیا ہی جواب اسکا یہہ کہ ذکر انکار کا واسطی معلوم
کروانی حال اوس عورت کی ہی کہ یہہ حال رکہتی تہی اور کاٹنا ہاتہہ کا بسبب چوری اوسکی کی تہا جیسی کہ حدیث متفق علیہ مین اوپر گذرا پس تقدیر یہہ ہے فقہ
کہا جمہور نی کہ نہین ہاتہہ کاٹنا آتا اوسکا کہ مکر جاوی عاریت کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نی کہ واجب ہے ہاتہہ کاٹنا اوسمین ہی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے
سفارش کرنی حدمین بعد پہنچنی قضیہ اوسکی کی پاس امام کی بسبب اسحدیث کی اور اجماع ہی اسپر کہ حرام ہی سفارش کروانی اوسمین اور پہلی پہنچنی قضیہ کی پاس امام
کی اجازت دی ہی سفارش کی اکثر علما نی جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوی اوسکی صاحب شر اور ایذا دینی والا لوگونکو اور وہ گناہ کہ واجب ہے اوسمین
تعزیر جائز ہی سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمین برابر ہی کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیی کہ یہہ سفارش آسان ہی بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ
جسکی سفارش کیجاوی ایذا دینی والا **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي
سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ
مَنْ أَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقٌّ أَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتی تہی جو شخص کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کی حدون اللہ کی سی یعنی منع کری بسبب سفارش اپنی کی حد کو پس تحقیق قصد کی اوسنی اللہ سی یعنی
مخالفت کی اور اوسکی کی اسلیی کہ امر اوسکا قایم کرنا ہی حد ونکا اور جو شخص کہ جہگڑا کسی بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہی اوسکو کہ باطل ہی ہمیشہ ہتا ہے
بیچ غضب اللہ کی یہانتک کہ باز آوی اوس سی اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کی وہ کہ نہین اوسمین یعنی عیب و نقصان کہیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخ کی
یہانتک کہ نکل جاوی بیچ سی کہ کہا ہی یعنی اوس گناہ سی ساتہہ توبہ کی یا پاک ہووی اور برآوی اوس سی ساتہہ پورا ہو چکنی عذاب کی کہ مستحق اوسکا ہوا نقل کی یہہ احمد اور
ابو داود نی اور بیچ روایت بیہقی کی شعب الایمان میں یہہ ہی کہ جو کوئی مدد کری ایک جہگڑی پر کہ نہین جانتا کہ حق ہی یا باطل پس وہ بیچ غضب اللہ کی رہی یہانتک کہ باز آوی
وَعَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْأُصُوْلِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ وَشُعَبِ الْإِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ
اور روایت ہی ابی امیہ مخزومی سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اوسکی ساتہہ کوئی چیز یعنی چوری کی

ال میں ہے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں گمان کرتا میں تجکو کہ چرایا ہو کہا اوسنے کہ ہان چرایا ہے پس پھر کہا انحضرت نے یہہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہیں کرتا میں تجکو کہ
چرایا ہو پھر بار اقرار کرتا تہا وہ کہ میں نے چرایا ہے پس حکم کیا انحضرت نے واسطے اوسکے ساتہہ کاٹنے ہاتہہ کے پس کاٹا گیا ہاتہہ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتہہ کاٹنے کی حضرت کے پاس پس فرمایا اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتہہ زبان کی اور رجوع کر طرف اوسکی یعنی ساتہہ دل کی پس کہا چور نے بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں طرف اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار یا الہی قبول کر توبہ اسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسی طرح پایا میں نے بیچ اصول چار کے کہ عبارت چاروں سنن کی ہے اور جامع الاصول میں اور شعب الایمان میں کہ بیہقی
کی ہے اور معالم السنن میں کہ خطابی کی ہے ابی امیہ سے یعنی یہہ بیان ہے ہکذا کا یعنی صاحب مشکوۃ کہتا ہے کہ اون سب کتابوں مذکورہ میں ابی امیہ سے اور بیچ نسخوں مصابیح
کی عن ابی رمثہ ساتہہ ری مکسورہ کی اور ثاء تین نقطہ والی کی بدلے ہمزہ کی اور یے کے ف کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہہ غلط ہے اگرچہ ابو رمثہ بھی صحابی ہے لیکن
یہہ حدیث اوس سے نہیں ہے اور یہہ جو فرمایا حضرت نے کہ نہیں گمان کرتا میں الخ مقصود حضرت کا اس سے یہہ تہا کہ وہ رجوع کرے اپنے اقرار سے اور ساقط ہو جاوے حد اوس سے جیسے
حد زنا میں کرتے تہے اور یہہ ایک قول شافعی کا ہے دو قولوں میں سے اور ہمارے نزدیک اور اور اماموں کے نزدیک یہہ مخصوص ساتہہ حد زنا کی ہے اور حضرت نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا
یہہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ حد نہیں ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہے اصل گناہ کو پس نہیں ہے عذاب اوسپر دوبارہ پروردگار جانتا ہے ع ح **باب حد الخمر** باب بیچ
بیان حد شراب کے ف پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور اجماع کی اور حد شراب پینے کی اسی کوڑے ہیں نزدیک جمہور کی اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک
قوم کا مذہب یہہ ہے کہ چالیس کوڑے ہیں ح ف جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پھر پکڑا جاوے اور بو اوسکی موجود ہو یا لاویں لوگ اوسکو نشہ کی حالت میں وہ نشے میں ہے اگرچہ نشا
بسبب پینے نبیذ کی ہو اور گواہی دیں اوس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کرے اوسکا ایک بار اور نزدیک امام ابو یوسف کی دو بار اور معلوم ہو پینا اوسکا خوشی سے تو حد مارا جاوے جبکہ ہوش میں آوے اسی
کوڑے آزاد کی لیے اور چالیس غلام کی لیے متفرق اوسکے بدن پر جیسے کہ زنا میں تہی اور اقرار کیا اوسنے یا گواہی دی دو شخصوں نے اوسپر بعد جانے بو اوسکی کی تو نہ مارا جاوے
اور نہ حد مارا جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے اوس سے بو شراب کی یا قے کرے شراب یا اقرار کرے پھر پھر جاوے اقرار سے یا اقرار کرے حالت نشہ میں اور نشا ہو جیسے کا وہ کہ نہ اختیار کرے وہ اور تمیز
اسمان و زمین صاحبین کے نزدیک یہہ ہے کہ بکے اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے اور فتوی اسپر ہے منتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ
روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنے کا بیچ حد شراب پینے کے ساتہہ سنٹیوں کہجور کی اور پاپوشوں کی اور مارے ابوبکر رضی نے چالیس کوڑے نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت
میں انس سے یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارتے حد شراب میں ساتہہ جوتیوں کی اور شاخہائے کہجور کے چالیس ف پہلی روایت میں حد بغیر تعین عدد کی آئی ہے اور بعض نسخوں میں اوسکی روایت
دو شاخہ کہجور اوسکی چالیس تہے اس حدیث پر عمل کیا امام شافعی نے اور امام ابوحنیفہ کی دلیل اور حدیثیں ہیں کہ اونمیں اسی آئے ہیں چنانچہ وہ روایتیں مرقاۃ میں مذکور ہیں ع
وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ يُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا
حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لایا جاتا پینے والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ
خلافت ابی بکر رضی اور ابتدا خلافت عمر رضی کی پس کہڑے ہوتے ہم اوسپر مارتے ساتہہ ہاتوں اپنی کی اور جوتیوں اپنی اور چادروں اپنی کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر
پس مارتے تہے چالیس کوڑے یہانتک کہ جب سرکشی کی شراب پینے والی اور نکل گئی حد سے مارا حضرت عمر نے اسی کوڑے نقل کیا یہہ بخاری نے ف اور چادروں اپنی سے شاید کہ وہ
ہونگی چادروں کو بطور کوڑے کی اونسے مارتے ہونگے اور مراد راوی کی یہہ ہے کہ اوسوقت میں حد بغیر تعیین عدد کی تہی اور مراد یہہ کہ حد کم تہی چالیس سے تو نہی یہانتک کہ ہوئی
ہوئی آخر خلافت الخ اور اسی کوڑے حضرت عمر نے واسطے سیاست کے مارے اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہیں ہے جائز کسی کو مخالفت اس اجماع کی اور بعضے کہتے ہیں زیادہ کیا اور نقل ہے حضرت علی سے کہا
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی نے چالیس ہی کامل کیا اوسکو عمر رضی نے اسی کوڑے اور سب سنت ہیں اور اجماع اسی پر ہے ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ

[illegible]

أَخْرَجَ لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدُ إِلَى قَوْلِهِ فَاقْتُلُوهُ روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ پیوی شراب پس مارو اوسکو دُرّی پس اگر عود کری اور پیوی چوتھی بار پس قتل کرو اوسکو کہا جابر نی پھر لایا گیا پاس حضرت کی بعد اس حدیث کی ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کی پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی بیچ ابو داود نی قبیصہ بن ذویب سی اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابو داود کی اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت یا صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ انمین سی ابن عمر اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور شرید ہین قول انکی فاقتلوہ تک ہین یعنی انکی روایت مین ثم ان الخ نہین ہی ف لیکن قتل کرو مراد یہہ ہی کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا اور بعضوں نی کہا یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور نہ قتل کیا اوسکو اس سی معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تہا یا منسوخ ہوا ساتہہ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نی ترمذی سی کہ کہا انہون نی ہماری کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہوا اوسپر ترک کرنی عمل کی اسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور مینہ کی اور حدیث قتل کرنی شراب پینی والیکی چوتھی بار مین ۞ ح ۞ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَزْهَرِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمٰى بِهِ فِي وَجْهِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ازہر سی کہ کہا گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کی کہ پی تہی شراب پس فرمایا آدمیونکو کہ مارو اسکو انمین سی بعضون نی مارا اوسکو ساتہہ جوتیون کی اور بعضون نی مارا لکڑی سی اور بعضون نی مارا ساتہہ میتخہ کی کہا ابن وہب نی کہ راوی حدیث کا ہی مراد رکہتی تہی عبد الرحمن ساتہہ میتخہ کی سنٹی ہری کہجور کی پہر لی حضرت نی مٹی زمین مین سی پس پہینکا اوسکو اوسکی منہہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی ف مٹی پہینکی اوسکی حقارت کی لیی کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا ۞ ع ۞ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُولُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تہی شراب پس فرمایا حضرت نی کہ مارو اسکو پس بعضی ہم مین سی مارتی تہی اوسکو اپنی ہاتہہ سی اور بعضی ساتہہ کپڑی اپنی کی یعنی بل دیکر اور بعضی ساتہہ پاپوش اپنی کی پہر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سی پس متوجہ ہوئی لوگ اوسپر کہنی لگی نہ پرہیز کیا تو نی اللہ کی مخالفت سی اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سی حیا کی تو نی رسول اللہ سی یعنی ترک متابعت انکی سی یا سامنی آنی انکیسی پہر کہا بعضی لوگون نی کہ رسوا کری تجکو اللہ یعنی آخرت مین یا دنیا اور آخرۃ مین فرمایا نہ کہو تم اسطرح یعنی مدد دو اوسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دی گناہ اسکی اور رحم کر اسپر یعنی ساتہہ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا مین اور رحم کر اسپر عقبی مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف زبانسی جو تنبیہ کرنیکو حضرت نی فرمایا تو ظاہرا یہہ امر استحباب کی لیی ہی بخلاف اول کی کہ وہ ایجاب کی لیی ہی اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرح کی دعا کرنا سبب ہی کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب ہوگا اوسپر شیطان اسلیی کہ جب سنیگا وہ یہہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سی اور منہمک ہوگا گناہون میں اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پر اور یہی دعا سبب ہی مدد اوسکی بہکانیمین لیکن کہنا

اول یا اوپر یہہ ظاہر ہی سیلی کہ مطلوب دل مین عار دلانی ہی اور وہ غیر مناسب ہی ساتہہ قول انکی کی اللہم اغفر لہ ۱۲ ع ** وعن ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پہر ملاقات کیا گیا اس حال مین کہ جہومتا چلتا تہا راہ مین یعنی جیسیکہ عادت شراب خوار ونکی ہوتی ہی پس پکڑ لائی اسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباس کی گہر کی چہوٹ گیا اور گیا حضرت عباس کے پاس اور چمٹ گیا انسی یعنی واسطی سفارش اور پناہ چاہنی کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرت کی پس ہنسی اور فرمایا کیا اوس شخص نے یہہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نی اوسکی حق مین کچہہ نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینی کا اسلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سی اور گواہی عادلون کی سی ثابت نہوا اور راہ مین جہومتی چلنی سی ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہین آتا ۱۲ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمیر ابن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسنہ متفق علیہ روایت ہی عمیر بن سعید نخعی سی کہ کہا سنا مینی علی بن ابی طالب سی کہتی تہی کہ نہین مین کہ جاری کرون کسی پر حد پہر مر جاوی وہ یعنی بسبب مارنیکی پس پاؤن مین بیچ دل اپنی واسطی مرنی اسکی کچہہ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہی اور وہ جگہہ رحم وشفقت کی نہین مگر پینی والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مر جاوی یعنی بسبب مارنی کوڑونکی زیادہ چالیس سے تو دیت اوسکی بہرونگا مین اور یہہ اس سبب سی کہ پیغمبر خدا نی نہین مقرر کی حد اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بیان نہین کردی ہی حد شراب کی کہ اتنی مین کوڑی مارنی چاہیین اگرچہ بعضی حدیثون مین چالیس یا مانند چالیس کے واقع ہوئی ہین اپنی نکرین اسی مارون اور وہ مر جاوی تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی نسبت میری ثابت ہو پس اس جہت سی دیت دونگا اور اجماع ہی علما کا اوپر اسکی کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگی اور وہ مر جاوی تو دیت اوسکی دینی نہین آتی اور حضرت علی سی یہہ بات بنا بر احتیاط کی تہی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمر سی کہ اسی درہ کی مجبوہ ہر اونہین دیکہ تعبیر ۱۲ ح ** وعن ثور بن زید الدیلی قال ان عمر استشار فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ھذی واذا ھذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر ثمانین رواہ مالک اور روایت ہی ثور بن زید دیلمی سی کہ کہا تحقیق حضرت عمر نی مشورہ کیا یعنی صحابہ سی بیچ تعیین حد شراب کے پس کہا واسطی اونکی حضرت علی نی کہ رای میری یہہ ہی کہ مارو اوسکو اسی درّی اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہی شراب مست ہو جاتا ہی اور جسوقت مست ہوتا ہی ہذیان بکتا ہی اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہی بہتان لیتا ہی پس حکم کیا حضرت عمر نی بیچ مارنی حد شراب کی اسی درّی نقل کی یہہ مالک نے ف بہتان لیتا ہی یعنی افترا کرتا ہی محصنات پر ساتہہ زنا کی پس اشارہ باعث قذف کا ہوتا ہی اور حد قذف کی اسی درّی ہین اور حکم باعتبار اغلب کی ہی پس حضرت عمر نی اسی درّی ماری حد شراب مین حضرت علی کی کہنی سی اور اجماع کیا صحابہ نی اسپر ۱۲ ح **

باب ما لا یدعی علی المحدود

باب ہی اوس چیز کا کہ دعا بد کیجاوی اوسپر کہ حد مارا جاوی ف جیسیکہ ایک شخص نی حضرت کی سامنی شراب پینی والی کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نی منع فرمایا کہ یون نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما علمت روایت ہی حضرت عمر سی کہ ایک شخص نام اوسکا تہا عبد اللہ لقب کیا جاتا تہا حمار یعنی گدہا بسبب بیوقوفی کی ہنساتا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تہی

حضرت کی حد مارتی تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینی شراب کی پس لایا گیا وہ ایکدن اور دن پس حکم کیا واسطی اوسکی درّی مارنیکا پس درّی مارا گیا پس کہا ایک
شخص نے قوم میں سی یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہی اسکو یعنی بسبب پینی شراب کی پس فرمایا حضرت نی نہ لعنت کرو اسکو قسم ہی اللہ کی
وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہہ کہ وہ دوست رکہتا ہی اللہ اور رسول اوسکی کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز لعنت کرنی
کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ محبت اللہ و رسول کی سبب ہی قرب الٰہی کی پس نہیں جائز ہی لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے کہ
لعنت کی معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سی + ع + **وعن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاکَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰکَذَا
لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص کہ پی
تہی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضی ہم میں سی ہاتہہ سی مارنی والی تہی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی اور بعضی ہم میں سی مارنیوالی تہی ساتہہ پاپوش اپنی کی اور بعضی مارنی
والی تہی ساتہہ کپڑی اپنی کی پس جبکہ پہرا وہ شخص کہا بعضوں نی کہ رسوا کری تجہکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح نہ مدد کرو اوپر اوسکی شیطان کی نقل کی یہہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ
عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ یُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِکْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰی
غَابَ ذٰلِکَ مِنْکَ فِیْ ذٰلِکَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ کَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُکْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا
الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَیْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا یَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِیْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ
فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ
سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ فَسَکَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ
بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَیْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَکُلَا مِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا یَا نَبِیَّ
اللّٰهِ مَنْ یَاْکُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَکْلٍ مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ
الْاٰنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا آیا ماعز اسلمی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
گواہی دی یعنی اقرار کیا اپنی نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورة سی بطریق زنا کی چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہہ پہیرتی تہی حضرت
اوس سی یعنی واسطے ساقط ہونی حد کی پس متوجہ ہوئی پانچوین بار میں فرمایا کیا صحبت کی تونی اوس سی کہا کہ ہاں فرمایا صحبت کی تونی یہانتک کہ غائب ہوا
وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکی یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کی کہا اوسنی کہ ہاں فرمایا جیسی غائب ہوجاتی ہی سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کوئی میں
کہا کہ ہاں فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی زنا کہا کہ ہاں کیا میں نی اوس عورة سی بروجہ حرام وہ کہ کرتا ہی مرد اپنی بیوی سی حلال فرمایا کیا ارادہ رکہتا ہی ساتہہ
اس کہنی کی کہا کہ ارادہ رکہتا ہوں میں یہہ کہ پاک کردو تم مجہکو گناہ مذکور سی بسبب قائم کرنی حد کی پس حکم فرمایا حضرت نی پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی دو شخصوں کو اپنی یاروں میں سی کہ کہتا ہی ایک انمیں سی اپنی یار اپنی کی کہ دیکہہ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تہی اللہ نی اوسپر پس نہ چہوڑا نفس اوسکی
نی یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنی کتی کی پس چپ رہی حضرت دونوں کی طرف سی اور کچہہ نہ فرمایا پھر چلی ایک ساعت یہانتک کہ گذری ایک مری ہوئی
گدہی پر کہ اوٹہائی ہوئی تہا پاؤں اپنا یعنی بسبب پہول جانیکی پس فرمایا حضرت نی کہاں ہی فلانا اور فلانا یعنی پوچہا اون شخصوں کو کہ حقارت ماعز کی کی
تہی بسبب سنگسار ہونیکی پس کہا دو شخصوں نی کہ ہم ہیں وہ دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کہاؤ گوشت مردار اس گدہی سی پس عرض کیا اون دونوں نی

ای پیغمبر خدا کون کھاتا ہی اوسے یعنی یہہ لائق کھانیکی نہین ہمکو کیون فرماتی ہین پاسکی کھانیکو فرمایا جو کچہہ کہ آبرو ریزی کی تمنی بہائی اپنی کی ابہی سخت تر ہی کہانی اس گوہی کیسی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق وہ البتہ بیچ نہرون بہشت کی ہی غوطہ مارتا او نہین نقل کیا ابوداود وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی خزیمہ بن ثابت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پہونچی ایک گناہ کو کہ موجب ہے حد کا اور قائم کیجاوی اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلا زنا کیا اور دری ماری یا چوری کی اور ہاتہہ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اوس گناہ کی ہی نقل کی یہہ شرح السنہ مین وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا جو شخص کہ پہونچی حد کو یعنی گناہ کو کہ اوسپر حد معین ہی پس جلدی کی گئی سزا اوسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اوسپر پس سزا نہین دیا جاویگا آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی عادل تر ہی اس سے کہ دوبارہ سزا اپنی بندے کو آخرت مین اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈہانکا اوسکو اللہ نی اوسپر اور معاف کیا اوس سے پس اللہ تعالی کریم تر ہی اس سے کہ دوبارہ کری مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوسے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ڈہانکا اسکو اللہ نی اسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنی گناہ سی اور چہہ پایا اسپر یعنی کہ پردہ پوشی کری بندہ کی اپنی نفس پر اور توبہ کرنی اوسکی اللہ اور آگی ظاہر کرنی اسکی سی ٭ ع ٭ بَابُ التَّعْزِيْرِ باب ہی بیچ بیان تعزیر کی ف تعزیر کہتی ہین ادب دینی کو کم حد سی اور اصل اسکی عزر ہی یعنی منع اور رد کی چونکہ تعزیر باز رکہتی ہی اس فعل کی پہر کرنی سی کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہہ نام اسکا رکہا گیا ٭ ع ٭ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بردہ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ مارے جاوین کوڑی زیادہ دس کوڑون سی مگر بیچ حد کی حدون اللہ کی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے اور علما نی لکہا ہی کہ یہہ حدیث منسوخ ہی جاننا چاہیے کہ علما نی حساب مین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کی نزدیک اکثر تعزیر انتالیس ہی ہین اور نزدیک ابو یوسف کی پچہتر دری ہی اور اقل اوسکی تین دری ہین بالاتفاق اور اتفاق ہی اسپر کہ تعزیر بعد حد کو نہ پہونچی لیکن سخت تر حد سی ہو ٭ ح ٭ اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمہارا پس چاہیے کہ بچاوے منہہ کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف خواہ حد مارے یا تعزیر یا ادب کی لیے مارے منہہ پر نہ مارے ٭ ح ٭ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہی ایک شخص دوسری شخص کو یعنی مسلمان کو اے یہودی پس مارو اوسکو بیس دری اور جسوقت کہی اے مخنث پس مارو اوسکو بیس دری اور جو شخص زنا کری محرم سی پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف مخنث اوسکو کہتی ہین کہ جسکے کلام و اعضا مین نرمی ہو اور مشابہ عورتون کی حرکات و سکنات مین ہو جسکو ہیجڑا اور زنانا کہتی ہین اور تعزیر دیا جاوی وہ شخص کہ بہتان زنا کا کری مملوک یا کافر کو یا بہتان کری مسلمان کو سوای زنا کی بایں لفظ اے فاسق اے فاجر اے کافر اے خبیث اے لچہ اے منافق اے لوطی اے یہودی اے وہ شخص کہ کہیلتا ہی ساتہہ لڑکون کی

اے سود خوار اے دیوث اے مخنث اے خائن اے فحیشہ بیچ اے بیٹے عورۃ بدکار کی اے نسل بدلیت اے قرطبان اے مادر بخر اے زانی اور اللصوص اے حرام زادے اور تعزیر
دیا جاوے ساتھ ان لفاظ کے اے گدھے اے کتی اے بجار اے بزغالہ اے سور اے بیل اے سانپ اے بھیڑیے اے حجام اے بیٹے حجام کے اور باپ اوسکا حجام ہو نہیں
اور اے لا الحرام اے عیار اے ناکس اے منکوس اے مسخرہ اے ٹھٹی باز اے ابلہ اے وسواسی اور اچھی جانتے ہیں علماء تعزیر اوسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف و
خاوند کو یہہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کی اور بسبب کہنا ماننے کی جبکہ بلاوے وہ اوسکو طرف بچھونے اپنی کی یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے
نماز کی اور ترک کرنے غسل جنابت کی اور بسبب نکل جانیکی اوسکی گھر سے اور جو شخص نکاح کرے محرم سے اپنے اور عمل کیا ہے ساتھ ظاہر حدیث کی امام احمد نے اور جمہور نزدیک
یہہ زجر و تشدید کی لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ محمول ہے اوپر حلال ورستکے جاننے کی اوس حکم اوسکا اور زنا و نکاحسا ہے کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور درے ہیں اگر غیر
محصن ہو ۱۲ ح ومنہی و ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوْا
مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت عمر رضی سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی ہو اوسنے بیچ راہ خدا کی یعنی غنیمت کی مال میں سے پہلی تقسیم ہونیکی تو اوسکا اسباب
جلا دو اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف جلا دو اسباب علماء نے اختلاف کیا
ہے اسمیں بعضوں نے منع کیا ہے جلانا اسباب کا سبب سے اس کے کہتے ہیں کہ یہہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہے امام احمد نے
اسکو ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سواے مصحف مجید اور ہتھیار اور حیوان کی اور مارا جاوے بطریق تعزیر کی اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اسکی صورت میں ہاتھ
کاٹنا نہیں آتا ۱۲ ح

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

باب ہے بیچ بیان خمر کی اور وعید پینے والی اوسکی کی ف یعنی اسباب میں بیان
ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمیں وعید یعنی ڈر کی پینے والی اسکی کا قاموس میں لکھا ہے کہ خمر اوس چیز کو کہتے ہیں کہ مستی لاوے اور ہووے
شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا اوسکے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیئے کہ خمر مدینہ میں حرام ہوئی اور مدینہ میں خمر انگور کی تھی نہیں بلکہ کھجور
کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہہ ہے کہ خمر لغت میں بمعنی ڈھانکنے اور خلط کی ہے اور خمر ڈھانپ لیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہہ مضمون قاموس کا ہے
اور جانا چاہیے کہ چیزیں نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہیں ایک قسم شراب کی یہہ کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑھا ہوا اور کف لایا شراب نہیں بنا بر
مذہب مختار کے اسکو خمر کہتے ہیں عربی میں دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدرے پکایا جاوے نام اوسکا باذق ہے اور فارسی میں اسکو بادہ کہتے ہیں اور جو
قدر جو تہائی کی پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتے ہیں تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بھی کہتے ہیں یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑھا ہو جاوے اور کف لاوے چوتھی قسم
شراب کی نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جھاگ لاوے لیکن یہہ تینوں قسمیں اخیر شراب کی جب جوش دیجاویں اور گاڑھی ہوں
تو حرام ہیں بالاتفاق کیونکہ اسحالت میں ان چیزوں میں نشہ ہوتا ہے اور جو یہہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہیں جیسے شربت خرما وغیرہ چار پہر یا
آٹھ پہر کا ہوا اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور چار چیزیں اور ہیں کہ حلال ہے پینا اونکا اس صورت میں کہ قدرے پکائی جاویں اور نشہ نہ لاویں اور
جب نشہ لاویں تو یہہ بھی قسمیں حرام ہیں اول ربدون پکانے کی دیر تک رہے اور کف لاوے تو بھی پینا اوسکا حرام ہے ایک ان میں سے قسم نبیذ تمر یعنی شربت شبینہ خرما کا
کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑھا ہو تو اوسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقی کو کر قدرے جوش دیکر شربت انکا لیں تیسری قسم نبیذ
شہد اور گیہوں اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاویں چوتھی قسم مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصہ خشک ہو جاوے اور ایک حصہ
باقی رہے پھر یہہ چاروں قسمیں آخر کی بنا بر تقویت پانی کی عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کی حلال ہیں نزدیک امام محمد کی واسطے
قوت عبادت کی بھی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کی بالاتفاق حرام ہے مگر فتویٰ اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کی ہے جیسا کہ ترجمہ عباب

یمینی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہی نقل کیا جاتا ہی کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نی کہ جو چیز بہت نشہ لاوی اور سکی تہوڑی
بہی وہ حرام ہی کسیطرح کا نشہ ہو بموجب فرمانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو چیز نشہ کری وہ شراب ہی اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا
اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نی اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کی قول پر ہی یعنی جو چیز نشہ لاوی وہ شراب ہی اور حرام خواہ انگور سی بنی خواہ
کہجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گہاس کی جیسے بہنگ وغیرہ تہوڑی ہو یا بہت حرام ہی
اور حالت نشہ میں جو طلاق دی کہی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہوجاتی ہی برابر ہی کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیر ذلک اور یہ مذہب مفتی بہ کی اور مذہب امام محمد اور مالک
اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہ ہی کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہی تہوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظم کی نزدیک انجس حرام وہ شراب ہی کہ جوش مارے اور
گاڑہی ہو کر جہاگ لاوی باقی اور چیزین سوای اسکی بدون نشہ لانی کی حرام نہین لیکن احتیاط اولی محققین کی نزدیک امام محمد کی قول پر فتوی ہی جیسا کہ
نہایہ اور عینی اور زیلعی اور درمختار اور اشباہ ونظائر اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن میں کو رہی اور شرح وہبانیہ وغیرہ میں
امام اعظم سی بہی موافق قول امام محمد کی ایک روایت نقل کی ہی پس اس حالت مین سب مجتہدون کا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکہنوی نی تاڑی اور نان
پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہی اور تین چالیس علما حنفی اور شافعی نی اوس پر مہرین کی ہین جو چاہی وہ اسمین دیکہی اور بہنگ
اور جو گہاس کہ نشہ لاوی اور کہانا افیون کا حرام ہی اسواسطی کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکہتی ہین ذکر اللہ اور نماز سی اور کہا علما نی کہ جو کوئی بہنگ وغیرہ
کو حلال جانی زندیق بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین اہدی نی اوسکو کافر کہا اور قتل کرنا اوسکا مباح جانا ہی اور اسیطرح استعمال تنباکو کا حرام ہی جیسا کہ درمختار میں
لکہا ہی اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ حقہ کو مکروہ تحریمی اور بقول صحیح کی کہا جو چاہی انکی رسالہ مین دیکہی اور ظاہر ہی کیونکہ حقہ پینیوالی
کی منہ سی بو بدمانند بو پیاز اور لہسن کی آتی ہی اور اسواسطی مشابہت اور خبو نکی کہ دہوان اونکی منہ سی نکلیگا اور طبیعت سلیم اوسکو مکروہ جانتی ہی اور سوائی
اسکی بہنیا ہی بدن مین کمال سستی آتی ہی اور بعضونکو بیہوشی آتی ہی یہہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی سستی لانیوالی ہی وہ حرام ہی جیسا امام احمد وغیرہ نی
اس حدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح وصحاح نی معنی مفتر کی سستی لانیوالا لکہا ہی اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل اصفہانی نی کتاب مفردات
الفاظ قرآن کی بیچ معنی فتر اور فتور کی یون لکہا ہی کہ سکونت بعد حدت کی اور نرمی بعد شدت کی اور ضعف بعد قوت کی اور یہی معنی حقہ پینیوالی میں ظاہر ہین
صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتی ہین اور جسنی کہا کہ معنی مفتر مین بدن کا گرم ہوجانا ہی شہرہ ہی اس معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کی یا
اوسکی اندر کی گرمی مراد ہی بہر حال مرضی حق سی دور ہی اسواسطی کہ حقہ رافع سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک منہ کو بو بد سی پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف
اسکی اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ مین کو رہی السواک مطہرۃ للفم ومرضات للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو اسحق گجراتی نی دو رسالہ
صغیر اور کبیر لکہی ہین **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ
الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختوں سی
کہجور اور انگور سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی اکثر شراب ان درختون سی ہوتی ہی نہ یہہ کہ حصر ہی کہ انہین دو سی ہو غیر انکی سی نہو بموجب فرمانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہہ عام ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَھِیَ مِنْ خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر رض نی اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر
کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزوں سی انگور کہجور گیہون جو شہد سی اور شراب وہی کہ ڈہانک لی عقل کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا علما نی کہ یہہ اشارہ ہی ساتھ اسکی کہ شراب

منحصر ان پانچ چیزون مین نہین ہی بلکہ غیر انکی سی بہی ہوتی ہی اگر ڈہانکنی والی ہو عقل کی ۱۲ ح * وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب اسوقت کہ حرام کی گئی اور نہین پاتی تہی ہم شراب انگور کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کہجور کچی اور کہجور خشک کی تہی نقل کی یہہ بخاری نی ف اول جو درخت خرما مین ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتہہ بر ابر دال کی بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر ۱۲ ح * وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سی اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینی کی نشہ کری پس وہ حرام ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بتع ساتہہ زیر با کی اور جزم تا کی اور ساتہہ سیرتا کی بہی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک باسن مین ڈال کہی تا تیزی پیدا کری مانند نبیذ کہجور کی اور حاصل حضرت کی کلام کا یہہ ہی کہ اگر نبیذ شہد بہی نشہ کری حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور کہتی ہین کہ خمر اہل یمن کی یہی بتع ہی ۱۲ ح * وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نشہ کرنیوالی ہی شراب ہی اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہی حرام ہی یعنی تہوڑی یا بہت اور جو پیویگا شراب دنیا مین پہر مریگا اسحال مین کہ ہمیشہ پیتا تہا کہ توبہ کی اوسنی نہ پیویگا شراب آخرت مین نقل کی یہہ مسلم نی ف نہ پیویگا الخ یعنی اگر حلال جانتا تہا اسکو یا مراد ساتہہ اسکی زجر و منع شدید ہی یا مراد یہہ ہی کہ نہین پیویگا اوسکو آخرت مین ساتہہ اولی کہ نجات پائی اور پہلی داخل ہو نی جنت مین و اللہ اعلم ۱۲ ح * وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص آیا یمن سی اور پوچہا حضرت سی حال شراب کا کہ پیتی تہی یمن کی ملک مین جینی کی کہا جاتا تہا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نی کیا نشہ لاتی ہی وہ کہا اوسنی ہان فرمایا حضرت نی ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہی تحقیق اللہ پر عہد ہی واسطی اوس شخص کی کہ پیوی نشہ کی چیز یہہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کیا ہی طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہی دوزخیون کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہی دوزخیونکی زخمون سی نقل کی یہہ مسلم نی ف خبال کی معنی پہلی ذکر کیے گئی اور طینہ کی معنی مین کیچڑ کذا فہم من ترجمۃ الشیخ ۱۲ مولانا * وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا ملانی خشک کہجور اور کچی کہجور کیسی یعنی خشک اور کچی کہجور کو ملا کر نبیذ کرنی سی اور منع فرمایا ملانی انگور خشک اور کہجور خشک کیسی اور ملانی کچی کہجور اور تر کہجور کیسی اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک جدا جدا نقل کی یہہ مسلم نی ف ان دونونکو ملا کر بہگونی سی جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بہگونیکو جائز کہا حکمت اسمین یہہ ہی کہ اکثر شتابی کرتی ہی تغیر طرف ایک جنس کی دو جنسون مین سی اور فاسد کر دیتی ہی وہ دوسریکو اور ظاہر اور متمیز نہین ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کی پینا نبیذ کا کہ اسمین دو چیزین ہون حرام ہی اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہی اونہون نی ظاہر اسحدیث پر اور نزدیک جمہور کی جب حرام ہی کہ نشہ کرنی والی ہو ۱۲ ح * وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچہی گئی شراب سی کہ بنائی جاوی سرکہ یعنی ساتہہ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہی یا نہین پس فرمایا نہین حلال

نقل کی ہے مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اوسمیں ہو یا بغیر ڈالنے کے کہ بسبب آفتاب میں رکھے جانے کے یا رکھنی کے آفتاب میں مثلا اور امام شافعی کے نزدیک یہ حکم ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اوسمیں سرکہ بنائی جاوے تو نہیں پاک ہوتی ہے کبہی اور اگر آفتاب میں رکھنی سے مثلا سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہیں صحیح تر ان دونوں میں یہہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری اطلاق فرمانا حضرت کا ہے نعم الادام الخل اور بسبب باقی نرہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کے مباح ہوا اور یہہ نہی حضرت نے اسلیے کی تھی کہ ابتدا میں لوگوں کو عادت لگی تھی شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرت نے مداخلت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کریں شراب پینے کا اور بعد گذرنی زمانی دراز کے خوف مذکور نرہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب معرفۃ کے جابر سے مرفوعا اس حدیث کو نقل کیا ہے ؎ ح ؎ وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ شراب کی سو پس منع فرمایا حضرت نے اوسکو پس کہا طارق نے کہ سوا اسکے نہیں کہ استعمال کرتے ہیں ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرت نے نہیں ہے وہ دوا ولیکن وہ ہے بیماری نقل کی ہے مسلم نے ف اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنیکو ساتھ شراب کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبوں حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق میں اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاکت کا اور پانی اور ما سوا اسکے کہ اوس سے لقمہ حلق سے اوتر جاوے نہیں تو مباح ہے پی لینا اوسکا بقدر اوترنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے و منافع للناس لکہا ہے کہ نہیں ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہے اور بدن کو ضرر ہے بیچ انجام میں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا تعالی نے نہیں رکہی ہے شفا حرام میں ؎ ح ؎

الْفَصْلُ الثَّانِي

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنی اور توبہ نہیں کرتا نہیں قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز چالیس دن تک پس اگر توبہ خالص کرے قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی اگر پہر دوسری بار پہر پئے شراب نہیں قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پہر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر پہر پئے تیسری شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پہر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر کہ پہر پیتا ہے شراب چوتہی بار نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پہر اگر توبہ کرتا ہے نہیں قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر پیپ لہو دوزخیوں کی سے نقل کی ہے ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو سے ف نہیں قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنے ثواب نہیں پاتا اوس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کے قبول نہوئی تو اور عبادتیں بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسواسطے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اوسکی باطن میں مقدار اسی کی اور جانا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونی توبہ کی چوتہی بار میں بسبب زجر و تشدید کی ہے وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اوسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یا مراد یہہ ہے کہ بسبب شومی ارتکاب اس امر خبیث کی توفیق توبہ حقیقی کی نہیں پاتا ہے اور اصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہے ؎

ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوے بہت اوسکا تھوڑا اوسکا بھی حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اسلیے کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہے کہ تھوڑا اوسکا پہنچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اوس سے ح وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کی یعنی آٹھ سیر کی پس بھرا ہوا چلو اوسمیں سے حرام ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنے جسکا بہت حرام ہے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسیکہ اوپر کی حدیث میں گذرا ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہوں سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے **ف** لکھا ہے علما نے کہ مقصود حصر نہیں ہے کہ انھیں چیزوں سے شراب بنتی ہے بلکہ خاص ان چیزوں کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزوں کی بنتی ہے اور یہہ دلیل ہے اوپر نہ خاص ہونے خمر کے ساتھ پانی انگور کے اور ابن ملک نے کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز ہے بسبب زائل کرنے انکے عقل کو ح ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ اَهْرِيْقُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہماری گھر میں رہتا تھا کہ ہم پرورش کرتے تھے اوسکو اور وہ مال کہتا تھا از انجملہ شراب بھی تھی اور اوس زمانے میں شراب مباح تھی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ اوسمیں ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا میں نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضایع کرنا نہیں چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا بہا دو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی یہہ مال غیر متقوم ہے حلال نہیں نفع لینا اوس سے اور حکم ہے تلف کرنے اوسکی کا ح وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ قَالَ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا اوسنے اے نبی اللہ کے تحقیق خریدی تھی میں نے شراب واسطے یتیموں کے کہ میرے پرورش میں ہیں فرمایا بہا دے شراب اور توڑ ڈال برتن شراب کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور بیچ روایت ابو داود کی یہہ ہے کہ ابو طلحہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیموں کا کہ وارث ہوئے تھے شراب کے فرمایا بہا دے اوسکو کہا کیا نہ بناؤں میں اوسکو سرکہ فرمایا نہیں **ف** یہہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکے حکم کا بعد حرام ہونیکے کہ آیا رہنے دوں یا پھینک دوں اور شراب کی باسن توڑنے کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اوسمیں سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنیکے اسطرح فرمایا اور سرکہ بنانے کو بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہہ کی یا نہی تنزیہی ہے ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** نہایہ میں لکھا ہے کہ مفتر اوس چیز کو کہتے ہیں کہ جب پیوے اوسکو تو گرم ہو جاوے

بدن لعینی گرمی قلب سے دماغ مین سرایت کرجاوی اور بادی وہمین فتور یعنی ضعف در انکسار افتر الرجل کہا جاتا ہی وسوقت کہ ضعیف ہوجاوین
پلکین وسکی ور منکسر ہوجاوین گوشہ چشم اوسکی اور دلیل پکڑی گئی ہی ساتھ اوسکی اوپر حرمت بنگ اور مغیرات ومفترات کی **وعن دیلم الحمیری**
قال قلت یا رسول الله انا بارض باردة ونعالج فیها عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوى به
على اعمالنا وعلى برد بلادنا قال هل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوه قلت ان الناس غیر تارکیه قال ان لم یترکوه
فقاتلوهم رواه ابو داود اور روایت ہی دیلم حمیری سی کہ کہا مینی یا رسول الله ہم بیچ زمین سرد کی ہین اور ساتھہ زور وقوة کی کرتی ہین ہم اوسمین کام سخت
کہ بدون قوة بدن کی اوسکو نہین کرسکتی اور ہم بناتی ہین شراب اس گیہون سی قوة حاصل کرتی ہین ہم ساتھہ اوسکی اوپر کامون اپنی کی اور قوة پاتی ہین
اور غالب آتی ہین اوپر سردی شہرون اپنی کی فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہا مینی کہ ہان فرمایا پس بچو اوس سی کہا مینی کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنی
والی اوسکو فرمایا اگر نہ چھوڑین اوسکو یعنی اور حلال جانین اوسکی پینی کو تو لڑو اونسی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن عبد الله بن عمرو ان النبی صلى**
الله علیه وسلم نهى عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال کل مسکر حرام رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الله بن عمرو
سی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی منع فرمایا پینی شراب کی سی اور کہیلنی جوی کی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور فرمایا جو چیز کہ نشہ کی ہی حرام ہی نقل
کی یہہ ابو داود نی **ف** قاموس مین لکہا ہی کہ کوبہ کہتی ہین نرد اور شطرنج اور چھوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہہ سب ممنوع ہین جو چیزان مین
سی یہان مراد رکہین صحیح ہی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ حبشی لوگ بنتی ہی حبشی بنایا کرتی ہیں ۱۲ ح **وعنه عن النبی صلى الله**
علیه وسلم قال لا یدخل الجنة عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر رواه الدارمی وفی روایة له ولا ولد زنیة بدل قمار
اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھہ نجات پانی ہونی کی کہ پہلی داخل
ہونگی نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان کہنی والا فقرا پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینی والا شراب کا نقل کی یہہ
دارمی نی اور ایک روایت دارمی کی مین یون آیا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجای جواری کی **ف** جوا نچ عرف زمانی ہماری کی ہر وہ کہیل
ہی کہ شرط کہیلا جاوی اوسمین غالبا یہہ کہ لیوی جیتنی والا ہارنیوالی سی کچہہ مانند نرد اور شطرنج اور مانند اوسکی اور کہا طیبی نی کہ منان وہ ہی کہ نہ دیوی کچہہ مگر کہ
احسان کہی اوسپر اور احتمال رکہتا ہی کہ منان مین سی ہو جنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا حدیث ولد الزنا
لا یدخل الجنة نہ صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور باحتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی اس طرح کہ اکثر اولاد زنا خبیث باپ ہر بی کی وسبب بری وضع
مان کی خراب ہوتی ہی اور تربیت ظاہر وباطن کی پاتی نہین لیکن اسطرح تاکہ اونکی گرفتار عذاب ہوتی ہی اور سبب وقوع ہونی اونکی محل
حرام مین سی تھی وجہ حرام کی البتہ خبیث مولود داخل ہوتا ہی جیسا کہ پال قطار اور برائی الحق ہوتا ہی یا مراد تشدید وتعریض ہی زانی پر کہ سبب پیدا ہونی
اوسکی کا ہی اور بعضون نی تاویل کی ہی کہ مراد ولد الزنا سی وہ شخص ہی کہ مواظبت کرتا ہی زنا پر جیسا کہ شجاعون کو بنو الحرب کہتی ہین اور اولاد اسلام کو
بنو الاسلام والا ولد الزنا کو کوئی گناہ نہین کہتا کہ عذاب کیا جاوی اوسپر ۱۲ س ۱۲ ح ۱۲ مولانا رفیع الدین رح **وعن ابی امامة قال قال**
النبی صلى الله علیه وسلم ان الله تعالى بعثنی رحمة للعالمین وهدى للعالمین وامرنی ربی عز وجل بمحق المعازف
والمزامیر والاوثان والصلب وامر الجاهلیة وحلف ربی عز وجل بعزتی لا یشرب عبد من عبیدی جرعة من
خمر الا سقیته من الصدید مثلها ولا یترکها من مخافتی الا سقیته من حیاض
القدس رواه احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ تحقیق الله تعالی نی بہیجا مجہکو سبب

رحمت

رحمت واسطی تمام عالم کی اور سبب ہدایت واسطی عالم کی اور حکم کیا مجکو میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھ مٹانی باجون اور مزامیر کی اور بتون اور سولیون کی اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کی یعنی حالت کفر کی اور قسم کہائی میری رب عزت والی اور بزرگی والی نی ساتھ عزت اپنی کی کہ نہ ہوویگا کوئی بندہ میری بندونمین سی کہ پیوی ایک گہونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو پیپ دوزخیونکی سی مقدار اوسکی اور نہ چہوڑیگا اوسکو بسبب ڈر میری مگر کہ پلاؤنگا مین اوسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سی یعنی بہشت کی حوضون سی نقل کی یہہ احمد نی ف ساتھ مٹانی باجون کی یعنی ڈہول اور ڈہولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور سارنگی اور ستار اور مانند انکیکی اور مزامیر کی یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند انکیکی اور حدیث دلالت کرتی ہی اوپر حرام ہونی باجون کی اور مزامیر کی اسلیے کہ یہہ چیزین قدیم سی رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیسی ہین اور فقہانی لکہا ہی کہ راگ ساتہہ باجون اور مزامیر کی حرام ہی اور ساتہہ نری آواز کی مکروہ ہی اور اجنبی عورتون سی سننا سخت حرام ہی اور سولیونکی شکل صلیبی یہہ ہی کہ ایک خط دوسری خط کو قطع کری با این طریق + اور یہہ شکل اوسکی ہی کہ سولی پر کہینچا تہا اوسکو نصارینی اور نصاری اس شکل کو کہ حضرت سولی پر کہینچی عیسی علیہ السلام کی ہی بگمان انکیکی سب چیزونمین کہینچتی ہین اوٹھتی یا دداشت غم اور حسرت کی اوپر قضیہ حضرت عیسی ع کی لیکن سچ کہی ہین لوگ جنہیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کی مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنی کی ساتہہ حسب کی اور طعن کرنیکی نسب مین وغیرہ ذلک + ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نی اونپر بہشت یعنی نجات پانی ہونیکی ساتہہ داخل ہونا بہشت مین اونپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینی والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کری اپنی اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کی حق مین تجویز کری ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کی حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینی شراب کی اور ترک کرنی غسل جنابت کی اور مانند انکیکی یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتی دیکہی یا دیکہی کہ ترک کرتی غسل جنابت کو اور منع نہ کری تو وہ بہی دیوث ہی کہا طیبی نی کہ دیوث وہ ہی کہ دیکہی اپنی اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کریگا اونپر اور نہ منع کریگا انکو اوس سی + ع وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگی بہشت مین ہمیشہ شراب پینی والا اور توڑنیوالا ناتی کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہہ احمد نی ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانی اسکا یہہ حال ہی والا یقین کرنا سحر کا یعنی ثبوت تاثیر اوسکی کی اور واقع ہونی اسکیکی ساتہہ پیدا کرنی و حکم خدا تعالی کی صحیح ہی کہ وارد ہوا ہی السحر حق + ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ پینی والا شراب کا اگر مرجاوی ملاقات کریگا اللہ سی مانند پوجنی والی بت کی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی ابن ماجہ نی ابوہریرہ سی اور بیہقی نی بیچ کتاب شعب الایمان کی محمد بن عبید اللہ سی اونہی اپنی باپ سی اور کہا بیہقی نی کہ ذکر کی بخاری نی یعنی یہہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی + وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ وہ تہی کہتی کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب

یا پوجو نہین اس ستونکو سوای اللہ کی نقل کی یہہ نسائی نی ف اس ستونکو الخ یعنی پتہرکو ہیبت پتہرکی ہوتی ہین اور مقصود یہہ ہی کہ پہنا پتہر کا اور پوجنا بت کا برابر ہی نزدیک اسکی یا یہ حکم رکہتا ہی ۱۲ ح

کتاب الامارۃ والقضاء

کتاب ہی بیچ بیان سرداری اور قضا کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ فان امر بتقوی اللہ وعدل فان لہ بذلک اجرا وان قال بغیرہ فان علیہ منہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ فرمان برداری کری میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور جسنی کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنی نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوای اسکی نہین کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا بمنزلہ سپر کی ہی قتال کیا جاتا ہی پیچہی اوسکی سی اور بچاؤ کیا جاتا بسبب اوسکی یعنی آفات و بلیات سی پس اگر حکم کری ساتہہ تقوی اللہ کی اور انصاف کری پس تحقیق واسطی اوس امیر کی بسبب اوسکی ثواب ہی اور اگر حکم کری ساتہہ غیر اسکی پس اوسپر ہی بسبب اوس کام کی گناہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ام الحصین قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا رواہ مسلم اور روایت ہی ام حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر امیر کیا جاوی تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کری تمکو موافق حکم اللہ کی پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف ذکر غلام کا مبالغہ کی لیی ہی مانند قول آنحضرت کی کہ جو کوئی بناوی مسجد اگرچہ مانند گہونسلی چڑیا کی ہو مسجد مگر مانند گہونسلی چڑیا کی نہین ہوتی ہی ولیکن مقصود مبالغہ ہی یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہی والا غلام امیر اور امام نہین ہوتا اور اسیطرح تمام احادیث میں اور نکٹا اور کنکٹا ہی تاکید کی لیی کہا یعنی غلام حقیر و خوار ۱۲ ح وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اوسکی جبتک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اللہ کی اگرچہ عامل کیا جاوی تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور ہی یعنی مانند انگور کی ہی چہوٹا یعنی بال اوسکا سیاہ ہین نقل کی یہہ بخاری نی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہی اوپر مرد مسلمان کی بیچ اوس چیز کی کہ خوش لگی اور ناخوش لگی جبتک کہ نہ حکم کیا جاوی ساتہہ گناہ کی پس جسوقت کہ حکم کیا جاوی ساتہہ گناہ کی تو نہین ہی سننا اور نہ فرمان برداری کرنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکی واجب ہی ہر مسلمان پر برابر ہی کہ حکم کری ساتہہ اوس چیز کی کہ موافق طبع اوسکی ہی یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کری اوسکو ساتہہ گناہ کی اور اگر حکم کری ساتہہ گناہ کی تو نہین جائز ہی فرمان برداری اوسکی ولیکن نہین جائز ہی ساتہہ لڑنا امام سی ۱۲ ح وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف متفق علیہ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی فرمان برداری کرنی یعنی کسیکی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ میں سوای اسکی نہین کہ فرمان برداری کرنی بیچ امر نیک کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر

اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ
اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا بیعت کی ہم نے یعنی عہد کیا ہم نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کے بیچ تنگی و آسانی کے اور وقت خوشی اور ناخوشی کے اور اوپر کہ ترجیح دیویں ہمپر اور اوپر کہ نہ نکالیں
ہم امر کو اہل اوسکی سے اور اوپر کہ کہیں ہم حق جہاں ہوں ہم نہ ڈریں ہم بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی امر دین میں یا بیچ کلام حق میں ملامت ملامت کرنیوالی کیسی اور
ایک روایت میں یوں ہے کہ عہد کیا ہم نے اوپر کہ نہ نکال ڈالیں ہم امر کو اہل اوسکی سے یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہ نکال ڈالو امر کو اہل اوسکی سے مگر یہہ کہ دیکھو تم کفر
صریح کہ نزدیک تمہارے اللہ کیطرف سے اوس امر میں دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن و سنت رسول سے کہ احتمال تاویل کا نہ رکھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف**
ترجیح دیویں ہمپر یعنی عہد کیا ہم نے کہ صبر کرینگے ہم اوپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعت انصار پر جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار سے فرمایا
تہا کہ بعد میرے اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دی جاوینگی تمپر یعنی بخشش و انعام اور حکومت میں چنانچہ یہہ حال واقع ہوا بیچ عہد
امرا کے بعد از خلفاء راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اوسپر اور اوپر کہ نہ نکالیں ہم الخ یعنی نہ طلب کریں ہم امارۃ اور نہ معزول کریں ہم امیر کو اپنی سے ورنہ لڑیں
ہم اوس سے اور اخیر جملہ کے معنی یہہ ہیں کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سے تو جائز ہے معزول کر دینا اوسکا بلکہ واجب ہے فرمان برداری کرنی اوسکی اور امام معزول
نہیں ہو جاتا فسق و فجور سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک معزول ہو جاتا ہے اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہے کہ فاسق
نہیں ہے اہل ولایۃ سے نزدیک شافعی کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک فاسق اہل ولایۃ سے ہے یہانتک کہ صحیح ہے اوسکی باپ فاسق کی نکاح کر دینا اپنی چھوٹی
بیٹی کا ح + ع + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا
اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے ہم جسوقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کرنے کے
فرماتے واسطے ہمارے بیچ اوسچیز کے کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یا تو یہہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے یعنی جسقدر فرمان برداری
ہوسکے اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہے یعنی جتنی فرمان برداری کرسکو قصور نہ کرو ع + ح + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ
اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے امیر
سے کوئی چیز کہ ناخوش رکہے اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اوپر پس تحقیق نہیں کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرے
یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کے مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتے ہیں اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور
جدا ہوا جماعت مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اسحال پر پس مرا اس ہیئت پر کہ مرتے ہیں اوسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہیں رکہتے تھے اسلیے کہ وہ طاعت
امیر کی نہیں کرتے تھے اور نہ پیروی کرتے تھے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تھے اوس سے اور نہیں اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور نہیں اتفاق کرتے تھے
ایک اوپر ع + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ
مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ
جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهِ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ
لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پہر مرے تو مریگا مرنا جاہلیت کا

اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشان اندھے کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اوسکا اور حال یہ ہے کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کی یعنی
واسطے مدد کرنے قوم کی ظلم پر نہ واسطے اعلاء کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین کے یا بلاتا ہے یعنی لوگوں کو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہے کسیکی واسطے
تعصب کے پس مارا گیا یعنی اسی حال میں پس مرنا اسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلے امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے مارتا ہے نیک
کو امت میری اور بری کو اور نہیں پرواہ کرتا ساتھ اسکے مومن امت میری کے یعنی نہیں ڈرتا واسطے ستانے کے یعنی پرہیز نہیں کرتا ہے اور نہیں ڈرتا عذاب و وبال اسکی سے اور نہیں
پورا کرتا عہد والے سے عہد اوسکا پس نہیں ہے وہ میری امت سے یا میری طریقہ پر اور نہیں میں اوس سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ
الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ
عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ
عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ
فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک
اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہتر حاکمون تمہارے کی وہ ہیں کہ دوست رکھو تم انکو اور دوست رکھیں وہ تم کو یعنی عدل کریں ساتھ
تمہارے اس سبب سے محبت ہو آپس میں اور دعا کرو تم اونکے واسطے اور دعا کریں وہ تمہارے اور بدترین حاکمون تمہارے کی وہ ہیں کہ بغض رکھو تم اونسے اور بغض رکھیں وہ تم سے اور لعنت کرو
تم اونکو اور لعنت کریں وہ تم کو کہا عوف نے کہ کہا ہم نے یعنی صحابہ نے اے رسول خدا کے کیا نہ پھینکیں ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کر دیں ہم انکو اور
لڑیں ساتھ اونکے نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوے اوسپر کوئی حاکم
پس دیکھے وہ اسکو کہ کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کی سے پس چاہیے کہ مکروہ جانے وہ چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کی سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری سے نقل کی یہ مسلم نے
ف۔ جب تک کہ الخ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک کرنا نماز کا حاکموں کو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت کا ہے باعث کفر کی اسلیے کہ نماز ستون
دین کا ہے اور فرق کرنے والی ہے درمیان ایمان و کفر کے بخلاف اور گناہوں کے اور اسمیں دلیل ہے واسطے تشدید و تہدید عظیم کے اوپر ترک کرنے نماز کے
وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ
وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ
بِقَلْبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر سردار کہ پہچانو گے بعض افعال انکے اچھے اور بعضے بری جانو گے پس جسنے
انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کرے برائی اونکی ہاتھ سے یا زبان سے پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے مکروہ
جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے نہ ہاتھ سے ولیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال میں لیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ
فعل انکے اور پیروی کی یعنی موافقت کی اونکی فعل میں پس شریک ہوا ساتھ انکے گناہ اور وبال میں کہا صحابہ نے کیا نہ لڑیں ہم انسے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھیں فرمایا
نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں یعنی جو شخص کہ مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف۔
پس جس شخص نے انکار کیا الخ یعنی جو انکار کرے دل سے اور مکروہ جانے دل سے پس جسنے انکار کیا پس بری ہوا اور جسنے مکروہ جانا پس سالم رہا
دوسری حدیث میں وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینی غیروں کو اور کتنی چیزیں کہ بری

جانوگے

جاؤنگی تم عرض کیا صحابہ نی کیا حکم فرماتی ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا اداکرو تم طرف اونکی حق اونکا اور مانگو اللہ سی حق اپنا نقل کی
یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی تم اپنی طرف سی حق حاکمونکی اداکرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہاری حق مین قصور کرین صبر کرو اور
جناب حق مین التجا کرو کہ جزا انکو دیگا وعن وائل بن حجر قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا قال اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم
ما حملوا وعليكم ما حملتم رواه مسلم اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی پس کہا اے نبی اللہ کی خبر دیجیی مجہکو کہ کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہوین ہمپر امرا مانگین ہمسی حق اپنا یعنی اطاعت خدمت نصیحت اور منع کرین حق ہمارا یعنی عدل کرین اور غنیمت
دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن مین پس سنو بات اونکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا اسکی نہین کہ اونپر ہی وہ چیز کہ
اوٹہائی گئی یعنی تکلیف دی گئی فیصلہ عدل اور دینی حق رعیت سی اور تمپر ہی وہ چیز کہ اوٹہائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہہ مسلم نی
ف حاصل یہہ کہ واجب ہی ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا ہی اوسکو بہتر ہی ملا ہی سی وعن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيامة ولا حجة له ومن مات و
ليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية رواه مسلم اور روایت عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی جو
شخص کہ نکالی ہاتہہ امام کی تابعداری سی ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی اوسحالت مین کہ نہین ہوگی دلیل اسطی اوسکی یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مری
اسحال مین کہ نہین ہی اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہہ مسلم نی وعن أبي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي
وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تأمرنا قال فوا ببيعة الأول فالأول أعطوهم حقهم
فإن الله سائلهم عما استرعاهم متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا تہی بنی اسرائیل کہ ادب
سکہلاتی تہی اونکو انبیا جبکہ مرتی ایک نبی جانشین ہوتی اونکی دوسری نبی تحقیق حال یہہ ہی کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچہی میرے اور ہونگی بعد میری امیر اور بہت ہونگی
عرض کی صحابہ نی پس کیا حکم فرماتی ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگی امیر بعد آپکی اور واقع ہوگا انمین تنازع آپس مین پس کیا فرماتی ہو ہمکو کرنی کو اوسوقت فرمایا پوری کرو
بیعت پہلی کی پہر پہلی کی یعنی اتباع پہلی خلیفہ کا کیجیی اگر مرگیا ہو دوسرا اتباع نہ کیجیی اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچہیگا اونسی وہ چیز کہ طلب
نگہبانی کی ہی اونسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی اور جو بیعت کرے خلیفہ کی بعد اوسکی ہو اور وہ اول کی
اونکی ہی کہ بعد اوسکی ہو یعنی خلیفہ بعد خلیفہ کی ہونگی تم ہی بیعت ہرایک کی کرنا اور وفا کرنا مقصود یہہ ہی کہ بیعت اول کی لیے ہی جیسا کہ
حدیث آئندہ مین آتا ہی اور قول علما کا ہی کہ تجدید کی ہی جگہ فوا ببيعة الأول سی اور قول فالأول بدل ہی سی حق اونکا اور
مراد یہی ہی یعنی پس اونکو حق اونکا اگرچہ وہ یوں ہو کہ حق تمہارا اور پوچھی گا اللہ یعنی پوچہیگا حق اونکا پس حق تمہارا وعن أبي سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بويع لخليفتين فاقتلوا الآخر منهما رواه مسلم
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبوقت کہ بیعت کیجاوی دو خلیفہ کی لیے پس قتل کرو اوسکو کہ آخر ہی ان دونو مین
نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر وہ ساقط نہ ہو اور جہگڑا کرے ساتھ اوسکی ہوا ہی اور بعضون نی کہا مراد قتل سی ہی ذلیل کرنا ہی
اوسکو کہ ہی آنحضرت ... وعن عرفجة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریب ہے کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت میں اور حال یہ ہے کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اوسکو ساتھ تلوار کے کیسا ہی شخص ہو نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد ہونگے واسطے طلب امارۃ کی ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکی بیعت اول منعقد ہو لی ہوگی بیعت اور کیسا ہی شخص یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار تر جانو اوسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر او فساد او تفریق امت کا ہے لائق قتل کے ہے بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو ۱۲ ع وعنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص آوے تمہارے پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال میں کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کرے یہہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالے جماعت تمہاری میں نقل کی یہہ مسلم نے ف چیرے لاٹھی تمہاری کو یہہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگوں میں یا لوگوں کی جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنی کو مانند پھاڑنی اوسکیکی اور یا جدائی ڈالے الخ ظاہر ایہہ شک راوی ہے اور احتمال ہے کہ اول کو حمل کریں اوپر جدائی ڈالنی کی امر دنیا میں اور دوسری کو احکام دین میں ۱۲ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اوسکو صفقہ ہاتھہ اپنی کا او میوہ دل اپنی کا یعنی ہاتھہ اور دل سے اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اوسکی کرے اگر سکے یعنی جسقدر کر سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسرے کی نقل کی یہہ مسلم نے وعن عبد الرحمن بن سمرة قال قال لی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنی کی تو سونپا جاویگا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کیطرف سے اوس سرداری پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سونپا جاویگا طرف اوسکی تا سر انجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سر انجام نہیں کر سکتا اوسکو کوئی بغیر مدد الہی کی اور اگر بغیر مانگی ملیگی تو اللہ تعالی مددگار رہیگا اور توفیق بخشیگا علامت اہتمام اوسکی پر ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کروگے اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہے دودھ چھڑانے والی سرداری نقل کی یہہ بخاری نے ف مشابہت دی اول سرداری کو ساتھہ دودھ پلانیوالی عورت کی اور انقطاع سرداری کو ساتھہ دودھ چھڑانیوالی کی یعنی سرداری جسوقت آتی ہے بہت اچھی لگتی ہے مانند دودھ پلانیوالیکی اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب موت یا عزل اوس شخص کی یا تغیر ہونی اوس شخص کے بری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالیکی پس نہیں لائق ہے واسطے عاقل کے یہہ کہ درپے ہو لذتوں کی کہ پیچھے آویں اونکی حسرتیں ۱۲ ع وعن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بِيَدِهِ عَلٰى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

بحقها وادى الذى عليه فيها وفى رواية قال له يا ابا ذر انى اراك ضعيفا وانى احب لك ما احب لنفسى لا تامرن
على اثنين ولا تولين مال يتيم رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا مین نی
یا رسول اللہ کیا نہین عامل کرتی مجکو کہا ابو ذر نی کہ مارا حضرت نی اپنا ہاتھہ میری مونڈہی پر یعنی از راہ لطف و شفقت کی پھر فرمایا ای ابو ذر تو ضعیف ہی اور
یہہ سرداری امانت ہی یعنی خدا کیطرفسی کہ حق بندونکا ساتھہ اوسکی متعلق ہی پس خیانت نہ کرنی چاہیی اوسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب
رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نی لیا اوسکو ساتھہ حق اوسکی کی اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہی اوس سرداری مین یعنی جسنی عدل اور احسان کیا اوسکی لیی
سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ابو ذر کو ای ابو ذر تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھہ اوسکا
نہین اوٹھا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون مین واسطی تیری وہ چیز کہ دوست رکھتا ہون مین واسطی نفس اپنی کی نہ امیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم
کا نقل کی یہہ مسلم نی ف دوست رکھتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹھاتا مین اس بوجھہ حاکمی کو ولیکن اللہ تعالی نی قوت دی مجکو پہر تحمل کیا
مجکو اور اگر نہ تحمل کر سکتا تو نہ اوٹھاتا مین اس بوجھہ کو اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اصل عظیم ہی بیچ پرہیز کرنی کی سرداری سی خصوصاً جو کہ ضعیف ہو ادای حقوق
اوسکی سی وعن ابى موسى قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم انا ورجلان من بنى عمى فقال احدهما يا رسول
الله امرنا على بعض ما ولاك الله وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولى على هذا العمل احدا ساله ولا
احدا حرص عليه وفى رواية قال لا نستعمل على عملنا من اراده متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا داخل ہوا مین
حضرت کی پاس اور دو شخص بیٹی چچا میری کی پس کہا ایک نی اون دونون مین سی یا رسول اللہ امیر کرو مجکو اوپر بعضی کامون کی جنکا کہ والی کیا ہی تمکو اللہ نی اور کہا دوسر
نی بھی مانند اسکی پس فرمایا حضرت نی تحقیق ہم قسم ہی خدا کی نہین والی کرتی اوپر اس کام کی یعنی کار دین و شریعت کی اوس کسیکو کہ مانگی ہمسی ولایت کو اور نہ اوس
کسیکو کہ حرص کری اوسپر اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی نہین عامل کرتی ہم اوپر کام اپنی کی اوسکو کہ ارادہ رکھی اسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عادت شریف حضرت کی تہی کہ جو کوئی کہ اپنی لئے خدمت طلب کرتا اور درخواست کرتا اوسکی اوسکو وہ کام نہ دیتی اسلیی کہ یہہ بات دلالت کرتی
ہی محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اوسکی ہی آخرت مین ع ح وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون من خير
الناس اشدهم كراهية لهذا الامر حتى يقع فيه متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاوگی تم بہترین آدمیون
مین سخت اونکا از روی کراہت کی واسطی اس امر کی یہانتک کہ پڑی اوسمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھی حکومت اور
امانت کو اوسکو بہترین لوگون کا جانو یہانتک کہ پڑی اوسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکی ندامت جیسیکہ اوپر گذرا روایتون مین اور طیبی نی کہا کہ پاوگی ایسی شخص
کو بہترین لوگونکا یہانتک کہ پڑی اوسمین پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین لوگونکا ع ح وعن عبد الله بن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامام الذى على الناس راع وهو مسئول
عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده وهى مسئولة
عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم
مسئول عن رعيته متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار
ہو سب تمہاری نگہبان رعیت کی ہین اور تم سب سوال کیی جاوگی اپنی رعیت سی پس امام جو حاکم ہو لوگونپر نگہبان ہی اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی کی
اور مرد نگہبان ہی اوپر گھر والون اپنی کی اور عورت نگہبان ہی اوپر گہر خاوند اپنی اور فرزندون اوسکی کی اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سی اور غلام مرد کا نگہبان

ہی اور ہر ایک مالک اپنی کی اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب سوال کیے جاؤ گی کہ جنہیں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لکہا ہی علماء
نی کہ ہر شخص نگہبان ہی اوپر اعضاء و حواس اپنی کی بہلی اور وہ پوچہا جاویگا احوال اونکی سی کہ کہاں استعمال کیا تمنی انکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو
نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہی ؛ ع وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ
وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار
سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی نہیں کوئی سرداری لینی والا کہ سرداری کری رعیت پر پہر مری اس حال میں کہ خائن ہو یا ظالم ہو انپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ اوپر بہشت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتہہ نجات پانیوالونکی یا یہہ محمول ہی تغلیظ پر یعنی جو حلال جانی خیانت
وظلم کو اوسکا یہہ حال ہی یا از راہ زجر کی فرمایا ؛ ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ
يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائی اللہ اوس سی رعیت کی یعنی امام و نگہبان کری اور نکالیش نگہبانی کی اوسنی رعیت کی ساتہہ خیرخواہی
کی مگر کہ نہ پاوی گا بو بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہیں ہو پاویگا ساتہہ ہو پانیوالونکی قیامت میں حال انکہ بو اوسکی پائی جاویگی مسافت پانسو
برس کی راہ سی یا نہیں ہو پاویگا ساتہہ نجات پانیوالونکی یا نہیں پاویگا تو یہ طلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ؛ ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بدترین سردار ونکا ظالم ہی نقل کی یہہ مسلم نی ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی جو شخص کہ والی و متصرف کیا گیا کام امت میری سی کسی چیز کا پہر سختی کی اوپر انکی پس سختی کر تو اوسپر اور جو شخص کہ والی
کیا گیا کام امت میری سی کسی چیز کا پہر نرمی کی ساتہہ انکی پس نرمی کر تو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ؛ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا
يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کی نور کی منبروں پر ہونگی طرف داہنی ہاتہہ رحمن کی اور دونوں ہاتہہ
اوسکی داہنی ہیں وہ لوگ کہ انصاف کرتی ہیں بیچ احکام اپنی کی اور اہل اپنی کی اور اوس چیز کی کہ والی ہیں نقل کی یہہ مسلم نی **ف** طرف داہنی ہاتہہ الخ یہہ کنایہ ہی
بڑی قدر و مرتبہ ہونی انکی سی نزدیک اللہ تعالی کی اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنی طرف کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی اور دونوں ہاتہہ اوسکی داہنی ہیں
یہہ دفع توہم کی لیے فرمایا کہ کوئی یہہ نہ سمجہی کہ داہنا مقابل بائیں کی ہی اسلیے کہ بائیں ہاتہہ میں ضعف و نقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اوس سے اور اطلاق ہاتہہ
کا اللہ تعالی پر متشابہات سی ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اوس سے کیا ہی اور مراد قوت و غلبہ ہی اور بیچ حکم اپنی کی یعنی جو کہ متعلق ہی ساتہہ خلافت امارت کی
اور اہل اپنی کی یعنی انصاف کرتی ہیں بیچ اہل کی حقوق میں کہ واجب ہی انپر اور اوس چیز کی کہ والی ہیں یعنی انصاف کرتی ہیں اوس چیز میں کہ انکو ولایت اوس کی
جیسی پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذلک اور کہا اہل حق رحمہم اللہ نی کہ آدمی کو چاہیی کہ عدل کری اپنی نفس میں کہ نہ ضائع کری وقت کو بیچ
اوس چیز کی کہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نی ساتہہ اوسکی بلکہ فرمان برداری کری اور امر الہی کی دربار ہی لواہی توکی ہی علی الدوام جیسی کہ طریقہ ہی اولیاء کرام مقربین
کا یا غالبا جیسی کہ عادت ہی مومنین صالحین کی ؛ ع وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِیٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہیں واسطے اسکے دو رفیق چھپے ہوئے ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہے اسکو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اسکو اوپر اسکے اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اسکو ساتھ برائی کے اور رغبت دلاتا ہے اسکو ساتھ برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اسکو اللہ نے نقل کی یہہ بخاری نے ف مراد دوست چھپے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونوں آدمی کے باطن میں رہتے ہیں کہ اول حکم ساتھ خیر کے کرتا ہے اور دوسرا ساتھ برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے یہہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیا کے صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا کی ہے کہ محفوظ رکھتا ہے انکو اللہ تعالی شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہیں ف بطانہ یعنی استر کی کہ نہیں جدی ہوتے صحبت سے اسکی اور دیکھ نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب ہونے دو شخصوں مختلف سے یا دو جماعت مختلف سے کہ آپس میں مخالف ہوتی ہیں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ ہمنشینوں بادشاہوں اور امرا کے اور اللہ جسکو چاہتا ہے انمیں سے بچاتا ہے کہ کلام برے کا نہیں قبول کرتا ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِیْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کی نسبت امیر کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیر ونکے اوپر سیاست پر مقرر ہیں ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْهِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کے کام کا عورۃ کو نقل کی یہہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورۃ قابل ولایت سرداری کے نہیں ہے ع

الْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَی جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے حارث اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کے ایک تو اتباع کرنے جماعت مسلمین کے یعنی قول اور عمل میں اور اعتقاد میں اور دوسری سننے اور حکم بجا لانے امرا اور علما کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کے ہو اور تیسری ساتھ ہجرۃ کرنے کے اور چوتھی جہاد کرنے کے اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا مسلمانوں کی راہ سے برابر ایک بالشت کے تحقیق نکالی اوس نے حلقہ اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہہ کہ پہر آوے اور جس شخص نے کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیوں کی سے ہے اگرچہ روزہ رکہا اور نماز پڑہی اور سمجھے کہ میں مسلمان ہوں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف ہجرۃ کرنے سے مراد ہجرۃ سے ہے جانا دار الکفر سے طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کی اور معصیت سے طرف توبہ کی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافروں سے واسطے ترقی اسلام کے اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکہنے اسکے خواہشوں اوسکی سے کہ دشمنی نفس کے ساتھ آدمی کے قوی تر ہے اور بہت ضرر کرنے والی ہے دشمنی کافروں کی سے ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا اور پہرا کہ اوپر جماعت کے ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کی اور نہ کرنے اطاعت امام کی اگرچہ تہوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی ربقہ اسلام کی اپنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہہ کہ رجوع کرے اس فعل سے اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنے بلایا اور باعث ہوا لوگوں کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ رسم ہے ایام جاہلیت میں

کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتی فریاد کرتا ساتھ آواز بلند کی یا آل فلان یا آل فلان یعنی ای لوگو میری مدد کو پہونچو یعنی ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۱۲ ع ح وعن
زیاد بن کسیب العدوی قال کنت مع ابی بکرة تحت منبر ابن عامر وهو یخطب وعلیه ثیاب رقاق فقال ابو بلال
انظروا الی امیرنا یلبس ثیاب الفساق فقال ابو بکرة اسکت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من
اهان سلطان الله فی الارض اهانه الله رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی
زیاد بن کسیب عدوی سی کہ کہا تہا میں ساتھ ابی بکرہ کی نیچی منبر ابن عامر کی اس حال میں کہ وہ خطبہ کہتی تہی اور تہی اونپر کپڑی باریک پس کہا ابو بلال نی کہ دیکھو
تم طرف امیر ہمارے کی پہنتا ہی کپڑی فاسقونکی سی کہا ابو بکرہ نی چپ رہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ جو شخص اہانت کری بادشاہ کی کہ اللہ کی طرف سی
ہو زمین میں خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف پہنتا ہی کپڑی الخ احتمال ہی کہ وہ کپڑی حرام ہونگی قسم
حریر کی اور ابی بکرہ نی زیاد کو طعن کرنی سی اسلیے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ریشمی نہوں لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑونکا
داب ہی ان لوگونکا ہی جو زاہد نہیں نسبت کیا اوسکو طرف فسق کی چنانچہ کہا ہی بعضوں نی ۱۲ ح وعن النواس بن سمعان
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق رواه فی شرح السنة اور روایت ہی نواس بن سمعان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف یعنی اگر مخلوق حکم کری ساتھ
گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نہ کرنی چاہیی اور اگر اکراہ یعنی جبر کری تو اس صورت میں گناہ نہیں ۱۲ ح وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امیر عشرة الا یؤتی به یوم القیامة مغلولا حتی یفک عنه العدل او
یوبقه الجور رواه الدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی امیر دس
شخصوں کا ہی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چہڑاویگا اوسکو عدل اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو ظلم نقل
کیا یہہ دارمی نی ف یعنی حاکم کو ایکبار باندہ کر درگاہ رب العزت میں لاوینگی خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کی اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم
ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲ ح وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء
لیتمنین اقوام یوم القیامة ان نواصیهم معلقة بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض وانهم لم یلوا
عملا رواه فی شرح السنة ورواه احمد وفی روایته ان ذوائبهم کانت معلقة بالثریا یتذبذبون بین
السماء والارض ولم یکونوا عملوا علی شیء اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی وای ہی یعنی مصیبت ہی واسطی سردارونکی اور مصیبت ہی واسطی چودہریونکی اور مصیبت ہی واسطی امینونکی البتہ آرزو کرینگی قومیں دن قیامت
کی کہ بال انکی پیشانیونکی لٹکائی جاتی یعنی دنیا میں بیچ ثریا کی اس حال میں کہ ہلتی درمیان آسمان و زمین کی اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ
شرح السنہ میں اور روایت کی یہہ احمد نی اور انکی روایت میں یہہ ہی کہ آرزو کرینگی کہ کاشکی چوٹیاں انکی لٹکائی گئی ہوتیں ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کی
اور نہ کبہی گئی ہوتی عامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کی معنی ہیں غم اور ہلاک اور مشقت بسبب عذاب کی اور بعضوں نی کہا ویل ایک نالہ ہی دوزخ میں اور ہوا
کہ ویل نالہ ہی دوزخ میں کہ گرتا چلا جاویگا اوسمیں کافر چالیس برس اور اوسکی تہ تک نہیں پہونچیگا اور امینونکی یعنی جنکو امین کیا ہی حاکموں نی صدقات پر اور
خراج یعنی پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوای حاکم کی کسینی اپنی مال کا امانت دار کیا ہی اور ثریا کہتی ہیں کہنی تارونکو کہ روشنی انکی کم ہوتی ہی اور لٹکانا
پیشانی کی بالونکا مثل ہی واسطی ذلت اور خواری کی اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ جب دیکہیں گی خواری اور سبکی اور عذاب دن قیامت کی بدلی عزت و ریاست

اور ترفع کی کہ لوگونپر رکہتی تہی دنیا مین تو آرزو کرینگی کہ کاشکی نہ حاصل ہوتی انکو یہہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگونپر بلکہ ہوتی ذلیل اور ساتھہ بالون سر کی لٹکائی جاتی اونچی جگہہ میں اور بیٹہی رہتی ثریا دیکہتی اونکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتی انکی ذلت اور خواری بدلی میں ریاست کی اور عزت اور رفعت کی غرض یہہ ہی کہ جب کچھہ خدمت ریاست ہو تو عدل کری اور انصاف کہ حاکم عادل کی لئی بہت ثواب آیا ہی اور ظلم اور حق تلفی نکری کہ ظالمون اور حق تلف کرنیوالونکا یہہ حال ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیرون وغیرہ پر یہہ ہی کہ یہہ اعمال محل لغزش اور میل کرنیکی طرف باطل کی ہین اور عدالت اور استقامت انمین مشکل و متعذر ہی مگر جسکی حفظ الہی اور توفیق اسکی مددگار ہو ع ح وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی غالب قطان سی کہ نقل کی اونہی ایک شخص سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق چودہرایت حق ہی اور ضروری ہی واسطی آدمیونکی چودہری لیکن چودہری ہین بیچ دوزخ کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حق ہی یعنی ایک امر ہی لائق ہی یہہ کہ ہوتا ہی بسبب اوسکی حاجت کی طرف اوسکی لیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخ میں ہونگی بسبب عدم رعایت کرنی عدالت کی اور صدق والنصاف کی چودہرایت میں اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک وعذاب کی ہین بسبب ادا نہونی شرائط اوسکی پس لائق ہی عاقل کو کہ ہوشیار رہی اوسمین اور حذر کری ویسا نہو کہ پڑی فتنہ میں کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا ٭ ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ میں دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقونکی سی یعنی حق ایکی سی بچا جانی سی پاس اونکی کہا کعب نی کیا ہی یہہ یا رسول اللہ یعنی یہہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہونگی پیچہی میری یعنی امیر احمق اور جہوٹی اور ظالم ہونگی پیچہی میری جو شخص کہ جاوی اونپر اور سچا کری اونکی جہوٹ کو اور مدد کری اونکی یعنی ساتہہ قول فعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وی مجہسے اور نہین مین اونسی یعنی نہین دوست رکہتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگی میری پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکی پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتہہ جہوٹ اونکی کی اور نہ مدد کری اونکی اونکی ظلم پر پس وہ لوگ مجہسی ہین اور مین اونسی ہون اور وہ لوگ آوینگی میری حوض پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** نہ آوینگی میری پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت میں اور یہہ وعید سخت ہی ساتہہ نفی ایمان کی ٭ ح ٭ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جو شخص کہ رہتا ہی جنگل میں جاہل ہوتا ہی اور جو شخص کہ پیچہی رہتا ہی شکار کی غافل ہوتا ہی اور جو شخص آتا ہی بادشاہ پاس فتنی میں ڈالا جاتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور بیچ روایت ابوداود کی یونہ ہی کہ جو شخص ملازم رہتا ہی بادشاہ کا یعنی بہت اوسکی خدمت میں رہتا ہی فتنہ میں پڑتا ہی اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سی قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی سی دوری **ف** گانو مین رہنی سی سخت دل اور جاہل ہوتا ہی بسبب بہم نپہنچنی صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہی از راہ لہو اور خوشیکی غافل ہوتا ہی طاعت اور عبادت سی اور لزوم جماعت اور جمعہ سی اور بعید ہوتا ہی نرمی و شفقت سی یہہ تنبیہ ہی اوسکو کہ عادت کی ہی اوسکی ورزش

ہی وہمین بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کی والا بعض صحابہ نے شکار کیا ہی اور مباح اور حلال ہونیمین اسکی شبہ نہین اور لکہا ہی علما نے کہ آنحضرت نے بذات
نفیس اپنی شکار نہین کیا ہی اور کسیکو اس سے منع بہی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورۃ وحاجت کے وہ فتنہ مین پڑا اسلیے کہ اگر موافقت
کریگا اوسکی اوسچیز مین کہ وہ کرتا ہی خلاف شرع خطر ہی اوسکی دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکی خطر دنیا کا ہی اور لکہا مظہر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت
کی اوس سے پڑا فتنہ مین اور جسنے مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری باتونسے ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکی افضل جہاد سے اور روایت
کی دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطریق مرفوع کے من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا ۱۲ ع ح
وعن المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان
مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داود اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے یعنی ہاتہ اپنے اوپر مونڈہے مقدام کے پہر فرمایا فلاح پائی تونے ای قدیم اگر مری تو اور نہ ہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودہری نقل کی یہہ
ابو داود نے ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گمنامی احسن ہی اور شہرت آفت ہی ۱۲ ع وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابو داود و
الدارمی اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکہتے تہے حضرت صاحب مکس سے
وہ شخص کہ لیتا ہی محصول لوگونسے خلاف شرع نقل کی یہہ احمد و ابو داود و دارمی نے وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ واقربہم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض
الناس الی اللہ یوم القیمۃ واشدہم عذابا وفی روایۃ وابعدہم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب سے پیارے لوگونکا طرف اللہ کے دن قیامت
کی اور بہت قریب اونکا اوس سے از روی مجلس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن کہا گیا لوگونمین طرف اللہ کی دن قیامت کی اور سخت ترین اونکا
دن قیامت کی از روی عذاب کی اور ایک روایت مین ابعد ترین اونکا اللہ سے امام ظالم ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہی غریب ہی وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی و
ابو داود وابن ماجۃ ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ احمد اور نسائی
نے طارق بن شہاب سے ف یہہ بہترین جہاد اسلیے ہی کہ جو جہاد کرتا ہی دشمن سے ہوتا ہی وہ متردد درمیان خوف و رجا کی یہہ نہین جانتا کہ غالب
ہوگا یا مغلوب ہوگا اور یہہ شخص اختیار مین ہی بادشاہ کی لیکن جب یہہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو پیش آئیگا ہلاکت کی لئی کا یہہ افضل انواع جہاد کا بسبب
غلبہ خوف کی یا یہہ اسلیے افضل ہی کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہی تمام اون لوگونکی طرف جو تحت سیاست اوسکی ہین اور وہ جم غفیر مین پس جب یہہ منع کریگا
اوسکو ظلم سے پہونچیگا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور لکہا شیخ ابو حامد نے احیاء مین کہ امر بالمعروف سلطان کا یہہ ہی کہ ڈر کرے اوسکو اور
معلوم کروادے اور منع کرنا ساتہہ قہر کی نہین پہونچتا ہی کسیکو رعیت مین سے اسلیے کہ یہہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم
یا مثل بخاف اللہ کی اور مانند اونکی پس یہہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف غیر اوسکی کی تو نہین جائز ہی اور نہ ہو اسمین خوف کہتا ہی مگر اپنی جان ہی پر تو یہہ جائز
ہی بلکہ مستحب اسلیے عادۃ تہی سلف کی کہ انکار صریح کرتے تہے بغیر خوف ہلاک کی اسلیے کہ وہ جانتے تہے کہ یہہ باشہادت کا ہی ۱۲ ع وعن عائشۃ

قالت

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد الله بالأمير خيرا جعل له وزير صدق إن نسي ذكره وإن ذكر
أعانه وإذا أراد به غير ذلك جعل له وزير سوء إن نسي لم يذكره وإن ذكر لم يعنه رواه أبو داود والنسائي
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ امیر کی بہلائیکا یعنی یہہ کہ ہووہ اچھا دنیا اور عقبیٰ
مین گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر سچا اگر بہول جاتا ہی امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہی وزیر اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی مدد کرتا ہی اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہی ساتہہ امیر کے
غیر بہلائی کا یعنی برائیکا گردانتا ہی واسطی اوسکی وزیر برا اگر بہول جاتا ہی امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکہتا ہی تو نہین مدد کرتا اوسکی نقل کی یہہ ابوداود
اور نسائی نی وعن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم
رواه أبو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ سردار جسوقت ڈہوندتا ہی شک کی بات
آدمیون مین خراب کرتا ہی اونکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی اگر ساتہہ شک وشبہ کی تہمت کریں اور بدگمانی لیجاوین اور اونکو اوسپر مواخذہ کرین تو ہووی سبب
خرابی احوال اونکیکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہی مقصود منع کرنا ہی طلب کرنی عیوب وتجسس احوال لوگونکی سی اور امر ہی ساتہہ ڈہانکنی عیوب اور عفو گناہون
اونکیکی ح وعن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنك إذا اتبعت عورات الناس أفسدتهم
رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق جسوقت پیچہا کریگی تو لوگونکی
عیب کا یعنی جیسی ہووی عیبونکا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء قلت أما والذي بعثك بالحق أضع سيفي على عاتقي
ثم أضرب به حتى ألقاك قال أولا أدلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني رواه
أبو داود اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کروگی تم ساتہہ سردارونکی پیچہی میری یعنی آیا صبر کروگی یا
قتال کروگی اوس حالت مین کہ اختیار کرینگی وہ اس فی کو کہا مین خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تمکو ساتہہ حق کی رکہونگا مین تلوار اوپر کندہی اپنی کی پہر
مارونگا مین ساتہہ اوسکی یہانتک کہ ملاقات کرون مین تمسی یعنی مرون مین یا پہونچون مین پاس آپکی بسبب شہادت کی فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو بہتر اس سی یعنی تلوار مارنی
سی صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجسی یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہہ بہتر ہی شمشیر زنی سی اور مناسب ہی ساتہہ حال ترک وتجرید کی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف اختیار کرینگی اثم یعنی اپنی تصرف مین لاوینگی اوسکو اور اوسکی مستحقونکو نہین دینگی اور فی اوس مالکو کہتی ہین کہ لیاجاوی کفار سی بغیر قتال کی مانند خراج
اور جزیہ کی اور جو مال لیاجاتا ہی کفار سی ساتہہ قتال کی اوسکو غنیمت کہتی ہین اور حکم فی کا یہہ ہی کہ سب مسلمان اوسمین شریک ہوتی ہین اور خمس نہین لیتی
اور غنیمت مین سی خمس لیتی ہین اور لکہا ہی علمائی کہ مراد اسحدیث سی شامل دونونکو ہی اور مقصود اظہار ظلم کا ہی بیت المال مین اور رد ہونا حقوق مسلمانونکا ح

الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون من السابقون
إلى ظل الله عز وجل يوم القيامة قالوا الله ورسوله أعلم قال الذين إذا أعطوا الحق قبلوه وإذا سئلوه
بذلوه وحكموا للناس كحكمهم لأنفسهم روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جانتی ہو کہ کون سبقت کرنیوالی ہین طرف سایہ
اللہ عز وجل کی دن قیامت کی یعنی طرف سایہ عرش اوسکی کی یا سایہ عنایت وکرم اوسکی کی کہا صحابہ نی کہ اللہ ورسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنیوالی وہ
لوگ ہین کہ جب دی جاتی ہین حق قبول کرتی ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اونکو کوئی ساتہہ کلمہ حق کی بیچ عدل کرنیکی درمیان رعیت کی قبول کرتی
ہین اوسکو اور جب سوال کیی جاتی ہین اوسی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسی حق خرچ کرتی ہین اوسکو اور دریغ نہین کرتی ہین اور حکم کرتی ہین واسطی لوگونکی

مانند حکم کرنی اونکی واسطی فی الواقع اپنی کی یعنی جو کچھ اپنی لیئی چاہتی ہین وہ اونکی لیئی بھی چاہتی ہین بیہہ کہ آپ شہوۃ رانی کرین اور لوگون پر سختی کرین **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلٰثٌ أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدَرِ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر کہ مبادا انکو کرکر گمراہ ہوجاوین پڑین مینہہ مانگنا ساتہہ منازل چاند کی اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جہٹلانا تقدیر کا **ف** انوا جمع نوء بالفتح کی ہی اصل مین معنی اسکی کہڑی ہونی اور پڑنیکی دونون آئی ہین اور نام منازل چاند کا ہی اور چاند کی اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ایک منزل مین رہتا ہی اور معنی کہڑی ہونی اور پڑنیکی بمعنی طلوع و غروب کی بہی نہین ظاہر ہین اور عرب نسبت کرتی تہی مینہہ کو ساتہہ ان منازل کی کہتی تہی کہ مینہہ برسائی گئی ہم پر بسبب فلانی منزل کی اور حدیثون مین اوسکی نہی واقع ہوئی ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہی بسبب ارشاد حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانی شرک کی اور جہٹلانا تقدیر الہی کا یہہ کہ تقدیر نہین ہی جو کچھ کہ ہی ساتہہ فعل اور پیدا کرنی بندونکی ہی جیسیکہ مذہب قدریہ کا ہی **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ اِعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ**

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا کہ فرمایا واسطی میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہہ دن تک یہہ بات سمجہہ تو ای ابو ذر اوس چیز کو کہ کہی جاویگی واسطی تیری پیچہی اسکی یعنی چہہ روز تک حضرت نی تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجہنا اور یاد رکہنا اور عمل کرنا اوسپر پس جب ہوا ساتوان دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجہکو ساتہہ پرہیزگاری اللہ کی بیچ باطن اور ظاہر کی اور جسوقت کہ برائی کرے تو پس نیکی کر یعنی برائی کے بعد نیکی کر کہ نیکی مٹادیتی ہی برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتہہ اوسکی اور نہ مانگ کسی سی کچہہ یعنی مخلوق مین سی کچہہ اگرچہ گر پڑی کوڑا تیرا اور نہ لی امانت کسیکی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصونکی **ف** اور نہ لی امانت الخ یعنی امانت کسیکی نہ لی بلاضرورت واسطی خوف خیانت کی یا واسطی ہونی اسکی مظنہ تہمت کا **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِيْ أَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهُ إِلٰى عُنُقِهِ فَكَّهُ بِرُّهُ أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهُ أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَآخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** اور روایت ہی ابی امامہ سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصونکا یا زیادہ کا اوس سی مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عز و جل طوق پڑا ہوا دن قیامت کی ہاتہہ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی چہڑاویگی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہی اور بیچ اوسکی پشیمانی ہی اور آخر اوسکی رسوائی ہی دن قیامت کی **ف** ملامت ہی کہ ہر طرف سی نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن کرتی ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکی پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون اختیار کیا مینی اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور رسوائی ہی دنیا مین ساتہہ خواری اور شر ساری معزولی کی اور آخرت مین ساتہہ گرفتاری عذاب کی اور خاص قیامت کو سایقی کر کیا کہ وہ اشد ہی **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ وُلِّيْتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ** اور روایت ہی معاویہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای معاویہ اگر سردار کیا جاوی تو کسی کام کا پس ڈر اللہ سی اور انصاف کر کہا معاویہ نی پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤنگا ساتہہ کسی کام کی بسبب فرمانی حضرت کی یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْأَحَادِيْثَ السِّتَّةَ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پناہ پکڑو ساتہہ اللہ کی ابتدائی سترہ برس کی

سی اور سرداری لڑکون کیسی نقل کین جیہون احمد شیخین احمد نی اور روایت کی بیہقی نی حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد ستر برس
اول سال ہجرہ سی ہی تا شامل ہوا امارت یزید بن معاویہ کو کہ ستر ہوین سال کی ہو یعنی بعد وفات حضرت کی اور مراد لڑکون سی اولاد مروان کی ہی ۱۲ ح وعن
يحيى بن هاشم عن يونس بن ابي اسحق عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كما تكونون كذلك
يؤمر عليكم اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سی کہ نقل کی یونس بن اسحق سی کہ نقل کی اونسی اپنی باپ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جیسیکہ ہوگی تم ویسی ہی سردار کیے جاوینگی تم پر ف یعنی جیسی تمہاری عمل ہونگی ویسی ہی تم پر عامل ہونگی اگر عمل اچھی کروگی اچھی عامل ہونگی اور بری عمل کروگی
بری عامل ہونگی ۱۲ ح ع وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان السلطان ظل الله في الارض يأوي
اليه كل مظلوم من عباده فاذا عدل كان له الاجر وعلى الرعية الشكر واذا جار كان عليه الاصر وعلى الرعية
الصبر اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین ٹہکانا پکڑتا ہی طرف اوسکی ہر مظلوم بندون اوسکی سی
پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی اسطی اوسکی ثواب اور واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوسپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا ف
سایہ اللہ کا ہی الخ اسلیے کہ دفع کرتا ہی وہ ایذا کو لوگونسی جیسا کہ دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کے گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہی سایہ سی محافظت حمایت سی
کذا فی النہایہ اور کہا طیبی نی کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ الخ بیان ہی اوسکا یعنی جیسیکہ لوگ آرام پاتی ہین بیچ ٹہنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سی ایسا ہی
آرام پاتی ہین ٹہنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سی اور اضافت ظل کی طرف اللہ کی بزرگی کی لیے ہی مانند بیت اللہ کی اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ سایہ مانند اور
سایونکی نہین ہی بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اسلیے کہ گردانا گیا ہی خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پہیلاتا ہی اوسکی عدل اور احسان کو اوسکی
بندون مین وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افضل عباد الله عند الله منزلة
يوم القيامة امام عادل رفيق وان شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة امام جائر خرق اور روایت ہی حضرت
عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہترین بندگان خدا کیسی نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام عادل نرمی کرنی
والا ہی اور تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک اللہ کی باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہی وعن عبد الله بن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من نظر الى اخيه نظرة يخيفه اخافه الله يوم القيامة روى الاحاديث الاربعة
البيهقي في شعب الايمان وقال في حديث يحيى هذا منقطع وروايته ضعيف اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی طرف مسلمان بہائی اپنی کی دیکہنا کہ ڈراوی اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کی روایت کیں چارون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان
مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کی یعنی اوسکی حق مین کہ یہہ منقطع ہی اور روایت یحیی کی ضعیف ہی ف لانا احادیث کا اس باب مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
نرمی ڈرانی سی مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کی چہ جای ظلم کرنا ۱۲ ع وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله تعالى يقول انا الله لا اله الا انا مالك الملوك وملك الملوك قلوب الملوك في يدي وان العباد اذا اطاعوني
حولت قلوب ملوكهم عليهم بالرحمة والرأفة وان العباد اذا عصوني حولت قلوبهم بالسخطة والنقمة فساموهم
سوء العذاب فلا تشغلوا انفسكم بالدعاء على الملوك ولكن اشغلوا انفسكم بالذكر والتضرع كي اكفيكم ملوككم
رواه ابو نعيم في الحلية اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ
ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہونکا اور بادشاہ ہون بادشاہونکا دل بادشاہونکی میری ہاتہہ مین ہین اور تحقیق بندی یعنی اکثر بندی جسوقت کہ فرمان

برداری کرین میری پہیرد ینگین لون بادشاہون انکیطرف یعنی ظالمون کی دلونکو اونپر ساتہہ رحمت وشفقت کی اور تحقیق بندی جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پہیرونگا میں دل بادشاہونکی دلونکو یعنی عادل بادشاہونکی لونکو ساتہہ خفگی اور عذاب کی پس پہونچاوینگی یعنی بادشاہ اونکو بری عذاب پس نہ مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتہہ بددعا کرنیکی بادشاہونپر ولیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتہہ ذکر کی یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری میں تاکہ کفایت کرون مین شر بادشاہون تمہاریکو اور باز رکہون اونکو تمسی نقل کی یہہ ابو نعیم نی کتاب حلیۃ الاولیا میں

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

باب ہی بیچ بیان اوسچیز کی کہ حاکمون پر ہی آسانی کرنیسی **ف** اوپر کی باب میں کہتا اسکا کہ رعیت کو فرمان برداری کرنی چاہیی حاکمونکی اور اس باب میں بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بہی شفقت و مہربانی کرنی چاہیی رعیت پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتی بہیجنیکا کسیکو اپنی اصحاب میں سی بیچ بعضی کام اپنی کی یعنی حاکم کرکی کسیکام پر فرماتی بشارت دو یعنی لوگونکو ساتہہ اجر و ثواب کی طاعت پر اور کرنی بہلائیونکی پر اور نہ ڈراو یعنی لوگونکو بہت ڈرا و عذاب الہی سی یہانتک کہ کردو اونکو نا امید رحمت خدا سی اسبب گناہون اونکی اور آسانی کرو یعنی لوگونسی زکوۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری مین نہ ڈالو یعنی لوگونکو سبب لینی زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتہہ بشارت دینی کی اور نہ نفرت دلاو یعنی ساتہہ ڈرانی کی یا ساتہہ تکلیف دینی کی امور دشوار پر کہ موجب ہون نفرت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دادا اوسکی کو ابو موسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی اور فرمایا آسانی کرو اور مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپس میں اتفاق کا م کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** صواب یہہ ہی کہ ہولی کہتا عن ابی بردہ ساتہہ زیادتی لفظ ابن کی یعنی ابن ابی بردہ کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسی اشعری کا ہی پوتا اور روایت کرتی ہی ابن ابی بردہ سی بیٹا اوسکی سعید اور ابو یوسف بیٹا اور بلال و یہہ حدیث سعید بن ابی بردہ سی ہی جیسا کہ صحیح بخاری میں ہی کہ کہا سعید بن ابی بردہ نی کہ سنا میں نی باپ اپنی ابو بردہ کو کہ کہا بہیجا آنحضرت نی باپ میری کو یعنی ابو موسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق عہد توڑنیوالی کیلیی کہڑا کیا جاویگا واسطی اوسکی یعنی واسطی فضیحت کرنی اوسکی نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹی فلانی کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالی کی نشان ہوگا دن قیامت کی کہ پہچانا جاویگا سبب اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی ہر عہد توڑنیوالی کی نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکی دن قیامت کی یعنی واسطی فضیحت تشہیر کی اوسکی اور بیچ ایک روایت کی یون ہی کہ واسطی ہر عہد توڑنیوالیکی نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطی اوسکی بقدر غدر اوسکی

یعنی جسقدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی عظمت نیزہ اوسکی بھی بلند تر و مشہور تر ہوگی خبردار ہو نہیں کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنی میں سردار عام سی نقل کی ہے مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ روایت ہی عمرو بن مرہ سی کہ کہا اونہی نے واسطی معاویہ کی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نی کسی چیز کا کام مسلمانونکی سی لیس چہپ رہ وہ مین یا نزدیک حاجت اور مطلب ونکی یعنی نہ بر لایا حاجت اونکی پردی مین ہیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی یعنی دور رہیگا اوسکو مطلوب اوسکی سی اور قبول نہین کریگا دعا اوسکی اور مقرر کیا معاویہ نی ایک شخص کو واسطی پورا کرنی حاجتون لوگونکی نقل کی ہے ابوداود اور ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی و احمد کی ہے بند کریگا اللہ دروازی آسمانکی نزدیک حاجت و مطلب اور محتاجگی اوسکی **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ روایت ہی ابی شماخ ازدی سی کہ روایت کی اپنی چچا کی بیٹی سی کہ تہا صحابی حضرت کا یہہ کہ وہ آیا معاویہ کی پاس پہر داخل ہوا اوپر اوسکی پس کہا سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگونکی سی کسی چیز پر پہر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانونکی یا مظلوم کی یا صاحب حاجت کی یعنی اپنی پاس آنی دیا اوسکو وقت احتیاج کی یا حاجت والی کی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکی دروازی رحمت اپنی کی نزدیک حاجت اور محتاجگی اوسکی یعنی طرف اللہ کی امر دنیا مین یا عقبیٰ مین طرف ادا کی نیا مین بیچ اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکی وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق وہ تہی جسوقت کہ بہیجتی اپنی عاملونکو شرط کرتی اوپر یہہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گہوڑی پر اور نہ کہانا میدہ اور نہ پہننا کپڑہ باریک اور نہ بند کر رکہو اپنی دروازی لوگونکی حاجتونکی وقت پس اگر کروگی تم کچہہ ان میں سی پس تحقیق اوترا وگی تم پر عذاب یعنی دنیا و عقبیٰ مین پہر ساتہ جاتی حضرت عمر اونکی نقل کین یہہ دونون حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان مین فائدہ جو عامل ہی اوسکو سوار ہونا گہوڑی ترکی کی سی تکبر اور اترانا ہی اونہی سوار ہو گہوڑی عربی کیسی الطریق اولیٰ ہوگی کہا طیبی نی کہ نہی سوار ہونی گہوڑی ترکی سی نہی تکبر سی ہی اور نہی کہانی میدہ سی اور پہننی باریک کپڑی کی یہی کہ چہرہ کرتی اور اسراف سی ہی اور منع کرنا بند کرنی دروازی کیسی منع کرنا حاجت والی کی نہ کرنی مسلمانون کیسی ہی ؏ **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ** باب ہی عمل کرنی کا قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیی یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کی عمل کری اور بیچ بیان ڈرنی کی قضا سی **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ حکم کری کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخصونکی حالانکہ وہ غصہ مین ہو نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا مظہر نی اسلیی کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سی اسیطرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بہوک اور پیاس مین اور بیماری مین حکم کری پس اگر حکم کریگا ان احوال مین تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتہہ کراہت کی ؏ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی اور ابوہریرہ سی کہ کہا دونوں نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ قصد حکم کا کری حاکم پس اجتہاد کری اور صواب کری یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کی پس واسطی اوسکی ہی دو ہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنی کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پہر خطا کی پس واسطی اوسکی ہی ایک ثواب نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی اس پر کہ مجتہد کبہی خطا کرتا ہی اور کبہی صواب اور ہر تقدیر پر ثواب پاتا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی اور یہہ جب کی کہ نہ پایا جاوی بیان اوسکا نصوص میں یعنی کتاب اور سنت اور اجماع میں اور نہ ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالی قبلہ کی پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کری ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِكِّیْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کی پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چہری کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** مراد ذبح سی بغیر ستارہ ہی کہ مراد ہی ہلاک دین سی ہلاک بدنی سی یعنی کہ مبتلا ہوا ساتہہ رنج دائم اور درد کی دوا اور بیماری مفت کی اور ذبح ہونا چہری سی رنج ایک ساعت کا ہی اور یہہ رنج عمر کا ہی بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی ہی ❊

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُكِلَ اِلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَیْهِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْهِ مَلَكًا یُسَدِّدُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری یعنی اپنی دل میں منصب قضا کا اور سوال کری یعنی بادشاہ کی کہ قاضی کری اوسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس اوسکی کی یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکی ساتہہ نصیب نہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینی پر اوتارتا ہی اللہ اوسپر فرشتہ کہ راست درست کہتا ہی گفتار و کردار اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ❊

وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُكْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلٍ فَهُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی تین طرح کی ہوتی ہیں ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں اور وہ کہ بہشت میں ہی پس وہ شخص ہی کہ پہچانا اوسنی حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب میں ہی پس حکم کیا ساتہہ حق کی اور جس شخص نی کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم میں یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ میں ہی اور جس شخص نی کہ حکم کیا لوگوں میں بنا جہل اور نہ پہچاننی حق کی پس وہ بہی دوزخ میں ہی یعنی بسبب تقصیر کی بیچ دریافت کرنی حق کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ❊

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ فَلَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی طلب کی قضا مسلمانوں کی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پہر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس واسطی اوسکی بہشت ہی اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطی اوسکی دوزخ ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کی سی یہہ ہی کہ زیادہ ہوا ایک دوسری پر اور وہ دوسرا بہی وجود رکہتا ہو اور علیی کہ حکم غالب کی لیی ہی ولیکن کہا ہی علما نی کہ مراد دونوں حالتوں میں یہہ ہی کہ ایک ایسا ہو کہ مانع ہو دوسری کو یعنی عدل قوۃ پکڑی اسطرح کہ ظلم وجود میں آوی اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل ظہور نہ کری کذا قال التورپشتی رح ❊

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ كَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ

بكتاب الله قال فان لم تجد في كتاب الله قال فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان لم تجد في سنة رسول الله قال اجتهد برايي ولا آلو قال فضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم على صدره فقال الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله لما يرضى به رسول الله رواه الترمذي وابو داود والدارمي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کی لیی کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطی تیری کوئی قضیہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کی فرمایا اگر نہ پاوی تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا کی کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سی اور نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذ نی یا روایت کرنیوالی نی معاذ سی پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا ہاتھ اوپر سینی معاذ کی یعنی ثابت رہنی کی لیی اور واسطی حاصل ہونی زیادتی علم کی اور فرمایا التعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ توفیق دی رسول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہی ساتھ اوسکی رسول اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی ف اجتہاد کرونگا میں یعنی طلب کرونگا حکم اوس قضیہ کا ساتھ قیاس کرنی کی اون مسائل پر کہ آئی ہی بیچ اونکی نص اور حکم کرونگا اوسمیں مانند اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی بیچ اوسمیں نص بسبب مشابہت دونوں کی کہا مظہر نی کہ یعنی جب پاؤنگا میں مشابہت درمیان اوس مسئلہ کی کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کی کہ آئی ہی بیچ اوسمیں نص کتاب سی یا سنت سی حکم کرونگا میں اوسمیں موجب حکم اوسکی جیسی آئی ہی نص حرام ہونی ربوا کی گیہوں میں اور نہیں آئی ہی نص بیچ جوار میں قیاس کیا شافعی نی جوار کو گیہوں پر اسلیکہ پائی درمیان دونوں کی علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نی جوار کو گیہوں پر اسلیکہ پائی دونوں میں علت کیلی ہونیکی اور یہہ حدیث دلیل ہی اوپر مشروع ہونی قیاس و اجتہاد کی برخلاف اصحاب ظواہر کی کہ منکر قیاس کی ہیں انتہی

وعن علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن قاضيا فقلت يا رسول الله ترسلني وانا حديث السن ولا علم لي بالقضاء فقال ان الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك اذا تقاضى اليك رجلان فلا تقض للاول حتى تسمع كلام الآخر فانه احرى ان يتبين لك القضاء قال فما شككت في قضاء بعد رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنی کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی قاضی کر کر کہا میں نی بھیجتی ہو تم مجکو اور ہوں میں نو جوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہی اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کی پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیری کو یعنی ساتھ سمجھنی کی اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکی بہ تعلیم کی آنحضرت نی کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاویں تیری پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطی پہلی کی کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنی تو کلام دوسری کا پس تحقیق یہہ لائق تر ہی ساتھ اسکی کہ ظاہر ہوگا واسطی تیری حکم کہا حضرت علی رضی نی نہیں شک کیا میں نی بیچ کسی حکم کرنیکی بعد اسکی یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی وسنذكر حديث ام سلمة انما اقضي بينكم برايي في باب الاقضية والشهادات ان شاء الله تعالى اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی انما اقضی بینکم برائی بیچ باب اقضیہ اور شہادات کی کا اگر چاہی گا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من حاكم يحكم بين الناس الا جاء يوم القيامة وملك آخذ بقفاه ثم يرفع راسه الى السماء فان قال القه القاه في مهواة اربعين خريفا رواه احمد وابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہی درمیان لوگوں کی مگر کہ آویگا دن قیامت کی یعنی درگاہ عزت میں اس حال میں کہ فرشتہ پکڑی ہوئی ہوگا گدی اوسکی پھر اوٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کی پس اگر کہیگا خدا تعالی کہ ڈالدی اوسکو یعنی بیچ دوزخ کی ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑہی چالیس برس کی نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے

شعبۃ الایمان میں **ف** اوٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کرے جیسیکہ عادت ہے تابعداروں بادشاہ کی کہ کہڑا کرتے ہیں گنہگار کو آگے
بادشاہ کی اور نگاہ کرتے ہیں جانب بادشاہ کی اور بادشاہ مکان عالی میں ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہووے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ ہے
کہ او کہ ہی کی ہے نہ تعین اور تحدید ساتھ اس مدت کی اور یہہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کی لیے حکم ہوگا کہ اوٹھا دیں اوسکو طرف بہشت کی جیسیکہ یہہ حدیث
ابی امامہ کی کتاب امارۃ و قضا میں گذرا **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰى
اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کی زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ یہہ کہ کاشکی نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کی بیچ ایک کہجور کی ہرگز یعنی قلیل اور حقیر کی
جہ جائی قاضی ظالم اور جہ جائی حکم بیچ شی بہت کی نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ
قاضی کی ہے یعنی توفیق اور تائید اوسکی ساتھ قاضی کی ہوتی ہے جب تک کہ نہیں ظلم کرتا پس جس وقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ
رہتا ہے ساتھ اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یوں ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اوسکو طرف نفس اوسکی کی
وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ
لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ فِي
التَّوْرٰىةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ
وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور
ایک یہودی جہگڑتی آئی طرف حضرت عمر کی پس دیکہا حق واسطی یہودی کی پس حکم کیا واسطی اوسکی حضرت عمر نے ساتھ اس حق کی پس کہا واسطی عمر کی یہودی نے قسم ہے اللہ کی
تحقیق حکم کیا تمنے ساتھ حق کی یا ساتھ تائید و توفیق خدا کی پس مارا اوسکو حضرت عمر نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو کہ حکم ساتھ حق کی کیا کہا یہودی
نے قسم ہے خدا کی تحقیق ہم پاتی ہیں بیچ توریت میں یہہ کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کی مگر ہوتا ہے داہنی اوسکی فرشتہ اور بائیں اوسکی فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونوں
فرشتے اوسکو اور توفیق دیتے ہیں اوسکو واسطی حق کی جب تک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت چہوڑتا ہے قاضی حق کو چڑہ جاتے ہیں وہ اور چہوڑ دیتے ہیں اوسکو نقل کی
یہہ مالک نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں تہا اسلیے کہ تصدیق کی تہی اونہوں نے اور کہنا اوسکا مطابق ہوا جواب یہہ ہے کہ واللہ
انا نجد الخ ساتھ قول حضرت عمر کی وما یدریک جواب یہہ ہے کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کے تہا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب یہہ ہے کہ حضرت عمر
اگر میل کرتے حق سے حکم کرتے واسطی مسلمان کی یہودی پر پس نہ ہوتی راست و درست حق پر یہ جب حکم کیا واسطی اوسکی مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی اونکی حق پر اور نہ میل کرنا اونکا
حق سے **وَعَنْ** ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ
فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ لَوْ اَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْكَلَ عَلٰى

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَأَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنِّیْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْأَلُہٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِیْمٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ قَاضِیًا فَاَعْفَاہُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخْبِرْ اَحَدًا اور روایت ہی ابن موہب سی کہ عثمان بن عفان نی کہا واسطی ابن عمر کی کہ قاضی ہو درمیان لوگونکی کہا ابن عمر نی معاف کرو مجکو ای امیر المومنین اس کام سی کہا حضرت عثمان نی کیون مکروہ کہتی ہو اسکو اور تحقیق تہی باپ تمہاری حکم کرتی یعنی عمر زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نی تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کری ساتھہ انصاف کی پس لائق ہی یہہ کہ پہری ورنکلی اوس سی برابر کہ نہ فائدہ دی اور نہ نقصان ورنہ ثواب پاوی اور نہ عذاب پس گفتگو کی حضرت عثمان نے اوسنی پیچہ اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت رزین کی نافع سی یہہ ہی کہ ابن عمر نی کہا واسطی عثمان کی ای امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصونکی یعنی جہگڑے میں زیادہ مین کہا حضرت عثمان نی تحقیق باپ تمہاری تہی حکم کرتی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق باپ میری اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہہ لیتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچہتی جبرئیل علیہ السلام سے اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سی اور سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی پس تحقیق پناہ مانگی ساتھہ بڑی ذات کی اور سنا مینی حضرت سی فرماتی جو شخص کہ پناہ مانگی ساتھہ اللہ کی پس پناہ دو واسطی اسکی اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ اللہ کی اسی کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نی ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسیکو یعنی قضا کی نہ قبول کرنیکی تا اور بہی قبول نکریں اور یہہ کارخانہ معطل ہی

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاۃِ وَہَدَایَاہُمْ

باب ہی بیچ بیان رزق والیونکی اور ہدیون ونکی

ف یعنی اسمین بیان ہی سکا کہ حاکمونکی لیی کیا مقرر کیا جاوی بیت المال مین سی اور بیان اسکا ہی کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کی حاکم کی لیی کچہہ لاوی تو کیا حکم ہی اسکا۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا ہون مین بانٹنی والا رکہتا ہون جس جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نی ف جبکہ تقسیم کیا حضرت نی مال کو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کے دلونمین کچہہ بسبب کمی یا وفی تقسیم مین پس حاصل ما اعطیکم الخ کا یہہ ہی کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سی کچہہ بسبب خواہش نفس اپنی کی طرف اسکی اور نہین منع کرتا مین کسیکو بسبب متوجہ ہونی دل اپنی کی دوسری طرف بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کی ہی اور یہی معنی اس قول کی ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنی والا ہون کہتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون اوسکا وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَہُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کتنی آدمی کہ تصرف کرتی ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتی ہین بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کی اور لیتی ہین زیادہ اجرت و حق اپنی سی پس واسطی ونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَۃِ اَہْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَأْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ ہٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ جب خلیفہ کیے گئی ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہی میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتھہ کام مسلمانونکی پس کہا وینگی اہل عیال ابوبکر کی اس مال مین سی یعنی بیت المال مین سی اور کام و پیشہ کریگا ابوبکر واسطی مسلمانونکی اس مال مین یعنی ساتھہ حاصل کرنی اسکی اور حفاظت اور صرف کرنی اوسکی بیچ مصارف اور حوائج مسلمانونکی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی حضرت ابوبکر صدیق بیچتی تہی کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوئے

تو صحابہ کو خبر دی کہ میں مشغول ہوں مسلمانوں کی کام میں حرفہ نہیں کر سکتا بقدر خرچ اپنی کی بیت المال میں سے لی لیا کرونگا اور حضرت عمر رض تجارت
کرتے تھی غلہ کی اور حضرت عثمان تجارت کرتے تھی کھجوروں اور کپڑی کی اور حضرت عباس عطاری کرتے تھی اور لکھا ہے علماء نے کہ بہتر انواع تجارت
کی تجارت کپڑی کی ہے بعد ازاں عطر کی اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر تجارت کرتے بہشتی تو تجارت کرتے کپڑی کی اور اگر تجارت کرتے دوزخی تو تجارت کرتے صرف
میں یعنی سونے اور چاندی میں ۔ الفصل الثانی فصل دوسری عن بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من استعملناه علی عمل فرزقناه رزقا فما اخذ بعد ذلک فهو غلول رواه ابو داود روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنے کسی کام پر اور دیا ہمنے اسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکی یعنی زیادہ اپنی اجرت
سے پس وہ خیانت ہے غنیمت میں نقل کی یہہ ابو داود نے وعن عمر قال عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی
رواه ابو داود اور روایت ہے حضرت عمر رض سے کہ کہا ہوا میں عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیا مجکو محنتانہ میری عمل کا نقل کی یہہ ابو داود نے
وعن معاذ قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری
لم بعثت الیک لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانه غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة لهذا دعوتک فامض لعملک
رواه الترمذی اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا بھیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا میں یعنی تھوڑا سا بھیجا پیچھے میری یعنی کسیکو بلانے
کی لیے پس پھر آیا میں طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا تھا میں طرف تیری بھیجا تھا اسلیے کہ نہ لے تو کچھ بے اذن میری
پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنے کی لیے بلایا تھا میں تجکو پس چلا جا کام اپنی پر نقل کی یہہ ترمذی
نے وعن المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة
فان لم یکن له خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن له مسکن فلیکتسب مسکنا وفی روایة من اتخذ غیر ذلک فهو
غال رواه ابو داود اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو ہمارا عامل اسے چاہیے کہ حاصل کرلے ایک
بی بی یعنی نکاح کرلے یعنی اگر بیوی کہا نہ ہو پس اگر نہو اسکی لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ خرید لے خادم پس اگر نہو اسکی لیے گہر پس چاہیے کہ حاصل
کرلے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوا اسکی پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے
بیت المال میں سے کہ دے اسکی تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اسکی بقدر حاجت بغیر اسراف کی اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت
کی پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے سب اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ معین نہیں کی گئی ہے اسکی لیے اجرت اور گنجایش
رکہتا ہے اسکی بیت المال ۔ واللہ اعلم ح وعن عدی بن عمیرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یا ایها الناس من
عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منه مخیطا فما فوقه فهو غال یاتی به یوم القیامة فقام رجل من الانصار
فقال یا رسول الله اقبل عنی عملک قال وما ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من
استعملناه علی عمل فلیات بقلیله وکثیره فما اوتی منه اخذه وما نهی عنه انتهی رواه مسلم وابو داود و
اللفظ له اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہماری اوپر کسی
عمل کی پھر چھپاوے ہم سے ایک سوئی یا زیادہ اوس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھوٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اوسکو
یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کی پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجھسے عمل اپنا کہا کیا ہے یہہ یعنی کیوں کہتا ہے تو

یہہ کہا سنا مینی آپکو کہ فرماتی ہو ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کی عمل پر اور وہ خالی نہیں ہی لغزش سی فرمایا مین کہتا ہون یہہ یعنی بجید ہون اس بات پر
پہرتا نہیں اسی جو کوئی کرسکی عمل قبول کری اور جو کوئی نہ کرسکی نہ قبول کری جسکو کہ عامل کیا ہمنی کسی کام پر پس چاہیی کہ لاوی تہوڑا حاصل وسکا اور بہت حاصل
اوسکا پس جو کچہہ کہ دیا جاوی وسمین سی کہ اجرت وسکی ہی لی لی وسکو اور جو کچہہ کہ باز رکہا جاوی وس سی باز رہی نقل کی یہہ مسلم اور ابو داود نی اور لفظ ابو داود
کی ہین ❊ وعن عبد اللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی رواہ ابو داود وابن ماجۃ
وروی الترمذی عنہ وعن ابی ہریرۃ ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد والرائش
یعنی الذی یمشی بینہما اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والیکو اور رشوت لینی والیکو نقل
کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمر سی اور ابی ہریرہ سی اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نی شعب الایمان مین ثوبان سی اور زیادہ
کیا بیہقی نی یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نی رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینی والی اور رشوت دینی والی کی ف رشوت ساتہہ پیش اور زیر کی
کی وس مال کو کہتی ہین کہ دیا جاوی واسطی باطل کرنی حق کی اور ثابت کرنی باطل کی اگر واسطی ثابت کرنی حق کی اور دفع کرنی ظلم کی نفس اپنی سی دیوی تو
کچہہ مضائقہ نہیں اسکا ❊ وعن عمرو بن العاص قال ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجمع علیک
سلاحک وثیابک ثم ائتنی قال فاتیتہ وہو یتوضأ فقال یا عمرو انی ارسلت الیک لابعثک فی وجہ یسلمک
اللہ ویغنمک وارغب لک رغبۃ من المال فقلت یا رسول اللہ ما کانت ہجرتی للمال وما کانت الا للہ ولرسولہ
قال نعما بالمال الصالح للرجل الصالح رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد نحوہ وفی روایتہ قال
نعم المال الصالح للرجل الصالح اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہلا بہیجا کسیکو طرف میری پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہو مجکو یہہ کہ جمع کر تو اپنی اوپر ہتیار اپنی اور کپڑی اپنی یعنی تیاری سفر کی کر پہر آ تو میری پاس کہا عمرو نی آیا مین آنحضرت کی
پاس یعنی تیار ہو کر اسحالت مین کہ حضرت وضو کرتی تہی فرمایا ای عمرو تحقیق بہیجا مینی طرف تیری اور بلایا تجکو تاکہ بہیجون مین تجکو ایک طرف مین کہ سلامت
رکہی تجکو اللہ اور غنیمت دیوی تجکو اور دون مین تجکو ٹکڑا مال سی یعنی کچہہ مال پس کہا مینی یا رسول اللہ نہ تہی ہجرت میری یعنی ایمان اور چہوڑنا وطن کا واسطی مال کی نہ تہی
ہجرت میری مگر واسطی اللہ کی اور رسول وسکی کی فرمایا اچہی چیز ہی مال اچہا واسطی مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی احمد نی مانند
اسکی اور بیچ روایت احمد کی یون ہی کہ فرمایا اچہا ہی مال نیک واسطی مرد نیک کی ف نہ تہی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالص اللہ تہا اور ہجرت
عمرو بن العاص کی حبشہ سی تہی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کی پانچوین سال ہجری مین اور مال اچہا وہ ہی کہ وجہ حلال سی کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوی اچہی جگہ
مین اور مرد نیک وہ ہی کہ رعایت کری حقوق خدا تعالی کی اور حقوق بندونکی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شفع لاحد شفاعۃ فاہدی لہ ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی بابا عظیما
من ابواب الربا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ سفارش کری کسیکی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ
سی پہر بہیجی وہ اوسکی لیی تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کری وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازہ بڑی مین دروازون سود کی سی نقل کی یہہ
ابو داود نی ف یہہ رشوت ہی اسکو سود فرمایا بسبب ہونی اسکی خالی عوض سی ❊

باب الاقضیۃ والشہادات

باب ہی بیچ بیان قضیونکی اور گواہیونکی ف قضیہ اس روداد کو کہتی ہین کہ لیجائی جاوی پاس حاکم کی تا حکم کری وسمین اور گواہی خبر دینی حق غیر
کی ہی دوسری پر ❊

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَاوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِیْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِیِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰی مَنْ اَنْكَرَ روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر دی جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سی بسبب دعوی کرنی اپنی کی یعنی بمجرد دعوی کی بغیر گواہ مدعی کی بالتصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کرین لوگ خونون آدمیون کا اور مالون کا لیکن قسم ہی اوپر مدعا علیہ کی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ شرح مسلم اور نووی کی یہہ ہی کہ کہا اور آئی ہی بیچ روایت بیہقی کی ساتھہ اسناد حسن یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سی بطریق مرفوع کی یہہ کہ لیکن ثبوت اوپر مدعی کی اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کری ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کری مدعی قسم دینی اوسکی اور اس روایت مین طلب کرنا بینہ کا مدعی سی مذکور نہین ہی یا وہ امر ثابت و مقرر ہی شرع مین اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہی اور اگر بینہ نہو سو کند ہی مدعا علیہ پر جیسی کہ دوسری روایت مین کہ ابن عباسؓ سی آیا ہی ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کی مین محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانی مین جہوٹا کہ لیوی بسبب قسم کی مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی اور وہ اوسپر ہوگا غصی اپنی پس کی اللہ تعالی نی واسطی سچ کرنی اس حکم کی یہہ آیہ تحقیق لوگ کہ خریدتی ہین ساتھہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف صبر بفتح صاد کے معنی ہین حبس اور لزوم اور مراد یمین صبر سی یہہ ہی کہ حبس کری سلطان ایک شخص کو یہان تک کہ قسم کہاوی ساتھہ اوسکی اور وہ لازم ہی اسکی صاحب اپنی کی جہتہ حکم حاکم کی اور علی بمعنی باکی ہی اور مراد محلوف علیہ ہی یا اسلیی یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہی اسپر اور بعضون نی کہا یمین صبر وہ ہی کہ قسم کہانیوالا اوسکا دیدہ و دانستہ جہوٹا کہتا ہی اور قصد تلف کرنی مال مسلمان کا کرتا ہی سی جہتہ سی فرمایا و ہو فیہا فاجر الخ ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لیوی حق شخص مسلمان کا ساتھہ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نی واسطی اوسکی آگ اور حرام کی اوسپر بہشت پس کہا واسطی اونکی ایک شخص نی اور اگرچہ ہو حق چیز تہوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سی یعنی مسواک نقل کی یہہ مسلم نی ف واجب کی اللہ نی الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اسکی حلال جاننی والی پر جبکہ مرجاوی اوسیپر اور دوسری یہہ کہ وہ مستحق آگ کا ہی اور جائز ہی عفو کرنا اوس سی اور حرام ہی اوسپر داخل ہونا جنت کا اول وہلہ مین ساتھہ نجات پانی والوں کی اور دہی ہی مسلمان کی حکم پر داخل ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ مین آدمی ہوں اور تحقیق تم جہگڑتی آتی ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووی خوب تقریر کرنیوالا ساتھہ دلیل اپنی کی بعض سی پس حکم کرتا ہوں مین واسطی اوسکی اوپر مانند اوس چیز کی کہ سنتا ہوں مین اوس سی پس وہ شخص کہ حکم کروں مین واسطی اوسکی ساتھہ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سی پس نہ لیوی اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ حکم کرتا ہوں مین واسطی اوسکی ایک ٹکڑا آگ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مین آدمی ہوں یہہ اشارہ ہی اسپر کہ سہو اور نسیان انبیاء مین

ہی آدمی سی اور وضع بشری مقتضی ہی سکی کہ نہ ادراک کری امور کو سوای ظاہر کی یعنی مین آدمی ہون عارض ہوتی ہین مجہپر احکام وعوارض بشری ور باقی
چہوڑی گئی ہین مجہمین احکام جبلت کی سوای اس چیز کی کہ تائید کیا جاتا ہون ساتہہ وحی کی اور تعلیم کیا جاتا ہون جانب حق سبحانہ سی حاصل یہہ مین بحسب ظاہر کی حکم کرتا ہون
بموجب تقریر مدعی کی پس اگر اسکا حق نہ تہا اور اسکی چرب زبانی سی مین سمجہا کہ حق اسیکا ہی اور اسکو دلوا دیا تو وہ اسکو اپنی حق مین حلال نجانی بلکہ یہہ جانی کہ ٹکڑا
آگ کا مجہی ملا ہی پرہیز کری اوس سی ۱۲ ع ح وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابغض الرجال الى الله الألد
الخصم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مبغوض ترین مردون کا طرف اللہ کی بہت ناحق جہگڑنی والا
ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد رواه مسلم
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا ساتہہ قسم کی اور ایک شاہد کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اگر مدعی کی پاس ایک شاہد ہو تو مدعی
بدلی ایک شاہد کی قسم کہلی بیچہی اور یہی مذہب ہی تینون اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ جائز نہین حکم کرنا ساتہہ شاہد و قسم کی بلکہ ضروری ہونا دو گواہ ہونگا جیسا کہ قران
مجید سی ثابت ہوتا ہی اور جائز نہین نسخ کتاب کا ساتہہ خبر واحد کی کہ احتمال ہی کہ مراد ساتہہ خبر کی یہہ ہو کہ آنحضرت نی حکم کیا ساتہہ قسم کہانی مدعا علیہ کی بعد قائم
کرنی مدعی کی ایک شاہد کو اور عاجز ہونی اوسکی تمام بینہ سی یعنی اعتبار نکیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نی کہا کہ یہہ خلاف اموال مین ہی اور اگر دعوی غیر اموال مین ہو تو
قبول نکیا جاوی شاہد اور قسم بالاتفاق ۱۲ ح وعن علقمة بن وائل عن ابيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة
الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله ان هذا غلبني على ارض لي فقال الكندي هي ارضي وفي يدي
ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي الك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله ان
الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه الا ذلك فانطلق ليحلف
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ادبر لئن حلف على ماله لياكله ظلما ليلقين الله
وهو عنه معرض رواه مسلم اور روایت ہی علقمہ بن وائل سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سی کہ ایک شہر ہی یمن کا اور ایک
شخص کندہ یمن سی کہ قبیلہ ہی یمن کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہگڑتی ہوئی اور کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق اسنی غلبہ کیا مجہپر اوپر زمین میری کی
یعنی غصب کر لیا ہی اسکو مجہسی پس کہا کندی نی وہ زمین میری ہی اور بیچ ہاتہہ یعنی قبضہ میری کی ہی نہین واسطی اوسکی زمین مین حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی واسطی حضرمی کی کیا تیری پاس ہین شاہد کہا کہ نہین فرمایا پس واسطی تیری ہی قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نی یا رسول اللہ یہہ شخص فاجر ہی نہین پروا
کرتا اوپر اوس چیز کی کہ قسم کہاوی اوسپر جہوٹہا اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سی فرمایا نہین واسطی تیری اوس سی مگر یہہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کہاوی کہا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پیٹہ پہیری اوسنی اگر قسم کہاویگا اوپر مال اوسکی تاکہ کہاوی مال اوسکا از راہ ظلم کی البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی حالانکہ
وہ اوس سی بیزار ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی ف پس چلا شاید کہ یہہ چلنا باعتبار اوسکی تہا کہ جیسی شافعیہ کی ہان ضو کرتا ہی قسم کہانی والا اور وقت خاص مین قسم کہاتا
جیسی بعد عصر روز جمعہ کی کذا قال السید اور کہا نووی نی کہ اسمین کئی مسئلہ ہین ایک تو یہہ کہ قبضہ والا اولی ہی اجنبی سی کہ جو دعوی کری اوپر اوسکی دوسرا یہہ کہ
مدعی علیہ پر قسم لازم ہی جبکہ نہ اقرار کری وہ اور تیسرا یہہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاویگی مانند قسم عادل کی اور ساقط ہو جاتا ہی اوس سی مطالبہ بسبب قسم کی
ع وعن ابي ذر انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده
من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی ذر سی کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ دعوی کری اوس چیز کا کہ نہین واسطی اوسکی پس نہین
وہ ہم مین سی یعنی ہمارے تابعون مین سی اور چاہیی کہ طلب کری ٹہکانا اپنا آگ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا بعضون نی کہ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی ۱۲ ع ح ق کذا

زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ الشُّہَدَاءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَہَادَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْئَلَہَا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین گواہوں کی بہترین گواہوں میں وہ
ہی کہ دیوی گواہی اپنی پہلی سوال کیی جانیکی گواہی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی گواہی دی اور اظہار حق کری پہلی اس سی کہ اوس سی پوچھیں تو گواہ ہی اور ایک
اور حدیث وارد ہوئی ہی بیچ مذمت و شوم کی کہ گواہی دیں بغیر طلب کی ایسی ہماری نزدیک یہہ ہی کہ گواہی دیوی مگر بعد از طلب کی گواہی کی اوس سی اور بعد طلب
کرنی گواہی کی مینا گواہی کا واجب ہی اور چہپانا گواہی کا حادو میں فضل ہی اور ذکر کی ہیں بیچ حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلیں ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوسپر کہ یہہ
گواہ ہی کسیکی حق کا اور مدعی نہیں جانتا کہ یہہ گواہی پس خبر کر دی اسکو کہ میں گواہ ہوں تیرا اس قضیہ میں اور دوسری تاویل یہہ ہی کہ یہہ بیچ حقوق خدا تعالی کی ہی
مانند زکوٰۃ اور کفاروں اور دیکہنی چاند کی اور وقف اور وصیتوں کی اور مانند انکی پس واجب ہی آگاہ کر دینا حاکم کو ساتہہ ان چیزوں کی اور کبہی یہہ تاویل کرتی ہیں کہ یہہ محمول
ہی اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکی ادا شہادت میں بعد از طلب کرنیکی اور مذمت گواہی دینی کی پہلی طلب کی گواہی کی محمول ہی غیر اسکی پر ١١ ح **وَعَنِ**
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ
تَسْبِقُ شَہَادَۃُ اَحَدِہِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَہَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بہترین لوگونکی قرن میرا ہی یعنی صحابہ پہر وہ لوگ کہ متصل ہیں انکی یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل انکی ہیں یعنی تبع تابعین پہر آویگی ایک قوم کہ سبقت کریگی
گواہی ایک انکی قسم اسکی سی اور قسم اسکی گواہی اسکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ کنایہ ہی حرص کرنی سی اوپر گواہی اور قسم کی پس کبہی مقدم کرتا ہی اسکو اور یہہ
اور کبہی اسکو اسپر یا تمثیل ہی واسطی سرعت شہادت اور قسم کی تا بحدیکہ نہیں جانتا ہی کہ ساتہہ کسکی ابتدا کری بسبب بی پروائی اسکی ساتہہ دین کے
اور نہ احتیاط کرنیکی ایمیں اور بعضوں نے کہا یہہ عبارت ہی کثرت شہادت جہوٹی اور قسم فاجرہ سی یا معنی یہہ ہیں کہ کبہی ترویج دیتا ہی اپنی گواہی کو ساتہہ قسم کی کہ
کہتا ہی واللہ میں گواہ سچا ہوں اور کبہی قسم کو رواج دیتا ہی ساتہہ گواہی کی کہ کہتا ہی لوگ گواہ ہیں اوپر راستی قسم میری کی ١٢ ح **وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ**
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْہَمَ بَیْنَہُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّہُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہہ دعوی حق نہیں پس جلدی کی اوس قوم نی بیچ
قسم کہانی میں پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوی درمیان انکی بیچ کہانی قسم کی کہ کونسا انمیں سی قسم کہاوی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر عبارة
سی یہہ سمجہا جاتا ہی کہ ایک شخص نی دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت
نی قسم کہانی میں پس قسم نہ دی حضرت نی جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالیں قسم کہاوی وہ کہ جسکی نام پر قرعہ نکلی لیکن شارحین اس مسئلہ کی یہہ صورت لکہی ہی کہ
دو آدمیوں نی دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسری شخص کی پاس ہی اور نہیں ہیں ان دونوں شخصوں پاس گواہ یا دونوں گواہ رکہتی ہیں اور وہ تیسرا شخص کہتا ہی کہ میں
نہیں جانتا کہ کسکی ہی یہہ چیز پس اس صورت میں حکم ان دونوں مدعیوں کا یہہ ہی کہ قرعہ ڈالا جاوی انمیں پس جسکی نام پر قرعہ نکلی اون دونوں میں سی وہ قسم دیا جاوی
اور حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتہہ اوس چیز کی اور یہہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سی ہی کہ ہر ایک انمیں سی منکر ہی حق دوسری کا اور حضرت علی کی نزدیک اسیطرح
ہی اور شافعی کہتی ہیں کہ چہوڑی جاوی وہ چیز اوس تیسری شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوی اون دونوں مدعیوں میں آدہوں آدہ اور بعضوں نی
کہا کہ احمد اور شافعی نی بیچ ایک قول کی دو قولوں میں سی مانند قول حضرت علی کی ہی اور دوسرا قول انکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہی اور حدیث ام سلمہ کی کہ آتی ہی
وہ موید ہی مذہب ابو حنیفہ اور تابعین انکی کی واللہ اعلم ١٢ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شاہد مدعی پر ہی اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہوا اور طلب کری مدعی قسم وہی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رجلین اختصما الیہ فی مواریث لم تکن لہما بینۃ الا دعواہما فقال من قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار فقال الرجلان کل واحد منہما یا رسول اللہ حقی ہذا لصاحبی فقال لا ولکن اذہبا فاقتسما وتوخیا الحق ثم استہما ثم لیحلل کل واحد منکما صاحبہ وفی روایۃ قال انما اقضی بینکما برایی فیما لم ینزل علی فیہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ مقدمہ دو شخصونکی کہ جھگڑتی آئی پاس حضرت کی بیچ مقدمہ میراث کی یعنی ایک نی دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی کہ ارث میں پہونچی ہی مجکو اور دوسری نی بھی ایسا ہی کہا ایسی تھی وہ دونوں کہ نہتھی انکی لیے گواہ مگر دعوی انکا یعنی نرا دعوی ہی تہا بغیر گواہونکی پس فرمایا جس شخص کی واسطی حکم کروں میں ساتھہ کسی چیز کی حق بہائی اسکی سی یعنی حق اوسکا نہوا اور گواہ جہوٹی گذرانی یا قسم جہوٹی کہا دی اور میں حکم ساتھہ اوسکی کر دوں پس سوا اسکی نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطی اوسکی ایک ٹکڑیکا آگ سی پس کہا دونوں شخصوں نی ہر ایک نی اونمیں سی یا رسول اللہ یہہ حق میرا واسطی یار میری کی ہی یعنی چہوڑا میں دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہیں یعنی نہیں مقصود ہی یہہ اسلیے کہ نہیں ممکن ہی یہہ ہوا ایک چیز دو شخصونکی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدہوں آدہ اور طلب حق کو یعنی عدل کرو بانٹنے میں اور کر دو متنازع فیہ کو آدہوں آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطی تعیین دونوں حصوں کے اگر واقع ہو تنازع تم دونوں میں تاکہ ظاہر ہو کہ کونسا دونوں حصوں کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونوں میں سی اور لیوی ہر ایک تم میں سی وہ چیز کو کہ معین کر دی قرعہ اوسکو پس چاہیے کہ حلال کری ہر ایک تم میں سی یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کر دی حق اپنی کو دوسری کی طرف گیا ہی اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی حکم نہیں کرتا ہوں میں میان تم دونوں کی مگر ساتھہ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں نازل کی گئی ہی وحی مجہپر اوسمیں نقل کی یہہ ابو داود نی وعن جابر بن عبد اللہ ان رجلین تداعیا دابۃ واقام کل واحد منہما البینۃ انہا دابتہ نتجہا فقضی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للذی فی یدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ دو شخصوں نی دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نی اونمیں سی شاہد اسپر کہ یہہ جانور جانور اسکا یعنی میرا ہی کہ جنایا ہی اسکو یعنی چہوڑا ہی اسپر نر اور جنایا ہی اوسکو اور تدبیر جننی اسکی کی ہی پس حکم فرمایا ساتھہ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوس شخص کے کہ بیچ ہاتھہ اوسکی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہیں اوپر گواہوں غیر اوسکی کی مطلقا اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیچ صورت جننی کی ہی شرح السنہ میں لکہا ہی کہ کہا علما نی جب دعوی کیا دو شخصوں نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہی اور دونوں نی پیش کیے واسطی قابض کے ہی اور قسم دیا جاوی وہ اوسپر مگر یہہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوی واسطی اوسکی ساتھہ اوس چیز کی پس قائم کیے ہر ایک نے اون دونوں میں اہ ترجیح دی جاویگی گواہ قابض کو اور گئی ہیں حنفیہ طرف اسکی کہ گواہ قابض کے نہ سنی جاویں اور وہ چیز واسطی خارج یعنی غیر قابض کے ہی مگر بیچ دعوی جننی کی جبکہ دعوی کری ہر ایک کہ یہہ جانور مالک اوسکا ہی جنایا ہی اسکو اور قائم کری گواہ اوپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوی ساتھہ اسکی واسطی قابض کی اور اگر ہو چیز دونوں کی قبضہ میں اور دعوی کریں دونوں تو قسم دیے جاویں دونوں اور بانٹی جاوی وہ چیز درمیان دونوں کی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کریں ہر ایک گواہ ع وعن ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا بعیرا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث کل واحد منہما شاہدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما نصفین رواہ ابو داود وفی روایۃ لہ وللنسائی وابن ماجۃ ان رجلین ادعیا بعیرا لیست لواحد منہما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ دو شخصوں نی دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قائم کیے ہر ایک

شخص نے اون دونون مین سی دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پیش کیا تہا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان ان دونونکی آدہون آدہ نقل کی یہہ ابوداود نی
اور بیچ ایک روایت ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہی کہ دو شخصون نی دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تہا ان دونون مین سی کسیکی پاس شاہد پس دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی درمیان اون دونونکی ف آدہون آدہ کہا خطابی نی کہ شاید اونٹ دونونکی قبضہ مین ہوگا کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتی ہین یا تیسرے کی قبضہ مین ہو کہ وہ نہ
جہگڑتا ہو اون دونون سی ورنہ تہی کسیکی پاس اخ جائز ہی یہہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہی یہہ کہ ہو متحد مگر یہہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوگے
وہ دونون مانند اونکی کہ نہین گواہ واسطی اونکی پس معنی یہہ ہین کہ نہین واسطی ایک کی اون دونون مین سی گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہون دوسرے پر اور درمیان اون دونونکی
کہا ابن ملک نی کہ یہہ دلالت کرتی ہی اس پر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون کسی کے پاس یا واسطی ہر ایک کی اونمین سی گواہ ہون اور ہو وہ
چیز دونونکی قبضہ مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کی اون دونون مین سی دہون آدہ کیجاوی وہ چیز درمیان اون دونونکی ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ ان
رجلین اختصما فی دابۃ ولیس لہما بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین رواہ ابوداود وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ دو شخص جہگڑی بیچ ایک جانور کی نہ تہی واسطی اون دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانی کی نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کی ۱۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لرجل حلفہ احلف باللہ الذی لا الہ الا ہو ما لہ عندک شیء یعنی للمدعی رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کے کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینی کا قسم کہا تو ساتہہ اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ نہین
واسطی اوسکی یعنی واسطی مدعی کی نزدیک تیرے کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نی وعن الاشعث بن قیس قال کان بینی وبین رجل من الیہود ارض
فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الک بینۃ قلت لا قال للیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا
یحلف یذہب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الایۃ رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی اشعث بن قیس سے کہ کہا تہی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص یہودیون مین سی زمین پس منکر ہوا میرا حق کا لیا
اوس یہودی نی مجہسی پس لیگیا مین اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا مینی نہین فرمایا واسطی یہودی کی قسم کہا تو کہا مینی
یا رسول اللہ سو وقت قسم کہاویگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت یعنی بیچ مثل اس قصہ کی جیسا کہ گذرا حدیث ابن مسعود مین تحقیق وہ لوگ کہ خریدتی
ہین یعنی بدلتی ہین ساتہہ عہد اللہ کی اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیت تک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف باقی آیت یون ہی اولئک لا خلاق لہم
فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہہ ہی کہ شریعت مین بیچ مدعی علیہ کی قسم ہی ہی ولیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہا دیگا وبال اوسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اوسکی لیئی آخرت مین جیسا کہ منطوق کلام مجید کا ہی ۱۲ ح وعن علقمۃ ان رجلا
من کندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ
ان ارضی اغتصبنیہا ابو ہذا وہی فی یدہ قال ہل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی
اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقتطع احد مالا بیمین
الا لقی اللہ وہو اجذم فقال الکندی ہی ارضہ رواہ ابوداود اور روایت ہی علقمہ سی
یہہ کہ ایک شخص قوم کندہ سی اور ایک شخص حضرموت سی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن کی پس کہا حضرمی نی یا رسول اللہ تحقیق
زمین میری چہین لی ہی مجہسی اسکی باپ نی اور وہ زمین ہی بیچ ہاتہہ اسکیکی یعنی اسپہ فرمایا یعنی حضرت نی حضرمی کو کیا ہی واسطی تیری شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم

کہلاویگا مین اسکو اسطرح قسم ہی اللہ کی نہین جانتا وہ کہ یہہ مین ہمری ہی چہین لیا ہی اسکو مجہسی باپ اسکی نی لیس تہا ہوا کندی سی اسطی قسم کہانیکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین لیتا کوئی مال بدلی قسم کی مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سی اسحالت مین کہ ہاتہہ کٹا ہوا ہوگا یا بی برکت یا بی دلیل ہوگا پس کہا کندی نی کہ وہ زمین اسکی ہی نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** عبد اللہ بن انیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک باللہ وعقوق
الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف باللہ یمین صبر فادخل فیہا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت
نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیمۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن
انیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہوں مین شرک کرنا ہی ساتہہ خدا کی و نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہین قسم
کہائی کسی قسم کہانیوالی نی ساتہہ اللہ کی قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم مین مانند باز و مچہر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ و خیانت مگر کہ گردانا جاتا ہی یا اگیا ہی ہیچ دل اوسکی
قیامت تک یعنی اثر و بال اوسکا اوس عالم مین ظاہر ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یمین غموس کہتی ہین یہ دہ و دانستہ جہوٹی قسم کہانی کو
ایک کام گذشتہ پر اور اوسپر ہماری مذہب مین کفارہ نہین ہی بجز توبہ و استغفار کی اور اوسکو یمین غموس واقع ہوتا ہی گناہ مین چنانچہ اسی سبب سی اسکو غموس کہتی ہین کہ غوطہ دیتی ہی
ہی قسم کہانیوالی کو آگ دوزخ مین غمس کہتی ہین غوطہ دینی کو اور قصد ہونیکی ساتہہ واقع ہوتی ہی و ساتہہ دلیل لی لوگونکا لیتی ہین سی قبیل سی ہی اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل مین
گذر چکی ہی اور حاصل اوسکا یہہ ہی کہ غموس سی ایسا چہٹا ہوتا ہی در قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا کہ قبیلہ سیاہی ہی باقی رہتا ہی قیامت تک یہہ مترتب ہوگا و بال
اوسکا اور عذاب و پس کیا حال ہی جبکہ ہو جہوٹ محض اور ذکر کین حضرت نی تین چیزین اور خاص کیا اخیر کو اونمین سی ساتہہ وعید کی تاکہ جانا جاوی کہ یہہ بہی نہین
مین سی ہی اور داخل ہی اکبر کبائر مین یہہ فرمایا بخوف اسکی کہ لوگ حقیر سمجہین اسکو گمان اسکی کہ یہہ کبائر سی نہین اور مانند اسکی لاحق کرین قول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحلف احد عند منبری ہذا علی یمین اثمۃ ولو علی سواک اخضر الا تبوا مقعدہ من النار او وجبت لہ النار
رواہ مالک وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قسم کہاتا کوئی
نزدیک منبر میرے کی کہ یہہ ہی وہ قسم جہوٹی کی اگرچہ قسم کہاوی او پر مسواک سبز کی مگر کہ تیار کرتا ہی جگہہ بیٹہنی اپنی کی آگ سی یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہی واسطی اسکی آگ نقل
کی یہہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** منبر کی پاس قسم کہانیکی قید لگائی اسلیئی کہ وہ جگہہ بزرگ ہی وہاں جہوٹی قسم کہانی بہت بڑا گناہ ہی و الا مطلق
جہوٹی قسم کہانی موجب غضب الہی کی ہی جہان کہاوی اور سبز مسواک اسلیئی کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہی بعد خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہی ع
وعن خریم بن فاتک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت
شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء
للہ غیر مشرکین بہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ ورواہ احمد والترمذی عن ایمن
ابن خریم الا ان ابن ماجۃ لم یذکر القراءۃ اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہ کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئی کہڑی ہوئی کہڑا ہونا بیچ پس فرمایا کہ برابر کی گئی جہوٹی گواہی ساتہہ شرک کرنیکی ساتہہ اللہ کی تین بار پہر پڑہی یہہ آیت یعنی دور رہو
گندگی سی یعنی بتوں کی پرستش سی کہ پرستش بتونکی ہی اور بچو کلام جہوٹ سی کہ شامل ہی جہوٹی گواہی کو درحالیکہ ہو کر پہرنیوالی ہر باطل سی طرف حق کی نہ شریک
کرنیوالی ساتہہ خدا کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ایمن بن خریم سی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا پڑہنا آیۃ مذکورہ کا
ف برابر کی گئی اثم یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی بیچ گناہ کی برابر ہین اسلیئی کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہی ساتہہ سمجہنی کی کہ نہین جائز اور گواہی

جہوٹی جہوٹ بولنا بندی پر ہی ساتہہ وسچ کی کہ نہین جانتا اور دونون چیزین نہین پائی جاتین حقیقت مین ۱۲ع **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا مجلود حدا ولا ذي غمر على اخيه ولا ظنين في ولاء ولا قرابة ولا القانع مع اهل البيت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب ويزيد بن زياد الدمشقي الراوي منكر الحديث اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالی اور عورة خیانت کرنیوالیکی اور نہ اوس شخص کی کہ حد مارا گیا ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بہائی اپنیکی یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولاء کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت مین اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتہہ ایک گہر والونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہی **ف** مرد خیانت الخ مراد خیانت سی خیانت بیچ امانت لوگونکی ہی یعنی جو کہ مشہور ہی ساتہہ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس سی خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہین ہوتا اوسپر کوئی سوائی اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد ساتہہ خیانت کی یہان فسق ہی مطلقا کہ خیانت ہی احکام شرع مین کہ امانت ہی خدا و رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکی حدیث آئندہ مین قبیل تخصیص بعد تعمیم سی ہی اور یہہ تو جیہہ اولی ہی الا باقی رہتا ہی ذکر بہت سی فسقونکا کہ مانع ہین قبول شہادت سی تخصیص خیانت کی کیا ہی و فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہی اور حد مارا گیا ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوی کسیکو اور بسبب اوسکی حد لگی اوسکو تو اوسکی گواہی کبہی نہین لیجاویگی اگرچہ وہ توبہ کری اور یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور اور اماموں کی نزدیک بعد توبہ کی جائز ہی اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاوی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہی کہ بہائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو ولا مین یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہی اور نسبت کرتا ہی اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالی اپنی کی کہتا ہی کہ مین آزاد کیا ہوا فلانی کا ہون حال آنکہ نہ اوس کہنی مین جہوٹا ہی اور مشہور ہی ساتہہ اوسکی کہ لوگ متہم رکہتی ہین اس قول مین اوسکو ساتہہ جہوٹ کی اور تکذیب کرتی ہین اوسکو پس نہادا کہ اوسکی مقبول نہ ہوئی اسلئی کہ فاسق ہی وہ بسبب اس کہنی کی کیونکہ جہوٹ بولنا والا ہین سبب قطع کرنی ولا کی آزاد کرنی والی سی اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کی لئی کبیرہ ہی اور وعید اور تشدید اوسمین آئی اور یہی حکم قرابت مین ہی اسطرح کہ دعوی کری ساتہہ جہوٹ کی کہ مین بیٹا فلانی کا یا بہائی فلانی کا ہون اور تکذیب کرین اوسکو لوگ اوس دعوی مین اور متہم اور منسوب ہو ساتہہ اوسکی اسلئی کہ یہہ بہی فسق ہی اور بیچ دعوی کرنی نسب کی ساتہہ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہی اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ سائل ہی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتہہ ادنی قوت کی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ ہو کسیکی نفقہ مین مانند خادم اور تابع کی نہین قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطی مخدوم اور متبوع کی اسلئی کہ وہ کہینچتا ہی نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی واسطی اوسکی اسلئی کہ جو کچہہ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سی عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلئی کہ وہ کہاتا ہی نفقہ اوسکی سی پس یہی حکم گواہی باپ و بیٹی اور میان و بیوی کی ہی یعنی باپ بیٹی کی فائدہ کی لئی گواہی دی یا بیٹا باپ کی فائدہ کی لئی یا بیوی خاوند کی یا خاوند بیوی کی فائدہ کی لئی گواہی دی تو نہین درست اسلئی کہ بسبب گواہی اپنی کی فائدہ اپنی نفس کی طرف کہینچتی ہین اور گواہی بہائی کی بہائی کی لئی قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہی یعنی منکر ہی حدیث اوسکی شرح نخبہ مین لکہا ہی کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہی ۱۲ع ح

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا زان ولا زانية ولا ذي غمر على اخيه ورد شهادة القانع لاهل البيت رواه ابوداود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسکی باپ نی اپنی دادا سی اور اوسنی نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنی والی عورة کی اور نہین جائز گواہی مرد زناکار کی اور عورة زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نی گواہی خیانت کرنیوالونکی ساتہہ ایک گہر والونکی واسطی اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کی ذکر ہو چکی **وعن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجُوْزُ شَہَادَۃُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنی والی بستی کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور ابن ماجہ نی ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہیں جائز ہی کہ وہ نہیں جانتا ہی
احکام شریعت کی او کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اونہپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی او کیفیت ادای شہادۃ کی بغیر زیادہ
و نقصان کی اور ہووے عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادۃ اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ساتھ ظاہر اس حدیث کی یعنی بموجب اسکی جائز نہیں کہتی
ہین گواہی جنگلی کے شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور اسحدیث کو معنی اوسکی کے کہتی ہین ورنہ جائز ہونیکو مقید ساتھ نہ پائی
جانی صفات مذکورہ کی رکہتی ہین ۱۲ ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقَالَ
الْمَقْضِیُّ عَلَیْہِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَلُوْمُ عَلَی
الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَکَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عوف
بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصونکی یعنی حکم کیا ایک کی لیے دوسرے پر کہا اوسنی کہ جسپر حکم کیا تہا جبکہ پیٹہ پہیری یعنی مجلس سے چلا
کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر ولیکن لازم ہی تجہپر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ
کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداود نی ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارہ کی اوسنی ساتہہ اسکی کہ مدعی نی ناحق مال
لیا مجہسے پس انی راہ غم و حسرت کی یہہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار میں اور لازم ہی تجہپر الخ یعنی لازم ہی حلیہ اور ہوشیاری سباب
میں حاصل یہہ کہ اللہ تعالی نہیں راضی ہوتا ساتہہ تقصیر کی ولیکن باعث ہی خبرداری ہشیاری پر پس ہو تو عاجز اور کہنی والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہشیار اور شاید
کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تہا اوسپر حق لیکن ادا کردیا اوسنی پس غصہ کیا اوسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوپر تقصیر کی گواہ کرنیمیں اور کہا طیبی نی کہ یعنی لائق تہا تجکو یہہ کہ
ہشیاری کرتا اپنی معاملہ میں اور نہ قصور کرتا اور بیچ میں قائم کرنی گواہونکی اور نہ اسکی ہاین سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کی لیے تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا
تو ایسے کہتا ہی حسبی اللہ کہا جاتا تا حسبی اللہ جبکہ میسر ہو اوطرف حصول امر او مبالغہ کیا جاوے حیلہ میں وہ جبکہ میسر ہو اوسکو راہ طرف حصول امر کے تو ہوتا معذور اور اوسکین پس کہے
اوسوقت حسبی اللہ و نعم الوکیل ۱۲ ع ح وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا
فِیْ تُہْمَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ثُمَّ خَلّٰی عَنْہُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اوسکی دادا سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نی یہہ کہ پہر چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو ف
تہمت میں کہ دعوی کیا تہا کسینی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تا کہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتہہ گواہونکی پہر جبکہ
قائم نہوئی اوسپر گواہ چہوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سی ہی ۱۲ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاکِمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹہیں آگی حاکم کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی
ف کہا طیبی نی کہ نہیں ہی قاضی پر کوئی امر دشوارتر اور ترسناک زیادہ برابری کرنی سی درمیان مدعی اور مدعی علیہ کی ۱۲ ع

کتاب الجہاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغت میں کہتی ہین مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتی ہین خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کفار کی ساتہہ
جان کی یا مدد کرنیکی ساتہہ مال کے یا عقل کی یا بڑہانی بہیڑ کی یا سوای اسکیکی اور جہاد کرنا کافرونسی فرض کفایہ ہی اگر نہ ہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کریں
کفار ایک شہر پر مسلمانونکی شہر دلکین تو ہوتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والونکی

نفیر اور ایسی ہی اونپر کہ جو قریب ہیں اوسکی اگر کفایت کریں ہینی والی اوس شہر کی یا کسل کریں ورگنہ گار ہونگی اور اسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام کی مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کی اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہی اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہوں وی اوسکی کرنی سی تو واجب ہی اوسکی شہر والونپر اور جہاد دریا کا افضل ہی جہاد جنگل کی سی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من آمن بالله ورسوله واقام الصلوة وصام رمضان كان حقا على الله ان يدخله الجنة جاهد في سبيل الله او جلس في ارضه التي ولد فيها قالوا افلا نبشر الناس قال ان في الجنة مائة درجة اعدها الله للمجاهدين في سبيل الله ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض فاذا سألتم الله فسلوه الفردوس فانه اوسط الجنة واعلى الجنة وفوقه عرش الرحمن ومنه تفجر انهار الجنة رواه البخاري

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لاوی ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی یعنی ساتھ وحدانیت کی اللہ کی اور رسالت رسول کی پاس یعنی شریعت اوسکی کی نماز اور روزی رکھی رمضان کی ہی لازم اوپر اللہ کی یعنی از راہ فضل کی بسبب وعدی کی کہ داخل کری اوسی بہشت میں یعنی پہلی ہی ساتھ نجات پانی ہونیکی والا نرا ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیی جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹھا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمیں یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت کری کہا صحابہ نی کیا نہ خوشخبری دیں ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت میں سو درجی ہیں تیار کیا اونکو اللہ نی واسطی جہاد کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکی ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کی پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد پر درجہ عالی اپنا مانگو اللہ سی فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشتونکا ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتونکی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی اوپر بہشت کی اور فردوس میں ہیں نہریں یعنی اصول چار نہرونکی کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی ہیں نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اسمیں فقط نماز روزی کا ذکر کیا اور حج و زکوۃ کا ذکر نہ کیا اسمیں یہہ بھید ہی کہ جو عظم شان نماز کی اور بسبب واجب ہونی انکی سب مسلمانوں پر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ یہ سب پر واجب نہیں مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہی الخ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی کہ ہجرت پہلی سکی فرض تہی ہر مومن کی لیی

ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المجاهد في سبيل الله كمثل الصائم القائم القانت بآيات الله لا يفتر من صيام ولا صلوة حتى يرجع المجاهد في سبيل الله متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتھ نماز و طاعت عبادۃ کی پڑہنی والی کی خدا کی آیاتونکو نہیں تہکتا روزی سی اور نہ نماز سی یعنی نہیں تہکتا عبادۃ سی یہانتک کہ پھر جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گہر کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض وقتوں میں جیسے سونی اور کہانی اور پانی کی لیکن حکم میں ہی کہ سستی نہیں کرتا عبادۃ سی پہلا اور کہا جاتا ہی ثواب اسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام میں

ح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتدب الله لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا ايمان بي وتصديق برسلي ان ارجعه بما نال من اجر او غنيمة او ادخله الجنة متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہی اللہ واسطی اوس شخص کی کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیی نہیں نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتھ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا اوسکی کی نکلا نہ واسطی طلب دنیا اور کہانی اور سنانی کی یہہ کہ پہیر دونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پایا ہی ثواب آخرت سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتھ ثواب کی یا داخل کرونگا اوسکو بہشت میں یعنی ساتھ سابقونکی بغیر حساب عذاب کی یا داخل کرونگا بعد موت کی پہلی روز قیامت کی یعنی جیسا کہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لولا ان رجالا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانونکی یعنی فقرا خوش نہیں ہیں نیکی نفس انکی کہ پیچھی رہیں اور جدا ہوں مجھ سی اور نہیں پاتا ہوں میں سواری کہ سوار کروں میں انکو اوسپر نہ پیچھی بیٹھتا میں کسی لشکر سی کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہہ کہ مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں کہ ہر بار زندہ کیا جاؤں اور مارا جاؤں تا ہر بار ثواب جدید پاؤں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی میں کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کافروں میں نہیں جاتا موجب اسکا یہہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لابد بعضی مسلمان پیچھی رہجاتی اور جدا ہوتی مجھ سی بسبب بی سواری اور بی سامانی کی اور میں مقدور سواریاں رکھتا نہیں کہ انکو اونپر سوار کرکر ہمراہ لیجاؤں اور مسلمان بسبب پیچھی رہنی کی جنگ سی اور جدا ہونی کی مجھ سی خوش نہیں ہوتی ہیں اور حسرت کہاتی ہیں اوسپر اور شکستہ دل ہوتی ہیں مگر نہ مجھکو محبت جہاد کی اس قدر ہی کہ دوست رکھتا ہوں میں کہ مکرر مارا جاؤں اور جیوں ۱ھ

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک نسخہ میں بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سی کہ خرچ کیا جاوی بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی ۱ھ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام نعمتوں دنیا کی اسلیی کہ نعمتیں دنیا کی فانی ہیں اور نعمتیں آخرۃ کی باقی ۱ھ

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد میں بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مرجاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اوسپر ثواب عمل اوسکا کہ تہا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہنچتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی میں اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت کیسی اور امن میں رہتا ہی فتنہ میں ڈالنی والی سی کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں گردآلودہ ہوتی دونوں قدم کسی بندی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد میں پہر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ کنایہ ہی سعی سی جہاد میں اور اسمیں مبالغہ ہی کہ جب گردآلودہ ہونا قدموں کا راہ جہاد میں دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ۱ھ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ میں کبہی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث میں بشارت خاطر خواہ کی لی ہی کہ جہاد میں کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ میں نہ جاویگا اور حقیقت میں یہہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیی کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ جہاد کری اور ہی وہ میں کسی کو قتل نہ کری تو

جزا ہی بہشت ہی ۱۲ ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی راس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یاتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر زندگانی لوگونکی واسطی انکی زندگانی اوس شخص کی ہی کہ پکڑنیوالا باگ گہوڑی اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی چلتا ہی اوپر پشت گہوڑی کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی والی کی دوڑتا ہی سوار ہوکر گہوڑی پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہی مارا جانا اور مرنا جگہہ گمان ہونیکی یعنی ڈرتا نہیں ہی مرنی سی اور بہاگتا نہیں موت سی بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہی اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ تہوڑی بکریوں میں رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑوں میں سی یا رہتا ہی بیچ ایک نالہ کی ان نالوں میں سی قائم رکہتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ کو یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو پہنچتی ہیں اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنی کی یہانتک کہ آوی اوسکو موت نہیں ہی لوگونسی مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف اگرچہ بہلائی کی کہ نگاہ رکہتا ہی انکو اپنی شر سی اور نگاہ رکہتا ہی اپنی تئیں اونکی وسواس انکی خیر میں شریک ہی نہ برائی میں حاصل معنی حدیث کی رغبت دلانا ہی اوپر جہاد کرنی دشمنان دین کی اور مجاہدہ نفس و شیطان کی اور اعراض سی حظوظ لذات و شہوات سی اور تنبیہہ ہی اوسپر کہ اگر مخالطت کی لوگونسی بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کبہی واسطی گوشہ گیری اور کنارہ کشی کی کہ احادیث بیچ دلیل ہی انکی لیکن فضیلت دیتی ہیں گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اوسمین خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما کہتی ہیں کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کی فتنونسی ہو اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہہ ہی کہ گوشہ گزینی افضل ہی اور دلیل پکڑتی ہیں وی ساتہہ اس حدیث کی اور جواب دیا ہی جمہور نی کہ یہہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنونکی یا اوس شخص کی حق میں ہی کہ سلامت نہ رہ سکی لوگونسی اور نہ صبر کر سکی لوگونکی ایذا پر اور یہی انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکہتی والی اور حاصل کرتی تہی منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادہ مریضوں اور مانند انکی ۱۲ ع وعن زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد غزا متفق علیہ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی کہ سامان درست کر دیا جہاد کرنیوالی کا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی یعنی حکم جہاد کرنیوالی کا رکہتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل و عیال اوسکی یعنی خدمت گذاری کی اونکی پس تحقیق جہاد کیا اوسنی نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نی وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم القیامۃ فیاخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حرمت عورتوں مجاہدین کی اوپر بیٹہنی والونکی یعنی جو کہ گہروں میں بیٹہی ہیں اور جہاد کو نہیں گئی مانند حرمت ماؤں انکی کی ہی یعنی چاہیی کہ انکی عورتوں میں خیانت نہ کریں اور نظر بد سی نہ دیکہیں اور ایسا حرام جانیں انکو کہ گویا مائیں انکی ہیں نہیں ہی کوئی شخص بیٹہنی والوں میں سی کہ نیابت کری ایک شخص کی مجاہدین میں سی بیچ اہل اوسکی کی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیونکی پہر خیانت کری اوسکی بیچ اون کی مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطی مجاہد کی دن قیامت کی پس امر ہوگا مجاہد کو عمل اوسکی سی جو چاہیگا پس کیا ہی گمان تمہارا نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی کیا گمان کرتی ہو بیچ رغبت کرنی مجاہد کی اوسکی نیکیوں کی لینی میں اوس مقام میں یعنی نہیں باقی رہیگا نیکیوں میں سی کچہہ مگر کہ لیلیویگا اوسکو یا کیا گمان کرتی ہو ساتہہ خدا کی باوجود اس خیانت کی آیا شک رکہتی ہو اس مجازات میں یا کیا گمان کرتی ہو [illegible] کر دیا اوسکو اللہ نی [illegible] کیا اوسکو ساتہہ اس فضیلت کی یعنی ضروری کا اوسکو [illegible]

ہی

بہی ملین گی سوای اسکی ۔ ع وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لک بها یوم القیمة سبع مائة ناقة کلها مخطومة رواه مسلم اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہہ بیچ راہ خدا کی ہی یعنی الله دی میں جہاد کی لیی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ واسطی تیری بدلی اس اونٹنی کی دن قیامت کی سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی ارادہ بھیجنیکا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سی پس فرمایا چاہیے کہ اوٹہی دو شخصوں مین سی ایک ایک یعنی ہر قبیلہ مین سی آدہی جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونوں کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جو کہ خبرگیران ہونگی مجاہدوں کی گہر والوں کی انکو بہی ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا ۔ع وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگا یہہ دین قائم لڑتی رہی گی اس پر ایک جماعت مسلمانوں سی یعنی خالی نہیں رہیگی روی زمین جہاد سی کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نی کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہی بیان ہی اسکی جملہ پہلی کی یعنی یہہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کی اور اغلب یہہ ہی کہ اس زمانی مین وہ لوگ روم کی ہین نصرہم الله وخذل عداہم ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله الا جاء یوم القیمة وجرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ الله کی اور الله خوب جانتا ہی اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہی اوسکی راہ مین مگر کہ آویگا دن قیامت کی اسحال مین کہ اوسکی زخم سی بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکہی پہر آنا طرف دنیا کی اور ہو واسطی اسکی جو چیز کہ زمین مین ہی کچہہ مگر شہید آرزو کرتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی دس بار یعنی بسبب اسچیز کی کہ دیکہتا ہی بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون الآیة قال انا قد سألنا عن ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارواحهم فی اجواف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی تلک القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلک بهم ثلث مرات فلما راوا انهم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرة اخری فلما رای ان لیس لهم حاجة ترکوا رواه مسلم اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہی ہمنی عبد الله بن مسعود سی معنی اس آیت کی نہ گمان کرو تم ان لوگوں کو کہ مارے گئی بیچ راہ الله کی مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی روزی دی جاتی ہین آخر آیت تک کہا تحقیق پوچہی ہمنی معنی اسکی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم سی پس فرمایا

ارواحین اونکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کی ہین واسطی اونکی قندیلین ہین لٹکائی گئی نیچی عرش کی کہ پہرا کرتی ہین نسلوکی ہین میوہ کہاتی ہین بہشت مین سی جہان چاہتی ہین پہر بہکانا پکڑتی ہین طرف اون قندیلونکی پس جہانکتا ہی طرف اونکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہین کس چیز کو چاہین ہم اسحالمین کہ ہم میوی کہاتی ہین بہشت مین سی جہانسی چاہتی ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتہہ اونکی یعنی پوچہتا ہی یہہ تین بار پس جبکہ دیکہتی ہین کہ نہین چہوڑی جاتی پوچہنی سی یعنی جب جانتی ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہہ ہی کہ کچہہ چاہین عرض کرتی ہین ای پروردگار ہمارے چاہتی ہین ہم یہہ کہ پہیری تو جانین ہماری بیچ بدنون ہماریکی یعنی اور دنیا مین بہیجی تو تاکہ ماری جاوین ہم بیچ راہ تیری ایکبار اور پس جبکہ دیکہتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچہہ حاجت یعنی حاجت معین لیکی کہ مانگی انہون نی وہ چیز کہ خلاف ارادی اللہ کی ہی چہوڑی جاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی ف نہین انکو کچہہ حاجت بسبب حاصل ہونی ثواب عظیم کی پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسکی ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیی کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چہوڑی جاتی ہین یعنی اللہ تعالی پوچہنا چہوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بہی مثل پہلی ہی ثواب کی ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنون تاکہ ماری جاوین راہ خدا کی مین دوبارہ جواب اسکا علماء نی یہہ پایا ہی کہ مراد مقصود اونکا اسکلام سی قائم ہونا ہی ساتہہ بجہت شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نی انکو یہہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اونکی خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی یعنی بار بار پہلی بسبب قوت استعداد و مناسبت کی و لیکن حق تعالی نی جانا بیچ بیان عادتکی کہ مثل اسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہی سکی پس چہوڑ دیا پوچہنا اونسی شیخ کہتا ہی کہ ثابت کی گئی ارواح شہدا کا بیچ بدنون جانورونکی مانند رکہنی جواہر کی بیچ صندوقون کی بسبب تکریم و تشریف کی اور بقصد داخل کرنی انکی کی بہشت مین ساتہہ اسصورتکی کہ متعلق ساتہہ ان بدنون کی اور ساتہہ رکہنی ارواح کی بیچ بدنون جانورونکی جگہہ پکڑتی ہین بہشت مین اور پاتی ہین خوشبوئیان اور ہوائین اونکی اور دیکہتی ہین انوار اونکی اور لذت پاتی ہین اور خوشحال ہوتی ہین ساتہہ اوسکی اور ساتہہ قرب حضرت رحمان کی اور جوار ملائکہ مقربین کی اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یرزقون فرحین بما آتیہم اللہ من فضلہ اور اسمین اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیی کہ جو تناسخ کی قائل ہین اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہین کہ رجوع کرین ارواح بدنون بیچ اسی عالم کی نہ بیچ آخرۃ کی اسلیی وہ منکر ہین آخرۃ کی و بہشت نار کی اور حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی ترجمہ ع وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کی پس ذکر کیا واسطی اونکی یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتہہ اللہ کی بہترین اعمال کی ہین پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجہکو کہ اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی چہاڑی جاوینگی سبب گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اسحالمین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ ہونی والا پہر فرمایا کس طرح کہا تونی کہا اوسنی کہ خبر دو تم مجہکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی کیا چہاڑی جاوینگی مجہسی گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اگر مارا جاوی تو اسحالمین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹہہ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت اوسکی ادا کرنیکی نہو وہ نہین بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نی کہا واسطی میری یہہ یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہہ مسلم نی ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی

باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کی اور بیخ کنی اعداء دین کی اور دینی جان کی ور اوٹہانی مشقت کی اور نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونیکی عبادات کثیرہ کو اور مگر دین کہا تو پشتی نی کہ مراد دین سی یہان حقوق مسلمانونکی ہین پس حاصل یہہ کہ جہاد سی سب گناہ جہڑتی ہین سوای حقوق آدمیونکی ۱۲ ح ع

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ماری جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوای دین کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی سوای حقوق آدمیونکی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ مگر شہداء دریا کی کہ اونکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین ۱۲ ح

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی الی رجلین یقتل احدہما الآخر یدخلان الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت کی طرف دو شخصونکی کہ قتل کری ایک انکا دوسری کو داخل ہون وہ دونون بہشت مین لڑتا ہی یہہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کر اور ایمان لایا پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وعن سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم اور روایت ہی سہل بن حنیف سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی پہنچاتا ہی اللہ اوسکو ساتہہ مرتبہ شہداء کی اگرچہ مری اپنی بچہونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہیدونکا سا پاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی

وعن انس ان الربیع بنت البراء وہی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سہم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انہا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ماں حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین حدیث فرماتی آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پہینکنے والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت مین صبر کرونگی اور اگر سوا اور جگہہ کوشش کرونگی اوسپر رونی مین یعنی خوب رونگی جیسیکہ عادت عورتونکی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہہ ہی کہ کئی ہین باغ یعنی درجی ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہنچا فردوس اعلی مین کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہہ بخاری نی

وعنہ قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اہلہا قال فانک من اہلہا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل یاکل منہن ثم قال لئن انا حییت حتی آکل تمراتی انہا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم قاتلہم حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لیی یہانتک کہ سبقت کی مشرکونپر طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کفار کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانونکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑاؤ اوسکا مانند چوڑاؤ آسمان و زمین کی ہی کہا

عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہیں
کہا میں نے یہہ مگر بامید اسکی کہ ہوؤں میں اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالیں عمیر نے کتنی
ایک کہجوریں ترکش اپنے میں سے اور شروع کیا کہانا اونمیں سے پہر کہا کہ اگر زندہ رہا میں یہانتک کہ کہاؤں میں اپنی یہہ کہجوریں یعنی سب تحقیق یہہ زندگی درازہی پس
پہینکیں کہجوریں کہ نہیں ساتھ اوسکے پہر قتال کیا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہڑی ہو طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کے کہ
سبب داخل ہونے بہشت کا ہے کہ وہ جہاد ہے اور چوڑاو اوسکا مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دی ایسی چیز کی ساتھ کہ بیچ فہم خلق کے کوئی چیز وسیع تر
اوس سے نہیں واسطے تخصیص چوڑاو کی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑاو ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت
نے کہ یہہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول اوسکے کہ براہ ہزل و مزاح کے چلا آتا ہے یا بخوف قتل کے کہا اس نے پس نفی کیا عمیر نے اوسکو
اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی درازہی یعنی اگر سب کہجوریں ان کی کہانیکا انتظار کروں [illegible] پس یہہ کنایہ ہے
شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ہے ع **وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**
ما تعدون الشهيد فيكم قالوا يا رسول الله من قتل في سبيل الله فهو شهيد قال ان شهداء امتي اذا لقليل
من قتل في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في سبيل الله فهو شهيد ومن مات في الطاعون فهو شهيد
ومن مات في البطن فهو شهيد رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو
تم شہید اپنے میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا امت میری کے اسوقت البتہ کم ہونگے
جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص کہ راہ خدا میں یعنی اوپر تیاری جانے کی اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور
جو شخص کہ مرے وبا میں پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بھی شہید ہے یعنی یہہ بھی ثواب میں اور درجات
میں شریک ہیں شہدائے حقیقی کے نہ جمیع احکام میں نقل کی یہہ مسلم نے **وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من**
غازية او سرية تغزو فتغنم وتسلم الا كانوا قد تعجلوا ثلثي اجورهم وما من غازية او سرية تخفق وتصاب الا
تم اجورهم رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرتا ہے پس غنیمت لاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہیں کوئی
جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب انکا نقل کی یہہ مسلم نے ف لے دو
تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت
آیا اور غنیمت لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہہ معنی ہیں کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اوسکا
پورا باقی ہے کہ آخرت میں پاویگا ح ع **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات ولم يغز ولم يحدث**
به نفسه مات على شعبة من نفاق رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا
اور نہ گذرا بیچ دل اوسکے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سے نقل کی یہہ مسلم نے ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا میں
جہاد کرنیوالا پس یہہ شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے رہجاتے ہیں [illegible] کہا نووی نے
شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پہر مرجاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اوسپر [illegible]

کر متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مرجاوی بغیر نیت کرنی اوسکیکی اور اختلاف کیا ہی علما ہمارے نی اس شخص کے حق مین جو قادر ہو نماز پر اول وقت مین پہر تاخیر کری اوسکو بہ نیت پڑہنی اوسکیکی اور مرجاوی یا تاخیر کری حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نی کہ گنہگار ہوتا ہی دونون صورتون مین اور بعضون نی کہا کہ نہین گنہگار ہوتا دونون صورتون مین اور بعضون نی کہا کہ گنہگار ہوتا ہی حج مین نماز مین نہین اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہی ۲ ع **وعن** اَبِی مُوسٰی قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہی واسطی غنیمت ہاتھ لگنی کی اور ایک شخص لڑتا ہی واسطی ذکر کی یعنی آوازہ اور شہرت کی لیے کہ جسکو سمعہ کہتی ہین اور ایک شخص لڑتا ہی تا کہ دیکہا جاوی مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکہانیکی لیے لوگونکو کہ جسکو ریا کہتی ہین پس کون ہی بیچ راہ خدا کی یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہی فرمایا جو شخص کہ لڑی تا کہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ

اور روایت ہی انس سی کہ پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سی پس نزدیک ہوئی مدینہ سی پس فرمایا بتحقیق مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین کہ نہین چلی تم کسی جگہ اور نہین قطع کیا تمنی کوئی جنگل مگر کہ تہی وہ ساتہہ تمہاری یعنی ساتہہ دل اور ہمیشہ دعا کی اگرچہ بظاہر تمہاری ساتہہ نہ تہی اور ایک روایت مین آیا ہی یعنی بجای اس لفظ کی کہ تہی ساتہہ تمہاری یہہ ہی کہ مگر شریک ہین تمہاری ثواب مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد کی لیے نہین نکلی پس کیونکر ہماری ساتہہ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین سبب یہہ کہ روکا اونکو عذر نی یعنی بسبب عذر کی تمہاری ساتہہ جہاد مین نہین آ سکی نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی جابر سی **ف** مدینہ مین بیٹہنی والی بسبب عذر کی شریک نہی جہاد کرنیوالونکی ثواب مین یہہ کہ برابر نہی بلکہ جہاد کرنیوالی افضل ہین بسبب قول اللہ تعالی کی فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ۲ ع **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِہَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَّالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْہِمَا فَجَاھِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَیْکَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَہُمَا

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا زندہ ہین ماں باپ تیری کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کی جہاد کر یعنی اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور روایت مسلم کی مین یون ہی کہ پس پہر جا طرف ماں باپ اپنی کی اور اچہی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور ادای حقوق اونکی اچہی طرح کر **ف** شرح سنہ مین لکہا ہی کہ یہہ جہاد نفل مین ہی کہ نہ نکلی واسطی اسکی لیکن بغیر اذن والدین کی جبکہ ہوون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذن کی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو گنہگار ہوونگی اور نکلی اور اگر ماں باپ کافر ہوون تو نکلی بغیر اونکی اذن کی خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلی کسی عبادۃ نفل کی لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نہ نفل روزہ رکہی جبکہ ناگوار ہو ماں باپ مسلمانکو یا ایک کو بغیر اذن ان کی ۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا دن فتح مکہ کی کہ نہین ہجرۃ بعد فتح مکہ کی ولیکن جہاد اور نیت ہی اور جسوقت کہ بلائی جاؤ تم یعنی جہاد کی لیے پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنابر امر فرض ہونیکی نفل

کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** نہیں ہجرۃ الخ یعنی پہلی فتح مکہ کی فرض عین تہی ہجرۃ کرنی مکہ سے طرف مدینہ کی بلکہ ہر دار الکفر سے و سپر کہ مسلمان ہوتا اہلیکے
اہل دین مدینہ میں کم و ضعیف تہی پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کریں و زائل ہو زور مشرکونکا اور جبکہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت و فرضیت ہجرت کی
وہانسے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کی یا طلب علم کی یا بہاگنی کی دار الکفر سے یا فتنہ سے یا ایسی زمین سے کہ چہوڑا جاوے وہمیں معروف
اور مروج ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہہ کہ ہجرت یعنی چہوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تہا ہر شخص پر منقطع ہوا اگر چہوڑنا
وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بہاگنی کی دیار کفار سے یا بدعت یا جہل سے یا فتنوں سے یا طلب علم کی لیے باقی ہے غیر منسوخ ۱۲ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة
من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناوأهم حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال رواه أبو داود
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے لڑتی رہیگی اوپر حق پر غالب اوس شخص پر کہ
دشمنی کریگا اونسے یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ایک جماعت الخ جیسی اہل روم اہل شام اس زمانہ میں ذکر کی
اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام اور توابع اونکی دجال سے لڑینگی و قتل کرینگے اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام اور بعد قتل دجال کے
جہاد نہیں ہونیکا اسلیے کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرۃ کی اونپر نہیں ہونیکا اور جب اللہ تعالی انکو ہلاک کریگا تو نہیں باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب
تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام زندہ رہیں گی زمین میں اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونی بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کی مرجاوینگی سب مسلمان جنکا ایک ہوا خوش
کی اور باقی رہیں گی کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنی والا روی زمین پر نہیں ہونیکا اسپر جو بعض حدیثوں میں آیا ہے لا تزال طائفة من امتی
ظاهرین علی الحق حتی تقوم الساعة یہہ محمول قرب ساعۃ پر ہے اسلیے کہ خروج دجال کا علامات ساعۃ سے ہے ۱۲ ع **وعن** أبي أمامة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من لم يغز ولم يجهز غازيا أو يخلف غازيا في أهله بخير أصابه الله بقارعة قبل يوم القيامة رواه أبو داود
اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی
غازی کی بیچ پس ماندوں اوسکی ساتھہ خیر کی پہنچاویگا اللہ اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **وعن** انس عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا المشركين بأموالكم وأنفسكم وألسنتكم رواه أبو داود والنسائي والدارمي
اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھہ مالوں اپنی کی اور جانوں اپنی کی اور زبانوں اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور
دارمی نے **ف** جہاد کرنا ساتھہ مال و جان کی یہہ ہے کہ خرچ کریں مال جہاد میں اور فدا کریں جان اپنی اوسمیں اور زخمی ہوں اور زبان کا جہاد یہہ ہے کہ مذمت کریں
اونکی بتونکی اور دین باطل کی اور بددعا کریں اونپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراویں اونکو ساتھہ قتل و قید کرنیکی اور مارنے اونکی اور دعا کریں مسلمانونکی فتح کی
اور غنیمت ہاتہہ لگنی کی اور رغبت دلاویں لوگونکو جہاد کی ۱۲ ح **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفشوا السلام
وأطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و نا آشنا پر اور کہلاؤ کہانا اور مارو کہوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتوں
کی یعنی بہشتیں ملیں گی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وعن** فضالة بن عبيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
كل ميت يختم على عمله إلا الذي مات مرابطا في سبيل الله فإنه ينمى له عمله إلى يوم القيامة ويأمن فتنة القبر رواه الترمذي
وأبو داود ورواه الدارمي عن عقبة بن عامر اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے

اور سب عمل اپنی کی یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکی عمل نہیں رہتا یعنی اوسکی اوپر ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کی بیچ راہ
اللہ کی پس تحقیق شان یہہ ہی کہ بڑہایا جاتا ہی واسطی اوسکی عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہی فتنہ قبر سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور نقل کیا اسکو
دارمی نی عقبہ بن عامر سی **ف** بڑہایا جاتا ہی عمل اوسکا یعنی پہنچتا ہی طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیکہ اوسنی فدا کی جان اپنی بیچ اوس چیز کی کہ عود کرتا ہی
نفع اوسکا طرف مسلمین کی کہ وہ احیاء دین کا ہی ساتہہ دفع کرنی دشمنوں اونکی کی کہ وہ کفار ہیں ؁ع **وعن** معاذ بن جبل انه سمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن جرح جرحا في سبيل
الله او نكب نكبة فانها تجيئ يوم القيمة كاغزر ما كانت لونها الزعفران وريحها
المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهداء رواه الترمذي وابوداود والنسائي اور روایت ہی معاذ
بن جبل سی یہہ کہ اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطی اوسکی بہشت
یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتہہ ہتیار دشمن کی بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا بغیر دشمن سی مصیبت پہنچانا پس تحقیق وہ
زخم آویگا دن قیامت کی مانند اکثر اوس چیز کی کہ پایا جاتا تہا دنیا میں یعنی جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا میں رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی
اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پہوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پہوڑی پر یا پہوڑی والی پر مہر ہوگی شہیدونکی یعنی علامت شہیدونکی ہوگی تاکہ جانا جاوی کہ اوسنی
سعی کی تہی بیچ ترقی دین کے اپس پاجاویگا اجر مجاہدین کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** معنی فواق کی یہہ ہیں کہ درمیان دو دفعہ دوہنی
اونٹنی کی فرق ہوتا ہی یعنی ایکبار دودہ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازاں تہوڑی دیر میں پہر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودہ دوہنی کی ہوتی ہی فواق ہی اور یہاں
مراد زمان قلیل ہی ؁ع **وعن** خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق نفقة في سبيل الله
كتب له بسبع مائة ضعف رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی خریم بن فاتک سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ خرچ کری
کچہہ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد میں لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب سات سو چند نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہہ ادنی درجہ ہی اور اللہ جسکو چاہتا ہی زیادہ بہی
ثواب دیتا ہی ؁ع **وعن** ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصدقات ظل فسطاط
في سبيل الله ومنحة خادم في سبيل الله او طروقة فحل في سبيل الله رواه الترمذي اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند اونکی اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی تملیک
کردی یا عاریۃً دی یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا ہی کہ جفت کری اوسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہنچی ہو کہ جفت کرنا اوسپر یعنی فضل یہہ ہے کہ ایسی اونٹنی راہ خدا میں
دے سوار ہونیکے لیے نقل کی یہہ ترمذی نے ؁ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج
النار من بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع على عبد غبار في سبيل الله ودخان جهنم رواه
الترمذي وزاد النسائي في اخرى في منخري مسلم ابدا وفي اخرى له في جوف عبد ابدا ولا يجتمع الشح والايمان
في قلب عبد ابدا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سی یہاں تک کہ عود کری دودہ
تہنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندیکی غبار بیچ راہ اللہ کی اور دہواں دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا میں دہواں دوزخ کا اسکو نہیں پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ
میں نہیں جاتا نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا نسائی نی اور روایت میں بیچ دونوں نتہنوں مسلمان کی یعنی غبار اور دہواں دوزخ کا مسلمان کی ناک میں جمع نہوگا
اور ایک اور روایت نسائی کی میں بیچ پیٹ بندیکی کبہی یعنی غبار اور دہواں جمع ہوگا اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندیکی کبہی **ف**

یہانتک کہ عود کرے اخرا اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ دوہا ہوا پھر چہاتی میں جانا محال ہے ایسے ہی وسکا دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲ ع

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسہما النار عین بکت من خشیۃ اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھیں ہیں کہ نہیں لگے گی انکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذارے نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرتی رہیں کفار سے نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن ابی ہریرۃ قال مر رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عیینۃ من ماء عذبۃ فاعجبتہ فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی ہذا الشعب فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بیچ درے پہاڑ کی وسمیں تہا ایک چشمہ پانی شیریں کا پس خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکے الگ ہوؤں میں لوگوں سے اور رہوں اس درے پہاڑ کے میں پھر ذکر کی گئی یہہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو ایسے کہ تحقیق ٹہیرنا ایک تمہارا بیچ راہ خدا کی بہتر ہے نماز اوسکی سے گہر میں ستر برس کیا نہیں دوست رکہتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت میں یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کے جو کوئی لڑے بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹہیر جانیکے درمیان دو دوہنے اونٹنی کے واجب ہے لئے واسطے اوسکے بہشت نقل کی یہہ ترمذی نے ف ستر برس مراد اس سے کثرۃ ہے نہ تحدید پس نہیں منافی ہے اس روایت کے کہ فرمایا حضرت نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگوں سے اور بسبب عبادت کے وہ تا کہیں مغفرت حاصل نہیں ہوتی اور جو ایسا وسکا یہہ ہے میں علما کہ جہاد اوس زمانے میں واجب تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتہہ نفل کے گناہ ہے کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ حمل کیا جاوے اوپر مغفرۃ کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اون لوگوں کی کہ پہلے داخل ہونگے اور یہہ حدیث دلیل ہے اوپر فضیلت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصاً بیچ زمانے سعادت اشتمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبہی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے یعنی بعد زمانے حضرت کے وقت خوف فتنہ کے ۱۲ ع ح

وعن عثمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فیما سواہ من المنازل رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے عبادت ہزار روز سے غیر اس چوکیداری کی مراتب سے نقل کی یہہ ترمذی و نسائی نے ف مراتب سے خاص کیا گیا ہے وہ ستہ مجاہد بیچ معرکہ کے اور ظاہر ایہہ حدیث وسکی حق میں ہے کہ واجب ہے اوسپر چوکیداری سے لیکہ مشغول ہونا اوسکا غیر اوسکی میں معصیت ہے اگرچہ مسجد میں ہے ہو کہ اوسکو بہی رباط کہا ہے ۱۲ ع ح

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی اول ثلثۃ یدخلون الجنۃ شہید وعفیف متعفف وعبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لموالیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک تو شہید دوسرے بچنے والا حرام سے سوال نکرنیوالا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرے غلام کہ اچہی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنے مالکوں کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اول تین شخص الخ یعنی تین شخص جنت میں داخل ہونگے کہ نہیں ہے یہہ میں پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیاء کے مراد ہیں کہ وہ سبقت مقدم ہونگے اور مراد تین سے تین شخص نسے تین جماعتیں ہیں ۱۲ ح

وعن عبد اللہ ابن حبشی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقۃ افضل قال

جهد المقل قيل فأي الهجرة أفضل قال من هجر ما حرم الله عليه قيل فأي الجهاد أفضل قال من جاهد المشركين بماله
ونفسه قيل فأي القتل أشرف قال من أهريق دمه وعقر جواده رواه أبو داود وفي رواية النسائي أن النبي صلى
الله عليه وسلم سئل أي الأعمال أفضل قال إيمان لا شك فيه وجهاد لا غلول فيه وحجة مبرورة قيل فأي
الصلاة أفضل قال طول القنوت ثم اتفقا في الباقي اور روایت ہی عبداللہ بن حبشی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملونمین
سی یعنی نماز کی عملونسی افضل ہی فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھہ کوشش و مشقت کی دیوی با وجود
فقر و احتیاج کی کہا گیا کونسی ہجرۃ بہتر ہی فرمایا ہجرۃ اوس شخص کی کہ ہجرت کری یعنی چھوڑ دیوی وسچیز کو کہ حرام کی اللہ نی اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ بمعنی نکلنی کی
دار الکفر سی طرف دار الایمان کی ہی ولیکن چھوڑنا حرام چیزونکا افضل ہی اوس سی کہا گیا پہر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کری مشرکون
سی ساتھہ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہا گیا پس کونسا مارا جانا یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوی خون اوسکا اور کونچین کاٹی جاوین گھوڑی
اوسکی یعنی آپ بہی مارا جاوی اور گھوڑا بہی نقل کی یہہ ابوداود نی اور نسائی کی روایت مین یہہ ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھی گئی کہ کونسا عمل عملونمین
سی افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمین یعنی غنیمت مین کچھ حاصل ہو اوسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل
ہی فرمایا درازی قیام کی پہر متفق ہوئی نسائی اور ابوداود باقی حدیث مین **ف** ساتھہ مال اپنی کی اور جان اپنی کی کہ مال اپنی اور غازیونکی سامان جہاد مین
صرف کری اور زخمی ہو اور مارا جاوی اور جانا چاہیی کہ حدیثونمین بیان ہوتی افضل اعمال کا ساتھہ اعمال مختلفہ کی آیا ہی اور حاصل جمع کا درمیان حدیثونکی یہہ ہی
اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر مقام مین ساتھہ اوس چیز کی کہ مناسب حال سائل کی دیکہا جواب دیا پس جسمین نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکہا جواب دیا کہ افضل
اعمال تواضع اور نرم خوئی ہی مانند افشاء سلام اور نرم کرنی کلام کی اور اگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کہانا کہلانی کی اور تکاسل
عبادتمین دیکہا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال سی بیچ حق سائل کی ہی یا مقصود یہہ ہی کہ جملہ افضل اعمال سی ہی اور مثل اس کلام کی اور جگہہ بہی
گذر چکا ہی ح وعن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للشهيد عند الله ست خصال
يغفر له في أول دفعة ويرى مقعده من الجنة ويجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الأكبر ويوضع على رأسه تاج
الوقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوج ثنتين وسبعين زوجة من الحور العين ويشفع في سبعين
من أقربائه رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی شہید کی نزدیک خدا کی چہہ خصلتین
ہین بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اول دفعہ کی یعنی بیچ اول قطرہ خون کی کہ گرتا ہی اور دکہلایا جاتا ہی ٹہکانا اوسکا بہشت مین سی یعنی جان نکلنی کی وقت اور محفوظ
رہتا ہی عذاب قبر سی اور امن مین ہوگا گہبراہٹ بڑی سی یعنی عذاب آگ کی سی اور رکہا جاویگا اوسکی سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سی اور
اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بیبیان حور عین سی اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیونکی قرابتیون اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لقي الله بغير أثر من جهاد لقي الله وفيه ثلمة رواه الترمذي
وابن ماجة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی بن اثر کی جہاد سی ملاقات کریگا اللہ
سی اسحال مین کہ اوسکی دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** بن اثر کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کی علامات
جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کردینا اسباب مجاہدونکا وہ مریگا اسحال مین کہ اوسکی دین مین رخنہ ہوگا اور ہوسکتا ہی کہ یہہ
حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کی کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسباب اسکی کا اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد النفس

وشیطانکو اور سوید ہی سکی حدیث ابی امامہ کی ۔ ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہید لا یجد
الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وقال الترمذی
ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شہید نہین پاتا دکھہ قتل کا مگر جیسیکہ پاتا ہی ایک
تمہارا دکھہ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہہ ترمذی و نسائی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا طیبی نی کہ یہہ وہ شہید ہی کہ لذت
پاتا ہی ساتہہ دینی جان کی راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اسکا ساتہہ اسکی نہین اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتون کی کہ پاتا
ہی بعد موت کی نہین ہی مگر مثل رنج کاٹنی چیونٹی کی بلکہ چاہی کہ ساتہہ اسکی راضی اور خوش ہووی ۔ ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یہراق فی سبیل اللہ
واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی چیز
بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطرونسی اور دو نشانونسی ایک قطرہ آنسو کا بسبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوی اللہ کی راہ مین اور اپر دو
نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرض کی فرائض خدا سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** ایک نشان الخ
مانند قدم رکہنی کی یا غبار یا زخم کی جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کی الخ مانند پہٹ جانی ہاتہہ اور پانونکی بسبب وضو کی جاڑی مین
اور گہٹی پیشانیکی بسبب سجدون نماز کی اور جلنی پیشانیکی گرمی مین اور روزہ دار کی منہہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدمونکی حج مین ۔ ع **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا
وتحت النار بحرا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر یا اوپر حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ
راہ خدا کی اسواسطی کہ نیچی دریا کی آگ ہی اور نیچی آگ کی دریا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہی کہ نہ ڈالی اپنی تئین ہلاکت
وخوف کی جگہون مین مگر واسطی امر دینی کی کہ تقرب حاصل کری ساتہہ اسکی جناب حق مین اور اس حدیث مین رد ہی اسکا کہ کہتا ہی دریا عذر ہی واسطی ترک حج کی اور صواب
قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہی کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہی حج والا پس مخیر ہی اور آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہی سپر کہ جب نہو جگہہ غرض
شرعی اور امر دینی اور اسیلی کہا بیضاوی نی اسکی تفسیر مین یعنی ساتہہ اسراف کی اور ضائع کرنی وجہ معاش کی یا ساتہہ باز رہنی کی جہاد سی اور مال خرچ کرنی
سی پس یہہ باز رہنا قوۃ دیتا ہی دشمن کو اور مسلط کرتا ہی انکو اوپر ہلاک کرنی انکی اور نیچی دریا کی آگ ہی الخ مقصود ڈرانا دریا سی اور بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کی
سفر مین خطر عظیم ہی اسلیکی سوار ہونیوالا دریا کا پڑتا ہی بہت سی آفات وہلاک کی جگہونمین کہ ایک پیچہی دوسری کی پیدا ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ محمول ظاہر
پر ہی اسلیکی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر ۔ ع **وعن** ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبہ
القیء لہ اجر شہید والغرق لہ اجر شہیدین رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ام حرام سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سر پہرنیوالا دریا مین
کہ پہونچی اسکو قی واسطی اسکی ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنی والا دریا مین واسطی اسکی ثواب دو شہیدونکا ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** ان دونو شخصونکو ثواب
شہید کا اسصورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹہا ہو واسطی جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند انکی اور تجارت اگر واسطی حاصل کرنی قوت نفس اور نفقہ عیال کی ہو اور
بغیر بیٹہنی کشتی کی حاصل نہو یہی حکم رکہتی ہی ۔ ع **وعن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصہ فرسہ او بعیرہ او لدغتہ ہامۃ او مات علی فراشہ بای حتف

شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ شَهِيْدٌ وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص نکلا بیچ
راہ اللہ کی یعنی جہاد اور مانند اوسکی کی لیی پس گیا یعنی بسبب زخمی ہونی کی یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گہوڑی وسکی نی یا اونٹ اوسکی نی یا کاٹا اوسکو زہریلی جانور نی یعنی
سانپ وغیرہ نی یا مرگیا اپنی بچہونے پر ساتہہ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نی پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی اور اوسکی لیی بہشت ہی یعنی اول ہی داخل ہوگا اور
ساتہہ شہدا اور صالحین کے نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پہرنا جہاد سی مانند جہاد کرنی کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جہاد
کر کر جب پہر آتا ہی اپنی گہر کو اوسکو بہی ثواب ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو ۔ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْغَازِيْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی واسطی جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہی ساتہہ اوسکی اور واسطی دینی والی مال کی اجر اوسکا بہی اور جہاد کرنیوالی کا بہی نقل
کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ
خدا مین اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس غازیکا پس اوساتہہ جعل کی اسباب تیار کر دینا غازیکا ہی اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ
علماء کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ مراد جاعل سی وہ شخص ہے کہ دیوی جعل یعنی اجرۃ کسیکو تاکہ جہاد کری وہ اور یہہ ہماری نزدیک صحیح ہی پس موم کا ثواب غازیکو سعی
کرنی اوسکیکا اور جاعل کو یعنی اجرۃ دینی والی کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینی کا اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس غازی کا اور منع کیا ہی
اسکو امام شافعی نی اور کہا کہ واجب ہی پہیر دینا اوس اجرۃ کا اگر لی ہی ۔ ح ع **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ
فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ
قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی فتح کیی جاوینگی تمپر شہر یعنی بڑی بڑی شہر اور
ہونگی یعنی پائی جاوینگی اور واقع ہونگی لشکر جمع کیی گئی معین کیی جاوینگی تمپر اون لشکرونمین فوجین پس ناخوش جانیگا ایک شخص بہیجنے امام کیکو اوسکی تئین یعنی ہمراہ
فوج کی جہاد کی لیی بغیر اجرۃ کی پس نکلیگا اور بہاگیگا اپنی قوم مین سی یعنی تا بچی جہاد سی پہر تلاش کریگا قبیلونکو درحالیکہ پیش کریگا اپنی تئین اونپر کہتا ہوا کون ہی
کہ کفایت کرونمین اوسکو لشکر ایسی سی یعنی کون مجکو نوکر رکہی تا محنت لشکر اوس سی اپنی ذمہ لون مقصود یہہ ہی کہ یہہ شخص راضی نہین ہی بغیر اجرۃ کی بعد جہاد کرکی
پس حضرت برائی اوسکی بیان کرتی ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہی آخر قطرۂ خون تک یعنی یہہ غازی نہین ہی بلکہ مزدور ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوی نقل
کی یہہ ابوداود نی **ف** معین کیی جاوینگی الخ یعنی لازم کرینگی امام یہہ کہ بہیجین فوجین ہر قوم مین سی طرف جہاد کی کہا مظہر نی یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر
جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بہیجی ہر جانب فوج تاکہ لڑی اون کفار سی کہ قریب اس جانب کی ہین تاکہ نہ غالب ہون کفار اون مسلمانونپر کہ اوس جانب
مین ہین ۔ ع **وعن** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ
اَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِيَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَهٗ فِيْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تُسَمّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگونکو ساتہہ نکلنی کی جہاد کی لیی اور مین تہا بوڑہا بڑا اور نہ تہا واسطی میری کوئی خادم
کہ خدمت کری میری پس تلاش کیا مینی کوئی مزدور کہ کفایت کری مجکو پس پایا مینی ایک شخص کو معین کیی مینی واسطی اوسکی تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت

ارادہ کیا مینی یہہ کہ جاری کرون اپنا اوسکی لیی حصہ اسکا یعنی غنیمت مین سی پس آیا مین حضرت کی پاس اور ذکر کیا مینی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی یہہ قضیہ پس فرمایا حضرت نی نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطی اوسکی بیچ اس جہاد اوسکی کی دنیا اور آخرۃ مین مگر دینار اوسکی وہ کہ معین کیی گئی تھی نقل کیا یہہ ابوداود نی **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سی اور محروم ہونا ثواب سی ہی اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ واسطی اجیر کی حق مین ہی کہ خدمت کی لیی ہو اور جو اجیر جہاد کی لیی ہو اوسکی لیی حصہ معین ہی اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضی علما کی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی بیچ اوس اجیر کی کہ کام کی لیی مقرر کیا ہو محافظت کرنی جانورونکی لیی اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اوسکی لیی حصہ ہی یا نہین پس کہا بعضون نی کہ نہین حصہ اوسکی لیی قتال کری یا نہ قتال کری فقط اوسکی اجرۃ عمل ہی کی ہی اور یہہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا ہی دو قولونمین سی اور کہا مالک نی اور احمد نی کہ اوسکی لیی حصہ دیا جاوی اگرچہ قتال نکری جبکہ ہو ساتہہ لوگونکی وقت قتال کی انتہی اور سوجہا مجکو ایک اور قول کہ جب قتال کری اور نہ شرط کیا جاوی بیچ اجارہ اوسکی قتال تو جمع کیا جاوی درمیان اجرۃ اور حصہ کی اور یہہ ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمارے کا ہی کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ۔ ت ع

وعن ابی هریرة ان رجلا قال یا رسول الله رجل یرید الجهاد فی سبیل الله وهو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا اجر له رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکہتا ہی جہاد کا حالانکہ وہ چاہتا ہی مال و اسباب مال اسباب دنیا سی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ثواب واسطی اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اسلیی کہ نہین جہاد اللہ کی لیی نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تہا اور اگر جہاد اللہ کی لیی کری اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بہی ہو تو وہ ثواب پاتا ہی لیکن کم اوس سی کہ محض اللہ ہی کی لیی جہاد کری اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ۔ ع

وعن معاذ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغزو غزوان فاما من ابتغی وجه الله واطاع الامام وانفق الکریمة وياسر الشریك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة وعصى الامام وافسد فی الارض فانه لم يرجع بالكفاف رواه مالك وابو داود والنسائي اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد دو قسم کا ہی سو جسنی طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچہی کو اور معاملہ نیک کیا شریک سی اور بچا رہا فساد کرنی سی یعنی بچا اور نہ کیا حد شرع سی باہر مارنی اور لوٹنی اور ویران کرنی اور خیانت کرنیکی پس تحقیق سونا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کا ہی تمام اور جسنی جہاد کیا بطریق فخر اور دکہانی اور سنانی کی یعنی نام کی لیی اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پہرا ساتہہ بدلی کی یعنی اوسکی گناہ اسطرح کہ جہاد سی نہین بخشی جاوینگی اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی نی

وعن عبد الله بن عمرو انه قال یا رسول الله اخبرنی عن الجهاد فقال یا عبد الله بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثك الله صابرا محتسبا وان قاتلت مرائيا مكاثرا بعثك الله مرائيا مكاثرا يا عبد الله بن عمرو على اي حال قاتلت او قتلت بعثك الله على تلك الحال رواه ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو جہاد سی یعنی کسطرح کا جہاد موجب ثواب کا ہی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عبد اللہ بن عمرو اگر لڑی تو درحالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا ہو وی اوٹہاویگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنی والا یعنی ملا ساتہہ ان دو صفتونکی واسطی وہ چیز کی کہ روایت کیا گیا ہی کما تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون اور پانیوالا ثواب اونکیکا اور اگر لڑیگا تو واسطی دکہلانی اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگونکی کہ مین زیادہ ہون تمسی مال و لشکر اور اتباع مین لی اوٹہاویگا تجکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیری لیی دن قیامت کی کہ یہہ لڑا تہا واسطی دکہلانی اور فخر کرنی اور حاصل کرنی مال و منال کی ای عبد اللہ بن عمرو جس حال

کی کہ لڑیگا تو یا مارا جاویگا اور تنہا ویگا تجکو اللہ اوپر اوس حال کی نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن** عقبۃ بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اعجزتم اذا بعثت رجلا فلم یمض لامری ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامری رواہ ابو داود اور روایت ہی عقبہ بن مالک سی
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کیا عاجز ہوتم جس وقت بہیجو نمین ایک شخص کو یعنی کرو نمین اوسکو امیر پس نہ بجالایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر
یا نہی میری کی یہہ کہ مقرر کرو جگہہ اوسکی اوس شخص کو کہ کری کام میرا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی جبکہ حکم کرو نمین کسیکو یہہ کہ جاوی واسطی ایک کام کی
پس نجاوی وہ طرف اوسکی یا نہ بجالاوی اوسکو پس معزول کرو اوسکو اور مقرر کرو جگہہ اوسکی اور امیر سبب مرمیری کی اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کری رعیت
پر اور نہ ادا کری حقوق اونکی جانبی اونکو یہہ کہ معزول کردین اوسکو اور قائم کر دین غیر اوسکیکو جگہہ اوسکی **وذکر** حدیث فضالۃ والمجاہد
من جاہد نفسہ فی کتاب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی والمجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث عن ابی امامۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فمر رجل
بغار فیہ شیء من ماء وبقل فحدث نفسہ بان یقیم فیہ ویتخلی من الدنیا فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم ابعث بالیہودیۃ ولا بالنصرانیۃ ولکنی بعثت
بالحنیفیۃ السمحۃ والذی نفس محمد بیدہ لغدوۃ او روحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا
وما فیہا ولمقام احدکم فی الصف خیر من صلوتہ ستین سنۃ رواہ احمد روایت ہی ابی امامہ سی کہا نکلی ہم ساتھہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تہا کچھہ پانی اور ترکاری و سبزی پس کہا اوسنی اپنی دل مین کہ ٹہیرے
اوسمین اور الگ ہو دنیا سی پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بہیجا گیا ساتھہ دین یہودیت کی اور نہ ساتھہ دین
نصرانیت کی کہ رہبانیت و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذات کو مطلقا ولیکن بہیجا گیا ہون مین ساتھہ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہی یعنی نہین اوسمین حرج اور مشقت
زائد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہے
اور البتہ کہڑا ہونا ایک تمہار یکا بیچ صف کی یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی ساٹہہ برس کی نماز اوسکی سی یعنی تنہا نماز سی نقل کی یہہ احمد نی
وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزا فی سبیل اللہ ولم ینو الا عقالا فلہ ما نوی رواہ
النسائی اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کی اور نہ نیت
کی مگر ایک رسی کی پس واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی مد نظر جہاد مین کہی تو منافی خلاص
کی ہی اور اسمین مبالغہ ہی بیچ قطع کرنی نظر کی غنیمت سی اور رغبت دلانی ہی خلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیوی کی حاصل یہہ کہ یہہ حد کمال کی ہی
والا پہلی گذر چکا ہی کہ جائز ہی ساتھہ قصد کرنی جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ۱۲ ع **وعن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا وجبت لہ الجنۃ فعجب لہا ابو سعید فقال اعدہا علی
یا رسول اللہ فاعادہا علیہ ثم قال واخری یرفع اللہ بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض
قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھہ اللہ کی ازروی رب ہونیکی اور ساتھہ اسلام کی ازروی دین ہونیکی اور ساتھہ محمد کی رسول ہونی پر واجب
ہی واسطی اوسکی بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کی ابو سعید نی اور کہا کہ پہر کہیی ان کلمات کو مجہپر یا رسول اللہ پس پہر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کلمات کو او نسے پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اوسکے بندے کی لیے سو درجے بہشت میں میان
ہر دو درجے کے ایسی مسافت ہے جیسی درمیان آسمان و زمین کی کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ راہ
خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال
السیوف فقام رجل رث الھیئۃ فقال یا ابا موسی انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھذا قال نعم فرجع الی اصحابہ
فقال اقرأ علیکم السلام ثم کسر جفن سیفہ فالقاہ ثم مشی بسیفہ الی العدو فضرب بہ حتی قتل
رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارونکی ہین پس کھڑا ہوا
ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسی تو نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہہ یعنی سنا تمہارا حدیث کو بطریق جزم و یقین کہے ہے کہا کہ ہان پس
پہرا وہ شخص طرف یارون اپنے کی اور کہا پڑہتا ہوں تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پہر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پہینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اسکی کہ
اب پہر کر نہیں آنی کا پہر گیا ساتہہ تلوار اپنی کی طرف دشمن کی پس مارا ساتہہ اوسکی یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دروازے بہشت کی اخر
یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اوسکی تلوارین کفار کی اوٹہی ہوئی ہون سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے بہشت کے
موجود ہین ساتہہ اوسکی ۱۲ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصحابہ انہ لما اصیب اخوانکم
یوم احد جعل اللہ ارواحھم فی جوف طیر خضر ترد انھار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ
فی ظل العرش فلما وجدوا طیب ماکلھم ومشربھم ومقیلھم قالوا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ
لئلا یزھدوا فی الجنۃ ولا ینکلوا عند الحرب فقال اللہ تعالی انا ابلغھم عنکم فانزل اللہ تعالی ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الی اخر الایات رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے یارون اپنے کو جبکہ شہید کیے گئے بہائی تمہارے دن احد کے کر دین اللہ نے روحین انکی بیچ پیٹون جانورون پرندون
سبز رنگ کی آتے ہین بہشت کی نہرون پر کہاتے ہین میوی اوسکی مین سے اور ٹہکانا پکڑتے ہین طرف قندیلون سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہین بیچ سایہ عرش کی پس جب
پائی ان شہیدون نے خوشی کہانی اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنی کی کہا کون خبر پہنچا دیوے بہائیون ہمارے کو ہماری طرف سے یہہ کہ ہم زندہ ہین بہشت مین
تاکہ نہ بے رغبتی کرین بیچ حاصل کرنے بہشت کے یعنی بلکہ رغبت کرین بیچ حاصل کرنے درجات اوسکی کی اور سستی نکرین وقت لڑائی کی فرمایا اللہ تعالی نے مین پہنچاتا ہون
خبر انکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اور نہ گمان کرو ان لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کی مردہ بلکہ وہ زندہ ہین آخر آیت تک ۱۲
ف آگی احیاء کی باقی آیت یون ہے عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمنون فی الدنیا علی ثلثۃ اجزاء الذین امنوا باللہ و
رسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذی یامنہ الناس علی اموالھم وانفسھم
ثم الذی اذا اشرف علی طمع ترکہ للہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا کے تین طرح کے ہین ایک وہ کہ ایمان لائے ساتہہ اللہ کے اور رسول اوسکے کی پہر شک نہ کیا اور جہاد کیا ساتہہ مالون
اپنے کی اور جانون اپنی کے راہ خدا مین یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کی نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا انکو اور یہہ اشرف و اعلی
ہین مرتبہ مین دوسرا وہ شخص کہ امن پاتے ہین اوس سے لوگ اوپر مالون اپنی کی اور نفسون اپنی کی یعنی اگرچہ اوس نے نفع نہ پہنچایا لوگونکو لیکن ضرر بہی نہ پہنچایا

اور

اور برائی بہی نکی اور اختلاط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا پہر وہ شخص کہ جسوقت جہانکتا ہی اور طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عزوجل کی نقل کی یہہ
نی **ف** یعنی جب اوسکی دل میں آتا ہی کہ طمع کری چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکیکی اور اس جماعت نی اگرچہ اختلاف کیا ساتہہ لوگونکی
اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوس سی اور یہہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی اور اقسام ہین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط
ہین اہ ح **وعن** عبد الرحمن بن ابی عمیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس مسلمۃ یقبضہا ربہا تحب ان
ترجع الیکم وان لہا الدنیا وما فیہا غیر الشہید قال ابن ابی عمیرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقتل
فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اہل الوبر والمدر رواہ النسائی اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ
سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہہ کہ پہر کر آدمی طرف تمہاری
اور ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی سوای شہید کی یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی راہ خدا مین بسبب دیکہنی
اوسکیکی درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی ماری جانا میرا راہ خدا مین یا دہ دوست رکہا گیا ہی
طرف میری اس سی کہ ہوون مالک و محکوم میری خیمی والی اور حویلیون کی رہنی والی نقل کی یہہ نسائی نی **ف** مراد خیمی والونسی گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین
اور مراد حویلیونکی رہنی والونسی بستی والی شہر اور گاؤنکی ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین اہ ح **وعن** حسناء بنت معاویۃ
قالت حدثنا عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنۃ قال النبی فی الجنۃ والشہید فی الجنۃ والمولود فی الجنۃ
والوئید فی الجنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی حسناء بیٹی معاویہ کی سی کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچا نی کہا مینی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون ہوگا بہشت مین
فرمایا حضرت نی نبی ہوگا بہشت مین اور شہید ہوگا بہشت مین اور لڑکی ہونگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہوگی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف**
مراد شہید سی مومن ہی بموجب قول اللہ تعالی کی کہ الذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم حاصل ہی یہہ کہ شہید عام ہی اس سی کہ ہو
حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی مومن اخل ہی کہنا بچہ کا ہی اور جیتی گاڑی گئی الخ جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون
کو گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹونکو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص کرنی ان چار کی باعتبار فضل و شرف کی ہی اور پہلا اول کی اور
بسبب دخول جنت کی بغیر سبب عمل کی بیچ دوسرا اخیر کی ہی اہ ح **وعن** علی وابی الدرداء وابی ہریرۃ وابی امامۃ وعبد اللہ بن عمر
وعبد اللہ بن عمرو وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنہم اجمعین کلہم یحدث عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ بکل درہم سبعمائۃ درہم ومن غزا بنفسہ
فی سبیل اللہ وانفق فی وجہہ ذلک فلہ بکل درہم سبعمائۃ الف درہم ثم تلا ہذہ الایۃ واللہ یضاعف لمن یشاء
رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سی
راضی ہو اللہ ان سب سی سب حدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہی بیچ گہر اپنی کی پس
واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات لاکہہ درہم
ہین یعنی بسبب فضل اور خرچ نی مال کی پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جس کسی کی لیے کہ چاہتا ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی +
وعن فضالۃ بن عبید قال سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہداء
اربعۃ رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذلک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیامۃ

هكذا ورفع رأسه حتى سقطت قلنسوته فما أدري أقلنسوة عمر أراد أم قلنسوة النبي صلى الله عليه وسلم قال ورجل مؤمن جيد الإيمان لقي العدو كأنما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن أتاه سهم غرب فقتله فهو في الدرجة الثانية ورجل مؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الثالثة ورجل مؤمن أسرف على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك في الدرجة الرابعة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہ کہا سنا مین نی عمر بن خطاب سی کہتی تہی سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی شہید چار طرح کی ہوتی ہین ایک شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ وہ شخص ہی کہ اوٹہاوینگی لوگ طرف اوسکی آنکہیں اپنی دن قیامت کی اسطرح یعنی مانند اوٹہانی سر میری کی اسطرح اور اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کی نیچی کی راوی نی پس نہین جانتا مین کیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نی یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونی اوسکی لوگ اسطرح دیکہینگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سی بایں صفت کہ گویا چبہوئی گئی ہین اوسکی بدن مین کانٹی درخت خاردار کی بسبب نامردی کی یعنی یہہ کنایہ ہی کہ ہی جاتی بالون کہیسی بسبب ڈر کی اور کانپنی بدن کی آوی آیا اوسکو تیر کہ مارنیوالا اوسکا معلوم نہین پس مار ڈالا اوسکو پس وہ شخص بیچ دوسری درجی کی ہی یعنی بہ نسبت پہلی کی اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کئی کچہہ اچہی اور کچہہ بری ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہایا اللہ تعالی کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ بیچ درجی تیسری کی ہی اور چوتہا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سی پس سچ کر دکہلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ درجی چوتہی کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** سچا کر دکہایا اللہ کو لفظ صدق ساتہہ تخفیف صاد کی ہی یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کی وہ چیز کہ عہد کیا ہی اللہ نی اوس پر اور ایک نسخہ مین ساتہہ تشدید صاد کی ہی یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نی بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکہی ثواب حق کی ہی کہ اللہ تعالی نی تعریف کی مجاہدان کی ساتہہ صبر اور طلب ثواب کی جب یہہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کی اپنی پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتہہ فعل اپنی کی اور حاصل اس تقسیم کا یہہ ہی کہ شہید یا متقی شجاع ہی اور یہہ قسم اول ہی یا متقی غیر شجاع ہی اور یہہ قسم دوسری ہی یا شجاع غیر متقی ہی اور یہہ دو قسم کی ہین ایک وہ کہ کردار اوسکی مخلوط ہین ساتہہ نیکی و بدی کی اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہین اور یہہ قسم تیسری ہی یا فاسق مسرف ہی پس سب اقسام مین حاصل ہوتی ہی تصدیق اللہ کی سوا دوسری قسم کی اور اس تقریر سی معلوم ہوا کہ مراد ساتہہ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اوپر صبر اور طلب ثواب کی ہی کہ وصف کیا ہی اللہ تعالی نی مجاہدون کو ساتہہ اوسکی اور خبر دی اوس نی تصدیق نیچ وعدہ اجر و ثواب کی مگر وہ قسم ثانی سی بہی حاصل ہی اور باوجود اسکی ذکر نہین کی ساتہ یہ فافہم

وعن عتبة بن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتلى ثلاثة مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه فذلك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه لا يفضله النبيون إلا بدرجة النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا جاهد بنفسه وماله في سبيل الله إذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه مصمصة محت ذنوبه وخطاياه إن السيف محاء للخطايا وأدخل من أي أبواب الجنة شاء ومنافق جاهد بنفسه وماله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل فذاك في النار إن السيف لا يمحو النفاق رواه الدارمي

اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگ کہ ماری جاتی ہین جہاد مین تین طرح کی ہین ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتہہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

بیچ حق اوس شخص کی کہ یہہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھہ صبر کی جہاد کی مشقتوں بیچ خیمہ اللہ کی ہوگا نیچی عرش اوسکی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی نہین زیادہ ہونگی اوس سی نبی مگر ساتھہ درجہ نبوة کی اور دوسرا شخص وہ مومن ہی کہ عمل کیی ملی جلی کچھہ اچھی کچھہ بری جہاد کیا ساتھہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق اس شخص کی کہ یہہ شہادت خصلت پاک کرنیوالی ہی کہ مٹانی ہی گناہوں اور خطاؤں اوسکیکو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہی خطاؤنکو اور داخل کیا جاویگا یہہ شخص جس دروازی بہشت کی سی چاہی اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھہ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سی لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطی کہ تلوار نہین مٹاتی نفاق کو نقل کی یہہ دارمی نی

وعن ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عُمَرُ إِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

اور روایت ہی ابن عائذ سی کہ نکلی تشریف لی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کی یعنی تاکہ نماز پڑہین اوسکی پس جبکہ رکہا گیا جنازہ کہا عمر بن خطاب نی کہ نہ نماز پڑہو تم اوسپر یا رسول اللہ کی تحقیق یہہ شخص تہا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف لوگونکی اور فرمایا کیا دیکہا تہا اوسکو کسینی تم مین سی اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کری اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نی کہ ہان یا رسول اللہ نگہبانی کی تہی اسنی ایک رات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑہی اوسپر حضرت نی اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یاری تیری گمان کرتی ہین کہ تو دوزخیون مین سی ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق تو بہشتیون مین سی ہی اور فرمایا ای عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگونکی عملونسی لیکن پوچہا جاویگا تو دین اسلام سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دین اسلام سی یعنی اوس چیز سی کہ دلالت کری اسلام پر شعائر دین سی اور علامات یقین سی مقصود منع کرنا تہا حضرت عمر کو اوس چیز سی کہ جرأت کی اوسپر اونہونی اعتبار ساتہہ فطرة کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ بہت رحم والا ہی نہادن پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہہ ہی کہ چاہیی کہ خبر نہ کری تو ایسی جگہہ بیچ اعمال مو تی کی سی بلکہ چاہیی کہ خبر دیوی تو اعمال نیک سی جیسیکہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہی حضرت عمر کو اوس چیز سی کہ جرأت کی اوسپر یعنی خبر دینی فسق کی پر اسلیی کہ اعتبار فطرة یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہی اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سی بہی کیا کہ کفایت کرتا ہی اوسکو

باب اعداد آلة الجهاد

یہہ باب ہی بیچ تیاری اسباب جہاد کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اسحال مین کہ وہ منبر پر تہی فرماتی تہی اور تیار کرو واسطی جنگ کافرونکی وہ چیز کہ کرسکو تم قوة سی خبردار ہو تحقیق قوة تیر اندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوة تیر اندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوة تیر اندازی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہی واعدوا لهم ما استطعتم من قوة مراد قوة سی تیر اندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نی کہا کہ قوة وہ چیز ہی کہ بسبب اوسکی قوة حاصل کری آدمی لڑائی مین اور حضرت نی مراد قوة سی تیر اندازی شاید اسلیی لی کہ یہہ اقوی اور اصل ہی بنسبت اور چیزونکی

وعنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عقبہ سی کہا

کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شہر روم کی لڑائی سے پس نہ عاجز ہو کوئی ایک تمہارا کھیلنے سے
ساتھ تیروں اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیراندازی کی ہے پس چاہئے کہ عادت کرو تم ساتھ تیراندازی کی اور سیکھو اوسکو تا
قادر ہو اوپر جنگ اونکی اور نگاہ رکھے تمکو خدا تعالی لڑائی اونکی سے یا مراد یہہ ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مدام دست رکھو اوسپر بعد فتح کی بھی اور مغرور نہو
ساتھ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نہیں رہی کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کی حاجت اسکی نہیں بسبب حاصل ہونے فتح
کی اور تیراندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی اور واسطے رغبت دلانیکی اوسپر اسلیے کہ نفوس کی جبلت میں ہے میل کرنا لہو پر ۱۲ ع ح وعنه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من علم الرمي ثم تركه فليس منا او قد عصى رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ سے کہ کہا سنا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکھی تیراندازی پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اسنے
نقل کی یہہ مسلم نے ف نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہم سے اور شمار کیا گیا زمرہ ہماری میں اور سیکھ کر چھوڑ دینا سخت ہے نسبت نہ سیکھنے کی اسلیے کہ وہ
نہ داخل ہوا زمرہ اونکی میں اور یہہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اسنے نقصان دیکھا اسمیں اور استہزا کیا ساتھ اسکی اور یہہ سبب ہے نعمت بڑی کا کفران ہے کذا قال الطیبی
ع وعن سلمة بن الاكوع قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من اسلم يتناضلون بالسوق فقال
ارموا بني اسمعيل فان اباكم كان راميا وانا مع بني فلان لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم فقال ما لكم قالوا
وكيف نرمي وانت مع بني فلان قال ارموا وانا معكم كلكم رواه البخاري اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تشریف لائے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اس حال میں کہ تیراندازی کر رہے تھے وہ آپس میں بیچ بازار کی پس فرمایا تیراندازی کرو اے اولاد اسمعیل کی یعنی عرب پس
تحقیق باپ تمہارے یعنی اسمعیل تھے تیرانداز اور میں ساتھ ہوں بنی فلاں کی یعنی کہا واسطے ایک کی دو فرقوں میں سے یعنی دو فریق تھے اسلم کی کہ آپس میں تیراندازی
کر رہے تھے انمیں سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکی ساتھ ہوں پس بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی تھم گیا ہاتھ حضرت تھے اونکی مقابلہ میں جو تھے انہوں
نے ہاتھ کھینچا تیراندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنی کیوں موقوف کی تیراندازی عرض کیا انہوں نے کسطرح سے تیراندازی کریں ہم اس حال میں کہ
آپ ساتھ فلانی قوم کی ہیں فرمایا تیراندازی کرو اور میں تم سبکی ساتھ ہوں نقل کی یہہ بخاری نے وعن انس قال كان ابو طلحة يتترس
مع النبي صلى الله عليه وسلم بترس واحد وكان ابو طلحة حسن الرمي فكان اذا رمى تشرف النبي صلى الله عليه
وسلم فينظر الى موضع نبله رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بچاو کرتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ایک
سپر کی اور تھے ابو طلحہ خوب تیرانداز پس تھے ابو طلحہ جب تیر پھینکتے جہانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہہ پہنچنے تیر اوسکے کی کہ کسکو لگا نقل کی یہہ بخاری نے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البركة في نواصي الخيل متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑوں کی ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہے اسلیے کہ سبب اونکی حاصل
ہوتا ہے جہاد کہ اوسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے ۱۲ ع وعن جرير بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوي
ناصية فرس باصبعه وهو يقول الخيل معقود بنواصيها الخير الى يوم القيامة الاجر والغنيمة رواه مسلم اور روایت ہے
جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کی کو ساتھ انگلی اپنی کی اس حال میں کہ فرماتے تھے گھوڑے
بندھی ہے بیچ پیشانیوں انکی بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب انکی جہاد کہ اوسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے جیسا کہ فرمایا ثواب آخرت
کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتبس فرسا في سبيل الله

اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی باندہی گہوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانی کی ساتہہ خدا کی یعنی خالصۃً للہ اور واسطی بجا لانی امر اوسکی کی اور بسبب سچ جاننی وعدہ اوسکی کی یعنی ساتہہ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولیجاوینگی میزان اعمال اوسکی بیچ دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف مراد سیری اور سیرابی سی یہاں وہ چیزین ہین کہ جنسی پیٹ بہرتا ہی جانور کا اور سیراب ہوتا ہی یعنی گہانس دانہ پانی وغیرہ پس یہہ چیزین بہی داخل اوسکی اعمال میں ہونگی ثواب پاویگا انکا بہی اور اوسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا ۱۲ ح وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الشِّکَالَ فِی الْخَیْلِ وَالشِّکَالُ اَنْ یَکُوْنَ الْفَرَسُ فِیْ رِجْلِہِ الْیُمْنٰی بَیَاضٌ وَفِیْ یَدِہِ الْیُسْرٰی اَوْ فِیْ یَدِہِ الْیُمْنٰی وَرِجْلِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی شکال کو بیچ گہوڑونکی اور شکال یہہ ہی کہ ہووی گہوڑا اسطرحکا کہ بیچ داہنی پانوں اوسکی کی اور بیچ بائین ہاتہہ اوسکی کی سفیدی ہو یا بیچ داہنی ہاتہہ اور بائین پانوں اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف راوی نی تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گہوڑی میں یہہ ہی کہ تین پانوں گہوڑی کی سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کی یا بالعکس یعنی ایک پانوں سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کی اور شکال اصل میں اوس رسی کو کہتی ہین کہ جسسی پانوں چار پائی کی باندہتی ہین پس اسطرحکی گہوڑیکو تشبیہ دی ساتہہ اوسکی اور اسطرحکی گہوڑیکو مکروہ رکہا از راہ تفاول کی کہ وہ بصورت مشکول کی ہی اور ممکن ہی کہ تجربہ سی معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گہوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضوں نی کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُھَا ثَنِیَّۃُ الْوَدَاعِ وَبَیْنَھُمَا سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّۃِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَبَیْنَھُمَا مِیْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسابقت کی درمیان اون دو گہوڑوں کی کہ اضمار کیی گئی تہی حفیا سی اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تہا اور درمیان حفیہ اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ ہی چہہ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گہوڑونکی کہ نہیں اضمار کیی گئی تہی ثنیۃ الوداع سی مسجد بنی زریق تک اور درمیان اون دونونکی فاصلہ ہی ایک کوس کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مسابقت کہتی ہین اسکو کہ دو شخص گہوڑی دوڑاتی ہین کہ دیکہین کون آگی نکل جاوی اور اضمار اسکو کہتی ہین کہ گہوڑی کو خوب گہانس کہلاتی ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کر دیتی ہین گہانس کو اور اوسکی خوراک پر اکتفا کرتی ہین اور ایک مکان میں بند کر کر جہولیں ڈالتی ہین کہ وہ گرم ہوتا ہی اور عرق لاتا ہی اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی سبک ہو جاتا ہی گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہی دوڑنی میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہی چند کوس پر مدینہ سی اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہی کہ اہل مدینہ مسافرونکو وہان تک پہنچانیکو جاتی تہی ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ نَاقَۃٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَکَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَہٗ فَسَبَقَھَا فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکہی جاتی تہی عضبا اور نہیں پیچہی چہوڑی جاتی تہی یعنی جس اونٹ سی مقابلہ کرتی دوڑنی میں اوس سی آگی بڑہ جاتی پس آیا ایک اعرابی بیچ اونٹ پر پس آگی بڑہ گیا اوسکا اونٹ اوس اونٹنی سی پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانونپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امر ثابت ہی اللہ پر یہہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سی مگر کہ پست کر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف عضبا کہتی ہین اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکی کٹی یا چری ہوں اور یہہ جو اونٹنی حضرت کی ہی کہ اسکو عضبا کہتی تہی یا یہہ لقب تہی اسمین دو قول ہین ایک یہہ کہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تہی ولیکن خلقی ہی کان اوسکی چہوٹی تہی اور دوسرا

جوان کو کہتی ہیں کہ نیا سواری میں لگا ہوا اور لائق سواری کی ہوا ہوا در اونٹ اوسکی دو برس ہیں چھہ برس تک بعد ازان اوسکو جمل کہتی ہیں ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَمُنْبِلَهٗ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهٗ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهٗ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهٗ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی بسبب ایک تیر کی یعنی تیر پھینکنے کی کفار پر تین شخصوں کو بہشت میں ایک بنانی والی اوسکی کہ امید رکہی بیچ پیشہ اپنی کی ثواب کی یعنی بنا وی بہ نیت اسکی کہ جہاد میں کام آوی اور دوسری تیر پھینکنی والیکو یعنی جہاد میں اور تیسری دینی والی تیر کیکو یعنی بیچ ہاتھ تیر انداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی یا ثانی بر سی اوٹھا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی سیکھو سواری و تیر اندازی اور تمہاری تیر اندازی بہت پیاری ہی طرف میری سواری ہونی سی جو چیز کہ کہیل سا تہہ اسکی آدمی باطل اور نا روا ہی مگر تیر اندازی کرنی کمان سی اور ادب سکہانا اپنی گھوڑیکو اور کہیلنا اپنی بیوی سی پس تحقیق یہہ چیزین حق ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابوداود اور دارمی نی یہہ کہ اور جو شخص چہوڑ دی تیر اندازی بعد سیکھنی اوسکی کی بسبب بیزار ہونیکی اوس سی پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا **ف** یہہ چیزین حق ہین اور انہیں کی حکم مین ہی ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہوا مور مباحہ سی مانند مسابقت کی پیادہ پا اور گھوڑی اور اونٹ پر وغیرہ ذالک ۱۲ ع **وعن** اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پہنچی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی ماری کافر کو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ بڑا ہی بہشت میں اور جو شخص کہ پہنکی تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگی کافر کو یا نہ لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر ردہ آزاد کرنیکی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام میں یعنی گاڑہا یا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت کیا ابوداود نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کی **ف** بوڑہا ہوا الخ اس سی معلوم ہوا کہ منع ہی چننا سفید بالونکا دیکہا ابو یزید نی آئینہ میں منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم یظہر العیب وما ادری ما فی الغیب اور ضمیر فی روایتہما کی پہیرنی طرف نسائی اور ترمذی کی صحیح نہین باوجودیکہ دونون قریب ہین مذکور اسلیے کہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس معنی یہہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمین ہی ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی بہی جیسیکہ اوپر مذکور ہوا اتنا ہی فی الاسلام ہی جواب اسکا یہہ کہ معنی اسکی یہہ ہین وفی روایۃ للبیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں یون ہی ۱۲ ع ح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا سا تہہ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانی کی یا اونٹ دوڑانی میں یا گھوڑی دوڑانی میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** سبق اوس مال کو کہتی ہین کہ گھڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوی اور ظاہر ہی

سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سوا انہین لینا مال کا ساتہہ مسابقت کی مگر ان تین چیزونمین اور بعضی فقہا نی لاحق کیا ہی ساتہہ اونکی اون چیزونکو کہ اسباب جہاد کی ہین جیسیکہ گدہا او رخچر بیچ حکم گہوڑی کی ہین او رفیل بیچ حکم اونٹ کی ہی اور جو چیز کہ اسباب جہاد سی ہی وسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا واسطی رغبت دلانی کی ہی جہاد مین بخلاف اون چیزونکی کہ اسباب جہاد سی نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کی کہ انمین مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہین اور بعضون نی پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضون نی مسابقت کو ساتہہ پتہر پہینکنی کی بہی لاحق کیا ہی بسبب ہونی اونکی بیچ معنی تیر کی اور جاننا چاہیی کہ بیچ شرط کرنی مال کی مسابقت مین معنی قمار کی ہین اسلیی کہ اوسمین خطرہ ہی بیچ ملک کی اور تردد ہی بیچ فائدہ اور نقصان کی اور یہی معنی ہین قمار کی مگر یہہ کہ مال شرط کیا جاوی امام کی طرف سی یا اور تیسری شخص کی طرف سی کہ وہ کہین جو کوئی بڑہ جاوی مجہہ اوسکی لیی اسقدر مال ہی یا مال ایک جانب سی ہو دونونمین سی جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاوی تو مجہہ تو تیری لیی اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی کچہہ نہین ہی تجہہ پر اور اگر دونون طرف سی ہو جیسیکہ کہی اگر بڑہ جاؤنمین میری لیی تجہہ پر اسقدر ہی اور اگر تو بڑہ جاوی تو مجہہ پر تیری لیی اسقدر ہی یہہ جائز نہین اسلیی کہ حقیقت قمار کی ہی مگر بسبب داخل ہونی محلل کی جیسیکہ حدیث آئندہ مین آتا ہی

ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ فَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل کری ایک گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی پس اگر ہو تیسرا گہوڑا اسطرح کا کہ امن ہین کیا جاتا ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی یعنی بلکہ معلوم ہی کہ آگی ہی بڑہ جاوی گا بسبب ہونی اوسکی تیز رو پس نہین بہلائی اوسمین اور اگر نہ امن کیا جاوی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین مضائقہ ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابی داود کی کہا جو شخص کہ داخل کری گہوڑا درمیان دو گہوڑون کی یعنی ایسا گہوڑا ہو کہ نہ امن ہین ہوا ہی کہ سبقت کیا جاوی پس نہین ہی قمار اور جو شخص کہ داخل کری گہوڑی کو درمیان دو گہوڑون کی اور تحقیق امن ہین ہی اس سی کہ سبقت کیا جاوی پس وہ قمار ہی **ف** جو شخص کہ داخل کری الخ یہہ صورت تحلیل کی ہی اور محلل وہ ہی کہ لاوی گہوڑی کو درمیان اون دو گہوڑون کی کہ نکلی ہین دوڑنی کی لیی اور شرط جانبین سی کی ہی اور عقد قمار ہو لی ہی پس ورلاوی گہوڑا بشرط اسکی کہ اگر گہوڑا تیسرا بڑہ گیا لیویگا دونون سی اور اگر پیچہی رہ گیا نہین دیویگا کچہہ اور یہہ محلل سبب اسکی ہوا کہ بسبب اوسکی عقد قمار سی نکلتا ہی کہ پہلی شرط جانبین سی تہی اور اب ایک جانب سی پس اگر محلل بڑہ جاوی اون دونون سی لیوی مال مشروط اونسی اور اگر وہ دونون بڑہ جاوین وسی نہ دیوی اونکو اور دونونمین جو ایک دوسری سی بڑہ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسری سی اور کہا مظہر نی کہ محلل کو چاہیی کہ ایسی گہوڑی پر سوار ہو کہ مانند گہوڑی اون دونون کی ہووی یا قریب اونکی دوڑنی مین پس اگر ہوگا گہوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہی کہ اون دونون کی گہوڑی میری گہوڑی سی نہیں بڑہ سکتی کی نہین جائز بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہی اور اگر نہین جانتا ہی یقینا کہ میرا گہوڑا بڑہ جاویگا اون دونونکی گہوڑونسی یا نہین جانتا ہی کہ میرا گہوڑا پیچہی رہ جاویگا تو جائز ہی حاصل یہ کہ اگر محلل کا گہوڑا ایسا ہی کہ احتمال بڑہ جانی اور نہ بڑہ جانی کا رکہتا ہی تو جائز ہی والا نہین جائز۔

ع ح والدر وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ الْغَصْبِ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نہین ہی جلب اور نہ جنب یادہ کیا یحیی نی بیچ حدیث اپنی کی لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب لا جنب فی الرہان اور مراد رہان سی بہی مسابقت اور
شرط کرنی ہی گہوڑ دوڑ مین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہہ ترمذی نی ساتہہ زیادتی بعض لفاظ اور معانیکی بیچ باب غصب کی **ف**
جلب کوۃ مین یہہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دور اوتری زکوۃ دینی والونسی اور حکم کری انکو کہ مواشی یہان میری پاس لی آؤ اور جنب یہہ کہ مال والی اپنی
موضع سی دور جا بیٹہین اور زکوۃ لینی والیکو مشقت اوٹہانی پڑی تا وہ وہین جاوی پس یہہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہوڑ دوڑ مین یہہ کہ ایک شخص
پیچہی اپنی گہوڑی کی لگا لیوی کہ گہوڑی کو ڈانٹتا رہی تا وہ آگی بڑہ جاوی اور جنب یہہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی رکہی اور جب گہوڑا سوار کا
تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہو لے یہہ بہی منع ہی ۱۲ ع ح **وعن** ابی قتادة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل
الادہم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادہم فکمیت علی ہذہ الشیة رواہ
الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی
اوسکیکی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتہہ پاؤن سفید ہون لیکن
داہان ہاتہہ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور
عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ۱۲ ع **وعن** ابی وہب
الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل
او ادہم اغر محجل رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو گہوڑا کمیت
سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤن کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤنکا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتہہ پاؤنکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی
ف اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ۱۲ ع ح
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑونکی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی
وعن عتبة بن عبد السلمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفہا
ولا اذنابہا فان اذنابہا مذابہا ومعارفہا دفاؤہا ونواصیہا معقود فیہا الخیر رواہ ابوداود اور روایت ہی
عتبہ بن عبد سلمی سی یہہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ کترو بال گہوڑون کی پیشانیونکی اور نہ عیالین انکی اور نہ دمین انکی اسلیئی کہ دمین
انکی چوریان انکی ہین کہ اونسی مکہیان اوڑاتی ہین اور عیالین انکی سبب گرم ہونی انکی ہین اور انکی پیشانیونکی بالونمین بندہی ہی بہلائی نقل کی یہہ
ابوداود نی **وعن** ابی وہب الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا
واعجازہا او قال اکفالہا وقلدوہا ولا تقلدوہا الاوتار رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور ہاتہہ پہیر اکرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پیٹہون پر یا فرمایا بدلی اعجاز کی اکفالہا معنی ایک
ہی ہین اور گنڈہی باندہو انکی گردنونمین اور نہ باندہو انکی گردنونمین چلی کمان کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** باندہ رکہو اونہین یہہ کنایہ ہی فربہ کرنی
اونکی سی جہاد کی لیئی اور ہاتہہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد و غبار سی اور پہچاننا حال فربہی اونکا ہی اور اتنی انس و راحت بہی حاصل ہوتی ہی اونکو
اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کی گہوڑونکی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر نہ لگی اسکو منع فرمایا واسطی تنبیہ کرنیکی اسپر کہ یہہ رد تقدیر نہین کرتا یا اسلیئی کہ

کانہ یعنی سکانہ ح ع **وعن** ابن عباسٍ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداً مامورًا ما اختصنا دون الناس
بشیٍ الا بثلاثٍ امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ وان لا ننزی حمارًا علی فرسٍ رواہ
الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندی امر کی گئی نہیں خاص کیا ہمکو سوا ہی لوگونکی ساتہہ
کسی چیز کی مگر ساتہہ تین چیزونکی حکم کیا ہمکو یہہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہہ کہ نہ کہاوین ہم صدقہ اور یہہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدہون کو گہوڑیون پر نقل کی
یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** امر کیی گئی کہ کرتی تہی جو کچھہ حکم کیی جاتی تہی خدا تعالی کی طرف سی اور حکم نہیں کرتی تہی ساتہہ کسی چیز کی اپنی طرف سی اور
اپنی خواہش نفس سی اور مخصوص نہیں کرتی تہی کسیکو ساتہہ کسی چیز کی احکام سی کہ چاہتی حتی کہ اہل بیت کو کہ اخص و اقرب تہی جسیکہ کہا کہ نہیں خاص کیا
ہمکو الخ اور نہ جست کرواوین ہم الخ تا پیدا ہووس سی خچر اسی منع ہیلی کیا کہ لازم آتا ہی قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلی اچہی چیز کی اسلیے کہ خچر نہیں
کام آتا جہاد وغیرہ مین پس یہہ مکروہ ہی اور اگر کہا جاوی کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کہانی صدقہ سی تو ظاہر ہی لیکن حکم کرنا ساتہہ پورا کرنی وضو کی اور نہی
جست کروانی گدہیکی سی گہوڑی پر شامل ہی سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہی نہہ کہ اہل بیت ہین پایا گیا اور
مبالغہ منظور ہی انکی حق مین اور اسحدیث مین رد بلیغ ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین خاص کیا حضرت نی اپنی اہل بیت کو ساتہہ علوم مخصوصہ کی اور مثل اسکی وہ حدیث
ہی کہ اوپر گذری حضرت علی سی جبکہ پوچہی گئی ہل عندکم شئی لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی الرجل
فی کتابہ وما فی الصحیفۃ الحدیث ح ع **وعن** علیٍ قال اُہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃٌ فرکبہا
فقال علیٌ لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہٖ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک
الذین لا یعلمون رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی سی کہا ہدیہ بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار ہوئی اوس پر
پس کہا حضرت علی نی اگر جست کرواوین ہم گدہونکو گہوڑیون پر پس ہون واسطی ہماری مانند ان خچرونکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرتی ہین یہہ وہ شخص
کہ نہیں جانتی ہین نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہیں جانتی یعنی یہہ کہ چہوڑنا گہوڑی کا گہوڑی پر بہتر ہی اسی واسطی اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی منافع
اوسکی یا نہیں جانتی احکام شریعت کی اور نہیں راہ پاتی طرف اوس چیز کی کہ وہ ادنی ہی اونکی لیے اور اسمین نہی ہی جست کروانی گدہی کی سی گہوڑی پر اور اسپر
نہی کراہت کی لیے ہی ح ع **وعن** انسٍ قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃٍ رواہ الترمذی
وابوداود والنسائی والدارمی اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سی نقل کی یہہ ترمذی
اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی زیور تلوار کا ساتہہ تہوڑی سی چاندی کی اور اسیطرح
کمربند کو سونیکا نہیں جائز کسی مین ہی **وعن** ہود بن عبد اللہ بن سعدٍ عن جدہٖ مزیدۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم الفتح وعلی سیفہٖ ذہبٌ وفضۃٌ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیثٌ غریبٌ اور روایت ہی ہود بن عبد اللہ
بن سعد سی کہ نقل کی دادا اپنی سی کہ مزیدہ ہی کہا داخل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ اوپر تلوار پر تہا سونا اور چاندی نقل کیا یہہ
ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حدیث لائق دلیل پکڑنی کی نہیں بیچ جائز ہونی استعمال سونی کی مقابل اسلیی کہ سند اسکی قوی
نہین ح ع **وعن** السائب بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احدٍ درعان قد ظاہر بینہما رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی سائب بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنی تہی دن احد کی دو زرہین کہ ایک کو دوسری پر پہن لیا تہا نقل
کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی مبالغہ کرنا اسباب جہاد مین اور یہہ منافی توکل کی نہین ح ع **وعن** ابن

عباسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا تہا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چہوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ مُوسَى
بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی موسی بیٹی عبیدہ مولی محمد بن
قاسم کی سی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف برا ابن عازب کی درحالیکہ پوچہتا تہا محمد برا سی نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا برا
نی کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد سیاہ رنگ سی یہہ ہی کہ غالب
رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سی سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص بلکہ کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوئی
ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ نمر یعنی چیتہ کی ٭ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین یعنی دن فتح
مکہ کی اسحال مین کہ نشان آپکا سفید تہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ
أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی انس
سی کہ کہا نہین تہی کوئی چیز محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتونکی گہوڑون سی یعنی دہاد کی لیے نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهِ أَلْقِهَا
وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ
فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک
شخص کو کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہہ ڈالدی اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان کہنی یعنی عربی اور مانند اسکیکی یعنی مانند مین
اور لازم ہی تمکو نیزی کامل پس تحقیق قصہ یہہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہاری بسبب انکی دین مین اور جماویگا تمکو شہرونمین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف**
گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر یہہ گمان کیا کہ وہ بہت مدد گار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہرون
کی مین پس ارشاد کیا حضرت نی اوسکو کہ یون نہین ہی کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرت دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرت اوسکی طرف
سی ہی اور ساتہہ قوت و قدرت اوسکی کی ہی نہ ساتہہ قوت تمہاری کی اور قوت اور سامان تمہاری کی ٭ ع ح

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی **ف** خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوای انکی کا اور آداب سفر کی بہت ہین بعضی سفر سی پہلی ہین رعایت انکی
پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کی اور بعضی بعد اوس کی رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کی ہین ٭ ع ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ
أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک
کی اور تہی حضرت دوست رکہتی یہہ کہ نکلین دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کیلیی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک مہینی کی راہ ہی مدینہ سی اور
غزوہ تبوک سنہ نو میں تہی اور یہہ آخری غزوہ حضرت کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابوداود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہ کم تہا کہ باہر نکلین حضرت سفر کیلیی مگر
روز پنجشنبہ کی جسوقت کہ جہاد کیلیی چاہتی اور پنجشنبہ کی نکلنی مین احتمال ہی ایک تو یہہ کہ وہ دن مبارک ہی چنانچہ آیا ہی اسمین اعمال بندونکی طرف اللہ تعالی کی

پس جانا حضرتؐ نی کہ چڑہایا جاوی آج عمل جہاد کا کہ افضل اعمال ہی اور دوسری یہہ کہ خمیس یعنی لشکر کی ہی پس اسمین تفاول ہی ساتہہ اسکی کہ فتح پاوین لشکر
اسکی اوسکی طرف جاتی ہین واللہ اعلم جو کچہہ کہ موافق سنت نبوی کی ہی یہی ہی اور مدار اوپر استخارہ اور تفویض اور توکل کی ہی اور سلف سی اصلا منقول نہین کہ
اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتی ہون امیر المؤمنین حضرت علی رضی سی منقول ہی کہ کسی نی اونکی پاس کسیکو کہا کہ فلانی روز جا
اور فلانی روز نجا فرمایا اگر شمشیر میری ہاتہہ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتی تہی ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
نہ سنا ہمنی نزدیک اونکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیی اور فلانی روز نہ کرنی چاہیی اور جو کچہہ کہ قمر در عقرب کا اور رہتا حضرت علی رضی
سی روایت کرتی ہین صحت کو نہین پہنچا ۔ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانین
آدمی وہ چیز کو کہ تنہا سفر کرنی مین ہی اوسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلی سوار رات کو تنہا نقل کی یہہ بخاری نی ف اوس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی
کو ضرر دینی یہہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی
اسلیی لگائی کہ سوار کو نسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہی خصوصا رات کو ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین کتا ہو یا گہنٹا نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین نہ کاتبہ اور
حفظہ اور مراد کتی سی وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیی نہو پس کتا رکہنا پاسبانی کی لیی اور محافظت مواشی کی لیی مباح ہی اور جرس وہ سکو کہتی ہین کہ
جانور وغیرہ کی گلی مین باندہا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گہنٹا اور گہنگرو اور سبب اسکی منع ہونیکا یہہ ہی کہ مشابہہ ساتہہ ناقوس کی ہی یا اسلیی
کہ اون لٹکائی کی چیزونمین سی ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی اور موید ہی اسکا قول حضرتؐ کا کہ آگی آتا ہی مزامیر الشیطان
اور شرح السنۃ مین روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوس حال مین کہ اوسکی پاؤن مین گہنگرو باجہا بجتی تہی کہا حضرت عائشہ نی کہ نکالو
میری پاس سی تفرقہ کرنیوالی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرتؐ نی کہ ساتہہ ہر جرس کی شیطان ہی ۔ ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گہنٹا مزامیر الشیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی
ف مزامیر جمع مزمار کی ہی مزمار کہتی ہین نی کو کہ بجائی جاتی ہی اور زمر او زمیر کہتی ہین گانیکو ساتہہ نی کی اور مزامیر بلفظ جمع اسلیی فرمایا کہ آواز اوسکی
منقطع نہین ہوتی گویا ہر جز اوسکا مزمار ہی اور مزامیر شیطان اسکو اسلیی فرمایا کہ وہ باز رکہتا ہی ذکر و فکر سی ۔ ح وَعَنْ أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا
لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی بشیر انصاری سی یہہ کہ وہ تہی
ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعضی سفرون اونکی پس بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کسیکو کہ ندا کرتی ہی بیچ سفر مین ہر حکم کو کہ نہ باقی چہوڑا جاوی بیچ
گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہی قلادہ مگر کاٹا جاوی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یہہ شک راوی کا ہی کہ حضرتؐ نی قلادہ من وتر فرمایا
یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکی کاٹنی کو اسلیی فرمایا کہ اوسمین گہنٹا لی باندہتی تہی اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا اسلیی فرمایا کہ اوسمین
منکی وغیرہ ڈال کر جانورونکی گلی مین باندہتی تہی بگمان اسکی کہ بسبب اونکی محفوظ رہین گی آفات سی پس منع فرمایا حضرتؐ نی اوس سی
کیونکہ یہہ امر اللہ کی تقدیر کو نہین پہیرتا ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹونکو حق اونکا زمین سی یعنی گہاس یعنی چہوڑ دیا کرو اونکو ساعت بساعت تا چرین اور نہ تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلاؤ انپر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پہنچاوین تمکو منزل مقصود کو پہلی اسکی کہ ضعیف ہوں اور جسوقت کہ اترو تم رات کو پس بچو راہ سی یعنی رستی پر مت اترو اسواسطی کہ رستی راہین ہین چارپایوں کی اور ٹہکانی ہین موذی جانورونکی یعنی سانپ بچہو وغیرہ کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنی مین درحالیکہ باقی ہو اونٹونمین گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدن کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا اسوقت کہ تھی ایک سفر مین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگہان آیا حضرت کی پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پہیرتا تہا اونٹ کو دائین اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو ساتھ اوسکی زیادہ سواری اپنی چاہیی کہ دیوی وہ سواری اوس شخص کو کہ نہین سواری واسطی اوسکی اور جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی زیادہ توشہ پس دی اوس شخص کو کہ نہین توشہ واسطی اوسکی کہا راوی نی پس ذکر کیا حضرت نی اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکی پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑی وغیرہ کی زیادہ حاجت سی پس خرچ کری یا وسیرکہ جسکی پاس نہو یہانتک کہ جانا ہمنی یہہ کہ نہین حق واسطی کسیکی ہم مین سی بیچ زیادتی مال کی نقل کی یہہ مسلم نی ف پہیرتا تہا اونٹ کو دائین اور بائین بسبب تہکی جانی اوسکی یا معنی یہہ ہین کہ پہیرتا تہا آنکہین اپنی اور دیکہتا تہا دائین اور بائین واسطی طلب یاد چیز کی کہ رد کری حاجت اپنی ساتھ اوسکی حاصل یہہ کہ وہ عاجز تہا زاد اور راحلہ سی حضرت نی رغبت دلائی لوگونکو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سفر ایک ٹکڑا ہی عذاب کا باز رکہتا ہی ایک تمہارا کو نیند اوسکی سی اور کہانا اوسکی سی اور پینی اوسکی سی پس جسوقت کہ پورا کر چکی ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنی سی پس چاہیی کہ جلدی کری طرف اہل اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایک ٹکڑا ہی یعنی سفر ایک نوع ہی انواع عذاب جہنم سی بموجب قول اللہ تعالی کی سارہقہ صعودا اور سفر کہانی پینی وغیرہ سی باز رکہتا ہی سبب عبادت چین کی یہہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزونکی بطور مثال کی نہ یہ کہ والا سفر مین فوت ہوتی ہین بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتیونکی اور مشقت گرمی اور سردی وغیرہ کی پیش آتی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی سفر سی استقبال کیی جاتی ساتھ لڑکون اہل بیت اپنی کی یعنی اہل بیت کی لڑکونکو حضرت پاس لیجاتی اور تحقیق حضرت آئی ایک سفر سی پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کی پس اوٹہایا اور سوار کیا مجکو آگی اپنی پہر لائی گئی ایک دونون بیٹون فاطمہ کی سی یعنی

حضرت امام حسن یا امام حسین پس بیٹھا لیا اونکو پیچھے اپنی پہر داخل کیے گئے ہم مدینہ مین تینون ایک جانور پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** انس انہ اقبل
ھو وابو طلحۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ مردفہا علی راحلتہ رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق انس آئے وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر سے مدینے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ ساتھہ حضرت کی تہین صفیہ کہ پیچھے
بیٹھایا تہا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یہہ قصہ خیبر سے پہرنے کی وقت کا ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کی سے تہین کہ پہلے دحیہ کلبی کی ہاتہہ
لگی تہین پہر اونسے حضرت نے لیا اور آزاد کرکر نکاح کیا اونسے اور اپنی ساتہہ بیٹھا کر سواری پر لائے ۱۲ ح **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یطرق اھلہ لیلا وکان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتے تہے اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہین داخل ہوتے تہے یعنی گہر مین مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا متفق علیہ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دراز ہووے غائب ہونا تمہارے کو یعنی سفر مین بہت دن لگین پس نہ آوے اپنی
گہر مین رات کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح السنہ مین روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہون نے کہ رات کو آئے گہر مین دو شخص بعد منع کرنے
حضرت کے پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کی ساتہہ مرد دوسرے کو ۱۲ ع **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت لیلا فلا تدخل
اھلک حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت
کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر مین پس نہ داخل ہو اپنی اہل کی پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کی لیوے بیوی اور کنگہی کرے وہ بیوی کہ پراگندہ ہوین بال اوسکے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہہ کہ صبر کرے تا عورت اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کہا نووی نے کہ یہہ مکروہ ہے واسطے اوسکے کہ دور دراز
ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکے آنے کی رات کو تو نہین مضائقہ ہے بموجب قول حضرت کے اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسے ہی جسکہ ہو بڑے لشکر
میں اور مشہور ہوا آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گہر والے اوسکے کہ وہ آتا ہے تو نہین مضائقہ ہے رات کے آنے کا اسلیئے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہے سو حاصل ہے لیکن تاہم بہتر
لیکن ضرور ہے کہٹکہٹانا دروازے کا اور انتظار کرنا جواب کا ۱۲ ح ع **وعن** کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا یقدم من سفر الا نھارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا
تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کی پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین اور پڑہتے اوسمین یعنی پہلے بیٹھنے سے دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد
یا صلوۃ چاشت پہر بیٹھتے اوسمین واسطے ملاقات لوگون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** وقت چاشت کی یہہ باعتبار اکثر کے ہے والا پہلے گذر چکا ہے کہ
نہین آتے تہے مگر اول روز یا آخر روز مین ۱۲ ح **وعن** جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما قدمنا المدینۃ
قال لی ادخل المسجد فصل فیہ رکعتین رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تہا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
پس جب آئے ہم مدینہ مین فرمایا مجکو داخل ہو مسجد مین اور پڑہ اوسمین دو رکعتین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتہہ حدیث
حضرت کی فعلا اور قولا اور اسمین اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گہر کی ہے گہرون اللہ کی سے اور جانیوالا اوسمین گویا
ملاقات کرنیوالا ہے اللہ سبحانہ سے ۱۲ ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** صخر بن وداعۃ الغامدی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم من اول
النہار وکان صخر تاجرا فکان یبعث تجارتہ اول النہار فاثری وکثر مالہ رواہ الترمذی وابو داود والدارمی

روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول روز اونکی یعنی
اول روز میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر وغیرہ ذالک تو برکت حاصل ہووے ہمیں اور تہی حضرت جسوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتے اوسکو اول روز
اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم اپنی پر رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی
رات کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی قناعت نکرو دن کی چلنی پر بلکہ کچھہ رات کے بہی چلا کرو اسلیے کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی
چلنی والا کہ تہوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہہ ہوتا ہی بسبب ہونی ثقل کی چلنی سی ورنہ دیکہنی علامات و نشان کی کہ یہہ چیزیں بہاگ
کرو یتی ہیں چلنی کو بیچ نظر چلنی والی کی اور یہہ مراد نہیں ہی کہ دن کو چلو ہی نہیں چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہی کہ چلا کرو اول روز اور آخر
روز میں اور کچھہ رات کو ۱۲ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ
شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ہیں نقل کی یہہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف یعنی
تین سوار حق اسکی ہیں کہ انکو سوار کہیں بسبب ہونی اونکی محفوظ شیطان سی اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیے
کہ ایک کی ہونی میں تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور راہ میں درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہوں تو
اونمیں سی ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی شیطان یا مراد یہہ ہی کہ ساتھہ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی
ساتھہ شر کی اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر میں چاہیے کہ تین آدمی ہوں تا جماعت سی نماز پڑہیں اور اگر
ایک کچھہ کام کو جاوے تو دو باقی رہیں اور آپس میں انس پکڑیں اور اگر اوسکی آنی میں تاخیر ہو تو ایک اون دونوں میں کا ڈہونڈہی خبر او تحقیق حال کو
جاوے اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت
کہ ہوویں تین شخص یعنی مثلاً سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اونمیں سی یعنی سردار ٹہیراویں افضل کو اونمیں سی نقل کی یہہ ابو داود نی
ف تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہیں اور ایسے ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اسلیے کیا کہ پہلی گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان
ہوتی ہیں اور امیر کرنی کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہ اور مہربان اور
خادم ہو اونکا جیسکہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمہم ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ
اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہترین مصاحبوں
اور رفیقوں کی چار ہیں اور بہترین چہوٹی لشکروں کی چار سو ہیں اور بہترین بڑی لشکروں کی چار ہزار ہیں اور ہرگز نہیں

مغلوب ہوتی بارہ ہزار سبب قلت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ٭٭
ف چار ہین چار ساتہی بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہی کہ وصیت کری کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکہا ہی علمانی
کہ پانچ بہتر چار سی ہین اور جسقدر زیادہ ہونگی بہتر ہونگی اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہی اور ہرگز نہین مغلوب ہولی الخ
یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتی اور اگر مغلوب بہی ہونگی تو بسبب کمی کی نہونگی کہ یہہ عدد کمی سی نکل گیا ہی بلکہ بسبب اور امر کی
مغلوب ہونگی یعنی عجب اور غرور وغیر ذلک سی ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچہی رہتی چلنی مین یعنی واسطی تواضع اور مدد کرنی کی پس ہانکتی ضعیف کو یعنی
اوسکی سواری کو تاکہ مل جاوی ساتہہ ہمراہیون کی اور پیچہی سوار کر لیتی یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اونہین اور دعا کرتی اونکی
لیی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا
إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا تہی لوگ یعنی صحابہ جب اوترتی منزل مین اوترتی متفرق ہو کر بیچ دری پہاڑون کی اور نالون کی
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان دریون کی اور نالونکی نہین یہہ مگر شیطان سی کہ تمکو ایک دوسری
سی جدا کری پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تمکو پس نہ اوترتی لوگ بعد اس فرمانی کی کسی منزل مین مگر ملی ہوئی بعض اونکی
طرف بعض کی یہان تک کہ کہا جاتا تہا اگر پہیلایا جاوی اون پر ایک کپڑا البتہ ڈہانک لی سبکو نقل کی یہہ ابوداود نی ٭٭
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ
وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوٰى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنٰى
عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم
دن جنگ بدر کی ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیون مین ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سی سوار ہوتی تہی
اور تہی ابولبابہ اور حضرت علی رض شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبداللہ نی پس تہا قصہ اسطرح سی جسوقت کہ آتی نوبت اوترنی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابولبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلینگی بدلی آپ کی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم دونو
قوی تر مجہسی یعنی دنیا مین اور نہین مین بی پرواہ زیادہ ثواب سی تم دونون سی یعنی عقبی مین نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف اسی معلوم
ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کی ٭٭ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ
إِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ پکڑو پشتون جانورون اپنی کو منبر اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی سوای اسکی نہین کہ مسخر کیا ہی جانورون کو واسطی تمہاری تاکہ پہنچاوین تمکو طرف اوس شہر کی کہ نہ تہی تم پہنچنی والی اوسکو مگر ساتھ مشقت جانون اپنی کی یعنی مقصود اونسی سواری ہی اور باسانی پہنچنا ہی مقصد کو پس نہ پہنچانا انکو روا نہین اور پیدا کیا واسطی تمہاری زمین کو پس اوسپر کرو اپنی کام اور حاجتین نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** نہ پکڑو الخ یعنی جانورون کی پشت پر سوار ہو ئی نہ کہڑی رہو باتین کرنیکی لیے بلکہ اوتر کر حاجت روائی اپنی کرو اور پہر سوار ہو اور یہہ اوس صورت مین ہی کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتھ اوسکی متعلق نہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت خطبہ پڑہتی تہی عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانونکی یعنی مقصود جانورون سی یہہ ہی کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پہونچی اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہنچاوی اور حاجتین یعنی بیٹہنا او کہڑا ہونا اور سوای انکی اور حاجتین زمین پر روا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سوای سواری کی کہ کسی جگہہ پہنچاوی نکرو ۰ ح **وعن** انس قال کنا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم جسوقت کہ اوترتی منزل مین نہ پڑہتی نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی اسباب جانورونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضون نی کہا مراد نماز چاشت ہی کہ اوترنی کی وقت وقت اوسکا ہوتا ہی حاصل یہہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تہا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتی تہی ۰

ع ح **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تہے ناگہان آیا انکی پاس ایک شخص ساتھ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچہی سرکا وہ شخص اپنی تاکہ حضرت آگی بیٹہین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سوار ہوتا مین آگی تو لائق تر ہی اپنی جانور کی اگلی جانب کا مگر یہہ کہ گردانی تو اوسکو واسطی میری یعنی صریح کہی تو والا پیچہی سرکنا اوسکا تو اسلیے تہا کہا اوسی کہ گردانا مینی اوسکو واسطی آپکی پس سوار ہوئی حضرت یعنی آگی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوئی پیچہی بیٹہنی پر اوس شخص کی ۰ ع ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی اور ہوتی ہین گہر شیطانون کی لیے پس لیکن اونٹ شیطانونکی پس تحقیق دیکہا مینی اونکو نکلتا ہی ایک تمہارا ساتھ اچہی اونٹنیون کی کہ تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پس نہین چڑہتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہین رکہتا انکی کوتل رہتی ہین اور گذرتا ہی یعنی سفر مین ساتھ مسلمان بہائی اپنی کی اسحالت مین کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ چلنی سی یعنی بسبب ضعف وعجز کی پس نہین سوار کرتا اوسکو اور لیکن گہر شیطانون کی پس نہین دیکہا مینی انکو تہی سعید کہ راوی حدیث کی ہین کہتی نہین گمان کرتا مین اون گہرون کو مگر یہہ پنجری کہ ڈہانکتی ہین لوگ ساتھ ریشمی کپڑی کی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ہوتی ہین اونٹ واسطی شیطانونکی الخ حاصل یہہ کہ یہہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کوتل چلتی ہین نہ واسطی رفع حاجت

اپنی کی اور مسلمانونکی پس چونکہ جانور پیدا کیے گئی ہین واسطی نفع اوٹہانی کی ساتہہ سوار ہونی کی اور سوار کرنیکی کسیکو پس جبکہ نہ اپنی کام مین آیا اور نہ سوار کیا کسی تہکی ہوئی کو اور سہیر پس طاعت کی شیطانکی اور شیطان خوش ہوا اوسی پس گویا کہ وہ شیطانونکی ہین پس اسی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی کہ یہان مرا آگی رکہتی ہین منع ہی اور شیطانونکی ہی ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قول فاما ابل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہی یعنی یکون ابل للشیاطین وبیوت للشیاطین اور بعضون نی کہا حدیث تا قول فلم ارہا ہی اور مراد گہرون سی تو انباریان اور ہودج ہین کہ اونکو ریشمی کپڑونسی تکلف کر کر بناتی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ بذاتہا اونسی نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی انکیکی ساتہہ حریر کی اور ضائع کرنی مال کی اور تفاخر اور ریا اور اسراف کی ۰ ح ع **وعن سهل بن معاذ عن ابيه قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي في الناس ان من ضيق منزلا او قطع طريقا فلا جهاد له رواه ابو داود** اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تنگ کیا لوگون نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیی بسبب اسکی تنگ کی جگہہ اور رونہی اور قطع کیا اونہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کر دینی اسکی کی گذرنیوالونپر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنیوالیکو کہ آواز کری لوگونمین یہہ کہ جو شخص کہ تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکو لیی یعنی بسبب ضرر پہنچانی لوگونکو نقل کی یہہ ابو داود نی **وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل اهله اذا قدم من سفر اول الليل رواه ابو داود** اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر وقت داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ صورت اسمین ہی کہ سفر قریب ہوا اور پہلی جو گذرا کہ راست کو نہ آوی وہ سفر دور دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا ہی ہوا اور خبر گہر مین آنیکی دن سی پہونچ جاوی تو نہین رات کی آنیکا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیی کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہی جب اول شب مین صحبت کریگا آرام سی سوویگا اور حق بیوی کا بہی جلدی ادا ہوگا ۰ ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن ابي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان في سفر فعرس بليل اضطجع على يمينه واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه رواه مسلم** روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتی کچہہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی ہاتہہ اپنا یعنی دایان اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتہیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی **وعن ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن رواحة في سرية فوافق ذلك يوم الجمعة فغدا اصحابه وقال اتخلف واصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم الحقهم فلما صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم راه فقال ما منعك ان تغدو مع اصحابك فقال اردت ان اصلي معك ثم الحقهم فقال لو انفقت ما في الارض جميعا ما ادركت فضل غدوتهم رواه الترمذي** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی پس موافق ہوا یہہ دن جمعہ کا یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی لشکر کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی اور کہا عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی سی کہ پیچہی رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین ساتہہ اونکی پہر

جب نماز پڑہ چکی عبد اللہ ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکہا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتہہ یاروں اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ نماز پڑہوں مین ساتہہ تہہ تہاری پہر جا ملون مین ونسی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب پا ویگا تو ثواب صبح کو جانی اونکی کا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہی بیچ ثواب جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت سی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اوسپر کہ جمعہ اوسپر لازم ہی نزدیک جمہور علما کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی بسبب ضرورت کی سفر کرنی مین ساتہہ فوت ہونی فرصت کی اور مرافقت کی اور مانند اونکی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض و تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال سی اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ٭ ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ساتہہ ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوسمین ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی اور اوسکی استعمال مین لانی سی منع فرمایا ہی اسلئی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ٭ ع ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَۃٍ لَمْ یَسْبِقُوْہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَۃَ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہی پس جو شخص آگی بڑہ گیا اونسی ساتہہ خدمت کرنیکی نہین آگی بڑہ سکینگی اوسی ساتہہ عمل کی مگر شہادہ کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی سردار کو چاہیی کہ خدمت کری قوم کی در قائم ہو ساتہہ مصالح اونکی کی اور رعایت احوال اونکی ظاہر و باطن مین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی خدمت کری اگرچہ ظاہر مین ادنی اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کی اور یہہ معنی مناسب ہین ساتہہ قول حضرت کی فمن سبقهم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہین ہی کہ مردان خدمت بجائی رسند ٭ مگر لڑنا اللہ کی راہ مین حتی کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ کی پاوی ٭ ح

بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ

باب ہی بیچ لکہنی نامہ کی طرف کفار کی اور بلانی اونکی طرف اسلام کی **ف** بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑنیکی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگر نہ پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتہہ لکہنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہوں اور امیر ونکو چنانچہ حضرت نی نامی لکہی ہین کافر بادشاہونکو مانند قیصر و نجاشی اور کسری کی اور حضرت نی جب ارادہ کیا تہا کہ لکہین نامہ طرف قیصر روم کی پس عرض کیا لوگون نی کہ وہ نہین پڑہتی ہین نامہ کو مگر یہہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کہدوائی بیچ اوسکی تین سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسری مین رسول اور تیسری مین اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہی کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی ٭ ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِهٖ اِلَیْہِ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیَّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰی هِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدَاعِیَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیٰۤاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کی درحالیکہ بلاتی تہی

طرف اسلام کی اور بھیجا نامہ اپنا طرف اوسکی ساتھہ دحیہ کلبی صحابی کی اور حکم اوسکو کیا یہہ کہ پہنچادی اوس نامہ کو طرف حاکم بُصری کی تاکہ پہنچادی حاکم بُصری اوس نامہ کو طرف قیصر کی پس ناگہان اوس نامہ مین لکہا تہا شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی کہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ نامہ صادر ہی طرف محمد کیطرف کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتہہ اسلام لانیکی اور اوسکی خبر کرنیکی اسکی پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتہہ بلانی اسلام کی کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کیسی اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکی محمد پر اور اگر منہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجہپر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیریکا یعنی تجہپر ساتہہ گناہ تیریکی گناہ تابعداروں تیریکا بہی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری استمرار کفر مین اور ای اہل کتاب آؤ طرف کلمہ درمین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یعنی نہین مختلف اوسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوا اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نی حضرت عیسیٰ کو رب ٹہیرایا پس اگر منہ پہیرین یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنون کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلی الیسیین کی اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام کی ف قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہین جیساکہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتہہ پیش ت اور تشدید ب کی اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور دحیہ ساتہہ زیر دال کی صحابی ہی حضرت جبرئیل ع اکثر انہین کی صورت مین اوترتی تہی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجنا انکا سنہ چہ مین ہوا اور بصری نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اداب خط لکہنی سی یہہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی اور نام مکتوب عنہ کا بہی پہلی لکہی کہتا ہون مین کہ یہہ بات کلام اللہ سی بہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو واسطی مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کرکر سلام علیک نکہا اسلیے کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز ہی ابتدا کرنی ساتہہ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃً ✿ ح ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسری کی ساتہہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہہ کہ پہنچادی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی پس پہنچایا خذافہ نی نامہ سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بد دعا کی اونپر یعنی کسری پر اور اوسکی تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پارہ پارہ کیجاوین تمام پارہ پارہ ہونا انکی کی پہنچا ہی ف پس پارہ پارہ کیا اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہہ مہینی اوسکا بیٹا بہی مرگیا اور آئی اونکی نحوست اونکو وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ

جبّارٍ یدعوھم الی اللّٰہ ولیس بالنجاشی الذی صلّی علیہ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسریٰ کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کی درحالیکہ بلاتی تہی اونکو طرف اللہ کی اور نہین تہا یہہ نجاشی کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کی یہہ مسلم نی ف یعنی وہم ہوا ہی اوسکو کہ کہا یہہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نی نماز پڑہی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص و رفادار تہا حضرت کا اور انکی اصحاب کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مرگیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہہ دونون مسلمان اور منقول ہی کہ سنہ ۶ مین حضرت نی نامی اطراف کی بادشاہونکو اور بہیجا عمرو بن ضمیر کو پاس نجاشی کی اور جب کہا نجاشی نی نامہ آنحضرت کا تو تخت سی اوترکر زمین پر بیٹہا اور چوما نامی کو اور دونون آنکہون پر رکہا اور حکم کیا ساتہہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر مین جاسکتا حضرت کی پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت مین اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفی لیکر حضرت کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ مین مرا پہر حضرت نی دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور یہ دونون نامی موجود ہین اوسکی اولاد مین اب تک تعظیم کرتی ہین اوسکی اور برکت طلب کرتی ہین ساتہہ اوسکی فقد سماع ح

وعن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اذا امّر امیرًا علی جیشٍ او سریّۃٍ اوصاہ فی خاصّتہ بتقوی اللّٰہ ومن معہ من المسلمین خیرًا ثمّ قال اغزوا باسم اللّٰہ فی سبیل اللّٰہ قاتلوا من کفر باللّٰہ اغزوا فلا تغلّوا ولا تغدروا ولا تمثّلوا ولا تقتلوا ولیدًا واذا لقیت عدوّک من المشرکین فادعھم الی ثلث خصالٍ او خلالٍ فایّتھنّ ما اجابوک فاقبل منھم وکفّ عنھم ثمّ ادعھم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منھم وکفّ عنھم ثمّ ادعھم الی التحوّل من دارھم الی دار المھاجرین واخبرھم انّھم ان فعلوا ذلک فلھم ما للمھاجرین وعلیھم ما علی المھاجرین فان ابوا ان یتحوّلوا منھا فاخبرھم انّھم یکونون کاعراب المسلمین یجری علیھم حکم اللّٰہ الّذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لھم فی الغنیمۃ والفیء شیءٌ الّا ان یجاھدوا مع المسلمین فان ھم ابوا فسلھم الجزیۃ فان ھم اجابوک فاقبل منھم وکفّ عنھم فان ھم ابوا فاستعن باللّٰہ وقاتلھم واذا حاصرت اھل حصنٍ فارادوک ان تجعل لھم ذمّۃ اللّٰہ وذمّۃ نبیّہ فلا تجعل لھم ذمّۃ اللّٰہ ولا ذمّۃ نبیّہ ولٰکن اجعل لھم ذمّتک وذمّۃ اصحابک فانّکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمّۃ اللّٰہ وذمّۃ رسولہ وان حاصرت اھل حصنٍ فارادوک ان تنزلھم علی حکم اللّٰہ فلا تنزلھم علی حکم اللّٰہ ولٰکن انزلھم علی حکمک فانّک لا تدری اتصیب حکم اللّٰہ فیھم ام لا رواہ مسلم اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہہ تقویٰ اللہ کی اور نصیحت کرتی امیر کو بیچ حق اون لوگون کی کہ ساتہہ اوسکی ہوتی مسلمانون سی ساتہہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اونسی پہر فرماتی حضرت جہاد کرو اور جہاد کی لیتی ساتہہ نام اللہ بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور بول بالی کی دین اوسکی کی لڑو اوس شخص سی کہ کفر کیا اللہ سی ساتہہ لشکر جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مت کاٹو کان ناک و غیرہ کی اور نہ مار ڈالو لڑکون کو اور جس وقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر اپنی دشمنون سی مشرکین مین سی پس بلا اونکو طرف تین چیزونکی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزون مین سی قبول کرین تجہسی اور اختیار کرین مشرک پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی یعنی اونکی زیادہ تکلیف نہ دی پہر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا اونکو طرف

نقل کی یعنی چلی آئینگی اپنی ملک سے یعنی دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہہ کہ اگر کرین وہ یہہ یعنی اپنی ملک سے چلی آوین دار الاسلام مین پس واسطی اونکی ہی وہ چیز کہ واسطی مہاجرین کی ہی اور اونپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہی پس اگر نہ قبول کرین وہ آنا ملک سے پس خبر دی اونکو یہہ کہ وہ ہونگی مانند گنوارون مسلمانونکی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانونپر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہ کا اور قصاص اور دیت اور مانند اسکا اور نہ ہوگا واسطی اونکی غنیمت سے اور فی مین کچھہ حصہ مگر یہہ کہ جہاد کرین ساتھہ مسلمانونکی یعنی اور مہاجرون کی لیے بغیر جہاد کی بہی حصہ مقرر تہا پس مثل اونکی ہونگی اہل اگر وہ قبول نکرین یہہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہون نے قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جسوقت گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور بستی والونکو یعنی کفار کو پس چاہین تجہسی یہہ کہ دی تو واسطی اونکی ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا پس نہ دی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکیکا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یارونکا سہل تر ہی اس سے کہ توڑو ذمہ اللہکا اور ذمہ رسول اوسکیکا اور اگر گہیری تو ایک قلعہ والونکو اور چاہین تجہسی یہہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نکال اونکو اوپر حکم اللہ کی ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہنچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نے صواب ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکی کی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی کبہی خطا اور کبہی صواب نقل کی یہہ مسلم نے ف پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان ہی واسطی اسکی کہ جب تہنا تو نی چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس چاہا ان حکم اونکا بطریق تفصیل کی پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نے کہ سب صحیح مسلم کی نسخو نمین ثم ادعہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ صواب روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین ہی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیے کہ یہہ تفسیر تین خصال کی ہی نہ غیر اونکا اور کہا مازری نے کہ ثم یہان زائد ہی وارد ہوا ہی واسطی افتتاح کلام کی اور یہہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزونمین سی اور نقل مع المسلمین تک اسکا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا اسواسطی کہ بعضون نے کہ ہجرت ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطی مہاجرون کی ہی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہہ سمجہنا چاہیے حضرت کی زمانی مین اسلیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنی سی طرف جہاد کی جسوقت کہ حکم کیا اونکو امام نے برابر ہی کہ ہون کافی وہ لوگ کہ مقابل دشمن کی یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کی اگر ہون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنے ہین اس قول حضرت کی علیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانونکی کہ رہتی ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنے ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتہہ لگی اور بعضون نے فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سی ہاتہہ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کی ہاتہہ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر توڑا اونہون نی عہد اللہ کا اور رسول اسکیکا نہین جانی گا تو کہ کیا کری ساتہہ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تجکو ساتہہ جنگ کی اور مانند اوسکی اونکی حق مین اور یہہ متعذر ہی تجہپر بسبب دور رہنی تیری کی جگہہ وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو تو جب جانیگا اونکو کریگا ساتہہ اونکی قتل کرنی اونکا یا مقرر کرنی جزیہ سی یا بندی کرنی اونکی سی وغیر ذلک جب مصلحت دیکہیگا تو اونکی حق مین ۱ ح ر ع

وعن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضی دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوس مین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی اور سی یہانتک

کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوئی لوگون میں یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کی ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی
قتال واقع ہو اسلیئی کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی ہا پس صبر
کرو اور جانو یہہ کہ بہشت نیچی سایہ تلوارون کی ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی او تارنیوالی کتاب کی اور چلانیوالی ابر کی او شکست دینی
والی جماعت کافرون کی شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافرون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ڈہلا آفتاب حکمت اوس وقت
کی انتظار مین یہہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہواؤن اور نشاط نفسو نکا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت
مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کی اور اعمال و ہبائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی
پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو ؁ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا
غَزَابِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْہِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْہُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا
اَغَارَ عَلَیْہِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَانْتَہَیْنَا اِلَیْہِمْ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ وَرَکِبْتُ
خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَاِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا
اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِہِمْ وَمَسَاحِیْہِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ
وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَؤُا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ
اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ
جہاد کرتی ساتہہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اونکو
کہا انس نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اون کی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار
ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میری البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہہ پہاوڑون اور بیلچون اپنی کی یعنی ساتہہ اسباب زراعت
کی زراعت کی لیی یخبر ہماری آنیسی پس دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی
طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی از راہ تفاؤل کی ساتہہ شکست پانی اونکی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا
خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوئی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی
ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتہہ افعال اونکی
کی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہوں وہمین پس اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی
تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلیئی کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی
اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی
امام پر قتال کرنا اونسی اسیطرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم انخ یہہ جملہ مستانفہ ہی بیان واسطی سبب خراب ہونی

خیبر کی آتر پڑا ای گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب لشکر ساتہہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہہ نکالا حضرت صلی الله علیہ وسلم نی اس آیۃ سی افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنی کی دشمن سی اور جائز ہی استشہاد ساتہہ قرآن کی بیچ مثل ایسی حال کی بیچ امور محققہ کی اور اسیکی مثل ہی جو کہ حضرت صلی الله علیہ وسلم نی وقت فتح مکہ کی کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علما نی کہ مکروہ ہی اسی جگہ ہو بطریق ضرب المثل کی محاورات مین اور کلام لغو مین واسطی تعظیم کتاب الله تعالی کی کہتا ہون مین بلکہ تصریح کی ہی بعضی علما ہماری نی ساتہہ اسکی کہ کفر ہی رکہنا کلام الله تعالی کا جگہہ کلام اپنی کی اسطرح کہ خطاب کری ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحیی ہو وقت دینی کتاب کی ساتہہ اس آیۃ کی یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم الله کا جگہہ کہا کی اور داخل ہو کی اور مانند اونکی اور قول صلی الله علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق الباطل نہین ہی قبیلہ استشہاد سی بلکہ قبیلہ امتثال سی ہی کہ فرمایا الله تعالی نی حضرت صلی الله علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسیطرح کہنا رب زدنی علما کا بموجب وقل رب زدنی علما کی اور مانند اونکی بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہہ مستحب ہی ۱۰ ح وعن النعمان بن مقرن قال شہدت القتال مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فکان اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تہب الارواح وتحضر الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین قتال مین ساتہہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی پس تہی جسوقت کہ نہ قتال کرتی اول دن انتظار کرتی یہانتک کہ چلتین باوین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہہ بخاری نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کی اوس صورت مین تہا کہ اول روز مین قتال واقع نہوتا غالبا احوال مختلف تہا کبہی اول روز مین اور کبہی دوپہر ڈہلی ۲۰ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن النعمان بن مقرن قال شہدت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم وکان اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تزول الشمس وتہب الریاح وینزل النصر رواہ ابو داود روایت ہی نعمان بن مقرن سی کہ کہا حاضر ہوا مین ساتہہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی اور تہی حضرت صلی الله علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتی اول روز مین انتظار کرتی یہانتک کہ ڈہلتا آفتاب اور چلتین باوین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہو نا فتح کا برکت دعا مسلمین کی بعد نماز کی مجاہدین کی لیی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن قتادۃ عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی الله علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النہار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل قال قتادۃ کان یقال عند ذلک تہیج ریاح النصر ویدعو المؤمنون لجیوشہم فی صلوتہم رواہ الترمذی اور روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی نعمان بن مقرن سی کہ کہا جہاد کیا مین ساتہہ نبی صلی الله علیہ وسلم کی پس تہی حضرت صلی الله علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر تہیرتی یعنی باز رہتی شروع کرنی جہاد کی سی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتی نماز صبح سی پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتی پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنے دوپہر شرعی کہ وہ وقت چاشت ہی قریب دوپہر کے

ٹھیرتے یہانتک کہ ڈہلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑہ چکتے لڑتے عصر تک پہر ٹھیرتے یہانتک کہ نماز پڑہتے عصر کی پہر لڑتے کہا قتادہ نے تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتے تہے بیچ حکمت اس فعل کی کہ اس جہت سے تہا کہ نزدیک ان اوقات کی چلتی ہیں بادیں نصرت کی اور دعا کرتی ہیں مسلمان اسطے لشکرون اپنی کی بیچ نماز اپنی کی یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز میں جیسا کہ بیچ پڑہنی قنوت کی حدیثیں آئی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ اِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا اَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عصام مزنی سی کہ کہا بہیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک چہوٹی لشکر کی اور فرمایا جسوقت دیکہو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتی پس قتل کرو کسیکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سی پس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سی ۱۲ مع ۰۰۰

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَاِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيْ قَوْمًا يُّحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی ابی وائل سی کہ کہا لکہا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کی یعنی سردار ونکی طرف یہہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سی ہی طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کی سلام او سپر کہ پیروی کری ہدایت کی اسپر بعد از سلام کی جانو تم کہ ہم بلاتی ہیں تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنی ہاتہہ سی ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سی پس ہلاک و پشیمان ہوگی اسلیے کہ تحقیق ساتہہ میری ایک قوم ہی کہ دوست رکہتی ہیں قتل کرنیکو یا مارے جانیکو راہ خدا میں جیسا کہ دوست رکہتی ہیں اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہیں قتال میں یا خوش ہوتی ہیں اور لذت پاتی ہیں اور سلام ہی او سپر کہ پیروی کری ہدایت کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ باب ہی لڑنیکا جہاد میں ف یعنی آئیں وہ حدیثیں ہیں کہ رغبت دلائی ہی حضرت نے انمیں جہاد کی اور بیان کیا ہی ثواب جہاد کا ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر میں مارا جاؤں یعنی شہید ہوں پس کہاں ہونگا میں یعنی بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں پس پہینک دیں اوسنی کہجوریں کہ تہیں اوسکی ہاتہہ میں یعنی واسطی جلدی حاصل ہونی شہادت کی اور داخل ہونی کی بہشت میں پہر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہا نہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوی یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتہہ غیر اوسکی یہانتک کہ ہوا یہہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک کہ غزوہ کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کی اور

متوجہ ہوئی سفر دور دراز کو اور جنگلون بی آب وگیاہ کو اور بہت سی دشمنون کو پس کہول کر کہدیا حضرتؐ نی مسلمانون کو احوال اس غزوہ کا تا درستی کر لین سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرتؐ نی صحابہ کو ساتہہ راہ ورو اپنی کی کہ ارادہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** توریہ کی معنی ہین چہپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرتؐ چاہتی کہ ایک جگہہ جہاد کو جائین تو لوگو نہین ایسا مشہور کردیتی کہ اور جگہہ جاوین گی اور یہہ اسلیی تہا کہ دشمن غافل رہین یہہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کی تہا نہ ساتہہ قول صریح کی جیسیکہ ایک جگہہ کی جہاد کا ارادہ کرتی تو احوال اور جگہہ کا اور کیفیت اسکی راہ کی پوچہتی اور خیمہ اوس طرف نکالتی صریحاً نہ کہتی تہی کہ مین فلانی جگہہ جاتا ہون تا جہوٹ نہ لازم آوی یہان تک کہ ہوا یہہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا نسبت کعب بن مالک کی اور کعب وہی ہین حضرتؐ کی ساتہہ نہ گئی تہی مدینہ ہی مین رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اسکا مشہور اور مذکور ہی قران مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اور وہین دور دور دراز اسلیی کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی اور یہہ اخیر غزوہ حضرتؐ کی غزوون مین سی تہا کہ ۹ہجری مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہ نی وہان اوٹہائین ٭ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی فریب ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہت لڑائی سی اور فریب اسطرح دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی یا غنیم غافل ہو اور خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکایک حملہ کری پس اسطرح اور مانند اسکی فریب کری اور صریح جہوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتہہ زبر اور پیش خ اور جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتہہ ایک فریب کی اور ساتہہ زیر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتہہ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی یعنی آدمی کی خیال مین کچہہ کچہہ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسیکہ ضحکہ اور لعبہ کہتی ہین اسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتہہ کفار کی لڑائی مین مگر جس صورت مین کہ اوسمین نقض عہد و امان ہو تو نہ کری ٭ ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتون کو انصار مین سی ساتہہ اپنی جسوقت کہ جہاد کرتی حضرتؐ یعنی سب صحابہ کی پانی پلاتین یہہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیونکی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا عورتونکا واسطی مصلحت پانی پلانی کی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرہ و صحبت کی لیجاوین تو لونڈیان بہتر ہین نہ آزاد ٭ ع ح وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا غزوی کیی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ سات غزوی پیچہی رہتی تہی مین انکی ڈیرونمین پس تیار کرتی تہی مین واسطی انکی کہانا اور دوا کرتی مین زخمیونکی اور خبرگیری کرتی تہی مین بیمارونکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتونکی اور لڑکونکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ بہت بوڑہا ماندہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیی جاوین حالت قتال اپنی مین اور عورۃ ملکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ قتال کری اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیی کہ بادشاہ کی قتل مین شوکت انکی ٹوٹتی ہی ٭ ع ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِسَائِھِمْ وَذَرَارِیْھِمْ قَالَ ھُمْ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھُمْ مِنْ اٰبَائِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سی یعنی کافروں سی کہ رہتی ہین شہروں مین شب خون کیی جاوین یعنی مارے جاوین تو عورتین اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بہی اونہین مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنی باپوں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عورت کو اور لڑکوں کو جہاد مین قصدا قتل نہ کیجی اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین تو کچہہ مضائقہ نہین کہ یہہ بہی کافر ہین مانند بڑی مردوں کی حکم قتل مین بسبب امتیاز ہونی اونکیکی بڑی مردوں لڑنی والی سی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَحَرَّقَ وَلَھَا یَقُوْلُ حَسَّانُ وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرُ وَفِیْ ذٰلِکَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَائِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنی درخت کہجوروں بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق مین کہا ہی حسان نی شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی کی جلانا بویرہ کا پہیلا ہوا اور اوسیمین یہہ آیۃ اوتری جو کچہہ کہ کاٹا تمنی درخت کہجور سی یا چہوڑا تمنی اوسکو کہڑا ہوا اوسکی جڑوں پر یعنی نہ کاٹا پس تہہ حکم اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود سی جنہوں نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتہہ اوسچیز کی کہ قصد کیا اونہوں نی پس جلا وطن کیی گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئین کہجوریں اونکی اور خراب کیی گئی گہر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرتؐ کی اور اونکی ساتہہ تہی امداد روح القدس کی اور سراۃ بفتح سین بےنقطہ اور ر ا مہملہ اور یا مشددہ لوی بضم لام و فتح واو اور تشدید یا کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرتؐ کی اجداد سی ہین اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرتؐ کی اور بویرہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ جہاں کہجوریں بنی نضیر کی تہین اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرتؐ نی حکم کیا بنی نضیر کی کہجوروں کی کاٹنی کا تو اونہوں نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین مین پس یہہ کہجوریں کیوں کاٹتین اور جلاتین پس آیۃ مذکورہ اوتری تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختوں کفار کا ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّیْنَ فِیْ نَعَمِھِمْ بِالْمُرَیْسِیْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَی الذُّرِّیَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عون سی یہہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی رسالہ کہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی مین بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنیوالوں کو اور بندی پکڑ لائی عورتوں اور لڑکوں کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ مین سی اور مریسیع نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی وہاں پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والوں سی مراد وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑائی کی یعنی مرد عاقل و بالغ اور ذریت سی مراد ہین عورتین اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی قتل کرنا کفار کا اور لی لینا اونکی اموال کا حالت غفلت مین ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ حِیْنَ صَفَفْنَا لِقُرَیْشٍ

وصفّوا لنا إذا أكثبوكم فعليكم بالنبل وفي رواية إذا أكثبوكم فارموهم واستبقوا
نبلكم رواه البخاري ۔ اور روایت ہی ابی اسید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر
کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑائی قریش کی اور صف باندہی قریش نی واسطی لڑائی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پہونچین
وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو اونکو تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پہونچین
وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کرڈالو کچہہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب نہون تمپر بسبب نہتی
ہونی تمہاری کی نقل کی یہہ بخاری نی وحديث سعد هل تنصرون سنذكر في باب
فضل الفقراء وحديث البراء بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رهطا في
باب المعجزات إن شاء الله تعالى اور حدیث سعد کی کہ سرا اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرینگی ہم بیچ باب فضل الفقرا
کی اور حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثاني فصل دوسری عن عبد الرحمن بن عوف قال عبأنا النبي صلى الله عليه و
سلم ببدر ليلا رواه الترمذي ۔ روایت ہی عبد الرحمن بن
عوف سی کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر مین ایک رات اول کی یہہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی جہپا کیا لا
ایسی ساتہہ صفین لشکر کی اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہہ کہ مناسب تہی اوسکی
لڑائی کی جگہہ ... وعن المهلب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن بيّتكم
العدو فليكن شعاركم حم لا ينصرون رواه الترمذي وأبو داود
اور روایت ہی مہلب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ خندق مین اگر شبخون کرین تمپر دشمن پس چاہیی کہ
ہووی علامت تمہاری حم لا ینصرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف علامت سی مراد یہہ کہ پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور
کافر کون اور یہہ عرب کی عادت ہی کہ ایک بول اپنی بیچ مقرر کر لیتی ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہی خصوصا
وقت شبخون کی ... اشتباہ ... حاصل یہہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو یہہ بول بولنا اسطرح کی بول
... یہہ ہین ... الحم کی مدد ... فرمایا ع ح وعن
سمرة بن جندب قال كان شعار المهاجرين عبد الله وشعار الأنصار عبد الرحمن رواه
أبو داود اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبد الرحمن
یعنی ایسی اور غزوہ ... مین نقل کی یہہ ابوداود نی وعن سلمة بن الأكوع قال غزونا مع أبي بكر زمن النبي
صلى الله عليه وسلم فبيّتناهم نقتلهم وكان شعارنا تلك الليلة
أمت أمت رواه أبو داود اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہہ ابوبکر
صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شبخون کیا ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری
اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار ای خدا تعالے دشمنون کو نقل کی یہہ ابوداود نی

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوای ذکر اللہ کے نقل کی یہہ ابو داود نی
ف عادة ہی لڑنیوالونکی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنا بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچہہ
حقیقت نہ جانتی تہی اسلیئی کہ اسمین فریب الہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آواز ساتہہ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب ہی دنیا اور آخرة کا ہی ۰ ع وَعَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ اَيْ صِبْيَانَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سمرة بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکون کی بڑی عمر والی اور زندہ رکہو چہوٹی
عمر والی یعنی لڑکی انکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** مراد بڑی عمر والونسی یا تو جوان ہین مقابل لڑکونکی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہون لڑنی
پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ۰ ع وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کرکی بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر ابنا پر وقت صبح کی اور جلادی یعنی کہیتیان اور درخت اور
گہر اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ابنا نام ایک جگہہ کا ہی شام مین اور اسی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہر دن کفار کا جائز ہی ۰ ح وَعَنْ
اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشُوْكُمْ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جسوقت کہ قریب ہوین تمہاری
کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلوارین یہانتک کہ قریب ہو پہنچین وہ تمہاری نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَاَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ
عَلَى امْرَاَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَاَةً وَلَا
عَسِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوی مین پس
دیکہا لوگونکو کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہی ہین یہہ پس آیا وہ شخص اور کہا جمع ہو رہی
ہین ایک عورة پر کہ ماری گئی ہی پس فرمایا نہ تہی یہہ لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تہی آگی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور
کہا کہدی واسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورة کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** مراد مزدور سی وہ مزدور ہی کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیتی ہو ۰
ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا
فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيْرًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی مجاہدونکو وقت بہیجنی کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق
و تائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی نہ مارنا تم نہایت بوڑہی کو اور نہ چہوٹی لڑکی کو اور نہ عورتکو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال
غنیمت کا اور صلح کرو تم آپسمین ساتہہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلیی کہ خدا تعالی دوست رکہتا ہی
نیکی کرنیوالونکو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نہایت بوڑہی کو یعنی مگر جبکہ ہو لڑنیوالا یا صاحب رای و تدبیر تو اسصورت مین اوسکو بہی مارو اور ظاہر
یہہ ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور استثنا کیا گیا ہی اسی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ

عورۃ کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنیوالی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رای لڑائی مین ۴ ع وعن علیؓ قال لما کان یوم بدر تقدم عتبۃ بن ربیعۃ وتبعہ ابنہ واخوہ فنادی من یبارز فانتدب لہ شباب من الانصار فقال من انتم فاخبروہ فقال لا حاجۃ لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ بن الحارث فاقبل حمزۃ الی عتبۃ واقبلت الی شیبۃ واختلف بین عبیدۃ والولید ضربتان فاثخن کل واحد منہما صاحبہ ثم ملنا علی الولید فقتلناہ واحتملنا عبیدۃ رواہ احمد وابو داود

اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا جب ہوا دن جنگ بدر کا آگی بڑہا یعنی لڑنیکی لیے کفار مین سی عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نی کون ہی کہ نکلی میدان مین لڑنیکی لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نی انصار مین سی یعنی نکلی میدان مین صف مین سی لڑنیکی لیے سامنے عتبہ اور ہمراہیون اوسکی کی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی ان جوانون نی اوسکو کہ ہم انصار ہین پس کہا عتبہ نی نہین حاجت ہمکو بیچ تمہاری یعنی تم سی لڑنیکا ارادہ نہین کرتی ہین سوای اسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش ہین مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو تو ای حمزہ کہڑا ہو تو ای علی کہڑا ہو تو ای عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوئی حمزہ طرف عتبہ کی یعنی لڑنیکی لیے اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا مینی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نی اون دونون مین سی مقابل والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہالائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی وعن ابن عمرؓ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحاص الناس حیصۃ فاتینا المدینۃ فاختفینا بہا وقلنا ہلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود نحوہ وقال لا بل انتم العکارون قال فدنونا فقبلنا یدہ فقال انا فئۃ المسلمین

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ مین پس چہپ رہی ہم اوسمین یعنی بسبب حیا کی اور کہا ہمنی یعنی اپنی دل مین یا آپسمین ہلاک ہوئی ہم یعنی گنہگار ہوئی بسبب بہاگنی کی دشمنونسی پہر آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نی یعنی واسطی رفع خجالت اونکی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسکی ہی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو کہا ابن عمر نی پس نزدیک ہوئی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہہ اونکا اور فرمایا حضرت نی مین جماعت مسلمانونکی ہون ف حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو عکار کی معنی ہین میل کرنا اور پہر آنا لڑائی مین یعنی اگر بہاگو لڑائی مین سی بنیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی مین آدنگی گناہ نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مددگار ہون تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کی کیا بسبب عظمت وبرکت کی جیسے کہ قرآن مجید مین آیا ہی ان ابراہیم کان امۃ وسنذکر حدیث امیۃ بن عبد اللہ کان یستفتح وحدیث ابی الدرداء ابغونی فی ضعفائکم فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کرینگی ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہی وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی سر اوسکا ابغونی فی ضعفائکم ہی بیچ باب فضل فقراء کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثوبان بن یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی اہل الطائف رواہ الترمذی مرسلا روایت ہی ثوبان بن یزید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا گوپیا اوپر اہل طا

کی نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف تحقیق ایک آدمی کہ پہینکی جاتی ہین ساتھہ اوسکی پتہر ع باب حکم
الاسراء باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال عجب اللہ من قوم یدخلون الجنة فی السلاسل وفی روایة یقادون
الی الجنة بالسلاسل رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی
یعنی راضی ہوا اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف
جنت کی ساتھہ زنجیرون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیرون بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام
مین داخل کیی جاتی ہین پہر تعالیٰ اونکو ایمان نصیب فرماتا ہی پس داخل ہونگی جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا ۱۲
ع وعن سلمة بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین وہو فی سفر فجلس
عند اصحابہ یتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلتہ
فنفلنی سلبہ متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی اس حال مین کہ
حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کی پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ چلا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈہونڈو
اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مین اوسکو پس دیا حضرت نی مجہکو اسباب اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعنہ قال غزونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل
احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفة ورقة من الظہر وبعضنا مشاة اذ خرج یشتد فاتی جملہ فاثارہ فاشتد بہ
الجمل فخرجت اشتد حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ ثم اخترطت سیفی فضربت راس الرجل ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ
رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال من قتل الرجل قالوا ابن
الاکوع قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ
نام ایک قبیلہ کا ہی پس بیچ ایسی وقت مین کہ ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ
کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال یہ کہ ہم مین تہی سستی اور ضعف سواری اور بعض ہم مین پیادہ پا تہی اور کچہہ ہوا ... کی حال
ایسی حالت مین ہماری پاس ... ناگہاں نکلا وہ شخص ہماری درمیان مین سی دوڑتا ہوا پس آیا اونٹ اپنی کی پاس ... سوار ہوا
اوسپر پس دوڑایا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچہی اوسکی یہانتک کہ پکڑی مین نی مہار اونٹ کی ... اوسکو
اور ماری مین نی سر اوسکا پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اس حال مین کہ اوپر تہا اسباب اوسکا ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ
پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی کہ سلمہ بن اکوع نی فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب سب اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وعن
ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظة علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار
فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہؤلاء نزلوا
علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلة وان تسبی الذریة قال لقد حکمت فیہم بحکم الملک وفی روایة بحکم اللہ
متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کی بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بعض

کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کی پس آئے سعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچے سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑی ہو
تم طرف سردار اپنی کی پہر آئے سعد اور بیٹہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہاری کی کہا سعد نے
پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ مارے جاوین لڑنیوالی اونکی جو کہ قابل لڑنی کی ہین اور یہہ کہ بندی کیے جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نی
بیچ اونکی ساتہہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تو نی کہ اللہ تعالی اوس سے راضی ہوا بسبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتہہ حکم اللہ تعالی کی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف سعد بن معاذ کبار صحابہ او مشاہیر انصار سے ہین اور سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلفا اونکی
اور عہد وامان اونکی مین تہی پس جب آنحضرت نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کی سنہ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن
معاذ کی اوترے یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرین گی اونہون نے خیال کیا تہا کہ ہم اونکی عہد وامان مین ہین رعایت ہماری حال کی
کرینگے اور ہماری خلاصی مین کوشش کرینگی پس جب لڑائی ہو چکی تو حضرت نے سعد کو بلوایا جیسا کہ مذکور ہوا اور کہڑی ہو تم اٹھ کہا نووی نی کہ اس سی معلوم
ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کرے اور کہڑا ہو جاوے وقت آنی اوسکی اور یہہ حکم ہی ساتہہ اسکی جمہور نی اور بعضون نی کہا کہ نہین تہا یہہ
کہڑی ہونی کا تعظیم کی لیی بلکہ بسبب اسکی تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہی بسبب اسکی زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور
طاقت اوترنی کی سواری پر سے نہ رکہتی تہی پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوترنی مین ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ
مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ
الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ
الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي
مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کی پس پکڑ لائے لشکر کی لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا
ہے کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سے ستونوں مسجد نبوی کی سے پس نکلی طرف اوسکی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیری اے ثمامہ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا ہے گمان تیرا مجہہ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیری پس کہا نزدیک
میری اے محمد خیر و خوبی ہے یا نزدیک میری بہت مال ہے اگر قتل کرو گی تم یعنی مجکو قتل کروگی خون والی کو یعنی اوسکو کہ مستحق قتل ہے پس مین قرار دے اپنی قصاص
کا یا مراد یہہ ہے کہ اوسکو مارو گی کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لیگی پس مین عوض ہون اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگی انعام
کروگی اوپر قدر دان کی یعنی سلوک کا اور احسان کا بدلہ میری طرف سے ملیگا اور اگر ہو تم چاہتی مال پس مانگو دیے جاؤگی مال سے جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پہر فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیری اے ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز کہ کہی مین واسطے آپکی اگر
انعام کروگی بخشش کروگی قدر دان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیے جاؤگی مال جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اوسی حالت پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلی سے اگلا دن یعنی تیسرے دن پہر فرمایا اوسکو کیا ہے نزدیک تیری اے ثمامہ پس کہا نزدیک میری وہی چیز کہ کہی مین واسطے آپکی اگر
بخشش کروگی بخشش کروگی قدر دان پر اور اگر قتل کروگی قتل کروگی خون والی کو اور اگر چاہتی ہو مال پس مانگو دیے جاؤگی مال سے جسقدر چاہو

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلَى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ وَوَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ ـــ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کی کہ نزدیک تھی مسجد کی پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کی اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندے اوسکی ہیں اور رسول اوسکی اے محمد قسم ہے خدا کی نہ تہا روے زمین پر کوئی منہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ آپکی سی پس تحقیق ہو گیا یعنی اب منہ تمہارا محبوب تر ساری مونہوں سی طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تہا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکی سی پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر ساری دینوں کا طرف میری قسم ہے اللہ کی نہ تہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکی سی پس ہو گیا شہر آپکا محبوب تر ساری شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکی لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکہتا تہا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتی ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکی کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کی حاصل ہوئی اور ساری گناہ پہلی تیری بخشی گئی اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کہنی والی نی بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نی نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیدین نہیں ہوا میں قسم ہے اللہ کی نہیں پہنچیگا تمکو شہر یمامہ سی ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیوین اوسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ـــ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کی کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی کا زندہ پہر سفارش کرتا مجہسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چہوڑ دیتا میں انکو واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف جبیر نی یہہ حدیث حالت کفر میں حضرت سی سنی اور بعد اسلام لانی کی بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہی پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہی اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سی پہرے تو وسنی منع کیا مشرکونکو حضرت سی ایذا دینی سی حضرت نے کلام مذکور واسطی تالیف و ترغیب جبیر کی اسلام پر فرمایا ہی ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ فَاَخَذَهُمْ سَلَمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ اسی آدمی مکہ کی اترے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سی ہتیار باندہی ہوئی ارادہ کرتی تہی وہ کہ غافل پاویں اور آزار پہنچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کی صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نی مطیع و خوار پس زندہ چہوڑ دیا انکو اور ایک روایت میں ہی کہ آزاد کر دیا انکو پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکہا ہاتہ انکا تمسی اور تمہارا ہاتہ انسی بیچ مکہ میں اور روایت اسکی میں نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم

وسلم امر یوم بدر باربعة وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا
ظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی واتبعه اصحابه
حتی قام علی شفة الرکی فجعل ینادیهم باسمائهم واسماء ابائهم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم الله ورسوله
فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول الله ما تکلم من اجساد لا ارواح لها فقال النبی
صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم وفی روایة ما انتم باسمع منهم ولکن لا یجیبون متفق علیه و
زاد البخاری قال قتادة احیاهم الله حتی اسمعهم قوله توبیخا وتصغیرا ونقمة وحسرة
وندما اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا ذکر کیا واسطی ہماری انس بن مالک نی ابی طلحہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا
دن جنگ بدر کی ساتہہ چوبیس شخصونکی سرداروں کفار قریش سی لیپٹ الی گئی وہ بیچ ایک کنوین کی کنوؤن بدر کی سی کہ وہ ناپاک و ناپاک کرنیوالا
تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتی کسی قوم پر تو ٹہہرتی اوس میدانمین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جبکہ ہوا بدر
مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نی ساتہہ باندہنی کجاوی کی اوپر اونٹ سواری اپنی کی پس باندہا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پہر چلی حضرت اور ساتہہ اونکی
اصحاب ونکی یہانتک کہ کہڑی ہوئی اوپر کنارے کنوین کی پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتہہ ناموں اونکی اور ناموں باپوں ونکی ای فلانی بیٹی
فلانیکی اور ای فلانی بیٹی فلانیکی آیا خوش تہی تمکو یہہ اطاعت کی تم اللہ اور رسول اوسکیکی پس تحقیق ہمنی پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا ہمسی پروردگار ہماری
نی حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی تہی پس آیا پائی تمنی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہاری نی حق یعنی تمہاری عذاب کا اور یہہ استفہام
توبیخی ہی پس کہا حضرت عمر نی یا رسول اللہ کیا کلام کرتی ہو اون بدنوں سی کہ نہین ارواح واسطی اونکی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس
ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین ہو تم زیادہ سننی والی واسطی اوس چیز کی کہ کہتا ہون مین ونسی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ نہین تم زیادہ
سننی والی اونسی ولیکن وہ جواب نہین دیتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہ کہا قتادہ نی کہ زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نی
یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطی سرزنش کی اور واسطی ذلت کی اور واسطی غصہ کے اور واسطی افسوس کے اور واسطی پشیمانی کی ف اس حدیث سی
حضرت شیخ عبدالحق وغیرہ نی سماع اموات کی لیی ثابت کیا ہی اور اکثر علما حنفیہ نی انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح پر دیی ہین جو چاہی
فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہہ لی ۱۲ مولف وعن مروان والمسور بن مخرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قام حین جاءه وفد هوازن مسلمین فسالوه ان یرد الیهم اموالهم وسبیهم فقال فاختاروا احدی الطائفتین اما
السبی واما المال قالوا فانا نختار سبینا فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاثنی علی الله بما هو اهله ثم قال اما بعد فان
اخوانکم قد جاءوا تائبین وانی قد رایت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون
علی حظه حتی نعطیه ایاه من اول ما یفیء الله علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک یا رسول الله فقال رسول الله صلی
الله علیه وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمهم عرفاؤهم
ثم رجعوا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبروه انهم قد طیبوا واذنوا رواه البخاری اور روایت ہی مروان اور مسور
بن مخرمہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہوی یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کی پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال
کیا اونہون نی حضرت سی یہہ کہ پہیر دین طرف اونکی مال اونکی اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اختیار کرو ایک دو چیزونمین

یا بندی یا مال کہا ہوازن نی پس تحقیق اختیار کی ہمنی بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اوس چیز
کی کہ لائق اوسکی ہی پہر فرمایا پہر بعد اسکی یعنی حمد وثنا کی پس تحقیق بہائی تمہاری یعنی دینی بہائی یہ جو ہوازن ہین ائی توبہ کرکر یعنی شرک وگناہونسی
اور تحقیق مین مناسب دیکہا کہ پہیر دون طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہی تم مین سی یہہ کہ بخوشی پہیر دی بندی اپنی چاہی کہ کری اور جو چاہی تم مین
سی یہہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہی اوپر نصیبی اپنی کی یہانتک کہ دین ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوس چیز سی کہ انعام کری اللہ اوپر ہماری غنیمت مین سی پس چاہیکہ کری
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنی حصہ کی بندی بندی بغیر عوض کی بیان کری پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی یا سبہون نی بغیر تمیز کی کہ تحقیق خوش ہوی ہم ساتہہ
اوسکی یعنی پہیر دینی بندیکی یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ہم نہین جانتی ہین کہ کون راضی ہوا تم مین سی اور نہین جدا کر سکتی اوسکو
اوسکی کہ نہین راضی ہوا پس پہر جاؤ یہانتک کہ لاوین طرف ہماری سردار تمہاری امر تمہارا یعنی تفصیل پس پہر گئی لوگ پس کلام کیا اونسی سرداروں اونکی نی
پہر پہر آئی لوگ حضرت کی پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوی اور اذن دیا یعنی پہیر دینی بندیکا نقل کی یہہ بخاری نی ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا
ہی آئی وہ حضرت کی پاس مسلمان ہو کر بعد اوسکی کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی اصحاب مین اور غزوہ ہوازن کا اوسکو غزوہ حنین
بہی کہتی ہین واقع ہوا بعد فتح مکہ کی اور غنیمت اوسمین بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نی اذن چاہا صحابہ سی پہیر دینی بندیکی اسلیئی اموال اونکی اور
بندی اونکی ہو گئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہین جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اونکی ع ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ
كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ
أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہی ثقیف قسم ہی عقیل کی پس قید کیئی ثقیف نی
دو شخص صحابہ حضرت کی سی اور قید کیا اصحاب حضرت کی نی ایک شخص کو بنی عقیل مین سی پس مضبوط باندہا اصحاب نی اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان مین
پس گذری اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نی ای محمد ای محمد کس سبب سی پکڑا گیا ہون مین فرمایا بسبب تقصیر ہم قسمون تمہاری کی کہ ثقیف ہین یعنی
اونہون نی دو مسلمانونکو قید کیا تہا تجکو اونکی بدلی مین قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چلی گئی پہر تشریف لی گئی پہر پکارا اوسنی حضرت
کو ای محمد ای محمد پس رحم کہایا اوسپر حضرت نی اور پہرے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا کہا اوسنی تحقیق مین مسلمان ہون پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوس حالت مین کہ تو مالک
ہوتا اپنی امر کا یعنی حالت اختیار مین بطریق رغبت کی پہلی قید ہونیکی کہتا تو چہٹکارا پاتا تو پورا چہٹکارا یعنی دنیا مین چہٹکارا پاتا قید سی اور عقبی مین دوزخ کی
کہا اوسی نی پس چہوڑ دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی اون دو شخصون کی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی نقل کی یہہ مسلم نی ف ثقیف نام قبیلہ
کا ہی ہوازن مین سی وہ حلیف یعنی ہم قسم تہی بنی عقیل کی کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہی عرب مین قبائل آپسمین قسم ہم عہد ہوتی تہی کہ نیک و بد مین ایک دوسری کا
شریک ہو اور جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قاعدی جاہلیت کی موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ اجاعت اسلام کی
ہی کافی ہی اور قید کیا الخ یعنی بدلی مین اون دو صحابیونکی کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نی عادت یون تہی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کی گرفتار کرتی تہی اور
حضرت نی بہی موافق عادت اونکی یہہ فعل کیا اور ظاہرا مصلحت اسمین تہی اور حرہ ساتہہ زبر ح کی نام ایک زمین کا ہی کہ اوسمین پتہر سیاہ
ہین اور مین مسلمان ہون گویا خبر دی اسلام سابق سی پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہو اور دعوی کری کہ مین مسلمان ہون تو قبول نکیا جاوے

قول اسکا مگر ساتھ گواہ کی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ میں سب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے سلام اوسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق ہی یا بطریق اضطرار کی کہتا ہی اسلیے حضرتؐ نے اوسکو دار الحرب میں جانے دیا جاتا کہ یہہ جہوٹا ہی پس یہہ خصائص حضرت کی سی ہی ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَھْلُ مَکَّۃَ فِیْ فِدَاءِ اُسَرَائِھِمْ بَعَثَتْ زَیْنَبُ فِیْ فِدَاءِ اَبِی الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِیْہِ بِقِلَادَۃٍ لَھَا کَانَتْ عِنْدَ خَدِیْجَۃَ اَدْخَلَتْھَا بِھَا عَلٰی اَبِی الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَھَا رِقَّۃً شَدِیْدَۃً وَقَالَ اِنْ رَاَیْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَھَا اَسِیْرَھَا وَتَرُدُّوْا عَلَیْھَا الَّذِیْ لَھَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَیْہِ اَنْ یُّخَلِّیَ سَبِیْلَ زَیْنَبَ اِلَیْہِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ کُوْنَا بِبَطْنِ یَاْجِجٍ حَتّٰی تَمُرَّ بِکُمَا زَیْنَبُ فَتَصْحَبَاھَا حَتّٰی تَاْتِیَا بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیون اپنی کی یعنی جبکہ غالب ہوئے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کی پس قتل کیا بعضون کو اور قید کیا بعضون کو اور طلب کیا اونسی لاتو اہل مکہ نے لوگونکو بہیجا مال لیکر واسطی چہڑانی قیدیون اپنی کی اسوقت بہیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے کچھہ مال اور بہیجا اوس مال میں ایک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی داخل کیا تہا زینب کو ساتھ اوسکی ابی العاص پر یعنی اوسکی جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رقت کی واسطی زینب کی رقت سخت یعنی دل بہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کی اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اونکی گلی مین رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطی زینب کی قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کی بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یعنی مال پہیر دیتی ہین ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتی ہین اور تہی حضرتؐ کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چہوڑنے اوسکی یہہ کہ چہوڑ دی راہ زینب کی طرف اپنی یعنی حضرتؐ کی پاس مدینہ مین زینب کے آنے دی مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ایک دوسرے شخص کو انصار مین سی اور فرمایا ٹہیرے رہنا بیچ بطن یاجج کی یہانتک کہ آوین تمہارے پاس زینب پس ساتھ رہنا تم اونکی یہانتک کہ لاؤ اونکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے

ف حضرت زینب بیٹی حضرتؐ کی تہین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجی تہی حضرت خدیجہ کی اور خاوند حضرت زینب کی وہ بہی بدر مین قید ہوئی تہی اور حضرت خدیجہ بیوی حضرتؐ کی تہین سب اولاد حضرتؐ کی اونہین سی ہوئی سوای حضرت ابراہیم کی کہ ماریہ سی تہی اور حضرت زینب کہ ابو العاص کافر کی نکاح مین تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان و مرد کافر کا جائز تہا اور حضرتؐ نے جو دو شخصونکو بہیجا زینب کی لانے کی لیے باوجودیکہ محرم شرعی نہی تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کی بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرتؐ کی اور عورت کو نامحرم کی ساتھ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی آٹھہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نے ساتھہ یای تحتانیہ اور زیر جیم کی لکہا ہی اور ساتھہ نون و جیم اور حای مہملہ کی بہی علماء نے ضبط کیا چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ مین مکہ سی آئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہی بیچ کفر کی اور بعد از ان اتفاقاً اونکو سفر شام کا تجارت کیلیے جب درپیش ہوا تب مدینہ کی پہونچی تو مسلمانون نے چاہا کہ اونکا مال اسباب لیلین یہہ خبر حضرت زینب کو پہونچی وہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد و پیمان مسلمانون کی ایک یعنی جب ایک مسلمان کافر کو امان دی تو سب کو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان ایسا ہی کہا حضرت زینب نے کہ گواہ رہیے ای رسول خدا کی میں امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب یہہ حال دیکہا تو بغیر منت اور کہا ابو العاص پاس گئی اور کہا ای ابو العاص تم شرفاء قریش سی ہو اور بیٹے چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جانا یہہ مال تمہارے ہی پاس رہی ابو العاص نے کہا یہہ جو تم کہتی ہو بری بات ہی کہ شامل اپنی اسلام کو

اس اموال کی پلیدی کر دن پس ابو العاص مکہ کو گئی اور اموال لوگونکی سپرد اونکو کیی اور کہا ای اہل مکہ اموال تمہار تمکو پہنچ چکی اونہون نی کہا پہنچ چکی کہا گواہ رہو کہ میں مسلمان ہوں اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئی حضرت نی زینب کو سپرد اونکی کیا ساتھ نکاح جدید کی یا قدیم کی اسمیں اختلاف ہی اور آنحضرت ابو العاص سی محبت رکہتی تہی اور بہت راضی تہی اونسی اور شہید ہوئی وہ دن یمامہ کی حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ ابْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکہی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنہ میں ف امام کو اختیار ہی کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہوں تو چاہی قتل کری اونکو اور چاہی غلام کر رکہی اور چاہی چہوڑ دی اونکو آزاد کر کر واسطی ذمہ مسلمانونکی اور منت رکہی یعنی چہوڑ دینا بغیر عوض کی یہہ منسوخ ہی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا مار ڈالنی عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکونکو فرمایا آگ نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ عبارت ہی ضائع ہونی سی یعنی اگر صلاحیت رکہتی آگ سکی کہ ہوتی مددگار و محافظ تو وہ ہوتی ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جبرئیل اوتری حضرت پر پس کہا واسطی انکی اختیار دی اونکو یعنی اپنی یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کریں قیدیونکو یا بدلہ لیں یعنی مال لیکر چہوڑیں اونکو اس شرط پر کہ ماری جاویں صحابہ میں سی سال آئندہ مانند اونکی یعنی گنتی میں کہ ستر تہی سو ان کیا صحابہ نی اختیار کیا ہمنی بدلہ لینا اور یہہ کہ ماری جاویں ہم میں سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف رن جنگ بدر کی ستر کافر قریش ماری گئی اور ستر بندی کر کر لائی گئی حضرت کی پاس حضرت نی مشورہ کیا اونکی مقدمہ میں ابو بکر رض سی کہ کیا کیا چاہی انکو مار لیں یا فدیہ لیکر چہوڑ دیجیی ابو بکر رض نی کہا کہ جیتا رکہیی انکو مار نہیں شاید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کری انکو اور توفیق اسلام کی دی اور لیجیی ان سی فدیہ تا قوت پکڑیں اسباب جنگ کی صحاب آپکی اور حضرت عمر نی کہا گردن ماریی انکی کہ یہہ سب پیشوا کفر کی ہیں اور خدا تعالی نی تمکو بی نیاز کیا ہی مال لینی سی اس مختار کیا حضرت نی صحابہ کو کہ ایک چیز دو چیزوں میں سی اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فداء یا میں شرط کہ ماری جاویں ستر آدمی سال آئندہ تم میں سی اور فتح کافرونکی ہوگی اونہون نی یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد میں ستر تن مسلمانونسی شہید ہوئی کہ حمزہ بن عبد المطلب و مصعب ابن عمیر بہی انہیں میں تہی پہر حاضر ہوئی حضرت عمر رض حضرت کی پاس پس دیکہا کہ آنحضرت اور حضرت ابو بکر رض رو رہی ہیں کہا اونہون نی کیوں روتی ہیں آپ فرمائیی تا میں بہی روؤں پس فرمایا حضرت نی کہ روتا ہوں تیری یاروں پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجہہ عذاب اونکا نزدیک اس درخت کی اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تہا اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا حضرت نی اگر بہیجا جاتا عذاب نجات نپاتا اوس سی مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بہی اس مشورہ میں شریک حضرت عمر کی تہی اور صحابہ نی یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کی بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہوں اور بسبب رغبت شہادت کی سال آئندہ میں اور بسبب رحم کی اقربا پر اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب اختیار دی گئی اور اختیار کر ایک چیز دو چیزوں میں سی تو عتاب اونپر کیوں ہوا اختیار ہونا منافی اسکی ہی جواب یہہ کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تہا کہ دیکہیں پسندیدہ حق اختیار کرتی ہیں یا وہ چیز کہ دل انکا چاہتا ہی پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیی گئی اس پر اور اوسپر ہی بعید جانا ہی حدیث

تغییر کو بسبب ہونی اوسکی مخالف اوسچیز کی کہ ظاہر قرآن ہی اور ترمذی نی بہی اوسپر حکم غرابت کا کیا ہی اور طیبی نی کہا کہ حکم کرنا ساتہہ غرابت کی موجب طعن نہین اسلیے کہ غریب کبہی صحیح بہی ہوتی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سی کہ کہا تہا مین بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تہی دیکہتی صحابہ یعنی زیر ناف کہول کر لڑکونکو کہ بندی مین آئی تہی پس جس کسیکی جمی ہوتی بال یعنی زیر ناف کی وہ شخص مارا جاتا اسلیے کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالونسی اور جسکی نہ جمی ہوتی نہ مارا جاتا یعنی اسلیے کہ وہ ذریت سی ہی پس کہولی زیر ناف میری اونہون یا دیکہا کہ نہ جمی تہی بال پس ٹہیرایا مجکو بندی مین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا تورپشتی نی کہ گردانا گیا جمنا بالونکا علامت بلوغ کی بنابر ضرورت کی اسلیے کہ اگر پوچہی جاتی احتلام سی یا سن بلوغ سی تو سچ نہ کہتی بخوف ہلاک کی ۱۲ ع ح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا نکلی کتنی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی دن حدیبیہ کی پہلی صلح سی پس لکہا طرف حضرت کی غلامونکی مالکون نی کہا اے محمد قسم اللہ کی نہین نکلی یہہ طرف تمہاری رغبت کرکی بیچ دین تمہاری کی اور سوا اسکی نہین کہ نکلی ہین بہاگ کر غلامی سی یعنی واسطی خلاص ہونیکی غلامی سی پس کہا کتنی لوگون نی یعنی صحابہ مین سی کہ سچ کہا انکی مالکون نی یا رسول اللہ پہیر دیجیی انکو طرف اونکی پس غصہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہین دیکہتا مین تمکو کہ باز آوا ای گروہ قریش یعنی تا فرمانی اور حکم نفس سی یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی اوپر پہیرنی اون غلامونکی اور لاحق کرنی اونکی اوپر آگ کی بیچ بعد لانی اسلام کی اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہین آزاد کیی ہوئی خدا تعالی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرت غصہ اسلیے ہوئی کہ اون لوگون نی معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق مین ساتہہ گمان اپنی کی اور گواہی دی اونکی مالکون کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق مین یہہ تہا کہ وہ ہوئی تہی بسبب نکلنی کی دار الحرب سی معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کی نہین جائز تہا پہیرنا اونکا پس تہی مدد کرنی اونکی مالکونکی زیادتی پر ۱۲ ع ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلٰى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کی کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس بلایا خالد نی انکو طرف اسلام کی پس نہی طرح نکہہ سکی بسبب اضطراب کی کہ اسلام لائی ہم یعنی نکہہ سکی کلمہ اسلام کا کہا تہا پس شروع کیا کہ کہتی تہی صبانا صبانا یعنی نکلی دین اپنی سی طرف

دین اسلام کی پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا یعنی بعضون کا اور بندی کرنا یعنی اور ونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کی ہم مین سی قیدی اوسکا یعنی اقرب
رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سی اوسکی ہاتہہ مین یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نے کہ قتل کری ہر شخص ہم مین سی قیدی اپنی کو پس کہا مین یعنی ابن
عمر نے قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میری رفیقون مین سی اپنی قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس ذکر کیا ہمنی یہہ قصہ حضرت سی پس اوٹہائی حضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا یا الہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور جدائی
اپنی طرف تیری او س چیز کی کہ کی خالد نی دو بار فرمایا حضرت نی یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نی ف یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہہ مضمون محذوف ہی
کہ دئی ہمکو قیدی ہماری اور حکم کیا ہمکو ساتہہ محافظت اونکی اوس دن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتہہ قتل کرنی اونکی پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتہہ
قتل کرنی اونکی اور یہانتک کہ آئی ہم الخ یہان بہی یہہ محذوف ہی کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکہی گا اوسکو یہانتک
کہ آوین ہم پاس حضرت کی پس محفوظ رکہی ہمنی یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نی کہ حضرت نی کلام مذکور سعد کی حق مین اسلیے فرمایا کہ خالد نی
تامل و احتیاط نکی تا ظاہر ہوتی مراد اونکی کہ صبانا سی کیا مراد رکہتی ہین اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنی دین اسلام کابہی رکہتا ہی لیکن چونکہ
صریح اسلمنا سی عدول کیا قبول نہ کیا خالد نی قول ان کا اور حمل کیا بد دینی ہونی پر ح ع ح

بَابُ الْاَمَانِ

باب ہی بیچ بیان امن دینی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ

روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
سال فتح مکہ کی پس پایا مینی اونکو نہاتی اسحال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوئی تہین حضرت کا ساتہہ کپڑی کی پس سلام
کیا مینی پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئی اپنی غسل سی کہڑی
ہوئی پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹی ہوئی ایک کپڑی مین پہر فارغ ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سی پس کہا مینی یا
رسول اللہ کہا بیٹی ماں میری کی نی کہ علی ہین یہہ کہ وہ قتل کرنیوالی ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینی اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق پناہ دی ہمنی اوسکو کہ پناہ دی تونی ای ام ہانی نی کہا ام ہانی نی اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نی پناہ دی مینی دو شخصون کو کہ ناتی دار تہی میری خاوند کی پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق امان دی ہمنی اوسکو کہ امان دی تونی ف ہبیرہ ام ہانی کی خاوند کا نام ہی کہ بعد اسلام ام ہانی کی
اوسمی تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سی تہا ام ہانی نی اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نکرتی تہی اور
چاہتی تہی کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نی حضرت کی پاس حاضر ہوکر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
ام ہانی کی گہر مین نہاتی تہی اور ظاہر احدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنی مکان مین نہاتی تہی یا حضرت فاطمہ کی گہر مین پس تطبیق
انکی یون کیجاوی کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا مینی اونکو نہاتی اپنی گہر مین یا اہل کی جاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ح ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق عورۃ البتہ لیتی ہی واسطی قوم کی یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون پر نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی اگر مسلمان عورۃ امان دی ایک قوم کو کافرون سی تو لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہین وسکو ۱۲ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن حمق سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو کوئی امن دیوی کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالی اوسکو دیا جاویگا نشان بد عہدی کا دن قیامت کی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنی اوسکی سی روبرو خلائق کی اور حدیثو نمین آیا ہی کہ روز قیامت کی عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتہہ اوسکی ۱۲ ح وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سلیم بن عامر سی کہ کہا تہا درمیان معاویہ کی اور درمیان رومیون کی عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تہی معاویہ سیر کرتی تہی طرف شہرون اونکی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذری وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کرین اونپر یعنی یکایک ونپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنی مکان مین بیٹہی رہتی اور اوسوقت جاتی تو وہ خبردار ہوجاتی پس آیا ایک شخص سوار گہوڑی عربی پر یا ترکی پر اسحال مین کہ وہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفائی عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتی ہو ایام صلح مین دشمنون کی شہرون کی طرف داخل غدر کی ہی نہ وفا پس دیکہا لوگون نی پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوسی معاویہ نی اسبات کو یعنی یہہ کہ پہرنا ہمارا یہان کیون غدر ہی پس کہا عمرو نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی جو شخص کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان کسی قوم کی عہد پس توڑی عہد کو اور نہ باندہی اوسکو یہانتک کہ گذری مدت عہد کی یا توڑی عہد طرف اونکی اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردی اونکو اور کہدی کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تہی اب نرہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نی پس پہری معاویہ ساتہہ لوگون کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** نہ باندہی عہد یعنی متغیر نکری عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سی مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا والا شدّ عہد کہ بہی باندہی اور محکم کرنیکی ہی محمود ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا بہیجا مجکو قریش نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا بیچ دل میری سلام پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پہر کر جاؤن گا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصد ونکو ولیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دل مین وہ چیز کہ

تیری دل مین ہی اب پس پہر یا کہا ابو رافع نی پس گیا مین پہر آیا مین حضرتؐ کی پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہہ ابو داود نی
ف حضرتؐ نی اوسکو روکا اسلیی نہین کہ جواب موافق مدعا انکیکی دی آوی اور پہر یا یعنی طرف ہماری کفار کی پاس سی پہر اسلام لا یعنی اپنی ظاہر
اسلام کرنا ؎ ع وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا
وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی نعیم بن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
دو شخصونکو کہ آئی تہی مسیلمہ کی پاس سی خبردار ہو قسم ہی خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی نہین ماری جاتی ہین البتہ مارتا مین گردنین تمہاری نقل
کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** مسیلمہ کذاب نی دعوی نبوۃ کا کیا تہا اور نام اون دونون شخصون کی تہی ابو ایک عبداللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اور
اونہون نی حضرتؐ کی سامنی آنکر کہا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیی حضرتؐ نی خفا ہوکر کلام مذکور فرمایا ؎ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ
اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ
عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہون نی نقل کی اپنی دادا سی یہہ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنی خطبہ مین پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اوس قسم مین مگر قوۃ کو
یعنی اسلام مین وفای عہد و سوگند زیادہ تر ہی منافاۃ ساتہہ اسکی نہین رکہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کی نقل کی یہہ ترمذی نی طریق حسین بن ذکوان
کی سی عمرو سی اور کہا یہہ حسن ہی **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین تہی وہ مدد کرنی آپسکی کی ہون پورا کرو بموجب قول
اللہ تعالی کی اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زبان نرکہین بین مین جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی
الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوی تہین منع کیگئی ہین پورا کرنا اونکا اسلام مین بموجب قول
آنحضرتؐ کی لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرۃ مظلوم اور صلہ ارحام کی اور مانند انکیکی پس اسلام قوی اور موید اونکا ہی بموجب
اس حدیث حضرتؐ کی ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو واسطی کہ اسلام کافی ہی بیچ واجب ہونی مدد کسی نی بائد کر
کی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہونکو ہی ایک تو یہہ کہ جنس کی لیی ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسری یہہ کہ نوع کی لیی ہو کہتا ہو تمین
کرنا ہو جو دوسری ایکا ہی اور موید ہی سکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کہائی ہو تمنی جاہلیت مین یہہ کہ مدد کرینگی بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان
ہو پورا کرو اپنی شرط کہ مدد حق پر ہو لیکن پیدا کرو قسم اسلام مین یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ؎ ح ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُوْنَ
تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رض کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی المسلمون تتکافاُ دماؤہم بیچ کتاب
قصاص کی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ
اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تہی مسیلمہ کذاب کی
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا واسطی اون دونونکی آیا گواہی دیتی ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اون دونون نی کہ گواہی دیتی
ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیونکا

تو البتہ قتل کرتا مین تم دونونکو کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ ایلچی نہ مارا جاوی یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہی اور مستحق قتل ہو لیکن
کی یہہ احمد نی **ف** ایلچیون نی جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کی تابعدار ہونیکا اور یہہ حضرت نی جو فرمایا آمنت
باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور نہ جلدی کرنا ساتہہ عذاب دینی کی ہی اور اسمین مزہی ساتہہ انکار نبوۃ اوس لعین کی اور تکذیب دعوی
اوسکیکی ع

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنی غنیمتونکی اور خیانت کرنیکی
مال غنیمت مین **ف** غنیمت اوس مال کو کہتی کہ کفار سی حاصل ہو ساتہہ قتال کی اور بغیر قتال کی جو حاصل ہو اوسکو فیء کہتی ہین ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس نہین
حلال تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی یہہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطی
ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا طیبی نی کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی وسکا اوپر کلام کہ پہلی اسکی ہی پس یہہ تتمہ
ہی کلام سابق کا جیسیکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہ سی مذکور ہی اور اگلی امتونمین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتی تو جمع کرتی غنیمت کو پس اگر اوترتی
آگ آسمان سی اور جلا دیتی اوسکو تو جانتی کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ع وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ
وَرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ
فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ
قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ
لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَجُلٌ
صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنِّيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ فَاَعْطَانِيْهِ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ
بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
ابی قتادہ سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سال غزوہ حنین کی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا پس جبکہ ملی ہم یعنی جماعت مسلمانونکی ساتہہ
کافرونکی لڑنیکی لیی ہوئی مسلمانونکو صورت شکست کی پس دیکہا مینی ایک شخص کو مشرکین مین سی کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانونمین سی پس مارا
مینی اوسکو پیچہی اوسکی سی اوپر رگ گردن اوسکیکی ساتہہ تلوار کی پس کاٹی مینی زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہہ پر پس بہینچا مجکو بہینچنا کہ پائی مینی اوس سی بو
موتکی یعنی قریب بمرگ ہو گیا پہر پایا اوسکو موت نی پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سی پس کہا مینی کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی
اللہ کا یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کی لڑنیکی لیی اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کری کسیکو
یعنی کافرونمین سی واسطی اوسکی ہو قتل کرنی پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطی اوسکی ہی اسباب وسکا پس کہا مینی یعنی اپنی دل مین کون شخص گواہی
دیگا واسطی میری کہ مینی اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اس قول پہلی کی یعنی جو شخص قتل کری الخ پس کہا
مینی کون گواہی دیگا واسطی میری پہر بیٹہہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوسکی پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا ہی واسطی تیری ای ابوقتادہ یعنی کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی تو مانند صاحب غرض وطالب حاجت کی پس خبر دی مینی حضرت
کو کہ مینی فلانی مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نی سچ کہتا ہی ابوقتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میری پاس ہی پس راضی کر دو اوسکو مجہسی یعنی دیجیے
اوسکو عوض اوس اسباب کی تاکہ ہو یہہ میری لیی یا راضی کر دیجیے اوسکو ساتہہ مصالحت کے آپسمین پس کہا ابوبکر نی نہ یون چاہیی قسم خدا کی اوسوقت
نہ قصد کرینگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سی کہ ابوقتادہ ہی کہ لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کی لیی پہر دیوین تجکو اسباب
اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ سچ کہا ابوبکر نی پس دی ابوقتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس بیچا اوس شخص نی مجکو اسباب
اوسکا پس خریدا مینی ساتہہ اوسکی ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کی پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینی اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تہوڑیسی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہی خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب
اور ابوسفیان بن الحارث باگ پکڑی ہوی روکتی تہی حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتی تہی حملہ کرنیکی لیی اور فرماتی تہی انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

ع **وعن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اسهم للرجل ولفرسه ثلثة اسهم سهما له وسهمين
لفرسه متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حصے دیے آدمی کی اور واسطی گہوڑی اوسکی کی تین حصی ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گہوڑی اوسکی کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسی پر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کی نزدیک سوار کی دو حصی ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہی اسلیی کہ حضرت نی سوار کو دو حصی
دی چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری سی اور ہدایہ مین ابن عباس
سی اور ابن عمر سی بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سی مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اوسکی کو ۲ ح ۴۰۰۱

وعن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الحروري الى ابن عباس يسأله عن العبد والمرأة يحضران المغنم هل يقسم لهما
فقال ليزيد اكتب اليه انه ليس لهما سهم الا ان يحذيا وفي رواية كتب اليه ابن عباس انك كتبت تسألني هل كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فقد كان
يغزو بهن يداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما السهم فلم يضرب لهن
بسهم رواه مسلم اور روایت ہی یزید بن ہرمز سی کہ کہا لکہا نجدہ حروری نی طرف ابن عباس کی درحالیکہ پوچہتی تہی ابن عباس
سی حال غلام اور عورة کی ہی کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوی واسطی اون دونون کی پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ
تو طرف نجدہ کی یہہ کہ نہین واسطی اون دونونکی حصہ معین مگر یہہ کہ دی جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ لکہا طرف اوسکی ابن عباس
نی کہ تحقیق تو نی لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسی کیا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتی ساتہہ عورتونکی اور کیا تہی مقرر کرتی واسطی اونکی حصہ
پس تحقیق تہی حضرت جہاد کرتی ساتہہ اونکی کہ دوا کرتین بیمارونکی اور دی جاتین کچہہ غنیمت مین سی ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطی اونکی نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتہہ حرورا بالمد کی اور قصر کی کہ نام ایک گانو کا ہی نواح کوفہ سی کہ اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسی پر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکی اور عورتین دی جاوین کچہہ غنیمت مین سی یعنی حصے سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوی اونکی لیی اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کری اور عورتونکو اوس صورت
مین کہ دوا کری بیمارونکی الخ **وعن** سلمة بن الاكوع قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله
صلى الله عليه وسلم وانا معه فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري قد اغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقعدت على أكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فما زلت أرميهم وأعقر بهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري ثم اتبعتهم أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن فقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم أبو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا ثم أردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين إلى المدينة. رواه مسلم

اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کی ساتھ رباح کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور میں تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہم نے ناگہان عبدالرحمن فزاری نے کہ کافر ناجی تھا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹوں کو پس کھڑا ہوا میں اوپر ایک ٹیلہ کے اور سامنے کیا میں نے منہ طرف مدینہ کی اور پکارا میں تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن نزدیک ہے پھر نکلا میں پیچھے اس قوم کے اور مارتا تھا انکو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا تھا میں کہتا میں میں ہوں بیٹا اکوع کا اور آجکا دن دن ہے ہلاک ہونے ترونکا یعنی ہلاک ہونے تمہاری کاہی کا فروکہ بری ہو پس ہمیشہ رہا میں پھینکتا تیر انکو اور کونچیں کاٹتا تھا میں سواریوں انکی کی یہانتک کہ نہیں چھوڑا پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے مگر کہ ڈالا میں نے اسکو پس پشت اپنی پھر پیچھے لگا میں انکے درحالیکہ تیر مارتا تھا انکو یہانتک کہ ڈالدیں انہوں نے زیادہ تیس سے چادریں اور تیس نیزے ہلکی ہوتی تھی یعنی تا ہلکی ہوں اور جلد بھاگیں اور نہیں ڈالتی تھی وہ کسی چیز کو مگر کہ رکھتا تھا میں اوسپر نشانی پتھر کی تا کہ پہچانیں اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یاران کے یعنی آگے پیچھے سے آوریں یہانتک کہ دیکھا میں نے سواروں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ملے ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے ساتھ عبدالرحمن کے یعنی جسنے اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے تھے پس قتل کیا ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین سواروں ہمارے کا آجکے دن ابو قتادہ ہے اور بہترین پیادوں ہمارے کا سلمہ بن اکوع ہے کہا سلمہ نے پھر دیا مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا پس جمع کیا دونوں حصوں کو واسطے میرے کہ اٹھا پھر بٹھالیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنی اونٹنی کے نام اوسکا عضبا تھا درحالیکہ پھرنے والے تھے طرف مدینہ کی نقل کی یہہ مسلم نے ف رضع جمع راضع کی ہے جیسے رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتے ہیں اور آرام ساتھ مد فا کے جمع ارم کی جیسے اعناب جمع عنب کی یعنی علامت و نشانہ کہ پتھروں سے واسطے اوسکی یا دفینہ کی قائم کرتی ہیں درعادت عرب کی تہی کہ جب بیابان میں کوئی چیز پاتی اور اپنی ساتھ نہ لیجا سکتی تو پتھر اوسپر رکھدیتی تا وقت پھرنے کی پہچان لیں اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصے ہیں یا دو حصے بسبب اختلاف کے ذکر کی اور حصہ پیادے کا یعنی دیا مجکو حصہ سوار کا ساتھ حصے پیادے کی بسبب اسکی کہ بڑی مہم اس غزوہ کی سلمہ تھی اور امام کو روا ہے کہ دیوے زیادہ حصہ سے اوسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد میں کی ہو تا لوگونکو زیادہ رغبت ہو بیچ سعی کرنیکی جہاد میں ۔ ع وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لأنفسهم خاصة سوى قسمة عامة الجيش. متفق عليه

اور روایت ہے ابن عمر رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصہ زائد دیتے افضل ون شخصوں کو کہ بھیجتے تھے لشکروں میں سے واسطے نفسوں ا

انکی خاص سوای تقسیم کرنی عام لشکر کی یعنی حضرتؐ بعضی غازیونکو کچہہ حصہ زائد دیتی تہی غنیمت مین سی واسطی رغبت دلانی کی قتال مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سوای حصہ ہماری کی خمس مین سی پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتی ہین اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا بہاگ گیا گہوڑا اونکا پس پکڑا اوسکو دشمنون نی یعنی کافرون نی پہر غالب ہوئی کافرون پر مسلمان پس پہیر دیا گیا وہ گہوڑا ابن عمرؓ کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک روایت مین ہی کہ بہاگ گیا غلام عبداللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئی اونپر مسلمان پس پہیر دیا عبداللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نی اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہا رحمت ہو اللہ کی اونپر اور سلام نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کہا ابن ملک نی اسی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمانکی غلام بہاگی ہوئی کو پکڑ لیںن تو مالک نہین ہوتی واجب ہی پہیر دینا اوسکا اوسکی مالک کو پہلی قسمت کی اور بعد اوسکی اور یہی قول ہمارا ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر بہاگ جاوی غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب میں اور کفار پکڑ لیں اوسکو تو نہین مالک ہوتی اوسکی وہ نزدیک ابی حنیفہ کی اور صاحبین نی کہا کہ مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی اور یہی کہا مالک اور احمد نی لیکن اگر مرتد ہو کر بہاگا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہوتی ہین وہ اوسکی اتفاقًا اور اسیطرح اگر اونٹ بہاگ کر چلا گیا اور اونہون نی پکڑ لیا تو مالک ہو جاتی ہین وہ اوسکی ۱۲ ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جبیر بن مطعمؓ سی کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنی کہ دیا آپنی بنی مطلب کو خمس خیبر مین سی اور چہوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین نسبت آپکی پس فرمایا سوای اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیر نی اور نہین تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بنی عبد شمس کی کہ عثمان وغیرہ تہی اور واسطی بنی نوفل کی کہ جبیر وغیرہ تہی کچہہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** اور ہم یعنی مین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کی ہین بہ نسبت آپ کی اسلیی کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہہ یون ہی کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹی عبد مناف کی ہین اور عبد مناف جو تہی جد ہماری اور آپکی ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہی اور ایک ہین یعنی مانند شی واحد کی ہین بسبب اسکی کہ تہی وہ موافق اور مصاحب آپسمین اور مددگار ایک تہی درمیان انکی مخالفت جاہلیت مین و نہ اسلام مین تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نی بسبب مخالفت اور عداوت آپسکی عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کی مناکحت اور بیع و شرا نکرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تئین اپنی اوسوقت بنی مطلب بنی ہاشم کی ساتہہ متحد و موافق تہی اور نہین تقسیم کیا الخ یعنی اسلیی کہ نہ تہی درمیان انکی اور درمیان بنی ہاشم کی موافقت بلکہ مخالفت ظاہر تہی پس اسلیی محروم کیا انکو خمس خمس سی باوجودیکہ وہ ذوی القربی سی تہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا

قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹہیرو بیچ اوسکی پس حصہ تمہارا بیچ اوسکی ہی اور جس بستی نی کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول
اوسکیکی پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی ہی پہر وہ واسطی تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی ف ٹہیرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کی کہ خالی کردیا
اوس بستی کو رہنی والون اوسکینی اور صلح کی ساتہ تمہاری کہ اوسکو فیئی کہتی ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہاری ہی ایسا نہین ہی بلکہ مشترک ہی درمیان
تمہاری اور درمیان اونکی کہ نہین نکلی ہین تم مین سی لشکر مسلمانون سی اسلیے کہ مثل اس مال کی ہوتا ہی فیئی اور فیئی نہین خاص ہی واسطی نکلنی والونکی لڑائیکی لیے
اور جس بستی نی نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تمنی اوسکو ساتہ جنگ و قہر او غلبہ کی آو پہر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطی تمہاری ہی کہا ابن ملک نی
یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاوی گا اوس سی پانچوان حصہ واسطی اللہ اور رسول اوسکیکی اور تقسیم کیا جاوی گا باقی اوس سی اور اسی یہہ معلوم ہوا کہ مال فیئی
مین سی خمس نکالا جاوی اور کہا شافعی نی کہ خمس نکالا جاوی اوسمین بہی مانند مال غنیمت کی پس یہہ حدیث حجت ہی اونپر اور کہا بعضی علما ہماری نی
شارحین مین سی کہ مراد ساتہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نی اسحال مین کہ انحضرت نہین تہی بیچ اوس لشکر کی لیی ہی اور مراد دوسری قسم سی وہ ہی کہ انحضرت
اوسمین تہی پس لیتی تہی خمس او باقی انکی لیی تہا ؁ ع ح وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی خولہ انصاریہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتی ہین بیچ مال خدا کی یعنی غنیمت مین اور فیئی
مین اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کی پس واسطی اونکی آگ ہی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری نی ف آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو والا
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالی ؁ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ
لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنی کا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤنمین ایک تمہارا کو اسحال مین کہ آوی دن
قیامت کی اس حال سی کہ ہو اوسکی گردن پر اونٹ کہ واسطی اوسکی آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سی اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز
کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص ای رسول خدا کی فریادرسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا یعنی
نہین دفع کرسکتا مین تجہسی عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنمین تم مین سی کسیکو کہ آوی دن قیامت کی اسحال سی کہ اوسکی گردن پر
گہوڑا ہو واسطی اوسکی ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی تجہ

تجکو شریعت نہ پاؤنگین کیسکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو بکری واسطی اوسکی ہو آواز کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت نہ پاؤنگین ایک تمہارا یکو کہ آوی دن قیامت کی اسحالت مین کہ اوسکی گردن پر ہو کوئی شخص چیختا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کے بندیون مین سی خیانت کیا ہو کہ واسطی اوسکی ہو آواز لپس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی مینی تجکو شریعت پاؤنگین کسیکو تم مین سی کہ آوی دن قیامت کی اسحالت مین کہ اوسکی گردن پر کپڑی ہلتی ہون یعنی کپڑی کہ غنیمت مین سی خیانت کرلیی ہون یا کپڑی کہ لیی ہون بغیر حق کی یا ہتی ہون کپڑی بغیر استحقاق کی مانند کپڑا دن کی ہوا جہلاوی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نہ پاؤنگین ایک تمہارا کہ آوی دن قیامت کی اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہی یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطی تیری کسی چیز کا تحقیق پہنچا چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی معنی اور یہہ لفظ مسلم کی ہین اور یہہ لفظ پوری ہین یعنی مسلم کی بہ نسبت الفاظ بخاری کی ۱۰

وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَّهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحفہ بہیجا کسی شخص نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غلام کہ کہا جاتا تہا اوسکو مدعم پس اوتارتا تہا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ناگہان پہنچا اوسکو تیر کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا پس قتل کیا اوس تیر نی مدعم کو پس کہا لوگون نی مبارک ہو واسطی مدعم کی بہشت یعنی اسلیی کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یون نہین قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی تحقیق وہ چادر کہ لی تہی مدعم نی دن خیبر کے غنیمت مین سی کہ نہ پہونچی تہی اوسکو تقسیم یعنی لیا تہا اوسکو قبل تقسیم کی البتہ شعلہ مارتی ہی وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سنا یہہ یعنی وعید شدید لوگون نی یعنی اونہون نی کہ سہل جانا تہا امر خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تہا کہ حقیر چیزون پر مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا یہہ ایک تسمہ ہی آگ سی یا دو تسمی ہین آگ سی یعنی خیانت کرنی انکی موجب عذاب آگ دوزخ ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف اسمین وعید شدید ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ کہا وتی اوس مال مین سی کہ متعلق ہون ساتہہ اوسکی حقوق مسلمانون کی مانند مال اوقاف کی اور بیت المال کی اسلیی کہ پہیرنا حقوق بہت مشکل ہی ۱۰ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہا دار وغہ یعنی اجتنی غزوہ مین اوپر اسباب حضرت کا ایک شخص کہ کہا جاتا تہا اوسکو کرکرہ پس مرگیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وہ بیچ دوزخ کی ہی پس شروع کیا لوگون نی دیکہنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تہا اوسکو غنیمت مین سی نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا طیبی نی کہ فاء لفظ فذہبوا مین واسطی ہی کہ عطف ہی محذوف پر یعنی سنا اونہون نی یہہ حضرت سی اور جانا کہ یہہ وعید بسبب خیانت کی ہی کہ غنیمت مین کی ہی پس شروع کیا دیکہنا انتہی ۱۰ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم پاتی ہم بیچ غزوہ اپنی کی شہد اور انگور کو پس کہاتی تہی ہم اوسکو اور نہ

اوٹہاتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نی ف اوٹہاتی اور نہ لیجاتی حضرت کی پاس تقسیم کی لیی یعنی آنحضرت روا رکہتی اوسکو اور اتفاق رکہتی ہین علماء اوپر اسکی کہ جائز ہی غازیونکو کہانا طعام غنیمت مین سی پہلی تقسیم کی بقدر حاجت کی جب تک کہ دار الحرب مین ہین ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا پہونچا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سی دن خیبر کی پس اوٹہایا مینی اوسکو اور چمٹایا ہی اور کہا مینی یعنی اپنی دل مین یا زبان سی نہ دونگا آجکی دن کسیکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا مینی پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتی تہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ مَا اُعْطِيْكُمْ فِي بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی اور مصابیح والینی یہان ذکر کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِي عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور حلال کین ہماری لیی غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان ہی دین اور یہہ بزرگی بہی دی کہ حلال کین غنیمتین ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نی اوسدن بیس شخصونکو اور لیی اسباب ونکی نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عوف اور خالد بن ولید سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کی کہ واسطی قاتل کی ہی اور خمس نکالا اوس اسباب مین سی یعنی جیسیکہ غنیمت مین سی نکالتی ہی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِي جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا حصہ سی زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی تلوار ابو جہل کی اور تہی ابن مسعود کہ قتل کیا تہا ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابو جہل کو دو انصاریوں نی مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہی قتل کرنیمین کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب سی شمشیر کہ اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل سی یہہ قصہ تیسری فصل مین مذکور ہوچکا ع وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّي مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کیسی کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنی کی پس کلام کیا مالکون نی میری مقدمہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کلام کیا اونہوں نی حضرت سی یعنی معلوم کروایا حضرت کو کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹہاؤن ہتیار اور رہون ساتہہ مجاہدوں کی پس پہنایا گیا مین تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کی یا کوتہ قدی کے

پس حکم کیا آنحضرت نے میری لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھہ تہوڑی سی چیز کے غنیمت مین سے اور بیان کیا مینے حضرت کی روبرو ایک منتر کہ تہا مین پڑہتا اوسکو دیوانون پر پس حکم کیا مجکو ساتہہ موقوف کرنے بعضی منتر کی اور رہنی دینی بعضی منتر کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداودنے مگر تحقیق روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک اتباع کی **ف** کلام کیا میری مقدمہ مین یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کی لیے یا خدمت کی لیے اور ظاہر ابعضی کلمات منتر کی اچہی ہونگی اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتہہ ترک کرنے قبیح کی اور رہنے اچہونکی ۱۲ ح **وعن** مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت ہی مجمع بن جاریہ سی کہ کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کی پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹہارہ حصی اور تہا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیون کا اونمین تین سو سوار تہی پس دئی سوار کو دو حصی اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہہ ابوداودنی اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح ہی اور عمل اکثر ائمہ کا اوسپر ہی اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کی کہ اونی کہا تین سو سوار اور نہ تہی وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتہہ اس حدیث مجمع کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ سوارونکو دو حصی دیتی ہین جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی اسلیی کہ جب تین سو سوارون مین ہر سو کو دو دو حصی دئی تو چہہ حصی گئی اور بارہ حصی باقی رہی پس ہر سو پیادونکو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتی ہین کہ سوارونکی لیے تین تین حصے ہین حساب درست نہین بیٹہتا اسلیی کہ حصی سوارونکی اس تقدیر پر نو ہوتی ہین اور حصی پیادونکی بارہ پس سب حصی اکیس ہوتی ہین اور ابن عباس اور ابن عمر سی بہی مثل حدیث مجمع کی روایت کی ہی لیکن وہ کہتی ہین کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہی ساتہہ اسکی کہ سوار کی تین حصی ہین قوی تر اور ثابت تر ہی واللہ اعلم اور حنفیہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتی ہین وجہ اوسکی اوپر مذکور ہوچکی ہی اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلفہ آئی ہین ایک روایت مین چودہ سو اور سوا دو سو ۱۲ ح **وعن** حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حبیب بن مسلمہ فہری سی کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حصہ زیادہ دیا چوتہائی بیچ ابتدا جہاد کی اور تہائی بیچ وقت پہرنے کی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداودنے **ف** یعنی اگر اوٹہی ایک جماعت لشکر مین سی بیچ ابتدا غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنونکی پہلی پہنچنی لشکر کیسی دیتی حضرت اونکو چوتہائی مال غنیمت مین سی اور شریک کرتی اونکو ساتہہ تمام لشکر کی بیچ تین ربع باقی کی اور جب پہرتا لشکر جہاد سی اور ایک جماعت انمین سی بیچ جنگ دشمنونکی مشغول ہوتی تو دیتی اونکو تہائی مال غنیمت مین سی اور باقی مین اونکو ساتہہ تمام لشکر کی شریک کرتی اسلیی کہ تردد اونکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پہرنے کی زیادہ ہی کیونکہ ابتدا مین لشکر آتا ہی اور مدد کرتا ہی بخلاف پہرنے کی کہ سب پہرتی ہین اوسوقت مین جنگ کرنی مشکل تر وسخت تر ہی اور حصہ سی زیادہ دینا بسبب مشقت وسعی کی ہی قتال مین ۱۲ ح **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی حبیب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی حصی زیادہ دیتی چوتہائی پیچہی خمس نکالنی کی یعنی ابتدا جہاد مین اور زیادہ دیتی تہائی پیچہی خمس نکالنی کی جسوقت کہ پہرتی جہاد سی نقل کی یہہ ابوداودنی **ف** اوپر کی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتہائی کا ابتدای جہاد مین اور تہائی کا وقت پہرنیکی تو یہہ نہ بیان کیا کہ پہلی خمس نکالنی کی دیتی تہی یا بعد اوسکی اور یہان بیان کردیا کہ اول خمس نکالتی اور بعد ازان چوتہائی یا تہائی دیتی اور پہر تقسیم کرتی ۱۲ ح **وعن** اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا

رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَہٗ مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَسَمَھَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطَانِیْ مِنْھَا مِثْلَ مَا اَعْطٰی رَجُلًا مِنْھُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَیْتُکَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابی الجویریہ جرمی سی کہ کہا پائی تہی مین نی روم مین ایک تہلیا سرخ کہ اوسمین دینارین تہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کی اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بنی سلیم سی کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین وسکی پاس تہلیا پس بانٹا اوسنی اون دینارونکو درمیان مسلمانونکی یعنی مجاہدونکی اور دیا مجکو اوسمین سی مانند اوسچیز کی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکی دیا کچھہ زیادہ نہ دیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچھی خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روشنی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یعنے حضرتؐ نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ سی دینا بعد خمس کی ہوتا ہی پس یہ مال مین ہوکا اوس مال مین خمس ہی اور خمس وہ مال مین ہوتا ہی کہ بقہر و غلبہ کافرونسی لین کہ اوسکو غنیمت کہتی ہین اور وہان قتال ہو اور یہہ مال فیئی ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل ہی نہین ہوگا ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْھَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْھَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطی کسیکی کہ غائب تہا فتح خیبر سی اوسمین سی کچھہ مگر واسطی اوس شخص کی کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یارونکو اونکی حصہ دیا کشتی والونکو ساتہہ اونکی کہ حاضر تہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** ابو موسی رضؓ یمن سی مکہ مین آئی اور اسلام لائی پہر ہجرت کرکر حبشہ کو گئی اور جعفر بن ابی طالب اور اور صحابہ بہی وہان ہجرت کرکر گئی تہی جب اونہونی خبر حضرتؐ کی ہجرت کی سنی تو کشتی مین بیٹھہ کر سب روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرتؐ کی خدمت مین پہنچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سی تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنی غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کی تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا اوسوقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور اور جو قائل اسکی نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیونکی تہا اور یہہ قول ظاہر تر ہی ۔ ح وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَھُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی یزید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی وفات کیا گیا دن فتح خیبر کی پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی خبر مرنی اوسکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اپنی یار پر یعنی مین نہین نماز پڑہتی کا اسکی جنازہ کی پس تغیر ہوئی چہرہ لوگونکی بسبب اسکی یعنی سبب نماز نہ پڑہنی حضرتؐ کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہاری نی خیانت کی بیچ راہ اللہ کی یعنی مال غنیمت مین سی پس تلاش کیا ہمنی اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین پوتہون یہودکیسی کہ نہ برابر تہین دو درہمونکی یعنی قیمت اونکی دو درہمونسی کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نی ۔۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِھِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیَقْسِمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا فِیْمَا

كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ فَقَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ہاتھ آتی غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتی اوسکی جمع کرنی اور تقسیم کرنی کا حکم فرماتی بلال کو یعنی ندا کرنی کا پس ندا کرتی بلال لوگو میں پس لاتی لوگ غنیمتیں اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچواں حصہ ویمیں سی نکالتی اور تقسیم کرتی اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدین کی پس لایا ایک شخص ایکدن بعد اوسکی یعنی بعد نکالنی پانچویں حصی کی ایک مہار بالونکی پس کہا اوسنی یارسول اللہ یہہ چیز اوس چیز کی تہی کہ ہاتھ آئی تہی ہم اوسکو غنیمت میں سی فرمایا کیا سنا تہا تونی بلال کو پکارتی ہوئی تین بار کہا کہ ہاں یعنی سنا تہا پس فرمایا پس کس چیز نی منع کیا تجکو اسی کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا اوسنی یعنی کچہہ ہیچ دیر کرلانی کی فرمایا ہو تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اسکو دن قیامت کی پس ہرگز نہ قبول کرونگا میں اوسکو تجہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرت نی وہ مہار اوسنی آپکی نہ قبول کی کہ اوسمیں سب مجاہدوں کا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئی تہی مشکل تہا ہر ایک کا حصہ پہنچانا اوسکا سی ۱۲ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب کی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی وشعیب نی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض نی اور عمر رض نی جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت میں سی اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی ف مارا اوسکو ازراہ تعزیر کی اور بعضی اہل علم نی مانا امام احمد بن حنبل وغیرہ کی عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر کہ وہ کہتی ہیں اسباب اوسکا جلا دیجی سوا حیوان اور مصحف مجید کی اور اوس چیز کی کہ خیانت کی ہی اسلیے کہ حق مجاہدوں کا ہی اور تینوں امام کہتی ہیں کہ اسباب جلائی ولیکن تعزیر پہنچائی اور حمل کیا ہی حدیث کو زجر و وعید پر ۱۲ ح

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی جو شخص کہ چہپاوی خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت میں یعنی اوسکا اظہار نہ کری کہ فلانی نی خیانت کی ہی پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکی ہی یعنی گناہ میں نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خرید کرنی غنیمتوں کی تو پہلی اس سی کہ تقسیم کیجاویں یعنی بسبب عدم ملکیت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع کیا ہی کہ بیچی جاویں حصی یہاں تک کہ تقسیم کیے جاویں نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی اگر کوئی بیچی حصہ اپنا پہلی تقسیم کی تو جائز نہیں بسبب عدم ملک کی نزدیک اوسکی کہ موقوف کہتا ہی ملک کو قسمت میں اور بسبب جہل تعین مبیع کی اور صفت اسکیکی مالک سی پہلی تقسیم کی ۱۲ ح وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خولہ بیٹی قیس کی سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق یہہ مال سبز ہی شیریں ہی یعنی نظر میں اچہا معلوم ہوتا ہی اور دل میں پیارا پس جو شخص پہنچی اوسکو ساتہہ حق اوسکی کی یعنی بوجہ حلال برکت دیجاتی ہی اوسکی لئی اوسمیں اور بہت سی تصرف کرنیوالی بیچ اوس چیز کی کہ چاہتا ہی اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کی اور رسول اوسکی سی یعنی غنیمت کہ قسمت اوسکی بیچ حکم خدا اور رسول کی ہی نہیں واسطی اوسکی دن قیامت کی مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سی زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور زیادہ
کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہی کہ دیکہا تہا حضرتؐ نی خواب میں بیچ اوسکی دن احد کی ف حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کرکر زیادہ حصہ سی لی غنیمت میں سی کہ
یہہ بات اور کو سوای حضرتؐ کی جائز نہ تہی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر میں پس زیادہ حصہ سی لیا حضرتؐ نی اوسکو اور
کبہی میں لڑائیوں میں وہ پاس ہی حضرتؐ کی نہ اور تلوار بن حضرتؐ کی اور قاموس میں لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کی وہ کافر مارا
گیا پہر حضرتؐ نی بخشی وہ تلوار حضرت علیؓ کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیے کہتی ہیں کہ فقار کہتی ہیں ستخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت میں مہری تہی مشابہ اوسکی
اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرتؐ نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان سی پہر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس تعبیر ہوئی اوسکی
ساتہ شکست کچہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ۱۲ ح وعن رویفع بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب دابة من فيء المسلمين حتى إذا أعجفها ردها فيه ومن كان يؤمن بالله و
اليوم الآخر فلا يلبس ثوبا من فيء المسلمين حتى إذا أخلقه رده فيه رواه أبو داود
اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہ اللہ کی اور دن آخرت کی پس نہ سوار ہو کسی جانور
پر غنیمت مسلمین میں سی یعنی غنیمت مشترکہ میں سی بغیر ضرورۃ کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کردی اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت میں اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو
ساتہ اللہ کی اور دن پچہلی کی پس نہ پہنی کپڑا غنیمت مسلمین میں سی یعنی بلا ضرورۃ یہانتک کہ جسوقت پرانا کری اوسکو پہیر دی اوسکو غنیمت میں نقل کی یہہ ابوداود
نی ف اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت میں سوار ہونا باعث دبلاپن کا نہو تو نہیں مضائقہ سوار ہونی کا لیکن یہہ مراد نہیں بلکہ بطریق مبالغہ کی
فرمایا کہ سوار ہونا باعث دبلاپن کا ہوتا ہی ۱۲ ح وعن محمد بن أبي المجالد عن عبد الله بن أبي أوفى قال قلت هل كنتم
تخمسون الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أصبنا طعاما يوم خيبر وكان الرجل
يجيء فيأخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف رواه أبو داود
اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا میں نی کیا تہی تم پانچواں حصہ نکالتی طعام کا بیچ زمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہا پہونچی ہم طعام کو دن خیبر کی اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سی مقدار اوس چیز کی کہ کفایت کرتا اوسکو پہر پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداود نی
ف پانچواں حصہ نکالتی تہی الخ یعنی نکالتی تہی خمس دشمنوں سی یا جو کچہہ کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سی کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمیں تصرف
کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سی خمس لینا چاہی ولیکن چاہیے کہ زیادہ ہی قدر کفایت سی نہ لی ۱۲ ح وعن ابن عمر ان جيشا
غنموا في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما وعسلا فلم يؤخذ منهم الخمس رواه أبو داود
اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس لیا گیا اونسی پانچواں حصہ یعنی بیچ اوس چیز کی کہ کہایا
اونہی نقل کی یہہ ابوداود نی وعن القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا نأكل
الجزور في الغزو ولا نقسمه حتى إذا كنا لنرجع إلى رحالنا وأخرجتنا منه مملأة رواه أبو داود اور روایت ہی
قاسم مولی عبد الرحمن کی کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد میں یعنی وقت احتیاج اونٹ ذبح کرتی اور کہاتی اور نہ تقسیم کرتی
ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرتی والی طرف ڈیروں اپنی کی یعنی سفر میں اس حال میں کہ خورجیاں ہماری گوشت
اونٹ کی سی بہر ہوئی ہوتیں نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا ابن ہمام نی کہ جب تک مسلمان نکلیں دار الحرب سی نہیں خالی ہی یہہ کہ کہاویں انکو اور

غنیمت مین سی اور نہ کہاوین لی وستی ہیلیی کہ ضرورۃ دفع ہوئی اور اباحت کہ تہی دار الحرب مین باعتبار ضرورۃ کی تہی اور جسکی ساتھہ زائد ہو طعام یا گہانس و دانہ
پہیر دی اوسکو طرف غنیمت کی جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب مین اگرچہ نفع اوٹہایا ۞ ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ ۞ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتی ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سی تہوڑا بہی نہ چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنی سی یعنی غنیمت مین یا مطلق سیلیی کہ تحقیق خیانت
کرنا عار ہوگا خیانت کرنیوالونپر دن قیامت کی نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی نسائی نی عمرو بن شعیب سی اونہی اپنی باپ سی اونہی اپنی دادا سی ۞
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَّلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نقل کی اپنی دادا سی کہ کہا نزدیک ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک
اونٹ کی پس لی پشم اوسکی اوسکی کوہان مین سی پہر فرمایا ای لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واسطی میری اس مال فئی مین سی کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی
اونگلی اپنی یعنی جس اونگلی پر پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگونکی دکہانیکی لیی مگر خمس اور خمس بہی تمہین پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہاری مصالح مین قسم ہتیار اور گہوڑی
وغیر ذلک سی پس ادا کرو تاگی اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک ٹکڑا تہا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تہا مینی یہہ اسکو تاکہ درست کرون مین ساتہہ اوسکی
پالان کی نیچی کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپر جو چیز کہ ہو واسطی میری اور واسطی اولاد عبد المطلب کی پس وہ واسطی تیری ہی یعنی جو چیز کہ
میری اور اونکی حصہ کی سے ہے معاف کیا مینی اوسکو تیری لیی اور جو کچہہ کہ اور مجاہدون کی حصہ کا ہی اوسکو بخشوانا اونہی سی چاہیی پس کہا اوس شخص نی جبتو
کہ پہونچی یہہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اوسمین اور پہینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ
عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ
قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ایک اونٹ کی کہ تہا غنیمت مین کا یعنی اوسکو
سترہ کیا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سی پہر فرمایا نہین حلال ہی واسطی میری تمہاری غنیمتون مین سی مانند اسکی مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بہی خرچ
کیا جاتا ہی بیچ حاجتون تمہاری کی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** پہلو سی یعنی کوہان کی ایک جانب سی پس ہوگا قصہ متحد یا اوسکی پہلو سی پس جمع کا قصہ متعدد
ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ
الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ
وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ

فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ ذوی القربی کا کہ قران مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کی پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہمنی یا رسول اللہ یہہ بہائی ہمارے بنی ہاشم ہین نہین انکار کرتی ہم بزرگی اونکا بسبب ہونی آپکی کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نی بنی ہاشم مین یعنی پس وہ فضیلت ہمسی ہوئی بسبب ہونی آپکی قریب آپ سی بہ نسبت ہماری اسلئی کہ جد آپکی اور جد اونکی ایک ہین گروہ ہاشم مین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بہی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیی ہمکو سبب اسکیکی دیا بہائیون ہمارے کو کہ بنی مطلب ہین اور چہوڑا آپنی ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سی آپ نی ہمکو نہ دیا اور سوا اسکی نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر اونمین سی تہی اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان اونمین سی تہی اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی یعنی اسلئی باپ اونکی بہائی ہاشم کی ہین اور باپ ہماری بہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سوا اسکی نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین اس طرح سی اور داخل کین اونہ نی انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین نقل کی یہہ شافعی نی اور بیچ روایت ابو داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ ہم اور بنی مطلب کی نہین جدا ہوتی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکی نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسری ہاتہہ کی انگلیون مین ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کی پس دیکہا مینی دائین اپنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کی کہ نو عمر تہی پس آرزو کی مینی یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دلیر تر کی ان دونون جوانون سی یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجکو بہی معیوب کرین پس چوکا مجکو ایک نی اون دونون مین سی اور کہا ای چچا میری آیا پہچانتا ہی تو ابوجہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینی کہ ہان جانتا ہون پس کیا ہی غرض تجکو طرف اوسکی ای بہتیجی میری کہا خبر دیا گیا ہون مین یہہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکی سی یہانتک کہ مری بہت جلد باز ہم مین سی یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلی مری گا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نی تعجب کیا مینی بسبب اس کہنی اوسکیکی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتی ہین کہا عبد الرحمن نی اور چوکا مجکو دوسری نی اور کہا واسطی میری مانند اوسکی یعنی مانند بات پہلی کی پس درنگ کی مینی کہ دیکہا مینی طرف ابوجہل کی کہ پہرتا ہی لوگون مین یعنی کفار مین پس کہا مینی اون دونون لڑکونکو کیا نہین دیکہتی تم اوس شخص کو کہ پہرتا ہی یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچہتی تہی مجہسی حال اوسکا یعنی دیکہو ابوجہل یہی ہی کہا عبد الرحمن نی پس جلدی کر

دونون لڑکون نی ابوجہل کی طرف ساتہہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہری دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سی پس فرمایا کون سی نی تم دونون مین سی قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نی اون دونون مین سی کہ مین نی قتل کیا اوسکو
پس فرمایا کیا پونچہہ ڈالین ہین تمنی اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف دونون تلوارون کی پس فرمایا تم دونون
نی قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اسباب ابوجہل کی واسطی معاذ بن عمرو بن جموح کی اور وہ دونون شخص قتل کرنیوالی ابوجہل
کی معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفرا تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفرا ساتہہ واو مکسورہ مشددہ
کی اور حدیث آئندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفرا کی نی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ایک تہا بیٹا عفرا کا توجیہ اوسکی یہہ ہی کہ دونون
ایک ماں سی تہی کہ نام اوسکا عفرا تہا اور باپ دونونکی مختلف پس ایک یعنی عمرو کی باپکا نام جموح ہی اور باپ دوسریکا اور تہا پس ایک نسبت کیا
گیا باپ کی طرف اور دوسرا ماں کی طرف اور قسطلانی نی لکہا ہی کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہ اور وارد ہوتی ہین
ایک تو یہہ کہ حضرت نی فرمایا کہ تم دونون نی مارا ہی پس کیا وجہ تخصیص ایک کی ساتہہ دینی اسباب کی کیا ہی جواب یہہ کہ شاید دونون شریک ہوئی ہون زخم
مین ولیکن جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی وغیرہ سی باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسری نی بہی آنکر زخم پہنچایا ہوا اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ
جسنی سست کیا اور چلنی پہرنی سی باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نی قتل کیا ہی واسطی خوش کرنی دوسریکی تہا اور شبہ دوسرا یہہ
فصل دوسریکی حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نی نفل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہہ بہی آیا ہی کہ ابن مسعود نی مارا ابوجہل کو پس جواب اوسکی
کیا ہی جواب یہہ کہ ابن مسعود نی پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نی ایک چیز اسباب مین سی کہ وہ شمشیر تہی اور بعضی
یارون مالک کی سی نقل کیا گیا ہی کہ امام مخیر ہی اسباب مین جو چاہی سو کری اور جسکو چاہی دلوی اور اس قول مین جہٹکارا ہی دونون
اشکال سی ** ح** وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ
وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی کون شخص ہی کہ دیکہی واسطی ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نی یعنی کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئی ابن مسعود
پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تہا اوسکو دو بیٹون عفرا کی نی یہانتک کہ ٹہنڈا ہوا یعنی قریب بمرگ ہوا کہا انس نی پس پکڑی ابن مسعود نی داڑہی ابوجہل کی اور
کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نی کیا تو زیادہ ہی اوس شخص سی کہ قتل کیا تمنی اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سی کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنی اوسکو
یعنی مجسی زیادہ قریش مین کوئی بڑی درجہ کا نہین ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر مزارع مارتی مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** یعنی عار نہین ہی مجہپر قتل کرنی تمہاری کی مجکو سوای اسکی کہ مارنی والی میری زراعت کرنیوالی ہین پس اگر غیر اونکی قتل کرتی
مجکو تو خوب تہا میری نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نی ساتہہ اسکی طرف بیٹون عفرا کی کہ جنہون نی قتل کیا تہا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سی تہی
اور انصار صاحب کہیتون اور کہجورون کی تہی **ح** وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَهْطًا
وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰہِ
اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَکَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ
قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْیَةَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ

کَمَا قَالَ الزُّہْرِیُّ فَنَرٰی اَنَّ الْاِسْلَامَ اَلْکَلِمَۃُ وَالْاِیْمَانَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا دیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اسحال مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ بہتر تھا اون
مین طرف میری یعنی دینا مین پس کھڑا ہوا مین اور کہا مینے یعنی حضرت سے کیا ہی واسطے فلانے کے یعنی کیا سبب ہی کہ آپنے اوسکو کچھہ ندیا قسم ہی خدا کی تحقیق
مین گمان کرتا ہون اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان کہا سعد نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا
حضرت نے اوسکو ساتھہ مانند اوس کلام اول کے پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی
نزدیک میرے اوس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوے وہ شخص دوزخ مین اپنے منہ کے بل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی
مین یون آیا ہی کہ کہا زہری نے پس جانتا ہون مین اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلب
کو کہ وہ تصدیق ہی **ف** بلکہ کہہ جانتا ہون مین اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبہ اعلیٰ ہی اور اطلاع اوسپر ممکن نہین
لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری سے ہی متیقن ہی پس کہہ کہ مین جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد
پر کہ سامنے حضرت کے حجت لائے اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکے ندینے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکے
الخ یعنی مال کے دینے سے لازم نہین آتی محبت و تفضیل اور لازم نہین ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کے ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف
قلب کی تا خفا ہو وہ اور کفر مین نہ پڑے پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکے ساتھہ دینے اوسکے اور ساتھہ پکڑ کر ساتھہ ہونے اوسکے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا
ساتھہ ہونے اوسکے ممکن نہین اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نرہی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن گاہ
کہ تہا تلفظ ساتھہ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تہا بیچ حکم کرنیکے ساتھہ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالحہ خبر دیتی ہین ایمان پر اور صادر ہوتی ہین بسبب تصدیق قلبی
کے اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کے ساتھہ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھہ عمل صالح کے فافہم ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ وَاِنِّیْ اُبَایِعُ لَہٗ فَضَرَبَ لَہٗ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَہْمٍ وَلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق مین بیعت کرتا ہون واسطے
اوسکے پس معین کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت مین سے اور نہین معین کیا واسطے کسیکے کہ غائب تہا بدر سے سوا ے حضرت عثمان کے
نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** جب حضرت بدر مین پہونچے تو بیمار تہین حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تہین حضرت عثمان کی پس حضرت نے حضرت
عثمان کو واسطے بیمارداری حضرت رقیہ کے مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہی اور مین آپ اوسکی
طرف سے بیعت کرتا ہون پس حضرت نے بائیان ہاتہہ بنا اور برداہنے ہاتہہ اپنے کے مارا اور کہا یہہ ہاتہہ عثمان کا ہی اور حصہ اونکے لیے نکالا غنیمت مین سے
وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریونکو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہہ نسائی نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزٰی نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِہٖ لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ امْرَاَۃٍ وَّہُوَ یُرِیْدُ اَنْ
یَّبْنِیَ بِہَا وَلَمَّا یَبْنِ بِہَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَّلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَہَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّہُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَہَا فَغَزَا فَدَنَا
مِنَ الْقَرْیَۃِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَاْمُوْرَۃٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ

اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ
غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا
فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا
لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی
انبیا میں سی یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورت سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گہر میں
او صحبت کری اوسی اور ابتک نہیں لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ بنایا ہی گہر اور نہیں پائی چہت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ
خریدی ہیں بکریاں گابہین یا اونٹنیاں حمل والیاں اور وہ منتظر ہو جننی اونکی پہر نکلی وہ نبی جہاد کی لیے پس دیکہتے پہنچی اوس بستی کی کہ ارادہ جہاد کا کہتی تہی
اوس میں وقت نماز عصر کی یعنی آخر وقت میں یا قریب نماز عصر کی یعنی قریب آخیر وقت عصر کی پس کہا نبی نی واسطی آفتاب کی کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتہہ
چلنی کی اور میں بہی حکم کیا گیا ہوں ساتہہ فتح کرنی اس بستی کی ای اللہ ٹہرا اوسکو ہمپر پس ٹہرایا گیا آفتاب یہاں تک کہ فتح دی اللہ نی اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت
کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہاوی مال غنیمت کا پس کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نی کہ تحقیق تمہاری اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت میں پس چاہیی کہ بیعت کری ہر
قبیلہ میں سی ایک شخص پس چپک گیا ہاتہہ ایک شخص کا ساتہہ ہاتہہ نبی کی پس کہا کہ درمیان تمہاری ہی خیانت پس لائی وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کی
پس رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہا لیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت میں یہ عبارت کو کہ پس حلال تہی غنیمت واسطی کسیکی پہلی ہمسی پہر حلال کی اللہ
نی واسطی ہماری غنیمت دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطی ہماری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی ساتہہ
چلنی سی جہاد کی لیی منع اسلیی کیا کہ دل کو جو تعلق کہیں ہوتا ہی تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ میں
فارغ ہونا چاہیی تعلقات سی تا بخوبی سر انجام پاوی اور ٹہیرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ میں آیا ہی کہ حدیث صحیح میں آیا ہی کہ نہیں ٹہیرا گیا آفتاب کسیکی لیی
سوای یوشع بن نون کی پس یہہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام کیسی ہی حالانکہ ٹہیرایا گیا ہی حضرت کیلیی ہی پس ممکن ہی تطبیق انمیں اسطرح
کہ مراد حضرتکی یہہ ہی کہ نہیں ٹہیرایا گیا کسی پیغمبر کی لیی غیر میری مگر یوشع بن نون کی لیی تہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلی ٹہیرنی آفتاب کی ہو حضرت کی لیی
اور حضرتکی لیی رد کیا گیا ہی آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کی جبکہ مشغول کیا کفار نی نماز عصر سی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالی نی حضرت
کی لیی یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کی دوسری دن چنانچہ مواہب میں مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کی حضرت علی کی لیی پہیر آیا
کہ حضرت انکی زانون پر لیٹی تہی پس وحی کا حال میں وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکی اور عصر کی نماز اونکی فوت ہو گئی پہر حضرت نی دعا کی اونکی
لیی اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب میں مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علما نی اسمیں کلام بہی کیا ہی اور آئی آگ الخ اگلی امتوں میں حکم الہی یوں تہا کہ غنیمت جنگل میں رکہدیتی
تہی اور آگ آسمان سی آتی اور اوسکو جلادیتی اور یہہ علامت قبولیت کی تہی ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ
شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا حدیث کی ہمکو عمر نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابہ میں سی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی اور کہا یعنی بعضوں نی اونمیں سی کہ فلانا شہید ہی فلانا شہید ہی یعنی نام اون لوگونکی لیتی ہی کہ شہید ہوئی تہی اوسدن یہانتک کہ گذری

ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تہا پس کہا کہ فلانا شہید ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یون نہین یعنی شہید نکہو تحقیق مینی دیکہا ہی اوسکو دوزخ مین بسبب
ایک چادر کی کہ چرائی تہی مال غنیمت مین سی یا کہا بسبب کملی خطدار کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی خطاب کی جا اور پکار دی تین بار لوگون
مین یہہ کہ نہین داخل ہونگی جنت مین یعنی ابتدا و مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمر نی پس نکلا مین اور پکارا مینی تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہی
کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مومن کہا ابن ملک نی کہ مومن عرف مین وہ ہی کہ ایمان لاوی حضرت پر اور اونکی بعثت
پر اور جسنی خیانت کی پس گویا نہ اوسنی تصدیق کی حضرت کی بسبب جاری ہونی اوسکی کی اوپر موجب تصدیق اونکی کی ورنہ ٹہیرایا حضرت نی اسکو مومنون مین
سی از راہ زجر و تشدید کی یا کہا جاوی کہ مراد مومنون سی متقی ہین یعنی بچنی والی گناہون سی اور مراد دخول سی دخول بلا عذاب در یہہ جو فرمایا کہ مینی اوسکو دوزخ
مین دیکہا او نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃ ہوگا بعد حشر کی پس یہہ روایت حمل کیجاویگی اوپر وجہ تمثیل کی کہ وہ اشارہ ہی طرف اسکی
کہ وہ ہوگا ایسا جیسیکہ تمثیل دی حضرت نی داخل ہونی بلال کی جنت مین پہلی مرنی اوسکی کی ہان عذاب قبر حق ہی لیکن وہ اور طرح ہوتا ہی نہ اسطرح
کہتا ہو مین احتمال ہی یہہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جاتا ہو مین اوسکو بیچ ایسی گناہ کی کہ واجب کرنیوالا ہی دوزخ کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الابرار لفی
نعیم الآیۃ ؏ **بَابُ الْجِزْيَةِ** باب ہی بیچ بیان جزیہ کی **ف** جزیہ او س مال کو کہتی ہین کہ لیا جاوی ذمی سی یہہ مشتق ہی جزا سی
یعنے بدلہ کی اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہی ترک اسلام کا او رباقی رہنی کا کفر پر اور تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی ؏ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ** بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ
فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی بجالہ تابعی سی کہ کہا تہا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تہا احنف کا پس
آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن خطاب رض کا ایک برس پہلی وفات اونکی سی مضمون اوسکا یہہ تہا کہ جدا کرو ہی محرم کو آتش پرستون مین سی اور نہ لیتی تہی
حضرت عمر جزیہ مجوس سی یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف نی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیا جزیہ مجوس ہجر سی نقل کی
یہہ بخاری نی **ف** محرم اوسکو کہتی ہین کہ نکاح کرنا اوس سی حرام ہو مانند مان اور بیٹی وغیرہ کی آتش پرست اونسی نکاح کیا کرتی تہی پس حضرت عمر نی فرما
بہیجا کہ اونمین تفریق کر دو یعنی نکاح تڑوا دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکی دین پر چہوڑ دی رکہتی ہین اور یہہ بات اونکی دین مین درست تہی لیکن چونکہ یہہ امر
شنیع مخالف شعار اسلام کی تہا اوسکی موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہی بحرین مین اور بعضون نی کہا کہ نام ایک شہر کا ہی یمن مین قریب بحرین کی
اور اتفاق رکہتی ہین جمہور اوپر لینی جزیہ کی مجوس سی اور ہماری نزدیک لیا جاتا ہی بت پرستون عجم کی سی بہی اور امام شافعی نی اختلاف کیا ہی اسمین ؏ ح
وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سر اوسکا
یہہ ہی کہ جسوقت کہ سردار کرتی کسیکو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ
الْمَعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی معاذ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جبکہ متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی و حاکم کرکر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر حالم سی یعنی بالغ سی ایک دینار یا برابر اوسکی معافری سی کہ قسم ہی ایک
کپڑی کی کہ ہوتا ہی یمن مین نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** بالغ سی کہا ابن ہمام نی نہین ہی جزیہ عورت پر اور نہ لڑکی پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندہی پر اور نہ
زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اوس بڈہی پر کہ نہین قادر لڑنی پر اور نہ کسب پر اور نہ اوس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنی پر اور یہہ حدیث ظاہر مین دلیل

ہی امام شافعی کی کہ اونکی نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونی حدیث کی اور حنفیہ کی نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینی مین چار درہم دی اور اوسط کی درجی والی پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینی مین دو درہم دی اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ ہر مہینی مین ایک درہم دی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی سی اور انکار نہین کیا اوسکا کسینی مہاجرین و انصار مین سی اور اسحدیث مین ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سی روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ یہہ بطریق صلح کی تہا اسلیی کہ یمن نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ یعنی لڑکر بلکہ از راہ صلح کی یون واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہی پس مقرر کیا اونپر جو کچہہ کہ مقرر ہتا فقرا اوپر ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق دو قبلی ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابوداود نی ف نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کی نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نہ چاہیی کہ اختیار کری رہنا اور تجارت مین درمیان کافرونکی اور ذلیل ہوتا اونمین اور کافرونکو دارالاسلام مین بغیر جزیہ کی نہ رہنی دی اور باوجود قبول جزیہ کی بہی انکو سرہنا اور ہان دی کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتونمین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتی ہین اور یہہ چاہی نہین بلکہ چاہیی کہ مسلمان قوت اور عزت سی ہون اور کافر ضعیف ذلیل اور بعضون نی کہا کہ اسحدیث مین اشارہ ہی طرف جلاوطن کرنی یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سی تا اونکی دو قبلی نہون باعتبار اسکی کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کی اور نہین مسلمان پر جزیہ اور یہہ ہی کہ ایک شخص جزیہ دیا کرتا تہا اور اب مسلمان ہوگیا پہلی ادائی جزیہ کی تو مطالبہ نہ کیا جاوی اوس سی اسلیی کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلَى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہ بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کی پس پکڑا اوسکو خالد نی اور اونکی ہمراہیون نی اور لی آئی اوسکو حضرت کی پاس پس معاف کیا واسطی اوسکی خون اوسکا اور صلح کی اوسی جزیہ پر نقل کی یہہ ابوداود نی ف اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کی بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش اور زبر دال کی اور جزم واو کی نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کی سی نزدیک تبوک کی اور اکیدر نصرانی تہا اوسکی لیی حضرت نی حکم دیا تہا کہ مارنا نہین یونہین میری پاس لی آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا ع ح وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سی کہ نقل کی اپنی جد سی یعنی نانا سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کی اور نہین مسلمانون پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف مراد دسوان حصہ مال تجارۃ کا ہی دسوان حصہ صدقات کا اسلیی کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی بیچ حاصل زمین اونکی اور خطابی نی کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ کہ لازم ہی عشر وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اونسی اوسپر وقت عقد ذمہ کی اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتی ہون تم سی دسوان حصہ وقت داخل ہونی ہماری شہرون اونکی مین تجارت کی لیی تو لینگی ہم بہی اونسی اوسوقت کہ آوینگی وہ شہرون ہماری مین اور اگر وہ نہ لیتی ہونگی ہم سی

تو ہم بہی نہیں لینگی اونسی ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَا هُمْ
يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوْا
كَرْهًا فَخُذُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتی ہیں ایک
قوم پر یعنی وقت نکلنی کی جہاد کی لیی پس نہ وہ مہمانی کرتی ہیں ہماری اور نہ وہ دیتی ہیں وہ چیز کہ واسطی ہماری ہی اونپر حق سی
یعنی حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتہہ دینی قرض اور مانند اوسکی اور نہ ہم لیتی ہیں اونسی یعنی زبردستی پس حاصل
ہوتا ہی ہمکو بسبب اوسکی اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر انکار کریں وہ یعنی ضیافت کرنی سی اور
بیچنی سی نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی ف یہہ لوگ ذمی تہی اور شرط کی گئی تہی اونسی کہ جو مسلمان
جہاد کی لیی جاتا ہوا گذرے اونکی ہاں سی اوسکی ضیافت کریں پس مسلمان جو جہاد کی لیی نکلتی اور وہاں پہنچتی تو وہ ضیافت
کرتی اور نہ بیچتی غلہ وغیرہ اونکی ہاتہہ اونہوں نی تنگ ہوکر یہہ حال حضرتؐ سی عرض کیا اوسپر حضرتؐ نی یہہ حکم دیا اور جس صورت
میں کہ شرط نہوا اونپر اور اوترنی والا غیر مضطر ہو تو نہیں جائز لینا اونکی مال کا بغیر اونکی خوشی کی ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل تیسری عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَعَلٰى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا
مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی اسلم سی یہہ کہ عمر بن الخطاب
نی معین کیا جزیہ سونی والوں پر یعنی جنکی ہاں سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والوں پہ چالیس درہم باوجود اسکی کہ مقرر کیا
رزق مسلمانوں کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نی ف اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنۃ میں لکہا ہی
کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کری اہل ذمہ سی اوپر زیادہ کی ایک دینار سی اور شرط کی جاوی اونپر ضیافت اونکی کہ گذریں اونپر مسلمان باوجود
اصل جزیہ کی ع بَابُ الصُّلْحِ باب ہی بیچ بیان صلح کی ف صلح اسم ہی صلاح اور صلوح ہی ضد فساد کی یعنی تباہی
کی اور آنحضرتؐ نی صلح کی کفار مکہ سی چہٹی سال ہجری میں اوپر ترک کرنی لڑائی کی دس برس تک اور جب تین سال گذری تو کافروں
نی عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنی بنی بکر کی اوپر لڑائی خزاعہ کی کہ حلیف تہی حضرتؐ کی اور قصہ اسکا مذکور ہی سیر کی کتابوں میں ع اَلْفَصْلُ
الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ
فِيْ بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ
يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ
اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ
تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ
ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ روایت ہی مسور بن مخرمہ و مروان بن حکم سی کہا
دونوں نی کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کی بیچ دس اوپر کئی سو اصحاب اپنی کی پس جب آئی ذوالحلیفہ میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی پٹہ یعنی قلادہ باندہا ہدی کی اور اشعار کیا اور احرام
باندہا وہاں سی عمرہ کی لیی اور چلی یہانتک کہ جب پہنچی ثنیہ پر کہ اوتر جاتی ہیں مکی والی اوس سی طرف اونکی بیٹہہ گئی ساتہہ حضرتؐ کی اونٹنی حضرتؐ کی پس کہا لوگوں نی حل حل کہ

اونٹنی کی اور تہائی کی لبی یہہ کلمہ بولتی ہین اوسکی قصواء نی اوسکی قصواء نی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تہا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں اڑی قصواء نی اور نہیں عادت اوسکو اڑنی کی ولیکن روکا اوسکو روکنی والی ہاتہی کی یعنی اللہ تعالی نی کہ آتی ابرہہ کو کہ ورسطی ڈہانی کعبہ معظمہ
کی لایا تہا روکا تہا اسیطرح قصواء کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خون ریزی حرم مین پہلی وقت کے کیسی پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
دست قدرت مین ہی نہ طلب کرینگی قریش مجہسی کوئی بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس سلح مین جو کچھہ قریش مجہسی اوسکی
تعظیم کی بات طلب کرینگی قبول کرونگا پہر اوٹہایا اونٹنی کو پس وٹہی وہ پہر کیسو ہوئی اونسی یعنی راہ اہل مکہ کیسی اور متوجہ ہوئی اور طرف یہانتک کہ اوتری
بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہہ پہ کہ تہوڑا سا تہا پانی اوسمین یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اوسپر اوتری لیتی تہا پانی کو آدمی تہوڑا تہوڑا
پس درنگ کی لوگون نی یہانتک کہ کہینچ ڈالا اوسکو یعنی نچوڑا پانیکو کہ درنگ کری اور ٹہیری بلکہ سب کہینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیاسکی پس نکالا حضرت نی ایک تیر اپنی ترکش مین سی پہر حکم فرمایا صحابہ کو یہہ کہ رکہدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطی
اونکی ساتہہ سیرابی کی یعنی ساتہہ پانی کی کہ سیراب کری اونکو یہانتک کہ پہری پانی سی یعنی پہری اور منہ زیادہ پانی باقی تہا اونکا حدیبیہ نام ایک موضع
کا ہی قریب مکہ کی کہ اکثر اوسکا حرم مین ہی اور وہ نو کوس ہی مکہ سی بیچ دس اور کتنی سو کی اوپر بضع کہتی ہین تین سی نو تک کو اور یہان مبہم لائی
تعیین نکیا اسلئی کہ روایتین اونکی گنتی مین مختلف آئی ہین بعضی روایتون مین چودہ سو اور بعضی مین پندرہ سو اور بعضی مین ایک ہزار چار سو یا زیادہ
اور یہہ عبارت غریب ہی اسلئی کہ ظاہر یہہ تہا کہ کہتی ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیرہ ذلک اور تطبیق ان روایتون یون دیگئی ہی کہ پہلی دفعہ
ساتہہ چار سو صحابیون کی نکلی بعد ازان نوبت بنوبت آتی ہوئی گئی پس جسنی کہا اول کہا ایک ہزار و چار سو دیکہی بعد ازان اور فوج آئی اونکو دیکہا اور جسنی دیکہا
پندرہ سو روایت کیا اور جسنی تحقیق و تعیین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ۱۲ ع فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ
خُزَاعَةَ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ
وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي
اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنْ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ
أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ پس اوسوقت مین کہ صحابہ اسیطرح تہی ناگہان آیا بدیل بیٹا ورقا خزاعی کا بیچ ایک جماعت کی خزاعہ
پہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نی حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تہا مکہ والون کا پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی حضرت علی کو لکہہ تو یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سہیل نی قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتی کہ تم رسول اللہ
ہو نہ منع کرتی ہم تمکو خانہ کعبہ سی اور نہ لڑائی ہم تمسی ولیکن لکہہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ ہون اور
اگرچہ جہوٹا جانتی ہو تم مجکو لکہہ ای علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نی اور اسپر کہ نہ آوی تمہاری پاس ہم مین سی کوئی شخص اگرچہ ہو تمہاری دین پر مگر پہیر دو اوسکو
ہمپر یعنی پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہان ہی حدیث مین اختصار ہوا ہی راوی سی اور روایت ہی بخاری کی اوسمین اسیقدر مذکور ہی
پس جبکہ فارغ ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی لکہنی صلح نامہ کیسی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی صحابہ کو کہڑی ہو اور

ذبح کرو یعنی جانور ہدی کی پہر سر منڈاؤ پہر آئیں کتنی ایک عورتیں مسلمان ہوکر پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ آویں تمہارے
پاس عورتیں مسلمان ہجرت کرکر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانوں کو اللہ تعالی نی یہہ کہ پہیر دیں انکو اور حکم کیا مسلمانوں کو یہہ کہ پہیر دیں مہر ف سر منڈاؤ یہہ
حکم احصار کا ہی پس دیکہ شافعی کی ذبح کیجاوی ہدی اگرچہ حرم میں نہو اسلیے کہ حدیبیہ زمین حل سی ہی نہ حرم سی اور ہماری نزدیک حرم میں ذبح کرنا شرط ہی اور
اوسکا وہ یہہ جواب دیتی ہیں کہ بعض حدیبیہ حرم میں ہی اور بعض حل میں اور مولف نی یہاں بہی اختصار کیا ہی چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری میں دیکہنی سی معلوم
ہوتی ہی اور پہیر دیں مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتوں مسلمان کی پیچ طلب انکی آویں اور مہر دے چکی ہوں تو مہر انکا پہیر دیا جاوی اور تفسیر مدارک وغیرہ
سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم پہیر دینی مہر کا اور طلب کرنی کا اوسوقت میں ہوا تہا پہر منسوخ ہوا اور صلح مردونکی پہیر دینی پر ہوئی تہی جب عورتیں آئیں تو یہہ
تعالی نی حکم بہیجا کہ صلح میں مردونکا پہیرنا قرار پایا تہا نہ عورتوں کا پس عورتوں کو بعد امتحان کی نہ پہیرنا چاہیے ۱۲ ح ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَجَاءَہٗ
اَبُوْ بَصِیْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّھُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِیْ طَلَبِہٖ رَجُلَیْنِ فَدَفَعَہٗ اِلَی الرَّجُلَیْنِ فَخَرَجَا بِہٖ حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَیْفَۃِ
نَزَلُوْا یَاْکُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّھُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِیْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَیْنِ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرٰی سَیْفَکَ ھٰذَا یَا فُلَانُ جَیِّدًا اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْہِ
فَاَمْکَنَہٗ مِنْہُ فَضَرَبَہٗ حَتّٰی بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰی اَتَی الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ یَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰی
ھٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰہِ صَاحِبِیْ وَاِنِّیْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِیْرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلُ اُمِّہٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَّوْ کَانَ لَہٗ اَحَدٌ فَلَمَّا
سَمِعَ ذٰلِکَ عَرَفَ اَنَّہٗ سَیَرُدُّہٗ اِلَیْھِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتٰی سِیْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُھَیْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ فَجَعَلَ لَا یَخْرُجُ مِنْ قُرَیْشٍ
رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِیْ بَصِیْرٍ حَتّٰی اجْتَمَعَتْ مِنْھُمْ عِصَابَۃٌ فَوَاللّٰہِ مَا یَسْمَعُوْنَ بِعِیْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَیْشٍ اِلَی الشَّامِ
اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَھَا فَقَتَلُوْھُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَھُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَیْشٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُہُ اللّٰہَ
وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَیْھِمْ فَمَنْ اَتَاہُ فَھُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْھِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
پہر پہری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کی پس آئے حضرت کی پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش میں سی تہا اور وہ تہی مسلمان پس بہیجی کفار قریش
نی اوسکی تلاش میں دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نی ابو بصیر کو اون شخصونکی یعنی بموجب عہد کی پس نکلی وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچی وہ ذو الحلیفہ
میں اوترے اسحال میں کہ کہاتی تہی کہجوریں اپنی پس کہا ابو بصیر نی واسطی ایک شخص کی اون دونوں میں سی قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں یہہ
تلوار تیری اے فلانی اچہی ہی دکہلا مجہکو تا دیکہوں میں طرف اوسکی پس قدرت دی اس شخص نی ابو بصیر کو اوپر دیکہنی تلوار کی پس مارا ابو بصیر نی اوسکو یہانتک
کہ ٹہنڈا ہوگیا وہ یعنی مرگیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ میں اور داخل ہوا مسجد میں دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق دیکہا اسنی خوف پس کہا اوس شخص نی کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق میں بہی مارا جاتا ہوں یعنی ڈرتا ہوں قتل سی یا قریب ہوا میں
اسکی کہ قتل کریں وہ مجہکو پہر آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وائے ماں اسکیکو یہہ ابو بصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہی اگر ہوتا واسطی اسکی کوئی
مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نی یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پہیر دینگی اوسکو طرف کافروں کی پس نکلا ابو بصیر مدینہ سی یہانتک کہ آیا کنارے
دریا کی کہاری کی اور بہاگ آیا ابو جندل بیٹا سہیل کا فرونکی پاس سی اور ملا ابو بصیر کی ساتہہ پس تہا یہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش سی کوئی شخص کہ اسلام لایا
تہا مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابو بصیر کی یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سی ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتی تہی وہ کسی قافلہ کو قریش کی کہ نکلا طرف شام کی مگر
کہ پیچہا کرتی اوسکا اور قتل کرتی اوسکو اور لیتی مال اوسکا پس بہیجا قریش نی کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال میں کہ قسم دیتی تہی حضرت
کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اوٹہالیں حضرت میں تہی کہ نکریں کچہہ مگر یہہ کہ بہیجیں کسیکو طرف ابو بصیر کی اور یاروں کی کہ آویں مدینہ میں اور نفر

نہ کرین قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بہیجین حضرت اونکو یہہ اور وہ چلی آوین اونکی پاس پس جو کوئی آدمی حضرت کی پاس مکہ سی ہم مین سی مسلمان ہو کر پس
وہ امن مین ہی اور نہ پہیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئی قریش اس شرط سی اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اس شرط سی باز آئی پس بہیجا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابو بصیر اور یار ونکی یعنی اور منع کیا تعرض سی اور اپنی پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اگر ہوتا
واسطی اوسکی الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاشکی کوئی ہوتا او معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوی تیرے پاس
تا پہیر ند دون اور سونپ ند دون اوسکو اونکی تئین اور یہہ معنی انسب ہین ساتہہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابو بصیر الخ ابو بصیر نے معلوم کیا یہہ حضرت کی اس
قول سی مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیے کہ یہہ مشعر ہی اسپر کہ حضرت پہیر دینگی اوسکو اور نہ مدد کرینگی اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح کی
لیئی آیا تہا اور ابو جندل اسلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپ نے قید مین اپنی اول تو وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا تہا اوسکو حضرت نے پہیر دیا تہا بعد
بہت سی تکرار کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہر دوبارہ وہ بہاگ کر ابو بصیر کی ساتہہ آملا ۱۲ ح ع **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ
فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا صلح
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سی دن حدیبیہ کی تین چیز پر کہ جو آوی حضرت کی پاس مشرکون مین سی یعنی مسلمان ہو کر پہیر دین اونکو طرف مشرکون
کی اور جو آوی مشرکونکی پاس مسلمانون مین سی پہیر دین اوسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت مکہ مین سال آئندہ اور ٹہیرین وہان تین دن یعنی اور اس
سال مین نہ آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اسحال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوئی ہون ہتہیار اور تروار اور کمان اور مانند اسکی پس آیا ابو جندل
اسحال مین کہ چلتا تہا بیڑیون مین پس پہیر دیا حضرت نے اوسکو طرف مشرکون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جلبان کہتی ہین چمڑی کی تہیلی کو کہ
اوسمین ہتہیار وغیرہ رکہکر زین سی باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہی کہ ہتہیار میانون وغیرہ مین ہون ننگی کہلی ہوئی بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد
لڑائی کی نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائی تہی مکہ مین اونکو مشرکون نے قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کی پاس بہاگ کر
آئی حضرت نے بسبب عہد اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہہ فرما کر کہ صبر کر اے ابو جندل اور امید وار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیری لیے اور ضعیفونکی لیے خوشی
اور خلاصی دیگا اور لکہا ہی علمانے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطونکا تہا بسبب ضعف حال مسلمانونکے اور ناچار ہونے اونکی مقابلہ کفار سی یا بسبب احرام
اور حرم اور عدم اذن کی اور بہت سی مصلحت کی لیے تہا اور انجام کار کو فائدے اوسکی بہت سے ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہانکی لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر
ہوا دین حق اور حقیقت مین یہہ فرمان برداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا
رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا
مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس شرط کی انہون نے حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جو شخص آوی ہماری پاس تم مین سی نہ پہیرین اوسکو تمہیں اور جو آوی تمہاری پاس ہم مین سی پہیر دو اوسکو ہمپر پس عرض کیا صحابہ
نے یعنی متعجب ہو کر یا رسول اللہ کیا لکہدین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاوی گا ہم مین سی طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نے یعنی اپنی رحمت سی اسلیے کہ مرتد ہوگا اور جو آوی گا ہماری پاس اونمین سی قریب ہی کہ کردانیگا اللہ واسطی اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا بیچ بیعت کرنی عورتوں کی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی امتحان کرتی عورتونکا یعنی جو عورتین مکہ سی آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتہہ اس آیۃ کی ای نبی جسوقت آدین تیری پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجہسی پس جو اقرار کرتی ساتہہ اس شرط کی اونین سی فرماتی واسطی اوسکی تحقیق بیعت کی مینی تجہسی ازان حالیکہ کلام کرنی والی تہی کلام کرتی عورت سی ساتہہ اس کلام کی قسم ہی خدا کی نہین ہاتہہ لگا حضرت کا کسی عورت کی ہاتہہ سی کبہی بیچ بیعت کرنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ساتہہ اس آیۃ کی مضمون تمام اس آیۃ کا یہہ ہی کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطوں پر کہ شریک کرین ساتہہ خدا کی کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نکرین اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالین جیسیکہ عادت تہی کہ بیٹیونکو مار ڈالتی تہی اور بہتان نکرین اور عصیان نکرین اور یہہ آیۃ تفسیر ہی اس آیۃ کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین آمنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ بیعت اگرچہ ہاتہہ سی ہوتی ہی لیکن عورتون سی زبانی ہی ہوتی تہی کہ بیعت قبول کی مینی تیری اور بعضی مشائخ کہ عورتونکو اسطرح مرید کرتی ہین کہ ہاتہہ اپنا پانی مین ڈالتی ہین اور عورت بہی ہاتہہ پانی مین ڈالتی ہی اور بعضی ایک آنچل کپڑی کا پکڑتی ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہی حاجت اس تکلف کی نہین کتفا کرنا سنت پر افضل واحسن ہی اور یہہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح میں لی سبب لائی کہ قضیہ صلح حدیبیہ مین بیعت بہی واقع ہوئی تہی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین جیسیکہ آیۃ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ مین ذکر اوسکا ہی باین تقریب حدیث بیعت عورتونکی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تہی یہان ذکر کی ۱۲ ح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی مسور اور مروان سی یہہ کہ صلح کی قریش نی اوپر موقوف کرنی لڑائی کی دس برس تک امن میں ہین اونمین لوگ اور اسپر کہ درمیان ہماری جامہ دانی بند ہو اور یہہ کہ نہو چوری چہپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہہ ابو داود نی ۱۲ **ف** جامہ دانی بند ہو مراد یہہ ہی کہ درمیان ہماری سینی پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سی اور رکہنی والی وفا اور صلح کی ہوویں اور مراد اخیر جملہ سی یہہ ہی کہ نہ لیوی بعض ہمارا مال بعضی کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ۱۲ ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی کہ نقل کی کتنی ایک بیٹوں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کہ اونہون نی نقل کی اپنی باپوں سی اونہون نی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا خبردار ہو جس شخص نی ظلم کیا عہد کرنیوالی پر یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کری حق اوسکا یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یعنی جزیہ لی زیادہ طاقت اوسکی سی اگر ذمی ہو اور زیادہ لی عشر مال تجارت سی اگر حربی مستامن ہو کہ واسطی تجارت کی آیا ہو یا لیوی اوس سی کچہہ بغیر خوشی اوسکی کی پس مین جہگڑونگا اوس سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ ۱۲ اور روایت ہی امیمہ بیٹی رقیقہ کی سی کہا بیعت کی مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی درمیان کتنی عورتون کی کہ اونہون نی بہی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطی ہماری کہ بیعت کی مینی تمکو اوس چیز کی کہ طاقت رکہو تم اوس چیز کی کہ

رکہو تم اور طاقت رکہو تم یعنی حضرت نے ازراہ شفقت کے مقید کیا مبایعت کو ساتہہ استطاعت کے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا بہت رحم کرنیوالے ہین ہمپر حق ہماری
کی ہمسی ہی نفسون پر کہا مینی یا رسول اللہ بیعت کرو ہمسی مراد رکہتی تہی بیعت سی یہہ کہ مصافحہ کیجیی ہمسی یعنی وقت بیعت کی ہاتہہ ہمارا اپنی ہاتہہ مین پکڑو
فرمایا سوا اسکی نہین کہ کہنا میرا واسطی سو عورتون کی مانند کہنی میری کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہی حاجت ہاتہہ پکڑنیکی
نہین اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بہی نہین ہی جدا جدا ایک سے ہے قول کافی ہی سبکی لیے نقل کی یہہ ف اصل کتاب مین لفظ واو کے بعد سفید چہوٹی ہوئی ہی
لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نے لکہدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ ومالک فی الموطا کلہم من حدیث محمد بن المنکدر وانہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال
الترمذی حدیث حسن صحیح لا نعرف الا من حدیث ابن المنکدر ہو ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ
يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ
اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ
اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ
اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا
وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اُخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیی چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کی یعنی سنہ چہہ ہجری مین اپس انکار کیا اہل مکہ نے یہہ کہ چہوڑین
حضرت کو کہ داخل ہون مکہ مین یعنی حضرت کو مکہ مین نہ آن دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سی اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آئندہ مین ٹہیرین وہمین تین
دن پس جب لکہا صلح نامہ لکہا صحابہ نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکون نے نہین قرار کرتی ہم ساتہہ
رسالت تمہاری کی پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم یعنی مکہ کی آنی سی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسیطرح لکہو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ مین ہون رسول اللہ اور مین ہون محمد بن عبد اللہ یعنی دونون صفتین لازم ہین آپسمین نہین جدا ہوتین برابر ہی کہ دونون لکہی جاوین یا ایک پہر فرمایا
علی بن ابی طالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نے قسم ہی اللہ کی نہین مٹاونگا مین نام تمہارا کبہی پس لیا حضرت نے یعنی صلحنامہ یعنی حضرت علی
کی ہاتہہ سی حال آنکہ نہین لکہہ جانتی تہی پس لکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نی نہ داخل ہو مکہ مین ساتہہ ہتیار کی
مگر واسطی حسی کر اور رہین ہون غلافون مین اور یہہ کہ نہ نکالی کسی کو مکہ کی لوگون مین سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتہہ جانی کا یعنی بعد داخل ہونی کی جو مکہ کی
مکلین تو کسی کو اونمین سی لیکر نہ نکلین اور یہہ کہ نہ منع کرین اپنی یارون مین سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹہیرنی کا مکہ مین پس جبکہ داخل ہوئی حضرت مکہ مین یعنی سال
آیندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹہیرنی کی کہ تین دن قرار پائی تہی آئی کفار قریش حضرت علی کی پاس اور کہا کہ کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت علی نی جو عذر کیا گویا وہ
سمجہی کہ امر ایجاب کی لیے نہین ہی والا مخالفت نکرتی اور حقیقت مین مخالفت نہین تہی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب نہایت محبت کی کہا اور اختلاف واقع
ہوا ہی علما مین بیچ لکہنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہین کہ ہرگز نہ لکہا اور نہ لکہہ سکتی تہی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی انکو امی فرمایا ہی اور امی وہی ہوتا ہی کہ
نہ پڑہ سکی اور نہ لکہہ سکی اور بعضون نی کہا کہ لکہا حضرت نی ابتدا ان کہ ثابت ہوئی حجت نبوۃ پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت انکی ہی اور
منکر اسکی تاویل کرتی ہین کہ مراد کتابت سی امر ساتہہ کتابت کی ہی اور یہہ مجاز مشہور ہی اہل زبان مین جیسے کہتی ہین بنا کیا امیر نی شہر یعنی حکم کیا

ساتہہ بنا کرنی کی نہ یہہ کہ امیر اپنی ہاتہہ سی بنا کرتا ہی ٭ ح

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

اب اسی بیچ بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سی **ف** جزیرہ اوس زمین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہو اوسکو دریا نی اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی اوسکو دریای ہند اور دریای شام اور دجلہ اور فرات نی یا عدن سی اطراف شام تک طول مین اور جدہ سی ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس ٭ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر سی پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلی ہم ساتہہ حضرت کی یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کہڑی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو بیچ آفات دنیا و آخرۃ کی سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہی اور واسطی رسول اوسکی کی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ جلاوطن کرون تمکو اس زمین سی یعنی جزیرہ عرب سی پس جو شخص کہ پاوی تم مین سی مال اپنی سی کوئی چیز یعنی مشکل ہوئی جانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کی اپس چاہیی کہ بیچ ڈالی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ معاملہ کیا تہا یہود خیبر سی اونکی مالون پر یعنی اونکو خیبر مین رہنی دیا تہا اور زراعت خیبرہ اونکی تہین کے اوسپر رکہاپن اور اونکی محاصل مین سی آدہون آدہ ہم اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تہا کہ ٹہیراوینگی ہم تمکو جب تک کہ ٹہیراوی تمکو اللہ یعنی نہ حکم کری ہمکو ساتہہ نکالنی تمہاری کی اور تحقیق دیکہا مینی مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلاوطن کرنی کا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق مین سی پس کہا اے امیر المؤمنین کیا نکالتی ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹہیرایا تہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تہا ہمسی لوتہر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کیا تو نی تحقیق مین بہول گیا فرمانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجہی فرمایا تہا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالاجاویگا تو خیبر سی بحال مرگ دوڑی گی ساتہہ تیری اونٹنی تیری رات کو پیچہی رات کی یعنی ایک وقت تجہپر آویگا کہ راتون رات یہان سی نکل جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہہ کلمہ تہا از راہ ہنسی کی ابو القاسم سی کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو اے دشمن خدا کی یہہ حضرت نی ہنسی سی نہین فرمایا تہا بلکہ خبر غیب کی دی تہی از راہ معجزہ کی پہر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تہی اونکی میوہ سی یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیان وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کی ساتہہ تین چیزون کی فرمایا نکالدینا مشرکون کو

جزیرہ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیوں سے مانند اوس چیز کی کہ تہا میں سلوک کرتا اونسے یعنی جب آتے وہ رہیں دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہوں
وہ اوسکی کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباس نے بہلا یا گیا میں وسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا قاضی عیاض نے
احتمال ہی کہ تیسری چیز یہہ قول ہو حضرت کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نے موطا میں ج **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا أَدَعَ
فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہا خبر دی مجکو عمر بن خطاب
نے یہہ اونہوں نے سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے البتہ نکالونگا میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نہ چہوڑونگا میں مگر مسلمان کو نقل کی یہہ
مسلم نے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ البتہ نکالونگا میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری
لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُونُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِي بَابِ الْجِزْيَةِ نہیں فصل دوسری مصابیح مین مگر حدیث
ابن عباس کی سو اوسکا یہہ ہی لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہہ حدیث باب الجزیہ میں بسبب تکرار کی نہیں ذکر کی پس یہہ عذر اوس اعتذار ہی **اَلْفَصْلُ**
الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلٰى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوا حَتّٰى
أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ عمر بن الخطاب نے جلاوطن کیا یہود و نصاری
کو زمین حجاز سے یعنی جزیرہ عرب سے اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئی اہل خیبر پر ارادہ کیا یہہ کہ نکالیں یہود لوگونکو خیبر سے اور تہی زمین یعنی
جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوسپر واسطی اللہ کی اور رسول وسکی کی اور واسطی مسلمانوں کی پس سوال کیا یہود نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ چہوڑ دیں
اونکو یعنی اونکی زمینوں میں اس شرط پر کہ کیا کریں کام یعنی درختونکو پانی دیا کریں اور واسطی اونکی ہو آدہوں آدہ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ٹہیرا دینگی ہم اسپر جب تک کہ چاہیں پس ٹہیرا لئی گئی یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمر نے اپنی خلافت میں طرف تیما اور اریحا کی نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نے **بَابُ الْفَيْءِ** باب ہی بیچ بیان فی کی **ف** فی اوس مال کو کہتی ہیں کہ کفار سے ہاتھ لگی بغیر لڑائی کی اور حکم اوسکا
یہہ ہی کہ وہ سب مسلمانونکی لیی ہی او نہیں خمس او قسمت نہیں اور اختیار اوسکا حضرت کو تہا جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں جسکو چاہیں کم اور جسکو
چاہیں زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگی اوسکو غنیمت کہتی ہیں اوسکا حکم یہہ ہی کہ پانچواں حصہ نکالکر باقی مجاہدین میں تقسیم کر دیں پیادی کو ایک اور
سوار کو دوہرا ج مولانا **اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ اللّٰهَ**
قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هٰذِهِ
خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا فرمایا حضرت عمر نے یہہ اللہ تعالی نے خاص کیا اپنی رسول کو بیچ اس مال کی ساتھ ایک چیز کی کہ نہیں دی
وہ چیز کسیکو سوائی حضرت کی پہر پڑہی یہہ آیت جو چیز دی اللہ نے اپنی رسول کو اونمیں سے لفظ قدیر تک پڑہی پس تہا یہہ مال خالص واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی خرچ کرتی تہی اپنی گہر کی لوگونپر خرچ برس روز کا اوس مال میں سے پہر لیتی باقی کو پس گردانتی اوسکو بیچ جگہہ گردانی مال اللہ کی یعنی صرف کرتی اوسکو

مصالح مسلمین میں لگا دیتی تہی جسکو چاہتی تہی محتاج و مساکین میں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** آیۃ ما افاء الله الخ سورہ حشر میں ہی ترجمہ ساری آیۃ کا یون ہی کہ جو کچہہ الله تعالی نی اپنی رسول کو دیا اور خاص اونکی لیی مقرر کیا نہین دوڑی تہی اوسپر گہوڑی اور اونٹ یعنی مشقت نہین کہینچی تہی قتال کر نیمین اوسپر بلکہ پیادہ پا گئی تہ و لیکن الله تعالی مسلط کرتا ہی اپنی رسولونکو جسپر کہ چاہتا ہی اور الله ہر چیز پر قادر ہی مراد یہہ ہی کہ الله تعالی نی جو آنحضرتؐ کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اس طرح کا ہی کہ حاصل نہین کیا ہی تمنی اوسکو بقتال و غلبہ سیلی کہ گہوڑا اونٹ اونکی دوڑکو تعجیل سیتی ہی سب پیادہ پا گئی تہی سوای آنحضرتؐ کی پہر مسلط کیا الله تعالی نی حضرتؐ کو اوس شہر اور اونکی اموال پر جیسیکہ عادت خدا تعالی کی ہی کہ مسلط فرماتا ہی اپنی رسولونکو اعدای دین پر پس مراد اوسکا سپرد حضرتؐ کی ہی جسکو چاہین دین اور جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کی صحابہ نی قسمت کو کذا فی التفاسیر پس اس طرح کا مال کفار کا کہ اوسکو فی کہتی ہین تقسیم نہین کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تہا طرف رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی آتا ہی احادیث مین جو کچہہ آپ حضرتؐ عمل فرماتی تہی اوسمین مذہب ہمارا اتوا اوسمین یہہ ہی او نقل کیا اوسمین طیبی نی مذہب شافعی اسطرح سی کہ حضرتؐ کی لیی فی مین چار خمس او پانچوان حصہ خمس کا تہا اس سی بہی حضرتؐ کی لیی کہ پس حصی پچیس حصون مین سی اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کی لیی اور تفسیر معالم مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی اہل علم نی بیچ مصرف فی کی بعد آنحضرتؐ کی پس کہا ایک قوم نی کہ وہ ائمہ کی لیی ہی بعد حضرتؐ کی اور امام شافعی کی اسمین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ وہ مقاتلین کی لیی ہی اور دوسرا یہہ کہ واسطی مصالح مسلمین کی ہی اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوی کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہین کرتی تہی آنحضرتؐ کوئی چیز کل کی لیی پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکہتی تہی جواب یہہ کہ نہی ذخیرہ کرنی کی اپنی نفس کی لیی ہی اور یہہ عیال کی لیی تہا اور آنحضرتؐ اپنی بیبیونکی لیی نفقہ ایک سال کا دیتی تہی کبہی کبہی اور کہا نووی نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہہ منافی توکل کی نہین ہی ع

وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک سی کہ نقل کی حضرت عمر سی کہ کہا تہا اموال بنی نضیر کا اوس قسم سی کہ عطا فرمایا تہا الله تعالی نی اپنی رسول پر کہ نہین دوڑائی تہی مسلمانون نی اوسپر گہوڑی اور نہ اونٹ پس ہوا واسطی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کی وہ مال خاص خرچ کرتی تہی اپنی اہل پر خرچ برس روز کا پہر خرچ کرتی ما بقی کو بیچ ہتیارونکی اور چارپایونکی بسبب سامان کرنی کی راہ خدا مین یعنی جہاد کی لیی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَّاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی عوف بن مالک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتا اونکی پاس مال فی بانٹتی اوسکو اوسیدن یعنی اپنی پاس نہ رکہتی پس دیتی اہل والیکو دو حصی اور دیتی مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دی مجہکو دو حصی اور تہی میری بیوی پہر بلایا گیا پیچہی میری عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکہتا تہا پہر دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو شروع کرتی تہی اول وقت آنی فی کی ساتہہ آزاد کیی گیونکی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اول فی مین سی آزاد کیی گیونکو دیتی تہی اسلیی کہ وہ بی ٹہکانا اور بی سہاری ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد آزاد کیی گیونسی مکاتب ہین اور بعضون نی کہا مراد متفردین لطاعۃ الله ہین ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا

خرز فقسمها في الحرة والامة قالت عائشة كان ابي يقسم للحر والعبد رواه ابو داود اور روایت ہی
عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی تہیلا اسمین تہی نگینی پس بانٹا اوسکو واسطی بیبیونکی اور لونڈیونکی کہا حضرت عائشہ نی تہی باپ میری یعنی حضرت
ابوبکر بہی تقسیم کرتی واسطی آزاد و غلام کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اس سے معلوم ہوا کہ نگینی مخصوص تہہ عورتون کی نہ تہی ولیکن حضرت نی تخصیص کی تہی
ح وعن مالك بن اوس بن الحدثان قال ذكر عمر بن الخطاب يوما الفيء فقال ما انا احق بهذا الفيء منكم
وما احد منا باحق به من احد الا انا على منازلنا من كتاب الله عز وجل وقسم رسوله صلى الله عليه وسلم فالرجل وقدمه
والرجل وبلاؤه والرجل وعياله والرجل وحاجته رواه ابو داود اور روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب
نی ایکدن فیء کا اور کہا نہین ہون مین لائق تر ساتہہ اس فیء کی تمسی اور نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اس فیء کی کسی سی لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کتاب اللہ
عز وجل سی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت
اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف نہین مین لائق تر آخر یہہ بات حضرت عمر نی دفع توہم کی لیی فرمائی کہ تو توہم جاتا تہا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کی تہی لائق تر ہونگے ساتہہ
اوسکی جیسیکہ آنحضرت تہی اوسکی نفی کی کہ مین بہی حق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سی لائق تر ساتہہ اسکی کسی
سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کی ہین کہ بیان کیا گیا ہی کتاب اللہ سی مانند قول اللہ تعالی کی للفقراء المهاجرين آیتون تک اور قول اللہ تعالی
کی والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار آخر آیتہ تک وغیرہما اور آیتین دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کی اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پر یہہ عطف کیا گیا ہی کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہی موافق تقسیم حضرت کی کہ رعایت کرتی تہی اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی
اور اہل عیال و اہلی کی اور مانند اونکی جیسیکہ تفصیل کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی کی بیچ لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونی کا اور حاجت کا چاہئی جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکی موافق اوسکو دیجئی ۱۲ ح ع وعنه قال قرأ عمر
بن الخطاب انما الصدقات للفقراء والمسكين حتى بلغ عليم حكيم فقال هذه لهؤلاء ثم قرأ واعلموا انما غنمتم من شيء فان
لله خمسه وللرسول حتى بلغ وابن السبيل ثم قال هذه لهؤلاء ثم قرأ ما افاء الله على رسوله من اهل القرى حتى بلغ للفقراء و
الذين جاؤا من بعدهم ثم قال هذه استوعبت المسلمين عامة فلئن عشت فليأتين
الراعي وهو بسرو حمير نصيبه منها لم يعرق فيها جبينه رواه في شرح
السنة اور روایت ہی مالک سی کہ کہا پڑہی حضرت عمر بن خطاب نی یہہ آیتہ کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کی ہی سوائی اسکی نہین کہ صدقی
یعنی زکوۃ واسطی فقیرون و مسکینونکی ہی یہانتک کہ پہونچی علیم حکیم تک اور کہا یہہ یعنی زکوۃ واسطی اون لوگونکی ہی یعنی اون اشخاص کی کہ ذکر کی گئی اس آیتہ مین
پہر پڑہی یہہ آیتہ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کی ہی جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت لیتی ہو تم کچہہ پس تحقیق واسطی اللہ کی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطی رسول
کی یہانتک کہ پہونچی لفظ وابن السبیل تک پہر کہا کہ یہہ یعنی مال خمس کا واسطی ذوی القربی وغیرہ کی ہی پہر پڑہی یہہ آیتہ کہ بیچ بیان حکم فیء کی ہی جو چیز کہ دی
اللہ نی اپنی رسول کو بستیون مین سی یہانتک کہ پہونچی اس آیتہ تک واسطی فقیرون کی اور اون لوگونکی کہ آئی اونکی پیچہی پہر کہا کہ اس آیتہ نی پورا کیا مسلمانون
کو سب کو پس اگر زندہ رہا مین البتہ پہونچیگا چرواہی کو اسحال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہی ایک موضع کا حصہ اوسکا اس مال فیء سی نہ پسینا لاوی
گا اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف ایک نسخہ مین یون ہی ثم قرأ والذین جاؤا من بعدہم یعنی بتقدیر یہہ ہوگی یہانتک کہ پہونچی للفقراء دو آیتون
تک کہ پہر پڑہی آیتہ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیتہ نی پورا کیا الخ یعنی اس آیتہ مین سب مسلمانون کو دینا ذکر کیا ہی پہلی فقیر مہاجرین پہر دونون آیتونکی ایک ساتہ

خاص ہی اہل کوفہ کی لیے اور دوسری اہل خمس کی لیے اور رائے حضرت عمرؓ کی یہہ تہی کہ فی میں سی خمس نکالیں جیسیکہ غنیمت میں سی نکالتی ہیں وہ اسکو تمام
مصالح مسلمانون کی لیے ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیے اوپر تفاوت درجات کی جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسیطرف گئی ہین سوای امام شافعی
کی جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا یہی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی اور
فرماتی تہی کہ اونہون نی عمل کیا ہی خدا کی لیے اجر اونکا اللہ پر ہی دنیا ساتہہ تفضیل کی اموال میں دخل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تہی حضرت عائشہؓ
کو بنسبت حفصہؓ کے اور اسامہ بن زید کو بنسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سی اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل اس
جملہ کا یہہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فی کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانون کو وہان سی پہونچی گا اگرچہ
دور کی شہرون اور مواضع مین رہتی ہون گی اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنی مین کی ہوگی ۔ر ع ح وَعَنْہُ قَالَ کَانَ فِیْمَا احْتَجَّ بِہٖ
عُمَرُ اَنْ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَایَا بَنُو النَّضِیْرِ وَخَیْبَرُ وَفَدَکُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِیْرِ
فَکَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِہٖ وَاَمَّا فَدَکُ فَکَانَتْ حُبْسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِیْلِ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ
اَجْزَاءٍ جُزْئَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَجُزْءًا نَفَقَۃً لِاَہْلِہٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَۃِ اَہْلِہٖ جَعَلَہٗ بَیْنَ فُقَرَاءِ الْمُہَاجِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی مالک سی کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کی کہ حجت پکڑی ساتہہ اوسکی حضرت عمر نی یہہ کہا حضرت عمر نی تہی واسطی حضرت کی تین صفایا بنو نضیر اور
خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سی تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کی یعنی واسطی ضیافت مہمانون کی اور ہتیار اور سواری
مجاہدون کی وغیرہ ذلک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرون کی کہ مال اپنی پاس نرکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرت نی تین
حصے دو حصی درمیان مسلمانون کی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل عیال اپنی کی پس جو کچہہ بچتا خرچ اہل اونکی سی کردیتی اوسکو درمیان فقراء مہاجرین کی
نقل کی یہہ ابوداود نی ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباس اور حضرت علی جہگڑتی ہوئی آئی حضرت عمر کی پاس درمقدمہ فدک کی تو حضرت عمر نی
دلیل پکڑی ساتہہ اوسکی کہ کہا حضرت عمر نی الخ اور تہا یہہ روبرو صحابہ کی پس انکار کیا کسی نی اور نیز بعد ازان حضرت عمر نی اون دونون کو بیچ فدک یعنی
اونکو عامل کیا کہ بطور حضرت کی صرف کرتی رہین اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سی کوئی چیز پہلی
تقسیم ہونی غنیمت کی اور یہہ بات خاص حضرت ہی کی لیی ہی کہ خمس کی ساتہہ اور یہی کچہہ لی لیتی جو چاہتی لونڈی یا غلام یا تلوار یا گہوڑا وغیرہ ذلک اور
یہہ بعد حضرت کی اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلاوطن کرنی اونکی کی ہاتہہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریب خیبر
سی اور تہی حضرت کی لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پر پس وہ ہی خاص حضرت کی لیی تہا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کی کہ اوسکو
تقسیم کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہی بعضی بقہر فتح کئی گئی تہی اونمین سی حضرت خمس لی لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کئی گئی تہی بغیر جنگ کی وہ فئ تہی
خاص حضرت کی لیی تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی [illegible] برابری
اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کی اور لشکر مسلمین کی تین حصی ۔ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ جَمَعَ بَنِیْ مَرْوَانَ حِیْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ فَدَکُ
فَکَانَ یُنْفِقُ مِنْہَا وَیَعُوْدُ مِنْہَا عَلٰی صَغِیْرِ بَنِیْ ہَاشِمٍ وَیُزَوِّجُ مِنْہَا اَیِّمَہُمْ وَاِنَّ فَاطِمَۃَ سَاَلَتْہُ اَنْ یَّجْعَلَہَا لَہَا فَاَبٰی فَکَانَتْ کَذٰلِکَ
فِیْ حَیٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّیَ اَبُوْبَکْرٍ عَمِلَ فِیْہَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَیٰوتِہٖ حَتّٰی مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ وَاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نی جمع کیا مروان کی بیٹون کو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطی اونکی فدک پس تہی خرچ کرتی اموال وسکی سی یعنی اہل وعیال اور فقرا ومساکین پر اور احسان کرتی تہی اوسمین سی اوپر چہوٹی لڑکون بنی ہاشم کی اور نکاح کرتی تہی اوسی عورتون بی شوہر کا اور مرد بی زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نی سوال کیا تہا حضرت سی یہہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس نہ دیا پس ہا اسیطرح سی بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق کیا بیچ وسکی موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوسچیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی اپنی لیی اور اپنی توابع کی لیی بیچ خلافت حضرت عثمان کی یا اپنی بادشاہت مین پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کی لیی پس دیکہا مین ایک امر کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہ کو نہین واسطی میری سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرحپر کہ تہا یعنی آنحضرت کی زمانی مین اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی زمانی مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف جاننا چاہیی کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک وخیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سی تہی اور باقی رہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہی مناسب یہہ ہی کہ کچہہ اوسی نقل کریں کہ کتب صحاح مین سی بسبب شہرت اسکلام کی اور جاری ہونی اوسکیکی زبان خاص وعام پر اور واقع ہونی کہی کی بیچ افہام کجروون کی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہ ایک روز حضرت عمر بن خطاب نی مجکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص دروازی پر بیٹہی ہوئی اذن چاہتی ہین آنیکی لیی کہا آنی دی پس داخل ہوئی پہر تہوڑی دیر کی بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس وعلی اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دیون کہا آنی دی جب داخل ہوئی تو عباس نی کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہماری اور انکی اور یہہ جہگڑتی ہین بیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سی پس بد کہا وکہا آپسمین علی وعباس نی پس کہا اون لوگون نی کہ بیٹہی تہی یا امیر المومنین حکم کر درمیان ان دونون کی اور خلاصی دو ایک دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان وزمین آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی ہین ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑتی ہین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی تہی ہان فرمایا ہی بلاشبہ پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر حضرت علی وحضرت عباس پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتی ہو تم کہ آنحضرت نی یہہ فرمایا تہا کہا علی وعباس نی ہان فرمایا ہی کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سی کہ پروردگار تعالی نی مخصوص کیا اپنی رسول کو اس فی مین ساتہہ اوسچیز کی کہ ندی کسیکو سوای اونکی پہر پڑہی یہہ آیۃ ما افاء اللہ علی رسولہ ساری آیۃ پس تہا یہہ اموال خاص آنحضرت کی لیی پہر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور ایثار نہ کیا ساتہہ اوسکی تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہا اوس اموال سی پس تہی آنحضرت کہ خرچ کرتی اوپر اہل وعیال اپنی کی اوس مال مین سی پہر لیتی اور صرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابوبکر نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابوبکر نی اور عمل کیا اسیطرح کہ عمل کرتی تہی آنحضرت پہر متوجہ ہوئی حضرت عمر علی اور عباس پر اور کہا کہ اوسوقت مین برائی سی یاد کرتی تہی تم ابوبکر کو اور کہتی

تہی کہ ابوبکر رضہ اس عمل مین خطا پر ہی اور ایسا نہ تہا کہ جو تم کہتی تہی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکر رضہ اس کام مین سچا دوق تہی اور نیکوکار اور براہ راست پر اور تابع حق کی تہی پہر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا مینی کہ مین خلیفہ ہون رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مینی اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مینی اوسی طرح کہ عمل کیا تہا آنحضرت نی اور ابوبکر رضہ نی اور خدا جانتا ہی کہ مین اس قول مین سچا دوق ہون اور اوس امر مین نیکوکار اور براہ راست پر اور پیرو حق کا ہون پہر بعد از دو سال کی آئی تم دونون میری پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تہا پس کہا مینی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی ہم ارث نہین چہوڑتی ہین جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرون مین اوس مال کو تمہاری تئین پس کہا مینی اگر چاہتی ہو تم سپرد کرون مین تمکو باین شرط کہ لازم کرو اپنی پر یہہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ نی اور مینی جبسی کہ خلیفہ ہوا مین وگرنہ کلام نکرو مجہسی اس باب مین پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مینی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجہسی کہ حکم کرون برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن سی برپا ہی آسمان و زمین حکم نہین کرونگا مین غیر اوسکی جب تک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کام سی اور تمسی نہین ہوسکتا پہیر دو مجہکو کفایت کرون مین تمکو اوسکی اور مشقت کہینچون کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی مینی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نی کہ سچ کہا مالک بن اوس نی مینی سنا ہی حضرت عائشہ سی کہ کہتی تہین بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نی عثمان کو ابوبکر رضہ کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کی اوس چیز سی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس رد کیا مینی اون بیبیون پر اور کہا مینی کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سی کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ کہ چہوڑتی ہین صدقہ ہی نہین کہاتی آل محمد مگر اس مال سی اپنا نفقہ پس باز رہین وی بیبیان آنحضرت کی طلب کرنی میراث سی اور رجوع کی ساتہہ اوس چیز کی کہ خبر دی مینی اونکو کہا عروہ نی تہا یہہ صدقہ حضرت علی کی ہاتہہ مین منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوسی پر غلبہ کیا اوپر بعد ازان حضرت حسن بن علی کی ہاتہہ مین تہا بعد ازان حضرت حسین کی پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کی پاس کہ یہہ دونو نوبت رکہتی تہی اوسکو بعد ازان زید بن حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی پاس ہا اور یہہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتہہ راستی کی یہہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہہ حدیث کتاب المغازی مین بیچ قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس مین بہی مانند اسکی آیا ہی ساتہہ تفاوت بعضی لفظوں کی اور یہہ بہی بخاری مین ہی حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور عباس آئی حضرت ابوبکر رضہ کی پاس اس حال مین کہ طلب کرتی تہی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکر رضہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی میراث نہین چہوڑتی ہین ہم جو کچہہ چہوڑ جائینگی ہم صدقہ ہی کہاتی ہین آل محمد اس مال مین سی قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میری کہ صلہ کرون مین ساتہہ اوسکی اور نگاہ رکہون مین حق اوسکا اس سی کہ صلہ کرون مین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی سی لایا ہی اور کہا کہ ابوداود نی کہ طلب اور سوال عباس اور علی رضہ کی حضرت عمر رضہ سی یہہ تہی کہ اس مال کو درمیان اونکی دو ہون دے بانٹ دیں اور سونپین یہہ کہ جانتی تہی قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہین چہوڑتی ہین و نہ طلب کرتی تہی مگر صواب کو پس حضرت عمر نی کہا کہ مین نام تقسیم کا اوسپر نہین رکہتا ہون چہوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسکہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سی کہ عائشہ رضہ نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرت کی کہ دیوین انکو میراث اونکی اوس چیز سی کہ چہوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس چیز سی کہ فی کیا خدا تعالی نی اوسپر پس کہا ابوبکر رضہ نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لا نورث ما ترکنا صدقۃ پس خفا ہوئین فاطمہ رضہ اور ہجران کیا ابوبکر سی پس ہمیشہ رہین ہجران کرنیوالی اونسی یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہ کی بعد حضرت کی چہہ مہینی تہی اور کہا حضرت عائشہ نی تہین فاطمہ کہ سوال کرتی تہین ابوبکر رضہ سی حصہ اپنا اوس چیز سی کہ چہوڑا آنحضرت نی خیبر اور فدک سی اور صدقہ انکا کہ مدینہ مین تہا پس انکار کیا ابوبکر نی اور کہا کہ نہین ہون مین چہوڑنیوالا کسی چیز کو اوس چیز سی کہ عمل کرتی تہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچہہ کہ عمل کرتی تہی اوسمین آنحضرت اوس مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کچہہ

چیز کو امر آنحضرت سے سپرد کر دنگا حق سے پس صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تہا سپرد کیا اوسکو عمر نے علی و عباس رض کو اور خیبر اور فدک حضرت عمر نے اپنی پاس رکہا اور
کہا کہ یہہ صدقہ رسول خدا کا ہی تہی یہہ واسطی حقوق حضرت کی کہ پیش آتی تہی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر تہا پس وہ اب تک اسی حال پر ہین اور اور
روایت مین حضرت ابوبکر رض کی جواب مین آیا ہی کہ بعد نقل کرنی حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ کی فرمایا یہہ مال آپکی ہاتہہ مین ہی پس جب مرونگا تو اوسکی
ہاتہہ مین ہوگا کہ والی امر ہو بعد میری اور مانند اونکی اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سی اور یہہ انہی ظاہر ہوتا ہی کہ حدیث لا نورث
ما ترکناہ صدقۃ اور ہونا اموال آنحضرت کا مشترک درمیان مسلمانون کی اور مصالح اونکی کی اور تفویض امر اوسکا ساتہہ والی کی متفق علیہ ہی درمیان صحابہ کر
حتی کہ حضرت علی اور حضرت عباس کی اور مخصوص ساتہہ ابوبکر رض کی نہین رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اشکال یہان یہہ وارد ہوتا ہی کہ اگر دینا اس مال کا
علی اور عباس رض کو صواب تہا تو کیون نہ دیا حضرت عمر نے اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تہا تو کیون دیا آخر کو جواب یہہ کہ نہ دیا پہلی اسطرح پر کہ طلب کرتی تہی
وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بر وجہ تصرف و تولیت کی جیسا کہ آنحضرت تصرف کرتی تہی کہا خطابی نی کہ یہہ قضیہ مشکل ہی اسلیے کہ علی اور عباس نے جب لیا یہہ صدقہ
حضرت عمر سی شرط مذکور پر اور اونہون نی اعتراف بہی کیا کہ آنحضرت کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کی نی اوسکی گواہی دی پہر کیون خصومت
کی وجہ اسکی یہہ ہی کہ شرکت تولیت مین دونو پر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنی حصہ مین مستقل ہو ساتہہ تدبیر و تصرف کی پس تقسیم کی حضرت عمر نے تا
نہ جاری ہووے اوسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک مین ہوتی ہی اور ساتہہ دراز ہونی زمانہ کی گمان ہوتا ہی ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوس سی قضیہ
فاطمہ رض کا ہی اسلیے کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہ رض جاہل تہین ساتہہ اس سنت کی تو بعید ہی اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو اسحدیث کی سننی کا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی تو یہہ اشکال آتا ہی کہ بعد سننی حدیث کی ابوبکر سی اور گواہی دینی صحابہ کی ساتہہ اوسکی کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ پہلی
سننی حدیث کی ہی تہا تو کیون باز نہ آئین غضب سی حتی کہ اتنا طول کہچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکر رض سی جواب اسکا کرمانی نی بیچ شرح بخاری کی یہہ
لکہا ہی کہ یہہ غضب فاطمہ رض کا ایک امر تہا کہ حاصل ہوا مقتضائی بشریت کی اور جاتا رہا بعد اوسکی اور مراد ہجران سی انقباض ہی اور کوفت طبیعت ہی ملاقات
سی نہ ہجران المحرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکی انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکر رض اور فاطمہ رض کی جو کچہہ واقع ہوا تو
گئی ابوبکر رض فاطمہ کی پاس اور کہڑی ہوئی اونکی دروازی پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی اونسی اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی محبوب تر ہی نزدیک میری قرابت اپنی سی ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہی مینی اسحدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ گواہ ہین پس
پس راضی ہوئین فاطمہ رض اور نقل کی جاتی ہین اس قصہ مین اقوال واباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کی ہی
لکہی ہی یہان بطور اختصار کی جسکو مفصل دیکہنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکورہ مین دیکہی واللہ الہادی والموفق ❊ **کتاب الصید**
والذبائح یہہ باب بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیی گئی کی **ف** شکار کرنا حلال ہی غیر حرم مین واسطی غیر محرم کی اور شکار کی مباح ہونی
پر دلالت ہوئی ہی کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہی اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کی کہ امام مالک کی مذہب مین ہی لکہا ہی کہ مکروہ ہی
شکار کرنا لہو ولعب کی لیی اور بلا قصد لہو ولعب کی مباح ہی اور ثابت نہین ہوا ہی کہ حضرت نی بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی
ہی شرع ❊ **الفصل الاول** فصل پہلی ❊ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاَدْرَکْتَہٗ حَیًّا فَاذْبَحْہُ وَاِنْ اَدْرَکْتَہٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ
فَکُلْہُ وَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ کَلْبِکَ کَلْبًا
غَیْرَہٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّہُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَیْتَ

بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ چھوڑی تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چھوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکہا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا تو نی اوسکو زندہ پس ذبح کر لی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدا حرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی اور نہ کہایا اوسمین سی پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہین کہ بند رکہا کتی نی اس شکار کو اپنی لیی اور اگر پاوی تو ساتھہ کتی اپنی کی کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اونہین سی پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کسنی اون دونون مین سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چھوڑنی مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجہی ایکدن پس پایا تو نی اوسمین کچھہ نشان سوای نشان تیری کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پاوی تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی سی مرا ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ذکر کر نام خدا کا یعنی جسکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہین اسلیی کہ چھوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چھری کی ہی پس ضرور ہی کہنا بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدا وقت چھوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہیر رہا اور بسم اللہ کہی بعد ٹہیرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوی اور زخمی کری تو حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو وہ داخل شکار کی نہین اور نہ بند رکہا الخ اسلیی کہ یہہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی کتی وغیرہ مین یہہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دی کہاوی نہین اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر مین یہہ ہی کہ پہر آوی جبکہ بلایا جاوی بعد چھوڑنی کی پس اگر باز وغیرہ شکار مین سی کہالیوی تو اوس شکار کا کہانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہالیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چھوڑنی کی ایک بار بہی کہاوی تو وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیساکہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ نہ چھوڑا ہو اوسکو کسیطرح یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدا یا چھوڑا ہو اوسکو اوسنی کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کی اور اگر غائب ہا الخ کہا علما ہماری نی کہ شرط ہی حلال ہونی کی ساتھہ پہینکنی تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہنچنا زخم کا اور یہہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی سی اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکی لگا ہوا ہو اسلیی کہ روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نی اپنی معجم مین ابی رزین سی اونہون نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا بیچ مقدمہ شکار کی کہ چھپ گیا شکار سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہ سی بطریق مرفوع کی اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہہ ہی کہ ہو جارحہ معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ۰ ہج ع

وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتی ہین کتی سدہی ہوؤنکو فرمایا کہا اوس چیز کو کہ پکڑ رکہین کتی تیری لیی کہا مینی اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مینی تحقیق ہم پہینکتی ہین تیر بی پر و پیکان فرمایا کہا اوس چیز کو کہ زخمی کر دی یعنی چیر ڈالی شکار مین وہ تیر سیدہا جا لگی پہال کی طرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہالی اور وہ چیز کہ پہنچی ساتھہ چوڑان اپنی کی یعنی اگر اسطرح کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** معراض کہتی ہین اوس تیر کو کہ پر نہ ہو ہو نہ اوسمین اور چہڑا جاتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتھہ بغیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچھہ اور اتفاق

رکہتی ہین علما اسپر کہ جب شکار کری ساتہہ معراض کی پس قتل کری شکار کو ساتہہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتہہ چوڑا وا اپنی کی
تو نہین حلال اور کہا علمای کہ نہین حلال ہی وہ شکار کہ ماری اوسکو ساتہہ بندقہ کی یعنی گولی اور غلہ کی بسبب حدیث معراض کی اور معراض کی چوڑا
لگنی سی اسلیی نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہی اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہوں معنی ذبح کی اور چوڑا معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیی اگر قتل کری اوسکو
بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیی کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام
کرتا بسبب تحقق موت کی ساتہہ زخم کی اور اگر پہینکی شکار پر چہری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہا یا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتہر تو اگر
ہو پتہر بہاری نہ کہا یا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتہہ ثقل اپنی کی اور اگر پتہر ہلکا ہوا اور ہوا اوسمین تیزی اور زخمی کردی
وہ تو کہا یا جاوی بسبب تیقن موت کی ساتہہ زخم کی اور اصل اسمین یہہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتہہ یقین کی تو کہا یا جاوی اور اگر حاصل
ہو ساتہہ ثقل کی یا شک ہوا اوسمین تو نہ کہا یا جاوی وجوبا یا احتیاطا ٭ ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ
اَهْلِ الْكِتٰبِ اَفَنَاْكُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِكَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا
ذَكَرْتَ مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْكِتٰبِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ
فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ
بِكَلْبِكَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكٰوتَهٗ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مین نی یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کہاوین ہم بیچ باسنون انکی کی اور ہم بیچ زمین شکار کی ہین یعنی
وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتہہ کمان اپنی کی یعنی تیر سی اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتہہ کتی اپنی کی کہ سدہا ہوا ہی پس
کیا درست ہی واسطی میری فرمایا اسپر وہ چیز کہ ذکر کیا تو نی باسنون اہل کتاب کی سی پس اگر پاؤ تم سوا اون باسنون کی پس کہاؤ اونکی باسنون مین اور اگر نہ
پاؤ اونکی باسنونکی پس دہو ڈالو اونکو اور کہاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تو نی ساتہہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تو نی نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنی مین پس کہا
اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نی ساتہہ کتی سدہی ہوی اپنی کی پس ذکر کیا تو نی نام اللہ کا یعنی وقت چہوڑنی اوسکی کی پس کہا اور جو شکار کیا تو نی ساتہہ
کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تو نی ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ کہاؤ اونکی باسنون مین
یعنی واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرت کی دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ استعمال ہین اونکی یا تو نہین اگرچہ
ہو دہوئی ہوا اور نفرت کرنی کو مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہہ تقوی ہی اور بعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہو ڈالو اونکو یہہ امر وجوب کا
لیی ہی جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کی لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکی اور کہا ابن ملک نی کہ حکم کیا آنحضرت نی ساتہہ دہونی ظروف
کفار کی بیچ اون باسنونکی کہ یقین ہوا اونکی نجاست کا اور متیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا برماوی نی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ
اگر ہوں ظروف سوای اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین دہو کر بہی نہ کہاوی ولیکن فقہا نی کہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف
کا بعد دہونی کی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتی
ہین اونمین گوشت سور کا اور پیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس یہہ مکروہ ہین واسطی کہانا نی ہونی اوسکی اگرچہ کہ دہولی جاوین
اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین ناپاک نجاسات سی ذکر کیا ہی اسکو ابوداؤد نی اپنی سنن مین ٭ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پہینکی تو تیر اپنا پس غائب ہو تجہسی یعنی شکار پہر پاوی تو شکار یعنی اور نہ
پاوی تو او سمین مگر اثر تیر اپنی کا پس کہا جب تک کہ متغیر ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علماء ہمارے نی کہ یہہ بطریق استحباب کی ہی والا بو کرنا
گوشت کا موجب حرمت اوسکی کا نہین ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی گوشت بو کیا ہوا کہایا ہی اور کہا نووی نی کہ نہی کہانی گوشت بدبو دار
محمول ہی تنزیہہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کہانی بدبو دار پر مگر یہہ کہ خوف ہو اوسمین ضرر کا ۱۲ ع **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ثعلبہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بیچ
حق اوس شخص کی کہ پاوی شکار اپنی کو بعد تین دن کی پس کہا اوسکو جب تک کہ بدبو کری نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُوْلَ**
اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ أَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوْا
أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی
قوم ہین کہ قریب ہی زمانہ اونکا ساتہہ شرک کی یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کی تمام و کمال نہین سیکہی ہین لاتی ہین ہمارے پاس گوشت
نہین جانتی ہین ہم آیا ذکر کرتی ہین اوسپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کہاؤ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** معنی حدیث کی یہہ نہین
ہین کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اسوقت قائم مقام ہوتا ہی بسم اللہ کہی ذبح کرنیوالی کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہی وقت کہانی کی اور تم جو نہین جانتی
ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہی کہانا اوسکا بسبب ہو ذبح کرنیوالا اون لوگونمین سی کہ صحیح ہی کہانا ذبح کیی ہوئی اونکا بسبب حمل کرنی
حال مسلمانان کی صلاح پر اور گمان نیک کرنی کی اوپر اونکی ۱۲ ع ح **وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ
ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ
اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الطفیل سی کہ کہا پوچہی گئی حضرت علی کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہی تمکو یعنی
اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ کسی چیز کی یعنی احکام کی کہ اور ونکو وہ نہ فرمائی ہوں پس فرمایا حضرت علی نی کہ نہین خاص کیا ہمکو
ساتہہ کسی چیز کی ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتہہ اوسکی لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس میان کی ہی میری تلوار کی یعنی نہین جانتا ہون کہ آیا وہ خاص ہین تمہارے
یا عام ہین تا کہ لیتی ہی پس نکالا حضرت علی نی ایک کاغذ کہ اوسمین تہی یہہ احکام لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کری جانور سوای نام اللہ کی اور
لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ چراوی نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہی جو شخص کہ تغیر تبدیل کری علامت زمین کو اور لعنت کری اللہ اوس
شخص کو کہ لعنت کری اپنی باپ کو اور لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ ٹہکانا دی بدعتی کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نشان زمین کا یعنی پتہر وغیرہ جدا کا کہ
جدا ہوتی ہین اوس سی حدود یعنی تغلب سی زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہی اور لعنت کری اپنی باپ کو صریحا یا کسیکی باپ کو لعنت کری وہ اسکی باپ
کو لعنت کری چونکہ یہہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسنی لعنت کی اور ٹہکانا دی بدعتی کو اور حمایت کری بدعتی کی کہ دین مین کچہہ بات نکالی کہ اوسکی اصل
نہی اور خلاف سنت اور تغیر کرنی والی سنت کی ہی ۱۲ ح **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا**
وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا
الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنی والا ہون دشمنون سی یعنی کفار سی کل کو اور نہین ساتھہ ہمارے چہریان یعنی شاید کہ چہریان ساتھہ ہون کیا پس ذبح کرون ساتھہ کہپاچ کی فرمایا جو چیز کہ بہادی خون کو اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر پس کہا یعنی جائز ہی کہانا اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوی ایسی چیز سی کہ بہادی خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچہہ اور اسپر اتفاق ہی علماء کا سوای دانت اور ناخن کی اور بیان کرونگا مین تجہہ کو حال ہر ایک کا اسپر دانت پس ہڈی ہی اور اسپر ناخن پس چہریان ہین حبشیونکی اور پہونچی ہم لوٹ اونٹون اور بکریون کی پس بہاگا اونمین سی ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نی تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ان اونٹونکی یعنی درمیان اونکی بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والی ہین لوگونسی مانند بہاگنی والی اور نفرت رکہنی والونکی جنگلی جانورون مین سی پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹون مین سی کوئی اونٹ پس کرو ساتھہ اوسکی اسیطرح نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پس ہڈی ہی اور ہڈی سی ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نی کہا کہ نہین جانتا مین بعد از بحث اور تفتیش کی واسطی منع ہونی ذبح کی ساتھہ ہڈی کی معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبدالسلام نی اور حدیث مین اسیقدر فرمایا ہی کہ دانت سی جائز نہین اسلیے کہ ہڈی ہی اور نووی نی کہا کہ علت اوسکی یہہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سی جسوقت کہ ذبح کیا جاوی ساتھہ اوسکی جانور اور ہڈیکی نجس کرنی سی نہی واقع ہوئی ہی اسلیے کہ خوراک جنات کی ہی اور اسپر ناخن الخ یعنی ناخن سی ذبح کرنی مین تشبیہ ہی ساتھہ حبشیونکی اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہی ساتھہ اونکی اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہمکو حکم ہی ساتھہ مخالفت کرنی اونکی اور جاننا چاہیی کہ منع کرنا ذبح کرنی سی ساتھہ دانت اور ناخن کی مطلق ہی تینون اماموں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخنون سی کہ بجای خود ہون یعنی اور ہاتہہ مین اور جائز ہی اون دانتون اور ناخونونسی کہ اوکہڑی ہون اور مضائقہ نہین ہی اوس ذبح کی کہانی کا ولیکن یہہ ذبح مکروہ ہی اور شافعی بہی یہی حکم رکہتا ہی دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہی اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہی کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت اور افرالاوداج اور یہہ حدیث رافع کی محمول ہی بغیر اکہاڑی پر اسلیے کہ حبشی اسیطرح کرتی تہی اور کرو ساتھہ اوسکی اسیطرح معنی یہہ ہین کہ اگر بہاگی جانور گہر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سی تو وہ مانند شکار وحشی کی ہی بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکی جای ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیی ہی کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہی اور ایساہی حکم اسصورت مین ہی کہ اونٹ وغیرہ کنوی اور مانند اوسکی مین گر پڑی پس ذبح دو قسم پر ہی اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتھہ جراحت کی ہی درمیان لبہ اور لحیین اور کاٹنی رگون کی یا ساتھہ نحر کی یعنی نیزہ وغیرہ مارنی کی سینہ مین اور اضطراری ساتھہ زخمی کرنی کی ہی جس جگہہ ہو ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ تہا واسطی اونکی ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہی پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نی بکری ریوڑ مین کہ مرتی ہی پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتھہ ٹکڑی پتہر کی پس پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کعب نی یہہ کہ حلال ہی کہانا اسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعب کو ساتھہ کہانی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر جیسی کہ قتل کرنی مین اور ذبح کرنی مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص مین یا حد مین پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنی مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیی

کہ تیز کری ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دی جانور مذبوح کو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** آرام دی الخ یعنی چھوڑ دی اوسکو تا مرجاوی اور سرد ہو جاوی اور اپکا جلد در یہہ بیان ہی احسان کرنی کا ذبح مین کہ تیز چھری سی جلدی ذبح کری اور بعد ذبح کی ٹھنڈا ہوجانی دی کہا ہی علما ہماری نی کہ مکروہ ہی پوست کہینچنا جانور کا پہلی ٹھنڈی ہونیکی او مستحب ہی یہہ کہ نہ تیز کری چھری سامنی ذبیحہ کی اور نہ ذبح کری ایک کو سامنی دوسری کی اور پانون کہینچکر نہ لیجاوی ذبح کی جگہہ اوسکو کہ ارادہ اوسکی ذبح کا رکہتا ہی ؂ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ منع فرماتی تہی اسسی کہ نشانہ ٹھیرایا جاوی چارپایہ یا غیر اوسکا واسطی قتل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** جیسی یہان چور نگ کاٹتی ہین یکڑ وغیرہ کی یا کسی جانور جیتی پر تیر وغیرہ سی نشانہ لگاتی ہین اسسی منع فرمایا یا یہہ معنی ہین کہ منع فرمایا اسسی کہ بند کیا جاوی جانور بغیر دانی پانی کی یہانتک کہ مرجاوی ؂ع **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھیراوی نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یہہ نہی تحریم کی ہی بموجب قول حضرت کی لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہی ؂ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی سی منہ پر یعنی آدمی کی یا جانور کی منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ ماری اور منع فرمایا داغ دینی سی منہ پر نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تہا اوسکی منہ پر فرمایا لعنت کری اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہی اسکو نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اگر کہا جاوی کہ لعنت کی حضرت نی داغنی والی کو حالانکہ منع کیا گیا ہی لعنت کرنی مسلمان کیسی جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ داغنی والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سی اور احتمال ہی یہہ بددعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہوا اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع ہی بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ و جزیہ کو داغنا سوای منہ کی بعضون نی مستحب کہا ہی اور جائز ہی غیر اونکی لیی اور مقصود تمیز و تعین ہی اور آدمی کی داغنی مین اخبار و آثار قولا اور فعلا مختلف آئی ہین بعضی اقوال دلالت کرتی ہین اسپر کہ اچہا نہین اور بعضی اوپر مدح ترک کی اور بعضی اوپر نہی کی اوسکی اور فعل دلالت کرتا ہی جواز پر آیا ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنی اور داغا اور جب زخمی ہوی سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرت نی اونکو داغ دینی کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور کہا ہی علما نی کہ نہی محمول ہی اسپر کہ بہ اختیار ہو بی ضرورت اور احتیاج کی ساتہہ اوسکی اور اگر ضرورۃ ہو جائز ہی کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکہا ہی علما نی کہ داغنا اسباب وہمیہ سی ہی کہ کرنا اوسکا قادح ہی توکل مین بخلاف اور علاجون کی کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بہی حاصل ہو جاوی اور مختار یہہ ہی کہ مکروہ تحریمی ہی مگر وقت حصول ظن غالب کی ساتہہ قول طبیب حاذق کی کہ کہی منحصر ہی علاج داغنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہی اس سبب سی ہی کہ عرب اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ نافع ہی قطعا پس نہی کی تا پہنچ درجہ شرک خفی کی نہ پہنچین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہی ؂ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ**

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لیگیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تا کہ آپ کہجور اوسکی تالو کو لگا دین پایا مین آپکو یعنی حضرت کو اسحالت مین کہ اونکی ہاتھ مین تہا آلہ داغ دینی کا داغ دیتی تہی زکوۃ کی اونٹونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بہائی تہی انس کی ماں کی طرف سی اور ابو طلحہ خاوند تہی اونکی ماں کی اور کہجور چبا کر بچہ کی تالو کو لگانی سنت ہی اور یہہ داغنا سوائی منہ کی تہا اور نہی خاص منہ پر داغنی کی ہی بلا ضرورۃ ۱۲ع وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ہشام بن زید سی نقل کی انس سی کہا گیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال مین کہ وہ تہی بیچ جگہہ بند ہونی جانورونکی یعنی [illegible] پس دیکہا مین حضرت کو کہ داغتی تہی بکریونکو [illegible] ہشام نی کہ گمان کرتا ہون مین انس کو کہ کہا بیچ کانون اونکی یعنی بکریون وغیرہ کی کانون داغتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہین اسلیے کہ منہ پر داغنی سی تو منع ہی فرمایا ہی پہر کان کا ہیکو داغتی اگر داخل ہوتی منہ کی ۱۲ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ خبر دو مجہکو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اسحال مین کہ نہ تہی ساتھ اوسکی چہری کیا ذبح کری ساتھ پتہر کی یا لکڑی کی پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کی کہ چاہی تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہی ابی العشراء سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یہہ کہ اونہون نی کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کی پس فرمایا اگر نیزہ لگا دی تو اوسکی ران مین البتہ کفایت کری گا تجہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ابو داود نی کہ یہہ ذبح کرنا اوسکا ہی جو گر پڑی کسی کنوئین مین یعنی یہہ حکم ہی ذبح اضطراری کا ہی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حالت ضرورۃ مین ہی ف یہہ تفسیر علما نی تفسیر ابو داود کی ہی [illegible] مشغول ہونی اوسکی اونٹ بہاگ ہوا اسکا ۱۲ع وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو سکہلایا تو نی کتا ہو یا باز پہر چہوڑا تو نی اوسکو یعنی ایک کو ان دونون مین سی شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کہا اوس جانور کو کہ پکڑ رکہا تجہ پر کہا مین اگرچہ مار ڈالا اوسنی فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتی یا باز نی شکار کو اور نہ کہایا اوسمین سی کچہہ پس تحقیق نہین پکڑ رکہا ہی اوسکو تجہ پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ پہینکتا ہون مین تیر شکار پر پہر پاتا ہون مین اوسمین اگلی دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانی تو یہہ کہ تیر تیری نی قتل کیا اوسکو اور نہ دیکہی اوسمین نشان کسی درندی کا پس کہا یعنی اگر نشان درندی کا پاوی تو مت کہا اور اسیطرح اگر کسی اور کی تیر کا پاوی تو بہی مت کہا نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیے گئی ہم

کہانی شکار کتی مجوس کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو شکار کری مجوسی اپنی کتی سی یا مسلمانکی کتی سی حلال نہین کہانا اوسکا مگر زندہ پاوی اور ذبح کرلی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چہوڑنی مین یا تیر کی لگانی مین شریک ہون اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہین درست ع **وعن** اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق ہم اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن انکی فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوای باسن انکی پس دہو اونکو پانی کی ساتہہ پہر کہاؤ اونمین اور پیو نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کیسی کہ کہاوین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت سی ایک شخص نی پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق کہانون مین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوسی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ آوی بیچ سینہ تیری کچہہ یعنی شک و شبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملۃ نصرانیہ کی یعنی کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہہ حرام ہی یا مکروہ اور یہہ بمعنی تعلیل کی ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہ پرہیز کر اوپر دلیل شک و شبہ مین مت پڑ اور پر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیے کہ یہہ داب نصاری کی ہی اور تخصیص نصرانیہ کی اس سبب سی کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کیسی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانی کی تہیرا کر تیر سی مارین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** تفسیر مجثمہ کسی راوی نی کی ہی اور نہی اسی سلیکی کہ یہہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اوس جانور کا کہانا حرام ہی ۶ مولانا **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَأَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِيْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندون سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کی سی پرندون سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور چرغ اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوون کی سی یعنی بعد اسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندی سی اور مرجاوی پہلی ذبح کرنیکی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈی حاملہ سی جہاد کی سی اوس حالت مین کہ ہون وی حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہی گئی ابو عاصم یعنی شیخ

اوسکی معنون مجثمہ کی سی لیس کہا ہیہ کہ ٹہیرایاجاوی پرندہ یا اوریعنی چرندہ پہر تیرسی مارا جاوی اور پوچھی گئی ابوعاصم معنون خلیہ کیسی لیکن کہا پہیڑلی یا اوکیسی درندی لی پکڑلیا ہو کسی جانور کو اور رہا وی اوسکو کوئی لیس چہین لیوی اوستی اوس جانور کو پہر مرجاوی اوسکی ہاتہہ مین پہلی ذبح کرنی اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِیْطَةِ الشَّیْطٰنِ زَادَ ابْنُ عِیْسٰى هِیَ الذَّبِیْحَةُ یُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرٰى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ یہہ کہ جانور ذبح کیا جاوی اوستی چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پہر چہوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اہل جاہلیت کاٹتی تہی تہوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چہوڑ دیتی تہی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تہا اور اوسکو شریطہ اس سبب سی کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرط حجام سی یا شرط بمعنی علامت کی ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی اسلیی کی کہ وہ باعث اس عمل کا اور راضی ساتہہ اوسکی ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِیْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماں کی پیٹ مین ہی ذبح کرنا ماں اوسکیکا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سی **ف** یعنی ذبح ہونا ماں کا کافی ہی واسطی حلال ہونی پیٹ کی بچہ کی لیس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا تینون اماموں کا یہی مذہب ہی لیکن امام شافعی کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہوں یا نہیں اور امام مالک کی نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہوں بال اوسکی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک حلال نہین ہی کہانا اوسکا مگر یہہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوی اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بہی یہی ہی اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جب پڑی شکار پانی مین نہ کہانا چاہیی اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو لیس حرام کیا کہانیکو وقت وقوع شک کی بیچ سبب نکلنی جانکی اور یہہ موجود ہی اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ لسبب ذبح کرنی ماں کی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہی ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کی واللہ اعلم ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِیْ بَطْنِهَا الْجَنِیْنَ اَنُلْقِیْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ہمنی یارسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائین اور بکریکو پس پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینکدین اوسکو یا کہاوین اوسکو فرمایا کہاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں اوسکیکا ہی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کی سینہ مین اور یہہ سنت ہی اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگونکا یہہ بکری وغیرہ مین سنت ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَیْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اَنْ یَّذْبَحَهَا فَیَاْكُلَهَا وَلَا یَقْطَعُ رَاْسَهَا فَیَرْمِیْ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو لیس جو چیز کہ زیادہ ہو اوستی بڑی ہو تن مین یا چہوٹی ہو تن مین بغیر حق اوسکی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی ساتہہ کہانی اوسکی کی سوال کریگا اوستی اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب و عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کی کہا گیا یارسول اللہ اور کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہہ کہ ذبح کری اوسکو یعنی نہ مار دی اوسکو اور طرح اور کہاوی اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینکدی اوسکو نقل

کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی نی ف کہا وہی اوسکو یعنی منتفع ہوسا تہہ اوسکی اور نہ پہینکدی اوسکو پس ضائع کری اوسکو کہا ابن ملک نی کہ اسی معلوم ہوا کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطی غیر کہانی کی انتہی اور اشبہ یہہ ہی کہ یہہ کراہت تحریمی ہی اور اسیلیی منع فرمایا آنحضرتؐ نی قتل کرنی اون جانورونکی کہ نہیں کہائی جاتی ہین جیسیکہ آگی آتا ہی کہا طیبی نی کہ حق اوسکا عبارت ہی منتفع ہونی سی ساتہہ اوسکی جیسیکہ کاٹنا سرکا اور پہینکدینا اوسکا عبارت ہی ضائع کرنی حق اوسکی سی پس ہوگا قول حضرتؐ کا ولا تقطع راسہا تفسیری بہا مانند تاکید کی واسطی سابق کی ۰۰ع وَعَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ وَلَا تُؤْكَلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی کہ کہا آئی حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اسحال مین کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹونکی اور کاٹ لیتی تہی چکتیان دنبونکی یعنی کہانیکی لیی پس فرمایا حضرتؐ نی کہ جو چیز کاٹی جاوی جانور سی اسحال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کہائی جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی جو عضو جانور زندہ سی کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہیں ہی ۰۰ع ۰۰ مولانا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ اَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِهٖ فِي لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَمَالِكٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطا ابن یسار سی کہ نقل کی ایک شخص سی کہ تہا قبیلہ بنی حارثہ سی یہہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیانی کی بیچ دری کی دروں پہاڑ احد کی سی پس دیکہا اوسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنی لگی پس نپائی اوسنی کوئی چیز کہ نحر کری اوسکو ساتہہ اوسکی پس لی ایک میخ اور چبہو دی میخ یعنی تیز طرف سی اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجری کی پس حکم کیا اوسکو ساتہہ کہانی اوسکی کی نقل کی یہہ ابوداود اور مالک نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا پس ذبح کیا اوسکو ساتہہ لکڑی تیز کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِي اٰدَمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو خدا نی واسطی بنی آدم کی نقل کی یہہ دارقطنی نی ف یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سی حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کی حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کری اونکو اور اونمین سی اوپر حلال ہونی مچہلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانور مین اختلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ نی کہ نہیں حلال سوای مچہلی کی اور جو مچہلی پانی مین بغیر آفت سردی وگرمی کی مرکر پانی کی اوپر آجاوی وہ حرام ہی اور سردی یا گرمی سی مری تو حلال ہی ۰۰ ح بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ باب ہی بیچ بیان کتی کی ف یعنی اس باب مین حکم کتون کا مذکور ہی کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہیں جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہیں جائز ۰۰ ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوای کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اوسکی سی ہر روز دو قیراط نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف قیراط آدہی دانگ کو کہتی ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالیٰ کی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنی کتی کی بعضون نی تو کہا کہ بسبب نہ داخل ہونی ملائکہ رحمت کی ہی گہر مین اور بعضون نی کہا کہ بسبب ایذا پہونچانی کی لوگونکو اور بعضون نی کہا بسبب اسکی کہ یہ کتی منہ ڈالتی ہین وقت غفلت کی اور نہیں دہوتی اونکو لوگ ۶۷

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْصَیْدٍ اَوْزَرْعٍ
اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا
سوای کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب اوسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ بہی مثل حدیث سابق کی ہی
لیکن بیان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطی محافظت زراعت کی پالی اور نقصان ثواب سی مقدار قیراط کی کہا وہان مقدار دو قیراط کی اور یہہ تفاوت
یا تو بسبب اختلاف انواع کتونکی ہی کہ بعضی اونمین بہت ایذا پہنچاتی ہین ونسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ہین ایذا پہنچانی مین ونسی بقدر
ایک قیراط کی ہوتا ہی اور یا باعتبار مکانونکی کہ بعضی مکانونمین کتی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہی مانند مکہ مدینہ کی بسبب بزرگی انکی
اور غیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلونمین یا بسبب اختلاف زمانونکی کہ پہلی ساتہہ نقصان ایک قیراط کی
حکم کیا اور جب مخالطت ساتہہ کتونکی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَةِ بِکَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰی رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتی مدینہ کی یہانتک کہ عورۃ آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی
اوسکی کتی کو بہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہی تمہپر قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطوں والی
کا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی
تہی پس سزاوار ہی پاک کرنا اوسکا کتون سی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورت کی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتین جنگل مین ہی تہین اونکو احتیاج کتون کی
کی بہت ہوتی تہی یا قید عورۃ کی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطوں والی کا یعنی جسکی آنکہوں پر دو نقطی سفید ہوتی ہین وہ شیطان اوسکو کہا بسبب شدت
خبث اوسکی کی اور بہت ایذا پہنچانی کی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہی نگہبانی کرنی مین اور دور تر ہوتا ہی شکار کرنی سی کہ امام احمد اور اسحق رح نی کہا کہ نہین حلال
ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیی کہ وہ شیطان ہی اور کہا نووی نی کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کٹکہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکہتی
ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نی کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سب کتونکی پہر منسوخ کیا گیا یہہ سوای کتی سیاہ یک رنگ کی
پہر ٹہیری شرع اوپر نہی کی قتل کرنی تمام اون کتون کی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ ہی انتہی ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتونکی یا کتون مدینہ کی اور یہہ ظاہر تر ہی سوای کتی شکاری کی یا کتی بکریونکی یا مواشی کی نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا کتی مواشی کی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی پس اس صورت مین او تنویع کی لیی ہوگا جیسا کہ اوسکی پہلی ہی یا لفظ او شک راوی کی
لیی ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیۃ واللہ اعلم ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا کُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ
اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہہ بات کہ کتی ایک جماعت ہین جماعتون مین سی تو البتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی اون سبکی پس قتل کرو اونمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کے تئین نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نی یہہ عبارۃ اور نہین کوئی گہروالی کہ پالین کتی کو مگر کہ کم کیا جاتا ہی ثواب
عمل اونکی سی ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کہیتی کا یا کتا ریوڑ کا **ف** ایک جماعت ہین الخ بموجب قول اللہ تعالی کی ومامن دابۃ فی الارض ولا طائر
یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہی شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سبکی بسبب نکی تو پس قتل کرو الخ حاصل یہہ کہ
حضرت نی مکروہ رکہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتون مخلوق خدا تعالی کی سی اسلیے کہ نہین کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب
نہوئی اونکی مارنی کی طرف راہ تو پس قتل کرو بد دن اونکیکو کہ وہ سیاہ ہیت ناک ہین اور باقی رکہو ماسوای اونکیکو تاکہ منتفع ہو تم بسبب اونکی نگہبانی مین ؏ ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑانی سی درمیان چارپایونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** یعنی
مینڈہون اور ہاتہیون اور بیلون اور سوا انکی اور چارپایونکو لڑاوی نہین اور جانور پرندونکا بہی یہی حکم ہی یعنی مرغ اور بلبل اور بٹیر وغیر ذلک بہی لڑانی منع
ہین اور جب جانورونکا لڑانا منع ہوا تو آدمیونکا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہہ بہت ہی بعض بلاد مین ؎ ح ؏

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يُحَرَّمُ

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہی کہانا اوسکا اور باب اوس چیز کا کہ حرام ہی کہانا اوسکا **ف** جاننا چاہیی وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہی
حرمت اوسکی کتاب اللہ سی وہ میتہ (مردار) ہی اور دم مسفوح (خون جاری) اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالی کی چنانچہ آیۃ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما
اثبات اسکا کرتی ہی بعد از ان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور چیزونکو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہون گہر کی پلی ہوئونکی اور سوا
انکی پس بعضی تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہین درمیان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہی اختلاف اس
آیۃ سی ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتہہ اسکی دلیل پکڑی ہی ہماری علما نی اوپر حرام ہونی جانورون پانی کی سوای مچہلی کی اور ہدایہ مین لکہا
ہی کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سی گئی ہین طرف مطلق حلال ہونی تمام جانورون دریائی کی اور استثنا کیا ہی بعضون نی سور اور کتی اور انسان
پانی کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریا کی جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالی کی احل لکم صید البحر اور قول حضرت کی بیچ شان دریا کی ہو الطہور ماؤہ
والحل میتتہ اور ہماری ہی دلیل ہی قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیے کہ سوای مچہلی کی جو جانور ہی دریا کا خبیث ہی اور مراد خبیث سی وہ چیز ہی کہ
پلید جانی اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کی اور سوای مچہلی کی جو چیز کہ ہی طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہی ؎ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو جانور صاحب کچلی کا ہی درندون سی یعنی جو دانت سی شکار کرتی ہی مانند شیر اور بہیڑیی
وغیرہ کی پس کہانا اوسکا حرام ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ
مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہانی ہر کچلی والی کی سی درندون سی اور کہانی ہر چنگل گیر کیسی پرندون سی یعنی جو کہ پنجہ سی شکار کرتی ہی مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ؎

وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
سی کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی گوشت گدہی گہر کی پلی ہوئون کی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** گدہی وحشی کہ اونکو گورخر
کہتی ہین حلال ہین بالاتفاق ؎ ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ
وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا دن خیبر کی کہانی گوشت گدہون گہر

کی بلی ہونے کی سی اور اذن فرمایا بیچ کہانی گوشت گہوڑونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ائمہ اتفاق کہتی ہین اوپر اباحت گوشت گہوڑیکی سوای امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہہ حضرت شیخ نی لکہا ہی اور بعد اسکی بہت سی روایتین کراہت کی امام صاحب سی نقل کی ہین لیکن کفایۃ المنتہی سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی کہا ہی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی قول حرمت گوشت گہوڑیکی سی تین دن پہلی وفات اپنی سی اور اسی پر فتوی ہی انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ گوشت گہوڑیکا حلال نہین ہی امام صاحب کی نزدیک اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک حلال ہی اور کہا بعضون نی کہ امام ابوحنیفہ نی رجوع کی ہی حرمت اوسکی سی تین دن پہلی مرنی کی وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میری اوستاد بزرگوار جناب مولانا محمد اسحق صاحب دام اللہ شرفا بہی اسی روایت پر فتوی دیتی ہین **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ اونہون نی دیکہا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی جواز کہانی اوسکی سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی ساتہہ تمہاری گوشت اوسکی سی کچہہ کہا ابوقتادہ نی کہ ساتہہ ہماری ہی پاؤن اوسکا پس لیا حضرت نی اوسکو اور کہایا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَیْهَا فَقَبِلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا بہگایا ہمنی یعنی شکار کرنی کی لیی خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان حرمین کی قریب مکہ کی پس پکڑ لیا اوسکو مینی پہر لایا مین اوسکو ابوطلحہ کی پاس پس ذبح کیا اوسکو اور بہیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کولا اوسکا اور دونون رانین اوسکی پس قبول کیا حضرت نی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اگر کہانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتی اوسکو اور منع فرماتی پس قبول کرنی سی معلوم ہوا کہ وہ حلال ہی اور بیچ کتاب رحمۃ فی اختلاف الائمہ کی لکہا ہی کہ خرگوش حلال ہی بالاتفاق **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیٹرا گوہ نہ کہانا ہون مین اوسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیٹرا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہی اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہی ساتہہ ہوا کی اور چالیسویں دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتی ہی اور دانت نہین ٹوٹتی اوسکی اور کہا ہی بعضون نی کہ نہ کہانا اوسکو بسبب کراہت طبعی کی تہا اور نہ حرام کرنا اسلیی تہا کہ وحی کیگئی تہی حضرت کو اوسکی حق مین کچہہ بات اور آئی ہی وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہی اوسکی حرمت پر بموجب اس حدیث کی امام ابوحنیفہ کی نزدیک حرام ہی کہانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کہانیکا بموجب اس حدیث کی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ وَهِیَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ یَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی اونکو یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہین خالد کی اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پایا خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بہنی ہوئی پس آگی کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوٹہا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ اپنا گوہ سی پس کہا خالد نی کیا حرام ہی گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم میری کی پس پاتا ہون مین اپنی تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اوسکی یعنی مجہی کراہت ہی اسکو دیکہہ کر کہا خالد نی پس کہینچ لیا مینی اوسکو اور کہایا اوسکو اسحال مین کہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تہی طرف میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تہی گوہ کی کہائی سی جو آگی آئی ہی یہہ قصہ اوسکی پہلی کا ہی پس یہہ
حدیث منسوخ ہوگی واللہ اعلم ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا دیکھا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن ابی اوفی سی کہ کہا جہاد کئی ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد تہی ہم کہاتی ساتہہ حضرت کی ٹڈی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لفظ معہ نہیں ہی مسلم میں اور نہ ترمذی میں اور خالی ہیں اکثر روایتیں اوس سی یا دلی سی وجسنی کہ زیادہ کیا ہی یہہ معنی
مراد رکہی ہیں کہ ہم کہاتی تہی اور ہمراہ حضرت کی تہی اور آنحضرت انکار نہیں کرتی تہی ہم پر نہ یہہ کہ آنحضرت اور وہ ساتہہ کہاتی تہی اور یہہ تاویل اگرچہ خلاف
ظاہر ہی ولیکن ثابت ہوئی ہی کہ آنحضرت نی نہیں کہائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہیں کہاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ
الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ
عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ وَأَطْعِمُونَا
إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جہاد کیا میں نی ساتہہ لشکر خبط کی اور امیر کئی گئی تہی ابو عبیدہ پس بہوکی ہوئی ہم سخت بہوکی ہونا پس پہینکی دریا نی
ایک مچہلی مری ہوئی یعنی کنارہ دریا پر نہیں دیکہی ہمنی مانند اوسکی پڑی ہی ہیں کہا جاتا تہا اوس قسم کی مچہلی کو عنبر پس کہایا ہمنی اوسمیں سی آدہی مہینی تک پہر لی
ابو عبیدہ نی ایک ہاڑی اوسکی ہڈیوں میں سی یعنی پہلو کی ہڈی کہڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچی سی پس جب آئی ہم اوس جہاد سی یعنی مدینہ میں
ذکر کیا ہمنی روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نی طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہایا اگر باقی رہا ہو
اوس میں کچہہ کہلاؤ یا اگر اس جنس سی ہی اور رزق پاؤ کہاؤ تم اور کہلاؤ ہمکو اگر ہو ساتہہ تمہاری یعنی اگر کچہہ باقی رہا ہو اوسمیں سی تمہاری پاس ہمکو بہی کہلاؤ یہہ دکر
دل خوش کرنی کی لئی اور تاکید حلال ہونی اوسکی کی لئی فرمایا کہ یہہ نہ جانیں کہ بسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابر نی پس بہیجا ہمنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اوسمیں سی پس کہایا حضرت نی اوسمیں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف خبط ساتہہ زبر خ و ب کی اور ساتہہ جزم ب کی بہی آیا ہی یعنی پتی درختوں
کی کہ جہاڑی جاتی ہیں لاٹہی سی اور نام اس غزوہ کا اسلئی کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی پتی درختوں کی کہاتی تہی یہاں تک کہ زخمی ہوگئی تہی منہ اور ہونٹہ اور
مانند ہونٹہ اونٹ کی ہوگئی تہی اور یہہ جہاد سنہ آٹہہ میں پہلی صلح حدیبیہ سی ہوا تہا اور قاموس میں لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہہ گوبر ہی ایک جانور دریائی
کا یا ایک چشمہ سی نکلتا ہی کہ وہ دریا میں ہی اور عنبر نام مچہلی دریائی کا ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینی اور بعضی روایتوں میں ایک مہینا
آیا ہی اور بعضی میں آیا ہی کہ کہایا اوستی لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایتوں میں یوں دیجاوی کہ آدہی مہینی تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد ازاں اٹہارہ
دن تک بعضی آدمی لشکر میں سی یعنی ساری مہینی تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ
دَاءً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ گر پڑی مکہی بیچ باسن ایک
تمہاری کی یعنی باسن پانی کا ہو یا کہانی کا پس چاہئی کہ غوطہ دی اوسکو سارا پہر نکال ڈالی اوسکو اسواسطی کہ بیچ ایک اوسکی دونوں پروں میں سی شفا ہی اور
دوسری میں ہی بیماری نقل کی یہہ بخاری نی ف دوسری نقل میں یہہ بہی زیادہ آیا ہی کہ مکہی بچاتی ہی پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دی تا بازو دوا کا

بہتی ہوئی اور وہ نہ بیماری کری اور ضرر پہونچی ۔ ح وَعَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی میمونہ سی یہہ کہ ایک چوہا
گر پڑا گہی میں اور مر گیا پس پوچہی گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سی پس فرمایا پہینکدو اوس چوہی کو اور گہی گرد پیش اوسکیکو اور کہاؤ اوس گہی کو نقل کی
یہہ بخاری نی ف یعنی باقی گہیکو کہاؤ یہہ جمی ہوئی گہیکا حکم ہی اور پتلا گہی سارا نجس ہوجاتا ہی اور نہیں جائز کہانا اوسکا اتفاقا اور بیچنا اوسکا اور انہیں
اکثر اماموں کی نزدیک اور جائز رکہا ہی بیچنا اوسکو امام ابوحنیفہ نی اور اختلاف کیا ہی بیچ نفع اوٹہانی کی اوسمی بعضوں نی کہا جائز نہیں نفع اوٹہانا اوسی اور
بعضوں کی نزدیک جائز ہی ساتہہ جلانی اوسکیکی چراغ میں اور ملنی کی کشتیوں پر اور مانند اسکیکی پر اور یہہ قول امام ابوحنیفہ کا ہی اور اظہر قول شافعی کا
دو قولوں میں سی ولیکن مکروہ ہی اور امام مالک اور امام احمد سی دو روایتیں ہیں اور ایک روایت امام مالک سی یہہ ہی کہ جائز نہیں جلانا اوسکا چراغ مسجد میں
ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا
يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِي اَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا
فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ
ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہوں نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قتل کرو سانپونکو اور قتل کرو
اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہی پس تحقیق یہہ دونوں قسم کی سانپ اندہا کردیتی ہیں بینائی کو یعنی
بمجرد دیکہنی انکی آدمی اندہا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کی کہا نمیں گہی ہی اور گرا دیتی ہیں حمل یعنی عورۃ حاملہ جو اوسکو دیکہی تو حمل اوسکا گر پڑی بسبب
خوف کی یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نی کہ اوس وقت میں حملہ کرتا تہا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اوسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نی
کہ مت مار اسکو پس کہا میں یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ساتہہ قتل کرنی تمام سانپوں کی پس کہا ابو لبابہ نی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
منع فرمایا ہی بعد حکم کرنی کی مارنی گہر کی رہنی والی سانپوں سی اور وہ ہیں آباد کرنی والی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف آباد کرنیوالی گہروں کو کہ ہمیشہ گہر
میں رہتی ہیں یہہ نام انکا رکہا گیا بسبب درازی عمر ہونی انکی جنکو یہہ دیکہا کہتی ہیں کذا فی النہایۃ اور توربشتی نی کہا کہ آباد کرنیوالی گہر کی جن ہیں گہر میں رہنی
والی اور روایت کیا طبرانی نی ابن عباس سی مرفوعا اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داود اور نسائی نی ابن مسعود سی اور
طبرانی نی جریر سی اور عثمان بن ابی العاص سی مرفوعا اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ احادیث مطلقہ محمول
ہیں سوای گہر کی رہنی والی سانپوں پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کی ۔ ع وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَاَشَارَ اِلَيَّ
اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا
حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَاْذِنُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلَى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّي اَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ
بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوَى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ
وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي اَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوَى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

والنظمہا

فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ
مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ
اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا
فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سائب سی کہ کہا داخل
ہوئی ہم ابو سعید خدری کی پاس جس وقت کہ ہم تھی بیٹھی ہوئی کرتا گہ بات سنی ہمنی نیچی تخت اونکی کی ایک حرکت پس دیکھا ہمنی پس ناگہان وہاں تھا ایک
سانپ پس کہڑا ہوا میں تاکہ قتل کروں اوسکو اور ابو سعید ... پس ہوئی نماز پڑھتی تہی پس اشارہ کیا طرف میری یہہ کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گیا میں پس جبکہ فارغ ہوئی ابو سعید
نماز سی اشارہ کیا طرف ایک حجرہ کی کہ گہر میں تہا پس کہا کیا دیکہا تو نی اس حجرہ کو پس کہا میں نی کہ ہاں پس کہا ابو سعید نی کہ تہا اس حجرہ میں ایک نوجوان ہم
میں سی نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نی پس نکلی ہم یعنی مع اوس نوجوان کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوہ خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت دوپہر کی یعنی گہر میں جانیکی بسبب محبت دلہن کی پہر آتا تہا طرف اہل اپنی کی یعنی اور رات کو گہر میں رہتا صبح کو پہر آن شریک
ہوتا پس پروانگی مانگی اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایک دن پس فرمایا اوسکو حضرت نی لی اپنی ادپہ ہتیار اپنی پس تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تیری شر
بنی قریظہ سی کہ وہ ایک قبیلہ ہی یہود میں سی ان غزوہ میں قریش کی ساتھ ہوکر اونکو آئی تہی پس لیا اوس شخص نی ہتیار اپنی پہر رجوع کی یعنی طرف اہل
اپنی کی پس ناگہان بیوی اوسکی درمیان دونوں دروازوں کی کہڑی تہی یعنی اندر اور باہر کی دروازہ کی درمیان میں پس قصد کیا جوان نی طرف
اوس عورت کی ساتھ نیزہ کی تاکہ مارے اوسکو ساتھ اوس نیزہ کی اور حال یہہ کہ پہونچی تہی اوسکو غیرت بسبب باہر آ کہڑی ہونی کی پس کہا عورت نی واسطے
اوسکی بند رکہہ تو اوپر اپنی نیزہ اپنی کو اور داخل ہو گہر میں یہانتک کہ دیکہی تو کہ کس چیز نی نکالا ہی مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکہا کہ ایک سانپ
بڑا کنڈلی مارے ہوی پڑا ہی بچہونی پر پس قصد کیا جوان نی طرف اوسکی ساتھ نیزہ کی پس پرو لیا اوسکو ساتھ نیزہ کی پہر نکلا اندر سی اور گاڑ دیا نیزہ کو
بیچ صحن گہر کی پس تڑپا سانپ اسحال میں کہ حملہ کیا اوس جوان پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونوں میں سی تہا جلد مرنی میں سانپ یا نوجوان یعنی ساتھ مری
دونوں اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلی مرا کہا ابو سعید نی پس آئی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا ہمنی یہہ ماجرا روبرو حضرت کی اور کہا ہمنی کہ دعا
کیجیے اللہ تعالی سی کہ زندہ کری وہ اوسکو واسطی ہماری پس فرمایا استغفار کرو واسطی یار اپنی کی پہر فرمایا تحقیق ان گہروں میں آباد کرنی والی ہیں یعنی جن ہیں والی
ہیں مومن اور کافر پس جب دیکہو تم کسیکو اونمیں سی یعنی بصورت سانپ کی پس تنگی پکڑو اوسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو اسلیے کہ تحقیق
وہ کافر ہی یعنی جنات میں کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنی یار کو اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ تحقیق مدینہ میں جن ہیں یعنی ایک جماعت اونمیں سی کہ مسلمان ہوگئی ہیں پس جس وقت کہ دیکہو تم اونمیں سی کسیکو خبردار کرو اوسکو تین دن پس اگر
ظاہر ہو واسطی تمہاری پیچہی اسکی پس قتل کرو اوسکو سوا اسکی نہیں کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہہ مسلم نی فائدہ کیجیے انہ لکہا ہی علماء نی کہ رکوش صحابہ
کی یہہ نہ تہی کہ اسطرح کچہہ چاہیں حضرت سی گویا کہ اونہوں نی گمان کیا کہ یہہ موت جوان کی موت حقیقی نہیں ہی بلکہ بیہوشی ہی تاثیر زہر سی اور استغفار کرو
یعنی دعا زندہ کرنیکی کیا چاہتی ہو بخشش چاہو واسطی اوسکی اسی کہ مفید ہو دعا زندہ کرنیکی کہ وہ مرا او ہو گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی میں ہی اگر پہر نکلی گا تو ہم مار
ڈالینگی آگی تو جان اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نی انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہرو لنا اور
وہ شیطان ہی یعنی پس نہیں وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی یا سانپ ہی اور یا اولاد ابلیس سی ہی اور شیطان اوسکو کہا واسطی سرکشی اوسکی اور نہ جانی اوسکو

ساتھ آگ کے تنکی اور جسکے شریر جن اور انس اور جانور میں ہوتا ہی شیطان کہلاتا ہی ❊ ع وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام شریک سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی حکم کیا ساتھ قتل کرنی گرگٹ کی اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیان اسکی خباثت کا کیا اور یہہ
زہریلا اور موذی ہی اور لوگونکی کہانی پینی میں ضرر اوسکا عظیم ہی تجربہ سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی ❊ ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی یہہ کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھ قتل کرنی گرگٹ کی اور نام رکھا اوسکا فویسق نقل کی یہہ مسلم نی ف فویسق تصغیر فاسق کی ہی یعنی چھوٹا سا فاسق یعنی
وہ نظیر فواسق خمسہ کی ہی کہ جو مارے جاتی ہیں حل وحرم میں اور فسق لغۃ میں بمعنی خروج کی ہی اور مراد شرع میں خروج طاعت سی اور طریق حق سی ہی ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي
الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی قتل کری
گرگٹ کو اول چوٹ میں لکھی جاتی ہیں واسطی اوسکی سو نیکیاں اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اوس سی اور تیسری چوٹ میں
مارنی سی کم اوس سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمیں رغبت دلائی ہی اوپر جلدی کرنی کی اوسکی مارنی میں ❊ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ
اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کاٹا ایک
چیونٹی نی ایک نبی کو انبیاء میں سی پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیونکی کہ جلا دیا جاوی پس جلا دیا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نی اوس نبی کو یہہ کہ کاٹا تھا تجکو ایک چیونٹی
نی جلا دیا تونی ایک جماعت کو جماعتوں میں سی کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا بعضوں نی کہ معنی یہہ ہیں کہ حکم کیا ساتھ جلانی درخت
کی کہ اوسمیں چیونٹیاں تھیں اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی کہ اون نبی علیہ السلام نی کہا تھا ای رب عذاب کرتا ہی تو اہل قریہ کو بسبب گناہ ہونی
اونکی حالانکہ اونمیں مطیع بھی ہوتی ہیں پس ارادہ کیا اللہ تعالی نی کہ دکھا دی اونکو عبرۃ اوسمیں پس مسلط کی اوپر گرمی یہانتک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت
کی پہر غالب ہوئی اونپر نیند پس جبکہ وہ سو رہی تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نی پس حکم کیا ساتھ جلا دینی سب چیونٹیونکی یا تو بسبب جاننی کی وہ چیونٹی خاص
یا وہ بھی ہوئی اونکی موذی اور جائز ہی قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سی منقول ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نی قتل کرنی ہر جاندار کی سی مگر یہہ کہ ایذا دی کذا ذکر
علی اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ مراد قریہ نمل سی بل چیونٹیونکا ہی اور وحی کی الخ یہہ عتاب ہی اللہ تعالی کی طرف سی اون پیغمبر خدا پر لکھا ہی علماء نی کہ محمول
ہی یہہ کہ جائز تھا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سی ہوا کہ ایک چیونٹی سی زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت
میں جائز نہیں جلانا حیوان کا اگرچہ جوں اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المؤمنین میں محمد بن مسلمہ سی بیچ قتل کرنی چیونٹی کی لایا ہی کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اوسکو اور
اگر ایذا نہ دی مت مار اور کہا فقیہ نی کہ اسیپر فتوی دیتی ہیں ہم اور مکروہ ہی ڈالنا چیونٹی کا پانی میں اور جلانی بجھانی میں گھر چیونٹیونکی بسبب ایک چیونٹی کی کذا فی
جامع الفقہ انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ
الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی چوہا گھی میں یعنی اور مر جاوی وہ اسمیں پس اگر ہو گھی جما ہوا پس پھینکدو چوہی
کو اور اوس گھی کو کہ گرد اوسکی ہی یعنی اور کہاؤ باقی کو بیچکو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہو اوسکی یعنی نہ کہاؤ اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی اور نقل کی یہہ دارمی

نے ابن عباس سے وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا کھایا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہہ ابوداود نے ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ مشہور ہے مثل اوسکی حمق میں ۱۲ ع مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے جلالہ کے سے اور پینے دودہ اوسکی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداود کی یون ہے کہ کہا ابن عمر نے کہ منع فرمایا حضرت نے سواری کرنے جلالہ کی سے ف جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کہانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کہانیکی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ اگر کہاتا ہو نجاست کبھی کبھی نہیں وہ جلالہ اور نہیں حرام کہانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنے لگی اوسکی گوشت اور دودہ مین تو حلال نہین کہانا اوسکا مگر یہہ کہ بند کیا جاوے اور کہلایا جاوے غیر نجاست یہانتک کہ اچہا ہو جاوے گوشت اور دودہ اوسکا تو درست ہوگا دودہ پینا اور گوشت کہانا اوسکا اور یہہ قول امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہے اور امام مالک کے نزدیک بعد ازان دہویا جاوے گوشت اوسکا بمبالغہ اور فتاوی کبرین لکہا ہے جبتک کہ نہ بند کیا جاوے مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہین حلال کہانا اوسکا اور سوار ہونے سے منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اوسکی کے پیدا ہوتا ہے گوشت اوسکی سے ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بن شبل سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے گوشت گوہ کی سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوہ کی جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے بلی کی سے اور کہانے مول اوسکی سے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف کہانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اوسکا اور کہانا اوسکی مول کا حرام نہین ہے بلکہ مکروہ ہے ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدہون گہر کا اور گوشت خچرون کا اور ہر کچلی والی کو درندون سے اور ہر پنجہ کش کو پرندون سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے گوشت گہوڑیکی سے اور خچرونکی سے اور گدہونکی سے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف کہانا گوشت گہوڑونکی سے یہہ حدیث ضعیف ہے معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونے گوشت گہوڑیکی پہلی گذری نہیں ہو سکتی ۱۲ ح ۱۲ حکم منع ہونے گوشت گہوڑیکا اکثر ونکی نزدیک منسوخ ہے ساتھ احادیث کی کہ پہلی گذری ۱۲ مولانا وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے خالد سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر کے پس آئے یہود اور شکایت کی یہہ کہ تحقیق لوگون نے جلدی کی طرف کہجورون انکی کے یعنی ہمارے کہجور کے درختون پر گرتے ہیں تو فرمایا پس ہم عہد والون کا مال داخل مین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار رہو نہین حلال مال اون شخصونکے کہ جنسی عہد ہے مگر ساتھ حق اموال کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف معاہد

یعنی جزیہ لیتا ہی اگر وہ ذمی ہی تو حق مال کا دسواں حصہ ہی اور اگر وہ مستامن ہی اور مال تجارت کا ہی تو دسواں عشر ہی ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال کی گئی واسطی ہمارے دو مردے بلا ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہین نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نی **وَعَنْ** اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ اور روایت ہی ابی زبیر سی کہ نقل کی جابر سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نی کنارے پر یا کھل گیا اوس سی پانی یعنی خشک ہو گیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مر جاوے دریا کے بیچ اور دریا نی پر اوبھر آوے پس مت کھاؤ اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور کہا محی السنہ نی اکثر اسپر ہین کہ یہہ حدیث موقوف ہی جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہی نہ حدیث حضرت کی **ف** یہہ حدیث دلیل ہی امام ابو حنیفہ کی بیچ حرام ہونی مچھلی طافی کی اور اسیطرح منقول ہی ایک جماعت صحابہ سی اور امام مالک و شافعی کی نزدیک مضائقہ نہین اوسکی کھانیکا بسبب مطلق فرمانی حضرت کی احل لکم المیتتان پس یہہ بحر موصوف ہی ساتھ حلال ہونی کی اور ہم کہتی ہین کہ میتہ بحر وہ ہی کہ ڈالدی اوسکو بحر تا موت مضاف ہو طرف اوسکی نہ وہ کہ خود مری ہو اوسمین بغیر آفت کی ۞ ح **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی سلمان سی کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ٹڈی کی سی پس فرمایا حضرت نی ٹڈیان اکثر لشکر اللہ کی ہین کہا تا ہون میں ان کو یعنی اونکو کہ مکروہ رکھتا ہون طبعا اور نہ حرام کرتا ہون اونکو یعنی اور وہ شرعا بموجب حدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا محی السنہ نی کہ یہہ ضعیف ہی **ف** یعنی اکثر لشکر ہین پروردگار کی سی جب غضب ہوتا ہی ایک قوم پر تو بھیجتا ہی وہ ٹڈیان تا کہ کھا جاوین کھیتی اور درختان انکی اور پڑی وہ مین قحط یہانتک کہ کھاتا ہی بعض انکا بعض کو پس سب ہلاک ہو جاتی ہین اور ٹڈی کھانی حلال ہی بموجب احادیث کثیرہ کی اور چاروں اماموں نی کہ حلال کہانا اوسکا برابر ہی کہ مر جاوی اپنی موت سی یا ساتھ ذبح کرنیکی یا ساتھ شکار کرنی مجوسی شکار کری یا مسلمان کاٹا جاوی اوسمی کچھہ یا نہین ۞ ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی زید بن خالد سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برا کہنی مرغ کی سی اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ شرح سنہ مین **ف** مراد نماز تہجد ہی حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت اوٹھتی تہی نماز تہجد کی لیی جسوقت کہ آواز کرتا تہا مرغ اور احتمال ہی کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سی آگاہ کرتا ہی کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور بتکرار آواز کرتا ہی تا البتہ تنبیہ کی لیی اور اسی سی یہہ معلوم ہوا کہ بعضی اچھی خصلت حیوان مین ہی مانع ہونی ہی واسطی برا کہنی سی پس مومن کی برا کہنی کا کیا حال ہوگا ۞ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو مرغ کو اسلیی کہ تحقیق وہ جگاتا ہی نماز کی لیی نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سی کہ کہا کہا ابو لیلی نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گہر مین پس کہو واسطی اوسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتی ہین تجہی ساتہہ عہد نوح کی اور ساتہہ عہد سلیمان بن داود کی یہہ کہ
نہ ایذا دی تو ہمکو پس اگر پہر نکلی پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** عہد لیا تہا حضرت نوح نی جبکہ داخل کیی تہی حیوانات کشتی مین ع
وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ
ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي السُّنَّةِ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی کہا عکرمہ نی نہین جانتا مین ابن عباس کو مگر کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتی اونہون نی حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تہی ساتہہ قتل کرنی سانپونکی اور فرماتی کہ جو شخص چہوڑ دی
قتل کرنا انکا واسطی خوف بدلا لینی کی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نہین ہی بسبب مارنی موذی کی اور نہ توکل کرنیکی قضا و قدر الہی پر نقل کی
یہہ شرح السنہ مین **ف** واسطی خوف بدلا لینی کی یعنی نہ ماری بخوف اسکی کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لی مجہسی اور یہہ کبہی واقع ہوتا ہی کہ ایک نی سانپ کو
مارا اوسکی جوڑی نی آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہی مادہ اوسکی آتی ہی اور اگر مادہ ہی نر آتا ہی اور عادت تہی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تہا مت مارو سانپ کو اگر
مارو گی تو جوڑا اوسکا آنکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نی اس قول و اعتقاد سی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صلح کی ہمنی سانپونسی جبسیکہ لڑائی کی ہمنی اونسی اور جو شخص کہ چہوڑی کسی سانپ کو ان سانپون مین سی بسبب خوف کی یعنی بخوف ضرر کی یا دینی
باجوڑی اوسکی سی پس نہین ہم مین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اور ایک روایت مین بدلی منذ حاربناہم کی منذ عادیناہم آیا ہی یعنی نہین صلح کی ہمنی سانپونسی
جبسیکہ واقع ہوئی درمیان ہماری اور درمیان انکی لڑائی اور دشمنی مراد یہہ ہی کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کی جبلی ہی کہ ہر ایک دوسری کو مارتا ہی اور
کہا بعضون نی کہ مراد وہ عداوت ہی کہ درمیان سانپ و حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جبسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ ابلیس نی قصد کیا داخل ہونیکا جنت مین پس منع
کیا اوسکو داروغون نی پس داخل کیا اوسکو سانپ نی منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنی واسطی آدم و حوا کی یہانتک کہ کہایا اون دونون نی درخت منع کیی گئی
سی پس نکالی گئی وہ اوسی اور فرمایا اللہ تعالی نی اہبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تہا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا
گیا پس نی ہی یہہ کہ ہمیشہ رہی یہہ عداوت اور لائی ضمیر عقلا کی واسطی سانپونکی واسطی اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ افعال عقلا سی ہی جبسیکہ اس آیت مین
والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین والا یون کہنا چاہیی تہا ما سالمناہن منذ حاربناہن ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کری بدلا لینی کا اونسی پس نہین ہی مجہسی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف**
ظاہر حدیث سی معلوم ہوا کہ سب طرح کی سانپ مارنی چاہیین مگر استثنا کیی جاوین اس عموم سی عوامر یعنی گہر کی رہنی والی یا مراد قتل ہی بعد اعلام کی جبسیکہ
پیچہ حدیث ابی سائب کی گذرا ح وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ
الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عباس سی کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکہ
تی ہین یہہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اوسمین ہین یہ سانپ یعنی سانپ چہوٹی پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی اونکی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** شاید کہ
سبب چہوٹی سانپونکی قتل کرنی کا حکم دیا اور یا بعد کی حدیث مین ونکی ہی ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہہ ہی کہ جہاڑنا زمزم کا بغیر مارنی سب کی ممکن نہ تہا
مع ہذا ممکن ہی استثنا بعض کا اونمین سی ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا
إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قتل کرو سب قسم سانپونکو

جان یعنی سنگ سفید کہ گویا وہ چہری ہی سو پی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف اسکی مارنی سی شاید اسلیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہین پہنچاتا ۱۲ ع وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً
وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ گر پڑی مکہی بیچ باسن ایک تمہاری کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی بیماری ہی اور دوسری
مین شفا ہی پس تحقیق مکہی بچاتی ہی اپنی اوس بازو کو کہ اوسمین بیماری ہی پس چاہیے کہ غوطہ دی مکہی سارے کو یعنی تاکہ دوا کی بازو بھی دفعیہ ہو جاوی اوسکی بیماری کا
نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ
فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ گری مکہی طعام مین پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کی
زہر ہی اور دوسری مین شفا ہی اور تحقیق وہ پہلی آگی زہر کی بازو کو اور پیچہی کرتی ہی شفا کی بازو کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی چار جانورونکی سی چیونٹی اور مکہی شہد کی اور ہدہد اور
لٹورہ کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ف چیونٹی کی مارنی سی جو منع فرمایا مراد یہہ ہی کہ پہلی کاٹنی کی نہ مارے اور بعد کاٹنی کی مارنا اوسکا جائز ہی
اور بعضون نی کہا کہ مراد اس چیونٹی سی بڑی چیونٹی ہی کہ جسکی پانون دراز ہوتی ہین اسلیے کہ ضرر اوسکی کاٹنی کا کم ہوتا ہی اور شہد کی مکہی سی اسلیے منع فرمایا
کہ اوسمین منفعت ہی کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہی اور ہدہد کہتی ہین کہ سٹے بٹیر کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہی بڑی سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکی بڑی بڑی پر
ہوتی ہین اور آدہا سیاہ ہوتا ہی اور آدہا سفید کذا فی النہایہ اور بعضون نی کہا کہ شکار کرتا ہی چڑیونکو اور ان دونون جانورونکی مارنی سی منع فرمایا بسبب
حرام ہونے گوشت انکی اسلیے نہی کی گئی مارنی اوس جانور کی سی کہ کہایا نہ جاتا ہو اور بعضون نے کہا کہ ہدہد مین بدبو ہوتی ہی پس ہوا ایسے حکم جلالہ کی اور صرد کی
اوسکی آواز سی نحوست و فال بد لیتی ہین عرب اس سبب سے منع فرمایا اوسکی قتل کرنی سی تاکہ نکل جاوی انکی دلون سی اعتقاد نحوست اوسکا ۱۲ ع ح اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْكُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُكُوْنَ اَشْیَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ
وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا
قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً الْاٰیَةَ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی ابن عباس سی کہا تہی اہل جاہلیت کی کہاتی کتنی چیزین یعنی بمقتضای خواہش اپنی کی اور چہوڑتی یعنی نہ کہاتی کتنی
چیزونکو واسطی نفرت کی پس بہیجا اللہ نی اپنی نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی دست پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی
بیان کر دیا کہ یہہ چیز حلال ہی اور یہہ حرام ہی پس جو چیز حلال کی اللہ نی پس وہ حلال ہی یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہی اور جس سی سکوت کیا یعنی
بیان نکیا کہ حرام ہی یا حلال پس وہ معاف ہی کہ مواخذہ نہین اوسپر اور پڑہی ابن عباس نے یہہ آیت کہہ دی محمد نہین پاتا مین بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی ہی طرف میری
حرام اوپر کہانیوالی کی کہ کہاوی اوسکو مگر یہہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیت تک نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ حلال مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کر
الله نی ساتہ بہیجنی نبی کی اور نازل کرنی کتاب کی وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑہی آخر یعنی واسطی رد کرنی فعل انکی کہ کہاتی تہی جو چاہتی اور ترک کرتی
وہ چیز کہ مکروہ رکہتی گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال کیا اوسکو اللہ نی اور رسول اوسکی نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ اور رسول اوسکی نی نہ یہہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہی وحی کی گئی یعنی قران میں یا اوسچیز میں کہ وحی کی گئی طرف میری مطلق اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہین جانا جاتا مگر ساتہہ وحی کی نہ ساتہہ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی باقی آیۃ یہہ ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ مین یہی چیزین حرام کی گئین اور سوای انکی اور بعضی چیزون کی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سی ولیکن ابن عباس نی آیۃ پڑہی اور سنت کی حرام چیزین نہ لین بسبب کثرت انکی یہ ح وَعَنْ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی زاہر اسلمی سی کہ کہا تحقیق مین البتہ جلاتا تہا نیچی ہانڈیون کی آگ ساتہہ گوشت گدہونکی ناگہان پکارا پکارنیوالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی ہین تمکو کہانی گوشت گدہونکی سی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّونَ وَيَظْعَنُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی پہنچاتی ہی اس حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نی فرمایا کہ جن تین قسم کی ہین ایک قسم ہی کہ اونکی پر ہین اڑتی ہین ہوا مین اور ایک قسم سانپ ہین اور کتی اور ایک قسم میں اوترتی منزلون مین اور کوچ کرتی ہین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

بَابُ الْعَقِيقَةِ

یہہ باب ہی بیچ بیان عقیقہ کی ف عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کی معنی ہین اصل مین پہاڑنی کی اور یہان نام اون بالون کا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتی ہین وقت پیدا ہونی کی یہہ نام اسلیی ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہین تو پہاڑی جاتی ہین اور اسی سبب سی عقیقہ اوس بکری کو بہی کہتی ہین کہ ذبح کی جاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکی کی اور عقیقہ سنت ہی تینون اماموں کی نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سی واجب ہی اور اکثر احادیث سی سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی لیکن درجوشرائط واحکام قربانی مین معتبر ہین عقیقہ مین بہی معتبر ہین اور بعضی کہتی عقیقہ سنت نہین اور امام محمد نی اپنی موطا مین لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سی تہا اور اوائل اسلام مین بہی تہا معمول بعد ازان منسوخ کیا قربانی نی ہر ذبح کو کہ پہلی اوس کی تہا اور منسوخ کیا روزی رمضان کی نی ہر روزی کو کہ پہلی اوس کی تہی اور منسوخ کیا غسل جنابت نی ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا اور منسوخ کیا زکوۃ نی ہر صدقہ کو کہ پہلی اوسکی تہا انتہی یہ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سلمان بن عامر ضبی سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ساتہہ پیدا ہونی لڑکی کی ساتون دن عقیقہ کرنا ہی پس ذبح کرو اوسکی طرف سی جانور اور دور کرو اوسی ایذا یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتہہ برکت کی کرتی تہی یعنی کہتی بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی اونکی نقل کی یہہ مسلم نی ف تحنیک یہہ ہی کہ کہجور یا کچہہ اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو مین لگا دی اور یہہ سنت ہی چاہیی کہ نیکبخت تحنیک کری رح وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بنت ابی بکر سی یہہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتہہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ مین کہا اسما نی پس جنی مین قبا مین پہر لائی مین اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس رکہدیا مینی اوسکو حضرت کی گود مین پہر منگوائی حضرت نی کہجور اور چبایا اوسکو پہر آپ نی ڈالا اوسکی منہ مین یعنی کچہہ کہ مخلوط تہی ساتہہ تہوک کی اوسکی منہ مین پہر لگائی

اوسکی تالو مین پہیر دعا کی واسطی اوسکی اور دعا ساتہہ برکت کی کی واسطی اوسکی یعنی کہا بارک اللہ علیک یا علیہ پس تہی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کیا گیا اسلام مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** قبا ساتہہ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کی حضرت اول وہین اوترے تہی اور تین روز وہان ٹہیرے اور بنا مسجد کی رکہی کہ اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کی مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر تہی و النعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوئی ہین مدینہ مین بعد ہجرت کی پہلی عبد اللہ کی ۱۲ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ قَوْلِهِ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانوروں پرندونکو اونکی گہونسلوں پر کہا ام کرز نی اور سنا مین نی حضرت سی کہ فرماتی لڑکی کی طرف سی دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کی طرف سی ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہوون وہ یا مادہ یعنی یہہ خیال نہ کرو کہ بیٹے یعنی بکری کی طرف سی نر چاہی اور بیٹی کی طرف مادہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور واسطی ترمذی و نسائی کی قول راوی سی یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** قرار دو تم الخ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ پیش کاف کی معنی مکانونکی یعنی جانورونکو گہونسلونمین بیٹہی رہنی دو اوڑاؤ نہین اونمین سی اور بعضون نی کہا کہ مکنات ساتہہ زبر میم اور زیر کاف کی اور زبر بہی آیا ہی یعنی بیضہ سوسمار کی درمیان مطلق بیضی مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹہی ہون تو اونکو اونڈا نہ دو ساتہہ ہلانی گہونسلون اور اوڑانی اونکی یا یہی ہی تطیر اور فال بدینی سی جاہلیت عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پہر اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوس کام کی لیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوس سی کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ۱۲ ع

وعن الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِي رِوَايَتِهِمَا رَهِينَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ وَيُدَمَّى مَكَانَ وَيُسَمَّى وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَيُسَمَّى أَصَحُّ

اور روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گروی ہی بسبب اوپر بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوی اوسکی ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی لیکن بیچ روایت ابوداود اور نسائی کی لفظ رہینہ کا ہی بدلی مرتہن کی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداود کی لفظ یدمی ہی جگہ یسمی کی اور کہا ابوداود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی **ف** تا لفظ رہینہ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل النفس ہی سو یہہ کہ معنی گرو ہونی لڑکی کی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی معذب و ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رح نی تو یہہ کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جب تک کہ عقیقہ نہ کرین اوسکا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلائیون اور سلامتی آفات سی اور زیادہ نشو نما سی جب تک کہ عقیقہ اوسکا نہ کرین اور حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ اونہون نی کیا اور بعضون نی کہا کہ گرو ہی ساتہہ آذی اور پلیدی اپنی کی حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتہہ پیش یی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کی ہی تدمیہ سی یعنی خون آلودہ کرنی کی پس ایک روایت مین یدمی جگہ یسمی کی واقع ہوا ہی اور ابوداود نی کہا کہ لفظ یسمی صحیح ہی اور قتادہ نی تفسیر اوسکی یہہ

کی ہی کہ جبتک ذبح کری بکری کو تو تہوڑیسی بال اوسکی لیکر مقابل رگون گردن کی رکہیں تا کہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ سی نکلی
اور لڑکی کی تالو پر رکہیں تا مانند ایک خط کی رواں ہوا اوسکی سر پر بعد ازاں اوسکی سر کو دہو ڈالیں اور سر مونڈیں ور سفر السعادة کی مصنف نی کہا کہ تدمیہ کرین
اسلیئی کہ یہہ مدمی تحریف کسی راوی کی ہی اسلیئی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین رض کا کیا اور یہہ فعل نہیں کیا اور یہہ بہی لکہا ہی کہ
یہہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہی جیسیکہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علماء نی کہ روایت ابی داود کی وہم ہی ہمام سی کہ روات حدیث
سی ہی اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نی کہا کیونکر حکم کرینگا ساتہہ نجس کی سر کی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون کی حالانکہ
امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدلی اوسکی سی لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خون کی تجویز کیا ہی بعضی
علمائی واللہ اعلم ۱۲ ع ج وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ــــــ اور روایت ہی محمد بن علی بن حسین سی یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام
شہید حسین رض سی کہ نقل کی علی بن ابی طالب رض سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کی طرف سی ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نی
ای فاطمہ مونڈ تو سر اوسکا اور بقدری وزن بالوں اوسکی کی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور اسناد اسکی نہیں متصل اسواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نی نہیں پایا علی بن ابی طالب کو ف اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکری کی بہی ہوتا ہی اور ابو داود نی بہی ابن عباس سی نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن اور حسین رض
کی طرف سی ایک ایک دنبہ جیسیکہ حدیث آئندہ میں آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیے ہیں اور بریدہ سی مثل نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت
نی حضرت حسن اور حسین رض کی طرف سی اور سفر السعادة کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان قوی اور اصح ہی اسلیئی کہ ایک
جماعت نی صحابہ میں سی اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری بہی ترجیح دو بکریوں کی بیٹی کی طرف سی یہہ ہی کہ قول و فعل سی اقوی اور اتم ہی کیونکہ فعل احتمال
اختصاص کا رکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اسباب میں حدیث آئی ہی حضرت علی اور عائشہ اور
ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سی کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی احتمال ہی کہ لڑکیکی
حق میں اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث میں جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہی کہ یہہ جواز کی لیئی ہی کہ اکتفا کرنی کی
ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ نہیں لازم آتا ذبح کرنی دو بکریوں کی سی یہہ کہ ہو ساتویں دن پس ممکن ہی یہہ کہ ذبح کیا ہو حضرت نی
اونکی طرف سی ایک دنبہ پیدا ہونی کی دن اور ایک دنبہ ساتویں دن اور بسبب اسکی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق روایاتمیں یا عقیقہ کیا آنحضرت نی ایک
دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتہہ دوسری دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اونہوں نی عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقةً اور ساتہہ دو دنبونکی
کی مجازاً واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اوسکا یعنی حقیقةً یا حکم کر کسیکو کہ سر مونڈی اور یہہ امر استحباب کی لیئی ہی اور اسیطرح امر وزن کرنی کا بہی استحباب کی لیئی ہی ۱۲
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف
سی ایک ایک دنبہ نقل کی یہہ ابو داود نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ

قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی وہون نی اپنی دادا سی کہ کہا سوال کیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سی پس فرمایا نہین دوست رکہتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکہا حضرت نی نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوی واسطی اوسکی لڑکا پس چاہیی یہہ کہ ذبح کری اوسکی طرف سی پس چاہیی کہ ذبح کری لڑکیکی طرف سی دو بکریان اور لڑکیکی طرف سی ایک بکری نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی **ف** نہین دوست کہتا الخ یعنی جو کوئی چاہی یہہ کہ نہو فرزند اوسکا عاق واسطی اوسکی بڑی عمر مین تو ذبح کری اوسکی طرف سی عقیقہ اوسکی چہوٹی عمر مین اسلیی کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہی اور اللہ تعالی دوست نہین کہتا عقوق کو اور یہہ تمہید ہی اس قول حضرت کی واسطی من ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ کہا الخ یہہ کلام کسی راوی کا ہی کہ انحضرت نی ناپسند کیا نام رکہنا عقیقہ کا عقیقہ تا کہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہی عقوق سی اور دوست رکہا یہہ کہ نام رکہا جاوی بہتر اوسی مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نی کہا کہ یہہ کلام غیر مستوار ہی اسلیی کہ آنحضرت نی چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکہتی اسم نام کو تو کاہیکو ذکر فرماتی اوسکو لیکن یہہ بات خوب ہی کہ کہا جاوی کہ احتمال ہی یہہ کہ سائل نی گمان کیا یہہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتہہ عقوق کی اشتقاق مین یہہ چاہتا ہی کہ ضعیف ہوا امر عقیقہ کا پس معلوم کروادیا حضرت نی کہ امر خلاف اوسکی ہی کذا ذکر علی اور کئی احتمال ذکر کیی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہہ لی اور حضرت شیخ عبد الحق رح نی صاحب نہایہ کی سی تقریر لکہہ کر لکہا ہی کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہی پہلی اس کراہت سی ہوگا وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی اوس وقت کہ جنا اونکو حضرت فاطمہ نی مانند اذان نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اسی معلوم ہوا کہ اذان دینی لڑکیکی کانمین بعد پیدا ہونی کی سنت ہی اور مسند ابو یعلی موصلی کیمین حضرت حسین سی بطریق مرفوع منقول ہی کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دی اوسکی داہنی کانمین اور تکبیر کہی بائین کانمین تو نہین ضرر کریگی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نی کتاب روضہ مین کہ مستحب ہی یہہ کہ کہی لڑکیکی کانمین انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَاْسَهٗ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَهٗ وَنَلْطَخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَنُسَمِّيْهِ روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی ہم بیچ جاہلیت کی جسوقت کہ پیدا ہوتا کسیکی ہان ہم مین سی لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکی کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تہی ہم ذبح کرتی بکری ساتوین دن اور مونڈتی سر اوسکا اور لگاتی اوسکی سر کو زعفران نقل کی یہہ ابوداود نی اور زیادہ کیا رزین نی یہہ کہ اور نام رکہتی ہم اوسی ساتوین دن **ف** جاننا چاہیی کہ بموجب اکثر احادیث کی عقیقہ ساتوین دن ہی اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودہوین دن کری اور اگر چودہوین دن نہو تو اکیسوین دن والا انہا مسنون دن الاربعین تسعوین دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی بعد ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیی کہ معلوم نہتا کہ پیدا ہونیکی دن ہوا تہا یا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کی ضعف ہی اور خالی بعد سی بہی نہین ہی واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیان عقیقہ کی توڑنی ہیں اور نزدیک مالک کی نہین توڑنی اور شافعیہ کی کتابون مین لکہا ہی کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بیدری تو بہتر ہی اور اگر شیرین پکاوی تو بہتر ہی بسبب تفاول کی ساتہہ حلاوت یعنی اچہی ہونی اخلاق لڑکیکی الخ ۔ کِتَابُ الْاَطْعِمَةِ یہہ کتاب ہی بیچ بیان کہانون کی **ف** یعنی اقسام قسمین کہانیکی مذکور ہین کہ کیا کہا

حضرت نے کھانے میں دیر کیا کیا نہیں کھانے اور احکام وآداب کھانے کی اور پینے کی مذکور ہیں ﴿ الفصل الاول ﴾ فصل پہلی عن
عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ کہا
تھا میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھا ہاتھ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبھی بمقتضائے عادت لڑکوں کی ہاتھ رکابی میں ہر طرف ڈالتا
تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کھا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کی اور کھا اس جانب سے کہ متصل تیری ہے یعنی اپنے آگے سے کھا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف گئے ہیں جمہور علما طرف اسکی کہ تینوں امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہیں اور اسی طرح حکم حمد کرنیکا آخر کھانے میں استحباب کے
لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ امر داہنے ہاتھ سے کھانیکا وجوب کے لیے ہے اور جمہور کے نزدیک یہہ بھی ہے کہ اگر کئی آدمی کھانے بیٹھیں تو سب بسم اللہ کہیں اور
بعضے علما کے نزدیک امام شافعی بھی انہیں میں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہے اور بسم اللہ کہنے وقت پینے پانی اور دوا وغیرہ کی مانند بسم اللہ کہنے
کی ہے وقت شروع کھانے کی ﴿ع ح﴾ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ
أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہے
کھانیکو بسبب اسکی کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے ف حلال جانتا ہے الخ یعنی قادر ہوتا ہے اوسکی کھانے پر یہہ محمول ظاہر پر ہے اور بعضوں نے
یہہ تاویل کی ہے کہ برکت لیجاتا ہے کھانیکی گویا کہ شیطان کھا گیا اوسکو اور یا یہہ مراد ہے کہ صرف کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ﴿ع ح﴾
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا
مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ
عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنے گھر میں یعنی رہنے کی جگہ میں یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے
اپنے کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے نہیں جگہ اس گھر میں تمکو اور نہ کھانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر میں اپنے یاد کرے اللہ کو وقت داخل
ہونے گھر کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے پائی تمنے جگہ اور جبکہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان پائی تمنے جگہ اور کھانا
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ
فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ
کھاوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کی اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کی یعنی باسن پیالہ وغیرہ کا داہنے ہاتھ سے پکڑے نقل کی یہہ مسلم نے ﴿
ف ظاہر امر اسمیں وجوب کے لیے ہے جیسیکہ گئے ہیں طرف اسکی بعضے علما اور موید ہے اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکھا ایک شخص کو کھاتے بائیں
ہاتھ سے پس فرمایا کہ کھا اپنے داہنے ہاتھ سے کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں فرمایا پس نہ طاقت رکھیو تو پس نہ اوٹھا سکا وہ ہاتھ طرف منہ اپنے کی بعد اسکے اور
طبرانی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دیکھا سبیعہ سلمیہ کو کھاتے بائیں ہاتھ سے پس بد دعا کی حضرت نے اوسپر پس پہونچا اوسکو طاعون پس مر گئی وہ اور جمہور نے
حمل کیا ہے اسکو زجر وسیاست پر ﴿ع﴾ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ
بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھاوے ایک تمہارا ساتھ
بائیں ہاتھ اپنے کی اور نہ پیوے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کی اسلیے کہ شیطان کھاتا ہے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے اور پیتا ہے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے ف کھانا ترشی

لی کہ معنی یہہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنی دوستونکو اوس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہی ظاہر اپنی پر اور حسن بن سفیان نے روایت کی ہی بیچ مسند مین ساتھ سند حسن کے ابو ہریرہ سی کہ جب کہاوی ایک تمہارا تو چاہیے کہ کہاوی اپنی داہنی ہاتھ سی اور پیوی داہنی ہاتھ سے اور لیوی داہنی ہاتھ سے اور دیوی داہنی ہاتھ سی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہی بائین ہاتھ سی اور پیتا ہی بائین ہاتھ سی اور دیتا ہی بائین ہاتھ سی اور لیتا ہی بائین ہاتھ سی ٭ ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہ کہاتا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہانا ساتھ تین انگلیونکی یعنی ساتھ انگوٹھی اور انگلی شہادۃ اور بیچ کی انگلی کی اور چاٹتی تہی ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونیکی کہانی سی پہلی پونچھنی سی یعنی ساتھ رومال وغیرہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا نووی نے کہ تین انگلیونسی کہانا سنت ہی پس نہ ملاوی ساتھ انکی چوتھی اور پانچوین کو مگر واسطی ضرورۃ کی اور چاٹنا ہاتھ اپنا یعنی انگلیان اور پہلی بیچ کی انگلیکو چاٹتی پہر اوسکی پاسکی انگلی کو پہر انگوٹہی کو اور طبرانی نی روایت کیا ہی عامر بن ربیعہ سی اسطرح کہ تہی حضرت کہاتی ساتھ تین انگلیونکی اور استعانت کرتی ساتھ چوتہی انگلی کی اور بیچ حدیث مرسل کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی تہی ساتھ پانچ انگلیونکی اور شاید کہ یہہ محمول ہی پتلی چیز کی کہانی پر یا یہہ کہ کبھی اسطرح کہاتی ہون بیان جواز کی لیے اور اکثر اوقات عادۃ تین ہی انگلیونسی کہاتی تہی اور بعضی روایتونمین بعد لفظ یمسحہا کی لفظ بیشی کا بہی آیا ہی اور یہہ بہی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتھ چاٹتی پہر دہولی اوسکو ٭ ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتھ چاٹنی انگلیونکی اور رکابی کی اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ بیچ کسی انگلی یا نوالی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی ف حرف واو والصحفۃ مین مطلق جمع کی لیے ہی پس رکابی وغیرہ پہلی چاٹی جاوی پہر انگلی اور لفظ ایہ ساتھ تانیث کی ہی اور ترجمہ اوسیکا لکہا گیا ہی اور بعضی نسخون مین ایہ ساتھ ضمیر کی ہی یعنی بیچ کس کہانیکی برکت ہی یا اوس کہانی مین کہ کہایا ہی یا اوس مین کہ چاٹا ہی اور موید ہی اسکی حدیث آئندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیونکا ہی اور مراد اوس چیز کا لگا ہی انگلیون مین داخل کرنا انگلیونکا منہ مین مبالغہ ٭ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس نہ پونچھی ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سی یہانتک کہ چاٹ لی انگلیان ہاتھ کی یا چٹواوی انکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف چٹواوی یعنی کسی اور سی اون لوگونمین سی کہ گہن آوی انکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کی اسلیے کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہی تہی اور اونکی حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ تبرک جانین اوسکو ٭ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے یہہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمہارے کی پاس ہر ایک چیز کی کامون اوسکی سی یہانتک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اوسکی کی پس جسوقت کہ گری ایک تمہارے سی لقمہ پس چاہیے کہ دور کری اوس چیز کو کہ لگی ہی اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سی پہر چاہیے کہ کہاوی اوسکو اور نہ چہوڑ دی اوسکو واسطی شیطان کی پہر جبکہ فارغ ہو کہانی سی پس چاہیے کہ چاٹ لی انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کونسی طعام اوسکی کی ہی برکت نقل کی یہہ مسلم نی ف دور کری الخ اور اگر نجاست پر پڑی تو دہو ڈالی اوسکو اگر ممکن ہو ورنہ کہلا دی اوسکو بلی وغیرہ کو اور چہوڑنا اوسکا شیطان کی لیے یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کہاتا ہی یا کنایہ ہی ضایع کرنی لقمہ کی سی اور

لقمہ

حقیر جانتی اوسکیلیے اور متخلق ہوتی ہے ساتھ اخلاق متکبروں کے کہ اوسکو اوٹھا کر کھا جانے کو ننگ جانتے ہیں اور یہہ اعمال شیطان سے ہیں اور یہہ واسطے تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنے تواضع کی فرمایا ہے جبکہ فارغ ہوا آخر ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھاتا میں تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری نے ف کہا سفر السعادت کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہے ایک تو یہہ کہ پہلو زمین پر رکھے اور دوسری یہہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسری یہہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے اور یہہ تینوں قسمیں مذموم ہیں نہیں اور بعضوں نے چوتھی قسم یہہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہہ ہے کہ کھانے میں کہ جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کی بیٹھے اور تفسیر کیا ہے اکثروں نے تکیہ کرنیکو ساتھ جھک کر بیٹھنے کی ایک جانب کو دو جانب میں سے اسلیے کہ اسطرح کھانا ضرر کرتا ہے کہ کھانا رگوں وغیرہ میں سہولت سے نہیں پہنچتا اور گوارا نہیں ہوتا اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں لکھا ہے کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منہہ کے بل پڑ کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت قعدہ یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونوں زانو کھڑے کر کے جیسے کہ بیٹھتا ہے اور دونوں پاؤں پر بیٹھے یعنی اوکڑو دیا داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور بیٹھے بائیں پاؤں پر ح وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُکُرُّجَۃٍ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَۃَ عَلٰی مَا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا نہیں کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ تشتری میں اور نہ پکائی گئی حضرت کی لیے چپاتی کہا کہا واسطے قتادہ کی کہ کسچیز پر کھاتے تھے کہا دسترخوانوں پر نقل کی یہہ بخاری نے ف خوان پر جیسے کہ خوان پر کھانا طریقہ چین والوں اور متکبروں کا ہے تاکہ جھکنا نہ پڑے کھانے کے لیے اور سکرجہ ساتھ پیش سین کے اور کاف اور راے مشددہ مضموم کے ہے اور بعضوں نے زبر کا صواب جانا ہے یعنی طشتری یا پیالے کی کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اوسمیں کھتے ہیں دسترخوان پر تا اوسسے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرت کی دسترخوان پر وہ نہوتی تہیں جیسے کہ فراغت والوں اور چین والوں اور متکبروں کی دسترخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کی لیے چپاتی اور نہ کھایا اوسکو ہرگز خواہ پکائیں اپنے لیے یا غیر اونکے لیے جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کھائی حضرت نے چپاتی کذا قیل اور چونکہ بیچ نفی کرنے کھانے کی خوان پر جگہہ سوال کی تھی کہ پہر کھانا کاہے پر رکھکر کھاتے تھے بجاے خوان کی کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہیں بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ میں کہ منفی مطلق ہے پس کہا گیا قتادہ سے الخ اور کسچیز پر کہاتے تھے یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تہے اور سوال کرنا اونکی احوال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرت کی احوال سے تھا یا یہہ کہ ضمیر یاکلون حضرت اور صحابہ کی طرف پہیرتے اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہے اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہے اگر بہ نیت تکبر نہو ۷۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰہِ وَلَا رَاٰی شَاۃً سَمِیْطًا بِعَیْنِہٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں جانتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہیں دیکھی بکری دم پخت کی ہوئی ساتھ آنکھ دونوں اپنی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری نے ف سمیط اوس بکری کو کہتے ہیں کہ ہوتی جاتی ہے چمڑی سمیت بعد از دور کرنے بالونکی ساتھ پانی گرم کی اور یہہ عادت چین والوں سے ہے اسلیے خاص اوسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کی لیے ہے جیسے کہتے ہیں کتبہ بیدہ و مشی برجلہ ح وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُہٗ وَنَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اوسوقت سے کہ بھیجا اونکو اللہ نے رسول کر کر یہانتک

رہ قبض روح اونکی اللہ تعالی نے اور کہا سہل نے کہ نہین دیکہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہلنی اوسوقت سے کہ بہیجا اونکو اللہ نے یہانتک کہ وفات کی اونکی اللہ نے کہا گیا یعنی سہل سے کہ کس طرح تہے تم کہاتے جو یعنی روٹی اوسکی بن چہنی کہا سہل نے تہے ہم پیستے جو کو اور پہونکتے اوسکو پس اوڑجاتی وہ چیز کہ اوڑجاتی یعنی بہوسی وسکی اور وہ چیز کہ باقی رہتی تر کرتے ہم اوسکو یعنی پانی مین گوندہ لیتے اور پکاتے اوسکی روٹی پہر کہاتے ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف بہیجا اونکو اللہ نے کہا عسقلانی نے گمان کرتا ہون مین یہہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کی اوسوقت سے کہ تہا پہلی رسالت کی اسلیے کہ تحقیق لائی گئی تہی آنحضرت اون ایام مین دو بار جانب شام کی تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کہائی اور اور لوگ وہان کی فراغت والے تہے ظاہر یہہ ہے کہ آنحضرت نے اونکی پاس دیکہی ہو اور بعد ظہور نبوت کی تنگی معاش مشہور ہے اوسوقت مین کیا مذکور تہا ایسی چیزونکا اور اس حدیث مین بیان ہے آنحضرت کی ترک تکلفات کا اور بند اہتمام کرنے طعام کا یعنی نہین متوجہ ہوتے طرف اوسکی مگر اہل حماقت و اہل غفلت ۴ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو کبہی اگر رغبت ہوتی اوسکی کہاتے اوسکو اور اگر ناخوش جانتے چہوڑ دیتے اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَهُ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک شخص تہا کہاتا کہانا بہت پہر مسلمان ہوا اور کہانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کہاتا ہے ایک انتڑی مین اور کافر کہاتا ہے سات انتڑیونمین نقل کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسی و ابن عمر سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچہہ کہ اسناد کیا گیا ہے اس حدیث سے طرف آنحضرت کی کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت مین یہہ قصہ کہ نہین ہوا کہ ایک شخص تہا کہاتا الخ بلکہ فقط قول کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہے اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ سے آئی ہے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک مہمان اور وہ تہا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کی پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اوس شخص نے دودہ وہ دوہا ہوا اوسکا پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو بہی یہانتک کہ پیا دودہ سات بکریونکا پہر تحقیق اوس مہمان نے صبح کی پس اسلام لایا پہر حکم فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودہ اوسکا پہر فرمایا ساتھ دوہنے ایک اور بکری کی پس نہ پی سکا سارا دودہ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہے سات انتڑیونمین ف کہتے ہین کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سے قلت حرص و کثرت حرص ہے یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہے کہانیکی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہے اور یہہ باعتبار اکثر و غالب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کہانے لگا اور حالت کفر مین زیادہ کہاتا تہا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب کمی کرانی کی اور نور و معرفت ایمان کی سیر ہوتا ہے رغبت و اہتمام کہانے کی طرف اوسکو بہت نہین ہوتا بخلاف کافر کی حقیقت اس تشبیہ ہے اسپر کہ مومن کی شان سے یہہ ہے کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکہے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہے آیا ہے کہ ایک فقیر ابن عمر رض کے پاس آیا اور طعام بہت کہایا فرمایا کہ بار دگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اسکی یہہ لکہی ہے علمانے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت مین اور جو کوئی مشابہت کافروں کی ساتہہ رکہے صحبت اسکی ساتہہ نہ کہنی چاہیے اور ہمیشہ کم کہانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کی محمود ہے اور خلاف اسکا مذموم ہان کہہ حد افراط کو پہنچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کا ہو اور کار سے باز رکہے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کی ہے ۱۲ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو طعام کہ سیر کرے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے انکو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو انسے نہ یہہ کہ سیر کر دیتا ہے تین کو اور اسیطرح جملہ ما بعد کو سمجہ لے اور غرض یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے پیٹ بہرنے سے کم پر اور صرف کرے زائد کو طرف اور محتاج کی ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹہہ کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اسمین بہی ہے وہی کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث و ربع کے فرمایا اور اسحدیث مین بطریق تضاعف کے یہہ اختلاف بسبب تفاوت احوال اشخاص کی ہے آیا ہے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا ایک قحط سالی مین کہ قصد کیا مینے کہ بہیجون ہر گہر والونکی مثل عدد انکی یعنی تا انکی طعام مین شریک ہون تحقیق کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہے آدہا پیٹ کہانے مین پہر تقدیر یہان رغبت دلائی ہے ہر خبر گیری کرنے غربا کی اور قناعت کرنے کی قدر کفایت پر ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے تلبینہ راحت دیتا ہے بیمار کی دل کو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تلبینہ بنایا جاتا ہے آٹے اور دودہ سے کہ مثل حریرے کی ہوتا ہے اور کبہی داخل شہد بہی ڈالدیتے ہین سفید ہوتا ہے مانند دودہ کی اسلیے اسکو تلبینہ کہتے ہین مشتق لبن سے ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کہانے کی کہ تیار کیا تہا اوسکو یعنی دعوت کی آپکی پس گیا مین تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اوسمین تہا کدو اور گوشت خشک پس دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش کرتے تہے کدو کنارون پیالہ کی سے پس ہمیشہ مین دوست رکہتا ہون کدو کو اوس دن کی پیچہے بسبب محبت کہنے حضرت کی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** انس جو ساتہہ حضرت کی گئے یا تو انکو بہی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکی کہ خادم حضرت کی تہے بتبعیت حضرت کی گئے ضامن جانکر اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دراز کرنا ہاتہہ کا جدا نب پیالے مین اگر متفاوت ہو طعام اور ناخوش نہ ہو مصاحب اور یہہ بہی اسسے معلوم ہوا کہ قبول کرے دعوت محتاجون و اہل حرفہ کی اور رغبت کرے ہر چیز پر کہ آگے لاوین اور کہلاوے خادم کو ساتہہ اپنے اور سنتون سے محبت کرے اور اسیطرح سنتون سے محبت ہر اوس چیز کی کہ دوست رکہتی تہی اوسکو حضرت ۱۲ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ

مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهٖ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمرو بن امیہ سی یہہ کہ اونہون نی دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتی تہی گوشت شانہ بکری کی جو تہا آپکی ہاتہہ مین پہر بلائی گئی طرف
نماز کی پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چہری کو کہ کاٹتی تہی گوشت ساتہہ اوسکی پہر کہڑی ہوی اور نماز پڑہی اور وضو نکیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف**
معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی کاٹنا گوشت کا چہری سی اور یہہ وقت احتیاج کی ہی اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنی کی نرکہتا ہو تو مکروہ
ہی کاٹنا اوسکا چہری سی اور اوسکو تکلفات عجمیوں کی سی گنا ہی جیسیکہ دوسری فصل مین آویگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اجابت کری داعی حق کی اور حاضر ہووی نماز
مین اگرچہ طعام حاضر ہوا اور یہہ اس صورت مین ہی کہ نہو خوف ضائع ہونی طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہونہ پانی طعام کا بعد اسکی
اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ پکی ہوی چیز کی کہانی سی وضو کرنا لازم نہین آتا ہی ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی
میٹہی چیز اور شہد کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** حلوا اسا تہہ قصر کی اطلاق کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ ہوی میٹہا اور چکنا ئی سی کذا فی مجمع البحار اور بعضوں
نی کہا کہ مطلق میٹہی چیز کو حلوا کہتی ہین پس اس صورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نی کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت
خواہش نفس کی نہ تہی بلکہ جب حضرت کی سامنی آتا تو اس طرح رغبت سی تناول فرماتی کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہی ح ع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْإِدَامُ
الْخَلُّ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگا اپنی گہر کی لوگون سی لاون پس کہا اونہون
نی کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہہ اوسکی اور فرماتی تہی اچہا لاون ہی سرکہ اچہا لاون ہی سرکہ نقل کی یہہ
مسلم نی **ف** مکرر فرمایا واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ تعریف سرکہ کی درستی یہہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کہانی مین اور باز رکہنا نفس کو لذائذ سی بہتر ہی
ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی کہ مین روٹی لاون سی نہین کہا ئونگا اور پہر کہاوی سرکہ سی تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ لاون
انبیا کا ہی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کی کتب طب مین بہت لکہی ہین ع ح وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہی سعید بن زید سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا
شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ کہنبی اوس من سی ہی کہ نازل کی اللہ تعالی نی اوپر موسی علیہ السلام کی
ف کماۃ ساتہہ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کی اور بہ وزن رحمۃ کی ہی وہ ایک چیز سفید ہوتی ہی مانند چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بہی کہتی
ہین اور ہندی میں اوسکو کہنبی کہتی ہین اور وہ حلال ہی اگرچہ مکروہ جانین اوسکو بعضی اہل بادیہ عادت کی پس فرمایا حضرت نی کہ وہ جملہ من سی ہی کہ قوم موسی
علیہ السلام پر اترتی تہی جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سی جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہی اوسکو ساتہہ اوسکی یعنی
جیسیکہ من بی محنت و تکلف آسمان سی اترتی تہی یہہ بہی بی مشقت زمین سی نکلتی ہی یا منفعت مین مشابہ اوسکی ہی والا من بنی اسرائیل ایک چیز تہی مثل ترنجبین
کی کہ آسمان سی اترتی تہی اور یہہ ایسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہی آنکہہ کی لیی کہا بعضون نی کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتہہ اور دواؤن کی اور بعضون
نی کہا منفرد اور یہہ ظاہر ہی بسبب مطلق حدیث کی اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب الرقی میں آویگا انشاء اللہ تعالی ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن

جعفرسی کہ کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی کہجور ساتہ ککڑی کی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنے دونوں کو ملاکر منہ مین کہلیتی اور نوش فرماتی
اسلیئی کہ کہجور مین حرارۃ ہوتی ہی اور ککڑی مین برودۃ دونون ملکر معتدل ہوجاتی ہین اور اعتدال اصل کبیر ہی دواؤن مرکبہ مین کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج
کی ہوتی ہی اور بہت نفع بخشتی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کہانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کہانو مین اور خلاف نہین ہی علما مین بیچ جواز
اسکی اور بعضی علما سی جو کراہت اسکی منقول ہی تو محمول ہی اوپر عادۃ کرنی توسع اور تنعم کی اور کثرت کرنی اسکی بغیر مصلحت دینیہ کی کذا قال الطیبی ع ح
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ
أَطْيَبُ فَقِيلَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ
کہا تہی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مر الظہران کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کی چنتی تہی پہل پختہ پیلو کی درخت کی پس فرمایا قصد کرو لینی سیاہ
پہل کا اسی کیونکہ وہ اچہا ہوتا ہی یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہی پس کہا گیا کہ کیا آپ چراتی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اوسنی بکریان
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا گیا ہی چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانی والی بکریون کی ہی اور وہ اوسکا اچہا برا ہونا خوب جانتی ہین لوگون نی سوال
مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الخ مراد یہہ ہی کہ نہین کیا اللہ تعالی نی منصب نبوۃ کا دنیا دارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانیوالی بکریون اور
اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سی جیسیکہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تہی اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہی اور حضرت موسی علیہ السلام
بکریان چراتی تہی حضرت شعیب کی باجرت اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ غذای حلال کہاوین اور عمل صالح کرین یہہ بیچ چرانی بکریونکی یہہ فائدہ اور زیادہ تہا کہ
تنہائی لوگونسی اور خلوت ساتہہ اللہ تعالی کی حاصل ہوتی تہی اور طور رعایا پرورینکا اور شفقت غربا و ضعفا پر سیکہتی تہی چنانچہ آیا ہی کہ اللہ تعالی نی وحی بہیجی حضرت
موسی علی نبینا وعلیہ الصلواۃ والسلام کو کہ ای موسی تو جانتا ہی کہ مینی تجکو کیون نبوۃ دی ہی حضرت موسی نی عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہی حکم
فرمایا یاد کر اوسدن کو کہ تو چراتا تہا بکریان وادی ایمن مین پس بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہی اوسکی اور رنج و تعب کہینچا تونی اوسکی اور جب تو پہنچا اوس
بکری کی پاس تونی نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تونی اپنی جان کو اور مجکو بہی پس جب مینی دیکہی وہ
نرمی اور رحمت و شفقت تجہی اوس حیوان پر تو رحمت کی مینی تجہپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو بیٹہی ہوئی اوپر سرین رکہی کی کہاتی کہجور اور ایک روایت مین ہی کہ کہاتی تہی کہجورون سی کہانا جلد نقل کی یہہ مسلم نی ف مراد اقعا سی یہان
یہہ ہی کہ کولی زمین پر رکہی اور زانو کہڑی کیی اور جلد اسلیئی کہاتی تہی کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتی تہی تا اوسکی فارغ ہوکر اوسکام مین مشغول ہون ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسی کہ جمع کری آدمی درمیان دو کہجورون کی یعنی دو دو اکہٹی کہاوی یہانتک کہ اذن
لیلیوی اپنی ساتہہ والونسی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف کہا سیوطی نی کہ یہہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تہا اور بعد حصول غنا اور وسعت حال
کی منسوخ ہوا اسواسطی حدیث کی منع کرتا تہا مین تمکو جمع کرنی کہجورون کی سی اور جب فراخ کیا اللہ تعالی نی تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ
نہین اور مصداق یہہ ہی کہ اگر ساتہہ والی شریک ہون خرچ کرنی مین اور راضی نہون مگر ساتہہ کہانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہی بجا نہ لانا اوسکا اور یہی حکم ہی سب کا
کی اور بیان نکہہ داشت طریقہ مروت کا باقی ہی مگر ساتہہ صریح اذن کی یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی اور باحسن و استثنا ا
بیچ غیر صورت شرکت کی ہی ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِي رِوَايَةٍ

قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں بہوکی رہتی ہی اوس گہر کی لوگ کہ اونکی پاس کہجوریں ہوں اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ای عائشہ وہ گہر کہ نہو کہجور اوسمین بہوکہی ہین اہل اوسکی فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا بعضوں نی کہ مراد اہل سی اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کہجور ہی اور کہا نووی نی کہ اوسمین بیان ہی فضیلت کہجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گہر والوں کی لیی اور رغبت دلانی اسپر ۱۲ع **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی جو شخص کہاوی وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کہجوریں کہ اونکو عجوہ کہتی ہین نہیں ضرر کرتا اوسکو اوسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** عجوہ ایک قسم کہجور کی مدینہ کیسی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہی مدینہ کی کہجوروں میں اور کہتی ہین کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرت کی ہی اور مراد زہر سی ہر قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہر سانپ اور بچہو اور جانداونکیو اور خاصیت مذکورہ اس کہجور مین یا تہہ پیدائش الہی کی ہی جیسیکہ اور نباتات مین خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہہ خاصیت ہی اسمین اور وجہہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہیں اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سننی کی حضرت سی مثل عدد رکعات وغیرہا کی ۱۲ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول دن مین یعنی نہار منہ کہانا اوسکا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہین کہ زمین نجد اوس جانب ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ مین ہی سافلہ کہتی ہین اور نہامہ اوس جانب مین ہی اور ادنی عالیہ کا کوس تین اور اعلی اوسکا آٹہہ کوس مدینہ سی ہی اور شفا ہی یعنی شفا زائد ہی بنسبت اور جاہی کی عجوہ کی یا تقیید ہی واسطی اطلاق سابق کی اور تریاق ساتہہ پیدا ہوا پیش کی دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی زہر وغیرہ کو ۱۲ع ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ يَاْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ يُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمین آگ یعنی واسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کہجور اور پانی مگر یہہ کہ لایا جاتا کچہہ تہوڑا گوشت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** مگر یہہ لح یعنی غذا ہماری کہجور و پانی تہا مگر یہہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہاتی یا معنی یہہ ہین کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکاتی تہی کچہہ مگر کچہہ گوشت کہ کہیں سی ہمکو پہنچتا تو اوسکی پکانی کیلی آگ جلاتی ۱۲ع ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں پیٹ بہر کہاتی آل حضرت کی دو دن گیہونکی روٹی سی مگر کہ ایکدن ان دو دنوں میں سی ہوتی تہی کہجور نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی دو دن متصل گیہونکی روٹی نہیں کہاتی تہی قید گیہونکی روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی ہم پہونچتی ہو ۱۲ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کیی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بہر کہاتی دو سیاہ چیز دیکہ یعنی کہجور اور پانی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک سیاہ چیز کہجور ہی اور پانیکو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کا کلام عرب مین بہت آتا ہی جیسیکہ بولتی ہین ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہین اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی اور طفیل کی ہی اور مقصود کہجور ہی کہ الا پانی سی سیری مطلوب نہیں ہوتی اور پانی مین کمی تہی اور اس سی معلوم ہوا کہ قوت انکا کہجور ہی بطریق سیری کی نہ تہا ۱۲ح **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا کیا نہیں تم چین کرنیوالی بیچ کہانی اور پینی کی کہ وسعت افراط کرتے ہو اوسمین جو چاہتی ہو اور جسطرح چاہتی ہو البتہ تحقیق دیکہا مینی تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالت مین کہ نہین پاتی تہی ناکارہ کہجور اسقدر کہ بہر دی پیٹ اونکیا نقل کی یہہ مسلم نی ف کیا نہین تم یہہ خطاب کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کی اور نبی تمہاری اضافہ اونکی طرف الزام کی لیی ہی جبکہ نہ اختیار کیا اونہون نی طریقہ حضرت کا بیچ اعراض کرنی کی دنیا سی اور لذتون اوسکیسی اور حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتی تہی کہ کہانا اونکا سوای کہجورونکی نتہا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بہی بطریق سیری کی نہ تہا بعد ازان کہتی ہین کہ اچہی کہجورونسی نتہا بلکہ ناکارہ سی کہ سوای فقرا کی کوئی نہ کہاوی چونکہ آنحضرت نی اختیار کیا تہا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نی اوسی مقام مین قایم رکہا اور حقیقت مین وہ بسبب قلت و نیستی کی نہ تہا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کی تہا ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَيَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ لایا جاتا اونکی پاس کہانا کہاتی اوسمین سی اور بہیجتی بچا ہوا کہانا میری پاس اور تحقیق اونہون نی بہیجا میری پاس ایک دن پیالہ بڑا کہ کہانا تہا اوسمین نہ کہایا تہا اوسمین سی اسلیی کہ تہا اوسمین لہسن پوچہا مینی حضرت سی کہ کیا حرام ہی لہسن یعنی آپ پر وا الا اگر مطلق حرام ہوتا تو اونکی پاس کیون بہیجتی فرمایا کہ نہین لیکن مکروہ رکہتا ہون مین اوسکو بسبب بو اوسکی کی کہا ابو ایوب نی پس تحقیق مین بہی مکروہ رکہتا ہون اوسچیز کو کہ مکروہ رکہی آپ یہی نقل کی یہہ مسلم نی ف حضرت جو ہجرت کرکر مکہ سی مدینہ مین رونق افزا ہوئی تو اول ابو ایوب انصاری ہی کی ہان اوترے تہی اور شاید کہ یہہ قصہ کہ بہیجی ہوئی کہانی بہیجنی کا اونہین دنونکا ہی اور مکروہ رکہتا ہون الخ یہان سی سبب نا طعام کا نہین ہی بلکہ بیان ہی نفرت کا حضور مسجد سی اور خطاب ملائکہ سی اور کہا نووی نی کہ اسمین تصریح ہی ساتہہ اباحت لہسن کی لیکن مکروہ ہی اوسکی لیی کہ ارادہ کری حاضر ہونی جماعت کا اور لاحق ہی ساتہہ اوسکی ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتی تہی لہسن کو ہمیشہ اسلیی کہ وہ متوقع رہتی تہی آنی وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ لہسن اور پیاز اور گندنی کی آنحضرت کی حق مین پس کہا بعض علما ہماری نی کہ حرام نہین یہہ چیزین اور صحیح یہہ ہی اونکی نزدیک یہہ مکروہ تنزیہی ہین اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی واسطی کہانی والی اور پینی والی کی یہہ کہ باقی چہوڑی اسچیز سی کہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور تقسیم کری اوسکو محتاج ہمسایونکو اور مکروہ رکہی آپ آلین اشارہ ہی طرف کمال متابعت کی یا ارادہ رکہتی ہون حاضر ہونی جماعت کا ۱۲ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو کوئی کہاوی لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہی کہ کنارہ کری ہم سی یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہی کہ کنارہ کری مسجد ہماری سی یا فرمایا بیٹہہ رہی اپنی گہر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگی لائی گئی ایک ہانڈی کہ اوسمین تہا ہرا قسم ترکاریون کی سی یعنی لہسن پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اوسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سی کہ لیجاؤ اوسکو یعنی فلانی شخص کی پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کی اپنی اصحاب مین سی کہ حاضر تہا اور فرمایا یعنی اوس شخص کی طرف التفات کرکر کہ کہا مین نہین کہاتا اسلیی کہ مین سرگوشی کرتا ہون اوس شخص سی کہ نہین سرگوشی کرتا تو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مسجد ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم مسجد نبوی کی لیی ہی اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطی تعظیم کی ہی لیکن چونکہ مشترک ہی علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علما کی ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہی کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات مین مساجدنا بہی آیا ہی وہ صریح ہی سب مساجد کی لیی اور اولیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہی تو مراد یہہ ہی کہ آنحضرت نی فلیعتزلنا

فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر میں اپنے بیٹھا رہے کسیکی ساتھ صحبت نرکہے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں
اور احتمال ہے کہ اونچا ادمی کا نہو بلکہ تنویع وتقسیم کی لیے ہو اور متعلق ساتھہ لفظ ثانی کی یعنی فلیعتزل مسجدنا کی ہو اور معنی یہہ ہون کہ بعد کہانے اونکی مسجد
میں آنا مکروہ ہے کہ وہان حضور ملائکہ اور رسول وصحابہ کرام کا ہے لیکن عوام لوگونسے صحبت کہنی مباح ہے یا یہہ ہے نکرے اور گہر کی گوشہ میں بیٹھے اور مطلق صحبت
ترک کرے کہ پہلا قول تہا اور اوس شخص سے مراد یعنی حضرت جبرئیل ہیں اور فرشتونسے اور معنی یہہ ہین کہ میں کلام کرتا ہون اونسے اور تو نہین کلام کرتا اونسے پس جائز
ہے واسطی تیری وہ چیز کہ نہین جائز واسطی میری اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی اوسکی کرے اح ع
وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطی تمہارے
اوسمین نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جو چیز کہ ماپنے میں آتی ہے قسم غلہ سے اوسکو وقت قرض دینے لینے کی اور بیچنے اور مول لینے کی اور پکانے کی لیے دینے کی ناپ
تول کر دیا لیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط وتفریط سے بچو اور بحکم شارع کی اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کی خاصیت ہے خصوصا جبکہ رعایت کرے سنت
کی اور قصد کرے بجا اوری حکم آنحضرت کا کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کر کر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہوا سحدیث میں اور اوس حدیث
میں کہ روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ رض سے کہ اونہون نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں کہ نہین تہا میری پاس کچہہ کہ کہاوے اوسکو
جاندار سوای تہوڑے سے جو ون کی کہ بخاری میں تہی پس میں اوسمین سے ایک مدة تک کہاتی رہی پہر میں نے اوسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اوسکی جواب اسکا
یہہ ہے کہ ماپنا وقت بیع وشرا کی مامور بہ ہے واسطی اقامة عدل کی اور اوسمین خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنیکی احصا وضبط ہے اور وہ منہی عنہ ہے
فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر رکہہ صاحب عرش سے کمی کرنیکا وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ
مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ اوٹہایا جاتا دسترخوان انکا یعنی کہانا کہا چکتے فرماتے حمد ہے واسطی اللہ کی
حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا وسنا سے برکت کی گئی اوسمین یعنی حمد بابرکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہوا وسسے اے
رب ہمارے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** غیر مکفی اسکو کئی طرح پر علمانے تصحیح کیا ہے اور معنی اوسکی بیان کئے ہیں اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہے
مجمل اوسکا یہہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑہا ہے اور منصوب یا ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہہ کہ یہہ یا تو صفات واحوال حمد کی ہین یعنی
حمد کہ کفایت نکیجاوے اوسکی اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہوئے اوس سے بلکہ ملازم ہو بطریق دوام کی بسبب متواتر ہونے نعمتونکی یا صفات طعام کی ہین یعنی اوس سے کفایت
اور ترک اور استغنا نہین یا صفات پروردگار تعالی کی ہین کہ ساتھہ کسی چیز کی اوسکی کفایت نہین کر سکتا اور وہ کافی ہے سب سے اور ترک کرنا طلب قرب اوسکا
اور استغنا فضل اوسکی سے نہین کرسکتی طرح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ
أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی
ہوتا ہے بندی سے بسبب اسکی کہ کہاوے لقمہ اور حمد کرے اوسکی اوسپر یا پیوے پیالہ پینا پس حمد کرے اوسکی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتھہ زبر ہمزہ
کی ہے یعنی ایکبار کہانا یہانتک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتھہ پیش ہمزہ کی ہے یعنی لقمہ امر وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى
اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثین عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہہ ہے ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کی اگر چاہیگا

فصل دوسرے **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** ہ۱ ذکر کی ہین وہان وینی کورہین کتاب الاطعمہ مین یہہ دونون حدیثین مصابیح مین یعنی اللہ تعالی

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَۃً مِنْہُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَۃً فِیْ اٰخِرِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ ھٰذَا قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی ابی ایوب سی کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نزدیک کیا گیا کہانا پس نہ دیکہا ہمنی کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین وس کہانی سی بیچ ابتدائی وقت کہانی ہمارے کی اور نہ دیکہا ہمنی کمتر برکت مین بیچ آخر وقت کہانی اوسکی کہا ہمنی یا رسول اللہ کیونکہ تہا حال اس کہانی کا کہ اول مین ایسی برکت رکہتا تہا اور آخر مین ایسا بی برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اوسوقت کہ کہانا شروع کیا تہا ہمنی پہر بیٹہا آخر مین وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کہایا ساتہہ اوسکی شیطان نی یعنی بسبب ترک کرنی نام خدا کی پس اس سبب سی یہہ بی برکتی آخر مین ہوئی نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** ذکر کیا تہا ہمنی نام اللہ کا اسمین اشارہ ہی سپر کہ سنت بسم اللہ کہنی کی حاصل ہوتی ہی ساتہہ بسم اللہ کہنی کی لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی فضل ہی اور مستحب ہی بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جانبی اور حائض اور نفسا کی ہی بہی اگر نہ قصد کرین ساتہہ اوسکی تلاوت کا والاحرام ہی اور نہین مستحب ہی بیچ کہانی مکروہ وحرام کی بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینی پر تو کافر ہوتا ہی اور کہانا شیطان کا محمول ہی حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلی پچہلون کی اور بعضی علما کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت مین سی کافی ہی اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی ضرور نہین یہہ حدیث حجت ہی اونپر ہ۱ ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا پس بہول جاوی نام لینا اللہ کا اوپر کہانی اپنی یعنی ابتدا مین اور یاد آوی درمیان مین پس چاہیی کہ کہی بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** نام لینا اللہ کا انتہی معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہی ابتدای کہانی مین لیکن بسم اللہ افضل ہی اور محیط مین ہی کہ اگر کہی لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدای وضو مین تو ہوتا ہی ادا کرنا سنت کا اور اسیطرح کہانی مین اور اگر بسم اللہ کہنی بہول جاوی ابتدای وضو مین پہر کہی درمیان وضو مین تو نہین حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانی کی ہ۱ ع **وَعَنْ** اُمَیَّۃَ بْنِ مَخْشِیٍّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطٰنُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی امیہ بن مخشی سی کہ کہا تہا ایک شخص کہاتا پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکی طعام مین سی مگر ایک لقمہ پس جب اوٹہایا اوس لقمہ کو طرف منہ اپنی کی کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا تہا ساتہہ اوسکی پس جب نام لیا اللہ کا نکالڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ قی کرنی محمول ہی حقیقت پر یا مراد یہہ ہی کہ برکت جو جاتی رہی تہی بسبب ترک کرنی بسم اللہ کی اوسکو پہیر دیا گویا کہ وہ اوسکی پیٹ مین امانت تہی پس جبکہ بسم اللہ کہی پہر آئی طرف طعام کی ہ۱ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی طعام اپنی سی کہتی سب تعریف واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہا کر شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کی ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان ابن
سنہ سے ف ادنی درجہ شکر کا یہہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب کہانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہہ ہے کہ باز رکہے
اپنے نفس کو مفسدات صوم سے اور مانند روزہ دار الخ یہہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہہ کہ تشبیہ ہے مقدار میں پہلا ایسا ہے
جیسے کہا جاتا ہے زید کعمرو یعنی اسکی یہہ ہے کہ زید مشابہ عمرو کی ہے بعض خصلتوں میں نہ یہہ کہ ہم مثل ہے سب خصلتوں میں اور اس میں اشعار ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے
غنی شاکر سے اسلئے کہ مشبہ بہ قوی ہوتا ہے مشبہ سے ۱۲ ع وعن ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال
الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا
تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتے یا پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے کہلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اوتارا اوسکو اور کی واسطے اوسکے
راہ نکلنے کی نقل کی یہہ ابو داود نے وعن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ رواہ الترمذی وابو داود
اور روایت ہے سلمان سے کہا پڑہا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانے کی یہہ کہ تحقیق سبب برکت کہانیکا وضو کرنا ہے بعد اوسکے پس ذکر کیا میں نے یعنی یہہ مضمون
توراۃ کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کہانیکی وضو ہے پہلے اوسکے اور وضو ہے پیچھے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی اور
ابو داود نے ف مراد وضو سے پہلے کہانیکی دہونا ہاتہونکا ہے اور بعد کہانے کی دہونا دونوں ہاتہوں اور منہ کا ہے اور برکت طعام کی بسبب پہلے وضو کے یہہ
ہے کہ اوسکے سبب سے کہانے میں بڑہتی ہوتی ہے اور بعد کہانیکی وضو سے برکت یہہ ہے کہ اوسکے سبب سے سکون ہوتا ہے نفس کو اور سبب ہوتا ہے طاعات
اور تقوے کا حاصل ہونا اسمیں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں ۱۲ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ رواہ الترمذی
وابو داود والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے
پس آگے لایا گیا اونکے کہانا پس کہا بعضے صحابہ نے کیا نہ لادیں ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کی
ساتھ وضو کی یعنی بعد حدث کی جسوقت کہ کہڑا ہوؤں میں طرف نماز کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نے
ابی ہریرہ سے ف جسوقت کہ کہڑا ہوؤں میں الخ یعنی ارادہ کروں میں کہڑا ہونیکا واسطے نماز کی اور یہہ باعتبار غالب کے ہے ورنہ واجب ہے وضو وقت ارادہ
تلاوت کی اور چہونے مصحف مجید کی اور حالت طواف کی اور گویا کہ سمجہا آنحضرت نے کہ صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کہانیکی واجب ہے پس نفی کی آنحضرت
نے خوب طرح کہ لائے حرف حصر کا اور یہہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس اوس وضو سے وضو نماز ہے نہ وضو طعام اور یہہ ظاہر ہے درمیان
حدیثوں کی یہہ دلالت کرتی ہے اور اگر مراد وضو سے بیچ حدیث اول کی وضو طعام کی ہو اور بیچ حدیث ثانی کے وضو نماز تو یہہ بھی ہو سکتا ہے اور چونکہ
دہونا ہاتہوں کا اول کہانیکی سنت اور آداب سے ہے نہ واجب ترک کیا اوسکو تعلیم جواز کی لئے اور حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ یہہ وضو یعنی دہونا ہاتھ کا اگر کیا اور اگر نہ کیا
کہ تم مجہسے خواستگاری ہو واجب ہوا یہہ نہیں ... ولی تو حضرت نے کہنا ان سے یہاں وضو ایک وہی ہے کہ وہ وضو نماز ہے اور وہ واجب ہے ۱۲ ع
وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تأکلوا من
وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی
روایۃ ابی داود قال اذا اکل احدکم فلا یأکل من اعلی الصحفۃ ولکن یأکل من اسفلہا

فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاھَا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ لایا گیا ورو حضرت کی پیالہ ثرید کا پس فرمایا
کہاؤ کناروں اوسکی سی اور نہ کہاؤ درمیان اوسکی سی اسلیئی کہ برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ
یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور بیچ روایت ابی داود کی آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا کہانا پس کہاوی پیالہ کی اوپر سی لیکن کہاوی اوسکی
نیچی سی اسلیئی کہ برکت اوترتی ہی اوپر اوسکی سی ف ثرید اوسکو کہتی ہین کہ ٹکڑی روٹی کی توڑکر شوربی مین بہو دی اور کناروں اوسکی سی مقابلہ جمع کا ساتہہ
جمع کی ہی یعنی کہاوی ایک شخص جانب اوسکی سی اور برکت اوترتی ہی اوسکی درمیان مین اسلیئی کہ درمیان افضل جگہہ ہی پس لائق تر ہی ساتہہ اوترنی خیر و برکت کی
اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکہنا اوسکا آخر کہانی تک مناسب ہی اسطرح اعتبار برکت کی طعام میں اور فنا کرنا اوسکا خوب نہیں اور مراد بیچ
اوسکی ہی ظاہر یہہ ہی کہ مراد اوپر سی درمیان ہی اور نیچی سی مراد ہی کنارہ یعنی اپنی آگی سی کہاوی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِیَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کہا نہیں دیکہی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہاتی ہوئی تکیہ لگا کر کبہی اور نہ چلتی تہی حضرت کی دو آدمی نقل کی یہہ ابو داود نی ف تحقیق تکیہ لگانی کی اوپر ہو چکی ہی اور دو آدمی
پیچہ نہ چلتی تہی یعنی حضرت بسبب تواضع صحابہ کی آگی بڑہ کر نہ چلتی تہی جیسی کہ دشمن بادشاہوں اور متکبروں کی ہی بلکہ درمیان مین چلتی تہی یا پیچہی ان کی جیسا کہ اور حدیث
مین آیا ہی ویسوق اصحابہ اور دو کی قید سی معلوم ہوا کہ کبہی ایک آدہ آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچہی حضرت کی ہوتا تہا بنا بر ضرورۃ کی اور یہہ منافی تواضع کی
نہیں ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلَ
وَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت ساتہہ اسکی اور حضرت تہی مسجد مین پس
کہایا حضرت نی اور کہایا ہمنی ساتہہ اونکی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی حضرت نی اور نماز پڑہی ہمنی ساتہہ اونکی اور نہ زیادہ کیا ہمنی اسپر کہ پونچہہ ڈالی ہمنی ہاتہہ اپنی
ساتہہ کنکریوں کی کہ مسجد مین تہین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بعد کہانی کی پانی سی ہاتہہ نہ دہوئی ہمنی یا تو اس سبب سی کہ اوسمین چکنائی نہ تہی یا بسبب تعجیل
نماز کی یا بسبب ترک تکلف کی اور عمل کرنی کی رخصت پر غیر واجب مین تا جانا جاوی کہ وہ ہی محبوب الٰہی ہی مانند عمل کرنی کی عزیمت پر اکثر اوقات اور احیاء العلوم مین بعضی
صحابہ سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہوں نی تہی رومال ہمارے بعد کہانی کی پاشنی پاؤں ہمارے کی یعنی کہا کر ہاتہہ اپنی ایڑیوں سی پونچہہ لیتی تہی جیسی وہاں سی پونچہتی ہیں
اور ظاہر یہہ ہی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتہہ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہی سو واللہ اعلم اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ طعام کہانا مسجد میں
جائز ہی اور یہہ کہ اس حدیث مین آیا ہی خشک کہانا کہجور روٹی ورمانند اوسکی اور لکہا ہی علماء نی کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہی ساتہہ اوسکی کہ آلودہ نہو ساتہہ اوسکی
مسجد والاحرام مکروہ ہی اور کتب فقہ مین لکہا ہی کہ غیر معتکف مسجد مین کہاوی پیوی نہیں اور نہ سووی اور نہ خرید و فروخت کری کہ مکروہ ہی مگر کہ مسافر
ہو کہ سوای مسجد کی ٹہکانا کہیں نہ رکہتا ہو اور لکہا ہی علماء نی کہ آدمی کو چاہی کہ وقت داخل ہونی مسجد کی نیت اعتکاف کی کر لیا کری تا یہہ چیزین مباح ہو وین
اور ثواب پاوی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی تحت قول اکل واکلنا معہ کی لکہا ہی کہ شاید حضرت معتکف ہونگی یا مہمانوں کی ساتہہ کہایا ہو یا کیا یہہ
بیان جواز کی لیی کہ وہ مباح ہی اگرچہ آلودہ ہو مسجد ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ
الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ایک گوشت اور اوٹہا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تہا دست خوش آتا حضرت کو پس انہوں نی نوچ کر کہایا اوسمیں سی نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ
نی ف اسطرح کہانا حضرت کا بسبب بی تکلفی اور تواضع کی تہا پس متعجب ہوا اسطرح کہانا اور تہی لی کہ کہا کہ دوست کہنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تہا کہ گلتا خوب ہی اور جلد ہضم ہوتا ہی اور زیادہ لذیذ ہوتا ہی یا اسلیے کہ دور ہوتا ہی نجاستونکی جگہہ سے اور شمایل ترمذی میں حضرت عائشہ سے نقل
کیا ہی کہ کہانا تہا گوشت دست کا محبوب تہا حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتی تہی مگر بعد ایک مدت کی اور گوشت دست کا جلد گلجاتا ہی پسند کرتی تہی اسکو
اور روایت میں آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ تر اور خوبتر سب گوشتونکا گوشت پشت کا ہی ۱۲ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّہٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَاِنَّہٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَا لَیْسَ هُوَ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتہہ چہری کی یعنی چہری
سی کاٹ کر نہ کہاؤ اسواسطی کہ یہہ فعل عجمیونکا ہی اور دانتونسی نوچ کر کہاؤ اسکو اسواسطی کہ دانتونسی کہانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہی نقل کی یہہ ابوداود نے اور بیہقی نے
شعب الایمان میں اور کہا دونون نے کہ یہہ حدیث نہیں قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہی ف عجمی کہتی ہین سوای عرب کو اور یہان اہل فارس
مراد ہین کہ وہان کی لوگ از راہ تکبر کی چہریونسی کاٹ کر کہاتی تہی اور کبہی حضرت سی بہی چہری سی کاٹ کر کہانا ثابت ہوا ہی پس تطبیق یہہ ہی کہ اگر گوشت نرم
و پختہ ہو دانتونسی کہاوی چہری کا شکر نہ کہاوی اور اگر سخت ہو جاتی ہی چہری سی کاٹ کر کہانا اور نہی اسمین تنزیہی ہی ۱۲ ع وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ
وَعَلِیٌّ مَعَہٗ یَاْکُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ یَا عَلِیُّ فَاِنَّکَ نَاقِہٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام المنذر انصاریہ سی کہ کہا آئی میری
پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتہہ اونکی تہی حضرت علی اور ہماری خوشی کہجور کی لٹکی ہوئی تہی پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا اوسمین
سی اور حضرت علی بہی حضرت کی ساتہہ کہانی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی علی کی باز رہو اوسکی کہانی سی ای علی اسواسطی کہ تو ناتوانست کہتا ہی
یعنی ابہی بیماری سی اوٹہی ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہی کہا ام منذر نے کہ پس تیار کیی مین اونکی لیی یعنی حضرت کی لیی اور اونکی ہمراہیونکی لیی چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی اسمین سی کہا اسلیے کہ تحقیق یہہ بہت موافق ہی واسطی تیری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سی یہہ
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہی بلکہ کہا بعض اطباء نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہی اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہی ۱۲ ع وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تہا اونکو نیچی کا کہانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ۱۲
ف طریقہ آنحضرت کا تہا کہ اور کی حاجتونکو اپنی حاجت پر مقدم رکہتی تہی پس پہلی اوپر کا کہانا اہل و عیال کو اور مہمانونکو اور محتاجونکو بانٹ دیتی تہی
اور جو بچتا نیچی کا کہانا وہ اپنی لیی رکہتی بسبب عایت کرنی طریق تواضع اور صبر کی اور اسمین دہی کثرا غنیا و متکبرین پر کہ عار کرتی ہین نیچی کی کہانی سی
اور پہینک دیتی ہین اسکو ۱۲ ع وَعَنْ نُبَیْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا
اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی نبیشہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ کہاوی پیالہ میں پہر چاٹی اوسکو استغفار کرتا ہی واسطی اوسکی پیالہ نقل
کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہر یہہ ہی کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہی اور
کہا ہی علما نے کہ چاٹنی سی تواضع اور بری ہونا ہی تکبر سی اور وہ سبب مغفرت گناہوں کا ہی اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیے ہی
کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِہٖ غَمَرٌ لَمْ یَغْسِلْہُ

فاصابه شئ فلا یلومن الا نفسه رواه الترمذی وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال میں کہ اوسکے ہاتھ میں ہو چکنائی کہ نہ دہویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینے والوں جانوروں
میں سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہیں پس نہ ملامت کرے وہ مگر اپنے نفس کو یعنی چکنے ہاتھوں سو کر آپ سبب اوس بلا کا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور
ابو داود اور ابن ماجہ نے وعن ابن عباس قال كان احب الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الثريد من الخبز والثريد
من الحيس رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہا محبوب تر بیچ طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سے
اور ثرید حیس سے نقل کی یہہ ابو داود نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کی شوربے میں بہگی ہوئی اور حیس اس طعام کو کہتے ہیں کہ خرما اور روغن
اور اقط یا قروت سے بناتے ہیں مانند مالیدہ کی ۱۲ ع وعن ابی اسید الانصاری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا
الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اوسکو اسلئے کہ یہہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے نقل کی
یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت بابرکت سے کہ نام اوسکا زیتون ہے اوس میں خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتے ہیں اور شجرہ مبارکہ بیچ آیۃ اللہ
نور السموات والارض آخر آیت تک میں مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہتر اوسکا زمین شام میں ہوتا ہے اور سورہ والتین والزیتون میں اسکی قسم کہائی ہے
اللہ تعالی نے اور عرب خصوصا اہل شام شوربا اوسکا کہاتے ہیں اور تیل کو چراغ میں جلاتے ہیں اور بدن پر ملتے ہیں انکو بہت منفعت ہوتی ہے ۱۲ ح
وعن ام هانئ قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال اعندك شئ قلت لا الا خبز يابس وخل فقال
هاتي ما اقفر بيت من ادم فيه خل رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ام ہانی سے
کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہے کچہہ یعنی کہانا کہانے کو میں نے کہا نہیں کچہہ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لے آ نہیں خالی
ہوا وہ گہر کہ اوس میں سرکہ ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرت نے ملاحظہ کیا ام ہانی سے طعام بند کر اونکی خوشی
خاطر کیلیے اور واسطے آگاہ کرنیکے اوپر قناعت کرنیکے روٹی قوت پر کہ حاضر ہے ۱۲ ح وعن يوسف بن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي
صلى الله عليه وسلم اخذ كسرة من خبز الشعير فوضع عليها تمرة فقال هذه ادام هذه واكل
رواه ابو داود اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکہی اوسپر کہجور
اور فرمایا یہہ کہجور لاون ہے اس روٹی کی پہر کہایا نقل کی یہہ ابو داود نے وعن سعد قال مرضت مرضا اتاني النبي صلى الله عليه
وسلم يعودني فوضع يده بين ثديي حتى وجدت بردها على فؤادي وقال انك رجل مفؤود ائت الحارث
بن كلدة اخا ثقيف فانه رجل يتطبب فليأخذ سبع تمرات من عجوة المدينة فليجأهن بنواهن ثم ليلدك
بهن رواه ابو داود اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا میں بیمار ہونا شدید آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم عیادت کرنے کو میری پس رکہا ہاتہہ اپنا درمیان دونوں چہاتیوں میری کے یعنی میرے سینہ پر یہانتک کہ پائی میں نے سردی دست مبارک کی اپنے دل
پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکہتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف میں کا ہے اسلئے کہ وہ شخص طبابت کرتا ہے پس چاہیے کہ لیوے وہ
سات کہجوریں عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کہجور سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے اونکو گٹہلیوں سمیت پہر چاہیے کہ رکہے دوا تیرے منہ میں نقل کی یہہ ابو داود نے
ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تہی کہ حکم فرمایا حضرت نے اوسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کی دوا کی بنانیکو حوالہ

حکیم کی کیا جواب دیا اوسکا یہہ ہی کہ اول آپ نی حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچہہ علاج کری اور پہر جبکہ علاج آسان یاد آیا کہ اوسمین نفع جلد ہی از راہ شفقت کی بیان
فرمایا اور چہوڑا کہ طبیب اوسکو علاج دور دراز مین ڈالی اور چونکہ بنانا اوسکا اور کیفیت استعمال اوسکی طبیب کو آسان تہی اوسکی حوالہ فرمایا اور کہا ہی علماء نی
کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سی جائز ہی اسلیئی کہ ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام مین مرا ہی اور اسلام لانا اوسکا ثابت
نہین ہوا ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ
وَيَقُولُ يُكْسَرُ حَرُّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا وَبَرْدُ هَذَا بِحَرِّ هَذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہاتی خربوزہ ساتہہ کہجوروں تازہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی یہہ کہ فرماتی
حضرت توڑی جاتی ہی گرمی اسکی یعنی کہجور کی ساتہہ سردی اوسکی یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتہہ گرمی کہجور کی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن
غریب ہی **ف** کہا طیبی نی کہ شاید مراد خربزہ سی خربزہ کچا ہی کہ وہ بارد رطب ہوتا ہی والا پختہ گرم ہی لیکن باوجود اسکی بنسبت کہجور کی سرد ہی اور کہا جمہور
نی کہ مراد بطیخ سی تربوز ہی کہ وہ سرد ہوتا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ
يُفَتِّشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہجور کہنہ کہ اوسمین کیڑی پڑی ہوئی
تہی پس شروع کیا حضرت نی کہ چیرتی تہی اوسکو اور نکالتی تہی کیڑی اوسمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** اور روایت کی طبرانی نی ساتہہ اسناد حسن کی
ابن عمر سی بطریق مرفوع کی کہ منع فرمایا حضرت نی چیرنی کہجور کی سی پس نہی محمول ہی کہجور نئی پر واسطی دفع وسوسہ کی یا کرنا اوسکا محمول ہی بیان جواز پر اور نہی تنزیہی
ہی اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑی کی پڑنی سی انتہی اور مطالب المؤمنین مین لکہا ہی کہ اگر کیڑا انمیں مین یا سیب مین پڑ
گیا ہو تو حلال ہی اسلیئی کہ احتراز اوسی ممکن نہین لیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا حکم کہی اور پہڑ اور پسو اور ہر اوس جانور کا ہی کہ خون بہتا نہین رکہتا کہ کہانا انکا حرام ہی
اور اگر پانی اور کہانی مین پڑ جاوین تو پلید نہین ہوتا ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ
فَدَعَا بِالسِّكِّينِ فَسَمَّى وَقَطَعَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ٹکڑا پنیر کا
بیچ غزوہ تبوک کی پس منگوائی چہری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یہہ مثل بسم اللہ کہنی کی ہی اول طعام مین اول ذبح مین جیسیکہ
بعضی عوام الناس گمان کرتی ہین اور کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر طہارت پنیر کی اسلیئی کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بہی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہین بنتا بدون اوسکی
ح ع وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللهُ
فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَوْقُوفٌ عَلَى الْأَصَحِّ اور روایت ہی سلمان سی کہ کہا پوچہی
گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گہی سی اور پنیر سی اور پوستینون سی یا گورخر سی پس فرمایا حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی اللہ نی اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال
ہونا اوسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی اللہ نی اپنی کتاب مین اور جس چیز سی کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اوس قسم سی ہی کہ معاف
کیا اوس سی یعنی استعمال کرنی اسکی مباح ہی اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف
ہی **ف** یعنی ان تین چیزون کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہین یہہ یا حرام ایک لوگون کو پوچہا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اوسکی حلال ہونی مین بعضی
آدمیونکو اسلیئی پوچہا دوسری نی پہر کر پوچہا کہ دو جگہہ شبہ او سوال کی ہی کہ جسے سی بنتا ہی اور تیسری پوچہا فرا کو کہ ساتہہ زیر ف اور الف ممدودہ کی ہی
اور اکثر شراح نی اس لفظ کو کہا ہی جمع فرو کی کہ ساتہہ زبر ف اور الف مقصورہ کی ہی یعنی گورخر کی اور بعضون نی جمع فرو کی کہا معنی پوستین کی

چنانچہ بیہقی نے اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہے اور اسی سوال کیا واسطے حذر کرنے کی فعل اہل کفر سے کہ پوستین جلد مردار کا بنا لیتے تھے بغیر دباغت کی اور اپنی کتاب میں یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھہ قول اپنی کی وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ اکثر اشیا کی کہ ثابت ہوا ہے حرام ہونا اونکا ساتھہ حدیث کی ور نہیں وہ صریح کتاب اللہ میں اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے اسپر کہ اصل اشیا میں اباحت ہے اور موقوف ہے یعنی قول سلمان کا ہے نہ حدیث آنحضرت کی موقوف قول و فعل صحابہ کو کہتے ہیں جیسیکہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِیْ خُبْزَۃً بَیْضَاءَ مِنْ بُرَّۃٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَۃً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَہٗ فَجَاءَ بِہٖ فَقَالَ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ کَانَ ھٰذَا قَالَ فِیْ عُکَّۃِ ضَبٍّ قَالَ ارْفَعْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ اَبُوْ دَاؤٗدَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتا ہوں میں یہہ کہ نزدیک میرے ہوتی روٹی سفید گیہوں گندم گون کی تر کی گئی ہو ساتھہ گھی و دودھ کی پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم میں سے اور تیار کی روٹی مذکور پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس چیز میں تہا یہہ گھی کہا گوہ کی چمڑی کی کپی میں تہا فرمایا اوٹھا لو اوسکو سیر آگئی ہے نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ابو داود نے کہ یہہ حدیث منکر ہے ف حضرت نے اوسکی اوٹھانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کی گوہ سے اسلیے کہ نہیں وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی جیسیکہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد وسکی کہ اوسکی والا حکم کر دیتے اوسکو پہینکدینی کا اور منع فرماتے اوسکی کہانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کرنی بسبب خواہش نفس کی مخالف عادت شریفہ کی تہی اسلیے ابو داود نے اوسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور درصورت صحت اس حدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہہ حضرت نے واسطے بیان جواز کی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہے علی رضی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانی لہسن کی سے مگر پکا ہوا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف پکنی سے بو جاتی رہتی ہے اور ایسا ہی حکم ہے پیاز اور مانند اوسکی کا اور نہی اسمیں تنزیہی ہے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ زِیَادٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَۃُ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِیْہِ بَصَلٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہے ابی زیاد سے کہ کہا پوچھی گئیں حضرت عائشہ رضی کہانی پیاز کی سے یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہے یا حرام ہے پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہانا تہا کہ اوسمیں پیاز تہی نقل کی یہہ ابو داود نے ف یعنی پکی ہوئی پیاز تہی تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے پیاز لہسن نہیں کہایا مگر حدیث حضرت عائشہ میں آیا ہے کہ بیچ طعام کی کہایا ہے اور امت کو بہی نہیں منع فرمایا پس بعضی کہتی ہیں کہ نہی خام کی کہانی سے ہے نہ پختہ کی اور صحیح یہہ ہے کہ نہی خام سے بہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی نے بیچ شرح آثار کی حدیثیں دلالت کرنیوالی اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن گندنی اور مانند انکی کی لایا ہے پختہ ہوں یا خام اوسکی لیے کہ کہاوے اور اپنی گہر میں بیٹہی اور جبتک بو باقی ہو مسجد میں نہ آوے کہ یہہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہے اور کہا اینہ ملک نے کہ کہانا آنحضرت کا آخر میں اس طعام کو کہ اوسمیں پیاز تہی واسطے تعلیم جواز کی تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم ۱۲ ع ح ۱۲ وَعَنِ ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ اور روایت ہے دو بیٹوں بسر کی سے کہ سلمی تہے کہا دونوں نے کہ تشریف لائی ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی لائی ہم حضرت کی مسکہ اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نے اوسکو اور تہی حضرت دوست رکہتی مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عِکْرَاشِ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃٍ کَثِیْرَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِیَدِیْ فِیْ نَوَاحِیْھَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِیَ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ یَا عِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ وَقَالَ یَا عِکْرَاشُ ھٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عکراش بن ذویب سی کہ کہانا لایا گیا ہماری آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور روٹیان پس دوڑایا مینی ہاتہہ اپنا پیالہ کی ہر جانب میں اور کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آگی اپنی سی پس پکڑلیا سا تہہ بائین ہاتہہ اپنی کی داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک جگہہ سی یعنی اپنی آگی سی کہ تحقیق یہہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ رنگ کی پس شروع کیا مینے کہانا اپنی آگی سی اور جولانی کی ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سی کہاتی تہی بسبب میل طبیعت کی اور واسطی دکہانی کی لوگونکو کہ جائز ہی تو کہجورین ہر طرف سی کہا دین اور جیسیکہ تعلیم سا تہہ فعل کی کی سا تہہ قول کی بہی کی پس کہا ای عکراش کہا جہان سی چاہی تو اسلیے کہ یہہ ایک رنگ نہین پہر لایا گیا ہماری پاس پانی پس دہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی اور ملی تری دستہای اپنی ہاتہہ کی اپنی موتہہ پر اور ہاتون پر کہنیون تک اور اپنی سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہی اوس کہانی سی کہ متغیر کیا اوسکو آگ نی یعنی یہہ وضو لغوی ہی بسبب اوس طعام کی ہی کہ پکایا گیا آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ایک قسم کا کہانا ہی اور ہر جانب مین یکسان ہاتہہ ہر طرف دوڑانا سوای حرص طمع کی نہین ہی یعنی اگر طعام کسی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایکہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا مقتضای میل طبیعت کی ہر جانب سی کہاتی جبکہ کہانا ایکسا ہی ہو اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب مکروہ ہی اور جہان سی چاہی توڑ ظاہر یہہ ہی کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہی اسلیے کہ وہ جگہہ اوترنی برکت کی ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ نہ کہانا بیچ مین سی مخصوص ہو ساتہہ کہانی یک رنگ کی اور یہہ یک رنگ نہین کہا ابن ملک نی کہ اسی سمجہا گیا اگر میوہ بہی یک رنگ ہو تو ہاتہہ ہر جانب مین دوڑانا نچاہیی مانند طعام کی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہی کہ جہان سی چاہی کہاوی

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَھْلَہُ الْوَعْکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَھُمْ فَحَسَوْا مِنْہُ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَیَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِیْنِ وَیَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِیْمِ کَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰکُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْھِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہونچتی اہل بیت اونکیکو تپ امر کرتی ساتہہ حسا کی پس تیار کیا جاتا پہر حکم کرتی اونکو پس پیتی اوسمین سی دیتی فرماتی تحقیق حسا البتہ قوت دیتا ہی دل غمگین کو اور دور کرتا ہی دل بیمار سی رنج و بیماری کو جیسیکہ دور کرتی ہی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتونکی میل کو ساتہہ پانی کی منہ اپنی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف حسا ایک طعام ہی کہ تیار کیا جاتا ہی آٹی اور پانی اور روغن سی اور کبہی شیرین بہی کرتی ہین اور اہل لغت اوسکو حریرہ بہی کہتی ہین اور تلبینہ بہی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نی خطاب کیا عورتونکو اسلیے کہ بیشتر کرتی ہین یہہ چہرہ صاف میل کی اور پاک کرنی منہ کی اوسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تہین ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَفِیْھَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عجوہ کہ افضل قسم ہی کہجور کی جنت سی ہی اور اوسمین شفا ہی زہر کی اور کہنبی من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف جنت سی ہی یعنی اصل عجوہ کا بہشت سی آئی ہی یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سود مند اور راحت بخش ہی کہ گویا بہشت کی ہی اور ظاہر یہ ہی

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فصل تیسری **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** ح ۱۲ ہو چکا ہی بیان فصل اول مین حدیث کا باقی اور ہین اول منی

قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِي أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئی ایک شخص کی ہان پس اوس شخص نی ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ بھوننی پہلو اوسکی کی پس بھونا گیا پھر لی آنحضرت نی چھری اور کاٹنی لگی میری لیی ساتھ چھری کی اوس پہلو مین سی پس آئی بلال خبر دینی آنحضرت کو نماز کی پس ڈال دی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہوون دونون ہاتھ اوسکی کہا مغیرہ نی اور تھین لبین اوسکی بڑہی ہوئین پس فرمایا مجھکو کترون مین لبین تیری تیری لیی مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہہ ترمذی نی

ف خاک آلودہ ہوون الخ یہہ کنایہ ہی خواری و فقر سی اور یہہ بد دعا ہی کہ عرب بولا کرتی ہین وقت ملامت کرنی کی کسیکو اور مراد ساتھہ اسکی حقیقة وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہین بطریق عادت کی بولا کرتی ہین اور مراد نری ملامت و سرزنش کرتی ہین اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتھہ نماز کی وقت مشغول ہونی کی طعام مین حالانکہ وقت بہت تھا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ فرمایا یہہ آنحضرت نی برعایت حال ضیافت کرنیوالی کی اور تھین لبین اوسکی الخ معنی اس عبارت کی کئی طرح بیان کیی گیی ہین ایک تو یہہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہی طرف مغیرہ کی کہ راوی حدیث کا ہی اور ظاہر یہہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھہ ضمیر متکلم کی یہہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتھہ ضمیر غائب کی یہہ تفنن کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کی تجرید والتفات کہتی ہین پس ارادہ یہہ ہی کہ تھین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبونکی نیچی رکھکر لبونکو جیسی کاٹ ڈالون اور یا فرمایا آخر یہہ شک راوی کا ہی یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکھکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف پھرتی یعنی مغیرہ کہتی ہین کہ تھین لبین آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجھکو کہ کترو تم انکو تیری لیی یعنی تیری تبرک کی لیی کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیری پاس بطریق تبرک کی رہین یا اونکو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کی ۱۲ ح

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا زَادَ فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تھی ہم جس وقت کہ حاضر ہوتی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی کھانی پر نرکھتی ہم ہاتھ اپنی یعنی کھانی مین ہاتھ نہ ڈالتی یہانتک کہ شروع کرتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکھتی ہاتھ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھ ڈالتی اور ایک مرتبی اور تحقیق ہم حاضر ہوئی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکبار ایک کھانی پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالی دیتا ہی کھانی پر یعنی نہایت بھوک سی بی اختیار کھانی پر گری پڑتی ہی پس چاہا کہ رکھی ہاتھ اپنا کھانی مین یعنی بغیر لیی نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اوسکا پھر آیا ایک گنوار گویا دھکیلا جاتا ہی یعنی وہ بھی چاہا کہ ہاتھ ڈالی کھانی مین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اوسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کھانا اپنی لیی اور قادر ہوتا ہی اوسکی کھانی پر بسبب نہ لینی نام خدا کی کھانی پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکیکو اور باعث ہوا اسکی آنی پر تاکہ حلال کری طعام اپنی لیی بسبب کہانی اُس لڑکیکی بغیر کہنی بسم اللہ کی اور پکڑ لیا مینی ہاتھہ اسکا پہر لایا
شیطان وس اعرابی کو تا حلال کری کہانیکو بسبب اسکی پس پکڑ لیا مینی ہاتھہ وسکا بہی قسم ہی وس ذات پاک کی کہ جان میری وسکی دست قدرت مین ہی
تحقیق ہاتھہ شیطان کا میری ہاتھہ مین ساتھہ ہاتھہ اس لڑکیکی یادہ کیا حذیفہ نی یا مسلم نی ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نی نام خدا کا اور کہایا کہانا نقل کی یہہ مسلم نی ف
ایک روایت مین بجای مع یدہا کی مع یدیہما آیا ہی یعنی ساتھہ ہاتھہ لڑکی کی اور اعرابی کی اور یہہ ظاہر ہی اور روایت یدہا کی مخصوص ساتھہ لڑکیکی ہی اور
یہہ منافات نہین کہتا کہ ہاتھہ اعرابی کا بہی ہو اسلیی کہ اول فرمایا ہی یہی کہ ہاتھہ اعرابی کا بہی پکڑا مینی چونکہ لڑکی اول آئی تہی اور اول ہاتھہ وسکا پکڑا تہا خاص
اسکا ذکر کیا ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَاَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَاَكَلَ الْغُلَامُ
فَاَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كَثْرَةَ الْاَكْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی
عائشہ رضی سی یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا یہہ کہ خریدین غلام پس ڈالین آگی وسکی کہجورین پس کہائین غلام نی بہت کہجورین پس فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہت کہانا سبب عدم برکت کا ہی اور حکم کیا ساتھہ پہیر دینی وسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین لاون تمہاریکا نمک ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف اسواسطی کہ کمتر ہی محنت مین اور قریب ہی طرف قناعت کی
اسی سبب سی قناعت کی ہی سیر اکثر عارفین نی پس نہین منافی ہی وسکی قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والآخرة اللحم ۱۲ ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا یعنی روبرو پس نکالڈالو پاپوشین اپنی اسلیی کہ نکالڈالنا پاپوشونکا بہت راحت
بخشنی والا ہی واسطی قدمون تمہاریکی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ
فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا
الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر کیسی یہہ کہ وہ تہین جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک انکی حکم کرتین اوسکی ڈہانکدینی کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک
کہ جاوی جوش اور غلبہ دہوینا وسکیکا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہوجاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جاتا رہنا
گرمی کا کہانی مین سی موجب کثرت برکت کا ہی نقل کی یہہ دونون حدیثین دارمی نی ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہی بسبب اسکی کہ اکثر کہانا وہانکا ثرید تہا اور
کہانیکا بہی یہی حکم ہی اور جامع صغیر مین یہہ روایت نقل کی ہی ابردوا بالطعام فان الحار لا برکة فیہ اور روایت کی بیہقی نی مرسل نہی عن الطعام الحار حتی
یبرد ۱۲ ح ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ
اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی نبیشہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کہ کہاوی پیالہ مین پہر چاٹ لی وسکو کہتا ہی اسطی وسکی پیالہ یعنی زبان حال سی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہتا ہی زبان حال سی کہ آزاد کری تجکو اللہ
آگ دوزخ سی جیسیکہ آزاد کیا تو نی مجکو شیطان سی یعنی کہانی اوسکی سی یا خوش ہونی اوسکی سی نقل کی یہہ رزین نی ف اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی کی روایت مین آیا ہی تستغفر لہ القصعة اور روایت کیا طبرانی نی عرباض سی من لعق الصحفة ولعق اصابعہ اشبعہ اللہ فی الدنیا والآخرة
بخشش مانگتا ہی وسکی لیی پیالہ جو کوئی چاٹی رکابی اور چاٹی انگلیان اپنی سیر کری اسکو اللہ دنیا اور آخرت مین
ع بَابُ الضِّيَافَةِ باب ہی بیچ بیان فضیلت ضیافت اور ادا اسباب وسکیکی اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالی کی ف
ضیافت مہمانی ہی اضافت مہمانی کی نسبت مہمان ضیف میزبان اور مختار جمہور کی نزدیک یہہ ہی کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور

مستحبات سی ہی چنانچہ اکثر حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر اور بعضوں کی نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہی اور بعد اوسکی مستحب اور ضیافت آٹھہ قسم پر ہی چنانچہ بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا میں ہو چکا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن قیامت کی پس چاہیے کہ اکرام کری مہمان اپنی کا اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس نہ ایذا دی اپنی ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور روز آخرۃ کی پس چاہیے کہ کہی بھلی بات یا چپ رہی اور ایک روایت میں یعنی بخاری کی بدلی جار کی یعنی بدلہ اس جملہ کی کہ اوسمیں ذکر جار کا ہی یہہ آیا ہی جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیے کہ ملاوی ناتی اپنی کو یعنی احسان کری ناتی داروں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ایمان رکہتا ہو الخ نہیں ہی مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہہ مبالغہ ہی بیچ بجالانی ان افعال کی جیسے کہ کہتی ہیں بیٹی کو رغبت دلانی کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہی تو اطاعت کر میری یا یہہ مراد ہی کہ جو ہو کامل الایمان یہہ فعال کری اور اکرام مہمان کا یہہ ہی کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کری وستی اور تین روز تک کہانا کہلاوی پہلی روز بحسب مقدور اپنی کی کچھہ تکلف سی کہلاوی بغیر ضایع کرنی حقوق کی اور باقی میں جو حاضر ہو بلا تکلف تا کہ گران نہو دونو پر اور بعد تین دن کی صدقہ ہی چاہی کہلاوی چاہی نہ کہلاوی اور نہ ایذا دی ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ ایذا نہ پہنچاوی اوسکو والا شیخین کی روایت میں آیا ہی فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین میں آیا ہی فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کری اوسکی وہ چیزیں کہ محتاج ہو وہ اوسکا اور دفع کری وستی برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہی تجہسی مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگی تجہسی قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھہ دی اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مری وسکی جنازہ کی ساتھہ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارک بادی دی اوسکو اور اگر مصیبت پہنچی تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دی اور اوسکی مکان کی پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اوسکی ہوا رکی مگر باذن اوسکی اور اگر خریدی تو میوہ تو بطریق تحفہ کی بہیج اوسکی لیی اور اگر نہ کری یہہ تو لی آ اوسکو گہر میں پوشیدہ اور نہ لیکر نکلی اوسکو فرزند تیرا تا کہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اسکی فرزند اوسکا اور مت ایذا دی اوسکو ساتھہ دہوین ہانڈی اپنی کی مگر یہہ کہ کچھہ اوسمیں سی اوسکو بہی دی کیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ میں ہی نہیں پہچانتا ہی حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر روایت کی یہہ غزالی نی اربعین میں اور چاہیے کہ کہی بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کری کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب پایا جاوی اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کری ساتھہ اوسکی اور اگر نہ ظاہر ہوا اسکو بہلائی اوسکی برابر ہی کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہی یا مکروہ ہی یا مباح ہی پس باز رہی وستی پس کلام مباح کو ترک کری بخوف اسکی کہ منجر ہو طرف حرام کی اور ملائی رکہنی ناتی کو اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ کاٹنی والا ناتی کا گویا کہ نہیں ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرۃ پر بسبب ڈرانی اوسکی شدت عذاب سی کہ ہوتا ہی ناتی کی کاٹنی پر

وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتھہ اللہ کی اور دن آخرۃ کی پس چاہیے کہ تعظیم کری مہمان اپنی کی زمانہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھہ مہمان کی ایک دن رات ایک ہی اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد ازان جو کچھہ کہ دیوی پس وہ خیرات ہی اور نہیں درست ہی مہمان کو یہہ کہ ٹہیری نزدیک مہمان

کر ڈالی کی یعنی بعد تین دن کی بغیر اسکی رضا اور خوشی کی یہاں تک کہ تنگی میں ڈالی اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہایہ جزری میں بیچ معنی
حدیث کی لکھا ہی کہ تین روز مہمانی کری اول روز تکلف کری جو ہو سکی اور روز دوسری اور تیسری جو آگی لاوی مہمانی جو کچھہ کہ حاضر ہوی تکلف
بعد اس کی اسقدر دیوی کہ اسکے سبب سی قطع مسافت ایک رات دن کی کر سکی اور یہہ ہی مراد ساتھہ جائزہ کی اور معنی جائزہ کی ہیں بخشش اور تحفہ اور لطف
اور مراد یہاں وہ چیز ہی کہ توشہ ایک دن کا ہو اور بسبب اسکی منزل کو پہنچ جاوی اور بعد جائزہ کی جو کچھہ دیں صدقہ اور خیر زائد و احسان ہی پس یا ہیں
معنی جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سی اور زائد ہوگا اوسپر اور احتمال ہی کہ یہہ جائزہ بیان عطا او لطف کا ہو کہ روز اول میں کرتی ہیں و داخل ہو تین
دن میں کذا قال الشیخ رح اور ابو داود کی عبارت سی بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہی اول روز فرمایا میری استاد یگانہ آفاق مولانا
اسحق نی کہ ہم بھی جائزہ کی معنی اسیطرح جانتی ہیں ورنہ نہیں درست الخ کہا ہی علما نی کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کی یا مرض کی زیادہ تین سی
ٹھیری تو اپنی پاس سی کہاوی صاحب خانہ کو تنگ نکری الخ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا
فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا میں نی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تحقیق آپ بھیجتی ہیں ہمکو یعنی جہاد کی لیی یا اور کام کی لیی پس اوترتی ہیں ہم ایسی قوم پر کہ نہیں مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتی ہو
یعنی آیا مہمانی بزور لیویں یا نہیں پس فرمایا واسطی ہماری کہ اگر اوترو تم کسی قوم پر پس دیویں وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہی واسطی مہمان کی پس قبول کرو پھر
اگر نہ کریں یہہ یعنی مہمان کا حق نہ دیں پس لیو انسی حق مہمانی کا کہ لائق ہی واسطی مہمانونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر احادیث کا دلالت کرتا ہی
وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیویں تو بزور لیلیوی اور بیان حجت ہوی ایک جماعت کو علما میں سی کہ ضیافت کو حق واجب جانتی ہیں اور جمہور علما احادیث
کو تاویل کرتی ہیں کئی وجہ سی ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کی اور ایسی صورت میں ضیافت واجب ہیگی اور اگر نہ کریں لینا اونکا
بجبر جائز ہوگا دوسری یہہ کہ یہہ حکم اول اسلام میں تہا کہ خبر گیری فقرا و محتاجونکی واجب تہی اوسوقت میں جب وسعت ہوی مسلمانونکو تو یہہ حکم منسوخ ہوا
تیسری یہہ کہ یہہ بیچ صورت ذمیونکی اہل ذمہ پر تہا کہ بیچ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تہی کہ اگر مسلمان انکی یہاں اوتریں ضیافت کریں انکی واجب تہی ضیافت
بیچ عقد ذمہ کی چوتہی یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر اسکی کہ اگر بطریق معاوضہ اور بدلی کی نہ دیویں اور مہمانونکی پاس وہ چیز بہی نہیں اور مہمان مضطر ہیں تو بزور خرید
کر لیں الخ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا
قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ
فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ
لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ
وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا
حَتَّى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سی پس ناگہان ملی ابوبکر اور عمر سی پس فرمایا کہ کسچیز نی نکالا تمکو تمہاری گہر ونسی اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنی کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادت نہ تہی نکلنی کی کہا بہوک نی نکالا ہمکو یعنی شدت بہوک سی نکل آئی ہین فرمایا اور مجکو بہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ نکالا اوسچیز نی کہ نکالا تمکو یعنی بہوک نی اوٹہو پس اوٹہی وہ ساتہہ حضرت کی پس آئی حضرت ایک شخص کی ہان انصار مین سی کہ نام اونکا ابوالہیثم تہا پس ناگہان وہ شخص نہتا اپنی گہر مین پس جب دیکہا حضرت کو اوسکی عورت نی کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئی اور اہل مین آئی یعنی اپنی لوگونمین آئی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہان ہی فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنی کہ گیا ہی تامیٹہا پانی لاوی ہمارے لیئی ناگہان آیا وہ شخص پس دیکہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونون یاروں اونکی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض کی پہر کہا اوسنی الحمد للہ نہین کوئی آج کی روز بزرگتر باعتبار مہمانونکی مجسی یعنی میری مہمان آجکی دن بزرگتر ہین اور اونکی مہمانونسی کہا راوی نی پس گیا وہ شخص یعنی لی گیا اونکو اپنی باغ مین اور بچہایا بچہونا اونکی لیی پہر گیا ایک کہجور کی درخت پاس اور لایا اونکی پاس خوشہ کہجور اونکا اوسمین کچہہ پر نیم پختہ بہی تہین اور خشک بہی اور تر و تازہ بہی پس کہا اوسنی کہاو اسمین سی اور لی اوسنی چہری یعنی بکری ذبح کرنیکی لیی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو دودہ والی سی یعنی بکری دودہ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اوسنی واسطی آنحضرت کی اور یاروں اونکی بکری پس کہائی وہ بکری اور کہایا اوسمین سی اور اوس خوشہ مین سی اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بہرا کہانی سی اور پانی سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بکر و عمر رض کی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ پوچہی جاوگی تم اس نعمت سی دن قیامت کی نکالا تمکو تمہاری گہرونسی بہوک نی پہر نہ پہری تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہہ نعمت نقل کی یہہ مسلم نی ف بہوک نی نکالا اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی اظہار الم و محنت کا احباب سی درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بہوک جب قدر کی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سی ساتہہ عبادۃ کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتہہ کسی سبب کی اسباب مباحہ سی اور سعی کرنی اوسکی دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہی اور جانا اپنی نزدیک دوستونکی اور طلب طعام کا اونسی وقت یقین کی ساتہہ قبول کرنی اونکی بی تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہی بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہی اور آیا ہی کہ جب صحابہ بہوکی ہوتی تہی حضرت پاس حاضر ہوتی اور دیکہتی جمال باکمال کو رنج بہوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتہہ نور انسیت شہود کی سیر ہوتی آمد اوٹہو خطاب کیا ساتہہ صیغہ جمع کی یا تو مجاز یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سی یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سننا کلام عورۃ اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوسی بنابر ضرورۃ کی اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونی گہر زوج کی درصورتیکہ امن ہو آفت سی اور یقین ہو اوسکا کہ خاوند راضی ہوگا اوسکی آنی سی آمد کہا الحمد للہ اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی شکر کرنا وقت ظہور نعمت کی اور مستحب ہی اظہار خوشی کا روبرو مہمان کی اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہانی سی پہلی لانا میوہ کا آگی مہمان کی اور جلدی سی لی آنا اوسچیز کا کہ موجود ہو آمد پیٹ بہر اس کہانا نودی کی کہ اسی معلوم ہوا کہ پیٹ بہر کر کہانا حضرت کی زمانہ مین بہی تہا اور روا ہی اور اسکی کراہت مین جو کچہہ آیا ہی تو وہ محمول ہی سیر کہ عادت اور دوامت نکری اور سیر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہی حال محتاجون سی آمد پوچہی جاوگی الخ یہہ سوال بعضونکی حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کی ہوگا اور بعضون سی واسطی احسان جتانی اور اظہار نعمت و کرامت کی بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکا کیا یا نہین نسال اللہ العافیۃ ح ع

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول مین اوسکی یہہ لفظ ہی کان رجل من الانصار باب الولیمہ مین کہ کتاب النکاح مین گذرا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ

كَانَ لَهُ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو مسلمان مہمان ہوا کسی کی ہان
پس صبح کی مہمان نی محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نکی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کی مدد کرنی اوسکی یہانتک کہ لیوی واسطی وسکی مثل مہمانی اوسکیکو
یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکی سی یعنی جسکی ہان مہمان ہوا ہی نقل کی یہہ دارمی اور ابوداود نی اور بیچ اور روایت
ابوداود کی یون ہی جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کی ہان اور نہ مہمانی کی اونہون نی اوسکی پہنچتا ہی مہمانکو یہہ کہ پیچہا کری اور لیوی موافق اونکی
سی مقدار مہمانی اپنی کی ف ظاہر احادیث سی یہی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہی تاویل اور توجیہ اسکی بہی وہی ہی کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث
عقبہ بن عامر کی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ
ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی الاحوص جشمی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے
یعنی مالک بن نضلہ سی کہ صحابی ہیں کہا کہا میں نی یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذر ون میں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کری میری اور نہ ادا کری حق ضیافت میری
کا پہر گذری وہ شخص مجہپر بعد اسکی کیا مہمانی کرون میں اوسکی یا بدلہ لون میں اوسکی یعنی میں بہی ہی معاملہ کرون جواوسنی کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی واسطی یہہ ناہی ف
یعنی برائی کی بدلہ میں برائی نکرنی چاہیی بلکہ نیکی کرنی چاہیی سے بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من سا الح وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ اَحْبَبْتُ
اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ
الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یا غیر اونکی سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی اذن چاہا واسطی آنی کی اوپر سعد بن عبادہ کی پس کہا سلام ہی تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن میں گہر میں پس کہا سعد نی اور اوپر تمہاری
بہی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نی تین بار اور جواب دیا سعد نی اونکو تین
بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر ندیا کہ حضرت سنتی پس پہری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گہر اپنی کی پیچہی پیچہی حضرت کی آئی سعد اور
کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری نہیں سلام کیا آپ نی کسی بار مگر کہ وہ تہا بیچ دونون کانون میری کی یعنی میں سنتا تہا اور
تحقیق جواب دیا میں نی تمکو ولیکن نہ سنایا میں نی آپکو دوست رکہا میں نی یہہ کہ بہت حاصل کرون میں سلام تمہاری اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکی کی پہر گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتہہ حضرت کی تہی سعد کی گہر میں پس حاضر کیی سعد نی آگی حضرت کی انگور خشک پس کہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی پس جب فارغ ہوئی کہا کہا دین کہانا تمہارا نیک اور استغفار کرین تمہاری لیی فرشتی اور افطار کرین نزدیک تمہاری روزہ دار نقل کی یہہ
شرح السنہ میں ف یہہ دعا ہی آنحضرت نی اونکی حق میں ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ
الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهِ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهِ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ
الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی سعید سی
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گہوڑی کی ہی بیچ رسّی اپنی کی جولانی کرتا ہی پہر پہرتا ہی طرف رسی اپنی
کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہی پہر پہرتا ہی طرف ایمان کی پس کہلاؤ اپنا کہانا متقیونکو اور دو عطا اپنی سب مسلمانونکو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان

ہین اور ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف** آخیہ کہتی ہین اوس لکڑیکو کہ دونون سری اوسکی دیوار مین مضبوط گاڑ دیتی ہین اور اوسمین سی سی گہوڑی وغیرہ
کو باندہ دیتی ہین اور اوسکی پاس گہانس وغیرہ ڈال دیتی ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بنسبت ارتباط ایمانکی حال اوس گہوڑیکا سا ہی کہ آخیہ سی بندہا ہوا
ادہر اودہر جولانی کرتا ہی پہر اپنی آخیہ کی پاس آ کہڑا ہوتا ہی یعنی ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کی کبہی گرفتار گناہ مین ہو جاتا ہی لیکن آخر کو نادم ہوتا ہی
اور استغفار کرتا ہی اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہی اور یہی مراد ہی اس عبارت سی کہ مومن غفلت کرتا ہی الخ اور یہہ
کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہی یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کروان چیزونکو کہ وسائل ہین درمیان تمہاری اور درمیان ایمان
کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلانا ہی و تخصیص اوسکی متقیونکی لیی اسلیی کی کہ وہ کہا کر عبادت کرینگی اوسکا ثواب تمکو بہی ہوگا اور دعا کرینگے تمہاری حق مین قبول
ہوگی پس تخصیص اتقیا کی ساتہہ کہانا کہلانی کی اس سبب سی ہی اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیی جیسا کہ فرمایا و عطاء اپنی الخ ح ع
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ
فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا
ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سی کہ کہا تہا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کٹہرا
اوٹہاتی تہی اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بہاری ہو جاتا کہ چار آدمی اوٹہاتی یا بسبب بڑا ہونیکی خالی بہی ایسا بہاری تہا کہا جاتا
تہا اوسکو غراء پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹہرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہو بیٹہتی گرد اوسکی لوگ جس جا
بہت ہو جاتی لوگ گہٹنون بیٹہتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نی کیا ہی یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپکی رتبہ کی نہین پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی گردانا مجکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا قریب ہی طرف تواضع کی اور نہین گردانا مجکو
سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکی کنارونسی اور چہوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوی گی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** ذروہ کی
معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیی کہا گیا کہ بسبب بڑی ہونیکی ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاویگی یعنی اسطرح کہانا سبب ہی کثرت برکت کا کٹہرے مین
بخلاف اسکی کہ جب کہا جاوی درمیان مین سی تو برکت منقطع ہو جاتی ہی اصل اوسکی سی الخ ح ع وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا
عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی وحشی بن حرب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی
اونہون نی نقل کی وحشی کی دادا سی یہہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا یا رسول اللہ ہم کہاتی ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتی
ہین قناعت کا اور قوت کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتی ہو عرض کیا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنی طعام پر اور یاد کیا کرو نام
اللہ کا برکت دیجاویگی تمہاری لیی اوسمین نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب
چچا آنحضرت کیکا کہ روز احد کی اونکو قتل کیا تہا جس وقت وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کی اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر
کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہہ جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی لیس علیکم
جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہی رخصت پر یا واسطی دفع حرج اوس شخص کی فرمایا کہ ہوا کیلا الخ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری عَنْ اَبِيْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِي بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ
الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ
فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهٗ اَوْ كِسْرَةٍ
سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهٗ اَوْ جُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روايت ہی ابی عسیب سے کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
گہر سی پس گذری ہمارے پاس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف اونکی پہر گذری ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلی وہ طرف حضرت کی پہر گذری عمر پر پس بلایا اونکو
پس نکلی وہ طرف اونکی پہر چلی آنحضرت یہانتک کہ آئی ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والی کو کہلا ہمکو کہجور پس لایا وہ خوشہ کہجور رکہا اوسکو اور رکہا
اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اونکی صحابہ نی پہر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نی اور صحابہ نی پہر فرمایا کہ البتہ سوال کیی جاؤگی
تم اس نعمت سی دن قیامت کی کہا راوی نی پس لیا حضرت عمر نی خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکہرین کہجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیی جاوینگی اسی دن قیامت کی فرمایا ہان یعنی پوچہی جاؤگی ہر نعمت قلیل و کثیر سی مگر تین چیز
سی سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کری ساتہہ اوسکی بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اوسمین بارے گرمی اور سردی
کی نقل کی یہہ احمد و بیہقی نی شعب الایمان مین ف بعض انصار کا احتمال ہی کہ ہو وہ ابو الہیثم اور قضیہ ہو متعدد اور یہہ بہی احتمال ہی کہ کوئی اور ہو انصار
مین سی اور مارا اوسکو انکی یہہ وقوع ہوا حضرت عمر سی بسبب کمال خوف و ہیبت الہی کی بیچ سوال ہونیکی امور جزئیہ و کلیہ سی اور لفظ حجر ساتہہ پیش ح جحلہ کی ہی
بمعنی حجرہ کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتہہ پیش جیم کی ہی بمعنی سوراخ کی یعنی چہوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہی کی کہ تکلف داخل ہو اوسمین بسبب گرمی و
سردی کی ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ
وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بچہایا جاوی دسترخوان پس نہ
اوٹہہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوی دسترخوان اور نہ اوٹہاوی ہاتہہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیی کہ اگر عذر
کری یعنی اگر اوٹہہ کہڑا ہو یا ہاتہہ کہانی سی کہینچ لیوی پہلی ہاتہہ کہینچنی قوم کی تو چاہیی کہ عذر اپنا ظاہر کری اسلیی کہ شرمندہ کرتا ہی ہمنشین اپنی کو پس سمیٹ
لیگا وہ ہاتہہ اپنا اور شاید کہ ہو واسطی اوسکی کہانیکی خواہش نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اسی نکالا ہی علما نی کہ ہاتہہ کہانی
سی نہ کہینچی پہلی ہمراہیونکی اگرچہ وہ بعد ہاتہہ کہینچنی اوسکی کی لحاظ اور شرم کرین کہانیمین اور اگر کم خور ہو تو تہوڑا تہوڑا کہاوی تا آخر تک موافقت ہمراہیونکی
کرسکی ۱۲ح وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد رضی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی
امام محمد باقر رضی سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتی ساتہہ لوگونکی ہوتی آخر سبکی از روی کہانیکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین یعنی
مرسل چنانچہ لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہی ف امام محمد باقر رضی تابعی مین سماع ہی اونکو اپنی والد بزرگوار امام زین العابدین و جابر بن
عبد اللہ سی پس یہہ حدیث مرسل ہی اور آخر سبکی الخ یعنی آخر تک کہاتی تہی حضرت اور ہاتہہ پہلی نہ کہینچتی تہی قوم سی یا اول مین کہاتی یا کم کہاتی اور آخر
مین کہاتی تا لوگ شرمندہ نہوں اور ہاتہہ کہانیسی کہینچین ۱۲ح ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِیْهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَکَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
اسما بیٹی یزید کی سی کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام پس وہ برو لایا گیا ہماری طعام پس کہا ہمنی نہین رغبت کہتی ہم اسکی یعنی واقع مین
بہوکی تہی لیکن بسبب عادت کی اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ جمع کرو بہوک اور جہوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی بہوکی ہو اور تکلف
جہوٹ کہتی ہو کہ ہم بہوکی نہین پس مت ضرر حاصل کرتی ہو ایک تو رنج بہوک کا ہی اور دوسرا دین کا کہ گناہ جہوٹ کا ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاؤ اکہٹی ہوکر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیی کہ برکت ہوتی ہی ساتہہ جماعت کی نقل
کی یہہ ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ یَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَیْفِهٖ اِلٰی
بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سنت سی ہی یہہ کہ نکلی آدمی ساتہہ مہمان اپنی کی دروازہ گہر تک یعنی واسطی اکرام مہمان کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ابو ہریرہ سی اور ابن عباس سی اور کہا بیہقی نی کہ اسکی سند مین ضعف ہی ف سنت سی ہی یعنی عادہ قدیم اور فطرۃ
سلیمہ سی ہی یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سی ہی اور ضعف ہی لیکن قوۃ حاصل ہی بسبب تعدد اسناد کی یہہ فضائل اعمال مین حدیث ضعیف
بہی مقبول ہی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْهِ
مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خیر یعنی روزی اور برکت
اور بہلائی زیادہ سرایت کرتی ہی طرف اوس گہر کی کہ کہایا جاوی وہمین طعام چہری سی طرف کوہان اونٹ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف کوہان
اونٹ کا پہلی سب اعضا سی کاٹتی ہین اور کہاتی ہین بسبب زیادہ لذیذ ہونی اوسکی پس فرمایا کہ جیسی کوہان پر چہری جلد پہونچتی ہی اوسی زیادہ جلد
خیر پہونچتی ہی اوس گہر مین کہ جسمین کہانا کہلایا جاتا ہی مہمانونکو ۱۲ ح بَابٌ یہہ باب ہی متعلق پہلی باب کی ف اور بعضی نسخی مین ہی باب
فی اکل المضطر ۱۲ ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور یہہ باب خالی ہی فصل اول سی ف اور بعضی
نسخو مین لفظ والثالث کا ہی واقع ہوا ہی بعد لفظ الاول کی اسلیی کہ اس باب مین فصل ثالث بہی نہین لیکن نسخہ اول صحیح ہی وجہ اسکی یہہ ہی کہ
مصنف نی حال مصابیح کی ہی کہ فصل اول اس باب مین نہین کہتی اور لانا تیسری فصل کا مصنف کی اختیار مین ہی اور فعل اوسکا ہی حاجت اوسکی
بیان کی نہین کہتا اور یہہ بہی ہی کہ مصنف عادت اوسکی بیان کی نہین کہتا جیسی کہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگی آویگا فصل تیسری نہین کہتا اور نہ کہا
کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنِ الْفُجَیْعِ الْعَامِرِیِّ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَیْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فَسَّرَهٗ لِیْ عُقْبَةُ قَدَحٌ
غُدْوَةً وَّقَدَحٌ عَشِیَّةً قَالَ ذَاكَ وَاَبِی الْجُوْعُ فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَیْتَةَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہی فجیع عامری سی کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کیا حلال ہی واسطی ہماری مردار سی فرمایا کیا ہی مقدار طعام تمہاری کہ
کہا ہمنی شام کو ایک پیالہ پیتی ہین دودہ کا اور صبح کو پیتی ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی بیان کیا واسطی میری عقبہ نی کہ مراد ہی
ابو نعیم کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہی باپ اپنی کی یہہ جیسا
بہوک کا ہی پس حلال کیا واسطی اونکی مردار اس حالت مین نقل کی یہہ ابو داود نی ف کیا حال ہی الخ مقصود اوسکا سوال کرنا ہی مقدار ۱۲

ہی کہ اوسمین مردار اور جو کچھہ کہ حرام ہی کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بہوک کس قدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت سے یہہ ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہماری لیی مراد ہی اور مقصود یہہ نہین ہی اور نہ جواب اسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جو اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابو داود کی ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتۃ ساتہہ میم کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہماری لیی مردار کی کہانیکو اور یہہ عبارت ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کی کذا قال التوربشتی اور کیا ہی مقدار طعام تمہاری کی یعنی کہ مقدار طعام باقی ہو بیان کرو تا حال تمہاری بہوک کا معلوم ہو کہ سرحد اضطرار کو پہونچتی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل ہی فجیع عامری تہا تا حکم عام ہو اور فجیع جواب مین ہی صیغہ جمع کا لایا کہ کہا تم نی بیچ جواب اس سوال کی اور صبوح ساتہہ زبر کی کہتی ہین صبح کی کہانی پینی کو اور غبوق ساتہہ زبر کی کہتی ہین شام کی کہانی پینی کو اور یہان تفسیر کی ساتہہ پینی پیالہ دودہ کی جیسیکہ کہا ابونعیم نی الخ پس یہہ تفسیر راوی کی ساتہہ سماع کی ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتونمین حاصل یہہ کہ یہہ تفسیر راوی کی معتبر ہی او قسم باپ اپنی کی الخ یہہ قسم کہانی حضرت نی پہلی منع ہونی سی یعنی حکم غیر اللہ کی قسم کہانیکا ابہی نازل ہوا ہو اور یا بی قصد حضرت کی زبان سی بحسب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتی تہی گویا فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہو گا جماعت مین تم سب کی رہتی ہو گی یہہ حالت اضطرار کی ہی کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِئُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ غَبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلَةً تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سی یہہ کہ ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتی ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتی ہین کہ کچھہ کہانیکی قسم سی نہین پاتی ہین پس پہونچتی ہی ہمکو اوس زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہماری لیی مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی یا نہ پاؤ اور زمین مین قسم ترکاری سی یعنی کچھہ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتہہ مردار کی ہی یعنی کہاؤ مردار اب اور یہی حاصل معنی حدیث کی بیان کرتا ہی کہ معنی حدیث کی یہہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کہانی پینی کی چیز نہ روزانہ نہ شبینہ اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکی قسم گہانس اور پتون درخت کی ہی کہ کہاؤ اور ساتہہ اوسکی سد رمق کرو حلال ہی واسطی تمہاری مردار نقل کی یہہ دارمی نی ف جاننا چاہیی کہ ان دونون حدیثونمین ظاہر مین تعارض ہی اسلیی کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کی دودہ پینی پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک اور مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا نہ پانا کہانی پینی کا صبح شام کو بلکہ اسمین بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی گہانس و پتونکی بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کی اختلاف ہوا درمیان علما کی مذہب امام ابوحنیفہ رح کا یہہ ہی کہ حلال نہین کہانا مردار سی مگر بیچ حالت خوف و ہلاک کی واسطی سد رمق کی اور اسی قدر کہ سد رمق کری یعنی جان بچ رہی اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہی ہی اور یہہ تنگ ہی اور ساتہہ احتیاط و تقوی کی نزدیک ہی اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہی کہ جب اس مقدار پہنچاوی کہ جس سی سیر ہو جاوی اور حاجت نفس کی مقتضی ہو حلال ہی کہانا مردار کا یہانتک کہ روا کری حاجت اپنی نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوی اور اس قول مین دائرہ مباحہ کا اور رخصت کا وسیع ہی حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک امام ابوحنیفہ رح کی سد رمق ہی اور نزدیک اور امامونکی حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اونکی حدیث اول ہی اور باوجود ایک پیالہ دودہ کی روزمین اور ایک پیالہ کی رات مین کہ بی شک و شبہہ سد رمق اور اقامت نفس و قوت حاصل ہوجاتی ہی اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہو کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اوسکی مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہی اور کہانا مردار کا بقدر قوت کی درست ہی اور دلیل امام ابوحنیفہ رح

کی دوسری حدیث ہی جیسکہ تقریر کی ہی اور یہہ جواب ہی بین حدیث اول کا اور تطبیق دیتی ہین دونون حدیثون مین اسطرح کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح
کو پیا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہی بسبیل اشتراک کی تہا قوم مین واسطی ہر ایک کی جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین دلالت کرتا ہی اسپر اور
سوال مجمع عامری کا اپنی ہی نفس کی لیئی تہا بلکہ جانب قوم سی تہا کہ اونکی طرف سی آنکر سوال کیا اور اسلیئی کہا مانجد لنا اور اسمین شبہ نہین کہ ہونا پیالہ کا جماعت
کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کی لیئی اور ہرگز ذرہ بہی بہوک کو نہین دفع کرتا مانگر ہر ایک کی لیئی ایک ایک پیالہ ہو کفایت کری کذا قال التوربشتی ۱۲

ع ح **بَابُ الْاَشْرِبَةِ** یہہ باب ہی بیچ بیان پینی کی چیزونکی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ
اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَءُ وَاَمْرَءُ
روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتی درمیان پانی پینی کی تین بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی ایک روایت مین
اور فرماتی حضرت کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کرکر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور بہت
سہل جاتا ہی معدی مین ف دم لیتی یعنی تین دم مین پیتی اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اسلیئی بعضی روایتون مین دو دم مین بہی پینا آیا ہی حضرت کا
اور تین دم یا دو دم مین جو پیتی تو ہر بار برتن منہ سی جدا کر لیتی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ
مِنْ فِي السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پینی سی مشک کی دہانہ سی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف علت نہی کی یہہ ہی کہ پانی کپڑی پر گرتا ہی اور دفعۃً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ
يُشْرَبَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ موڑنی مشکون کی یعنی منہ موڑکر پینی سی
اور روایت کیا راوی نی ایک روایت مین یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہہ کہ اولٹی سر اوسکا پہر پیوی اوس سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ایک روایت
مین آیا ہی کہ آنحضرت نی مشک کی دہانہ سی پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی وہ دلیل جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نی کہا کہ نہی بڑی مشک
مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی منہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہی چہوٹی مشک پر اور بعضون نی کہا منع دوام اور عادت کرنی سی ہی تا دہانہ مشک کا رفتہ
رفتہ بدبو نہ آنی لگی اور اگر کاہی گاہی ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج و ضرورت کی
تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نی پانی مشک کی دہانہ سی پیا اوسکی اندر سی ایک سانپ نکل آیا یا یہہ نہی ناسخ
اباحت کی ہی واللہ اعلم ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی یہہ کہ آپنی منع فرمایا ہی کہ پیوی آدمی کہڑی ہوکر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیوی
کوئی تم مین سی کہڑا ہوکر پس جو کوئی بہول سی کہڑا ہوکر پیوی پس چاہیئی کہ قی کر ڈالی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ امر استحباب کی لیئی ہی پس مستحب ہی کہڑی ہوکر
پینی والی کی لیئی قی کر ڈالنا اوسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کی اور کہا قاضی نی کہ یہہ نہی قبیل تادیب ارشاد سی ہی طرف اولی کی نہ یہہ کہ نہی تحریمی ہی کہ
معارض ہووی اسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کیا خلاف اسکی ایکبار یا دو بار ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس ایک ڈول زمزم کی پانی کا پس پیا اسحال مین کہ تہی کہڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ

فِی حَوَائِجِ النَّاسِ فِی رَحْبَةِ الْکُوْفَةِ حَتّٰی حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِیَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَذَکَرَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَیْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَکْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ اونہون نی نماز پڑہی ظہر کی پہر بیٹہی واسطی فیصلہ کرنی جہگڑی لوگونکی بیچ چبوترہ کوفہ کی یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پہر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلی وضو سی دفع پیاس کی لیی اور دہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنی اور ذکر کیا راوی نی سر اپنا اور پانون اپنی پہر کہڑی ہوی حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنی وضو کا اسحالت مین کہ وہ کہڑی تہی پہر کہا کہ تحقیق بعضی لوگ مکروہ کہتی ہین پینا کہڑی ہوکر یعنی جانتی ہین کہ ہر پینا کہڑی ہوکر کروہ ہی و تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مانند اوس چیز کی کہ کیا مینی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ذکر کیا راوی نی الخ یعنی بیچ کا راوی بہول گیا اوس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کی راوی نی بیچ مقدمہ سر اور پانون کی ذکرہ الطیبی حاصل یہہ کہ بیچ کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کی کہ آیا اسنی کہا مسح کیا حضرت علی نی سر کو اور دہویا پانون اپنی کو چنانچہ ظاہر ہی کہ مسح کیا سر اور پانون اپنی کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہی اسنی ایک روایت میں اور مراد ساتہہ مسح پانون کی دہونا خفیف ہی یا موزی پہنی ہوی تہی اونپر مسح کیا اور اسحالت مین الخ یہہ تاکید ہی تا توہم نکرین کہ بعد کہڑی ہونی کی بیٹہہ کر پیا ہو بلکہ اوسیطرح کہڑی ہوی پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہی کہ حدیثونمین نہی آی کی کہڑی ہوکر پانی پینی سی و فعل آنحضرت کا اور صحابہ کا برخلاف اسکی ثابت ہی اسواسطی نیہین جبیر بن مطعم سی آیا ہی کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی ابوبکر صدیق کو کہ پیتی تہی پانی کہڑی ہوکر اور امام مالک نی کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتی تہی پانی کہڑی ہوی پس دفع تعارض انمین یون کہا جاوی کہ نہی واسطی تنزیہ کے ہی یون کہا جاوی کہ نہی واسطی عادت کے ہی کہ عادت بکڑین لوگ کہڑی ہوکر پینی کی اور فعل حضرت کا واسطی بیان جواز کی تہا اور سوای اسکی پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سی بلکہ انکو کہڑی ہوکر پینا مستحب ہی اسلیی بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑی ہوکر پیوینگی اور پانی ہر ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ یُحَوِّلُ الْمَاءَ فِیْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا کَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِیْ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَی الْعَرِیْشِ فَسَکَبَ فِیْ قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَیْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی اوپر ایک شخص کی انصار مین سی یعنی ابوالہیثم مذکور پر اور ساتہہ حضرت کی تہی ایک یار اونکی یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جواب دیا اوس شخص نی اور وہ پانی دے رہا تہا باغ میں اپنی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہی تیری پاس رات کی باسی پرانی مشک میں یعنی لا تا پیوین ہم اوسکو اور اگر نہو تیری پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سی پی لینگی منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نی کہ میری پاس ہی رات کا باسی مشک میں پس گیا وہ طرف چہپر کی کہ تہا باغ میں پس ڈالا پیالہ مین پانی پہر دودہ دوہا اوس نی اوپر بکری گہر کی پلی ہوی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نی کہ آیا تہا ساتہہ حضرت کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** کرعنا کی معنی ہین پی لینگی کرع سی اور کرع کہتی ہین اوس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتی ہین یعنی پی لینگی نہر سی بغیر برتن کی اور پاس کی یعنی منہ لگا کر اور بعضون نی کہا کرع کہتی ہین پینی پانی کو ساتہہ منہ کی بغیر پاس ہاتہہ کی جیسی کہ پیتی ہین چار پای کہ اکثر اپنی پانون پانی میں داخل کرلی ہین کہا سیوطی نی کہ وارد ہوی ہی نہی کرع سی بیچ حدیث ابن ماجہ کی پس وہ نہی تنزیہی ہی اور یہہ پینا بیان جواز کی لیی تہا ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیتا ہی باسن چاندی کی مین کوئی چیز پینی کی سوا اسکی نہین کہ ڈالیگا یہہ پینا اوسکی پیٹ مین آگ دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ تحقیق وہ شخص کہ کہاوی اور پیوی بیچ باسن چاندی اور سونی کی یعنی اوسکا حال بہی یہی ہوتا ہی ف اجماع ہی سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہی مرد کو اور عورۃ کو کہانا اور پینا چاندی اور سونی کی باسن مین اور اسیطرح حرام ہی اور استعمال مین لانا اونکو مانند وضو کرنیکی اونکی باسن مین اور عطر لگانی کی اونمین سی اور حقہ پینی کی اونمین وغیر ذلک اور اگر چاندی کی باسن مین کوئی چیز ہو تو اوسکو نکال کر کسی اور باسن وغیرہ مین کہہ لی پہر کہاوی اور پیوی اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو اوسکا ہاتہہ سی نکال کر بائین ہتیلی پر رکہی پہر داہنی ہاتہہ سی لگاوی اور اگر چاندی کی برتن ہی سی ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی مین سی ملا تو یہہ درست نہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پانی پینا باسن مفضض مین جائز ہی وقتیکہ منہ لگانی کی جگہہ چاندی نہو اور اسیطرح باسن مضبب سونی اور چاندی کی مین اسلیی کہ ضباب پیالہ پر استواری کی لیی ہوتا ہی نہ واسطی زینت کی ح ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور نہ پیو کوئی چیز پینی کی باسن سونی اور چاندی کی مین اور نہ کہاؤ بیچ رکابیون اور پیالون سونی اور چاندی کی اسلیی کہ یہہ چیزین واسطی کافرونکی ہین دنیا مین اور یہہ واسطی تمہاری ہین آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہ پہنو ریشمی الخ مستثنی ہی اسی بقدر چار انگشت کی کپڑی کی کناری مین یعنی چار انگشت کی چوڑی سنجاف ریشمی انگرکہا وغیرہ مین لگانی جائز ہی اور جس کپڑی کی تانی مین ریشم ہو اور بانی مین سوت تو جائز ہی پہننا اوسکا اور اگر سوت تانی مین ہو اور ریشم بانی مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہی اور مباح ہی ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤن مین ہا ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا دودہ دوہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بکری گہر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوئی کی کہ تہا انس کی گہر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرت نی کچہہ دودہ اوسمین سی اور بائین طرف آنحضرت کی بیٹہی ہوئی تہی ابوبکر صدیق اور داہنی طرف حضرت کی بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نی کہ دیجیی ابوبکر کو یا رسول اللہ یعنی جو دودہ بچا ہوا ہی پس دیا آنحضرت نی اوس گنوار کو کہ تہا داہنی طرف حضرت کی پہر فرمایا کہ مقدم ہی دایان پہر دایان اور ایک روایت مین ہی داہنی طرف کی احق ہین داہنی طرف کی احق ہین خبردار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب جانتی ہو کہ داہنی طرف کی احق ہین تو تم بہی داہنی طرف والونکی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اونہین سی کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف انس کے گہر مین ظاہر یہہ ہی کہ کہتی ہماری گہر مین تہا لیکن یہہ تفنن عبارت ہی اور اوسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتی ہین اور وہ بکری بہی انس کے گہر مین تہی کہ آنحضرت وہان تشریف لی گیی تہی اور دونون لفظ ایمن ساتہہ پیش نون کی ہین یعنی مقدم ہی دایان پہر دایان یعنی اول اوسکو دیا جاوی کہ داہنی طرف ہو پہر اوسکو کہ اوسکی پہلو مین ہو اوسیطرف اسی ترتیب سی دیتا جاوی تا آخر نوبت اوسکی پہنچی کہ بائین طرف ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر نون کی ہی دونون لفظون مین یعنی

دو نگاہ میں داہنی کو بہ نسبت داہنی کو اور مؤید ہی اس کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون ور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی داہنی طرف کی
کسی چیز کی دینی میں بعض اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والی کی اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابو بکر پر بسبب اسکی داہنی طرف
ہونی اوسکیلیے اور اسمین دلیل ہی اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابو بکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت اعرابی
کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نے جو عرض کیا یاد دلانیکی لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابو بکر کا ۱۲ ح ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ
يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا
يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک پیالہ یعنی دودہ کا یا پانی
کا پس پیا اوسمین سی اور داہنی طرف حضرت کی تہا ایک لڑکا سب سے چہوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑہی بیٹہی تہی بائین طرف حضرت کی پس فرمایا حضرت
نی ای لڑکی تو اذن دیتا ہی یہہ کہ دون میں اسکو بوڑہون کو پس کہا اوس لڑکی نی کہ نہین ہون مین ترجیح دیتا اپنی پر کسیکو ساتہہ دینی بچی ہوئی آپکی یا رسول اللہ
پس دیا آنحضرت نی بچا ہوا اوس لڑکی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث سی یہی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتہہ ابتدا کرنی کی داہان ہی اگرچہ
چہوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کری بائین طرف والی سی اگر وہ اذن دی تو بائین طرف والیکو دی ور نہ نہ حضرت نی یہان اذن طلب کیا
ابن عباس سے اور اعرابی سی کہ اوپر کی حدیث مین گذر ہی اذن طلب نکیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباس کی قرابت تہی وہ بوڑہی قریش مین سی گمان تہا کہ ابن عباس
کو ناگوار نہین ہونیکا اونکا دینا اور اونکی تالیف قلوب ہو گی اور محبت و اخلاص ابو بکر کا راسخ ہو گا اور اعرابی سی اگر اذن چاہتی تو شاید وہ متوحش ہوتا
اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اسکیلیے نہ اذن چاہنی مین تہی اور فقہا اتفاق کہتی ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین لیکن فقہا تو یہہ کہتی
ہین ور ظاہر یہہ ہی کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہی اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہی مثلا ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی اسکو
دیدیا اور آپ تیمم سی نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈہانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگی پڑہی سو انہین حرام ہی اور اگر صف اول مین قریب امام کی بیٹہا تہا
اپنی جگہ اور کو دی اور آپ پچہلی صف مین آنکر نماز پڑہی تو یہہ اچہا نہین مکروہ ہی اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہی اور بعض صوفیہ سی جو طاعات مین ایثار منقول
ہی غالبا وہ بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ۱۲ ح وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللهُ
تَعَالَى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگی ہم باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم کہاتی بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ
ہم چلتی تہی اور پیتی تہی حالانکہ کہڑی ہوتی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف کہا علما
نی کہ کہانا چلتی مین اور پینا کہڑی ہوئی اصل جواز رکہتا ہی در مختار اور اولی یہہ ہی کہ کہانا چلتی مین اور سوا خلاف ادب کی ہی اور اسیطرح پینا کہڑی ہوئے
جیسا کہ گذرا ۱۲ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی اپنی دادا سی کہا دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ پیتی تہی کہڑی ہوکر اور بیٹہی ہوئی نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہڑی ہوکر یعنی ایکبار یا دوبار بیان جواز کی لیے یا بنا بر ضرورت کی اور بیٹہی ہوئی
تمام اوقات مین ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ دم لیا جاوے برتن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پہونک مارا جاوے اوسمین نقل کی
یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اسی منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی میں نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبہی منہ سانس بدبو کی متغیر ہوتا ہے مبادا
پانیکو بدبودار کر دے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایونکا فعل ہے کہا بعضون نے کہ اگر سو پہونکنا ٹہنڈا کرنیکے لیے صبر کرے یہانتک کے ٹہنڈا ہو پہونکے
نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے یا اونگلی سے نکالے اور پہونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اسے ۱۲ع **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم و
احمدوا اذا انتم رفعتم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم میں مانند پینے اونٹ
کے ولیکن پیو دو دمون میں اور تین دمونمیں اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سر کاؤ باسن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار میں یا آخر
مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ادنی درجہ دو دمونمیں پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے ولیکن اسمین شبہ نہیں کہ تین دمون میں پینا بہتر اور
گوارا تر ہے جیسیکہ اوپر گذرا اور عادت شریف بہی یہی تہی اکثر اوقات اور حمد کرے انتہی احیاء العلوم میں لکہا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسری دم میں
رب العالمین زیادہ کرے اور تیسری دم میں الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بہی منقول ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ۱۲ ح
وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاة اراها فی الاناء
قال اهرقها قال فانی لا اروی من نفس واحد قال فابن القدح عن فیک ثم تنفس رواہ الترمذی
والدارمی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک
شخص نے کہ تنکے وتنکی پڑی ہوئی دیکہتا ہون میں پانی میں اسکی پس کیا کرون اگر پہونک مارون تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا بہادے تو اوسکو یعنی تہوڑا سا
پانی بہادیکے تا وہ سب نکل جاوین اور چونکہ وہ شخص نہی پہونکنی کیسبب سے نہی دم لینے کی بہی سمجہا اور اسے لازم آیا کہ پانی پینے میں دم نہ لے پاس سے دم
میں پیوے کہا اوسنے کہ تحقیق مین نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پہر دم لے یعنی باہر باسن کے پہر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دار
می **وعنہ** قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمة القدح وان ینفخ فی الشراب رواہ ابوداود
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پہونکا مارنے سے پانی میں نقل کی یہہ ابوداود
نے **ف** سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہے اور منع اسی اسلیے فرمایا کہ ہونٹوں سے گرفت اوسکی اچہی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑون پر
گرتا ہے اور باسن کی دہونے میں وہ جگہ اچہی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہہ جو ذکر کیا گیا اسی معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹی باسن
کی نہیں ہے بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہے ۱۲ ح **وعن** کبشة قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب من فی
قربة معلقة قائما فقمت الی فیها فقطعته رواہ الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب صحیح
اور روایت ہے کبشہ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کے سے کہڑے ہوئے پس کہڑی ہوئی
مین طرف منہ مشک کی پس کاٹ لیا میں اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** یعنی جس جگہ دہن
مشک کے دہن مبارک لگا تہا اوتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کی یا واسطے ادب کی کہ منہ کسیکا اوسکو نہ لگے جیسیکہ حدیث ام سلیم کی میں بیچ مثل اسصورت کے
صریح آیا ہے کہ کہا کاٹا میں دہانہ مشک کا تا کہ پی اور بعد پینے آنحضرت کی اس جگہہ سے نہ پیوے ۱۲ ح **وعن** الزهری عن عروة عن عائشة قالت
کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد رواہ الترمذی وقال والصحیح ما روی

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ سے اونہوں نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہا تہی محبوب تر پینی کی چیزوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹہی چیز ٹہنڈی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہی کہ روایت کی گیی زہری سے کہ نقل کی حضرتؐ سے بطریق ارسال کی **ف** میٹہی چیز پینی کی عام ہی خواہ پانی میٹہا ہو خواہ دودہ میٹہا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اس سے حاصل ہو جاتی ہی تطبیق اس حدیث میں اور حدیث ابن عباس میں کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث میں کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہی الخ یعنی اس حدیث کو زہری نی دو طریق سے روایت کیا ہی ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ اور دوسری مرسل کہ اوسمیں ذکر حضرت عائشہ کا نہیں اور ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ذکر عروہ کا بہی نہیں اور زہری بہی تابعی ہی لیکن تابعی صغیر اور رجال دس سناد کی کہ بطریق ارسال کی ہی قوی تر اور ضابطہ ہیں بخلاف اسناد متصل کی کہ بعضی رجال اوسکی ضعیف ہیں ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہاوی ایک تمہارا طعام پس چاہیی کہ کہی یا الہی برکت دی واسطی ہماری بیچ اس طعام کی اور کہلا ہمکو بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوی ایک تمہارا دودہ پس چاہیی کہ کہی یا الہی برکت دی واسطی ہماری اس میں اور دی ہمیں زیادہ پہنچا ہمکو اس سے یعنی اور نہ کہی کہ پہنچا بہتر اس سے اسلیی کہ دودہ سے بہتر کوئی چیز نہیں اسواسطی کہ نہیں ہی کوئی چیز کہ کفایت کری بدلی کہانی اور پینی کی سوای دودہ کی کہ سیر بہی کر دیتا ہی اور سیراب بہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ۰۰

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السُّقْيَا قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تہا واسطی انکی میٹہا پانی سقیا سے کہا بعضوں نی کہ سقیا ایک چشمہ ہی کہ درمیان اوسکی اور درمیان مدینہ کی فرق دو منزل کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ　فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی ابن عمرؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ پیوی بیچ باسن سونی کی یا چاندی کی یا اوس باسن میں کہ اوسمیں ہو کچہہ سونی چاندی سے پس سوای اسکی نہیں کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکی پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دار قطنی نی **ف** اسمیں ہو کچہہ الخ یعنی میخیں وغیرہ لگی ہوں سونی یا چاندی کی اور طیبی نی نووی سے نقل کیا ہی کہ اگر میخیں چہوٹی ہوں بقدر حاجت حرام و مکروہ نہیں اور اگر بہت اور چوڑی ہوں حرام ہیں اور مذہب امام ابو حنیفہ میں جس باسن میں میخیں وغیرہ چاندی سونی کی لگی ہوں اوسمیں پانی پینا جائز ہی بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہی انکی دلیل اور حدیثیں ہو دینگی ۱۲ ح

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْأَنْبِذَةِ

باب ہی بیچ بیان نقیع اور نبیذونکی **ف** حضرتؐ کی پینی کی چیزوں میں سے ایک نقیع ہی اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہی کہ انگور یا کہجوریں پانی میں ڈالدی بغیر پکانی کی تا اوسکی شیرینی پانی میں آجاوی یعنی شربت بن جاوی وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور نافع بدن کا نقیع خرما بیچ ہضم طعام کی نافع ہوتا ہی اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کی اور نبیذ بہی اسیطرح بنتا ہی لیکن اوسکو رہنی دیتی ہیں تا تیز ہو اور کچہہ تغیر بہی ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ حد نشہ کو پہونچی اور اسلیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین روز کی تناول نفرماتی تہی جبسے کہ آگی ذکر ہوگا اور یہہ بہی نافع ہی بدنکو بیچ زیادتی قوۃ اور حفظ صحت کی اور اگر حد نشہ کو پہونچی حرام ہی اور نبیذ سوای انگور اور کہجور کی اور چیزوں کی بہی بنتی ہی جیسے کہ نہایہ میں لکہا ہی کہ نبیذ بنتی ہی کہجور سے بہی اور انگور سے اور شہد سے بہی اور گیہوں سے بہی اور جو سے بہی وغیرہ ذلک چنانچہ اسلیی مصنف نی نبذہ ساتہہ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کری اوپر تعدد انواع اوسکی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے کہ کہا البتہ تحقیق پلایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کی ہر چیز پینے کی شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تہا آیا ہے کہ اوس پیالہ کو نضر بن انس نے میراث انس سے آٹھ لاکھ درم کو خریدا اور بخاری نے وہ پیالہ بصرہ میں دیکہا اور اوسمیں پانی پیا ہے طالع اونکی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی ہم نبیذ بناتی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشک میں کہ بند کیجاتی تہی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطے اوسکی تہا دہانہ نیچی ہی کہجور وغیرہ ڈالتی تہی ہم مشک میں صبح کو پس پیتی حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتی ہم رات کو پس پیتی حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** عزلا کہتی ہیں توشہ دان کی دہانہ کو سو یہاں مراد یہہ ہی کہ اوس مشک میں دہانہ نیچی کی جانب میں بہی تہا جیسی پکہال میں ہوتا ہی یعنی سر مشک بندہ تہی نیچی کی دہانہ میں سی نکال کر پیتی تہی اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہوای گرم میں ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمیں جلد ہوتا ہی اور کبہی زیادہ ایک شب روز سی جیسی کہ آئیندہ روایات دن آٹہ پہر کو رکہنا آیا ہی وہ جاڑی کی ہوا میں ہوگا ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تہی واسطے انکی اول شب پس پیتی تہی اوسکو جسوقت کہ صبح کرتی اوس دن اور اوس رات کو آتی اور اگلی دن اور دوسری رات اور دوسری اگلی دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچہہ پلاتی اوسکو خادم کو یا حکم فرماتی پہینکنی اوسکا پس پہینکی جاتی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت جو دیتی اور خادم کو پلا دیتی سبب یہہ تہا کہ تل جہٹ وہ جاتی تہی نہ یہہ کہ حد نشہ کو پہونچتی تہی اور اوسکی پہینکنی کا حکم کرتی اگر پہونچتی حد نشہ کو پس تنویع کی لیے ہی شک کی لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی مالک کو یہہ کہ کہلاوی آپ اپنے نوکر کا کہانا اور اپنی غلام کو کہلاوی نیچی کا کہانا ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشک میں پس جسوقت نہ پاتی مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کی لیے پتہر کی باسن میں نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نبیذ ڈالنی سی بیچ باسن کدو کی اور لاکہی باسن کی اور روغن رال کی اور لکڑی کی باسن کے اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالیجاوی بیچ مشک چمڑی کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ان ظروف میں نبیذ بنانی سی ابتدای اسلام میں منع فرمایا تہا بخوف اسکی کہ نشہ جلدی لی آوی اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن میں جیسا کہ حدیث آئندہ میں آتا ہی اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان میں گذر چکی ہی ۱۲ ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تہا میں نے تمکو نبیذ ڈالنی سی ظروف مذکورہ میں یعنی اور گمان کیا تہا تمنی کہ حل و حرمت دائر ظروف پر ہی اور یوں نہیں ہی اسلیے کہ کوئی ظرف حلال نہیں کرتا ہی اوس چیز کو کہ حرام ہی اور حرام نہیں کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہی اور حکم یہہ ہی کہ جو چیز نشہ لاوی حرام ہی یعنی جس ظرف میں ہو پس پیو اور جو چیز نشہ نکری حلال ہی جس ظرف میں کہ ہو اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا تہا یعنی نکو منع کی چیزون سی یعنی ظروف مذکورہ مین نبیذ بنانے سی اور اب منسوخ کیا یعنی اس حکم کو اور مباح کیا یعنی پینا سب ظروف مین پس پیو ہر ظرف مین لیکن نہ پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت ہی ابی مالک اشعری سی یہہ کہ اونہون نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی البتہ پیوینگی بعضی لوگ میری امت مین سی شراب کو نام رکہینگی اوس شراب کا ساتہہ غیر نام اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگی بیچ پینی شراب کی ساتہہ ناموں نبیذ و شربتوں مباحہ کی جیسی کہ ماء العسل اور مانند اوسکی اور گمان کرینگی کہ یہہ حرام نہین ہی اسلیے کہ نہ انگور کی ہی اور نہ کہجور کی اور یہہ مفید نہین ہوگا اونکو اوسکی باعث مین اسلیے کہ حکم یہہ ہی کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی کسی چیز سی بنی ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہہ ہی کہ شراب پیوینگی و لیکن اوسکا اور نام اپنی طرف سی کہہ لینگی اور شراب نہین کہینگی تا لوگ نہ جانین کہ شراب پیتی ہین اور یہہ نام رکہنا کچہہ فائدہ نہین دیگا اونکو معتبر معنی ہی نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ** روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹہلیا سبز کی سی کہا مینی کیا پیوین ہم ٹہلیا سفید مین فرمایا نہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ٹہلیا سبز سی کہ نام اوسکا حنتم ہی اور چونکہ عبداللہ بن ابی اوفی قید سبزی کی باعث نبیذ ٹہلیا غیر سبز کی سمجہی تہی اونہون نی کہا کہ پیوین ہم ٹہلیا سفید مین حضرت نی فرمایا سفید مین بہی یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہی اور سبب اسکے کہ اکثر ٹہلیان کہ اونمین نبیذ بناتی تہی اوس زمانی مین سبز ہوتی نہین قید لیکن حکم سبز سفید کا ایک سا ہی اور یہہ بہی منسوخ ہی جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا

بَابُ تَغْطِیَةِ الْاَوَانِیْ وَغَیْرِهَا

یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنون اور غیر باسنون کی **ف** یعنی اس باب مین وہ حدیثین ہین کہ وارد ہوئی ہین بیچ مقدمہ ڈہانکنی باسنون کی رات کو وقت سونی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان ڈہانکنی باسنون کی اور سوای باسنون کی جیسیکہ بند کرنا دروازون کا اور بجہانا چراغون کا اور سوای اسکی کی طرح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ** روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکہو تم اپنی لڑکون کو یعنی نکلنی گہر سی اور پہرنی کوچون کی سی اسلیے کہ شیطان یعنی جن پہیلتی ہین اوسوقت جسوقت کہ گذری ایک ساعت رات سی پس چہوڑ دو اونکو اور بند کرو دروازون کو اور ذکر کرو نام اللہ تعالی یعنی وقت بند کرنی دروازی کی اسلیے کہ شیطان

نہیں کہولتا دروازہ بند کیا ہوا کو یعنی ساتھہ ذکر خدا کی اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازہ اور دیوار و نمیں بیٹھہ جاوین لیکن بسبب ذکر خدا کی مجال نہیں کہ کہولین کی نہیں کہتی او رباندہ و دہانے یعنی مشکونکی یعنی جسمین پانی ہوتا کہ اونہین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑی اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندہنی دہانی کی اور ڈہانک دو اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈہانکنی کی اگرچہ عرض مین کہو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈہانکنی کی اسقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاو پر باسن کے رکہدو تو خیر یہہ بہی کافی ہی دفع کراہت او نہو کی ضرر مین کہ ہوتا ہی بدون ڈہانکی مثل تصرف کرنی شیاطین کے اور مانند اوسکی کی اور بجہا دو اپنی چراغونکو یعنی سوتی وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی یہہ لفظ مشترک ہین درمیان بخاری و مسلم کی اور جدا جدا ہر ایک کی روایت مین یہہ مضمون ساتہہ الفاظ مختلفہ کی آیا ہی جیسیکہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسنونکو اور بند کرو منہ مشکونکا اور بند کرو دروازی اور اپنی پاس بٹہا رکہو اپنی لڑکونکو شام کی وقت یعنی ادہر اودہر جانی ندو اونکو کہ تحقیق اوسکی جن نکلی ہی پہیلنا اور اوچک لینا اور بجہا دو چراغونکو نزدیک سونی کی سیلئی کہ تحقیق چوہا اکثر اوقات بعضی وقت کہینچ لیجاتا ہی بتیکو پس جلا دیتا ہی گہر کی لوگونکو اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن اور بند رکہو مشک کو اور بند کرو دروازونکو اور گل کرو چراغونکو اسلیی کہ تحقیق شیطان نہین کہولتا مشک کو اور نہین کہولتا دروازی کو اور نہین کہولتا باسن کو یعنی بسبب لینی نام خدا کی پس اگر نہ پاوی ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈہانکنی کو مگر اسقدر کہ عرض مین کہی باسن پر لکڑی اور یاد کری نام اللہ کا اوپر باسن کی یعنی وقت رکہنی لکڑی کی پس چاہیی کہ کری اسلیی کہ تحقیق چوہا جلا دیتا ہی اوپر گہر کی لوگونکی گہر اونکا اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی نہ چہوڑ دو اپنی مواشی کو اور نہ اپنی لڑکونکو جسوقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہی اول تاریکی رات کی یعنی کچہہ رات جاتی رہی اسلیی کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیی جاتی ہین جسوقت کہ غروب ہوتا ہی آفتاب یہانتک کہ جاتا رہی اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی ڈہانکو باسن کو اور بند رکہو مشک کو اسلیی کہ تحقیق سال بہر مین ایک رات ہی کہ اوترتی ہی اوسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوسپر ڈہکنا یا مشک پر کہ نہو اوسپر سربند مگر کہ اوترتی ہی اوسمین وہ وبا ف بعد روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت مین لفظ عند المسا کا آیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ متعلق ہو ساتہہ سب افعال کی یعنی اول وقت ممتد ہوگا ابتدا شام کی وقت عشا تک کہ وقت بند کرنی دروازی اور ڈہانکنی باسن کا ہی اور اگر متعلق ہو ساتہہ اکفتوا کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا اسپر انسب ہی اور حاصل معنونکا یہہ ہوگا کہ رات مین یہہ سب کام کرو لڑکونکو اول شب مین نکلنی ندو کہ وقت پہیلنی جنات کا ہی اور جب ایک ساعت گذری تو چہوڑ دو لڑکونکو اور کرو یہہ کام ذکر کیی گئی اور اس توجیہ سی موافق ہوجاتی ہی یہہ روایت ساتہہ لفظ متفق علیہ کی آذا وجب لینا لڑکونکو اور یہہ بات ہولی ہی اگرچہ قلیل الوقوع ہی یا مراد ہی لیجانا ہوش و عقل کا اور کہیل مین مصروف کرنا لڑکیکی شیاطین و جن شیاطین یکساں ہین جنات مین جو فاسق و سرکش ہین وہ نہین شیطان کہتی ہین کذا ذکر البعض اور کہا قرطبی نی کہ تمام اوامر اسباب کی قبیلہ ارشاد سی ہین طرف مصلحت کی اور احتمال ہی کہ ہون اسطی استحباب کی اور فجمہ کہتی ہین اوس تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کی ہوتی ہی اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کی ہوتی ہی اوسکو عسعسہ کہتی ہین و اللیل اذا عسعس اشارت اسکی طرف ہی اور کہا نووی نی کہ اسمین بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین و فضل اسمین یہہ ہی کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت و سکون مین ہی تا کہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اخرویہ سی ۱۲

ع وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہی انصار مین سی نقیع سی کہ نام ہی ایک جگہ کا لایا باسن بہرا ہوا دودہ سی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کہلا ہوا ایس لایا پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون نہ ڈہانکا تونی اسکو اگرچہ نہ ڈہانکتا اتنا ہی ہوتا ہی کہ عرض مین رکہ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

نہ چہوڑو تم آگ کو گہر وں میں یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنی کا اوسکی جسوقت کہ سووی لگو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف آگ شامل ہی چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلوں لٹکی ہوئی سی اگر خوف جلنی کا نہو تو نہیں مضائقہ ہی اونکی رکہنی کا اور اس نہی میں داخل نہیں اسلئی انتفاء علت کی کذا قال النووی کہتا ہی بندہ ضعیف کہ اگر آگ بہی گہر میں اسطرح رکہیں کہ خوف جلنی کا اوسکی نہو جیسیکہ جاڑی میں بقصد شب بیداری کی یا کسی مصلحت کی گہر میں اب کہنی امید ہی کہ اسی قبیل سی نہ ہو اوسکا منع نہو ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ احْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَاْنِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا جل گیا ایک گہر مدینہ میں اسطرح کہ گر پڑا گہر والوں پر ایک رات میں نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا کہ تحقیق یہہ آگ سوا اسکی نہیں کہ وہ دشمن ہی اسلئی تمہاری کہ جلا دیتا ہی جان و مال کو پس جسوقت کہ سووی لگو تم پس بجہا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ وَنَهِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهُنَّ یَرَیْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ مَا یَشَاءُ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِیْفَ وَذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَکْفِئُوا الْاٰنِیَةَ وَاَوْکُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جسوقت کہ سنو تم آواز کتونکی اور آواز گدہونکی رات میں پس پناہ مانگو ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی اسلئی کہ تحقیق کتی اور گدہی دیکہتی ہیں وہ چیز کو کہ نہیں دیکہتی تم یعنی شیطانکو اور اسلئی اونکو دیکہتی ہیں اور کم کرو نکلنا یعنی گہر سی جسوقت کہ تہم جاوین پانوں چلنی پہرنی سی یعنی آمد و رفت لوگونکی جب بڑی رات گئی موقوف ہو تو تم بہی کم نکلا کرو اسلئی کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہی اپنی مخلوقات سی جو چاہتا ہی از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیر ذلک رات کو اور بند کرو دروازونکو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوپر اسلئی کہ شیطان نہیں کہولتا دروازہ کو جسوقت کہ بند کیا جاوی اور ذکر کیا جاوی نام اللہ کا اوسپر اور ڈہانکو برتن یعنی جنمیں پانی ہو اور اولٹا کرکے رکہو باسنونکو یعنی جسوقت کہ خالی ہوں اور باندہو دہانہ مشکونکی نقل کی یہہ حدیث محی السنہ نی شرح السنہ میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَاْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِیْلَةَ فَاَلْقَتْهَا بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُمْرَةِ الَّتِیْ کَانَ قَاعِدًا عَلَیْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰی هٰذِهٖ فَیُحْرِقُکُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا ایک چوہا اسحال میں کہ کہینچ لایا ایک بتی یعنی پلیتا ڈال دی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریئی پر کہ بیٹہی تہی حضرت اوسپر پس جلا دیا اوس میں سی بقدر درہم کی پس فرمایا حضرت نی جسوقت کہ سووو تم پس گل کرو چراغ اسلئی کہ تحقیق شیطان راہ دکہاتا ہی مثل اس چوہی موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہی شیطان اور باعث ہوتا ہی تمہاری جلنی پر بایں حیلہ نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس باب میں تیسری فصل مصنف نی نہیں لکہی اور نہ کہا کہ یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سی اور وجہ اوسکی بیان کر چکی ہی اوپر ذکر کی گئی ہی ۱۲ ح

کِتَابُ اللِّبَاسِ کتاب ہی بیچ بیان لباس کی ف لباس مصدر ہی بمعنی ملبوس کی جیسیکہ کتاب بمعنی مکتوب کی ور ماضی اور مضارع اسکی باب علم یعلم سی آتی ہیں اور مصدر اسکا لبس ہی آیا ہی ساتہہ پیش لام کی اور لبس ساتہہ زبر لام کی بمعنی التباس و خلط کی ہی اور وہ باب ضرب یضرب سی آیا ہی ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی حبرہ محبوب تر ین کپڑونکی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو پہنتی تہی یعنی نزدیک حضرت کی پہننی کی واسطی اور مصلحتونکی قسم دینی اور جہانی اور سوا اونکی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حبرہ ساتہہ زبر کی اور بروزن عنبہ کی ایک قسم افضل ہی چادر وں یمن کی سی کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتی ہیں

اور

اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہی لکہا ہی علماء نی کہ اسی سبب سی حضرت اوسکو دوست رکہتی تہی اور بعضون نی کہا دوست رکہتی تہی اوسکو بسبب ہونی اوسکی
کی سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کی کپڑون مین سی ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب اور بعضون
نی کہا کہ دوست رکہتی تہی اوسکو بسبب اسکی کہ خطوط سرخ ہوتی تہی اوسمین اور وہ میل خوردہ ہوتا ہی ع ح **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنا جبہ رومی تنگ آستینونکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آستینین ایسی تنگ تہین کہ جب وضو کرنی لگی تو آستینین چڑہ نہ سکین آستینونکی نیچی سی
ہاتہہ نکالی دہونی کی لیے اور یہہ بہی آیا ہی کہ یہہ ماجرا سفر کا ہی اور کہا بعضون نی کہ اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین بنانی سفر مین نہ حضر مین اسلیے
کہ آستین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تہین اور کہا ابن حجر نی کہ قول ائمہ کا اسمین یہہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سی ہی فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہی
یہہ کہ حمل کیا جاوی قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کی اور صحابہ سی جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہی ائمتی مین کہ وہ کتب ائمہ
ہماری کی سی ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کی ع **وعن** ابی بردۃ قالت اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا
غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین متفق علیہ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ کہا نکالی طرف ہماری
حضرت عائشہ رضی ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت نی جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہہ اوسکا اثر تہا اور اس حدیث سی معلوم ہوئی بی رغبتی حضرت کی دنیا
اور دنیا کی زرق و برق سی پس لازم ہی امت کو کہ پیروی کرین حضرت کی ہر خصلت کی ع **وعن** عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینام علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا بچہونا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ سوتی تہی اوسپر چمڑہ کا بہرا ہوا اوسکی اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اور شمایل ترمذی مین آیا ہی
حضرت حفصہ سی کہ تہا بچہونا حضرت کا ٹاٹ کا ع **وعنہا** قالت کان وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یتکی علیہ من ادم
حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتی اوسپر چمڑہ کا بہرا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نی **ف** تکیہ کرتی یعنی تکیہ لگا کر بیٹہتی یا سوتی وقت سر کی نیچی رکہتی اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچہونی کا اور تکیہ کا واسطی سونی اور آرام کی لیکن بطریق
اسراف او رانہاک کی تنعم مین نہو اور آنحضرت دوست رکہتی تہی تکیہ کو اور تکیہ کرتی تہی اوسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دی تو رد نہ کری اور اس
احادیث سی اور مانند انکی سی معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ زہد کرتی تہی دنیا مین اور اعراض کرتی تہی متاع اور لذات دنیا سی اور لباس بہی موٹا
اور پہٹا پرانا پہنتی اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتی اور تکلف نکرتی اور کبہی بیان جواز کی لیے کپڑا نفیس قیمتی بہی پہنا ہی لیکن فہم القوم کیا کو بخشدیا اور
قیاد کہی نفیس کپڑی کو اور عادت پکڑنی اوسکی اور تکلف کرنا اوسمین خلاف سنت ہی اگرچہ اصل اباحت رکہتا ہی اور اگر کپڑا موٹا اور جنس سستے پہنا جاوے
کی یا واسطی اظہار زہد کی یا طمع اور سوال لوگونسی بطریق ریا و سمعہ کی ہی تو بہی ہیچ ہی بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نی بقصد ستر حال اور عفت اور اظہار غنا کی کپڑا
نفیس پہن کر اپنی تئین چشم اغیار سی چہپایا ہی اور حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کی ہو تو پہنن مضایقہ اوسکا اور میانہ روی ہر جگہہ محمود ہی ح ح **وعنہا**
قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا رواہ
البخاری اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی ہوئی اپنی گہر مین بیچ گرمی دوپہر کی کہا کہنی والی نی واسطی ابو بکر صدیق کی یہہ
ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنی والی ڈہانکی ہوئی سر اپنا چادر کی کونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ڈہانکنا سر کا تہا واسطی گرمی دہوپ کی یا [illegible]

کر پہچانی حضرت کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہی حدیث ہجرۃ کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کی آنحضرت منتظر تہی حکم ہجرۃ کی مکہ سی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ طالب رفاقت
کی اس سفر مین حضرت سی کہتی تہی اور آنحضرت فرماتی تہی کہ اگر حکم ہجرۃ کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرۃ کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کی گہر مین رونق
افزا ہوئی اور خبر دی کہ حکم ہجرۃ کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلون مین اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کہڑکی کی راہ سی کہ بیچ دیوار گہر ابوبکر رض کی تہی طرف جبل ثور کی کہ بیچ جانب
اسفل مکہ کی ہی نکلی اور غار ثور مین داخل ہوئی الی آخر القصہ ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ
وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا انکو ایک بچہونا
واسطی مرد کی اور دوسرا بچہونا واسطی عورت اسکی کی اور تیسرا واسطی مہمانکی اور چوتہا واسطی شیطانکی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی آدمی کی لیی تین بچہونی چاہییں
اگر سیر ہون ایک تو اپنی لیی اور دوسرا اپنی بیوی کی لیی کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کی تنہا سووی والا بیوی کی ساتہہ سونا اولی ہی اور موافق
تر ساتہہ سنت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی ساتہہ سویا کرتی تہی اور تیسرا مہمانکی لیی کہ آوی تو رات کو اوسپر سووی یہہ تین بچہونی کافی
ہین اور زیادہ انسی اسراف ہی جیسیکہ فرمایا کہ چوتہا اگر ہو تو شیطانکی لیی نسبت شیطانکی طرف اس سبب سی کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سی ہی اور محل مفاخرت
ہی مذموم ہی اور یہہ مذموم منسوب اسکی طرف ہی یا اسلیی شیطانکی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہی حاجت سی وسپر شیطان رات گذارتا ہی لیکن اگر کسیکی عادت
کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان وسکی ہان بہت آتی ہون تو ظاہر یہہ ہی کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہی کہ واسطی مفاخرت و تکبر کی ہو ۱۲
ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین دیکہیگا اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت سی طرف اوس
شخص کی کہ دراز کری یعنی ٹخنی سی نیچی کری ازار اپنی ازراہ تکبر و اترانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تکبر کی قید سی معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے
ازار دراز کری تو حرام نہین لیکن مکروہ ہی ساتہہ کراہت تنزیہی کی اور اگر بسبب کسی عذر کی دراز کری مانند سردی یا بیماری کی تو مکروہ بہی نہین ۱۲ ح
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص دراز کری کپڑا اپنا یہانتک کہ گہسٹتا جاوی ازراہ تکبر کی نہین دیکہیگا اللہ تعالے
طرف اوسکی دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کپڑا عام ہی خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکہا یا قبا یا فرغل
یا دوپٹہ یہہ سب منع مین داخل ہین ۱۲ ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَجُرُّ اِزَارَہٗ مِنَ
الْخُیَلَاءِ خُسِفَ بِہٖ فَہُوَ یَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص
کہسیٹتا تہا ازار اپنی ازراہ تکبر کی دہسایا گیا زمین مین پس وہ چلا جاتا ہی زمین مین قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نی ف احتمال ہی کہ یہہ شخص کوئی
اس امت سی ہو کہ حضرت نی خبر دی کہ کسی وقت مین یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتہہ ماضی کی بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ یہہ شخص اگلی
امتون مین سی ہو کہ اسحال مین گرفتار رہا اور یہہ قول صحیح ہی اسلیی کہ حدیث کو بخاری بیچ ذکر بنی اسرائیل کی لایا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اسی قارون
ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چیز نیچی ہو ٹخنی سی از قسم ازار کی وہ آگ مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف وہ آگ مین
ہی یعنی ٹخنی سی نیچی جلتنی نکلا وہ قدم پر ازار لٹکتی ہی وہ آگ دوزخ مین جلا جاویگا اور بعضون نی کہا معنی یہہ ہین کہ یہہ فعل مذموم ہی اور افعال اہل دوزخ سی
ہی اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کی آیا ہی اور وعید شدید اوسمین آئی ہی حتی کہ ایک شخص نیچی پاینچی والا نماز پڑہتا تہا اوسکو حضرت نی ساتہہ اعادۃ

وضاو نماز کی حکم فرمایا چنانچہ یہہ روایت داخل کتاب میں نہیں ہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ شعبانکی پندرہوین شب مین سب بخشی جاتی ہین مگر عاق اور دائم الخمر اور مسبل ازار نہین بخشی جاتی اور تحقیق یہہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت و سنت سی ہو درازی ممنوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکیکی ہی کہ لباس اکثر لوگونکی عہد نبوت مین چادر و ازار تہی فصل دوسری مین ابن عمر رض سی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بہی ابن عمر سی کہ پہلی سب حدیث سی گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور (درازی ممنوع ازار مین اور قمیص اور عمامہ مین جو شخص کہ دراز کری کسی چیز کو ازراہ تکبر کی آخر حدیث تک) عزیمت یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی و ازار آنحضرت کی ایسی ہی تہی اور رخصت ٹخنونکی اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بہی یہی ہی اور سنت آستینونمین بند دست تک ہی اور اسبال عمامہ مین ساتہہ چہوڑنی شملہ کی ہی زیادہ عادۃ سی عرض مین اور طول مین اور نہایت اوسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اوس سی بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہی اور یہہ فراخی اور درازی کہ بعضی شہرون عرب مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کی ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف و عادت کی شایع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتونکی لیی بہی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کی یا دو بالشت کی زیادہ بہ نسبت دامن مردونکی بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رض تنبیہ کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کی خیال مین آیا کہ جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکہا ہی رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتونکا ترجمہ بارہا گذر چکا ہی پس اکتفا کرونگا نفس حدیث کی ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چہوڑ دی کہ جو ذرہ بہی شعور رکہتا ہوگا وہ آپ سمجہہ لیگا لیکن ہان جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کرونگا چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نی بہی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکی ہین اونہون نی بہی اسیطرح لکہوایا تہا اول نسخہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ کہاوی آدمی بائین ہاتہہ سی یا چلی ایک پاپوش مین اور یہہ کہ لپیٹی بدن پر کپڑا کہ ہاتہہ بہی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹہی ایک کپڑی مین اسطرح مین کہ کہولی ہوئی ہو ستر اپنا وقت ہی بائین ہاتہہ سی کہانی کی تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی ہی اور ایک جوتی سی چلنی مین تنزیہی اور خلاف وقار ہی اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنیکا زمین پر ہوگا اور لپیٹی بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑہی کہ تمام بدن ڈہک جاوی کہ ہاتہہ بہی اندر رہی ہین اور کوئی طرف کپڑیکی اوٹہاوی نہین کہ ہاتہہ اوس سی نکال سکی اور نہی اسی اسلیی ہی کہ اسطرح کا اوڑہنی والا ہو جاتا ہی مانند طوق پہنائی گئی کی اور اسطرح کی اوڑہنی کو عرب مین صما کہتی ہین اسلیی کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسیکہ صخرہ صما کہتی ہین پتہر سخت کو کہ اوسمین ریدگی و شگاف بالکل نہو اور ابن ہمام نی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی اشتمال صماء نماز مین اور وہ یہہ ہی کہ لپیٹ لیوی ساتہہ ایک کپڑی کی سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہ چہوڑی جگہ ہاتہہ کی نکلنی کی اور امام محمد کی نزدیک شرط ہی یہہ کہ ازار نہ بہی ہو اور اونکی نزدیک یہہ شرط نہین اور نووی نی شرح مسلم مین لکہا ہی کہ فقہا اشتمال صما اوسکو کہتی ہین کہ لپیٹ لیوی بدن پر ایک کپڑا کہ اوسکی ساتہہ دوسرا کپڑا نہو پہر ایک جانب اوسکی اوٹہا کر کندہی پر رکہہ لیوی اور یہہ حرام ہی اسسبب سی کہ کہلجاتا ہی بعض ستر نہی اور حاصل یہہ کہ اگر متحقق ہوا اوس سی کہلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کہلنی ستر کا تو مکروہ ہی اور گوٹ مار کر بیٹہنا اسکو کہتی ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹہی اور پنڈلیان کہڑی کرلی اور دونون ہاتہہ اونپر لپیٹ لیوی یا کپڑا پیٹہہ اور دونون پنڈلیونپر لپیٹ لی اس طرح بیٹہنا اسصورت مین منع ہی کہ فقط چادر ہی اوسکی پاس ہو کہ اگر لپیٹی گا تو ستر کہل جاویگا و الا جائز ہی بلکہ مستحب ہی غیر حالت صلوۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کی سامنی گوٹ مار کر ساتہہ چادر کی اور ساتہہ ہاتہہ کی بہی بیٹہی تہی اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکی لپیٹنی سی ستر نہ کہلی جائز ہی انتہی ح وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ

وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سی وہنوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص نی پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنی گا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہہ محمول ہی حلال جاننی والی پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پہلی داخل ہونی جنت کی اسلیی کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نی کہ تاویل اسکی اکثروں کی نزدیک یہہ ہی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھہ سابقین فائزین کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی احمد نی جویریہ سی من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ پہنتا ہی ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطی اسکی آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی نہین حصہ واسطی اوسکی اعتقادا آخرت سی یا نہین ہی حصہ پہننی حریر کی سی آخرت مین جیسیکہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الاخرۃ پس ہوگا کنایہ داخل ہونی سی جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کی ولباسہم فیہا حریر پس اسصورت مین کافر کی حق مین تو ظاہر ہی اور مومن کی حق مین بطریق تغلیظ کی ہی یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا اور یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکی کہ عذاب دیا جاوی اسکا ساتھہ کپڑی آگ کی بدلا اوس کی ساتھہ ع وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ نَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّہَبِ وَاَنْ نَّاْکُلَ فِیْہَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونسی منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پئین ہم بیچ باسن چاندی اور سونی کی اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننی حریر اور دیبا کی سی کہ ایک قسم ہی ریشمی کپڑی کی اور یہہ کہ بیٹہین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیان استعمال کرنی ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہوچکا ہی اور فتاوی قاضیخان مین لکھا ہی کہ جیسی استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہی ایسی ہی حرام ہی پہنانا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہی پہنانی والی کو اور کہا امام ابو حنیفہ رح نی کہ نہین مضائقہ ہی حریر کی بچھانی کا اور سونی کا اوسپر اور اسیطرح اگر تکیی اور پردی حریر کی ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نی کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی اس حدیث کی محمول اوپر تحریم کی نزدیک صاحبین کی اور نزدیک امام صاحب کی تنزیہہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتھہ قول لاباس کی اسلیی کہ پرہیزگار وہ شخص ہی کہ چہوڑدی مالا باس بہ کو بخوف اسکی کہ ہو اوسمین باس اور یہی معنی ہین اس حدیث مشہور کی دع مایریبک الی مالا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونی اس نہی کی تحریمی اور منصوص تحریم پہننی حریر کی نہین مشتمل اسکو اسلیی کہ بیٹھنی پر نہین اطلاق کیا جاتا ہی پہننا پس اسلیی حکم کیا ساتھہ تنزیہہ کی ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُہْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃُ سِیَرَاءَ فَبَعَثَ بِہَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُہَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِہَا اِلَیْکَ لِتَلْبَسَہَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِہَا اِلَیْکَ لِتُشَقِّقَہَا خُمُرًا بَیْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا بہیجا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خطدار پس بہیجا اوسکو طرف میری پس پہنا مینی اوسکو پس پہچانا مینی غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ تحقیق مینی نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنی تو اوسکو سوای اسکی نہین بہیجا تہا مینی اوسکو طرف تیری تاکہ پہاڑ کر اوسکو اوڑہنیان کرکر تقسیم کردی درمیان عورتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پہنا حضرت علی نی یہہ سمجھکر کہ حضرت نی پہنی کی لیی بہیجا ہی اگر نہ جایز ہوتا پہننا اوسکا تو حضرت کاہیکو بہیجتی اور حضرت اسلیی غصہ ہوی کہ اکثر یا کل اسمین ریشم تہا یا اسلیی خفا ہوی کہ کیون نہ سوچی وہ یہہ لباس متقیونکا نہین ہی یعنی اگرچہ ریشم اوسمین اسقدر نہ تہا کہ جایز نہ تہا پہننا اوسکا لیکن انکی شان سی بعید تہا پہننا اوسکا ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ہٰکَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْہِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃَ وَضَمَّہُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّہٗ خَطَبَ بِالْجَابِیَۃِ فَقَالَ نَہٰی

رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع اور روایت ہی عمر سی کہ تحقیق نہی کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم کی پہننی سی مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹھائین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور
ملایا اون دونوکو یعنی اسقدر حریر اگر لباس مین ہو مباح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہی کہ خطبہ فرمایا حضرت عمر نے بیچ جابیہ
کی کہ نام ہی ایک شہر کا شام مین پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننی ریشم کی سی مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کی ف پہلی
روایت سی مباح ہونا حریر کا بمقدار دو انگشت کی معلوم ہوا اور دوسری روایت سی معلوم ہوا کہ چار انگشت تک معاف ہی اور کہ چار انگشت تک جائز ہی
اور یہی مذہب ہی جمہور علما کا ع وعن اسماء بنت ابی بکر انہا اخرجت جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین
بالدیباج فقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت عند عائشۃ فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یلبسہا ونحن نغسلہا للمرضی نستشفی بہا رواہ مسلم اور روایت ہی اسما بیٹی ابوبکر کی سی کہ اونہوں نی نکالا جبہ طیالسان کا کسروانی
اور تھی گوٹ ریشمی لگا ہوا تہا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کی اور دیکھین مین دونوں کشادگیاں اوسکی لگی ہوئین ساتھہ ریشمی کپڑی کی اور کہا اسما نی کہ یہہ ہی
جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تہا نزدیک عائشہ رض کی پس جبکہ وفات کی گئین حضرت عائشہ لیا مینی اوسکو یعنی مجکو یہہ جبہ میراث مین ملی کہ یہہ ہی نزدیک
حضرت عائشہ کی اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی اوسکو یعنی کبہی کبہی اور ہم دہوتی ہین اوسکو واسطی بیمارونکی طلب کرتی ہین شفا ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی
ف طیالس ساتہہ زیر لام کی جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہی کہ وہ معرب تالسان کا ہی یعنی چادر کی کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہی اور یہہ جبہ سیاہ مدور
ہوتا ہی اور کسروانیہ نسبت ہی طرف کسری کی ساتہہ زیر کاف کی اور بعضوں نی کہا ساتہہ زبر کاف کی معرب خسرو کہ لقب ہی بادشاہ فارس کا اور دونوں
کشادگیاں اوسکی کہ ایک آگی ہوتی ہی اور ایک پیچہی جیسیکہ بعضی جبونمین معلوم ہی کہ آگی پیچہی دامن مین چاک کہلی ہوتی ہین پس راوی کہتا ہی کہ دیکھا مینی دونوں
چاکونکو کہ اونپر سنجاف حریر کی لگی ہوئی تہی اور غرض اسما کی نکالنی اس جبہ کی سی اور دکہانی اوسکی یہہ ہی لوگونکو ظاہر کرنا نعمت وبرکت کا اور ہونا اوسکا نزدیک
اونکی تہا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف لگی ہو تو جائز ہی پہننا اسکا اور حضرت نی پہنا ہی اور اگر کوئی کہی کہ دوسری فصل مین عمران بن حصین سی
سی حدیث آئی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکی ہی جواب اس اشکال کا یہہ ہی کہ حدیث عمران کی
محمول ہی اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سی ہو اور اسحدیث مین کم اس سی یا یہہ کہ حدیث عمران کیچہ مین بیان ورع کا ہی اور حدیث اسما مین
اصل جواز اور بعضوں نی کہا کہ تجمل وترفہ قمیص مین جبہ سی زیادہ ہوتا ہی جیسیکہ معمول ہی اور دہوتی ہم اخ یعنی پلاتی پانی دہویا ہوا اونکو اور طلب کرتی ہین
شفا ساتہہ اسکی یعنی ساتہہ پانی اوسکی یا ساتہہ نفس جبہ کی ساتہہ کہنی اسکی کی سر پر اور آنکہوں پر اور ساتہہ برکت حاصل کرنیکی ساتہہ لگانی ہاتہہ کی اور بوسہ
دینی کی واللہ اعلم ح ع وعن انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ بہما
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انہما شکوا القمل فرخص لہما فی قمص الحریر اور روایت ہی انس سی کہ کہا رخصت
دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کی بیچ پہننی ریشم کی واسطی کہجلی کی کہ تہی اون دونوں کو یعنی کہجلی بسبب جوونکی تہی جیسیکہ آگی
کی روایت مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون ہی کہ کہا انس نی یہہ کہ اون دونوں نی شکایت کی جوون کی پس رخصت
دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بیچ پہننی کرتی ریشمی کی ف موجز مین لکہا ہی کہ ریشم گرم اور مفرح ہی اور پہننا اوسکا دفع کرتا ہی جوونکو ح وعن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ہذہ من ثیاب الکفار
فلا تلبسہا وفی روایۃ قلت اغسلہما قال بل احرقہما رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا دیکھا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسم کے رنگے ہوے پس فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کے کپڑے ہین کہ نہین تمیز کرتے وہ حلال وحرام مین اور نہین فرق کرتے ہین لباس
مردون اور عورتون کے بیچ پس مت پہنو تو انکو اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عبد اللہ نے کہا مین نے دہو ڈالون مین انکو فرمایا حضرت نے بلکہ جلا دے انکو نقل کی
یہہ مسلم نے ف لکہا ہے شارحین نے کہ مراد آنحضرت کی جلانے سے مبالغہ ہے بیچ نکالنے اونکے ملک سے بیچ بکنے یا ہبہ کے غرض کہ جس طرح ہو اپنے سے جدا کرنا چاہیے
اور حکم دینا جلانے کا اس سبب سے کیا کہ کپڑا کسم کا اگرچہ مردون کو حرام و مکروہ ہے ولیکن عورتون کے لیے مکروہ نہین پس اوسکے دہونے مین ضایع کرنا مال کا ہے اگر تو دیدے
عورتون کو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتون کو دیدیوے کہ وہ اوس سے فائدہ اوٹہاوین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے بنظر ظاہر امر کے گئے اور اون
کپڑون کو جلا دیا جب دوسرے دن حضرت پاس حاضر ہوے حقیقت جلانے کی خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تو نے اون کپڑون کو اپنی عورتون کو اسلیے کہ روا ہے پہننا اوسکا عورتون
کو اور تحقیق اس روایت کو حمل کیا ہے شارحین نے جلانیکا اوپر خلاف ظاہر کے اور یہہ جو بعضون نے کہا ہے کہ امر جلانیکا مبالغہ ہے بیچ کہو دینے اثر اوسکے کے یہہ
خلاف روایت و درایت کے ہے تنبیہہ بیچ پہنے کسم کے علما کو اختلاف ہے بعضی اوسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضی مباح اور بعضی کہتے ہین کہ اگر بعد بنے کے
رنگا ہو حرام ہے اور اگر بعد رنگنے کے بنا ہو مباح ہے اور بعضی کہتے ہین کہ اگر بو اوسکی زائل ہو گئی ہو مباح ہے ورنہ حرام اور بعضی کہتے ہین کہ پہننا اوسکا مجالس مین مکروہ
ہے اور اگر گہر مین پہنے درست ہے اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہے اور نماز اوس مین مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کے سوائے کسم کے بھی اختلاف ہے اور شیخ
قاسم حنفی نے لکہا ہے علماء متاخرین مصری میں اور استاد قسطلانی نے فتوی دیا ہے کہ درست ہے بسبب رنگ کے ہے پس سرخ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم ۱۲ح
وسنذکر حدیث عائشة خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداة فی مناقب اهل بیت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ رض کی کہ مراد اوس سے یہہ ہے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداة بیچ مناقب
اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ام سلمة قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم القمیص رواه الترمذی وابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تہا بہت محبوب کپڑون مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیراہن نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ف لکہا ہے کہ واسطے یہہ خوب لگتی ہین اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہے
اور یہہ چیز محبوب و مرغوب حضرت کی نزدیک ہوگی البتہ اوسمین ستر اور انوار ہونگی کہ غیر اوسکی مین نہونگی جیسا کہ حکم تمام مستحبات کا ہے ۱۲ح وعن اسماء
بنت یزید قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواه الترمذی وابو داود وقال الترمذی
هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا تہی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچے تک نقل کی یہہ ترمذی
اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی واسطے نہین سر انگشت تک ہی آستین حضرت کی اور آیا ہے کہ کرتا حضرت کا ٹخنے
سے اونچا تہا ۱۲ح وعن ابی هریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنه رواه
الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتہہ دہنی طرف قمیص کی نقل کی یہہ ترمذی
نے ف میامن جمع میمنہ کی ہے بمعنی جانب یمین کی اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کے شامل آستین کو ہے اور اور چیز کو کہ اوسمین ہے
بیچ کسا یعنی کلی وغیرہ کی ۱۲ح وعن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ازرة المؤمن الی انصاف
ساقیه لا جناح علیه فیما بینه وبین الکعبین ما اسفل من ذلک ففی النار قال ذلک ثلث مرات ولا ینظر اللہ
یوم القیمة الی من جر ازاره بطرا رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندہنے مومن کے آدہی پنڈلیون تک ہے یعنی اصل تو یہہ ہے اور

نہین گناہ ہو مرد کا بلکہ بیچ بہتی تہبند کے درمیان آدہی پنڈلیون اور درمیان ٹخنونکی اور جو چیز کہ ہونچی اسکی پس بیچ آگ کی ہی کہا یہہ تین بار اور نہین دیکھیگا اللہ تعالی دن قیامت کی طرف اوس شخص کی کہ دراز کری تہبند اپنا مارے تکبر کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی سالم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن عمر سی اونہون نی نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا درازی بیچ تہبند کی اور پیرہن کی اور پگڑی کی ہی جو شخص کہ لٹکا کہینچی انمین سی کچہہ از راہ تکبر کی نہین نظر کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہی فقط ازار ہی مین نہین جیسیکہ مشہور ہی بلکہ پیرہن عمامہ مین بہی ہوتی ہی چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی ۱۲ ح **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی ابی کبشہ سی کہ کہا اوسنی تہین ٹوپیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی سری لگی ہوئین بلند نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث منکر ہی **ف** کہا اکثر شارحین نی کمام ساتہہ زیر کاف کی جمع کمہ کی ہی ساتہہ پیش کاف کی جیسی قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتی ہین ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتہہ پیش ب کی اور جزم ط کی جمع بطحا کی ہی بمعنی زمین مستوی سنگستانکی یعنی تہین ٹوپیان اونکی مدور اور چپٹی لگی ہوئی سری سی نہ دراز و بلند کہ جدا اوٹہی ہوئی ہو اطراف سر سی اور بعضون نی کہا کمام جمع کم کی ہی بمعنی آستین کی جیسی قفاف ساتہہ زیر قاف کی جمع قف مضموم القاف کی ہی بمعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اس صورت مین فراخ و کشادہ کی ہونگی یعنی کہ زمین بطحا کشادہ ہوتی ہی یعنی آستینین اونکی تہین چوڑی یا ہند کی بلکہ تہین چوڑی مقدار بالشت کی ۱۲ ح **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنہا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخین ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اوسنی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسوقت کہ بیان کیا آپنی حکم ازار کا کہ دراز کرنی چاہیی پس کیا کام کری عورت اور کیا ہی حکم اوسکی ازار کا یعنی اگر دراز تو کہلنا ستر کا لازم آتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لٹکاوی اور دراز کری عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدہی پنڈلیون سی اور بعضون نی کہا ٹخنون سی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلا رہیگا اوسکی یعنی اگر بالشت بہر ازار زیادہ رکہیگی تو بہی احتمال کہلنی ستر کا ہی بسبب بڑہی پنڈلی اوسکی مثلا فرمایا اگر کہلا رہی ستر اوسکا تب بہی دراز کری ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہہ ہین کہ دراز کری بقدر ایک بالشت یا ایک گز کی کہ سوچی یہہ مقدار زمین تک تا کہ قدم ڈہکی رہین یہہ مبالغہ کیا بیچ نہی کی زیادتی سی ساتہہ قول اپنی کی کہ زیادہ کری عورت ایک گز سی نقل کی یہہ مالک اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کی ابن عمر سی یون آیا ہی پس کہا ام سلمہ نی اسوقت کہلی رہین گی قدم اونکی فرمایا پس لٹکاوین ایک ہاتہہ نہ زیادہ کرین سپر **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رہط من مزینۃ فبایعوہ وانہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابوداود اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا اوسنی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ ایک جماعت کی قوم مزینہ سی یعنی واسطی بیعت اسلام کی پس بیعت کی اونہون نی حضرت سی حال مین کہ حضرت بیٹہی ہوئی تہی گہنڈیان کہلی ہوئی پس داخل کیا مینی ہاتہہ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کی پس ملا تہہ میرا مہر نبوۃ پر نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** گریبان آنحضرت کی پیراہن کا سینہ مبارک پر تہا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نی کہا کہ بعضی لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہین گمان کرتی ہین کہ رکہنا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہی یہہ قول اونکا باطل ہی ۱۲ ح **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتی ہیں اور کفن دو سفید اونمین مردونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بہت پاک ہوتی ہیں بسبب اسکی کہ بہت دہولی جاتی ہیں بسبب جلدی میلی ہونی کی بخلاف کپڑے رنگین کی کہ میل خوردہ ہوتا ہی اور اس سبب سی نہیں دہویا جاتا ہی مگر بعد دیر کی اور بہت پاکیزہ ہوتا ہی بسبب ملنی کی اور رنگوں نہین اور خوشتر ہی بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اسکی اور جہان کہ ضرورۃ ہوتی ہی جیسا کہ اختیار کیا ہی بعض صوفیوں نے کپڑہ نیلہ وغیرہ بسبب قلت محنت دہونی اسکی کی پس وہ خارج ہی ان سے فیہ سی پہر جاننا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہی کفن میں اسلیے کہ بہت روبرو ہوتا ہی ملائکہ کی جیسا کہ پہننا اسکا افضل ہی اور اسلیے اسکی کہ حاضر ہو محافل میں اور نند داخل ہونیکی مسجدوں میں اوپر جمعہ اور جماعت کی اور ملاقات علما کی اور بزرگوں کی لیکن عیدین میں بعضون نے کہا کہ افضل ہی وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنی کی طرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہی اسکی وہ روایت کہ آنحضرت اوڑہتی تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی عیدین میں اور جمعہ میں ع ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پگڑی باندہتی شملہ چہوڑتی پگڑی کا درمیان مونڈہو اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے عوف کی سی کہ کہا پگڑی باندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگی میری اور پیچہی میری نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی دونوں طرف شملہ چہوڑا سینہ پر اور پیٹہ پر جاننا چاہیے کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہی اور بہت حدیثیں اسکی فضیلت میں آئی ہیں اور آیا ہی کہ دو رکعتیں عمامہ سی بہتر ہیں ستر رکعتوں بلا عمامہ سی اور جاننا چاہیے کہ چہوڑنا شملہ کا عمامہ میں افضل ہی لیکن ایسی نہیں آنحضرت کبہی شملہ چہوڑتی تہی اور کبہی نہ چہوڑتی اور کبہی گردن سی نیچا ہوتا اور کبہی ایک سرا دستار کا دستار میں اڑس لیتی اور چہوڑتی سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹہ پیچہی ہوتا تہا اور کبہی داہنی طرف اور کبہی دو شملہ ہوتی درمیان دو مونڈہونکی اور چہوڑنا شملہ کا بائیں طرف بدعت ہی کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر ہاتہہ بہر اور درازی اسکی زیادہ اس سی بدعت ہی اور داخل اسبال اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کی ہو حرام ہی والا مکروہ وخلاف سنت اور کہا ہی محدثین نے کہ تخصیص چہوڑنی شملہ کی بوقت نماز کی بہی موافق سنت کی نہیں اور صواب یہہ ہی کہ چہوڑنا شملہ کا مستحب ہی اور سنن زوائد سی مقابلہ سنن ہدی کی اور اسکی ترک میں گناہ و برائی نہیں اگرچہ اسکی فعل میں ثواب و فضیلت ہی اور بعضوں نے جو سنت موکدہ کہا ہی خلاف تحقیق کی ہی اور کتب میں کہا مستحب ہی پہننا سیاہ کا اور چہوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکی وہکذا فی غیرہ من کتب الحنفیہ + ح وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہی رکانہ سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنی ہی ٹوپیوں پر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکی نہیں درست ف اس حدیث کو ابوداود نے بہی روایت کیا ہی اور سکوت کیا اس سی اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونون کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہیں ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتی ہیں بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہہ کہ ہم دستار باندہتی ہیں ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتی ہیں بغیر عمامہ کی اور لکہا ہی شاہ عبد الحق نے کہ مراد معنی اول ہیں اسلیے کہ دستار باندہنی مشرکوں کی یقین معلوم ہی اور پہننا نری ٹوپی کا غیر واقع ہی ح وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطی عورتونکی میری امت سی اور حرام کیا گیا اوپر مردون امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف لفظ مرد شامل ہی لڑکونکو بھی لیکن ازبسکہ وہ مکلف نہین ہین حرام ہی پہنانا پہنانیوالونپر اور مراد سونی سی زیور سونیکا ہی فی الاظروف سونی کی اور چاندیکی حرام ہین مردون اور عورتونپر اور اسطرح زیور چاندیکا مختص ہے ساتہہ عورتونکی مگر جسقدر کہ مستثنی ہی مردونکی لیی قسم انگوٹہی وغیرہ سی ۱۲ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتی کپڑا نیا نام لیتی اوسکا ساتہہ نام اوسکی پگڑی یا کرتا یا چادر پہر کہتی یا الہی تیری ہی لیی حمد ہی اوپر پہنانی تیری کی مجکو اس قمیص کی تیری ہی لیی مانگتا ہون تجہسی بہلائی اس کپڑی کی کہ خیریت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا ہون بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ کپڑا اوسکی لیی یعنی اسکو پہن کر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی اسکو پہن کر گناہ نہ کرون نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف پہنتی نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب بغوی نی روایت کیا ہی کہ جب آنحضرت ارادہ کرتی نیا کپڑا پہنتی کا تو پہنتی اسکو دن جمعہ کی اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتی اوسکا برابر ہی کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہی اور نام اسطرح لیتی کہ کہتی رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذہ العمامۃ او القمیص او الرداء یا کہتی ہذا قمیص او رداء او عمامۃ اور اول ظاہر تر ہی ۱۲ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہاوی طعام پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ کہلایا مجکو یہہ کہانا اور پہنچایا مجکو یہہ کہانا بغیر حیلہ اور بغیر قوۃ کی کہ میری جانب سی ہو بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی جو کچہہ کہ پہلی کیی ہین گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابوداود نی جو شخص کہ پہنی کپڑا اور پہر کہی سب تعریف ہی واسطی اوس اللہ کی کہ پہنایا مجکو یہہ کپڑا اور دیا مجکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کی میری جانب سی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی اگلی پچہلی گناہ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ اگر چاہتی ہی تو ملنا ساتہہ میری یعنی اتصال ہونگی چاہتی ہی ساتہہ میری دنیا اور آخرۃ مین پس چاہیی کہ کفایت کری تجکو دنیا سی مانند توشہ سوار کی اور بچتی رہو ہمنشینی دولتمندونکی سی اور نہ پرانا گن کپڑی کو اور نہ پہینک دی اوسکو بسبب کہنگی کی یہانتک کہ پیوند کری تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث صالح بن حسان کی سی اور کہا محمد بن اسمعیل نی یعنی بخاری نی کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہی ف مانند توشہ سوار کی رغبت دلائی حضرت نی اوپر قناعت کرنیکی تہوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیی ہو کہ وہ تیز چلتا ہی منزل پر جلد پہنچتا ہی پس اسکو تہوڑا سا توشہ کافی ہی بخلاف پیادہ کی کہ سفر مین دیر لگتی ہی اوسکو پس اسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہی اور بچتی رہ الخ اسلیی کہ ہمنشینی اونکی باعث ہوتی ہی محبت شہوات دلہوات کی

اسلیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تعدُ عیناک الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی مردوں کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا اغنیا
اور پیوند کرے تو پہر پہنے اوسکو ایکبار اسمیں غبطت لائے اوپر کفایت کرلے کی کپڑے حقیر سے چنانچہ حضرت عمر سے منقول ہے کہ ایام خلافت میں ایک روز خطبہ پڑہتے تھے
بارہ پیوند کا تہبند باندہے ہوئے ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ
اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہے کہ کہا اوسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سنتے تم کیا نہیں سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق تہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان
سے ہے تحقیق تہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی تواضع لباس میں اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان
سے ہے کہ ایمان لانا آخرۃ پر اور یقین آخرۃ کی پر باعث اسکا ہوا ہے ۱۲ ع ح ... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ فِی الدُّنْیَا اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور احمد اور ابوداود
اور ابن ماجہ نے ف کپڑا شہرت کا الخ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ بسبب اوسکے اپنے تئیں لوگونمیں معزز و مشہور کرنا چاہے تو اوسکو اللہ تعالیٰ
پہناویگا کپڑا ذلیل پر اکہ ساتہہ اوسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اوسکو دن قیامت کے اور اسی یہہ سمجہا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت سے تواضع کا اللہ تعالیٰ کی خوشی
کے لیے دنیا میں پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا عزت کا عقبیٰ میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کی کپڑے سے کپڑے حرام ہیں کہ مباح نہیں پہننا اونکا اور بعضوں نے کہا
کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار کرنے فقرا کے اور دل شکستہ کرنے اونکے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی اور ہنسائی کے پہنے یا بقصد اظہار
زہد و پارسائی کے پہنے اور بعضوں نے کہا تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتہہ نفس اعمال کی کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئیں ساتہہ اوسکے مشہور کرے اور اسمیں نہیں کہ
وجہ اول ظاہر ہے اور موافق تر ساتہہ سیاق حدیث کے ۱۲ ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اوسی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مشابہت کرے ساتہہ کسی قوم کی پس وہ اونمیں سے ہے
نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے ف یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئیں ساتہہ کفار کی مثلا لباس وغیرہ میں یا ساتہہ فساق و فجار کی یا ساتہہ اہل تصوف و صلحا کی پس
وہ اونہیں سے ہے یعنی گناہ و خیر اونکی سے لکہی جاتی ہیں یہہ کلمہ جامع ہے بہت سی باتونکو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق میں ہو یا افعال میں ہو یا لباس میں
ہو یا کہانے میں یا پینے میں ہو یا بولنے میں یا مکان بنانے میں بغیر ذلک ۱۲ ع وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَّھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ تَوَاضُعًا
کَسَاہُ اللّٰہُ حُلَّۃَ الْکَرَامَۃِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰہِ تَوَّجَہُ اللّٰہُ تَاجَ الْمُلْکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ عَنْ مُّعَاذِ
بْنِ اَنَسٍ حَدِیْثَ اللِّبَاسِ اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نقل کی اونہوں نے
اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اسحال میں کہ قادر ہو اوسپر اور ایک روایت میں لفظ تواضعا کا
زیادہ آیا ہے یعنی چہوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا سبب اللہ اور تواضع اور کسرنفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو
دیگا کہ باعث شرافت اور بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت میں بحکم من تواضع لله رفعه الله کے اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہناویگا
(جو شخص فروتنی کرے واسطے خدا کے بلند قدر کرتا ہے اوسکو اللہ)
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نے جملہ اسحدیث سے حدیث اللباس معاذ بن انس سے ف قادر ہو اوسپر یعنی اوسکے
کپڑے کی پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کی رضا یا امید میں مرتبہ آخرۃ کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کی اور نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی نکاح کرے کسی

ایسی عورت کہ وہ نہ اوسکی برابر ہو کفویت میں اور نہ عزت میں اور نہ غنا میں محض اللہ کی رضا کے لیے واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فتنہ سے اور محافظت دین کے
کی اور طلب نسل کی ہو اوس تاج بادشاہت کا یعنی بہشت میں تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہی توقیر اوسکی سے دنیا اور آخرۃ میں اور
حدیث لباس سے کہ کہا من ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا
ہی یہہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندے اوسکیکے نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب دیوے اللہ تعالی بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اوسکو یعنی
کپڑے پہنے لایق حال اپنے کی بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت و شکرگذاری اوسکیکی اور تا محتاج واسطے طلب کے وہ صدقات کے اوسکی طرف رجوع
کریں نہ بقصد تکبر اور اترانے کے اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہی اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندے کو دیوے مثل
علم و فضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اوسکو تا لوگ فایدہ اوٹھاویں اوس سے اگر کوئی کہے اوپر کی حدیث میں رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمیں رغبت دلائی زینت
کرنے پر پس دفع تعارض کا کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کرے اوس سے وقت حاجت کے اور نہ تکلف کرے واسطے کپڑوں مکلف کی
جیسے کہ دیکھی جاتی ہی عادت لوگونکی یہانتک کہ علما و صوفیہ میں بھی پس جو شخص کہ پکڑے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کے نئے کپڑے پر اور نظافت
پر پس نہیں چھپا اسلیے کہ یہہ خست دناءۃ ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا
قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا
مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات
کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اوسکے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھہ اوسکے بال سر اپنے کے اور دیکھا
ایک اور شخص کو کہ تھے اوسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص وہ چیز کو کہ دہووے ساتھہ اوسکے کپڑے اپنے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے ف یعنی صابون
وغیرہ یا پانی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستہرائی کپڑوں کی نزدیک آنحضرت کے محبوب ہے اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہی البذاذۃ من الایمان
تو مراد بذاذۃ سے قناعت کرنی ہی کپڑے موٹے جہوٹے پر پس نہیں منافی ہی وہ نظافت کے کہ جسکی حق میں آیا ہی انہا من الدین اور نہیں مستلزم ہی بذاذۃ مذلت
کو اور ترک اہل یقین کی واللہ اعلم ۱۲ ع وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ
فَقَالَ لِیْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَ
الرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِیْ شَرْحِ
السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی ابی الاحوص سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں
کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجھکو کیا ہی تیرے پاس مال کہا میں نے کہ ہاں فرمایا کس قسم کا مال ہی کہا میں نے ہر قسم کا مال ہی تحقیق دیا ہی مجھکو اللہ تعالی نے
اونٹ گائیں بکریں گھوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہی تجھکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنے اوسکیکا تجھکو نقل کی یہہ نسائی
نے اور شرح السنہ میں روایت کی ہی ساتھہ الفاظ کی کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختلف ہی اور مضمون دونوں کا ایک ہی ف یعنی پہن کپڑا اچھا تاکہ جانیں
لوگ کہ تو غنی ہی اور اللہ نے دی ہیں تجھکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہی ساتھہ پہننے کپڑے اچھے اور ستہرے اور رہنے کی بقدر مقدور کے بغیر
اسکی کہ مبالغہ کرے اوسمیں اور باریک پہنے میں اور واسطے پہننے میں اور منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرتین سے باریک کپڑے

سی اور موٹی سی اور نرم ہی اور سخت سی اور دراز سی اور کوتاہ سی ولیکن نہین پہنا اوسکو کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہی کہ کہنگی کپڑی کی محمود ہی اور افعال ایمان سی ہی بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کی دنیا مین اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل و خست کی ہو باوجود قدرت کی تو قبیح و مذموم ہی ++

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال مین کہ اوسپر تہی دو کپڑی سرخ پس سلام علیک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جواب نہ دیا آپنی اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہی اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنی کی مستحق جواب دینی اور اکرام کرنیکا نہین ہوتا اور بیٹہنا ریشمی کپڑی پر بہی مکروہ ہی مانند پہننی کی نزدیک صاحبین رحمہما اللہ کی اور امام اعظم رح کی نزدیک جائز ہی اور اسکا لحاف بہی اور بہننا مکروہ ہی لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہی نزدیک امام ابی حنیفہ کی اور مکروہ ہی نزدیک صاحبین کی ++ ع ح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین سوار ہوتا مین زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہین پہنتا مین کسنبا اور نہین پہنتا مین پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبو لی کہ مرد لگاوین چاہیی کہ بو رکہتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب و عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوی اور خوشبو لی عورتون کی چاہیی کہ رنگ رکہتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران و مہندی ہی اور مانند اونکی تا بو باہر نہ پہونچی اور سبب فتنہ اور ابتلا مردونکی نہو نقل کی یہہ ابوداود نی ف ارجوان ساتہہ پیش ہمزہ اور جیم کی اور بیچ مین انکی ری ساکن ہی بمعنی زین پوش ریشمی سرخ کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین سوار ہوتا مین اوس جانور پر کہ اوسکی زین پر ارجوان ہو کذا قالہ البعض الشراح من علمائنا اور نہایہ مین لکہا ہی کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہی اور وہ ایک درخت ہی کہ اوسمین سرخ پہول لگتی ہین اور ہر رنگ مشابہ اوسکی ہوتا ہی اوسکو بہی ارجوان کہتی ہین اور بعضون نی کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہی اور قاموس مین کہا کہ ارجوان سرخ کو کہتی ہین کہتا ہو مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ مراد ارجوان سی بیچ اس حدیث کی سرخ ہی برابر ہی کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اسمین بڑا مبالغہ ہی بیچ پرہیز کرنیکی سرخ کی پہنی سی اسلیی کہ سوار ہونی پر باوجودیکہ اطلاق پہنی کا نہین آتا جب بچتی تہی تو پہننی سی بطریق اولی بچتی ہونگی اور نہین پہنتا مین پیراہن الخ یعنی جسمین سنجاف زیادہ ہو چار انگشت سی وہ نہین پہنتا یا محمول کیا جاوی ورع اور تقوی پر اور رنگ رکہتی ہو نہ بو الخ نہین جائز ہی عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بو اوسکی خوش رکہتی ہو وقت نکلنی کی اپنی گہر سی اور جائز ہی جبکہ نہ نکلی انتہی اور حدیث خبر ہی بمعنی امر کی اور معنی یہہ ہین کہ ہو خوشبو مردون کی بدون رنگ کی اور خوشبو عورتونکی رنگ ہو نہ بو اور شمائل مین بعلت آیا ہی کہ طیب مردونکی وہ چیز ہی کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہان بہی یہی مراد ہی اسلیی کہ طیب بغیر بو کی نہو گی اس ثبات بو اوسکی لیی بیفائدہ ہوا اور نفی اوسکی درست نہی صحیح ++ ع ح

وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِيْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ریحانہ سی کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دس چیز سی دانتونکی تیز کرنی سی اور گودنی سی اور بال اوکہاڑنی سی اور ہمخواب ہونی مرد کی سی ساتہہ مرد کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور ہمخواب ہونی عورت کی سی ساتہہ عورت کی بدون حائل ہونی کپڑی کی اور منع کیا اسی کہ لگاوی مرد نیچی کپڑی کی ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیونکی یا لگاوی مونڈہونپر ریشمی کپڑا مانند عجمیونکی اور منع کیا لوٹنی سی اور سوار ہونی سی اوپر زین چیتی کی چمڑی کی اور منع کیا پہننی چہاپ کی سی مگر واسطی صاحب حکومت کی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف دانتونکی تیز کرنی

سی عرب مین عورتین بڑھاپی مین انکی سری تیز کیا کرتے ہین اور بار یک تا مشابہ جوانونکی ساتھہ ہو لی سی حضرت نی منع فرمایا اور گودنی سی یعنی سوئی سی بدن گود کر نیل یا سرمہ بھرتی ہین اسی بھی منع فرمایا اور بال اوکھاڑنی سی یعنی سفید بال ڈاڑہی اور سر کی چنی یا اوکھاڑنی بال ڈاڑہی اور بہونکی واسطی زینت کی یا عورتین جو بال چہرے پر سی اوکھاڑتین یعنی پیشانی کی بال چنتی اسی بہی حضرت نی منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سی یہہ ہی کہ لازم آتی ہی تغییر خلقت الہی کی اور ارتکاب ہوتا ہی تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہی لیکن ان تکلفات سی منع فرمایا اور بعضون نی بالونکی اوکھیڑنیکو ساتھہ اوکھیڑنی بالون سر اور ڈاڑہی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہی اور ہمخواب ہونی مرد کی سی الخ یعنی دونون ایک کپڑی مین ننگی سووین اور ظاہر اطلاق ہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہونی مقید ساتھہ اس حال کی کہ نہو درمیان دونون ستر ڈہکنی ہوئی اور ایسی ہی دونون احتمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو تو ظاہر ہی اور بغیر اسکی بہی خالی ترک ادب اور بی حیائی سی نہین اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہی مرد ونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور مونڈہو نپر ریشمی کپڑی سی مراد علم حریر ہی یا دہ چار انگشت سی اور یہہ ہوسکتا ہی کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دوپٹی کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی سی اسلیی منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتھہ ہوتی ہی اور بعضی مشایخ نی لکہا ہی کہ بیٹہنا اوپر چمڑی چار پایون اور درندونکی موجب قساوت اور تفرقہ وقت کا ہی اور واسطی صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہننا چہاپ کا بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیی مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ منسوخ ہی بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتی تہی حضرت کے عہد مین اور خلفا کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تہا ۱۳ ح ع وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاِبْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ وَقَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی چہاپ سونیکی سی اور پہنی قسی کی سی اور استعمال میاثر کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابو داود کی یون ہی کہ کہا حضرت علی نی کہ منع فرمایا آنحضرت نی میاثر ارغوانی سی یعنی سرخ سی **ف** سونیکی چہاپ پہنی چارون علما کی نزدیک حرام ہی اور بعضی صحابہ سی مانند طلحہ اور سعد وقاص کے جو پہننا اسکا منقول ہی پہلی نہی سی ہوگا اور قسی ساتھہ زیر قاف اور تشدید سین مکسورہ کی نسبت ہی طرف قس کی کہ نام ہی ایک شہر کا شہرون مصر کی وہان کے کپڑیکو قسی کہتی ہین کہا بعض شارح نی کہ وہ ایک قسم کپڑی کی ہی کہ اوسمین خطوط ریشمی ہوتی ہین نہی اس نہی تنزیہ کی لیی ہی گو بنا بر ورع کی اور کہا ابن ملک نی کہ نہی وہی جب ہی کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشم ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کی لیی ہوگی اور کہا خطابی نی کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ملا ہوا ساتھہ ریشم کی اور میاثر ساتھہ جمع میثر کی ساتھہ زیر میم زین پوش سرخ کو کہتی ہین اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہی اور نہی بہی اوسصورت مین ہی کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہی یہہ کہ ہو نہی اوسصورت مین بہی کہ سوتی ہو اوسصورت مین نہی تنزیہی ہوگی بسبب تفاخر اور تنعم کی اور مشابہت کی ساتھہ متکبران عجم کی ۱۱ ح ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کی اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتی کی چمڑی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی **ف** خز نام ہی ایک کپڑی کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف اور ریشم سی اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اسکو پہنا ہی پس نہی وہی بعلت تشبہ کی ساتھہ عجمیونکی ہوگی بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتی تہی اور اگر مراد خز سی وہ ہو کہ اب معروف ہی کہ تمام ریشم کا ہوتا ہی وہ حرام ہی مطلقا اور اسی معنی پر محمول ہی حدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانینگے خز اور حریر کو اور لکہا ہی علمانی کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہ تہی پس خبر دینی اوسکی ساتھہ غیب کی معجزہ آپکا ہی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی ح نی لکہا ہی کہ بعض شارح نی علما ہماری سی لکہا ہی کہ مراد خز سی وہ کپڑا ہی کہ تمام یا اکثر اوسمین ریشم ہو وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی براء ابن عازب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا زین پوش سرخ سی نقل کی یہہ بغوی نی

شرح السنہ میں وعن ابی رمثۃ التیمی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوبان اخضران ولہ شعر قد علاہ
الشیب وشیبہ احمر رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داود وھو ذو وفرۃ وبھا ردع من حناء
اور روایت ہی ابی رمثہ تیمی سی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑی سبز تہی اور حضرت کی بال تہی تہوڑسی یعنی سر اور ڈاڑہی
میں کہ غالب آیا تہا اونپر بڑہاپا یعنی سفیدی اور بڑہاپا اونکا سرخ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابوداود کی روایت میں یون ہی کہ حضرت صاحب وفرہ تہی اور
اون بالوں میں اثر تہا مہندی کا ف سبز تہی یعنی نرے سبز تہی یا خطوط سبز تہی دونوں میں اور بیچ عدد بالوں سفید حضرت کے کئی روایتیں آئی ہیں انس کہتی ہیں کہ گنتی بیچ
بیچ سر اور ڈاڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر سی آیا ہی کہ تہا بڑہاپا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کی تہا اور ایک روایت میں سترہ بہی آئی
ہیں اور وفرہ ساتہہ زبر واو اور جزم فا کی اون بالوں کو کہتی ہیں کہ کانوں کی لووں تک ہوں اور بڑہاپا اونکا سرخ تہا یعنی وہ چند بال خضاب کی ہوئی تہی مہندی کی
اور بعضوں نی کہا کہ مراد سرخی بڑہاپی سی یہہ ہی کہ سفید خالص نہ تہی بلکہ مائل بسرخی تہی جیسکہ معمول ہی کہ ابتدای بڑہاپی میں وہ بال بہورنگی ہوتی ہیں پہر سفید
اور اختلاف ہی درمیان محدثین اور فقہا کی کہ آنحضرت نی خضاب کیا ہی یا نہیں لیکن محدثین لی سیر میں کہ نہیں کیا اور بڑہاپا اونکا حد خضاب کو نہیں پہونچا جیسکہ
حدیث میں آیا ہی اور ایسا حال تہا کہ اگر تیل سر میں ملتی تو سفید بال چہپ جاتی ورنہ معلوم ہوتی رہتی اور فقہا کہتی ہیں اسکی ثبات میں اور اسی حدیث سی یہہ پایا جاتا ہی کہ انہیں
چند بالوں سفید کو خضاب کرلی تہی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ قصداً انکو خضاب نہ کرتی تہی بلکہ آنحضرت کبہی واسطی ہونی اور صاف کرنیکی مہندی سر میں ملتی تہی اور یہہ بال
بسبب اوسکی رنگین ہو جاتی تہی اور یہہ جو ایک حدیث میں آیا ہی کہ موی مبارک انس کی پاس دیکہا خضاب کیا ہوا کہتی ہیں کہ وہ نہ خضاب تہا کہ آنحضرت نی کیا تہا بلکہ انس
بسبب ادب اور تبرک کی اسکو خوشبو میں رکہتی تہی وہ مشابہ خضاب کی معلوم ہوتا تہا یا انس نی آپ اسکو خضاب کیا تہا واسطی تقویت اوسکی کی واللہ اعلم اور یہہ جو بعضی روایتوں میں
آیا ہی کہ آنحضرت خضاب کی تہی کبہی سرخ اور کبہی زرد مراد یہہ ہی کہ ہوتی تہی ڈاڑہی شریف کو ساتہہ مہندی اور زعفران کی واسطی بال کی صاف کرنیکی اور موی شریف
خود سیاہ تہی ساتہہ اسکی رنگین ہوجاتی تہی اسطرح وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا فخرج یتوکا علی اسامۃ
وعلیہ ثوب قطن قد توشح بہ فصلی بہم رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیمار پس باہر تشریف لائی تکیہ کیی ہوئی اسامہ
پر اور حضرت پر کپڑا تہا قطر کا کہ بطور حمائل کی ڈالا تہا اوسکو پس نماز پڑہائی اصحابہ کو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں ف قطر ایک قسم ہی چادر کی کہ اوسمیں خط ہوتی
ہیں سرخ اور کچہہ کہردری ہوتی ہی اور بعضوں نی کہا کہ قطر ایک بستی ہی ضلع بحرین میں وہاں کا تہا وہ کپڑا اور یہہ مرض موت کا تہا اور یہہ آخری نماز تہی کہ ابوبکر امامت
کرتی تہی پس آنحضرت حجرہ شریف سی نکلی اور ابوبکر کی پہلو میں بیٹہی اور امامت کی چنانچہ تفصیل اسکی بیان ہوا باب الامامۃ میں ہی اسطرح وعن عائشۃ
قالت کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان قطریان غلیظان وکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ فقدم بز من
الشام لفلان الیہودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما ترید
انما ترید ان تذھب بمالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاھم واداھم للامانۃ رواہ الترمذی
والنسائی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑی قطری موٹی اور تہی حضرت جب بیٹہتی یعنی بہت دیر پسینا آتا آپ کو تو بہاری
ہو جاتی وہ کپڑی آپکی بدن مبارک پر یعنی اور مشقت کہینچتی اتنی پس آیا کپڑا شام سی واسطی فلانی یہودی کی کہ نام اوسکا معلوم نہ ہوا پس کہا میں نی اگر بہیجی طرف اس یہودی
کی کسیکو پس خرید لیں اوس سی دو کپڑی بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ جب کچہہ آویگا تو مول اوسکا ادا کردینگی تو مناسب ہی تا انداز کہینچی ان کپڑوں سی پس بہیجا حضرت
نی کسیکو طرف اوس یہودی کی یعنی کپڑا خریدنیکی لیی بوعدہ مذکور پس طلب کیا اونی دینی کپڑا بالطور مذکور پس کہا یہودی نی کہ تحقیق میں جانتا ہوں جو چیز کہ ارادہ
کرتی ہو تم سوای اسکی نہیں کہ ارادہ کرتی ہو تم یہہ کہ لیجاو تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور مول نہ دو اور بظاہر خطاب اوسکو کیا کہ خرید لی گیا تہا اور حقیقت میں

خطاب آنحضرت کو تھا پس جب وہ شخص پھر کر آیا اور جواب اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی
جانتا ہی کہ جھوٹ کہتا ہی اسلیے کہ تحقیق جانتا ہی یعنی توریت سی کہ مین سب لوگون سی متقی زیادہ ہون اور خوب ادا کرنیوالا ہون امانت کو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی
نے ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج شریف کو اوس سی ایذا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کی قصد خریدنے اچھے کپڑے کا بطریق قرض
کی کیا اور فساد اوس یہودی کی بھی معلوم ہوئی اگرچہ مرتبہ مین تہی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سی کہ دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحال مین کہ مجہپر تہا کپڑا رنگا ہوا کسنبہ کا گلابی پس فرمایا کیا ہی یہہ پس پہچانی مین کراہت آنحضرت کی
یعنی اس کپڑی کی پہننی سی پس گیا مین اور جلادیا مینی اوس کپڑی کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تونی ساتھ کپڑی اپنی کی کہا جلادیا مینی اوس کپڑی کو فرمایا
کیون پہنایا تونی اوسکو اپنی بعضی عورتونکو اسلیے کہ تحقیق نہین مضائقہ ہی ساتھ پہننی اس کپڑی کی عورتونکو نقل کی یہہ ابو داود نی ف اس سی معلوم ہوا کہ کسنبہ کے رنگ کا
کپڑا پہننا حرام ہی مرد کو وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ
أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن عامر سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا دیکھا مینی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی خچر پر اسحال مین کہ اوپر تہی چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی اور حضرت علی آگی کہڑی ہوئی تہی حضرت کی بیان کرتی جاتی تہی
حضرت کی کلام روبرو لوگونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف بسبب کثرت خلایق کی آواز مبارک حضرت کی دور والونکو نہ پہنچتی تہی حضرت علی آواز بلند سی کلام
مبارک سمجہاتی جاتی تہی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ
رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تیار کی گئی واسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو پس جب پسینا آیا
اوسمین پائی اوسمین بو صوف کی پس پہینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس اسحال مین کہ حضرت بیٹھی ہوئی تہی گوٹ مارے ہوئی ساتھ چادر کی کہ پڑی تہی پہندنی اوسکی حضرت کی قدمون پر نقل کی یہہ ابو داود نی ف گوٹ مارے ہوئے
اسطرح کی بیٹھنی کو کہتی ہین کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون گہٹنی کہڑی کر دیتی ہین اور دونون ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گہٹنی کی لپیٹ کر بیٹھتی ہین سہارا لیکی ۱۲ ح
وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ
أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی دحیہ بن
خلیفہ سی کہ کہا لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کپڑی قباطی پس دیا اوسمین سی مجکو ایک قبطی اور فرمایا پہاڑ اسکو دو ٹکڑی پس بنا ایک کا اونمین سی پیراہن اور دوسرا
ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑہنی بنا دی پس جب پیٹھ پہیری دحیہ نی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کر اپنی عورت کو یہہ کہ لگا لی نیچی اوسکی ایک کپڑا تا ظاہر نہو
بال بدن اوسکی یعنی ایسا باریک ہو نی اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف قباطی جمع قبطیہ کی ہی وہ ایک قسم کپڑی کی ہی مصر کی کپڑونمین سی کہ باریک اور سفید
ہوتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی ام سلمہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اسحال مین کہ وہ اوڑہنی اوڑہی ہوئی تہین پس فرمایا ایک پیچ دی سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہہ ابو داود نی
ف یعنی سر پر اور گلی کی نیچی ایک پیچ دی نہ دو پیچ تا اسراف اور مشابہت مردونکی ساتھ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد سر پر کپڑا لپیٹنا ہو عادت کی ۱۲

عورتوں کی کہ سر کو کپڑے سے ڈھانکتی ہیں مانند عصابہ کی یعنی جیسی یہاں بجائین کسا ہے باندھتی ہیں پس حضرتؐ نے منع فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہے نہ زیادہ نہ لپیٹے تا اسراف
اور مشابہت نہو ساتھ عمامہ مردوں کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مردوں کا سا لباس پہننا اور مشابہت کرنی اونکی ساتھ درست نہیں جیسے کہ عکس اسکا
نہیں درست ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عمر قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وفي
ازاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض
القوم الى اين فقال الى انصاف الساقين رواه مسلم روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ گذرا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ بیچ تہبند میری کی تہا
لٹکنا پس فرمایا اے عبداللہ بلند کر تو تہبند اپنے کو پس بلند کیا میں نے اسکو پھر فرمایا اور اوٹھا پس اور اوٹھایا میں نے پس ہمیشہ کوشش قصد کرتا ہوں میں اس کام کو کہ اوٹھانا
تہبند کا ہے بعد حکم کرنے حضرتؐ کی پس کہا بعضی لوگوں نے کہ کہاں تک اوٹھاتے ہو تم کہا آدھی پنڈلیوں تک نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اتحریہا کی ضمیر متعلمہ کیطرف پھرتی
ہے چنانچہ ترجمہ اسیکے موافق ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے طرف فعلہ خیرہ کی یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہوں میں کہ ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آنحضرتؐ
کی ہے **وعنه** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة فقال ابو بكر يا رسول
الله ازاري يسترخي الا ان اتعاهده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم انك لست ممن
يفعله خيلاء رواه البخاري اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا از راہ تکبر کی نظر رحمت
نہیں کریگا اللہ طرف اوسکی دن قیامت کی پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ ازار میری لٹکیاتی ہے یعنی آپ سے بغیر اختیار میرے کی وکبھی کھینچتی ہے ٹخنی اور قدم تک مگر یہہ کہ
ہر وقت خبرگیری کرتا ہوں یعنی اور اکثر مجھسے خبرگیری ہو سکتی ہے نہیں بسبب مانع شرعی یا عرفی کی پس یہ حکم او سمیں کی پس فرمایا واسطے ابی بکرؓ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق تو اون لوگوں میں سے نہیں ہے کہ ازار لٹکاتے ہیں از راہ تکبر کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کی نہیں ضرر کرتا خصوصا
اوس شخص کو کہ نہو عادت اوسکی تکبر کی ولیکن افضل متابعت ہی ہی اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانے میں تکبر ہے **وعن** عكرمة قال
رايت ابن عباس يأتزر فيضع حاشية ازاره من مقدمه على ظهر قدميه ويرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه
الازرة قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتزرها رواه ابو داود اور روایت ہے عکرمہ سے
کہ کہا دیکھا میں نے ابن عباسؓ کو کہ تہبند باندھتے تھے پس رکھتے کنارہ تہبند اپنی کا آگے کی جانب اوسکی سے پشت قدم اپنے پر اور اونچا رکھتے تھے پیچھے سے کہا میں نے یعنی ابن
عباسؓ کو کیوں تہبند باندھتے ہو تم اسطرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباسؓ نے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اسطرح یعنی کبھی کبھی نقل کی یہہ ابوداؤد
نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال میں ہے **وعن** عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليكم بالعمائم فانها سيماء الملائكة وارخوها خلف ظهوركم رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیاں باندھنی اسلیے کہ پگڑیاں علامت ہیں فرشتوں کی یعنی روز بدر کی آئے تھے ستارہ باندھے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یمددکم ربکم بخمسة الاف من
الملائكة مسومين اور چھوڑو شملے پیچھے پشت اپنی کی یعنی اسلیے کہ ملائکہ بھی آئے تھے اس ہیئت سے **وعن** عائشة ان اسماء بنت ابي بكر دخلت
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لن يصلح
ان يرى منها الا هذا وهذا واشار الى وجهه وكفيه رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق اسماءؓ بیٹی ابی بکرؓ کی
کی آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ اوپر تھے کپڑے باریک پس منہ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے اور فرمایا کہ اے اسماء تحقیق عورت جس وقت
کہ پہنچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہیں درست یہہ کہ دیکھا جاوے اوس کا کوئی عضو مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کی اور ہاتھ اپنے کی نقل کی یہہ

ابوداود نی ف یہہ ستر عورۃ ہی عورۃ کی لیے اور حجاب یہہ ہی کہ گہر سی باہر نہ نکلے روبرو لوگونکی اگرچہ بدن ڈہکی ہو اور یہہ خواص ازواج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی سی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جب ان عورۃ کا باریک کپڑی مین سی معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکہتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ مَطَرٍ قَالَ اِنَّ
عَلِيًّا اشْتَرٰى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مِنَ الرِّيَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ فَاُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ ثُمَّ قَالَ
هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی مطر سی کہ کہا تحقیق حضرت علی رض نی خرید
ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی نصیب کیے مجکو کپڑی ون مینت کی ہی وہ چیز کہ زینت کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی لوگونمین اور
چہپاتی ہین ساتہہ اوسکی ستر اپنا پہر کہا حضرت علی رض نی کہ اسیطرح سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہتی تہی یہہ یعنی بعد پہنی کپڑی کی نقل کی اسکو احمد نی وَعَنْ
اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ
ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ
بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ
وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا اونہی کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نی کپڑا نیا پہر کہا سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی
ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر کہا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ پہنی کپڑا نیا پہر کہی سب
تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چہپاتا ہون مین ساتہہ اوسکی ستر اپنا اور زینت کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی بیچ زندگانی اپنی کی پہر قصد کری اوس کپڑی کا
کہ پرانا ہی پس دیدی وسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کی اور بیچ محافظت خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کی جیتی اور مری یعنی دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَلٰى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی علقمہ بن ابی علقمہ سی وسنی نقل
کی اپنی مان سی کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال مین کہ اونپر اوڑہنی باریک تہی پس پہاڑ ڈالی وہ اوڑہنی حضرت عائشہ نی اور
پہنائی اوسکو اوڑہنی موٹی نقل کی یہہ مالک نی ف حفصہ بہتیجی تہین حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑہنی اوڑہی ہوئی دیکہہ کر خفا ہوئین اور واسطی تادیب کی
اوسکی اوڑہنی کی دو ٹکڑی کر ڈالی اور اوسکی بدلی موٹی اوڑہنی اوڑہا دی ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ
وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ اِرْفَعْ بَصَرَكَ اِلٰى جَارِيَتِيْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تُزْهٰى اَنْ تَلْبَسَهٗ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ
مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهٗ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد الواحد بیٹی ایمن کی سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی کہا کہ گیا مین حضرت عائشہ کی پاس
اور اونپر تہا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نی اوٹہا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکہہ طرف اوسکی پس تحقیق یہہ تکبر کرتی ہی اور
نہین راضی ہوتی پہنی اس کپڑی کی سی گہر مین یعنی چہ جای آنکہ اسکو پہن کر باہر نکلی و تحقیق تہا واسطی میری اسطرح کی کپڑون مین سی ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس نتہی کوئی عورۃ کہ زینت کی جاتی مدینہ مین واسطی بیاہ کی یا اور شادی کی مگر بہیجتی طرف میری کسیکو عاریت مانگنی اوس کرتی کو نقل کی یہہ بخاری نی
ف حضرت عائشہ رض نی بیان کیا حال فقر و تنگی اور زہد ہی کا آنحضرت کی زمانہ مین ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ قَدْ اَوْشَكْتَ مَا انْتَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ

اسی معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سی بگاڑی جیسیکہ فرمایا حضرت نی افرا ای احدکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ارادہ کیا لکھنی خط کا طرف کسریٰ بادشاہ فارس کی اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کی پس عرض کیا گیا یہہ کہ بادشاہ نہین قبول کرتی ہین خط کو بدون مہر کی پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچی کی سطر مین اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تھا ف اسمین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکی کہ حلقہ پہنا جاتا ہی ہاتھہ میں اور محل استبعاد نہی کر کیا اوسکو واسطی بیان جواز کی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور بعضی مین آیا ہی کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آوی گا اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد یا بین ہیئت تھی

اللہ رسول محمد

اور بعضی حواشی مین یہہ ہیئت لکھی ہی (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتھہ مین تھی اور بعد انکی عمر فاروق کی ہاتھہ مین اور بعد انکی حضرت عثمان کی ہاتھہ مین تھی اور آخر خلافت انکی مین ہاتھہ معیقیب کی سی کہ خادم انکی تھی کوئی اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈھی نہ ملی اور کہا ہی علما نی کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا انکی عہد مین تھا اور بعد انکی ہوا گم ہونا اس مہر کا تھا کہ اوسمین ایک برکت تھی کہ باعث انتظام والتیام کی تھی جیسیکہ مہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهٗ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی وسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی انکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی وسی انس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہنی انگشتری چاندی کی بیچ داہنی ہاتھہ اپنی کی اوسمین نگینہ تھا حبشی تھی حضرت کرتی نگینہ انگشتری کا اوس جانب کہ متصل ہتیلی کی ہی یعنی اندر کی جانب کرتی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ یا یہ معنی کہ عقیق تھا یا سلیمانی کہ کان اسکی یمن اور حبشہ مین ہی یا اوس قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ مین ہوتا ہی یا سیاہ تھا برنگ حبشیونکی یا حبشہ مین اسکو بنایا تھا یا بنانی والا اوسکا حبشی تھا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتھہ ہونی اوسکی چاندی سی اوپر تقدیر یعنی اول کی حمل اوپر تعدد انگوٹھیونکی کرنا چاہیی ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وسی انس سی کہ کہا تھی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور اشارہ کیا انس نی طرف چھنگلیا بائین ہاتھہ کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَوْمٰى اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا کہا حضرت علی رض نی منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ مہر پہنون مین بیچ اس انگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نی پس اشارہ کیا حضرت نی طرف بیچ کی انگلی کی اور اس انگلی کی کہ متصل ہی اوسکی یعنی انگلی شہادت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف انگوٹھی چھنگلیا کی پاس کی انگلی مین پہننا انگوٹھی کا ثابت نہین ہوا نہ حضرت سی اور نہ صحابہ سی اور نہ تابعین سی پس تابع استحباب پہننی انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور داہنی مین فاضل کیا ہی شافعیہ نی اور حنفیہ نی اور یہہ مردونکی حق مین ہی اور عورتونکو جائز ہی کہ پہنین سب انگلیونمین اور نووی نی کہا کہ مکروہ تنزیہی ہی مرد کو پہننا چھلا بیچ کی انگلی مین اور شہادت کی انگلی مین ۱۲ ع

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ

فی یمینہ رواہ ابن ماجۃ ورواہ ابوداؤد والنسائی عن علی روایت ہی عبداللہ بن جعفر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی
داہنی ہاتہہ مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی ابوداود اور نسائی نی حضرت علی سی وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یتختم فی یسارہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتی انگشتری بائین ہاتہہ مین نقل
کی یہہ ابوداود نی وعن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم
قال ان ہذین حرام علی ذکور امتی رواہ احمد وابوداود والنسائی اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیا ریشمی کپڑا پس کہا اسکو بیچ داہنی ہاتہہ کی اور لیا سونا پس کہا اسکو بیچ بائین ہاتہہ مین پہر فرمایا کہ تحقیق یہہ دونون حرام ہین اوپر مردون
امت میری کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی وعن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن رکوب
النمور وعن لبس الذہب الا مقطعا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی معاویہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا
سوار ہونی سی اوپر چیتی کی کہال کی اور پہننی فرمایا سونی کی یعنی مردونکو مگر بہت کم نقل کی یہہ ابوداود نی ف یہہ اباحت تہوڑی سونیکی بہی منسوخ
ہوئی اور اظاہرا جواز تہوڑی سونیکا حنفیہ کی نزدیک محمول ہی اوپر کہ تہوڑا سونیکا کرنا یا بیچ سونیکی نگینہ مین لگانی یا سنہری کام بطور دہاریونکی یا تجاف
کی کپڑون پر کرنا کہ یہہ جائز ہین اور ... وعن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل علیہ خاتم من
شبہ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیۃ اہل
النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال من ورق ولا تتمہ مثقالا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی
قال محی السنۃ وقد صح عن سہل ابن سعد فی الصداق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل التمس ولو خاتما من حدید اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری پیتل کی کیا ہی واسطی میری کہ پاتا ہون تجہسی بو بتونکی یعنی پیتل کی فرمایا کہ بت پیتل کی بنائی
تہی پس پہینک دیا اسنی اسکو پہر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنی ہوئی تہا انگشتری لوہیکی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی میری کہ دیکہتا ہون تجہپر زیور دوزخیونکا پس پہینک
دیا اسکو پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اسکو مثقال پہر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی کہا محی السنۃ
نی کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی سہل بن سعد سی بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ایک شخص کی کہ ارادہ رکہتا تہا نکاح
کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطی مہر بیوی کی اگرچہ ہو انگشتری لوہیکی ف زیور دوزخیونکا یعنی بعضی کافر دنیا مین اسکا پہنتی ہین یا دوزخ مین کفار کو طوق و زنجیر لوہی
کی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو انتہی یہہ نہی ورع اور اولویت کی لیی ہی کہ اولی یہہ ہی کہ ہو انگشتری کم مثقال سی اسلیی کہ اصل سونی اور چاندی مین کراہت ہی اور
بقدر ضرورت سی زیادہ نہ چاہیی اسلیی پہننا دو انگشتری یا اور زیادہ اتنی مکروہ ہی لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہی اگر نوبت بنوبت پہنی اور کہا قاضیخان
نی مکروہ ہی پہننا لوہی پیتل کی انگوٹہی وغیرہ کا اور کہا محی السنۃ کا مطلب یہہ ہی کہ حضرت نی جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہیکی ہو اس سی معلوم ہوا کہ نہی تحریم
کی لیی نہین ہی یعنی اگر نہی تحریم کی لیی ہوتی تو حضرت کاہیکو لوہیکی انگوٹہی تلاش کرواتی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ مبالغہ ہی بیچ خرچ کرنی مال کی واسطی مہر کی اگرچہ
تہوڑی سی چیز ہو مانند اس قول آدمی کی ہی کہ دی مجہکو اگرچہ ایک مٹہی خاک کی ہو اور لوہیکی انگوٹہی کی پہننی سی اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی تہا متقوم یعنی باہر ہونی اور
احتمال ہی کہ نہی لوہیکی انگوٹہی کی پہننی سی بعد حدیث سہل کی ہو یعنی کہ حدیث سہل کی تہی پہلی استقرار سنن اور احکام شرایع کی اور حدیث بریدہ کی بعد اسکی اس صورت
حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ پہلی فصل باب المہر کی گذری ہی وعن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ عشر
خلال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر الازار والتختم بالذہب والتبرج بالزینۃ لغیر محلہا والضرب

بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی دس باتین زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکہتی
تغیر کرنا بڑہاپی کا اور لٹکا کر تہبند کو نیچی چلنا یعنی ٹخنون سی نیچی لٹکانا اور پہنا سونیکی انگوٹہی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورۃ کا زینت کو بی محل اور کہیلنا ساتہہ نردکی
اور مکروہ رکہتی تہی منتر کو سوای معوذات کی اور باندہنا منکون اور کوڑیون کا اور عورۃ کی ستر سی باہر گرانا منی کا بی محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی
حرام ہونی اوسکیکا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف خلوق ایک خوشبو ہی مرکب از زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور یہہ نہی خاص مردونکی لیی ہی اور عورتونکو
لگانا اوسکا درست ہی اور بعضی حدیثین اسکی اباحت مین وارد ہوئی ہین اور بعضی نہی مین اور حدیثین نہی کی بہت ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ ناسخ اباحت کی ہین
اور مردونکو اوسکی استعمال سی اسلیی منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبو ہی اور تغیر کرنا بڑہاپی کا خواہ ساتہہ کہاڑنی سفید بالونکی ہو خواہ ساتہہ خضاب سیاہ کی
بخلاف خضاب مہندی کی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق بسبب وارد ہونی احادیث کی اسمین اور سفید بالونکی کہاڑنی مین مختار ہمارے نبی سب مین حرمت وکراہت ہی
اور ظاہر کرنا عورۃ کا اپنی زینت وخوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتہہ زیر ح کی ہی یعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہہ کہ حلال ہی عورۃ کو اظہار زینت کا وہان کہ وہ زوج
اوسکا ہی اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کی جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن واباہن الایہ اور لفظ محل ساتہہ زبر ح کی بہی پڑہا ہی حلول سی
اور کعاب ساتہہ زیر کاف کی جمع کعب کی ہی یعنی مہرون نرد کی کہ ساتہہ اونکی کہیلتی ہین اور مانند قرعہ کی پہنکتی ہین اور مراد نہی کہیلنی سی ساتہہ نرد کی اور وہ
حرام ہی نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کہیلنی بہی مکروہ تحریمی ہی ہماری نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کرنیکی اور معوذات یعنی
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہین کی حکم مین ہین جو عائین منقول حدیث سی اور تعوذ ساتہہ اسماء الہی کی اور بعضون کی نزدیک مراد معوذات سی
وہ آیات قرانی ہین کہ مشتمل ہین اوپر معنی استعاذہ کی خواہ یہہ سورتین ہون خواہ غیر انکی حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتہہ قران اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہی اور ساتہہ
غیر اوسکیکی حرام ہی خصوصا ساتہہ اون لفاظ کی کہ معانی اونکی معلوم نہون کہ وہان خوف کفر کا ہی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی منکون اور ہڈیونکی کہ واسطی دفع نظر
کی لڑکونکی گلی مین ڈالتی تہی ایام جاہلیت مین اور دین اسلام مین اسی ممانعت آئی اور بعضون نی کہا کہ تمائم سی مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہین اور آیات قرانی اور
دعائین اور اسماء الہی لکہکر گلی مین ڈالنی جائز ہین جیسیکہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی سی حصن حصین مین جو کو ہی معلوم ہوتا ہی اور مکروہ رکہتی تہی گرانی منی کو باہر عورت
کی ستر سی وقت انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل مین کہ وہ عورۃ حرہ ہی بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہین بخلاف لونڈیکی کہ وہ محل عزل ہی عزل اوسی
مکروہ نہین اور مکروہ کہتی تہی فساد لڑکیکو مراد اسی یہہ ہی صحبت کرنی اوس عورۃ سی کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو اپنی حاملہ ہوجاتی ہی وہ اور بسبب اوسکی دودہ اوسکا فاسد
یعنی خراب ہوجاتا ہی اور لڑکیکو خلل کرتا ہی کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہی اور مجامعت عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین غیل کہتی ہین ساتہہ زبر غین کی اور ذکر اوسکا
باب المباشرت مین ہوچکا ہی اور درحالیکہ نہ حکم کرتی تہی حرام ہونی اوسکیکا یعنی مکروہ کہتی تہی فساد لڑکیکو اور جماع عورۃ کو حالت دودہ پلانی مین لیکن حرام
نہین کرتی تہی اوسکو اسلیی کہ وطی عورۃ منکوحہ کی حلال ہی اور بمجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہی حرام نہین ہوتی ۱۲ ع ح وَعَنْ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً
لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابن زبیر سی یہہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی اونکی لیگئی زبیر کی بیٹی
کو طرف عمر ابن خطاب کی اور لڑکیکی پاؤن مین گہنگرو تہی اونکا کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر نی اور کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ساتہہ ہر جرس کی
شیطان ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی مزین کرتا ہی اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکیکی اور وہ مزمار شیطان ہی جیسیکہ ایک حدیث مین آیا ہی الجرس مزامیر
الشیطان ۱۲ ع ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا

بجَلاجِلَ وَعَلَيْهَا جَلاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعْنَ جَلاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی بنانہ سی کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کی ہی کہ تہی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چہوٹی اور وہ پہنی ہوئی تہی گہنگرو آواز کرتی تہی وہ پس کہا حضرت عائشہ نی یعنی اوس عورۃ کو کہ لڑکیکو لائی تہی نہ لاوی اسکو میری گہر مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گہنگرو اوسکی اسلیئی سنا ہی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین یعنی رحمت کی کہ اوسمین گہنٹا ہوتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن طرفہ سی یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنی ناک چاندی کی پس بدبو ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بناوی ناک سونیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف کلاب نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تہی اور بسبب اسحدیث کی مباح رکہا ہی علماء نی سونیکی ناک کا بنوانا اور اسیطرح باندہنا دانتونکا چاندی کی تارون سی لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہی سونیکی تارون سی باندہنا ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَبِيبَهُ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَبِيبَهُ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکیکو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیی کہ پہناوی اوسکو حلقہ سونی کا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کی سزا یہہ ہی کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی اوسکی گلی مین طوق سونیکا اور جو شخص چاہی یہہ کہ پہناوی اپنی دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیی کہ پہناوی کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف فالعبوا بہا یعنی لہو و لعب کرو ساتہہ چاندی کی اور بناؤ زیور اوسکا اسمین اشارہ ہی اسپر کہ زیب و زینت اور زیور دنیا داخل ہی لہو و لعب مین اگرچہ مباح ہو یا جیسا کہ عورتین زیور دار کی لعب بازی کرین تو گویا یہہ لہو و لعب ساتہہ زیور کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ لعب ناسا تہہ کسی شی کی تصرف کرنا ہی اوسمین جسطرح کہ چاہی یعنی کرو چاندی بیچ جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور مین ہی اسطرح عورتونکی نہ مردونکی سوای مہر اور زیور تلوار اور ہتیارون لڑائی کی ہاح ع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو عورۃ کہ پہنی ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی اور جو عورۃ ڈالی اپنی کانون مین بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی اوسکی کانون مین مانند اوسکی آگ سی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلَّيْنَ بِهِ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی بہن سی حذیفہ کی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہین ہی واسطی تمہاری بیچ چاندی کی وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتہہ اوسکی یعنی کافی ہی کہ زیور چاندیکا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہین تم مین سی کوئی عورۃ کہ زیور بناوی سونیکا کہ ظاہر کری اوسکو پہننی کی جگہ مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف ان حدیثونسی معلوم ہوا کہ عورۃ کو بہی سونا خالص پہننا منع ہی اور سبب اسکا

وعید کا اور چاندی بہی مباح ہی حالانکہ عورتونکو دونون مباح ہین پس ان حدیثونکی علماؤنی کئی توجیہہ بیان کی ہین بعضون نی کہا کہ اول یہی حکم تہا پہر منسوخ
ہوا ساتہہ اس حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حریر اور سونا حرام ہی اوپر مردان امت میری کی یعنی سمجہا گیا اس حدیث
سی کہ عورتونکو سونا اور حریر پہننا حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ وعید ان حدیثون مین کہ مذکور ہی مراد اسی یہہ ہی کہ جو زکوۃ نہ ادا کری اوسکی حق مین ہی یہہ وعید ہی اور
بعضون نی کہا وعید اوس عورۃ کی حق مین ہی کہ سونا پہن کر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کری ہے اوسکو فصل تیسری

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتی تہی زیور والون اور حریر والون
کو یعنی پہننی انکی سی اور فرماتی کہ اگر تم دوست رکہتی ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا مین نقل کی یہہ نسائی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجہکو اسنی تم سی آجکی دن طرف اوسکی دیکہنا ایک
دفعہ اور طرف تمہاری دیکہنا ایک دفعہ پہر پہینکدیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نی ف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ انگشتری سونیکی تہی مولانا وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ
اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُهٗ لِلرِّجَالِ
الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سی کہ کہا مین مکروہ رکہتا ہون یہہ کہ پہنائی جاوین لڑکی کچہہ بہی سونی
سی اس واسطی کہ پہنچا ہی مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا استعمال کرنی انگشتری سونیکی سی یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیزیں بطریق اولی منع ہونگی
پس مین مکروہ رکہتا ہون اسکو واسطی مردونکی بڑی ہوں یا چہوٹی نقل کی یہہ مالک نی موطا مین ف سونی سی اور اسیطرح چاندی سی نہین درست مگر انگوٹہی
ہی اور حریر بہی اسیکے حکم مین ہی تمام ہوئی

بَابُ النِّعَالِ

باب ہی بیچ بیان پاپوشونکی ف نعال جمع نعل کی ہی اور نعل اوسکو کہتی ہین جو پہنا جاوی پاون سی بسبب اوسکی زمین سی اور وہ ساتہہ عرف ہر قوم کی مختلف ہی اور مراد بیان کرنا آنحضرتؐ کی پاپوش کی صفات کا ہی کہ متعارف و بازار کے
ہی اور وہ بہی کئی اقسام کی ہوتی ہی چنانچہ اسیلیی ساتہہ صیغہ جمع کی لایا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتی تہی ایسی پاپوش کہ نہ تہی اوسمین بال نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اسطی اوسکی دو تسمی نقل کی یہہ بخاری نی
ف قبال ساتہہ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتی ہین کہ درمیان دو انگلیونکی بیچ مین پہنا جاتا ہی پس آنحضرتؐ کی پاپوش مین دو تسمی تہی ایک تسمہ تو ہوتا تہا درمیان انگوٹہی
کی اور اوس انگلی کی کہ پاس اوسکی ہی اور ایک تسمہ ہوتا تہا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہی کہ اوسکو بنصر کہتی ہین زبان عربی مین اور
یہہ پاپوش عرب مین مثل چپل کی ہوتی ہی کہ جسکو یہان پہنکر مسجد مین جاتی ہین ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ایک غزوی مین کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنی کی ایک جہاد کی لیی یہہ فرمایا بہت لو تم پاپوشین اس واسطی کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہی جب تک کہ
پاپوش پہنی رہتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی بہلہ نند سوار کی ہی بیچ جلد چلنی کی اور سلامتی پاؤن کی آفات سی اور اسمین تعلیم ہی سپہ کو اسباب سفر کہ حاجت پڑے
ساتہہ اوسکی ساتہہ لیکر جاوی ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ

بالیمنی

تبدأ بالشمال لتكن اليمنى ... وآخرهما تنزع متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے ... وسلم نی جسوقت کہ پہنی ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے ... شروع کری ساتھہ داہنی پانون کی یعنی اول داہنا پانون ڈالی جوتی میں اور
... کری ساتھہ بائین طرف کی یعنی اول بایان پانون نکالی جوتی سی چاہیے کہ ہو دایان پانون پہلا ... ہوا آخر ہوا اوتارنی
... ضابطہ اسمین یہہ ہی کہ جو امر فضیلت کا ہی ابتدا ساتھہ داہنی کی اسمین مستحب ہی اور جو کہ ایسا نہین ہی ... ابتدا ساتھہ بائین
... اعمال خیر کا بخلاف اوتارنی کی اور مسجد مین جاوی تو پہلی دایان پانون رکھی اور نکلتی ہوئی پہلی بایان ... اور پاخانہ مین
... بایان پہلی نکالی اسطرح داہنی پانونکو بزرگی ہی بہ نسبت بائین کی پس اکرام کری اسکا اور اکرام اسکا یہہ ہی کہ جو تہ پہنی تو
... نکالی تا زیادہ رہی جوتی میں اور یہہ باعث ہی اسکی عزت وحرمت کا اسیطرح مسجد وغیرہ کی جانی اور نکلنی مین سمجھہ لے
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفہما جمیعا او لینعلہما جمیعا
... کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چلی ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے ننگا کری دونون پانونکو یا پاپوش پہنی
... علیہ وسلم نی ف یعنی پہنی تو دونون پہنی اور اوتاری تو دونون سی اوتاری ایک پانون مین پہنا اور ایک ننگا رکہنا مکروہ
... اور سبب لغزش پانو کا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہوا اور زمین ناہموار ہوا اور لاحق کیا ہی بعضی علما نی ساتھہ اسکی یہہ کہ ایک ہاتھہ
... کہ ایک ہاتھہ آستین مین رکہی اور ایک آستین نکال کر کندہی پر ڈالی اور ایسی ہی ایک پانون مین جوتا پہنا اور ایک مین موزہ ... وعن جابر قال قال رس
... ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع نعل احدکم فلا یمش فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہ
... ولا یمش فی خف واحد ولا یأکل بشمالہ ولا یحتبی بالثوب الواحد ولا یلتحف الصماء رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت ٹوٹ جاوی ... ایک پاپوش مین یہانتک کہ درست کری تسمہ اوسکا اور نہ چلی ایک موزہ مین اور نہ کہاوی بائین ہاتھہ
سی اور نہ گوٹ مارے ساتھہ ایک کپڑی کی یعنی ... کپڑی مین سی اور نہ اوڑہی کپڑیکو اس طرح جیسی لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھہ بہی اندر لپٹا جاوین
اور ہاتھہ کی نکالنی سی ستر نظر آوی ... الفصل الثانی فصل دوسری عن ابن عباس قال کان لنعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قبالان مثنی شراکہما رواہ الترمذی روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی اسطی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دو قبال ... دوہری تہی تسمی اونکی یعنی تاچہ مین نہیں ... نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما رواہ ابوداود ورواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ پاپوش پہنی آدمی کہڑا ہو کر نقل کی یہہ ابوداود نی اور نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
ابی ہریرہ سی ف یہہ وہ صورت ہی کہ کہڑا ہو کر پہنی مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ بیچ پہنی اور باندہنی تسمہ کی ہاتھہ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ ... اسطرح
وعن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت ربما مشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نعل واحدۃ وفی روایۃ انہا مشت بنعل
واحدۃ رواہ الترمذی وقال ہذا اصح اور روایت ہی قاسم بن محمد سی وی نقل کی حضرت عائشہ سی کہ کہا بعضی وقت چلتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک
پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ صحیح ہی یعنی ازراہ اسناد کی یا معنی کی ف جن
... ایک پانون مین جوتہ پہن کر چلنی سی یہہ حدیث مخالف اونکی ہی اسحدیث کی صحت مین کلام کیا ہی علما نی اور کہا ہی کہ برتقدیر صحت کی یہہ حال
... رہنا اور صحن گہر مین تہا نہ باہر یا واسطی ضرورت کی یا واسطی بیان جواز کی تا نجانین کہ حرام ہی اور اسی معلوم ہوا کہ جو چیز پیغمبر کروہ نہی ہی شارع سی کرنا اوسکا واسطے

بیان ہوا جواز کی آیا ہی اور وہ فعل نسبت شارع کی مکروہ نہیں
لہ نہیں ہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا ... اَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق سنت سی ہی جس وقت کہ بیٹھی آدمی یہہ کہ ڈالی پاپوش اپنا اور رکہی دونکو اپنی
سمیت بیٹھی ہی بلکہ ... بیٹھی کر اور بائیں ہی اور رکہی دونکو بائیں پہلو کی طرف واسطی تعظیم دائیں طرف کی اور
چوڑونکی ع وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ ع
فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَ
کی ہی باپ سی یہہ کہ نجاشی نی بطور تحفہ کی بہیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزی سیاہ سادی یعنی بغیر منقش
نی اور روایت کی ترمذی نی ابی بریدہ سی بہ اضافت باپ کی طرف بریدہ کی اور روایت اپنی باپ سی اور زیا
کیا اور نیز وضو کیا نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نی موزی پہنی بدون پوچہنی اور تفتیش کرنی اسکے کہ
مذبوح کا ان چیزوں کی کچہہ تفتیش نکی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اسی حکم معلوم ہوا کوری کپڑیکا اور بوریکا اور شہد کا
اگر ظاہر میں نجاست نہو حکم طہارت کا ہی ہذ مولانا من الشروح بَابُ التَّرَجُّلِ یہہ باب ہی
کنگہی کرنیکو عام ہی کہ سر میں ہو یا ڈاڑہی میں لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگہی کرنی میں ہوتا ہی اور تسریح کا ڈاڑہی
فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَ
روایت ہی عائشہ سی کہا تہی میں کنگہی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... حائضہ ہوتی نقل کی
کہ بدن حائضہ کا پاک ہی اور مخالطت ساتہہ اسکی جائز ہی ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ... روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فطرہ پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہیکا یعنی بال زیر ناف کی لینی اور لبیں لینیں اور ... نقل کی یہہ بخاری و مسلم
نی فطرۃ اخر یعنی یہہ پانچ چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اور یہہ ... باب السواک میں گذر چکی ہی
اور وہاں دس چیزیں فطرہ سی کہی ہیں اور یہاں پانچ بیان کیں اور دونوں جگہہ مقصود حصر نہیں ہی بلکہ مراد یہی کہ ... اور یہاں نہیں کہ
پانچ بیان کیں ... مفصل بخاوہاں ہو چکا ہی فانظرثمہ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ
اَوْفِرُوا اللِّحٰى ... الشَّوَارِبَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخالفت کرو مشرکونکی یعنی وہ بڑہاتی ہیں مونچہیں اور پست کرتی ہیں ڈاڑہیاں تم مخالفت انکی کرو کہ بڑہاؤ ڈاڑہیاں
اور پست کرو لبیں اور ایک روایت میں ہی خوب پست کرو لبیں اور چہوڑدو ڈاڑہیاں نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ
الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
انس سی کہا معین کیا گیا واسطی ہماری بیچ کترانی لبوں کی اور ترشوانی ناخونکی اور دور کرنی بال بغلونکی اور مونڈنی بال زیر ناف کی یہہ کہ نچہوڑیں ہم زیادہ چالیس
دن سی نقل کی یہہ مسلم نی ف کہا ابن ملک نی کہ آیا ہی بعضی روایتوں میں ابی عمر سی کہ حضرت ترشواتی تہی ناخون اور لیتی تہی لبیں ہر جمعہ میں اور مونڈتی بال زیر ناف کو
بیس ... اکہیڑتی بال بغل کی چالیس دن میں اور قنیہ میں لکہا ہی کہ افضل یہہ ہی کہ ترشواوی ناخون اپنی اور کترواوی لبیں اور بال زیر ناف کی مونڈی اور نہاو

کرتی

ایکبار پس اگر نہ کری یہہ تو ہر پندرہ دن میں ورنہ ہر مہینے میں اور نہیں ہی عذر بیچ ترک اوسکی کی زیادہ چالیس دن سی پس ہفتہ افضل ہی اور پندرہ روز
چالیس دن سی زیادہ میں ورستحق ہوتا ہی وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نی کہ ابی عمر اور ابی عبداللہ الاعزی سی منقول ہی یہہ کہ
ناخن ہر جمعہ میں پہلی ستی کہ نکلین طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضوں نی کہ مونڈتی تہی بال زیر ناف کی اکہاڑتی تہی بال بغلون کی
تہی اور یہہ اعدل الاقوال ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب
[illegible] یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سی خضاب غیر سیاہ ہی اور خضاب سیاہ حرام ہی اور کلام اسمین اگر
[illegible] تہی اور کبھی ترک بہی کرتی تہی اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور لکہا ہی علما نی کہ خضاب مہندی کا
نزدیک جائز ہی اور بعضی فقہا نی اسکو مستحب کہا ہی مردونکی لیی اور عورتونکی لیی اور اوسکی فضیلت میں حدیثیں آئی ہیں
[illegible] ہیں اور مجمع البحار میں لکہا ہی کہ امر ساتہہ خضاب کی واسطی اوسکی لیی ہی کہ بال اوسکی سفید محض ہوں مانند بالوں ابی قحافہ کی کہ
[illegible] ہی ہوں بال اوسکی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ سلف اختلاف کرتی ہیں بیچ کرنی خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضوں
نی کہا عادت شہر والوں کی سو بسبب شہرت کی ہی اور مکروہ ہی اور بعضوں نی کہا کہ جسکا بڑہاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا
اسکا اولی اور احسن ہی اور جسکا بڑہاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چہپانا عیب کا اولی ہی ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ
لِحْیَتُهٗ کَالثَّغَامَةِ بَیَاضًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَاجْتَنِبُوا
مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا لائی گئی ابوقحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کی دن فتح مکہ کی اور اوسی دن مسلمان ہوئی اور سر اونکا اور
[illegible] کی تہی سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو انکی سفیدی کو ساتہہ کسی چیز کی اور بچو رنگ سیاہ سی یعنی خضاب سیاہ سی نقل کی یہہ مسلم نی
ف ثغامہ نام ایک گہاس کا ہی کہ سفید ہوتی ہیں شگوفی اور پہل اوسکی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہی اور مطالب المومنین میں لکہا ہی
کہ بعضی علما نی کہا ہی کہ خضاب سیاہ اگر غازی اسلیی ہیبت کی بیچ نظر دشمنوں دین کی کری تو درست ہی اور جو کہ واسطی زینت نفس کی اور دوستداری عورتوں کی کری مکروہ ہی
نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہنچا ہی امیر المومنین ابوبکر رض خضاب کرتی تہی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی ولیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل بہ سیاہی اور بعضی
[illegible] ہی اور بیچ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہی چنانچہ دوسری فصل میں آتی ہی حاصل یہہ کہ خضاب مہندی کا بالاتفاق جائز
ہی اور سیاہ میں [illegible] ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ
فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ وَکَانَ اَهْلُ الْکِتٰبِ یَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاصِیَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی موافقت اہل کتاب
کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں حکم کی گئی اوسمیں اور تہی اہل کتاب چہوڑتی اپنی بالونکو یعنی بدون مانگ نکالنی کی یوں ہی پڑی رہتی تہی بال اور تہی مشرک مانگ نکالتی اپنی سروں
میں پس چہوڑتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پہر مانگ نکالنی لگی تہی وہ پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سدل چہوڑنا سر کی بالونکا
گرد سر کی اور جمع کرنا چہوڑنا اونکو اور فرق یہہ کہ آدہی بال ایک طرف جمع کرلی اور آدہی ایک طرف اور قاموس میں ہی کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں سر کی یعنی مانگ اور حضرت
نی جب اول مدینہ میں تشریف لائی تو سدل کرتی تہی بال اپنی پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تہی اور سدل اگرچہ چہوڑنا بالونکا ہی گرد سر کی تو تخصیص
ساتہہ پیشانی کی نہیں لیکن اظہار سدل کا فرق سی پیشانی میں ظاہر ہوتا ہی اس سبب سی تخصیص کی اور طیبی نی کہا کہ مراد سدل سی یہاں چہوڑنا بالونکا ہی پیشانی پر اور

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول میں سدل کی تھی بعد ازاں فرق قرار پایا پس بعضے کہتے ہیں کہ سدل منسوخ ہے اسلیے کہ رجوع ا
اسلیے کہ آنحضرت مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کی ان چیزوں میں کہ مامور نہ تھے وے ان میں پس مخالفت انکی ہے سبب ورود امر کی ہوا اور اسے
نی سے یہ کہ شرع انبیاء سابق کی شرع ہماری ہے جب تک کہ مامور نہ ہووین ہم ساتھ خلاف اوسکے لیکن ان چیزوں میں کہ تبدیل و تغیر انکی معلوم
دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت مخیر تھے ان دونوں میں اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضے حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر متفرق ہوتے بال
انکے بحال خود یعنی تکلف نکرتے سدل و فرق میں اور بحال خود رکھتے انکو پس سدل و فرق دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے
ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قيل لنافع ما القزع قال
متفق عليه والحق بعضهم التفسير بالحديث اور روایت ہے نافع سے وسے نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمر نے
سنی کہا گیا واسطے نافع کی کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جاوے کچھ سر لڑکیکا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ملایا بعضے
قزع کی حضرت ہی نے بیان فرمائی ف مونڈا جاوے کچھ سر اخر کہا نووی نے کہ قزع کہتے ہیں مونڈنے بعض سر کو مطلق اور
کہتے ہیں اور ظاہر کی مخالفت نہیں پس اچھا ہوا عمل اسپر اور تخصیص لڑکیکی بسبب جاری ہونے عادت کی ہے والا مکروہ ہے لڑکیکا
فقیہ میں مطلق لائے ہیں اور کراہت بسبب مشابہت کفار کی اور بد ہیئتی کی ہے الخ ح قزع کی معنے جو راوی نے بیان کیے اور وہ
یہی اور پیر بال اور زلفیں اور چوٹیاں کا الخ مولف وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى صبيا
وترك بعضه فنهاهم عن ذلك فقال احلقوا كله او اتركوا كله رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
تھا بعض سر اوسکا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکیکی پرورش کرنیوالوں کو اسسے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام سر نقل کی
ہے طرف اسکی کہ سر منڈانا سوائے حج و عمرہ کی جائز ہے اور مرد اختیار رکھتا ہے سر منڈانیکا اور سر میں بال رکھنیکا لیکن افضل یہ ہے کہ منڈاوے سر سوائے حج و عمرہ کی
چلیسکہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوائے حضرت علی کی چلیسکہ ابتدا کتاب میں بیچ باب الجنابۃ کی بیان اسکا گذرا الخ
وعن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال وقال اخرجوهم من بيوتكم رواه
البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور لعنت کی ان عورتوں کو جو مشابہ ہوویں ساتھ مردوں کے
اور فرمایا کہ نکالو مخنثوں کو اپنے گھروں سے نقل کی یہ بخاری نے ف مخنث اوس مرد کو کہتے ہیں کہ تشبہ کرے ساتھ عورتوں کی لباس میں اور ساتھ پاؤں رنگین کرنے میں ساتھ
مہندی کی اور آواز میں اور کلام کرنے میں اور حرکات و سکنات میں اور خنث کی معنے لغت میں نرمی و شکستگی کی ہیں اور مخنث ... اور زیر کسکو کہتے ہیں اور
اول مشہور ہے اور مخنث دو طرح کی ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ اصل خلقت و جبلت میں اوسکے اوضاع و اخلاق عورتونکی واقع ہوا اور دوسرا یہ ہے کہ بتکلف اپنی تئیں
مشابہ عورتونکی کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اسکے حق میں ہے اول کی کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی ان عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہیں اپنے کو ساتھ مردونکی وضع میں
اور لباس میں اور دراور امور میں اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کی لکھا ہے کہ مہندی لگانی سنت ہے عورتونکو اور مکروہ ہے مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتھ
عورتونکی انتہی اور اسی سے یہ سمجھا گیا کہ عورۃ کو بھی بالکل خالی ہاتھ مہندی سے مکروہ ہے بسبب مشابہت کی ساتھ مردونکی الخ ح وعنه قال قال النبي
صلى الله عليه لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري
اور روایت ہے اوسی ابن عباس سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردوں مشابہت کرنیوالونکو ساتھ عورتونکی اور عورتوں مشابہت
کرنیوالیونکو ساتھ مردونکی نقل کی یہ بخاری نے وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة

مة والمستوشمة متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اوس عورۃ
عورۃ کی یعنی دعا نہ کی لیے لعنت کی اوس عورۃ کو کہ ملا دیوی اپنی بالونکی ساتھہ اور کی بال اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوالی
کہا نووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ حرام ہی ملانا بالونکا مطلق یہی ظاہر ہے وصحاح ہی اور یہی ہی علمائی تفصیل بیان
ہی بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہی نفع اوٹھانا آدمی کی بالونسی اور تمام اجزا آدمی سی بسبب بزرگی وبزرگی اوسکی اور سوا آدمی کی جانورکی بال
کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اوسکا بھی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکی تین صورتین ہین صحیح تر اون مین سی
سید کی تو جائز ہی اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہی خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑ
انی ساتھہ حدیثون کی اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہی ساتھہ بالونکی نہین مضایقہ ہی ساتھہ ملانی صوف وغیرہ کی اور باندھنا
ہہ بالونکی نزدیک جائز ہی بلاکراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ ہے کہ سوئیان یا مانند اونکی جلد مین چبھوئی جاتی ہین یہانتک کہ
ہ جاتا ہی اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہی فاعل و مفعول پہ اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہی نجس ہو جاتی ہی اگر
ج کی تو واجب ہی ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر جرح کی تو پس اگر خوف ہو ہلاکت کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا یا خوف
ہی تو نہین واجب ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اوسپر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا اون مین سی تو لازم ہی ازالہ اوسکا اور گنہگار ہوگا
وعن عبد الله بن مسعود قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات
الله فجاءته امرأة فقالت انه بلغني انك لعنت كيت وكيت فقال ما لي لا العن من لعن رسول الله صلى
سلم ومن هو في كتاب الله فقالت لقد قرأت ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما تقول قال لئن
كنت قرأتيه لقد وجدتيه اما قرأت ما اتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا قالت بلى قال فانه قد نهى عنه
متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا لعنت کی اللہ تعالی نے گودنیوالیونکو اور گدوانیوالیونکو اور اون عورتونکو کہ چنواوین بال منہ کی اور
اور کشادہ کروانیوالیونکو دانتونکی واسطی حسن کے کہ تغیر کرنیوالیان ہین اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ پہونچی مجکو یہہ بات
کہ تم لعنت کرتی ہو یعنی عورتونکو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود نے کہ کیا ہی مجکو کہ لعنت نکرون اوسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکو کہ وہ ملعون ہی بیچ
کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورۃ نے کہ تحقیق پڑہا ہی اوس چیز کو کہ درمیان دو دفتیونکی ہی یعنی پڑہا ہی سارا قرآن پس پایا نہین اوسمین جو کہتی ہو یعنی صریحا کہا ابن مسعود
اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سی اور سمجھہ کر تو البتہ پاتی تو اوس حکم کو کیا نہین پڑہی تو نے یہہ آیہ کہ جو دیوین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیوا اوسکو اور عمل کرو اوسپر اور جس
چیز سی کہ منع کرین تمکو پس باز رہو یعنی اوس سی کہا اوس عورۃ نے کہ ہان پڑہا ہی یہہ آیہ تو کہا ابن مسعود نے پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اس فعل کو
پیشانی وغیرہ منہ کی ایک چنواویں بال اونکی یہہ مکروہ ہی لیکن اگر ڈاڑہی یا مونچہین نکلین عورۃ کی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اور چنی والیکو نامصہ کہتی ہین اور آیا
ہی کہ اسکا لفظ مع ثانی تحتانی ہی اور سوہن کو کہ چنیوالیونکو لیا منوقش یعنی تکلف فرجہ اور فرق کروانی ہین اونکو یعنی عرب کی نزدیک فرق ہونا دانتونمین پسندیدہ ہی اور
اکثر بوڑہی عورتین کرتی ہین دانتونمین تا کہ چہوٹی اور جوان معلوم ہوں اور ظاہر ہو کہ فرق اونکا بیچ اونکی پیدایش مین نہ تہا ہی تو تکلف سی ہونا اچہا لگتا ہی پس گلی اس حسن وجمال
کی واسطی جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے والنغیرات صفۃ ہی عورتونکی کہ گذرین یعنی یہہ عورتین کہ ایسی ہین کہ تغیر کرتی ہین پیدایش اللہ تعالی کو اور لفظ خلق اللہ
متعلق تغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کی ہی واسطی وجوب لعنت کی اور علت یہہ حرمت مثلہ اور منڈانی ڈاڑہی وغیرہ کی بہی ہی اور اسی واسطی لازم نہین آتا کہ ہر تغیر
حرام ہو یعنی کہ یہہ علت مستقل نہین ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی اور حکمت نہی مین یہہ ہی اصل یہہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہی اور

بعضی کو حرام اور عورۃ مذکورہ کی کا نام کی یہہ معنی ہین کہ خبر دی گئی ہو ہمنے ہمکو کہ تم خبر دیتی ہو لعنت خدا سی یا لعنة
بہیجی لعنت انکی کو رکتاب اللہ مین اور نہین جائز ہی لعنت کرنی اوسکو کہ لعنت کری اوسپر اللہ بین جب ابن مسعو
کی شبہ تہا وجود اوسکا قران مین ظاہر ہے مستبعد معلوم ہوا اوسکو آخر جملہ حدیث کی یہہ معنی ہین کہ جسبات کا امو
نی اور منع کیا رسول نے اونکو شیاء مذکورہ سی حدیث وغیرہ مین تو ہوئی تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قران مین
کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہی پس واجب ہے یہہ کہ عمل کیا جاوی اوسپر طرح رع
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ
تاثیر نظر یعنی ٹوک کی حق ہی اور منع کیا گودنی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف حق ہی یعنی ثابت ہی کہ اللہ تعالی
مین مانند سحر کی طرح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا
سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی اپنی سر کی بالونکو گو
رہین اور اسطرح حالت احرام مین اکثر کرتی ہین غرض گورکی لیپ ہی یہہ بیان حالت احرام کا ہی یا کسی اور سفر کا طرح ل
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت انس سی کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسلیئی یہہ عادت عورتونکی سی ہی اور بعضی صحابہ سی جو منقول ہی استعمال خلوق کا کہ نام خوشبو
ہی نہی سی پہلی پر ہی ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا
رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی مین خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہ بہترین خوشبو کی کہ
چمک خوشبوئی کی حضرت کی سر مین اور ڈاڑہی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسحدیث پر اشکال وارد کرتی ہین ساتہ اسحدیث کی کہ خوشبوئی مردونکی وہ
چیز ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اسی معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تہا حضرت کی خوشبوئی مین جب تو چمک ہوتی تہی اوسکی جواب یہہ کہ مراد رنگ سی وسحدیث مین رنگ
ہی کہ اوسکی ظہور مین زینت وجمال ہو مانند سرخ وزرد رنگ کی اور جو رنگ ایسا ہو جیسی رنگ مشک وعنبر کا جائز ہی کذا قال الطیبی اور اسی معلوم ہوا کہ مثل صندل کی بہی
جائز ہی طرح وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَّطْرَحُهٗ مَعَ الْاُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ
هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہا کہ تہی ابن عمر جسوقت کہ دہونی لیتی خوشبوئی
کی دہونی لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کا دہوان لیتی اور کبہی دہونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتہ اگر کی پہر کہا ابن عمر نی کہ اسیطرح دہونی
لیتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتہ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتی یا لیتی لبین اپنی اور تہی ابراہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ بہی لبین کترتی تہی نقل کی یہہ ترمذی
نی ف یعنی کترنا لبونکا سنت قدیم ہی کہ حضرت ابراہیم کترتی تہی اور اور انبیا علیہم السلام بہی کرتی تہی چنانچہ بیچ شرح لفظ فطرۃ کی بیان اسکا
پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکی ہو یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم ہی سی جیسیکہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہی کہ
اسیطرح وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ نہ لیوی لبین اپنی پس نہین ہم مین سی نقل کی

ی ہماری سنت وطریقہ پر نہیں ہے اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی یہہ ہین اسکی کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا یہہ تہدید ہی اسطر
ا پیغمبر اس بات کی ہے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونسی نقل کی اپنے
صلی اللہ علیہ وسلم تہی لیتی ڈاڑہی اپنی سی عرض مین سی اور طول مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ت و برابر کرلیتے تہی بال بڑہی ہوئی کتر کر اور یہہ منافی نہین ہی ساتہہ اعفا اور توفیر ڈاڑہی کی کہ حدیث میں مراد ساتہہ اسکی ترک
ہی مانند مجوسیونکی اور لینا بالونکا طول مین سی واسطی برابر کرنی اور اصلاح کی منافی اسکی نہین اسلئی کہ منقول ہی آنحضرت سی کہ
ی اور کہا ابن ملک نی کہ برابر کرنا ڈاڑہی کی بالونکا سنت ہی اور احیا مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی ڈاڑہی کی دراز کرنیمین
ا مرد ڈاڑہی کو اور مٹہی کی نیچی سی کتروا ڈالی تو نہین مضائقہ اسکا چنانچہ کیا ہی یہہ ابن عمر نی اور ایک جماعت نی تابعین مین سی
نی اور مکروہ جانا اسکو حسن اور قتادہ نی اور تو اپنی اونکی نی اور کہا چہوڑنا اسکا اچہا ہی بموجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی انتہی ع
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہی یعلی بن مرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہی زعفران وغیرہ سی
ہی کہا نہین فرمایا پس دہو ڈال اوسکو پہر دہو اوسکو پہر دہو اوسکو پہر استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف کیا تہی
ی سوال اسلئی کیا کہ اگر بیوی ہو اور اوسنی خلوق ملی ہو اور اوسکی بدن یا کپڑی سی مرد کی بدن یا کپڑی کو پہنچی تو معذور ہی اگر قصدا آپ نہ لگایا
درروا نہین اور دہونا چاہیی اسکو جیسیکہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کی یہی بیان کی ہی شارحین نے یہہ کہ اگر واسطی خاطر عورۃ کی ملی معذور ہی جیسیکہ
ظاہر حدیث سی ہم جانا ہی اور دہو ڈال تو یعنی تین بار دہو حکم کیا تین بار دہونیکا واسطی مبالغہ کی اور ظاہر یہہ ہی کہ اسلئی تین بار دہونیکو فرمایا کہ رنگ اوسکا نہین چہوٹا
بغیر دہونی تین بار کی ہے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ
خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکی
بدن مین کچہہ خلوق سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف کہا سید نی کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہی واسطی مشابہت کی ساتہہ عورتونکی اور کہا ابن ملک نی کہ اسمین تہدید
وزجر ہی استعمال خلوق سی ہے ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ
فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عمار ابن یاسر سی کہ کہا آیا مین گہر کی لوگون پاس سفر سی اس حال مین کہ پہٹ گئی تہی دونون ہاتہہ میری پس لیپا گہر والون نی میری ہاتون پر خوشبو
زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سلام کیا مینی حضرت کو پس جواب نہ دیا مجکو اور فرمایا جا اور دہو ڈال اسکو اپنی بدن سی
نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ظاہر ایہہ خفگی بسبب معلوم ہوتی عذر اونکی کی تہی یا نہ پسند آیا حضرت کو لگانا انکا ساتہہ اس خوشبو کی ہے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ
رِيحُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشبوئی مرد کی وہ ہی کہ ظاہر
ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کی اور خوشبوئی عورۃ کی وہ ہی کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی
اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی ف اور معلوم ہو چکا ہی کہ مراد وہ رنگ ہی کہ اوسمین زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کی اور لکہا ہی

علما نی کہ یہہ وعید عورت کے حق میں ہی کہ گہر سی باہر نکلی اور اگر اپنی خاوند کی پاس استعمال کری خوشبو تو جسطرح کی ہو روا ہی ۱۲ ح وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی آنحضرت
صلعم کی سکہ کہ نام ایک خوشبو کی مرکب کا ہی خوشبوئی لگاتی تہی اوسمین سی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَاَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ
اور روایت ہی وہی انس سی کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتی تیل اپنی سر مبارک پر اور بہت کرتی کنگہی اپنی ڈاڑہی
وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تہا تیلی کا نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف بہت کرتی تہی کنگہی الخ اور روایت مین آیا ہی کہ حضرت ایک ہر
نہی تنزیہی ہی تحریمی اور کثرت کنگہی سی یہہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتی تہی بلکہ کثرت کبہی صادق آتی ہی وقتیکہ کبہی بحسب حاجت کی کرے
جو ابن مرہ وضو کی کیا کرتی ہیں سکی کچہہ اصل صحیح سنت مین نہین اور مراد قناع سی وہ کپڑا ہی کہ ڈالتی تہی سر مبارک پر بعد لگانی تیل
مانند کپڑی تیلی کی ہو جاتا تہا یہہ کہ وہ کپڑی حضرت کی تیلی کی سی تہی سیاہی یہہ معنی نظافت ہی کہ حضرت کی مزاج مبارک مین ہر
کبہی تہی کپڑی سفید کو ۱۲ ح ح وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ
وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام ہانی سی کہا ام ہانی نی آئی
صلعم اوپر ہماری مکہ مین ایک قصہ یعنی بروز فتح مکہ کی اور آنحضرت کی چار گیسو تہی گندہی ہوئی کہ دو داہنی طرف تہی اور دو بائین طرف نقل کی
اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ صَدَعْتُ فَرْقَهٗ عَنْ
يَافُوْخِهٖ وَاَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہا جسوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ
کی بالونمین چیرتی مین مانگ اونکی تالو سی اور چہوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کی درمیان دونوں آنکہوں کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف چیرتی مین مانگ الخ
یافوخ کہتی ہین سر کی بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکی کی سر کی بیچ ہی یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی پہونچتی تہی تالو کی اور طرف دوسری
نزدیک پیشانی کی محاذی ناک کی بیچ و دونوں آنکہوں کی جیسیکہ کہا اور چہوڑتی مین الخ یعنی کرتی مین مانگ کو اوسطرف کو کہ جانب پیشانی کی ہی محاذی بیچ دونوں آنکہوں کی اسی
طرح کہ ہوتی تہی آدہی بال اوس سر کی داہنی طرف مانگ کی اور آدہی بائین طرف آپکی اسیطرح بال ایکی بیچ میں تہی آپ کی پیشانی کی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی
عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنگہی کرنی سی مگر ایک روز درمیان دی کر نقل کی یہہ ترمذی نی الخ ف کہا قاضی نی کہ غبا
یہہ کہ کرے ایک کام اور ترک کرے ایک کام اور مراد نہی سی تنزیہی اہتمام کرنی وغیرہ کی اسمین مبالغہ اور تکلف ہی زینت کرنے مین الخ لفظ غب تا ہین جیسیکہ وارد ہوا ہی طرق شیرو نی
نزدیک معنی کی ہر مرتبہ لفظ غب آیا ہمین ایکروز درمیان اور اسیطرح عیادت بعض مین گوشت کہا خیال نہی ہر روز کنگہی کرنی سی الخ ہی طرح ڈاڑہی کی بہی یعنی اگر کہ
بغیر ضرورت کی کنگہی کرتی ہین او سنت نہین احیا مین جو نقل کیا ہی کہ آنحضرت ہر روز دو بار ڈاڑہی مین کنگہی کرتی تہی حدیث کی سند مین کچہی اور سوای امام غزالی کی اس
حدیث کو اور نی نہین نقل کیا اور حیا مین بعضی حدیثین ایسی ہی کہ کوئی اونکی کچہہ اصل نہین بتاتا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی یہہ ظاہر ہی کہ نہی ہر روز کنگہی کی مخصوص ہی اوس
کی ہو تو خیر ورنہ کی سکتی اونکو تحمل ہو ورنہ تکرو نہین اور حدیث ابو قتادہ کی کہ نہی شامل ہی سب کو خالص یہہ کہ عورتون کو اختیار ہوا ہی کہ بار بار سنوارین الخ بہت قریب ہی واللہ اعلم
کراہت تنزیہی ہی تحریمی ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَالِيْ اَرَاكَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مَالِيْ لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ

أن نحتفي أحيانًا رواه أبو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن بریدہ سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی فضالہ بن عبید کی کیا ہی واسطی میری کہ دیکھتا ہون تمکو پراگندہ بال بغیر کنگہی کی کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی منع کرتی ہمکو بہت سی عیش کی باتونسی کہ کثرت کنگہی کی اور تیل کی ہی اوسی مین سی ہی کہا اوس شخص نی فضالہ کو کہ کیا ہی مجکو کہ نہین دیکھتا تیری پانؤن مین پاپوش کہا فضالہ نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی ہمکو یہہ کہ ننگی پانؤن پہرا کرین کبھی کبھی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی واسطی تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قناعت کی یہہ وقت ضرورت کی اور اس سی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتی اور کنگہی کرتی اور اوسکو اچھا جانتی تہی اور ساتہہ اوسکی حکم فرماتی اور رغبت دلاتی تہی لیکن بعضی زاہدون اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اوسکی بہی کہتی تہی اور تقریر فرماتی بلکہ امر کرتی اور حاصل یہہ کہ کراہت بیچ افراط کی اور مبالغہ کی تنعم اور ترفہ مین اور منہیات ہی بیچ تیل لگانی اور کنگہی کرنی اور زینت کی ہی جیسیکہ عادت عجمیون اور اہل تنعم اور اسراف کی ہی اور امر ہی ساتہہ رعایت توسط اور میانہ روی کی تا نہو ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کی اسلیی کہ نظافت دین سی ہی جیسیکہ حدیث آئندہ مین فرمایا ہی ح وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان له شعر فليكرمه رواه أبو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو ہووی واسطی اوسکی بال پس چاہیی کہ اچھی طرح رکھی اونکو یعنی دہویا کری اور تیل لگایا کری اور کنگہی کیا کری اور متفرق نرکہی اونکو اسلیی کہ ستہرائی اور خوش نمائی محبوب ہی نقل کی یہہ ابو داود نی وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحسن ما غير به الشيب الحناء والكتم رواه الترمذي وأبو داود والنسائي اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہترین چیزون کی کہ تغیر کیجاتی ہی ساتہہ اوسکی بڑہاپا مہندی اور وسمہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف کتم ساتہہ زبر کاف اور ت مخففہ کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ت کی بہی کہا ہی کہ نام ایک گہاس مشہور کا ہی کہ ملائی جاتی ہی ساتہہ وسمہ کی اور رنگی جاتی ہین ساتہہ اوسکی بال اور بعضون نی کہا کہ کتم یہی وسمہ ہی پہر مراد حدیث کی کیا ہی خضاب ساتہہ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہی یا ساتہہ ہر ایک کی نہایہ مین لکہا ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد استعمال کتم کا ہی تنہا بغیر مہندی کی اسلیی کہ مہندی جب ملائی جاتی ہی ساتہہ کتم کی تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور نہی خضاب سیاہ سی صحت کو پہونچ چکی ہی اور کہا کہ شاید حدیث باحسنا او الکتم ہی ساتہہ لفظ او کی واسطی تخییر کی لیکن روایتین متعدد طرق سی ساتہہ واو کی آئی ہین نہ ساتہہ او کی انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ خضاب سی مہندی کا سرخ ہوتا ہی اور نری کتم کا سبز اور بعضون کی کلام سی سمجہا جاتا ہی کہ خضاب جو کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو کہ مہندی مین ملا کر کری تو سرخ ہوتا ہی مائل سیاہی کی نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتہہ مجموع مہندی اور کتم کی ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہی وہی ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہی واللہ اعلم کذا قال الشیخ اور ملا علی نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ خلط مختلف ہوتا ہی اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہی اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہی وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون قوم في آخر الزمان يخضبون بهذا السواد كحواصل الحمام لا يجدون رائحة الجنة رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہی ابن عباس سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ مین کہ خضاب کرینگی ساتہہ اس سیاہی کی مانند پوٹون کبوتر کی کہ جیسی بعضی کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہی نہ پاوینگی بو جنت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف ساتہہ اس سیاہی کی یعنی نری سیاہی کی تاکہ نکل جاوی سیاہ مائل بسبزی مانند کتم اور مہندی کی اور نہ پاوینگی بو جنت کی یہہ مبالغہ ہی بیچ زجر و تہدید کی خضاب سیاہ پر یا محمول ہی حلال جاننی والی پر اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ اگرچہ داخل ہونگی بہشت مین لیکن وہ اسکی بو سی محظوظ و بہرہ مند نہین ہونگی اور بعضی کہتی ہین کہ بو ی خوش کہ بہشت کی موقف مین آویگی اور مسلمان اوسی محظوظ و مسرور ہونگی یہہ خضاب کرنیوالی اوس سی محروم ہونگی اور اس سی معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہی ۱۲ ع ح وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يلبس النعال السبتية ويصفر لحيته بالورس والزعفران وكان ابن عمر يفعل ذلك رواه النسائي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی پہنتی پاپوش چمڑی دباغت کی ہوئی اور زرد رنگتی ڈاڑہی اپنی

کو ساتہہ ورس کے کہ نام ایک گہانس کا ہی بیچ شہر دن یمن کے اور رنگتی ساتہہ زعفران کی اور تہی ابن عمر کرتی یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتی جوتی مذکور اور کرتی خضاب مذکور نقل کی یہہ نسائی نی **ف** اس سی خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس کی کتاب اللباس مین گذری معلوم ہوا کہ حضرت نی خضاب نہین کیا وجہ تطبیق و نیکی بیان کر کی گئی ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتہہ مہندی کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نی پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی یعنی نرا سیاہ نہ تہا وہ پس فرمایا حضرت نی یہہ بہت اچہا ہی پہلی سی پہر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئی تہا ساتہہ زردی کی اپس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سی نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تغیر کرو بڑہاپی کو یعنی خضاب سی اور نہ مشابہت کرو ساتہہ یہود کی کہ خضاب نہین کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ نسائی نی ابن عمر اور زبیر سی اور بعضی نسخون مین ابن زبیر ہی **ف** احتمال ہی کہ یہہ حکم خاص اہل جہاد کی لیی ہو واسطی اظہار قوت اور خوف دلانی دشمنونکی ہی ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ چنو سفید بالونکو پس تحقیق بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی مسلمانونکو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی مین لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بسبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہی اوس سی بسبب اوسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب اوسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی اسلیے کہ بڑہاپا وقار ہی جیسے کہ تیسری فصل مین آتا ہی کہ اول جو بوڑہا ہوئی بنی آدم مین ابراہیم علیہ السلام تہی پس جب انہون نی بڑہاپا دیکہا ڈاڑہی مین تو کہا کیا ہی یہہ اے رب میری جواب آیا کہ یہہ وقار ہی عرض کیا کہ خداوند زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہی آدمی کو فسق و معاصی سی اور باعث ہوتا ہی توبہ اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہی کہ دوڑتا ہوگا آگی مومن کی ظلمات حشر مین جیسے کہ مذکور ہی اس آیت مین یسعی نورہم بین ایدیہم وبایمانہم یعنی اس مین توجیہ نور سی مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسے کہ ایک حدیث مین صریح آیا ہی اور اگر مراد نورانیت سی جمال صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ نور ہو نگا اوس عالم مین حاصل ہوتی ہین بعید نہو اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہی چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کی ط ح ع **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہی کعب بن مرہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونیکی اسلام مین ہوتا ہی بوڑہا ہونا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی **ف** یہان ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہی دنیا و آخرت مین پس اوسکا چہپانا اور تغیر کرنا خضاب سی کیون شروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت کی ہی کہ وہ اظہار قوت کا ہی آگی دشمنونکی تا وہ ضعیف نجانیں اور دلیر نہون پہر اگر کوئی کہی کہ اوکہیڑنا بالونکا اس مصلحت کے لیے کیون جائز نہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ بال چننی میں اور کہیڑنا سفید بالونکا جڑ سی ہوتا ہی اور آخر کو باعث نہ بیتی کا ہوتا ہی بخلاف خضاب کی کہ زائل ایک وصف کی ہی یہہ پس فرق ہوا انمین اور اوسمین ط ح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تہی مین نہاتی تہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سی یعنی دہرا ہوتا تہا درمیان مین میری اور حضرت کی اور تہی حضرت کے

کی بال اوپر جمہ کی اور نیچے وفرہ سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف سر کے بالونکی تین نام ہیں ایک تو جُمّہ ساتھہ پیش جیم اور تشدید میم کی اور دوسرے وفرہ ساتھہ زبر واو اور جزم فا کے
اور تیسرے لِمّہ ساتھہ زیر لام اور تشدید میم کی پس جمہ بال کندہون تک اور وفرہ لوون تک اور لمہ بین بین یعنی لون اور کندہی کی یعنی کانون سے نیچے اور کندہے سے اوپر پس کہتی ہین
حضرت عائشہ کہ بال حضرت کی اسوقت مین اوپر جمہ سے اور نیچے وفرہ سے یعنی لو سے نیچے اور کندہی سے اونچے تہے کہ جنکو لمہ کہتے ہیں اور کبہی جمہ بمعنی مطلق بالونکی آتا ہے جیسے شمائل
مین آیا ہے تضرب جمتہ شحمۃ اذنیہ ۱۲ ح وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ
إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن حنظلیہ سے کہ ایک شخص ہے صحابیونمین سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہا شخص ہے خریم اسدی اگر نہوتی لمبی بال اسکی اور درازی تہبند اسکی پس پہنچی یہہ خبر خریم کو پس لی چہری پس
کاٹ ڈالی ساتھہ اسکے بال اپنے کانون تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدہی پنڈلی تک نقل کی یہہ ابوداود نے ف خریم اسدی ہے حضرت کی صحابی تہی قبیلہ بنی اسد سے حضرت
نے انکی حق مین کلام نہ فرمایا اور درازی بالونکی اگرچہ مذموم و مکروہ نہین لیکن شاید کہ آنحضرت نے انمین بسبب درازی بالونکی تجبر معلوم کیا ہوگا اس سبب سے شکایت
فرمائی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بہائی مسلمان مین کوئی بات خلاف شرع ہو اور اسکا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہے جبکہ یہہ جانے کہ وہ سنیگا تو باز رہیگا اوس سے ۱۲ ح وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي لَا أَجُزُّهَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی واسطی میری گیسو پس کہا واسطی میری ماں میری نے نہین کاٹونگی مین انکو تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہینچتے انکو
اور پکڑتے انکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی از راہ پیار کی پس بسبب تبرک و تیمن کی ماں انکی کترتی نہ تہین اور کراہت درازی بالونکی کہ مذکور ہوئی سبب طول کے سے تہی سو
منافی اسکی نہین ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا
عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِيَ الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہنچنے خبر شہادت جعفر کی تین دن تک سا تہ
چہوڑی کہا انکو کہ روتی تہی اور غم کرتی تہی جعفر پر اور نہ آئے حضرت انکے پاس پہر آئے انکے پاس یعنی اونکی تسلی کی لیے اور فرمایا مت روؤ اوپر بہائی میرے کی بعد آجکے دن کی
پہر فرمایا بلاؤ میری پاس میری بہتیجونکو یعنی عبد اللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹے جعفر کے ہیں پس لائی گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تہے پہر فرمایا بلاؤ واسطی میرے نائی کو پس حکم کیا اوسکو
سر مونڈنی کا پس مونڈے سر ہمارے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف جعفر بیٹے ہیں ابو طالب کے اور بہائی حضرت علی کی ہیں حضرت کی چچیرے بہائی ہوئے اور روایت ہے
کہ اسمین دلالت ہے اسپر کہ رونا اور غمگین رہنا میت پر بغیر نوحہ کرنیکے جائز ہے تین دن تک اور بعد آجکے دن کی کہ نہایت ماتم داری کی تین دن ہین ہی معلوم ہوا کہ تین
دن سے زیادہ رونا اور غم رکہنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہئے اور حضرت نے اون لڑکونکی سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکہنا بالونکا افضل ہے سوائے بعد فراغ حج
یا عمرے کی اسلیے کہ انکی ماں اسما بنت عمیس مشغول مصیبت مین کنگہی کرنی اور دہونا وغیرہ بالونکا اونسے نہین ہوسکا جوئین وغیرہ پڑجاوینگی بالونمین ۱۲ ع وَعَنْ
أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْهِكِي فَإِنَّ ذٰلِكَ
أَحْظَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَرَاوِيهِ مَجْهُولٌ اور روایت ہے ام عطیہ انصاریہ سے کہ
تحقیق ایک عورت تہی ختنہ کرتی مدینہ مین یعنی عورتونکی پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر یعنی بیچ کاٹنی چمڑی کی اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا زیادہ تر
باعث لذت کا دینا ہے عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کی یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کی مبالغہ کرے تو نہ خاوند لذت پاتا ہے اور نہ عورت نقل کی یہہ
ابوداود نے اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکا مجہول ہے ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے جملہ راوی ہین یعنی سب راوی چنانچہ ہو جاویگا کہ یہہ الفاظ

جو ایک نسخہ صحیح مین آئی ہی روایۃ مجہولۃ اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد یہہ ہو کہ احد رواۃ مجہول چنانچہ مویداسکی یہہ الفاظ ہین جو ایک نسخہ مین آئی ہین فی روایۃ مجہول
لیکن روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتہہ سند صحیح کی اور حاکم نی اپنی مستدرک مین ضحاک بن قیس سی اور اوسکی لفظ یہہ ہین اخفضی ولاتنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی عند الزوج
ع وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي
يَكْرَهُ رِيحَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی کریمہ بیٹی ہمام کی سی کہ تحقیق ایک عورۃ نی پوچھا عائشہؓ سی حکم خضاب کرنی مہندی کا
یعنی سر مین پس کہا عائشہ نی کچہہ مضائقہ نہین و لیکن مین ناخوش رکہتی ہون اسکو تہی دوست میری یعنی آنحضرتؐ مکروہ رکہتی تہی بو اوسکی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی
نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مکروہ رکہنا حضرتؐ کا خضاب مہندی کو خاص ہاتہ و نہین تہا اسلیی کہ آگی کی حدیث مین آتا ہی کہ بیعت لی حضرت نی ہند سی بسبب خالی ہونی ہاتون اسکی کی
مہندی سی ٭ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ فَكَأَنَّمَا
كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نی کہا ای نبی اللہ کی بیعت لو مجہ سی فرمایا نہین بیعت لیتا مین
تجہی یعنی ساتہہ زبان کی یہانتک کہ تغیر کری تو دونون ہاتون اپنی کو یعنی مہندی لگادی تو پس گویا کہ دونون ہاتہ تیری ہاتہہ درندی کی ہاتہ ہین نقل کی یہہ ابو داود نی
ف ہند بنت عتبہ بیوی ہین ابو سفیان کی اور ما معاویہ کی دن فتح مکہ کی اسلام لائین تہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بیعت بعد دن فتح مکہ کی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ عورتونکو
مہندی لگانی ہاتونمین مستحب ہی اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردونکی ہی ٭ح وَعَنْهَا قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا
كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ
قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا اشارہ کیا ایک عورۃ نی پیچہی پردہ سی کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک خط تہا کہ کسی نی بہیجا تہا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہینچ لیا حضرت نی
ہاتہہ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ نہین جانتا مین کیا ہاتہ مرد کا ہی یا ہاتہہ عورۃ کا کہا اوس عورۃ نی بلکہ ہاتہ عورۃ کا ہی فرمایا حضرتؐ نی اگر ہوتی تو عورۃ
یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتونکی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنی یعنی ساتہہ مہندی کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نی ف اسمین تاکید ہی استحباب مہندی لگانیکی عورتون
کو اور کمال تعلیم آداب کی ہی ٭ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ
مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالونکا چٹیلا ڈالنی والی اور ڈلوانیوالی اور چنتی والی
اور چنوانیوالی یعنی بالونکو اور گودنی والی اور گدوانی والی بغیر بیماری کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل مین گذر چکی ہی و بغیر بیماری کی
یعنی اگر حاجت گودنی کی ہو جائز ہی اگرچہ باقی رہی نشان ٭ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ
لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس شخص کو کہ پہنی
پہناوا عورۃ کا سا اور لعنت کی اوس عورۃ کو کہ پہنی پہناوا مرد کا سا نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ
النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ سی کہا اوس نی کہ کہا گیا واسطی
عائشہ کی کہ تحقیق ایک عورۃ پہنتی ہی جوتی مردونکی سی کہا حضرت عائشہ نی کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس عورۃ کو کہ مشابہت کری ساتہہ مردونکی
نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی لباس مین اور کلام مین اور عورۃ کو مشابہت کرنی ساتہہ مردونکی عقل مین اور علم مین غیر مذموم ہی چنانچہ آیا ہی کہ کانت عائشۃ
رجلۃ الرای یعنی عقل انکی مانند عقل مردونکی تہی ٭ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ
بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا

آو ستراً على بابها وحلّت الحسن والحسين قلبين من فضة فقدم فلم يدخل فظننت ان ما منعه ان يدخل ما رأى
فهتكت الستر وفكّت القلبين عن الصبيين وقطعته منهما فانطلقا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يبكيان
فاخذه منهما فقال يا ثوبان اذهب بهذا الى آل فلان ان هؤلاء اهلي اكره ان يأكلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا
يا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج رواه احمد وابو داؤد اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد آپکا یعنی کلام اور وصیت اور کام آپکا ساتھ لوگوں کے اہل انکے سے عہد حضرت فاطمہ کا یعنی سب کو رخصت
کرکے اور سب سے فارغ ہو کر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا ان سے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی انکو کرتے اور رخصت کرتے اور سب میں اول انکو
آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس وقت آنیکے سفر سے فاطمہ یعنی سفر سے آتے تو اول انکے پاس آتے پس آئے آنحضرت ایک جہاد سے اور حال آنکہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہ
نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازہ پر یعنی زینت کیلئے جیسی کہ اگر پردے کیلئے ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تھی حضرت حسن اور حسین کو دو کڑے چاندی کے یعنی
ہر ایک صاحبزادے کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو پس تشریف لائے آنحضرت اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہ کے گھر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہ نے یہ کہ اوپر نے منع
کیا حضرت کو داخل ہونے سے وہ ہے کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردے کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسن اور حسین کو پس پھاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نے پردہ اور اوتار لیے دونوں کڑے دونوں
صاحبزادوں کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو ان دونوں کے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے حضرت کے پاس روتے ہوئے پس لیا حضرت نے زیور کو ان دونوں سے
اور فرمایا اے ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیوں کا کہ محتاج تھے نام لیا اسلئے کہ یہ اہل بیت میرے ہیں مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کہائیں اپنی لذتیں
بیچ زندگانی اپنی کے دنیا میں یعنی لذت حاصل کریں اچھے طعاموں سے اور پہنیں لباس نفیس کو یا کھانا طیبات کا کنایہ ہے لذت حاصل کرنے سے اور ترجیح
اختیار کرتا ہوں میں انکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہوں درجے انکے بلند اور نہ ہوں مشابہ ان لوگوں کے جنکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا
آنحضرت نے شکستہ دلی حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کے فرمایا اے ثوبان خرید کر واسطے فاطمہ کے ایک ہار عصب کا کہ واسطہ ہوتا ہے کہ جانور دریائی کا
ہار بناتے ہیں اور خرید دو کڑے ہاتھی دانت کے یعنی دونوں صاحبزادوں کے لیے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال اكتحلوا بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل منها
كل ليلة ثلثة في هذه وثلثة في هذه رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد سرمہ اصفہانی کی
یعنی مداومت کرو اوسکی اسپر تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اوگاتا ہے بال کو یعنی پلکوں کو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھوں کی ہیں اور کہا ابن عباس نے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی سرمہ دانی سرمہ لگاتے تھے اوس سے ہر شب تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ میں یعنی داہنی میں اور تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ میں یعنی بائیں میں
نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا بعضوں نے کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہے خشک
کرتا ہے آنسو کو اور جھوٹوں کو اور قوی کرتا ہے آنکھوں کے پٹھوں کو خصوصاً بڈھوں کو اور لڑکوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہے کہ ملایا جاوے اوس میں
مشک اور لفظ ہر شب میں یعنی پہلے سونے کے جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہے عند النوم اور حکمت اوس وقت کی لگانے میں یہ ہے کہ آنکھوں میں ٹھہرتا ہے اور طبقات آنکھ میں سرایت
خوب طرح کرتا ہے ۱۲ ع وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكتحل قبل ان ينام بالاثمد ثلثا في كل عين قال وقال ان
خير ما تداويتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشي وخير ما اكتحلتم به الاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر و
ان خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة ويوم تسع عشرة ويوم احدى وعشرين وان رسول الله صلى الله عليه
وسلم حيث عرج به ما مر على ملأ من الملائكة الا قالوا عليك بالحجامة رواه الترمذي

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتی پہلی سونیکی ساتہہ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکہہ
مین کہا ابن عباس نی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتہہ اوسکی یہہ چار چیزین ہین لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز
کہ سرمہ لگاؤ تم ساتہہ اوسکی سرمہ اصفہانی ہی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور جماتا ہی بالونکو اور تحقیق بہترین اون چیزونکا کہ بہری ہوئی سینگی کہچواؤ اوسدن مین سترہوین
اور انیسوین اور اکیسوین ہی اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہین گذری وہ کسی جماعت پر فرشتون سی مگر کہ کہا اونہون نی حضرت کو کہ لازم
ہی تمکو بہری ہوئی سینگی کہچوانی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف لدود دوا ہی کہ زبر لام کی کہتی ہین اوس دواکو کہ ٹپکائی جاوی بیمار کی منہ
مین یا جہہ کی طرف سی اور سعوط اوس دواکو کہتی ہین کہ ٹپکائی جاوی ناک مین اور حجامت کہتی ہین بہری ہوئی سینگی کہنچنی کو اور مشی ساتہہ زبر میم اور زیر شین اور تشدید یا
کی بروزن فعیل کی دوا مسہل کو کہتی ہین مشتق مشی سی ہی یعنی چلنی کی چونکہ دوا مسہل سی بار بار جانا ہوتا ہی دست کی لیی اسلیی اسکو مشی کہتی ہین اور خون کا کام
رطوبات اول مہینی سی آدہی مہینی تک زیادتی اور غلبہ در جوش مین ہوتا ہی اور اخیر مہینی مین بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کی ہوتا ہی پس ایام اوسط مہینہ
کی مناسب ہین ساتہہ اعتدال کی خصوصا یہہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی مین آویگی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مردون اور عورتونکو داخل ہونی حمامونکی سی پہر رخصت دی مردونکو داخل ہونی
کی ساتہہ تہبندونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف کہا مظہر نی کہ نہ اجازت دی حضرت نی عورتونکو حمام مین جانی کی اسلیی کہ تمام اعضا اونکی ستر ہین اور کہولنا
اونکا نہین جائز ہی مگر وقت ضرورت کی کہ مثلا بیمار ہو تو داخل ہو علاج کی لیی یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کی لیی یا ہو جنبی اور جاڑا ہو سخت اور قادر ہو نہین پانی
گرم کرنی پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنی پانی ٹہنڈکی سی اور نہین جائز مردونکو جانا حمام مین بغیر تہبند کی کہ چہپی ہوئی ہو ناف سی گہٹنی تک اور نہین پوشیدہ ہی کہ ظاہر اس کلام سی حکم
فرق کا درمیان مردون اور عورتونکی بیچ نہی کی اسلیی کہ عورتین ساتہہ عورتونکی مانند مردونکی ہین ساتہہ مردونکی بغیر فرق کی اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنی عورتونکی داخل ہونی
حمام کی سی یہہ ہی کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی بعض سی اور ستر کہولدیتی ہین اور دیکہتی ہین بعض انکی بعض کو کہتی کہ اجنبیونسی بہی پردہ نہین کرتین چہ جائی قابلہ سی
کہ ماں بیٹی سی اور مانند اوسکی سی تو بالکل پردہ کرتی ہین نہین حتی کہ گہرونمین چہ جائی حمام مین اور وہ جو تہبند باندہتی ہین گٹنا دیکہو یا آنحضرت نی دیکہا تو نعوذ سی
حال تکالیف مذکورہ النسی یہہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ح وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ
اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ
سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الملیح سی کہا اوسنی آئین حضرت عائشہ کی پاس کئی ایک
عورتین اہل حمص سی کہ ایک شہر ہی شام مین پس کہا حضرت عائشہ نی کہ کہان کی ہو تم کہا اون عورتون نی کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نی کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل
ہوتی ہین عورتین اوسکی حمامون مین کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا حضرت عائشہ نی پس تحقیق سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین اوتارتی کوئی
عورت کپڑی اپنی بیچ غیر گہر خاوند اپنی کی مگر کہ پہاڑ ڈالتی ہی پردہ درمیان اپنی اور درمیان پروردگار اپنی کی اور بیچ ایک روایت کی ہی بیچ غیر گہر اپنی کی مگر پہاڑ ڈالا اوسنی پردہ
اپنا جو اوسکی کی درمیان اوسکی تہا اور درمیان اللہ کی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی یعنی اس روایت مین بجای فی غیر بیت زوجہا الخ فی غیر بیتہا الخ ہی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف شاید کہ عورت حکم کی گئی تہی ساتہہ پردہ کرنیکی اور محافظت کی تی کہ دیکہی اسکو اجنبی یہانتک کہ نہین لائق تہا اوسکو اتارنا اوسکی یہہ کہ ہووی ستر
اپنا خاوند مین سامی مگر نزدیک خاوند اپنی کی پس جس وقت کہ کہولی عورت اپنا حمام مین بغیر ضرورت کی پس پہاڑ ڈالا پردہ جو کہ حکم کیا تہا اوسکو اللہ تعالی نی اوسکا اوتر کہا طیبی نی

کہ یہہ ایسا ہی ہے کہ اسد تعالی نے نازل کیا ہے لباس تاکہ ڈھانکے ساتھہ اوسکے ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہے پس اگر نہ تقوی کیا اسد تعالی سے اور نہ کھولا ستر اپنا پہاڑا پردہ کہ
درمیان اوسکے اور درمیان اسد تعالی کے ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَكُمْ
اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً
اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمہارے زمین عجم کی اور پاوگی تم اوسمین گھر کہ
کہا جاویگا واسطے اونکے حمام پس نہ داخل ہوں اونمین مرد بدون تہبند کے اور منع کرو اونمین داخل ہونے سے عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہہ ابوداود نے ۱۲
ف اور منع کرو اسے یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندہے ہوں خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتین سر سے پانون تک ستر ہین اور مردونکو دونا کی ستر گہٹنون کی ناف سے
زانون تک ہے باندہنا تہبند کا کافی ہے مگر جبکہ بیمار ہوں عورتین تو واسطے علاج کے داخل ہوں یعنی تنہا یا تہبند باندہ کر یا جنبی ہوں واسطے غسل کے داخل ہوں یا سبب کسی
عذر کے اور بغیر عذر کے عورتونکو حمام میں جانا جائز نہیں ۱۲ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا
ہو ساتہہ اللہ کے اور دن آخرۃ کے پس نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور روز آخرۃ کے پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام میں اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور
روز آخرۃ کے پس نہ بیٹہے اوس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوسپر شراب نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ داخل کرے یعنی اذن نہ دیوے بیوی کو حمام میں جانیکا اور اسیطرح حکم
ہے ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہا کہ جو اسکی تحت حکم میں ہوں اور مکروہ ہے مرد کو یہہ کہ دیوے اوسکو اجرت حمام کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اوسکا کار بد پر اور جانا حضرت کا حمام میں جیسے
بعض کتابوں فقہ کی لکہا ہے ولیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے بیچ اوسکے منسوب بموضوع ہے اور صحیح یہہ ہے کہ آنحضرت ہرگز حمام میں نہیں
گئے بلکہ حمام کو دیکہا بہی نہیں اور مکہ معظمہ میں جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرت نے ایکبار غسل کیا ہوگا وہاں حمام بنا دیا ہے اور احتمال ہے کہ نام اوسکا حمام النبی
اس سبب سے ہوا کہ حضرت کی پیدایش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہے واللہ اعلم لیکن حمام کا حدیث میں واقع ہوا ہے بیکار مذکور ہوا اور نہ بیٹہے یعنی
نہ حاضر ہو اوس جگہ کہ دور شراب ہوتا ہو وہاں یعنی پیتے ہوں اوسکو شراب خوار پس اگرچہ نہ پیوے تو بہی اجتناب ہے اوسسے واجب کرنا اوسکا اور جبکہ یہہ بہی اوسنے منع کیا
اونکو اور نہ اعراض کیا اونسے اور نہ غصہ ہوا اونپر نہیں ہوگا مومن کامل ۱۲ ح ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ
اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ
وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچہے گئے انس بال کے خضاب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سے یعنی کسی نے پوچہا انس سے پس کہا انس نے کہ اگر چاہتا میں کہ شمار کروں بال سفید کہ اوسکے سر مبارک میں تہے شمار کرتا میں تہے آنحضرت چند بال
سفید کہ تہے خضاب کیوں کرتے اور ایسا ہی کہا سر ہے کہ نہیں خضاب کیا آنحضرت نے زیادہ کیا انس نے یا ثابت نے انس سے ایک روایت میں اس عبارت کو کہ تحقیق
خضاب کیا ابوبکر نے ساتہہ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمر نے ساتہہ نری مہندی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں خضاب کیا یعنی سر مبارک میں بال
نہیں تہا تاکہ اوسپر خضاب کرتے داڑہی کی کہ جو روایت کیا سابق اور آگے ابن عمر سے اور کلام بیچ خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کے اور زردی مہندی کی اور سیاہ رنگ کے
ہوچکا ہے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ وہ تہے زرد کرتے اپنی داڑہی ساتہہ زردی کے یہانتک کہ بہر جاتے کپڑے اونکے زردی سے پس کہا گیا واسطے

اونکی کہ کیوں رنگی ہو زردی سی کہا تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتی تہی ساتہہ زردی کی یعنی ڈاڑہی اور نہ تہی کوئی چیز محبوب طرف حضرت کی زردی
سی یعنی خضاب اوسی میں اور تحقیق تہی حضرت رنگتی ساتہہ زردی کی کپڑی اپنی سب یہانتک کہ پگڑی بہی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف ساتہہ زردی کی یعنی ورس
کی کہ نام ایک گہانس کا ہی مشابہہ زعفران کی اور کبہی یمن میں زعفران بہی ملائی جاتی تہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہی کہ رنگتی تہی حضرت اوسی ڈاڑہی کو جیسیکہ اوپر ذکر
کیا گیا اور سیوطی نی کہا کہ بعضوں نی کہا کہ مراد اسحدیث میں لگنا بالوں کا ہی اور بعضوں نی کہا کہ رنگنا کپڑوں کا مراد ہی کہا سیوطی نی کہ یہہ شبہہ ہی اسلیی کہ نہیں نقل کیا گیا کہ
حضرت نی بال رنگی ہوں کہتا ہوں میں کہ ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی انکار کیا اسپر کہ پہنی کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوی اسپر اور صحیح وہ ہی کہ جو صاحب ہدایہ نی ذکر
کیا کہ مختار یہہ ہی کہ حضرت نی بال رنگی کبہی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نی اوس چیز کی کہ دیکہی اور اوسمیں وہ سچا ہی اور یہہ وہ بناء متعین کی ہی اوپر تطبیق دینی
کی درمیان حدیثونکی انتہی اور یہہ نہایت مدعا ہی اور رنگتی کپڑی الخ یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب اثر اس زردی کی نہ یہہ کہ رنگتی تہی اونکو ساتہہ اوسکی پہر پہنتی تہی اسلیی
کہ نہی آئی ہی زرد کپڑی پہننی سی واللہ اعلم ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا
شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سی کہ کہا گیا میں ام سلمہ کی پاس پس نکالا اونہوں نی طرف ہماری
ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہندی سی رنگین نقل کی یہہ بخاری نی ف رنگین کہا میرک نی کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نی اور احمد نی ساتہہ مہندی اور وسمہ کی اور نقل
کی یہہ بخاری نی اور اسیطرح ترمذی نی نقل کی ہی شمائل میں انس سی کہ کہا دیکہا مینی بال آنحضرت کا انکی پاس اور انس ہی سی یہہ بہی گذرا ہی کہ آنحضرت نی خضاب نہیں کیا
شاید کہ مراد انکی ساتہہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتہہ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہی یہہ کہ حمل کیا جاوی ایک ان دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال
کا رنگ متغیر تہا بسبب کبہی مہندی کی سر مبارک سی منع درد سر کی یا بسبب کثرة خوشبوئی کی اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میری یہہ ہی کہ نفی خضاب کی محمول ہی اوپر
خضاب سر کی بسبب ہٹانی کی اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض ڈاڑہی کی بسبب سفیدی کی واللہ اعلم پہر دیکہی میں نی روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی بال
آنحضرت کی ڈاڑہی کا کہ اوسمیں اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیا جاوی اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسیکہ شمائل میں ہی کہ ابو ہریرہ سی سوال کیا گیا کہ آیا
خضاب کیا تہا آنحضرت نی کہا ہان ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک مخنث کہ تحقیق
رنگی تہی اوسنی ہاتہہ پاؤں اپنی ساتہہ مہندی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نی کہ مشابہت کرتا ہی یہہ ساتہہ عورتونکی
قول فعل میں پس حکم کیا آنحضرت نی اوسکی نکالدینی کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کی پس کہا گیا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اوسکو یعنی
اگر فرمائی تو مار ڈالیں اسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنی نمازیونکی سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف
اولا یہہ کہنا یہی اعلام ہی وجوب اس قول کی کہ مسلمان اگر نمازی ہی تو واجب القتل ہی محمول اوپر ظاہر کی ہی ع وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ
لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ
فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ولید بن عقبہ سی کہ کہا اوسنی جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
مکہ تو شروع کیا مکہ والوں نی کہ لاتی تہی حضرت کی پاس اپنی لڑکوں کو پس دعا مانگتی حضرت واسطی اونکی ساتہہ برکت کی اور ہاتہہ پہیرتی اونکی سرونپر یعنی از راہ شفقت کے
پس لایا گیا میں بہی حضرت کی پاس اور میں آلودہ تہا ساتہہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب ہوتی ہی ساتہہ زعفران وغیرہ کی پس نہ ہاتہہ لگایا حضرت نی مجکو بسبب
اوس خلوق کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف خلوق خوشبوئی عورتونکی ہی پس اوسکی لگانی سی لازم آتی ہی مشابہت ساتہہ عورتونکی اور یہہ منع ہی مردوں کو

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْهَا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِی الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْهَا
رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق واسطے میرے ہیں بال مونڈھوں تک کیا میں کنگھی کروں انکو فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کی کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالونکو ایک دن میں دو بار سبب فرمانے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے ف۔ نا محمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کی بسبب اسکے تھا کہ تیز رہیں اور تکلف کرنا ہے لیکن
بہ ملاحظہ امر اور اہتمام کی ساتھ ہے بجا آوری حکم کی محمود ہوا جیسے ورا ارکنا انس کے باندھے گیسو انکیکو بسبب کھینچنے ہاتھ مبارک آنحضرت کی جیسا کہ گزرا ۱۲ ع وَعَنِ الْحَجَّاجِ
بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِی الْمُغِیْرَةُ قَالَتْ وَاَنْتَ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ
رَاْسَكَ وَبَرَّكَ عَلَیْكَ وَقَالَ احْلِقُوْا هٰذَیْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا فَاِنَّ هٰذَا زِیُّ الْیَهُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے حجاج بن
حسان سے کہا داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجھ کو بہن میری نے کہ نام اسکا مغیرہ ہے یعنی میں یاد رکھتا ہوں کہ لوگوں کی ساتھ
انس کی پاس گئے تھے لیکن کیفیت منزل کی اور تفصیل احوال کی یاد نہیں کہتا ہوں میں پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اسدن لڑکا تھا اور تھی تیری دو گیسو
گندھی ہوئی یا کہا تھے قصتان اپنی تھے پس پھیرا انس نے تیری سر پر اور دعا برکت کی کی تیری لیے اور فرمایا کہ منڈا ڈالو ان دونوں کو یا کتروا ڈالو ان دونوں کو اسلیے کہ یہ
ہیئت یہود کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف۔ یا کہا تھے قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصتان تثنیہ قصہ کا قاف اور صاد سے بال کی
پیشانی پر ہوں بالونکو سر کی آگے کی جانب سے چھوٹے ہیں ۱۲ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا
رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف۔ عورت کو
سر کی بال بمنزلہ داڑھی کی ہیں مرد کی جیسے پس دکھ داڑھی اور اسکو سر منڈانا حرام ہے ۱۲ ع وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَةِ فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ کَاَنَّهٗ یَاْمُرُهٗ
بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْیَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ هٰذَا
خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ كَاَنَّهٗ شَیْطَانٌ رَوَاهُ
مَالِكٌ اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کی اور داڑھی کی پس اشارہ کیا طرف اسکی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے بیچ داڑھی و سر مبارک اپنے کہ وہ سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے ہیں اسکو ساتھ سنوارنے بالوں اسکی کی اور داڑھی اسکی کی پس سنوارا اسنے بالونکو پھر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ہے یہ بہتر اس سے کہ آوے کوئی ایک تمہارا
اس حال میں کہ پراگندہ ہوں بال اسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بدہیئت و پراگندہ بال ہے نقل کی یہ مالک نے وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ سَمِعَ یَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ یُّحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیْفٌ یُّحِبُّ النَّظَافَةَ کَرِیْمٌ یُّحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُّحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِیَتَکُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ
قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ
نَظِّفُوْا اَفْنِیَتَکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسیب تابعی سے کہ سنی گئی وہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاک کو اور پاکیزہ ہے دوست رکھتا ہے
ستھرائی کو کریم کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو بخشش کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنوں کو اور نہ
مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کی کہ صحن گھروں کی کوڑے سے گرد رکھتے تھے پاک صاف نہیں رکھتے تھے کہا روایت کرنے والے نے ابن مسیب سے کہ پھر ذکر کیا میں نے یہ قول ابن مسیب کا

مہاجر بن سماک تابعی کی آگی کہا اونہون نی کہ حدیث کی مجکو بیان کیا عامر بن سعد تابعی نی اپنی باپ سی یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند
قول ابن المسیب کے مگر یہہ تفاوت کہ کہا مہاجر نی ستہری کہو صحن اپنی گہرون کی یعنی انکی روایت مین لفظ فنیتکم ہے مذکور ہی گمان کیا او سمین دخل نہین حبیب کو بیچ روایت
ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** پاکیزہ ہی یعنی نقصانون و عیبون سی در لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتہہ ربط کی ہی یعنی دوست رکہتا ہی خوش
حالی و خوش مقالی کو یا دوست رکہتا ہی خوش کو یعنی دوست رکہتا ہی وسکی استعمال کو اپنی بندونسی و راضی ہوتا ہی ونسی ساتہہ اس فعل کی اور ایک نسخہ مین لفظ طیبات ساتہہ ربط
کی اور یہی مشہور کی ہی و مراد اس سی وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوی ساتہہ طیبات کی یعنی اچہی عقیدون اور اقوال اور افعال و اخلاق و احوال کی و نظافت کی
مین طہارۃ ظاہری و باطنی اور کہا طیبی نی کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم و جود سی اسلیکہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی لوگونکو اور مہمانونکو رغبت اونکی
او سمین بہت ہوتی ہی ؏ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ أَوَّلَ النَّاسِ
ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى وَقَارٌ يَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید کے کہ تحقیق بن سعید نی سنا سعید بن مسیب سی کہ کہتی تہی حضرت ابراہیم خلیل دوست رحمن کی اول
آدمیونکی کہ مہمانی کی مہمانکی یعنی رسم مہمانی کی اول انہی سی شروع ہوئی اول لوگونکی کہ ختنہ کیا اور اول لوگونکی کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگونکی کہ دیکہا بڑہاپا یعنی سفید
بال پس کہا ای پروردگار میری کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نی کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و تجربہ و وقار کا ہی کہ سبکی ہوو لعب سی اور ارتکاب معاصی
باز رکہتا ہی ای ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نی کہ ای رب میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نی **ف** اور ذکر کیا سیوطی نی بیچ حاشیہ موطا کی
اور چیزین جو اول حضرت ابراہیم سی شروع ہوئین ناخن یعنی مانگ نکالنی و استرا لینا پاجامہ پہننا خضاب کرنا ساتہہ مہندی و وسمہ کی خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا
خدا مین مرتب کرنا لشکر کو جنگ مین میمنہ و میسرہ و مقدمہ و قلب الجیش کرنا ساتہہ لوگونکی ثرید تیار کرنا ؏ بَابُ التَّصَاوِيرِ باب
بیچ بیان تصویرونکی **ف** تصاویر جمع ہی تصویر کی یعنی صورت بنانیکی و مراد یہان صورتین جاندارونکی ہین کہ کپڑی ہون یا دیوار وغیرہ پر اَلْفَصْلُ
الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی طلحہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوتی فرشتی اوس گہر مین کہ ہووی اوسمین کتا اور نہ اوس گہر کہ ہوین اوسمین
تصویرین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** لکہا ہی علما نی کہ مراد وہ کتا ہی کہ صورتین ہین کہ حرام ہی کہ رکہنا اونکا اور جو کتا ایسی نہین ہین جیسی کتا پالنا کہ واسطی
و اسطی محافظت زراعت و مویشی کی یا صورتین کہ خوار و پامال ہوتی بچہونون غیرہ مین ہونا انکا مانع دخول ملائکہ سی نہین و یہہ حکم استعمال چہوڑنیکا ہی اور بنانا
صورت جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچہونی پر ہو یا درہم یا چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہی و کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا اوسکی
اور بیجان چیزونکی نہین حرام او بعضون نی کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر مین مانع دخول ملائکہ سی ہین مطلق اگرچہ ان صورتونمین ہون کہ رکہنا
انکا حرام نہو اور مراد فرشتون سی غیر اعمال لکہنی والی ہین اور غیر محافظت کرنیوالی کہ جدا نہین ہوتی آدمی سی کسی حال مین **ح** وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ
فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ
مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ
كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ
وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی وہ نقل کرتی ہین میمونہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ

وعلیہ وسلم نے صبح کی ایک دن غمگین خاموش اور فرمایا یعنی بیچ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہ نے کہ کسی اور بیوی سے یا اپنے لوگوں میں سے بطریق تعجب و تحیر کی فرمایا تحقیق
جبرئیل نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملاقات کا کرنے کا آج کی رات پیش ملاقات کی مجھ سے خبردار ہو قسم خدا کی نہیں خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجھ سے کبھی یعنی پہلے اسکے پھر آیا بیچ دل
حضرت کے کتے کا بچہ کہ پڑا تھا نیچے خیمہ حضرت کی دل میں آیا کہ جبرئیل بسبب اس بچہ کتے کی نہیں آئے پس حکم کیا حضرت نے اوس کتے کے بچہ کی نکالنے کا پس نکالا گیا وہ
پھر لیا حضرت نے اپنے ہاتھ میں پانی پس چھڑکا پانی اوسکی بیٹھنے کی جگہ پر جبکہ شام ہوئی ملے حضرت سے جبرئیل پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تم نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملنے
شب گذشتہ کا کہا کہ ہاں لیکن ہم نہیں داخل ہوتے اوس گھر میں کہ ہو وہاں کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کی
یہانتک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کی کہ اوسمیں چنداں احتیاج محافظت کی نہیں ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغونکی کتونکو کہ اونمیں احتیاج محافظت کی بہت
ہوتی ہے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر میں کسی چیز کو کہ جسمیں تصویریں ہوں مگر توڑ ڈالتے تھے
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف تصالیب جمع تصلیب کے ہے یعنی بنانی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہیں گمان اونکا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو یہود
نے سولی پر کھینچا تھا یہہ شکل اوسکی ہے کہ عدد اسطرح کی ہوتی ہے + اور یہاں مراد تصالیب سے مطلق تصویریں ہیں اھ وَعَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً
فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ
النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ
هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے وہی عائشہ سے کہ تحقیق اونہوں نے خریدا ایک تکیہ کہ اوسمیں تصویریں تہیں پس جبکہ دیکھا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے رہے
دروازہ پر اور نہ آئے گھر میں پس پہچانی حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویر دار کے کہا عائشہ نے کہا میں نے
یا رسول اللہ پھرتی ہوں میں مخالفت سے طرف رضا اللہ اور رسول اوسکے کی کیا گناہ کیا ہے کہ آپ گھر میں نہیں آتے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے
اس تکیہ کا اور کہاں سے لائی تو اوسکو کہا عائشہ نے کہ کہا میں نے خریدا میں نے اسکو آپکے لئے تاکہ بیٹھیں آپ اوس پر یعنی کبھی اور تکیہ لگاویں اوپر اوسکے کبھی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق صورتوں بنانے والے عذاب کئے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا اونکو کہ زندہ کرو وہ چیز کہ بنایا تھا تم نے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اوسمیں صورتیں ہوں
نہیں داخل ہوتے اوسمیں فرشتے یعنی اور اسیطرح نہیں داخل ہوتے اوسمیں انبیا اور اولیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ
عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق اونہوں نے ڈالا اپنے شہ نشین پر پردہ کہ اوسمیں تصویریں تہیں پس پہاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس بنائے حضرت [illegible] نے اوسکے دو تکئے پس تہے وہ دونوں گھر میں بیٹھتے تھے اونپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ حدیث ظاہر میں منافات رکھتی
تہی ساتھ حدیث پہلی کی کہ اوس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہو پس رکھنا ان دونوں تکیونکا گھر میں کہ ذکر ہوا جواب
اسکا یہہ ہے کہ شاید تصویریں [illegible] یعنی جاندار کی نہ تہیں اور پہاڑنا پردہ کا بسبب اوسکے تہا کہ حدیث میں آتا ہے کہ خدا تعالی نے نہیں فرمایا ہے کہ پہناویں ہم پتھر کو کپڑے
[illegible] اور بعضوں نے کہا کہ معنی ہتک کے قطع [illegible]
[illegible] النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ

حَتّٰی هَتَکَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَّکْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نکلے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ کسی جہاد میں پس لیا میں نے ایک کپڑا یعنی ایک نمط بعد تشریف لیجانے حضرتؐ کی پس تہ کیا میں نے اوسکا دروازے پر پس جب آئے حضرتؐ یعنی سفر سے اپس دیکھا

پردہ پڑا ہوا پس کھینچا اوسکو یہانتک کہ پھاڑ ڈالا اوسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہیں حکم کیا ہمکو کہ پہناویں ہم پتھر اور مٹی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

نمط سا تھہ پر ... ریشم کی ایک قسم لطیف ہے فرش کی کہ ریشمی باریک ہوتی ہیں اور محمل اور اوسکو ہودج پر بھی ڈالتے ہیں اور پردہ بھی اوسکا بناتے ہیں اور شاید کہ وہ عمدہ

نمط کا ہو اور حضرت عائشہؓ نے شاید کہ لٹکایا تہا اوسکو زینت کے لیے نہ پردہ کے لیے پس ہوا عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعض نے لکھا ہے کہ اوس نمط میں صورتیں گھوڑوں کی

تہیں اسی حضرتؐ نے کراہت کیا اور محو کیا اون صورتوں کو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہے کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتوں کے نہ تہا بلکہ بسبب کپڑا بیچ لٹکانے دیوار پر کی

تہا سا تہہ کپڑے کی جیسا کہ کہا کہ پہر فرمایا آخر اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی اسلیے کہ نہونا امر الٰہی کا ساتھہ اوسکی دلالت نہیں کرتا اور حضرتؐ نے جو پہاڑ ڈالا

غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور ورع اور تقوی انکی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوے آ ہنگی دیوار اوپر غیر اس کی اور دلالت کرتی ہی

اسپر کہ تغیر کرے بری چیز کو ہاتھہ سی اور غصہ کرے وقت دیکھنے اوسکی ۱۲ ع ح وَعَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ

عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سخت لوگوں میں از روی

عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ مشابہت کرتے ہیں بیچ پیدا کرنے خدا تعالیٰ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتے ہیں بیچ فعل کو ساتھہ

فعل الٰہی کے صورۃ بنانے میں یا تقدیر کلام یہہ ہے کہ بناتے ہیں وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہے مخلوق الٰہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کرے اسکا تو وہ کافر ہے

زیادہ کرتا ہے اللہ عذاب اوسکو بسبب زیادتی قبح کفر اوسکی دلالت حدیث محمول ہے تہدید پر ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ پیدا کرنے لگے مثل پیدا کرنی

میری کے یعنی صورتیں بناوے مانند صورت بنانی میری کے اور یہہ حقیقت میں پیدا کرنا نہیں ہے واسطے اسکے کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہے صورت بناتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ

میں بناتا ہوں اگر یہاں تک ہے تو پیدا کریں ایک چیونٹی یا پیدا کریں ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم کے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت لوگوں کا از روی عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم

نے ف یعنی ان لوگوں پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ انکی یہہ بھی ہیں بعضی علما نے کہا ہے کہ یہہ وعید اوسکے حق میں ہے کہ صورتیں بتوں کی بنائے تاکہ عبادت کیجاوے یہہ

شخص کافر ہے اس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضوں نے کہا ہے جو بقصد مشابہت کے ساتھہ خدا تعالیٰ کی صورت بناوے وہ بھی کافر ہے اور عذاب اوسپر سخت ہے اور جو کہ

بغیر اس قصد کے بناوے فاسق ہے کا اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہے اور اتفاق ہے اسپر کہ مراد صورت حیوانات کی ہے نہ درختوں اور مانند انکے کا اور عرف میں

اطلاق مصور کا اوسی پر ہوتا ہے اور دوسرے کو نقاش کہتے ہیں اور مجاہد نے تصویر درخت باردار کو بھی مکروہ کہا ہے اور محققین کی نزدیک تصویر بنانا حرام ہے خواہ اوس چیز پر ہو

اور داخل ہوا ہے بیچ اوسکے لاٹھی کی ... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ

یَجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ

وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کا بنانے والا بیچ آگ

دوزخ کی ہے پیدا کیا جاویگا واسطے اوسکے بدلے ہر صورت کی کہ بنایا ہے اوسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ میں کہا ابن عباسؓ نے پس اگر ہو تو

ضرور بنانیوالا صورت کا اسمین جان ڈالی اور صورت درختونکی اور اون چیزونکی کہ نہیں روح اونمین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی صورت بنانی گڑیونکی واسطی لڑکیونکی بعضی کہتی ہیں رخصت ہی لیکن امام مالک نے مکروہ رکہا ہی خریدنا انکا مردونکو اور بعضون نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہی ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ دعوی کری اوس خواب کا کہ نہیں دیکہا یعنی جہوٹا خواب بنالیوی تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوی درمیان دو جو کی اور ہرگز نہ کرسکیگا یہہ اور جو شخص کہ کان لگاوی طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ وہ قوم اوس شخص کے سننی کو ناخوش رکہتی ہوں یا بہاگتی ہوں وہ اوس سی ڈالا جاویگا اوسکی کانمین شیشہ روز قیامت کی اور جو شخص بناوی کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پہونکی روح اوسمین اور نہیں پہونک سکیگا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نے ف ہرگز نہ سکیگا یعنی اسکو عذاب کرینگی اور کہینگی کہ دو جو کو آپسمین جوڑ دی اور ایک کردی اور جب نہ کرسکیگا تو یہہ عذاب پاکر تنگی اوٹہاویگا [illegible] عذاب مین ہیگا اور مناسبت درمیان فعل و سزا کی یہہ کہ جہوٹا خواب بناتا ہی اور درمیان دو جو کی گرہ دینی کی یہہ ہی کہ جیسی باتین خواب کی جوڑلیتا ہی [illegible] جوڑنی اور جہوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جہوٹ کی ہی لیکن شدت عذاب اوسپر اس سبب سی ہی کہ وہ متعلق ساتہہ عالم غیب کی ہی اور خواب اچہا ایک حصہ ہی اجزای نبوت سی [illegible] کہتا ہی ایک بات حق تعالی پر جہوٹ باندہتا ہی اور اسمین شبہہ نہیں کہ یہہ شدید ہی اقسام جہوٹ مین [illegible] بعضون نی کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کی حق مین ہی کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کری [illegible] اوسکا ذب کری [illegible] خواب مین کہتا ہی کہ اللہ تعالی نی مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو [illegible] یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکہا تہا [illegible] جاویگا شیشہ اوسکی کانمین یہہ وعید اوسکی حق مین ہی کہ سنتا ہی [illegible] اور فساد پہیلاتا ہی [illegible] کی یا ایسی باتین [illegible] فساد ہی [illegible] وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کہیلی ساتہہ نردشیر کی یعنی چوسر کی گویا کہ رنگا اوس نی اپنا ہاتہہ گوشت سور اور لہو اوسکی مین نقل کی یہہ مسلم نی ف نردشیر نام ایک کہیل کا ہی نکالا اوسکو اردشیر بیٹی بابک کی نی کہ بادشاہ ہوا فارس کا [illegible] داخل کیا ہاتہہ اپنا اوسمین یعنی گوشت سور مین [illegible] حرام ہی سب علما کی نزدیک

ع الْفَصْلُ الثَّانِي دوسری فصل عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ قَالَ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تہا مین آپ کی پاس شب گذشتہ پس نہ منع کیا مجکو گہر مین آنی سی کسی چیز نی مگر اسی نی کہ تہین دروازی پر تصویرین اور تہا گہر مین کپڑا رنگین منقش کہ اوسکا پردہ بنایا تہا تہی اوسمین تصویرین اور تہا گہر مین کتا پس حکم کرو ساتہہ کاٹنی سر تصویرون کی کہ دروازی پر ہین یعنی دروازی کی پردی پر پس کاٹی جاوین سر اون صورتونکی اور ہو جاوین مانند صورت درخت کی یعنی ہیئت شکل اونکی نہ رہی اور حکم کرو تاکاٹا جاوی پردہ پس بنائی جاوین دو تکیی ڈالی گئی یعنی واسطی بیٹہنی اور تکیہ کرنیکی روندی جاوین اور حکم کرو تا نکالا جاوی کتا گہر سی پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی جو کچہہ کہ جبرئیل نی کہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف قاضی خان مین لکہا ہی اگر دیکہی یہہ کہ نماز پڑہی [illegible]

ہین کہ صورت کی ہی سی کی یا اوسپر اوسکی یا داہنی یا بائین یا اوسکی کپڑی پر تصویرین ہوین پچھونی مین دو روایتین ہین اور صحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہین بچھونی پر جبکہ نہ سجدہ کری
اور ... صورتین ہین ہی کہ ہو صورت بڑی کہ ظاہر ہون واسطی دیکھنی والون کی بغیر تکلف کی اور اگر چھوٹی ہون یا سر اونکا مٹا ہو نہین مضائقہ ہی ۱۲ ع
اور ... قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج عنق من النار یوم القیمۃ لھا عینان تبصران واذنان
تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلثۃ بکل جبار عنید وکل من دعا مع اللہ الھا اخر وبالمصورین
رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلیگی ایک گردن دوزخ مین سی دن قیامت کی یعنی
ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کی نکلیگا کہ اوسکی دو آنکھین ہونگی دیکھنی والی اور دو کان ہونگی سننی والی اور زبان بولنی والی کہیگی کہ تحقیق مین متعین کی گئی ہون
واسطی تین شخصون کی یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالی نی مجکو اسپر کہ داخل کرون انکو دوزخ مین اور عذاب کرون انکو ساتھہ فضیحت کی روبرو لوگونکی واسطی تکبر کرنیوالی عناد
والی کی کہ حق سی کرتا ہی کو قبول نہ کری اور واسطی ہر شخص کی کہ پکاری ساتھہ اللہ کی اور معبود کو اور واسطی تصویر کھینچنی والونکی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ابن عباس
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ حرم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام قیل الکوبۃ الطبل رواہ
البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سی اسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نی حرام کی یعنی آنحضرت کی بابت شراب
اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشہ کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کہ وہ طبل ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کوبہ کی معنون مین قول ہین علما کی
بربط یا طبل جیسیکہ مصنف نی بعضی راویون حدیث کی سی نقل کیا اور طبل کی دو قسمین ہوتی ہین بانسری ہو گی ... غیرہ کی اور یہان طبل سی وہ طبل مراد ہی کہ
لہو و لعب کی ہو نہ طبل جنگ یا ... ۱۲ ح وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء و
الغبیراء شراب تتخذہ الحبشۃ من الذرۃ یقال لہ السکرکۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی منع فرمایا شراب سی اور جوئی سی اور کوبہ سی اور غبیرا سی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتی ہین اسکو حبشی جوار سی کہا جاتا ہی اسکو سکرکہ نقل کی یہہ ابوداود
نی ف کہا جاتا ہی اخر یہہ تفسیر ابن عمر سی منقول ہی یا کسی اور نیچی کی راوی سی ہی ۱۲ ع وعن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ کھیلی ساتھہ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنی اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف اسلیی کہ نرد بھی کھیلنا
قمار ہی حقیقۃ یا صورۃ اور اوپر گذر چکا ہی کہ مطلق نرد سی کھیلنا حرام ہی ۱۲ ع وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ والبیھقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھی پڑا ہی کبوتری کی کہ کھیل مین اور اوڑانی
مین مشغول ہو رہا ہی پس فرمایا کہ یہہ شیطان ہی پیچھی پڑا ہی شیطانہ کی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف اس شخص کو شیطان
فرمایا بسبب دور ہونی اوسکی حق سی اور مشغول ہونی اوسکی لایعنی مین اور کبوتر کو شیطانہ اسلیی فرمایا کہ باعث بازی اور لہو ولعب کی ہوئی اور ذکر خدا اور کار دین و
دنیا سی باز رکہا اسی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہی اور کہا نووی نی کہ پالنا کبوتر ونکا واسطی انڈی بچی لینی کی یا واسطی دل بہلانی کی یا خط لی جانی کی جائز ہی بلا
کراہت اور اوڑانا انکا مکروہ ہی ۱۲ ح ع الفصل الثالث فصل تیسری عن سعید بن ابی الحسن قال کنت
عند ابن عباس اذ جاءہ رجل فقال یا ابن عباس انی رجل انما معیشتی من صنعۃ یدی وانی
اصنع ھذہ التصاویر فقال ابن عباس لا احدثک الا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول

مثل نوره کمشکوٰۃ فیہا مصباح

نحمدک یا من جعل النجوم مصابیح و نصلی علی من کان حدیثه فی مشکوٰۃ صدور الصحابۃ کالمصابیح علی طبع الکتاب المسمّٰی
مظاہر حق ترجمه مشکوٰۃ المصابیح للعالم الکامل تذکرۃ المتقدمین تکملۃ المتاخرین الذی یشار الیه بالبنان نائب

مظاہر حق ربع رابع

رسول الرحمٰن رجعت الیه رکائب الاستفتار والاستفسار وانتہت الی جنابه ریاسۃ الحدیث والفقه فی الاقطار ومظهر
بلین القلوب القاسیه ومجلیه بتجبیر الجروح الدامیة والقاضیة مولانا المولوی محمد قطب الدین الدہلوی دامت برکاتہ

مطبع ... ۱۲۸۲ھ ...

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم وتمم بالخير

كتاب الطب والرقى

یہہ کتاب ہی بیچ بیان طب کی اور [illegible] کی طب ساتہہ زبر طا کی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب ساتہ الطا ہی یعنی علاج کرنی کی اور طب ساتہہ زبر طا کی یعنی سحر ہی کہا ہی [illegible] ہو نیجی سحر کی اور طب جسمانی ہی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتہہ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتہہ ازالہ اخلاق ردیہ مہلکہ کی اور دوا بہی دو قسم کی ہین جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قران ہی اور وہ چیز کہ حکم قران مین ہی اور انحضرت علاج کرتی تہی اوست کا ساتہہ طبعیہ کی بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی افسون کی کہ ہندی مین اوسکو منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتہہ قران اور اسماء الہی کی جائز ہی بالاتفاق اور ماسوای اوسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم ہون معانی اونکی اور مخالف نہون دین شریعت کی وہ بہی جائز ہین والا جائز نہین اور جو کچہہ کہ اہل عزایم اور تکسیر کرتی ہین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہی نزدیک اہل ثبات اور تقوی کی کذا قال العلماء ۱۲ ح

الفصل الاول

فصل اول عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انزل الله داء الا انزل له شفاء رواه البخاري روایت ہی ابی ہریرہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اوتاری الہ نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیی شفا یعنی علاج و دوا کہ شفا بخشتی او سی نقل کی یہہ بخاری نی وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل داء دواء فاذا اصيب دواء الداء برء باذن الله رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہنچ جا دی دوا بیماری کو اچہا ہوجاتا ہی ساتہہ حکم اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ساتہہ ارادہ اوسکی یہہ قید ہی لگائی تا کہ کوئی یہہ گمان نکری کہ دوا مستقل ہی شفا مین اور تفسیر اوسکی روایت حمیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیی دوا ہی پس جبکہ بیمار ہوتا ہی کوئی تو بہیجتا ہی اللہ عز وجل ایک فرشتہ کو اوسکی ساتہہ پردہ ہوتا ہی پس کرتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچہہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین دفع ہوتی بیماری پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم کرتا ہی فرشتہ کو ساتہہ اوٹہا لینی پردی کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی اچہی ہو جاتا ہی اور آگاہی اشارہ

ہی طرف اسکی کہ دوا کرنی مستحب ہے اور یہی مذہب ہے صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف رد ا
ساتھہ قضا و قدر کی ہی نہین حاجت دوا کرنی کی اور حجت جمہور کی یہہ حدیثین ہین اور اعتقاد رکھتی ہین وے یہہ کہ
سب ہی اور یہہ مانند اوسکی ہی یعنی دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہین تاخیر کرتی حاصل یہہ کہ دعا
کی جستجو نہین منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھہ کھانی کی آنحضرت سید المتوکلین تہی وہ بھی دوا کرتی تہی ؛
الَّذِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِی ثَلٰثٍ فِی شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْشَرْبَۃِ عَسَلٍ اَوْکَیَّۃٍ
اُمَّتِیْ عَنِ الْکَیِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
ہی بیچ لگانی سینگی کی یعنی پچھنی لگانی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ مین ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتھہ آگ کی اور مین منع کرتا ہون
یہہ بخاری نی ف محجم ساتھہ زیر میم اور جزم ح اور زبر جیم کی سینگی کو کہتی ہین اور یہان مراد وہ اوزار ہی کہ جسسی پچھنی دیتی
ہین کی پچھنی لگانی نا خون نکلی پس ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہہ ہوا کہ بیچ پچھنی لگانی کی اثر سی اور سفر السعادۃ کی مصنف نی لکھا ہی
اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اسلیے کہ امراض مادی یا دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہین تو علاج انکا سہ
ہی اور اگر باقی تین قسمین ہین تو علاج انکا ساتھہ اسہال کی ہی پس ساتھہ شہد کی تنبیہہ کی مسہلات پر اور ساتھہ داغنی کی آگ سی اشارہ کی اوس حالت پر کہ بسبب معالجہ
سی علاج اون اسلیے کہ دفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ اسلیے کہا ہی کہ آخر الدوا الکی انتہی اور نہی داغنی سی
با وجود ہونی اسکی علاج اس سبب سے ہی کہ عرب عظیم الشان جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کردیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغین نہین تو سبب ہلاک کا
ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان انکی کہ آخر الدوا الکی پس نہی کی واسطی تا شرک خفی مین گرفتار ہون اور نہی اوسکی تنزیہی ہی والا اکر داغی اور اسباب شفا کی حق جانی
تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہان کہ داغنی مین خوف ہلاکا اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام
کی یہہ ہی کہ حدیثین بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہین بعضی دلالت جواز پر کرتی ہین اور بعضی نہی پر یہی یہہ حدیث اور اور حدیثین اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ
دوست نہین رکہتا ہون مین داغنی کو اور کہین مدح اور ثنا آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہہ تطبیق ان حدیثون کی علما نی لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر اور عدم
محبت دلالت منع پر نہین کرتی اور مدح اور ثنا اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اوپر اولویت ترک اوسکی اور نہی محمول ہی اوپر کہ داغنا بطریق اختیار کی ہو بلا سبب
مرض کی یا بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہوسکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی اوسکا اسلیے ہی بسبب واقع ہونی کی
بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیون کی تئین بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت ومان یقینی تہی
اور حاصل یہہ کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمین بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ؛ ع ؛ رح وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰی اَکْحَلِہٖ فَکَوَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام پر دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بھی کہتی ہین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہہ سی
داغا تا خون بند ہوجاوی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَکْحَلِہٖ فَحَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ
ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہُ الثَّانِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام مین پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہہ
سی ساتھہ پیکان تیر کی پہر سوج گیا ہاتہہ اوسکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا فَقَطَعَ مِنْہُ عِرْقًا ثُمَّ کَوَاہُ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابی

ہ ئی طبیب اوسکی رگ پہر داغ دیا ابی کو اوس رگ پر نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ اونہی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی
باستثنا سام کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی
عام سی لیکن مخصوص ہی ساتہہ اون امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین اسلیی کہ وہ حار یابس ہی
ہین اور بعضون نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتہہ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا
دوت کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتہہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض
ہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض انکی دفع ہوتی تہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ
فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی سعید
خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا مینی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست آنی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر بار فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر وہ آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا مینی اور پیٹ اور زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار یعنی اور
زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا پس کہا اوسنی کہ تحقیق مینی پلایا اوسکو پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہوگیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف پلایا اوسنی شہد
ترا یا ملا ہوا پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کری اپنی بیوی سی کہ کچہہ دیوی اوسکو اپنی مہر مین سی پہر خرید کری
اور مینہہ کی پانی مین ملا کر پیوی پاویگا شفا بابرکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یا یہہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو
اسکی پیٹ کو آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی
کہا کان اسکا تہی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت سچ کی نی اور چاہا ہی کہ لوگون کو یہہ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہہ پینی شہد کی
حیرت ہی یعنی شہد مسہل اور چلانیوالا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہہ پلانی اوسکی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہو اسلیی کہ
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعا آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی ہو یہہ مادہ خاص کی پس اور مواد کو
یہہ ہی اگرچہ ایک روش نیک ہی اہل ایمان کی لیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہہ پلانی شہد کی اس مادہ موافق
طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب ہیضہ کی اور امتلا مادہ فاسدہ کی تہا پس پلانا شہد کا دفع مادہ
اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ طب نبوی ساتہہ طب اطبا کی نسبت نہین رکہتی اسلیی کہ طب
اسلیی کہ صادر ہی وحی الہی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر انکی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی
کو ساتہہ طب نبوی کی کہ مستقل ہی بفلاح ہی منتفع نہو یا یقین جانا جاتا ہی کہ نقصان ایمان ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہہ قبول

پاک کی محل مین لاوی البتہ اوسی منتفع ہو جایسکہ قران کریم کہ شفا رسینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتھہ اخلاص و قبول سے نہ سیکھی سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکیکا ہوتا ہی اسلیی بعضون نی کذب بیٹا اوسکیکو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد اوسکیکے حمل کیا ہی فافہم وباللہ التوفیق ؛ ع ؛ ح ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھہ اوسکی بہتری ہو فی سینگی کہچوانا اور بہ استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسط مین منافع بہت ہین عورتین لنسا ر دہونی لیتی ہین اوسکے اور جاری کرتی ہی حیض وپیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کی اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو اور اسکے پینے سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتہی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہایان اور چہیپ جاتی رہتی ہی اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وباکو اور سوای انکی منافع اسمین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیی اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اسمین کم ہوتی ہی ؛ ح ؛ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتھہ دبانی کی ہاتہہ سی یا کپڑی سی بیماری حلق کیہ اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کے حلق مین پیدا ہوتی ہی جوشش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور اوسمین سی خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کر کر ناک مین ٹپکا دی کر اوسکو سعوط کہتی ہین پس وہ پانی عذرہ پر پہنچکر اوسکو دفع کری گا اور کٹ حار یابس ہی اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنی کو ساتھہ کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکونکو حرارت سی ہوتا ہی خصوصا نواح حجاز مین کہ حار ہی اور عسلاار اوسکا جواب یہہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھہ کٹ کی مفید ہوتا ہے اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بالخاصیت بہی ہوتا ہی یا آنکہ ہو سکتا ہی کہ یہہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہو واللہ اعلم ؛ ح ؛ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام قیس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھہ اسی بانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اسمین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سی ذات الجنب ہی سعوط کیہ جاوی عذرہ مین یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہہ مین یا جہہ کی طرف سی ٹپکائی جاوی ذات الجنب مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانیکو اونگلی سی بسبب عذرہ کے

کر سینہ کی اوسی حدیث سابق مین اور یہان بہی بطریق انکار کی فرمایا کہ کسواسطی دباتی ہو حلق لڑکون کی اور معنے علاق
سکے وہی ہین جو دغر کی مذکور ہوئی اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہی ساتہہ زیر ہمزہ کی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ
روایت اولی اور اصوب ہی اور معنی اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہہ کہ نہ دباؤ اپنی اولاد کی حلق ساتہہ اونگلی
سکے بیماری ذکور مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتہہ اسکی کہ مراد قسط بحری سی یہہ عود ہندی ہی اور احتمال
ہے کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسا کہ تفسیر کیا ہی اوسکو بعضون نی ساتہہ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور بعضے ان مراد ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتی ہین نواحی پہلو مین اسلیی کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سی دو کو بیان فرمایا اور پانچ سی سکوت کیا اسلیی کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تہی اوسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور رہون عرب مین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریونسی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہہ بہت بیماریون
کو مفید ہی جیسا کہ بعض اطبا نے اور پر مذکور ہوئین شاید کہ سات کو بہت نفع کرتی ہو اسلیی اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نی کہا
مراد سات سی کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ؛ ح ؛ ع ؛ ؛

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا
بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اور رافع بن خدیج سی کہ نقل کی انہون نی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا تپ یا بیماری تپ کی بہاپ جہنم کی پس ٹہنڈا کرو اوسکو ساتہہ پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا بعضون
نے کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتہہ آگ دوزخ کی یعنی نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت
پر ہے جیسا کہ باب مواقیت الصلوٰۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بہاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی بہی
اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینی والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی آفتاب
کے یا حرکت یا غضب یا مانند انکی کی اوسکو ٹہنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد
ٹہنڈا کرنی سی استعمال کرنا ہی دوائون سرد کا یا پانی ملاکر یا مراد ٹہنڈا کرنی سی یہہ ہی کہ صدقہ پانی پلاؤ اوسکی برکت سی خدا تعالیٰ
تپ کو دور کر دیگا ؛ ح مولانا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا اوسنی اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی بیچ افسون کرنی کی چشم زخم سی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کیسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** مراد افسون سی دعائین اور آیات
قرآنی ہین واسطی طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدا کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہردار
سے اور مراد ساتہہ اسکی ڈنک بچہو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسکی حکم مین ہی اور نملہ کہتی ہین چیونٹی کو اور یہان
مراد ایک بیماری ہی کہ پہنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتہہ چیونٹی کے بسبب انتشار
اوسکے اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسلیی ذکر کیا کہ افسون ان مین
اوسلے اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہی افسون مگر ان تین چیزون

ہیں اسمیں ہی یہی تاویل ہی یا یہہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تہا بسبب الفاظ جاہلیت کی بعد از ان رخصت ہوئی ہو ان تین چیزون میں بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کی ساتہہ اسکی بعد ازان رخصت ہوئی علے الاطلاق واللہ اعلم ❊ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منتر پڑہواوین چشم لگ سے نقل کے یہہ بخاری اور مسلم نی ❊ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی دیکہی ام سلمہ کی گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکی چہرہ میں سفعہ یعنی زردی سے تہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منتر پڑہو واسطی اسکی پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کی ولیکن شارحون نی اوسکو نظر جن کی تفسیر کیا ہی کہ نظر انکی تیز تر بہال سے ہی ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئی اہل واولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی ہی پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتی ہین ہم اوسکو ڈنک مارنی بچہو کی سے اور آپ نی منع فرمایا ہی منترون سے پہر عرض کیا اونہون نی وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کہ سکی تم مین سے یہہ کہ نفع پہنچاوی اپنی بہائی مسلمان کو ❊ پس چاہیی کہ نفع پہنچاوی اوسکو یعنی جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ❊ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تہی ہم پڑہتی منتر بیچ جاہلیت کی پس عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتی ہین آپ اسمین پس فرمایا بیان کرو روبرو میری منتر اپنی نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اسمین شرک نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی اسمین اسماء جن وشیاطین کے ہون اور معانی اوسکیسی کفر لازم نہ آوی اسلیی کہا ہی علماء نی کہ جن الفاظ کی معانی معلوم نہون افسون ساتہہ اونکی نہ کرنا چاہیی مگر انکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب عداوت کی کہ بالطبع ساتہہ انسان کی رکہتی ہین ❊ شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑہی جاتی ہین افسون ساتہہ اسماء شیاطین کی قبول کرتی ہین جنات اونکو اور نکل جاتے ہین جگہہ اپنی سے اور اسیطرح سانپ کی کاٹی ہوئی کو بہی کبہی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ

سے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہی اوسپر افسون ساتہہ ناموں شیاطین کی تو سیلان کرتا ہی زہر اوسکا بدن انسان
سے اور دفع ہو جاتا ہی اوس سی پس اجماع ہی علماء امت کا اسپر کہ مکروہ ہی افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء
وصفات اسکیکے اور بزرگترین افسونونکا قران عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہی اور معوذتین اور آیت الکرسی اور
وہ آیتین کہ مشتمل ہین اوپر معنی پناہ چاہنی کی اور تعوذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسکسیکے
نظر لگتی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوسکو خوش لگتا ہی پڑہی چاہیے کہ کہی ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ آخر منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سی کہ دیکہا اونہون نی ایک لڑکی خوب صورت کو فرمایا کہ سیاہ کر دو گڑہا ٹہوڑی اسکا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور از افسونہای مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مینی آپکی جناب مین بیٹے
کے بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مینی قران مین آیات شفا کو پس پائین
مینی چہہ جگہہ کہ وہ یہہ ہین ویشف صدور قوم مومنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین امنوا ہدی
وشفاء پس لکہا مینی ان آیات کو اور پانی مین دہوکر پلایا مین اوسکو پس شفا پائی اوسنی فی الحال گویا بند اوسکے
پاؤن سے کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا د ابو القاسم قشیری کا
کے لایا ہی اور دیکہنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کی
باسن مین اور دہوکر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مینی بہت مشائخ
کو کہ لکہتے تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی اور پہنچنا کہ بہتر کو ثابت کر آخیر آیات مین نہین کو کہی یا تمام آیتین جو کچہہ دیکہا
گیا ہی لکہنا انہین جسنے اکہا ہی واللہ اعلم شرح ﴿ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز پہنچنی والی
تقدیر سی تو بڑہ جاتی اوس سی نظر اور جس وقت کہ طلب دہوئی کی کہی جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہہ مسلم نے ف
نظر حق ہی یعنی کارگر ہی جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچہا جان کر نظر کری ثابت دو واقع ہی ساتہہ تقدیر الہی
کے اور حق تعالی نی یہہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی اتفاق سی کی اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہی
اور پہنچنی والی یعنی اگر کوئی چیز پیش دستی کرتی تقدیر الہی پر تو غالب کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو
اور یہہ مبالغہ ہی بسبب شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشارہ ہی آخر طلب دہوئی کی کہی جاؤ اور تحقیق عادت
تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہہ پاؤن اور ازار کی نیچی سی دہوتی تہی اور وہ پانی ڈالتی تہی
اسپر کہ جسکو نظر لگتی تہی اور اوسکو سبب شفاء کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور دادنی فائدہ [illegible]

كہ وہم دفع ہو جاتا ہے اور طور اس ہونے کا فصل دوسری کی اخیر میں آوے گا اور جمہور علماء اہل حق اسپر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے نفوس اور اموال وغیرہ پر
اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہیں جیسے تاثیر دعا و صدقہ کی دہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر ہے ہونے والی ہے کسی اور چیز کو دخل نہیں ہوا ہے میں آورجسے
نہیں جانتے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کے نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہے کہ یہ خاصیت اللہ تعالی نے آنکھ میں رکھدی
ہے اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازاں کلام کیا ہے علمانے
بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہنچاتی ہے بعضے نظر لگانے والوں سے منقول ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا
جان کر تو ایک حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھ سے نکلتی اور بعضوں نے کہا کہ نظر لگانے والے کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے
ساتھ اسکے ہوا اور پہنچتی ہے نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سے پہنچتا ہے یعنی بعضے افعی ایسے ہوتے ہیں کہ بمجرد نظر
کرنے کی زہر پہنچتا ہے اور ہلاک کرنا ہے حاصل یہ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانے والی سے جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی انہر
کہ بچاوے اسکا درمیان میں ہو تو پہنچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے ہے تو
نہیں پہنچتی اور نہیں نفوذ کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانے والے ہی کی طرف پلٹیاتی ہے مانند تیر معکوس کے بہ تقدیر سختی سپر کی اور جیسا کہ
بعضوں میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس میں بلکہ قوت اور تصرف دفع اسکا بھی رکھا ہے ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اسامة بن شريك قال قالوا يا رسول الله افنتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله لم
يضع داء الا وضع له شفاء غير داء واحد الهرم رواه احمد والترمذي وابو داود روایت ہے اسامہ
ابن شریک سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندہ اللہ کی دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہیں
رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ مقرر کی اوسکی لیے شفا سوا ایک بیماری کی کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف اے بندہ
اللہ کی یہ اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہے کو جانو اور دوا کو نرا سبب
شفا ۱۲ ع وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله
يطعمهم ويسقيهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنے بیماروں کو کھانا کھلانے پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے اونکو اور پلاتا ہے انکو نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف کھانا کھانے پر یعنی کھلانے پلانے پر اور انہیں کے حکم میں ہے دوا اور آخر جملہ
حدیث کی یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالی اور مدد کرتا ہے ساتھ اس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدہ کھانے اور پینے کی اور زندہ رہنا
اور قوۃ ہونی ساتھ قدرت الہی کی ہے نہ ساتھ کھانے پینے کی حاصل یہ کہ نفس اسے چیز میں مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر سا تھ
جریان عادت کی کوئی سبب ظاہری بقا کی چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اسکو کرے کافی ہے ۱۲ ح وعن انس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كوى اسعد بن زرارة من الشوكة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف داغ دیا یعنی
اپنے ہاتھ سے یا کسیکو حکم کیا داغنے کا اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کہاں دیا ۱۲ ع ح وعن زيد بن ارقم قال امرنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت رواه الترمذي

اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوا کریں ہم بیماری ذات الجنب کی بیچ ساتھ قسط بحری کے یعنی کُشت کی اور تیل زیتون کی یعنی ساتھ کھانے یا لگانے دونوں کی یا دونوں کی نقل کی ہے ترمذی نے **وعنه** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينعت الزيت والورس من ذات الجنب رواه الترمذي اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے اور مدح کرتے زیت اور ورس کی واسطے علاج ذات الجنب کے نقل کی ہے ترمذی نے **ف** ورس ساتھ زبر واو اور جزم رے کی نام ایک گھانس کا ہے کہ زرد ہوتی ہے مانند زعفران کی ورس رنگتی ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ علاج ذات الجنب کا ساتھ اون کے اطراف الدود کی یعنی پہلانے کی منہ میں ہو گا شرح ؛

و عن اسماء بنت عميس ان النبي صلى الله عليه وسلم سألها بما تستمشين قالت بالشبرم قال حار حار قالت ثم استمشيت بالسنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو ان شيئا كان فيه الشفاء من الموت لكان في السنا رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے اسما بیٹی عمیس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا انسے کہ ساتھ کس چیز کے جلاب لیتی ہو تم کہا ساتھ شبرم کے فرمایا کہ گرم ہے گرم ہے کہا اسما نے پھر جلاب لیا میں نے ساتھ سنا کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی بیچ اسکے شفا موت سے تو البتہ ہوتی بیچ سنا کے نقل کی ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** شبرم نام ایک گھانس کا ہے کہ دست لاتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ دانہ ہے چنے کی مثل پکاتے ہیں اور اسکا پیتے ہیں اور لفظ حار حار دونوں ساتھ تصحیح مہملہ اور تشدید رے کی ہیں اکثر صحیح نسخوں میں اور اصول معتمدہ میں اور بعضوں نے دوسرے لفظ کو ساتھ جیم کے ضبط کیا ہے قبیلہ اتباع سے ہے اور اتباع یہ ہے کہ ایک لفظ مہمل بعد لفظ موضوع کے کہ مناسب اسکا ہو لاتے ہیں واسطے مبالغہ کے جیسے جادر وادر پھر لفظ بمعنی اوسکے کہ شبرم نہایت گرم ہے کہ حار درجہ چہارم میں ہے اور اطبا نے منع کیا ہے اسکے استعمال سے بسبب زیادہ مسہل ہونے اسکے اور آخر جملہ میں مبالغہ ہے بیچ تعریف سنا کی کہ شفا دیتی ہے امراض کثیرہ سے اور فضل کی ہے وہ عجیب دوا ہے کہ مسہل ہے بے خوف ضرر کا قریب اعتدال ہے اور حار ہے درجہ اول میں اور استعمال کرتی ہے صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہے جرم قلب کو اور خاصیت اسکے یہ ہے کہ نفع کرتی ہے وسواس سوداوی کو شرح ؛

وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله انزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام رواه ابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اتاری ہے بیماری اور دوا اور مقرر کی ہے واسطے ہر بیماری کے دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتھ حرام کے نقل کی ہے ابو داود نے **ف** ساتھ حرام کے یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند اسکے کہ جو حرام ہیں دوا نکرو اور بچتے کی دوا کرنے سے ساتھ حرام چیزوں کے مطلق اور ساتھ شراب کے علی الخصوص حدیثیں متعدد آئی ہیں ابن مسعود سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے نہیں رکھی شفا تمہاری اون چیزوں میں کہ حرام کی ہیں تمپر اور حضرت طارق جعفی نے سوال کیا آنحضرت سے شراب کے بنانے کا منع فرمایا انکو اونھوں نے کہا کہ دوا کے لیے بناتا ہوں فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ درد ہے اور فرمایا من تداوى بالخمر فلا شفاه الله اور بعضی روایات فقہیہ میں آیا ہے کہ اگر اطبا حاذق اتفاق کریں کہ اس بیماری کی سوا اسکی دوا نہیں ہے جائز ہے دوا کرنی ساتھ اسکے لیکن وجود حاذقوں کا اور اتفاق انکا اور انحصار دوا کی اسی چیز میں متعذر ہے شرح ؛

وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدواء الخبيث رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سے نقل کی ہے احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی دوا نجس اور حرام کے استعمال سے منع فرمایا یا مراد خبیث سے دوا بدمزہ بدبو ہے کہ طبیعت اوسکے استعمال سے متنفر ہو وہ بھی خوب نہیں ہیں کہ نفع اوس میں کمتر ہوتا ہے بسبب نہ قبول کرنے

طبیعت کی اور اس تقدیر پر بھی مرہمی ہو گی ح ❊ وعن سلمى خادمة النبي صلى الله عليه وسلم قالت ما كان احد يشتكي
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا في راسه الا قال احتجم ولا وجعا في رجليه الا قال اختضبهما رواه ابو داود
اور روایت ہی سلمہ خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انھون نے کوئی شکوہ کرتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا بیچ سر اپنے کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرۂ خون سے
مگر فرماتی پچھنی ہو وی سینگی کھچوا اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارہ کی ہوتا مگر فرماتی مہندی لگاؤ ان کو نقل
کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث مطلق شامل ہے مردون اور عورتون کو لیکن لائق یہ ہی کہ اکتفا کریں مرد ساتھ مہندی لگانے کی تلوون پر
اور پرہیز کریں ناخونون پر لگانے سی واسطے حذر کرنے کی مشابہت عورتون کیسی حتی الامکان ❊ ع ❊ وعنها قالت ما كان يكون برسول
الله صلى الله عليه وسلم قرحة ولا نكبة الا امرني ان اضع عليها الحناء رواه الترمذي اور روایت ہی سلمی سے
کہ کہا نہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند اس کی اور نہ زخم پتھر یا کانٹی کا مگر فرماتی مجکو یہ کہ رکھون اوپر اوسکے مہندی
نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سی تخفیف ہو جاتی ہی بیچ حرارہ اور الم زخم کی ❊ ع ❊ وعن ابي كبشة الانماري
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحتجم على هامته وبين كتفيه وهو يقول من اهراق من هذه الدماء فلا يضره
ان لا يتداوى بشيء لشيء رواه ابو داود وابن ماجه اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پچھنی
ہو وی سینگی کھچواتی تھی اوپر سر مبارک پر اور درمیان دونون مونڈھون اپنی کی اور فرماتی جو شخص کہ نکالے بعض ان خونون سے پس نقصان ضرر
کرتا اوسکو یہ کہ نہ دوا کری کچھ واسطے کسی بیماری کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اپنی سر مبارک پر الخ احتمال ہی کہ کبھی سر پر سینگی
کھچواتی ہون اور کبھی درمیان مونڈھون کی اور احتمال یہ بھی ہی کہ دونو جاے کھچواتی ہون اکٹھی اور خونون سے ظاہر یہ ہے کہ مراد خون ان اعضا
مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوسکی نکالنی کی ❊ ع ❊ ح ❊ وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم
على وركه من وثء كان به رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی کھچوائی یعنی پچھنا لگوایا بسبب
موچ کی کہ آئی تھی حضرت کی پانو مبارک مین نقل کی یہ ابو داود نی ف وثی ساتھ زبر واو اور جزم ثا اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچی عضو
کو بغیر اسکی کہ ٹوٹ جاوی ❊ ع ❊ وعن ابن مسعود قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة اسري به انه
لم يمر على ملأ من الملائكة الا امروه مر امتك بالحجامة رواه الترمذي وابن ماجة وقال
الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابن مسعود سی کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی شب معراج کی یہ کہ نہیں گذرے اوپر
کسی جماعت کے فرشتون مین سے مگر کہ حکم کیا انھون نی حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الہی حکم کر واسطے امت کے ساتھ پچھنون کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف یہ پچھنون کی فضیلت کا سبب یہ ہی کہ پچھنی خون کو نواحی جلد سی اخراج کرتی ہین اور اطبا
قائل ہین اسکی کہ بلاد گرم مین پچھنی افضل ہین فصد سی اسلیے کہ خون انکا رقیق و رسیختہ ہوتا ہی اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہی اور پچھنون سی باہر نکلتا
نہ فصد سی اور مراد امت سے وہ عرب ہین کہ اسوقت مین موجود تھی یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہی یا مراد امت سے عام ہین کہ جنکو حاجت ہو خون نکلوانے کی
حضرت صلعم کی امت سے ❊ ح ❊ وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبيبا سال النبي صلى الله عليه وسلم عن ضفدع
يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن قتلها رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن
عثمان سے یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مینڈک کو کہ ڈالی وہ اس کو درمیان دوا کے پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنے سے

اسکو یہ نقل کی ہے ابوداود نے **ف** قتل کرنے او کو یسی یعنی او رمرواڈالنے اوسکی سے دوا مین اور بسبب اسکے حاصل ہوتی ہے مطابقت درمیان سوال و جواب کے اور یہ جو ہے اسکی روایت کہ جامع میں ہے کہ نہی کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل الضفدع للدواء کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنے مینڈک کے سے اسلیے کہ نفس مناسب جانتے دوا کے ساتھ اسکی یا تو اوسکی نجاست و حرمت کی لیے کیونکہ نفس جائز نہیں دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کی یا واسطے کراہت طبع کی اور تنفر کی او تنے یا اسلیے کہ کبھی حضرت نے اوسمین ضرر زیادہ بہ نسبت نفع کی دیکھا او طبیب نے اوسمین منفعت جانی ہے ﴿ **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاھل رواہ ابوداود وزاد الترمذی وابن ماجۃ وکان یحتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین اور روایت ہے انس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگیے بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگون کی کہ دونو طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈھون کی نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت سینگی کھچواتے سترھوین تاریخ اور اونیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ ﴿ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستحب الحجامۃ لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے سینگی کھچوانی یعنی سترھوین تاریخ اور اونیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین ﴿ **وعن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرۃ وتسع عشرۃ واحدی وعشرین کان شفاء من کل داء رواہ ابوداود اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بیماری ہو تو سینگی کھچواوے سترھوین اور اونیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہے شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداود نے ﴿ **وعن** کبشۃ بنت ابی بکرۃ ان اباھا کان ینھی اھلہ عن الحجامۃ یوم الثلثاء ویزعم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یوم الثلثاء یوم الدم وفیہ ساعۃ لا یرقا رواہ ابوداود اور روایت ہے کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق اوسکی باپ تھے منع کرتے اپنی گھر کی لوگون کو سینگی کھچوانی سے منگل کی دن اور نقل کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دن منگل کا دن خون کا ہے یعنی غلبہ خون کا اسمین ہا ہے ساعت ہے کہ نہیں تھمتا خون یعنی پس اگر اس روز مین خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کے پڑے اور ہلاک ہو جاوے نہ تھمنے خون سے نقل کی یہ ابوداود نے ﴿ **وعن** الزھری مرسلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم یوم الاربعاء او یوم السبت فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ رواہ احمد وابوداود وقال وقد اسند ولا یصح اور روایت ہے زہری تابعی سے بطریق ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کھچواوے بدھ کی دن یا ہفتہ کی دن پھر پہنچے اوسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے اور کہا ابوداود نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے یہ حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویون کی ایک اور اسناد کے میں اور صحیح نہیں ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہے بسبب اسکے قوۃ مرسل کو اور مرسل حجت ہے ہماری نزدیک اور تمام نقاد کی نزدیک بلکہ وہ قوی ہے ﴿ **وعنہ** مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتجم او اطلی یوم السبت او الاربعاء فاصابہ وضح فلا یلومن الا نفسہ فی الوضح رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے زہری سے بطریق ارسال کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگی کھچوائی یا لیپ کرے یعنی کسی عضو بدن پر دن ہفتے کی یا بدھ کی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ جانے کوڑھ کی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں ﴿ **وعن** زینب امراۃ عبد اللہ بن مسعود ان عبد اللہ رای فی عنقی خیطا فقال ما ھذا فقلت خیط رقی لی فیہ قالت فاخذہ فقطعہ ثم قال انتم ال عبد اللہ لاغنیاء عن الشرک

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰکَذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَکُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رُقِیَ کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی زینب عورۃ عبد اللہ بن مسعود کیسی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکھا میری گردن مین ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہہ پس کہا مینی تاگا ہی یہہ منتر پڑہا گیا ہی واسطی میری اسمین کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نے اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہین پس کہا مینی کسطرح کہتی ہو اس طرح یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتھہ توکل کی اور نہ منتر کرنیکی باوجود دیکہ مینی منتر کرنی مین فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکھہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور مین آمد و رفت کرتی تھی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہ کر دم کیا اوسنی آنکھہ پر آرام پایا آنکھہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہین ہے یہہ درد آنکھہ کا اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تھا شیطان چُٹکتا تھا آنکھہ کو اپنی ہاتھہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکھہ سے سوا اسکی نہین کہ تہا کافی تجکو یہہ کہ کہتی تو جیسیکہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کھو دے تو بیماری کو ای پروردگار لوگونکی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہین شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑی بیماری کو نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** بے پروا ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہین کہ بیچ دفع امراض و مضرتون کی تمسک کیا جاوے ان افعال کی کہ وہ مشرک کرتی ہین اور متضمن شرک کو ہین جیسی کہ متعارف اس زمانہ مین منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ مراد شرک سے اعتقاد اسکا ہی کہ یہہ سبب قوی ہے اور اوسکی لیی کچھہ تاثیر ہی پس یہہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہہ کہ وہ موثر بنفسہ ہے تو شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکی وہ چیز ہو کہ نہین جائز ہی شرعاً اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہون معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی تعویذ کہ لڑکی کی گلی مین ڈالا جاتا اور بیان اوسکا یہہ ہی کہ تعویذ مراد ہی کہ ہوں آیتیں اسما الٰہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضون نی کہا کہ تمیمہ کہتے ہین منکی کو کہ عورتین اولاد کی گلی مین ڈالتی ہین نظر سے بچانے کو اور تولہ ساتھہ زبر تے اور زیر واو و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈورے یا کاغذ مین واسطی محبت مرد و عورۃ کی کرتی ہین اور شرک مین داخل ہین یعنی یہہ سب کام اہل شرک کی ہین اور متضمن شرک خفی یا شرک جلی کو ہین جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تھا یعنی یہہ درد جو تہی آنکھہ مین تہا نہین تھا درد حقیقۃً بلکہ ضربہ تہا ضربات شیطان سی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نشرہ ساتھہ پیش نون و سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہے افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہین اور قاموس میں ہے کہ نشرہ رقیہ یعنی افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی مجنون و مریض پس حاصل معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ ہے پس مراد ساتھہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل ہو اسمائی بتون اور شیاطین کی یا زبان عبرانی مین ہو کہ معلوم نہ ہون معنی اوسکی نہ ساتھہ قرآن اور اسماء الٰہی کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کروں اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤں گلی مین منکا یا کہوں شعر یعنی تصنیف کرون اپنی طرف سی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** نہین

پروا کرتا ہیں الخ یعنی اگر ان چیزوں میں سے ایک چیز بھی مجھ سے صادر ہو تو میں ان لوگوں میں سے ہوؤں کہ پروا نہیں کرتے ہیں جو چیز کی کرتے ہیں اور پرہیز نہیں
کرتے نامشروع سے مقصود یہ ہے کہ کرنا ان چیزوں کا کام اوس شخص کا ہے کہ نہ قید رکھے نہ پروا ہو جیسے کرنے نامشروعات کی اون چیزوں کا استعمال
حضرت کی لیے برا جانا کہ تریاق میں گوشت سانپ کا اور شراب پڑتی ہے پس حرام ہے وہ اور اگر ایسا تریاق ہو کہ اوسمیں حرام چیز نہ پڑے تو کچھ
مضائقہ نہیں اوسکا اور بعضوں نے کہا کہ ترک اوسکا بھی اولی ہے عمل کرنے کو ساتھ اطلاق حدیث کی اور مراد تمیمہ سے تمیمہ جاہلیت کی ہے یعنی منتر
اوگلے اور منکے اور ناخن وغیرہ اور جو کہ ساتھ قرآن اور اسماء الٰہی کے ہوں خارج ہیں اس حکم سے بلکہ مستحب ہے پہننا اسکا برکت کی لیے اور کہنے میں شعر الخ
یعنی قصد کرکے دل سے شعر کہنے کا اور کہنے کو پسند کرنے کا یہ سبب حضرت کی بسبب اس قول اللہ تعالیٰ کی فرمائی وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ اور اگر بے قصد
ولے اختیار زبان سے کلام موزوں نکلے وہ اور بات ہے داخل کہنے شعر کی اور نہ مذموم نصیب ہیں آنحضرت کا اہل عرف واصطلاح ہے اوسکو داخل شعر کی نہیں
رکھتے چونکہ حق تعالیٰ نے آنحضرت کو منزہ ومعصوم کیا تھا مطلق شعر کہنے حضرت کی لیے روا نہ رکھے پس یہ کمال مخصوص ہے ساتھ حضرت کی اور بجز
حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر مثل اور کلاموں کی ہے کہ اچھے مضمون کے اچھے ہیں اور برے مضمون کے برے ہیں ان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور
ضائع کرنا عمر کا اور فکر کثیر کا بلکہ ہوا اور ضرورت وقتی سے مذموم ہے اور کہا ابن ملک نے یعنی کہنا شعر کا اور پینا تریاق کا اور لٹکانا تمائم کا حرام ہیں
میرے اوپر جہت متعہ کی تمائم اور کہنا شعر کا حرام نہیں [illegible] اور جو مسلمان کی پاک چیز گناہ کی اور اسیطرح وہ تریاق کہ جسمیں کوئی حرام
چیز مثل سانپ وغیرہ کی نہیں حرام نہیں ہے ترجمہ ح۔ وعن المغیرة بن شعبة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اکتوی
او استرقی فقد بری من التوکل رواہ احمد والترمذی وابن ماجة اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داغ
لیوے یا منتر پڑھواوے پس تحقیق بیزار ہوا توکل سے نقل کی یہ حدیث احمد وترمذی اور ابن ماجہ نے ف۔ یعنی داغ اور منتر اگرچہ مباح ہیں وقت حاجت کے
ولیکن مقام توکل بالاتر ہے اس سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون یعنی مبالغہ کرنے مباشرت اسباب کے دلالت ہے اوپر غفلت اوسکے
رب الارباب سے چنانچہ لطیفہ کہا ہے امام غزالی نے کہ جو کوئی بند کرے دروازہ اپنا ساتھ دو قفلوں کے یا ایک قفل کے پھر کہے ہمسایہ کو ساتھ
کے نکلا توکل سے ترجمہ ح۔ وعن عیسی بن حمزة قال دخلت علی عبد اللہ بن عکیم وبه حمرة فقلت الا تعلق تمیمة فقال
نعوذ باللہ من ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلق شیئا وکل الیه رواہ ابو داود اور روایت ہے عیسی بن حمزہ سے کہا
گیا میں عبد اللہ بن عکیم کے پاس اس حال میں کہ اوسکے بدن پر بیماری سرخی کی تھی پس کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے تم تعویذ پس کہا عبد اللہ نے پناہ مانگتا ہوں
میں اللہ سے اس سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لٹکاوے کسی چیز کو سونپا جاتا ہے طرف اوسکی نقل کی یہ ابو داود نے ف۔ کہا طیبی نے شاید کہ
عبد اللہ نے پناہ مانگی ساتھ اللہ کے لٹکانے تعویذ کے ایسے کہ وہ تھے متوکلین سے اگرچہ جائز ہے اور وہ نکاوے کسی پر کہ نہیں لٹکاتے تعویذ اور منکے اور مانند
اونکے اس اعتقاد سے کہ یہ چیزیں نفع دیتی ہیں یا دفع کرتی ہیں مرض کو اور اعتماد توکل ساتھ [illegible]
اور سپرد کیا جاتا ہے طرف توکل یعنی محروم کیا جاتا ہے [illegible] امداد الٰہی ہے اور شفا [illegible]
اور نہ نفع دیتی ہیں مقصود و غرض دلانے [illegible] توکل کی ترجمہ ح۔ وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا رقیة الا من عین او حمة رواہ احمد والترمذی وابو داود ورواہ ابن ماجة عن بریدة
اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں منتر اثر کرتا مگر نظر سے یا ڈنک سے [illegible]
نقل کی یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے بریدہ سے ح۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رقیة الا من عین او حمة او دم

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تاثیر کرتا منتر مگر نظر سی یا ڈنک سے ہر دار سی یا خون سی نقل کی اسکو ابوداود نی ف
اس حدیث مین لفظ خون کا زیادہ آیا اور علما نی مراد اس سے خون نکسیر کا رکھا ہی اور اگر عام مراد رکھیں کہ جو بیماریان خون کی سبب سے ہون خواہ بسبب زیادتی ان
ہونی خون کی یا بسبب فساد خون کی تو بھی جائز معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم اور ابوداود کی ایک روایت مین لا فی نفس آیا ہی بجای الا فی عین کے اور کہا علمانی کہ مراد
نفس سے نظر ہی اور بجای حمہ کی او لدغة آیا ہی کہ بمعنی کاٹنی کی ہی دانتون سے جیسیکہ سانپ ۔ مانند اسکیکی اور منتر سر دکھنی بیماری کو نافع ہی مانند درد پیٹ
درد دانتون وغیرہ کی جیسیکہ احادیث مین آیا ہی اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جبرئیل نے پیغمبر خدا کی بابت اس سوال مین کہ حضرت بیمار تھی کہا جبرئیل نی بسم اللہ
ارقیک من کل داء یوذیک پس مراد ساتھ حصر کی اس حدیث مین مبالغہ ہی اور مراد یہ ہی کہ منتر ان تین چیزون مین اولی و انفع ہی بہ نسبت اور چیزون کی
اور شایع اور متعارف ہی درمیان لوگون کی ع وعن اسماء بنت عميس قالت يا رسول الله ان ولد جعفر تسرع
اليهم العين افاسترقي لهم قال نعم فانه لو كان شيء سابق القدر لسبقته العين رواه احمد والترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کی سی کہ کہا یا رسول اللہ تحقیق اولاد جعفر طیار کی جلدی پہنچتی ہی طرف انکی نظر یعنی بسبب خوبصورتی اور خوب سیرت
ہونی انکی کیا منتر پڑھوا دون مین انکی لیی فرمایا ہان اسلیی کہ تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز سبقت لیجانی والی تقدیر سی تو سبقت لیجاتی اوس سی نظر یعنی [illegible]
پس جائز ہی منتر پڑھوانا انکی لیی نقل کی اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف جیسی بعضی نظر سبب [illegible] کی [illegible]
مین اظہار [illegible] کی واقع ہوتی ہی مانند اکسیر کے کہ ذکر کو [illegible] کردیتی ہین اور فاسق کو صالح اور جاہل کو عالم ع وعن الشفاء
بنت عبد الله قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عند حفصة فقال الا تعلمين هذه رقية
النملة كما علمتيها الكتابة رواه ابو داود اور روایت ہی شفا بیٹی عبد اللہ کی سی کہ کہا داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور حالانکہ مین نزدیک حفصہ کی تھی پس فرمایا کیا نہین سکھلاتی تو اسکو یعنی حفصہ کو منتر کا جیسا کہ سکھلایا تونی اوسکو لکھنا نقل کی اسکو ابوداود نی ف
شفا ساتھ زبر شین کی بیٹی عبد اللہ بن شمس کے قرشیہ عدویہ ہین نام انکا لیلی ہی اور شفا لقب ہی کہ غالب آیا ہی نام پر اسلام لائین ہجرت سے پہلی تھین
فاضلہ عاقلہ عورتون مین اور حضرت اونکی ہان تشریف لیجاتی اور قیلولہ کرتی اور حضرت کی لیی بچھونا اور ازار رکھتی تھی کہ وقت آرام کی اسکی خدمت [illegible]
اور نملہ پھنسیان ہین کہ پہلو پر نکلتی ہین اور نہایت دکھتی ہین اور بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین اور یہ شفا منتر پڑھتی تھین
نملہ کی دفع کی لیی [illegible] جب مسلمان ہوئین اور حضرت مدینہ مین تشریف لائی تو انہون نی عرض کیا یا رسول اللہ مین ایام جاہلیت مین منتر نملہ کی پڑھتی
تھی چاہتی ہون [illegible] آپ کی عرض کرون پس عرض کیا اور حضرت نی جائز رکھا اور فرمایا کہ [illegible] اور بعضی کہتی ہین کہ یہ کلام حضرت سی بطور تعریض
کی تھا حفصہ کو [illegible] کیونکہ افشا راز حضرت کا کیا تھا چنانچہ وہ قصہ سورہ تحریم مین مذکور ہی اور مراد رقیہ نملہ سی چند کلمات ہین کہ مشہور تھی درمیان لوگون
[illegible] رقیہ نملہ [illegible] کہ ہمین کچھ خرافات تھا اور منع فرمایا تھا اوس سے پس کیونکر حکم فرماتی اسکی سکھانی کا
[illegible] العروس تنتعل وتختضب وتكتحل وكل شيء تفعل غير ان لا تعصي الرجل اور حاصل مضمون ان کلمات کا یہ ہی کہ عورت آراستہ کرتی
[illegible] اور سب کچھ کرتی ہی مگر نافرمانی مرد کی نہین کرتی پس آنحضرت نی تعریض کیا حفصہ کو اور تادیب کیا [illegible] نافرمانی کرنی پر اور افشا راز کرنی پر اور عورتون
کے لکھنا سکھانی کی [illegible] ایک حدیث مین نہی آئی ہی کہ فرمایا لا تعلموهن الكتابة اور اس حدیث سی جواز سمجھا گیا پس یہ حکم پہلی نہی سی ہوگا اور بعضی کہتی ہین کہ
عورتون مین آنحضرت کی خصوصیت تھی [illegible] بعضی احکام و فضایل کی اور نہی کتابت سی محمول ہی اوپر تمام عورتون پر کہ خوف فتنہ کا [illegible] ہی اور
[illegible] اور کہا خطابی نی کہ اس مین دلیل ہی اسپر کہ سکھانا کتابت کا عورتون کو مکروہ نہین [illegible] کہ یہ جائز ہو اوس وقت کی عورتون کو [illegible]

...ائی اور کہا العضو لشانی کہ جیسے ... خاص حضرت حفصہ کی لیے تھا اور ان کی لیے ہے ع ح **وعن** ابی امامۃ بن سہل بن حنیف قال
رأی عامر بن ربیعۃ سہل بن حنیف یغتسل فقال واللہ ما رأیت کالیوم ولا جلد مخبأۃ قال فلبط سہل
فأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل لہ یا رسول اللہ ہل لک فی سہل بن حنیف واللہ ما یرفع رأسہ
فقال ہل تتہمون لہ احدا فقالوا نتہم عامر بن ربیعۃ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عامرا فتغلظ
علیہ وقال علام یقتل احدکم اخاہ الا برکت اغتسل لہ فغسل لہ عامر وجہہ ویدیہ ومرفقیہ ورکبتیہ
واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح ثم صب علیہ فراح مع الناس لیس لہ بأس رواہ فی شرح
السنۃ ورواہ مالک وفی روایتہ قال ان العین حق توضأ لہ فتوضأ لہ

اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہا دیکھا عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے مانند آج کی کوئی دن
آج کی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین کے مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابوامامہ نے پس گرایا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر مارے لوٹنی کی پس لایا
گیا سہل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہے آپکو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کے قسم ہے اللہ کی نہیں
اٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتی ہو تم کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہے پس کہا لوگون نے کہ گمان کرتی ہین ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنی
نظر لگائی کہا راوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا اسواسطی قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنی بھائی کو کیون نہ دعا دی تو نے
اوسکو ساتھ برکت کی یعنی کیون نہ کہا تو نے بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی تیری نظر دھو یعنی اعضا اپنی سہل کی لیے اور ڈال پانی اوسپر پس دھویا سہل
کی لیے عامر نے مونھہ اپنا اور ہاتھ اپنی اور کہنیان اپنی اور گھٹنی اپنی اور سرے دونو پاؤن کی انگلیون کی اور اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران
اور کولے ایک پیالہ مین پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل ساتھ لوگون کی اس حال مین کہ نہ تھا اوسکو کچھ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی
اور گیا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی لگنی والی کو تحقیق نظر
حق ہے وضو کر دے واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی **ف** کہا نووی نے کہ وصف لوگ لگانیوالی کی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہے کہ
لایا جاوے پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالی کلی پیالہ مین پھر لیوے اوسمین سے پانی اور دھووے
اوس سے مونھہ اپنا پھر لیوے بائین ہاتھ سے پانی اور دھووے داہنی ہتھیلی اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھووے اوس سے ہتھیلی بائین پھر بائین ہاتھ سے
پانی لیوے اور دھووے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور دھووے اپنی کہنی بائین اور نہ دھووے بیچ کو کہ درمیان کہنیون اور ہتھیلیون
کے ہے پھر دھووے قدم داہنا پھر بایان پھر گھٹنا داہنا پھر بایان بطور سابق کی اور یہ سب پیالہ مین دھووے پھر تہبند کی اندر سے دھووے اور جب یہ سب
دھو چکے تو ڈالی پانی اوسکی پیچھے سے اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات اسرار حکمیہ ہین کہ عقل دریافت کرنی انکی سے عاجز ہے اور کہا مازری نے کہ یہ امر
وجوب کے لیے ہے اور جبر کیا جاوے نظر لگنی والا اوپر وضو کی واسطی لڑکے وہ کی کہ صحیح روایت کی اور کہا کہ لائق ہے خلاف کرنا اسمین جبکہ خوف ہو
لڑکے وہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانی کی تو لازم ہے کہ پرہیز کرے اوس سے اور لائق ہے امام کو کہ منع کرے
اوسکو اختلاط سے لوگون مین اور حکم کرے اوسکو اپنی گھر مین رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کرے اوسکی لیے بقدر کفایت اوسکے اس لیے کہ ضرر اوسکا
اشد ہے ضرر جذامی کی سے اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنی والی کا صحیح متعین ہے اور نہین معلوم ہوتا غیر کسی خلاف اسکا واللہ اعلم **وعن**
ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الجان وعین الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما

فلما نزلتا اخذ بهما وترک ما سواهما رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پناہ مانگتے جنوں سے اور نظر لگنے آدمی کی سے یہانتک کہ اتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب اتریں شروع کی حضرت نے پناہ مانگنی ساتھ ان دونوں سورتوں کے اور چھوڑ دیا پناہ پکڑنی سوا
ان دونوں کے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم هل**
رئی فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین یشترک فیهم الجن رواه ابو داود اور روایت ہے
عائشہ سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دیتے ہیں تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ
ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انمیں جن نقل کی یہ ابو داود نے **ف** شریک ہوتے ہیں جن یعنی انکی نطفہ میں اور اولاد میں بسبب ترک کرنے ذکر اللہ کی وقت
صحبت کرنے کی بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کے ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اوسکے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وشارکهم فی الاموال و
الاولاد پس واجب ہے انسان کو کہ کرے جسطرح حدیث میں آیا ہے کہ جب صحبت کرنے لگے بیوی اپنی سے تو کہے بسم الله اللهم جنبنا الشیطان وجنب
الشیطان ما رزقتنا پس جسوقت کہ کرتا ہے یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے میں پس معنی مغربون کے ہیں بیچا دینے والے ذکر خدا
سے اور دور رکھنے والے نفس اپنے کو ذکر حق سے وقت جماع کی یا دور ڈالنے والے فرزند کو جنس اپنے سے اور لانے والے رگ غریب کو نسب میں
پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے تاکہ بچے اس بلا عظیم سے اور سبب ترک کرنے کے فساد اپنا روز گار کا ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ
مشارکت جن سے اونمیں حکم کرنا انکا ہے انکو ساتھ زنا کے اور اچھا کر دکھانا ہے زنا کا انکو پس پیدا ہوتی ہے اولاد زنا سے ع **وذکر حدیث**
ابن عباس خیر ما تداویتم فی باب الترجل اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کے کہ سرا اوسکا خیر ما تداویتم ہے بیچ باب ترجل یا کی
الفصل الثالث
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المعدة حوض البدن والعروق الیها واردة
فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
معدہ آدمی کا بنسبت بدن کی مانند حوض کی ہے بنسبت درخت کی اور رگیں جو بیچ آدمی کے کہ اعضا میں آئی ہیں طرف معدہ کی وارد ہونے والی ہیں
ساتھ اسکے ایسی ہیں کہ جیسے کوئی پانی پینے کی لیے حوض پر آوے پس جسوقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں معدہ سے طرف اعضا کی ساتھ طوبات
جیدہ اور غذا صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوۃ اعضا کی ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے
کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اعضا کی ہیں **ف** یعنی حال اسکا مانند حال حوض کی ہے کہ رگ و ریشے درخت کی اوسکی طرف جا کر رطوبات کو جذب کرتی ہیں
اگر پانی صاف شیریں ہے تو سبب تازگی اور نشو نما درخت کا ہوتا ہے اور اگر پانی مکدر و شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے لہذا کہ
الطیب اور اطہر ہے کہ حمل کریں اسکو طیب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و ادات اسکے موافق کھانے پینے اوسکی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ
میں صادر ہوتی ہیں افعال و غیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال وغیرہ فضول پر اصول و فروع ہے پس طعام تخم افعال کا اور افعال نہال
روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں اوسی فی الحال جیسا کہ کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیه اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نے
من یبیت الحرم حجبته النار اولی به اوس حدیث میں کلام کیا ہے اور بعضون نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل له لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت
اسکی کے ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہے حسن یا ضعیف پس نفس صحیح ہے نہ یہ کہ کہا جاوے اسکی حق میں انه باطل لا اصل له ع **وعن**
علی قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة یصلی فوضع یده علی الارض فلدغته عقرب فناولها رسول
الله صلی الله علیه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصلیا ولا غیره او نبیا وغیره

ثم دعا بملح وماء فجعله في إناء ثم جعل يصبه على إصبعه حيث لدغته ويمسحها ويعوذها بالمعوذتين رواه
البيهقي في شعب الإيمان ۔ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا اسوقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھتے
اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے پس بلا ڈالا اسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اسکو پس جبکہ پھرے آنحضرت [illegible]
کری اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اسکو یعنی ہر ایک کو ایک برتن میں
پھر شروع کیا کہ ڈالتے تھے اسکو یعنی بچھو کو کہ اس میں تھے اپنی انگلی پر اس جگہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور پڑھتے تھے اس پر قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیا ہے دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** عثمان بن عبد الله بن موهب قال أرسلني أهلي إلى أم سلمة
بقدح من ماء وكان إذا أصاب الإنسان عين أو شيء بعث إليها مخضبه فأخرجت من شعر رسول الله صلى
الله عليه وسلم وكانت تمسكه في جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه قال فاطلعت
في الجلجل فرأيت شعرات حمراء رواه البخاري ۔ اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجھکو اہل میرے نے طرف
ام سلمہ کے ساتھ پیالہ پانی کی اور تھی عادت کہ جسوقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہ بال پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور رکھتیں انکو بیچ نلکی چاندی کی پس ہلاتیں اسکو اور بال اسمیں پس پیتا وہ اس سے کہا راوی نے پس جھانکا میں نے نلکی میں پس
دیکھے میں نے کتنے ایک بال سرخ **ف** کہا طیبی نے کہ استعمال چاندی کی [illegible] اور بال سرخ خلقی تھے یا [illegible]
[illegible] سبب [illegible] ہو گئی تھی سرخ **وعن** أبي هريرة أن ناسا من
أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة جدري الأرض فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء
من السم قال أبو هريرة فأخذت ثلاثة أكمؤ أو خمسا أو سبعا فعصرتهن وجعلت
ماءهن في قارورة وكحلت به جارية لي عمشاء فبرأت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن ۔ اور روایت ہے
ابوہریرہ سے کہ کتنے ایک آدمیوں نے اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر کی کہا ابوہریرہ نے پس لیں میں نے
تین کھنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو یعنی کوٹ کر عرق انکا نچوڑا اور رکھا میں نے انکا پانی شیشہ میں اور [illegible]
ایک لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** جیچک [illegible]
کے فضلات [illegible] باہر نکالتا ہے [illegible] کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے [illegible] صحابہ نے ازراہ مذمت
کھنبی کی کہی [illegible] آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت کا بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنی [illegible] منت رکھی اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں
پر ساتھ اسکے کہ بے مشقت [illegible] زمین سے نکلتا اور [illegible] ہوئی اور بعضوں نے کہا [illegible] جو حضرت موسیٰ کی قوم پر اترتے
تھے یعنی جیسے وہ بے مشقت اترتی تھی ویسے یہ بھی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کے نکلتی ہے اور یہ ظاہر تر ہے اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہے الکماۃ من المن
[illegible] اور پانی اسکا [illegible] کہا نووی نے بعضوں نے کہ نرا پانی کھنبی کا شفا ہے اور بعضوں نے کہا ملا کر ساتھ کسی دوا کی اور بعضوں نے کہا اگر
ہو واسطے ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کی تو نرا پانی شفا ہے اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتھ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہے کہ نرا پانی شفا ہے مطلق

…بعض مشائخ زمانہ اپنی کی تیلین کرینا ہی بالکل جاتی رہی تھی بہجر دینی پانی اسکیلی سبب اغماد کرنیکی ساتھ حدیث کی اور متبرک جاننے
…ل بابی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات في كل شهر لم يصبه عظيم من البلاء اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹی شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو یعنی صبح کے وقت اسکو بڑی بلا ف یعنے برکت اور شفا شہد سے بلای عظیم دفع
ہوتی ہی جو جاٹ چھپا اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد ساتھ پانی کے ملاکر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی انتہی اور
لکھا ہے علمای کہ جو پینی شہد کے پانی میں ملاکر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی معرفت اسکیلی مگر فضلاء اطباء کو کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اسکا نہار
موافق ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اور فضلاءن کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو مائل اعتدال کی اور کہولتا ہی سدوں
کو الخ وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالشفائين العسل والقرآن رواهما ابن ماجة والبيهقي
في شعب الإيمان وقال والصحيح أن الأخير موقوف على ابن مسعود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرلو
دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی
علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہی ف شہد میں شفا ہی بسبب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس
اور قرآن کی حق میں فرمایا ہی کہ شفاء لما في الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر و باطن کی چنانچہ سیوطی فرمایا کہ ذکر کیا
شارح وعن أبي كبشة الأنماري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم على هامته من الشاة المسمومة قال معمر
فاحتجمت أنا من غير سم كذلك في يافوخي فذهب حسن الحفظ عني حتى كنت ألقن فاتحة الكتاب في الصلاة رواه رزين
اور روایت ہی ابو کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لی درمیان سر کے بسبب اسکے کہ کہا لی تھی بکری زہر والی کہا معمر نے کہ روات
حدیث سے ہی پس پچھنی لی میں نے بغیر کہائی زہر کی اسیطرح سے درمیان سر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد
نماز میں ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکالنا سر سے بغیر علت زائد کی کہ محتاج کرے خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ میں ہی الخ و
عن نافع قال قال ابن عمر يا نافع ينبغ بي الدم فأتني بحجام واجعله شابا ولا تجعله شيخا
ولا صبيا قال وقال ابن عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحجامة على الريق أمثل و
هي تزيد في العقل وتزيد في الحفظ وتزيد الحافظ حفظا فمن كان محتجما فيوم الخميس على اسم الله واجتنبوا الحجامة
يوم الجمعة ويوم السبت ويوم الأحد واحتجموا يوم الاثنين ويوم الثلاثاء واجتنبوا الحجامة يوم الأربعاء فإنه
اليوم الذي أصيب به أيوب في البلاء وما يبدو جذام ولا برص إلا في يوم الأربعاء أو ليلة
الأربعاء رواه ابن ماجة اور روایت ہی نافع سے کہ کہا ابن عمر نے ای نافع جوش کیا ہی میرے بدن میں خون نے پس لا
میری پاس سینگی والے کو کہ پچھنی لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھی کو اور نہ لڑکا یعنی تو سینگی جیسی طرح کھینچیگا کہا نافع نے اور کہا ابن
عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل میں اور زیادہ کرتی ہی حفظ
میں یعنی اسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ سینگی کھچوائے پس کھچوا دے دن جمعرات کی
اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگی کھچوانی سے دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو سینگی
کھچوانی سے دن بدھ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ گرفتار ہوے ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات کی

اسمین ذکر پنجشنبہ کی بھی نہین ہی کہ انھین آپ جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی شاید کہ راوی سی ساقط ہو گیا ہو اور بڑی آسمین ایوب بلا مین ظاہر تھی کہ سبب
اسکا بلا مین لینا پچھنون کا تھا یہ کہ دل اور مفسرون نی اوسکی سبب ذکر کیی ہین شاید کہ یہ جملہ اول سبب ہوا اور لکھا ہی علمار نی کہ عائشہ
ایشہ بنت ابو بکر تھی کہ فصل دوسری مین گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل کی دن خوب نہین اور احادیث مین برخلاف اسکی آئی یا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت
حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور اگر سترہ دن بعد کی ظاہر یہی ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب
اور از راہ مبالغہ کی ہی ۱۲ شرح ع ح ؛ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَ
رَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار کی کہا فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نی پچھنی ہولینا بیچ منگل کی دن کی
سترہوین تاریخ مہینی کی دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ مصاحب ہی امام احمد بن حنبل کا اور نہین ہی اسناد
اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین ایسا ہی منتقی مین کہا ہی ابن جارود نی اور روایت کی رزین نی مانند اسکی ابی ہریرہ سے ف
منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہ کہ پرہیز کری اس سے جب تک کہ نہو واسمین اسکی ضرورت واللہ اعلم ۱۲ ع ف
چونکہ اوپر ذکر نشرہ وغیرہ کا گذرا مناسب ہی کہ بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نی احکام و اقسام سحر کی
تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلو الشیاطین کی نہایت تفصیل سی لکھی ہین یہ جملہ سبکا خلاصہ کرکر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہیی کہ حکم سحر کا مختلف ہی
اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتھ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی یا مانند ثابت
کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرہ کا واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنیوالا اوسکا مرتد ہوتا
ہے اور اسیطرح جو کوئی کہ اسطرح کا سحر و اعلی ایسی مطالب ہی کی کرے او وہی دیدہ و دانستہ تو وہی کافر ہوتا ہی اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی کہ مرد
ہے تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہیی تو بہ کری اور اس قول و فعل سی تبرا کری اور بعد تین دنکی اگر توبہ اوس سی درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین
اور پھینک دین اوسکو مقابر مسلمانون کی اور اوسکو دفن نکرین در طور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیی فاتحہ اور درود و صدقات نکرین
اور اگر عورت ہی تو اوسکو بھی نزدیک امام شافعی کی بطریق مردون کی بعد از مہلت دینی تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین
ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنیوالا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کا کرسکتا
ہون مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانور دنکی یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کرسکتا ہون یا کار پیغمبرون کی اور معجزات انکی کرسکتا ہون
مانند اوڑنی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر
کہتا ہی کہ ان اعمال میری مین ایک خاصیت ہی کہ اسکی سبب قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا یا تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا مرض کا اور فاسد کرنا خیال کا کرسکتا ہون
پس یہ سحر جھوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنیوالا اسکا ذنب فاسق ہی اگر کبھی اپنی سحر سی نفس معصومہ کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور ہا انسی دیتی
والی اسکو مار ڈالین اسلیی کہ سعی کرنیوالا ساتھ فساد کی ہی اور اس باب مین درمیان ساحر اور ساحرہ کی کچھ فرق نہین ہی جیسا کہ امام فخر الدین
رازی اور اور علمای حنفیہ نی منقح کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جو کسیکو معلوم کرین کہ وہ سحر کرتا ہی اور ساتھ اقرار و بینہ
کی یہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیی اور طلب توبہ کی اسسی نکرنی چاہیی اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول
نکرنا چاہیی اور اگر کہی کہ پیشتر سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی مین تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی خون سے

درگذر کرین اور امام شافعی رح کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اوسکی سحر زدہ مر گیا ساحر سی پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ میں نے اسکو
سحر کیا تھا اور یہہ سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اور قصداً حسب ہوتا ہے اور اگر کہے میں نے اسکو سحر کیا ہے لیکن یہہ سحر کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہیں پس یہ
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہئیں اور اگر کہے میں نے اورکو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھہ نام اوسکی موافق پڑا گیا اثر اسکا
بیچ جگہہ سحر کی پڑا اور سحا میں تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اسپر جاری ہوتی ہین اور یہان ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہے
حاصل اوسکا یہہ ہے کہ افعال خارق عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیا سے ظہور میں آتے ہین مانند انقلاب اعیان اور
تبدیل صورتون کے اور ایسے ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت
مین ورمانند انکی اولیا سے کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنی والی ان اولیا کی ان افعال کو بیچ کرامات و مناقب ان اولیا کی لکھتی ہین اگر
نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھہ غیر کی کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہر کی کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کی حق مین کیونکہ
حکم کفر کا کیا جاتا ہے کیونکہ یہہ حال دعوتیون کی اور عزائم خوانون کی کہ ساتھہ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی نسبت ظاہر کرتی ہین بیچ کہ
نام ساتھہ ساحرون کی حکم مین ہے فرق نہین کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھہ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ
اور جنس کے سب اللہ تعالیٰ کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسکی ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ اولیا کی ہاتھہ سے
صادر ہوتی ہین اور اون افعال مین کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت بغیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی باخلاص تمام اوسکی نسبت کرتی ہین پس شرک نفس لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین اور وسیلہ اون افعال
کا وہی قوا اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور بھینٹہ چاہتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ
اور اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسکی کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنی فرزند کی
اور فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر
اسما الٰہی سے یا خواص مخلوقات سے ایسی ہی وہ امین ہین جانتی ہین یا تاثیر دعا اون بھلا بندون کی کہ اوسکی جناب سے درخواست کرا حاجت روائی
کرواتی ہین سمجھتی ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسیطرح یہہ ادنی پرانکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہے اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شرع مین جائز ہے تفصیل اس بحث کی طول چاہتی ہے مجمل اسکا یہہ ہے کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا
کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارقہ عادت کی بسبب ہمراہ اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب سے حق بتھہ دعا یا پڑھنی اسما اللہ تعالیٰ کی یا بغیر نسبت کرنی
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کئی طرح کی ہین سحر کی بھی کئی قسمیں ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہہ ہے کہ سحر
یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کے اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب و افلاک اور روحانیات عناصر
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات مظاہر ارض و جن اور شیاطین کے اور جانون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین تعلق رکھتی ہین کہ اون
جانون کو بعد مسخر کرنیکا اپنی کام مین بیر کہتی ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب کی اور امتزاج کیفیات کی یا تاثیر کرتے ہین
یا بسبب خواص کے یعنی بمقتضای صورت نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کی لوہی کو پس طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتھہ
روحانیات کی اور طریق کھینچنی تاثیر انکا یا ذکر کرنا اسمون انکا ہی اور التجا کرنی طرف انکی ساتھہ [illegible] کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

اور کرنا تھا اون مرغوبہ لوگون کا اپنے پنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کلام کی بغیر ملاحظہ ترکیب کے بنتا۔ اور کرتی ہین اوپر عظمت ایک روح کی ارواح مین سے
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے اوسکی کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و عام کی ساتھ مدح اور ثنا اوسکی جاری ہوئی تھی پس اقسام سحر کی بنظر ان
شقوق کی تعداد کثیر پیدا کیا اولین جو کچھ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوسکی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہی کہ حضرت ابراہیم
علے نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی مبعوث ہوئی تھی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت و ماروت سے تھی اہل
بابل بیکو اونسی سیکھکر کام مین لاتی تھی اور راہون تعمق بہت کیا او کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین مشغول رہتی تھی تواریخ
معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکام بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تھا چھ طلسم بنائی تھی کہ عقول و اوہام بیچ دریافت کرنی کیفیت اونکی
حیران تھین اول یہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو وہ بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر اوس آواز کو
سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اون جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسرا ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب مارتا
اوس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانے جگہہ ہی اور بعد از تلاش کے اوسیطرح نکلتا تیسرا ایک آئینہ بنایا تھا واسطی معلوم
کرنی حال غائب کے کہ صاحب غرض اوس آئینہ مین دیکھتا حال اوسکی غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا
پہاڑ مین صورت اوسکی ساتھ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی
نمودار ہوتا تھا چوتھی ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کی حاضر ہوتی
تھے اور ہر کوئی جو کچھ کہ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کھڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسی کی وہی شے نکلتا کہ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا
آپسمین اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو ہر ایک آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا اور
جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اسکی سر پر پھر جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل سی باز آتا تو اوس وقت نجات پاتا چھٹی
نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑہتا جاتا تا آنکہ
اگر لاکھ آدمی ہوتی سایہ بھی اوسیقدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹھی رہ جاتی
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تھا وہ بھی اسبابون تو غل بہت رکھتا تھا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد از انکہ کسیکو پہنچنا طرف
حقیقت اوس فنا کی میسر ہو جو کچھ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت کے کر سکتا ہی جیسا کہ معالجہ کرنا اولا امراض کا کہ اطبا ان
سے عاجز ہون مانند برص و جذام وغیرہ ذالک کے سبب اوس سے ہو سکتا ہی یعنی کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتھ استعانت
جسمانیات کی جیسے حضرت ابراہیم علم پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکھائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور بی اختیار دکھلا
سے موافق تھا پس کہ متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسا کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات تا وما انا من المشرکین اور سحر
کا سحر کفر ہی نا اور شرک خفی سے اسلیے کہ شرط اس سحر مین چند ہین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز و جہل کا انکی حق مین نکرے والا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطالب نہ پہنچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو ایک مین لکھتی ہین
کہ ابتدا ساتھ دعوت قمر کی کرتی ہین یا یون کہتا ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح کہتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک لکل ما ینفع من البشر منی فہو منک و ہذا القیاس بیچ دعوت اور کواکب کے اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہے اور قسم دوسرے اوس سحر سے مسخر کرنا جن شیاطین کا ہے خاصة اور وہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اس مسخر
کرنے مین بڑی جنون سے مانند بھوانی اور ہنومان اور مانند اونکی التجا اور تضرع اور الحاح کرنے اور نذرین اور قربانیان اونکی ادا کی نذر اونکی اور عطیات
مناسبہ جو کچھ حضور اونکے رکھنے مین ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہر کا ہے اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہے
کہ اول روح انسان کو کہ قوی القلب و خبیثہ فطر ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتھ پڑھنے بعضے الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانون کی ہوتی
ہین اور تعظیم بہت اونکی اوسمین بیان ہوتی ہے اپنی طرف کھینچین اور بالقوہ اون الفاظ کی اور کھینچنے نذر اور ہدیے اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدیکہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کسیکو سرانجام کرین پس اس عمل بھی لازم کرتا ہوا الاکفر کا ہے یا قریب سرحد کفر کی پہنچانا ہے اور غالبًا اس
طرح کی ارواح کہ ساتھہ مددگاری امور شہوانیہ و غضبیہ کے متوجہ ہون خبیث ہوتی ہین مگر جنس خبیثہ سی مانند ہنود یا فساق کی پس بخالطت خباثت
کے بھی اس عمل مین لازم آتی ہے اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہے کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کی خیال اس شخص کی تصرف کرین تا اوسکو جو کچھ کہ
موجود نہین ہے نظر آوے یا صورتون باطلہ متخیلہ اپنی سے ڈرے یا حرکات غیر واقع کو واقع جانے اور اس قسم کو نظربندی اور خیال بندی کہتی ہین اور یہ قسم ساحران
فرعون کی ہے اور یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہے اور اس طرح کا سحر اگر بطور مقابلہ معجزہ کی واسطے دفع کرنے دلالت اوسکی نبوت پر
کیا جاوے یا بطور مقابلہ اولیا کی واسطے معارضہ اونکی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہے اور اسی طرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسیکو دغا دیوین اور اوسکو
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہے اور اسی طرح [illegible] کفر نہین لیکن اوس وقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتے مین التجا کرنی ارواح جنون
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہے اگر وہ التجا اور ذکر ساتھہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوے گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہے کہ پہلی زمانہ
مین رواج بہت رکھتا تھا اور اب نام و نشان بھی اسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بھی کہتی ہین اور طریقہ اسکا یون ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر پیش نظر رکھ کر وہم کو ساتھہ تا اصل کرنے اوسکی متعلق کرتے ہین اور بشرط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی اور لینی غیر ہا ہمین بجا
لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھہ اسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان دو زناکارونکی یا
ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہے اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھہ اسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی
معصوم کی حرام ہے اور قسم چھٹی سحر کی نیرنج ہے یعنی بسبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب پیدا کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ اونگلیون سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کر کر تھوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور اونگلی پر ملین اور زوال وس مقام پر ڈالین
پس اگر مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاویگی اور جلنی کی نہ پاوینگی قسم ساتوین سحر حیل ہے
کہ ساتھہ استعانت الات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہے اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل ساحران
فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کے کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہے کہ مرد و عورت بہت لعبتین بیان
سے عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنی لوگون کی اور سبب تیجی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیفہ و تبدیل اشکال کا ساتھہ سرعت کے ہے اور یہ دو قسم تین اخیر
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام اگرچہ کہ ساتھہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اوس قصد سے حرمت ثابت ہوگی یہان جانا چاہیے کہ اکثر اقسام سحر کو اولیا
امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول کی دعوت کا ہے کہ ملائکہ علویہ
کو ساتھہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین کہ موکلات [illegible] مین
کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کے بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی یا ساتھہ جادو مست و رسم [illegible] کی اور اعمال [illegible]

قسم تسخیر کی حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کی ہی کہ اکثر اوسی تسخیر سے عمل میں لاتی ہین اور اپنی حوائج مین اور خلق کی حوائج
مین ساتھ اوسکے منتفع ہوتی ہین اور یہہ طریق حاصل کرنی اسکی کبھی طہارت اور تلاوت اور بھیجنا ثواب صدقات کا واسطی اون ارواح کی منظور رکھتی ہین
اور اصطلاح پانچوین قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیا ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل مین آتا ہی اور وہ تعلیق وہم مشکیف ساتھ
کیفیت عظمی کی ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسماء الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور اصطلاح قسم چھٹی کی تعمق ہی بیچ خواص آیات اور اسمار
اور ارقام اور اعداد اوکی اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کی جیسا کہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسما اور سورتون قران کی ساتھ قیود و شروط
کے اور بیچ کتابون تکسیر کے مفصل و مشروح ہی حاصل یہہ کہ وجہ قبیح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک یا اعتقاد تاثیر ستارون یا ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہو اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک ہونے کی بیچ دیکھنی اسبابکے ساتھ اس طرح کی کہ دیکھنی قدرت مسبب کے
سے غافل کرے اور جبکہ یہہ قبیح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی بھی خیر ہو
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ** جلیلہ مولانا مرحوم بیچ تفسیر یتعلمون ما یضرھم الآیۃ کی لکھتے ہین کہ یہہ یہود اوپر عمل کرنی بیچ سیکھنی اس طرح کی
سحر کی کہ مذموم و معیوب ہے اکتفا نہین کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کی بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی الٰہی سی
ہین صرف کرتی ہین ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم یعنے سیکھتے ہین اون علمون کو کہ ضرر کرتی ہین انکو گویا اور اون کو ضرر کرین اور نفع
نہین دیتے انکو گویا اور انکو نفع دین اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع ندی یہان جاننا چاہیی کہ علم مذموم نہین
ہوتا بذاتہ کیونکہ حق ہین مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتون میں سے اول یہہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سے اپنی تئین یا اورکو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور
نجوم بھی اسی باب سی ہی بلکہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سے کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کے ایک طرح پر دیکھتی ہین تو
انکی خاطرون مین مستقر ہوتا ہی کہ یہہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس سبب حاصل ہونی مطالب کے اور خوف فوت
ہونی انکا محبت ستارہ اور برج سی دلمین جگہ پکڑتی ہین اور التفات طرف الله ضار و نافع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم دل پر حاصل ہوتا ہی کہ
نزدیک الله سی مانع آتا ہی دوسری یہہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھی لیکن اوس شخص بسبب قصور سمجھ اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین معلوم
کر سکتا اور جبکہ اوسکی دقائق کو اوسنے پایا جاہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ متفلسفی سی ہی بحیثیت کہ اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر مسائل علم غیب
اور علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون
کے واقع ہوئین وغیر ذالک وہ اسی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ خیالات عوام کی کہ آفت دل ہی سیکھ شہوات
مین حکم سم کا رکھتا ہی اور صورت ملکہ تخیل و مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی بسبب کہ بیچ علمون محمودہ شرعیہ کی تعمق بی جا کری اور افراط تمیز کر کے
مثلاً علم عقائد اور توحید مین فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کے حیلون اور روایات نادرہ بی اصل کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ
کو دخل دیوی اور علم دعوت اسما کی مین قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جھوٹے یہود اور روافض کے سنی نا موجب فساد عقائد
کا ہو علی ہذا القیاس اور یہہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی انکو نہین پہنچتا اور یہود بھی اسطرح کی علم مین مشغول
تھے اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تھا **باب الفال والطیرة** یہہ باب بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھ ہمزہ
اور اکثر استعمال اسکا ساتھ ابدال الف ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہی مثلاً بیمار وقت اٹھنے اور اندیشہ کرنی امر کا سنی کہ
صحت یا یافتہ یا کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب سیکھ چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہی جیسا کہ لکھتی ہین فال نیک

فال

فال بد اور طیرہ ساتھ زبر طا اور زبر ی کی مصدر ہی تطیر سی جیسا کہ خیرہ تخیر سی اور سوا ان دو لفظوں کی مصدر اس وزن پر نہیں آیا ہی اور
استعمال طیرہ کا نہیں ہوتا ہی مگر فال بد میں اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک لینے محمود ہی اور سنت کہ
آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتی تھی خصوصًا لوگوں کی ناموں سی اور جگہوں سی اور فال بد لینی مذموم و ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ
اسکی یہ ہے کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتی تھی اس طرح کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہ جاتی تو پرند جانور کو یا ہرن کو چھیکارتی اگر داہنی
طرف بھاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیے نکلتی اور اگر بائیں طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی آنکھو
بائیں طرف سے سنوح کہتی ہیں اور داہنی طرف سی آنیکو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہیں اور بروح کو نحس اور یہی ہیں معنی فال لینی کی ساتھ سوانح
اور بوارح کی کہ عبارت میں واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہے کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت
اسکیکا ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق ہی اور نا امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلا اور شرعا
اور مہو و لگا دیں جو اوسنی جانا ہی تحقیق معنی فال و طیرہ کی یہ ہے جو ذکر کی گئی اور مولف اور حدیثیں بھی لایا ہی آسمیں بیچ مقدمہ مذکورہ اور نامہ
اور مانند انکی کہ بیچ حکم تطیر کی ہیں ۲ ع ح

الفصل الاول

فصل عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعہا احدکم متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہیں شگون بد اور بہتر ان دونوں کا فال ہی صحابہ نے کہا اور کیا ہی فال فرمایا
کلمہ اچھا کہ سنی اسکو کوئی تم میں سی روایت کی بخاری اور مسلم نی ف نہیں شگون یعنی نہیں ہے شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کی اور دفع کرنی ضرر
کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیے اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی سو وہی تھا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہیں کیا ہی اور بعد از انکہ نفی کی تطیر کی اور منع
فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہتر اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہاں طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہاں اشکال یہ ہے کہ اس
عبارت سی ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعا اچھی نہیں جواب اسکا یہ ہے کہ لفظ خیر یہاں معنی میں
ہے نہ بمعنی بہتر کی جیسا کہ کہتی ہیں والآخرۃ خیر وابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کی ہی کہ طیرہ میں بھی اعتقاد بہتری کا رکھتی
تھے یا مراد یہ ہے کہ اگر فرضا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایسا سمجھا اور تفاول لی اوس سی جیسے
والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد ۱۲ ح

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ جذام والی سی جیسا کہ بھاگتا ہی تو
شیر سے نقل کیا بخاری نی ف نہیں ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پاس بیمار کی
بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اوسمیں لکھا ہی علماء نی کہ اطباء کی زعم میں چھ سرایت کرنی والی امراض ہیں ایک جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہیں اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی متعدی
کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہیں ہوتا بلکہ خدا مطلق نی جیسا پہلی کو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور یہاں شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتھ تخفیف میم کی اصل میں بمعنی سر کی ہی اور مراد یہاں نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب میں استخوان میت کی سی پیدا ہوتا ہی اور اڑ جاتا ہے
اور کہتی تھے عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو یہاں تک کہ

کہ اڑ جاتا ہی اندھیرا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تا کہ بدلا لیا جاوی اور جب بدلہ لیا جاتا ہی اوڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچھ نہیں اور بعضون نی کہا کہ ہامہ الو ہی جسوقت کہ آ بیٹھتا ہے کسیکے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اسکو باطل کیا کہ یہ داخل طیرہ کی ہی اور صفر میں بہت اقوال ہیں بعضون کے نزدیک اس سے مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہیں یہ اعتقاد بھی باطل و بی اصل ہے اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ میں کہ بزعم عرب کے وقت بھوک کے کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تھی کہ الم کہ وقت بھوک کی ہوتا ہی اوسی سی ہوتا ہی اور ایک سے دوسری میں سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم میں لکھا ہی کہ وہ کیڑی ہیں پیٹ میں کہ کاٹتی ہیں وقت بھوک کے اور کبھی وسکی زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودیکہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سی الخ وجہ تطبیق انکی آخر فصل میں بیان کرینگی انشاء اللہ تعالی ۱۲ ع ح **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونھیں سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بیماری ایک کے دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہیں ریگستان میں گویا کہ وہ ہرن ہیں یعنی بہت تندرستی اور پاکیزگی پوست کی پس ملتا ہی ونمیں ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اونکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بتقدیر الہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الہی ہوئے روایت کی یہ بخاری نی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں بیماری ایک کے دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نو ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** نوء ساتھ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر میں ہمزہ ہی بمعنی غروب ہونی ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تھی کہ مینہہ اسی سبب سے برستا ہے جیسے ہند و کہتی ہیں کہ مینہہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور تھا یہ میں ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہیں چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انھیں کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تھی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہہ کی اور موثر انھیں آنا جاند کا ہی بعضے منازل میں پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی در ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہی اور اگر سبب جانی اس معنی کہ حق سبحانہ تعالی مینہہ برساتا ہی وسوقت میں لیکن اسکے یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی سوقت سی اور بعد اوسوقت کی بھی برساوی اور اگر چاہی اوسوقت میں بھی نہ برساوی جیسیکہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل و کفر نہ ہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر سے اسلئے کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا تھی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی ماوہ اعتقاد فاسد کی و راسکے کہ نہیں وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی ور حاصل معنونکا یہ ہے کہ نکھو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم ۱۲ ح ع **وعن جابر** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہیں لگ جاتی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہے روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہے جن و شیاطین سے عرب گمان

چون ... ابن ... اہوال ... فروی ... ابن ... [illegible]

كرتی تھی کہ غول جنگلون مین دکھائی دیتی ہین لوگون کو ساتھ شکلون طرح بطرح کی اور لوگون کو راہ بھلا دیتی ہین اور ہلاک کرتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع نے اور لکھا ہی علمانی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہے بلکہ نفی ہو جانی انکی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنیکی آدمیون کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالےٰ کے اور راہ بھلا دینی اور ہلاک کرنی لوگون کی قدرت نہین ہے ۔ ح **وعن** عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے نقل کی اپنی باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی ورارادہ کیا اوسنی اسکا آوی آنحضرت کی پاس بیعت کی لیس پس بھیجا آنحضرت نے طرف اوسکی ایک شخص کو یہ کہنی کی لیی کہ تحقیق ہمنی بیعت کے تجھسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتھہ کی پس پھر جا روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے اور اس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی سی خلاف اسکی پس انکی تطبیق مین علما کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم و اطلاق اپنے کے اور مخالطت ان بیمارون کی اصلا سبب لگنی بیماری کی نہین ولیکن امر ہوا گنیکا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تاکوئی ورطہ شرک مین نہ پڑے یعنی اگر کسی نے مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الٰہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنی کے تا اوس وہم مین پڑے اور اسیلیے آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم دوبا گنیکا اوسکے لیے ہے کہ اپنی نفس مین صدق و یقین نہ پاوے اور بتقدیر پہنچنی مرض کے ورطہ شرک خفی مین پڑے اور نخعی اور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنیٰ ہی لا عدوی سی اور اون نے کہا کہ جذام کی لیی ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت اور ہم خوری اور ہم بستری لیس یہ بات طب سے ہی عدوی نہین جیسیکہ ضرر کرتا ہی طعام ناخوش اور بوی ناخوش اور سب باذن خدا ہی واللہ اعلم ۔ ح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاءل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن رواه في شرح السنة روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکھتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتھہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** قطن بن قبيصة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال العيافة والطرق والطيرة من الجبت رواه ابو داود اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی وہنی اپنی باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** عیافہ ساتھ زیر عین کی ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور رکہ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار اسمون ساتھ نام جانورون کی ہی جیسیکہ فال لیجاوی ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کے غربت پر اور ساتھ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ اور طیرہ کی یہ ہے کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانورون کی آواز وغیرہ سی فال لینی مین آتا ہی اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتھہ اسمائ اور آواز اور گذرنی اونکی اور طرق ساتھ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا کہ عادت عرب کی عورتون کی تھی کہ وقت فال لینی کی مارتی تھین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کھینچنا جیسیکہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتھ زبر جیم اور جزم با کی یعنی سحر و کہانۃ کی ہی اور بعضون نی کہا جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کیجاوی سوا اللہ تعالیٰ کی یعنی یہ افعال سبب شرک کی اور اعمال مشرکون کی سی ہین اور اظہر یہی ہے کہ جبت شیطان ہے یعنی یہ افعال شیطان کی ہین ۔ ح **وعن** عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك قاله ثلاثا وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل رواه ابو داود والترمذي وقال سمعت محمد بن اسماعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا

الحدیث وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل ہذا عندی قول ابن مسعود اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی
کہ نقل کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرمایا یہہ بات تین بار یعنی مبالغۃً تا لوگ اسبات سی بچیں اور ڈریں اور نہیں ہم
میں سے کوئی مگر یعنی مگر وہ کہ جسکو کبھی کبھی اسکی خاطر میں فال بد سی تردد و خلجان راہ پاتا ہی ولیکن خدا تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت
کے کچھ شائبہ وہم خاطر میں آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اوس کام کو جاوے تابع اوس وہم کا نہووے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے کہا
ترمذی نے کہ سنا میں نے بخاری سی کہتے تھے کہ تہا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا کہتا اس حدیث میں کہ ما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہہ کلام نزدیک
میرے قول ابن مسعود سی ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک ہی یعنی شگون بد لینا مشرکوں کی رسموں میں سے ہی اور یہہ جب شرک خفی کا اور اگر جزما
اعتقاد کرے کہ یوں ہی ہوگا وہ شگون بی شک کفر ہی ترح ؛ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید مجذوم
فوضعہا معہ فی القصعۃ وقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا
ہاتھ جذامی والے کا اور رکھا اوسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کی اور فرمایا کھا اعتماد کرتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور توکل کرتا ہوں اوس پر نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس میں
اشارہ ہی اسپر کہ بعد از حصول توکل و یقین کے کھانا جذامی سی لازم نہیں ترح **وعن** سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الدار والفرس والمرأۃ رواہ ابو داود
اور روایت ہی سعد بن مالک سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہی ہامہ اور نہیں ہی عدوی اور نہیں ہی بد شگون اور اگر ہو بدشگونی
بیچ کسی چیز میں تو ہو گھر میں اور گھوڑی میں اور عورت میں نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** حدیثیں بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئی ہیں بعضی میں نفی تاثیر طیرہ کی
اور نفی اعتقاد اوسکی اور اعتبار اوسکی مطلق سمجھی جاتی ہیں اور یہہ بہت ہیں اور بعضیوں سے ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑی میں اور گھر میں ساتھ
لفظ جزم کی جیسیکہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار اور ایک روایت میں بیچ زمین اور خادم اور
فرس کے یا ساتھ لفظ شرط کی آیا ہی جیسیکہ اس حدیث میں اور مانند اسکے میں اور بعضیوں سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہی مانند
تمام امور کی جیسیکہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی بیچ ابن عباس سے آیا ہی اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں بیچ اہل جاہلیت
کے تھا جیسیکہ حدیث حضرت عائشہ کی میں آیا ہی وجہ تطبیق کی یہہ ہی کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہی اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اوسکا تو یہہ چیزیں
لائق اور محل اوسکی ہیں اور جگہہ اوسکی رکھتی ہیں کہ انمیں ثابت ہووے ایسا ہی جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور اس طرح
کلام قاضی کا کہ کہا بیچ لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی اسلیے یعنے اگر نحوست کو وجود و ثبوت ہوتا تو ان
چیزوں میں ہوتا کہ قابل ہیں اسکی لیکن وجود و ثبوت نہیں ان میں اصلا وجود نہیں رکھتی اور بعضوں نے لکھا کہ نحوست عورت میں ناموافقت اوسکے
سے اور یہہ کہ بچہ نہووتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکرے یا مکروہ بد شکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گھر میں یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ برے ہوں
اور ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے میں یہہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض و مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم میں
ہے یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بسبب مطابع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کی محمول ہوگی واللہ اعلم ترح
وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجۃ ان یسمع یا راشد یا نجیح رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی خوش آتا انکو جسوقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کی یہہ کہ سنیں یا راشد یا نجیح یعنی یہہ فال
نیک ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ؛ **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سال

عَنْ اِسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهٗ اِسْمُهٗ فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهٗ رُاِیَ كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا
دَخَلَ قَرْیَةً سَاَلَ عَنْ اِسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهٗ اسْمُهَا فَرِحَ بِذٰلِكَ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُاِیَ
كَرَاهِیَةُ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہتے کہ
شگون بد لیتی تہی کسی چیز سی پہر جسوقت کہ بہیجنے لگتے عامل پوچہتی نام اوسکا سو پس جسوقت کہ اچہا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکے
اور دیکہی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک انکیکی اور اگر مکروہ جانتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک انکیکی یعنی اور بدل دیتے
اوس نام کو ساتہہ اچہی نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتی کسی بستی میں پوچہتی نام اوسکے پس اگر اچہا لگتا انکو نام اوسکا خوش ہوتی ساتہہ اوسکے
اور دیکہی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ انکیکی اور اگر مکروہ رکہتی نام اوسکا دیکہی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ انکیکی نقل کی یہہ ابوداود نی ف
یہہ تطیر نہیں ہے اسلیے کہ بسبب اوسکے اوس کام سی کہ ارادہ رکہتی تہی اوسکا باز نہ آتی تہی لیکن اثر کراہت و قبح اوسکا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تہا
اسلیے کہ بہلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہی بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کر کے تطیر و تفاول سی اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ سنت ہی یہہ کہ اختیار کری آدمی اپنی فرزند اور خادم کی لیے نام اچہا اسلیے کہ بری نام کبہی موافق ہو جاتی ہیں تقدیر کی جیسیکہ اگر نام رکہو
کوئی اپنی بیٹی کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہی تقدیر الہی ساتہہ اسکی کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکی بیٹی کو خسار پس اعتقاد کرتی ہیں یہہ
لوگ یہہ کہ یہہ بسبب نام اوسکے ہی پس نحس جانتی ہیں اور احتراز کرتی ہیں ہمنشینی اوسکے سی ۔ع و عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِیْ دَارٍ كَثُرَ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ فَقَلَّ فِیْهَا عَدَدُنَا وَاَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلَیْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَرُوْهَا ذَمِیْمَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی انس سی کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ تحقیق ہم تہی ایک گہر میں
بہت تہے اوسمیں عدد ہمارا اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہمنی طرف ایک اور گہر کی کم ہو گئی اوسمیں عدد ہمارا اور مال ہمارے پس پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام
نے چہوڑ دو اوس گہر کو اسحالمیں کہ برا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف حضرت نی جو اوس گہر کی چہوڑنیکو فرمایا تو یہہ قبیلہ تطیر کی سی نہیں
ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نی کہ گہر چہوڑ دینی کو اونکی تئین اسلیے فرمایا کہ اونکی دلوں میں یہہ بات جم گئی تہی
کہ یہہ نقصان و خرابی بسبب رہنے کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکلیا وین تاکہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑیں ۴ع ۔
و عَنْ یَحْیَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَیْكٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا اَرْضٌ یُقَالُ لَهَا
اَبْیَنُ وَهِیَ اَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا وَاِنَّ وَبَاءَهَا شَدِیْدٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔
اور روایت ہی یحیی بیٹی عبداللہ بیٹی بحیر کی سی کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نی کہ سنا فروہ بیٹی مسیک سی کہ کہتا تہا کہ کہا میں نی یا رسول اللہ نزدیک
ہماری ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہروں سی وہاں آکر غلہ جمع ہو جاتا ہی کبہی کے
لیے یہاں سی اور شہروں کو لوگ لیجاتی ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چہوڑ اوسکو داخل ہونی اپنی سی اوسمیں اور آمد و رفت
کرنیسی طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کیسی چیز سی تلف و ہلاک ہوتا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا طیبی نی یہہ قبیلہ تطیر کی
کیسے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کیسی ہی اسلیے کہ ہوا صالح اور موافق عمدہ چیز ہی اور صلاح بدن کی اور فساد ہوا اور ہیئت عدم موافقت
اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہی تہی اور شاید کہ بہلے گذری وبا سی ساتہہ مضمون اس حدیث کی مشابہ کرتی ہونگی کہ اوس شخص نے شکایت
و بلے کی کہ اوس زمین میں ہوتی تہی اور آنحضرت نی فرمایا کہ چہوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتہہ مرض و وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی لیکن نسبتا ساتھہ اسکی یقین ہو سکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی ہی اس زمین مین ڈرا اوسکو نحس و مکروہ جانا
اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتھہ نکلنے کی وہان سی رخصت دی نہ یہہ کہ وبا وہان واقع
ہوئے اور بعد از وقوع ہونے کی وہان سے نسبت بھاگنے کو جائز رکھا اور کلام اسمین ہے اور یہ
کہ طلب فضل بیچ بلا کی پیش از وقوع کی احتراز و اجتناب ہے اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی کہ دعا و تضرع کری کہ حکم ساتھہ اسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث
صحیحہ کے کہ صحیحین وغیرہما مین ہی ساتھہ منع اونکی نکلنی اور بھاگنی وبا کیسی و بیچ مدح اور ترغیب صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہہ حدیث سنن ابی
داؤد مین ہی معارض صحیحین کی حدیثون کی نہین ہو سکتی اور لکھا ہی علما نی کہ فروہ بن مسیک سے سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی گئی ہین
اور وہ بھی ایک مرد مجہول سی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل یہہ کہ بی شک وبا
سے بھاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مر جاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور بغیر اس
اعتقاد کی عاصی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گھر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کی اوپر خلاف اسکی اور
کچھہ بھی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گھر کی اور لگنی آگ کی گھر مین غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنے کی وقت نکلنی کی وبا سی کہ
مشکوک و موہوم ہی ؛

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عروۃ بن عامر قال ذکرت الطیرۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنہا الفال ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ رواہ ابو داود مرسلا

اور روایت ہی عروۃ بن عامر سی کہا ذکر ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر یا بہتر اونمین سے فال ہی اور نہ روکی شگون
بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جسوقت کہ دیکھی ایک تمہارا ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد اوس سے لیتے
ہین اور تخیلات و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہی کہ کہی یا الہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پھرنا برائی
سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہہ ابو داود نی بطریق ارسال کی

باب الکہانۃ

باب ہی بیچ بیان کہانۃ کی **ف** صراح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت ساتھہ زبر کی فال گوئی کرنی اور ساتھہ زیر کی حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تھے کہ بعضے اونمین سے دعوی کرتی تھی کہ ہمکو جنات
خبرین دیجاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سنیاتی تھی احکام الہی آسمان پر سی اور کاہنون سے کہدیتی تھی اور وہ اسمین جو کچھہ چاہتی زیادہ
کرکہتی پس قبول کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوئی کہانہ اور بعضے مقدمات
اور اسباب اور علامات سی کچھہ معلوم کرتی تھی کہ اونکو عراف کہتی تھی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہوئی کا بتادیتی تھی جیسی رمال کرتی ہین اور کبھی
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بھی آتا ہی اور یہہ افعال حرام ہین اور انپر مال لینا بھی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونو گنہ گار ہوتی ہین
اور محتسب پر اونکا روکنا لازم ہی ؛

الفصل الاول فصل پہلی

عن معاویۃ بن الحکم قال قلت یا رسول اللہ امورا کنا نصنعہا فی الجاہلیۃ کنا ناتی الکہان قال فلا تاتوا الکہان قال قلت کنا نتطیر قال ذلک شیء یجدہ احدکم فی نفسہ فلا یصدنکم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک رواہ مسلم

اور روایت ہی معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تھی ہم کرتے

اونکو

اونکو جاہلیت مین ایک لوگ ہم مین سے کچھہ ہین کہ تھے ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچھتی ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا
معاویہ نی کہا مینی دوسری چیز ہے ہی کہ تھے ہم شگون بدلیتی فرمایا یہہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس باز رکھی تمکو یعنی کسی
کام سی یہہ خیال آیا کہا معاویہ نی کہا مینی ایک لوگ ہم مین سے یہہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھی ایک نبی انبیا مین سے خط کھینچتے یعنی باعلم وحی
یا ساتھہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا
ادریس علیہما السلام اور مباح ہی والاخطاء اوس سے نفی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنی کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی ہمپر حرام و ممنوع ہوا یعنی
یہہ کیا جاناتا ہی کہ وہ پیغمبر کسطرح خط کھینچتے تھی تا یہہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس حسب علوم مذکور نا اوسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب لا یجوز من العمل
فی الصلوۃ مین سے ہو چکا ہی **وعن** عائشۃ قالت سأل اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہم لیسوا بشیء قالوا یا رسول اللہ فانہم یحدثون احیانا بالشیء یکون حقا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا
اکثر من مائۃ کذبۃ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ آیا
اونکی بات سچ اور لائق اعتماد کی ہی پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچھہ یعنی پس اعتماد و اعتقاد کرو اون کی خبرون پر عرض
کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبھی ساتھہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہہ کلمہ ہی سچ
اچک لیتا ہی اوسکو جن پھر ڈالتا ہی وہ سکو سچ کان دوست اپنی کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیی پس ملاتی ہین وہ کاہن
اوس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹھہ سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سی کر لیا اونھون نی حق سی بواسطہ
وحی کی یا ساتھہ مکاشفہ لوح محفوظ کی وہ اٹھی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالتی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغی کی یعنی جس طرح
وہ منی ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنیکی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسیطرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کان مین اسطرح کہ نہ مطلع
مطلع ہوتا اوسپر غیر اسکا الخ **وعنہا** قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الملئکۃ تنزل
فی العنان وہو السحاب فتذکر الامر قضی فی السماء فتسترق الشیاطین السمع فتسمعہ فتوحیہ
الی الکہان فیکذبون معہا مائۃ کذبۃ من عند انفسہم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت ونمین سی اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ
تقدیر کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکھتی ہین اوپر شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہین اوسکو
طرف کاہنون کی پس جھوٹ بنا لیتے ہین کاہن ساتھہ اون کلمون کی کہ شیاطین سے سنے ہین سو جھوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
یعنی اس سبب سے بعضے چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی آدمین جھوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استماع کا اونسی ویسا
فرمایا کہ نہین وہ کچھہ الخ **وعن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا فسألہ عن شیء
لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی
کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سے کچھہ یعنی غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس دن کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
یہہ تصاعیف ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نامقبول ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

آتا اور اعمال بطریق اولی مقبول ہونگی اور مراد عدم قبول ہونا ہے یہی ہے کہ ثواب یقین حاصل ہوتا اگرچہ ابراء ذمہ کہ قضا اوسکی واجب نہو حاصل ہی اور
حدیث میں اگر چہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب مراد ہی اسلیے کہ کلام عرب میں اکثر اسطرح آتا ہی کہ روز رات شب ذکر کرتی ہین اور دوسرا تابع اوسکا
ہوتا ہی شرح **وعن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي
وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ
بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز صبح کی
حدیبیہ مین کہ تمام ایک حصہ کا ہی تہجی مینہ برسنی کی کہ تہا رات کو پس جبکہ پہری آنحضرت نماز سی متوجہ ہوئی لوگون کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم
کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار نی یعنی اسوقت اشارہ کی ساتھ آنی وحی کی عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین کہا آنحضرت نی
کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ صبح کی بعضی بندون میری نی کہ ایمان لائی ساتھ میری اور بعضون نی کفر کیا پس جس شخص نی کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم ساتھ
فضل اللہ کی اور رحمت اوسکی پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میری اور کفر کیا ساتھ ستارون کی اور جس شخص نی کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم بسبب غروب
ہونی ایک ستارہ کی و نکلنی ایک ستارہ کی یہہ شخص کافر ہوا ساتھ میری اور ایمان لایا ساتھ ستارہ کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** جو کوئی یہہ اعتقاد
کری کہ ستاری فاعل و رسانیدہ مینہ برسانی کی ہین یہ مذہب اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہی اور جو کوئی یہہ اعتقاد کری کہ مینہ اللہ کی طرف سی اوسکی فضل
اوسکی سی ہی اور ستاری علامت اور مظنہ مینہ برسنی کی ہین یہہ کفر نہین و ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بھی مکروہ تنزیہی ہی شرح **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا
كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہیں
نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سی کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیون میں سی ساتھ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہ پس کہتی ہین کہ مینہ
برسا بسبب ستاری فلانی اور فلانی کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ظاہر یہہ ہی کہ مراد برکت سی مینہ ہی اور جملہ ینزل الغیث بیان اوسکا اور احتمال ہی کہ عام
برکت مراد ہو اور ینزل الغیث مثال و بیان ایک فرد اوسکا ہو **الفصل الثانی** فصل دوسری **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص سیکہتا ہی ایک ٹکڑا علم
نجوم سی حاصل کرتا ہی ایک شاخ سحر سی زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف**
تشبیہ دی علم نجوم کو ساتھ سحر کی اسواسطے کہ اوسکے حکم کو سحر کی طرح بیان کرتی ہیں کہ اوسکے عمل کرنیوالے نجومی بمنزلہ ساحرون اور کاہنون سی ہی کہ بری کام کرتی ہین اور
خبرین غیب کی بتاتی ہین شرح **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ
بِمَا يَقُوْلُ اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن کے پاس اور سچا جانی اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کری اپنی بیوی سی
حالت حیض مین یا بدفعلی کری اپنی بیوی کی ساتھ پیچھے مقعد اوسکی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سی کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہہ احمد

اور

اور ابوداود نے ف بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہے اور کرنے ان شنائع کی ۱۲

الفصل الثالث صح ترجمہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَی اللّٰهُ الْاَمْرَ فِی السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰی صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ فَیَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهٗ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ فَیَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَیُلْقِیْهَا اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ ثُمَّ یُلْقِیْهَا الْاٰخَرُ اِلٰی مَنْ تَحْتَهٗ حَتّٰی یُلْقِیَهَا عَلٰی لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ یُلْقِیَهَا وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ یُدْرِكَهٗ فَیَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَیُقَالُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ لَنَا یَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَیُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِیْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالی کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں فرشتے بازو اپنے یعنی ڈرتے اور کانپتے ہیں ہیبت و عظمت حکم الہی سے بسبب خوف قول ور کلام الہی کی گویا آواز کلام الہی کی یعنی بیچ عدم محصور اور تفسیر فہم اور امتناع قسمیک مانند زنجیر کی ہے کہ کھینچے جاوے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہے ڈر فرشتوں کی دلوں سے کہتے ہیں یعنی تمام فرشتے کم رتبہ فرشتوں مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں فرشتے مقرب اوس چیز کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہیں اون فرشتوں کو پوچھنے والوں سے حق ہے یعنی حق ہے جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتے ہیں اون باتوں کو چوری سے سننے والے جن و شیاطین ہیں اور چوری سے سننے والے اسطرح ہیں کہ بعضے اونکے اوپر بعضوں کے ہوتے اور بیان کیا سفیان نے ہیئت اونکے ساتھ ہاتھ اپنے کی یعنی ساتھ انگلیوں ہاتھ کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیوں اپنے کی پس سنتا ہے چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہے اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہے پھر ڈالتا ہے اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچے اوسکی ہے یہاں تک کہ ڈالتا ہے وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کے پس اکثر پاتا ہے چوری سے سننے والیکو شعلہ پہلی ڈالنے اوس بات کے طرف ساحر یا کاہن کے اور اکثر ڈالتا ہے اوس بات کو پہلے پہنچنے شعلے کی پس پہنچتی ہے وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہے کاہن ساتھ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہے لوگوں کو ساتھ اوس اتنے بیچ اثنا جھوٹی باتوں کی پس جب جھٹلاتا ہے اوسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتوں اوسکے تو کہا جاتا ہے یعنی کہتا ہے تصدیق کرنیوالا کاہن کا ساتھ اوسکی کہ جھٹلاتا اوسکو کیا نہیں ہے اور یقین جانتا لوگ کہ ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانی فلانی دن آتی ہے اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن بسبب اوس بات کے کہ سنی گئی آسمان سے اور بہت گو ہوا آسمین یعنی اور وہ سو جھوٹ نہیں منظور کرتے بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن میں ہے جیسے کہ اب نجومیوں کا حال ہے کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیا دار معتقد اونکے ہو جاتے ہیں بسبب جہالت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلوں میں ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ساحر یا کاہن ابن عباس کے حدیث میں کہ آگے آتی ہے صریح آیا ہے کہ کاہن جادوگر ہے پس ساحر کہا میں اور کاہن اس صورت میں شک کے لیے ہوگا یا مراد ساحر سے منجم ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے المنجم ساحر اور کہ ساحر خبر غیب کی نہیں بتاتا ہے اور الکاہن میں تنویع کے لیے ہوگا اور مثلا فرق کیا کہ کاہن کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کی بلا کر پھرتا ہے یا جل جاتا ہے ساتھ رجم کی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَیْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاؤُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا خبر دی مجھکو ایک شخص نے صحابیوں میں سے کہ تھا انصار میں سے کہ صحابہ اوس وقت کہ بیٹھے ہوئے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لوٹا ایک تارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تھے تم کہتے جاہلیت میں جس وقت کہ لوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتھ حقیقت حال کی تھے ہم کہتے کہ پیدا ہوا آجکی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبھی یوں کہتے تھے اور کبھی یوں یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہہ شعلہ نہیں پھینکا جاتا بسبب موت کسیکی اور نہ بسبب حیات کسیکے لیکن رب ہمارا کہ برکت والا ہے نام اوسکا جس وقت کہ فرماتا ہے ایک حکم تسبیح کرتے ہیں فرشتے اوٹھانیوالے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہیں وہ آسمان والے کہ متصل ہیں عرش کے اوٹھانیوالوں کے یہاں تک کہ پہنچتی ہے آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والوں کو پھر کہتے ہیں وہ فرشتے کہ متصل عرش اوٹھانیوالوں کی ہیں واسطے عرش کے اوٹھانیوالوں کے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہیں وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہیں بعضے آسمان والے بعضوں سے یہاں تک کہ پہنچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والوں کو پس اوچک لیتے ہیں جن سننی کو یعنی اون خبروں کو چوری سے کہ سنی ہیں پھر ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کی یعنی کاہنوں کی اور پھینکے جاتے ہیں اوپر اونکے یہہ ستارے یعنی اس سبب اون ستاروں کی پھینکے جاتے ہیں نہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو پیدا ہونے موت کا پس وہ چیز کہ لاتے کاہن اوسکو اوپر طرح کی کہ سنی یعنی بغیر تصرف کی پس وہ درست ہے پس وہ چیز راست ہے لیکن وہ کاہن جھوٹ ملاتے ہیں اوس میں اور زیادہ کرتے ہیں یعنی اوس سے ہوئی بر نقل کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيعِ مِثْلُهُ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي نَجْمٍ حَيَاةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقَهُ وَلَا مَوْتَهُ وَإِنَّمَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ ۔۔

اور روایت ہے قتادہ سے کہا پیدا کیے اللہ تعالی نے یہہ ستارے واسطے تین باتوں کی ایک یہہ کہ پیدا کیا انکو واسطے زینت آسمان کی اور دوسری واسطے مارنے شیطانوں کی اور تیسرے نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے بسبب انکے یعنی بیچ دریا اور جنگل کے پس جسنے کہ بیان کیا انکی تفسیر انمیں چیز دوسرے خطا کی اور ضایع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز میں کہ نہیں جانتا یعنی نہیں ہے نصیب علم اوسکا اعلم کہ خبریں آسمان کی نہیں جانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ اسمیں نفس سے زیادہ اوس چیز سے کہ گذری نقل کی یہہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کے یوں ہے کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اوس چیز کی کہ نہیں اوسکو علم ساتھ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننے اوس چیز کی کہ عاجز ہوئے علم اوسکی سے انبیا اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اسکی اور زیادہ کیا بیچ اسکی یہہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں مقرر کی اللہ تعالی نے ستاروں میں زندگی کسیکی یعنی پیدا ہونا کسیکا اور نہ روزی کسیکی یعنی مال وجاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتے ہیں

اسدیہ جھوٹی اور ٹھہراتی ہیں طلوع ہونی ستارہ کو علت واسطے ایک چیز کی **ف** ضائع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوتا ہی بیفایدہ چیزوں میں کہ نہ فائدہ دیتے ہیں دنیا میں اور نہ آخرۃ میں اور بیان ملاعلی اور حضرت شیخ ہونی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللّٰہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطے غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نے یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں پس تحقیق سیکھا ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعضا اوسکا فسق ہے اور بعضا اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ بتلانے ان کی خبریں غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ان کا اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اور اعتقاد اوسکا رکھی کافر ہی یعنی پس اسطرح کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل یہ کہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہیں اور کافروں اور بددینوں کے اعمال سے ہیں نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو امسک اللّٰہ القطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھی اللہ مینہ اپنے بندوں سے پانچ برس یعنی مثلاً پھر برساوی البتہ ایک جماعت آدمیوں کی کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالے کہیں ہمیں پانی دیا گیا ہم بسبب منزل کے کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نی **ف** مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہی کہ سبب مینہ کا ہی

کتاب الرؤیا

کتاب ہے بیچ بیان خواب کے **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالے کے علوم اور ادراکات کو جیسے کہ جاگتی کے دلمیں اور اللہ سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنے بیداری کی باعث اونکا ہی اور نہ نیند مانع اوسکی ہے اور پیدا کرنا ان ادراکات کا سوتی کی دلمیں علامت ہے اوپر امور کے پیش آنے ہیں فی الحال کہ وہ تعبیر اونکا ہی جیسے کہ ابر دلیل ہی وجود مینہ پر

الفصل الاول

فصل ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراہا الرجل المسلم او تری لہ اور روایت ہی ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوۃ سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والی کہا صحابہ نی کیا ہی مبشرات فرمایا خواب اچھے نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطاء بن یسار کی اس عبارۃ کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی آپ ہی یا دکھایا جاتا واسطے اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطے اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جاویگی بسبب مرنے میرے کی اور نہیں باقی رہیگی وہ چیز کہ جاوی آوے جنہیں خبر ہونیوالی مگر خواب کہ اوس سی کچھ چیزیں معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ترجمہ اوسکا پیش میم اور زیر شین کا یعنی خوش خبری اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رؤیا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتے ہیں اور تعبیر بھی حلم لیکن یہ تخصیص شرعی ہی اور لغت میں معنی مطلق خواب کے ہیں چنانچہ اس حدیث میں قید صالحہ زیادہ کیا اور اگر رؤیا نام خواب نیک کا ہوتو صفت الرؤیا صالحہ کی واسطے بیان اور ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنی صادقہ کی ہو یعنی خواب سچے مطابق واقع کی اور تفسیر اول اگرچہ ظاہر اور موافق ترجمہ مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی استعمال ہوتا ہی اور اگرچہ آتا ہیں صادق کی تعبیر یا جیسے کہ طیبی نی کہا ولیکن سیاق حدیث کا ظاہر معنی ثانی کی تائید کرتا ہی کہ نبوت میں خبر صادق ہی تعبیر الہی خواہ بشیر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار غالب کے ہی

اور معنی مطلق کی کہ مخبرات ہی ہے ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی چھیالیس ٹکڑوں نبوۃ کے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتھہ رویای صالحہ کی یہان صادقہ ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتھہ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوۃ باقی نہ رہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہہ ہے کہ معنے اسکی یہہ ہین کہ رویا ایک جزو ہے اجزاء علم نبوت سے اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح رویا کی ہی کہ یہہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ دیکھنے والا نبی نہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ روش نیک اور حلم اور انباری اور میانہ روی نبوت سے ہین اور وجہہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ علما نے کچھہ لکھی ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ علم اوسکا اوپر اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین چھتیس آیا ہی بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سے تانیر ہی نہ تحدید ۱۲ ع ح **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجھکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجھکو اسواسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تحقیق دیکھا مجھکو یعنے گویا کہ دیکھا مجھکو عالم بیداری مین لیکن نہین مبنی ہوتی ہین اوسپر احکام کہ وہ صحابی ہوجاوے یا عمل کرے اوسچیز پر کہ سنی اوسحالت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میرے وقت کی لوگو مین سے جو مجکو خواب مین دیکھیگا تو توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میرے دیکھنے کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نے کہا کہ یہہ معنے اخبار کی ہی یعنی جو دیکھا مجھکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃ ہے اور سچا ہے نہین ہے اضغاث احلام سے اسلیے کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہہ مجال نہین شیطان کو کہ سکے خواب مین آدمی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسوسہ مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلیے کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہے صفات ضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سے صریح البطلان ہے اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسلیے اگر کوئی دعوی الوہیت کا کرے تو صدور خارق عادت اوس سے متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا کرے تو معجزہ اوسی ظاہر نہین ہوتا ۱۲ ع ح **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق متفق علیہ اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہ دیکھا مجکو پس تحقیق دیکھا حق یعنی سچا ہی خواب اوسکا اوسنی مجھی کو دیکھا نہ غیر میرے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیی کہ یہہ حدیثین ساتھہ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنی آنحضرت کو خواب مین دیکھا اوسنی آپ ہی کو دیکھا درونغ اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علما نے اسکو خصائص حضرت کیسی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین بعضون نے تو یہہ کہا کہ محمل ان احادیث کا یہہ ہے کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھہ صورت اور حلیہ مخصوص کے کہ آپ رکھتی تھی پھر بعضون نے اسمین سے تو سعہ کیا اور کہا کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اسپر تھی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نے دایرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سے سدہارے تا آنکہ عدد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تھی اور نوبت بیس تک نہ پہنچی تھی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان

کہ کس صورت میں دیکھا ہی تو بی اگر ساتھ حلیہ مخصوص کے بیان کرتا تو وہ کہتی کہ جاتو نے آنحضرت کو دیکھا اور امام نووی نے کہا صحیح یہی ہے کہ آنحضرت کو حقیقۃ
دیکھا ہو خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اوسکے اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنی والی کی ہی
جسنے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کی دیکھا اور جسنے برخلاف اوسکی دیکھا بسبب نقصان دین کے دیکھا اور اسیطرح ایک نے بڑا دیکھا اور ایک نے جوان
اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نے روتی ہوئی اور ایک نے خوش اور ایک نے ناخوش تمام یہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنی والی کی پس دیکھنا آنحضرت
کا گویا کسوٹی ہی معرفت احوال دیکھنی والی کی اور اسمیں ضابطہ مفیدہ ہی سالکوں کے لیے کہ اوس سے احوال اپنی باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی
قیاس پر بعضی اربابِ تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سنے تو اوسکو سنت قویمہ پر عرض کری اگر موافق ہی تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب
خلل سامعہ اوسکی ہی پس رویای ذات کریمہ اونکا اور چیز کا دیکھنا یا سننا حق ہی اور حقیقت میں تفاوت اور اختلاف نہیں ہی کہتے ہیں کہ حضرت
شیخ علی متقی نقل کرتی تھی کہ ایک فقیر نی مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اوسکو شراب پینے کی لیے فرمائی پس واسطے رفع اس اشکال کے
علما سے استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نے محمل و تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تھی مدینہ میں نہایت متبع سنت کے اونکو شیخ محمد بن عراق
کہتے تھے جب وہ استفتا اونکی نظر سے گذرا تو اونھوں نے فرمایا کہ یوں نہیں ہے جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ میں خلل ہی آنحضرت نے اوسکو فرمایا لا
الخمر و سنی لا تشرب کہ یہ اشرب سنا ہو ح وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رانی فی المنام فسیرانی
فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے دیکھا مجکو خواب میں پس شتاب دیکھیگا
مجکو جاگتی میں اور نہیں بنتا شیطان بیچ صورت میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت کے زمانہ میں جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب میں حضرت
کو اللہ تعالی توفیق دیتا تھا اوسکو کہ جاگتی میں دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہہ مراد ہی کہ آخرۃ میں دیکھیگا جاگتی میں ع وعن ابی قتادة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة من الله والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب
فلا یحدث به الا من یحب واذا رای ما یکره فلیتعوذ بالله من شرها ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بها احدا
فانها لن تضره متفق علیه اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سے ہی اور خواب برا
شیطان کیطرف سے ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکھی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کے روبرو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو
یعنی علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسا کہ ایک روایت بخاری و مسلم کی میں ہے اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہی پس
چاہیے کہ پناہ مانگی ساتھ اللہ کی برائی اوسکی سے اور برائی شیطان کی سے اور چاہیے کہ تھکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان
کری اوس خواب کو کسیکے روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کے روبرو تاکہ وہ تعبیر بری نہ دی بحسب ظاہر صورت اوسکی کہ تعبیر جیسی دیتا ہی ویسا
واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف شیطان کی طرف یعنی باعث خوشی اوسکا ہوتا
اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونوں کا ساتھ پیدا کرنی اللہ کے ہی حاصل یہہ کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندی کے لیے تا باعث
حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالی کی اور موجب ہو مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تاکہ غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان
اور سست ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور معنی نہ ضرر کرنی کی یہہ ہیں کہ اللہ تعالی نے گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی ناخوشی سے جیسا کہ
گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ح ع وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رای احدکم
الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ثلثا ولیستعذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه رواه مسلم

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ دیکھی ایک تمہارا خواب کہ مکروہ جانی اسکو پس چاہیی کہ تھوکی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگی ساتھ اللہ کی شیطان سے تین بار اور پھر جائی کروٹ سی اپنی کہ تھا اوسپر وقت دیکھنی خواب کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث میں بصاق ذکر کیا اور نفل سی زیادہ ہی نفل تھوک منہہ سی نکالنا اور بصق منہہ کی اندر سی نکالنا کہ کچھ حلق سی نکلی اور بصاق وہ تھوک کہ نکلی اور اسکو بزاق بھی کہتی ہیں اس نفل بمعنی بصق کی ہی اور بعدازاں نفث ہی کہ تھوکنا ہی ساتھ آب دہن کی اور بعد اسکی نفخ ہی کہ پھونکنا ہی فقط اور بیچ بعضی روایات مسلم کی فلینفث بھی آیا ہی اور اس حدیث میں ذکر بائیں طرف کا آیا اور پہلی حدیث میں مطلق اور اس حدیث میں کروٹ سی پھرنا بھی آیا ہی کہ اسکو بہت تاثیر ہی بیچ تغیر حال کی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ يَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهُشَيْمٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ نہیں قریب جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزء ہی چھیالیس جزء نبوت کے سے اور جو چیز کہ ہو اجزا نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نی کہ میں کہتا ہوں اور روایت کرتا ہوں ان حادیث سی کہ آنحضرت نے فرمایا ہیں خواب تین طرح کی ہوتی ہیں ایک تو خیال نفس کا اور دوسرے ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سے پس جو شخص کہ دیکھے خواب یا ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے اسے پس بیان کرے وہ اسکو روبرو کسیکے اور چاہیی کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھی یعنی تا بسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نے اور تھی آنحضرت مکروہ رکھتی طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتی ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہی نقل کی یہہ یعنی سارے حدیث کہ مشتمل ہی اوپر مرفوع و موقوف کی بخاری و مسلم نی لیکن دونو کو تردد ہی آخر حدیث میں کہا بخاری نے کہ روایت کیا اسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نی ابن سیرین سے کہ نقل کی وہ ابی ہریرہ سے اور کہا یونس نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کہا کان یکرہ الغل یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سی اور انھوں نے آنحضرت سے بخاری نی یوں کہا اور کہا مسلم نی راوی ابن سیرین سے کہ نہیں جانتا میں کہ یہہ قول مذکور قید میں بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہے یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سے اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکی ہی کہ کہا گیا اور یہہ بھی کہا مسلم نی کہ ادراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نی حدیث میں اس قول آپ کو کہ کہا واکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل و قید کے واقع ہوا ہے سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ ادراج کیا حدیث میں اور ادراج بیچ اصطلاح محدثین کی لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی قول بخاری و مسلم کیسی حقیقت حال ضمیر وقال و کان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جس وقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ الخ شرح اس حدیث کی کئی طرح کی ہی علمانی اول تو کہہ مراد قریب ہونی زمانہ کیسی آخر زمانہ قرب قیامت کا ہی چنانچہ اور حدیث میں صریح آیا ہی کہ آخر زمانہ میں نزدیک نہیں کہ جھوٹا ہووے خواب مومن کا اور بعضی مشائخ اپنی سی منقول ہے کہ مراد قرب زمانہ سے وقت کا ہی دوسرے

یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے اسلیے کہ جس موسم میں رات دن برابر ہوتی ہیں مزاج تندرست اور معتدل طبیعت ہوتا ہے خواب اسوقت زیادہ
خلط و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کی گذر جائیگے اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند ساعت
کے اور لکھا ہے علامی نے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ اون دنوں میں لوگ عدل سے عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس یہہ زمانہ مہدی کی بھی خواب صحیح و درست ہونگی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی درست تر ہے خواب اسکا بھی درست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کے اور مدح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطے بیان اقسام خواب کے ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہے اسپر کہ تمام اقسام خواب کے صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہیں بلکہ دو قسم کہ بشارت اور
اعلام ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال نفس ہے جیسا کہ ایک شخص ایک کام بار بار کرتا ہے ازبسکہ وہ خیال میں بیٹھ رہا ہے تو خواب میں دیکھتا ہے
یا عاشق معشوق کی خیال میں ہوتا ہے اسکو خواب میں دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور دلگیر کرے اوسکو بسبب اوسکی دشمنی کی کہ بنی آدم سے رکھتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتھ اوسکی آدمی بازی کرتا ہے جیسا کہ دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا
ہوتا ہے اور کبھی سبب فوت ہونے نماز اور تاخیر اوسکے کا ہوتا ہے وغیر ذالک پس یہہ دو قسمیں قابل اعتبار تعبیر کے نہیں اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام
کرنا ہے جانب حق سے بندہ کو لیکن تا ساتھ اوسکے خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہہ قابل تعبیر کے ہے اور نہ بیان
کرے الخ یعنی اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کے نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ جب کہیگا اور جتنی والا تعبیر دیگا تو
توہم اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال و کان یکرہ کی چند احتمالات لکھے ہیں
ایک تو یہہ کہ ضمیر قال کے ابن سیرین کے طرف پھرتی ہو جیسا کہ ظاہر عبارت کہ ابھی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اوسمیں اور اس تقدیر پر ضمیر و کان
یکرہ کے پھرتی ہیں آنحضرت کی طرف اور معنی یہہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرت ناخوش رکھتے اسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اوسکی گردن
میں ڈالا ہے اسلیے کہ یہہ صفت دوزخیوں کی ہے جیسا کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف جاے
اور کان یکرہ کی ابوہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابوہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابوہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب میں اور
ابوہریرہ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہہ ہے کہ ضمیر قال کی پھرے طرف راوی کی جو ابن سیرین سے ہے اور کان یکرہ میں ابن سیرین
کے طرف یعنی کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین نسبت مشہور ہیں تعبیر
خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیوں کا پاؤں میں آویں یعجبہم ساتھ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی بیچ میں آیا ہے پس احتمال وا
ہے کہ ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکیکی اور بحسب احتمال دوسرے کی طرف ابوہریرہ اور اتباع اونکیکی اور بحسب تیسرے کی طرف ابن سیرین کی اور تعبیر
لکھنے والے اہل عصر اونکیکی یعنی اگر کوئی خواب میں دیکھتا قید اوسکی پاؤں میں ہے تو اوسکو اچھا جانتے تھے کہ علامت باز رہنے کی قبائح اور معاصی سے ہے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسا کہ فرمایا و یقال القید ثبات فی الدین اور یہہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کی ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پاؤں میں ہے تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسیطرح تعبیر خواب کے مختلف ہوتی ہے بسبب
اختلاف دیکھنے والیکی مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکھ کر بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی و پہنچنے کی مقام حقیقت میں ہے و عن جابر قال
جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ إِذَا تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہے کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جس وقت کہ کھیلے شیطان ساتھ کسی تمہارے بیچ خواب کے پس نہ بیان کرے اوسکو روبرو لوگوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام میں سے ہے اور اس قسم سے ہے کہ شیطان بازی کرتا ہے ساتھ آدمی کے تا غمگین کرے اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نے وحی سے جانا ہوگا یا دلالت حال سے کہ یہ خواب اضغاث احلام میں سے اور بازی شیطان سے ہے اگرچہ نزدیک تعبیر کہنے والوں کے اوسکی تعبیر مثل زوال نعمت و مفارقت قوم اور ساتھ اوسکے ہے ش ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے ایک رات بیچ اون چیزوں کی کہ دیکھتا ہے سونے والا یعنی خواب میں دیکھتا ہوں کہ گویا میں اور صحابہ میرے بیٹھے ہیں بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئیں ہمارے پاس کھجوریں تر کہ کو رطب بن طاب کہتے ہیں پس تعبیر کی میں نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہے دنیا میں اور عاقبت نیک آخرۃ میں یعنی رفعت لفظ رافع سے لی اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ دین ہمارا اچھا ہے یعنی یہ لفظ رطب بن طاب سے لیا نقل کی یہ مسلم نے ف عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ ناموں سے بطریق تفاول و تاویل کی معانی لیتے تھے اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کے نہ تھا بیداری میں بھی ساتھ انکی فال لیتے تھے جیسا کہ سفر ہجرت میں کہ جب مدینہ کو تشریف لیجاتے تھے کہ بریدہ اسلمی کو ساتھ چند سواروں کی راہ میں پایا کہ قریش نے اوسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کی متعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے اوسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا بَرَدَ أَمْرُنَا یعنی ٹھنڈی ہوئی کام ہمارے میں الی آخر الحدیث ش ح وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے خواب میں کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے طرف ایک زمین کی کہ اوس میں کھجوریں ہیں پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکے طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس ناگہان وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب تھا اور دیکھا میں نے اس خواب اپنے میں کہ تحقیق ہلایا میں نے ایک تلوار کو پس ٹوٹ گئی اوپر سے اوس کی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تھی کہ پہنچی بعضی مومنوں کو سختی وغم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئے بعضے اور بعضے شہید ہوئے پھر ہلایا میں نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہوگئی بہتر اوس چیز سے کہ تھی پس ناگہاں تعبیر درست ہونی تلوار کی وہ تھی کہ لایا اوسکو خدا تعالی کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوا فتح کا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یمامہ نام ایک شہر کا ہے شہروں حجاز میں سے کہ اوس میں کھجوریں بہت ہوتی ہیں اور ہجر بھی نام شہر کا ہے اور ایام جاہلیت میں مدینہ کا نام یثرب تھا یہ نام رکھا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سے حضرت نے منع فرمایا اسلئے کہ یثرب مشتق ہے ثرب یا تثریب سے کہ معنے فساد کی ہے اور اس حدیث میں اور اور بعضی حدیثوں میں جو حضرت نے یثرب فرمایا تو پہلے نہی کی فرمایا ہے یا بیان جواز کیلئے اور نہی تنزیہی ہے یا اسلئے کہ ابتداء ہجرت میں لوگ اسی نام کو جانتے تھے تا کہ پہچان لیں اسلئے جمع کیا درمیان اس نام اور نام شرعی کی اور یہ احتمال ظاہر تر ہے اور کلام اللہ میں جو آیا ہے يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ الخ تو زبانی منافقوں کی فرمایا ہے ش ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی سوتے تہا میں سونا لایا گیا میں خزانی زمین کے پس رکہی گئی میری ہاتون میں دو کڑی سونیکی پس گران ہوئے مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پہننی سونی کی پس وحی کی گئی طرف میرے یعنی الہام کیا اللہ نے مجکو سوتی میں یہہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا میں نی انکو پس اڑگئی وہ پس تعبیر کی انکی میں نی دو جہوٹی کہ میں درمیان ان دونوں کی ہوں یعنی باعتبار مکان کی ایک تہا صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت میں یعنی ترمذی کی یوں ہے کہ بیچ بیان تعیین ان دونوں جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک کو ان میں سے مسیلمہ صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہیں پائی میں نی یہہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی ف لایا گیا میں الخ یعنی لائی گئی پاس میرے کنجیاں زمین کی خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہونگی انکی حضرت اور امت انکی اور پہیلیگی ملت انکی عالم میں پہیلیگی ور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون میں سی اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت میں دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کی وسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نی بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق کے خلافت میں مارا اور بیچ وجہہ تعبیر دو کڑون کی ساتہہ دو جہوٹون کی لکہا ہی علما نی کہ کڑی مشابہہ ساتہہ قید ہاتہہ کی ہیں اور قید باز رکہتی ہے ہاتہہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کما حقہ تصرف کرنی سی پس وہ دونوں کذاب معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک کو مانع ہے اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہہ انکا پکڑ رکہا ہی اور نہیں چہوڑتی کہ کام کریں اور دیکہنا سونیکی کڑونکا تہا بسبب اسکی کہ یہہ زیب و زینت دنیا کی ور شدت کراہت اور غلظت ان دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب م ع ح وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكِ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا میں نی واسطی عثمان بن مظعون کی خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا میں نی اسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہہ ثواب عمل اسکا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ پہنچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکے عمل صالح کا بعد مرنی اسکی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط یعنی تہا اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہیں اوسکی نیکی عمل اوسکی قیامت تک ش ع وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَأَخَذَا بِيَدِيْ فَأَخْرَجَانِيْ إِلٰى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهُ فِيْ شِدْقِهِ فَيَشُقُّهُ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا

حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی یعنی صبح کی متوجہ ہوتی ہمپر ساتھ چہرہ کی اپنی کی اور فرماتی کس شخص نی دیکھا ہی تم میں سے آجکی رات خواب سا تھا سمرہ نی پس اگر دیکھا ہوتا کسی نی خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتی پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا ہمسے ایک دن پس فرمایا کیا دیکھا ہی تم میں سے کسی نی خواب عرض کیا ہمنی کہ نہیں فرمایا لیکن میں نی دیکھا ہی آجکی رات دو شخصوں کو کہ آئی میرے پاس پس پکڑے دونو ہاتھ میرے اور نکالا مجھکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اسکی ہاتھ میں آنکڑا ہی لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو بیچ کلے کی یعنی باچھ منہ کی اور چیرتا ہی اوسکو یہاں تک کہ پہنچتا ہی پیچھے گدی اوسکی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے دوسرے اوسکی مانند اسکی یعنی آنکڑا لیکر گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلا اوسکا یہہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسکی یعنی ہر بار کلے چیرتا اور جب ملجاتا ہی میں پھر چیرتا ہر بار یونہی کرتا آنحضرت فرماتی ہین کہا اون دو شخصوں کو کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصوں نی چلو یعنی پوچھو مت چلی چلو اور عنقریب تجہی ہین تعبیر اوسکی معلوم ہوجاویگی پس چلی ہم یہاں تک کہ آئی ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکی سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس ہاتھ بھر جاوی یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ اوسکی سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لڑھک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کی تاکہ لاوی اوسکو نہیں پھرتا یہی پس نہیں پھرتا اوسکی یہاں تک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہوجاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکی اور مارتا ہی اوسکو پس کہا میں نی کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصوں نی چلی چلو پس چلی ہم یہاں تک کہ آئی ہم طرف ایک گڑہی کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچی اوسکی آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتی آدمی کہ تھی آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہہ کہ باہر نکل پڑین اوس پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر پڑتی تھی اوسمین اور اوسمین تھی ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا میں نی کیا ہی یہہ کہا اون دونو شخصون نی کہ چلی چلو پس چلی ہم یہاں تک کہ آئی ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اور بیچ اوسکی ایک شخص تھا کھڑا بیچون بیچ نہر کی اور نہر کی کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگی اوسکی پتھر رکھی تھی پس آگی آیا وہ شخص کہ تھا بیچ نہر کی پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہہ کہ نکل آوی پھینکتا ہی وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر بیچ منہ اوسکی پس پھیر دیتا ہی اوسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہی وہ تاکہ نکلی پھینکتا ہی کنارے والا بیچ منہ اوسکی پتھر پس پھر جاتا ہی اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نی کیا ہی یہہ کہا اون دونوں نی چلی چلو پس چلی ہم یہاں تک کہ پہنچی ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑہا ہی اور لڑکی اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کی کہ آگی اوسکی آگ ہی کہ جلاتا ہی اوسکو پس چڑھا لی گئی مجھکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجھکو ایک گھر میں کہ تھا بیچون بیچ درخت کی نہیں دیکھا میں نی کبھی بہتر اوس گھر سی اوسمین کتنی مرد بوڑہی تھی اور جوان اور عورتین اور لڑکی پھر نکالا اون دونوں نی مجھکو اوس میں سی

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تہا پہلے گھر سی اوسمین تہی بڈہی اور جوان پس کہا مینی واسطی ان
دونون شخصون کی کہ تحقیق تمنی بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سی کہ دیکہی مینی قالا نعم اما الرجل الذی رأیته یشق شدقه
فکذاب یحدث بالکذبة فتحمل عنه حتی تبلغ الآفاق فیصنع به ما تری الی یوم القیمة والذی رأیته یشدخ رأسه
فرجل علمه الله القرآن فنام عنه باللیل ولم یعمل بما فیه بالنهار یفعل به ما رأیت الی یوم القیمة والذی رأیته
فی الثقب فهم الزناة والذی رأیته فی النهر آکل الربا والشیخ الذی رأیته فی اصل الشجرة ابراهیم والصبیان
حوله فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت دار عامة
المؤمنین واما هذه الدار فدار الشهداء وانا جبریل وهذا میکائیل فارفع رأسک فرفعت
رأسی فاذا فوقی مثل السحاب فی روایة مثل الربابة البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی ادخل منزلی
قالا انه بقی لک عمر لم تستکمله فاذا استکملته اتیت منزلک رواه البخاری

کہا اون دونون نی کہ اب خبر دیتی ہین ہم اوپر وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی
جاتی ہین جہوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہنچتی ہین اطراف زمین مین اور کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی
اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس شخص ہی کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے رات کو اور نہ عمل کیا اوسکی
موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہے کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زنا کار ہین اور وہ کہ تمنی
کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہین آدمیون
کے اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہے عام مومنین کا یعنی وہ بہشت ہے کہ جسمین تمام
مومنین ہونگی اور یہہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل ہین ور اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان
اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر کی سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ یہہ ہی مکان تیرا
کہا مینی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہوؤن مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پہر
اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہوگی اپنی مکان مین نقل کی یہہ بخاری نی فـ سو رہا اوس سے رات کو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن رات کو اور دن کو بہی
عمل نکیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہے اور تلاوت قرآن کی رات کو ہی عمل کرنا قرآن پر ہی لیکن چونکہ معمول تہہ بالیل عمل کرنا ساتہ تلاوت
اوسکی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ دن کی رکہا [illegible]
نے کہا ہی باوجود یکہ پڑہی کی نعمت لی تہی یعنی علم قرآن پس [illegible] تلاوت سی غافل ہو کر سو رہا اور [illegible] بہول جاتا ہوتا ہی اور وہ
گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کر سکا اوامر و نواہی قرآن پر باوجود یکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی [illegible] عمل کیا قرآن پر
گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا [illegible]
سے یعنی اعراض کیا اوسنی اور جو کہ سوتا بغیر عذر [illegible] کی ہی اوسکی سبب [illegible] پس [illegible]
یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما مین [illegible] علما کی [illegible] شہدا کی [illegible]
[illegible]

کہنے والی کی طرف تعبیر دینے کے اول روز میں تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کی **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ بیان خواب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ
باب حرم مدینہ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءًا من النبوۃ وہی علی رجل طائر ما لم یحدث بہا فاذا حدث بہا وقعت
واحسبہ قال لا یحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا
عبرت وقعت واحسبہ قال لا تقصہا الا علی واد او ذی رأی روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جز ہی چھیالیس جز نبوت کا سی اور خواب اوپر پانوں پرندہ کی ہی جب تک کہ نہیں کہتا اسکو پس جس وقت کہتا ہی
اسکی روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون میں آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسیکی مگر روبرو دوست کی یا دانا کی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانوں پرندہ کی ہی جب تک تعبیر نہیں کہی جاتی ہیں جبکہ تعبیر کہی جاتی واقع
ہوتی ہی اور گمان کرتا ہون میں آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانوں پرندہ کی یہہ مثل
ہے بیچ عدم استقرار کی یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہی اسکو عرب کہتے ہیں علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹہیرتا نہیں اڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا ہی
اور جو کچھہ اسکی پانو پر ہوتا ہی وہ بھی نہیں ٹہیرتا ہی ایسی ہی پہلہ مرتبہ ٹہیرتا نہیں پس فرماتی ہیں کہ خواب جب تک کسی سی کہا نہیں ہے اور دلمیں پوشیدہ
رکہا ہی اعتبار نہیں رکہتا اور واقع نہیں ہوتا لیکن جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کہی واقع ہوتا ہی اسطرح کہ تعبیر کہی لیکن کہنا چاہی اور یہہ ہر خواب کے حق
میں سہے کہ اسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکہتا ہی جیسیکہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور مگر ساتہہ دوست کے کہ احتمال نیکی پر کری اور تعبیر
کہے بخلاف دشمن کے کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہیگا اور اسیطرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہیگا یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حسب وقوع سب چیزون کا
ساتہہ قضاء و قدر کی ہی تو تاثیر کیا ان خواب کے بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع میں کیون ہی جواب یہہ کہ یہہ بہی قضاء و قدر ہی مانند دعا اور صدقہ
اور تمام اسباب کے بیچ **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی سی کہ وہ مومن تہا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتی تہی آپکی لیکن
مری پہلی ظاہر ہونی نبوت آپکی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہون میں اسکو خواب میں اسحال میں کہ اوسپر کپڑے ہی سفید ہیں اور اگر ہوتا وہ دوزخیون
میں سے تو ہوتی اوسپر کپڑے اور طرح کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجۃ الکبری کی تہی اور
اونہون نی ایام جاہلیت میں انصاری سیکہا تہا اور انجیل کو عربی میں ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی اور عبادت بتون کی تی بیزار تہی [illegible]
اور آخر عمر میں اندہی ہو گئی تہی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتداء وحی میں انکی پاس اور بشارت دینی انکا آنحضرت کو ساتہہ صدق
حال کی اور اقرار کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ میں انکو صحابہ میں ذکر کیا ہی اور اختلاف علماء کا بیچ اسلام انکی ذکر کیا ہی اور یہہ حدیث
بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہو گا کیونکہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت
کی خدمت میں نہیں اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دیا آنحضرت کی حضرت خدیجہ نے بہ رعایت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور نکہا [illegible]

اوسکے ساتھہ آنحضرتؐ کی کلام مین بہی کہا کہ اول ناموس آیا تہا نبوت ایمان اوسکی ہی کہ کہا اوسنی تصدیق کی آپکی نبوت مین اور کہا کہ یہہ فرشتہ کہ آپنی دیکہا ہے
وہی ناموس ہے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر مین ہوا وقت ظہور و غلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری
کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان اوسکیلیے کہ کہا ولکن مات قبل ان تظہر الخ آگی آنحضرتؐ نی کلام مذکور فرماکر ایمان اوسکا
ثابت کیا پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمین کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوۃ آنحضرتؐ کہ مین اونہون نی تصدیق
کے اگر پہلے نبوۃ کی کرنی گنجایش رکہتا تہا ۱۲ ح **وعن** ابن خزيمة بن ثابت عن عمه ابي خزيمة انه راى فيما يرى النائم انه
سجد على جبهة النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فاضطجع له وقال صدق رؤياك فسجد على جبهته رواه في شرح السنة
اور روایت ہی ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہہ کہ اونہون نی دیکہا اسحالت مین کہ دیکہتا ہی سونیوالا یعنی خواب مین کہ کیا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرتؐ کی پس عرض کیا یہہ خواب روبرو حضرتؐ کی پس لیٹ گئی حضرتؐ واسطے خاطر ابی خزیمہ کے تا سجدہ کرلین اور فرمایا
سچ کر خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کے پس سجدہ کیا حضرتؐ کی پیشانی پر نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری مین اگر جنس طاعت سے ہو جیسے کہ خواب مین دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی
مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک ۱۲ ع **وسنذكر** حديث ابي بكرة كان ميزانا نزل من السماء في باب مناقب ابي بكر وعمر
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے کان میزانا نزل من السماء بیچ باب مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر ان يقول لاصحابه هل راى
احد منكم من رؤيا فيقص عليه من شاء الله ان يقص وانه قال لنا ذات غداة انه اتاني الليلة آتيان
انهما ابتعثاني وانهما قالا لي انطلق واني انطلقت معهما وذكر مثل الحديث المذكور في الفصل الاول بطوله
وفيه زيادة ليست في الحديث المذكور وهي قوله فاتينا على روضة معتمة فيها من كل نور الربيع واذا
بين ظهري الروضة رجل طويل لا اكاد ارى راسه طولا في السماء واذا حول الرجل من اكثر ولدان رايتهم قط قلت
لهما ما هذا ما هؤلاء قال قالا لي انطلق فانطلقنا فانتهينا الى روضة عظيمة لم ار روضة قط اعظم منها ولا احسن
قال قالا لي ارق فيها قال فارتقينا فيها فانتهينا الى مدينة مبنية بلبن ذهب ولبن فضة فاتينا باب المدينة
فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناها فتلقانا فيها رجال شطر من خلقهم كاحسن ما انت راء وشطر منهم كاقبح ما
انت راء قال قالا لهم اذهبوا فقعوا في ذلك النهر قال واذا نهر معترض يجري كان ماءه المحض في البياض
فذهبوا فوقعوا فيه ثم رجعوا الينا قد ذهب ذلك السوء عنهم فصاروا في احسن صورة وذكر في تفسير هذه الزيادة واما الرجل
الطويل الذي في الروضة فانه ابراهيم واما الولدان الذين حوله فكل مولود مات على الفطرة قال فقال بعض المسلمين يا رسول
الله واولاد المشركين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واولاد المشركين واما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن
وشطر منهم قبيح فانهم قوم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا تجاوز الله عنهم رواه البخاري اور روایت ہی سمرہ بن جندب
سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطے صحابہ اپنی کی کہ کیا دیکہا ہی کسی نی تم مین سے خواب مین یا کہ تا روبرو حضرتؐ کی خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کرے ہی
اور تحقیق فرمایا حضرتؐ نی ہمکو ایک صبح کو کہ آئی میرے پاس آج کی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق اون دو لوگون نی اوٹہایا مجہکو اور اونہون نی کہا مجہکو چل اور بہ

تحقیق میں چلا ساتھ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی کی بیچ فصل پہلی کی ساتھ درازی کی اور اس حدیث میں کچھہ زیادتی ہی کہ نہیں بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ پس چلے ہم اوپر ایک باغ سبز ہری کی یعنی بسبب بہت سبزی کی نہایت ہرا تہا اوس میں ہر طرح کی شگوفہ تہا کے تھے اور ناگہاں درمیان اوس باغ کی ایک شخص ہیں لمبی نہیں قریب دیکھوں میں سر اونکا بسبب درازی کی جانب آسمان میں اور ناگہاں گرد اوس شخص کے اکثر لڑکی ہیں کہ نہیں دیکہا میں نے اونکو ہرگز کہا میں نے اون دونوں شخصوں کو کہ کون ہی یہہ لمبا شخص کون ہیں یہہ لڑکی فرمایا حضرت نے کہ کہا ان دونوں شخصوں نے مجھکو چلی چلو پس چلے ہم پہر پہنچے ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہیں دیکہا میں نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سے اور نہ بہتر اوس سے فرمایا حضرت نے کہ کہا اون دونوں نے مجھکو کہ چڑہ اوس میں فرمایا پس چڑہی ہم اوس میں پس پہنچے ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونیکی اینٹونکی اور ساتھ چاندی کی اینٹوں کے پس آئے ہم اوس شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہم نے پس کہولا گیا واسطے ہمارے پس داخل ہوئی ہم اوس میں پس ملے ہمسے اوس شہر میں کتنی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن ہر ایک کا اونمیں سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نے کہ کہا اون دونوں نے اون شخصوں کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر میں فرمایا آنحضرت نے اور ناگہاں وہاں ایک نہر تہی عرض میں بہتی گویا کہ پانی اوسکا دودھ خالص ہے سفیدی میں پس گئے وہ اور پڑی اوسمیں پہر پہر آئی طرف ہمارے اس حال میں کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی بدن سے پس ہوگئی بیچ بہترین صورت کی اور ذکر کیا نے بیچ تفسیر اس زیادتی کی ای پر وہ شخص لمبا کہ تہا باغ میں پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور لیکن وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس جو لڑکا کہ مرا فطرت پر یعنی جو لڑکا چہوٹی عمر میں غیر بالغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانوں نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکوں کی بہی فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکی مشرکوں کے بہی اونکی سپرد ہوتی ہیں اور لیکن وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہیں کہ کیں اونہوں نے عمل بہلی ملی کچہہ نیک کچہہ بد درگذر کیا اللہ تعالی نے اونسی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** انفطر قط پہلا یہاں تاکید نسبت کی واقع ہوا ہے اور نحویوں نے اسکو مخصوص ساتھ تاکید نفی کی کیا ہی مثل رایتہ قطا و نہیں کہتی ہیں رایتہ قط لیکن تحقیق یہہ ہی کہ وہ حدیثوں میں مقام اثبات میں ہی واقع ہوا ہے اور طیبی نے کہا کہ اصل ترکیب یہہ ہی واذا حول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاید اسکا یہہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ نرع **وعن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانوں میں یہہ ہے کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہوں کو وہ چیز کہ نہیں دیکہا ہی اونہوں نے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہوں پر کہ اونہوں نے دیکہا ہی حالانکہ واقع میں کچہہ نہیں دیکہا ہی مقصود دکہنا خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان اسمیں یہہ ہی تو گویا کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا تعالی پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ حق تعالی فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب دکہلاوی نرع **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابی سعید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہہ ترمذی و دارمی نے **ف** اسلیے کہ اکثر اوس وقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت اور قبولیت دعا کا ہی نرع

کتاب الاداب

کتاب ہے بیچ بیان ادب کے **ف** ادب کہتی ہیں استعمال کرنی اوس قول فعل کو کہ محمود ہے اور بعضوں نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضوں نے کہا کہ قائم رہنا حسنات پر اور اعراض کرنا سیئات سے اور بعضوں نے کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلی اوس سے ہی اور نرمی کرنی اوس کے ساتھ کہ پست اوس سے ہی نرع

باب السلام

باب ہے بیچ بیان سلام کے **ف** سلام اسم ہی تسلیم کا یعنی سلامت اور برات کی نقائص عیوب سے اور ایک اسم ہی اسماء الہی سی اور معنی السلام علیک کے یہہ ہیں کہ اللہ تعالی سلامتی تیری ہر حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا تعالی کا تجہ پر یعنی اوسکی حفاظت اور نگہبانی میں ہی تو جیسے کہتے ہیں اللہ کے

اور اکثر امیر ہین کہ معنی السلام علیک کے یہہ ہین کہ سلامتی مین ہے تو مجھسے اور مجکو بھی سلامت رکھہ اپنی بھی پس مشتق ہی سلم سی کہ معنی مصالحہ کی ہی یعنی با امن رہ مجھسی ور با امن رکھہ مجکو اور شرعیت اسکی ابتداء اسلام مین ہے واسطی تمیز مسلمان کے کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تھا ساتھہ سلام کی بعد ازان جاری رہی یہہ شریعت

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق الله آدم على صورته طوله ستون ذراعا فلما خلقه قال اذهب فسلم على أولئك النفر وهم نفر من الملائكة جلوس فاستمع ما يحيونك فإنها تحيتك وتحية ذريتك فذهب فقال السلام عليكم فقالوا السلام عليك ورحمة الله قال فزادوه ورحمة الله قال فكل من يدخل الجنة على صورة آدم وطوله ستون ذراعا فلم يزل الخلق ينقص بعده حتى الآن متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورۃ پر لنبائی اوسکی ساٹھہ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتون کی بیٹھی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہے تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پس جو شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹھہ گز کی ہوگی یعنی بیچ بلندی قد اور حسن جمال کی کہ آدم رکھتی تھی بہشت مین داخل ہونگی اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدا ہوتی کم ہوتی رہی خلقت یعنی لوگونکی پیچھی آدم کی ابتک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی ف پیدا کیا آدم کو اپنی صورۃ پر الخ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ معنے اس حدیث کی بعضے لوگ کہتی ہین کہ یہہ حادیث صفات ہی پس تاویل اسکی سی بازرہی جیسیکہ ہی امثال اسکی مذہب سلف ہی اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہہ ہے کہ صورۃ بمعنی صفت کی ہی جیسیکہ کہتی ہین صورۃ مسئلہ کی یہہ ہی اور صورۃ حال یون ہے یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتھہ ان صفتون کی کہ پرتو صفات کاملہ اوسکی ہین پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسیکہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کی کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتھہ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشے اور بعضون نی کہا کہ ضمیر آدم کی طرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا سے حال ہی اپنی تمام الخلقت کامل الصورت الطول ساٹھہ گز کی نہ جیسیکہ اور آدمیون کو کہ اول مین نطفہ پس بعد ازان علقہ پس بعد ازان مضغہ پس بعد ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہہ بیان پیدایش آدم علیہ کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی کے ہی نہ بجالانا تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکی مجملاً معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہہ دلیل جواب سلام کا اور فضیلت ہے کہ اگر کوئی کہی السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہی جیسیکہ وعلیک السلام اور دونون عبارتون کچھہ تفاوت نہین لیکن جمہور امیر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہے اور شاید کہ ملائکہ نی بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنیکا ابتدا آدم پر جیسیکہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگونمین لیکن شمار کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہہ کہ واقع ہون دونون ساتھہ جیسیکہ دلالت کرتی ہی امیر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین ساتھہ ہی ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور آخر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹھہ گز کا قد رکھتی تھی بعد اونکی لوگ کوتاہ ہونی لگی پھر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہوجاوینگی مانند آدم علیہ السلام کی ۔ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَءُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی یہہ کہ ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کہلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر
آشنا اور بیگانہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص ان دونو مضمونوں کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی بعضی جاہی کسی عمل کو افضل
فرمایا ہی اور بعضی جاہی کسیکو مناسب حال پوچہنی والیکی ہوتا تہا کہ جسکے طبیعت مین ایک خصلت نیک کے ضد کی طرف میل پاتی اوسکی لیی اوس
خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلاً ایک کے مزاج مین بخل دیکہا اوسکی لیی کہلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرا ساتہہ پیش تا کی مشتق ہی قراءت
سے پڑہوانی کی اور ساتہہ زبر تا کی قراءت سی یعنی پڑہنی کی ہی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر او فصیح تر ہی لیکن
معنے اسکی نحو ظاہر نہین توجیہہ اسکی یہہ ہی کہ چونکہ سلام کرنیوالا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑہوا تا ہی اوسکو سلام کی تئین اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسیطرح عیادۃ اور مانند اسکیکی جیسیکہ حدیث آیندہ مین آتا ہی ۔ع وَعَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْھَدُہٗ اِذَا
مَاتَ وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَھِدَ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ
وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہین عیادۃ کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوۃ اوسکی جب بلادی اوسکو کہانیکی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر وریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملے اوسی اور جواب کرے اوسکی چہینک کا جسوقت کہ چہینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چہینکنے کے والا مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہہ حدیث مینی صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی مین ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتہہ روایت نسائی کی ف خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ یہہ صفت منافقین کیہے ۔ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا
تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل نہوگی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل یعنی ایمان کامل نہین
ہونیکا یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی لسد اور کہا کیا اور نہ بتلا دون تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہہ مسلم نی ف مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مقابلہ کبار کی آگی
پڑہی گئی ہین لفظ لا تؤمنوا ساتہہ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہی اور بعضی نسخون مین و
لا تؤمنون نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ۔ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ
عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ پا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹہی پر اور تہوڑی بہتون پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب سواری کے کہ رفعت دنیوی ہی اسلئے اوسکو بسبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی اور تہوڑی بہتون پر کرین واسطے تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نی جبکہ ملی ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کری یہہ کہ خاص کری کسی ایک کو ان لوگون مین سے ساتھہ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیی کہ قصد سلام سی
مؤانست و الفت ہے اور بیچ تخصیص بعض کے وحشت دلانی ہی باقیون کی اور اکثر یہہ سبب عداوت کا بہی ہوتا ہے اور جبکہ چلتی ہوون بازار مین یا شارع عام مین
بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعض پر کفایت کرتا ہی اسلیی کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب امور سی ۱۲ ع **وعنه** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير رواه البخاري اور روایت
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام کری چہوٹا بڑی پر اور گذرنی والا بیٹھی پر اور تہوڑی بہت پر نقل کی یہہ بخاری نی **ف**
لکہا ہے علماء نی کہ یہہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہہ ہے اور اگر وارد ہو ایک آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا ہی سلام وارد
سے ہر حال خواہ چہوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۱۲ ح **وعن** انس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان فسلم
عليهم متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری لڑکون پر پس سلام کیا اونپر نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمين خيرا ۱۲ ح
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم
في طريق فاضطروه الى اضيقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون
سے ساتہہ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک سے انکی بیچ راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ تر کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسی سلام علیکم نہ کہو
کا ابتدا ساتہہ سلام کی واسطی اعزاز مسلمان کی ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسیطرح نہین جائز ہی محبت کرنی ونسی ساتہہ سلام اور ماننا اسکی موافق
فرمودہ خدا تعالی کی لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله الخ اور اگر وہ سلام علیکم کہین
اوسکی جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علماء نی کہ بیچ جواب سلام کفار کی کہی ہداک اللہ اور بعضی علماء نی ابتدا سلام یہود و نصاری پر واسطی ضرورت
یا حاجت کی جائز کہا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیکم کہے ایک انجان اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہی یہہ کہ طلب سلام
پہیر لی کری اوس سے کہ کہی استرجعت سلامی یعنی طلب کی مینی پہیر سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو ایسا کہ وہ کمبخت ہو جاوی تنگ راہ اوپر واسطے اظہار عزت و شوکت
اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ نہین حکم کرنا ہی کسو ہو نیکا بیچ راہ کا چہوڑنا ہی مسلمانون کی لیی ۱۲ ع ح **وعن** ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم اليهود فانما يقول احدهم السام عليك فقل وعليك متفق عليه اور روایت
ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ سلام کرین اوپر تمہاری یہود پس سوا اسکی نہین کہتا ہی ایک انکا سام علیک یعنی موت ہو تم پر پس کہو تو اوسکی جواب مین وعلیک یعنی
تجہہ پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا سلم عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم متفق عليه
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ سلام علیکم کہین تم پر اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو تم جواب مین وعلیکم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہلی
حدیث مین فقل اور وعلیک ساتہہ صیغہ مفرد کی ہی اور اس مین فقولوا اور وعلیکم ساتہہ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین وعلیک اور وعلیکم ساتہہ واو اور بدون واو کی دونون طرح آیا
اور کلام مؤلف مین ساتہہ واو کے ہے اور روایت موطا مین علیک ہے بدون واو کی اور اسیطرح روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی ہے بعضی علماء نی تو کہا ہے کہ مختار یہہ ہے کہ بدون واو کی کہنا
مشارکت لازم نہ آوی اوسکی جواب مین کہا اور بعضون نی کہا کہ معنا اسکا یہہ نہین ہی کہ مشارکت اسلیی کہ موت سبکو آنیوالی ہی گویا کہ یہہ کہا کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم
سب مرینگے اور بعضون نی کہا کہ واو یہان مشارکت کی لیی نہین بلکہ استیناف کی لیی ہے ... علیکم السخط ... لازم ... کہ دونون طرح جائز
ساتہہ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی ... دونون طرح آیا ... کہا نووی نی کہ اتفاق کیا ہی علماء نی اوپر جواب دینی سلام اہل کتاب کی

سکے لیکن یہ کہنا چاہئے وعلیکم السلام یعنی وعلیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ فقط وعلیک یا وعلیکم کہے اور وعلیکم بھی جب کہے کہ جب کئی ہوں اور جب ایک
ہو تو وعلیک کہے اور ان میں تعظیم وتکریم لازم ہے ح ع وعن عائشة قالت استاذن رهط من اليهود على النبي صلى الله عليه
وسلم فقالوا السام عليك فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق
في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه
اور روایت ہے عائشہ سے کہا انہوں نے کہ اجازت مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اور آنے کی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی
موت تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے ای عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرنا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کے کہا
میں نے کیا نہیں سنا آپ نے جو کچھ کہا انہوں نے یعنی بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی ان کے جواب میں وعلیکم اور ایک روایت
میں علیکم ہے اور نہیں ذکر کی واو نقل کی بخاری اور مسلم نے وفي رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه
وسلم فقالوا السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا
قال اولم تسمعي ما قلت رددت عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب
الفحش والتفحش اور ایک روایت بخاری کی میں ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہے تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی
کہا حضرت عائشہ نے جواب میں یہودیوں کی موت ہے تم پر اور لعنت ہے تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرو ای عائشہ اوپر
تیرے لازم ہے نرمی کرنی اور بچنی درشتی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے جو کچھ کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا
نہیں سنا تو نے جو کچھ کہ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکے حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میرے کی اور بیچ
ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو ای عائشہ بیحیا باتیں کرنیوالی اسلئے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو تکلف سے کرنا
ہو ؛ وعن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة
الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے
ایک مجلس پر کہ اوس میں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ اونمیں کچھ مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہہ ہے کہ
سلام کرے اونپر بقصد مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور کہا ہے علماء نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے
کہے السلام علی من اتبع الہدی اور اگر کہے خدا مشرک کو تو سنت یہہ ہے کہ کہے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی
؛ ح ع ؛ وعن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا
رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق
يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضے صحابہ نے کہ یا رسول
اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے راہوں میں چارہ یعنی بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرتے ہیں ہم اونمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

اور

اور مصالحہ اور مصافحہ اور معانقہ کی فرمایا پس جس وقت کہ انکار کرو تم سب کا سو حق ہے اور نکرو تم گزرنے راہ کا یعنی اگر بازنہ رہو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس دو تم راہ
کو حق اوسکا یعنی اگر راستے میں بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہے حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیز پر نظر
نہ ڈالنی اور باز رہنا ایذا سے یعنی گذرنے والوں کو ایذا نہ دے ساتھ تنگ کرنے راہ کی اور مانند اسکی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں
مشروع کی اور منع کرنا نامشروع سے یعنی اسطرح کہ باعث ہو فساد نامشروع کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف جواب دینا سلام کا واجب ہے اور سلام کرنا
سنت ہے یہہ کہ چلنے والا سلام کرے بیٹھے کو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ
قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیچ اس قصہ کے یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننے والے کو نقل کی یہہ ابوداؤد نے پیچھے
حدیث ابو سعید خدری کی اسطرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اوسکا مشکوٰۃ والے نے ع وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ
هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی
کرنی مظلوم کی اور راہ بتلانی بھولے کو نقل کی یہہ ابوداؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کی اسطرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیحین
میں یعنی بخاری اور مسلم میں

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ
إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسلمان کو مسلمان پر چھہ حق ہیں ساتھ نیکی کے سلام علیک کرے اوس سے جس وقت کہ ملے اوس سے اور قبول کرے جس وقت کہ بلاوے اوسکو
یعنی کہانے کے لیے یا اور کام کے لیے اور یرحمک اللہ کہے جس وقت کہ چھینکے اور خبر پوچھے اوسکی جس وقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کی جس وقت مر جائے
اور دوست رکھے اوسکے لیے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ
رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ
آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا ایک شخص آیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکے لیے دس نیکیاں
پھر آیا ایک شخص پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے لکھی گئیں اسکے لیے بیس نیکیاں پھر آیا ایک
اور شخص اور کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نے اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکے لیے تیس نیکیاں نقل کی یہہ
ترمذی اور ابوداؤد نے ف یہہ کلام بیچ فضل مسلم کی تہا اور اگر مسلم السلام علیکم کہے اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں وعلیکم السلام کہے یا
مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اوسکے لیے بہی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اجر کے اور السلام
علیکم ومغفرتہ کا ہی جیسا کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہی ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ
ثُمَّ أَتٰى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

یکون الفضائل رواہ ابو داؤد اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند معنوں پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے ایک مرتبہ اور کہ پھر آیا ایک اور شخص یعنی
چوتھا پس کہا اوسنے سلام تمپر اور رحمۃ اللہ کی اور برکتیں اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح سے زیادہ ہوتا جاتا
ہی ثواب جسقدر سلام کرنیوالا لفظ بڑہاتا جاتا ہی ثواب بڑہتا جاتا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** لکھا ہی علماء نے کہ افضل سلام میں یہہ ہے کہ کہے السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب میں والا ہی ساتھہ ضمیر جمع کی اور واو کی کہے یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام
کا السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تو بھی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہے تو بھی
کافی ہی اور اتفاق کیتے ہیں علماء اسپر کہ اگر کہیں جواب میں علیکم نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھہ واو کی کہے اسمیں دو وجہیں ہیں ۲ ح و
عن اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک لوگوں میں ساتھہ اللہ کی وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے
ساتھہ سلام کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں راہ میں آپسمیں ایسی کہ اس صورت میں برابر ہیں ہر حق سلام کی اور
اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھہ سلام کی نزدیک نہوگا ایسے کہ اوسنے ادا کیا ہے
حق کو کہ لازم تھا اوسکے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کریگا فضیلت اوسکی لیے ہوگی اور حضرت عمر سے منقول ہی کہ تین چیزیں ہیں موجب خلوص محبت بھائی مسلمان
کے ہیں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسرے پکارنا ساتھہ اوس نام کی کہ دوست رکھے اوسکو تیسرے جگہہ دینی جب آوے مجلس میں ۲ ح و
عن جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہہ احمد نے **ف** یہہ مخصوص ہے حضرت کی لیے بسبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر انکو مکروہ ہے یہہ کہ
سلام کرے عورت اجنبیہ کو مگر یہہ کہ بوڑھیا بعید مظنہ فتنہ سے اوس سے سلام علیک جائز ہی ۲ ح **وعن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِئُ
عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُہُمْ وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْ دَاؤُدَ
وَقَالَ رَفَعَہُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَہُوَ شَیْخُ اَبِیْ دَاؤُدَ اور روایت ہی علی بن ابی طالب سے کہ کہا انہوں کفایت کرتا ہی جماعت کی طرف سے جسوقت کہ گذریں یہہ کہ سلام علیک
کرے ایک ان میں سے اور کفایت کرتا ہی بیٹھنے والوں سے یہہ کہ جواب دے ایک ان میں سے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی یعنی قول آنحضرت کا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابو داؤد نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کی کہ رفع کیا اسکو حسن بن علی نے اور یہہ حسن بن علی شیخ
ہیں ابو داؤد کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابو داؤد نے طریق حسن بن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق
دوسری سے موقوف **ف** جسوقت گذریں اور ایسے جسوقت کہ داخل ہوں یا ٹھہریں ایک جماعت پر یا ایک شخص پر اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ ابتدا
کرنا ساتھہ سلام کی سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کریگا یا ایک جواب دیگا سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاویگا لیکن
ہر ایک کا کرنا افضل ہی ۲ ع **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ
بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّہُوْا بِالْیَہُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَہُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنے نقل
کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھہ غیر ہمارے کی یعنی
غیر اہل ملت ہمارے کی مت مشابہت کرو ساتھہ یہودیوں کی اور نہ ساتھہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہی ساتھہ انگلیوں کے

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہے **ف** یعنے نہ مشابہت کرو یہود و نصاری
کی بیچ تمام افعال انکی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام کرنے مین یا جواب دینے مین یا دونون مین ساتھہ اشارہ ان
مذکورین کی بغیر کہنے لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ آنحضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
مین سے بعضے لوگ کرینگے اسی طرح یا مثل اسکی کہ وہ ختم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھہ لفظ سلام کی فقط اور یہ حدیث کی سند اگرچہ ہے کہ
وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی شرع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ
أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام
کرے اوسپر پس اگر حائل ہو درمیان اون دونون کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی ٹرا پھر ملے اوس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی
یہہ ابو داود نے **ف** یعنی مقدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہے چہ جاے زیادہ اور اسمین کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام کی اور رعایت
ادب کے اور مستثنی ہین اس سے کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اسکے تو مکروہ ہوتا ہے سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام مین یا کہانا کہاتا ہو اور لقمہ اوسکے مونہہ مین ہو
اگر سلام کرے اوسکو ان سبھی صورتون مین تو بھی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسیطرح خطبہ کے وقت نہ سلام کرے ورنہ جواب دے اور قران پڑہنے والے کو بھی سلام
نکرے اور اگر کوئی کرے تو اوسکو نہین چاہیے کہ ٹہر کر جواب دے اور پھر اعوذ پڑھکر پڑھنا شروع کرے شرع **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوْا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا
اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب داخل ہو تم گھر مین پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگون پر اور جب نکلو تم گھر سے پس رخصت
کرو اپنے اہل کو ساتھہ سلام کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق ارسال کے **ف** اور اگر گھر مین کوئی نہو تو مستحب ہے یہہ کہ کہے السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہو وین سلام پہنچے اور ظاہر یہہ ہے کہ ایداع یہان معنی تودیع کی ہی و وداع سے یعنی رخصت کرو ساتھہ
سلام کی اور کہا بعضے ہمارے علماء نے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے بلکہ یہہ دعا اور وداع ہے کذا قال ملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ اودعوا ایداع سے ہے یعنی ودیعت رکھو اپنے اہل کے پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تمنے وقت نکلنے کے گویا کہ ودیعت رکھا تمنے سلام کی خیر و برکت
کو پاس گھر والون کی اور لوگے اوسکو آخرت مین جیسیکہ کوئی ودیعت اپنی کسیکے پاس رکھتا ہے اور پھر لیلیتا ہے اور طیبی نے کہا کہ تاخیر
کرو طرف اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسیکہ ودیعتین لیجاتی ہین اسمین تفاول ہے ساتھہ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ شرع **و**
عن أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى
أَهْلِ بَيْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جسوقت کہ داخل
ہو تو اوپر اہل اپنے کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجپر اور تیرے گھر والون پر نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہے جابر
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کے ہے یعنی اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام
کے کلام کرنا خوب نہین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث منکر ہے **وعن** عمران

ابن حُصَینٍ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللہُ بِکَ عَیْنًا وَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا کَانَ الْاِسْلَامُ نُھِیْنَا عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی عمران ابن حصین سی کہا انہون نی کہا تہی ہم جاہلیت مین کہتی تہی یعنی وقت ملاقات کی ٹہنڈا کری اللہ سبب تیری آنکہون کو اور داخل ہو تو نعمت
مین وقت صبح کی پہر جب ہوا اسلام منع کی گئی ہم اسکہنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومۃ سی یعنی
نرمی اور نازکی اور خورمی کی اور یہہ عبارت محتمل دو معنی کو ہی ایک تو یہہ کہ بِکَ یعنی سببیۃ کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدا تعالی بسبب تیرے
آنکہین تیری دوستون کی کہ انکا ہی زفاہ حال مخاطب کے کہ خوش حال ہوتا دوست بسبب اسکی خوش ہون دوسرے یہہ کہ حرف با زائد
ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خورم کری تجہکو خدا تعالی یعنی بسبب تیری خوشی کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ
انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ از روی صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح مین یہہ کنایہ ہی
خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی اس سبب سے ہی کہ اکثر جو غارت اور مکارہ واقع ہوتی ہین وقت صبح کی ہوتی
ہین ؛ ح ع ؛ وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ
بَعَثَنِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِہٖ فَاَقْرِئْہُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَبِیْ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْکَ
وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی غالب سے کہا تہی ہم بیٹہی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو
باپ نے کی دادا میری سی کہ کہا بہیجا مجکو باپ نے کی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ نے کی جا تو پیغمبر خدا کی پاس اور کہہ انکو سلام
کہا دادا میری نی پس آیا مین آنحضرت کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپکو پس فرمایا آنحضرت نی تجہپر اور تیری باپ پر سلام نقل کی یہہ
ابوداود نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہہ ہی کہ پہنچانی والی پر بہی سلام بہیجی اور
جسکی طرف سے سلام پہنچایا او سپر بہی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی مین بعینہ الفاظ روایت
کیی ہین ؛ ح م ع ؛ وَعَنْ اَبِی الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِیَّ کَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اِذَا کَتَبَ اِلَیْہِ بَدَاَ بِنَفْسِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ
دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو العلا حضرمی سی یہہ کہ علا حضرمی تہا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تہا علا جسوقت
لکہتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنی طرف سے نقل کی یہہ ابو داود نی ف ابو العلا کا نام ہی یزید بن عبد اور ایک نسخہ مین مطابق
بعضے نسخون مصابیح کی آیا ہی عن ابن العلا الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضر موت کی نام شہر کا ہی اور انکی آگی کی عبارت اکثر نسخون
مین ان العلا الحضرمی کا ہی اور ایک نسخہ مین ان العلا بن الحضرمی اور تقریب مین لکہا ہی کہ علا بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تہی صحابی بزرگ عامل
ہوئی تہی بحرین کے آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نی بہی بدستور انکو عامل وہان کا رکہا یہان تک وہ مر اور شروع کرتا الخ
یعنے یون لکہتی من العلا الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علا باتباع آنحضرت کی اسطرح لکہا کرتی تہی کہ
آنحضرت بہی لکہتی تہی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکہتی اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی العموم لکہتی سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسطرح لکہا تہا اور آنحضرت نی معاذ کو انکی بیٹی کی تعزیت مین یون لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول
اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور اس حدیث کا اس باب مین باعتبار ہونی اسکی ہی مقدمہ
سلام کا جلیسکہ بیان کیا گیا اور اسطرح تین حدیثین اور کہ متصل ہین لا ہو لیکن بیچ احوال کتابت کے باعتبار متعلق ہونی اونکی ہی سلام

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہی اور اسیطرح بھی عادت مولف کی کہ اخیر فصل میں وہ حدیثین لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب مقام کی ہوتی ہین ۶
ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیترِّبہ فانہ انجح للحاجۃ رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی کوئی تمہارا خط پس چاہیے
کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر پڑ جاوی اسلیی کہ تحقیق یہہ فعل بہت بر لانیوالا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث
منکر ہی ف یہہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی کہ اسواسطی شارع کی کیا وجہ ہو کی معلوم نہین لیکن بعضی ارباب معرفت نی ہی توجیہ
معنی اول کی کہا ہی کہ ڈالنا خط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی وسیلہ کی ہی نظر اسباب سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہونچانی اوسکی مقصد
کو اور دوسری معنونکو موید ہی یہہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین مین نقل کیا ہی کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کی مکان مین پہر ارادہ کیا کہ
مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار مین سی پہر یہہ خیال آیا کہ گہر کرایہ کا ہی پہر یہہ خطرہ آیا دل مین کہ کیا مضائقہ ہی سکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی
الغیب کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننی والا اوس مٹی کا اور سمجہ لوکہ پاویگا کل کو سبب طول حساب کی اور یہہ حدیث منکر ہی باعتبار اوسکی
کے اور طبرانی نی اوسط مین یعنی درواسی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسہ واذا کتب فلیترب کتابہ فہو انجح ۶ ح ع
وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی
اذنک فانہ اذکر للمآل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وفی اسنادہ ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا داخل ہوا
مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تہا پس سنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی رکہہ قلم کو اپنی کان پر
اسلیی کہ تحقیق یہہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اوسکی ضعف ہی ف یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنے عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکہتا ہی جیسا کہ
کہا عارفی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکہنا زبان کا کان پر کہ جگہہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتہہ دل کی ہی تا آنی
جو کچہہ کہ ارادہ کرتا ہی یعنی عبارتی اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحویانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کے
باسند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویون اوسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہہ منافی صحت کی نہین اور موید ہی اوسکی روایت ابن
عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانہ اذکر لک اور جامع صغیر مین ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت
سی بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمملی ۶ ح ع وعنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم
السریانیۃ وفی روایۃ انہ امرنی ان اتعلم کتاب یہود وقال انی ما امن یہود علی کتاب قال فما مر بی
نصف شہر حتی تعلمت فکان اذا کتب الی یہود کتبت واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم رواہ الترمذی اور روایت ہی زید بن ثابت
سے کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ سیکہون مین زبان سریانی اور ایک روایت مین ہی یہہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہہ کہ
سیکہون مین خط کتابت یہودیون کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہین ہوتا یہود سی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ
یہان تک کہ سیکہا مینی پس تہی حضرت جسوقت کہ لکہتی طرف یہود کی لکہتا مین اور جسوقت کہ لکہتی یہود طرف حضرت کی تو پڑہتا مین واسطی
حضرت کی خط اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہین ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہون کہ اگر یہود نامہ
لکہی یہود کی لیی لکہواون تو کم زیادہ نہ لکہدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑہواون تو کم زیادہ پڑہ دی اور اس سے معلوم ہوا کہ سیکہنا بقدر ضرورت کی زبان

کفار کی سیکہنی جائز ہی اور بغیر ضرورت کی سیکہنا اوسکا اچہا نہین کہ تشبہ ساتہہ کفار کی لازم آتا ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت نے من تشبہ بقوم فہو منہم اور لکہا طیبی نے بلا ضرورت سیکہنے کو حرام لکہا ہی مولانا ورع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتہی احدکم الی مجلس فلیسلم فان بدا لہ ان یجلس فلیجلس ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کی پس چاہیے کہ سلام کری پس اگر دلمین آوے بیٹہنا پس چاہی کہ بیٹہہ جاوی پہر جسوقت کہ کہڑا ہو واسطی چلنی کی پس چاہیے کہ سلام کری اسلیے کہ نہین سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسرے سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** جسوقت کہ کہڑا ہو یعنی بعد بیٹہنی کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ اٹہنے کے جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ بیٹہا رہی وظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہے وقت چلنی کی ہی جیسا کہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور ... جواب ہے دونو کے واجب ہین اور بعضی محققین نے لکہا ہی کہ سلام چلنی وقت کا اور جواب اوسکا مستحب ہے مترع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا خیر فی جلوس فی الطرقات الا لمن ہدی السبیل ورد التحیۃ وغض البصر واعان علی الحمولۃ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین بہلائی بیچ بیٹہنی کی راہون پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتا دی راہ یعنی بہکی کو اور راہ بہولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکہنی حرام چیزون کی سی اور مدد کری اوس شخص کی کہ بوجہہ لادتا ہو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** حمولہ ساتہہ پیش ح کی ہی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ح کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتہہ زبر ح کی وہ جانور ہی کہ جسپر بوجہہ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتہہ پیش ح کی بوجہہ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹہاتا ہو بوجہہ اپنے جانور کی پیٹہہ پر رکہنی کی لیے یا آپ پیٹہہ پر یا سر پر رکہنی کی لیے مترع **وذکر** حدیث ابی جری فی باب فضل الصدقۃ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ آدم ونفخ فیہ الروح عطس فقال الحمد للہ فحمد اللہ باذنہ فقال لہ ربہ یرحمک اللہ یا آدم اذہب الی اولئک الملائکۃ الی ملاء منہم جلوس فقل السلام علیکم فقال السلام علیکم قالوا علیک السلام ورحمۃ اللہ ثم رجع الی ربہ فقال ان ہذہ تحیتک وتحیۃ بنیک بینہم فقال لہ اللہ ویداہ مقبوضتان اختر ایہما شئت فقال اخترت یمین ربی وکلتا یدی ربی یمین مبارکۃ ثم بسطہا فاذا فیہا آدم وذریتہ فقال ای رب ما ہؤلاء قال ہؤلاء ذریتک فاذا کل انسان مکتوب عمرہ بین عینیہ فاذا فیہم رجل اضوءہم او من اضوءہم قال یا رب من ہذا قال ہذا ابنک داود وقد کتبت لہ عمر اربعین سنۃ قال یا رب زد فی عمرہ قال ذلک الذی کتبت لہ قال ای رب فانی قد جعلت لہ من عمری ستین سنۃ قال انت وذاک قال ثم سکن الجنۃ ما شاء اللہ ثم اہبط منہا وکان آدم یعد لنفسہ فاتاہ ملک الموت فقال لہ آدم قد عجلت قد کتب لی الف سنۃ قال بلی ولکنک جعلت لابنک داود ستین سنۃ فجحد فجحدت ذریتہ ونسی فنسیت ذریتہ قال فمن یومئذ امر بالکتاب والشہود رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پہونکی اوس مین روح چہینکے پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنے کا پس حمد کی اللہ کی ساتہہ توفیق اوسکے کے پہر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نے رحمت کری تجکو اللہ اے آدم جا طرف ان فرشتون کی کہ جماعت ہے اونمین سے بیٹہے ہوئی اور کہہ سلام ہو تمپر یعنی پس گئے آدم اور کہا سلام ہو تمپر کہا فرشتون نے تجہپر ہے سلام اور رحمت اللہ کی پہر پہر کر آئے آدم طرف رب اپنے

کی یعنی اوس مکان مین کہ کلام کیا تہا اونسی اللہ تعالی نی پس فرمایا اللہ تعالی نی تحقیق یہہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری کی آپسمین پس فرمایا
واسطی اوسکی اللہ تعالی نی اس حال مین کہ دونو ہاتہہ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نی کہ اختیار کیا مینی داہنا ہاتہہ
پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی داہنی با برکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوسمین مثل آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی پس کہا آدم نی
مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی کو عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میری کون ہین یہہ فرمایا یہہ ہی اولاد تیری پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی
تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اونمین ایک شخص تہا بہت روشن اونکا یا از جملہ روشن ترین لوگون کا یعنی یہہ شک راوی سے ہے
یعنی اونمین ایک جماعت تہی روشن تر اورون سی اور یہہ شخص منجملہ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میری کون ہی یہہ فرمایا کہ یہہ ہی بیٹا تیرا داود نام اور تحقیق
لکہی مینی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ عمر اوسکی فرمایا یہہ وہ چیز ہی کہ لکہی مینی واسطی اوسکی کہا آدم
نی ای رب میری پس تحقیق دی مینی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹہہ برس فرمایا تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہی آدم
بہشت مین جبتک کہ چاہا اللہ نی پہر اتاری گئی بہشت سی اور رہی آدم گنتی واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا
اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنیکی لیی پس کہا واسطی اوسکی آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کی کہا فرشتہ
نی البتہ ولیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داود کو ساٹہہ برس پس انکار کیا آدم نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اللہ تعالی کی منع
کرنیکو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوسدنسی حکم کیا گیا ساتہہ لکہنی کی اور گواہونکی
نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسیکہ کوئی ہاتہہ مین کچہہ رکہکر ہاتہہ بند کر کر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتہہ پروردگار میری کی الخ یہہ کلام حضرت آدم
کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہہ اور داہنا ہاتہہ کہنا متشابہات سی ہی اور علمانی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہہ اللہ
تعالی کی لیی ثابت ہی ید صفت نہ ید جارحہ اور یہہ عبارت کنایہ ہی نفی ید جارحہ سی اسلیی کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ
کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم یدیمنی اور مادہ اشتقاق اوسکا ہی اور دوسری یہہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین
پس دونون ہاتہہ یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ صفات اللہ تعالی کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہہ کہ مقصود وصف
کرنا باری تعالی کا ہی ساتہہ نہایت جود اور کرم اور احسان کی اسلیی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا
اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داود کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہہ ہی کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داود کو آدم
علیہما السلام پر ساتہہ ایک طرح کی امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہوا اوسپر جو کچہہ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت
روشن ہونی سی یہہ مراد نہین ہی کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داود کی ایک طرح سے کی
نورانیت اوس عالم مین ہو یا اس عالم مین ہی کہ ساتہہ اوسکی ممتاز ہون اور پیغامبرون مین سی ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص ہی
ساتہہ ایک صفت کی پس اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور رکہی گئی واسطی میری الخ یہہ قول حضرت
آدم کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار تہا نہ صریح کہ کہتی مینی نہین دیا اپنی عمر سی کچہہ اس لیی کہ صادر ہونا جہوٹ خبر کا
قصدا اور صریحا انبیاء علیہم السلام سی نہین ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکے انبیا سے پایا گیا ہے
یا کہین ہم کہ یہہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی طبیعت مین اس سبب سی ہی کہ
اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اونسی بطریق تعریض و نسیان کے تہا اور انسی صریحا اور عمدا صادر ہوا ہی الخ

وعن اسماء بنت يزيد قالت مرّ علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فسلّم علينا رواه ابوداود وابن ماجة والدارمي

اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا گذری ہم پر یعنی جماعت عورتوں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ ہم تھیں ہم درمیان جماعت عورتوں کی پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنی جماعت عورتوں پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ مخصوص ہے آنحضرت کی لیے جیسا کہ یہہ شرح ساتویں حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہے۔

وعن الطفيل بن ابيّ بن كعب انه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه الى السوق قال فاذا غدونا الى السوق لم يمرّ عبد الله بن عمر على سقّاط ولا على صاحب بيعة ولا مسكين ولا على احد الّا سلّم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فاستتبعني الى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وانت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس في مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدّث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا ابا بطن قال وكان الطفيل ذا بطن انّما نغدو من اجل السلام نسلّم على من لقينا رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان

اور روایت ہے طفیل بیٹے ابی بن کعب کے سے یہہ کہ وہ تھے آتے ابن عمر کے پاس پس صبح کو جاتے ساتھ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نے پس جس وقت جاتے ہم طرف بازار کی نہ گذرتے عبد اللہ بن عمر اوپر کسی سقاطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنے والے کے اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتے اوسکو کہا طفیل نے پس آیا میں عبد اللہ بن عمر کے پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانے لگے مجھکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا میں نے اونکو کہ کیا کروگے تم بازار میں حال آنکہ نہ ٹھہرتے ہو تم بیچنے پر اور نہ پوچھتے ہو تم اسباب کو کہ بکتی ہیں اور نہ چکاتے ہو اوسکا اور نہ بیٹھتے ہو بازار کی مجلسوں میں پس بیٹھو ساتھ ہمارے اس جگہہ باتیں کریں ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجھکو عبد اللہ بن عمر نے ای بڑے پیٹ والے کہا راوی نے اور تھے طفیل بڑے پیٹ والے سوا اسکے نہیں کہ ہم جاتے ہیں یعنی بازار کو واسطے سلام کرنیکی سلام کرتے ہیں ہم اوس شخص پر کہ ملتے ہیں ہم اوسے یعنی اوس میں ثواب حاصل ہوتا ہے نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

وعن جابر قال اتى رجل النبيّ صلى الله عليه وسلم فقال لفلان في حائطي عذق وانّه قد آذاني مكان عذقه فارسل النبيّ صلى الله عليه وسلم ان بعني عذقك قال لا قال فهب لي قال لا قال فبعنيه بعذق في الجنّة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت الّذي هو ابخل منك الّا الّذي يبخل بالسلام رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطے فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میرے کی درخت ہے کھجور کا اور تحقیق شان یہہ ہے کہ ایذا دی ہے مجھکو ہونے درخت اوسکی نے کہ بسبب اوسکی وقت اور بیوقت باغ میں آتا ہے پس بھیجا آنحضرت نے یعنی اوسکی پاس کہ بیچ تو میرے ہاتھ درخت کھجور اپنے کا کہا اوسنے کہ نہیں بیچتا میں فرمایا پس ہبہ کر واسطے میرے یعنی اگر بیچتے نہیں ہمارے ہاتھ تو ہبہ کر تا کہ میں ہبہ کروں باغ والے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس بیچ تو میرے ہاتھ اوسکو بدلے درخت کھجور کی کہ جنت میں ہوئے گی لیے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھا میں نے اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجھسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہے ساتھ سلام کی یعنی وہ البتہ تجھسے زیادہ بخیل ہے کہ سبب اسکے کہ ایسے فعل کی ثواب بہت نہیں حاصل کرتا نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لکھا ہے علما نے کہ یہہ حضرت نے اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطریق امر کی ورنہ خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانے آنحضرت کی اسکی عوض درخت جنت میں بیچ لیکن یہہ صورت وہ خالی نہیں علم سے نہ تھا ہے۔

وعن عبد الله عن النبيّ صلى الله عليه وسلم قال البادئ بالسلام بريء من الكبر رواه البيهقي في شعب الايمان

اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ نقل کی وسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا سلام

سلام کی پاک ہے تکبر سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف یعنی جب دو شخص ملیں اور مشتاق ہوں وصف میں جیسی دونوں پیادہ یا چلتے ہوں
یا دونوں سوار ہوں اونمین سے جو پہلی سلام علیک کہی وہ پاک ہی تکبر سی اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اوسکا فرض اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام
کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر اسی مجلس میں دوبارہ آیا اور سلام کیا واجب نہیں ہی اوسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام و جواب چاہیے کہ
ساتھہ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا ملائکہ کرام اوسکی ساتھہ ہیں داخل ہوں اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ ایک شخص سرخ کپڑی پہنی ہوئی آیا
اور آنحضرت سی سلام علیک کہی حضرت نی اوسکو جواب نہ دیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کی مرتکب امر نامشروع کا ہو
مستحق جواب کا نہیں ہوتا ہے ع

باب الاستئذان

باب ہے بیچ بیان اذن چاہنی کی ف کسیکے دروازے پر
جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہی گہر میں انکی لیئے اور اصل اسمین قول اللہ تعالی کا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا الخ یعنی ای ایمان والو نہ داخل ہو گہروں میں غیر ہوں تمہارے گہروں کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام
کرو گہر والوں پر اور سنت اسمین یہہ ہے کہ کہی السلام علیکم میں آؤں ع

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ
فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِکَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ
قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا آئی ہمارے پاس ابو موسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نی بہیجا تہا میرے پاس ایک شخص کہ حاضر ہوں میں
اونکی پاس پس حاضر ہوا میں اونکی دروازی پر اور سلام کیا میںنے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنی کی پس جواب نہ دیا مجہکو پس پہر آیا میں پس کہا عمر نے
کس چیز نی منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا میںنی کہ تحقیق میں آیا تہا پس سلام کیا میںنے اوپر دروازی تمہارے کی تین بار پس جواب نہ دیا مجہکو یعنی تمنی
اور تمہاری خدام نی مجہکو پس پہر گیا میں اور تحقیق فرمایا تہا مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذن مانگی ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن
دیا جاوے واسطی اوسکی پس چاہیے کہ پہر جاوے پس فرمایا حضرت عمر نی قائم کر اسحدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس کہڑا ہوا میں ساتہہ ابو موسی کی اور گیا
میں پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی میںنی۔ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نی ف ابو موسی نے یہہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تمنی بہی یہہ حدیث
سنی ہے آنحضرت سے میری ساتہہ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس یہہ گئی اور گواہی دی اور یہہ گواہی طلب کی نی حضرت عمر کی بنا بر احتیاط کی تہی
تا جہوٹی جرات نکریں حدیث بنا لینی پر والا خبر واحد مقبول ہی بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسی کبار صحابہ سی ہے تو اور تین سلام کہی کہ ایک تعرف کی لیی ہو
دوسرا تامل کی لیی اور تیسرا اذن یا عدم اذن کیلیے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا مجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن تیرا مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ کہ سنی تو پوشیدہ کلام
میرا یہانتک کہ منع کروں میں تجہکو نقل کی یہہ مسلم نی ف آنحضرت کی گہروں کی دروازوں پر پردی پڑی رہتی تہی پس فرمایا کہ نشانی اذن دینی کی
تیرے واسطی آنی تیرے کی مجہپر یہہ ہے کہ اوٹہا دی تو پردہ اور یہہ ہی کہ سنی تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہا دی اور دیکہی کہ میں کسی سے
کلام خفیہ کرتا ہوں تو بہی چلا آ کہ تجہکو حاجت اذن چاہنی کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنی سی مبالغہ ہی یعنی اگرچہ مشغول ہوں کسی

ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آئے تو جو جامع کلام آشکارا حاصل یہہ ہی کہ جب ہو نا میرا گہر مین جانی تو چلا آ حاجت اذن چاہنی کی نہین ہی تا آنکہ منع کرون مین تجکو آنی سی اور یہہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہر والون مین سی تہی کہ جب چاہتی مین چلی آتی مین اور یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ بیچ غیر وقت حاضر ہونی عورتون کی ہو گا خصوصًا بعد اوترنی آیۃ حجاب کی ۱۲ ح **وعن** جابرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ کَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ دین کی کہ تہا میری باپ پر پس کہٹکہٹایا مینی دروازہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچ مقدمہ دین کی الخ قصہ دین کا یہہ ہی کہ باپ جابر کی عبداللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور دین اپنی ذمہ پر چہوڑا تہا اور قرض خواہون نی آن کر جابر کو تنگ کیا تہا وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیی آئی تا اونسی تخفیف طلب کرین اور بسبب معجزہ آنحضرت کی اونکی مال مین کہجورین تہین برکت وجود مین آئی حتی کہ بعد ادا ہی دین جو ن کی تون باقی رہین کچہہ اونمین سی کم نہوا اور سبب برا جاننی کلمہ انا کا یہہ تہا کہ اوس سی ازالہ ابہام کا نہین ہوتا اور تعین و تشخیص نہین حاصل ہوتی پس چاہیی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتی کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطی شناخت کی آواز سی بہی تعین حاصل ہو جاتی ہی لیکن آنحضرت نی مکروہ جانا واسطی تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنی کی ساتھ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطی انکار کی جابر پر تہی ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا ھِرٍّ اِلْحَقْ بِاَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُھُمْ فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَھُمْ فَدَخَلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا داخل ہوا مین ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گہر مین پس پایا آنحضرت نی دودہ ایک پیالہ مین پس فرمایا ای ابوہریرہ جا اہل صفہ کی پاس اور بلا لا اونکو میری پاس پس آیا مین اونکی پاس اور بلایا مینی اونکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا اونکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اہل صفہ آئی اور سب ہون نی بسبب معجزہ آنحضرت کی دودہ پیا اور سیر ہوئی جیسا کہ اور حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نی کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ تہی فقراء مہاجرین اور انصار مین سی کہ جمع ہوتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سی معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنی کو ساقط نہین کرتا اگر یہہ کہ زمانہ قریب ہو انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتھ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنی کی نہین پس توفیق اوس حدیث مین اور اسمین یہہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کی آئی ہون گی ساتھ نہ آئی ہون گی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب و حیا کی اذن چاہا یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنی کی ہوگی اور یہہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن کَلَدَۃَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ بَعَثَ بِلَبَنٍ وَجِدَایَۃٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی کلدہ بن حنبل سی یہہ کہ صفوان بن امیہ نی بہیجا یعنی میری ہاتہہ دودہ اور بچہ ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوتری ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلّا کہتی ہین کہا کلدہ نی کہ داخل ہوا مین حضرت کی پاس اور نہ سلام کیا مینی یعنی پہلا داخل

ہوتی اور بغیر اذن کے آگیا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوس لڑکی سے کہ پھر جا تو یعنی دروازے پر اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے

وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا دعي أحدكم فجاء مع الرسول فإن ذلك له إذن رواه أبو داود وفي رواية له قال رسول الرجل إلى الرجل إذنه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانیوالے کے پس تحقیق آنا ہمراہ بلانیوالے کے واسطے اوسکے اذن ہے نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کی یون ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کے اذن واسطے اوسکے ہے ف یعنے جسوقت کسیکو بلا کے بھیجا اور وہ اوسکے ساتھ آیا حاجت پروانگی مانگنی کی نہیں ہے سوا ان

وعن عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الأيمن أو الأيسر فيقول السلام عليكم السلام عليكم وذلك أن الدور لم يكن عليها يومئذ ستور رواه أبو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کی منہ اپنا یعنے تاکہ گھر والوں پر نظر نہ جا پڑے ولیکن طرف داہنے دروازہ کی یا بائیں کی پھر کہتے سلام ہے تم پر سلام ہے تم پر اور یہہ یعنی سامنے نہ آنا اسواسطے تھا کہ نہیں تھے دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہہ ابو داود نے ف تکرار سلام کی اسلیے ہے کہ تا محقق ہو سماع اور اذن اور مراد تکرار سے تعدد ہے نہ اقتصار دو بار پر کیونکہ عادت شریفہ تھی تین بار سلام کرنیکی جیسا کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سے یہہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہوا ہو تو نہیں مضائقہ ہے سامنے ہونیکا ولیکن بہتر احتراز ہے برعایت اصل سنت کی واسطے کہ بعضے اوقات کواڑ یا پردہ کھولتی ہونگی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنے ہوتا ہی شرح * وذكر حديث أنس قال عليه الصلوة والسلام السلام عليكم ورحمة الله في باب الضيافة اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ سر اوسکا یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت نے علیہ الصلوة والسلام السلام علیکم ورحمة اللہ بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عطاء بن يسار أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أستأذن على أمي فقال نعم فقال الرجل إني معها في البيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذن عليها فقال الرجل إني خادمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذن عليها أتحب أن تراها عريانة قال لا قال فاستأذن عليها رواه مالك مرسلا اور روایت ہے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کی یہہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانیکی اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہان یعنی اسلیے کہ بعضے اوقات کھلی ہوتی ہیں بعضی اعضا کہ نہیں جائز ہے بیٹے کو دیکھنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اوسکی رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس اذن کیونکر مانگوں گویا اوس شخص نے یہہ خیال کیا کہ اذن مانگنا بیگانونکی لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اذن طلب کر وقت جانیکے پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہوں اوسکا یعنی بار بار جاتا ہوں اور اوسکی خدمت کیلیے آتا ہوں پس اذن مانگنا ہو سکتا ہی نہیں حرج کی لیے مقتضا قواعد شرعیہ ہے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگ وقت جانیکے اوسکی پاس یعنی اگرچہ بہت بار جانا ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہہ کہ دیکھے تو اوسکو ننگی یعنی اگر ناگہان چلا جاویگا اور شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑیگی کہا نہیں چاہتا ہوں میں دیکھوں اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانیکے پاس اوسکے نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے ف ماں کا ساحکم اور محارم کا ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا رضاعی علاوہ کی پاس کی سوا بیوی کی * وعن علي قال كان لي من رسول الله صلى الله عليه وسلم مدخل بالليل ومدخل بالنهار فكنت إذا دخلت بالليل تنحنح لي رواه النسائي اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جسوقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتے آنحضرت واسطے اذن میری نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی اونکو کہنکارنا تھا اور اکرام ... آیا کرتے تھے جسوقت آتا اونکو پس اگر کہنکارتے تو آتا میں پس یہی معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت اذن کی تھی ظاہر ہوا کہ بقرینہ حال علامت مختلفہ ہوتی ہی واللہ اعلم اسباب یہ ہے کہ یہ علامت داخل ہونیکی نہیں کہا جاتا پس احتمال ہے اسکا کہ ہو امر بالعکس مقتضا مفہوم مخالف کے یعنے تھا میں جب داخل ہوتا تو کہنکارتا میں واسطے اونکی اور احتمال ہے غیر اسکا واللہ اعلم

باب بیچ بیان مصافحہ **بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ** نزدیک اوسکی ہی کہ ابتدا کری ساتھ سلام کے روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین

اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست درگردن یکدیگر درآوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را گرفتن اور مصافحہ سنت ہے
وقت ملاقات کی اور چاہیے کہ دونو ہاتون سے ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد از نماز عصر کے یا جمعہ کی کچھہ نہین ہی اور بدعت ہے بسبب
تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہمارے نی کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آوی مسجد مین اور لوگ
نماز مین ہون یا ارادہ شروع نماز کا رکہتی ہون پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کری اونسی لیکن بشرط سبقت سلام کی مصافحہ پر تو یہہ جملہ مصافحہ
مسنونہ سی ہی بلاشبہہ ومع ہذا جسوقت کہ پہیلاوے مسلمان ہاتہہ اپنا مصافحہ کی لیے تو نہین لائق ہی اعراض ساتھہ کہینچ لینی ہاتہہ کی اسلیے کہ رنج
ہوگا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان سی مصافحہ کرنا حرام ہی اور مضائقہ نہین وس بڑہیا سی کہ مشتہاۃ نہو چنانچہ
منقول ہی کہ ابو بکر صدیق رضہ مصافحہ کرتی تہی خلافت مین اون بڑہیون سی کہ دودہ اونکا پیا تہا اور اسیطرح اگر مرد بڈہا کہ امن ہو شہوۃ سی اوسکو
مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہی اور مصافحہ ساتہہ امرد خوش شکل کی درست نہین اور جسکو دیکہنا حرام ہی اوسکو چہونا بہی حرام ہی بلکہ حرمت
چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین اور خلوۃ مسعودی مین لکہا ہی کہ جب سلام علیک کری ہاتہہ دی یعنی مصافحہ کی لیے کہ ہاتہہ دینا
سنت ہے ولیکن ہتہیلی ہتہیلی پر رکہنی اور سر انگلیون کی نہ پکڑے کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا نہو معانقہ مشروع ہی خصوصاً وقت آنیکی سفر سی چنانچہ
کہ بیچ حدیث جعفر بن ابی طالب کے آتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور محمد رضہ سی منقول ہی کراہت معانقہ کی اور چومنی کی ساتہہ ہونٹہ اونکی کے اور وہ کہتی ہین
کہ معانقہ سی نہی آئی ہی چنانچہ فصل اول مین بیچ حدیث انس کے وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو
منصور ماتریدی سے بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہی کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بوجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور
لکہا ہے علما نی کہ اختلاف اسجگہہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتہہ قمیص و جبہ کے مضائقہ نہین بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتہہ عالم متورع
کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی جو اپنا ہاتہہ چومتی ہین کچھہ نہین اور فعل جاہلون کا ہی اور مکروہ ہے اور زمین بوس کرنا آگی امرا
اور علما اور مشایخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دو نو گنہگار ہین کذا فی الکافی اور فقیہہ ابو جعفر نی کہا کہ جو کوئی زمین بوس کری آگی سلطان
و امیر کی یا سجدہ کری اگر بوجہ تحیہ کے ہی کافر نہین ہوگا ولیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کی ہو کافر ہوگا اور اگر کچھہ نیت نکرےگا
تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوس کرنا سخت تر ہی کہ نہی خسارہ یا پیشانی کیسی زمین پر کذا فی الظہیریہ اور اگر اوپر ہاتہہ عالم یا سلطان
کے بوسہ دے بسبب علم و عدالت کی اور اعزاز دین کی کچھہ مضائقہ نہین اور اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہے اور اگر کوئی عالم یا زاہد سے
التماس اوسکی پانو چومنی کی کری چاہیے کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی رخصت ہی اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اوپر دہان
طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علما نی کہ بوسہ پانچ طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا
اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی مونہہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانو
کا ہے آپس مین ہاتہہ پر اور پانچوین بوسہ دینا بہن کا ہی بہائی کی پیشانی پر اور بعضون کی نزدیک بوسہ دینا آپسمین اوپر ہاتہہ اور مونہہ کی مکروہ ہے
اور بعضون کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکی کا واجب ہے اور کہا نووی نی کہ بوسہ لینا ساتہہ شہوۃ کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہی آپ مین باپ یا غیر اوسکا ہو

الفصل الاول

فصل پہلی ع عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے قتادہ سی کہ کہا کہا مینی واسطے انس کی کہ کیا تہا مصافحہ بیچ یاران پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ان نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابی ہریرة قال قبّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الحسن بن علیؓ وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرة من الولد ما قبلت منہم احدا
فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یَرحم لا یُرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا کہ بوسہ
لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علیؓ کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میرے دس بیٹی ہین نہین بوسہ
لیا مینے اونمین سی کسیکا پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہین مہربانی وشفقت کرتا بیچ خلق کے اپنے اولاد وغیرہ پر نہین رحم کیا جاتا ہے
اللہ سے یعنی مستحق نہین رحمت کا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وسنذکر** حدیث ابی ہریرة اثم لکع فی باب مناقب اہل بیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین ان شاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان
اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی کے صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے اگر چاہیگا اللہ تعالی اور ذکر کی
گئے حدیث ام ہانی کی بیچ باب الامان کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجة وفی روایة ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما
روایت ہی براء بن عازبؓ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپس مین مگر کہ بخشش کیجاتی
ہے واسطی اون دونون کی پہلی جدی ہونی سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نی
جس وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونون کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی
نے اور ابو الشیخ نی عمرؓ سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک دونون کا اپنی یار پر ہوتا ہی محبوب تر ہونا نزدیک اللہ
کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پہر جب مصافحہ کرتی ہین دونو تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی اونپر سو رحمتین نوے تو ابتدا کرنیوالے
پر اور دس اوسپر کہ جس سی مصافحہ کیا ۱۲ ع **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ
قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی
اور روایت ہی انسؓ سے کہا کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ایک شخص ہم مین سے ملتا ہی مسلمان بہائی اپنی سی یا دوست اپنی سی کیا جہکی واسطی اوسکی یعنی وقت
ملاقات کی فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نی کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لے اوسکا فرمایا کہ نہین کہا اوس شخص نی کیا پکڑی ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سے فرمایا
کہ ہان نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جہکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور وہ عبادت اللہ کی ہی مانند سجود کی اور طیبی نی محی السنة سے نقل
کیا ہی کہ جہکنا اور پیٹہ کا مکروہ ہی بسبب وارد ہونی حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوس سی اگرچہ بہت اہل علم وصلاح اوسکو کرتی ہین لیکن اعتماد اور اعتبار
اوسپر نکرنا چاہیے اور مطالب المؤمنین مین ہی شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسیکی زمین کو یا پیٹہ جہکاوی یا سر جہکاوی کری یا
سجدہ کی کافر نہین ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نی بیچ منع ہونی اسکی تغلیظ وتشدید بہت کی ہی اور کہا
کا در المختار اور یہ کفر واللہ اعلم اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہون نی کہ مکروہ کہتی ہین گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ
اور محمد رح سی نقل کیا گیا اور بعضون نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق تملق و تعظیم کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنیکی او آنیکی سفر سی ہو یا
ہو بسبب بہت لمبی ہونی ملاقات کی بہت دنون سی یا بسبب غلبہ محبت اللہ کی اور اگر بوسہ دیوے تو ہاتہہ پر دی بلکہ ہاتہہ اور پیشانی پر دی ۱۲ ح ق

أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده على جبهته أو على يده فيسأله كيف هو وتمام تحياتكم بينكم المصافحة رواه أحمد والترمذي وضعفه اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھی اوس سے کہ کیسا ہی وہ اور پوری سلام تمہاری کہ آپس میں کی ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو۔

و عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فأتاه فقرع الباب فقام إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم عريانا يجر ثوبه والله ما رأيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سے کہا آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی میرے گھر میں پس آئے زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن تھے سوای تہبند کی کچھہ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے آپکو پہلے اسکی اور نہ پیچھے اسکی یعنی وقت استقبال کسیکی ساتھہ اس طرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہیں دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یہہ حدیث اور ایسی ہی حدیث جعفر بن ابی طالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنیکی سفر سے جائز ہی بلا کراہت

و عن أيوب بن بشير عن رجل من عنزة أنه قال قلت لأبي ذر هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصافحكم إذا لقيتموه قال ما لقيته قط إلا صافحني وبعث إلي ذات يوم ولم أكن في أهلي فلما جئت أخبرت فأتيته وهو على سرير فالتزمني فكانت تلك أجود وأجود رواه أبو داود اور روایت ہی ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قوم عنزہ سے تہا یہہ کہ اوسنی کہا کہ کہا میں نے واسطی ابی ذر کی کہ کیا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتی تمسی جسوقت کہ ملتی تم اونسی کہا ابو ذر نے نہیں ملاقات کی میں نے اونسی کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپنے مجھسے اور بھیجا میری پاس ایکدن یعنی ایک شخص کو میری بلانیکی لیے اور نہ تہا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کی پاس اور حضرت بیٹھی ہوئی تھی تخت پر پس گلے سے لگایا مجھکو پس ہوا یہہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونی راحت اور برکت کی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنیکی سفر سے بھی آیا ہی واسطی ظاہر محبت اور عنایت کی

و عن عكرمة ابن أبي جهل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم جئته مرحبا بالراكب المهاجر رواه الترمذي اور روایت ہی عکرمہ بیٹی ابو جہل سے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن کہ آیا میں اونکی پاس یعنی سال فتح میں جو سلی بیعت اسلام کی خوشوقتی ہی سوار ہجرت کرنیوالیکو **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں مصعب بن عبد اللہ سی نقل کیا ہی کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اوٹھی اور اوسکی طرف چلی اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکھتی تھی آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تہا بھاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا وہ اور بہت اچھا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کے تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتھہ مصافحہ کی ہی

و عن أسيد بن حضير رجل من الأنصار قال بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال أصبرني قال اصطبر قال إن عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال إنما أردت هذا يا رسول الله رواه أبو داود اور روایت ہی اسید بن حضیر سے کہ ایک

شخص

شخص ہیں انصار میں سے کہا راوی نے اس وقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی انکی مزاح میں خوش طبعی اس وقت کہ ہنساتے تھے اس قوم کو پس چوکا
دیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو انکی کے ساتھ لکڑی کی پس کہا اسید نے بدلہ دو مجھکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بدلا لے مجھ سے کہا اسید نے کہ تحقیق آپکی بدن مبارک
پر کرتہ ہے اور نہ تھا میرے بدن پر کرتہ یعنی اگر میں کرتے پر سے چوکونکا تو پورا بدلا نہ ملیگا ہونیکا پس اٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ
حضرتؐ سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرتؐ کی پہلو پر کہا اسید نے کہ سوا اسکی نہیں کہ ارادہ کیا تھا میں نے یہہ یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی اسکو ابو داود نے
ف لفظ رجل جسطرح کہ مصابیح میں ہے یعنی ساتھ زیر لام کی مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنیوالا اور بدلا لینیوالا اور ہے اسید بن حضیر راوی ہے اور
لفظ جامع الاصول یوں ہے عن اسید بن حضیر قال ان رجلا من الانصار کان فیہ مزاح فبینما ھو یحدث القوم یضحکھم اذ طعنہ النبی
الخ یہہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اسکی حال سے روایت کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کو توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہے اور اسمیں
تکلفات کیے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہہ ہے کہ اسید بن حضیر عظماء صحابہ سے ہیں پس ان سے وجود اس معنی کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتی
تھی اور ہنساتی تھی قوم کو آنحضرتؐ نے انکی ساتھ اسیطرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا لوگونکا
مباح ہے اگر اسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو ٭ ح ٭ وعن الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمہ
وقبل ما بین عینیہ رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان مرسلا وفی بعض نسخ المصابیح وفی شرح السنۃ عن البیاضی متصلا ٭ اور روایت
شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا انکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں انکیکی نقل کی یہہ ابو داود نے اور بیہقی نے
شعب الایمان میں بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کی ہے ف یہہ وے قصہ آنیکا جعفر
کا ہے حبشہ سے جبکہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے یا یہہ اور ہے اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو یہاں مذکور ہوا ہے بغیر نام کی تو مراد اس سے
عبد اللہ بن جابر انصاری صحابی ہوتے ہیں ٭ ح ٭ وعن جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا
المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح
خیبر رواہ فی شرح السنۃ ٭ اور روایت ہے جعفر بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنے انکی حبشی کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں
پس ملے ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے لگایا مجھکو پھر فرمایا نہیں جانتا ہوں کہ ساتھ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہوں یا ساتھ آنے جعفر کی اور اتفاق
سے ہوا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس گئے مالک
نے انسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے سے لگتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا کہ گلے لگے ہیں وہ کہ بہتر ہے مجھ سے اور تجھ سے گلے لگے ہیں یعنی پیغمبر خدا جعفر بن ابی طالب
سے اور بوسہ دیا انکو وقت آنے انکی حبشہ سے مالک نے کہا کہ وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کی سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہے
اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں مالک نے کہا ہاں اذن دیا میں نے پھر سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ
سند کی اور مالک نے سکوت کیا ٭ ح ٭ وعن زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا
نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابو داود
اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہم نے کہ جلدی کرتے تھے اترنے میں سواریوں
اپنی کی پس بوسہ دیتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہہ ابو داود نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے ٭ ح
لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں پس اس حدیث کی توجیہ وہ یہہ کرینگے کہ یہہ خاص حضرتؐ سے تھا یا ابتدا یہہ امر ہوا اور وہ لوگ ناواقف تھے یا اصحاب نے

بین السنی یہہ فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکہا میں نی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات کرنی میں اور کلام کرنی میں ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان امور میں بہت مشابہ تہیں ساتہہ آنحضرتؐ کی پس حضرت عائشہ نی یہہ بیان کرکر انکی محبت آپسکی بیان کی کہ آثار اور نشان مشابہت اور مجالست کی ہی کہ کہا تہیں فاطمہ جسوقت داخل ہوتیں حضرتؐ کی پاس کہڑی ہوجاتی حضرتؐ اور متوجہ ہوتی طرف انکی پہر پکڑتی ہاتہہ انکا اور بوسہ لیتی انکا یعنی دونوں آنکہوں کی درمیان میں اور بٹہاتی انکو بیچ جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ انکی لیے چہوڑ دیتی اور انکو بٹہاتی اور تہی حضرتؐ جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس کہڑی ہوجاتیں طرف حضرتؐ کی اور پکڑتیں ہاتہہ حضرتؐ کا اور بوسہ لیتیں انکا یعنی حضرتؐ کی دست مبارک کا یا کسی اور عضو کا اور بٹہلاتیں انکو اپنی جگہہ نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰى فَاَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا میں ساتہہ ابی بکر کی یعنی انکی گہر میں بیچ ابتداء آنی انکی مدینی میں یعنی غزوہ سی پس ناگہاں دیکہا میں نی کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق انکو پہنچی تہی تپ پس آئی انکی پاس ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہی تو ای بیٹی میری اور بوسہ دیا انکی رخسارہ پر یعنی ازراہ شفقت و محبت کی یا برعایت سنت کی نقل کی یہہ ابو داود نی

وعن عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرتؐ نی اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب ہے نامردی کی اور تحقیق یہہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں **ف** یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچہہ دیتا نہیں اور انکی سبب سے نامردی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی کہ مبادا مارا جاوی اور اولاد بیکس رہی لیکن دل آنحضرتؐ نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی انکی بیان فرمائی کہ یہہ ریحان ہیں ریحان کی معنی یا تو رزق و نعمت کی ہیں یا مراد ریحان سی پہول ہی کہ بوسہ لیتا ہی دل انکا اور سونگہتا ہی اور خوش ہوتا ہی انکو دیکہہ کر مانند پہول کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** يَعْلٰى قَالَ اِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہی یعلی سی کہ کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑکر آئی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلی لگایا ان دونوں کو آنحضرتؐ نی اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے بخل کا اور سبب ہے نامردی کا نقل کی یہہ احمد نی **ف** کہا ہی علماء نی کہ یہاں مقصود محبت اور شفقت اور مدح ہی بخلاف پہلی حدیث کی کہ مراد وہاں مذمت اور کراہت ہے

وعن عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

اور روایت ہی عطاء خراسانی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مصافحہ کرو آپسمیں جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بہیجو آپسمیں محبت ہوگی اور جاتی رہیگی دشمنی نقل کی یہہ مالک نی بطریق ارسال کی

وعن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی براء

بن عازب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کی پس گویا کہ پڑھیں وہ رکعتیں شب قدر میں اور دو مسلمان
جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں باقی رہتا درمیان ان دونوں کی کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** خطا مراد
گناہوں سے عام گناہ ہیں اور طیبی نے کہا کہ مراد گناہ سے وہ کینہ اور دشمنی ہے جیسا کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم ترجمہ

باب القیام

باب ہے بیچ بیان کھڑے ہو جانیکی یعنی تعظیم کی لیے **ف** کہا بعضے علماء نے کہ کھڑے ہو جانا واسطے آنیوالیکی سنت ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث
قوموا الی سیدکم کی اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہے اور بدعت اور منہی عنہ چنانچہ ثابت ہوا ہے حدیث انس کی میں مکروہ رکھنا آنحضرت صلعم کا قیام صحابہ کو اور
بیچ حدیث ابو امامہ کے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا نہ اٹھو جیسا کہ عجمی اٹھتے ہیں اور فرمایا کہ یہ عادات عجمیون کی سے ہے ترجمہ

الفصل الاول

فصل پہلا **عن** ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ وکان قریبا منہ فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم متفق علیہ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب اترے بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف سعد بن معاذ کے یعنی اور بلایا انکو
تا آویں اور بنو قریظہ میں حکم کریں اور تھے سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد خر پر سوار ہو کر پس جب نزدیک پہنچے مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے واسطے انصار کی کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ تھی یہود میں سے آنحضرت نے بعد فتح خندق کی پچیس
روز تک انکو گھیر رکھا قلعہ میں پھر وہ اترے قلعہ سے اوپر حکم سعد کے کہ سردار اوس کی تھے اور بنو قریظہ حلفا انکے تھے انہوں نے گمان کیا کہ سعد رعایت
حال ہماری کرینگے پس جب اترے اس عہد پر کہ جو کچھ سعد ہم پر حکم کرے اختیار کرینگے ہم آنحضرت نے سعد کو بلوایا کہ تا حکم کریں انکے حق میں اور سعد قریب
اترے ہوئے تھے حضرت سے مراد انکی زخم پہنچا تھا اکحل پر غزوہ خندق میں اور خون زخم میں سے جاری تھا جب آنحضرت نے انکو بلوایا تو خون ٹھہر گیا پس
آئے معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ جہاں آنحضرت نے مدت اقامت میں نماز پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اسلیے کہ حضرت بنو قریظہ میں اترے ہوئے تھے وہاں
مسجد کہاں تھی یا شاید کہ اوس مکان میں وہاں مسجد بنائی ہو اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہے بہت اہل علم نے اوپر اکرام اہل فضل کی ساتھ کھڑے
ہو جانیکی اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکے قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہے کہ واسطے آنیوالے مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہے اور اوس وقت نہ تھی واقع ہوئی ہے اور
فرمایا کہ وہ تکلفات عجمیوں کی سے ہے اور آنحضرت کی نزدیک آخر زمانہ زندگی تک مکروہ تھا طیبی نے کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی سیدکم
پس مراد قیام سے یہ ہے کہ اٹھ کر جلدی جاؤ اوسکی طرف اور مدد کرو اوسکے اترنے میں سواری سے کیونکہ حرکت کرنا موجب تھا ہو کا زخم
سے نہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت کھڑے ہو گئے عکرمہ بن ابو جہل کی لیے وقت آنے اونکے پاس آنحضرت کی اور روایت کیا گیا ہے عدی بن حاتم
سے کہ کہا نہیں آیا میں آنحضرت کی پاس کبھی مگر کہ کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میرے یا اٹھتے تھے پس ان روایتوں سے دلیل پکڑنی صحیح نہیں ہے بسبب ضعیف
ہونے انکے کذا قال الطیبی اور پوشیدہ نہ ہو کہ قیام آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کی لیے سیاق میں معلوم ہوا اور لازم ہے یہ بات
کہ وہ قیام محبت و اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خالی لعنت نہیں اور طیبی نے بھی محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ اجماع کیا ہے جمہور علماء نے ساتھ
اسی حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علماء صلحاء کی اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنے کی مستحب ہے اور حدیثیں
اسی باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اوسکی کے صریح کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المومنین میں قنیہ سے نقل کیا ہے کہ مکروہ نہیں قیام بیچنے والے کا واسطے
آنیوالیکی بسبب تعظیم کے اور قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہے بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہے اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھے قیام اوسکی لیے مکروہ
نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ وہ ہے کہ جو کہ بیٹھا ہو وہ اور اسکی آگے لوگ کھڑے رہیں جبتک بیٹھی ناسو جیسا کہ ایک حدیث

ہوتا ہی اور یہہ قیام اور تعظیم کی واسطی اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی ع ح **فمضی** الحدیث بطولہ
فی باب حکم الاسراء اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیون کی **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسیکو جگہہ بیٹھنی اوسکی سی پہر آپ بیٹھہ جاوی جگہہ اوسکی مین لیکن
فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنیوالیکو یعنی تا حاجت اوٹھانیکی نہ پڑی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** اور بعضون نی کہا کہ تقدیر حدیث یون ہی
ولکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیئی کہ کہی کشادہ ہو جاو اور کہا نووی نی کہ یہہ نہی واسطی تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہہ مباح کی یعنی
مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطی نماز کی یا غیر اسکیکی پس وہ احق ہی ساتہہ اسکی اور حرام ہی اوپر غیر اسکیکی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ع ح ع
وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فہو احق بہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنی جگہہ بیٹھنی کی سی پہر پہری طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتہہ اوس جگہہ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی علماء نی کہ یہہ
حکم اوس صورت مین ہی کہ اوٹھا ہو بقصد پہر آنی کی عنقریب جیسی وضو کو یا واسطی کسی تہوڑی سی کار ضروری کی لیی اوٹھا اور پہر آیا جلدی سی تو وہی اوس جگہہ کا
مستحق ہی پس اگر کوئی وہان آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہی اسلیی کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنی مباح کی طرف اصل
اپنی کی اور دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ آگی آویگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پہر اوٹھتی اور ارادہ کرتی پہر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ
اور اگر مجلس سی اوٹھا اور کسی کام کی لیی دور دراز گیا اور پہر آیا تو جگہہ اوسکی نہ رہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں ہی ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا
لما یعلمون من کراہیتہ لذلک رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث صحیح روایت ہی انس سی کہ کہا نہ تہا کوئی
شخص بہت محبوب طرف صحابیون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہی وہ جسوقت کہ دیکہتی حضرت کو نہ کہڑی ہوتی بسبب اسکی کہ جانتی تہی وہ ناخوش
رکہنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کہڑی ہونیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکہتی تہی حضرت کہڑی ہونیکو واسطی تواضع کی
اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تہا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنی تکلف کی قیام میں اور بیٹہنی میں اور کہانی میں اور پینی مین
اور چلنی میں اور تمام افعال و اخلاق میں اور اسلیی روایت کیا گیا ہی انا واتقیاء امتی برآء من التکلف اور طیبی نی کہا کہ یہہ ناخوش رکہنا بسبب کمال محبت
اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تہا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں رہتی حاصل یہہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بحسب
زمانہ اور اشخاص احوال کی ع **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ
من النار رواہ الترمذی و ابو داود اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو کہ خوش کری یہہ کہ کہڑی رہین آگی اوسکی لوگ کہڑی
ہوکر پس چاہیئی کہ تیار کری جگہہ بیٹہنی اپنی دوزخ سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** تیار کری الخ یہہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا جسکو خوش
کری یہہ کہڑا رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہہ کہ داخل ہوگا ایک جگہہ دوزخ میں کہا گیا ہی کہ یہہ وعید اوسکی حق میں ہی کہ بطریق کبر و تعظیم کی دوست رکہی لوگون
کی کہڑی رہنی کو اور اگر یہہ خواہش نکری اور کہڑی رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کی لیی یا طلب ثواب کی لیی یا بقصد تواضع کی تو نہیں مضائقہ حاصل یہہ کہ مراد
اور منع عنہ دوست رکہنا ہی کہڑی رہنی کو بطریق تعظیم و تکبر کی اور اگر اسطرح نہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان میں خطابی سی کہ بیچ
معنی حدیث کی کہ وہ یہہ ہی کہ حکم کری اونکو ساتہہ اوسکی اور لازم کری اوپر اوسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا بیچ حدیث سعد کی دلیل ہی اوپر کہ کہڑا رہنا

آدمی

آدمی کا آگے رئیس فاضل اور والی اور عادل کی مانند کہڑی رہنی متعلم کی واسطی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نی کہ یہہ قیام ہوتا ہی ان مقاموں مین
بطریق بر و اکرام کی جیسیکہ تہا قیام انصار کا واسطی سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطی کعب بن مالک کی اور نہین لائق ہی واسطی وس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہی
واسطی وسکی یہہ کہ ارادہ کری اسکا صاحب سے یہان تک کہ اگر کری وہ قیام تو کینہ رکہی وس سی یا شکوہ کری یا غصی ہو اوس سی **وعن** ابی امامۃ قال

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم

یعظم بعضھا بعضا رواہ ابو داود اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کئی ہوا اوپر عصا کی یعنی عصا
ٹیکے ہوئی پس کہڑی ہوئی ہم واسطی حضرت کی پس فرمایا نہ کہڑی ہو جیسی کہڑی ہوتی ہین عجمی تعظیم کرتا ہی بعض انکا بعض کے نقل کی یہہ ابو داود نی
ف یعنی جب کوئی سردار اونکا آتا ہی تو عجم دیکہتی وسکو ادہر کہڑی رہتی ہین گہبرا کر اور واسطی تعظیم کی ایسی کہڑی رہتی ہین جیسیکہ اشارہ کیا اوس
طرف ساتہہ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہی بعض انکا یعنی چہوٹی بعض کے لیئے اکابر کی پس آپ سے منع فرمایا امت کو جس سی حاصل قیام ممنوع یہہ ہی جیسا اوپر بیان ہوا
ہی پاہی بلکہ جو کہ بطریق تکبر اور عظمت شان کی ہو **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابو بکرۃ فی شھادۃ فقام لہ
رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ذا ونھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل
یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابو داود اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن سے کہا آئی ہمارے پاس ابو بکرہ صحابی واسطی ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ
میں کہ گواہ تہی وہ اوس مین پس کہڑا ہوا واسطی تعظیم اونکی ایک شخص جگہہ اپنی سی یعنی تا وہ وہان بیٹہین پس انکار کیا ابو بکرہ نی بیٹہنی سی اوس جگہہ
اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا ہی اس سی یعنی بیٹہنی سی اوس جگہہ مین کہ اوٹہی اوس سی کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی
کہ پونچہی آدمی ہاتہہ اپنا ساتہہ کپڑی اوس شخص کے کہ نہین پہنایا اوسکو کپڑا اوسنے نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر ہاتہہ طعام وغیرہ مین بہرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑی سی نہ پونچہی
اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنی کپڑا اوسکو دیا ہی وسکی کپڑی سی پونچہی تو مضائقہ نہین اور ظاہر یہہ ہی کہ اگر اجنبی بہی راضی ہو اوسکی
پونچہنی سی تو جائز ہی وسکو یہہ اور اسیطرح اگر جانی کہ کوئی اپنی جگہہ سی بطیب خاطر اوٹہا ہی تو مضائقہ نہین ہی بیٹہنی کا جگہہ وسکی مین جیسیکہ مستفاد ہوتا
اس آیہ سی تفسحوا فی المجالس اور جیسیکہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی حدیث ابن عمر سے اور حدیث شدید الآیۃ حتی یصاحبہا الا اذا دین اور مانند اسکی احادیث
سے فروع ہین اور ابو بکرہ صحابی نی جو انکار کیا تو سبب یہہ تہا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی رضا مین کہ شاید وہ کسیکی کہنی سی اوٹہا ہو یا سبب حیا کی
یا احتیاط کی یا ورع کی نہ بیٹہی عمل کیا اونہوں نی حدیث کو اطلاق پر **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک

اصحابہ فیثبتون رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت بیٹہتی اور بیٹہتی ہم گرد آپکی پہر اوٹہتی آپ پہر جانی
کی لیی اور ارادہ کرتی پہر آنی کا تو اوتار جاتی پاپوش اپنی بیٹہنی کی جگہہ وسکو رکہہ جاتی اور نعلین پالو جاتی یا چہوڑ جاتی بعض چیز کا کہ ہوتی بدن مبارک پر یعنی
چادر وغیرہ پس پہچانتی ساتہہ اسکی صحابہ حضرت کا پہر آنا اپنی مجلس پس ٹہہرے رہتی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** گرد اونکی یعنی داہنی اور بائین اور آگی ونکی یہہ اسلیی کہا کیا کہ آپ
ہوتی ہی بیچ ہی بیٹہتی ہی درمیان حلقہ کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق

بین اثنین الا باذنھما رواہ الترمذی و ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی انہون نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
حلال ہی کسی شخص کو یہہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخصوں بیٹہی ہونگی کہ ساتہہ اذن اونکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف**
یعنی اونکی بیچ مین آپ نہ آ بیٹہی اسلیی کہ کبہی ہوتی ہی اونمین محبت اور خصوصیت باہم کہ منظور ہو

ہیں پس انکو شاق گذریگا بیٹھنا اوسکا بیچ میں اونکی اور لکہا ہی علماء نی کہ اگر اوسکو محبت ہو اونکی آپس میں معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ
محبت کا نہیں ہے اونمیں تو بیٹھنا جائز ہی اور اگر مبہم و نامعلوم ہی تو احتیاط اسمیں ہی کہ نہ بیٹھی ۔ ع ح **وعن عمرو بن شعیب عن**
ابیه عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجلس بین رجلین
الا باذنہما رواہ ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی
یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصوں کی مگر ساتھہ اذن انکی نقل کی یہہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا**
قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹھتی ساتھہ ہماری مسجد میں باتیں کرتی ہمسی پس جسوقت اوٹھتی کہڑی ہوتی ہم کہڑی ہوتا یعنی دراز یہانتک کہ دیکھتی ہم آپکو کہ داخل
ہوئی بعضی گھروں بیویوں اپنی کی بیچ میں **ف** کہڑی ہوتی یعنی بسبب برخاست ہونی مجلس کے واسطی تعظیم حضرت کی اسلیے کہ صحابہ نہیں کہڑی
ہوتی تہی وقت تشریف لانی حضرت کی پس کیونکر کہڑی ہوتی وقت جانیکی اور کہڑی رہنا صحابہ کا دیرتک شاید کہ اسلیے تہا کہ وہ منتظر اسکی رہتی ہونگی
کہ حضرت کسی کام کی لیے فرماویں یا پہر تشریف لاویں بیٹھنی کی لیے پس جب مایوس ہوتی تو متفرق ہوتی ۔ ع ح ۔ **وعن واثلۃ بن الخطاب قال**
دخل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ ان یتزحزح
لہ رواہما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحال میں
کہ آپ مسجد میں بیٹھی تہی پس حرکت کی اور ایکطرف ہو لئی اپنی جگہہ سی واسطی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ
مکان میں فراخی ہی یعنی پس کیوں تکلیف فرمائی آپنی حرکت کرنیکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب دیکھی اوسکو بہائی
مسلمان اوسکا کہ حرکت کری یہہ واسطی اوسکی یعنی قطع نظر تنگی اور فراخی جگہہ سی حرکت کرنا اور ایکطرف ہو جانا جگہہ سی بقصد اکرام بہائی مسلمان
کے حق ہے روایت کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہے بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمیں ذکر لیٹنی کا بہی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدیہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا دیکہا میں نی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے
بیٹھی ہوئی گوٹ ماری ساتھہ ہاتہوں اپنی کی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہہ ہی کہ دونوں زانو کہڑی رکہی اور تلوی زمین
پر رکہی اور دونوں ہاتہوں سی پنڈلیوں پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکہی یا نہ رکہی اور بجای ہاتہوں کی کبہی کپڑا بہی زانو پر لپیٹ لیتی ہیں مانند
دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹہا کرتی ہیں اور آنحضرت کا بیٹہنا کپڑا لپیٹ کر بہی روایت کیا گیا ہی اور اسی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹہنا جائز بلکہ
مستحب ہے ۔ ح ع **وعن عباد بن تمیم عن عمہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا**
واضعا احدی قدمیہ علی الاخری متفق علیہ اور روایت ہے عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکہا میں نی
آنحضرت کو مسجد میں چت لیٹی ہوئی رکہنی والی ایک قدم اپنا دوسرے قدم پر رکہنا قدم کا قدم پر نہیں منقول ہی تا کہ کہل نہ جاوی ستر کا بخلاف رکہنی پانو کی زانو پر
کہ اس سی بعض اوقات ستر کہل جاتا ہی اور اس سی تطبیق ہو جاتی ہی درمیان احادیث کی اور درمیان حدیثوں نہی اسکی کہ آگی آتی ہیں اور زیادہ

تحقیق اسکی آگی ہو گی اور اسیطرح لیٹنا آپکا کبھی کبھی تہا واسطی بیان جواز یا حاصل کرنی راحت اور دفع تکان کی والا معلوم ہوا ہی کہ لیٹنا حضرت کا مجمع
مین خلاف اسکی تہا کہ بیٹھتی تہی آپ چار زانو با وقار و با تواضع نوع وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرفع
الرجل إحدى رجليه على الأخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سے کہ اوٹہاوی مرد ایک پانو اپنا دوسری پانو پر اسحالمین کہ وہ لیٹا ہو سیدہا پیٹہہ پر نقل کی یہہ مسلم نی
وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستلقين أحدكم ثم يضع إحدى رجليه على الأخرى رواه مسلم
اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ چت لیٹے ایک تمہارا پہر رکہی ایک پانو اپنا دوسری پانو پر نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ
دو حدیثین کہ جابر سے آئی ہین ظاہر مین منافات رکہتی ہین ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق انمین یون دی ہی کہ رکہنا ایک پانو کا
دوسرے پانو پر دو طریق سے ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ دونو پانو دراز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکہی اس طریقہ کا مضائقہ نہین اس ہیئت سے کہلنا ستر کا لازم
نہین آتا اور طریق دوسرا یہہ ہی کہ زانو ایک پانو کا کہڑا رکہی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہڑا کیا ہی رکہی یہہ منع ہی اور یہہ ہی اوس صورت
مین ہے کہ ستر کہلجاوی جیسیکہ پائجامہ نہ پہنی ہو اور تہبند یا دامن کرتی کا دراز نہو اور اگر ایسا نہو تو یہہ بہی منع نہین پس مدار جواز اور منع کا اوپر کہلنی
اور نہ کہلنی ستر کی ہی لیکن اولی ہی کہ ایسا نہ کرے کہا ہی علماء نے ح وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر
في بردين وقد أعجبته نفسه خسف به الأرض فهو يتجلجل فيها إلى يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا تہا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب مین ڈالا تہا اوسکو نفس
اوسکی نی اور خوش آتی تہی اوسکو وہ کپڑی یعنی اونکی پہننی سے تکبر و عجب مین پڑا تہا دہنسایا گیا اوسکو زمین مین پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا
زمین مین قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا بعضون نی کہ وہ شخص قارون تہا اور نووی نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس
امت مین سے ہو یا اگلی امتون مین سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر و افتخار اور اترانا اور اکڑنا چلنی مین حرام ہی اور انجام اوسکا بد ہی اعاذنا اللہ منہ ذکا اور رفتار
کی دس قسمین آئی ہین اور ہر ایک کا زبان عرب مین ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح عربی مین ذکر کین ہین انمین سے دو قسم مقبول ہین ہون کی ساتہہ زبرہ اور جزم
کی کہ آہستہ ساتہہ حرکت تمام اور تہوڑی سی سرعت کی چلین مثل مردہ دلون اور افسردون کی مانند کاہلی خشک سے نہ چلین بہہ ساتہہ ہلکا پن اور گہبراہٹ کی کہ یہہ
دونو قسمین بری ہین اور دلیل ہین اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نی مومنون کی تعریف کی ہی اور اپنی خاص بندون
کو ساتہہ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذين يمشون على الأرض هونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہین کہ چلتی ہین زمین پر آرام و باوقار سے بے
تعظیم و تکبر اور بی مردگی اور افسردگی کی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى
الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره رواه الترمذي اور روایت ہی جابر سی کہا جابر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تکیہ
لگائی بیٹہی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ رکہا تہا بائین طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹہنا سنت ہے اور آیا ہی کہ
آنحضرت تکیہ کو دوست رکہتی تہی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دی تو رد نکری جیسیکہ خوشبو کو فرمایا ہی ح وعن أبي سعيد
الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جلس في المسجد احتبى بيديه رواه رزين اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی مسجد مین گوٹ کرتی ساتہہ دونون ہاتون اپنی کی نقل کی یہہ رزین نی وعن قيلة بنت مخرمة أنها
رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ کی ہی کہ تحقیق دیکھا اونہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھی
بہیئت قرفصا کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکھا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی بیٹھی کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق حضور میں تہی کانپ
گئی میں مارے ہیبت کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف قرفصا ساتھہ پیش قاف اور جزم را اور پیش فا اور زبر بہی آیا ہی ساتھہ صاد مہملہ کی مقصور اور
ممدود دونو طرح آیا ہی اور قاموس میں ہی مثلثۃ القاف والفاء کہا ایک قسم ہی بیٹھنی کی اور وہ اسطرح ہی کہ بیٹھی دونو سرین پر اور لگاوی رانین پیٹ کو
اور احتبا کری ساتھہ دونو ہاتون کی یعنی دونو ہاتون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹھی تکیہ کر کر دونو زانوون پر اور لگاوی رانین پیٹ سی اور داخل کری
ہتیلیان ہاتھہ کی دونون بغلون میں وہنی ہتیلی بائین بغل میں اور بائین ہتیلی داہنی بغل میں اور یہہ بیٹھنا عرب کے جنگلیون کا ہی اور بغیر اسکی مشغول کر دلمیں
فکر اور اندیشہ اور خیال رکہتا ہو وہ بہی اسطرح بیٹھتی ہیں م ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ
تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نماز پڑہ چکتی
فجر کی چار زانو بیٹھی رہتی یہان تک کہ خوب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ اوترتی رات کو سفر میں یعنی راحت سونی کی لیے لیٹتی اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اوترتی قریب صبح
کہڑا کرتی پہنچا مبارک اپنا اور رکہتی سر مبارک اپنا اوپر ہتیلی اپنی کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف یعنی عادت شریف یہہ تہی کہ جب اوترتی کی وقت سفر
کچہہ رات ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتی جیسی عادت غیر سفر میں تہی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کہڑا کر کر ہتیلی پر سر مبارک رکہتی اور آرام
فرماتی تا نیند غفلت کی نہ آجاوی اور نماز فجر کی نہ جاتی رہی اور داہنی کروٹ سی سونی میں بہی غفلت بہت نہیں ہوتی اسلیی کہ دل لٹکتا رہتا ہی اور قرار
کم ہوتا ہی اسکو اور جب بائین پہلو پر سوتا ہی تو دل اپنی ٹہکانہ پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سی آتی ہی چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونی سی آرام
اور ہضم طعام ہی بائین کروٹ سوتی ہیں تا سبب آرام کا ہو اور ظاہر حرارت باطن میں رک جاوی اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ
جب آنحضرت اخیر شب کو اوترتی تو ایک اینٹ سر مبارک کی نیچی رکہتی اور جب قریب صبح کی اوترتی تو پہنچا کہڑا کر کر سر مبارک ہتیلی پر رکہتی م ح وَعَنْ
بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی بعضی اولاد ام سلمہ کیسی کہ کہا تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا مانند اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف میں اور تہی مسجد نزدیک سر مبارک
اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف اول جملہ کی معنی یہہ ہین کہ تہا بچہونا حضرت کی آرام کرنیکا قریب اوس کپڑی کی کہ رکہا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تہا بعضی
لوگون کو یعنی تہوڑا سا تہا طول و عرض تہا اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ بچہونا حضرت کا اوس کپڑی کی جنس سی تہا کہ رکہا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ
تہی کہ وقت بیماری کی حضرت کی نیچی بچہی تہی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تہا اوسنی بغیر اتفاق صحابہ رض کی قبر شریف میں جسم مبارک کے
نیچی رکہدی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ کپڑا حضرت کا بعد اونکی کوئی پہنی اور صحیح یہہ ہی کہ صحابہ نی بعد اسکی کہ ہنوز قبر بند نہوئی تہی وہ چادر نکال لی اور
ظاہر یہہ تہا کہ بجای یوضع کی وضع ہوتا ساتھہ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سی طرف مضارع کی کیا واسطی حکایت حال کی اور تہی مسجد الخ یعنی وقت آرام
کرنیکی سر مبارک مسجد کی طرف کرتی تہی اسلیی کہ جب رو بقبلہ لیٹتی حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب دست چپ مسجد کی ہی یعنی
رو بقبلہ سونی سی مسجد سرہانی ہوتی ہی اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھہ زبر جیم کی ہی یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنیکی مصلی سرہانی رہتا تہا تا جلدی نماز کی
لیے بچہالیں ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ

لا یحبہا

لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہا دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو لیٹی اوندہا پس فرمایا آپ نے اوسکو کہ یہہ
اس ہیئت کا لیٹنا ہی کہ نہین دوست رکہتا اسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف لکہا ہی علما نی کہ لیٹنا چار قسم کا ہی ایک تو چت اور یہہ لیٹنا اہل عبرت کا
ہے کہ بیچ ملکوت آسمان اور ستارون کی نظر عبرت سی دیکہتی ہین اوپر قدرت اور حکمت پروردگار تعالی کی دلیل پکڑتی ہین اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ
سے ہے اور یہہ لیٹنا اہل عبادت کا ہی کہ ساتہہ اس وضع کی مستعد اور مہیا قیام شب کے لیے ہوتی ہین واسطی نماز اور طاعت مولی عزوعلا کی اور تیسرا لیٹنا
بائین کروٹ پر ہی اور یہہ لیٹنا جبین بادشاہون کا ہی کہ ساتہہ اسکی ارادہ کرتی ہین ہضم ہونی طعام کا اور راحت و آرام طبیعت کا اور چوتہی لیٹنا اوندہا ہی اور
یہہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور موتہہ کہ اشرف اعضا اور افضل اجزا بدن کی ہین انکو خاک ذلت پر اوندہا ڈالتی ہین بیچ غیر طاعت و سجود کی اور یہہ لیٹنا
اغلامیون کا ہی پس شباہت کرنی اونسی بری ہی بہرح وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا
هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی یعیش بیٹی طخفہ بیٹی قیس غفاری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی طخفہ سی اور تہا باپ
اوسکا اصحاب صفہ سی کہا اوسکی باپ نے اوس وقت کہ مین لیٹا ہوا تہا بسبب درد سینی کی بیچ پیٹ پر یعنی اوندہا کہ ناگہان ایک شخص ہلاتا ہی مجکو اپنی پاؤن سے اور کہا
اوس شخص نے کہ یہہ لیٹنا ہی کہ دشمن رکہتا ہی اللہ تعالی اسکو پس دیکہا مینی پس ناگہان دیکہتا ہون کہ وہ شخص پاؤن سی ہلانیوالی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہین نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف شاید کہ حضرت کو عذر انکا معلوم نہوگا اسلیے اسطرح فرمایا یا اسلیے فرمایا کہ ممکن تہا کہ دور اور الوان [illegible]
واسطی دفع درد کی بغیر پہیلانی پاؤن کی بہرع وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ
عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِي رِوَايَةٍ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ حِجًى اور روایت ہی علی بن شیبان
سے کہا فرمایا جو شخص کہ رات کو سووی گہر کی چہت پر کہ نہو اوسپر پردہ یعنی گرد اوسکی دیوار کہ مانع ہو گرنی سی اور ایک روایت مین لفظ حجار کا یعنی بدلی حجاب
کے اور حجار جمع حجر کی ہی ساتہہ زیرح کی یعنی چیز مانع کی گرنی سی مانند دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چہت پر سووی تحقیق بری ہوا [illegible]
نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہی بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہی ف بری ہوا اوس سے ذمہ اور عہد کہ حق سبحانہ نی [illegible]
نگہبانی اوسکی باندہا ہی الہی کہ اللہ تعالی نی از راہ کرم و مہربانی کی واسطی حفاظت اپنی بندون کی عہد کیا ہی اور ملائکہ اور اسباب اس کام کی لیے پیدا کئے
پس جب اس شخص نی اپنی ہاتہہ سی نفس کو ہلاکت مین ڈالا اور ایسی جگہہ سویا کہ بحکم عادت کی سبب ہلاکت ہوسکتا ہو وہ عہد و محافظت اوسکی ساقط اور منقطع ہوئی اور
لفظ حجی ساتہہ زیرح اور زبر جیم کی مقصور ساتہہ تنوین کی ہی اور مراد دونو وجہ سی پردہ ہی آہی کہ زیرسی حجی ہی بمعنی عقل کی ہی تشبیہ دے پردہ کو ساتہہ
عقل کی کہ جیسے عقل مانع ہی امور ناشایستہ سی ویسا ہی پردہ مانع ہی گرنیسی اور ساتہہ زبر کی حجی ہی معنی جانب کے ہی کہ اصطلاحا جوانب کو کہتی ہین اور
پردہ جانب کو بہی مانع ہوتا ہی اسلیے اسکو حجی کہا بہرح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ
عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سونی آدمی کی ہی اوس کوٹہی پر کہ نہو پردہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی
کہ کہا لعنت کیا گیا ہی اوپر زبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹہی درمیان حلقہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف اسکی تاویل کئی طرح کی ہی علما نی ایک تو یہہ
کہ لوگ حلقہ کیے بیٹہی ہین اور ایک شخص آیا لوگون کی گردنون پر سی پہاندتا ہوا بیچ مین جا کر بیٹہا اور یہہ نہ کیا کہ جہان جگہہ پاتا وہین بیٹہہ جاتا اور دوسرے یہہ
کہ بیچ مین حلقہ کی جا کر بیٹہا اسطرح کہ بعضے لوگون کی موتہہ کا سامنا روکا کہ ایک دوسرے کو نہین دیکہہ سکتا پس ٹہہرایا لوگون نی اس کو اور تیسرے یہہ کہ بیچ مین

جا کر بیٹھنا مسخرا بن کر ایسی تا کہ لوگوں کو ہنساوی ہے ع **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر المجالس
اوسعہا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مجلسوں کی فراخ تر ان کی ہے یعنی ایسی جگہ بیٹھنا
مجالس میں چاہیے کہ فراخ ہو تا کہ تنگ نہ ہوں اور ایذا نہ پاویں نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** جابر بن سمرة قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابه جلوس فقال ما لی اراکم عزین رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلے اور
اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کہ کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں تم کو متفرق نقل کی یہ ابو داود نے **ف** عزین جمع عزة کی ہے ساتھ تخفیف زے
کے یعنی جماعت کی گروہ کہا آنحضرت نے تفرق کو کہ موجب وحشت اور بیگانگی اور دوئی کا ہے اور رغبت دلائی اوپر اجتماع و اتفاق کے کہ نشان
یگانگت اور اتحاد کا ہے حاصل یہ کہ سب حلقہ کر کر بیٹھو یا صف کر کر متفرق جماعتیں بنا کر نہ بیٹھو ح ع **وعن** ابی ہریرة ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنه الظل فصار بعضه فی الشمس وبعضه فی الظل
فلیقم رواہ ابو داود وفی شرح السنة عنه قال اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنه فلیقم فانه مجلس الشیطان هکذا رواہ معمر موقوفا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ہو ایک تمہارا بیٹھا سایہ میں پس اٹھ جاوے اوس سے سایہ پس ہو کچھ اسکا
آفتاب میں اور کچھ سایہ میں پس چاہیے کہ اٹھ کھڑا رہے یعنی اور جگہ جا بیٹھے تا کہ ہووے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیے کہ جب آدمی بیٹھتا ہے ایسی جگہ
کہ کچھ سایہ میں ہوا اور کچھ دھوپ میں تو فاسد ہو جاتا ہے مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال ان کی موثروں متضادوں سے نقل کی یہ ابو داود نے یعنی مرفوع
اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے ہے کہ کہا ابوہریرہ نے جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس آ اٹھ جاوی اوس سے سایہ پس اٹھ کھڑا رہے اسلیے کہ یہ جگہ کچھ سایہ میں ہے اور
کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے اسی طرح یعنی جیسے کہ شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہے اسکو معمر نے موقوفا ابوہریرہ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہ کا
ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع میں ہے اسلیے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی وہ سکو صحابی بغیر سنے کی حضرت سے نہیں کہہ
سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اوپر کہ پہنچے
اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہے بدن کا ہے جیسا کہ دشمن ہے دین کا ع ہ اگر تمام آفتاب میں ہو تو نہیں ہے بسبب ڈالنے نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و
مکروہ ہوگا نہ بسبب نسبت کی اوسکی مجلس شیطان لیکن اگر آفتاب جاری کا ہو تو مضائقہ نہیں ح **وعن** ابی اسید الانصاری انه سمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال للنساء استأخرن
فانه لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأة تلصق بالجدار حتی ان ثوبها لیتعلق بالجدار
رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے یعنی باتیں اور امر فرماتے
تھے لوگوں کو اس حال میں کہ آنحضرت نکلنے والے تھے مسجد سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کی راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے جاؤ مردوں
سے اور الگ رہو اسلیے کہ نہیں پہنچتا تمکو اے عورتو یہ کہ بیچ میں راہ کے چلو لازم کرو اپنے پر کہ چلو راہ کے کنارے میں پس جب یہ حکم ہوا تو عورت راہ چلنے میں
دیوار سے لگ کر چلتی تھی یہاں تک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنی کبھی بسبب نہایت لگ کر چلنے کی بسبب فرمان برداری امر حضرت کی
نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یمشی یعنی الرجل بین المرأتین
رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کی نقل کی یہ ابو داود نے
ف لفظ یعنی تفسیر ہے بعضی راوی کی یعنی ارادہ کرتے تھے آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث میں ہے

پس

پس یہہ جملہ معترضہ ہی اور یہہ منع کلی ہی کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہی اور حیا اور مروۃ سی بہی دور ہی اور مرد کو چلنی دو عورتون کی بیچ مین چلنا منع ہی اسی طرح راہ مین ساتھہ ہو اوسکی چلنا منع ہی درصورت خوف فتنہ کی ۱ع ح **وعن** جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا تہی ہم جب آتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنے اونکی مجلس شریف مین بیٹہہ جاتا ایک قصد بالاروی کا نکرتا از راہ ادب اور ترک تکلف اور مخالف حظ نفس کی کہ طلب کرنا جاہ و مرتبہ کا ہی جلسیکہ نشان اہل جاہ کی ہی ۲ع **وذکر** حدیثا عبد اللہ بن عمرو فی باب القیام وسنذکر حدیثی علی وابی ھریرۃ فی باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئین دو حدیثین عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام کی سو ایک حدیث کا تو یہہ ہی لایحل للرجل اور دوسریکا کہ بعد اوسکی ہی ولا یجلس بین رجلین اور ذکر کرینگی ہم دونو حدیثین حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک سے مراد تو یہہ ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسریکا یہہ ہی مارایت ... **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمرو بن الشرید عن ابیہ قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری خلف ظہری واتکات علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم رواہ ابوداؤد روایت ہی عمرو بن شرید تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شرید بن شرید ثقفی صحابی سی کہ کہا گذری مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حالانکہ مین بیٹہا تہا اسطرح یعنی جسطرح کہ دکہاتا ہون بعد ازان بیان کی ہیئت اپنی بیٹہنی کی ساتہہ قول اپنی کی اور حال آنکہ تحقیق رکہا تہا مینی بایان ہاتہہ اپنا پیٹہہ کی پیچہی اور تکیہ کیا تہا اپنا اوپر گوشت کی کہ تہ ہتہیلی کی پس فرمایا کیا بیٹہتا ہی تو مانند بیٹہنی اونکی کہ غضب کیا گیا ہی اوپر انکی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **ف** مراد مغضوب علیہم سی یہود ہین لیکن اونکو اسطرح ذکر کرنی مین دو فائدی ہین ایک تو تنبیہ ہی اوپر کہ اسطرح کا بیٹہنا اون چیزون کی جنس سی ہی کہ دشمن رکہتا ہی اونکو حق تعالی اور دوسری یہہ کہ جو نہ مسلمان انعمت علیہم کا ہی گرتا ہی کر کہ کہی ذکر کی ساتہہ کہ جنپر غضب کیا اللہ تعالی نی اور لعنت اور سورہ فاتحہ مین بہی مغضوب علیہم سی یہی یہود مراد ہین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد مغضوب علیہم سی حدیث مین عام ہین کافر اور فاجر متکبرین کہ جنکی بیٹہنی اور چلنی وغیرہ مین آثار عجب و تکبر کی ہویدا ہین ۳ع **وعن** ابی ذر قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا مضطجع علی بطنی فرکضنی برجلہ وقال یا جندب انما ھی ضجعۃ اھل النار رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ گذری مجہپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحالمین کہ مین لیٹا تہا اپنی پیٹ کی بل یعنی اوندہا پس لات ماری مجہکو آنحضرت نی اور فرمایا ای جندب نہین ہی اسطرح کا لیٹنا مگر لیٹنا دوزخیون کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** جندب نام ہی ابوذر کا اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اسطرح کا لیٹنا عادات کفار یا فجار کی سی ہی دنیا مین یا اسطرح کا لیٹنا اونکا ہوگا احوال مین کہ ہونگی دوزخ مین **باب العطاس والتثاوب** باب ہی بیچ بیان چہینکنے اور جمائی لینی کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم وحمد اللہ کان حقا علی کل مسلم سمعہ ان یقول لہ یرحمک اللہ فاما التثاؤب فانما ھو من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیردہ ما استطاع فان احدکم اذا تثاءب ضحک منہ الشیطان رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان احدکم اذا قال ھا ضحک الشیطان منہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی چہینکنی کو اور برا کہتا ہی جمائی کو اس جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا اور تعریف کری اللہ کی حق ہی ہر مسلمان پر کہ سنی اوسکو یہہ کہ کہی ... چہینکنی

والیکی یرحمک اللہ کہنا پر چاہئی پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان سی ہی پس جسوقت کہ آوی جمائی ایک تمہارا کو پس چاہیی کہ دفع کری اوسکو جسقدر کہ ہو سکی
پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ جمائی لیتا ہی یعنی کہ منہہ کہولتا ہی تو ہنستا ہی اوس سی شیطان نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی یون ہی اہلیی کہ تحقیق
ایک تمہارا جسوقت کہ کہتا ہی ہا یعنی جمائی لیتی مین ہنستا ہی شیطان اوس سی ف دوست رکہتا ہی چہینکنی کو الخ اسلیی کہ چہینکنا سبب خفت دماغ
اور صفائی قوی اور ادراکیہ کا ہی پس باعث وسعین ہوتا ہی طاعت و حضور قلب کا اور جمائی آتی ہی امتلا اور ثقل نفس اور کدورت حواس سی اور باعث
ہوتی ہی غفلت اور کسالت اور بدفہمی کی اور طاعت مین نشاط نہین ہونی دیتی پس شیطان اوس سی خوش ہوتا ہی اور اسی سبب سی اوسکو شیطان سی کہا
اور نسبت اوسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکہنا حق تعالی کا چہینکنی کو اور مکروہ رکہنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ اونکی ہی کہ نشاط طاعت مین اور
کسالت و تعین ہی اور تعریف کری الخ یعنی الحمد للہ کہی اور اگر رب العالمین زیادہ کری بہتر ہی اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہی بہت بہتر ہی کذا قال الطیبی اور
روایت کیا ہی ابن ابی شیبہ نی کتاب مصنف مین حضرت علی سی بطریق موقوف کی کہ جو کوئی کہی وقت چہینکنی اپنی کی الحمد للہ رب العالمین علی کل حال وہ نہین
پاویگا درد داڑہ اور کان کا کبہی اور حکمت بیچ حمد کرنی کی بعد چہینکنی کی یہہ ہی کہ چہینک علامت صحت دماغ اور قوت مزاج کی ہی اور حق الخ یہہ عبارت
دلالت کرتی ہی اسپر کہ جواب چہینکنی والیکا ساتہہ یرحمک اللہ کی فرض ہی ہر مسلمان پر لیکن علما کو اسمین اختلاف ہی صحیح مذہب حنفی مین یہہ ہی کہ واجب علی
الکفایہ ہی اگر ایک بہی حاضرون مین سی کہیگا سب کی ذمہ سی ساقط ہو جاویگا اور ایک روایت مین مستحب ہی اور سفر السعادت کی مولف نی کہا کہ ظاہر یہہ
حدیثون کا یہہ ہی کہ جواب چہینکنی والیکا فرض ہی ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اور ونسی نہین ساقط کرتا اور یہہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سی ہی اور مذہب
شافعی یہہ ہی کہ جواب سنت علی الکفایہ ہی لیکن فضل یہہ ہی کہ ہر ایک کہی اور مذہب مالک مین اختلاف ہی کہ واجب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت
اس صورت مین ہی کہ چہینکنی والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ
لفظ سمعہ کہ اس حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایون کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند
انکی اور شرح السنہ مین ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہہ کہ بلند آواز سی الحمد للہ کہی تاکہ سنین مجلس والی اور مستحق جواب کا ہو شرح ع **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلْیَقُلْ لَہٗ اَخُوْہُ اَوْ صَاحِبُہٗ
یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلْیَقُلْ یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ چہینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی
الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اوسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چہینکنی والا یہدیکم
اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی ف خطاب ساتہہ جمع کی باعتبار غالب کی ہی کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ چہینکنی
والیکی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس جماعت سب کو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی شرح **وعن** اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَھُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَمَّتَّ ھٰذَا
وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا
چہینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جواب دیا حضرت نی اون دونو مین سی ایک کی چہینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چہینک کا پس کہا
اوس شخص نی کہ جسکی چہینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور نہین حمد
کی تو نی اللہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی پس مستحق ہوا جواب کا کہا مکحول نی کہ تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چہینکا ایک شخص نی مسجد کی ایک جانب مین پس کہا

ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو اگر شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا ۔ ع
وعن ابی موسیٰ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور
اگر نہ حمد کرے اسکی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے وعن سلمۃ بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس
رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال الرجل مزکوم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی انہ قال لہ فی الثالثۃ انہ
مزکوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہہ کہ اونہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسحال میں کہ چھینکا تھا ایک شخص نے نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اوسکے
حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت ترمذی کی میں ہے یہہ کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار میں
کہ یہہ زکامی ہے ف یعنے یہہ بیماری ہے بہت چھینکیگا اور حمد کریگا اور اوسکی ہر بار کی جواب میں حرج ہوگا اور اور حدیث میں ابوداود اور ترمذی
آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور پھر زیادہ کی اسی اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے پس حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ جواب دینا چھینکنے والے کا
علی الخصوص تین بار ہے اور جو اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کی کہ رخصت ہے اور درمیان جواب کے کہ مستحب ہے پس مراد یہہ ہے کہ واجب یا سنت نہیں جواب اوسکا
بعد تین بار کی یہہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تثاءب
احدکم فلیمسک بیدہ علی فیہ فان الشیطان یدخل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری
سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے مونہہ پر اسواسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے
یعنے اوسکی مونہہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف احتمال ہے کہ مراد دخل ہونا حقیقۃً ہے یا مراد قادر ہونا ہے اوسپر ساتھ وسوسہ ڈالنے کی ۔
ع الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس
غطی وجھہ بیدہ او ثوبہ وغض بھا صوتہ رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت چھینکتے ڈھانک لیتے مونہہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کی یا ساتھ کپڑے اپنے کی اور پست کرتے
ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنے آواز بلند نکلتی ہے چھینکنے میں
اور مونہہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہہ ہی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکلتا ہے مبادا اپنی بدن پر یا ہمنشین کی بدن پر پڑے یا
وقت چھینکنے کی تغیر ہیئت ہے چہرہ میں واقع ہوتی ہے پس ڈھانکنا چاہیے اور پست دبا کر چھینکنا [illegible] کبھی بلند آواز [illegible] لوگوں
چونکہ اوٹھتے ہیں اور لکھا ہے علمائے کہ مستحب ہے چھینکنے والیکو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں کذا فی مظاہر الحق ۔ ع
وعن ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی
یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیے کہ کہے شخص جو جواب دیتا ہے اوسکا یرحمک اللہ
اور چاہیے کہ کہے وہ شخص چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے وعن ابی موسیٰ
قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم
اللہ ویصلح بالکم رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا تھے یہود چھینکتے تکلف سے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کہیں آنحضرت انکو یرحمکم اللہ پس فرمائی حضرت ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری احوال تمہاری نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی نفرمائی یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت خاص ہی واسطی مومنین کی بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتی ہو ع **وعن** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ہلال بن یساف سی کہا ہی ہم ساتھہ سالم بن عبید کی پس چھینکا ایک شخص نے قوم میں سی اور کہا السلام علیکم یعنی گمان اسکی کہ بدلی الحمد للہ کی سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطی اوسکی سالم نے تجپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں یعنی لفظ وعلی امک کی کہنی سی پس کہا سالم نی خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نی مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تجپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکی ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہی الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہی واسطی اوسکی جواب دینی والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہی یعنی چھینکنے والا بطریق استحباب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یعنی چھینکنے میں یہہ لفظ کہنی چاہیں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھہ نہیں ہی اور کہا بعضوں نی کہ اولی یہہ ہی کہ جمع کری درمیان یغفر اللہ لنا کی اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب چھینکنی والا اور لفظ کہی سوای الحمد للہ کی تو مستحق جواب چھینک کا نہیں ہوتا لیکن چونکہ اوسنی سلام کہا آنحضرت نی جواب سلام اوسکا دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں دو اشارے ہیں ایک یہہ کہ سلام بیمحل بی موقع کی ہی جیسیکہ کوئی بیج وقت ارادہ سلام نہ رکھی سلام تیری ماں پر کری دوسرا یہہ کہ یہہ نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتھہ اسکی کہ یہہ ادب میون کا ہی اور اونکا تربیت مردوں سی سیکھی ہوا اور ماں کی پاس زنانہ حاصل کیا ہوا اور یہہ بھی لکھا ہی طیبی نی کہ تنبیہ ہی اوپر حماقت اوسکی بسبب روایت صفات ماں اوسکی بیچ اوس محتاج ہوا دعا کا واسطی ماں اپنی کی ؛ ع ح **وعن** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والیکو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکی تین بار سی پس اگر چاہی تو جواب دے اوسکو اور اگر چاہی نہ جواب دے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا چھینک کا جواب دی تو بھائی اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکی پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا ابو داود نی نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہہ کہ اونسی پہنچائی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سی روایت کیا اور اگر نکرین تو بھی یہہ حکم مرفوع کی ہوگا اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننی کی شارع سی نہیں کرسکتی ؛ ح

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ایک شخص نے

چھینکنے والے نے پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ والسلام ہی اور پر رسول خدا کی کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام اور پر رسول خدا کی لیکن نہیں طرح
پہنچی نہیں ہے ادب امور مستحبہ اسطرح کہ ملادیں سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب اتباع امر کی ہی نہ زیادتی و نقصان کی سکھایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ نہیں سکھایا حمد و سلام بلکہ الحمد للہ علی کل حال کی نقل کی اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب الضحک
ہنسنے کے بیان میں

الفصل الاول
فصل پہلی عن عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى أرى منه لهواته إنما كان يتبسم رواه البخاري
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکھا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکھوں میں حضرت کا کوا کہ تالو میں ہوتا ہی سوا اسکی
اسکی نہیں کہ تھی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہہ بخاری نی وعن جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا
رآني إلا تبسم متفق عليه اور روایت ہی جریر سی کہا کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سی کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجھکو مگر کہ مسکرائی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہیں منع کیا یعنی اپنی پاس آنی سی جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس
مردوں کی ہوتی یا منع نکیا مجھکو چیز سی کہ طلب کی میں نی حضرت سی یعنی جو کچھ میں نی حضرت سی مانگا دیا مجھکو ع ح وعن جابر بن سمرة قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فإذا طلعت الشمس
قام وكانوا يتحدثون فيأخذون في أمر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي
رواية للترمذي يتناشدون الشعر اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتی مصلی سی کہ نماز پڑھتی اوس میں صبح کی
یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتی اور تھی صحابہ باتیں کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی طریق مذمت
کے اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یہہ ہی کہ پڑھتی تھی صحابہ شعر ف اٹھتی یعنی واسطی نماز
اشراق کی یا باہر گھر میں تشریف لیجاتی تھی اور مراد شعروں سی وہ شعر ہیں کہ جنمیں مضمون توحید اور ترغیب و ترہیب کے ہوتی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز
ہیں باتیں جاہلیت کی کرنا اور ہنسنا انپر ع خ

الفصل الثاني
فصل دوسری عن عبد الله بن الحارث بن جزء
قال ما رأيت أحدا أكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا
نہیں دیکھا میں نی کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی یہہ ترمذی نی

الفصل الثالث
فصل تیسری عن
قتادة قال سئل ابن عمر هل كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والإيمان في قلوبهم أعظم من
الجبل وقال بلال بن سعد أدركتهم يشتدون بين الأغراض ويضحك بعضهم إلى بعض فإذا كان الليل كانوا رهبانا رواه في شرح السنة
روایت ہی قتادہ سی کہ کہا سوال کیے گئے ابن عمر کہ کیا تھی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنستی کہا ابن عمر نی ہاں درحالیکہ ایمان انکی دلوں
میں بہت بڑا تھا پہاڑ سی اور کہا بلال بن سعد تابعی نی کہ پایا میں نی صحابہ کو کہ دوڑتی تھی درمیان نشانوں تیر کی یعنی وقت تیراندازی کی اور ہنستا تھا بعضا
انکا متوجہ اور مائل ہو کر طرف بعضی کی پس جس وقت ہوتی رات ہوتی بہت ڈرنیوالی اللہ سی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں ف حال انکا ظاہر میں
ایسا ہنستی تھی کہ جیسا اہل غفلت ہنستی ہیں اور ہنسنا دلکو مار ڈالتا ہی اور خلل نور ایمان میں آتا ہی لیکن سوا اسکی نہیں اور باطن ع چھوڑ نہیں تھی اور
ایمان کامل رکھتی تھی اور بہت ڈرنیوالی یعنی مارے خوف الٰہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتی ع ح

باب الاسامی
باب ہے بیچ بیان ناموں کی ف مراد بیان احکام ناموں کا ہی کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے اور کونسا نام اچھا ہی
اور کونسا برا ہی ع

الفصل الاول
فصل پہلی عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل

یا ابا القاسم فالتفت الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما دعوت ھذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس کہا ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو ای ابا القاسم پس پہر کر دیکھا طرف اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اوس شخص نے کہ میں نے پکارا تہا اسی کو اس شخص کو یعنی اشارت کی طرف ایک شخص کی کہ وہاں حاضر تہا اور ابو القاسم کنیت رکہتا تہا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کی اور نہ کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانی انما جعلت قاسما اقسم بینکم متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکہو تم ساتہہ نام میرے کے اور کنیت کرو تم ساتہہ کنیت میری کے اسواسطی کہ تحقیق میں سوا اسکی نہیں کہ ٹہیرایا گیا ہوں قاسم تقسیم کرتا ہوں درمیان تمہاری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتی ہیں کہ بیٹی یا باپ کر کے مشہور ہو جیسی بیٹا فلانیکا یا باپ فلانیکا تقسیم کرتا ہوں یعنی علم و غنیمت اور مانند انکیکے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ دیتا ہوں بشارت یعنی جنت وغیرہ کی صالحین کو اور ڈراتا ہوں یعنی دوزخ وغیرہ سے گنہگاروں کو پس یہہ بات تمہاری حق میں غیر موجود ہے بلکہ میرا نام ہی لفظاً اور صورۃً تمہاری حق میں اور تمہاری اولاد کی حق میں حاصل یہہ کہ میں ابو القاسم میرا اسی سبب سے نہیں ہوں کہ میرا بیٹا قاسم تہا بلکہ لحاظ کیا گیا ہے بیچ میرے معنی قاسمیت کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی اور دنیوی کی پس نہیں ہو تمہیں مانند ایک تمہاری نہ ذات میں اور نہ صفات میں پس اسکو میری سی کنیت کہنی چاہیی اور اس صورت میں معنی ابو کی ہیں صاحب اس صفت کی جیسیکہ کہا جاتا ہی ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہو اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ میں ہے تاکہ مشتبہ ہو خطاب انکا ساتہہ خطاب غیر انکیکی اور یہی صحیح ہی کذا ذکر الملا علی قاری رح اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکہنا جائز ہی اور کنیت کرنی ابو القاسم درست نہیں خواہ نام محمد ہو کہ اسم و کنیت دونوں ایک جمع ہوں یا نام اور کچہہ ہو کہ یہی نری کنیت ہو یہہ قول امام شافعی اور اور اصحاب ظواہر کا ہی اور تمسک انکا ساتہہ انہیں دونوں حدیثوں کی ہی اور علماء کی اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک تو یہی قول ہی جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ جمع کرنا روا نہیں یعنی اگر ایک شخص کا نام محمد ہو تو اسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر نام ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں شیخ حدیث مذکور کی انکی نزدیک یہی ہیں کہ جمع نکریں فافہم اور یہہ قول محمد شیبانی کا ہی اور قول تیسرا یہہ ہی کہ جمع کرنا بہی درست ہے اور اس قول کو نسبت امام مالک کی طرف کرتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ حدیثیں منع کی منسوخ ہیں اور ایک جماعت کہتی ہی کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف میں تہا اور بعد اون کی درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی رض کی ہی کہ آنحضرت سے التماس کیا کہ اگر بعد آپکی میری ان فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکہوں حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئے حضرت علی نے اونکی کنیت ابو القاسم رکہی اور ایک جماعت کا اونکی قول پر اعتماد نہیں کہتی ہی کہ نام ہی حضرت کا رکہنا جائز نہیں اور قول صحیح اسبات قولوں میں سے یہہ ہے کہ نام رکہنا ساتہہ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب اور کنیت کرنی ساتہہ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو ممنوع ہی اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تہا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کی ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علی نے جو یہہ کیا تو وہ مخصوص تہا انکی لیی اور کو جائز نہیں جیسیکہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور جمع الجوامع میں ایک حدیث بہی اسی مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر ناموں تمہارا سی طرف اللہ عز وجل کی عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں نقل کیا یہہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہہ ہے کہ اسمائے عبادی کے ناموں کی یہہ نام دوست تر ہیں پس یہہ دونوں نام دوست تر نہیں ہیں نام ابراہیم و موسی سی نا کہہ **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال

لَاتُسَمِّیَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ نام رکھو اپنی غلام کا یسار اور نہ رباح اور

نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھیگا کسی سے کیا اس جگہہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلاً پس نہو وی وہ فرضاً پس کہیگا جواب دینے والا نہیں یسار

یا رباح یہاں نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی یہاں یون ہی کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنی غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار

یسر سے ہی یعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سے ہی یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سے ہی یعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سے ہی یعنی چھٹکارہ کی اور نافع نفع سے ہی پس اس طرح کی نام رکھنی کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والون سے پوچھے کہ فلانا یہان ہی اور کہے وہ کہ نہین ہی تو

اصل معنی الفاظ کی نکروہی اگرچہ مراد یہان ذات ہی نہین اور اخیر روایت مین نافع مذکور ہوا نجیح اور ثابت معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہین نامون

پر نہین ہی بلکہ جو کہ انکی معنی مین ہون یہی حکم رکہتا ہی اور کہا نووی نی کہ کہا اصحاب ہمارے نی کہ مکروہ تنزیہی ہی اس طرح کی نام رکھنی تحریمی نہین **وعن**

جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ

بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ منع کرین نام رکھنی سے ساتھہ یعلی اور ساتھہ برکت کے

اور ساتھہ افلح کی اور ساتھہ یسار کی اور ساتھہ نافع کی اور ساتھہ مانند انکی پھر دیکھا مینی حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کی ان نامون کی منع کرنی سی پھر وفات کی

گئے اور نہین منع کیا انسی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنی سی نہی واقع نہین ہوئی کہا طیبی نی کہ گویا جابر نی علامتین نہی کی

دیکھی تھین وہ چیزیں کہ مشعر تہی ساتھہ نہی کی اور نہین سنی تہی صریح اسلیے اس طرح کہا لیکن نہی اس سے احادیث صحیحہ مین واقع ہوئی ہی اور حدیث متقدم سمرہ کی نافی

ہے انہی کہتا ہون مین کہ اسکی اور بہی تاویل ہی وہ یہہ ہے کہ حضرت نی ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنیکا پہر سکوت کیا بعد اسکی ازراہ رحم کرنیکی امت پر کہ اکثر لوگ سمجھ

و قسم نامون مین فرق کرتی نہین ہین حرج مین پڑین گی پس نہی منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ

أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللهُ اور روایت ہی ابی

ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بدترین نامون کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہ بادشاہونکا

بادشاہ نقل کی یہہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش تر مردونکا نزدیک اللہ کی دن قیامت کے اور بدتر شخصون کا وہ شخص ہے کہ نام

رکہا جاوے بادشاہ بادشاہون کا بادشاہ نہین ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہین ہی سوا اللہ تعالی کی پس جامی بادشاہ بادشاہان کو اصلاً وشہرت

کا بہی اس راہ مین نہین رکہنا چاہیے **وعن** زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ سے کہا نام رکھی گئی مین برہ یعنی نیکو کار پس

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سراہو اپنی نفسون کو اللہ دانا تر ہی ساتھہ اہل نیکی کی تم مین سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی یہہ مسلم نی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا

نام رکھنا چاہیے جس مین نفس کی تعریف ہو **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تہین جویریہ کہ ازواج

مطہرات سے ہین نام انکا تہا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام انکا جویریہ اور تہی حضرت مکروہ رکہتی یہہ کہ کہا جاوے نکلی برہ کی پاس سے

نقل کی یہہ مسلم نی **ف** برہ کی معنی ہین نیکو کا پس حضرت نی مکروہ جانا یہہ کہ کہا جاوے کہ نکلی نیکو کار کے پاس سے اسلیے

کہ نکلنا نیکو کار کے پاس سے اچہا نہین اور کان یکرہ الخ ظاہر یہہ قول ابن عباس کا ہی اور احتمال یہہ بہی ہے کہ حضرت ہی نی خبر دی ہو

نافع النفع کیا اور منع با نسبت اس طرح کی نام رکھنی کا یہاں یہہ فرمایا اور دوسری باب زینب کی ترکیہ نفس پایا جاتا ہی کہ مزاحمت اسباب میں نہیں ہوتی ہی دونوں چیزیں
صلاحیت یکساں کہتی ہیں شاید کہ قوم نے سبب سی معلوم کیا ہو کہ قصدا بنا اس نام کی کہنی کی وجہ اور منا ہونے یہاں اور یہہ بھی ہی کہ یہہ عبارت کہ آگی حضرت
فلانی ہوئی کی پاس وہ گئی فلانی کی پاس سی مستعمل و متعارف تھی پس بیان اسکو کہا واللہ اعلم اور بد فالی جیسی نجیح و فلاح میں اعتبار کی گئی احتمال
ہی کہ یہاں نہ ہو جو لا ترکیہ اور کراہت کہ یہاں اعتبار کی ہی وہاں بھی ممکن ہی ع ح **وعن** ابن عمر ان بنتا كانت لعمر يقال لها
عاصية فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم جميلة رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ
یعنی گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** عرب اہل جاہلیت اپنی اولاد کا نام عاصی و عاصیہ رکھتے تھے
یعنی سرکشی اور تکبر و تسلط کی عیب اور نقصان ور اتقیا دو رزبونی ہی جب ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ
بری ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے ع ح **وعن** سهل بن سعد قال اتي بالمنذر بن ابي اسيد الى النبي صلى الله
عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لكن اسمه المنذر متفق عليه
اور روایت ہی سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بن ابی اسید طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت کہ جنا گیا پس رکہا آنحضرت نے اسکو اپنی ران مبارک
پر اور فرمایا کہ کیا ہی نام اسکا کہا لانیوالی نے فلانا فرمایا لیکن نام اسکا منذر ہی نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکہا تھا
بیان کیا چونکہ راوی کو وہ نام معلوم نہ تھا اس طرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہی کہ یعنی تبلیغ احکام اور ڈرانیکا ہی ع ح **وعن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقولن احدكم عبدي وامتي كلكم عبيد الله وكل نسائكم اماء الله
ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي وفتاتي ولا يقل العبد ربي ولكن ليقل سيدي وفي رواية ليقل سيدي ومولاي
وفي رواية لا يقل العبد لسيده مولاي فان مولاكم الله رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ایک تمہارا عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی سب مرد تمہاری بندی اللہ کے ہیں اور
سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں لیکن چاہیے کہ کہی غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری اور نہ کہی غلام یعنی مالک
کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہی سید میرا اور ایک روایت میں ہی چاہیے کہ کہی سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت میں ہی نہ کہی غلام اپنی مالک کو
مولی میرا اسواسطے کہ مولی تمہارا اللہ ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہ کہی عبدی الخ اسی منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کی عبودیت میں یا حقیقت
عبدیت میں اور اسی طرح امتی کہنی سی منع فرمایا کہ امہ یعنی مملوکہ کی ہی کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہیں مگر اللہ ہی کی لیے اور غلام یعنی لڑکی کی ہی اور جاریہ
یعنی لڑکی کی ہی ورفتی مرد جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ میں معنی شفقت اور مہربانی کی ہیں اور فتا اور فتاۃ انکو اسلیے کہا کہ لونڈی اور غلام
ہر چند بڈھی ہوں انکے ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتی ہیں اور حرمت بڑاپی کی نگاہ نہیں رکھتی اور یہہ ہو سکتا ہی کہ اس سبب سے مستعد ہوئی انکی خدمت گذاری
میں کہتی ہوں پس فرمائی ہیں کہ یہہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیے بہتر ہیں عبدی و امتی کہنی سی اور کہا ہی علائی نے کہ نہی الفاظ عبد و امہ سی
اس صورت میں ہی کہ بروجہ تفاخر اپنی کی و حقارت انکی ہو ورنہ اطلاق عبد و امہ کا قرآن و احادیث میں آیا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے والصالحين
من عبادكم وامائكم وقال عبدا مملوكا لا يقدر على شيء اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہی اور جیسا کہ مالکوں کو فرمایا ساتھ محافظت زبان کی بعضی
الفاظ ناشائستہ سی مملوکوں کو بھی فرمایا کہ نہ کہیں اپنے مالک کو ربی اسلیے کہ رب اگرچہ یعنی تربیت کرنیوالے کی ہی لیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت
خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی پس اطلاق آدمی پر وہم دلانیوالا شرک کا ہی اور یہہ بھی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی ورنہ قرآن میں آیا ہی اذکرنی

عند ربک اور سید کہی ایسی کہ سیادت اور فضیلت اور ریاست ثابت ہی مالک کو نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ
نہ کہی تو جاننا چاہیے کہ مولی کی کئی معنی آئی ہین متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اوسکو متصرف بنا کر اور کہی چنانچہ ایسی اطلاق
کیا جاتا ہی لفظ مولی المعتق پر اور معتق پر جیسا کہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار
اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد کہی ایسی کہ مولای حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی و نعم النصیر پس منافات نرہی دونو روایتون مین حاصل
یہہ کہ مرجع اسکا یہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت تعظیم کی منع ہی والا نہین ترجمہ **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا
الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن وائل بن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم ایسی کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور ایک
روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب و حبلہ **ف** حبلہ ساتھہ زبر ح اور ب کی اور ساتھہ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کو
اور کبھی بطریق مجاز کی انگور کو بھی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور کی اور یہی نام ہین وہ نام لیا کرو ولیکن کرم کہا کرو اسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور
درخت انگور کو کرم ساتھہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوسی بنتی ہی اور وہ باعث سخاوت و کرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا
اسی ایسی کہ وصف کرنا ساتھہ کرم و خیر کی ایسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہین اور وسیلہ ہی ارتکاب محرمات کا اور رغبت دلانی ہی اسکا ہوا اور فرمایا کہ
یہہ نام واسطی مومن اور دل اسکی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار و معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم مشتق نام پہلا ہونا کو ہی اور لکہا ہی
علماء نی کہ سبب منع کا یہ ہی کہ کوئی اسکو ساتھہ کرم کی ثابت کرلی [illegible] تمام پہلائیان ترجمہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای نا امیدی زمانہ کی ایسی کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسکی
اختیار مین ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگون کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی اسی برا کہنا
زمانہ کا پس منع کی گئی اسی ایسی کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت مین خدا کی طرف سے
سے فاعل حقیقی وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ترجمہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم
الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو ایسی کہ تحقیق
اللہ تعالی وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت
نفسی ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہی ایک تمہارا برا ہوا جی
میرا لیکن کہی لقست نفسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی غثیان اور شورش اور
پہنچی جی متلانا فی ہی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنی
کے ترجمہ **وذکر** حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان ۔ اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی یؤذینی
ابن آدم باب الایمان مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** شریح بن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم و
والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم فقال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْسَنَ ھٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَّمُسْلِمٌ وَّعَبْدُ اللّٰہِ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُھُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی شریح بن ہانی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یہہ کہ وہ جب آیا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ قوم اپنی کی سنا حضرت نے اوسکی قوم کو کہ کنیت کرتی ہیں اسکو ساتھہ ابی الحکم کی پس بلایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی حکم اور طرف اوسکی ہی حکم پس کیون کنیت کیا جاتا ہی تو ابو الحکم کہا ہانی نی کہ تحقیق قوم میری جسوقت کہ اختلاف کرتی ہی بیچ کسی چیز کی آتی ہی میری پاس پس حکم کرتا ہون مین درمیان اونکی پس راضی ہوتی ہین دونو فرقی ساتھہ حکم میری کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خوب ہے یہہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگون کی پس کیا ہی واسطی تیری اولاد سی کہا میری اولاد شریح ہی اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہی بڑا اونمین کہا مینی شریح ہی فرمایا پس تو ابو شریح ہی **ف** ساتھہ ابی الحکم کی کنیت کبھی ہوتی ہی ساتھہ اوصاف کی جیسیکہ ابی الفضائل اور ابی الحکم اور ابی الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھہ نسبت کرنیکی طرف اولاد کی جیسیکہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالطت کی ہوتی ہی جیسے ابی ہریرہ آنحضرت نی دیکھا تہا اونکو بیچ حال مین کہ اونکی ساتھہ بلی تہی پس کنیت کی اونکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہی نری علمیت کی لیے مانند ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اوسکی حکم ہی یعنی ابتدا اور انتہا حکم کی اوسکی طرف ہی نہین رد کرسکتا کوئی اوسکی حکم کو اور نہین خالی ہی حکم اوسکا حکمت سے پس یہہ صفت خاص ذات باری ہی کی لیے سزاوار ہی غیر اوسکی کی لیے اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنیکا اوسکی وصف مین اگرچہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی اوپر ابو الحکم کی بسبب ابہام دلانی والدیت اور ولدیت کی ۱۲ ع **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مَسْرُوْقُ ابْنُ الْاَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا ملاقات کی مینی حضرت عمر سی پس فرمایا کون ہی تو کہا مینی مین مسروق بیٹا اجدع کا ہون فرمایا حضرت عمر نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی اجدع شیطان ہی نقل کی یہہ ابو داود نی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہی اور اجدع اصل مین کہتی ہین کان اور ناک اور ہاتھہ وہونٹ کٹی ہوئی کو اور اس نام مین مراد یہہ ہے کہ بدل ڈالی اور حضرت عمر نی کلام مذکور از راہ خوش طبعی کی فرمایا کہ اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہو تو یہہ نام بدل ڈالے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَسْمَائِکُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِکُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارے جاؤگی تم دن قیامت کی ساتھہ نامون اپنی کی اور نامون باپون اپنی کی پس اچھے رکھو نام اپنی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** اچھی رکھو تم یہہ خطاب تمام بنی آدم کو ہی پس یا بیچ دخل ہین آدم اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ دن قیامت کی لوگون کو بنام ماؤن کی پکارینگے اور لکھا ہی علماء نی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا اولاد زنا شرمندہ اور رسوا ہوں اور واسطی رعایت حال عیسی بن مریم کی کہ بی پدر ہے اور واسطی اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی اظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہہ روایت ثابت ہو تو آباء کو حمل تغلیب پر کرینگی جیسیکہ ابوین کہتی ہیں اور شاید کبھی بنام ماؤن کی بعضون کو نسبت باپون کی اور بعضون کو بہ نسبت ماؤن کی بالعضے جگہون اوسطرح اور بعضی مین اسطرح ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اسْمِہٖ وَکُنْیَتِہٖ وَیُسَمّٰی اَبَا الْقَاسِمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا یہہ کہ جمع کری کوئی درمیان نام آنحضرت کے اور کنیت اونکی کی وہ نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد نامی ساتھہ ابو القاسم کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یہہ معنے اوس تقدیر پر ہیں کہ محمد مرفوع ہو اور یسمی صیغہ مجہول جیسیکہ جامع ترمذی اور شرح السنۃ اور اکثر نسخون مصابیح کی واقع ہوا اور جامع الاصول اور بعضی نسخون مصابیح کی مین محمدا واقع ہوا ساتھہ نصب کی اس تقدیر پر یسمی یہہ صیغہ معلوم کی ہوگا یعنے نام و کنیت کری کوئی محمد نام کو ساتھہ ابا القاسم کی اور تحقیق اس نام و کنیت جمع کرنیکی ور بحث ہو چکی ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمَّیْتُمْ بِاسْمِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا

بکنیتی

بِكُنْيَتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي
فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِي اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ
نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت
ابی داود کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا ف بعضے علما
کہتے ہیں کہ یہہ نہی جمع کرنے سے ہے درمیان اسم و کنیت حضرت کی تا اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں منع نہیں ہے وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ
مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ غَرِيبٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک
عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں جنا ہے ایک لڑکا پس نام رکھا میں نے اوسکا محمد اور کنیت رکھی میں نے اوسکی ابا القاسم پھر ذکر کیا گیا روبرو میرے کہ آپ
مکروہ رکھتے ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام و کنیت آپکے تحریما پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال و جائز کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کے اور حرام کیا
کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میرے کے یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میرے کو اور حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہہ غریب ہے ف شک ہے
راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازان حرمت کنیت کا یا اول ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی لفظا وست
مقصود دونوں ہیں لیکن محدثین بیچ روایت الفاظ حدیث کی احتیاط تمام کرتے ہیں کہ جسطرح حضرت سے سنتے ہیں ویسیطرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہہ ہوا اوسطرح
کہا اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نہی جمع کرنے سے درمیان نام و کنیت کی تحریم کے لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لیے ہے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ
سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کہا علی مرتضی نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میرے واسطے بعد آپکے کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سے اور میں اوسکا نام
رکھوں اوسکا ساتھ نام آپکے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی فرمایا اچھا نقل کی یہہ ابو داود نے ف یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور
کنیت آنحضرت کی بعد حضرت کے جائز ہے اور اختلاف علما کا اوپر مذکور ہو چکا ہے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ
أَجْتَنِيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْمَصَابِيحِ صَحَّحَهُ اور روایت ہے انس سے کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک
ساگ کے کہ چنا کرتا تھا میں اوسکو یعنی ترہ تیز کہ اکثر رہتا تھا اوسکو عربی میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے
ہم اوسکو مگر ساتھ اس وجہ کے یعنی ساتھ اس اسناد کے کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنی کے یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق کے اور ابتدا اسناد کی درمیان بیچ مصابیح صحیح کہا
ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ
کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف مثلا ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود تھا یعنی کالا اوسکو تغیر کیا حضرت نے اوسکو اور کہا اسکا نام ابیض یعنی
گورا ہے وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَغَيَّرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ وَقَالَ تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ اور روایت ہے بشیر بن میمون سے کہ
نقل کی اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے کہ صحابی ہے یہہ کہ ایک شخص تھا کہ اوسکو اصرم کہتے تھے تھا وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کیا ہے نام تیرا کہا اوسنے کہ نام میرا اصرم ہے فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہے یعنی چونکہ اصرم مشتق صرم سے تھا بمعنی قطع اور اسکا ــــــــ درخت

کہ انہوں نے رکھا اوسکا آنحضرت نے اور اوسکی بدلی زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہے مشعر ہے اور خیر اور برکت کو نقل کی یہہ ابو داود نے یعنی بطریق تعلیق کی اور کہا
اور تغیر کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہے دلالت کرتا ہے عصیان اور عدم اطاعت و انقیاد پر اور شعار مومن کا اطاعت و
انقیاد ہے اور تغیر کیا نام عزیز کو یعنی اسلیے کہ عزیز اسماء الٰہی سے ہے پس لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے عبد العزیز اور اسلیے کہ دلالت کرتا ہے عزت و غلبہ پر اور
داب بندون کا ذلت اور خضوع اور فروتنی ہے اور اسیطرح نہین لائق ہے یہہ کہ نام رکھا جاوے حمید اسلیے کہ یہہ اسماء و صفات الٰہی سے ہے بر وجہ مبالغہ
کے پس نہ نام رکھا جاوے مگر عبد الحمید اور اسیطرح کریم اور مانند اسکے اور تغیر کیا عتلہ کو یعنی اسلیے کہ معنی اوسکے غلظہ و شدہ کے ہین اور مومن موصوف ہے
ساتھہ لین جانب اور خفض جناح کی اور تغیر کیا نام شیطان کو اور حکم کو یعنی اسلیے کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی ہے اور نہین
حکم ہے مگر اوسکا پس جبکہ آنحضرت نے تغیر کیا ابو الحکم کو جیسا کہ اوپر گذرا تو حکم بطریق اولی لائق تغیر کی ہے اور تغیر کیا نام غراب کو یعنی اسلیے کہ غراب اوسکو
کہتے ہین یا بیہ ترہی جانور ہین کہ مردار و نجاست کہاتا ہے اور اسلیے کہ معنی اوسکی دوری کی ہین اور تغیر کیا نام حباب کو یعنی اسلیے کہ حباب نام شیطان
کا ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہین اور تغیر کیا نام شہاب کو یعنی اسلیے کہ آگ کی بہڑکتی شعلہ کو شہاب کہتے ہین اور مارے جاتی ہین ساتھہ اوسکی شیاطین اور ظاہر
یہہ ہے کہ اگر شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام رکہین تو مکروہ ہو اور کہا ابو داود نے کہ نہ ذکر کی مینے اسناد ان حدیثون کی کہ جنمین
تغیر ان ناموں کا واقع ہوا واسطے اختصار کی وعن ابی مسعود الانصاری قال لابی عبد اللہ او قال ابو عبد اللہ لابی
مسعود ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس مطیة
الرجل رواه ابو داود وقال ان ابا عبد اللہ حذیفة ۔ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا اونہوں نے ابی عبد اللہ کو یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطے ابی مسعود
کی یعنی شک ہوا ہے کسی راوی کو کہ کہا کیا سنا ہے تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بیچ زعموا کی کہا سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بری سواری
مرد کی ہے یعنی زعموا نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ مذکور ہوا کنیت حذیفہ بن الیمان کی ہے کہ کبار صحابہ سے تھے **ف** بیچ زعموا کی
یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی اوسکی کہ نسبت زعم کی کرتے ہین طرف لوگون کی کہ کہتے ہین زعموا کذا اور زعم فلان کذا اور زعم ساتھہ پیش اور زبر زے کی قریب
معنے ظن کی ہے کذا فی النہایۃ اور صراح مین لکہا ہے کہ زعم کی معنی کہنا اور کہا کہ زعم قول بے صحت و بے اعتماد کو کہتے ہین اور قاموس مین کہا کہ زعم ساتھہ
پیش زے اور زبر اور زیر اوسکی قول اور اطلاق ہوتا ہے اوپر باطل اور صدق و کذب کے اور اکثر اوسکے بیچ کہا جاتا ہے کہ جسمین شک ہے پس ایک صحابی نے دوسرے صحابی
سے پوچھا کہ آنحضرت نے زعموا کی حق مین کیا فرماتے تہے آور بری سواری الخ تشبیہ ہے لفظ زعموا کو کہ متکلم ابتدا کلام مین لاتا ہے ساتھہ بسبب اوسکے غرض کو کہ کرتا
ہے ساتھہ سواری کی کہ اوسپر سوار ہو کر منزل مقصود کو پہنچتے ہین اور دار حاجت کرتی ہین پس فرماتے ہین کہ زعموا بری سواری اور برا مقدمہ کلام کا ہے یعنی
ایسا کلام کہتے ہین کہ مبنی اور مدار اوسکا اوپر زعم اور گمان کی ہوتا ہے نہ جزم و یقین پر اسلیے کہ زعم اوس حدیث و کلام مین کہتے ہین کہ کچہہ سند اور ثبوت نہ رکہے
بلکہ نری حکایت ہے کہ بسبیل گمان کی زبان پر آئی ہے پس چاہیے کہ بیچ روایت و حکایت کی احتیاط کرین کہ بغیر اعتماد و یقین کی روایت نکرین اور اسی مثال
مین آیا ہے کہ زعموا مطیۃ الکذب اور دوسری معنی یہہ ہین کہ آدمی کو نہ چاہیے کہ نسبت زعم و گمان کی کسیکی طرف کرے اور کہے زعم فلان کذا مگر یہہ کہ یقین
رکہتا ہو ساتھہ ورود اوسکی اور چاہیے کہ لوگ اوسکی جہوٹ سے پرہیز کرین اور دفاع اوس مین اس مصلحت کے لیے درست ہو گی نسبت زعم کی جیسا کہ
محدث وغیرہ کرتی ہین تخریج وعن حذیفة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء
اللہ ثم شاء فلان رواه احمد وابو داود وفی روایة منقطعا قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ
وحده رواه فی شرح السنة ۔ اور روایت ہے حذیفہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکہو تم جو کچہہ کہ چاہے

اللہ اور چاہے فلانا یعنی وہی ہوگا سو یہ کہ آپ میں برابر کرنا بندے کا ساتھ اللہ کے ہوتا ہے ارادے اور مشیت میں لیکن کہو یعنی اگر سوا اللہ تعالی کی کسی اور
کی طرف نسبت مشیت کی کرنی ہی منظور ہو تو اس طرح کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد و ابو داؤد نے
اور ایک روایت میں آیا ہے بطریق انقطاع کے یعنی سند متصل نہیں آپ کی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہے اللہ اور چاہے محمد اور کہو جو چاہے اللہ اکیلا
یعنے خواہ چاہے غیر اوسکا یا نہ چاہے پس یہ منافی نہیں ہے اوپر کی روایت کی کہ جسمیں جواز ماشاء اللہ ثم شاء فلان کا ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ
میں **وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم
ربکم رواہ ابو داود** اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اسلئے کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق
ناخوش کیا تمنے پروردگار اپنے کو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلام و لونڈی کا اور اموال کا تو اوسکی سید
کہنے سے اللہ تعالی غضب ہوتا ہے اسلئے کہ اوسمیں تعظیم اوسکی ہوتی ہے اور وہ مستحق تعظیم کا ہے نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذالک جھوٹ
اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ کافر اور فاسق مجاہر بھی حکم منافق میں ہو لیکن خاص منافق کو اسلئے ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہے تعریف و تملق
اوسکی بھی محتمل تھی اسلئے کہ اوسکو سید کہو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ
قال جلست الی سعید بن المسیب فحدثنی ان جدہ حزنا قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمک قال اسمی
حزن قال بل انت سہل قال ما انا بمغیر اسما سمانیہ ابی قال ابن المسیب فما زالت فینا الحزونۃ بعد رواہ البخاری** روایت ہے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سے
کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے روبرو میرے یہہ کہ دادا اونکا کہ نام اوسکا حزن تھا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس فرمایا حضرت نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہے کہا اونے نہیں میں تغیر کرنیوالا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ میرے نے کہا
سعید بن مسیب نے پس ہمیشہ رہی بیچ خاندان ہمارے سختی اب تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** حزن زمین سخت کو کہتے ہیں اور سہل ہموار کو یعنی نرم
چونکہ اوسنے نام اختیار کیا جو حضرت کا نہ رکہا اور نام برا ہی رہنے دیا بشومی اوسکی اونکے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہہ قبول نکرنا اونکا ابتداء ہجرت کا
تہا کہ سبب یہہ ہجرت کا کہ اسلام کی لیاقت کی تہی اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف نہوے تہے ع **وعن ابی وہب
الجشمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن واصدقہا
حارث وہمام واقبحہا حرب ومرۃ رواہ ابو داود** اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہو ساتھ
ناموں انبیاء کے اور بہترین ناموں میں طرف اللہ کی عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنی اور مانند انکی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند انکی اور خوب سچے ناموں
میں یعنی مطابق واقع کے حارث اور ہمام اور بدترین ناموں کی حرب اور مرہ کہ معنی لڑائی اور تلخی کے ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** ساتھ ناموں انبیاء کے
یعنے نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کی مانند کلب اور حمار اور عبد شمس اور مانند انکی اور حارث کے معنی ہیں کسب کرنیوالا اور ہمام ہم سے ہے یعنی قصد و ارادہ کی
اور کوئی شخص کسب و ہم سے خالی نہیں اسلئے انکو خوب سچا فرمایا ہے ع

باب البیان والشعر

یہہ باب ہے بیان اور شعر کی **ف**
بیان کی معنی اصل میں کشف اور ظہور اور وضوح کی ہیں اور صراح میں لکھا ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای
افصح واوضح کلاما اور شعر لغت میں یعنی دانائی اور زیرکی ہے شاعر یعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزون مقفی کو کہ کہنے والا
قصد وزن و نسبت اوسکا کیا ہو پس جو قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہے مقصود بالذات نہیں ع **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا رواہ البخاری**

روایت ہی ابن عمر سی کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سی پس تعجب کیا لوگون نی سبب بیان و فصاحت اونکی کی
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یہہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت بنی تمیم
کے جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمین دو شخص تہی کہ ایک کا نام حصین بن بدر تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسرے کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نی
بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سی فخر اپنا بیان کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسا اور ایسا ہون اور عمرو میری بات کو جانتا ہی عمرو نی نہایت فصاحت
و بلاغت سی جواب اوسکا دیا اسطرح کہ برائیان اوسکی بیان کین زبرقان نی کہا یا رسول اللہ یہہ فضائل میری جانتا ہی اور خلاف اسکی کیا کہ کہا اعتقاد کرتا
ہی لیکن بسبب حسد کی اسطرح کہتا ہی پس اوسپر حضرت نی فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی حکم سحر کا رکہتا ہی بیچ تغیر حال و پہیرنی دلون کی کہ جیسی سحر آدمی کو
ایک حال سی طرف دوسرے حال کی پہیر دیتا ہی ایسا ہی بعضا بیان پہیر دیتا ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ یہہ کلام حضرت نی بیچ برائی بیان کی فرمایا اوسکی تعریف
مین اور ظاہر تر یہہ ہی کہ محتمل دونون وجہونکو ہی اور معنی یہہ ہین کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی بیچ مائل کرنی دلون کی اور عاجز کرنی کی اپنی مثل لانے سی
اور یہہ محمود ہی اگر حق مین ہوا اور مذموم ہی اگر باطل مین ہو جیسی کہ حدیث مین آیا ہی الشعر ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح **وعن** ابی بن کعب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر حکمۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بعضا شعر حکمت ہی نقل کی یہہ بخاری
یعنی تمام شعر بری نہین ہوتی بلکہ بعضی اونمین فائدہ کی ہی ہوتی ہین جو مولانا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک المتنطعون
قالہا ثلثا رواہ مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہلاک ہو وہ شخص جو مبالغہ کرتی ہین کلام مین فرمایا حضرت نی
اس کلمہ کو تین بار نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی تکلف کرنا کلام کرنی مین اور مقید ہونا اپنی عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگون کی اور
متوجہ کرنی اونکی اپنی طرف برا ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا الشاعر کلمۃ لبید الا کل
شیء ما خلا اللہ باطل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نی کلمہ لبید کا ہی کہ یہہ وہی
خبردار ہو ہر چیز سوا اللہ کی فانی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** لبید صحابی تہی اور جاہلیت اور اسلام مین معزز و مکرم رہی اور ایکسو ستاون برس کی عمر
اونکی ہوئی **وعن** عمرو بن الشرید عن ابیہ قال ردفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال ہل معک من شعر امیۃ بن ابی الصلت
شیء قلت نعم قال ہیہ فانشدتہ بیتا فقال ہیہ ثم انشدتہ بیتا فقال ہیہ حتی انشدتہ مائۃ بیت رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پیچہی
بیٹہا مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سوار پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہی تجہکو بیتون امیہ بن ابی الصلت سی کچہہ کہا مینی کہ ہان یاد ہین بہی فرمایا کہ ہان پڑہ پس پڑہی مینی روبرو حضرت کی ایک
بیت پس فرمایا اور بہی پڑہ ایک بیت پہر پڑہی مینی ایک بیت پس فرمایا کہ ہان پڑہ کوئی اور بیت یہان تک کہ پڑہین مینی سو بیتین نقل کی یہہ مسلم نی **ف**
ظاہر یہہ ہی کہ ہر بار آنحضرت طلب زیادتی کی کرتی تہی اور وہ پڑہتا تہا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تہا ثقیف مین کہ عہد جاہلیت مین اہل کتاب سی دین
سیکہا تہا اور عبادت اور دین دار کی باتین کرتا تہا اور ایمان بعث اور روز قیامت پر رکہتا تہا اور اشعار پر حکمت اور نصیحت کہتا تہا چنانچہ آنحضرت نی اوسکی حق مین
فرمایا امن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تہا اور پوچہنی اور جاننی خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سی اور گمان رکہتا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان مین ہونگا
جب سنا کہ قریش مین ہونگی اور صفات آنحضرت کی تفصیل جانین پہر گیا اس طریق سی اور حسد و عناد اختیار کیا اور کہا نچاہی مجہی ایمان لانا اوسپر کہ تعصب سی نبی
اور ابن جوزی سی کتاب وفا مین لکہا ہی کہ وہ جو علامات نبوۃ آنحضرت کی سنتا تہا آرزو کرتا تہا کہ کاش کہ پاؤن اونکو اور خدمت اور مدد اونکی کرون جب نبوۃ آنحضرت
کا ظاہر ہوا پہر گیا اور راہ شقاوۃ اختیار کی اور اس سی معلوم ہوا کہ سننا شعر کا کہ اوسمین علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنی والا اوسکا کافر و فاسق ہو **وعن**
جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بعض المشاہد وقد دمیت اصبعہ فقال ہل انت الا اصبع دمیت وفی

سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی بیچ بعضی لڑائی کی اور حال اونکہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی وہ چیز کہ دیکہی تو نی اور پیش آئی تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف نہیں تو انجب اونگلے حضرت کی غزوہ احد میں زخمی ہوئی تو خطاب اوسکو فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقۃ کی درحالیکہ تسلی دیتی تہی اوسکو اور یعنی یہہ ہین کہ یہہ زخم و خون آلودگی سہل ہی تجہر ابلہی کہ تو نہیں مبتلا ہوئی ہی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ہلاک و قطع کی سوائی اسکی کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اور یہہ بہی ضائع نہیں بلکہ بیچ راہ خدا اور رضا اوسکی کے ہی ثواب لیگا اسپر جیسیکہ کہا و فی سبیل اللہ ما لقیت اور ہمین ملقین ہی مست کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا مین پہنچی تو صبر کرنی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہین وتی اور تصور نہین صدور اوسکا حضرت سی آیلی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہہ ہے کہ کہنی والی نی قصد موزونیت کا کیا ہو جیسیکہ ادبر معلوم ہوا اور صدور اس قول کا آنحضرت سی بغیر قصد موزونیت کے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیلہ رجز سی ہی اور اسکو داخل شعر کی نہین کہتی ہین اور طیبی نی کہا کہ جو کوئی بطریق ندرت کی ہی شعر کہی وہ شاعر نہین ہی اور مراد قول سبحانہ سی وما علمناہ الشعر یہہ ہی کہ وہ شاعر نہین ؛ ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اھْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ مَعَکَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن قریظہ کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کے پس تحقیق جبریل ساتہہ تیری ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القاء و الہام مضامین کی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دے میری طرف سے یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین اور ناسزا کہتی ہین مجکو یا الہی تائید کر اور قوۃ دی حسان کو ساتہہ جبرئیل کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہی یہود کا جانب مدینہ کی اونکا آنحضرت نے محاصرہ کیا تہا بعد غزوہ خندق کی اور حسان بن منذر انصاری مدنی صحابی بڑی شعرای اسلام سی ہین ایک سو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹہہ برس کفر مین گذری اور ساٹہہ برس اسلام مین ؛ ع ح وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اھْجُوْا قُرَیْشًا فَاِنَّہٗ اَشَدُّ عَلَیْھِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اونپر پہنکنے تیر کی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی لیکن چاہیی کہ ہجو کرین اونکی بعد ہجو کرنی اونکی مسلمانون کی اور اس سے پہلی ہجو اونکی کرنا باعث ہجو مسلمانون کی ہو بموجب فرمانی اللہ تعالی کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم وَعَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھَجَاھُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کیطرف سی یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور ذکر تا ہی اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ہجو کی کفار کی حسان نی پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ یعنی تشفی ہوئے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ التُّرَابَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی اغْبَرَّ بَطْنُہٗ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْ لَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا

إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبَيْنَا أَبَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سی کہ کہا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتی تھی مٹی دن خندق کی یعنی
جس زمانہ مین خندق کہودی جاتی تہی غزوہ احزاب مین تو حضرت خود ذات شریف سی اپنی کاروبار مین مشغول رہتی تہی کہ مٹی اوٹہا اوٹہا کر پہینکتے تہی
یہان تک کہ غبار آلودہ ہوا تہا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی یہہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سی ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ نہ
پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز پڑہتی ہم پس اتار ای اللہ آرام اور آہستگی ہمپر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اگر ملین ہم دشمنان دین سی تحقیق ان
کفار مکہ نی زیادتی کی ہی ہمپر بسبب جاہلی کی جب ارادہ کرتی ہین وہ فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پہیرنیکا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تہی آنحضرت ساتہہ ان بولون
کے آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف بہا کی ضمیر پہرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قائلا مقولہ
ہی اور مکرر کہتی تہی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور سنانی اور اول کی مسلمانون اور کافرون سی اور کہا طیبی نی کہ پہرتی ہی ضمیر بہا کی طرف بولون کے
اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوص ساتہہ لفظ ابینا ابینا کی ۞ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ
وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمْ
اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نی کہودنا
خندق کا اور اٹہانا مٹی کا اور وہ پڑہتی تہی اس رجز کو ہم ہین وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی جہاد پر جب تک کہ باقی رہین ہم ہمیشہ
فرماتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال انکا جواب دیتی تہی انکو ساتہہ ان کلمات کی یا الٰہی نہین زندگی مگر زندگانی آخرۃ کی پس بخش انصار اور مہاجرین کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کرین مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور الخ ۞ ع وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بہرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سی کہ خراب کرے دی
پیٹ اوسکا بہتر ہی بہرنی پیٹ کی سی شعر مذموم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یا تو مراد شعر سی وہ شعر ہی کہ جسمین مستغرق رہی اس طرح کہ قرآن اور ذکر
خدا اور علوم شرعیہ سی باز رہی پس اس صورت مین ہر طرح کا شعر برا ہی اور یا مراد شعر بد مضمون ہی کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشائستہ
کے ۞ ع

الفصل الثاني فصل دوسری

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ
تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْاِسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَرَى فِي الشِّعْرِ
فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ روایت ہی کعب بن مالک سی یہہ کہ اونہون نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ اللہ تعالی
نے نازل کی بیچ حق شعر کہنی کی وہ چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہی
اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ اوسکی ہی گویا کہ مارتی ہو کفار کو ساتہہ شعر کی مانند مارنی تیر کی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور مذکور ہی کتاب استیعاب بیچ
کہ ابن عبد البر کی ہی یہہ کہ کعب نی کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو بیچ شعر کی کہ اچہا ہی یا برا پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہی ساتہہ تلوار
اپنی کی اور زبان اپنی کی ف لکہا ہی علامہ نی کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سی تہی حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتی تہی کافرون کو ساتہہ لڑائی اور جہاد کی اور ڈالتی تہی رعب بیچ دل انکی اور حسان طعن کرتی تہی بیچ نسب انکی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ
و سرزنش کرتی تہی انکو کفر پر پس کعب نی قصیدہ سکایتا کی بیچ شعر سی اور تاسف کی دیر حال اپنی کی عرض کیا حضرت سی کہ اللہ تعالی نی بیچ مذمت شعر کی

یہہ آیۃ اتاری والشعراء یتبعہم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعر کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرنی ہے حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہین
اور کہنے والا اوسکا ان شعرا میں کہ اس آیت میں مذکور ہین داخل نہین چنانچہ اسلیے مستثنا کیا ہے اللہ تعالی نے انکو ساتھہ قول اپنے کی الا الذین امنوا وعملوا الصالحات
وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان ہونے ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ع **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ
سے روایت نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حیا اور زبان کی تنگی بری بات سے دو شاخین ہین ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بفائدہ دو شاخ
ہین نفاق سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اوسکا کتاب الایمان مین ہو چکا ہے اور ہونا زبان کی تنگی کا شاخ
ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بفائدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور انکسار اور مسکینی اور شغل عبادت اور اصلاح باطن
کے قدرت نہین رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنی مدعا و مراد کی بر وجہ مبالغہ اور تیزی زبان کی اور تقوی کرتا ہے بیچ اوس
سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان و تیز زبانی کی ع **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی و
ابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ عن
جابر وفی روایتہ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون
اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہاری مجھ سے دن
قیامت کی بہت خوش اخلاق تمہارے ہین اور تحقیق دشمن ترین تمہاری طرف میری اور دور ترین تمہاری مجھ سے بد اخلاق تمہارے ہین کہ وہ ہین بہت کلام
کرنیوالے تکلف کر کر اور خلاف حق کی اور فراخی کرنیوالے کلام مین بغیر احتیاط کی اور تشدیق نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت ہے ترمذی
سے مانند اسکی جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یون ہے کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہین متفیہقون
فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** فیہق کہتے ہین فراخ کرنی منہ کو اور منہہ بھر کر کلام کرنیکو جیسے متکبر کیا کرتے ہین پس چونکہ فراخی کلام سبب تکبر کی کرتی ہین تفسیر کیا اسکو
کو ساتھہ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ کلام بفائدہ کرنی اور تقریرین بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہین لیکن جو کہ خطبون مین و عظ و غیرہ
بہت تاثیر کی دلون مین اور نرم کرنی دلون کی اور متوجہ کرنیکی طرف طاعتون کی کرتی ہین مکروہ نہین لیکن اسمین بھی موافق بیچ لوگون کی کلام کرے
نہ یہہ کہ دقائق اعرابیہ اور مشکل لغتہ بولین سامنی ان پڑہون کی کہ بیہودہ ہوجاتا ہے ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون بالسنتہم کما تاکل البقرۃ بالسنتہا رواہ احمد اور روایت ہے سعد بن
ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی ایک قوم کہ کہا وینگی ساتھہ زبانون اپنی کے جیسے کہ
کہاتی ہے گائین ساتھہ زبان اپنی کی نقل کی یہہ احمد نے **ف** ساتھہ زبانون کے یعنی زبانون کو وسیلہ کہانیکا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگون کی کرین
گے جھوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگون کو جال مین پہانسین و حاصل کرین لینی دنیا اور خواہش نفسون اپنی کی جیسے کہ کہاتی
ہے گائین الخ یعنی جیسے وہ کہاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہین کرتی بیچ چرنی چارے کی درمیان تر و خشک و شیرین و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ اپنی
زبانون کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہے تمیز نہین کرینگی درمیان حق و باطل و حلال و حرام کی ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل الباقرۃ بلسانہا رواہ

الترمذی وابوداود وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہے اوس شخص کو کہ مبالغہ کرتا ہے فصاحت کلام میں جو کہتا ہے ساتھ زبان کے جیسی کہ پاتا ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے گرد دانتوں کے یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و بیان کی جیسی کہ بیل چبانا ہے اور کہا ہے ایسا راگائے میں ساتھ زبان اپنی کی نقل یہہ ترمذی اور ابوداود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** پس وہ کلام اچھا ہی کہ ہو بقدر حاجت کی اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھ باطن اوسکی اور بموجب شریعہ کی ۞ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی بقوم تقرض شفاههم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء امتک الذین یقولون ما لا یفعلون رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں اوس رات کہ معراج کروائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تہی ہونٹ اونکی ساتھ مقراضوں آگ کی پس کہا میں نی ای جبرئیل کون ہیں یہہ لوگ کہا یہہ ہیں واعظ قوم تیری کی وہ جو کہتی ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگوں کو نیک کام کرنیکو کہتی ہیں اور آپ نہیں کرتی اور برائی اونکی منع کرتی ہیں اور کہتی میں برائے نہیں اگرچہ آپ نکریں چنانچہ ایسی امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہی اور اگر کریں تو بہتر ہی ولیکن امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہیں رکہتا ۞ **وعن** ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی به قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منه یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہے پہیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تا قابو میں لاوے بسبب اوسکی دل مردوں کی یا فرمایا لوگوں کی نہیں قبول کریگا اللہ تعالی اوسی دن قیامت کی نفل ورنہ فرض نقل کی یہہ ابوداود نی **وعن** عمرو بن العاص انه قال یوما وقام رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قوله لکان خیرا له سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد رایت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز هو خیر رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرو بن العاص سے یہہ کہ اونہوں نے کہا ایکدن اور یہہ حالت میں کہ کہڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑہنی کو یا وعظ کہنی کو اور بہت بیان کیا یعنی واسطی اظہار فصاحت و بلاغت کی یہاں تک کہ تنگ ہوئی لوگ پس کہا عمرو نی اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطی اوسکی سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تحقیق جانا میں نی یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہہ کہ اختصار کروں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہی بسبب طول کلام کی اسلیے کہ لو قصد الخ مقولہ ہی قال کا اور قام رجل حال ہی پس چونکہ قول و مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کی پہر اعادہ کیا قول کو کہ کہا فقال عمرو ۞ **وعن** صخر بن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیه عن جده قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من البیان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا رواہ ابوداود اور روایت ہی صخر بن عبداللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبداللہ سی اون نی نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بعضا بیان سحر ہی اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کہنی والے پر ملال ہی سننی والی پر اگر جاہل ہی تو بسبب اسکے کہ سمجھتا نہیں اور اگر عالم ہی تو بسبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی پاگران ہی اوسپر کہ نہیں جانتا کہ سنی اوس نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** بعضا علم جہل ہی اوسکی دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ سیکہی ایسی علوم کہ احتیاج نہیں ہے اونکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی اور چہوڑ دی اون علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ اونکی یعنی قران و اور علوم دینی اور جاہل ہو توجیہ اسکا یہہ ہے کہ بعضی علوم لازم کرنیوالی جہل اور علوم کی ہوتی ہیں باین اعتبار اوسکو جہل کہا دوسرے یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکری یہہ جاہل ایسی ہوا کہ جو کوئی علم رکہی اور عمل نکری تو گویا جاہل ہی اور

لکن

ہمکن ہے کہ مراد یہہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنی گمان میں عالم ہی اور واقع میں جاہل ہی یہہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ جہل ہی اور حکم سانہہ ہیبر ح کے یعنے حکمت کی ہی ور باقی مضامین کے تحقیق اوپر ہو چکی ہی ؛ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او ينافح ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکہتی حسان کی واسطی منبر مسجد میں کہڑی ہوتی اوسپر کہڑی ہوتا درانحالیکہ فخر کرتی حضرت کی طرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتی حضرت کی طرف سے اور فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتہہ جبرئیل کی جب تک مقابلہ کرتا ہی وہ یا کہا فخر کرتا ہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل کی یہہ بخاری نے

وعن انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنی والا کہا جاتا تہا اوسکو انجشہ اور تہا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطی اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آہستہ ہانک ونٹوں کو ای انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا قتادہ نی مراد رکہتی تہی یعنی آنحضرت ساتہہ شیشوں کے ضعیف عورتوں کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** حدی ہانکنا اونٹ کو ساتہہ گانی اور آواز کی کذا فی الطرح اور یہہ جلد کا ایک قسم ہی گانی کی مباح ہی بالاتفاق اور کسیکو علماء میں سے خلاف نہیں ہے اسمیں اور عادت ہے عرب کی کہ جب اونٹ تہک جاتی ہیں تو خوش آوازی کرتی ہیں اور حدی کہتی ہیں تو اونٹ گرم دست ہو جاتی ہیں اور تیز چلنی لگتی ہیں اور قواریر جمع قارورہ کی ہی یعنی شیشہ کے اور معنی اس جملہ کی دو ہیں ایک تو یہہ بسبب ضعف و نرمی عورتوں کے بدن میں تیز چلنا اونٹوں کا اور جنبش موجب رنج و مشقت کی ہی اور دوسرے معنے یہہ کہ مراد ضعف و نرمی دل عورتوں کی ہی یعنی مبادا اونکی گانی سی تغیر اونکی باطن میں پیدا ہوا ور خطرہ برے آنی لگیں کیونکہ بالخاصیت طبیعت کو جنبش میں لاتا ہی اور وسوسی پیدا کرتا ہی اسیسبب سے فضیل بن عیاض رحمہ نی فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہہ احتمال ازواج مطہرات میں ضعیف ہے لیکن وسوسہ خاطر کی طبیعی ہیں اونکا یہاں نہیں راہ احتیاط کی چلنی اولی ہی کذا قاله الطیبی اور حقیقت یہہ ہے افعال و اقوال آنحضرت کی واسطی تعلیم للمتقین امت کی ہیں اور اکثر شارحین نے دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کے ؛ح

وعن عائشة قالت ذكر عند رسول الله صلى الله عليه وسلم الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كلام فحسنه حسن وقبيحه قبيح رواه الدارقطني وروى الشافعي عن عروة مرسلا اور روایت ہی عائشہ سے کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچہا گیا کہ شعر اچہا ہے یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر کلام ہے پس اچہا اوسکا اچہا ہے اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچہا مضمون ہے تو وہ شعر اچہا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے نقل کی یہہ دارقطنی نی اور نقل کی شافعی نی عروہ سے مرسل ف

عن ابي سعيد الخدري قال بينا نحن نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ينشد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا الشيطان او امسكوا الشيطان لان يمتلئ جوف رجل قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا رواه مسلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ کہا جس وقت چلتی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج میں کہ نام ہی ایک گانو کی راہ میں ناگہان ہو یدا ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑہتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا روکو اس شیطان کو البتہ بہرنا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہی واسطی اوسکی بہرنی سی شعر کے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** چونکہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ شعر پڑہتا ہوا چلا جاتا ہی اور التفات ساتہہ آنحضرت کی طرف نہیں کرتا جانا کہ یہہ شاعر اوس شعر کا اور بہرا ہوا ہی شعر اسکی باطن میں اور حیا اور ادب لیگیا یہ لیے اوسکو شیطان کہا کہ دور ہی قرب حضرت سی اور دوست شعر کی کہ ساتہہ اوسکے مسرور و مبتلا تہا ؛ح

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا یعنی گانا سننا پیدا کرتا ہی نفاق کو دل میں جیسا کہ پیدا کرتا ہی پانی کہیتی کو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** یعنی اگر یہہ سبب نفاق کا ہے اور یہہ روایت کی گئی انس سے بہی انہا طاہر کمیان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفسی بیدہ ان القرآن والذکر لینبتان الایمان کما ینبت الماء

نوری کی کتاب مین رحصہ ہین کہ گانا ساتہہ نری آواز کی مکروہ ہی اورسنا ہی اوسکا مکروہ ہی اور اگر ہو سننا اوسکا اجنبی عورت سی تو ہی بہت مکروہ اور گانا ساتہہ ساز کی شعار شرابیون والون کا ہی مانند عود اور طنبورا اور ار باجون کی حرام ہی ایسا گانا ہی اور سنا ہی ت ح ع **وعن نافع** قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہہ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نی آواز نی کی پس رکہین دونو انگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوی راہ سی دوسری طرف یعنی بقصد احتراز او راجتناب کی پہر کہا واسطی میرے بیچ اسکی کہ دور ہولی ای نافع کیا سنتا ہی تو کچہہ یعنی اس واسی کہا مینی نہین پس ونہا لین انگلیان اپنی دونو کانون اپنون سی کہا ابن عمر نی تہا مین ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نی مانند اوسچیز کی کہ کیا مینی کہا نافع نی اور تہا مین اوسوقت لڑکا چہوٹا نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی اس سبب سے مجکو منع نکیا سننی اوسکیسی کہ مین چہوٹا تہا تکلیف شرعی مجہپر نہی نہ کوئی کہی کہ کراہیت تنزیہی تہی نہ تحریمی اور اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی اور ورع کی تہا و الا نافع کو ہی اوسی منع کرتی اور کلام درباب غنا کی طول سے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی اور مشائخ کہتی ہین کہ جو کچہہ کہ مقام نہی مین واقع ہوا ہی مراد یہہ ہے کہ اوسکی ساتہہ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کہتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سننا آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کی استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من الكفر اور اگر سنی اچانک پس نہین گناہ ہے اوسپر اور واجب ہے اوسپر یہہ کہ بہت کوشش کری اسمین کہ نسنی اسلیے کہ منقول ہی آنحضرت سی کہ انگلیان کان مین رکہہ لین ت ح ع

باب حفظ اللسان والغيبة والشتم

باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اس کلام سی کہ کہنا چاہیے خصوصا غیبت اور برا کہنا اوسکا کہ سچا ہی اوسکی غیبت کرنی اور برا کہنا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن سهل بن سعد** قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ضامن ہو واسطی میری اور عہد کری اور لازم پکڑی اپنی پر محافظت اوسچیز کی کہ درمیان دونو کلون اوسکیکی ہی یعنی زبان اور دوانت کہ زبان کو بچاوی کلام بی فائدہ اور بری سی اور دانتون کو کہانی اور پینی حرام کی سی اور لازم پکڑی محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونو پانو اوسکیکی ہی یعنی ستر کو محفوظ رکہی زنا سی ضامن ہون مین واسطی اوسکی بہشت کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی وہ اول داخل ہوگا بہشت کی درجات عالی مین اور یہہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کیطرف سی ہی جیسا کہ اپنی فضل سی ضامن رزق بندون کا ہوا ہی اوسی ہی وعدہ فرمایا جزا اعمال کا ہی کیا ہے اور آنحضرت نائب اوسکی ہین ت ع ح **وعن ابي هريرة** قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کے کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑی درجی یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حالانکہ وہ اللہ کی نزدیک بڑی رتبہ کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ساتہہ ایک بات کے

کہ اوسمین ناخوشی اللہ کی ہوتی ہی مضائقہ نہین جانتا اوسکی کہنی مین ڈرہل جانتا ہی اوسکو گناہ ہی بسبب اوسکی دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری
نے اور یہہ اور روایت بخاری ومسلم کی یہہ الفاظ آئی مین کہ گرتا ہی بندہ بسبب ویسی بات کی آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان
مبدأ اور منتہی کی دورتر ہی اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق ومغرب کے ہی ف یعنی زبان نگاہ رکہنا چاہیے اور اوسکی فعل کو آسان نہ
جاننا چاہیے ایک بات کہ بندہ کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان وسہل جانی اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت
مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنی کی درکات دوزخ مین ہوتی ہی ع ح وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ تغلیظ وتشدید ہی جہہ
سے کہ مار ڈالنی مسلمانون کے بیچ اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہی جیسیکہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہی یا مراد مار ڈالنا
سبب اسلام کی کہ حلال ومباح جانی بسبب اسکے قتل اوسکا اور یہہ بی شک ہی کہ قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی اور حلال ومباح جاننی
کے کفر ہی ع ح وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہی اپنی بہائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پہرتا ہی ساتہ اس کلمہ
کفر کی ایک ان دونون کا نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی ف یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکی حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو وہ خود شخص کافر ہی
اور اگر جہوٹ کہا اور وہ کافر نہ تہا تو یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا
اور کہا نووی نی کہ یہہ حدیث اون حدیثون مین سی ہی کہ گنا ہی ان کو بعضی علما نی مشکلات سی بجہت اسکی کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب
اہل حق کا یہہ ہی کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوی مسلمان بسبب گناہون کی مانند قتل وزنا کی اور کہنی اوسکی اپنی بہائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام
کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہہ کہ محمول ہی اوپر حلال جاننی والی اوسکی پس اس صورت مین معنی با بہا کی یہہ ہون گی کہ
رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہہ کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکی کی تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی اوپر خوارج
کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح ومختار اکثرون کی نزدیک یہہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہین ہین میں
کہتا ہون مین کہ یہہ بیچ غیر حق روافض وخوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کا اور تکفیر کرتی تمام اہل سنت وجماعت
سے پس وہ کافر ہین بلا نزاع ہ ح ع وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمي رجل رجلا بالفسوق
ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري اور روایت ہی ابی
ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ
فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی فاسق وکافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق
کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ع ح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا
رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه متفق عليه اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جو شخص کہ پکاری کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرح کا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت
اسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری ومسلم نی وعن انس وابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپسمین گناہ اوسکا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دوسرا شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ بہی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور
دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہہ مسلم نی ف پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی باین طور کہ زیادہ ہوا
برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور ایذا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری تب نہین
ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بہی گناہ کار بسبب تعدی کی ہ ع ہ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی یہہ کہ ہووی بہت
لعنت کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نی ف صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی یعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت
کی چنانچہ آیۃ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور
ایسی مقام مین پہنچا کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کی اور نزدیک کرنی دورون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور ڈالنا اور ہانکنا درگاہ رحمت
سی ہے شان اوسکی نہوا اور مقتضا ہی مقام صدیقیت کا نہین اور اسیطرح خصلت پسندیدہ اہل سنت وجماعت کی ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق
اوسکا ہوا اور اپنی زبان کو ساتہہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہہ اوسکی نکرین اور ساتہہ لعنت کرنی بدون کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک
خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوسکا فرد کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہہ مرنی اوسکی کفر پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر
ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل نامتناہی اوسکی سی یہہ تو مخصوص کافرون کی لیی ہی اور دوسری دوری اور
محرومی مقام قرب رضای حق سی کہ راجع اور ساتہہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال وارد کی اور بعضی صحابہ
وغیرہم سی بہی منقول وماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی ہی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیی لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سی
نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ ذم نہین ہی اوسکی لیی کہ صادر ہو لعنت اوس سی ایکبار
یا دو بار ۲ ح ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہونگی
گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی ف گواہی
دینی والی یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کی لوگ ہین اور امت محمدی گواہی دینگی کہ اونکی رسولون نی ابلاغ احکام الہی کیا تہا جیسیکہ فرمایا
اللہ تعالی نی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پس فرماتی ہین کہ لعنت کرنیوالون کو کہ لعنت عادت اور خو اونکی ہی درجہ شہادۃ
یعنی گواہی دینی کا اور درجہ شفاعت کا کہ لوگونکی شفاعت کرین نصیب نہین ہویگا دن قیامت کی ۳ ع ح وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہی کوئی ہلاک ہوئی لوگ اور مستحق آگ دوزخ کی ہوی پس وہ سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی نقل کی
یہہ مسلم نی ف یعنی جو کوئی یہہ کہی بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنیکی لوگون کو رحمت الہی سی نہ بطریق تحسر اور غمخواری
اور تاسف کی اور یہ حال اونکی تو وہ کہنی والا اوس سب سی زیادہ ہلاک ہونیوالا ہی کہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگون کو بچشم حقارت سی دیکہا
اور رحمت حق سی نا امید کیا اور یہہ معنی اہلکہم کی ہین کہ بضم کاف کی بصیغہ تفضیل روایت ہوا اور اہلکہم ساتہہ زبر کاف کی بصیغہ ماضی بہی آیا ہی

اکا

اوسکی معنی یہہ ہین کہ جو کوئی اس کلمہ کو کہی ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطہ نا امیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنی کی معاصی مین ڈالتا ہی
اسلیے کہ معنی اس کلام کی یہی ہین کہ شکستہ دل و نا امید ہی شوق سے ہوتی ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کی ہین اونکو نصیحت ساتھہ نرمی کے کرنی و ساتھہ رحمت و مغفرت الہی کی امیدوار کرنا چاہیے
و مقید ہے یہان خیال ہے کہ اسیطرح لوگون کو بشارتین دینی اور ویسا نہ کرنا اور امید وار رحمت کرنا چاہیے ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگون
کا دن قیامت کی دو رویہ منافق صفت وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھہ ایکطرح کی اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت از راہ خوشامد اسی کی کہتا ہی موافق
مرضی اونکی اور رعایت حق کی نہین کرتا جیسیکہ حال ہنا فقون کا تہا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَمَّامٌ اور روایت ہی حذیفہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتی تھی نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھہ نجات کے چغلی خور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم مین بجای لفظ
قتات کی لفظ نمام کا آیا ہی ف قتات اور نمام کی ایکسا ہی معنی ہین کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہنچا دی اور بوجہ فساد کی نوع بنوع
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ
الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ
إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ
وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لازم پکڑ واپنی پر سچ بولنی کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکہاتا ہی طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنی کی یہہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی نیکی
کرنیکی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہنچاتی ہی نیکوکار کو طرف بہشت کی یعنی مراتب عالیہ اوسکی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہی
اور کوشش کرتا ہی سچ بولنی مین یہان تک کہ لکہا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کی صدیق اور دور رکہو تم اپنی تئین جہوٹ بولنی سی اسلیے
کہ تحقیق جہوٹ بولنا پہنچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق کرنا پہنچاتا ہی طرف آگ دوزخ کے
اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جہوٹ بولنی مین یہانتک کہ لکہا جاتا ہی نام اوسکا نزدیک
اللہ تعالی کی بڑا جہوٹا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ الفاظ آئی ہین کہ تحقیق
سچ بولنا نیکی ہی اور نیکی پہنچاتی ہی طرف بہشت کی اور تحقیق جہوٹ بولنا فجور ہی اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے
طرف آگ کی ف لکہا جاتا ہی الخ یعنی حکم کیا جاتا ہی اوسپر ساتہہ صدیقیت کی اور ثابت کیا جاتا ہی
اوسکے لیے مقام صدیقیت اور ثواب اوسکا یا لکہا جاتا ہی نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کی نزدیک ملائکہ کے
یا لوگ اپنے کتابون مین نام اوسکا صدیق لکہتے ہین اور مقصود دینا ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق
مین ساتہہ اس صفت و نام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگون کی دلمین اور جاری کیا جاتا ہے زبانون
پر کہ یہہ سچا ہی بر قیاس قول اللہ تعالی کی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا اور
اسیطرح جہوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہہ جہوٹا ہی اور ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے

عذاب جھوٹوں کا بالوگوں میں جو جھوٹ مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ وسی بعض کہتی ہیں طرح **وعن** ام کلثوم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ اور روایت ہی ام کلثوم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی نہیں جھوٹا وہ شخص کہ صلاح کرتا ہی درمیان لوگوں کی اور کہتا ہی باتیں نیک باعث اصلاح اور رفع نزاع کی ہوں اگرچہ
جھوٹ ہی ہوں اور پہنچاتا ہی اچھی باتیں یعنی ایک طرف سی دوسری کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہتا ہی اظہر یعنی کلام کو متضمن خیر
کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر میں تکرار ہی یہہ انکی صلاح کی راہ کہتا ہی ایک طرف سی دوسری کو وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی
کہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو اگرچہ اسنی نکہا ہو شرع **وعن** المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم المداحین
فاحثوا فی وجوههم التراب رواہ مسلم اور روایت ہی مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ
دیکھو تم تعریف کرنیوالوں کو پس ڈالو انکی مونہہ میں مٹی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی جو کہ مبالغہ کریں تعریف میں روبرو تمہاری اور طمع مال کی رکھ کر
کر تعریف شعر ہو یا نظم انکی مونہہ میں مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہہ ہی کہ کچھ تہوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنی خاک کی قلت
و حقارت میں تاکہ ہجو نکریں تمہاری اور بعضی علما نی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد جو کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ مٹی خاک کی
لے اور سامنی امیر المومنین حضرت عثمان رض کی تعریف کرنیوالیکی مونہہ میں ڈالدی اور اسمیں زجر ہی تعریف کرنیوالیکو اسلیئی کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی
اوسکو کہ جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہیں کہ عادت پکڑی ہی انہوں نی تعریف کرنیکی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کے
اور مستحق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے مدد وہی مخرقوم ہوتی ہیں نفع کی پس جو کہ تعریف کرے کسیکی اچھی فعل اور
امر محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہو اور بہلائیوں کی کرنیکی اور لوگوں کو رغبت ہو اسکی اقتدا کی پس نہیں ہی وہ مداح یعنی مداح برا شرع **وعن** ابی بکرۃ
قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا
لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا متفق علیہ اور روایت ہی ابی
بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تہا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف میں پس فرمایا حضرت
نی وای تجکو کاٹی تونی گردن بہائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص کہ ہو تم میں تعریف کرنیوالا ضرور پس چاہی ہی کہ کہی گمان کرتا ہوں میں فلانیکو ایسا یعنی
مرد صالح مثلاً حال آنکہ اللہ تعالی جانتا ہی حقیقت حال اوسکی اور حساب کرنیوالا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان سے کہتا ہی تعریف کرنیوالا
کہ تحقیق وہ ایسا ہی یعنی جسکی تعریف کی اور تعریف نکری اور حکم نکری خدا پر ساتھ جزم و یقین کی کسیکو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری اور کہی
میں اور کہی کہ گمان رکھتا ہوں کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ بالتحقیق ایسا ہی کیونکہ حکم علم الہی پر ہی ف کاٹنا گردن کا یعنی ذبح اور ہلاک
جسمانی کی ہی استعمال کیا اسکو بیچ ہلاک روحانی کی کہ ممدوح کو اوسکی عجب و غرور پیدا ہوتا ہی وہ ہلاک دینا میں ہی اور یہہ دین میں اور کبھی تعریف
باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہی جبکہ تعریف سنتی ہی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص میں اوسکو ہلاک کیا حاکم نی ف تعریف
کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ تعریف کری اوسکی اوسکی مونہہ پر یہہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اس حدیث میں اور دوسری یہہ کہ تعریف کری
اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچی پس یہہ بھی نہی کی گئی اور تیسری یہہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ حال میں کہ نہ پروا ہو اوسکو
پہنچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتھ حق و تمیز کی کہ جو ہیں پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں ف مالک مطیع **وعن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان

فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ

اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آیا جانتی ہو تم کیا ہی غیبت کہا بعضوں صحابہ نی کہ اللہ و رسول اسکا دانا
ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بہائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز و صفت کی کہ ناخوش رکھی [illegible] پس خبر دو تم اگر ہو بہائی
میری [illegible] وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنی اگر وہ صفت [illegible]
ہی فرمایا حضرت نے اگر ہی اوس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوس میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق [illegible]
تو نی اوسپر یعنی غیبت [illegible] اور اگر سچ کہی تو افترا و بہتان ہی [illegible] اور ایک روایت مسلم میں [illegible]
کہ کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہیں اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر
جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہوں کی زیادہ پہیلا ہوا ہی لوگوں میں [illegible]
[illegible] ذکر کسیکو ساتہہ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکی بدن میں ہو یا اوسکی نسل میں یا اوسکی خلق میں یا [illegible]
میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اوسکی خادم میں یا کپڑی میں یا رفتار و گفتار میں [illegible]
و مکانات میں یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تندخوئی میں اور خوش گوئی اور خاموشی میں اور سوا اسکی میں [illegible]
کرنا ساتہہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہہ آنکھ و ہاتھ اور سر اور [illegible]
سے سمجہا جاوے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی ہو پس غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی منہہ پر کہی اور ناخوش لگی [illegible]
ہی کہ یہہ اور بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہہ ہی کہ بخشوا لیوی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی [illegible]
یا وہ مر گیا یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی میں لازم نہیں [illegible]
ہی منی بخش [illegible] اور پہر استغفار کری اوسکی لیی کہ جسکی غیبت کی ہی [illegible]
ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کی نہیں مضائقہ ہی اور [illegible]
غیبت کی ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں ہوتی وہ غیبت [illegible]
اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگوں کو ہاتہہ و زبان سی اپنی پس ذکر کرنا اوسکا [illegible]
سلطان کو تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو اس میں گناہ ہی [illegible] فی فتاوی قاضی خان و عالمگیریہ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنیکا پس فرمایا اذن دو واسطی اوسکی پس برا ہی اپنی قوم میں پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی
حضرت نے بیچ ملاقات اوسکی اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا انبساط کیا [illegible] پس جب چلا گیا وہ شخص [illegible] یا رسول اللہ کہا تہا

آپنی اوسکی حق مین ایسا اور ایسا پہر کشادہ روئی کی اونسی بیچ ملاقات آپکی کی اور میٹھی باتین کین اوسنی پس فرمایا حضرت نی کب پایا تونی مجکو فحش
بولنی والا تحقیق بدترین آدمیونکا نزدیک اللہ کی مرتبہ مین دن قیامت کی وہ شخص ہے کہ چہوڑدین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی سی
اور ایک روایت مین واسطی بچنی فحش اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف وہ شخص جو آیا عیینہ بن حصن تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب
اور سنگدلان عرب سی اور اپنی قوم مین رئیس تہا اور تہا بد خلق اور آثار نقصان دین و ایمان کی اوسکی حضرت کی حیات مین اور بعد وفات
حضرت کی ظہور مین آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہوگیا تہا اور حضرت ابو بکر رض کی ہاتہہ مین اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان
مرا اور اوسوقت مین کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نہ تہا اور کلام مذکور آنحضرت کا اوسکی حق مین علامات نبوت اور
معجزات سی تہا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اوسکی کی دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوسی ظہور مین آئی اور یہہ مذمت اوسکی واسطی ظاہر کرنی
حقیقت حال اوسکی کی تہی تا لوگ اوسکو پہچانین اور فریب نکہاوین اور فتنہ مین نہ پڑین اس غیبت نہیں ہے اور نووی نی کہا کہ حضرت نی اوسی نرم کلام
کیے واسطی تالیف قلب اوسکی کی اور اسی سی معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کی یہہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطی اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معا اور یہہ مباح ہی اور بعض
اوقات مین اچہی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطی کسی صلاح کی اور یہہ بڑا فائدہ ہے یاد رکہنی اسکی کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سی
اور ان دونون کی فرق سی جاہل ہین اور حضرت نی جو فرمایا کہ کب پایا تونی الخ یہہ انکار ہی حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپنی مخالفت کی
حاضر و غائب مین پس کیون نہ برا کہا آپنی اوسکو حاضر مین جیسکہ برا کہا آپ نی غائب مین اور واسطی بچنی فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہین
ایک تو یہہ کہ نہ کہا اوسکی مونہہ پر بسبب فحش و درشت کہا سبب اسکی کہ فحش گو نہو وین اور اوس جماعت سے نہون کہ لوگ ساتہہ ترک کرنی اوسکی کی ہین بسبب فحش
اوسکی کی دوسری یہہ کہ وہ شخص شریر تہا اس سبب اسکی چہوڑدیا مینی اور اوسکی مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور بدتر شخص ہی وہ کہ چہوڑدین اوسکو لوگ بسبب اسکی شر اور
برائی اوسکی سی ش ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ
الْمَجَانَةِ اَنْ یَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ عَمَلًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ یَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَیُصْبِحُ
یَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام امت میری عافیت مین ہی یعنی نہین ماخوذ
ہوتی اور نہین عذاب کیے جاتی سخت مگر آشکارا کرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی پروائی سی ہے یہہ کہ کری آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کری اس
حالمین کہ تحقیق چہپا رکہا تہا اوسکو اللہ تعالی نی یعنی اوسکی عمل کو لوگون سی یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہین عذاب کیا اوسکو رات
مین یہانتک کہ جدا رہا دن تک پس کہی وہ شخص کسی سی ای فلانی کیا مینی آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی
تہی اوسکی پروردگار اوسکی نی اور صبح کرتی ہی کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت شیخ نی معنی معافی
کے یہہ لکہی ہین کہ سلامت رکہی جاتی ہی یعنی غیبت نہین کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ کرنیوالی اور طیبی نی بہی یہی معنی لکہی
ہین اور ملا علی نی لکہا ہی کہ نہین دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہہ معنی ہین یعنی جو کہ ترجمہ مین مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نی لکہا ہی کہ اسی
معلوم ہوا کہ غیبت کہ حرام ہی اوسکی ہی کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیا ہی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت نہین اور لکہا ہی
علماء نی کہ جائز ہی غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوی اور وقت داد
خواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کے ع وذکر

حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوس سے یہہ ہے من کان یومن بالضیافۃ میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِی الْمَصَابِیْحِ قَالَ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑ دی جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و بیہودہ بنایا جاتا ہی اوسکی لیی محل بیچ کنارہ جنت کی اور جو شخص کہ چھوڑ دی جھگڑا اوس حالت مین کہ ہو حق بنایا جاتا ہی اوسکی لیی مکان بیچ بیچ بہشت کی اور جو شخص نی کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکی لیی بیچ جگہہ بلند بہشت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور اسیطرح ہی شرح السنہ کی اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف اور بیہودہ ناحق یہہ قید آئی ہی اتفاقی اور جھوٹ بولنا بعضی مواضع مین جائز ہی جیسیکہ جنگ مین یا بیچ صلح کی سو جب بات شکنی کا نہو اور صلح کروانی مین اور محافظت مال مسلمان مین کرنا حق جاتا ہی اور یا جو کہ دروغ بہ یا مین رکہتا ہی جائز ہی کہ یا کسی سے کہی کہ تجہی زیادہ چاہتا ہون اور ہی حق یعنی اگرچہ حق سچا ہی اوسکو نباکر نیز اوسکی اوسکی فی نزاع کی اور لونا تنع ادکسر نفسی کی اور بیچ غیر امر دینی کی ہی کہ سکوت کرنی سی ذہن کو دلی خلل دین مین نہ پڑی اور امام شافعی سی منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ کیا مینی ہرگز مگر دوست رکہا مینی کہ حق اوس کے خصم پر کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نی کہ حد مرا یعنی جھگڑی کی اعتراض کرنا ہی اوپر کلام غیر کی ساتہہ ظاہر کرنی خلل کی اوسمین باعتبار لفظون کی یا معنون کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مرا یہہ کہ ترک کرنی انکار و اعتراض کو پس جو کلام کہ سنی تو اگر حق ہو تصدیق کر اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتہہ امور دین کی تو سکوت کر اوس سی اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچہی اوصاف کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف بیان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُوْنَ مَا اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمیکو بہشت مین یعنی سبب داخل کرنی دلکی بہشت مین کیا چیز ہین کہ وہی ہین اور وہ دو چیزین ہی کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ مین دو چیزین کہ اکثر سبب ہی منہہ اور شرمگاہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف ادنی تقوی تو یہہ ہی کہ بچی شرک سی اور اعلی اوسکا یہہ ہے کہ بچے خطرہ ماسوائی اللہ سی اور حسن خلق یعنی ساتہہ خلق کی کرادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکا ہی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ احسان کری اوسپر کہ جو بدی پہنچاوی اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ خوش خلقی بہی داخل تقوی مین ہی پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہی اگر یہہ کہ مراد تقوی سی اعمال ظاہرہ لیوین اور حسن خلق سی اخلاق باطن اور طیبی نی کہا کہ تقوی اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خالق کی کہ بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کی ساتہہ خلق کی اور منہہ کہ زبان ہی سبب دخول نار کا ہی اور بڑا ہی کہا اوسکی حرام کھانا اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور لا طائل کا اور زبان کی ...

کر کہ آدمی بسبب اسکے منافقت اختیار کرتا ہی اور مغلوب الجہل ہو جاتا ہی ؛ **وعن** بلال بن الحارث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن الرجل ليتكلم بالكلمة من الخير ما يعلم مبلغها يكتب الله له بها رضوانه إلى يوم يلقاه وإن الرجل ليتكلم بالكلمة من الشر ما يعلم مبلغها يكتب الله بها عليه سخطه إلى يوم يلقاه رواه في شرح السنة وروى مالك والترمذي وابن ماجه نحوه

اور روایت ہی بلال بن حارث سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی بسبب اسکے خوشنودی اپنی اوسدن تک کہ ملاقات کری اللہ تعالی سی اور تحقیق آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ بسبب اسکے اوسپر خفگی اپنی اوسدن تک کہ ملاقات کری اوسی نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہو اللہ اوسی اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سی اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونی عروس کی اور روز قیامت کی اٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی ہوگی وسکی حق مین عکس اسکے سمجھ لیں یعنی توفیق یعنی اوسدن تک آخر کی یہہ نہایت ہی کہ رضا اور غضب اوسدن تک ہی بعد از ان منقطع ہوگی اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی بیچ حق ابلیس کی ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نی کہ مراد پہلی بات سی کلمہ حق کہنا ہی نزدیک سلطان ظالم کی اور اسی قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کری دین مین اور ظاہر حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا کلمہ ہو ؛ **وعن** بہز بن حکیم عن أبيه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ويل لمن يحدث فيكذب ليضحك به القوم ويل له ويل له رواه أحمد والترمذي وأبو داود والدارمي

اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی حکیم نی نقل کی بہز کی دادا سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای ہی واسطی اوس شخص کی کہ بات کری پس جھوٹ بولی تاکہ ہنساوی ساتھ اوسکی قوم کو وای ہی واسطی اوسکی وای ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی **ف** ویل کی معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ کا ہی جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطی تاکید اور تشدید کے ہے وعید مین اور جھوٹ بولی اس قید سی سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہی واسطی خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اور چاہیی یون کہ اوسکو بہہ عادت و پیشہ اپنا نکری کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیی کہ نظر ہنسانی پر نہو جیسا کہ حدیث آئندہ مین فرماتی ہین ؛ **وعن** أبي هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن العبد ليقول الكلمة لا يقولها إلا ليضحك به الناس يهوي بها أبعد ما بين السماء والأرض وإنه ليزل عن لسانه أشد مما يزل عن قدميه رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہیں بولتا ہی اوسکو مگر اسواسطی کہ ہنساوی ساتھ اوسکی لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گرتا ہی دور تر ہی مسافت سی اور منتہی اوسکی اوس مسافت سی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور تحقیق بندہ پہسلتا ہی بسبب زبان کی اپنی زیادہ تر پہسلنی سی قدم اپنی سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی جھوٹ وغیرہ کہ آفتین زبان سی صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی پانوسی منہہ کی بل پہسلنی کہ ضرر بدن میں رہی ضرر دینی سی ؛ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا رواه أحمد والترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سی نجات پائی یعنی آفات و بلیات سی دنیا اور آخرت مین اسلیی کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہنچتی ہی زبان کی سبب سی پہنچتی ہی

نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی وبیہقی نی شعب الایمان مین ف کہا امام غزالی نی کہ کلام چار قسم پر ہی ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع
محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بہی ہے اور نفع بہی ہی اور چوتہا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور ورلازم ہی خاموش
اوس سی اور ایسی ہی وہ کہ ضرر ونفع دونو رکہتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنی نفع کی سی اور رہ وہ کلام کہ نہ ضرر رکہتا ہی اور نہ نفع مشغول
ہونا ساتہہ اوسکی موجب ضائع کرنی وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اوسمین بہی خطر وآفت ہی کہ کبہی تجاوز
امیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہی اور تمیز ودریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہی پس خاموشی ہر حال بہتر ہی
کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی کسی نی الانسان جرمه صغير وجرمه كبير وكثير ع وعن عقبة بن عامر قال لقيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما النجاة فقال املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك رواه احمد والترمذي
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا ملاقات کی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور کہا مینی کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرة مین فرمایا
محفوظ رکہہ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف لفظ املک ساتہہ زبر ہمزہ کی
اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکہہ اپنی زبان کو اور مت کہہ مگر وہ چیز کہ ہو تیرا اوسمین خیر کہا یہہ ایک شارح نی اور ظاہر یہہ ہی کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ اپنی زبان کو حال
اوسکی محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دی تجکو گہر تیرا یہہ کہ رہی تو اوسمین اور نہ نکلی مگر بضرورة
اور نہ تنگ دل ہو بیٹہنی سی اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہی شر وفتنہ سی اور اسی لیی کہا گیا ہی ہذا زمان السکوت وملازمة البيوت
والقناعة بالقوت الى ان تموت اور کہا طیبی نی کہ امر ظاہر مین وارد ہی گہر پر اور حقیقت مین مخاطب پر یعنی بیٹہہ گہر مین مشغول ساتہہ عبادت ہو کی
اور رو یعنی اگر رونا آوی والا صورت رونی کی بنا نادم ہو کر اپنی گناہون پر ع وعن ابى سعيد رفعه قال اذا اصبح ابن آدم
فان الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانا نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا رواه الترمذي
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہنچائی اونہون نی حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا پس تحقیق سارے
اعضا عاجزی کرتی ہین روبرو زبان کی اور کہتی ہین ڈر اللہ سی بیچ حق ہمارے کی اسی کہ تحقیق ہم ساتہہ تیرے ہین پس اگر سیدہی رہی تو سیدہی رہینگی ہم
اور اگر ٹیڑہی ہوگی تو ٹیڑہی ہونگی ہم نقل کی یہہ ترمذی نی ف اگر کوئی کہی کہ اصل ومدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین
اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسیکہ حدیث مین آیا ہی ان فی الجسد مضغة ان صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله جواب اسکا یہہ ہی کہ زبان
ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم دل کا ہی گویا جو کچہہ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتی ہین ع
وعن على بن الحسين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه رواه مالك
واحمد ورواه ابن ماجة عن ابى هريرة والترمذى والبيهقى فى شعب الايمان عنهما اور روایت ہی علی بن حسین سی یعنی حضرت
امام زین العابدین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خوبی اسلام آدمی کی سی ہی چہوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فایدہ دی اوسکو نقل
کی یہہ مالک اور احمد نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابی ہریرہ سی اور ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین دونوسی یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سی ف
یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتہہ اوسکی نہ رکہی اور غرض ساتہہ اوسکی متعلق نہو اور شان اوسکی ایسی نہو کہ اہتمام کری
اوسکا اور مشغول ہو ساتہہ حاصل کرنی اوسکی یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہتی ہین اوسکی یہی معنی ہین اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہی وہ
ہے کہ متعلق ہی ساتہہ ضرورة حیات اوسکی کی معاش مین اور سلامتی ونجات اوسکی کی معاد مین متعلق معاش کی طعام ہی کہ سیری بخشی اور پانی

کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور جھونپڑی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہو اور مانند اونکی وہ چیزیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوے اونسے اور بہرہ مند ہووے لیکن مند ہو اونسے اور نہ فضول اقوال و افعال پر تمام حرکات و سکنات اوسکے متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان میں جیسا کہ حدیث جبرئیل [illegible] کی مذکور ہوا حاصل یہہ کہ جو چیزیں ضرور ہیں اوسکی معاش و معاد میں اور سبب رضامندی مولا کے ہیں وہ تو لایعنی نہیں ہیں [illegible] لایعنی میں عام ہے کہ وہ چیزیں کرنیکی ہوں یا کہنی کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد الایعنی کی یہہ ہے کہ کلام کرے تو ساتھ ایسی چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اوسسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اوسکی یہہ ہے کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اونسے احوال سفروں کا اور اون چیزوں کا کہ سفروں میں دیکھی مانند پہاڑوں اور نہروں کی اور وقائع کہ واں واقع ہوں اور اچھی کہانی اور کپڑے و غیر ذلک پس یہہ ایسی صورتیں ہیں کہ اگر سکوت کرتا اونسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ح ر ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا وفات کیا گیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشنودی ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کی یعنی برکت صحبت آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہے تو یہہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہ ہو اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ ناقص نہ کرتی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنے جیسا کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا بلکہ سبب بالیدگی کا ہوتا ہے حاصل یہہ کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اوسکی بہشت میں شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اوسنے اور بخل کیا ہو اور اوسکی سوال و حساب میں گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے بہشت کی سے منع کیا گیا ہو ح وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ هٰذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہے اون چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اوسسے مجھپر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہہ اوسکی شر سے بہت ڈرتا ہوں تمہارے حق میں کہ اکثر گناہ کی اوس سے سرزد ہوتی ہیں نقل کیا یہہ ترمذی نے اور صحیح کیا اوسکو ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتی ہے اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنیوالے ایک کوس بسبب بدبو اوس چیز کیسی کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سفیان بن اسد حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بہت بڑی بات ہے از روی خیانت کی یہہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کی سچا جاننے والا ہے اور تو اوس بات میں جھوٹا بولنے والا ہے یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال برا ہے اور اس صورت میں بدتر ہے نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہوگی اوسکی دن قیامت کی دو زبانیں آگ کی نقل کی یہہ دارمی نے ف دو رویہ اوسکو کہتے ہیں کہ مرد کسیکے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہہ میرا بڑا دوست ہے اور اوسکی پیٹھ پیچھے ایسی باتیں کرے کہ [illegible]

اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نی کہا کہ دو روےہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی یہہ ہر ایک پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا
کہ یہہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کی پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہہ میرا دوست غمخوار
اور مددگار ہی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ
وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہوتا ہی پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا
اور نہ فحش بکنی والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہیں ہوتا
مومن فحش کہنی والا زبان درازی کرنیوالا یعنی اس روایت مین وصف کیا فاحش کو ساتہہ بدی کی یعنی نہین ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا
وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہوتا مومن کامل
بہت لعنت کرنیوالا اور عادت کرنیوالا اوسکی اور نہ چاہی اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت مین یہہ الفاظ آئی ہین نہین لائق مومن یعنی مطلق مومن کو
کہ بہت لعنت کرنیوالا وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللهِ وَ
لَا بِغَضَبِ اللهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرة بن جندب سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپس مین ساتہہ لعنت خدا کی یعنی آپس مین ایک دوسرے کو یہہ نہ کہی کہ تجہپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس مین ساتہہ
غضب خدا کی اور نہ ساتہہ داخل ہونی کی دوزخ مین یعنی یہہ کہو کہ غضب خدا کا تجہپر اور دوزخ مین جاوی تو اور ایک روایت مین ہی اور نہ ساتہہ آگ کی نقل
کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ
شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا
وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى
قَائِلِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بندہ
جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑہتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی آسمان کی آگی لعنت کی
پہر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کی پس بند کیی جاتی ہین دروازی اوسکی نزدیک ظہور لعنت کی پہر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائین یعنی پس دیکہی
ہی روکیجاتی ہی پس جسوقت کہ نہین پاتی راہ پہرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہنچتی ہی اسکو اور اگر نہین ہوتا
وہ لائق اوسکی پہر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی ہی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی متوجہ ہوتی نہین
ہوتی بلکہ چاہتی ہی کہ باہر نکل جاؤن جب جگہہ نکلنی کی نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی وسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پہر آتی ہی لعنت بہیجنی والی کی
پس چاہیے کہ جبتک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکری اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کی متیقن نہین ۞ ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ
رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ ایک شخص کی اوڑائی ہوا نی چادر پس لعنت کی اوسنی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لعنت کر
اوسکو ساتھ کی وہ حکم کی گئی ہی اور تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص لعنت کری کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر

نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد نے **ف** حلم کی گئی ہے ساتھہ چلنے کے اور بہچا ہی اسکو وسطی حکمتون کی تنگ آنا دوسی اور مکر دجانا
اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کی ہی اور اسیطرح اپنی بیچ نزول حوادث زمانہ کی اور وارد ہونے احکام ارادیہ کی چاہیے کہ ظاہر
اور باطن میں ساتھہ دل اور زبان کی راضی وساکت ہو اور اگر دل میں بحکم ضعف بشری کی تغیر راہ پاوی تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکہی ۱۲ ح **وعن**
ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احدٍ شیئا فانی احب ان اخرج
الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچاوی مجکو کوئی
میری صحابیون مین سی کسی کی طرف سی کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات و افعال بد اور خصلتون بد سی کہ فلانی نی ایسا کیا اور فلانی نی یون کہا اور
فلانا ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون یہ کہ نکلون بیچ تمہاری گہرسی طرف تمہاری اسحالمین کہ صاف سینہ ہون اور کسیپر غصہ اور کسی سے ناراض و باکینہ ہون
نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نہ چاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کی بلکہ نزدیک کسیکی کسیکی طرف سی اوسکی برائی کہنا باعث
عداوت وکینہ کے نہو اور معنی اسکی یہ ہین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آرزو کی یہ کہ نکلین اپنے اسحال مین کہ دل اونکا راضی ہو اپنی صحابہ سی
وعن عائشۃ قالت قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت
کلمۃ لو مزج بہا البحر لمزجتہ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ عرض کیا مینی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ کفایت ہی تمکو صفیہ سی یعنی انکی عیبون سی ایسا اور ایسا مراد رکہتی تہین عائشہ اس سخن سی کوتاہ قد یعنی صفیہ رض کو تاہ تہین عائشہ نی چاہا
کہ اپنی عیب اونکو حضرت کی سامنی ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنا عائشہ رض سی ناخوش آیا پس فرمایا کہ تحقیق کہا تو نی ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوی ساتہہ
اسکی دریا البتہ غالب آوی یہ کلمہ اوسپر یا برا و تغیر کردی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جب دریا کو باوجود اس عظمت کی تغیر کردے
اور غالب آوی اوسپر تو تیری اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت کی سقدر عیب کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بہی غیبت ہی اور لفظ کذا
وکذا کنایہ ہی ذکر کرنی بعضی عیب صفیہ کیسی اور کہا ایک شارح نی کہ قول عائشہ کا کذا اشارہ ہے طرف بالشت اپنی کی کہتا ہون ظاہر تکرار کذا سی تعدد نعت
اوسکی کا ہی پس شاید کہ انہون نی کہا ہو اپنی زبان سی کہ وہ ٹہنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتہہ بالشت اپنی کی کہ وہ نہایت ٹہنگنی ہی پس ارادہ کیا تاکید کا
ساتہہ جمع کرنی کی درمیان قول وفعل کے واللہ اعلم ۱۲ ح ع **وعن** انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان الفحش
فی شیءٍ الا شانہ وما کان الحیاء فی شیءٍ الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہوا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز مین یعنی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** کہا طیبی نے اسمین مبالغہ ہی کہ اگر
بالفرض فحش یا حیا جمادات مین ہو تو اوسکو بہی عیبناک کر دے یا زینت دیدے **وعن** خالد بن معدان عن معاذٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنبٍ لم یمت حتی یعملہ یعنی من ذنبٍ قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
ولیس اسنادہ بمتصلٍ لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبلٍ اور روایت ہی خالد بن معدان سی کہ اونسی نقل کی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش وملامت کری اپنی بہائی مسلمان کو ساتہہ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوس سی پہلی نہین مرتا وہ عار
دلانیوالا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اسکو مراد رکہتی ہیں حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ توبہ کر چکا ہی وہ اس سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب
اور نہین ہی سند اسکی متصل اسلیے کہ خالد نے نہین پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہے اور اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش
کر سکتے ہین اوسپر لیکن بطریق نصیحت اور قصد تحقیر کے نہو البتہ نہ جبر و تنبیہ سے کہ اور باز رکہی اوسے اور یہ تفسیر قول یعنی من ذنب الخ منقول

[illegible]

[margin note: ۵ یعنی ٹہنگنی ہی ... عرب اپنی بالشت سی اشارہ کر کی کہتی ہین ... ۱۲ ح]

ہی امام احمد حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ روایت کیا اسکو احمد و طبرانی نی ساتھہ اسناد جید کے **وَعَنْ** وَاثِلَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی واثلہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان بھائی بلا دینی یا دنیوی میں ہو تو خوش نہو بسبب دشمنی کی کہ رکھتا ہی وہ تجسے پس اگر خوش ہویگا تو رحم کریگا خدا تعالی اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھہ اوسکی نقل کیے یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی میں نہیں دوست رکھتا کہ نقل نکالوں کسیکی حال اونکہ ہو میری لیی ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤں میں کتنا ہی مال دنیا سی سبب اس نقل نکالنی کے نقل کیے یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسیکے خواہ قولی ہو یا فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ میں ۱۲ ع **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ قَالُوْا بَلٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جندب سے کہ آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اونٹنی اپنی کو پھر باندہ دیا پاؤں اوسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑہی پیچھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پھیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الہی رحم کر مجھپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم اور کہتی ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنی اور کان نہیں رکہا تمنے طرف اس کلام کی کہ اسنی کہا کہا صحابہ نی کہ ہاں سنا ہمنی نقل کیے یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی اسنی جو رحمت واسعہ حق کو تنگ کیا اسمیں خطا ہوئی پس دعا میں تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہماری ہی لیی ہو اور کسی لیی نہو بلکہ تمام مومنین اور مومنات کو داخل کرنا چاہیی ۱۲ ح **وَذُكِرَ** حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کہ سر اوسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی سبب تعریف اوسکیکے عرش نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی وقوع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتھہ اوسچیز کی کہ اوسمیں ناخوشی اور نا رضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ موجب کفر اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچی طرف حلال جاننی حرام کی پس تعریف کرنی اکثر علما بی عمل اور شاعروں اور تاریون ریاکار داخل ہے اسمیں اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا پچنا اس بلائی عظیم سی جب ہی کہ پرہیز کری انکی صحبت سے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اور روایت ہی ابو امامہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہی مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کی سوا خیانت وجہوٹ کی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی مومن کامل میں یہہ خصلتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق وامانت پر کہ مقتضای تصدیق وایمان کی ہیں یا مراد مبالغہ ہی بیچ نفی ان دونوں صفتوں کی مومن سی کہ حامل بار امانت ایمان کا ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سی ہی یعنی نہ چاہیی کہ مسلمان متصف ہون ساتھہ ان صفتوں کی ۲ ح وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہی صفوان بن سلیم سی یہہ کہ کہا گیا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آیا ہوتا ہی مومن بزدل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی آنحضرت کی کہ کیا ہوتا ہی مومن بخیل فرمایا ہو پہر کہا گیا واسطی حضرت کی کیا ہوتا ہی مومن بہت جہوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی ف یعنی مومن جہوٹا نہیں ہوتا اسلیے کہ صدق اور حقانیت ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر میں باطل وناحق ہی اور یہہ بہی محمول ہی اوپر تاویلات مبالغہ کی اور بیچ لانی کذاب کی کہ صیغہ مبالغہ کا ہی اشارہ ہی اسپر کہ اگر کبہی بحکم بشریت کی بیچ بعضی جگہہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ دنیویہ سی ہو جہوٹ واقع ہوجائی تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر ہی اہل مدینہ سی اور نہایت صالح تہی کہتی ہیں کہ چالیس برس تک پہلو زمین پر نہیں رکہا اور وقت مرگ کی بیٹہی ہوئی جان دی اور انکی پیشانی پر کثرت سجود سی سوراخ ہو گیا تہا اور نہایت قانع تہی کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتی تہی اور اور مناقب انکی بہت سی ہیں ۲ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہی بیچ صورت ایک شخص کے یعنی کبہی کبہی پس آتا ہی ایک قوم پر اور خبر دیتا ہی انکو ایک خبر جہوٹی پس جدا ہوتی ہی قوم پس کہتا ہی ایک شخص ان میں سی سنا میں نی ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اوسکا یعنی اگر دیکہوں تو پہچان لوں اور نہیں جانتا میں نام اوسکا نقل کرتا تہا یہہ خبر نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد خبر سی یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا مطلق خبر جہوٹی اور مقصود حدیث سی تنبیہ ہی اسپر کہ احتیاط وتحری کری سنی حدیث میں کہ معلوم کری صحیح وغیر صحیح ہونا اسکا اور جو کچہہ کہ سنی اور جس سی سنی نقل نکری بغیر دریافت صدق اوسکی کی اور یہہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کی نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہہ ایسا حکم ہی کہ اطلاع اسپر بغیر سنے کی حضرت سی ممکن نہیں حکم مرفوع میں ہی ۲ ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہی عمران بن حطان سی کہا عمران نی کہ آیا میں ابوذر کے پاس پس پایا میں نی اونکو مسجد میں گوٹ مارے ہوئی ایک کملی سیاہ سی تنہا بیٹہی ہوئی پس کہا میں نی ای ابوذر کیا ہی یہہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کی ساتہہ بیٹہتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہا بیٹہنا بہتر ہے بیٹہنی سی ساتہہ ہمنشین بد کی اور بیٹہنا ساتہہ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا بیٹہنی سی اور سکہلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنی سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکہانی برائی کی سے یعنی اور بیچ معنی سکوت پر گوشہ

یعنی تنہائی ہی **ف** تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اسوقت میں یاران خاص سے کہ اعتماد ان کی نیکی اور صلاح اور سکی ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہو نہیں اور جب ہوتی ہیں تو بیٹھتا ہی ہوں بیچ ❊ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھہ برس کی عبادت سی **ف** لفظ مقام ساتھہ زبر میم کی اور ساتھہ پیش میم کی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھہ خاموشی کی یعنی مداومت سکوت اوسکی بہتر ہی و افضل ہی وس عبادت ساٹھہ برس کی سی کہ ساتھہ کثرت کلام کی ہو نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کی معنی کہی ہیں مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کی الخ اور افضل ہونیکی دلیل یہہ لکھی ہی کہ عبادتوں میں بہت سی آفتیں ہیں سلامت رہتا ہی اونسی بسبب چپ رہنے کی جیسیکہ وارد ہوا ہی من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی و حضرت شیخ رح نے یوں لکھا ہی کہ یہی مرتبہ نزدیک خدا کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھہ برس کی عبادت سی اسلیے کہ جو سکوت کہ اوسمیں جولانی کری فکر بیچ معارف و حقائق الہیہ اور کونیہ کی یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریا ذکر خفی کی اور منور ہو ساتھہ نور ذات و صفات الہی کی اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی طاعت و عبادات جوارح یعنی اعضا سی کہ بیچ تفرقہ او تحضوری کی کرتا اور دل ساتھہ یاد خدا کی جمع نہو اگرچہ سالہا ہو ❊ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ

اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا ابو ذر نی داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابو ذر نی بارا دی ابو ذر نی حدیث دراز یعنی حدیث دراز ذکر کی کہ یہاں مذکور نہیں یہان تک کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ نصیحت کر مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجکو ساتھہ تقوی اللہ کی اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطی سب کاموں تیرے کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا میں نی زیادہ کر مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنیکا ہی تجکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کرینگی تجکو ساتھہ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین میں یعنی اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین اور ہدایت کا ہی کہا میں نی زیادہ کر مجکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک مقرون ہو ساتھہ تفکر اور تذکر نعمتوں الہی کی اسواسطی کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی درآتا ہی اور حیا اور بلا میں ڈالتا ہی اور مددگار ہونے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سی اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب فکر کرنے کی کہا میں نی زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا بچ بیچارہ بہت ہنسنے سی اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب اسکی مر دہو نی ظلمت غفلت اور قساوت سکے اور بجھنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اسمیں ہی اور کھو دیتا ہی مونہہ کی نور کو عبارت ہی اظہار ہونی علامت عبادت ہی چنانچہ جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہہ بات ضرور ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بی نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نور ایسا اور تازگی بدن کی ساتھہ حیات جسد اور معنوی کی ہی کہا میں نی زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا میں نی زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا نہ ڈر

بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی ملامت ملامت کرنیوالیکی سے کہا مینی زیادہ فرمایئے مجکو فرمایا باز رکھے تجکو لوگون کی عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہے
تو نفس سے اپنی سے ف ذکر جو اسکا نام افعال خیر کا بہ نیت تقرب الی اللہ کی کرین داخل ذکر کی ہین اگر اس معنی پر حمل کرین تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کی واسطے
تعمیم بعد از تخصیص کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر یہہ مراد کہین گے تو قبیلہ ذکر خیر کسے ہی بعد کل کی بسبب زیادتی فضل و شرف کے
اور نہ ڈر اسمین قاطع تعلق کا ہے خلق سے بالکل و ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنیکی طرف مذمت لوگون کی اور تعریف اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ
تبتیلا اور نفس اپنی سے یعنے نفس عیوب نفس اپنی سے یعنی امر بالمعروف اور نہی منکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور اپنی تئین دلیل
سے خوار و ناقص جان ف غافل از خود ... لاجرم گو بد عیب دیگر ؛ روایت کیا ہے دیلمی نی انس سے طوبی لمن شغلہ عیبہ عن عیوب
الناس ؛ وعن انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابا ذر الا ادلك على خصلتين هما اخف على الظهر واثقل في الميزان
قال قلت بلى قال طول الصمت وحسن الخلق والذي نفسي بيده ما عمل الخلائق بمثلهما اور روایت ہے انس سے کہ اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا اے ابوذر کیا نہ بتلا دون مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت
بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نی کہا مینی ہان فرمایئے فرمایا درازی چپ رہنی کی یعنی ساتھہ تفکر کی اور خوش خلقی قسم ہے اوس ذات پاک کے
کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ف سبکی آسانی دونو صفتون
کے اس سبب سے ہے کہ خاموشی مین نہین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور باتون کی ترتیب دینی مین مشقت ظاہر و باطن کی ہے اور سبکی خوش
خلقی مین سے قیاس کیجئے کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہے بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ اسمین محنت و مشقت ہے انتہی ؛ وعن
عائشة قالت مر النبي صلى الله عليه وسلم بابي بكر وهو يلعن بعض رقيقه فالتفت اليه فقال لعانين وصديقين كلا و
رب الكعبة فاعتق ابو بكر يومئذ بعض رقيقه ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا اعود روى البيهقي الاحاديث
الخمسة في شعب الايمان اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نی گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض پر اسحال مین کہ وہ لعنت کرتی تہے
بعضے غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہے تو نی لعنت کرنیوالون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونو صفتون
کے ہون مقصود یہہ ہے کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین جیسیکہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی للصدیق ان یکون لعانا ہرگز نہین جمع ہوتین یہہ دونو
صفتین قسم ہے پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رض نی اوسدن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پہر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنیکی لیے پاس
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پہر نکرونگا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران
بن حصین سے اس حدیث تک ہوتی ہین ؛ وعن اسلم قال ان عمر دخل يوما على ابي بكر الصديق وهو يجبذ لسانه فقال عمر مه غفر
الله لك فقال له ابو بكر ان هذا اوردني الموارد رواه مالك ؛ اور روایت ہے اسلم سے کہ کہا تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے ایکدن ابوبکر
صدیق کی پاس اسحال مین کہ ابوبکر کہینچتے تہے زبان اپنی یعنی گویا نکالا ڈالا اوسکا چاہتے تہے مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر رض نی
کہ بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطے اونکی ابوبکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہے مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہہ مالک نی ؛ وعن عبادة بن الصامت
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اضمنوا لي ستا من انفسكم اضمن لكم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم
وادوا اذا اؤتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا ابصاركم وكفوا ايديكم اور روایت ہے عبادہ بن صامت
سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میری چہہ چیزون کی واسطے منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہونگا مین واسطے

تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتھ اچھی لوگوں کی سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو جسکا وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت
دیی جاوُ اور نگہبانی کرو شرمگاہوں کی یعنی حرام کاری سی بچاوُ اور بند کرو نگاہیں اپنی یعنی دیکھنی چیز کیسی کہ نہیں جائز ہی دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ
کی اور بند رکھو اپنی ہاتھ یعنی مارنی سی اور پکڑنی اوس چیز کی سی کہ حرام و مکروہ ہی یا یہہ معنی ہیں کہ باز رکھو اپنی نفسوں کو ظلم سی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُاُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ
بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن
غنم اور اسما بنت یزید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندی اللہ کے وہ ہیں کہ جسوقت دیکھی جاویں یاد کیا جاوی اللہ اور بدترین بندی
اللہ کے وہ ہیں کہ چلتی ہیں بیچ سخن چینی کے یعنی بنظر فساد کی جیسا کہ بیان کیا اوسکو کہ جدائی ڈالتی ہیں درمیان دوستوں کی چاہتی ہیں پاک لوگوں سی مشقت
اور ہلاکت اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک و منزہ ہیں گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتی ہیں اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت
و ہلاکت میں ڈالتی ہیں نقل کیا ہیں یہہ دونو حدیثیں احمد نے و بیہقی نے شعب الایمان میں ف یاد کیا جاوی اللہ یعنی بیچ تعلق اور اختصاص کی ساتھ اللہ تعالی
کی ایسی مرتبہ کو پہنچی ہیں کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی ایسی ہویدا ہیں کہ جب آنکھ اونکی جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی یاد آتا ہی بسبب ظہور
علامت عبادت کی اوپر منہہ اونکی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکی یہہ ہیں کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کی منہہ
پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی منہہ پر نور ایمان اپنا باطن میں آتا ہی کہ دلکو روشن کر دیتا ہی اور حدیث میں آیا ہی النظر الی
وجہ العلی عبادة اور یہہ حدیث تصدیق کرتی ہی معنی اول کو بھی آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سی نکلتی تھی اور لوگوں کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتی
لا الہ الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا ذکر
کلمہ توحید کا ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
قَالَ اَعِيْدُوْا وُضُوْءَكُمَا وَصَلَاتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق دو مرد
نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھی دونو روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار
نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور اوسکی یعنی یہہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی لیکن باوجود اسکی بھی اسیطرح رہو اور افطار نکرو اور [illegible]
اوسکی بدلی رکھو جتنا ٹھا اور کہا اون دونوں نے کسواسطی یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور روزہ اور نماز کا کریں فرمایا غیبت کی تمنی فلانی شخص کی ف
یعنی اور غیبت توڑتی ہی وضو اور روزہ کو اور لکھا ہی علما نے کہ یہہ حدیث بسبیل تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہی والا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو
توڑتی نہیں لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہی اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت مفسد روزہ کی ہی بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کی حد سے
زیادہ ہی احتیاط و تقوی مستحسن ہی کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کی کرنی چاہیے بلکہ کہا ہی علما نے کہ اگر ہنسی یا سخن لایعنی کہے یا غیبت کرے
تو وضو کرنا مستحب ہے واسطی ازالہ ظلمت کی کہ طاری ہوئی ہی اوس سے اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کری ع ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ
جَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ
لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ
الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی سعید اور جابر سی کہ کہا دونو نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنی سی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ کسواسطی غیبت شدید ہی زنا سی فرمایا تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پہر توبہ کرتا ہی پہر
اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی اور ایک روایت مین یون ہی پس توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ واسطی اوسکی یعنی اسلیی کہ حق اللہ کا ہی اور تحقیق غیبت
والیکو نہین بخشی جاتی یہان تک کہ بخشی وسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیی کہ یہہ اوسکا حق ہی اور بیچ روایت انس کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا نہین واسطی اوسکی توبہ نقل کین بیہقی نی یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** نہین واسطی اوسکی توبہ
یعنی غالبًا اسلیی کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنیوالا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کی نزدیک بڑی گناہ کی چیز ہی
اسلیی کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سی نکلجاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنیوالا غیبت کو حقیر و حلال جانی اور ورطہ کفر مین جا پڑی کر
یا یہہ معنی ہین کہ نہین سکی لیی توبہ بیشتر فائدہ بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکی کی جسکی غیبت کی ہی جیسیکہ اوپر کی روایت مین گذرا ۱۴
ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ضُعْفٌ اور روایت ہی انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق کفارہ غیبت کا یہہ ہی کہ بخشش چاہی تو واسطی اوس شخص کی کہ غیبت کی ہی تو نی اوسکی کہی تو یا الہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہہ بیہقی نی
دعوات کبیر مین کہ نام اوسکی کتاب کا ہی اور کہا کہ اسکی اسناد مین ضعف ہی **ف** بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہہ جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب
مسلمین کو اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بخشش چاہنا اوس شخص کی ہی کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جبکہ پہنچ جاوی اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اور
اسیطرح کہ خبر دی وسکو کہ جسکی غیبت کی ہی ساتہہ چیز کی کہ کہا ہی اوسکو اور بخشوا وی اوسکو اوس ہی پس اگر متعذر ہو یہہ تو ارادہ رکہی اسکا کہ جب
ہوسکیگا بخشوا ونگا اوسی پس جبکہ بخشوا ئیگا اوس سی ساقط ہو جاویگا اوسی جو کچہہ کہ اوسکا حق تہا اوسپر اور اگر عاجز ہو اس سبب سی کہ ہو صاحب
غیبت مردہ یا غائب مثلاً تو بخشش چاہی اللہ تعالی سی اوسکی فضل و کرم سی امید وار ہی کہ راضی کر دی اوسکی دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نی کہ کلام کیا
ہے لوگون نی بیچ توبہ غیبت کرنیوالیکی کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانیکی اوس سی کہ جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضی عالمون نی کہ جائز ہی اور یہہ ہمارے
نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ اگر یہہ غیبت پہنچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہہ ہے کہ بخشوا وی اوسی اور اگر نہ پہنچی غیبت تو بخشش
چاہی اللہ سی اور دل مین یہہ رکہی کہ پہر ایسی حرکت نہین کریگا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہین اسلیی کہ فضائل اعمال مین کفایت کرتی ہی حدیث
ضعیف بہی اور جامع صغیر مین ایک روایت انسؓ سے منقول ہی اسکی یہی آئی ہی کہ الفاظ اوسکی یہہ ہین کفارۃ من اغتبتہ ان تستغفر لہ ۱۴ بَابُ

الْوَعْدِ

باب ہی بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعدہ کا خیر اور شر مین ہوتا ہی اگر مذکور ہون خیر اور شر کہا جاتا ہی وعدتہ خیرًا او وعدتہ
شرًا اور اگر نہ مذکور ہون تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہی خیر مین اور وعید و ایعاد شر مین ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ
جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَاْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی جابرؓ سی کہ کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابوبکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی سی کہ عامل
تہے حضرتؐ کی بحرین پر پس کہا ابوبکر رضی نی جس کسیکا ہو حضرتؐ پر دین یا ہو حضرتؐ کی طرف وعدہ یعنی آنحضرتؐ نی کسی سی کچہہ دینی کا وعدہ کیا ہو پس
چاہی کہ آوی ہمارے پاس کہا جابر نی پس کہا مینی وعدہ کیا تہا مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دینی کا ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار

و دونوں ہاتھ بھر کر پس کھولی جاتی دونوں ہاتھ بیچ میں یار یعنی واسطے دکھانی صورت عطا کی کہ آنحضرت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس دی نے لپ بھر کر مجھکو ابوبکر
صدیق نے ایکبار پس گنا میں نے اس چیز کو کہ تھی لپ میں پس تھی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکی یعنی ہزار تاکہ ہو زیادہ تھو نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اسکا خلیفہ کو لیے اور برابر ہے اسمین وارث وصی اور
اسمین اشارہ ہے اسپر کہ وعدہ ملحق ہے ساتھ دین کی جیسا کہ آیا ہے آنحضرت سے العدة دین رواه الطبراني في الاوسط عن علي وابن مسعود رض

الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض قد شاب وكان الحسن بن علي يشبهه وأمر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فأتانا موته فلم يعطونا شيئا فلما قام ابو بكر قال من كانت له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة فليجئ فقمت اليه فاخبرته فامر لنا بها رواه الترمذي

روایت ہے ابوجحیفہ سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل بسرخی تحقیق ظاہر ہوا تھا بڑھاپا اور تھے حسن بن علی مشابہ حضرت کی یعنی نصف اعلی میں یہہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کی حضرت سے اسلیے کہ یہہ صغیر سن تھے صحابہ میں وقت رحلت کی صغیر تھے پس کہتے ہیں ابوجحیفہ کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو ساتھ اس صفت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کی ساتھ تیرہ اونٹنیوں جوان کی پس گئے ہم تا قبض کریں ان اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ دیا ہمکو کچھہ پس جب کھڑے ہوے ابوبکر یعنی خطبہ کیلیے یا خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی کہ ہو واسطے اسکی لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچھہ دینے کا پس چاہیے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی میں نے یعنی اسکی کہ حضرت نے وعدہ کیا تہا تیرہ اونٹنیوں کے دینے کا پس فرمایا ابوبکر نے واسطے ہماری ساتھہ دینے اونٹنیوں کی نقل کی یہہ ترمذی نے

وعن عبد الله بن ابي الحمساء قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يبعث وبقيت له بقية فوعدته ان اتيه بها في مكانه فنسيت فذكرت بعد ثلث فاذا هو في مكانه فقال لقد شققت علي انا ههنا منذ ثلث انتظرك رواه ابو داود

اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے کہ کہا خرید کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ پہلے نبی ہونے کے اور باقی رہا واسطے حضرت کی میرے ذمہ کچھہ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرت سے یہہ کہ لاؤنگا میں انکے لیے بقیہ مول کو بیچ جگہہ انکی کہ جہاں بیٹھے تھے بیچ جگہہ کے پس بھول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا میں وہ مول نزدیک آنحضرت کی اسی جگہہ پس ناگہاں دیکھا میں نے آنحضرت وہیں ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تو نے مجھکو میں اسی جگہہ ہوں منتظر تیرا تین روز سے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** لفظ حمسا مشکوٰۃ کی نسخوں میں ساتھہ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی میم ساکنہ پر واقع ہوا ہے اور اسیطرح مصابیح کی نسخوں میں ہے اور لکہا ہے علماء نے کہ یہہ سہو و خطا ہے مصابیح والے کی اور اسکی تقلید مشکوٰۃ والے نے کی اور صواب اسمین ساتھہ تقدیم میم کی سین پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے اور انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنے وعدے کی تہا نہ واسطے لینے مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کے اور وعدے کی پورا کرنے کا حکم سب نبیوں میں رہا ہے اور سب رسول محافظت اسکی کرتے رہے ہیں چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کی فرمایا وابراهيم الذي وفى انتہی

وعن زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نيته ان يفي له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا اثم عليه رواه ابو داود والترمذي

اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا نقل کی [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ وعدہ کرے مرد اپنے بھائی سے اور نیت اسکی یہہ ہو کہ پورا کریگا اور [illegible] وعدہ کا [illegible] اور نہ پورا کیا [illegible] عذر کے [illegible] اور نہ آیا وقت وعدہ کی [illegible] اگر کوئی نیت [illegible] وفا [illegible] کہتا ہوں اگرچہ وفا نکرے گنہگار نہیں ہوتا اور یہہ بھی [illegible] وعدہ کیا اور نیت [illegible] نہیں وفا [illegible]

ہوتا ہی برا ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسلیے کہ یہہ اخلاق منافقین سے ہی اور بعضون نی کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر مانع کی حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کرے کسی سے ایک امر مشروع کا تو وفا کرے اوسکو اور وفا کرنا وعدہ کا واجب ہے یا مستحب اسمین اختلاف ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہے اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بہی انہین مین سی ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتہہ انشاء اللہ کہہ لیتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سی کہ کہا بلایا مجکو میری ماں نی ایکدن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی تہی میری گہر مین پس کہا میری ماں نی آگاہ ہو آ دو مین تجکو پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا مینی یہہ کہ دو مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو تجہپر لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت سمجہی کہ کہنا اوسکا لڑکیکو کلام مذکور واسطی بالنی خاطر اوسکی ہی جیسیکہ بچون کی آگی وقت رنجکو تسخیر کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور ڈراتی ہین اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِيْ جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک دونون مین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا تا کہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ رزین نی **ف** صورۃ اسکی یہہ ہے کہ دو شخصون نی آپسمین وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونو آوینگی اور جمع ہونگی پہر ایک ان دونون مین سی پہلی وہان گیا اور منتظر دوسری آنیکا رہا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد آنی انتظار نکری اور نماز کی لیے اوٹہہ کر چلا جاوی خلاف وعدہ اوسنی نکیا اور گنہگار نہین ہوسکا اسلیے کہ جانا نماز کی لیے ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا ضرورۃ اوٹہہ کر چلا جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند انکی پیش آ جاوی اوسکی لیے بہی جانا جائز ہے ۱۲ ح

بَابُ الْمُزَاحِ باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی **ف** لفظ مزاح ساتہہ زیر میم کی مصدر ہی بمعنی خوش طبعی کرنیکی اور ساتہہ پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتہہ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ کہتی ہین اور یہہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیے کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی اور قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط کر دیتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور موانست کی اور یہہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا ما رایت احدا اکثر مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہو سکتا پس یہہ مخصوصات حضرت کا سی ہو اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ مین نہین کہتا

تمرحق پس حاصل یہہ کہ سوا آنحضرت کی اور لوگ داخل ہوتے ہین مگر جسکو قدرت کہنا ہو تو مستقیم رہتی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونیکی راہ اوسکی طرف ہو ع

الفصل الاول فصل پہلا عن انس قال ان كان النبي صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى يقول لاخ لي صغير يا ابا عمير ما فعل النغير كان له نغير يلعب به فمات متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہا اونسی کہ تحقیق تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اختلاط و خوش طبعی کرتی ہمسے یہان تک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میری کی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی پس نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکی پس مرگیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف انس کا یہہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریکی اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام تہا کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضون نی کہا کہ شکل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتی ہین پس وہ جانور لعل ہوگا مانند اوسکی اوسکو انکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسی کہ چہوٹی آتی ہین ناگہان وہ جانور مرگیا پہر جو وہ حضرت کی پاس حاضر ہوا تو فرماتی ازراہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہہ کنیت اونکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکون کو کہیلنا جانور سی اگر عذاب نکرین اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہین ہی جہوٹ مین کیونکہ بطریق تفاول کی ہی ترع

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی هريرة قال قالوا يا رسول الله انك تداعبنا قال اني لا اقول الا حقا رواه الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہین ہمسی فرمایا کہ تحقیق مین نہین کہتا مگر حق نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی سچ اور نہین ہر ایک قابل اقتدا در اس حضرت کی واسطی نہ معصوم ہونی تمہارے کی اور شاید [illegible] کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسا کہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مگر [illegible] یعنی مین مزاح کرتی ہین ایسی بات نہین کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر مقصود جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی مداومت و بسیار نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا ؛ وعن انس ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني حاملك على ولد ناقة فقال ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق مین سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کہ کیا کرونگا بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سے چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہین ہوتا اور حضرت کی یہہ مراد تہی کہ جوان اونٹ بہی ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نی کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازان متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہہ تعجب نکرتا پس اسمین باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام کی ہی سننی والی کو کہ تامل کری اوسمین اور نہ سبقت کری اوسکی رد پر دیگر بعد غور کرنیکی ؛ ع وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الاذنين رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانون والی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نی ف اسمین خوش طبعی بہی ہے اور تعریف بہی ہی انس کی ذکاوت اور فہم اور خوب سننی اونکی کی ؛ ع وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لامراة عجوز انه لا تدخل الجنة عجوز فقالت وما لهن وكانت تقرأ القرآن فقال لها اما تقرئين القرآن انا انشأناهن انشاء فجعلناهن ابكارا رواه رزين وفي شرح السنة بلفظ المصابيح اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنی التماس دعا کی کی آنحضرت سی [illegible] داخل

ہوئی بہشت کی یہہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت میں بڑہیا یعنی پس کہا بڑہیا نے ازراہ تحیر و حسرت کی کیا ہی واسطی اونکی کہ نہ داخل ہونگی بہشت میں اور تہی وہ عورت پڑہی ہوئی قران پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہیں پڑہا تونی قران میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگی بہشت کی عورتون کو پیدا کرنا پس کرینگی ہم اونکو کنواریان یعنی برہیون کو بہی اکرہ اوٹہاوینگی اور بہشت میں لیجاوینگی پس درست ہوا یہہ کہنا کہ بڑہیان بصفت بڑہاپی کی بہشت مین نہیں داخل ہونگی نقل کی یہہ رزین نی یعنی ان الفاظ کہ مشکوۃ مین مذکور ہین اور شرح السنہ مین کہ بغوی کی کتاب ہے ساتہہ لفظ مصابیح کی ہے

ف مصابیح مین یون ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ بہشت مین نہین داخل ہونگی بڑہیان پس منہہ پہیرا اور گئی وہ عورت اسحالمین کہ روتی تہی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو اوسکو کہ نہین داخل ہونگی بہشت مین درحالیکہ بصفت بڑہاپی کی ہونگی اسلئی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی انا انشأناہن انشاء فجعلناہن ابکارا اہ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک شخص باہر کا رہنی والا تہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزین کہ جو باہر ہوتی ہین مانند ساگ اور ترکاریون اور پہولون وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کردیتی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اوسکی حق مین کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہماری لئی باہر کی چیزین اور ہم گماشتہ ہین اوسکی شہر کی دیتی ہین اوسکو چیزین شہر کی اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بدشکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی بازار مین اور وہ بیچتا تہا اسباب اپنا پس کولی بہر آنحضرت نی اوسکی پیچہی سی حالیکہ وہ نہین دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی پیٹہہ کر دونا تہہ اوسکی بغلون کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہون پر ہاتہہ رکہدئی تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نی چہوڑ مجکو کون ہی یہہ پس کن انکہیون سی دیکہا زاہر نی پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہین قصور کرتا تہا اپنی پیٹہہ کی لگانی مین ساتہہ سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمانی کون شخص خریدی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ سوقت قسم ہی خدا کی پاؤگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نی لیکن نزدیک خدا کی نہین تو ناکارہ نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلئی کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت مین اوسکی اوپر مقابلہ کی اور بہی سی استبدال کی یہہ ہی کہ حضرت نی ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی وسپر اکرام کری یا کون بدلی اوسکو یعنی کچہہ لاوی عوض اسکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو قبیلہ تجرید سی پس معنی یہہ ہونگی کہ کون شخص لیگا اس عبد کو وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اُدْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک مین اس حال مین کہ حضرت تہی بیچ خیمہ چمڑی کی پس سلام علیک کی مینی پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا مینی بطریق مزاح کی آیا تمام بدن میرا آوی یا تمام بدن اپنی کو درلاؤن مین یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی آدہی تمام بدن تیرا یا درلا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا مین اندر خیمہ کی کہا عثمان بن ابی العاتکہ

نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سوا اسکی نہیں کہا عوف نے درلا ونعین تمام مدت آپکو واسطی جہوٹی ہوتی قبر کی نقل کی یہہ ابو داؤد ونی ف ہونا معلوم ہوا کہ کبہی صحابہ بہی مزاح کرتی تہی حضرت سے تھا مریکلفی میں شرع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا ثُمَّ اسْتَاْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا اذن آنیکا چاہا ابوبکر رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئی گہر میں ابوبکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ مارین اونکو اور کہا نہ دیکہوں میں تجکو یعنی بعد اسکی کہ بلند کریگی تو آواز اپنی اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پس شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتی تہی حضرت صدیق کو یعنی مارنی حضرت عائشہ کیسی اور نکلی ابوبکر خفا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ نکلی ابوبکر کسطرح دیکہا تونی مجکو ای عائشہ کہ چہڑایا میں نی تجکو اس شخص سے یعنی ابوبکر سی کہا عائشہ نے پس درنگ کی حضرت ابوبکر نی یعنی نہ آئی ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کی کہ عائشہ سی کہتی تہی یا بسبب شرمندگی کے حضرت سی پہرآئی دروازہ پر اور اذن آنیکا چاہا پس آئی اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں تہی پس کہا ابوبکر صدیق نی ان دونون کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسا کہ داخل کیا تمنی مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کیا ہمنی تحقیق کیا ہمنی داخل کیا تجکو صلح میں تاکید کیلئے دو بار فرمایا نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ظاہراً مزاح ہی میں قول آنحضرت کا ہی کہ عائشہ کو کہا کسطرح دیکہا تونی مجکو کہ چہڑایا تجکو اس شخص سی اور یہ نہی فرمایا کہ تیری باپ سی گویا آنحضرت نی بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سی اقصد مزاح کی شرح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جہگڑ تو اپنی بہائی سی اور نہ مزاح کر اوسکی یعنی ایسی مزاح کر باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کریگا تو اوسکو اور حضرت شیخ نی یہہ ترجمہ کیا ہی کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کریگا تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا اسمین وعدہ کرنی ست اور راہ وعدہ کرنیکی نباکر تا خلاف وعدہ کی نہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہی بیچ بیان مفاخرة اور عصبیت کی ف صراح میں ہی فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باتیں مرنی تفاخر اور باہم درمیان دو گروہ کی متفخر متکبر مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر بڑائی کرنا ایک کو دوسری پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطی حق کی ہو اور واسطی مصلحت دین کی اور اظہار قوت کی اعداء دین پر تو جائز ہی اور اصحاب سلف سی آیا ہی اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہی اور اکثر استعمال اسکا عرف میں باطل معنی آتا ہی و عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتی ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کری اور اونکی لیئ غضب کری اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کری اوسکی لیئ کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور تعصب اصل میں معنی تشدید و تحسب کرنیکی آتا ہی چنانچہ اسلیئ پٹہی کو عصب کہتی ہیں کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑون بدن کا ہی اور آدمی بہی قوت پکڑتا ہی اپنی قوم سی اور تعصب بیان کری اپنی قوم کی لیئ اور وہ کہ جدال و خصومت کری اونکی سبب اور واسطی اظہار قوت و شدت کی اور تعصب سبب ہی اگر حق ہو اور مظلوم ظالم کو تو محمود ہی اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو تو مذموم اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق میں آتا ہی جیسا کہ معلوم ہوگا احادیث سی جو آگی ذکر کیجاتی ہیں

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا آدمی بزرگ تر ہی فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہی یعنی اگر بزرگی کی پوچھتی ہو کہ آدمیوں میں باعتبار منسوب ہونیکا باپ دادا کی طرف اور افتخار ساتھہ خصائل انکی کی اور خصائل نفس آپکی نہو وہ تقوی ہی کہا صحابہ نی نہیں اس بات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا آنحضرت نی یعنی اگر بزرگی حسب و نسب سے پوچھتی ہو تو بزرگ لوگون کا اس راہ سے یوسف اللہ کا نبی بیٹا نبی اللہ کا (بیٹے یعقوب کی) پوتا نبی اللہ کا (بیٹے اسحق کی) پڑ پوتا دوست خدا کا (بیٹے ابراہیم کی) یعنی جس طرح کے بزرگیان جمع ہوئی ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت بھی انکی نبی ہین اور پر دادا کو انکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نی انکو دوست خالص اپنا پکڑا اور وہ متصف تھی ساتھہ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کی دین و دنیا مین پس آپ باعتبار بزرگ تر وہ تھی کہا صحابہ نی نہین اس بات سے پوچھتی ہم آپسی فرمایا پس اصول و حسب و نسب عرب سے سوال کرتی ہو مجھسی کہ ساتھہ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپ دادا اپنی کی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتی ہین اور ایک دوسری کو اپنی بیچ تھہ ان صفات کی بزرگی کرتی ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہہ پوچھتی ہین فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہارے ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگ تر اور گزیدہ تر اور پسندیدہ تر تھی وہی بزرگ تر اور عزیز تر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہہ و دانا ہون ساتھہ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی جنکی جوہر ذات مین صفات تہین کہ ساتھہ انکی ممتاز و متعین تہی جاہلیت مین بیچ تہہ ان صفات کی اسلام مین بھی معزز و مکرم ہوئی غایت یہہ کہ جاہلیت مین ساتھہ لوث کفر اور ظلمت معصیت و جہل کی ملوث و مظلوم تہی اور ساتھہ ہوا و شہوت نفس کے گرفتار تھی ساتھہ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کی مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کی اور اس تقریر سی ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگون کی ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذہب والفضة الخ کہ کتاب العلم مین مذکور ہی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پڑپوتا ابراہیم کا نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کی تہا ابوسفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر انکی یعنی خچر آنحضرت کی پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نے اوتری یعنی خچر پر سے پس شروع کیا کہ فرماتی تہی اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچھہ جھوٹ اس مین مین ہون بیٹا عبدالمطلب کا کہا راوی نی پس نہین دیکھا گیا لوگون مین سے اسدن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت خچر کو ہانکتی تہی تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر جبکہ گھیر لیا انہون نی اوتری اسمین دلیل ہی اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسی معرکہ مین کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تہی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تہی اور آپ خچر پر سوار تہی اور حملہ کرتی تہی اور جب چہوڑا انہون نی پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنیسی منع فرمایا ہی آنحضرت نی لیکن یہہ فخر کرنا اسطرح کا نہین کہ جو ممنوع ہی کہ وہ وہی کہ بر رسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہہ فخر کرنا مقابلہ مین کفار کی تہا کہ وہ جائز ہی اور یہہ بھی تہا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سی پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تہی ساتھہ ظاہر ہونی امر نبوت آنحضرت کی

اور

اور ایسا لوگون نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبدالمطلب سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتی تہی کہ مین ہی پیغمبر جد اولاد عبدالمطلب سے ہون کہ نشان دیتی تہی ساتہہ ظہور پیغمبر کی ؛ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا یہہ بہترین خلق کی ابراہیم تہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہین الی ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا اس طرح پر دیا ہی علمانی ایک تو یہہ کہ آنحضرت نی یہہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت اور باپ ہونیکی جیسیکہ ایک شخص کا حق ہی ساتہہ تعظیم و تقدیم کی وہ اوسکو اپنی پر مقدم رکہی اور تعظیم کری دوسرا یہہ کہ یہہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہین یا مراد یہہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت مین تہی ولیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی ؛ ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری جیسیکہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹی مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ خدا اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکی نہین کہ مین بندہ خدا کا ہون پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام خاص اور صفت مخصوص آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہین اور سب کا ملتر اس صفت مین اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسنا د اس صفت کی ہی وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بہیجی طرف میری یہہ کہ تواضع اور فروتنی کرو یہان تک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ فخر کرنا بطریق تکبر و ظلم کی ہو حرام ہی ؛ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی ابوہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آوین وہ قوم کہ فخر کرتی ہین ساتہہ باپون اپنی کی کہ مرگئی سوا اسکی نہین کہ وہ کوئلی دوزخ کے ہین یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوین گی فخر کرنیسی ہونگی خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست سی کہ دہکیلتا ہی نجاست کو ساتہہ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتہہ باپون کی نہین آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی پہر فخر کرنا ساتہہ باپون کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہین اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتہہ باپون کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی ہے اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنیکی کیا جگہہ تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا ہوئی مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ مین سوختہ اور سیاہ ہوتی ہین مانند کوئلون کی ورہ دوسکا مشرکون کی حق مین ہی کہ بالیقین دوزخ مین ہین اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کی اعتبار کرین اوسکو ہی محمل ہے اسلیئی کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہین پس کیا جگہہ فخر کرنیکی ہی اور لفظ خرا ساتہہ پیش خ اور زبر کی بہی اور ساتہہ سکون ر کی اور آخر مین ہمزہ

یعنے پلید ہی کی تشبیہ دی آنحضرتؐ نے فخر کرنیوالون کو ساتہہ باپون کی کہ ایام جاہلیت مین مرگئے ہین ساتہہ کرم نجاست کی اور تشبیہ دی اونکی باپون کو
کہ مرے ہین ساتہہ پلید کی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنیکو ساتہہ باپون کی ساتہہ دہکیلنے اور ہلانے کرم کی نجاست کو کیا خوب کہا ہے کسی نے ۔ دوش دیدم
کہ ابلہی میگفت ٭ پدر من وزیر خان بودہ است ٭ باوجودیکہ نیست معلوم ٭ خود گرفتم کہ آنچنان بودہ است ٭ ہیچکس دیدہ کہ گہ خوردہ است ٭ کین
بعہد قدیم نان بودہ است ٭ ح وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَیِّدُنَا فَقَالَ السَّیِّدُ اللّٰہُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَکُمْ اَوْ بَعْضَ قَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا یعنی میرے باپ نے یعنی عبد اللہ نے کہ صحابی ہے جیسیکہ ابو داود مین ہے گیا مین بیچ جماعت
کی کہ بطریق ایلچی گری کے بہیجا تہا بنی عامر نے اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ہم نے یعنی بعد پہنچنے کے کہ آپ سردار ہین ہمارے پس فرمایا سردار
خدا ہے پس کہا ہم نے آپ بہتر ہین ہمارے ہین از روے بہترائی کی اور بزرگتر ہین ہمارے بخشش مین پس فرمایا کہو یہہ بات یا اس سے بہی کمتر یعنی مبالغہ
نکرو میری تعریف مین ساتہہ چیز کے کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی یعنی اس مقدار کہہ سکتے ہو بلکہ اگر اس سے بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور راہ
مبالغہ مین نجاوے بہتر ہے اور نہ وکیل کرے تمکو شیطان نقل کی یہہ ابو داود نے ف اور نہ وکیل بناوے تمکو شیطان کہ جو چاہے بلاوے بطریق وکالت کے اوسکی طرف سے کہنے لگو اور
لفظ اجری ساتہہ زبر جیم اور زیر را اور تشدید ی کی وکیل کو کہتے ہین کہ جاری ہے مجری موکل اپنے کی ہے اور لا یستجرینکم کو ساتہہ ہمزہ کی جگہہ
ی کے بہی پڑہا ہے جرأت سے یعنی دلیر نہ کر دے شیطان تمکو کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہے یعنی وہ کہ لائق ہے تمام امور خلائق کا اور وہ کہ جسکا
سلطنت و دست قدرت اوسکی مین ہے وہ خدا ہے نہ اور کوئی کہا ہے علماء نے کہ انکار آنحضرتؐ کا اس جماعت پر اس سبب سے تہا کہ اونہون نے خطاب کیا آنحضرتؐ
کو اسطرح کہ ساتہہ امرا اور روساء قوم و قبائل کے کرتے ہین اور چاہیے یون تہا کہ خطاب کرتے ساتہہ لفظ نبی و رسول کے کہ اعلی مراتب بشری ہے نہ اسکا
تہا سبب نا ثابت کرنے اصل سیادت اونکی اسلیے کہ وہ سردار اولاد آدم کے ہین بلا شبہہ ٭ ح وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حسن سے اونہی نقل کی یہہ سمرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہے اور کرم تقوی ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ف حسب کہتے ہین فضیلتون اور خصلتون
کو کہ آدمی شمار کرتا ہے اور گنتا ہے اپنی اور اپنے بزرگون کی پس فرماتے ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگون کے ہے مال کہ مرد بغیر مال کے کسیکے نزدیک
بیمقدار و خوار ہے اور کرم نام تمام صفات خیر کا ہے اور شامل ہے تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کے اصل و عمدہ کرم کا تقوی ہے اور بغیر
تقوی کے کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ٭ ح وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاهِلِیَّۃِ فَاَعِضُّوْہُ بِہَنِ اَبِیْہِ وَلَا تَکْنُوْا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت
ہے ابی بن کعب سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جو کوئی کہ نسبت کرے ساتہہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواو اوسکو ہن
باپ اپنے کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف لفظ ہن ساتہہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور نہایہ مین ساتہہ تخفیف و تشدید کے
ہر چیز قبیح کو کہتے ہین کہ نام اوسکا نہ لے سکین اور اوپر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتے ہین پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کرے ساتہہ باپ دادون
اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذرے ہین پس کٹواو اور اوسکے مونہہ مین ڈلواو یعنی کہو اوسکو کہ کاٹ اور مونہہ مین ڈال ستر باپ اپنے کا اور کنایہ
نکہو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے تفاخر کرنیوالے پر ساتہہ ذکر کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکے یہہ ہین کہ جو کوئی
چلے طرف اہل جاہلیت کی یعنی رسوم جاہلیت کی قبیلہ پر ابر کہنے اور لعنت کرنے اور عار دلانے اور گالی گلوج کرنے لوگون کی ... کرد

صراحةً زنا كرنا يہ وسطى اوسكي قبائح باب سيكى قسم پرستش بتون ہى اور زنا كرنيسى اور شراب پينى سى اور مانند اونكى كى تاكہ وہ كسيكو نہ برا كہى اور آبرو ريزى كري شرح ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِىْ عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّىْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِىُّ فَالْتَفَتَ اِلَىَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّىْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِىُّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روايت ہى عبد الرحمن بن ابى عقبہ سى كہ نقل كى ابى عقبہ سى اور تہا وہ مولى يعنى بعض انصار كا اور صحل مين اہل فارس سى تہا كہا ابو عقبہ نى كہ حاضر ہوا مين ساتہہ رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم كى جنگ احد مين پس مارا مينى ايك شخص كو مشركين مين سى يعنى تير يا نيزہ يا تلوار پس كہا مينى لى تو يہہ ضربہ ميرى طرف سى اور مين ہون غلام فارس كا يعنى دلير و بہت مارنيوالا پس ديكہا آنحضرت نى طرف ميرى اور فرمايا كيون نہ كہا تو نى كہ لى مجہسى اور مين غلام ہون انصار كا نقل كى يہہ ابو داود نى ف يعنى اگر اس مقام مين نسبت انصار كى طرف كرتا كہ دلير اور مددگار دين اور رسول مين كى ہين اور بحكم مولى القوم منہم كى تو انہين سى ہى تو يہہ بہتر ہوتا نہ مجوس كى طرف كہ آتش پرست اور كافر ہين اور مولى بعض انصار كا عادت يون تہى كہ اہل عجم جو ايمان لاتى اور ہجرت كرتى تو ہر ساية تولیت اور حمايت اصحاب كى مہاجرين اور انصار مين سى پناہ پكڑتى تہى اور باگ اختيار اپنى كى نيك بدمين انكى ہاتہہ مين ديتى اور انكو مولا موالات كہتى تہى اور ايك قسم مولى عتاقہ ہى يعنى غلام آزاد كردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابى تہى نام انكا رشيد تہا ساتہہ ہيشہ اور زبير بن كى اور عبد الرحمن بيٹا ابى عقبہ كا تابعى ثقہ ہى شرح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِىْ رُدِّىَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روايت ہى ابن مسعود سى اونہى نقل كى نبى صلى اللہ عليہ وسلم سى كہ فرمايا آنحضرت نى جو شخص كہ مدد كرى اپنى قوم كى ناحق پس وہ مانند اونٹ كى ہى كہ گر پڑا كنوين مين پس وہ كہينچا جاتا ہى ساتہہ دم اپنى كى نقل كى يہہ ابو داود نى ف يعنى جو كوئى بلند كرى نفس اپنى كو ساتہہ مدد كرنى قوم اپنى كى باطل پر يا مشكوك پر پس وہ مانند اوس اونٹ كى ہى كہ كنوين مين گرا اور ہلاك ہوا يعنى يہہ گناہ كى كنوين مين گرا اور ہلاك ہوا اور قدرت اوسكو نكالنى كى نہى اور بعضون نى كہا كہ مشابہت دى قوم كو ساتہہ اونٹ ہلاك ہونيوالى كى اسليى كہ جو ہو غير حق پر پس وہ ہلاك ہونيوالا ہى اور تشبيہ دى انكى مددگار كو ساتہہ دم اوس اونٹ كى پس جيسى كہ كہينچنا اونٹ كا ساتہہ دم اوسكى كى نہين خلاص كرتا ہى اوسكو كہينچنا كہ اسيطرح يہہ مددگار نہين خلاص كريگا انكو كنوين ہلاكت كى سى كہ پڑى ہين وہ اوسمين شرح ع وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روايت ہى واثلہ بن اسقع سى كہ كہا واثلہ نى كہ كہا مينى يا رسول اللہ كيا ہى عصبيت يعنى جانبدارى فرمايا يہہ كہ مدد كرى تو قوم اپنى كى ظلم پر نقل كى يہہ ابو داود نى ف اس سى معلوم ہوا كہ حمايت اور رعايت قوم كى اگر حق پر ہو تو اچہا ہى جيسا كہ حديث آئندہ مين فرمايا شرح وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَاْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روايت ہى سراقہ بن مالك بن جعشم سى كہ كہا خطبہ فرمايا ہمارى آگى رسول خدا صلى اللہ عليہ وسلم نى پس فرمايا كہ بہترين تمہارا وہ ہى كہ دفع كرى لوگون كى ظلم كو اپنى قوم سى جبتك كہ گنہگار نہ ہوئى يعنى بسبب اس دفع كرنى كى نقل كى يہہ ابو داود نى ف اگر كہا جاوى كہ وہ دفع ظلم كرتا ہى دفع ظلم سى ظالم نہين كيونكر ٹہريگا جواب اسكا يہہ كہ اگر قادر ہو زبان سى ظلم كى دفع كرنى پر تو اوسكو ہاتہہ سى مارنا روا نہين اور اگر مارنى سى حاصل ہو تو جان سى مار ڈالنا روا نہين اور اگر قدر حاجت سى زيادتى كرى تو ظلم و تعدى ہى شرح وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روايت ہى جبير بن مطعم سى كہ تحقيق

ابوداود

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے سے وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگوں
کو کہ حمایت کریں اوسکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب عصبیت کے اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی
یہہ ابوداود نے ف یہہ تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور بطریق ظلم کے ہو مذموم وممنوع ہے شرح وعن ابی الدرداء
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی درداسے اونے نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا دوست رکہنا تیرا کسی چیز کو اندہا اور بہرا کردیتا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی محبوب میں اگر برائی دیکہتا ہے تو اچہی معلوم
ہوتی ہے اور اگر اوس سے بد سنتا ہے تو اچہا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی عیب نہ دیکہتا ہے اور نہ سنتا ہے یا یہہ مراد ہے کہ محبت اندہا اور
بہرا کردیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوا جمال اوسکے نہ دیکہتا ہے اور نہ سوای کلام اوسکے سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے
اسپر کہ وارد ہوئی ہے یہہ بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہے کسیکی باطل پر بسبب محبت اوسکی نہ حق دیکہتا ہے اور نہ سنتا ہے مارے محبت کی
حمایتی بن جاتا ہے شرح **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عبادة بن کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امرأة منہم
یقال لہا فسیلة انہا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ من العصبیة ان
یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیة ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد وابن ماجة اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تہا اہل
فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تہی انہیں سے کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تہا پوچہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی
قوم کی ظلم پر نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے وعن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ
لیست بمسبة علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل
ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ نسب تمہارے نہیں ہیں جگہہ برا کہنے اور سبب عار کے اوپر کسیکی تم سب اولاد آدم کے ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کے نہیں
بہرتے تم اوسکو نہیں واسطے کسیکے کسی پر بزرگی مگر ساتہہ دین اور تقوی کے کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل
نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند
قریب ہونے اوس چیز کی کہ پیمانہ میں ہے یا برابر ہونے اوسکی ساتہہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہرے پورا اور تقوی کی یعنی بچنے کی شرک خفی وجلی سے
اور احتراز کی کبائر وصغائر سے حاصل یہہ کہ سب لوگ مرتبہ نقصان خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی وکمال دین دار جیسیکہ اشارہ کیا طرف
اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رح نے طیبی سے یہہ معنی نقل کیے ہیں کہ
تم سب اولاد آدم ہو نزدیک ایک دوسرے کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہو اور طف صاع نزدیک بہرنے کی پیمانہ یعنی نزدیک ہے برابر ہو نقصان
میں اور نہ پہنچی بیچ درجہ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہیں خاک سے **باب البر والصلة** باب ہے بیچ
بیان بر وصلہ کی ف بر ساتہہ زیر بے کی بمعنی احسان نیکی کے ہے اور مراد بیان نیکی کرنے ساتہہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور
صلہ لغت میں بمعنی ملانے اور پیوند کرنے کے ہے اور مراد بیان انعام واحسان ہے ساتہہ اقارب کی شرح **الفصل الاول**
فصل پہلے عن ابی ہریرة قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال

اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت رکھنی میری کے فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار میں فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر باپ تیرا پھر احسان کر قریب اپنے سے پھر قریب اپنے سے یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیوں میں ترتیب قرابت کی معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کے لیے تین حصہ احسان کے ہے بہ نسبت باپ کے اس لیے کہ وہ اوٹھاتی ہے بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے حق باپ کے سے اور نیکی و احسان کرنا اوس پر واجب تر و موکد تر ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونوں کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونوں کی حق کی مشکل ہو جیسا کہ ہر ایک سبب رعایت کرنی حق دوسرے کی آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام میں حق باپ کا غالب ہے اور خدمت و انعام میں حق ماں کا اور یہہ بھی ماں باپ کے حقوق میں سے ہے کہ ایسی تواضع اور تملق کرے اور ادائی خدمت کرے یہاں تک کہ راضی ہوں وہ اور سب چیز میں اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہوں وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسے کام میں اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی منکر میں نرمی کرے اور ایکبار کہے اگر قبول نکریں سلوک کرے اور دعا و استغفار میں مشغول ہو اور یہہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے جیسے نصیحت کرنی حضرت ابراہیم عم کی اپنے باپ کو ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ جسکے حق میں آپ یہہ بددعا کرتے ہیں فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑہاپے کے ایک کو اون میں سے یا دونوں کو پھر نہ داخل ہو بہشت میں یعنی خدمت اونکی کر کے اور اونکو اپنے سے راضی نکرے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنی مکہ سے مدینہ میں اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہہ آنا اوسکا اوس وقت میں تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑائی نکریں اور یہہ حدیبیہ میں تھی پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ راغب ہے اسلام سے آیا پس سلوک کروں میں اوس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حضرت کہ تحقیق آل ابی فلاں کے نہیں ہیں میرے دوست سوای اسکے نہیں کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکے ناتا ہے یعنی قرابت ہے میں اونکو ساتھ تری اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علمانے کہ آنحضرت نے بیچ نام فلانے کے لیا تھا اور راوی نے کنایۃ بیان کیا ابی فلاں فلاں کر ذکر کیا ظاہر وقت روایت کی ذکر کرنے نام سے صراحۃً خوف سے کہ فتنہ ہوگا فتنہ کا اور بیچ بعض نسخوں کے اہل کی بعد ازاں فلاں کی

ہے اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد بنی فلان سی ابو لہب ہے اور بعضون نی کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور
ظاہر یہہ ہی کہ یہہ علی العموم ہی یعنی مراد ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین ہیں دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اولیاء
الا المتقون اور مراد صالحین سی جنس صلحا ہین نہ ایک شخص اور بعضون نی کہا کہ ابو بکر رض مراد ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت علی رض اور ترکرتا ہون
الخ یعنی کچھہ دیتا ہون انکو کہ اوتنی ضرورۃ انکی دفع ہو چونکہ تری اور نرمی سبب ملنے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی بل کو کہ معنی تری
سے استعارہ کرتی ہین واسطی صلہ رحم یعنی ناتی کے اور یبس کو کہ معنی خشکی کی ہی واسطی کاٹنی ناتی کی ***وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ
السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ*** اور روایت ہی مغیرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تم پر بخیلی
اور گدائی کرنی اور مکروہ رکھی واسطی تمہارے قیل وقال اور بہت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کیا ہہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماؤن کا ذکر کیا اسلئے
کہ انکی حقوق اونکی جیسیکہ پہلی معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونی دلون انکی کی کہ ذراسی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر وسستی کرنی
اولاد کی انکی حقوق ہین اور لفظ منع ساتھہ جزم اور زبر نون کی اور ساتھہ زبر عین کی بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل وامساک
ہے اور لفظ ہات بمعنی ہات کی امر ہی ایتاء سی یعنی دی اور عبارت ہی طلب سوال سی اور لکھا ہی علماء نی کہ مراد دینا حقوق واجبہ کا ہی مال مین
اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون کی مال میں سی اور بعضون نی کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال
مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتھہ بجا لانی اوس چیز
کے کہ واجب نہین انپر اور کرہ ساتھہ زبر رکی اور ایک نسخہ مین ساتھہ تشدید را اور زبر اوسکی اور قیل وقال ساتھہ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل
ماضی مجہول ومعلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم ذکر بیٹھہ کر فضول باتین کرین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی
قیل وقال سی اون صورتون مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی امر کی نہو ورنہ واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت اوسکی معلوم نہو اگر احوال لوگون کی نقل کرین حرام
نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل وقال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مار ڈالتا ہی اور قساوۃ قلبی پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور
بہتایت سوال کی کئی معنی لکھی ہین علماء نی ایک تو یہہ کہ بہت پوچھنا یا پوچھنا اور تجسس کرنا احوال لوگون کیسی اور دوسرے بہت سوال کرنا علم مین
واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنیکی اور تیسری بہت پوچھنا آنحضرت سی کہ سبب ایذا دینی اور باعث تنگی وتشدید کا ہی احکام مین
جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کیسی اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسیکہ کوئی تمام
یا بعض مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال پانی مین ڈالدی یا آگ مین جلا دی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین صرف کرے
اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب یا مستحب ہے تو وہان ضائع کرنا اور اسراف گنجائش نہین رکہتا اور اگر حرام ومکروہ ہے
تو بیشبہہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے
نکلتے ہون جیسیکہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون دور دراز کی بغیر حاجت کی اور بیچ فرش کرنی اونکی وسعت وفسحت مین بیچ کہ احتیاج انکی نہین ہوتی اور
اسراف خرچ کرنی مین اور توسع بیچ پہنی اچہی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطی نرمی حفظ نفس کی اور تفاخر کی بغیر
رعایت جانب فقرا ومحتاجون کی جیسیکہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبع کی ہی اور ورائے
ہے آراستہ کرنا ستونون اور دیوارون اور ہتیارون کا ساتہہ سونی اور جواہر کی اور ساتہہ انگلیے اور ریشمی اور بی قیدی ہی بیچ ونہر ہاین ہاتھہ

اور بہانی تہمین فاحش اور مقرر کرنی مدتون دراز کی اور مانند انکی سب داخل ضائع کرنی او اسراف کی ہی شرح وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ
قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَسُبُّ اُمَّہٗ فَیَسُبُّ اُمَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ کبائر سی ہی گالی دینی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگون نی
یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور نادر اور مجازاً اکثر لیکن تم اوسکو نہیں
جانتی ہو پہر بیان کیا اسکو کہ گالی دیتا ہی کسی شخص کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ گالی دیتا ہی
اسکی ماں کو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** چونکہ یہہ باعث گالی دینی ماں باپکا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر وجہ کہ
ہو گناہ کبیرہ ہی ایسی کہ داخل عقوق کی ہی سو گر اور خویش دوست داری شود دشنام مدہ باد رمن شود اور اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب ہو واسطہ
فسق و فساد کا ہو وہ بہی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ مین شرح وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃُ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نیکتر نیکیون سی احسان
کرنا آدمیون کا ہی اپنی باپکے دوستون سی بعد از مرنی یا غائب ہونی باپکے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اوسکی پیچہی اوسکی
دوستون سی احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سی ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اسکی کی نہایت نیکی کی ہی شرح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص چاہی کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی مین اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہی کہ سلوک
کری اپنی ناتی دارون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** اثر اصل مین بمعنی نشان پاون کی ہی چلنی مین زمین پر اور یہہ فرع حیات کا ہی
کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نرہا پس اثر سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتی ہین
نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نی فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سی پائی جانا
برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق و صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر سی رہنا بقائی نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح
مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکہین کہ بقاء اولاد پیدائش ثانی ہی مرد کی ہی اور حقیقت مین حق سبحانہ تعالی نی سلوک کرنیکو
ناتی دارون سی سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نی ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ
اور عمر اوسکی دراز کری توفیق ادا حقوق کی بخشتا ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ یہہ محو و اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسی لوح محفوظ مین لکہا کہ عمر اسکی
ساٹہہ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاوین اور بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہہ ہی کہ جب
شارع نی اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیی اور منشا فتنہ کرنا نشان سعادت نہیں ہی کہ مجہر مشتی مانند ان خبرون کی عمل و بہر کرین اور حقیقت حال اسکی سپرد
اللہ تعالی کی کرین نہ یہہ کہ بحث کرین اور چون و چرا مین پڑین شرح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ
قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیدا کی اللہ نی خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی مین اور اسطرح کہ

کہ وقت پیدایش کی ہوگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنی سی کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نی یہہ ہی جگہہ
کھڑی ہونی پناہ پکڑنیوالیکی ساتھہ تیری کاٹنی سی یعنی میں کہ روبرو تیری کھڑا ہوا اور ہاتھہ دامن عزت وعظمت تیری مین مارا ہی پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری اس سے کہ کوئی قطع کری مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکری اور قطع رحم کری فرمایا اللہ تعالی نی کیا نہین راضی ہی تو اسپر
کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک کرو احسان کرون اوسپر کہ ملادی تجکو یعنی سلوک کری تجہسی اور کاٹون مین اوسی یعنی احسان انعام نکرون اوسپر کہ قطع
کری تجہسی کہا ناتی نی ہان راضی ہوا مین ای پروردگار میری فرمایا پس یہہ وعدہ ثابت ہی تیری لیئے نقل کی یہہ بخاری نی اور مسلم نی ف فارغ ہوا
یعنے پیدا کرچکا اور حقیقت فراغ کی بعد اشتغال کی کسی کام مین ہی اور اس سے خدا تعالی پاک ہی ایسی کہ اوسکو ایک کام دوسری کام سی مانع
نہین ہوتا جیسیکہ دعا ماثور مین آیا ہی سبحان من لا یشغلہ شان عن شان اور لفظ حقو ساتھہ زبر ح مہملہ اور جزم قاف کی اصل مین ازار کی باندہنے
کے جگہہ کو کہتی ہین اور چونکہ پیچ باندہنی ازار کی دونو طرفین وسکی باہم باندہی جاتی ہین تثنیہ لائی کہ کہا بحقوی الرحمن یعنی دونو طرفین جگہہ بند ہنی
ازار کی اور ازار پر بہی اطلاق کرتی ہین اور پروردگار تعالی اس سے منزہ ہی وار د ہونا اس کلام کا بطرز زبان عرب کے ہی کہ عادت ہی لوگون کے
کہ جب کوئی کسی سی پناہ چاہتا ہی تو اوسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہی اور کبہی کہ کار سخت ہوتا ہی اور مضطر ہوتا ہی کام مین اور مبالغہ اور تاکید
منظور ہوتی ہی تو ہاتہہ دونو حقو ازار پر مارتا ہی تاوقتیکہ تنگ ہوکر پوچہی کہ مقصد تیرا کیا ہی اور کیا چاہتا ہی استعارہ کیا اس عبارت کو واسطی
پناہ ڈہونڈنی رحم کی ساتھہ حضرت رحمن کی قطع کرنی رحم سی بعد ازان یہہ عبارت مثل ہوئی اس معنی مین بغیر اسکی کہ معنی حقو کی اور پکڑنی
اوسکی کے منظور ہون جیسیکہ کہتی ہین یداہ مبسوطتان یعنی دونو ہاتہہ اوسکی فراخ ہین یعنی سخی وجواد ہی اگرچہ اول پیدایش سی ہاتہہ نرکہتا ہو یا ہاتہہ
اوسکی لیی ہون یا محال ہو وجود ہاتہہ کا اوسکی لیی جیسیکہ پروردگار تعالی اور یہہ طرز زبان عرب مین بہت واقع ہوتی ہی اور قران اور احادیث
اوپر طرز زبان عرب کی واقع ہوئے ہین یہہ اصل عظیم ہی واسطی تاویل متشابہات قران واحادیث کی بلا تکلف اور رحم ایک معنی مین معانی سی ذات
نہین ہی کہ کہڑا ہو اور پناہ پکڑی کہڑا ہونا اور پکڑنا اور پناہ ڈہونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ وتمثیل کی ہی گویا رحم ایک شخص ہی کہ کہڑا ہوا اور دامن کبریا
اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈہونڈی اور کہا نووی نی کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہی اور قطع کیا جاتا ہی وہ معنی ہی معانی سی ہی نہین
آتا اوس سے قیام اور کلام پس ہوگی مراد تعظیم شان اوسکیکی اور فضیلت صلہ رحم کرنیوالیکی اور بڑائی گناہ قطع کرنیوالی اوسکیکی اور نہین خلاف ہی اس امر
کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کی درجی ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چہوڑنا مہاجرۃ لیئے
ترک ملاقات کا ہی اور صلہ رحم ساتہہ کلام کی ہوتا ہی اگرچہ ساتہہ سلام کی ہو اور مختلف ہوتا ہی وہ ساتہہ اختلاف قدرت اور حاجت کی پس بعض
اسمین سے واجب ہے اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہین نام رکہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا وہ چیز سے کہ
قادر ہی اوسپر اور لائق تہا اوسکو یہہ کہ کری اوسکو نہین نام رکہا جاویگا صلہ کرنیوالا رحم کا **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم الرحم شجنۃ من الرحمن فقال اللہ تعالی من وصلک وصلتہ ومن قطعک قطعتہ رواہ البخاری
اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحم مشتق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سی پس فرمایا اللہ
تعالی نی یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوی تجکو یعنی رعایت تیری حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتہہ رحمت کی اور جو شخص کہ کاٹی تجکو کاٹونگا
مین اوسکو یعنی اپنی رحمت سی محروم رکہونگا نقل کی یہہ بخاری نی ف اشتقاق کیا گیا الخ جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ پیدا کیا مینی رحم
کو اور مشتق کیا مینی اوسکی لیی نام اپنی نام سی کہ رحمن ہی اور احتمال ہی کہ مراد دونو لفظون سی معنی ہون یعنی قرابت رحم کہ واسطی

رعایت اوسکی ایک شاخ ہی رحمت حضرت رحمان سی کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نی کہا کہ لفظ شجنۃ شین مثلثہ یعنی تینون کی ساتھہ زبر اور زیر اور پیش ہین قاموس مین کہا
مین ساتھہ زیر اور پیش کی اور جزم جیم اصل مین رگون اور جڑون درخت کی کہتی ہین اور یہان مراد اس سی یہہ ہی کہ رحم مشتق ہی رحمن سی یعنی رحمت سی کہ مشتق ہی اوس سی
رحمان پس گویا کہ رحم مشتبک یعنی ملا ہوا ہی ساتھہ رحمن کی مانند اشتباک رگون درخت کی اور بعضون نی کہا بیچ وجہ شجنۃ کی یہہ کہ حروف رحم کی موجود
ہین بیچ اسم رحمن کی اور داخل ہین اوسمین مانند داخل ہونی رگون درخت کی واسطی ہونی اوسکی اصل واحد سی اور معنی یہہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت
اوسکیلی وہ متصل ہی ساتھہ اوسکی پس قطع کرنی والا اوسکی قطع کرنیوالا ہی رحمت خدا سی اور وصل کرنیوالا اوسکا ملتی والا ہی طرف رحمت اللہ تعالی کی جیسا کہ
فرمایا حضرت نی فقال اللہ الخ ؕ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ
تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
رحم لٹکایا گیا ہی ساتھہ عرش کی کہتا ہی یعنی بطریق خبر اور دعا کی جو شخص کہ ملادی مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو
کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہی عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی
قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی اور اظہار تلذذ کی ساتھہ اوسکی ذکر کی کرتا ہی اللہ تعالی سی بطریق دعا کی ؕ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا رحم کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر
سبب بغیر شبہہ کی باوجود علم کی ساتھہ تحریم اوسکی کی وہ بہشت مین داخل نہین ہوویگا اور یا یہہ مراد ہی کہ ساتھہ نجات پانی والون کی اور سابقین کی نہین
داخل ہوگا ؕ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھہ اقربا کی کہ اگر
وہ اسپر احسان کرتی ہین تو یہہ بہی اونپر احسان کرتا ہی لیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق
قرابت اوسکی تو ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہہ بخاری نی ف لکہا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی طلب
نکری اور حق اورون کا ادا کری ؕ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَ
أُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ
اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق
واسطی میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسی اور وہ نہین سلوک کرتی ہین مجسی اور احسان کرتا ہون مین اونسی اور وہ برائی کرتی ہین
مجسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا
کہتا ہی پس گویا کہ پہکاتا ہی تو اونکو راکہہ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھہ تیری اللہ کی طرف سی مددگار اور دفع کرنیوالا شر اونکا اونپر جبتک کہ تو ثابت
و مستقیم رہیگا اس صفت پر نقل کی یہہ مسلم نی ف پہکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکر اونکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی کہانا تیرا اونکو اور گویا کہ
انگارا رکہتی ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کہانی اونکی سی ساتھہ راکہہ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو سبب احسان کرنی کی اونپر
رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکی کی بمنزلہ اوس شخص کی کہ منہ مین ڈالتا ہی راکہہ گرم کو اور کہتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر
مانند راکہہ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو اور بعضون نی کہا کہ ہوتا ہی اونکا کالا کرتا ہی مانند راکہہ گرم کی الخ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پہیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی مان باپ اور اقربا کی ساتہہ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی سبب گناہ کی کہ پہنچتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** مراد تقدیر سی تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہہ بہی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا کریگا اور یہہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضاء و قدر الہی کی یہی حکم رکہتی ہین جیسیکہ دوائین طبیہ شفا کی لیی اور اعمال بندون کی واسطی داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندیکا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو اوسکی دلمین یعنی حسب دعا کی اور دیکہا کہ تقدیر نہین پہرتی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ سکینا اسکی دل پر بخلاف اسکی کہ نیکا یکا آدمی اونا گہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعانی اوسکو کذا نقل الطیبی در شرح مسکین کی دلمین یون آتا ہی کہ ہوسکتا ہو کہ مقصود مبالغہ ہیج تاثیر دعا کی اور مدح آنکی ہو یعنی کوئی چیز قضاء و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی ہیج مقدمہ نظر لگنی کی حدیث مین آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسیکہ فصل اول مین بیان مفصل ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ کہ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق انکا فراخ ہی بہ نسبت مومنون اور مطیعون کی پس بعضی تاویل کرتی ہین ایسی کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سی اور اگر مراد رزق دنیا کہین کہ مال و حشمت و کامرانی ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی کہ صاف ہوکدورت و ظلمت سی جیسیکہ متقیون اور مطیعون کی لیے ہی قران مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکی وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص و تعلق قلب و خوف نقصان اور فوت ہونی اسکی سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بدانجامی گناہ سی ایک حشمت اور کدورت ہیج صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی راہ پاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ حدیث مخصوص ہی بعضی مومن گنہگارون کی لیی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سی پاک کرکر بہشت مین داخل کری پس بعضون کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکر پاک و صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتہہ پہنچنی بلا کی متنبہ کرکر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہہ کہ مومن نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی ہی تو ساتہہ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اسکی حال پر نہین ارزانی رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ؕ ح وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ فِيْہَا قِرَاءَۃً فَقُلْتُ مَنْ ہٰذَا قَالُوْا حَارِثَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّہٖ رَوَاہُ فِي شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَيْہَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِي رِوَايَۃٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّۃِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینی آواز پڑہنی قران کی پس کہا مینی کون ہی یہہ کہ قران پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاء صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ انہی کس عمل سی یہہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطی بیان سبب اوس فضیلت کو فرمایا اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنیکا ماں باپ سی اسیطرح سی ہی فضیلت و ثواب

بیشا

ایسے کہ نیک ماں باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنیوالا ساتھ ماں باپ کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک
روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سوگیا تہا مین پس دیکہا مینی اپنی تئین بہشت مین یہہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا
مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین مذکور ہی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب
فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اور
ایسے ہے حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ؛ ع وعن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تأمرنی بطلاقہا فقال لہ
ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب
او ضیع رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق
میری ہی ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتہ طلاق اوسکی کے پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
باپ بہترین دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب آنی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ داخل ہوا بہشت مین اسی
دروازہ سی کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر
نقل کی یہہ ترمذی نی ابن ماجہ نی ف یعنی اگر طلاق دی تو نی رضا والد کی نگاہ رکہی تو نی وگرنہ ضائع کی تو نی اور اس حدیث سی ابو درداء نی
حکم ماں کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق مین یہہ فرمایا تو ماں کا بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس یعنی شخص جننی والا مراد رکہا یہہ شامل
رہی کہ ماں باپ دونون کو شامل ہی ؛ ح وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال
امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال اباک ثم الاقرب فالاقرب رواہ الترمذی وابوداود
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مینی یا رسول
اللہ کس سی نیکی کرون فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی فرمایا اپنی ماں سی کہا مینی پہر کس سی
فرمایا اپنی باپ سے پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب تر ہی تجہسی یعنی بعد ماں باپ کی جیسیکہ بہائی اور بہن پہر اوس سی کہ بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسیکہ
چچا اور ماموں اور ساتہ اسی ترتیب کی اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی انا اللہ وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لہا من اسمی
فمن وصلہا وصلتہ ومن قطعہا بتتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی کہ فرمایا اللہ
برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا کیا مینی رحم یعنی ناتی کو اور نکالا مینی یعنی نام
رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی
کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہہ ابو داود نی ف مین ہون اللہ یعنی
واجب الوجود یہہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی اور رحم سی یعنی [illegible] وعن عبد اللہ بن
ابی اوفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزل الرحمۃ علی قوم فیہم قاطع رحم رواہ
البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا مینی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر کہ اونمین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کی کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتی اوسپر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہہ بسبب نحوست کاٹنی ناتی کی ع

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہٖ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیامین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکیلیے بیچ آخرت کی مثل جانسی اطاعت امام سی اور کاٹنی ناتی کسی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی ان دو گناہون پر دنیامین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا چونکہ اثر ان دو گناہونکا دنیامین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلونمین عذاب انکا دنیامین بہی جلدی ہوتا ہی اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ بعضی اور گناہ بہی یہہ صفت رکہتی ہون لیکن یہہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان کہنی والا بعد دینی کی اور نافرمانی کرنیوالا ماں باپکا اور نہ شراب پینی والا یعنی جو کہ بغیر توبہ کی مرجاوی نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی ف منان مشتق ہی منت سی یعنی دیکر احسان جتاوی یہہ برا ہی فرمایا اللہ تعالی نی لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی (اور نہ باطل کرو ثواب صدقونکو ساتہہ احسان جتانیکی اور ایذا دینی کی) اور بعضون نی کہا کہ منان من سی ہی بمعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی مراد ہی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بابت شرعی کی یا عاق مخصوص ہی ساتہہ ایذا دینی والدین کی یا ایک کی ان دونون مین سی اور مراد نہ داخل ہونسی یہہ ہی کہ ساتہہ فائزین کی یعنی نجات پائی ہوؤن کی نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کردیگا بموجب وعدہ اپنی کی وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَکُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبون مین سی اسقدر کہ سلوک کرو تم ساتہہ اوسکی اپنی ناتی دارون سی اسواسطی کہ سلوک کرنا ناتی دارون سی سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کی اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف سیکہو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور ماؤن اور دادیون اور نانیون اور اولاد انکیکو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پہنچا ہون ایک گناہ بڑی کو پس کیا ہی واسطی میری توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب رجوع کرنی اللہ تعالی کا مجہہ پر ساتہہ رحمت کی اور وہ گناہ بخشا جاوی اوسسی فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہین فرمایا اور کیا ہی واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوسسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی تا بخشا جاوی گناہ تیرا اسسی معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہ ہونیکا ہی اگرچہ کبیرہ ہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اوس شخص کی حق مین وحی سی معلوم کیا ہوا و یا یہہ کہ اوسکی نزدیک باسبب قلت بیان کی وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہہ بہی معلوم ہوا اسسی کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہی ح

وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

قَالَ نَعَمْ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا
وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہا اوسوقت کہ تہی ہم نزدیک نبی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ سی میری کیسی کچہہ یعنی ماں باپ سی انکی زندگی
مین سلوک کرتا تہا آیا باقی ہا انکی سلوک سی کچہہ کہ کرون مین اسکو بعد مرنی انکی کی یعنی بعد انکی مرنی کی بہی انکی ساتہہ سلوک کرنیکی کوئی صورت ہی فرمایا ہان عا(ز)
انکی بہی کہ اسمین داخل ہی نماز جنازہ پڑہنی بہی اور استغفار کرنی انکی لیئے اور پورا کرنا انکی وصیت کو بعد مرنی انکی کی اور سلوک کرنا انکی ناتی دارونسی کہ نہین کیا جاتا
تہا واسطی ماں باپ کی یعنی جنسی انکی قرابت کی سبب سی اور واسطی طلب رضا انکی کہ رضا حق متعلق ہی ساتہہ اسکی نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی
دوستون کی نقل کی یہہ ابی داود اور ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ اَقْبَلَتْ
امْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوْا اور روایت ہی ابی طفیل سی کہا دیکہا مینی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی جعرانہ مین کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہان آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بچہایا
آپنی واسطی اسکی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا مینی یعنی بعضی لوگون سی کہ کون ہی یہہ پس کہا اونہون نی کہ یہہ ہی ماں حضرت کی کہ جسنی دودہ
پلایا تہا حضرت کو نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی دایہ حلیمہ تہین اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی نی بہی دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی انکی
کی اسلام مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ
اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا
اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا روایت ہی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوسوقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا انکو بڑی مینہہ نی پس گئی وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی مونہہ پر
ایک بڑا پتہر پہاڑ مین سی پس بند کردیا اوسنی دروازہ غار کا پس کہا اونہون نی آپس مین کہ دیکہو ان نیک اعمال کو کہ کیی مین تمنی خالص اللہ کیلئے یعنی نہ از راہ ریا اور
اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہہ وسیلہ ان عملون کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر یا سختی کو فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ
وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ
وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا
اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ
حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا
فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ پس کہا ایک نی اونمین سی کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطی میری
ماں باپ بوڑہی بڑی اور حال یہ کہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریاں کہ خرچ کرون دودہ انکا اوپر سب کی پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور
دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہہ ماں باپ اپنی کی پلاتا مین انکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایکدن دور لیگئی مجکو درخت یعنی ایکبار ک
درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑی پس دور چلا گیا مین چرانیکو پس نہ آیا مین گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین ماں باپ کو کہ سورہی ہین پس دودہ
دوہا مینی جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین برتن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس اچہا نہین کیا جانا مینی جگانا اونکا
اور مکروہ جانا مینی یہہ کہ دون مین بچون کو پہلی اونسی اور بچی روتی اور چلاتی تہی ماری بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس یہی رہا حال میرا اور حال اونکا

یعنی ماں باپ سوتی تہی اور بچے فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا رہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مینی کیا ہیہ واسطی محض طلب رضا تیری کی پس کہولدی واسطی ہماری اس پتہر مین سی کہولنا کہ دیکہین ہم اوس کشادگی سی آسمان کو پس کہولدیا اللہ تعالی نی واسطی انکی یہانتک کہ دیکہا اونہوں نی آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کو اور بعضوں نی کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچوں کو دیا ہو اور بی تابی اور فریاد انکی واسطی زیادہ کی ہو ۔ ح قَالَ الثَّانِي اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً ۔ ترجمہ کہا دوسری شخص نی یا الہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردوں کی عورتوں کو پس طلب کیا مینی طرف اوسکی نفس اوسکا یعنی خواہش کی مینی اوسکی صحبت کرنیکی اور چاہا اسکو اوسکی بلانی کی پس پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لاؤں مین واسطی اوسکی پاس سو دینار پس کسب کار کیا مینی یہانتک کہ جمع کئی مینی سو دینار پس ملا مین اوس سی ساتہہ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونوں پانوں اوسکی یعنی جماع کی لیی کہا اوسنی ای بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول تو مہر امانت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہہ کہڑا رہا مین اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مینی اوسکو یا الہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینی یہہ واسطی طلب رضامندی تیری کی پس کہول واسطی ہماری اس پتہر سی پس کہولی واسطی انکی اللہ تعالی نی اور کشادگی وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَاْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَاُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور کہا تیسری نی یا الہی تحقیق مینی مزدوری کو لگایا تہا ایک مزدور بدلی فرق چاولوں کی پس جب کرچکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا مینی اوسپر حق اوسکا یعنی دینی لگا اوسکو حق اوسکا پس چہوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سی پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چاولوں کی یہانتک کہ جمع کئی مینی اوس سے یعنی حاصل زراعت سی بیل اور چرانیوالی انکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کی اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجہپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا مینی جا تو طرف ان بیلوں کی اور چرانیوالوں انکی کی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجہسی پس کہا مینی تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجہسی پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانیوالی انکی کو پس لیا اوسنی انکو اور لیگیا اسکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا مینی یہہ واسطی طلب رضا تیری کی تو کہولدی پتہر کو کہ باقی رہا ہی پس کہولدیا اللہ نی اون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرق ساتہہ زبر اور جزم ر کی نام ہی ایک پیمانہ کا مدینہ مین کہ اوسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹہہ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانیوالی اوسکی یعنی غلام اور اس روایت مین ذکر بیل اور چرانیوالونکا کیا باعتبار اکثر و غلبہ کی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ اوسکی فرد و لیسی بہت سا کچہہ جمع کیا مینی تا آنکہ بہت ہوئی اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتہہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب مین اسلیئی کہ اللہ تعالی نی دعا انکی قبول کی اس سبب سی اور آنحضرت نی اوسکی اس قوم سی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر مستحب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنیکی ماں باپ سی اور ترجیح دینی انکو سب اہل و اولاد پر اور احتراز کرنا انکی تکلیف و مشقت دینی سی اور نیاز رکہنا اونکی راحت و آرام کو اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصا جگہہ ادب و تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونی فرض کی اور بہہ

معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہی کہانا کہانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکہنی نفس کے محرمات سے
خصوصًا وقت قدرت کی اور نہونی مانع کی اور خواہش نفس کے خصوصًا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر
اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کے جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسیکہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف
فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک ور ادا امانت اور خوش معاملگی
اور مہربانی اور پہنچانیوالی ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی
تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیا کی حق ہین جیسیکہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سے کہ
تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینی یہہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس
فرمایا کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو پس تحقیق کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکی کی ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی
شعب الایمان مین ف یعنی ماں کی پاؤن کی پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث درآنی بہشت کی ہی اور یہہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع
وتذلل سے کہ حکم کیا ساتہہ اوسکی اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا
فَقَالَ لِي طَلِّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچی میری ایک عورت یعنی نکاح مین تہی میری کہ دوست رکہتا تہا مین اوسکو اور تہی حضرت
عمر ناخوش رکہتی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نی مجہکو کہ طلاق دیدی اوسکو پس انکار کیا مینی پس آئی حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہہ
حضرت کی پس کہا مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف یہہ امر استحباب کی ہی یا وجوب کی اگر ہوگا
کوئی باعث اور ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی فرمایا وہ دونوں جنت ہین تیری اور
دوزخ ہین تیری نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی حق و بجا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونیکی بہشت مین اور ترک کرنا فرمانیکا کہ باعث ہی داخل ہونیکا
دوزخ مین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ
يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہین
ماں باپ اوسکی یا ایک اونمین سی اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ یعنی کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی واسطی
اونکی یہانتک کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کی لیے بعد از مرنے اونکی کی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہون تو
ہی حقتعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالونکی ساتہہ ماں باپ کی اور رضاجوئی اونکی ح وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ
وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا
فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اسحالمین کہ فرمان برداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق انکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اسحالمین کہ ثابت ہیں واسطی اوسکی بیچ دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں یا باپ ہیں سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اسحالمین کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اسحالمین کہ کہلی ہوئی واسطی اوسکی بیچ دو دروازی دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نی اگرچہ ماں باپ اوسکی اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر **ف** تین بار فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیوی میں ہی نہ دینیہ میں سلیی کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کی ہو تو روا نہیں ؛؛ ح ؛؛ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سی کہ دیکہی طرف ماں باپ اپنی کی یعنی ایک کی ان دونوں میں سی دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر دیکہنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکہی ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اچہا ہی کہ تمہاری گمان میں ہی کہ کیونکر لکہا جاویگا عوض ہر نظر کی حج مقبول ؛؛ **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تمام گناہ یعنی سوای شرک کی بخشتا ہی اللہ تعالی اونمیں سی جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالیکو بیچ زندگانی دنیا کی پہلی مرنی سی **ف** یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنیوالیکی پہلی مرنی اوسکی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلی مرنی انکیکی اور بہر صورت عذاب آخرت بہی باقی رہیگا بہر احتمال ہی یہہ کہ ہون بیچ حکم انکیکی تمام حقوق بندونکی اسلیی کہ مثل اس وعید کی وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی ماں باپ کی ؛؛ ع ح **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِہِمْ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی سعید بن عاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حق بڑی بہائی کا اوپر چہوٹی کی مانند حق باپ کی ہی اوپر بیٹی اپنی کی نقل کین بیہقی نی پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

بَابُ الشَّفَقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ

باب ہی بیچ بیان شفقت اور رحمت کی خلق پر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ نہیں رحمت کرتا یعنی رحمت خاص کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ؛؛ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُہُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَاَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور دیکہا حاضرین کو کہ بوسہ لیتی ہیں لڑکوں کی پس عرض کیا کیا بوسہ لیتی ہو تم لڑکوں کی پس نہیں بوسہ لیتی ہم لڑکوں کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا مالک ہوں میں واسطی تیری یہہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کی نکالنی کو دل تیری سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی نی جو رحمت تیری دل سی نکال لی ہی میں اوسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہہ معنی اسکی ہیں کہ لفظ ان کو ساتہہ زبر ہمزہ کی پڑہیں جیسیکہ اکثر روایات میں ہی اور ایک نسخہ میں ساتہہ زیر ہمزہ کی ہی اوسکی معنی یہہ ہیں

آیا مالک ہو تو نہیں رکھتی رحمت کا تیری دلمیں اگر نکال لی اللہ تعالی تیری دلسی رحمت کو یعنی اللہ تعالی نی جو تیری دلمیں رحمت و شفقت نہ رکھی میں نہیں رکھ سکتا
مقصود زجر و توبیخ ہی حسلہ رحمی پر اور اشارہ ہی اسپر کہ دلونمیں رحمت پیدا کی ہوئی اللہ کی ہی اگر اوسنی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور مآل دونون
روایتون کا ایک ہی ہی تفاوت توجیہ اعرابمین ہی متفق علیہ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي
غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آئی میری پاس ایک عورۃ اور اوسکی ساتھہ دو بیٹیان تہین اوسکی مانگتی تہی وہ
عورت کچھہ مجھسی پس نہ پایا اوسنی میری پاس سوای ایک کہجور کی پس دی مینی اوس عورۃ کو وہ کہجور پس بانٹ دی اوس عورۃ نی وہ کہجور درمیان دونون بیٹیون اپنی
اور آپ نہ کہایا اوسمین سی کچھہ پہر اوٹہی وہ عورۃ اور باہر نکلی پہر داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا مینی آنحضرت سی تہا یہہ ماجرا اس عورۃ کا
پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوی جنس ان بیٹیون سی ساتہہ کسی چیز کی یعنی ساتہہ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کری طرف انکی ہونگی
وہ بیٹیان اوسکی لیی پردہ آگ دوزخ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہتی ہیں کہ بیٹیون کو احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہی
بہ نسبت بیٹون کی اور اختلاف کیا ہی علما نی اسمین کہ مراد ابتلا اور امتحان ساتہہ نری ہونی بیٹیون کی ہی یا ساتہہ تہا جو چیز کی کہ صادر ہو انسی قسم محنت
اور ایذا اور صبر کرنا اوسپر اور ظاہر اول ہی اور اسمین ہی اختلاف ہی کہ مراد احسان سی قدر واجب ہی نفقہ سی یا زیادہ اوسپر اور ظاہر ثانی ہی اور شرط
احسان کی یہہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہہ ہی کہ ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہوی بیاہ انکا یا سبب موت
کی یا غیر اوسکی کی ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنَا وَ
هُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیونکو یہانتک
کہ پہنچین وہ حد بلوغ کو یا پہنچین اپنی خاوندونکی پاس آویگا وہ دن قیامت کی اس حالمین کہ میں اور وہ ہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی یہہ مسلم
نی ف یعنی یہہ اوسکی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت ہم ہونیکی اونکی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسی یہ انگلیان اور انگلیون کو ملا ہوا دیکہتی ہو اسیطرح میں اور وہ
روز قیامت کی ہم ہونگی یعنی میں اور وہ محشر میں ساتہہ ہونگی یا جنت میں ساتہہ داخل ہونگی ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ
لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبرگیری کرنیوالا عورۃ
بی خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالیکی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک و خبرگیری کری عورۃ بی خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب
سعی کرنیوالی اور خرچ کرنیوالیکی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں انکو کہ یہہ بہی کہا کہ خبرگیری کرنیوالا عورۃ بی خاوند کا اور مسکین کا مانند
قیام کرنیوالیکی ہی رات کو نماز کی لیی کہ سستی نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دنکو بلکہ
صائم الدہر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف فقیر ہی بیچ حکم مسکین کی ہی بلکہ بالاولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہہ جو کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ
قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سی جیسا کہ تصریح کی ساتہہ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ گمان
کرتا ہون میں مالک کو کہ یہہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر بیضاوی شرح مشکوۃ و مصابیح کا یہہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہہ بہی فرمایا کالقائم یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک ساتہہ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ موید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد

اوسکو شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ۔ الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ والقائم اللیل الصائم النہار ۞ ع وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ لَہٗ وَلِغَیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتھہ انگلی شہادت کی اور بیچ کی انگلی کی اور کشادگی رکھی درمیان انکی تھوڑی سی نقل کی یہہ بخاری نے ف واسطی عدم تصور کثرۃ کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا ساتھہ اسکی طرف عالی ہونے مرتبہ نبوۃ کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوۃ کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی ۞ ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو اے مخاطب کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنے بعض انکی بعض پر سبب اور بھائی کی انکی اور سبب کی اور بیچ رعایت کرنے احوال کی بعلاقہ محبت کی کہ آپسمین رکھتی ہین مانند ملاقات کرنیکی آپسمین اور تحفہ بھیجنی کی آپسمین اور بیچ مہربانی اور مدد کرنیکی آپسمین مانند حال بدن کی جسوقت دکھتا ہی ایک عضو بلاتی ہین ایک دوسریکو باقی اعضا بدن کی بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہین اعضا آپسمین بیچ درد و مشقت کی ساتھہ بیداری و تپ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسطرح جسوقت دکھتی بعضی عضو کی تمام بدنکو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنون کو یکسان ہونا چاہیی کہ جب ایک کو انمین سی مصیبت پونہچی تو لائق ہی یہہ کہ سب اوسکی رنج مین شریک ہون اور قصد کرین اوسکی مصیبت کی دفع کرنیکا اوسیکا ترجمہ شیخ سعدی نے کیا ہی ۞ بنی آدم اعضای یکدیگر اند کہ در آفرینش ز یک گوہر اند چو عضوی بدرد آورد روزگار دگر عضوہا را نماند قرار ۞ ع ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ کَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ وَاِنِ اشْتَکٰی رَاْسُہٗ اشْتَکٰی کُلُّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہین یعنی مانند اعضا ایک شخص کے ہین ایسی کہ وہ ایک تن پر ہین اگر دکھتی ہی آنکھہ اوسکی دکھتا ہی یعنی بیچین ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکھتا ہی سر اوسکا دکھتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی موسی سے وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطی مسلمان کی مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتی ہین اس باب مین کہ مضبوط رکھتی ہین بعضی اجزا مکان کی بعض کو یعنی اسیطرح مسلمانون کو چاہیی کہ آپسمین ایک دوسریکی تقویت و تائید مین ہی پہر داخل کین آنحضرت نے انگلیان اپنی ایک ہاتھہ کی بیچ انگلیون ہاتھہ دوسریکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی واسطی بیان تمثیل کی کہ مسلمان اسطرح آپسمین ملی ہوئی اور ایک دوسریکا مددگار رہی لیکن مددگاری حق بات مین ہو حرام و مکروہ اور موجب گناہ کی نہو ۞ ح وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی وہی ابو موسی سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق تہی آنحضرت جب آتا اونکی پاس سائل یا حاجتمند فرماتی یعنی صحابہ کو سفارش کرو تا حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی جو کچھہ چاہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم سفارش کرتی رہو تا ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ وہ تقدیر الہی اور حکم اوسکی ہی اور بلا حظہ اسکی کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اور ثواب اوسکا ہاتھہ سی ندو اور جاننا چاہیی کہ سفارش حدود مین بعد اذن پہنچنی کی امام تک جائز نہین اور پہلی پہنچنی کی اوسکی جائز ہی اور تعزیر مین جائز ہی

سفارش مطلق اور یہہ سب اوس صورت مین ہی کہ جسکی سفارش کرتا ہی وہ موذی و شریر نہو + ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِکَ نَصْرُکَ اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مدد کر اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہووہ یا مظلوم پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ مدد کرتا ہون مین اوسکی اسحالمین کہ مظلوم ہی اور کیفیت اوسکو معلوم ہی پس کیونکر مدد کرون اوسکی درحالیکہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نی منع کر تو اور باز رکہی تو اوسکو ظلم سی پس یہہ باز رکہنا اوسکو ظلم سی مدد کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور نفس پر کہ باعث ہین اوسکی ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَةً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم بہائی کا رکہتی ہی اور شارع صلی اللہ علیہ وسلم حکم باپ کا ظلم نکری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو ہلاکت مین اور نہ چہوڑی اوسکو دشمن کی ہاتہہ مین بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بہائی مسلمان کی ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی اور جو کوئی دور کری مسلمان سی کوئی غم یعنی خواہ تہوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک بڑا غم غمہای دن قیامت کی سی کہ دم نہین مار سکیگا اوس مین اور جو کوئی ڈہانکی بدن یا عیب کسی مسلمان کا ڈہانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ساتہہ ڈہانکنی کی اہل عیب کی مقصد یہی اور ترک کرنی محاسبہ کی او پوشیدہ کرنی ذکر اوسکی ہی لکہا ہی علما نی کہ پردہ پوشی کرنی مستحسن اور مستحب ہی اہل عزت و حیا کی ہی عیب اونکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتی ہین تو پردہ حیا مین اوسکو پوشیدہ رکہتی ہین اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوتہا دیا اور ساتہہ اوسکی افعال کی معروف ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی تو اوسکا چہپانا اونہین اور زجر اوسکی لازم اور اگر منع ہی باز رہی تو خبر حاکم کو کرنی چاہیی تا اوسکو ایذا لوگون کیسی اور فساد ڈالنی سی دین مین باز رکہی اور جرح راویون کا اور گواہون اور حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب ہی اور قبیلہ اظہار عیب ممنوع کسی نہین ہی ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ التَّقْوٰی ہٰہُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور نہ حقیر جانی اوسکو پرہیزگاری یہان ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی ف حقیر جانی الخ یعنی ساتہہ ذکر کرنی عیب اوسکی اور بدزبانی اور ٹہٹہا کرنیکی اگرچہ فقیر اور ضعیف اور ناتوان ہو کیونکہ بہت نامراد اور خراب حال ہو کیا جاتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل لا الہ الا اللہ سب عزت والی ہین ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون اور وجہہ عزت ایمان اونکی ہاتہہ سی نہ دینی چاہیی خصوصا جو کہ نور علم و عبادت سی روشن ہو رہی ہین رعایت تعظیم و تکریم اونکی اولی ہی اور کہی اکثر لوگ خصوصا اہل دنیا ظلمات نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین وبال فقرا و غربا مین گرفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اور اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتی تہی و واسطی حصول محبت مساکین کیا و حکم کی گئی تہی ساتہہ ہمنشینی فقرا کی چنانچہ

سورہ کہف میں مذکور ہی اور پرہیزگاری اسجگہہ ہی الخ یعنی نہیں جائز ہی حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک و گناہون سے یا یہہ مراد ہی کہ تقوی سینہ میں ہی اور کار باطن ہی اور مقصود اس جملہ سے تاکید و تقویۃ جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت کسی مسلمان کی کری حالانکہ حقیقت حال وسکی معلوم نہیں یا یہہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دلمین ہی پس جسکی دلمین تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکریگا اور مستحق حقارت کرنیوالا مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین اور خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خون بے جا مسلمان کی ہو اور مال اوسکا تلف ہو اور آبرو ریزی اوسکی ہو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سے ہی کہ اللہ تعالی نی آنحضرت کو خاص عطا فرمائی ہی ؀

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهٗ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہہ سابقین و مقربین کے بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا لوگون سے توفیق دیا گیا بہلائیون کے اور دوسرا شخص مہربان یعنی چہوٹون بڑون پر نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنی والا یعنی بچنیوالا سے کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سے اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہین باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتہہ سوال کرنیکی خلق سے اور حاصل کرنیکی مال حرام کو اور ساتہہ غافل ہونیکی علم و عمل سے بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب شومی ان افعال بد کی مقصود بُرائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جانبیکہ اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی ایک اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو باز رکہی کاربناشائستہ سے اور ثبات و استقامت نہو اوسکو وقت شہوتا کی اور صبر نکرسکتا ہو گناہون اور بری باتون سے وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہین یعنی اور پہرتے ہین گرد امرا و اغنیا تمہاری کی اور مد نظر اور خیال نہین ہے اونکو مگر بہرنی پیٹ کا اور پہنا کپڑا کا اگرچہ شبہہ و حرام سے ہو نہین ڈہونڈتی ہین اہل و مال کو یعنی نہ طالب ہین بیوی اور حرم کی پس اعراض کرتی ہین حلال سے اور مرتکب ہوتی ہین حرام کی ورنہ طالب و راغب بیچ مال حلال کی کہ بوجہ طیب حاصل کرین بلکہ مقصود سے ہمت انکی کہانی اور پہنی پر اگرچہ حرام ہو یہہ سست عقل ہی اور دوسرا شخص دوزخیونمین سے وہ بی دیانت ہی کہ نہین پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اومین اگرچہ تہوڑی قلیل ہو مگر کہ ڈہونڈتا اور تجسس کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کرے اوسمین بعضون نی کہا کہ خفا بمعنے ظہور کے بہی آتا ہی یعنی خائن کو ظاہر نہین ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اومین مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہین کرتا اور شام نہین کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو بسبب اہل تیری کی اور مال تیری کی یعنی ہر صبح و شام کار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری مین اور ظاہر کرتا ہی عفت و امانت کو لیکن باطن مین خیانت کرتا ہی اوسمین اور ذکر کیا آنحضرت نی بخیل کو اور جہوٹی کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہہ مسلم نی صفت مراد رحیم سے صفۃ فعلیہ ہی کہ ظاہر و موجود اوسکا خارج مین یعنی غیر مین اور رقیق سے مراد ہی صفۃ قلبیہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر مین اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب منصوب ہین قائم مقام فاعل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نی بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل و کاذب کو یعنی فرمایا او راوی دوزخیونمین سے بخیل اور کاذب ہی اور اسطرح جو عبارت لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور نکہا ذکر البخیل والکاذب تو اسلیے کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہین رہی یعنی کچہہ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے سمجہی جاتی ہی خواہ اون فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او الکذب اکثر روایتونمین بلفظ او شک راوی کی ہی یعنی جو یہی بخیل کو ذکر کیا یا کاذب کو اور بعضی

روایت مین والکاذب واو سی آیا ہی اس صورت مین ہی واو بمعنی او کی ہی اور بقول شیخ مظہر بعضون نی کہا کہ منصوب ہی بنا بر معطوف ہونیکی کذب پر اور صحیح
یہہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور یہہ نوع جو تہا بخیل ہی یا کاذب اور پانچوان شیخ مظہر ع ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت مین ہی ایمان نہین لاتا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل وتمام نہین ہوتا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی واسطی بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوس چیز کو یعنی بہلائی دنیا اور
آخرت کو اور ایک روایت مین لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجاۃ پانا ہی عذاب دوزخ سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب کرنی
اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب ومتاع اور اہل واولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہون پس ان چیزونکو اپنی لیی دوست رکہتا ہی چاہی
کہ سب مسلمانونکی لیی بہی دوست رکہی اور جو کہ بسبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیی مال وجاہ دنیا کا کہ باعث ظلم
اور فساد اور وبال وعذاب کا ہو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی کیونکر اور مسلمان بہائی کی لیی دوست رکہی وسکو چاہیی کہ نہ اپنی لیی دوست رکہی
اور نہ اورونکی لیی کیونکہ وہ خیر نہین یا ایک شخص ہی کہ حصول مال وجاہ اوسکی لیی سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا
جیسیکہ مال واسطی حج اور خبر گیری فقرا کی کام آتا ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہین ہوتا
اوسکی لیی ایسا بلکہ باعث فسق اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال وجاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیی درست نہوگا اسلیی کہ اوسکی حق مین
وہ خیر نہین ۹ ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ
قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی
نہین ایمان لاتا یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا قسم ہی اللہ کی نہین ایمان لاتا پوچہا گیا کون ہی کہ ایمان نہین لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہین یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ امن مین
نہین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیون اور سختیون اوسکی سی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ
جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتہہ نجات پانیوالونکی
وہ شخص کہ نہین امن مین ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیون اور سختیون اوسکی سی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ مبالغہ ہی کہ اگر وا نہونی امن کو وقوع ضرر سی سبب اوسکی نفی
دخول جنت کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر وشر کا ۹ ع وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی اور ابن عمر سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمیشہ جبرئیل امر کرتی تہی مجہکو ساتہہ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتہہ احسان کرنیکی اوسپر اور دفع کرنی ضرر کی اوس سی
یہانتک کہ گمان کیا مینی کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہی کہ وارث کر دین گی یعنی ساتہہ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ پہنچین کا ایک ہمسایہ دوسری ہمسایہ کا
وارث ہو اکثر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ
ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہووی تم تین شخص پس سرگوشی نکرین دو شخص آپس مین سوای تیسری شخص کی یہانتک کہ مل جاوو
ساتہہ لوگون کی یعنی ملنی لوگون کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کرین تو مضائقہ نہین ہی اگر چار شخص ہون اور دو شخص سرگوشی
کرین تو روا ہی یہہ منع سرگوشی کرنی دو شخصون کی وقت ہونی صاحبت تین شخصون کی بسبب غمگین کرنی اوس فعل کی ہی اوس تیسری کو

اور مسلم نی ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کی اور ایک لغت مین ساتھ پیش ی اور زیر ز کی ہی اور دونون لغت فصیح ہین اور متعدی
حزنہ واحزنہ اندوہگین کردا ورلا ور روایت اول مشہور تر ہی اور سبب غمگین ہونیکا یہہ ہی کہ اوسکو خیال جاویگا کہ شاید میری ہلاکت اور
بداندیشی کا مشورہ کرتی ہون کہا نووی نی کہ یہہ نہی سرگوشی کرنی دوکیسی روبرو تیسری کی اوسیطرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی
روبرو ایک کی نہی تحریمی ہی یعنی حرام ہی جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑکر مگر باذن اوسکی اور یہہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا
یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہی اور یہہ عام ہی ہر زمانہ مین سفر مین ہو یا حضر مین ۃ ع وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی تمیم داری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنی افضل اعمال دین کی یا اہم دین میں خیرخواہی
ہی تین بار فرمائی یہہ بات کہا ہمنی یعنی بعضی صحابہ نی کہ یہہ خیرخواہی کسکی لیے ہی اور کسکی ہی کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نی واسطی اللہ تعالی کی اور
واسطے کتاب اوسکی کی اور واسطی رسول اوسکی کی اور واسطی مسلمانون کی اماموں کی کہ امرا و علما ہین اور واسطی سب مسلمانون کی نقل کی یہہ مسلم نی ف
خیرخواہی اللہ کی یہہ ہی کہ ایمان لاوی اوسکی وحدانیت وصفات پر اور ترک کری الحاد کو اوسکی صفات مین اور خالص کری نیت اوسکی عبادت
مین اور فرمان برداری کری اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کری اوسکی نعمت کا اور شکر ادا کری اوسکا اور محبت رکہی اوسکی فرمانبردارون سے
اور دشمنی رکہی اوسکی نافرمانون سی اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہہ ہی کہ اعتقاد کری یہہ کہ اوتری یہہ اللہ کی پاس سی اور عمل کری ساتھ اوسکے اور
تلاوت اوسکی کری ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کری اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہہ ہی کہ تصدیق کری اونکی نبوت کی اور
قبول کری اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سی لائی ہین اور اطاعت کری انکی اور دوست رکہی اونکو زیادہ تر اپنی جان سی اور فرزند اور مان باپ
اور سب لوگون سی اور محبت رکہی اونکی اہل بیت اور صحابہ سی اور اختیار کری اونکی سنت کو اور مراد کتاب سی قرآن مجید ہی یا سب کتابین اللہ تعالی
کی اور مراد رسول سی آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہین اور یہہ خیرخواہیان راجع بندیکی طرف ہین کہ خیرخواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہی بسبب
اونکی اور خیرخواہی امراء کی یہہ ہی کہ فرمان برداری اونکی کری اچھی باتون مین نہ بری باتون مین اور خبردار کروی اونکو وقت غفلت کی
اور خروج نکری اوپر اگرچہ ظلم کرین اور پیروی کری علماء کی اوس چیز مین کہ موافق حق کی کہین اور روایت کرین اور خیرخواہی مسلمانون کی
یہہ ہی کہ ہدایت کری اونکو طرف بہلائیون دین و دنیا کی اور دفع کری ضرر انسی اور نفع پہنچاوی اونکو اور یہہ حدیث جوامع الکلم سی ہی کہ
مدار دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج ہین اسمین ۃ ع وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہا جریر نی کہ بیعت کی
مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوٰۃ کی اور خیرخواہی کرنیکی واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف عبادات یا تو حق اللہ مین یا حق العباد مین حق اللہ سی وہ عبادتین خاص ذکر کین کہ عمدہ ہین عبادتون بدنی اور مالی مین اور ارکان
اسلام سی ہین بعد شہادتین کی کہ نماز و زکوٰۃ ہین اور ہوسکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی مسلمانون مین داخل
ہین تمام حقوق بندونکی منقول ہی کہ جریر نی ایک گہوڑا خریدا تین سو درہم کو پہر کہا بیچنی والیکو کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا
بیچتا ہی تو چارسو درہم کو اوسنی کہا کہ یہہ تم جانو اے عبداللہ پہر کہا کہ گہوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پہر سو سو بڑہاتی
گئی یہانتک کہ پہنچی آٹھ سو درہم کو پہر خریدا اوسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگون نی سبب اوسکا پوچھا کہا اونہون نی کہ مینی بیعت کی ہی

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنیکی ؛ ع اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے ابو القاسم سے کہ سچے ہیں سچے کیے گئے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دل سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف سچے کیے گئے یعنی اللہ تعالی نے انکو سچے ہونیکی خبر دی ہے و ما ینطق عن الہوی اور بدبخت سے مراد کافر ہے یا فاجر ؛ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنیوالے خلق پر رحمت کرتا ہے اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین میں ہیں تا رحمت کرے تمپر جو کہ آسمان میں ہے نقل کی یہہ ابو داود نے ف اونپر کہ زمین میں ہیں یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بدونپر یہہ ہے کہ انکو بدی سے باز رکھیں جیسے کہ فرمایا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہہ ہے کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کے ہیں اور جو کہ آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان میں ہے یا مراد ملائکہ ہیں اور رحمت کرنی انکی یہہ ہے کہ محافظت کریں دشمنوں سے اور وہ فرمانے ہیں کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہیں اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کریں جناب عزت سے واسطے رحم کرنیوالونکے ؛ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہماری تابعین میں سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہماری چھوٹوں پر اور عزت نگاہ نہ رکھے ہماری بڑوں کی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ؛ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهِ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب کبر سن اوسکی کی مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی وقت کبر سن اوسکے اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ عمر دراز ہوتی ہے اوس جوان کی کہ تعظیم کرتا ہے بوڑھے کی منقول ہے کہ ایک مرید نکلا خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تھا اور وہاں پہنچا اور ایک مدت اوسکی خدمت میں حاضر رہا اور انہیں دنوں میں ایک جماعت بزرگوں کی زیارت شیخ کے لیے آئی پس اشارہ کیا شیخ نے واسطے مرید کو کہ جانور سواری کی تھام پس نکلا وہ مرید لیکن یہہ خطرہ گذرا اوسکے دل میں کہ یہہ سفر دور دراز کرکے میں شیخ کے پاس آیا اور کیا یہہ نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کے پاس پس کہا پیر نے ای ولد میرے قریب ہے کہ تیرے پاس اکابر آوینگے اور تعظیم کرینگے اللہ تعالی واسطے تیرے اونکو کہ خدمت کرینگے تیری پس کبھی میں کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکے دروازہ پر نہیں پائی جاتی تھی مگر بھیڑ اور گھوڑے بسبب کثرت آنے اکابر کے اوسکی ملاقات کیلیے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالی نے یہہ مرتبہ عطا کیا بسبب خدمت حبیب رب العالمین کے کہ دس برس کی عمر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پس دراز کی اللہ تعالی نے عمر انکی کہ ایکسو تین برس کی عمر ہوئی انکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئے ؛ ع وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابوموسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کیسی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنے
اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور ہونیوالا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی یہہ
ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہہ ابوداود نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی ایک تو
یہہ کہ غلو کرنیوالا نہو اور دوسری یہہ کہ نہ دور ہوا اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسیکہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین اور غلو کرنیوالا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظا اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہہ
تحریف اوسکی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور
بعضون نی کہا کہ غلو مبالغہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اسطرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور ہونیوالا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور
احکام قرآن سی اور عمل کرنی سی اوسپر اور پرہیز کری اوسمین سی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین رہی اور تعلیم فقہ اور ذکر وفکر اور اور
عبادتون کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور مراد عادل کا یہہ ہی کہ غالب ہو عدل
اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ سیاہی آیا
بعضی علما ہمارے نی کہ جو کوئی کہی اس زمانہ مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کی عدل
اور تحقیق اسکی یہی ہی اور یہہ فرق کی درمیان اسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی یہ ہی اول پر اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہے
اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفا اوسپر کہ ہو موصوف ساتہہ عدل کی بطریق دوام کی جیسیکہ کہا جاتا ہی کہ فلانا نماز پڑہی
اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنة مین ہی کہ کہا طاوس نی سنت سی ہی یہہ کہ توقیر کری توچار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی
اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید
کہ ذکر کرنا والدکا حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہری یا اسلیی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جیسیکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی
تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اسلیی کہ واسبابہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی ہی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی
اپنی سر جلالی توقیر الشیخ مین امتی شرح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ
بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر وانکا مسلمانون کی گہرون مین وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو
یتیم کہ احسان کیا جاوی طرف اوسکی اور برا گہر مسلمانون کی گہرون مین سی وہ گہر ہی کہ اوسمین ہو یتیم کہ برائی کیجاوی طرف اوسکی نقل کی
یہہ ابن ماجہ نی ف اور ایذا دیجاوی اوسکو ناحق اور اگر واسطی تعلیم وتادیب کی مارین تو داخل احسان کی ہی نہ برائی کرنیکی شرح
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
يَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ــــ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ
ہاتہہ پہیری یتیم کی سر پر یعنی بطریق شفقت کی درحالیکہ نہین پہیرتا ہی ہاتہہ مگر واسطی اللہ کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی نہ واسطی اور غرض کی ہو تی
ہین واسطی اوسکی بدلی ہر بال کی کہ پہرتا ہی اوسپر ہات اوسکا نیکیان اور جو شخص کہ احسان کری طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکیکی کہ نزدیک

اسکی ہی یعنی آنکی پرورش مین ہی خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا مین اور وہ بہشت مین مانند ان دونون کی اور ملا مین دو انگلیان اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور
اوسکی پاس کی کہ انگوٹھی کی طرف ہی یعنی ہین اور وہ مانند ان دونون انگلیون کی نزدیک ہونگی بہشت مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث غریب ہی ف لفظ قمر ساتھہ زیر ت اور پیش میم کی ہی صیغہ مونث کا اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ مین ساتھہ پیش تی اور زیر
میم کی صیغہ مذکر کا آیا ہی مصدر تمین فاعل اوسکا ضمیر راجع کی ہی اور ید مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ پہیرتا ہی وہ شخص سوال پر ہاتھہ
اپنا اور لفظ حسنات ساتھہ رفع کی ہی بنا پر ہونی اوسکی اسم کان کا اور ظاہر یہہ ہی کہ نیکیان مختلف ہوتی ہین کمیت و کیفیت مین باعتبار راحت
کرنی یتیمون کی اور احسان کرنی یعنی شفقت و مہربانی کرنی اوسپر اور تادیب و تعلیم کرنی اونکو اور نکاح کر دینی اوسکا اور حفاظت کرنی
اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ راس یتیم مین تنویع کی لیی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ شک کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ یتیمہ
فرمایا یا یتیم اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کی ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوٰى يَتِيمًا إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ
ثَلٰثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ أَوِ اثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيمَتَيْهِ
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ جگہہ دیوی یتیم کو طرف کہانی اور پینی اپنی کی واجب کرتا ہی
اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت مقرر یعنی قطعا بلا اشتباہ و شبہہ بوجہ وعدہ اپنی کی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اور جو شخص کہ پرورش
کری تین بیٹیون کو یا پرورش کری اونکو کہ مانند تین بیٹیون کی ہین کہ تین بہنین ہون پس ادب سکہاوی اونکو اور شفقت کری اونپر یہانتک کہ
بی پروا کری اونکو یعنی بڑی ہون اور نکاح کی جاوین واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بہشت پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ یا دو کو
یعنی فرماتی کہ دو بیٹیون یا دو بہنون کی پرورش کرنی مین بہی یہی ثواب ملتا ہی فرمایا پرورش کری دو بیٹیون یا دو بہنون کو یہانتک کہ اگر
کہتی لوگ یا ایک کو البتہ فرماتی یا ایک کو اور جس شخص کی لیلی اللہ دو پیاریان واجب ہو وی اوسکی لیی بہشت پوچہا گیا یا رسول اللہ کیا
مراد ہی دو پیاریون سی فرمایا دونون آنکہین اوسکی نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور حقوق بندون کی
پس تقدیر یہہ ہی مگر یہہ کہ کری وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا اگر ساتھہ توبہ کی یا ساتھہ بخشوانی اور مانند اوسکی حاصل یہہ کہ تمام گناہ کہ حق اللہ تعالی کی
ہین بخشی جاتی ہین اگر چاہتا ہی اللہ سوا شرک کی اور اگر کہتی لوگ الخ یہہ بموجب مذہب مختار کی کہ کہتی ہین احکام مفوض ہین آنحضرت پر
جو کچہہ چاہین کرین اور جسکو چاہین تخصیص کرین ظاہر ہی جو کہ قائل عدم تفویض کی ہین وہ کہتی ہین کہ بعد التماس اونکی وحی ہوتی ساتھہ
اوس چیز کی کہ موافق مقصود اونکی کی ہی اور مانند اسکی بہت سی حدیثون مین آیا ہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَنَاصِحٌ الرَّاوِي لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ ۔ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ادب دینا سکہانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہین نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ و ضبط مین کہ تہا اور ضعیف تہا پس یہہ حدیث

ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی جماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی ۰ ش ح ع
وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِیْثٌ مُرْسَلٌ
اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی ہی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھہ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی ۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ کَهَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوْمَاَ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اِلَی الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰی یَتَامَاهَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورۃ سیاہ رخساروں کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مانند ان دونون اونگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی ہی اس حدیث کا بیچ کی طرف بیچ کی اونگلی کی اور اونگلی شہادت کی یعنی واسطی بیان دو اونگلیون کی وہ عورۃ ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تھی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنیسی واسطی پرورش اور شفقت کرنیکی اوپر حال یتیموں اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بالغ ہونیکی محتاج ماں کی نرہی یا مر گئی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی جس عورۃ کا خاوند مر گیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اوس عورۃ نی اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکیکے تک اور بسبب خدمت اونکی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورۃ قیامت کی دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب باہم ہونگی اس سی معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین وخاوند نکرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکہتا ہی ۰ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ یعنی جیسا کہ جاہلیت والی بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکہا اوسکو اور ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو دینی دلانی وغیرہ مین داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی ساتہہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نی کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ۰ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِیْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ یَنْصُرْهُ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلٰی نَصْرِهٖ اَدْرَکَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی مسلمان کی حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی یعنی ساتھہ منع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی بسبب مدد نکرنی کی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہہ شرح السنۃ مین

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دفع کری اور باز رکہی کہانی گوشت بہائی اپنی کیسی یعنی غیبت کرنی والیکو منع کری غیبت کرنی بہائی مسلمان کیسی غائبانہ ہی حق اللہ پر یہہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** کہانی گوشت کیسی کنایہ ہی غیبت کرنیسی جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی آیح برائی غیبت کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانیکو تشبیہ دی غیبت کرنیکو ساتہہ کہانی گوشت مغتاب کی چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر مغیبتہ بمعنی غیبت کی ہی ساتہہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہہ لفظ ذب کی اور احتمال رکہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم اخیہ کی اور مغیبتہ بمعنی غیبت کی ہو ساتہہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کیسی بسبب غیبت کی اور حال دونوں معنوں کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سی یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کرنیسی اور آزاد کریگا یعنی آگ اول وہلہ میں پہلی داخل ہونیکی یعنی یا بعد داخل ہونیکی پہلی پورا کرنی عذاب کی ۲ ح ع وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہیں کوئی مسلمان کہ رد کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کیسی یعنی منع کری اوسکی غیبت سی مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہہ کہ باز رکہی اوس سی آگ دوزخ کو دن قیامت کی پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی واسطی استشہاد کی اپنی قول پر کان حقا الخ یہہ آیۃ اور ہی ثابت وجب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہہ شرح السنۃ میں ٭ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءًا مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی ویجگہہ کہ بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی ویجگہہ میں آبرو اوسکیسی مگر کہ نہیں مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی ویجگہہ میں کہ دوست رکہتا ہی وہ مدد خدا کو یعنی آخرت میں اور دنیا میں اور نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی ویجگہہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہی اوس میں آبرو اوسکیسی اور بی حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوس میں مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی ویجگہہ میں کہ دوست رکہتا ہی اوس میں مدد اوسکی نقل کی یہہ ابو داود نی ٭ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءٗدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی یعنی بہائی عیب اپنی بہائی کسی مسلمان میں اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کی کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کی ساتہہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہہ ہی علما نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی اوسکی حالت مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش میں مردہ ہوتا اور عیب میرا ظاہر نہوتا پس سبب کسی کی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی

خیال کہ ہو وہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس گویا اونکا عیب گویا بمنزلہ زندہ کرنیکی ہوا جیسیکہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب مرنیکی تہی پس نکالی گئی اور زندہ رہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہی بہائی اپنی کا پس اگر دیکہی اوسمین برائی تو چاہیی کہ دور کردی اوس برائی یعنی اوسکو مشغول ہو ساتہہ اصلاح حال اوسکیکے جسطرح کہ ہو سکی ساتہہ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسیکہ شرط ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتہہ اس لفظ کی ضعیف ہی اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور واسطی ابوداود کی یون ہی مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بہائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکی ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کردیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچہہ دیکہنی والیکی وجود مین ہوتا ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو دکہا دیتا ہی اور خفیہ آگاہ کرتی تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسی آئینہ آگاہ کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہین کرواتا اور دوسرا وہ بہی مطلع ہوجاتا ہی اپنی رائی پر بسبب آگاہ کرنی مومن دوسرکی جیسیکہ مطلع ہوتا اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آئینہ مین ملا آدم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر پر ہین جبتک کہ کاوش کرتی ہین احوال ایک دوسری کیسی اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت و تائید اس مضمون کی فرمایا المومن اخ المومن لخ اور نگاہ رکہتا ہے الخ یعنے غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کردیتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی نفس مین اور مال مین اور آبرو مین ۱۲ ح ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَّحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَّمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُّرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بیٹی انس کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کیسی اور جو شخص کہ تہمت کری کسی مسلمان کو ساتہہ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتہہ اوس چیز کے عیب اوسکا قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کیسی کہ کہا ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف یعنی پاک ہو اوس گناہ سی ساتہہ راضی کرنی مدعی اوسکیکی یا ساتہہ شفاعت کی یا ساتہہ عذاب کرنیکی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیرخواہی اور دلمین ارادہ رکہتا ہی فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا ازروی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا ازروی احسان کی اگرچہ ساتہہ خیرخواہی کی ہو اور بہترین ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کس طرح معلوم کرون مین نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن وقبح اوسکا شرع سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت سنی تو اپنی ہمسایونکو کہ کہتی ہین تحقیق نیکی کی تو نی پس تحقیق نیکی کی تو نی اور جسوقت سنی تو ہمسایون کو کہ کہتی ہین تحقیق برا کیا تو نی پس تحقیق برا کیا تو نی یعنی نیکی و بدی تیری ساتہہ گواہی دینی ہمسایون کی معلوم ہو گی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف سنی تو ہمسایون کو یعنی سب ہمسایون کو یعنی اسلیے کہ انہین جمع ہوتی ہین سب خصلات پر غالبا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ السنۃ الخلق اقلام الحق کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نی کہا کہ یہہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہون ہمسائی اوسکی اہل حق و انصاف والی اور نہ بہت محبت رکہتی ہون اور نہ بہت دشمنی ہ (زبان خلق کی نقارہ حق کی) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتارو تم آدمیون کو بیچ مراتب اونکی نقل کی یہہ ابو داود نی ف یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی یعنی حد و مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکہو ایک ہی شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونو کو یکسان مت رکہو تعظیم و تکریم مین ہر ایک کی ساتہہ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکی نہو پس نہ برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایکسی موافق مرتبہ اوسکی کی پیش آؤ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ورفعنا بعضہم درجات اور احیاء العلوم مین منقول ہی کہ حضرت عائشہ رضی کہانا کہا رہی تہین کہ ایک فقیر اونپر آ نہی گذرا ایک ٹکڑا روٹی کا اوسکو دیا بعد ازان ایک سوار گذرا اوسی کہلا بہیجا کہ طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئی ایک شخص نی حاضرین مین سی تفاوت حال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انزلوا الناس منازلہم وہ مسکین اوس ٹکڑی سی راضی ہو گیا اور اگر سوار سی بہی ایسا ہی معاملہ کرتی کہ ایسا اوسکی ساتہہ کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت اوسکی لازم آتی اور یہہ حدیث مبدا ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفاء کی اور مانند اوسکی جیسا یہہ حدیث تقتضی ہی وہم اغنیاء و متکبرین کا امرا و وزراء ہی جیسا کہ دیکہا جاتا ہی بیچ مجالس اونکی قد علم کل اناس مشربہم و نہم کل فریق بینہم یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا یعنی علما کا فہم اس سی یہ ہی کہ وہ اہل علم و فضل کو فضیلت دیتی ہین اور غیر اونکی پر اور اغنیا کا وہم یہہ کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہین اور فاسق دولتمند فاجرون کی عزت و تعظیم کرتی ہین اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہین اونکو اللہ نی اس سی گمراہ کیا اور علما کو راہ یاب کیا ۱۲ ش ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا قَالُوْا حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی ابی قراد سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایکدن پس شروع کیا صحابہ نی کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حقیقت کی وضو کا پس فرمایا واسطی اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص کو خوش لگی یہہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کی یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہیی کہ سچ بولی اپنی بات مین جسوقت کہ بات کری اور چاہیی کہ ادا کری امانت لوگون کی کہ اوسکی پاس [illegible]

اور چاہیے کہ اچھی کرے ہمسایہ گری ہمسایوں کی ف مراد وضو کے پانی سے اکثروں کے نزدیک بقیہ وضو کے پانی کا ہے کہ باسن میں بچ رہتا ہے اور
بعضوں نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہے کہ جدا ہوا اعضا مبارک سے اور لفظ او بحبه الله ورسوله میں تنویع کی ہے اور یہہ مرتبہ بالاتر ہے اول سے
اور حقیقت میں دونو مستلزم ایک دوسرے کے ہیں کہ ہر کوئی اپنے دوستدار کو دوست رکھتا ہے ور یا لفظ او بمعنی بل کے ہے اور یہہ ظاہر تر ہے اور
احتمال ہے کہ شک راوی کی ہے اور معنی حدیث کی یہہ کہ دعوی محبت خدا و رسول کا فقط ایسی ہی باتوں سے کہ چندان نفس پر شاق نہیں ثابت
نہیں ہوتا بلکہ ضرور ہے اسمین بجالانا اوامر کا اور بچنا نواہی سے خصوصا بجالانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں
کے معاملات میں اور حقوق لوگوں کی ان چیزوں میں مبتلا ہونا اکثر ہوتا ہے اور شاید کہ ان لوگوں میں حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور
تقصیر کی بیچ ادای ان حقوق کی ہو اس سبب سے خاص ان چیزوں کو ذکر کیا ٭ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ
بھر کر کھاوے اس حال میں کہ ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو اوسکی پہلو میں نقل کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف جاره وجاره الخ حال ہے
ضمیر یشبع سے یعنی نہیں مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے ایسے حال میں کہ وہ جانتا ہو حال مضطر ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکا اور یہہ ذکر کرنے
پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکے پر خبرگیری ہمسایے ٭ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ
تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ
فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي
بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورۃ ذکر
کیجاتی ہے یعنی لوگوں میں بطریق شہرۃ کے بسبب کثرت نماز اوسکی کے اور روزے اوسکے اور صدقہ دینے اوسکی کے یعنی لوگ کہتے ہیں کہ وہ عبادت بہت کرتی
ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایوں کو ساتھ زبان اپنی کے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایہ کے اور نماز اور روزہ اور تصدق
باوجودیکہ فضل عبادات میں کفارہ اس گناہ اوسکے کا نہیں ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورۃ ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے
روزوں کے اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کے اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑے قروط کے اور نہیں ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو فرمایا کہ
وہ بہشت میں ہوگی نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور
نہیں ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کے یعنی عبادات نفل کے اور ضائع کرنے اصول کے جیسیکہ وہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کے کہ علما تو ترک
کرتے ہیں اون چیزوں کو کہ واجب ہے اونپر عمل کرنا اور نہیں حاصل کرتے صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفی کہ جامع ہیں
درمیان علم وعمل کے وہ مقدم رکھتے ہیں رعایت پرہیز کرنے کو اوپر دینے دوا کے و چلتے ہیں راہ حکما کی کہ وہ کہتے ہیں کہ تخلیہ مقدم ہے تجلیہ پر اور اسلیے
گردانا ہے اونھوں نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید میں اشارہ ہے طرف اس معنی کے بطریق نفی و اثبات کے اور اشارہ ہے طرف
اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہیں اوپر صفات ثبوتیہ کی پس گویا کہ لازم آتا ہے اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ٭ ع وَعَنْهُ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا

فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہری ہوئی لوگون پر کہ بیٹھی ہوئی تھی پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ نیکترین تمہارے کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہارے کو بدترین تمہارے سی یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نی پس چپ رہی لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر کر فرماوین کہ یہہ نیک ہی اور یہہ بد نہ ساتھہ مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہہ باعث ہو فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نی یہہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نی ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہمارے کو بدترین ہمارے سی پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتی ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتی ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتی ہون اوسکی بدی سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سی امن مین نہ ہون اور یا اوسکی بدی سی امن مین ہون لیکن امید بہلائی کی اوس سے نہ رکہتی ہون تو وہ بین بین ہی نہ نیکتر ہی اور نہ بدتر ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کیی درمیان تمہاری خلق تمہاری جیسا کہ تقسیم کیی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا مین سی مانند سلیمان ع م اور عثمان رض کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست رکہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست رکہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی نہین مسلمان ہوتا یعنی کامل بندہ یہانتک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا یعنی کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا برائیون اوسکی سی ف اسلام دل کا پاک کرنا اوسکا ہی عقائد باطلہ سی اور سلام زبان کا باز رکہنا اوسکا ہی لا یعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی ملا کیا یہہ ہی اس سے یہ ظاہر و باطن ہی تخصیص دل اور زبان کی بسبب ہونی انکے مدار اسلام وایمان کی ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مومن محل ہی الفت کا اور نہین بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانون سی اور نہین الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست نہ رکہین اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف لفظ مالف ساتھہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی فاعل ومفعول کی یعنی یالف ویولف یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسا کہ ایک روایت مین ہی اور یہہ بہی اوسکا ترجمہ ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مصدر بطریق مبالغہ کی جیسا کہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہ الفت کی اور منشا اوسکا ایمان ہی کہ بسبب الفت کی حاصل ہوتا ہی اجتماع درمیان مسلمانون کی اور بغیر الفت کی واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت رکہی ہی مومنون پر ساتھہ تالیف قلوب کی دیکہیے اس آیہ مین کنتم اعداء فالف بین قلوبکم اور کئی جگہہ مثل اس مضمون کا ہی ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ
سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جو شخص واکری کوئی حاجت یعنی دینی یا دنیوی واسطی کسیکی امت میری سی یعنی است اجابت سی درحالیکہ چاہتا ہی یہہ کہ خوش کری وسکو ساتہہ حاجت
روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنی
خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین ف اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی بہائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب
مانند ثواب وسکی شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نی انس سی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَاحِدَۃٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ
لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی وسی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ فریاد رسی کری کسی مظلوم کی
لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایکیا اون تہتر بخششونمین سی بخشش ہی کہ اوسمین صلاح سب کامون وسکیکی ہی یعنی دنیا اور آخرت
مین اور بہتر بخششین واسطی اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کی وَعَنْہُ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی اوسی انس سی اور عبد اللہ سی کہ کہا اون دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہترین خلق کا طرف اللہ کی وہ شخص ہی کہ احسان
کری طرف کنبی اللہ کی نقل کین یہہ تینون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو یہہ پرورش کرتا ہی اور کہلاتا ہی
اور مال خرچ کرتا ہی اونپر پس یہہ بہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی جیسا کہ
خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا ۱۲ ع وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جَارَانِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی اول دو شخص آپسمین جہگڑنیوالی بعد جہگڑنی اہل نار کی دو ہمسایہ
ہونگے کہ جہگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حائل ہوئی ہی اونکو ایذا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپسمین حقوق وجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ ہوویگا
بندی سی در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمین درمیان لوگون کی خون ہوگا اور ایک روایت
یہہ آئی کہ اول دو جہگڑنیوالی دن قیامت کی دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علما نی کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا
بسبب فضیلت اوسکیکی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاویگا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہہ حدیث مقید
ہی ساتہہ اختصام خصمین کی یعنی جو لوگ ایسی ہین کہ ہر ایک نی بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادا حقوق مین اور اوس سی گناہ لازم ہوا ہی تو یہین
اول یہہ دو شخص جہگڑنی آوینگی اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر فرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سی واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق
تغلیب و مشاکلہ کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی اسمین ۱۲ ع
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ قَالَ امْسَحْ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ رَوَاہُ
اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی
فرمایا پہیر تو ہاتہہ یتیم کی سر پر اور کہلا مسکین کو نقل کی یہہ احمد نی ف یتیم کی سر پر ہاتہہ پہیرنی سی موت یاد آویگی پس غنیمت جانیگا تو

حیات کو اور غفلت دور ہوگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوۃ قلب کا نشا غفلت ہی اور کہلا مسکین کو تاکہ دیکہی تو آثار نعمت الہی کی تجہ پر کہ غنی کیا
تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اور دونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ۱۲ ع **وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہتر ین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی
تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کی درحالیکہ پہیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نی اور تیری گہر آن پڑی ہی اور نہین واسطی
اوس بیٹی کی کوئی کمانیوالا سوا تیری یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کری اوسکی اور نہ اور کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گہر مین آن پڑی ہی نقل کی یہہ ابن
ماجہ نی **بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ** باب ہی بیچ بیان محبت کی بیچ ذات خدا کی اور واسطی خدا کی **ف** حب
فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کہ نہ آمیزش ہو اوسمین ریا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنی بسبب اللہ کی اور رضا اوسکی کی
یعنی جب دوست رکہی کسی بندیکو تو دوست رکہی اوسکو واسطی اللہ کی ۱۲ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ارواحین پہلی آنیکی بدنونمین مانند لشکر کی تہین یعنی اکہٹا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا انکو اوپر بدنون مین پہچانیں جو ارواحین کہ وہان پہچانتی تہین
آپسمین ہی یعنی بعلاقہ مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپسمین الفت رکہتی مین یعنی بعد از تعلق کی بدنونمین اور جو انجان تہین آپسمین سی
اختلاف رکہتی مین نقل کی یہہ بخاری نی اور نقل کی یہہ مسلم نی ابی ہریرہ سی **ف** یعنی جن روحون مین روز ازل کی مناسبت تہی صفات
مین یہان ہی محبت ہوتی ہی اور جنمین وہان اختلاف تہا یہان ہی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکونمین آپسمین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کی فاسقو
سی اور ظہور وہان کی تعارف کا بسبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلونمین بسبب وہان کی محبت کی یہان ہی محبت ڈالدیتا ہی طبعی
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا
فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ
فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ
اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ جب دوست رکہتا ہی
بندیکو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنی کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دو
رکہتا ہون فلانیکو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نی پس دوست رکہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی کہو
حکم الہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی فلانیکو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی مین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی
جاتی ہی اوسکی لیی قبولیت یعنی محبت زمین یعنی زمین والی یعنی جن وانس دل سی محبت رکہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی
پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سی تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرت نی پس بغض رکہتی
ہین اہل آسمان اوس سی پہر رکہا جاتا ہی واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی ہی اوس سی عداوت رکہتی ہین نقل کی یہہ

مسلم نے ف کہا نووی نے کہ دوست رکہنا اللہ کا بندہ کو ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اوسکے ہدایت اور انعام کا اور رحمت کا اوپر اوسکے اور بغض
اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنیکا اور بدبخت کرنیکا اور محبت جبرئیل اور فرشتوں کی احتمال رکہتی ہے دو وجہوں کو ایک تو یہہ کہ
استغفار کرتے ہیں واسطے اوسکے اور ثنا کرتے ہیں اوسپر اور دعا کرتے ہیں واسطے اوسکے اور دوسری یہہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لیں
کہ وہ مائل کرنا دلکا طرف اوسکے اور اشتیاق ملنے اوسکے کا ہے اور اوسکے کہنا ہو نہیں یہہ ظاہر تر ہے اسلئے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکے معنی
حقیقی پر تو کیوں معنی مجازی کی طرف پھیرئیے معنا معنی اول متفرع ہیں ثانی پر ۴ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کے
بیچ لوگوں کے سامنے واسطے بزرگی جتانی بعضی بندوں کی کہ کہاں ہیں آپسمیں محبت کرنیوالے بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہاں
ہیں وہ کہ تہی محبت رکہتے آپسمیں واسطے رضا جتانے میری کے اور نہی تو اسطے میری آج کے دن جگہہ دونگا میں اونکو بیچ سایہ اپنے کی ایسا دن کہ نہیں
سایہ سوای سایہ میرے کے نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد سایہ خدا تعالی کیسی یا سایہ عرش کا ہے جیسے کہ بعضی حدیثوں میں صریح آیا ہے اور
اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کی ہے یا مراد سایہ سے حفاظت اور رحمت اوسکی ہے جیسے کہ السلطان ظل اللہ آیا ہے
اور یا سایہ عبارت ہے راحت و نعمت سے جیسے کہ کہتے ہیں عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش ۴ ع وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ
الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ اونسے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنیکا اپنے بہائی مسلمان سے کہ تہا ایک اور بستی میں پس منتظر بٹہایا اللہ نے واسطے اوسکے
اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچہا اوس فرشتہ نے اوس شخص سے کہ کہاں جایا چاہتا ہے تو کہا اوسنے ارادہ کرتا ہوں میں اپنے بہائی کی ملاقات کا کہ
وہ اس بستی میں ہے کہا اوس فرشتہ نے کہ آیا ہے تیری لیے اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہووے تو اور سنبہالا کرے تو یعنی کوئی نعمت دی ہے
تونے اوسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اوسکے کے جاتا ہے کہا اوس شخص نے کہ نہیں سوا اسکے کہ میں دوست رکہتا ہوں
اوسکو واسطے طلب رضا اللہ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق میں بہیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تیری تا خبر دوں میں تجہکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے
دوست رکہا تجہکو جیسے کہ دوست رکہا تونے اوسکو واسطے خدا کی نقل کی یہہ مسلم نے ف اسمیں فضیلت ہے محبت للہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہے
محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کی اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتوں کو بہیجتا ہے ولیاء
کے پاس اور وہ کلام کرتے ہیں اونسے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اگلے امتوں کے خصائص سے ہے کیونکہ اب نبوۃ ختم
ہو چکی ۴ ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ
رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا
ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اوس شخص کے لئے کہ دوست رکہتا ہے ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سے اور نہیں پہنچا
اونکی صحبت میں یا اونکی علم و عمل کو نہیں پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہہ اوسکی ہے کہ دوست رکہتا ہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف یعنی حشر کیا جاوےگا

ساتھ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی جو متابعت اور موافقت کی طرف پہنچی لیکن حصول نفع اوسکا بہ اعتقاد و صورت محبت
اور اتحاد کا ہی آمین بشارت ہی دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو امید ہی کہ روز قیامت اونکی زمرہ مین اوٹھینگی اور اونکی ساتھ
ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کی اور موید ہی اسکی حدیث المرء علی
دین خلیلہ جیسیکہ آویگی پس آمین ترغیب و ترہیب ہی اور وعدہ وعید ہی ؛ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ
وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيْتُ
الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای
تجھکو کیا تیار کیا ہی تو نی قیامت کے لیے عمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبھی ہووے ظاہرا آنحضرت کو یہہ سوال
اوسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پوچھتا ہی نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مینی واسطی اوسکی کچھہ مگر یہہ کہ
دوست رکھتا ہون مین خدا اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو کہا انس نی پس نہین دیکھا مینی مسلمانون کو کہ خوش ہوے
ہون ساتھہ کسی چیز کی پیچھی اسلام کی مانند خوشی ہونی اونکی ساتھہ اس کلمہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف دوست رکھتا ہون الخ اوسنی یہی ذکر
کیا اور اوراد و عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث
ہی وصل محبت اللہ کی فرمایا اللہ تعالی نی یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھہ اوسکی ہی کہ دوست رکھتا ہی
یعنی ملحق ہی ساتھہ اوسکی کہ غالب ہی محبت اوسکی اور محبت غیر اوسکی کہ نفس اور اہل و مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ
کی یہہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اور پرہیز اور غیر اوسکی جیسیکہ کہا رابعہ نی نظم تَعْصِی الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ * هٰذَا لَعَمْرِیْ
فِی الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ * لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ * اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ * اور مسلمان اسلیے خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہہ
گمان کرتی تھی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہ ساتھہ ہمری محبت اور متابعت کی بلکہ موقوف ہی اوپر کثرۃ عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون
کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر مین کہ کہا حضرت عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان سی میری اور اہل سی میری اور فرزند سی میری اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد
کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپکی پاس اور دیکھتا ہون آپکو اور جسوقت یاد کرتا ہون مین موت اپنی اور موت آپکی تو خیال کرتا
ہون کہ آپ جب داخل ہونگی جنت مین اعلی درجہ مین ہونگی ساتھہ نبیون کی اور اگر مین داخل ہوا بہشت مین تو ڈرتا ہون اسسی کہ نہین دیکھونگا آپکو پس نہ
جواب دیا اوسکو آنحضرت نی یہانتک کہ اوتری یہہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء و
الصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھہ اسکی یہہ کہ مراد ساتھہ معیت کی یہان معیت خاص ہی اور معیت خاص یہی ہی کہ حاصل ہوگی اوسکے ملاقات درمیان محب و
محبوب کی نہ یہہ کہ وہ دونو ہونگی ایک درجہ مین اسلیے کہ یہہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث مین بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل و مختصر اوسکا
یہہ ہی کہ اعلی درجہ والی اوترینگی طرف انکی کہ اسفل ہین پس جمع ہونگی بیچ باغون جنت کی اور ذکر کرینگی اون چیزون کا کہ انعام کی ہونگی اللہ نی
اونپر اور ثنا کرینگی اوسپر اور اوترینگی اونکی لیے اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگی اونکو وہ چیز کہ چاہینگی وہ اور مانگینگی پس وہ باغ جنت
مین خوش ہونگی اور عیش کرینگی یہہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھہ اختلاف حسن معاملہ کی واللہ اعلم بشرع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ

وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کے مانند اوٹھانیوالی مشک کے اور پھونکنی والی بھٹی کے ہی پہلا دہانیوالا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوس کی خوشبو یعنی اگر مشک ہاتھ نہین لگتا خوشبو ہی پہنچتی ہی اسی طرح اگر ہمنشین نیک سی فیض و نعمت شخص نہین پہنچتی یہی بس ہی کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹھتا ہی اور پھونکنی والا بھٹی کا یا جلاویگا کپڑی تیری یا پاویگا اوس سے بو بد یعنی دھوان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی سرمایہ استعداد کا اور اگر یہہ نہین ہوتا تو بدحالی و ناخوشی نقد وقت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فت لفظ یعنی گرچہ مضمون ضمن ترجمہ مین لکہا گیا ہی حضرت شیخ نی لکہا ہی اور ملا علی نی لکہا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ لازم کر اپنی پر محبت و مصاحبت اول کے اور بچ تو محبت اور موافقت دوسری کی سی اسمین رغبت دلائی ہے اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا و علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت مین اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سی کہ ضرر کرتی ہی دین و دنیا مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ اور روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کے آپسمین بسبب میرے اور واسطے بیٹھنے والون کی بسبب میرے اور زیارت کرنیوالون کے بسبب میرے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کی میری رضا کی لیے یعنی بعض سی ملتی ہین میری عبادت کی لیی اور واسطی مال خرچنی والون کی میری رضا مین نقل کی یہہ مالک نی اور بیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالی آپسمین بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیی منبر نور کی کہ رشک کرین گی نبی اور شہید ف یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا کہ افضل سب لوگون سی ہین علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا مین صرف کرتی ہین باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک کیا ہو اوپر اس جماعت پر کہ یہہ عمل سا تہہ ان سا نی کی کیا اور رشک مفضول کی فاضل پر نہین لیجاتا جواب اسکا علما نی یہہ دیا ہی کہ مراد رشک سی یہان اچہا جاننا اور ثنا ہی حقیقت معنی اوسکی کہ طلب نا ہی مثل چیز کو کہ یہہ رکہتی ہین یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتی ہین اور اونکی مقام کو اچہا جانتی ہین جواب دوسرا یہہ کہ کلام مبنی ہی اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہہ ہی کہ ہوسکتا ہی کہ مفضول مین ایک صفت ہو کہ فاضل مین نہو باوجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ مین صفت مفضول کی محو ہو جیسیکہ ایک کی پاس ہزار غلام خوبصورت ساتہہ کتنی ایک صفتون اور ہنر دن کی ہون اور ایک اور کی پاس ایک غلام بچہ ہو کہ وہ بہی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہی کہ وہ بہی میرا ہاتہہ لگ جاوی واللہ اعلم

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم

علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنی جماعہ عظیمہ ہے اولیا سے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک لیجاوینگے انپر انبیاء اور شہداء
دن قیامت کے بسبب مرتبہ انکے کے نزدیک خدا کے کہیں گے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگے وہ فرمایا وہ قوم ہیں کہ محبت رکھتے
ہیں آپس میں بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت انکی وہ ہو گی بغیر ناتے کے کہ درمیان انکے ہو اور بغیر اموال کے کہ داد وستد کرتے ہیں انکو آپس میں
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ انکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نور ہونگے یعنی یہہ مبالغہ فرمایا اللہ جل عدل کی اور تحقیق وہ لوگ منبروں پر ہونگے
یا مستولی اور متمکن ہونگے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ انکا ہے نہ ڈرینگے جسوقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ
اور پڑہی حضرت نے یعنی استشہاد اور ثابت کرنے ولایت خدا کی انکے لیے اور واسطے نفی خوف وحزن کی انسے یہہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کے
نہیں ڈر انپر اور نہ غمگین ہونگے نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہہ بغوی نے فی شرح السنۃ میں ابی مالک سے ساتھ لفظوں کے کہ مصابیح میں مذکور ہیں ساتھ
اور زیادتیوں کی یعنی جیسکہ مصابیح میں ہیں اور اسیطرح روایت کی ہے بیہقی نے یعنی ساتھ زیادتیوں کی شعب الایمان میں ف رشک لیجاوینگے
انبیاء یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو ویگی انسے ملاقات انکی والا محبت اور ہمنشینی یعنی انپر بیان ... مرتبہ اور رشک کی ... ہے بالاشتباہ اور اسیطرح
شہدا سے وہ شہدا مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہے انسے ہمنشینی ورمانند انکی اور لفظ روح ساتھ پیش کے اول میں یعنی ... کی ہے کہ زندہ ہوتا ہے ساتھ اسکے بدن
اور مراد اس سے یہاں قرآن ہے جیسکہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسکہ حیات بدنوں کی ساتھ روح کی ہے اسیطرح حیات
دلوں کی ساتھ قرآن کی ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار ہے کہ جہت جامع اور باعث محبت انکا قرآن ہے یعنی دین اسلام نہ اور
غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ محبت مومنین کی آپس میں و بعضے مراد روح اللہ سے محبت کہتے ہیں اسلیے کہ محبت سبب
حیات اور نشاط اور تازگی دلوں کی ہے جیسکہ محبوب کو کہتے ہیں جانمن یا بعضے نسخوں میں لفظ روح ساتھ زبر کے ہے یعنی رحمت ورزق کی کذا فی
الصحاح اور مآل سب معنوں کا ایک ہے یعنی دوست رکھنا واسطے اللہ کے اور لفظ مصابیح کی اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذ قال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطهم النبیون والشہداء بقربهم ومقعدهم من اللہ یوم القیامۃ فقال اعرابی انعتهم لنا فقال هم
عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینهم ارحام یتواصلون بها ولا دنیا یتباذلون بها یتحابون بروح اللہ یجعل وجوههم نورا ویجعل لهم منابر من نور
قدام عرش الرحمن ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ يَا اَبَا ذَرٍّ اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ
اَوْثَقُ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنی شعب ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابوذر نے
اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کے اور دوست رکھنا کسیکو بسبب اللہ کے یعنی اگرچہ ایک طرف سے ہو مانند دوست رکہنے
ہمارے بعضے اولیاء اللہ کو کہ نہیں دیکہا ہے ہمنے انکو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ عیادت
کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے اور اسکی دیکہنے کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی بلا واسطے یا بواسطہ فرشتوں کے کہ خوش ہو زندگانی تیری
یعنے دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ یہاں آیا تو اور ہر قدم پر ثواب لکہا گیا اور پکڑا ہے تونے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ
ف خوش زندگانی دنیا میں یہہ ہی کہ قناعت کی اور رضا کی اور برکت رزق کی اور وسعت دل کی اور حسن خلق کی اور توفیق علم وعمل کے

اور یہہ معنوں ان لفظ یعنی طیبت اور طابت کے رتیوات اخبار میں اور احتمال دعا کا ہی کہ تیرا جی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہوا وہ چلنا تیرا اوپر
پہلے تو بہشت سے منزل وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مقدام بیٹے
معدیکرب سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا جسوقت کہ دوست رکھی شخص اپنی بہائی مسلمان کو پس چاہیی کہ خبر کر دی اوسکو کہ وہ شخص اوس مسلمان کو
وہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیی کہ جب جانیگا تو وہ بہی اسکو دوست رکہیگا اور حقوق محبت کی ادا کریگا اور دعا گو اور
خیرخواہ اوسکا رہیگا ۱۲ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ إِنِّي
لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ إِلَيْهِ فَأَعْلِمْهُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمَهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ
الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ
مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ
وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حالانکہ نزدیک حضرت کی تہی کتنی ایک شخص
پس کہا ایک شخص نی اون لوگوں میں سے کہ حضرت کی پاس بیٹہی ہوئی تہی تحقیق میں البتہ دوست رکہتا ہوں اس شخص کو کہ گذرا واسطی خدا کی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا خبردار کیا تو نی اس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو کہا اوسنی کہ نہیں فرمایا کہ اوٹہہ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو
اوسکو پس اوٹہا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ میں دوست رکہتا ہوں تجہکو پس کہا اوس شخص نی یعنی دعا دی کہ دوست رکہی تجہکو وہ کہ دوست
رکہا تو نی مجہکو واسطی اوسکی یعنی اللہ تعالی کہا انس نی پہر پہر آیا وہ شخص پس پوچہا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا اوس شخص نی تیری جواب
میں پس خبر دی اوسنی حضرت کو ساتہہ اوس چیز کی کہ کہی تہی اوسنی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تو ساتہہ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکہتا ہی تو اوسکو
اور تیری لیی ہی جزا اور اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نی واسطی خدا کی یعنی بیچ محبت کرنی اوسکی بلکہ ہر عمل میں نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور
بیچ روایت ترمذی کی یہہ لفظ آئی ہیں کہ مرد ساتہہ اوس شخص کی ہوگا کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور اوسکی لیی ہی اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے
ف معنی احتساب کے ہیں امید ثواب کے رکہنی خدا تعالی سی اور حسب ساتہہ زبر ح اور جزم سین کی اسم ہی اوس سی اور اصل اس لفظ کی حساب
ہے یعنی گننی کی گویا کہ اس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب میں لاتا ہی ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید
سے اوسنی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یاری مت کر اور صحبت نہ رکہہ مگر مسلمان سی یعنی کافر سی یا یہہ مراد ہی کہ یاری نکر مگر مسلمان صالح
سے نہ فاسق سی اور موید اس معنی کا ہی قرینہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کہاوی کہانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف یعنی
چاہیی کہ طعام تیرا وجہ حلال سی ہو تا قابل کہانی متقیوں کی ہو اور چاہیی کہ متقیوں کو کہلا دی تا کہ انکو اوس سی قوت عبادت کی ہو نہ غیر انکی کو تا کہ
انکو قوت گناہ کی نہو اور اس سے منع فرمایا حضرت نی مصاحبت اور مواکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار کی سی تا سبب الفت و محبت کا نہو اور اونکی خباثت
سے بہی منتفین سرایت نکریں اور لکہا ہی علما نی کہ یہہ شرط طعام دعوت میں ہی نہ طعام حاجت میں اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام
علی حبہ مسکینا ویتیما و اسیرا اور اسیر انکی کافر تہی پس واسطی دفع حاجت کی یعنی بہوک کی کافر کو دینا جائز ہی ۱۲ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَقَالَ النَّوَوِیُّ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کی دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب و سیرت پر ہوتا ہی غالبًا پس چاہیی کہ دیکھی ایک تمہارا کہ کس سی دوستی کرتا ہی نقل کی یہہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابوداود اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی صحیح ہی ف چاہیی کہ دیکھو لحاظ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی بی رغبتی کرتی ہی دنیا مین اسلیی کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ و اقتدا کی اور بعد حدیث کی جو مولف عبارت دراز لایا مقصود اس سی مبالغہ ہی بیچ ردکی اوسپر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہہ حدیث موضوع ہی ۱۲ ع وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْئَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سی پس چاہیی کہ پوچھی اوس سی نام اوسکا اور نام باپ اوسکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ مین سی ہی اسلیی کہ یہہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ اَلْجِھَادُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗدَ اَلْفَصْلَ الْاَخِیْرَ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا ابو ذر نی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز اور زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہہ احمد نی اور نقل کی ابوداود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کا اول مذکور نہ روایت نہین کیا ف لفظ والزکوۃ بہ ظاہر یہہ ہی کہ واو بمعنی او کے ہی یا تقدیر یہہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ محبوب تر نماز و زکوۃ اور جہاد سی ہوں حالانکہ یہہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ کی رکھتا ہوگا محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت و اتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطی خدا کی دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا جہاد و قتال انکی میں پس یہان سی طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیرہ ذلک داخل ہین نہین کوئی چیز باہر ہی اسسی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا یہہ مراد ہی کہ اعمال قلبی مین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد اس صورت مین کچھہ تعارض نرہا اور یا یہہ مراد ہی کہ بعد ادائی واجبات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات شرعیہ کی حب للہ و بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونو کو اور یہہ مراد نہین ہی کہ یہہ دونو افضل ہین نماز اور روزہ اور زکوۃ سی تو اسباب اور مویدہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی نی نقل کی ہی ابن عباس سی احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المسلم ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دوست رکھا کسی بندہ نی کسی بندہ کو واسطی اللہ کی مگر تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عزوجل کی نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اسما بنتی یزید کی سی کہ تحقیق اونسی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کیا نہ خبر دوںمیں تمکو کہ بہترین تمہاری کون ہیں فرمایا بہترین تمہاری وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھی جاویں یاد کیا جاوی اللہ نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** باب حفظ اللسان کی تیسری فصل میں یہہ حدیث مع ترجمہ اور شرح کی گذر چکی ہے ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندی محبت کہیں آپس میں واسطی خدا کی ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالی درمیان اون دونوں کے دن قیامت کے یعنی واسطی شفاعت آپس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کی فرماویگا یعنی زبانی فرشتی کی یا بلا واسطہ ہر ایک کو اون دونوں میں سی یہہ بندہ وہ ہی کہ تہا تو محبت رکہتا اوسی بسبب میری وَعَنْ أَبِي رَزِيْنٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مِلَاكِ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِيْ تُصِيْبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ الذِّكْرِ وَإِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَأَحِبَّ فِي اللّٰهِ وَأَبْغِضْ فِي اللّٰهِ يَا أَبَا رَزِيْنٍ هَلْ شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِرًا أَخَاهُ شَيَّعَهُ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا إِنَّهُ وَصَلَ فِيْكَ فَصِلْهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِيْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ اور روایت ہی ابی رزین سی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کروںمیں تجکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کے کہ پہنچے تو بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرۃ کی کو کہ وہ یہہ چیزیں ہیں لازم کر اپنی پر بیٹہنا اہل ذکر کی مجلسوں میں یعنی ذکر کی لیکی ہو اور جب تنہا بیٹہی تو پس ہلا زبان اپنی جب تلک ہو سکی ساتہہ ذکر اللہ کی یعنی لوگوں میں اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دوست رکہی تو اور دشمن رکہہ واسطی اللہ کی یعنی جسکو دشمن کہی تو ای ابو رزین آیا جانا تو نی کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہی اپنی گہر سی بقصد ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی پیچہی پیچہی اوسکی ہوتی ہیں ستر ہزار فرشتی سب دعا و استغفار کرتی ہیں اوسکی لیی او کہتی ہیں ای پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نی ملایا کیا واسطی تیری پس ملا اوسکو ساتہہ رحمت و مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہی تو یہہ کہ کام میں لاوی تو اپنی بدنکو انہیں یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہا میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کی اوپر بالاخانی ہیں زمرد کی اونکی دروازی ہیں کہلی ہوئی روشن و چمکتی ہیں وہ بالاخانی اور دروازی اونکی جیسیکہ روشن و چمکتی ہیں ستاری روشن پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کون رہینگی اونمیں فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتی ہیں آپسمیں واسطی اللہ کی او ہمنشینی کرتی ہیں واسطی اللہ کی اور ملاقات کرتی ہیں آپسمیں واسطی اللہ کی نقل کیں بیہقی نی شعب الایمان میں یہہ تینوں حدیثیں

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب ہے اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوس سی چہوڑنی ملاقات کیسی او رکاٹنی دوستی کیسی اور ڈہونڈہنی عیبوں کی سی **ف** تہاجر کی معنی ہیں کاٹنا او یہی معنی ہیں تقاطع کی پس تقاطع بیان و تفسیر ہی تہاجر کی اور مراد اوس سی ترک ملاقات او سلام بہائی مسلمان کا اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سی اور یہہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا ہی اسلیی کہا ما ینہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی

آدمی اسکی ظاہر ہونیکو اور دوست رکھی کہ پوشیدہ رہی یعنی عیب نقصان کہ آدمی مین ہین اور اتباع عورت عیب جوئی کرنی کی ۔ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال واسطی کسی شخص کے یہہ کہ ترک ملاقات کری اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملین دونون پس مونہہ پہیر لی یہہ ایک طرف کو اور مونہہ پہیر لیوی وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسری کو نہ کہی اور بہتر ان دونون کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہہ سلام کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف زیادہ تین دن سی استفیدہ سی سمجہا جاتا ہی کہ تین روز تک ترک ملاقات حرام نہین اسلیئی کہ آدمی کی طبیعت مین غضب اور بدخلقی اور حمیت اور مانند انکی پیدا رہتی ہین پس اسقدر معاف کی گئی اور غالب یہی کہ تین روز کی عرصہ مین خفگی جاتی رہتی یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہہ ہی کہ اگر ترک ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلاً اوسنی اسکی غیبت کی اور اسکی خیرخواہی نکی اوستی اسکو رنجیدہ ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہہ نہ چاہیی اور اگر تقصیر امور دین مین کرتا ہی جیسی اہل ہوا اور بدعت تو اوس سی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جب تک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ مین ابن عبد البر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علماء نی اسپر کہ جو کوئی ڈرتا ہو اسکی کلام کرنی سی اور ملنی سی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور صلاح و فتنہ پر تو جائز ہی اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوستی یا حسن وجہ یعنی بغیر واقع ہونیکی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم مین ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضون نی انمین سی ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تین صحابیون پر کہ غزوہ تبوک مین نگئی تہی پچاس روز تک صحابہ کو اور انکی بیبیون اور قرابتیون کو حکم کر دیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکرین بسبب خوف راہ پانی نفاق کی انمین اور آنحضرت ایک مہینی تک اپنی بیبیون سی خفا رہی تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین مین ثابت ہوئی ہی خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق رکہی اسمین غرض نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور فضیلت کری اسمین اشارہ ہی اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی اور اس مقدار کفایت کرتا ہی اتنی کم نچاہیی احق سلام نی ہاتہہ سی نہ جا دی ؛

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلَا تَنَافَسُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم گمان بد سی اسلیئی کہ گمان بد دروغ ترین باتون کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کی خریدنی کا اور مقصود نہو لینا اور حسد نکرو آپسمین اور نہ بغض رکہو آپسمین اور نہ غیبت کرو آپسمین اور ہو تو بندی اللہ کی بہائی اور ایک روایت مین ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف دروغ ترین باتون کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع مین ویسا ہوتا نہین وہ حکم اسکا جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہہ باتون کی بات نفس کی ہے اور وہ با لقاء شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سببسے ہے یا مبالغہ ہی اسمین اور قرآن مین آیا ہی اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اور مراد ظن سی گمان بد ہے اور لکہا ہی علماء نی کہ گمان بد کہ نہی آئی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہہ اسکی نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل مین اور بعضون نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہے کہ کلام کری ساتہہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور یہہ تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر اور دونون دلیلین متعارض ہون اور بحکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سی آخوذ نہین ہوتا اور لا تحسسوا ساتہہ حا مہملہ کی ہی اور دوسرا ساتہہ جیم کی اور بعضی کر

اور نہ ہی درمیان تجسس اور تحسس کے علماء نے کئی وجہ پر کہا ہی قاموس میں بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس دریافت کرنا خبرون کا مثل تحسس کے اور جاسوس
اوسی سے مشتق ہے یعنی صاحب سر شر کی اور فصل ح میں کہا ہی کہ حاسوس یعنی جاسوس کے یا وہ مخصوص ہے ساتھ خبر خیر کی اور جیم ہی مخصوص ہے
ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضون نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور ح سے دریافت کرنا اوسکا حاسہ سے جیسے کہ چوری سے سننا
اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سے اور ح سے سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور ح
سے اپنی لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ
نہی کے برتقدیر طلب کے نفی خبر خیر کی یہہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانیکی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع جاوے تو اور ولا تناجشوا نجش سے ہی نجش ساتھ جزم جیم
کے کہا بعضون نے کہ مراد اس سے ہی طلب رفعت اور بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا
اوسکو دیکھا دیکہی قیمتی کر لیلی اور اصل میں نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نے کہا کہ نجش حدیث میں یعنی ورغلانا کسیکو کسی کے شہر چھوڑنے
پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت غیر ظالم کے یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجھکو پہنچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنی احتراز کرو
اسباب حاصل شدہ ہونی بغض کے سے والا حب و بغض خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہوا اور مذاہب مین اسلیے کہ
بدعت دین مین اور گمراہی راہ مستقیم سے باعث ہین بغض کی اور ظاہر تر یہہ ہے کہ نہی آپکی بغض سے تاکید ہی واسطے امر محبت رکھنی کی آپسمین مطلقاً
مگر جہان کہ خلل پڑی دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت اسکی بلکہ واجب ہے بغض اوس سے کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب
قول اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور اسمین شک نہین ہی کہ محبت آپکی سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا یا
معنی یہہ ہین کہ نہ بغض رکھی بعضا تمہارا بعضی سے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ نہ ڈالو تم عداوت مسلمانون مین آپس مین اور ہو گی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری
سے اسلیے کہ اسمین بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپسمین پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سے تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات
اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہی دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادا حقوق اسلام کی اور رہو بندے اللہ کے الخ یعنی جب تم بندے ایک مولا کی ہو تو سب
عیبوتب مین برابر رہو اور آپسمین بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت کو چھوڑ دو اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت مین ظاہر ہی کہ بعد سب لفظون کی ہے
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد مین یا قریب ہے اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کے ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسا کہ
ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین کہ نہ ہو فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس یعنی رغبت کرو آپسمین ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ
شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہولی جاتی
ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر بندی کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر
بخشش کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کی دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپسمین دشمنی
رکھتی ہین یہان تک کہ صلح کرین آپسمین نقل کی یہہ مسلم نے ف کہولی جاتی ہین دروازی بہشت کی یعنی طبقات اوسکی کی یا بالا خانی اور درجات اوسکی
کے ان دونون مین واسطے کثرت رحمت کی کہ اوترتی ہی ان دونون مین اور باعث ہی مغفرت کی کذا قال علی و حضرت شیخ نے لکھا ہی کہ کہلنا دروازون
کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنی سے جرائم خلق سے اور دینی ثواب اور رفعت درجات سے اور صواب یہہ ہی کہ محمول ہی یہہ ظاہر پر اسلیے
کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پہیرنیوالی ظاہر سے نہو اور کہلنا دروازون کا علامت عفو کی ہو اور یہان تک کہ صلح کرین

ظاہر

ظاہر یہ ہے کہ مغفرۃ ہر ایک کی موقوف نہیں اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہو یا نہو واللہ اعلم وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ
اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
عرض کی جاتی ہیں عمل لوگوں کی آگے پروردگار تعالیٰ کی ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی پس بخش دیا جاتا ہی واسطے ہر بندہ مؤمن کے
مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کے دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع کریں اور باز آویں دشمنی سے نقل
کیے یہہ مسلم نے وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا
اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا وہ شخص کہ اصلاح کرے
درمیان لوگوں کی یعنی ساتھ جھوٹ اچھی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہے کہ باعث صلح ہو اور پہنچا دے نیک بات
نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے یعنی مراد رکھتی تھی ام کلثوم [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت
دیتے ہوئے بیچ کسی چیز کی اون چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اونکی حقیقت کو وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کی ایک لڑائی میں اور دوسرے صلح کرنے
میں درمیان لوگوں کی اور تیسری بات کرنی مرد کی بیچ اپنی بیوی سے اور بات کرنی بیوی کی بیچ اپنی خاوند سے ف [illegible]
کر جو سنی نہو مثلاً کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجکو اور دوست رکھتا ہی اور نہیں کہتا ہی تیری حق میں مگر اچھی بات اور [illegible]
میں یہہ ہے کہ ایسی باتیں کہے کہ اوس سے قوت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگوں کی قوی ہوں اور دشمن [illegible]
واقع کی ہو مثلاً کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد لوگوں کی بہت سے آتی ہی یا کہے کسی کا ذکر کو کہ دیکھو پیچھے ہی کہ فلانا آپہنچا ہی تیری پیچھے [illegible]
میاں بیوی کا جھوٹ بولنا یہہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت وخوشنودی کا کریں زیادہ اوس سے کہ واقع میں ہو تا باعث محبت والفت کا ہو
ح وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہہ ہی کہ شیطان نا امید ہوا [illegible]
سے اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ
اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہی جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا اپنی
عورت سے تا کہ راضی کرے اوسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کی کافروں کی اور جھوٹ بولنا اسلیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے ف اس روایت میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و غلبہ کے کیونکہ عورتیں جاہل [illegible]
گمان میں اونکی تسلی اور راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہہ کہ راوی نے [illegible]
کا ذکر کیا ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ
فَاِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطے مسلمان کی یہہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے [illegible]

کہ سلام علیک کہے ہی اور سکتی ہین بار کہہ بار نہ جواب دیا اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتھہ گناہ اسکی نقل کی یہہ ابو داودنی ف یعنی جسنی کہ جواب دیا پہرا وہ ساتھہ گناہ ترک ملاقات کی یا ساتھہ گناہ اپنی کی یا ساتھہ گناہ سلام علیک کرنیوالیکی یعنی سلام کرنیوالا گناہ ترک ملاقات کیسی باہر آیا اور گناہ نہ جواب دینی والیکی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنیوالیکا بہی اسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہین ہے واسطی کسی مسلمان کی یہہ کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چہوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پہر مرجاوی یعنی اسی حالت مین بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ مین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نی وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو خراش سلمی سی کہ سنا اونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک کری ملاقات اپنی بہائی مسلمان کی برس روز پس وہ مانند خون کرنی اوسکی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہہ ابو داودنی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهٗ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین حلال ہی واسطی مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سی پس اگر گذرین تین دن تو چاہیے کہ ملی وس سے یعنی جس سے کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سے پس اگر جواب دیا اونی اسکی سلام کا پس تحقیق شریک ہوئی دونون ثواب مین یعنی ثواب ملجانی مین پہلا بسبب ابتدا سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنی اوسکی اور اگر جواب نہ دیا اونی سلام کا پس تحقیق پہرا وہ جواب نہ دینی والا ساتھہ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سی سلام کرنیوالا نقل کی یہہ ابو داودنی ٭ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس عمل کے کہ افضل ہی درجہ اوسکا اور بہت ہی ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کیسی کہا ابو درداء نی کہ کہا ہمنی ہان یعنی فرمائیی فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصون کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصون کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین مین خلل ڈالنی والا نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابو داود نے اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد والصدقہ وغیرہ مین جمع کی لیی ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزون مذکورہ سی اور احتمال یہہ ہی کہ مراد جنس اوسکی ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ یہہ افضل ہی ان ہر ایک سے اور اول خوب ہے مقام ترغیب مین اور کہا اشرف نے کہ مراد ان چیزون مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سی نوافل ہین نہ فرائض کہتا ہون مین کہ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اسواسطی کہ کبہی متصور ہی یہہ کہ جو صلح کروانی فساد مین کہ منتفرع ہوا ہی اوسپر خونریزی اور لیشا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سی کہ ممکن ہی قضا اونکی اور یہہ عبادات حقوق اللہ تعالی کی حقوق ہین کہ سہل ہین نزدیک اللہ تعالی کی ہی بخلاف حقوق بندون کی پس جبکہ ہوا یہہ اسطرح تو صحیح ہوا یہہ کہ کہا جاوی کہ یہہ جنس عمل ہی افضل اس جنس سے اور یہہ بسبب اسکی کہ بعضی افراد اوسکی افضل ہین تاکہ اشتہا بہم رسانا کہ الرجل خیر من المرأۃ اور صلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کرو درمیان کی

ہے جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت میں واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی انکو مبدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد کی
طرف صلاح کی لانا اصلاح ذات البین کے یہہ معنی ہیں اور ذات البین کا طور احوال کا ہی کہ درمیان لوگون کی ہوں اور صلاح انکا نیک کرنا ہی
مبدل کرنا انکا فساد سے ساتھہ صلاح کی اور فساد احوال کہ ذات البین ہے حالقہ ہی حلق کہتی ہین بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنیوالی اور مراد یہان
ہلاک کرنا اور جڑ سے اکہیڑنا ہی یعنی فساد ذات بین ایک خصلت ہی ہلاک کرنیوالی دین کی اور جڑ سے اکہیڑنیوالی ثواب کا جیسے کہ استرہ بالون کو جڑ سے
مونڈتا ہی اور اسمین رغبت دلانی ہی صلح کروانی پر اور دفع فساد پر اور نفرت دلانی ہی فساد ڈالنی سی آپسمین اح ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ
الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی ہے
طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی جو پہلی تھی تمسی وہ بیماری حسد اور بغض ہی وہ بغض یا حسد اور بغض دونون جڑ سے مونڈنیوالا
ہے نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سے اکہیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اسکا پہنچتا ہی دنیا اور آخرت مین نقل کیا اسکو احمد اور
ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ
النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے وہ نقل کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نی بچو تم حسد سے اسلئے کہ حسد کہا جاتی ہے
فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنیوالی کی نیکیون کو جیسے کہ کہا جاتی اور جلا دیتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کیا اسکو ابو داؤد نی فـ علما اہل سنت نی دلیل پکڑی ہی
معتزلہ نی یعنی مذہب پر کہ اسکا معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت و جماعت کی نزدیک اسکا یہہ معنی نہین ہے
بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل کا یہہ ہی کہ اس حدیث کا یہہ معنی ہی کہ انکی یہہ مین کرجاتا
رہتا ہی اسکے کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل بعضون نی یہہ جواب دیا ہی کہ
مراد کہاتی اور لیجاتی حسد کی حسنات کو یہہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر ہلاکت کرنی مال کی اور ہلاک کرنی نفس کی اور پتک حرمت محسود کا اور
اگر یہہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہہ نہین تو ہتک حرمت اور غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز قیامت کی نیکیان اسکی محسود کو دینگے
عوض مین انکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین وہ شخص ہی کہ روز قیامت کی ساتہہ نماز اور زکوۃ اور
روزی اور بہت سی طاعات کی آویگا اور حال اسکا یہہ ہوگا کہ کسیکو گالی دی ہوگی اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسیکا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون
کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اسکی انکو دینگی کہ جنپر ظلم کیا تہا معنی حبط اعمال کی یہہ ہین نہ مثانا اور فنا کرنا انکا دیوان اعمال سی اور اگر آج
انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتہہ کس اعمال کی آویگا حالانکہ حدیث ناطق ہی ساتہہ آنیکی مع اعمال کی روز قیامت کی اور ایک جواب یہہ ہی کہ حسنات غذا
ہوتی ہین واسطی استعداد و صلاح بندی کی پس جب مرتکب خطا کا ہوتا ہی تو غذا نفس سے محروم رہتا ہی شرع ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے وہ نقل کرتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ بچو تم برائی ڈالنے سے درمیان دو شخصون کی پس تحقیق وہ مونڈنیوالی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کیا اسکو ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوے یعنی کسی مسلمان کو بیوجہ ضرر پہنچاوے پہنچاویگا اللہ ضرر یعنی انکو
سزا دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوس پر نقل کی ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے اور لفظ

نفاق اور کفر کی یہ بھی علامت ہی اور بعض کہتی ہین کہ یعنی عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سی اوس سی عداوت رکھیگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابو بکر صدیق سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہے یعنی دور ڈالا گیا ہی درگاہ قرب رحمت الٰہی سی وہ شخص کہ ضرر پہنچاوی کسی مسلمان کو یعنی ظاہر میں یا مکر کری یعنی ضرر پہنچاوی خفیہ اسکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا چڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگون کو ساتہہ آواز بلند کی پس فرمایا کہ ای گروہ اون شخصون کی کہ اسلام لائی ہین ساتہہ زبان اپنی کی اور نہین پہنچا ہی ایمان طرف دل انکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانون کو یعنی کامل مسلمانون کو کہ جو اسلام لائی ہین زبان سی اور ایمان لائی ہین دل سی اور نہ عار دلاؤ انکو اور نہ تلاش کرو عیب انکی پس تحقیق جو شخص کی ڈہونڈہی عیب اپنی بہائی مسلمان کا ڈہونڈیگا اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈہونڈیگا اللہ تعالیٰ عیب رسوا کریگا اوسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگون سی بیچ گہر اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلام لائی ہین تم شرکیہ این آمین مومن و منافق اور نہین پہنچا ہی ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال اوسکا طرف دل انکی پس شامل ہی یہہ فاسق کو بہی اور یہی ظاہر تر ہی اسلیی کہ آگی آتا ہی من تتبع عورة اخيه المسلم اور منافق اور مسلمان میں اخوت یعنی بہائی چارا ہی نہین پس طیبی نی جو اختیار کیا ہی کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہی منافق مین یہہ خلاف ظاہر ہی اور حکم اعم بہت مناسب اور کامل ہی واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی تنبیہ اور طعن نکرو اوس گناہ پر کہ پہلی ہو چکا ہی اگلی زمانہ مین برابر ہی کہ جانو توبہ کرنی اونکی اسی بابت جانو اور عار دلانی حالت مباشرت مین یعنی جبکہ کر رہا ہی یا بعد اوسکی پہلی ظاہر ہونی توبہ کی واجب ہی اوسکی لیی کہ قادر ہو اوپر اوسکی اور کبہی واجب ہی حد و تعزیر پس یہہ قبیلہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سی ہی اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نکرو اونکی اون عیبون مین کہ نہین جانتی تم انکو اور نہ اظہار کرو اون عیبون کو کہ جانتی ہو تم پس تحقیق شان یہہ ہی کہ جو کوئی ڈہونڈہی یعنی طلب کری عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بہائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کہ کہ واجب ہی حذر کرنا آپ اور حذر کروانا اور کو اوس سی اور ڈہونڈیگا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیوب اوسکی یعنی یہہ غرض مین ہوگا اور بدترین عیبون کا تلاش کرنا عیب بہائی مسلمان کا ہی اور رسوا کریگا یعنی ظاہر کریگا برائیان اوسکی کہا امام غزالی نی کہ تجسس ثمرہ ہی بدگمانی کا ساتہہ مسلمان کی پس دل نہین بس کرسکتا اور چاہتا ہی تحقیق کرنیکو پس یا منشا ہوتا ہی پردہ دری کا اور حد پردہ کی یہہ ہی کہ دروازہ اپنا بند کرلی اور دیوار بلی ہو مکان کی پس نہین جائز ہے چوری سی کان لگانا اوسکی گہر پر تاکہ سنی آواز تارون کی یعنی ستار وغیرہ کی تارون کی اور نہ جائز ہی داخل ہونا اوسپر واسطی دیکہنی گناہ کی مگر یہہ کہ ظاہر کری وہ اسطرح کہ معلوم کرلی اوسکو وہ کہ باہر گہر کی ہو مانند آواز مزامیر کی اور آواز نشی والون کی کہ آپس مین نشی والون کی سی باتین کرتی ہون اور اسیطرح جبکہ چہپا لین یا من شراب کو اور آلات لہو کی آستین مین اور دامن کی بیچ تو نہین جائز ہی کہولنا اونکا اور اسیطرح نہین جائز ہے سونگہنا تاکہ پاوی بو شراب کی اور نہین جائز ہی یہہ کہ طلب خبر کی کری اپنی ہمسایون سی تاکہ خبر دیوین وہ اوسکو ساتہہ اوسچیز کی کہ ہوتا ہی ہمسایہ کی گہر مین آور اس قول حق کی نہین پہنچا ہی یہان الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ جسوقت کہ نہین پہنچتا ہی یہان طرف دل کی نہین حاصل ہوتی اوسکو معرفت اللہ کی اور نہین ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالیٰ کی ہی اور حقوق ادا کرنی مسلمانون کی پس نہ ایذا دیتا ہی کسیکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہی اور نہ عار دلاتا ہی اور نہ تجسس کرتا ہی انکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا اور حاصل ہوا مقصد اور تم نی خبر ہوا اسی سی ۱۲ ع

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِي عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سعید بن زید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا زیادہ تر سود دون کا زبان درازی کرنی ہی بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی غیبت کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بل مصلحت شرعی کی زیادہ تر سود دون کا ہی یعنی برا سود ہی بہ نسبت اور سود دون کی حرمت و گناہ مین اور ربوا لغت مین یعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کے بیچ آبرو ریزی مین لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت دی شرع نی اوسکو ساتہہ بدلا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور اسکو ربوا یعنی بڑا ربوا کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینے مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی حوال مین مباح ہوتی ہی آبرو ریزی جیسا کہ صاحب حق کو ہی ان لم اوسکو کہنا اوسکا ظلم مین دیتا ہی یا گواہ کو جرح کری یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیل سی ہی جرح رواۃ کا کہ حدیثون مین راویون کو واسطی مصلحت حفظ دین کی کرتی ہین اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی ظالمون کی واسطی اور بدعتی اور فاسقون کی لیقصد بچانی کی لوگون کو ح ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِي اَعْرَاضِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکی ناخون تہی تانبی کی کہ چہیلتی تہی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مینی کون ہین یہہ ای جبرئیل کہا یہہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کی یعنی غیبت کرتی ہین اور پڑتی ہین بیچ آبرو ہین نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور سبب آبرو ریزی کرتی ہین لوگون کی غیبت کرنیکو جو کہا کہانا گوشت کا وجہہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اوسی خوش ہوئی حق تعالی نی مونہہ اور سینی اونکی ہی اونکی ناخونون سی زخمی کروائی ع ح وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مستورد سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو شخص کہاوی بسبب غیبت کرنی یا بہتان کرنی یا آبرو ریزی کرنی کسی شخص کی لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلا دیگا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ پہنا دیکی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہنا دیگا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوویگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانیکی روز قیامت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف لفظ اکلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی یعنی لقمہ کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ کی یعنی ایکبار کہانیکی یعنی کہ بسبب بلا اہانت کی غیبت اور برائی کسی مسلمان کسیسی شخص کی ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور از راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس حیلہ سی اپنی لیی روٹی پیدا کری اور وجہہ رزق کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی اس شخص نی تو یا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی پہنایا جاوی کپڑا اور یہہ مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اول کی یہہ ہین کہ انسہ لوبا یعنی پہنا وی اپنی نفس کو کپڑا بسبب اہانت کسی مسلمان کی اور جس طرح کہ اور برکر کی کسی کہانی مین اور قام برجل مین حرف با تعدیہ کی لیی ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا کسی اور کو بیچ

مقام دکھانی اور سنانیکی یعنی تعریف کری اور خوبیان دکھاوی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین اسکی فضیحت کرنیکی لیے کہڑا ہوگا الله پس کہڑا ہونا الله کا
مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنیسی اور کہا مظہر نی کہ یہ جمل مین احتمال ہی کہ تعدیہ کی لیے ہو یا سبب کے لیے پس اگر تعدیہ کی لیے ہو تو
معنے یہہ ہونگی کہ جو کوئی کہڑا کری کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسیکی ساتھہ صلاح و تقوی کی اور ساتھہ زہد اور عبادت کی شہرت دی
تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال بہلا وی اپنی لیے تا کہ اوسکی سبب سے مال وجاہ اپنی تئین حاصل ہو جیساکہ بعضی خادم
درویشون کی کرتی ہین ہماری زمانہ مین بقول شخصی پیران نمی پرند مریدان می پرانند پس اسکو الله تعالی مقام فضیحت اور رسوائی مین کہڑا کریگا
ساتھہ اسطرح کی کہ حکم فرماویگا فرشتون کو کہ اظہار کرین کہ یہہ جہوٹا ہی کہ ایک شخص کو جہوٹی شہرت دی تہی اپنی غرض نفسانی کی لیے بعد ازان عذاب دیگا
اسکو عذاب جہوٹون کا اور اگر سبب کے لیے ہو تو معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی ظاہر کری صلاح اور زہد اور تقوی بسبب اسکے کہ معتقد ہو اوسکا کوئی شخص
ذی قدر اور بہت مال والا تاکہ حاصل ہو اوسکو مال و جاہ جیسیکہ کہتی ہین لوگ عرف مین کہ یہہ زاہد مہر کا ہی کہڑا ہوگا الله تعالی اسکی رسوا کرنی کی لیے یعنی
ارادہ کریگا اسکی فضیحت کا بیچ مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی فرماویگا ملائکہ کو کہ ندا کرین کہ یہہ ریاکار تہا خلق کی لیے کام کرتا تہا بعد ازان عذاب کریگا اوسکو
عذاب ریاکارون کا ۞ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی کہ نیک گمان رکہنا جملہ عبادات حسنہ سی ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی ف یعنے
نیک گمان رکہنا ساتھہ الله تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سی ہی پس نہین لائق ہی ترک کرنا عبادتون کا بخلاف اوسکی کہ گمان کرتی ہین عوام کہ حسن ظن یہہ
کہ ترک کری عمل کو اور اعتماد کری الله پر اور کہی کہ وہ کریم وغفور رحیم ہی پس حسن ظن نہین ترک کرنا عبادت اور دعوی کرنا نیک گمانی کا ساتھہ معبود کی وہ غرور
و مردود ہی یا معنی یہہ ہین کہ گمان نیک لیجانا مسلمانون پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکہنا ساتھہ اونکی جملہ عبادات حسنہ سی ہی یا ناشی ہی حسن عبادت سی یعنے
جو کوئی متعبد و نیکوکار ہی لوگون پر گمان نیک لیجاتا ہی اور بدگمان سوا بدکار کی نہین ہوتا ۞ بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار ۞ نامہ خود خواند اندر حق یار
۞ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ
اَعْطِیْهَا بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ
وَبَعْضَ صَفَرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کی پاس تہی سواری زیادہ
یعنے ایک اونٹ تہا زیادہ اونکی حاجت سے پس فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے یعنے بطریق استفہام انکاری
کے کہ مین دیتی ہون اس یہودیہ کو پس غصی ہوئی پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم اور ترک کی اونسی ملاقات مہینی ذیحجہ کی اور محرم کی اور کچہہ صفر کی مہینی نقل
کی یہہ ابوداود نی ف حضرت صفیہ رضی الله عنہا بیٹی تہین حیی بن اخطب کی کہ بنی اسرائیل مین سے تہا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی مین
اور بیوی تہین ابوالحقیق کی پس وہ مارا گیا جنگ خیبر مین اور یہہ پکڑی آئین پس آنحضرت نی انکو آزاد کیا اور اپنی نکاح مین لائی اور بعضی ازواج
مطہرات کو انسی سوء مزاجی تہی چنانچہ حضرت عائشہ ہی انہین مین سے تہین اور آنحضرت حمایت اور رعایت اونکی کرتی تہی ایکروز انکو حضرت عائشہ نی
یہودیہ کہا اور اور کچہہ سخت سست کہا اونہون نی حضرت سی شکایت کی فرمایا آپ نی کہ تو اوسی کہہ کہ مین پیغمبر زادی ہون اور تو بیٹی ابوبکر کی
اور حضرت زینب بہی بیوی تہین حضرت کی پس آپ خفا ہوئی اونسی بسبب بدزبانی کرنیکی اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی ترک ملاقات کرنی زیادہ
تین دن سے بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کی اور اس تقریر سی حال ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین
جیساکہ ویکہا ۞ ع ح وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث

معاذ

معاذ بن انس کی کہ سر اوسکا یہہ ہی من حمی مومنا یعنی بانشفقت اور رحمت کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسَى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا حضرت عیسی بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتی پس کہا واسطی اوسکی عیسی نے چوری کی تو نے یعنی کیا چوری کی تو نے کہا ہرگز نہیں لوالتہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکی پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی اور جہٹلایا مینی نفس اپنے کو نقل کی یہہ مسلم نے ف ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجہی جاتی ہی جہالت قسم سے یا تقدیر یہہ ہی کہ تصدیق کیا مینی تیری قسم کہا نیکو ساتہہ اللہ کی اور جہٹلایا مینی اپنی نفس کو یعنی جو چیز مین نے دیکہی مینی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ وہہ لینا خفیہ نہ ہو چوری واسطی نہو کسی شرط کی اون شرطون سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرحا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے ترجمہ کیا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مینی تجہکو تیری قسم مین اور پہر ا مین جو چیز دیکہی گمان کیا تہا مینی اور جہٹلایا مینی اپنی نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہا وی ہر چند کہ بر خلاف اوسکی معلوم ہوتا ہی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزدیک ہی فقر یہہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہہ کہ غالب آوی تقدیر پر ف یعنی قریب ہے کہ ہو فقر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنیکی اللہ تعالی پر اور یا بسبب اونکی جو فی کی قضا الہی پر اور بسبب شکوہ کرنیکی یا سوی اللہ کی یا بسبب میل کرنیکی طرف کفر کی بسبب کہنی آنیکی کہ اکثر کفار اغنیا و جیسے والی ہین اور اکثر مسلمان فقراء از مایش مین ہین بمقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المومن وجنت الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنی بندوں کے تسلے کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماویہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار اسی لئے کہتی ہی بعضے مومن کہتی تہی منکرون کو جیسا کہ پاتی تہی کہ اعدا اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکہتی ہین اور ہم ہلاک ہوگئی ماری بہوک اور مشقت کے اسپر یہہ آیت اوتری کہ یہہ ارام انکا چند روزہ ہی یہہ فنا ہونے والا ہی اور تمہاری لیے آرام ہی آخرت کے ہین اس فانی کو دیکہہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسی فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہی زیادتی غنا کی ہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونے گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کی مانا افضل ہی غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور اخیر جملہ حدیث کی معنی یہہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نے کہا قریب ہے حسد یہہ کہ گمان حاسد کی یہہ کہ بدل دیگا تقدیر کو شرع **وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ الْمَكَّاسُ الْعَشَّارُ** اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی اگرچہ اوسکی عذر کا کری اور کہی کہ عذر نہیں رکہتا ہے تو جو شبالو بنا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوسپر بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کی نقل کین یہہ دو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ف یعنی وہ کہ ظلم کری اور بے ناحق کی نہ لی اور اسی طرح گناہ ایسا حدیث مین کہ نہیں داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس یعنی والا اللہ نعما اور شاید کہ منا سبت تشبیہ کی ان دو نون مین یہہ ہی کہ تحفہ حسب تاکہ قبول کرنا عذر کا اس کہنی اوسکی ہین کہ یہہ مال انت کا ہی اور شہر میں ہی عشر لیتا ہی مین قرض دیا ہون اور ماننا اسکی حقیقت عالیۃ

سے بطریق مرفوع کے آئی ہے حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہہ طبرانی نے اوسط میں اور منقول ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھہ بُرے تمہارے کے عرض کیا صحابہ نے کہ بہتر اگر چاہیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم میں سے وہ ہے کہ اُترے منزل پر اکیلا اور کوڑے مارے اپنے غلام کو اور نہ دیوے عطا اپنی فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھہ بدتر اس سے کہا اونہوں نے ہاں اگر چاہیے تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگوں سے اور لوگ بغض رکھیں اوس سے فرمایا کیا میں نہ خبر دوں میں تمکو ساتھہ بدتر اس سے کہا ہاں اگر چاہیے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتے خطا یعنی عذر خطا اور نہیں قبول کرتے معذرت اور نہیں بخشتے گناہ فرمایا کیا میں خبر دوں میں تمکو ساتھہ بدتر کے اس سے کہا اونہوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا وہ کہ نہ امید ہو واسطے خیر کے اور نہ امن ہو شر اوسکے سے نقل کی یہہ طبرانی وغیرہ نے اور ابی ہریرہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا آپنی عفت کرو لوگوں کی عورتوں سے یعنی بد نظر نکرو تو عفت کرینگی عورتیں تمہاری اور نیکی کرو اپنی باپوں سے نیکی کرینگی تم سے بیٹے تمہارے اور جسکے پاس آوے مسلمان بھائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر نہ قبول کیا تو نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہہ حاکم نے اور کہا یہہ صحیح الاسناد ہے ۔ ت ع

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّي فِي الْأُمُوْرِ

باب ہے بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنیکے کاموں میں ف حذر ساتھہ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذ کے بمعنی پرہیز واحتراز کرنیکے اور حذر ساتھہ زبر ح اور زیر ذال کے مرد بیدار اور تانی توقف و درنگ نا کار میں اور شتابی نکرنی آہستگی اور اناة بروزن قناة کے اسم ہے اسی بمعنی درنگ کے یعنی آدمی کو چاہیے کہ لوگوں کی شر اور زمانہ کی آفات سے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پرحذر رہے اور اپنی کام میں ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکہتا رہے اور کاموں میں جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضے کاموں خیر کے میں کہ شتابی انمیں فرمائی ہے وہاں شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ ۔ ت ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دو بار نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف لدغ کاٹنا سانپ اور بچہو کا اور جحر ساتھہ تقدیم جیم مضمومہ کے ح ساکنہ پر سوراخ سانپ اور بچہو اور مانند اُنکی کا فرماتے ہیں کہ شان مومن دانا کی کہ موصوف برعایت حق اور حمایت دین کی ہو یہہ ہے کہ عہد شکن و کشش ہے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب اور بدلہ لیناچہوڑے اور بہ بار حلم و تغافل نکرے اور فریب کہاوے اور اگر کار دنیا میں فریب و دغا کہائی تو سہل ہے لیکن امور دین میں نچاہیے اور یہہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت و حمایت دین کا ہے اور سبب وارد ہونے اس حدیث کا یہہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تہا شعرا کفار سے کہ مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا تہا اور اپنی قوم کو بد ذاتوں کو مسلمانوں کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تہا وہ جنگ بدر میں قید ہو کر پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال بد کے پاس نپہٹکوں گا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بسبب اُس عہد و پیمان کے چہوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو پہر وہی پہلی شقاوت اختیار کی دوبارہ پہر جنگ احد میں ہاتہہ لگا پہر امان چاہے اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اوسکے قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضے لوگوں نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے لا یلدغ المومن الخ ۔ ت ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کے کہ سردار عبد القیس کا تہا کہ تحقیق تجہمیں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکہتا ہے انکو اللہ یعنی خواہ تجہمیں ہوں یا تیرے غیر میں ایک آہستگی اور بردباری اور دوسرا کلام کرنا بدرنگ و تامل نقل کی یہہ مسلم نے ف عبد القیس نام ایک قبیلہ کا ہے اور یہہ کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکہکر اونٹوں سے کود پڑے اور ملازمت شریفہ میں دوڑے اور منذر یا ان

اور شوق

اور شوق محبت ظاہر کیں آنحضرت نے انکو تقریر فرمایا یعنی انکو ان امور سے منع کیا لیکن اشجع کہ نام انکا منذر تھا اور تھے سردار انکی تھہرے مکان پر
اوتری اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا پھر غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ گئے مسجد شریف میں اور دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی
پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت کو یہ وضع انکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھمیں دو خصلتیں ہیں الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت
نے انکو ساتھ وجود ان دو صفتوں کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتیں کسبی و تکلف حاصل کی ہوئی میری ہیں یا اللہ کی پیدا کی
ہوئی ہیں میری جبلت میں فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تیری جبلت میں کہا انہوں نے شکر اوس خدا کو کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتوں کی کہ دوست
رکھتا ہے انکو خدا اور رسول اوسکا یعنے اگر تکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتیں تو احتمال زوال وفتور کا رکھتیں لیکن چونکہ جبلی ہیں
ہمیشہ کہ ہمیشہ اور باقی رہینگی نہ ج الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ
فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِي مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضے اہل حدیث نے
بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یاد داشت اوسکی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنے ہے وہ عادل ثقہ لیکن حافظہ
خوب نہ رکھتا تھا پس مراد اوسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہیں التانی من اللہ
والعجلة من الشيطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی آپکی وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہیں اس سے وہ چیزیں کہ انکی نسبت آگے
خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنی شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہے مولف کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت
اور مبادرت کی طرف طاعات کے اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پس حال محمود ہے اور دوسرا مذموم شیخ مسارعت اور مبادرت طرف
طاعات کی یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا درنگ نکرے اوسمیں جلدی سے طیار ہو کر ادا کرنی لگی اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑہنی لگا جلدی ادا کر لی پس اول یعنے
مسارعت اچھی ہے اور دوسرا یعنی جلدی سے کر لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملاعلی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور شتابی ہونا اچھی کام کی طرف
اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے نہ مولف وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو
عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف مگر صاحب لغزش کا یعنی جو کہ گناہ میں پڑا ہوا اور خطا اور خلل کار میں اوسکی وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اسکے دوست رکھتا ہے کہ لوگ عیب
و خطا میں اسکے آنکھیں اور قصور اوسکی عفو کریں پس حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص جب محبت ستر و عفو کی اپنے میں پاوے تو لوگوں سے بھی عفو کریگا اور بردباری کی عادت
کریگا اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہیں دانا اور درست اور استوار کار کو اور حکمت کہتے ہیں جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں ... آزمائش کو ... کہ
فرماتے ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جاننا نفع اونکا اور جاننا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا ...
وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِهِ
وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت کیجئے مجکو
یعنے ساتھ ایک چیز کے کہ جاتا رہے مجھسے میرا جہہ کام میرے لئے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرتا ہو تو کرنی اوسکا ساتھ دیکھنی انجام اوسکا اور

تامل کرنیکی بیچ مصالح اور مفاسد اسکیکی پس اگر دیکہی تو بیچ انجام اسکیکی بہلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اسکو اور اگر ڈر ہو اور گمان بیجا و تو گمراہی کا
اوس کام مین پس باز رہ اوس کام کی کرنیسی اور چہوڑ دی اسکو نقل کی یہہ شرح سنہ مین وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ
لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی مصعب بن سعد سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنے سعد سی کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہی سعد نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونکی باپ نے کہ سعد ہی آنحضرت سی روایت کی نہ از خود فرمایا کہ ڈہیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہی مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہہ ابوداود نے
ف اصلی کہ بیچ تاخیر بہلائیون کی آفات ہین اور منقول ہی کہ اکثر چلانا دوزخیون کا تاخیر عمل سی ہوگا کہا طیبی نی کہ یہہ اصلی ہی کہ امور دنیویہ کی بیچ نہین
جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا مین کہ انجام انکا اچہا ہی جلدی کیجاوی انہین یا برا ہی پس تاخیر کیجاوی انہی بخلاف امور آخرت کی بموجب فرمانے
اللہ تعالی کی فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا غزالی نی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر کہ لائق ہی مومن کو کہ جب تک
کری ادسکی ایسی داعیہ خرچ کرنیکا نہ توقف کری اصلی کہ شیطان وعدہ کرتا ہی اوسے فقر کا اور ڈرتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنیسی تہی ابوالحسن پیخانہ
مین پس پکارا اونہون نی اپنی شاگرد کو اور کہا کہ اوتار میرے بدن پر سے قمیص کو اور دی اسکو فلانی کی تئین پس کہا شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تمنی یہان
تک سے نکلتے پیخانہ سی کہا انہون نی کہ میری جی مین آیا تہا دینا اسکا اور نہین امن ہی مجکو اپنی نفس پر سے کہ متغیر ہو نیسی ۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا
مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ و روش نیک اور
آہستگی اور درنگ کرنی کام میں اور میانہ روی جزہین چوبیس جز نبوت سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال
وافعال مین اور بچنا دونو طرفون کمی اور زیادتی سی جیسی اختیار کرنا جود کا کہ بیچ بیچ ہی اسراف اور بخل کی اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین ہی تہور اور
جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی میانہ روی اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ مین ہی جبر و قدر کی اور اسیطرح میانہ روی معیشت مین جیسا کہ حدیث مین
فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنے مین کہ بیچ بیچ مین ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشت ہی اور اسیطرح حکم ہی میانہ روی کا
تمام احوال و افعال مین جیسا کہ بیضے چیزون کو اللہ تعالی نی بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عز وجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض
عارفین نی کہ طالب علم کو یاں حیثیت کہ نہ منع کری تجکو عمل سی اور عمل کر یاں حیثیت کہ نہ باز رکہی تجکو علم سی غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی
چاہیے اور جز ہی یعنی یہ سب چیزین مگر بمنزلہ ایک جز کی ہین یا ہر ایک انمین سی جز ہی یعنی ایک خصلت ہی خصائل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی سے
اور تعین عدد کی سپرد ہی شارع کی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہو سکتی ۳ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوت سی
نقل کی یہہ ابوداود نی ف فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہہ ہے کہ ہدی متعلق ہی ساتہہ احوال باطنہ کی اور سمت ساتہہ اخلاق ظاہرہ
کی پس یہہ دونون طریقت مین بمنزلہ ایمان اور اسلام کی ہین شریعت مین اور جمع درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتہہ اسکی حقیقت اور
اس حدیث مین ایک جز پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جز سی پس ہو سکتا ہی کہ یہہ تفاوت وہم اور خطا راوی سی ہوا یا بسبب اور سرکی و اللہ اعلم
ع احتمال ہی کہ پہلی یہہ حکم ہوا ہو پہر از راہ کرم و عنایت کی وہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا یا یہہ کہ ان تین چیزونکا ملکر وہ حکم ہوا اور ان تین جز ونکا

ملکہ یہہ اس صورت مین نسبت کرنی خطاو وہم کی طرف راوی کی کچھہ ضرورت نہین واللہ اعلم ۔ مولف وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت
کہے کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی اخفاکا پھر غائب ہو یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کیا یہہ ترمذی نے اور ابو داود نے ف یعنی
حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت مجلس والون کی کہ جو ہون نزدیک اوسکے ہی پس اگر بچاوی پس خیانت ہی افشا اسکا بغیر اذن ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّيْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطی
ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہین پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہمارے پاس بندی تو آؤ ہمارے پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
دو بردی پس آئی آنحضرت کی پاس بموجب وعدہ آنحضرت کی ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لی تو ایک کو ان دونون مین سی پس کہا یا نبی
اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھہ اوسکی چاہیے کہ امین ہو یعنی جسمین کہ مصلحت و بہبودی
مشورہ چاہنی والیکی ہووی وہی کہی اور خیانت نکری اور مقصود یہہ ہی کہ چونکہ تو نی مشورہ مجھہ سی کیا اور مجھہ ہی اختیار دیا تو وہی بردہ بتاؤنگا
کہ بہتر ہو پس اشارہ کی ایک بردہ کی طرف ان دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو اسلیے کہ تحقیق مین نے دیکھا ہی اسکو نماز پڑھتی تھی اور قبول کرو
میری بیچ حق اسکے احسان کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گھر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہہ غلام ہی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اوسکی حق مین وصیت کی ہی اوسکی بیوی نے کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہی
اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کر دو شرح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ
مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مجلسین ساتھہ امانت کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنی اوسکو کہین نقل نکرے اگرچہ منع نکرین مگر تین مجلسین وہ تین باتین کہ مجلس مین سنی جاوین تو جب
یہہ نقل و پہنچا دینا اونکا غیر کو وہ یہہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چھیننے مال کا ناحق نقل کی یہہ ابو داود نے ف
یعنی اگر سنی کسی سی یہہ بات کہ مین ارادہ رکھتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا ازراہ ظلم
کے تو چاہیے کہ ان باتون کو پہنچا دی اون لوگون کو تا پرحذر ہون اور اپنی کو بچاوین یہہ حضرت شیخ نے لکھا ہی اور ملا علی قاری نے کہا معنی
یہہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکھی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکھا ہی افسوس مگر ان مجلسون یعنی ایک مجلس
ان مجلسون مین سی الخ ۔ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ سر اوسکا یہہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کے ف یعنی یہہ حدیث مصابیح
مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک بار باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صاحب مصابیح نے ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی مین جہان سی الا
اور یہی باب المباشرۃ مین بحال خود چھوڑی اور باب الحذر والتانی مین ذکر نہین کی بسبب تکرار کی اور جو اندیشہ کرکی نا اسکا صاحب مصابیح مین ہی اور شاید کہ
مصابیح کے نسخون مین کہ مولف کی پاس موجود تھی مکرر مذکور ہو ولیکن جن نسخون کو کہ ہمنی دیکھی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ
مین سے فقط غالباً لکھنے والون نے بسبب تکرار کی اوسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم ۔ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ نی عقل کو پھر فرمایا اوسکو اوٹھہ پس اوٹھہ کھڑی ہوئی پھر کہا اوسکو موہنہ کر میری طرف پس موہنہ کیا پھر کہا واسطی اوسکی بیٹھہ پس بیٹھی عقل پھر کہا واسطی اوسکی نہیں پیدا کی مینی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھسی کمال مین اور نہ خوب تر تجھسی سبب تیری لیتا ہون مین یعنی عبادات اپنی بندونسی یا جس سے کہ نعمت لیتا ہون تیری ہی سبب سے لیتا ہون کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری دیتا ہون مین یعنی ثواب درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہون بواسطی تیری دیتا ہون کہ خدمت کی اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہچانا جاتا ہون مین اور بسبب تیری غصہ کرتا ہون اور بسبب تیری ثواب دیتا ہون اور بسبب تیری عذاب کرتا ہون یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب اور ثواب و عقاب دنیا اور آخرت مین عقل پر ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضی علماء نے اور کہتی ہین کہ یہہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسا کہ پیدا کیجاویگی موت بصورت دنبہ کے اور ذبح کیجاویگی درمیان مین جنت و دوزخ کی ۞ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتّٰی ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا مَا يُجْزٰی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک شخص ہوتا ہی نمازیون سے اور روزہ دارون سے اور زکوۃ دینی والون مین سی اور حج اور عمرہ کرنیوالون مین سے یہان تک کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نی سب اقسام خیر کا یعنی کلیات اور بڑی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین ولاکثر حکم الکل اور جزا نہ دیا جاویگا وہ شخص روز قیامت کی مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سی یہان پہچاننا اشیاء کا ہی اور معلوم کرنا صلاح و فساد مبدأ و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر کی اور احتراز کرنا گمراہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہنچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتہہ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کی کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہے اور اسجگہہ مین ہے اختلاف علماء کا اور بحث انکی بیچ تفاضل علم و عقل کی کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل بعضے علم کو افضل کہتی ہین اور بعضی عقل کو اور اگر علم کو ہی اور بمعنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو یا ان معنی کچہہ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتہہ اس معنی کی علم و عقل افضل ہی عمل و عبادت سی لکہا ہی علماء نی کہ ایک رکعت اوس عالم عاقل کی افضل ہو گیا اوس کی ہزار رکعتون سے جو ح وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ روایت ہی ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے ابی ذر نہین ہی کوئی عقل مانند تدبیر کے اور نہین ہے ورع مانند باز رہنی کی اور نہین ہے حسب و فضیلت مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنے ہین انجام کار کو دیکہنا پس معنی اس جملہ کی یہہ ہین کہ نہین ہی کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتہہ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکہنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ تقوی سے بالاتر ہی متقی سی اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور ورع پرہیز کرنا مکروہات اور شبہات سی ہی اور صواب یہہ ہی کہ دونون کی ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم مین اسیطرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طیبی نی عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع بمعنی باز رہنی کی حرام چیزون سی ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکہتا ہی اور جواب اسکا یہہ دیا ہی کہ مراد کف سی یہان باز رہنا ہی ایذا سی یا باز رکہنا زبان کو لایعنی سی چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہی کہ کہا جاوے ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین بمعنے باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو معاً اور اگر بمعنے اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال و امر بہی اجتناب

کرنا

کرنا چاہی باین وجہ یہہ شامل امتثال امر اجتناب کی ہوگی اور حاصل یہہ کہ ورع اور تقوی چلنا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال امر اجتناب کے پس عمل کی لیی دو چیزین چاہیین امتثال وامر اور اجتناب نواہی اور لکھا ہی علماء نی کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بنسبت امتثال کی وراگر کوئی جناب امتثال مین اقتصار کری فرائض واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کی تو پہنچ جاویگا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور قرب الہی کا ہے اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کری تو منزل مقصود کو نہین پہنچیگا اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا تو اچھا ہو جائیگا اگرچہ شاید دیر میں اچھا ہوا اور اگر دوا کہاوی اور پرہیز نکری ہرگز فائدہ نہ پائیگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہی کہ اور کتابوں مین مذکور ہی اور نہین ہی حسب یا فضیلت یا خوش خلقی کی حسب اس چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی یعنی حسب ماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی جو اچھا آدمی مین بدون اسکی سب کچھ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطنی ہین تو ظاہر ہی کہ حسن خلق عمدہ ہے اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو جیسیکہ عرف مین خلق اسکو کہتی ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سی ڈھونڈنی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا خلق سی باز رہنا ہی اور واسطی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتہ خلق کی اور نہ رکہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہے کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلا نلی اور رحم اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اسکی لیی ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ کرنی مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچھی طرح سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہہ چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی آدہا سرمایہ ہی زندگانی کا یعنی زندگانی کی دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ نباہی خرچ میانہ روی پر چاہی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبین کے اور سر رشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہہ ہے کہ کچھ کسب کار کری اور آپسمین محبت باہمی رکہی اور یہہ اس صورت مین ہے کہ محبت اونکی موجب فوت ہونی دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچھی طرح سوال کرنا علم سی آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سی سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت کام آمد ہوتی ہی اسکی وہ محتاج ہی ساتہہ زیادتی علم کی اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسؤلات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب یاد سطلوب پایا ساتہہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا حاصل یہہ کہ علم دو قسم پر ہے سوال و جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح سے کہ ساتہہ تمام متعلق کی اور احتمالات کے تا جواب اسکی کافی پاوی اور کچہہ رہ جاوے جواب مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور ورنہ نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہی اچھی طرح سوال کرنی طالب کی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہہ کہ ملاوی ساتہہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کی اور بے طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جب تجہہ کو کوئی چیز مشکل ہو تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا بازرکہتی ہی علم سی اور اوس وقت امام موصوف کلام کر رہی تہی تعریف مین کہ وقت جمع غروب آفتاب کا ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نی کہ جاہل جب کلام کری تو ماننا گدہی کی ہی اور جب چپ رہی تو مانند دیوار کی ہی ۱۲ ع ح

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنے اور نیک خلق کی **ف** رفق ضد ہی عنف کی یعنی مدارات کرنی ساتہہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی اور کام کرنا بہت سہولیت سی اور حیا شرم کرنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب برائی کی اور حیا جہی انقباض نفس کا ہی کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکہنے نعمتون الہی کی او قصور کرنیکی نعمتون کی شکر کرنے مین اور کہا ذوالنون نی پایا جانا ہیبت کا دل مین ساتہہ وحشت کی بسبب گناہ ہون گذشتہ کی اور کہا دقاق نی کہ ترک کرنا دعوی کا ہی آگی مولی کی اور حسن خلق کی بہت خاطر معنی یہہ ہین کہ اتباع کری اوس چیز کا کہ لائی ہین اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت چنانچہ اسیطرح جبکہ پوچہین گئین حضرت عائشہ رض خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ وارد ہی اونکی حق مین وانک لعلی خلق عظیم پس کہا عائشہ رض نی کہ خلق آپکا قرآن تہا یعنی جو کہ قرآن مین خصلتین اچہی ہین سب تہے حضرت متصف ساتہہ اونکی اور جو فعل کہ بری ہین اون پر پرہیز کرتی تہے حضرت اور ہر آدمی بہر اتباع بقدر محبت اور توفیق متابعت کی ہی لیتا ہی ہر ایک حصہ اپنا ؛

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ

روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہی یعنی اپنی بندون پر چاہتا ہی اونکی لیی آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی طاقت نہین رکہتی اونکی یا یہہ معنی ہین کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ نرمی کرین بندی آپسمین جیسیکہ بیان کیا کہ دوست رکہتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اوس سے اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوا نرمی کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ تو سختی اور بیحیائی سی تحقیق نرمی نہین ہوتی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اوسکو اور نہین دور کیجاتی نرمی کسی چیز سی مگر کہ عیب دار کر دیتی ہی اوسکو **ف** دوست رکہتا ہی مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تا آپسمین نرمی اور مہربانی کرین اور اپنی کامون مین خواہ طلب رزق ہو یا اور کچہہ ہو آسانی کرین اور سختی نہ اختیار کرین بعد اسکی اشارہ کیا ساتہہ اختیار کرنی طریق نرمی کی بیچ طلب کی رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اسپر ساتہہ اس قول کی کہ دیتا ہی بندون کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مقاصد کہ نہین دیتا ہی سختی پر اور دیتا نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا اوس چیز پر کہ سوا نرمی کی ہی یعنی اور اسباب پہلی ترجیح دی نرمی کو سختی پر کہ ضد اوسکی ہی اور دوبارہ اشارہ کیا اسپر کہ سختی کیا بلکہ تمام اسباب اوپر تمام مہمات حاصل کرنی مقاصد کے اگر کوئی کہی کہ وہ اسباب اگر قبیلہ نرمی کی سی ہین تو ترجیح گنجائش نہین رکہتی اور اگر قبیلہ سختی سی ہین تو بہی کلام اول ہی ترجیح نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہی جواب یہہ کہ یہہ تاکید ہی پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت مین ہے اور مقصود یہہ ہے کہ آدمی کو چاہیی کہ طلب کرنا مقاصد کا رزق وغیرہ سی بطریق نرمی کی کری کہ دینی والا خدا ہی اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ اوسکی ہی زیادہ دیگا اوسپر بہ نسبت سختی کرنی اور منہمک ہونے کے بیچ مباشرت اسباب کے ؛

وَعَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جریر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوی نرمی سی محروم کیا جاتا ہی نیکی سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی سب بہلائیون سی جیسیکہ جامع صغیر مین لفظ کل کا ہی پس آئین فضیلت ہے نرمی کرنیکی اور رغبت دلانی ہی اوسکی حاصل کرنی پر اور مذمت ہی سختی کی اور یہہ کہ نرمی سبب تمام بہلائیون کی ہی ؛

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک شخص پر انصار مین سی کہ وہ نصیحت کرتا تہا اپنی بہائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چہوڑ دی اسکو اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہی ایمان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بیچ مقدمہ حیا کی کہ بہت حیا تا بایکرا اسلیے کی تہو
بازرہتا ہی آدمی رزق سی اور علم سی جیسیکہ ایک روایت مین ہے پس اسکی بہائی نی جب یہہ کہا تو حضرت نی اوسکو منع کیا کہ تو منع نکر چہوڑ دی اسکو حال
خود اور کہا طیبی نی کہ معنی یعظ کی ہین ینذر یعنی ڈراتا تہا اوسکو مارا غضب اللہ کی وعظ زجر کرنا کہ اوسمین کچہہ ڈرانا ہی ہوا اور کہا خلیل نی کہ وہ نصیحت کرتا تہا
خیر کی ہے اسطرح کہ دل اوسکا نرم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہان بمعنی عتاب کی ہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ یعاتب کا آیا ہی ؛ ع وَعَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حیا نہین لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت مین ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یہان ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبہی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی جواب یہہ ہے کہ جس جگہہ
حیا مخل حق کی ہو حقیقت مین وہ حیا نہین ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور ضعف ہی کہ نقصان نفس مین سی ہی اور اگر اسکو حیا کہین گے تو مجازا کہین گی اور حقیقت حیا کی
از راہ شرع کی یہہ ہے کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہہ جواب طیبی نی دیا ہی اور سوا یہہ ہی کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی قبیح کی ہی کہ طبعی ہو یا شرعی
لیکن حیا جو اچہی اور تعریف کی گئی ہی شرع مین وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی ہی خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی لیکن خلاصہ جواب مین یہہ ہے کہ یہہ کلیہ
الحیاء خیر کلہ مخصوص ہے ساتہہ حیا کی کہ موافق شارع کی ہو ؛ ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا
أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ اوس چیز سی کہ پایا ہی لوگون نی پہلی نبیاء کی کلام مین سے یہہ کلام ہی جسوقت کہ شرم نکی تو نی پس کر جو چاہی نقل کی یہہ بخاری
نی ف پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی انکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نی اوسمین راہ نہین پائی ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان
کیے ہین لوگون نی ایک تو یہہ کہ یہان معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہین ہے بلکہ یہہ خبر ہی اور مقصود یہہ ہے کہ مانع بری چیزون کی کرنی سی حیا ہی اور جب حیا نہ
رہی تو نی تو کریگا تو جو کچہہ کہ چاہیگا اور دوسرے یہہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسیکہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچہہ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤ گی ؛ ح ش
وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ
مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بیٹی سمعان کی سی کہ کہا اونہی کہ پوچہا مینی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کری تیری سینی مین
اور مکروہ جانی تو یہہ کہ واقف ہوں لوگ اوس عمل پر نقل کی یہہ مسلم نی ف تردد کری اور اطمینان نہووے دل کو لیکن یہہ اوس شخص کی حق مین ہے کہ کہولا ہو
خدا تعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہہ نور تقوی کی اور یہہ اوس جگہہ ہے کہ اوسکا شارع کا اور کسی بیان ہو نہین
اور اقوال علما کی وہان مختلف ہون اور علامت دوسرے گناہ کی یہہ ہے کہ بعد اسکی فرمانی کہ مکروہ جانی تو اوسکو اور یہہ جو ہی ہی یہ لوگون کا حال ہے
؛ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری وہ ہے کہ تم مین اچہا ہی ازروی اخلاق کی
نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی جو کہ خصلتین اچہی رکہتا ہو کہ رعایت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندون کی حقوق کی ؛ ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

تحقیق بہتر ہیں تمہاری نیک ترین تمہاری میں از روی اخلاق کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّہٗ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیب اپنا نرمی سی دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی اور جو شخص کہ محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا نرمی سی محروم کیا گیا نصیبہ اوسکا بہلائی دنیا اور آخرت کی سی نقل کی یہہ شرح السنہ میں وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ شرم کہنی بد کلام سی ایمان سی ہی اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیحیائی بدی سے ہی اور بدآگ میں ہیں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْكٍ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سی ہی کہا اوس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہی اوس چیز کا کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِیْہِ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَلَفْظُہٗ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِیُّ یُقَالُ الْجَعْظَرِیُّ الْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ وَہْبٍ وَلَفْظُہٗ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الَّذِیْ جَمَعَ وَمَنَعَ وَالْجَعْظَرِیُّ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی کہ مراد یہی اور جواظ سخت گو سخت خو نقل کی یہہ ابو داود نی بیچ سنن اپنی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نی بہی نقل کی ہی جامع الاصول میں حارثہ سی اور اسیطرح شرح السنہ میں نقل کی گئی ہی حارثہ سی اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اسطرح ہیں نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی صفت کیا جواظ کو ساتھ جعظری کی اور کہا کہ کہا جاتا جعظر سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کی ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کی نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے ہی یعنی مصابیح کی بعضی نسخوں میں عکرمہ سے ہی والا اکثر نسخوں میں حارثہ ہی سی ہی اور لفظ حدیث ان مصابیح کی نسخوں میں یوں ہیں کہ کہا راوی نی اور جواظ وہ ہی کہ جمع کری مال اور نہ دی سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہی یعنی بعضی روایتوں سی معلوم ہوا کہ جواظ اور جعظری دونوں کی ایک ہی معنی ہیں اور بعضی سے تفاوت سمجہا گیا اور بعضی کتابوں سی معلوم ہوتا ہی کہ جواظ بمعنی متکبر کی ہی اور جعظری بمعنی بدخلق کی اور حاصل یہہ کہ یہہ دونو لفظ قریب ہیں معنی میں اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سی بدخلق اور سخت دل ہی اہلی کہ خطیب نے حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی روایت کی ہی کہ ہر چیز کی لیے توبہ ہی مگر صاحب بدخلق کی لیے نہیں آئی کہ وہ نہیں توبہ کرتا ایک گناہ سی مگر کہ پڑتا ہی اوس سی بڑی میں اور حرف لا زائدہ جولائی لفظ جعظری پر تو اشارہ ہی اسپر کہ موصوف ساتھ ہر ایک کے دو نو خصلتوں میں سی نہیں داخل ہوگا جنت میں مطلق اگر ہی منافقین سے یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پانی ہو دوں کے اگر ہی مومنین سے ح ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی ابی درداء سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بہت بہاری

چہرہ ون بشن کرکے کہی جاوینگی مومن کے ترازوی اعمال مین دن قیامت کے خلق نیک سے ہی اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فحش بکنی والی بیہودہ گو کو نقل
کیے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ابوداود نی پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک ف حضرت شیخ رحمہ نی ہی لفظ بذی
کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہی لیکن ملا علی رح نی کسی شارح سی بذی کی معنی بدخلق نقل کئی ہین اور لکہا ہی کہ مناسب مقام کی یہی معنی ہین اور یہہ بہی لکہا
کہ دوسرا جملہ جو پہلی جملہ کی مقابلہ مین لائی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عائشة قالت سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة قائم الليل وصائم النهار رواه ابو داود
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ تحقیق مومن یعنی کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہی البتہ پاتا ہی
بسبب خلق نیک کی درجہ شب بیدار اتنکی نماز گذار کا اور دن کی روزہ رکہنی والی کا نقل کی یہہ ابوداود نی ف کہا سہل نی کہ ادنی درجہ حسن خلق
کا یہہ ہی کہ متحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اوسکی لئی اور شفقت کری اوسپر **وعن**
ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق
حسن رواه احمد والترمذي والدارمي اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووی تو
اور پیچہی کر برائی کی نیکی تا کہ مٹاوی نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگون سی ساتہہ خلق نیک کی نقل کی یہہ احمد و ترمذی و دارمی نی ف تقوی کر
یعنی ساتہہ بجالانی جمیع واجبات کی اور باز رہنی کی تمام برائیون سی اسلئی کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کی
پر تحقیق یہہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اوسکا یہہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سی اور مابین ان
دونون درجون کی درمراتب ہین کہ بعض انکی برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پہر مکروہ کا پہر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووی یعنی
خلوت مین اور جلوت مین اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلئی کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چہپی ہوئی باتون کو بہی جیسا کہ
جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی دقائق ادب کی بیچ محافظت اوامر اسکی کی اور بچنی کی گناہون اسکی سی داود طائی
سی منقول ہی کہ انہون نی سنی آواز ایک قبر مین کہ میت کہتا ہی کیا نہین رکہ دی تہی تیری کیا نہین نماز پڑہی تہی کیا نہین کیا تہی ایسا اور
ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان اے دشمن اللہ کی کیا تو نی یہہ سب کچہہ ولیکن جب خلوت مین ہوتا تہا کیا تو نی اللہ کا ساتہہ کرنی گناہون کی اور نہ
لحاظ کیا تو نی اوسکا اور پیچہی کر برائی کی نیکی الخ یعنی جیسی اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکی پیچہی نیکی کرنا تا کہ کری وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سی
توبہ اور طاعت مطلق یا یہہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین اون برائیون کی کہا طیبی نی کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹانی آثار سیئات کی ساتہہ کرنی حسنات
کی فارغ ہوا ور ہر بدی کی بدلی کری نیکی کہ اوسکی جنس سی ہو جیسے کہ ناجائز سنی اور صحبت کہلاڑی سی کہ جو گرفتار ہو ملاہی مین تو اوسکی بدلی میں قرآن
سنی اور ذکر کی مجالس مین بیٹہی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلی میں حلال چیزین پینی کی بعد دی اور تکبر کی بدلی مین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری
ساتہہ دینی مال کی نہ تہی اور شافی ہی مراد یہہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کی دلسی یا اعمال کی لکہنی والی فرشتون کی دیوان
اور یہہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان مدعی کو یعنی مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کری
اللہ تعالی اوسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکہا کسی نی خواب مین بعد انتقال کی پس پوچہا اونسی کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تمسی کہا
بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجہپر مگر اونسی حساب لیا مجہسی یہانتک کہ مطالبہ کیا مجہسی الخ کہ تہا مین روزہ سی پس جہکا ہوا وقت افطار کا تو آیا اپنی پاس
گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مینی اوسکو پہر یاد آیا مجکو کہ یہہ گیہون میرا نہین ہی پس ڈالدیا مینی اوسکو گیہون پر پس لیا گیا میری نیکیون

اعتبار نقصان تولنی اوسکی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹی گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسیطرح اون گناہونکا جو کہ پوشیدہ رہی کہا گیا ہے میں سی بسبب
عام ہونی قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیئاتکم اور بسبب عام ہونی اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کیا ہی یہی تھی اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہیں ساقط
ہوتی حد اونکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سی ۔ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ
بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ہَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَہْلٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی
عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو
آگ اوسپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج اور نرم طبیعت نزدیک ہونیوالی لوگون سی اور نرم خو کی نقل کی یہہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی
ف سوال میں دونون شق مبالغہ اور تاکید کی دونوں شق ذکر کین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتونکا ایک ہی
یعنی دور ہونا آگ سی اور نہ داخل ہونا اوسمین جواب مین اقتصار شق اخیر ہی پر کیا کہ قریب ہی اور متعارف زبان پر یہی ہی کہ کہتی مین آگ فلانی پر حرام ہی
ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہی اور فاجر مکار بخیل بدخلق ہوتا ہی نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف غر ساتھ زبر غین کی مرد فریب کھایا ہوا اور صراح مین غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب
دینی والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کیا جاتا ہی اور جس شخص سی کہ فریب دیتا ہی وسکو نہیں معلوم کرتا
مکر و فریب کو نکا اور تفتیش وسکا وہ نہیں کرتا اوس سی اور یہہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی نہیں ہی بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی و حلم اور نیک خلقی اوسکی ہی اور بعضی
یون تقریر کرتی ہین کہ چونکہ سلیم القلب اور سادہ لوح ہی اور لوگو پر گمان نیک کہتا ہی اور تجربہ اور اطوار مکاری نہیں کیا ہی اور لوگون کی سامنی کی کینہ پر مطلع نہین ہوتا
جو کچہ کہ اوسکی سامنی کہیں قبول کرلیتا ہی اور فریب کہا جاتا ہی اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت اور صلاح نفس ہی کی ہی کار معاش دنیا کو مہمل
چہوڑتا ہی اور اہتمام اسکا نہیں کرتا اور اوسمین فریب کہا جاتا ہی لیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عقلمندوں مین کامل ہوتا ہی اور باوجود اسکی تنبیہ کی حضرت نی ساتھہ
قول اپنی کی لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ اسپر کہ نہ چاہیی کہ ہمیشہ فریب کہایا کری اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتہ سی دیوی اور پہلی کئی بیان مین گذر
چکا ہی کہ یہ شامل ہی امر دنیا اور آخرۃ کو اور بعضون نے کہا کہ یہہ مخصوص ساتھہ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دینی والا اور مکار اور سعی کرنیوالا فساد
مین اور فتنہ انگیزی اور اصلاح چشم پوشی نہیں کرتا اور فریب نہیں کہاتا اور اپنی لیی ساتھہ فریب کی راضی نہیں ہوتا اور اگر کبھی فریب کہاوی تو دیدہ و دانستہ اور
اپنی اختیار سی نہیں کہاتا اور اوسپر راضی نہیں ہوتا ۔ ح وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ہَیِّنُوْنَ
لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَۃٍ اسْتَنَاخَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی مکحول سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان نرم اور آسان ہوتی ہیں مانند اونٹ مہار دار کی اگر کہینچا جاوی کہنچ آوی اور اگر بٹھلایا جاوی پتھر پر بیٹھہ جاوی نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال
ف یعنی مومن تابع ہوتا شرع کی اوامر اور نواہی کی جسطرح حکم ہوتا شرع کا اوسیطرح چلتا ہی اپنا کچہ اختیار نہیں رکھتا اور متحمل ہوتا ہی مشقت کا اور احتمال ہی کہ مراد تابعداری
اور تذلل مومنون کی ہو آپسمین بغیر تکبر کی اور یہہ ہی حقیقت مین طاعت امر الہی ہی کی ہی ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُہُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی
ابن عمر سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہی لوگونسی اور صبر کری اونکی ایذا پر بہتر ہی یعنی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا ہی لوگونسی اور
نہ صبر کری اونکی ایذا پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لوگونمین ملی رہنا افضل ہی عزلت سی اور اکثر تابعین اسی پر ہین اور یہہ مذہب فضلا

واکل ہی باعتبار امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور مدد کرنیکی و پرہیزگاری و رستہانہ اسلام کی و عزلت کی فضیلت میں جو حدیثیں آئی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اوسکی فضیلت پر اور تحقیق
اسمیں یہہ ہی کہ یہہ مختلف ہی ساتہہ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں کے یعنی بعضی وقتوں اور بعضی مکانوں اور بعضی لوگوں کے ساتہہ مل رہنا افضل
اور بعضی وقتوں اور بعضی مکانوں اور بعضی لوگوں سے الگ رہنا افضل ہی اور یہہ مسئلہ مفصل باب الصالحین میں کیا ہی حیاء سے نقل کیا گیا ہی اور مشائخ نے توسط
عزلت کری اکثر لوگوں سے اور اونکے عوام سے اور ملا رہے صالحین اور خواص میں اور جمع ہو اونکے عوام کی ساتہہ جمعہ اور جماعت میں اور عزلت جب کرے کہ پہلے علم کر ل
عمل کی اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سے حاصل کر لی چنانچہ اسیلئے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عزلت بغیر علم کے زلہ ہی اور بغیر زہد کی علت ہی اور یہہ
طریقہ تہا کامل صوفیوں کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کی کہ لوگوں سے الگ بہی تہی اور مل بہی تہی ؛ ح ع **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ
سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيْمَانًا** اور روایت ہی سہل بن معاذ سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یعنی معاذ سے یہہ کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکی غصہ کو حالانکہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنے پر بلاویگا اوسکو اللہ اوپر سروں خلائق کی دن قیامت کی یہانتک کہ اختیار
دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی جس حور کی کہ چاہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے اور بیچ ایک روایت ابی داود کی تو ا
ہی سوید بن وہب سے کہ اونہوں نے نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی صحابہ کے بیٹوں میں سے تہا روایت کرتا ہی وہ اپنے باپ سے یعنی صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت
نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو بسبب کسی ڈر کی آیا تہا امن و ایمان سے ف بلاویگا اوسکو لیے یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگوں میں اور ثنا کریگا اور
اور فخر کریگا ساتہہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق میں کہ یہہ ایسا ہی کہ صادر ہوئی اس سے یہہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہہ کنایہ ہی داخل کرنی کا بہشت
میں اور پہنچانی اوسکی درجہ بلند کو اور غصہ کی روکنی کی تعریف اسیمی کی کہ اوسنی قہر کیا اپنے نفس امارہ پر اور ایسی تعریف کی ہی اللہ تعالی نے والکاظمین الغیظ والعافین
عن الناس اور جو کہ نفس کو باز رکہتا ہی اوسکی خواہش سے اور اوسکا ٹہکانا جنت ہی اور حور عین جزا اوسکی اور یہہ ثواب حاصل ہوگا جبکہ مرتب ہوا نری غصہ روکنی پر
پس کیا حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتہہ عفو کرنیکا یا احسان کری اوسپر کہا تو ری نے کہ فضل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسیلئے کہ احسان
کرنا احسان کرنیوالی پر بدلہ ہی ع **وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ** اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ** اور روایت ہی زید بن طلحہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت
غالب اور عمدہ ہی اوسمیں اور خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیاء ہے نقل کی یہہ مالک نے یعنی زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کی یعنی اسمیں نہ بیان کیا صحابی کا اور
نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے ف حیاء یعنی بیچ اور تیئیں کی کہ مشروع ہوئی ہیں حیاء خلاف اور تیئیں کی نہیں
مشروع ہوئیں مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم کرنیکی ساتہہ حق اور قائم ہونیکی ساتہہ حق کی اور ادا کرنی شہادت جیسیکہ ظاہر ہی ظاہر یہہ ہی کہ معنی اسکی
یہہ ہیں کہ غالب بیچ ہر دین والوں کی ایک خصلت ہی سوا حیاء کی کہ وہ خاص غالب ہماری دین کی ہی باوجود اسکی کہ اسکی شریک ہی اوسکی تمام دینوں کی بیچ
تمام خصلتوں کی واسطی قول علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یا کہا ظاہر یہہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص تمام ہوئی ساتہہ اون کی دین اور وہ کامل ہوئی ہماری

دین میں برکت جاری ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ اسلیے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس آخر آیۃ تک اور انس اور ابن عباس سے یعنی بطریق مرفوع کی نہ موقوف کی جیسیکہ
وہم جاتا ہی مطلق چھوڑ نیسی یہ ظاہر یہ ہی کہ ہر ایک نی ان دونون مین سی یعنی ابن ماجہ و بیہقی نی روایت کی ہی ان دونون سی یعنی انس اور ابن عباس سی اور
احتمال یہہ ہی کہ ہو بطریق لف ونشر مرتب کی یعنی ابن ماجہ نی انس سی روایت کی اور بیہقی نی ابن عباس سی واللہ اعلم پہر دیکہا مین جامع صغیر مین کہ اسناد کیا ہی جابر
حدیث کو طرف ابن ماجہ کی بروایت انس اور ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نی ہی دونون سی روایت کیا ہوگا ‌ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا
تَبِعَهُ الْاٰخَرُ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حیا اور ایمان نزدیک ایک کی گئی
ہین اکہٹی پس جسوقت کہ اوٹہایا جاتا ہی کسی سی ایک ان دونون مین سی اوٹہایا جاتا ہی دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یون ہی کہ پس جبکہ دور کیا جاتا
ایک ان دونون مین سی دور کیا جاتا ہی دوسرا یعنی وہ بہی جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف لفظ قرنا جمع قرین کی ہی اسمین دلیل ہی اسکی
یہی کہ کہتا ہی اقل جمع دو مین اور بعضی نسخون مین قرنا ساتہہ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آیا ہی ‌ ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ کَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِیْ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ اَنْ قَالَ یَا مُعَاذُ اَحْسِنْ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ رَوَاہُ مَالِكٌ
اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا معاذ نی کہ تہی آخر وصیت کی جو وصیت کی مجکو ساتہہ اسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ رکہا مین نی پانو اپنا رکاب مین یہہ
فرمایا ای معاذ اچہا کر خلق اپنی کو واسطی تربیت لوگون کی نقل کی یہہ مالک نی ف آنحضرت نی معاذ کو قاضی یمن کا کرکر بہیجا تہا اور وقت بہیجنے کی بہت
سی نصیحتین کین اور انکو اونٹ پر سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پہنچانیکی لیے گئی اور فرمایا ای معاذ شاید کہ تو پہر نہ دیکہی مجکو اور بعد انکی جانیکی رحلت فرمائی پس وقت
اخیر نصیحت یہہ فرمائی اور سیوطی نی کہا کہ مراد لوگون سی یہان وہ لوگ ہین کہ مستحق خلق اور نرمی کی ہین اور اہل کفر وفسق اور ظالم اس امرہ سی خارج
اور انکی بیچ حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہی اور پوشیدہ نہو تغلیظ وتشدید ساتہہ اہل طغیان کی داخل حسن خلق کی ہی کہ تربیت اور تہذیب انکی بیچ
ہی اور سلامتی اور رفاہیت حال اور دنیا کی اوسمین ہوتی ہی اور سیوطی نی گویا مراد حسن خلق سی یہان نرمی اور درگذر کرنا رکہا ‌ ح **وَعَنْ** مَالِكٍ
بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور روایت ہی مالک سی
کہ پہنچا انکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہیجا گیا مین واسطی پورا کرنی حسن اخلاق کے نقل کی یہہ مالک نی موطا مین اور نقل کی یہہ احمد نی ابی ہریرہ
سی ف تحقیق اسکی تیسری فصل کی پہلی حدیث مین ہو چکی ‌ ع **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْاٰةِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا
اور روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ بزرگوار امام باقر رضی اللہ عنہ سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ دیکہتی آئینہ مین کہتی سب
حمد ہی واسطی اللہ کی ایسا اللہ کہ اچہی کی پیدایش میری اور خلق میرا اور آراستہ کی اور خوب بنائی مجہسی یعنی میری پیدایش اور خلق سی وہ چیز کہ عیبدار کی غیر
میری سی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی ف یعنی بعضی آدمیون مین بعضی چیز ناقص ہوا کی مثلا کسیکا ایک ہات یا ایک پانون بیدا کیا
یا ٹیڑہا پیدا کیا اور مجکو ان عیبون سی صحیح سالم رکہا یہہ مولانا اسحاق نی لکہا ہی اور ملا علی نی بعد لفظ غیری کی لکہا ہی برابر ہی کہ عیب ہو بیچ پیدایش اسکی
یا خلق اسکی کی اور اسمین دلالت صریحہ ہی اسپر کہ صورت اور سیرت آنحضرت کی بہت خوب تہی بہ نسبت غیر اونکی کہا طیبی نی کہ اسمین معنی قول آنحضرت کے
ہین بعثت لاتمم حسن الاخلاق پس گردانا نقصان کو عیب اور مثل اس حمد کی حمد داود اور سلیمان علیہما السلام کی ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد اٰتینا داود وسلیمان
علما وقالا الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دیکہنا آئینہ مین اور مستحب ہی حمد کرنی وپر اچہی پیدایش اور اوپر اچہی

خلق کی اسلیے کہ یہہ دونون نعمتین اسکی بخشی ہوئی ہین واجب ہے شکر کرنا اونپر اتنی باقی رہا یہہ کہ حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ دیکہکر اور
خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچہ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین اوسکو اوسکی ساتہہ کیون ذکر کیا جواب اسکا ممکن ہی کہ یون دیا جاوے کہ ظاہر عنوان باطن ہی
اس مناسبت سے اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ ایا حضرت کی سوا اور کو بہی پہنچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہہ دعا یا یہہ خاص حضرت ہی کی آئی
اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہین کہ اوسکی بعد کی حدیث مین ہی جواب اسکا یہہ کہ جائز ہی مرد مومن کی اپنی کہ پڑہی یہہ دعا اسلیے کہ انسان اس صفت سی کہ
پیدا کیا گیا ہی احسن صورت پر اور صاحب ایمان ہی نہین تشکیک اوسمین کہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ٭ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا
الہی اچہی کی تونی پیدایش میری پس اچہا کر خلق میرا نقل کی یہہ احمد نی ف فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکہنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہہ اوسکی
جزری نی حصن حصین مین اور یہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم اور تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کمال کی دین اور تمام
کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سب اچہی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچہا کرنی
خلق کا حقیقت مین طلب کرنا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ٭ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ
بِخِيَارِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہتر ہین تمہارے کون ہین سو کہا صحابہ نی کہ ہان خبر
دیجیی فرمایا بہتر ہین تمہارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچہی ہین خلق اونکی نقل کی یہہ احمد نی ف اسلیے کہ جسکا اخلاق نیک ہی اگر اوسکی
عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کریگی اور فضایل اور کمالات بہت حاصل کریگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت مین
عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول رہی ٭ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ
خُلُقًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل تر مومنون کے ایمان مین نیک تر
اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ٭ وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ
وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ
يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ
مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ
مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ
بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ
يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی برا کہا ابوبکر کو اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم بیٹہی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب وہ شخص بہت برا کہنی لگا جواب دیا حضرت ابوبکر نی بعضی بات اوسکی کا یعنی کہی
اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین برا کہا پس غصہ ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹہہ کہڑی ہوئی اپنی جگہ سی اور پس آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عقب مین اونکی
گئی یہانتک کہ جا ملی اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹہی ہوئی تہی پس جب کہ جواب دیا مین نی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ اور
اوٹہہ کہڑی ہوئی پس کیا حکمت ہی اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تونی اوسکو یعنی

ادر داخل کیا اوسمین خدا نفس کو اوترا شیطان پہر فرمایا ای ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتہہ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کری بندہ
اوس سی لئیے خدا واسطی طلب رضا اور ثواب اوسکی نہ واسطی سنانی اور دکہانیکی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب اوس ظلم کی یا اوس خصلت کی
مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرۃ مین اور نہین کہولا کسی شخص نی دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتہہ اوس بخشش کی سلوک
کرنا ناتی داروں اور مسکینوں ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوس دینی کی بہتایت مال کی و برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین کہولا کسی شخص نی دروازہ سوال اور
گدائی کا چاہتا ہی ساتہہ اوسکی بہتایت مال کی یعنی نہ بسبب حاجت ضرور کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوس سوال کی کمی یعنی حسی یا حقیقی کو نقل کیے یہہ احمد نی تعجب
کرتی تہے یعنی بسبب کیا کہتی اوس شخص کی اور قلت حیاء اوسکی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت وقار اوسکی و مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق دونون شخصون کی پس جب بسبب دیکہنی اوسکی صبر کی کم تر
ہوئی دونوں کی فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تہی اور جواب دیا الخ یعنی عمل کری کر رخصت پر کہ جائز ہے
عوام کو اور ترک کیا ابوبکر عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کی فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ صحیح کیا ابوبکر رضی
درمیان بدلہ لینی بعض حق اپنی کی اور درمیان صبر کرنیکی بعض سی ولیکن چونکہ مطلوب اونکی یعنی کمال تہا کہ مناسب ہی مرتبہ صدیقیت کی نہ پسند آیا
حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی تیہہ ہوئی مانند تیہہ ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹہہ کہڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنیکی قول اللہ تعالی پر
واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آ پڑا شیطان یعنی اور چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس ڈرا مین تجہہ سی یہہ کہ تعدی کری
تو اپنی دشمن پر اور ہوجاوی تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی
کری الخ یعنی درگذر کری اوس سی اور ترک کری جواب دینا اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کردی ۞ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرِیْدُ اللّٰہُ بِاَہْلِ بَیْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَہُمْ وَلَا یَحْرِمُہُمْ اِیَّاہُ اِلَّا ضَرَّہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین چاہتا اللہ تعالی ساتہہ کسی گہروالونکی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ
اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سی مگر کہ ضرر پہونچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْغَضَبِ وَالْکِبْرِ

باب ہے غصہ کا اور تکبر کا ف غضب ساتہہ زبر ضین اور ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کی
ہوتی ہی بجانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلیی کہ روح حیوانی میل کرتی ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر
تا بدلہ لیوی اوس سے اور دفع کری مکروہ کو اور اسی سبب سی سرخ ہوجاتا ہی موںہہ اور پہول جاتی ہین رگین جیسیکہ حالت خوشی مین بہی میل
کرتی ہی خارج کیطرف تا پیش آوی محبوب کی چنانچہ اسلیی وقت افراط غضب کی اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا بسبب نکل جانی تمام روح
کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی موںہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سی ہوتی ہی اور
اس جگہہ بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانی روح کی اندر کی جانب اور سرد ہونی اوسکی مطلق اور یہہ جو آیا ہی کہ جو کوئی اللہ سی
سوال نہین کرتا اللہ اوسپر غضب ہوتا ہی یہہ مجاز ہی یعنی کرتا ہی اوس سی وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غضب کی اپنی زیردستوں پر کہ بدلہ
لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد غضب کی حلم ہی اور حلم عبارت ہی تسکین اور استقلال نفس سی اسطرح کہ اوسکو وقت پہنچنی محبوب کی
ہی تغیر نہ کری جیسیکہ بیچ حدیث عبدالقیس کی آیا ہی کہ جب وقت دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اضطراب نکیا جیسیا کہ اوسکی قوم نی کیا
آنحضرت نی اوسکی لیی حلم اور وقار ثابت فرمایا اور غضب برا ہی اگر حق پر نہو اور فرمودہ شرع پر نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہی اور مقصود
ریاست سی مطلق دور کرنا غضب کا نہین ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی اور غضب سبب انتظام بدن اور بقای حیات کا ہی بسبب وکرنا

کرنا ان

نہ رہون اور موذیات کی اور اسلئیے جبکہ نباتات مین قوت غضبیہ نہین رکہی ہی ہر کوئی قادر ہی اوسکی ہلاک کرنی پر بخلاف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الٰہی سے
نی حیوانات مین آلات پیدا کیے ہین کہ اونسی دفع کری موذی کو مانند سینگ اور دانت کی اور آدمی کی ذات مین اگرچہ ایسی چیزین نہین پیدا کی ہین
لیکن اوسکو عقل و تدبیر سکہا دی ہی کہ اوس سی ہر طرح کی ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کی ہون بناوی اور دشمن کو دفع کری اور اس پر کبر منشا اوسکا
عجب ہی کہ اچہا دیکہنا نفس اپنی کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اونکا اظہار کری اور بسبب اوسکی اونکو فوقیت اور بلندی ڈہونڈہی اور
فرمان برداری حق اور ماننی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ڈہونڈہی تکبر اور استکبار ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی اگر برخلاف واقع کی ہوا اور یہہ ذات
اوسکی صفات اور کمالات کہ دعویٰ کرتا ہی نہو اور ساتہہ تکلف اور تصنع کی نفس سے اظہار کری اور واقع مین وہ فضایل کہ بسبب اونکی فوقیت
اور بلندی ڈہونڈہی موجود ہون تو مذموم نہین اور مقابلہ مین تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہہ ہی کہ جو کچہہ
رکہتا ہو اوس سی زیادہ کا دعویٰ کری اور صغر یہہ کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جیسی جگہ کا استحقاق رکہتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع
قایم ہونا اوپر طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشایخ صوفیہ قدس الله اسرارہم نی جبکہ صفت کبر کی نفس مین غالب دیکہی تو اتنا مبالغہ
اوسکی ازالہ مین کیا کہ صغر کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع مین ٹہیری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال مین ۱۲ ح ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ
ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطی نبی صلی الله علیہ وسلم کی کہ
وصیت کیجیے مجہکو فرمایا کہ غصہ مت کر پس پہر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی بار بار
کہ اوس شخص نے وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا کہ غصہ مت کر اسلیے کہ اوس شخص مین صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریفہ آپکی یہہ تہی
حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک کی درد کا مناسب حال اوسکی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق مین اسکی منع کرنیکی تاکید مناسب جانی اور
کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسون شیطانی سی ہی نکلجاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت مین اور سیرت مین یہانتک کہ کلام
کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعًا اور عرفًا اور دل مین کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوا اسکی بہت سی بری چیزین کہ نشانیان بدخلقی کی ہین
کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ والی سی اسلیے کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پسند نہ
گویا کہ فرمایا اوسکو کہ اچہا کر خلق اپنا اور خلق جوامع الکلم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہہ جانی کہ سب کچہہ الله ہی کی طرف سے
ہی مین ضرر پہنچانیوالی پر کیون غصہ کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب الله کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت
کرتی ہین لوگ اوسکی حکم کی اور وہ غصہ نہین ہوتا ہی سبحان الله کیا اچہا الله ہی ہمارا جل شانہ وعز شانہ تو ایسا کہا تخاطب آیا کہ جہنکی ناک
کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہی اور وضو کری تا کہ شغل مین لگ جاوی نفس ۱۲ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہین ہے قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑے لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت
مین وہ شخص ہے کہ مالک ہوا اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ سخت اور قوی ترین دشمنون کا ہی جیسا کہ فرمایا آنحضرت نی
عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوة ظاہریہ نفسیہ فانیہ ہی اور یہہ قوت دینیہ باطنیہ الہیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچہاڑنا آدمی
ترجمہ دشمنون مین ترا بڑا وہ ہی جو تیری دونون پہلوؤن مین ہے ۱۲
کا کیا حقیقت رکہتا ہی ہ مردی نہ زور بازو دانی نہ زور کتف و بالنفس اگر آئی دانم کہ شاطری ۱۲ ح ع وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ

وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ اور روایت ہی حارثہ بیٹی وہب کیسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کیا نہ خبر دوں مین تمکو بہشتیوں کی یعنی کہوں کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف وحقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر وتکبر کرین اوسپر لوگ بسبب فقر اور
شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دوں مین تمکو دوزخیوں کی ہر سخت گو جہگڑالو باطل پر
جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا اقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی کہ ہر جمع کرنیوالا مال کا حرام زادہ متکبر ف مراد ضعیف
سی یہان یہہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی ہی جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر بہی پڑہی
ہی اوسکی معنی مین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونی سی یہہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہہ لوگ ہونگی جیسیکہ اکثر اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی یعنی
اسکی کئی طرح سی معنی بیان کیی ہین علمانی ایک تو یہہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع امید کرم الہی کی اور اعتماد کرکی اوپر اوسکی
لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی سچی قسم اوسکی اور لوٹتی نہین اور دوسری یہہ
کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ اور قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق
تعالی فلانا کام کریگا یا نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اسیطرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب
کروی اور واقع مین ہووی نہین اونمین سی جیسیکہ قرآن مجید مین یہہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ح
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشہ رہنی کی وہ
کوئی کہ جسکی دلمین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی
کی کبر سی نقل کی یہہ مسلم نی ف ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین
نور ایمان سی اور ظہور ایقان سی اسلیی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ان شئی اوسکی بہت ہین کہ خارج
ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہرہ اسلام کی اور مانند تواضع اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسیکہ اس
حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اسلیی کہ اجماع
ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سی
اور خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کریگا اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ
حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہہ کہ مراد کبر سی کفر وشرک ہی اور دوسری یہہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال
ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دلمین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی
ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ
مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنًا

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو بیچ دل اسکے مقدار ذرہ کی کبر سے پس کہا ایک شخص
نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل
کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگوں کا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد ذرہ سے یا تو چہوٹی چیونٹی ہے یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہے اور مراد شخص سے جو پوچھنے
والے ہیں معاذ بن جبل ہیں یا عبد اللہ بن عمرو بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہیں اور پاپوش اچھی یعنی دوست رکھتا ہے اونکی وجہہ سے کو
اوسکے خیال ہوا اسکو اظہار کرنے خلق کا اور تکبر اور اترانی اور سنانی اور دکہانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہہ ہے کہ دوست رکھے اوسکو
تنہائی میں بہی اور پوچھنے والے نے جو دیکہا کہ بادشاہ متکبر ان کو ہی کہ پہنا کرتے ہیں لباس فاخرہ پہنا کرتے ہیں وہ یہی خیال کیا کہ مطلق یہہ تکبر ہے
اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اوسکے جمال کی ہیں پس نہیں ہے کمال اور
جلال بلکہ واسطے ذات پاک کی لیکن اور بعضوں نے کہا کہ جمیل یعنی آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنے والیکی ہے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل یعنی جلیل کی ہے
یعنی بزرگ اور بعضوں نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن و جمال کا ہے اور بعضوں نے کہا اونکو کارساز بندوں کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا
حق کا ہے کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کی اور دفع کرنا او قبول نکرنا حق کو اور بعضوں نے بطر الحق کی معنی کہے ہیں
باطل کرنا جمال حق کا ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا اونسے اللہ تعالی
دن قیامت کی یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت میں یہہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکہیگا طرف انکی یعنی بنظر رحمت و عنایت
کے اور ہوگا واسطے اونکی عذاب درد دینے والا ایک تو بڈہا زنا کار اور دوسرا بادشاہ جہوٹا اور تیسرا مفلس تکبر کرنیوالا نقل کی یہہ مسلم نے
ف دن قیامت کی یعنی وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کی کہ اونکی ثنا کریگا یا
لا یزکیہم کی یہہ معنی ہیں کہ نہیں پاک کریگا اونکو نجاست گناہوں سے ساتہہ عفو کرنے گناہوں اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہے کہ تتمہ روایت
دوسری کا ہے یا عود ہے طرف حدیث اصل کی اور متعدد ہے اور یہہ سب کنایہ ہے ناراضمندی اور غضب الہی سے کیونکہ جو کوئی کسی سے
ناراض اور خفا ہوتا ہے تو نگاہ نہیں کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے اور نہ ثنا کرتا ہے اوسکی اور عذاب کرتا ہے اوسکو اور بڈہا زنا کار سلیے
کہ جب زنا برا ہے جوان کی حق میں باوجود ہونے اوسکی عذر غلبہ شہوت کے تو بڈہے کی حق میں کہ شہوت نہیں رکہتا اور غفلت اوسکی دور ہوتی ہے
ہوگا بدتر اور ذلیل ہے یہہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خباثت طبیعت پر اور جہوٹ بولنا سبکی حق میں برا ہے اور بادشاہ کی حق میں
کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کی اوپر کہنے اور حکم اوسکے میں بدتر ہے اور یہہ بہی ہے کہ جہوٹ جو بولتے ہیں تو
اکثر واسطے دفع ضرر اور حاصل کرنے نفع کی بولتے ہیں اور بادشاہ خود قادر ہے اوسپر بغیر جہوٹ بولنے کی پس اوسکو جہوٹ بولنا
بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کی لیے بد ہے اور فقیر کیلیے کہ اسباب تکبر کیسے کہ وہ مال وجاہ ہے عاری ہے بدکار تر اور ذلیل ہے اسکی
خبث باطن اور لئیم طبعی پر سہ کس زشت و از کدایان زشت تر ز سرد و برف و آگہ جاہ ہے تر او بعضی عالموں سے عیال دار مراد کہتی ہیں
کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملامت لوگوں کیسی کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہیں تکبر کرنے میں خیال

کو ضرر پہنچاتی مین اور ہلاک کرنی مین تعنت اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنیکی ہولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بلی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سی محصن ہی یعنی بیاہا
ہوا برابر ہی کہ جوان ہو یا بڈہا اور بسبب ہونی زنا کی بدتر اسکی حق مین شرعا اور عرفا واجب ہوئی اوسپر سنگساری جیسیکہ شیخ سی مراد بیاہا ہوا ہی
بیچ آیہ منسوخہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کی اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیی کہ فقیر کبہی جہوٹ بولتا ہی غرض
تا سکیلیی کہ منفعت دنیویہ ضرور رہی اور غنی نہین محتاج ہونا اسکا مطلق پس جہوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہی کہ تکبر
کری فقرا اپنی سلیی کہ تکبر کرنا اغنیا و متکبرین سی صدقہ ہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب کرنی سی اور مشقت کرنیسی اپنی
لیی اور اپنی عیال کی لیی باوجود قادر ہونیکی کسب پر جیسیکہ دیکہا جاتا ہی ہماری زمانہ مین اور نہین شک ہی کہ یہہ تکبر کہ متضمن ہی واسطی رعونت
اور ریا اور سمعہ کی ساتہہ ضرر پہنچانی نفس کی اور کرنی سوال کی اور لینی مال کی بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کیسی خصوصا جبکہ تکلف
کری اور بناوی وضع بزرگون کیسی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی مین کہ حلال وہ چیزی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیزی کہ حرام
کی ہمنی پس یہہ ہماری مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز مین اس سی حکما اگرچہ پہنچین حد کمال کو ۞ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ
النَّارَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک
تمہاری پس جو شخص کہ چہینی مجہسی ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کی یا صفات اپنی کی اور چاہی ایکطرحکی شرکت کرنی ساتہہ میری
بیچ ذات اور صفات میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ جسکی حق مین فرمایا ہی فانہا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین
اور ایک روایت مین ہی کہ پہینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پہینکونگا جیسیکہ ڈہیلی کو پہینکدیتی ہین از راہ بی پروائی اور بی
اعتباری کی نقل کی یہہ مسلم نی ف یہہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ نی بیان کی ہی واسطی تکیا ہونی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی
یہہ دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیی ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی انمین اور متصف ہونا ساتہہ انکی درست نہین یعنی جود و کرم اور مہربانی
صفتین میری ہین اور خلق کو بہی اونسی ایکطرحکا حصہ ہی اور جائز ہی وصف کرنا اونکا ساتہہ اونکی بطریق مجازکی مگر یہہ دو صفتین کہ بطریق
مجازکی بہی میری غیر کو وصف کرنا اونکو درست نہین مشابہ دو کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہنا دوسریکا اونکو ممکن نہوگا اور کبریا اور عظمت لغت
مین دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونونکا کہ ایک کو چادر کی ساتہہ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتہہ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی
یا نہ جانی اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی سطرحکا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بہی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بہی اعلی ہی ازار سی پس باین لحاظ تشبیہ دی کبریا کو چادر
کی ساتہہ اور عظمت کو ازار کی ساتہہ ۞ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی یعنی شخص

رہیگا اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہنچتی ہی وسکو وہ چیز کہ پہنچی انکو یعنی آفات و بلیات دنیا اور آخرۃ مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف لفظ بنفسہ مین ب تعدیہ کی ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنے نفس کو اور بعید کرتا ہی وسکو لوگون سے مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی وسکو عظیم القدر یا ب مصاحبت کی ہی یعنی موافقت کرتا ہی اپنے نفس کی بیچ جانی اوسکی طرف کبر کے اور عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی یہہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی وسکو اوسکی درجہ اور مرتبہ سی طرف رتبہ اعلی کی ؛ ع یعنی لیجاتا ہی اپنے نفس کو اوسکی جگہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہی جگہ بلند اور درجہ بلند مین ساتھہ تکبر اور ترفع کی اور ہوا نفسانی کرتا ہی نفس کے اور جاتا ہی ساتھہ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی ؛ ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةَ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی وسنی نقل کی اپنی باپ سی وسنی اپنی دادا سی وسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیی جاوینگی تکبر کرنیوالی مانند چھوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت انکی آدمیون کیسی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا اور ڈہانکی گی انکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی کر پہنچی جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہی نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر اور گہیر لیگی انکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کیسی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ اور لہو اور پسینہ دوزخیون سی پہنگے نقل کی یہہ ترمذی نی ف مانند چھوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علما نی کہا بعضون نی کہ یہہ کنایہ ہی انکی خوار ہونیسی اونکی محشر مین اور پامال ہونیسی پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہی کہ پامال کیا وسکا اور مجموع کرنا بدنون کا ساتہہ ان اجزاء اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی ہی اور صورت چیونٹی کی اور جثہ اوسکا ... چنانچہ یہی کہا فی صور الرجال اسمعلوم ہوکہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل ... اور بدنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہہ ہی کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوسہی متکبرون کا ... چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن صورتین مردون کی حقتعالی قادر ہی کہ اجزاء اصلی کو کہ ساتہہ انکی اوٹہین گی بیچ مقدار جثہ چیونٹیون کی جمع کری اور ساتہہ اس صورۃ کی بنا دی اور خوار کری یہہ تقریر کو حضرت شیخ رحمۃ اللہ کی ہی اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور توربشتی سی نقل کیا ہی کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ جیسا دنیا مین تہی جاوینگی اور ان اجزا کی رہتی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹھین گی کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی ہی لگا جاویگی پس کیونکر ہو سکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ جثہ چیونٹیون کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب بہی علما سی نقل کر کر ہر ایک پر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا انکو وقت نکالنی انکی اونکی قبرون سی اوپر کامل ترین صورتون انکی اور ساتہہ تمام اجزا جسد و جسم کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال کی پہر کردیگا انکو موقف جزا مین اوپر صورت ذکر کیی گئی کی ازراہ اہانت اور ذلت دینی اونکی یا چھوٹی ہوجاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی انکی طرف احسان کی جگہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہوجاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدل دوزخیون کی صورتون کی اور شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون انکی پس اس جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتہہ زبر ب کی اور جزم واو اور زیر لام کی اور تاموس مین ساتہہ پیش ب اور زیر لام کی شقی ہی

پس سی یعنی تکبر اور نا امید کیا اور ابلیس ہے اسی سی مشتق ہی اور آگ گون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھہ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھہ اور چیزون کے کہ جلا دیتی ہی اور خیال ساتھہ زبرخ کی یعنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصاہ ابلیس کا اور عصارہ بیپ اور کچھ لہو اور خون کہ بہیگا بی دوزخیون سی ✽ وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی ہی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ آوی ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہہ ابو داود نی ف پانی سرد کی استعمال کرنیکی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹہنڈا پانی پیوی وسکی بہی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اوس سی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑہی واسطی اللہ تعالی کی ✽ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی اوپر غصہ کا کسی پر اور حالانکہ وہ کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف شرح السنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہہ ہی کہ غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹہی کی او بیٹہا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی ✽ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس کسی کہا اسما نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور رعونت اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب و عذاب کو یا بہ حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگو نپر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خدا وند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و عزت مین سب سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدنکو خاک کی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدا حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیسا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھہ عمل آخرۃ کی یا یہہ معنی ہین کہ

قریب

ویسی ہوی اہل دنیا کو ساتھہ عمل صلحا کی تاکہ وہ معتقد ہوں اوسکی اور حاصل کری مال وجاہ انتہی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھہ شبہات کی
برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق ہی اور حرص کھینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیا داروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جہان چاہتی ہی برا بندہ
ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنیمین
اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبروریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی
اور بیہقی نی کہ نہیں ہی اسناد اس حدیث کی قوی اور یہہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف بہول گیا مقبرہ والوں کو یعنی اہل مقبرہ
کو کہ عبرت نہ پکڑی ساتھہ انکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتھہ سامان درست کرنیکی اوسکی لیے اور طمع ارخ
عجیب نقل ہی سید شاذلی رح سی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی انہوں نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی
اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی ہی اور
بیہقی نی نعیم بن ہمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک میں اسما بنت عمیس سی اور اسمین شک نہین ہی کہ کثرۃ طرق قوی کرتی
ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہی اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور
حسن کی اور نہایت کار یہہ کہوگی کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقا لیکن قطع نظر میں الاتق
یہہ ہی کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ۔ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عز وجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصہ کی کہ
پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہہ احمد نی وعن ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر
عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ
البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتھہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی
کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غضب کی اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب کرین لوگ صبر اور عفو تو بچاوی خدا تعالی انکو آفات نفس سی اور خلق
سی اور پست ہوتا ہی واسطی انکی دشمن انکا گویا کہ وہ دوست حمیم یعنی قریب نقل کی یہہ بخاری نی بطریق تعلیق کی ف اول آیت کی
کا یہہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکی بعد یہہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع
کر ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجہہ سی بدی کری تو نیکی کر اوس سی مصرع اگر مردی احسن
الی من اساء پس ابن عباس اوسکی تفسیر میں کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کی ساتھہ نیکی کی یہہ ہی کہ جب غصہ آوی صبر کری اور اگر کسی سی
برائی پہنچی درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر حمیم کی یعنی قرابتی اور یہہ تفسیر آخر آیۃ کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
ع وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل
اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی انہی باپ سی اونہی نقل کی بہز کی دادی سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدۃ قشیری ہی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو ف ایمان کو یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی
نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۔ ع وعن عمر قال وہو علی المنبر یا ایہا الناس

تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ نَفْسِہٖ صَغِیْرٌ وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ
عَظِیْمٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ
عَلَیْھِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحالیکہ منبر پر تہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیی کہ مینی سنا ہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی جو شخص کہ تواضع کریگا واسطی لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ
اوسکا پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب دیکہنی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی آسکی
مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنی نفس اور نظر مین بزرگ
یہان تک کہ البتہ وہ خوار تر اوسکا تر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی ف یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دیکہتا ہی ولیکن
خدا تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہت خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دیکہتا ہی لیکن خدا تعالے
کے نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ۰۰ ع ۰۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ
عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ ۰۰ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین سے تیری نزدیک فرمایا وہ شخص
کہ جب قادر ہو بخشدی ف یعنی درگذر کری اوس سے کہ اوسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہو حضرت موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرینگا
اسلیی کہ تہا غالب اوپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوسی دن عسرت کی یعنی دن
قیامت کی ؛ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ
غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب ونقصان لوگون کی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب ونقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال
کے لکہنی والون سی یا دونو سی اور جو کوئی روکی غصہ اپنا یعنی لوگون سی باز رکہیگا اللہ تعالی وسی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر
کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ
وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ رَوَی
الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات
دینی والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین آخرت مین پس ایہ چیزین نجات دینی والین ایک اونمین سی ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور
ظاہر مین یعنی حاضر وغائب خلق کی یا باطن وظاہر مین اور دوسری کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی
بیچ دولت اور فقر کی اور ایہ ہلاک کرنیوالی چیزین پس وہ بہی تین ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گیی ہی اور دوسری بخل وحرص
فرمان برداری کی گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتہہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک جانی اور اپنی صفتون کو خوش رکہی کہ اسی کبر پیدا ہوتا
ہی اور کبر ہی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہہ خصلت عجب سخت تر اور بدترین خصلتون ذکر کی گئین پیچہے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین

شعب الایمان مین ف کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سی راضی ہو سوا سچ اور واقعی بات کی کہی اور اگر ناراض ہو تو بھی سوا سچ کی کہی مثلاً اگر کسی فاسق
وظالم سی نفع پہنچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق اور خلاف واقع کی نکری اس سبب سی اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت
و برائی نکری اوسکی دونو حال مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ روی کرنی یعنی خرچ کرنی مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ حالت
فقر و غنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچنا معیشت مین فضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی یعنی تابع خواہش
نفس کی ہونا اور جو کچھہ وہ کہی وہ کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا یہہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل سی بسبب اسکی کہ خواہش نفس تابع فرمان
حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمان برداری کی گئی یعنی طبیعت ہوتا ہی لیکن لحاظ نہ ہونا چاہی اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہی اون
از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سی اور خرابی بخل سی بخلاف عجب کی کہ عجب والا مغرور ہوتا ہی اور اپنی کو
اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانیکی مانند بدبختی کی کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی ؛ ح

بَابُ الظُّلْمِ

باب بیچ بیان ظلم کی ف ظلم کی معنی ہین لغت مین رکھنا کسی چیز کا بیچ جگہہ مخصوص اوسکی کی اور یہہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد
محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتھہ زیادتی یا نقصان کی یا بیوقت و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بھی یہی معنی ہین
اور شرع مین بھی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار آنکہ یہہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہتی ہین کہ محل شرعی اور
وجہ شرعی سی تجاوز کری ؛ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیرون کا ہوگا دن
قیامت کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ
اس آیۃ مین فرمایا نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین ساتھہ اونکی گرفتار
ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بھی آئی ہین جیسیکہ اس آیۃ مین قل من ينجيكم من ظلمات البر والبحر ؛ ح وَعَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ
ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ
مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ پکڑیگا اوسکو نہ چہوڑیگا اوسکو اور نہیں بھاگ سکیگا ظالم اور اوسکی ہلاکت
سے بہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہہ آیۃ اور ایسا ہی پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والون کو کہ ظالم ہین پڑہا ساری آیۃ نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف کہ بعد اوسکی یہہ ہی ان اخذه اليم شديد اور آنمین تسلی ہی مظلوم کی یعنی فی الحال اور وعید ہی ظالم کی لیی تاکہ مغرور نہو ساتھہ
مہلت کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون ؛ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ
بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُونُوا بَاكِيْنَ اَنْ يُصِيبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهُ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ
حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنی صحابہ کو کہ نہ داخل
ہو و تم اون لوگون کی مکانون مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہہ کہ ہو و تم رونیوالی یعنی عبرت
پکڑنیوالی اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو وہان ساتھہ غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ پہنچی تمکو وہ
چیز کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیے کہ ایسی جگہون سی ساتھہ غفلت کی گذرنا اور اوس سی عبرت نپکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہہ

اور مطلقہ وقوع عذاب کا ہی یا در ہو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تمہی بہی مثل عمل ونکلی وجود میں آوی اور اونکی منہ اکو بہہ پیہر دیا تہا آنحضرت نی سر اپنا چادر سی اور جلدی چلی یہان تک کہ گذر گئی اوس مکان سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف حجر ساتھ زیر ح اور جیم کی نام زمین ثمود قوم صالح پیغمبر علیہ السلام کا ہی اور یہہ گذرنا حضرت کا وہان سی وقت جانی غزوہ تبوک کی تہا اور حضرت چادر ڈالکر والنسی جلدی گذری مانند ڈرنیوالیکی تاکہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کی تاکہ پیروی کرین وہ حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول وفعل کی تاکید اسلی کہ حضرت نہایت خوف الہی رکہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نی منع کیا کہ اوس جگہہ پانی نہ پیوین اور کہا نا نہ کہا وین اسلی کہ یہہ ظالمون کی مکانون کو ولین اور جگہہ رہنی کی نہ ٹہیراوی ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبروریزی اوسکی یعنی کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اوسکی یا کچہہ اور سو خون اور مال سی پس چاہیی کہ معاف کروا دی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا میں پہلی اس سی کہ نہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کی اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوسی موافق ظلم اوسکی کہ کیا ہی یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہیں ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اپنی کیسی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی خبر ظالم کی روز قیامت کی یہہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دیویگی اور اگر وہ نیکیان نہ رکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر رکہینگی اور اوسکو سبب اونکی عذاب کرینگی اور مظلوم کو عذاب کی سبب اون گناہون کی مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دینگی اور یہہ جو اوسنی کہا کہ نہو دینار اور نہ درہم اوسمین تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ بخشوا دی حق اوسی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلی کہ لینا دینار اور درہم کا آج بخشنی والی پر آسان تر ہی یعنی حسنات کیسی یا رکہنی سیئات کیسی بر تقدیر بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی مقدار طاعت اور معصیت کی از روی کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لی دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نی احتمال ہی یہہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوینگی نفس اعمال ہون مجسم ہوکر ہوجاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہہ ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ طیار کیی گئی ہین اونکی لیی وہ ملین ۱۲ ح ع

وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا صحابہ سی کیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہیں درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد نہ اسباب کچہہ نہ رکہتا ہو حاصل یہہ کہ اونہون نی جواب دیا ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا تحقیق مفلس میری امت سی یعنی اصل جانتی حقیقت مین وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کی ساتہہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح طرح کی عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آویگا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسیکا یعنی ناحق اور خون کیا ہی کسیکا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق ہی اوسکا یعنی یہہ کہ مفلس حقیقی وہ ہی

جمع کیا درمیان ان عبادات کی اور ان برائیون کی پس دیا جاویگا یہہ مظلوم صاحب حق کو بعضی نیکیون ظالم کی سی اور یہہ یعنی اور شخص صاحب
حق نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہو جاوینگی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتہہ خبر ارگناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جزا اون حقوق کی کہ اوسپر
ہین تمام نہوگی کچہہ باقی رہ جاویگی لی جاوینگی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاویگا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہہ مسلم نے
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہہ کہ چاہیگا اللہ کسیکی لیے تو راضی کر دیگا اوسکی مدعی کو ساتہہ اوس
چیز کے جو چاہیگا کہا نووی نے کہ حاصل حضرت کے فرمانیکا یہہ ہے کہ حقیقت مفلس یہہ ہے کہ جو ذکر کی گئی اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہین کہ جسکے پاس مال نہین ہوتا یا جسکے پاس کم ہوتا ہی مال حالانکہ وہ مفلس حقیقی
نہین ہے اسلیے کہ یہہ افلاس منقطع ہو جاتا ہے سبب اوسکی مرنیکے اور کبہی منقطع ہو جاتا ہے سبب تونگری کے کہ حاصل ہوتی ہے بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہہ تو بالکل ہلاک ہوگا ۔ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ
القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق والون
حق والون کی دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاویگا واسطے بکری بی سینگ کے بکری سینگدار سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی عدالت
اوس دن یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سے بہی کہ داخل دایرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاویگا اور کہا ہی علمائے کہ
یہہ قصاص مقابلہ کا ہی قصاص تکلیف کا ہے اور ملا علی نے لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونی اوسکیکی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ پس اگر کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسکی
کیونکر قصاص لیا جاویگا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسئل عما یفعل و غرض اوس سے آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضایع نہین
ہوتی بلکہ قصاص لیا جاویگا حق مظلوم کا ظالم سی نہی اور یہہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے وذکر حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب
الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا
ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی اور روایت ہی حذیفہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہو تم امعہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم ولیکن قرار دو اپنی
نفسون کو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمپر یہہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** امعہ ساتہہ زیر
ہمزہ اور زیر میم مشددہ اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگونکا عقل اپنی غیر ثابت اپنی رای پر اور تے مبالغہ کی لیے ہی اور عورت کو امعۃ نہین کہتی اور
مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوؤنگا ساتہہ لوگون کی جیسیکہ ہونگی وہ ساتہہ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرین گی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہہ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو چاہیے کہ ترک کرنا ظلم اور برائے
کا احسان ہے کذا قال الطیبی و احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ اگر نیکی کرین وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد کا نکرو اور
بدلہ لو حد اعتدال پر جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتہہ بدلہ لینی کی مقید نہو یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام
خواص کا اور تیسرا درجہ اخص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہہ چار
چیزین ہین جسکو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بلا تقریب اور بلا سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس درجہ کی محبت نہین
ہے وہ ابتدا از کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنیکی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی
قوی رکہتا ہی اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس کو کہ ایذا دے اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا

سے ہی مقابلہ مین ظلم کی اور یہہ درجہ صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاویہ سی یہہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط مین اور کثرت سی نہ لکہو یعنی مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہہ کلمات سلام تجہپر پہنچی سلام کی تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ڈہونڈتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہی اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سی ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر انکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر کہ ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضا خدا ہی اگر یہہ ہوے تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہہ راضی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری یہہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی گمان اونکی کہ مراد ظلم سی مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین یہہ یعنی مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کہ جنکو ساتہہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہہ لوگ ہین کہ اونکی لیئی امن ہی اور یہہ راہ سیدہی پانیوالی ہین اور حاصل یہہ کہ جب یہہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سی گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملانا ایمان کا ساتہہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی شرک ضد ایمان کی ہی ہان ملانا گناہ کا ساتہہ ایمان کی البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب اوس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہی جواب اسکا یہہ کہ ملانا ایمان کا ساتہہ شرک کی واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت

ہین اور یہہ نص قران دلالت کرتی ہی اوسپر وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ مشرک ہیں یا مراد ایمان لانا ہی ساتھہ زبان کی اور شرک نگاہ رکہنا دلمین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھہ شرک باطن کی اور شرک بڑا ہی ظلم ہی یہہ استیناف تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھہ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ بخلاف اور تمام گناہوں کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین موجب سب اہل حق کی نہ مخرج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کی پس صحابہ رضی اول سمجہا تہا ملنا گناہ کا ساتھہ ایمان کی ایسی کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتھہ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اوسکا ساتھہ ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی والا ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی اور پاک کرنی اوسکی نقصان کی والا لازم آوی یہہ کہ ہون تمام کفار ایمان کہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی ولئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولکن انہوں نے نہین خصوصیت دی شریک کرنی ظاہری کی ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی انا اغنی الشرکاء عن الشرک ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَبْدٌ اَذْہَبَ اٰخِرَتَہٗ بِدُنْیَا غَیْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بدترین آدمیون کا ازروی مرتبہ کی دن قیامت کی وہ بندہ ہی کہ کہوئی اپنی آخرۃ بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا واسطی دوسری کی خاطر کی اور بسبب ظلم لوگون پر کیا جیسیکہ عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین ۱۲ ح وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَۃٌ دِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُہُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْہُ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دفتر یعنی نامہ اعمال تین طرح کی ہین ایک وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوسکو اور وہ نامہ اعمال ہی کہ جسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھہ خدا کی یعنی کفر ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین چہوڑیگا اوسکو خدا تعالی اور بلا حکم کریگا ساتھہ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپسمین درمیان اپنی تاکہ بدلہ لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سی یعنی یا فضل کری اللہ مظلومون پر ساتھہ راضی کرنی مدعیون اونکی پس وہ بنزلہ دینی کی ہوگا قایم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھہ اوسکی یعنی اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہہ ہی ظلم کرنا بندونکا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کی حقوق مین پس یہہ پہیردی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کی اور اگر چاہی درگذر کری اوس سی اور عذاب نہ کری اوسپر ف پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جاویگا اور باقی موقوف ہی مشیت ایزدی پر چاہی عذاب کری چاہی بخشدی ۱۲ ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکَ وَدَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللّٰہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نہ کر کہ تجہہ پر بد دعا کری ایسلئی کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی ادا کر دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا ۱۲ ح وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے کہا وسنی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جو شخص کہ چلی ساتہہ ظالم کی اور موافقت کری اوسکی تاکہ تقویت اور تائید کری اوسکی حال آنکہ وہ شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلیگا وہ شخص اسلام سی یعنی کمال ایمان سی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ بَلٰی وَاللّٰہِ حَتَّی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِھَا ھُزْلًا بِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہونچاتا مگر نفس اپنے کو یعنی ضرر اوسکا سرایت اور مین نہین کرتا پس کہا ابوہریرہ نی ہان یعنی غیر کو بہی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی اپنے گہونسلی مین دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کی نقل کین بیہقی نی چارون حدیثین شعب الایمان مین ف حباری ساتہہ پیش رح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو تغدری کہتے ہین یعنی بازر کہتا ہی خدا تعالی مینہہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسببا وسکی انسان اور جانور یہان تک کہ حباری بہی اور تخصیص حباری کی اس سبب سی ہی کہ وہ بہت دور جاتا ہی دانہ پانی کی تلاش مین یہان تک کہ دیکہا ہی کہ اوسکی پیٹ مین حبۃ الخضر نکلا ہی کہ وہ بصرہ کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنی کی جگہہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گہونسلی کو دیکہا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہی کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان بہی پانی بیکہ آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور امساک باران پر اور مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین زیان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیی الیسا زیان ہی کہ جزا اپنی پاویگا اور بدلہ اپنا لیویگا ابوہریرہ نی اوسکو ساتہہ قرینہ کی کہ اوس مقام مین پیش آیا ہو عموم پر حمل کر کر یہہ بیان کیا اور غالب یہہ ہی کہ یہہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنی ہو یا اوسنی استنباط کیا کہ باز رکہنا مینہہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہنچنا حیوانات کو

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب بیچ بیان امر معروف کی ف معروف معرفت سی ہی یعنی پہچانی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتہہ اوسکے وارد ہوتی ہی مثل مرد ہنا کی کہ سنتیکو پہچانتی ہین مقابل اوسکی منکر ہی ساتہہ زبر کاف کی یعنی نہ پہچانی گئی شرع مین کہ وارد ہو ساتہہ اوسکی شرع جیسیکہ مردنا شناکہ کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب ہی مؤلف پر کہ ترجمہ باب بیان النہی عن المنکر لکہا ہی باب الامر بالمعروف کی با وجودیکہ اکثر کتابونمین نوا ہی آتی ہین بعضی حدیثون مین کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلیی کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو ہی شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ دیکہی یعنی جانی تم مین سی کوئی امر خلاف شرع پس چاہی کہ تغیر کری اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزین دور کری اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دی پس اگر طاقت نہ رکہی ہاتہہ سی تغیر کرنیکی بسبب ہونی فاعل اوسکی کی قوی اوس سی پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہی آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری اور ڈراوی اور سخت سست کہی اگر سیدہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر نکر سکی زبان سی پس تغیر کری ساتہہ دلکی یعنی مکروہ رکہی دل سی اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکہی اوسکی تغیر کر سکتا تہہ اور زبان سی بر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ کری اوسکی کرنیوالی سی نہ نرا انکار اور بی رضا ہی ہوا اور یہہ تغیر کرنا ساتہہ دل کی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی یہہ سست ترین زمانہ ایمان کا ہی ایسی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قوی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

قلب سے اسکے یہہ معنی ہیں کہ یہہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے یعنی اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو زبان سے انکار کرتا اوسپر اور یہہ
ہے اونکی جو حدیث شریف ہے افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یخافون لومۃ لائم اور کہا ہے بعضی علما ہمارے نے کہ
اول واسطے امرا کے ہے اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ انکار کرنا دل سے
ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہے یعنی کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین میں بالضرور اور نہ مکروہ کہے اوسکو اور نہ [illegible]
اوسکو اچھا جانے [illegible] کافر ہو جانا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسکا اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف
[illegible] چاہیے اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکے پس اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے اور
شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کی جیسا کہ جانا گیا اسی حدیث شریف سے اور اور شرط یہہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان
کرے کہ وہ نہیں قبول کریگا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعار اسلام کی اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے یعنی امر بالمعروف اور
نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہنچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ جو واجب ہو امر معروف کی یہہ شرط نہیں ہے کہ امر کرنے والا
خود بہی کرتا ہو اور بغیر اوسکے درست نہو بلکہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب ہے سو اس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسری
واجب کا جائز نہیں ہوگا اور یہہ جو کلام اللہ میں آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کی کہ ورود اوسکا امر معروف اور نہی منکر میں ہے مراد اوس
[illegible] اور منع کرنا [illegible] یعنی مراد یہہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتی اور یہہ مراد نہیں ہے کہ کہیں نہیں لیکن [illegible] نہیں کہ اگر [illegible]
[illegible] اور کہا نووی نے کہ امر معروف اور نہی منکر ترتیب کو واجب ہے ساتھہ کتاب [illegible]
اور اجماع امت کی اور [illegible] مگر بعضی روافض سوا اونکا کچھ اعتبار نہیں اور جسنے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اسکی ذمہ
سے ساقط ہو گیا اور بعد اوسکی کچھ اوسپر لازم نہیں آو کہا ہے علما نے کہ فرض ہے بطریق کفایہ کی ہے اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نکرے اوسکو [illegible]
[illegible] لوگ گنہگار ہیں اور کبہی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہیں قادر ہے اوسکی ازالہ
پر کوئی سوا اوسکی جیسا کہ دیکھا ہے بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتے تو خاص اوسی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہے مکلف سے گمان اسکی کہ نہیں
فائدہ کرنیکا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین وما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف اور نہی منکر نہیں مخصوص ہے حکام کے اور
[illegible] اور امرا کا [illegible] بلکہ عوام الناس کو بہی پہنچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اگلی بزرگ [illegible] امر معروف اور نہی منکر
کرتی تہی [illegible] اور [illegible] جائز کہتی تہی [illegible] امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ علم رکہتا ہو اوس چیز کا اور
[illegible] اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ [illegible]
اور ماننہ اونکی تو تمام مسلمان علم رکہتی ہیں [illegible] افعال و اقوال [illegible] ساتھہ اجتہاد کی [illegible]
[illegible] عوام کو دخل [illegible] خصوصا موجب [illegible]
[illegible] امر معروف اور نہی منکر [illegible] کہ تاثیر کرے اور [illegible]
اوسے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے شرع ح وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ
الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ

فَمَا لَنَا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيتُم بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ اَخَذُوا عَلٰی يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حال اور مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی اور پڑنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنیوالی گناہ کی مثال اوس حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹھی کشتی مین اور قرعہ ڈالا اوس جگہہ کا قرعہ بنام جس کسی کی آیا بیٹھا جیسکہ عادت شہر کاری کی ہی پس ہوگئے بعضی اونکی کشتی کی نیچی کی مکان مین اور ہوئی بعضی اونکی مکان بالائی مین پس تہی وہ کہ نیچی کی مکان میں تہی کشتی کی گذرتی وہ اوپر پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تہی پس ایذا پائی اوپر والون نی سبب اوسکے یعنی وہ کہ نیچے سے آتا پانی لینی کی لیی اور اوپر والون پر گذرتا اونہون نی ایذا پائی سبب اسکی پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کہودنا کشتی کی نیچی کی طرف سے پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کہودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تمنی بسبب اوپر آنی میری کی اور گذرنی کی بیچ ساتہہ پانی کی اور ضروری ہی مجکو پانی لینی ہی پس اگر پکڑین وی پردون اوسکی ہاتہہ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی غرق اور ہلاکت سی اور اگر چہوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا اور کہودنی دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی اپنی کو نقل کی یہہ بخاری نی فائدہ حدیث مین جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہہ ہے کہ ایک چیز خلاف شرع دیکہی اور تغیر نکری اوسکو اور منع نکری اوس سے باوجود قدرت رکہنی کی اوپر اوسکی بسبب شرم کی یا بی حمیتی دین کی یا کسی کی جانبداری کی یا بطمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین مین اور لغت مین مداہنت اور مدارات کی ایک سے معنی ہین لیکن شرع مین مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضے جگہہ مستحسن ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہی اور فرق مداہنت اور مدارات مین یہہ ہے کہ مدارات یہہ کہ واسطی حفظ دین کی اور بچانی رکہنی کی تشویش وقت سی اور دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت یہہ کہ واسطے حظ نفس اور طلب کرنی منافع کی لوگون سی اور بسبب بی پروائی کی دین مین کری اور مثال سستی کرنیوالیکی بیچ حدون اللہ کی یعنی بسبب قائم کرنی حدون کی یا بسبب منع کرنیکے گناہون سے کہ نہیں ہے کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہے یہہ کہ ہو مراد حدود سے مطلق گناہ پس فرماتی ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنیوالیکی حدود خدا مین اور کرنیوالون گناہ کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے بیٹہنیکے لیی سو یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتہہ قرعہ کی اور یہہ قید اتفاقی ہی اسلیی کہ نہین مقصود ہی یہہ مگر ایک جماعت خاص مین کہ مالک ہون اور اونکے ساتہہ شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بحسب حکم مالک کشتی کی یا بموجب اجارہ وغیرہا کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض کے لائی اور اشارہ ہی اس پر کہ اگر ایک ہو تو بہی امر ایسا ہی ہے اور اکثر ونکی نزدیک قصے یہی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سی پیشاب پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا ہی اور اوپر لاتا ہی تا دریا مین ڈالی اور لانی مین اوپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹہانا اونکا اس صورت مین ظاہر تر ہی حاصل یہہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیی یا پیشاب پاخانہ پہینکنیکی لیی اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی کہودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پہر پیچھی ین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی کہنا بعرف اور عادت اور بیان واقع اور تقریب کہودنی کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کی یہہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ فاسق کو فسق سی اور باز رکہین اوسکو اوس سی تو خلاص کرینگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب خدا سی اور اگر چہوڑ دینگی اوسکو گناہ ہی کی حالت مین اور منع نکرینگی اوسکو تو ہلاک کرینگی اوسکو بہی اور اپنی تئین بہی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سے خاص کر یعنی بلکہ تم سبکو پہنچیگا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالیکو اللہ تعالی کی حدود مین ساتہہ اوس

مخص

شخص کے کہ اوپر کی درجہ میں ہی کشتی کی اور مثال بہشت کی حدود میں پڑنیوالے کی یعنی گناہ کرنیوالے کی ساتھ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچے کی درجہ میں ہے اور
مثال بہشت کی اوسکی انہار کے اپنی مستغرق رہنے کو اون حدود میں اور اوسکی نہ چھوڑنیکو اون حدود یعنی گناہوں کو ساتھ کہودنے اوسکی نیچے کشتی کے
اور تعبیر کیا نہی کرنیوالے کی گو گناہ کرنیوالے کی شئین ساتھ پکڑنی ہاتھہ اوسکی اور ساتھ منع کرنی اوسکی اوسکی تئین کہودنی سے اور تعبیر کیا اس منع کرنیکے
فائدہ کو ساتھ خلاصی پانی منع کرنیوالے کی اور منع کئے گئے کے اور تعبیر کیا منع کرنی والوں [illegible] ساتھ چھوڑ دینے کے اور تعبیر کیا ہلاک ہونے کو کہ جنہوں
نے نہ منع کیا اور گناہ کرنیوالوں کی گناہوں کو ساتھ ہلاک کرنی اونکی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارۃ ہی اسلام سی کہ گہیری ہوئی ہی دونو فریق کو اور حجت
لائی منع کرنیوالوں کے فرقہ کو واسطے بچانی کی طرف اونکی کہ سلامتی ان کو ضرور ہی جبکہ مدد کرین اپنے نہیون پر اور بغیر دلالی گناہ کرنیوالیکو واسطے اسکی کہ
وہ ناقص ہین اگرچہ کتنی ہی ہوں ۳ ع ح وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا
شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک شخص کو یعنی محکمہ جباری مین جو مقتدا امر معروف اور نہی
منکر کی دن قیامت کی پس ڈالا جاویگا آگ مین پس جلدی نکل پڑینگی انتڑیاں اوسکی آگ مین پس پیسیگا بیچ آگ کی انتڑیوں کو یعنی پہریگا گرد اوسکے
اور پامال کریگا اوسکو مانند پیسنے خراس کے گدہی کی اپنی ساتھ چکی کی پس جمع ہونگی دوزخی یعنی فاسق اوسپر اور کہینگے اے فلانی کیا ہے
حال تیرا کیا نہین کہتا تہا تو ہمکو ساتھہ نیک کام کی اور منع کرتا تہا تو ہمکو بری کام سی کہیگا تہا مین کہتا تمکو ساتھہ نیک کام کی اور آپ نکرتا تہا مین اوسکو
اور منع کرتا تہا مین تمکو بری کام سی اور آپ کرتا تہا مین اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی معلوم ہوا کہ یہہ عذاب بسبب عمل نکرنی اوسکے
ہو گی نہ بسبب امر و نہی کرنیکی کہ اگر یہہ نکرتا تو زیادہ تر مستحق عذاب کا ہوتا بسبب ترک کرنی دو واجب کے ح ۲ الْفَصْلُ الثَّانِي
فصل دوسری عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ
الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے البتہ امر کروگی تم ساتھہ نیکی
کے اور البتہ منع کروگی تم برائی سے یا قریب ہے کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنے پاس سے پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطے تمہاری
نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون مین سے ہونیوالی ہے یا امر معروف اور نہی منکر تمسے یا عذاب بہیجنا [illegible]
سے یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر کروگی تو نہ بہیجیگا خدا تعالی تمپر [illegible] اللہ تعالی سے [illegible] اور قبول نہین کیجاویگی دعا تمہاری [illegible]
بلائین جو عاصی کی حال پر رفع ہوئیگا کہتی ہین لیکن جو عذاب [illegible] نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال رفع کا نہین رکہتا اور دعا [illegible] قبول نہین ہوتی [illegible]
منکر سے البتہ مسلط کریگا اللہ تمپر تمہاری بدون کو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجاویگی دعا اونکی ۴ ع ح وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا
وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عرس بن
عمیرہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانی اون گناہوں کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانی ہوگا
مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اوس سے یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہوا اوس سے یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہوا اوس سے یا اچھا جانا اونکو ہوگا مانند اوس

شخص کہ حاضر ہو گنا ہونیکے وقت یعنے اوسکو برا جانا اونکو نقل کی ہیہ ابوداود نے ف یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل سی ہی ... جیسا
کہ کہ وہ نا خوش کہی دل سی تو حقیقت مین غائب ہی اگرچہ ظاہر مین حاضر ہی اور جب ایسی اوس سے راضی و خوش ہو تو وہ حقیقت مین حاضر ہی اگرچہ ظاہر مین غائب ہی
ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا
يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ
يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى
يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ
لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهٗ
اور حضرت ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ کہا اے آدمیو تحقیق تم پڑہتے ہو یہہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسون اپنونکو نہین ضرر کرتا
تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاے ہو تم یعنی اس آیت کو پڑہتے ہو اور اوسکو ... اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس ... اور جب ... امر بالمعروف
اور نہی منکر کا سبب ہو یون نہین ہی بلکہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکہین ... کو اور نہ تغیر کرین
اور منع کرین اوس سے قریب ہے کہ پکڑے اونکو خدا تعالی اپنے عذاب سے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود
کے یون ہی کہ جب دیکہین لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑین ہاتہہ اوسکا قریب ہے کہ پکڑے ان سبکو خدا تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت
کے ہے نہین کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اون مین ساتہہ گناہون کی اور قدرت رکہتی ہو وہ قوم اوسکی تغیر کرنی پر پہر تغیر نہ کرین اوسکو
مگر قریب ہے کہ پکڑے اون سبکو اللہ تعالی ساتہہ عذاب کے اور اور روایت مین ابو داود کی یون ہی کہ نہین کوئی قوم کہ کیے جاوین بیچ اونکے گناہ
وہ قوم زیادہ ہون اون لوگون سے کہ کرتے ہین گناہ ف یعنی جب نہ وہ لوگ کہ نہین کرتی گناہ زیادہ گناہ کرنیوالون سے اور منع نکرین اونکو
گناہ سے تو اللہ سبکو عذاب مین پکڑیگا اسلیے کہ یہہ حکم قدرت مین ہی کیونکہ غالب یہی ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہین قدرت رکہتے ہین اگرچہ
اصل و مدار قدرت پر ہی کم ہون یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے الخ یعنی چونکہ ترک کرتی ہین خلاف شرع پر ... ترک کرنا
اوسکا کیونکہ جائز ہو پس یہہ آیت عام و مطلق نہین بلکہ مخصوص اور مقید ہی یہہ اس سے کہ لوگ اوسکو سنین اور نہ مانین اثر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل
پر خوش اور مغرور ہو جیسے حال لوگون کا اخیر زمانہ مین ہوگا منقول ہی کہ یہہ آیت لوگون نے ابن مسعود کے آگے پڑہی اونہون نے فرمایا کہ
یہہ زمانہ تمہارا زمانہ اس آیت کا نہین ہے اسلیے کہ اسمین لوگ سنتے ہین اور قبول کرتے ہین ولیکن اخیر مین ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ
نہین سنیگے پس آیت اونکی آنیکی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہی وہ بہی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضی مفسرین
نے کہا ہی کہ مراد راہ پانی سی اس آیت مین انکار اور نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سی مراد عذاب عام ہی
اور مراد انفسکم سی مسلمان ہین یعنی لازم پکڑو اپنی پر اصلاح اسکے ضرر نہین کریگی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگی تم اور گناہ ہونا
سی منع کرتی رہوگی شرح معنی آیت کی یہہ ہین کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسون کی گناہ ہونے سی پس جب حفاظت کی تمنے اپنی نفسونکے
کے نہین ضرر کریگی تمکو جب عاجز ہو تم امر معروف اور نہی منکر سی گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتہہ کرنی ممنوعات کی جبکہ راہ پاے
ہوئے تم طرف بچنے کی گناہون سی ع وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ

وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہ کہا سنا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی کہ نہین کوئی شخص کہ ہو وی ایک قوم مین کرتا ہوا اونمین گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون اوس شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر پہنچاتا ہی انکو اللہ اپنی پاس سی بالسبب تغیر نکرنیکی عذاب پہلی مرنیسی انکی روایت نقل کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا مین اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین پہنچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کی کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ۞ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَّهَوًی مُتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِهٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَیْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْهِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پایا ہو تم نی کہا ابو ثعلبہ نی خبردار ہو قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مینی اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرو کہ مین مقتضا اس آیت کا امر معروف اور نہی منکر کو پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھہ امر معروف کی و منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکہی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمانبرداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکہی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکہی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکہی تو خوش رکہنا اور اچہا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنی کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا [illegible] اور دیکہی تو ایک امر کو کہ چارہ اور حیلہ نہین ہی تجکو [illegible] تو نہین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور نگاہ رکہ اپنی کو گناہون سی اور چہوڑ دی امر عوام کو اور تقریر نکر انسی و گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیے بدان ایام کی بعد خلفاء راشدین کی ہوئی تا آجکی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہہ مین لیا انگارہ [illegible] عمل کرنی والیکی شریعت اور احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخص کا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی یعنی اونمین سی [illegible] ہین اون ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی بھی اجر پچاس شخص کا ہی کہ اونمین سی ہون فرمایا اجر پچاس شخص کا تم مین سی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف دیکہی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری [illegible] اگر درمیان لوگون کی آوی تو [illegible] بلا اختیار بحکم طبیعت کی اوسمین [illegible] کنارہ کرنا اونسی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال الطیبی اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ مراد لابدی سکوت اور اعراض ہی بسبب عاجز ہونیکی نہی منکر سی اور یہہ معنی اقرب ہین ہونیکی کہ بعضی نسخون مین واقع ہوا ہی ولا ید لک منہ ساتھہ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرت لک علیہ [illegible] کہ احتیاج ہی تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سی اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہو اور چہوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہہ [illegible] لوگون کو گناہ کرتی اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چہوڑ امر [illegible] مشغول ہو ساتھہ اپنی کی اور چہوڑ امر لوگونکا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی [illegible] یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالیکی اوپر پکڑنی انگارہ کی ہاتہہ مین اور [illegible]

لازم آتی ہی اصحابہ پر اس صفت میں اور اسی سبب سے کہتے ہین کہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہے اور شیخ ابو عمرو بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب نے کہ مشاہیر محدثین سے ہی اس مسئلہ مین کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضی انکی ہو زیادہ اور ساتھہ حدیثون کی کہ یہہ بات اونسی سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ مین ہے کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ آپ سے صحبت نہین رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہون نی صحبت دراز حضرت سے رکھی اور شب و روز خدمت مین تہی اور آثار و انوار صحبت کی جمع کیے انہی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ مین باقی ہی اور اس فضیلت مین کسیکو اونکی ساتھہ مشارکت نہین ہی اور قوت القلوب میں کہا ہی کہ ساتھہ ایک نظر کی کہ اوپر جمال مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ کچھہ کہلتا ہی اور وہ کہ برابر ہی ہوتی ہی کہ اور ون کو ساتھہ چلّون کی حاصل ہو و اللہ علم ۱۲ ع ح ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَذَکَرَ اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَاؤُہٗ عِنْدَ اِسْتِہٖ قَالَ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ هَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنْ رَاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَہٗ فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ قَدْ رَاَیْنَاہُ فَمَنَعَتْنَا هَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا وَیَمُوْتُ کَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا وَیَحْیٰی کَافِرًا وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا اور روایت ابی سعید خدری سے کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہین چہوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کے ہونیوالی تہی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکہا اوسکو جس شخص نے کہ یاد رکہا اور بہول گیا اوسکو جو کہ بہول گیا یعنی حال دراز تہا بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا اور تہا بیچ اون چیز کی کہ فرمایا یہہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا مین پس دیکہنی والا کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ رہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے اور ذکر کیا آنحضرت نی کہ تحقیق واسطی ہر توڑنیوالی عہد کی نشان کہڑا ہوگا دن قیامت کی موافق عہد شکنی اوسکے دنیا مین یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی ویسا ہی نشان بلند و نمایان تر ہوگا تا پہچانا جاوے سبب اوسکے روز قیامت کی اور ہر باعث حق و باطل کی لیے نشان ہوگا تا اوس سے پہچانا جاوے اور نہین ہے کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی سردار عام کی سے گاڑا جاویگا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکے یعنی واسطی ذلت و فضیحت اوسکی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکہی کسیکو تم مین سے ڈر کہنی بات حق کی سے جبکہ جانی حق کو یعنی چاہیے کہ کلمہ حق کہنی مین خوف و ملاحظہ کسیکا نکرے اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر وہان بہی کہی اولی ہی اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای کہنی حق کی سے یہہ عبارت چاہیے کہ منع نکرے کسیکو ہیبت لوگون کی جب دیکہی خلاف شرع تغیر کرنی اوسکی سے پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکہا ہمنی خلاف شرع کو پس باز رکہا ہمکو ہیبت لوگون کی نی بولنی سے اوسمین پہر فرمایا پیغمبر خدا نی خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی ہی اوپر جماعتون مختلفہ اور اقسام متفاوتہ کی پس بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مین وقت سن تمیز سے آخر عمر تک مومن اور مرتی ہین مومن اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اونمین سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن ف دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت مین مزہ اسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکہون مین خوش آیند

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ جو سبز چیز نرم کو خضر اور کہتی ہین جسیسا پہ ہونی کی ساتھ خضراوات یعنی سبزیان اور ساگون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹھہرتی یکی وہ آئین بیان ہی کہ اور عذر دنیا کا کہ لوگون کو ساتھ لذتون اور شہوتون کا دلہ اور حسن و جمال کے فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی یعنی آگی یہہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ کا اسد کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوکی ہو تصرف مین یا یہہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ ان لوگون کا کہ پہلی تمسی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی ہاتھ مین تہا پس دیکھنی والا ہی کہ کیونکا عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھ احوال گذری ہوون کی اور تصرف کرتی ہو اونکی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے یعنی اونکی کرو فریب سے اور محبت سی کہ باعث ہو اور جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ ہین منتغلبین کہ غالب ہوا ہی امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نے اوسکو امیر کیا اور پیشوا بنایا اونکی ہونی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علما اور ارکان دین ہین اور ابو سعید جو روئی کلام مذکور کرکر تو غرض اونکی یہہ تہی کہ ہمسی اولویت ترک ہوئی والا ذہون نی بہی عمل کیا تہا بعضی حدیثون پر کہ جن مین اجازت ہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر درصورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعفا یہان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال توی ہونی ایمان کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی بسبب اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہ ہماکی تو وا ہی برحال ہمارے کہ سلاطین اور امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علما ہی عاملین کم ہین اور کثرت سی ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہی کہ یہہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بالقضا اور سکوت اور بیٹھی رہنی گہر میں کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لا یموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن مان باپ کی ان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہہ اوسی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٰہی کے اونکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر مان باپ سے پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین سو یہہ منافی نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ الخ کہ مراد اس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہو کوئی مانع یا باعث گمراہی جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہہ حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہہ تقسیم باعتبار غالب کے ہی والا بعضی آدمی ایسی ہی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن اور بعضی ایسی ہے پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہہ دو قسمین نہین ذکر کین سلیکی مقصود اس سے یہی ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اور تہی کر ذکر کیا گیا اجمالا بطرح قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَاِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَاِذَا كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهُ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُءُوسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کہا ابوسعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضا بنی آدم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب میں جلد جاتے رہتے ہیں یعنے تہوڑی سی چیز میں جلد غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بہی رہتا ہے پس ایک دونوں میں سے بدلی دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری ہے اور جلد جاتے رہنا خصلت اچہی ہے پس اچہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے یہہ شخص مستحق مدح کا ہے مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بین بین ہے واسطی برابر ہونی دونو حالتون کی اسمین پس نہ تو اوسکی حق مین کہا جاویگا کہ یہہ بہتر ہے لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہے اونمین اور بعضا اونمین سے وہ ہے کہ ہوتا ہے غصہ دیر مین اور جاتا ہے غصہ دیر پس یہان بہی برابر ہیں دونو خصلتون اسکی مقابل ہے دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آنا دیر مین اچہا ہے لیکن دیر مین جانا برا ہے یہان بہی بین بین ہے اور بہترین تمہاری وہ ہین کہ دیر آوی غصہ اور جلد جاتا رہی اور بدتر تمہاری وہ ہین کہ جلد آوی غصہ اور دیر کر جاوی فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنے سی اسلیے کہ وہ ایک آگ ہے روشن یعنی حرارت غریزیہ اور حدت جبلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹہی نفس کے اوپر دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے اوسپر وقت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکہتی تم طرف پہولنی رگون گردن غصہ والیکی اور سرخی آنکہون اوسکی یعنی یہہ اثر داخ اور اوٹہنی بخارات غلیظہ کا ہے اور وہ سبب پہولنی رگون کا ہوتا ہے جیسیکہ پایا جاتا ہے یہہ وقت حرارت طبیعت کی نسیان پس ظاہر عنوان باطن ہے پس جو شخص کہ پاوی کچہہ اسمین سی یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگا دیوی ساتہہ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی احوال اقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہے کہ اچہا ہوتا ہے ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہے اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہے قرض واسطے اوسکی یعنی کسی پر سختی کرتا ہے طلب کرنی مین یعنی نہایت رعایت کرتا ادب کے اور ایذا دیتا ہے اوسکی تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہے طلب مین پس یہہ شخص اسکی ادا مین تو نیک ہے اور طلب مین بد پس یکسان دو خصلتون اسکی مقابل ہے دوسری کی اور بعضا اونمین سی وہ ہے کہ ہوتا ہے برا ادا کرنی والا دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچہی طرح اور سہولت سی طلب کرتا ہے یعنی پس ادا دین مین بد ہے اور طلب مین نیک پس یکسان دو خصلتون اسکی مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہاری وہ ہین کہ جب ہو اونپر دین اچہی طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر اچہی طرح طلب کرین اور بدترین تمہاری وہ لوگ ہین کہ جب ہو اونپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی مین آنحضرت نے خطبہ مین یہہ نصیحتین بیان فرمائین یہان تک کہ جس وقت ہوا آفتاب کہجور کی درختون کی سرون پر اور دیوارون کی کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین باقی رہا ہے زمان دنیا سی نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوس سے مگر جیسیکہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سے نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف وقت آنی غصہ کے لیٹ جانیکو اسلیے فرمایا کہ تا یاد آدمی اوسکو کہ اصل اسکی مٹی ہے مجہکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اسمین لیٹ جانیکو بہت دخل ہے دفع غضب مین شرع وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہان تک کہ بہت ہون گناہ اور عیب انکی ذاتون آپسی نقل کی یہہ ابوداود نی ف لفظ یعذروا ساتہہ پیش یا کی اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سی صریح بنا ہے کا عاذ بہت باعیب گناہ ہونا اور قاموس مین ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کے یہہ ہے کہ اعذار بمعنی سلب علیہ سرا و ازالہ آوکیکی ہی اور سبب کثرت گناہ اور عیب بہت ہونی ہیچ عذاب کرنی حق تعالی کی اونکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کے اوسکو منکر آنے کا جاتی عذر ہے پس ادیسی سبب کثرت گناہون اور عیوب کے سلب ور ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونی کی بہی آتا ہے اور یہہ بہی یہان درست یعنی آل ہلاک نہونگی لوگ یہان تک کہ داخل رقم نسبت گناہ کی اپنی طرف تاویلین کرتی ہی اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضے روایتون مین یعذروا سا

زیری کی ہی آیا ہی عذر سی ساتھہ بر علین کی یعنی معذور رکہنا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ ہلاک نہون گی لوگ یہان تک کہ معذور رکہین ملامت کرنیوالون اور تہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالے انکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کی اور حاصل معنی یہہ توجیہون کا یہہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بہ تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکے محل زجر اور منع اور نہی کی او نسی ہون نہ ہرج **وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی سے کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہماری نی یہہ کہ اوسنی سنا دادا میری سے یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتہہ عمل کرنی بعضون انکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سے گناہ کرین تو اوروں کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکہتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدا تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** یعنی بعضون کو بسبب کرنی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور نہ منع کرنی کی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَاْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور معصیت کی کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا انکو علماء اونکی نی یعنی اول مین باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چہوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علماء نی انکی بیچ مجلسون اونکی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ وہم کاسہ ہوئی اونکی یعنی مداہنت کی اور اونسی اختلاط رکہا پس خلط کیے خدا تعالی نی اور آپسمین ملائی دل بعضون اونکی ساتہہ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی انکو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تہی اور جو ساکت اور مصاحب رہتے تہی اونکی اوپر زبان داود اور عیسی بیٹی مریم کی یہہ لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی تہی حدون سے یعنی بسبب اسکے کہ کہینچا اونہون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتہہ حلال جاننی اور ماننا اونکی اور بسبب راضی ہونیکی گناہون سے اور بسبب اچہا جاننی گناہ کرنیوالون اونکی کہا ابن مسعود نی پس اوٹھہ بیٹہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی تکیہ کیے ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ کیے بیٹہی ہوئی تہی پہلی اسکے پس تکیہ چہوڑ کر سیدہی ہو بیٹہی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤگی تم عذاب سے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یہان تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اونسی بات اچہی اور منع کرو بری بات سے اور پکڑو ہاتہہ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یہہ کام کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کر یگا اللہ تعالی دل بعضون تمہاری کی بعضون پر پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسیکہ لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی ذکی کفر و گناہون پر یعنی ایک امران دونون میں سے ہونی والا ہی قطعاً **ف** جملہ ضرب اللہ کا ترجمہ ملا علی و شیخ رح نی تو یہی لکہا ہی جو لکہا گیا اور ملا علی نی ابن ملک سی یہہ نقل کیا ہی کہ لفظ بعض میں بے سببیۃ کی لی ہی یعنی سیاہ کیی اللہ نی دل ذکی کہ نہین گناہ کیا تہا انہون نی بسبب نحوست گناہگارون کی پس ہو گئے دل سبہون کی سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت سی بسبب گناہون اور مخالطت بعض انکی بعض سی ؛ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْـــــرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ

اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا میںنی شب معراج میں کتنی ایک شخصون کو کہ کترے جاتی ہین ہونٹہ ذکی آگ کی مقراضون سی کہا میںنی کہ کون ہین یہہ اے جبرئیل کہا کہ یہہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تہی لوگون کو ساتہہ نیکی کے اور بہولتی تہی اپنی ذاتون کو یعنی آپ عمل نکرتی تہی اور لوگون کو حکم کرتی تہی عمل کرنیکا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور بیہقی کی ایک روایت میں یون ہی کہ کہا واعظ ہین تیری امت میں سے وہ کہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتے تہے کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہہ عذاب بسبب عمل کرنی انکی ہوگی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم الخ اور جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرۃ و ویل للعالم سبع مرات اور جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مشہور میں اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ ؏ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سے روٹی اور گوشت اور حکم کیی گئی یہہ کہ نہ خیانت کرین یعنی ساتہہ قصد کہانی بہتر کی یا اکثر کی غیر اپنی سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کے کہ پیچہی آوی خوان کی اور نیکی دن سے پس خیانت کی انہون نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹہا رکہا پس کل کی لیی تبدیل کی گئین صورتین ذکی بندر اور سور نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ظاہر یہہ ہے کہ تہی ادنین کی بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِھِمْ شَدَائِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہی عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ پہنچیگین امت میری کو اخیر زمانہ میں ذکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کی یا دنیا کی یا دونو کی نہین نجات پاویگا اوس بلاسی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سے پہنچے مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی نہین خلاصی پاسکیگا اوس زمانہ اوس سلطان مشابہ شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال اور تکمیل کی یعنی پہچانا دین اللہ کا اول ساتہہ تفصیل اوسکی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی اور اوس چیز کی کہ مقتضی ہی اوسکو امر مشروع پس جہاد کیا اور حاصل کرنی اعلا دین

خدا کی ساتھہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت کے بیان کی اور ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی اگر ہوا اوسکو قدرت و قوت اور ساتھہ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا
وقت عجز کی پس یہہ وہ شخص ہے کہ پہلی پہنچا درجۂ اعلی اوسکی کمال ثواب و نیکبختیاں اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا
کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھہ دل و زبان کی نہ ہاتھہ کی یہہ مطلب معلوم ہوا ساتھہ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعبیر ان دونوں سی ساتھہ تصدیق کی کی اور ایک شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اوسنی اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کی پہر بیان کیا حال وصفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی بہلے و مستحسن کو کام
نیک کرتا ہی دوست رکہتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو بنا بر اوسکی پس یہہ شخص
نجات پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر او بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین
خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنے بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھہ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا اور نہ پہچانا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوس میں مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکہنا دل سی ہی اور یہی مراد ہی اور حدیث میں فذلک
اضعف الایمان پس یہہ تینوں قسمیں مردوں عارف اور پہچاننی والوں دین کی ہیں تفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیۃ کریمہ میں ہے فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات مسیر کو بسبب زیادتی تقصیر کے ظالم فرمایا اور دوسرے کو میانہ رو
اور اول کو سابق اور یہیں تینوں برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول میں یہ فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ اور
سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہیں ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہیں کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر میں یعنی سبقت لیگیا ہی لوگوں پر اس
کام میں پس حاصل یہہ کہ یہہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتوں دنیا اور آخرت میں اور لینا رتوں میں ساتھہ خیر اور
ثواب کے اور توفیق طاعت و عبادتمیں اور اسمیں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال
اور تکمیل کی اور درجات علم و عمل کی او تعلیم کی اولئک المقربون یہہ لوگ مقرب خدا ہیں ۂ ر ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ
فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہہ کہ اولٹ دی شہر ایسی
اور ایسی کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی و ایسی ہے مع اہل اوسکے پس کہا جبرئیل نی ای رب میرے تحقیق و ان لوگوں میں بندہ تیرا ہی فلانا کہ
نہیں گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہیں متغیر ہوا
بسبب میرے اور بسبب بے حرمتی میری کی ایک ساعت ہرگز **ف** حاصل یہہ نہیں ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک ساعت بہی
اور اسمیں فراخی ہی کہ اگر ایکبار بہی غصہ ہوتا اللہ کی لیی تو در گذر کیا جاتا پیچ بقیہ اوقات عمر کی ۂ ع **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُ الْعَبْدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ مَالَکَ اِذَا رَاَیْتَ الْمُنْکَرَ فَلَمْ تُنْکِرْہُ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُلَقّٰی حُجَّتَہٗ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُکَ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز و جل پوچہیگا بندہ سی دن قیامت کی پس فرماویگا کیا ہوا
تجکو جب دیکہا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس نہ انکار کیا تو نی اوسپر یعنی تغییر نکیا تو نی اوسکو ہی زبان و ہاتھہ سی فرمایا حضرت نی خدا نی پس سکہایا جاویگا وہ

حجت ہے یعنی عذر بیچ ترک کرنی انکار کی جبکہ ارادہ کریگا اللہ اوسکی نجات دیدیکا پس کہیگا ای رب میرے ڈرا مین لوگون سی یعنی بدون کی تعدی سی پس
نہ تغیر کرسکا زبان و ہاتہہ سی اور امیدوار رہتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کین بیہقی نے یہہ تینون حدیثین شعب الایمان مین ف یہہ مین اقراری
اپنی گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا بیہقی نی احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ اوس شخص کی حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی ورد
اور غلبہ سی اور نہ قدرت رکہتا ہو اونکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ در گذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون
کے نکرسکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی آمین کہا ذکر الطیبی والشیخ اور اسپر شبہہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع میں پس نہین عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہہ اوسکی حق مین ہے کہ قصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اللہ یہہ معذرۃ ۱۲ع
وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْکَرَ خَلِیْقَتَانِ یُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَیُبَشِّرُ اَصْحَابَہٗ وَیُوْعِدُھُمُ الْخَیْرَ وَاَمَّا الْمُنْکَرُ فَیَقُوْلُ اِلَیْکُمْ اِلَیْکُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہٗ اِلَّا لُزُوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے کہ تحقیق عمل مشروع اور غیر مشروع پیدا کیے جاوینگے یعنی
بصورت آدمیون کی مانند اور تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگے واسطی لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہی ان کو دن قیامت کی پس پر مشروع
بشارت یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بہلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنی
یارون کو دور ہو مجہہ سی اور نہین طاقت رکہینگے یہہ واسطی اوسکی یعنی اوس سے جدا ہونیکی مگر لگنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف یعنے جدا اوس سے نہین ہو سکینگی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہے اس سے الگ نہین ہو سکینگی اور حاصل یہہ کہ عمل صالح ظاہر ہوگی اچھی صورتون
مین اور خوشبو دار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کی اور اعمال بدخلاف اوسکی اور لفظ ینصبان ساتہہ صیغہ مونث کی ہی اور بنا مجہول کی
اور ایک نسخہ مین ساتہہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اصلی کہ تا خلیقتان مین تانیث کی لیے نہین ہی بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہہ دونو
نوع مین مخلوقات سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۱۲ع **کِتَابُ الرِّقَاقِ** کتاب ہے رقاق کا ف رقاق جمع رقیق
کے ہے بمعنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکی سنتی سی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور رغبت آخرت
اونسی حاصل ہوتی ہی ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم دو نعمتین ہین کہ فریب اور ٹوٹا کہا ئی ہوئی ہین انمین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی ان دو نعمتون مین بہت
لوگ ٹوٹی مین پڑے رہتی ہین کہ قدر اونکی نہین جانتی اور مفت ہاتہہ سی دیتی ہین اور یہہ معاملہ اونکی نفس سے فریب کہاتی ہین جیسیکہ بیچ معاملہ بیع و شراء
کے کوئی فریب کہاتا ہی اور رستا مال کو مفت ہاتہہ سی دیتا ہی اور زیان زدہ ہوتا ہی وہ دو نعمتین یہہ ہین صحت بدن کی امراض سی اور خالی ہونا وقت کا
شغل سی اور مشغولیات سے پس قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی انمین اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جب وقت
کہ بیمار ہون اور ساتہہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسیکہ کہا ہی علماء نی النعمۃ اذا فقدت عرفت شرح معنی
اسکے یہہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کرتی انمین ایسی اعمال جو دونون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین
اور نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمر دراز اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکیکے اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وذالک

یوم التغابن اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری ہی اونپر اس حال میں کہ نہیں یاد کیا اونہوں نے اللہ کو اوسمین ۔ ع **وَعَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کی سے کہا اونہوں نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ آخرت کی یعنی نعمتوں اور ایام اوسکی کی مگر مانند ڈالنے ایک تمہارا انگلی اپنی کو دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس چیز کی پھرتی ہے انگلی یعنی قطرہ پانی جو اوس میں لگا ہے دریا [illegible] کچھہ نہیں گھٹتا سو اسی طرح [illegible] دنیا قلیل حقیر ہے بنسبت آخرت کے [illegible] سمجھانے لوگوں کی واسطے [illegible] کی ساتھہ کچھہ نسبت نہیں قطرہ کو دریا میں سے نکلتا ہے [illegible] رکہتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے [illegible] نسبت نہیں رکہتی [illegible] تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرۃ [illegible] پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اوسکو طاعت میں ۔ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے [illegible] بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے [illegible] بولے پس فرمایا [illegible] کوئی تم میں سے کہ اوسکو ایک درہم کو خریدے [illegible] خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھہ تمام انواع لذات اپنی کے بہت ذلیل ہے [illegible] رغبت کرتا ہے [illegible] بطریق ارسال [illegible] دخول [illegible] [illegible] الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [illegible] مسلمان [illegible] اور اوسکو [illegible] مشغول ہے [illegible] اور نعمتوں کی [illegible] آخرت [illegible] اوسکے لئے آخرت میں [illegible] اور کہی دنیا میں آخرت [illegible]

نے جو کہا ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر یہہ کیونکر صادق آوے بنسبت میرے اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو چین میں رہتے ہو اور میں ہلا اور طرح طرح کی
تکالیف و فقر و فاقہ میں گرفتار رہتا ہوں آپنے یہی جواب دیا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہے سولت **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِھَا
لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ تَکُنْ لَّہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں ضایع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن کا م
بہلائیاں بسبب ویسی نیکی کی دنیا میں یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتیں اور بدلہ دیا جاویگا بسبب اوسکے آخرت میں اور کافر پس کہلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا ہی دنیا میں بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کے یعنی کہلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اونکی یہان تک کہ جب
پہنچیگا طرف آخرت کی نہ ہو گی واسطی اوسکی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکے نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت میں جزا اور
ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا میں بہی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق میں اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلا اوسکا تمام دنیا ہی میں پایا جاتا ہی اور آخرت میں اوسکا بدلہ نہیں کچہہ اور
اوسپر ثواب نہیں پاتا او رمقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث میں کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا میں ساتہہ انواع محنت اور شدت
اور بلاؤن کی یہان تک کہ جب پہنچیگا آخرت میں نہیں ہو گی واسطی اوسکی برائی کہ عذاب دیا جاوی اوسپر اور موید ہی اوسکی وہ روایت کہ روایت کی ہی احمد
اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت من یعمل سوء یجز بہ کہا ابوبکر رض نی کہ کون نجات پاویگا ساتہہ اسکی یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی بخشی اللہ تجکو ای ابوبکر کیا نہیں غمگین ہوتا تو کیا نہیں ... بیمار ہوتا ہی تو کیا نہیں پہنچتین تجکو بلائیں کہا اونہون نی ہان
یا رسول اللہ فرمایا ... جاتی ہو تم ساتہہ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ مصیبتیں اور بیماریاں جزا ہیں دنیا
میں ۱۲ ع **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ**
الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخکی ساتہہ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتہہ سختیوں اور مشقتون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی مگر
نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی یعنی گہیری جاتی بدلی حجبت کے **ف** یعنی جب پہنچ رہو تم کہ نیکی طاعات و عبادات پر اور پہنچ صبر کرنیکی شہوات و لذات
سے سختی دیکہیں اور مشقت اوٹہائیں بہشت کو پہنچینگے اسلیی کہ جو چیز کہ پردہ میں ہو جب پردہ تک پہنچیں اور اوسکو درمیان سے اوٹہادیں وہ چیز ظاہر ہو لیکن جو
بہشت پہر پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتون کو پہنچیں اور اونمیں دراویں اور اونکو کرین اسپر اونسی گذر کر بہشت کو پہنچینگے اور اسیطرح شہوات یعنی
خواہش نفسانیاں پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پہنچیں اور اونکی مرتکب ہوں دوزخکو پہنچینگے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہیں مانند شراب و زنا
اور غیبت اور مانند انکیکے و الا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب در آنی آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہیں ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سی دور
ڈالتا ہی اور اسی جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کی کیا ہیں یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہنچیں اور اوسمیں دراویں
معرفت خدا کو پہنچینگے فافہم ۱۲ ح **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ**
وَعَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰی لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَشْعَثَ رَاْسُہٗ مُغْبَرَّۃٍ قَدَمَاہُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ کَانَ فِی الْحِرَاسَۃِ وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَۃِ کَانَ فِی السَّاقَۃِ

اِنِ اسْتَاذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دینا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنی اختیار کیا اور ترجیح دی مالکو اپنی معبود جبار کے
رضا پر اس طرح کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کی اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی
اوسکو اور بخل کرتا ہی ساتھہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب زینت مین بقصد تکبر و تجمل کی اور صفت اور نشان بندہ
ہونی زر اور کپڑی کا یہہ ہے کہ اگر دیا جاوی اوسکو زر اور کپڑا خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی اوسکی جمع
کرنی مین ہی اگر دین راضی ہو اور اگر نہ دین ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب
ہونا اوسکی ہو پہر مکرر دعا بد کی تاکید کی لیی ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل و خوار ہو جیو ایسا شخص و جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاؤن مین پس نکالا
جائیو یعنی جسوقت شبہات و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو و جسبا بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص و طمع کی چاہا کہ اونکی مقابلہ مین ذکر کری طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین اور بی رغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر بینون کی نظرون
مین خوار ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیو واسطے اوس بندیکی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطے جہاد کی راہ خدا مین
پراگندہ ہین بال سر اوسکی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہی کی لشکر مین نگہبانی کی لیی رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون سی اوسکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسیکی قبول نہین کیجاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی لوگون کی نظرون مین ... بندہ دنیا کا
اور یہہ اسسببسے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی ساتھ دنیا مین اور اگر مال اوسکی ہاتھ مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہین اور خاص
دینار اور درہم ہی کو اسلیی ذکر کیا کہ یہہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسببانکے تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتھہ زبر خ کی اور
وزن سفینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو اسلیی ذکر کیا کہ اکثر اسکی پہنتی سی
تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی آگی مفارقت کی پس گویا کہ بندی اوسکی
ہوتی ہین اور انتقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانوسی نکالنا یعنی جسوقت شبہات و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نکیجیو اور چونکہ کانٹا پانوسی
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کا ہی نفی کی اوسکی سی زیادہ جو ہو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق مبالغہ مناسب ہی
کے کیا ہی ہمنی و الا اگر حمل کرین او سپر خبر دینی کی قبح حال اوس جماعت کیسی اور برائی اور ذلت اور خواری اونکیسی دنیا اور آخرت مین تو بہی جائز ہی
جیسکہ پوشیدہ نہین ہی یہہ ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ
مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَہْرَۃِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِہَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ یُنْزَلُ
عَلَیْہِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْہُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ وَکَاَنَّہٗ حَمِدَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ
حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَۃَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاہَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ
وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ وَاِنَّ ہٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِحَقِّہٖ وَوَضَعَہٗ فِیْ حَقِّہٖ

فنعم المعونة هو ومن أخذه بغير حقه كان كالذي يأكل ولا يشبع ويكون شهيدا عليه يوم القيمة متفق عليه

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سی کہ ڈرتا ہون مین تمہاری صحابہ یا ای امت پیچھے وفات اپنی کی وہ چیز ہی کہ کہولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس کیونکر وسیلہ اور سبب ہوگی برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہی حضرت یعنی بانتظار وحی کی دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنی کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نی پس پونچھا آنحضرت نی اپنی چہرہ مبارک سی پسینا کہ وقت اوترنی وحی کی آتا تہا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنی والا اور گویا کہ آنحضرت نی تعریف کی اوسکی یعنی اور اچھا جانا اوسکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سی فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سی ہی اور اس سی برائی پیدا نہین ہوتی مگر بعارض بخل و امساک کی اور بیجا خرچ کرنی کی حد اعتدال سی مانند بہار کی کہ نہین اوگاتی مگر جو کچھہ کہ خیر ہی فی نفسہ اور بہار کا ابر ضرر بسبب زیادہ کہانی کی ہوتا ہی جیسا کہ بیان فرمایا بالقول خود اور تحقیق جنس اون چیزون کی کہ اوگاتی ہی بہار قسم گہاس سی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو پیٹ پہولا کر یا قریب ہلاکت کہ پہونچاتی ہی یعنی اگر مار نہین ڈالتی تو قریب پہنچاتی ہی یعنی ہلاکت کی مگر کہانی والا جانور گہاس سبز کا اس طرح کہ کہائی گہاس یہان تک کہ جب کہ بہرین دو کہانین اوسکی یعنی بہرا ساتھی تو پہر آفتاب کی یعنی بیٹھا دہوپ مین کہ سبب اوسکی پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کی سامنی بیٹھا کر جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھہ کہ اوسکی پیٹ مین ہوتا ہی نکلتا ہی جیسا کہ فرمایا پس لید کیا اور پیشاب کیا یعنی پہر پہارہ پیٹ کا کہا ہی پہر طرف چراگاہ کی آئی پس کہایا اور تحقیق یہہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور نرم و رنگین ہی کہ آنکہہ مین اچہا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ اپنا اوسکے دلمین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال کو ساتھ حق اوسکی یعنی بقدر احتیاج کی وجہہ حلال سی اور کہی اوسکو بیچ حق اوسکی یعنی مصرف اوسکا کی پس اچہا مددگار ہی وہ مال اوسکی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی کہ مثل ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال گواہ اوپر اوسکی دن قیامت کی [illegible] روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نی ف اعلم فتنہا [illegible]

سی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہ ہی اشارہ ہی اوسکی شیرینی و سبزی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور یعنی یہہ نہین کہ مین ڈرتا ہون کہ بہت ہونگی اموال تمہاری اور مغرور ہو جاؤ گی اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر و عجب اور حسد اور حب مال و جاہ کی اور دونون کی لوازم امور دنیوی سی اور مانند روگردانی کی سامان تیاری کرنی موت کی اور پہر کہاتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہہ مثل ہی حال وہ شخص کا ہی جو اوقات مین فراط و حد سی تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کی پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوت اور حرص کی کہ مر گیا ہی آزاد کی لیکن رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب آفتاب رحمت کی متوجہ ہو کر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہہ پاک کرنی نفس کی گناہ سی علاج نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ ہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی یہہ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور وہ اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور استغفار کی نپائی اور ساتہہ قیاس ان دونون قسمون ذکر کی گئی کی ایک اور قسم ہی معلوم ہوتی ہی کہ وہ کہ اصلا ہاتہہ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا ہوا اور دنیا مین بغیبتی کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بھلائیون کی کہ بیان کیا ہی اصلا ہاتہہ دنیا مین آلودہ کیا اور دوسرا مقتصد نی آلودہ کیا لیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتہہ آلودہ ہی دنیا مین گیا نعوذ باللہ من ذالک یہہ اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کی بیچ جمع مال اور صرف کرنی اوسکی پس

فرمایا تحقیق یہہ مال سبز الخ اور بغیر حق الخ سے لیکے یعنی بغیر احتیاج کی طرف سے لیکر اور جمع کیا اوسکو حرام ہی اور خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی اور مانند
اوسکے کہ کہاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کی مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوا ور مانند اوس بیمار کی ہی کہ اوسکو استسقا ہو کر
سیراب نہیں ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بہڑک ہوتی ہی پیاس کے اور پیٹ بہت بہولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ نے کہ دنیا
مانند سانپ کی ہی پس جو شخص کہ جانی منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہیں جائز پس لوگون نی کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نی وہ یہہ ہے
کہ معلوم کری کہ کہان سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو ۱۲ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا
كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہیں فقر سے ڈرتا مین تمپر یعنی اسلیے کہ اوس مین سلامتی غالب ہی اور وہ انفع ہی تمہارے لیے لیکن ڈرتا ہون تمپر اس سے کہ فراخ کیجاوے گی تمپر دنیا
یعنے پس کروگی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہوو گی ساتہہ اوس کے جیسی کہ فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تہے پہلے تمسے یعنی پس ہلاک ہو گی
وہ بسبب ختم کرنی کی فقر اور بسبب کمال رغبت کی مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی اوس مین بہت
جیسیکہ رغبت کی پہلی لوگون نی اوس مین اور ہلاک کریگی تمکو جیسی ہلاک کیا اونکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سبب فراخی دنیا سی کہ باعث
رغبت اور ہلاک ہی یہ گرفتاری حرص کی ور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی آدمی کی ہی کہ موجب ہلاکی کا آخرت مین یا واقع ہونا ہی نزاع و خلاف
کی کہ نوبت قتل و قتال کی پہنچی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد فقر سی یہہ ہے کہ نہو لی سکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین اور
بدن سے اور غنا سی مراد ہی زیادتی مقدار کفایہ پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونیکی عبادت رحمان ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَفَافًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کی ہی یا اتباع اور دوستدار کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کہانی پینے کو کہتی ہین کہ
جو نگاہ رکہی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سے اور بعضون نی کہا کہ وہ جان بچا رکہی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہہ بکا فکی کے وہ ہی
کہ باز رکہی اور بی پرواکری سوال سی اور بعضون نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر اولی کی ہی اور بیان
ہے اوسکا کہ اکتفا ساتہہ ضروری معیشت کی دل سی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا حضرت کی بیچ حق اون کی کہ جیا اون لوگون مین کہ ارادہ کیا اوسکا
کرنی ونیکا اور جانا چاہیے کہ کفاف مختلف ہوتا ہی ساتہہ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایسا تو ہی کہ عادت ساتہہ قلیل کہانی کی جاسکے
دو تین روز یا زیادہ اوس سے بہوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایکبار روز مین دو تین بار کہاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال
نہین رکہتا اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف ومرض کی تہوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت میں زیادہ اوس سے اور لیکن مسافر کا بیان
پس مقدار کفاف کی منضبط نہین ہو سکتی اور مقصود وہ ہے کہ بسبب اوسکے قوت طاعت ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اسی حدیث مین اشارہ
ارشاد ہی امت کو اوپر کہ بیچ طلب کی زیادتی کی مشقت نہ اوٹہاوین اور مقدار قوت و کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نکرین
اور لکہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی سہولت عبادت اور
عبادات کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یعنی تسلیم کیا قضا و قدر الہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کے یعنے اوس قدر کہ کفایت کرے امر دنیا میں اور باز رکھے اوسکو سوال سے اور قانع کیا اوسکو خدا تعالی نے ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہے اوسکو قسم
رزق سے اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ
وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہے بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہے
بسبب مال کے یا گھمنڈ مال کی اور تکبر کرتا ہے ساتھ نسبت کرنے اوسکی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہے مال اوسکی سے تین چیز
ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہے اوسکی لیے اوسکے مال سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اونمیں سے حقیقۃ اور باقی ہے اور منفعت دو
صورت میں ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونیوالی ہیں وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانے کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اسکو دی پس ذخیرہ
کے یعنی عقبی کی لیے اور وہ چیز کہ سوا اسکی ہے یعنی ذکر کیے گئی کی قسم اور اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد سے اور جواہر اور مانند اسکی کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہے اون سے اور چھوڑ جانیوالا ہے اوسکو واسطے لوگون کی نقل کی یہہ مسلم نے ف ذخیرہ کیا اشارہ ہے اسمین طرف اسکی ہے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہہ ہے کہ بخشے اور دے فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطے روز حاجت کی قیامت میں ش ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ
اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقٰى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہیں
میت کے تین چیزیں پس پہر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ جاتی ہیں اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہے اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی
ہیں اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور
مانند اسکی اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہیں اہل اور مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہیں اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنے جو کچھ کہ مترتب ہوتا ہے اوسپر ثواب اور عذاب جیسا کہ نتیجہ اسکی کہا گیا ہے القبر صندوق العمل ش ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ
اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہے تم میں سے کہ مال وارث اوسکا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنے کون ہے کہ دوست رکھتا ہے کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کے لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا بہت
پیارا ہوتا ہے طرف اوسکی مال وارث اوسکے سے فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہے کہ آگے بہیجا یعنی صدقہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث
کا وہ ہے کہ پیچھے چھوڑ گیا نقل کی یہہ بخاری نے ف پس اگر چاہتا ہے کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ صدقہ دے اور آگے بہیجے اور پیچھے نہ چھوڑے اور
چونکہ آگے نہیں بہیجتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہے اپنی مال سے اور مراد یہہ ہے کہ بخل کرتا ہے
اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنیکی واسطے فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہے واسطے وارثون کی چھوڑ جاوے تو افضل ہے
جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ بہیک مانگنی کی لیے لوگون کی آگے ہاتہہ پہیلاتے پہریں ش ح

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ
وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف
تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہٰکم التکاثر یعنی
باز رکہا تمکو مال کی زیادتی اور آخرت کی سی ایک کی فخر کرنی نی ساتہہ کثرت مال کی فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نی
یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کی اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری اے آدم کی نفع اور نصیب مال سی مگر وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی
تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی
ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی و لیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی ف یعنی ساتہہ قناعت و بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال ہی اور ساتہہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہہ جمع
کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہہ قوت اور کفاف کی اور دور ہی
حرص اور زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نرکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدل است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہہ
غنا النفس کے حاصل کرنا کمالات علمی و عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون انکے محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت و دولت اور تونگری بسبب کمال کے
ہے نہ بسبب مال کی ** بیت ** تونگری نہ بمال است نزد اہل کمال ؛ کہ مال تا لب گور است بعد ازان اعمال ؛ کہا بعض ربانیان نی ؛ نظم ؛
رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا × لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ × فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ × وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ × اور یہہ امر
معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون و قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ع اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ
يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى
النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسی یہہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہہ انکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مینی سیکہتا ہون
یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہہ پکڑا جاتا ہے اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتی ہین کہ اوسکی دلمین جگہ کرے
پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگونکا اور راضی
رہ تو ساتہہ اوس چیز کی کہ قسمت مین کی ہے اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب تو راضی
ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور معنی تونگری کی یہی ہین اور احسان کر تو اپنی ہمسایہ کی یعنی اگرچہ
برائی کری وہ تجہسی ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکہہ سب لوگون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کی لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت
ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہہ احمد
اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف عمل کری الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور بہتر ہی اگر عمل کیا اوپر اوسکے

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنی اونکے بہی تو اسباب تاہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سی درست ہے اور محارم شامل ہی تمام
کرنی منہیات کو اور ترک کرنی ماموراتکو اور عابد ترین لوگوں کا اسلیی کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سی کہ انکی عہدہ فرائض سی اور عوام لوگ تر
کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتی ہین ساتہہ کثرت نوافل کی پس ضائع کرتی ہین اصول کو اور قیام کرتی ہین ساتہہ فضیلتون کی بعض اوقات
ہوتی ہی ایکشخص پر قضا نمازون کی اور نافل ہوتا ہی انکی اداکرنی سی اور طلب کرتا ہی علم اور کوشش کرتا ہی طواف اور نفل عبادتوں
مین اور ہوتی ہی ایک اوپر زکوۃ یا حقوق لوگون کی اور کہلاتا ہی فقراء کو اور بناتا ہی مسجد مین اور مدرسی اور مانند انکی آور راضی ہو تو انچ
پوچہا ایکشخص نے سید ابوالحسن شاذلی سی حال کیمیا سی پس کہا اونہون نی کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر تو اسکی طمع
سیہہ کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت مین کیا ہی تیری اور کہا سید عبد القادر جیلانی رح نی کہ جان اگر قسمت نہین فوت ہونیکی تجہسی بسبب
ترک کرنی طلب کے اور جو چیز کہ قسمت مین نہین ہی نہین پہنچیگا تو اوسکو بسبب حرص کرنی اپنی طلب مین اور سبب کوشش اور مشقت کی پس صبر کر تو اور لازم کر
حلال کو اور راضی ہو تو ساتہہ حکم کی تاکہ راضی ہووی تجہسی ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکہی تو یعنی مثل اوس چیز کی کہ دوست رکہی تو اوسکو اپنی لیی
کہ یہان تک دوست رکہی تو ایمان کافر کی لیی اور توبہ فاجر کی لیی اور مانند انکی اور بہت نہ ہنس یعنی ہو ہیگا تو خوش دل اور زندہ ساتہہ ذکر رب کی ۱۲ ع ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہی اے آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیی یعنی خوب فارغ کر اپنی دلکو واسطی عبادت رب اپنی کی بہر دونگا مین سینہ تیرا بی
پروائی سی یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سی کہ پیدا کرینگی بی پروائی کو غیر مولی سی اور بند کرونگا مین راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق
کے اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہو گی تو میری عبادت کے لیی اور گرفتار ہی مہمات اور مشاغل دنیا اور نفس کی رہی تو بہر دونگا مین ہات تیرا یعنی اعضا
تیری طرح طرح کی شغلون مین اور دور نہین کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نی ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات
دنیا کی فقر نہین جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہی اور بیچ فارغ ہونیکی واسطی عبادت کی اسایش بہی ہی اور غنا بہی درج حاصل ہی
کہ رنج مین ڈالیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کی بیچ طلب نی مال کی اور نہین پہنچیگا تو مال کو مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہی تیری لیی ازل مین اور
محروم رہیگا تو غنا قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کی ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ
وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ
بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا اونہی ذکر کیا گیا ایکشخص نزدیک حضرت کی ساتہہ عبادت بہت
کرنیکی اور ساتہہ کوشش و مشقت کرنیکی یعنی طاعت مین باوجود کم بچنی کی گناہ سی اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کی نزدیک ایک اور شخص ساتہہ پرہیزگار
کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتہہ پرہیزگاری کی یعنی اگرچہ اسقدر
عبادت کی کوشش نہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ساتہہ لفظ یعنی کی تفسیر کی ہی کسی راوی نی لفظ رعہ کی اور مراد ورع سی تقوی ہی یعنی بچنا حرام
چیزون سی پس ورع کبہی متقضی ہوتا ہی بجالانی عبادتون واجبہ کو ۱۲ ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ
شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی عمرو بیٹی میمون اودی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی واسطی ایک شخص کے اس حال مین کہ آنحضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون نی احوال پہلی
پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون زمانہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادہ پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اوضعیف
ہونیکی طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنے کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن
تونگری کو پہلی فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و مشوشات سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونیکی اوسمین اور غنیمت گن زندگانی
کو پہلے موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنیوالی ہین جب تک کہ نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت
اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنیسی ہاتھہ لگی یعنی بانی مقصود بی مشقت کی ہاتھ آتا ہی اور اغتنم اغتنام سی ہی یعنی لینا
غنیمت کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادات مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون خرد ہر ہیچ مطابق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود
کرنی تیرکی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی شرع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى
مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ
أَدْهٰى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنیوالی اور حد امر سی باہر ڈالنی والی ہی یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلادینی والی
ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوکہ اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کی یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کی کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکے یا انتظار نہین کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ بی عقل بی حواس
اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہی اور ہلاک کرنیوالی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت تدبیر نہ ہی یا انتظار
نہین لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بدغائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا اور جانا
ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور
نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات
کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش و سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ
سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سی لیجا دی اور اسیطرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی
نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دی اور اسیطرح معنی اور جملون کی سمجھ لے شرح نہین انتظار کرتا الخ یہہ
واقع ہوا ہی بطور توبیخ کی اور تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنے کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کے پس تمہی اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود
قلۃ شواغل و قوۃ بدن کی تو کیونکر عبادت کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل و ضعف قوی کی شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری
کا الخ شرع **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ
وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سے یعنی ایسی کہ دور کرنیوالی ہی اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہی
ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہے خدا اوسکو اور
عالم اور سیکہنی والا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین

الستہ یا ما والاہ کی معنی یہہ ہین وہ چیز کہ قریب اور مشابہہ ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ سی یا وہ چیز کہ تابع ہی ذکر کی اور
لوازم اور مقتضیات اوسکی سی ہے قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی عز اسمہ کے سی اور والاہ وجہ اول پر ولی سی ہی یعنی محبت کے اور وجہ ثانی پر ولی سی ہے
بمعنے قرب کے اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی تبعیت کے اور یہہ وس تقدیر پر ہی کہ مراد ساتھہ ذکر کی ذکر اسم الٰہی کا ہو عز اسمہ جیسیکہ متبادر
ہے اور اگر مراد ساتھہ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بہ نیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور
مراد ساتھہ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوسپر ہین قسم کفاف معیشت اور اور ضروریات کسبی اور ذکر کرنا
وعالم اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کے سی ہوگا ✽ ح **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا
تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
سہل بیٹے سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی
گھونٹ پانی کا نقل کیا یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھہ بہی قدر ہوتی اللہ کے نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بہی نہ دیتا اسلیے
کہ عدو اللہ کی ہین اور عدو کو نہین دیجاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینیوالی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی
اور اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسیکہ اشارہ کیا اس حدیث مین ان زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہے اللہ تعالی
کے نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لو لا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الآیہ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہو جاوین
سب لوگ جماعت واحد یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطے اوس کی کہ کافر ہوتی ہین واسطی گھرون انکی کی چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما عند اللہ خیر للابرار
اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ✽ ع **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا
فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتھہ زبر ضاد اور
جزم ہی کی صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونیسی نہین اور مانند انکی مین کہ جو مانع ہون عبادت
ہونیسی اور خوب متوجہ ہونیسی طرف امور عقبی کے ✽ ع اسلیے کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اور طلب فی زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہہ
اوسکے حق مین ہے کہ گرفتار ہو نا اسبا بین اوسکو مانع حضور سے ہو اور واجب حقوق سی باز رکہی اور اگر ایسا نہو تو منع نہین اور ان دونو
مضمون کو آیۃ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی معنی اسکی یہہ کہ وہ مرد کہ باز نہین رکھتی اونکو تجارۃ اور نہ بیع ذکر خدا سی یعنی ہیں اور
تجارۃ نہین رکھتی تا مانع ہو یا یہہ مراد ہی کہ ہونا انکا ذکر سی باز نہین رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب
تر پڑتا ہی گرنتار ان جاہست زرع و تجارت ✽ چو دل با خدا است خلوت نشینی ✽ ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسی کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا اپنی کو یعنی
ایسا دوست رکھنا کہ غالب ہو محبت اوسکی پر نقصان پہنچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن
اوسکا دنیا مین پس نہین ہوتا اوسکو فراغت واسطے امر آخرت اور طاعت مولی کی اور جو شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہی دنیا اپنی کو
یعنی بسبب متوجہ ہونی اوسکی کی امر دنیا مین بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت مین اور مہمات اوسکی ہین پس جیسا کہ منع کی دوستی دنیا اور آخرت کی ایکہہ

جمع نہین ہوتین تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اور پر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان
ف علامت اختیار کرنی عقبی کی اور اعراض کرنی دنیا سی یہہ ہی کہ مستعد رہی موت کی لیی پہلی آنی اوسکے ؛ ع **وعن** ابی ہریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرہم رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اونہی نقل کی یہہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جایو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جو کوئی گرفتار انکی
محبت کا ہی اور بسبب انکے بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ ہی انکا اور لعن کے معنی ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سی ح **وعن**
کعب بن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لھا من حرص المرء علی
المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کے سی اونہی نقل کی اپنی باپ سے کہا اوسکی باپ نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بھیڑیے بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کرنی شخص کے
سے مال وجاہ پر واسطی دین اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی **ف** لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال وجاہ
پر بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی مقابلہ مین حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بھیڑیون بھوکون کی ریوڑ
بکریون کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسیطرح مشکوۃ
کے نسخون مین لیکن یہہ بسبب سہو وخطا کی ہی اور صواب یہہ ہی کہ لفظ عن ابیہ نہو اسی کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھہ شرف اسلام کی مشرف نہین
ہوا اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخون مین بھی اسیطرح واقع ہوا ہے پس یہہ حدیث کعب بن مالک
سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اور تین تنون مین سے کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی ؛ ع رح **وعن** خباب عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیھا الا نفقتہ فی ھذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی خباب سے اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف بہشت اپنی مین مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی گھر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور
یہہ بیچ غیر صورت ضرورت واحتیاج کی اور بنانی مکانون خیر کی ہی والا بنانا گھر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکی کہ بنانا انکا مستحسن اور مستحب ہی ؛ ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین یعنی ثواب کرتا ہی اگر بہ نیت تقرب
کے کری مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
ف یعنی واقع ہوئی اسراف کی اور اللہ نہین دوست رکھتا اسراف کو اور سوا اسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے تو وہین مسرف نہین اسلیکی وہ قابل
کہلانی اور انعام کی ہی اور یہہ دو چیزین برابر ہی یا واقع ہو مستحق یا غیر مستحق پر ؛ ع **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ھذہ قال اصحابہ ھذہ لفلان رجل من الانصار فسکت
وحملھا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبھا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف
الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی ذلک الی اصحابہ وقال واللہ لانکر رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِہٖ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَھَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَکٰی اِلَیْنَا صَاحِبُھَا اِعْرَاضَكَ فَاَخْبَرْنَاہُ فَھَدَمَھَا
فَقَالَ اَمَا اِنَّ کُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا یَعْنِیْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت انس سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایکدن اس حال مین کہ ہم جماعت صحابہ کے ساتھہ آنحضرت کی تہی پس دیکہا آنحضرت نی ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے انصار مین
سے بنایا تہا پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق انکار و تحقیر کی کہ کیا ہی یہہ گنبد یعنی یہہ عمارت کیا ہی اور کسنی بنایا ہی اسکو عرض کیا حضرت کی
صحابہ نے کہ یہہ گنبد ہی فلانی شخص کا کہ ایک مرد انصار مین سے ہی پس سکوت فرمایا حضرت نی اور کچہہ نہ کہا لیکن رکہا اس بات کو بطریق کراہت اور
غضب کے اپنی دل مین یہان تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگون مین پس مونہہ پہیر لیا حضرت نی اوس سے یعنی جواب اوسکے سلام
کا نہ دیا یا دیا اور مونہہ پہیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطی ادب دینے اوسکے اور تنبیہہ کرنی غیر اوسکے کیا آنحضرت نی یہہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص
سلام کرتا تہا اور آنحضرت مونہہ پہیر لیتی تہی اوس سے اور جواب اوسکے سلام کا نہ دیتی تہی یہان تک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرہ مبارک پر حضرت کے
اور رنگ مبارک پہیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کے یارون سے یعنی خاص یارون سی کہ ہمنشین و مصاحب تہے اور کہا اوس شخص
نے قسم ہے خدا کی مین ناآشنا دیکہتا ہون آج سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ و کراہت کا دیکہتا ہون حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکہا تہا مینی
سبب اسکا کیا ہی کہا صحابہ نی کہ نکلی تہی حضرت اور دیکہا تہا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پہر اوہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس گرادیا اوسکو یہان تک
کہ برابر کردیا اوسکو ساتہہ زمین کے پس نکلی آنحضرت ایکروز پس دیکہا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا صحابہ نی شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکی نی
آپکی مونہہ پہیرنی کی اوستی اور پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی پس خبر دی ہمنی اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکے بسبب بنانی گنبد کی ہی پس گرادیا اوسنی اوسکو پس فرمایا
حضرت نے یعنی یہہ سبب مکروہ جاننی اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کے ہی آخرت مین اوپر مالک اسکی کی الا ما لا الا ما لا یعنی مگر وہ چیز
کہ نہین ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہی اس قدر معاف ہی نقل کی یہہ ابوداودنی ف معنی حدیث کی یہہ ہین کہ جو عمارت کہ بنا وی اوسکو مالک
اوسکا پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہے آخرۃ مین اور وبال اصل مین بوجہ او رمکروہ کو کہتی ہین اور مراد عمارت سی وہ ہی کہ بنائی ہو تفاخر اور چاہین کی ایسی
زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون اور مدرسون اور خانقاہون کی کہ یہہ آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری
ہو آدمی کی ایسی قسم قوت اور لباس اور مکان تہنی کیسی روایت کیا بیہقی نی انس سی بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہی اپنی مالک پر دن قیامت
کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نی واثلہ سی مرفوعا کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہی مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتہہ ہتہیلی اپنی کی یعنی تہوڑی
بقدر ضرورت کی اور کل علم وبال ہی دن قیامت کی مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوی اوسپر وَعَنْ اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَھِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْكَ مِنْ جَمِیْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَادٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَھُوَ تَصْحِیْفٌ اور روایت ہی ابی ہاشم بن عتبہ
سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمیع کرنی مال کی سی ایک خادم کہ سفر ضروری مین
خدمت کری اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوسپر راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچہہ رکہا چاہی تو یہہ دو چیزین رکہہ زیادہ اسی
اختیار نکر یا صرف کردی اور نہ رکہہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہی قدر کفایت پر ان چیزون مین سی کہ توشہ ہون راہ آخرت کا نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور بعضی مصابیح کی نسخون مین عن ابی ہاشم بن عتباد ہے ساتہہ دال کی بدلی ت کی اور یہہ غلط ہی کسی راوی

سے یہہ غلطی ہوئی ہی ۞ وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن ادم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت
یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں ہی واسطی ابن
ادم کی استحقاق بیچ غیر ان چیزون کی گہر کہ رہوی اوسمین یعنی بقدر ضرورت کی ہو کہ دفع کری گرمی اور سردی کو اور کپڑا کہ ڈہانکی ساتہہ اوسکی ستر اپنی کو
اور روٹی خشک بغیر سالن کی کہ اوس سے بہوک کو دفع کری اور پانی کہ اوس سی پیاس کو بجہاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف مراد ساتہہ حق کی وہ چیز
کہ واجب ہی واسطی اوسکی اللہ تعالی کی طرف سے بغیر تبعہ وسوال کی اور اوس سے آخرۃ میں پس جب کفایت کریگا اوسپر وجہ حلال سی نہیں سوال کیا جاویگا اوس سے
اسلیے کہ یہہ چیزیں ان حقوق میں سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو انسے اور جو کچہہ کہ سوا انکی ہی حظوظ النفس سے سوال کیا جاویگا اوسسی اور مطالبہ کیا جاویگا
اور جلف ساتہہ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر سالن کی اور ساتہہ زیر جیم کی بہی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑی خشک روٹی
کے کہ اوس سے بہوک کو دفع کرے ۞ وعن سہل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ احبنی
اللہ واحبنی الناس قال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہی سہل
بن سعد سی کہ کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجہکو ایسی کام کی کہ جسوقت میں کرون اوسکو دوست رکہی مجہکو اللہ اور دوست رکہین مجہکو لوگ
فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتہہ ترک کرنی محبت اوسکی کی اور اعراض کرنی زوائد سی اوسکی اور متوجہ ہونی کی طرف آخرت کی تا دوست رکہی
تجہکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنی تیری کی عدو اللہ کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز میں کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال وجاہ تا دوست رکہین تجہکو
لوگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف زہد کہتی ہیں میل کرنی کو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہہ ہی کہ باوجود میسر ہونی [illegible] اسکی بی رغبتی
کری کہا ہی بعضون نی کہ نہیں متصور ہوتا زہد اوسی کہ نہیں ہی اوسکی لیی مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اونہون نی کہا کہ زاہد
ابن عبد العزیز تہی کہ دنیا چلی آتی تہی اور باوجود اسکی اونہون نی ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز میں زہد کرین کہ نہی حاصل یہہ کہ قناعت کری اوپر قدر
ضرورت پر یعنی چیزیں مانند کہانی اور پہننی وغیرہ کے اور چہوڑی فضولیون کو جیسا ہوتا ہی ۞ وعن ابن مسعود ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک
ونعمل فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکہا رواہ احمد والترمذی
وابن ماجہ اور روایت ہی ابن مسعود کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئی بوریی پر پس اوٹہی حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریی نی
حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نی کہ یا رسول اللہ اگر فرماتی آپ ہمکو یہہ کہ بچہاوین ہم واسطی آپکی فرش نرم اور بناوین ہم [illegible]
لیکی کپڑی اچہی تو بہتر ہوتا منع فرمایا آپکو سی اس بوریی کی سختی سی پس فرمایا کہ نہیں ہی مجہکو الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت ومحبت ہی ساتہہ میری
اور نہیں ہی حال میرا ساتہہ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچی ایک درخت کی اور سوار ہی کہڑا رہا پہر چل کہڑا ہوا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یہہ جو فرمایا مالی وللدنیا اخر [illegible] الفت ساتہہ دنیا کی اور نہ [illegible]
دنیا کی الفت ومحبت ساتہہ میری تاکہ رغبت کرون میں طرف اوسکی [illegible]
الفت ومحبت دنیا کی ساتہہ میری یا کون سی چیز حاصل ہوگی واسطی میری ساتہہ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی طرف میری [illegible]
کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سو کہ وہ ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب جلدی [illegible] اور جلدی چلی جانیکی ہی [illegible]
[illegible] کہ تہوڑی سی دیر ٹہہرتا ہی اور یہہ جو [illegible]

کرنیکے ساتھ قطع مسافت اسکیا اور تعلق اور التفات کرنیکی کسی اور چیز کی طرف کہ مانع ہو اوس سے ﴿ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَاۗئِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوۃِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّہٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِہٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاکِیْہِ قَلَّ تُرَاثُهٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ﴾ اور روایت ہی ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کے میری دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا انکا ازروی حال کی اور فضل انکا ازروی مال کی نزدیک میرے یعنی میری نزدیک سب میں البتہ مومن ہی سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت میں عبادۃ الہی میں مشغول رہتا ہی یعنی جیسیکہ اطاعت وعبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر میں اور ہی وہ گم نام لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیوں کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہے بسبب علم وعمل کی اور ہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر وقناعت کیے اوسپر پہر چٹکی بجائی حضرت نے ساتھ ہات اپنے کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کے اور جو کچہ کسی چیز کی بجاتی ہیں پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہیں عورتیں رونے والیاں اوسکی مرنی پر کم ہی میراث اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف لفظ حاذ ساتھ تخفیف ذال معجمہ کے پیٹہ سوار کے اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا صراح میں خفیف الحاذ سبکبار یعنی عیال ومال سی سبکدوش ہی پس راہ خدا کے سیر خوب طرح کر سکتا ہی اور نہیں مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھ حضور قلب کے اور مناجات ساتھ اللہ کے چونکہ شواغل اور تعلقات اہل ومال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکہنی والا ہوگا درویش کہ ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہیں ایسی کرتی ہیں کہ نماز اور عبادۃ مولی تعالی بحضور کر سکیں اور ہی گم نام لوگوں میں اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے کہ نہیں نکلجاتا اور نہیں ایسی کی نکل جانا اونمیں سے موجب شہرت کا ہی ونہیں اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ مراد لوگوں سے عام لوگ ہیں یعنی نہیں کرتی اسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ لا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ کی معنی یہہ ہیں کہ مارا انگوٹہی کا بیچ کی انگلی کی سر پر یہاں تک کہ سنی گئی اوس سے آواز اور تہا یہہ میں ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیوں دست مبارک اپنے کے جیسیکہ درہمی نقد کرتی ہیں یعنی پرکہتی ہیں ایک پہر اور پہر اور رجالو جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک پہر اور پہر اور اوسکو بہی نقد کہتی ہیں اور مراد ماننا سر انگلیوں کا ہی ایک کا دوسرے پر بقصد تعجب اور سبب تقلیل کی یعنی حال وسکا یہہ تہا چند روز میں موت آگئی پس چل کہڑا ہا جیسیکہ فرمایا جلدی کے گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پر فتنہ و شور سے یا مراد یہہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کی نزع ﴿ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاۗءَ مَکَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَکَرْتُكَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ ﴾ اور روایت ہی انہیں ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش کیا اور ظاہر کیا مجہہ پر پروردگار میرے نی کہ کردی میری لیی مکہ کی سنگریزوں کو سونا پس کہا میں نی نہیں چاہتا میں یہہ ای پروردگار میری ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بہر کر کہاؤں ایک روز اور بہوکا رہوں میں ایک روز پس جس وقت بہوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیری اور یاد کروں تجہکو اور جس وقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں تیرا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ف پیش کیا یعنی پیش کرنا حسی یا معنوی اور یہہ ظاہر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسی اور اختیار دیا مجہکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبی کا بلا حساب وعقاب اور بطحا اور

البطن جگہہ جاری ہوتی پانی فراخ کی کہ اونمین سنگریزی باریک ہون اور مراد سونا کر دینی البطحا مکہ سی یہہ دنیا او منالکا ہی ساتہہ سونی کی یا کر دینا سنگریزون کا سونا اور یہہ ظاہر تر ہی جیسی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونیکی کردی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیئی سنگریزہ مکہ کی سونیکی کردون اور خیر جملہ کا حاصل یہہ ہی کہ یعنی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکہ رہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤن اور یہہ تعلیم اوکا کرنا ہی امت کو اور اختیار کرنی فقر و قناعت کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ۲ ع ح وَعَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِىْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِىْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری تم مین سی نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سی پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیئی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف نڈر یعنی دشمن سی یا اسباب عذاب خدا تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتہہ زیر سین اور جزم رے کی ہی بمعنی نفس و طریق اور حال اور دل کی اور یہہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال و بی تشویش و نڈر چیزون ذکر کی گئی سی آور بعضون نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کی ہی پس معنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا ساتہہ زبر سین کی اور جزم رے کی بمعنی مسالک و طریق کی اور بعضون نی کہا سرب ساتہہ زبر سین اور رے کی بمعنی خانہ زیر زمین کی مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو معنی اوسکی بہی مناسب مقام کی ہین یعنی وہ گہر مین کہ مانند سوراخ چوہی اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ۲ ع ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِىٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِّنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی مقدام بیٹی معدیکرب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو لقمی ایکسا تھی کہ سیدہا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کیلیئی اور درستی کرنی وجہ معاش کیلیئی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ بہرنا منظور ہو اور ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیئی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کیلیئی تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی یعنی حق واجب یہہ ہی کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی رہی سبب اوسکی پیٹہ اوسکی تاکہ قوۃ حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدا تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہرایا پیٹ کو اول ظروف مانند ظروف کی کہ کام مین لاتے ہین حوائج گہر کی ازراہ حقارت شان اوسکی پہر اوسکو بدظرفون کا فرمایا اسلیئی کہ ظروف استعمال کیئی جاتی ہین واسطی جس چیز کی اوسکی لیئی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوۃ جب حاصل ہوگی کہ بہر یگا اور یہہ بہرنا اوسکا باعث فساد دین دنیا کا ہی پس ہوگا برا اور ظروف سی کہا اوسکی بہرنی کہ ہوکی مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کی اسلیئی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادۃ طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کرتا ہی دلکو اور بہت بخار اوٹہتی بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دلکی اور صفائی اوسکی کہ اسی ولمین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب انکسار اور جاتی رہنی تکبر اور حرص اور و جستکی کہ جو مبدا طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلا خدا اور بندہ ابتلا کیکو اور اہل بلا کو اسلیئی کہ پیٹ بہرا ہو بہولجاتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ سب فائدون مین توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس اماہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوت و قوت کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ کم کہاوے آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ کہاوے اوسکا نفس اوسکا اور چہہ چیزین دفع ہوتی ہین
کم کہانے سے ایک تو یہ کہ ہمیشہ بیدار رہنا چاہیے کہ جسنی پیٹ بہر کہایا بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت سوتا ہی اوسکی اور اوسکی کثرت سے ضائع ہوتی ہی عمر اور فوت
ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دل ہوتی ہی اور عمر بڑا نفیس جوہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند
موت ہی پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر کا ہی اور ثانی یہ ہے کہ میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے لیکن
کہ محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی میں اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی آدمی طعام یا پکاوی اوسکو پہر محتاج ہوتا ہی
ہاتہہ کی دہونیکا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور اور تمام عبادات
میں تو بہت نفع اوٹہاوے اور سے کہا سری نے کہ دیکہی میں نے ساتہہ علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی تہی اون سے پس کہا میں نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی او نہون نے کہا میں نے حساب کیا بیچ چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیحیں پس نہین چبائی میں نے روٹی چالیس برس سے اور ایہ کہ کم کہانی سے صحت رہتی
ہے بدن میں اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سے اور تشویش میں ڈالتا ہی دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہہ چیزین سب محتاج ہین محنت کی اور بہوکے رہنی ان سب سے امن ہی اور چوتہی خفت محنت کی ہی
کہ جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور پانچوین یہہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہہ اوس طعام کی کہ زائد
ہے حاجت سے اور مسکینون کی لیے ہوئیگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اوسکی فضل اللہ تعالیٰ کا ہی ع **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یتجشا فقال اقصر من جشائک
فان اطول الناس جوعا یوم القیمۃ اطولہم شبعا فی الدنیا رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی نحوہ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز رکہ ڈکار اپنی سے اسلیے کہ دراز ترین لوگون
کا بہوک مین دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوکا رہیگا اوسکو نقل کی بغوی نے
شرح السنۃ مین اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** نام شخص کا کہ ڈکار لیتا تہا وہب ابن عبد اللہ تہا اور یہہ گنتی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ حضرت
کے زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نے کہ کہایا میں نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کی پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت
نے کیا ہی یہہ باز رکہہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کر کہانی سے کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ سیاق فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگون کا الخ آیا ہی کہ پہر اونہون نے پیٹ بہر کر کہی نہین کہایا یہان تک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر
صبح کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی ع **وعن** کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل
امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی اور روایت ہے کعب بیٹی عیاض سے کہا اونہون نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمائش ہی جانب حق سے اور آزمائش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالیٰ انکو غنی کرتا ہی اور مال دیتا ہی تا آزماوی کہ حق تعالیٰ
پر رہتی ہین یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجاء بابن ادم یوم القیمۃ کانہ بذج
فیوقف بین یدی اللہ فیقول لہ اعطیتک وخولتک وانعمت علیک فما صنعت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ
وترکتہ اکثر ما کان فارجعنی اتک بہ کلہ فیقول لہ ارنی ما قدمت فیقول رب جمعتہ وثمرتہ وترکتہ اکثر
ما کان فارجعنی اتک بہ کلہ فاذا عبد لم یقدم خیرا فیمضی بہ الی النار رواہ الترمذی وضعفہ

ذر

اور روایت ہے انس سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لایا جاویگا بیٹا آدم کا دن قیامت کی گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنی بسبب کمال ضعف
وحقارت کی یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاویگا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتھہ
زبان قال یا حال کی دی تھی مینی تجکو یعنی زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی اور دی مینی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور
مال اور جاہ اور مانند انکی اور انعام کیا مینی تجپر یعنی ساتھہ اوتارنی کتاب کے اور بھیجنی رسول کی وغیرہ ذالک پس کیا کام کیا تو نی یعنی کیا شکر گذاری
کی تو نی انکی پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا مینی مال کو اور بڑہایا مینی اوسکو یعنی ساتھہ سوداگری کی اور چھوڑا مینی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی
اپنی کی بہت اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤنمین تیری پاس سب مال سارا یعنی ساتھہ خرچ کرنی اوسکی
تیری راہ مین جیسا کہ خبر دی ہے کفار کی حال سے انہم یقولون فی الاخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماویگا اللہ تعالی اوسکو کہ دکھلا
مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تو نی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سے اپنی مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر بہیجنا پس کہیگا یعنی جو
کچہہ کہ آگی بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پاویگا نہین کہیگا دوبارہ جیسا کہ عادت ہے گنہگارون کی اور بہولون کی کہ جو عذر پیش
نہین کہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میرے جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چھوڑا مینی اوسکو بہت اوس چیز سے کہ
تہا پس پہر بہیج مجکو کہ لاؤنمین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہین بہیجی اوسنی آگی کوئی بہلائی یعنی اوسنی کچہہ نیکی پس
مین پس لیجایا جاویگا اوسکو اور حکم کیا جاویگا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کی یعنی اگرچہ
معنی اوسکی صحیح ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو ف کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص کے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کی کہ دیا تہا
اوسکو مالک اوسکے نی مال تاکہ تجارت کری اوس سے اور نفع حاصل کری بیچ فرمانبرداری دوستی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال اسطرح کہ خرچ
کیا اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ویسی تجارت کے کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہے کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور لذتین
سعادت نہین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت و لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہے اور نام رکہنا سوا اوسکی کا سعادت غلط ہے یا مجاز مانند نام رکہنی
سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرۃ کی غلط محض ہے اور جو سبب پہنچاوی طرف سعادت آخرویہ کی اور مدد ہون اوسکی ساتہہ ایک واسطہ کی یا کئی
واسطون کے اگر انکو نعمت کہین تو صحیح اور صحیح ہے بسبب اسکے کہ پہنچاوی وہ طرف نعمت حقیقی کی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جاتا بندہ کا روز قیامت کی نعمت سے یہہ ہے کہ کہا جاویگا
اوسکو کیا نہین تندرستی دی تہی ہم نی تیری بدن کو اور نہین سیراب کیا تہا ہم نی تجکو ٹھنڈی پانی سے نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلیے کہ ٹھنڈا
پانی زندہ رہنی کی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سے کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر پی تاکہ پانی سرد نکالتا ہے شکر کو تہ دلسی اوٹہنی والدی
یاد رکہنا چاہئے کہ جب پانی سرد پیتی ہے ہر جوڑ مو جاتی ہے اور تہوڑی دیر ٹہیرتی تا جمال خود آ دین جب جمال خود آتی کہتی جمال اللہ ہی کیا چیز
ہے اور کیا چیز ہے اور کہیہ کلمات عالم ذوق و توحید سے کہتی اور جمال جمال پانی کی سے ہے کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اسپر اور بہت قیمت کچہہ
نہین رکہتا اور منقول ہے حکایت عجیب ایک حکایت بیہقی منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب ہلاکت پہنچا پس لایا کہ
پس ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک شخص فرشتہ اور کہا کہ کیا دیگا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی
پہر بیمار ہوا اوسکا پیشاب یہان تک کہ دشوار ہوا اوسپر اور پیشاب ظاہر ہوا اور ہی فرشتہ یا ظاہر ہوا دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجکو اگر علاج کر دون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اور دو نگا پس علاج کیا اوسنی پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لی ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنی کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہہ دونو نعمتین جو اگلی بیان فرمائین تو اشارہ ہی اوپر کہ یہہ ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہہ نعمتین ایک طرف واللہ اعلم ﴿ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيمَا أَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرمایا نہین سرکنی کی پاون آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رہینگی اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہان تک پوچہا جاویگا پانچ چیزون سے پوچہا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاویگا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچہا جاویگا مال اوسکی سی کہاں سی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سی یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچہا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم پر اپنی عمل کیا یا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

ف ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نی ای عویمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاویگا تجکو دن قیامت کی کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہیگا تو کہ عالم تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور اگر کہیگا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنی مین کیون نہ علم پڑہا تو نی ﴿ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ إِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابو ذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہہ کہ زیادہ ہو وی تو ایک ان دونون مین سی ساتہہ تقوی اللہ کی نقل کی یہہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہین ہی موقوف صورت و شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی اکثر او ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد ساتہہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر السیاہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد ساتہہ سرخ رنگ کی عجم ہی اور ساتہہ سیاہ رنگ کی عرب ہی عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب آتی ہی اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی انپر اور معنی یہہ کہ فضیلت حقیقی ساتہہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور تقوی کی کئی مراتب ہین ادنی انکا تو تقوی کرنا شرک جلی سی ہی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی انکا یہہ کہ ہو دائم الحضور ساتہہ اللہ کی اور نہ رکہی دل الاخطرہ ماسوی اللہ کا ﴿ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَنْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهٖ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بی رغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سی قسم مال و جاہ سی مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت ہتوار اوسکی دل مین اور گویا کیا ساتہہ حکمت کی اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو دیکہنی والا ساتہہ عین الیقین کی عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا او خست شرکا اور فنا او کثرت غم اور غافل ہوتا دل انکا ذکر رب سی اور دیکہنی والا بیماری کی دیکہیگا یعنی علت محبت اور سبب طلب کیا دیکہیگا اور دوا اوسکی دیکہیگا یعنی معالجہ اوسکا ساتہہ بہون علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سی اور صبر و قناعت کرنیکی اور راضی ہونیکی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور بلایا ہے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی بہشت
کے اشارہ ہے اسمین اسطرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکامل دار آخرت مین اور بہشت مین ہے ایک درویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال کہتے ہو تم
کہا خیر وسلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت مین در آئین ۴ ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ
اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً
وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابو ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہتر ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطے ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص بغیر آمیزش نفاق کے اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد و بغض اور تمام اخلاق برے اور احوال بد سے اور جنبہ دنیا اور
غفلت کرنیکی مولی سے اور بہول جانے کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اوسکی راست گو اور
کیا نفس اوسکو مطمئن یعنے ساتہہ ذکر رب اور محبت اوسکی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدہی یعنی غیر مائل طرف کجی اور باطل اور
افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کانون کو سننے والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکہہ کو دیکہنے والا یعنی دلائل وحدانیت کا اور مصنوعون پروردگار کا پہر
اوپر کان قیف ہین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنے والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی اوسکو دل اور تحقیق بہتر ہوا ہی پائی اوسنے کہ کیا خدا تعالی
نے دل اوسکا نگاہ رکہنے والا حق کا نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف بسبب پر کان الا خر یعنی کان
بسبب پہچانی اوسکی کلمہ حق کو مشابہت ساتہہ قمع یعنی قیف کی کہتے ہین اور قیف اوسکو کہتے ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے موہنہ پر رکہہ کر اوسمین
روغن اور شراب اور مانند اسکے ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن حق از راہ گوش کی دل مین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت
رکہنے والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دلکو اور دریافت کرتی ہی اوسمین اور بنظر اس معنی کی
قلب کو مرفوع اور منصوب پڑہا ہی اور حاصل معنی یہہ کہ آنکہہ کی راہ سے بہی دل مین چیزین دراتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسے کہ
کان کی راہ سے بعد ازان حاصل دونو حکمون کا بیان کیا ساتہہ قول اپنی کی وقد افلح الخ ۵ ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً
فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اونسے نقل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت دیکہے تو اللہ عز وجل کو
کہ دیتا ہی بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اوسکے وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی یعنی جسکی خواہش رکہتا ہی پس سوا اسکی نہین کہ وہ دینا استدراج ہی پہر پڑہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی یہہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کی گئی تہی
ساتہہ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نے امر الہی اوسکی کہولدیا اونپر دروازہ ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کی یہان تک کہ جب خوش ہوئی ساتہہ اوس چیز
کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیرہ ذلک اور نعمتین پکڑا ہمنے اونکو بیچ عذاب پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر ہین نقل کی اسکو
احمد نے ف استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ پر چڑہانا پہر اوس پر پہر اوس پر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہہ ہے کہ جب گناہ
کرے بندہ دیوے اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دے اور مہلت دے اوسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہہ لطف ہی پروردگار کی طرف سے میری حق مین اور
توبہ اور استغفار گناہ سے نکرے اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کرے عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کے ۶ ح وَعَنْ

ابی امامۃ ان رجلا من اھل الصفۃ توفی وترک دینارا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیۃ قال ثم توفی اٰخر فترک دینارین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیتان رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ دینار ایک داغ ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا ابو امامہ نے پہر مرگیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ دو دینار دو داغ ہین نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** ایک جماعت تہی فقرا اور غربا صحابہ سے کہ صفہ مسجد مین رہتے تہی اور صفہ مسجد ایک جگہہ تہی مسجد شریف سے کہ سایہ دار تہی ساتہہ چہت کی اور اصل وہ مسجد سے کہ جسوقت مین کہ قبلہ بیت المقدس تہا بنائی تہی اور جب قبلہ جہت کعبہ کے ہوئی تو اوس جگہہ کو اوسی حالت پر چہوڑا اور یہہ جماعت وہان رہتی تہی مقدار ستر آدمی تک کے اور کبہی کم ہی ہوتے تہی اور کبہی زیادہ بہی اور انکی نہ مکان تہا اور نہ مال اور زاد اور اولاد مقام زہد و توکل مین بیٹہی تہی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قران اور یاد کرنی حدیثون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مین مشغول ہوکر حاصل کرنا انوار کا کرتی تہی اور انکو اضیاف اللہ کہتی تہی اغنیا صحابہ خدمت انکی کرتی تہی اور قوت پہنچاتی تہی اور اپنی گہرون مین بطریق مہمانی کی لیجاتی اور کتنی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تہے کہ حضرت کی گہر سے طعام کہاتی تہی اور کبہی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام کی ہوتی تہی چنانچہ ایک پیالہ دودہ کا سبکو کفایت کرتا تہا اور آنحضرت حکم کیے گئے تہے انکی ساتہہ بیٹہنے کا پس بار انکو اپنی حضور شریف مین مشرف کرتی تہی اور فرماتی کہ مین تم مین سے ہون اور بشارت دیتی انکو کہ آخرت مین تم میری ساتہہ ہوگی اور میری ساتہہ بہشت کو جاوگی اور ابو ہریرہ بہی انہین مین سے تہے ع دلا خوش باش کان محبوب جان را بہ بدرولیشان و مسکینان سر ہست بہ اور ارشاد اور انتساب طائفہ صوفیہ کے اس طریق مین ساتہہ انکی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ مین صفہ سے تکلف ہے لیکن معنی مین موافق ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دینارون کی چہوڑنے پر وعید فرمایا حقیقت اوسکی یہہ ہے کہ اگرچہ جمع کرنی اور نگاہ رکہنی ایک دینار اور دو دینار کی واسطی وقت حاجت کی شرع مین گناہ نہین ہے بلکہ اگر گنج رکہی بعد ادای حق زکوۃ کی تو ممنوع نہین ممنوع وہ گنج ہی کہ ادا نہین ہے حق زکوۃ ادا نکری ولیکن شان اہل زہد اور تارکان دنیا کی کہ سب کچہہ چہوڑکر اور سب سے چشم پوشیدہ کرکر اور صحبت فقرا کی اختیار کرکر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹہتی ہین اور ہی ہی گویا یہہ تشدید اور توبیخ اوپر جہوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ راوی نے کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مرا اور نکہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سے تہا کہ نام زد بنام فقر و زہد کی ہین اور انکی صحبت مین بیٹہنا اور دعوی حال انکا کرنا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اورون پر کار آسان ہی شرح اور توضیح مقصد کی اس مقام مین یہہ ہے کہ وہ دونو تہی ساتہہ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تہی اونپر بنا بر نہایت حاجت و فاقہ انکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تہی یا تو از روی قال کی یا حال کی اور حلال نہی ہی نہین کسیکو یہہ کہ سوال کری اس حال مین کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا انکا باوجود ہونی دینار کی پاس انکی اور اسیطرح جو شخص کی ظاہر کری اپنی تئین بصورت فقرا کی کہ پہنی کپڑی پرانی یا بنادی وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچہہ ہو قسم نقد یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقد کی اور لیوی اوس چیز سے کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہے اور کہا دی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تئین عالم یا صالح یا شریف اور نہ ہو نفس الامر مین مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ ابو اسحق کازرونی نے دیکہا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کہاتی ہین طعام سے کہ موضوع تہا واسطی مستحقون کی پس کہا اے کہانیوالو حرام کی پس انہین سے وہ کہاتی سے پس کہا شیخ نے کہ جسکے پاس نہو کچہہ دنیا سے کہاوے وہ الا نہ کہاوے پس کہا بعضون نے اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ کیا کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کی اور حلال ہی واسطی دوسرون کی پس چاہیے کہ ڈرائی جاوے اہل حرمین شریفین غفرہما اللہ فی الدارین اسی سے کیا

کوئی اونہین ہے اس حال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اور فاقہ مین کہ موضوع ہے واسطے فقرا کے اور اسیطرح جو شخص کہ رہے حجرون مین کہ وقف کیے گئے ہون واسطے
کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہے ابن ہمام نے ساتھ اسکے کہ غنی پر حرام کیا گیا ہے یہہ کہ رہے خانقاہون کے حجرون مین اور نہ اعتبار کرے کوئی ساتھ اس
روایت کے کہ مشہور ہوئی ہے یہہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطے فقیر وغنی کے پس بر تقدیر صحت اسکے یہ ہین صحیح ہے وقف ہمارے نزدیک اغنیا
پر جبکہ ہون وہ غیر محصور ۱۲ ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ
يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ
قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان سے یہہ کہ وہ گئے اپنے ماموں پاس کہ نام اونکا تہا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین انکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تجکو اے ماموں میرے کیا بیماری نے قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا نے قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نے یون نہین یعنی یہہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تو نے لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی
کے ہے ہمکو یعنی صحابہ کو کہ عمل کیا مین اوسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تہی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا مین آنحضرت سے فرماتے سوا اسکے نہین
کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کرے تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنے تئین کہ تحقیق جمع کیا
مین نے مال نقل کی ہے اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف لفظ ارانی ساتھ پیش ہمزہ کے یعنی ظن کی ہے یعنی گمان کرتا ہون اور ایک نسخہ مین
ساتھ زبر ہمزہ کی ہے یعنی دیکہتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ ع وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ
فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ
أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہے ام درداء سے کہ بیوی ابو درداء کی ہین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتے تم یعنی مال
و منصب آنحضرت سے یا صحابہ سے جیسے کہ مانگتا ہے فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمہارے گہاٹی ہے دشوار نہین گذر سکتے اوس سے یعنی بطریق سہولت کے گران بار پس دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہلکا
ہو وون مین یعنی ساتھ ترک کرنے طلب کے اور صبر کرنے کے اوپر قلت مال کے واسطے چڑہنے کے اوس گہاٹی پر ف گہاٹی دشوار فاصلہ ہے درمیان
تمہارے اور درمیان داخل ہونے جنت کے اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین ورستانے اسکے ہین اور گران بار یعنی اوٹہانے والے
بوجہ مال وجاہ کے اور وسعت حال کے اور اسلیے کہا گیا ہے فاز المخففون وهلك المثقلون ۱۲ ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ
مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا
ہے پانی پر بغیر تر ہونے قدموں اپنے کے کہا صحابہ نے کہ کوئی نہین ہے ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہوون قدم اوسکے فرمایا آنحضرت نے اسیطرح دنیا
دار سلامت نہین رہتا گناہون سے نقل کیئے دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی گناہ ہونے کہ لازم ہے محبت دنیا کی کہ ہی اول
سب کے لیے آمین خوف شدید والا ہے غفلتون کے لیے اور نہایت رغبت دلانے ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہے آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکہتا ہے
انکی نقصان مین یہہ کہ داخل ہونگے فقرا جنت مین پہلے اغنیا کے پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ۱۲ ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہے جبیر بن نفیر تابعی سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ جمع کرون مین مال اور ہوؤن مین تجارت کرنیوالون مین سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میری یہہ کہ تسبیح کر تو ساتھہ حمد پروردگار اپنے کی اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سے یعنی نمازیون مین سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہانتک کہ آوے تجکو موت نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھہ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصا نماز کی مستغرق رکہون اور اخیر عمر تک مشغول اسمین ہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھہ تجارت اور خرید و فروخت اور اور امور دنیا کی کہان **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللهَ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کی سوال سے اور واسطے سعی کرنیکے اپنے عیال کے لیے اور واسطے احسان کرنیکے اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اسحالت مین کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کے چاند کی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال کے در حالیکہ طلب زیادتی کی کرنیوالا ہے مال مین اور فخر کرنیوالا ہے یعنی فقرا پر بسبب مال کے جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہے اور ریا کرنیوالا ہے یعنی اگر تصدق کرتا ہے تو بطریق ریا اور دکہانی لوگون کی کرتا ہے ملیگا خدا تعالیٰ سے اس حالت مین کہ اللہ تعالیٰ اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** اے عزیز میرے جب طلب نے مال حلال کی بقصد زیادہ کرنے مال کی اور فخر کرنیکے اسمین اور ریا کرنیکی تو یہہ حال ہے جب طلب نے مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ذکر کیا طلب کرنیوالے حرام کا واسطے اشارہ کرنیکے طرف اسکی کہ نہین ہے یہہ کار اہل اسلام کا اور اسلیے نہین ذکر کیا کہ وہ فحوائے کلام سے آپسے سمجھا جاویگا ؛ ع ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہین کہ اون خزانون کے لیے کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانے کہولتے ہین اور بخشتے ہین پس خوشی ہو جیو اوس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اوسکو خدا تعالیٰ نے کنجی واسطے خیر کی یعنی سبب کہلنے دروازہ نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کے لیے کہ کیا ہے اوسکو خدا تعالیٰ نے کنجی شر کا اور سبب کہلنے دروازہ اوسیکا اور سبب بند ہونے دروازہ خیر کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یہہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کیسے لکہا گیا ہے اور ملا علی رح نے لکہا ہے کہ یہہ خیر یعنی جنس خیر پوشیدہ معلوم ہے کہ مانند محسوس کے ہے خزائن ہے یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین پوشیدہ کی گئین کہی گئین درمیان بندون اونکے اور واسطے اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکے بندون کے ہاتہہ وہ جو بمنزلہ کلید اون اوسکے ہین اور کنجی واسطے خیر کے یعنی از راہ علم اور عمل کے یا از راہ مال اور حال کے اور کنجی واسطے شر کے یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کے ساتھہ بہائی مسلمانون کے کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کرین اسمین سب مانند عقل کے مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہے اور خیر اور شر فائدہ دیتے ہین یہہ کہ خیر واحد شر دو سرے کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہے خیر واسطے زید کی اور شر واسطے عمرو کی انتہی اور اسمیطرح علم بنسبت بعض کی تجات ہے اور سبب اسکا

اور بہ نسبت اور کی سبب قربت کا طرف اللہ تعالی کی اور قیاس کر ہیر اور عبادتون کو کہ بعضی انہین سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث
نور و سرور کی اور مانند تلوار اور گہوڑی اور مانند انکے کبہی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتہہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبہی ونسی
تمثل کبہی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہنچتا ہی بسبب انکے اونچی کی درجی دوزخکی مین ؛ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نہ برکت دی
جاوی واسطی بندی کی بیچ مال ونکی یعنی بسبب انکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ نیک کامون اور عمارت عقبی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو پانی اور مٹی مین یعنی
خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سے ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَاِنَّهٗ
اَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت
کی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اس سے سمجہا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضی
کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام وہی بنانا ہی اور معنی
کلمہ فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ مین دو سیر لوہا ہی نہ یہہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی
سے خرابی دین کی ہی اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنے بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکے کے سبب
کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسیکہ وارد ہوا ہی لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ اسطرح بیچ بعضی شرحون مین اور یہہ بہی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہہ کہین
کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناؤ کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتہہ بہون کی صحبت رکہو اور جو عمارت
کہ اوسمین فسق کرین آخرکو خراب ہوتی ہی شرح اور ملا علی رح نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہہ کہ دلالت کرتی ہی
یہہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ کرنی مال حلال کی عمارتون مین اور دوسرا یہہ کہ نہین دلالت کرتی اوپر اوسکے اور اسکو لکہا ہی کہ یہہ مناسب تر ہی ؛
وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا
يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا
گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین گہر واسطی اوسکی یعنی آخرۃ مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین
عقل واسطی اوسکی نقل کی یہہ حدیث احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش
انہین ممکن نہین پس جسنی کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیے گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین واسطی اوسکی مال یعنی مال عقبی سو مال ہی خرچ
کرنا اوسکا ہی بہلا ئیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین
اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیے اور مال اوسکو مال نہ کہنا چاہیے بسبب فنا اور حقارت اوسکی اور مرجع اس معنی
کا یہی معنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیے آخرۃ مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیے غنا اور
مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہیرایا اور مطمئن ہوا ساتہہ اوسکی اور مال جمع کیا گمان بقا اور خلود کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ
لِقَاءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ اوسکی لیے آخرت مین گہر اور نفع نہین ہوسکتا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ
اونہانکی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل واسطی اوسکی یا لام بلفظ لہا مین زائدہ یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا

شرح مجمل معنی اسکے یہہ ہین کہ دنیا نہین لیاقت رکہتی اسکے کہ گنی جاوے پہر اگر اوسکی لئی نہین پہر اوسکی لئی اور نہ لیاقت رکہتی ہی اسکی کہ گنی جاوی مال گرا وسکی لئی کہ نہین مال وسکی لئی اور مقصود حقارت دنیا کی اور ساقط کرنا رتبہ اوسکا ہی اسلیئے کہ گنی جاوین پہر یا مال نیکی لئی کہ ہی آخرت اوسکی لئی قرار گاہ اور مال ؛ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی بیچ خطبہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب ہی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اور اوس سے وجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کی اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی تہی پیچہے ڈالو عورتون کو اسلیی کہ پیچہے ڈالا ہی اونکو خدا تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اونکو چیزون ذکر کی گئی ہی مین نقل کی یہہ تمام حدیث جیسیکہ مذکور ہوئی رزین نی اور نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق ارسال کی ہی مقدار کہ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ ف روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف قتل نفس کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار کیا پہر بلایا گیا طرف پینی شراب کی پس آیا پس جبکہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئین اور محبت دنیا کی الخ اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہے کہ ترک دنیا سر ہر عبادۃ کا کہا بعضون نی کہ جسنی دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سے گناہون کو متضمن ہین اسلیئے کہ ہر ایک انمین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سے گناہون کی ؛ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت زیادہ خوف والی چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر دو چیزین ہین خواہش نفس اور درازی آرزو جینی کی یعنی ساتہہ تاخیر عمل کی پس ایسی خواہش نفس کی جو کہ مخالف ہے ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سے اور ایسی درازی آرزو جینی کی پس بہلا دیتی ہے آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہہ آخرۃ کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے اور واسطی ہر ایک کے دنیا اور آخرۃ سی بیٹی ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کرسکو تم یہہ کہ ہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی ایسے کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکلجاو اور تابع اور محکوم اوسکی نہو اسلیی کہ تم آجکی دن دنیا مین ہو کہ گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہے حساب دنیا مین عمل پر اور تم کل کو بیچ گہر آخرۃ کی ہو گی کہ نہین ہی عمل اسمین بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اسطرح کہ نہین جانتا صاحب اسکا جیسیکہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اسکا اور اسے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجہا تا ہی اہی کہ اگر آخرت بجاہی خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی اوس طرف سے ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی ودہر چلی جاتی ہی درمیان راہ ہی مین تمام ہو گی اور نہین حساب

بحسب ظاہر کی بنسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۞ ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کرکہا کوچ کیی جاتی ہے دنیا پشت دی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہمارے یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کے اون دونون مین سی بیٹے ہین پس ہو تم آخرۃ کی بیٹون مین سی یعنی ساتھہ متوجہ ہونیکی طرف اوسکی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹون مین سے یعنی ساتھہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونیکی طرف دنیا کی اسلئی کہ آجکی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہے اور نہین ہی عمل روایت کی یہہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین یعنی عنوان کیا باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوسکا ہی ۞

ح وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عمرو کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا ایک دن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور صالح سب رزق دنیا سی حصہ رکہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت آنیوالی ہی وقت معین میں وعدہ کی گئی سچی یعنی متحقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کی آگاہ ہو تحقیق خیر و خوبی سب ساتہہ تمام اطراف و انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہہ انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم خدا سے درحذر یعنی خوف پر ہو یا یہہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق تم پیش کیی جاؤ گی اپنی عملون پر پس جو شخص عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہیگا جزا اوسکی یعنی آخرۃ مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی برائی دیکہیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی فقولہ پیش کیی جاؤ گی اپنی عملون پر یہہ عبارت محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوینگی کما یا معنی یہہ ہین کہ تم پیش کیی جاؤ گی حضرت پروردگار تعالی کی جیسکہ عمل تمہاری ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ تم سامنی کیی جاؤ گی اللہ تعالی کی ساتہہ اعمال اپنی کی اور جزا دیی جاؤ گی اور اعمال اپنی کی مانند پیش کرنی لشکر کی امیر پر ۞ ح ع وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہی شداد سی کہ کہا اوسنی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کہاتا ہی اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن و کافر اور تحقیق آخرۃ وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع ہونیکا ہے حکم کریگا اوسمین بادشاہ عادل قادر یعنی غیر عاجز ثابت رکہیگا اوسمین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہہ ثواب و عذاب کے

ہو وے تم آخرت کی بیٹوں سے اور نہ ہو وے تم دنیا کی بیٹوں سے اسلیے کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہے اوسکا بیٹا اوسکا ف اور دنیا باطل ہے کاہیکا ناوق ہے اور آخرۃ حقہ کی جگہہ جنت ہی یعنی ایس جو طالب و مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھہ دوزخمین ہونگی اور جو طالب آخرۃ کی ہین وہ اوسکی ساتھہ جنت مین ہونگی یہہ تو ملا علی رح نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نی بعد حدیث کی لکھا ہی کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرۃ کی کریگا اور موافق اوسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی ہی کریگا ؛ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی رَوَاهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں طلوع ہوتا آفتاب مگر کہ دونو پہلو وکمین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو یعنی سنتی ہی اوس ندا کو خلائق سوائی جن و انس کی اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکے با انقطاع کرکر اور طرف رجوع ہو وطرف اوسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے سی یعنی امر دین مین باز آخرت مین بہتر ہی اوس مال سی کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت خدا تعالی سی اور خوشحالی سی روایت کین یہہ دونو حدیثین ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین ف شاید کہ ہیدنہ سناتی جن و انس کین یہہ ہے کہ نہ اوٹھہ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب وہ نہ سنا تو کیونکر متنبہ ہونگی جواب اسکا یہہ ہے کہ کفایت کرتا ہی آواز خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جن و انسان مین سی خطاب خاص انسان ہی کو اسلیے کیا کہ نہایت غافل و حریص مال و متاع دنیا پر ہیں ان تک کہ باز رکہا انکو اوسنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی پس کہا گیا انکو کہ کہان تک یہہ غفلت و اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اور طرف عبادت رب اپنی کی رجوع وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچاتی تہی اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تہی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نی جسوقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہین اور پوچہتی ہین فرشتی کہ کیا آگی بہیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا پیچہی چہوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ؛ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَی الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹی کو کہ اے بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوی یعنی عہد آدم سی آجکی دن تک لمبی مدت اوس چیز کی کہ وعدہ دی جاتی ہین ساتھہ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو اے بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تونی دنیا کو جبسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چہوڑ دیا اور تحقیق وہ گہر کہ چلتا ہی تو طرف اوسکے بہت نزدیک ہے طرف تیری اوس گہر سی کہ نکلتا ہی تو اوسی نقل کی یہہ رزین نی ف دراز ہوی الخ معنی اسکی یہہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ان لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کیی گئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کے لیکن وہ نہین جانتی مانند بیٹہنی والون کشتی کے پہر ہوئی کی یہہ بیان کیا اس معنی کو ساتھہ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہان خاص بیٹی کو کیا اور مراد اس سی خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیی اور آخر جملہ حدیث کی یہہ دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوسی دور پڑتا ہی اور جس منزل کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوسی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہے اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکیگی اور وہاں پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت سے ۞
ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا اونے کہا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ سچی زبان کو جانتے ہیں ہم کہ جو ہرگز جھوٹ نہ بولے پس کون ہے مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہے گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سے گذرنا اور نہ کدورت وکینہ اور نہ حسد نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف مخموم خم سے ہے بمعنی جھاڑنے خاک وکوڑے کی زمین اور کوچے سے پس یہاں مراد یہہ ہے کہ دل اوسکا جھڑا ہوا اور صاف ہے غبار اغیار سے اور پاک ہے بری اخلاق سے جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سے اور تقی یعنی بچنے والا بری عقائد اور برے اخلاق سے اور صحابہ نے جو معنی مخموم القلب کے پوچھے احتمال ہے کہ وہ اس لغت کو نہ جانتے ہوں اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتے تھے کہ صحابہ باوجودیکہ اپنی زبان عرب کے اور کہنے فصاحت اور بلاغت کی نہ سمجھتے تھے اور معنے اوسکے نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کے طرف اور معین ہونا مراد کا اوس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نے بیان فرمایا اور یہہ احتمال ظاہر ہے واللہ اعلم ۞ ع ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے اوسی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاویں تجھمیں تو کچھ مضائقہ نہیں ہے جو فوت ہو تجھسے اور ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونے اور نہونے دنیا کی سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندوں کی اور حقوق نفس کے اور دوسرے سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کھانے میں یعنی پرہیز کرنے حرام سے اور اکتفا کرنے بمقدار حاجت پر اور بہت نہ کھاوے نقل کی یہہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئیں اور نفس نے بسبب انکے کمال پایا اور نورانی ہوا اور زیادہ حاصل ہونی نور آخرت اور نعمتوں بہشت کا سبب پہنچا فوت ہونی نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سے کیا غم ہے بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل اور وحشت کا خانہ جمعیت وحضور میں اور کثافت اور ظلمات اور پردہ لطافت ونور کی پیدا ہوتا ہے ۞ ح وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرَى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہے امام مالک سے کہ کہا پہنچا ہے مجھکو یہہ کہ کہا گیا واسطے لقمان حکیم کی کہ کس چیز نے پہنچایا ہے تجکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نے کہ پہنچایا ہے مجھے اس مرتبہ کو سچ بولنے نے یعنی ملازمت سچ بولنے کی اپنی بات کہنے میں اور اوروں کی بات نقل کرنے میں اور ادا امانت نے یعنی امانت مال ہو یا قول اور چھوڑ دینا اوس چیز کی نے کہ نہ نفع دے مجھکو اور ضرورت نہو مجھکو اوسکی روایت کی یہہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہے حدیث میں ف اسی جگہ سے کہا ہے کہ حکمت راست گفتاری اور نیک کرداری ہے اور لقمان بھانجے ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کے اور بعضوں نے کہا کہ اونکی خالہ کے بیٹے تھے اور اختلاف ہے درمیان علما کے کہ لقمان پیغمبر تھے یا نہیں اور صحیح یہہ ہے کہ وہ حکیم اور ولی تھے اور آیا ہے کہ اونہوں نے ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ لقمان نہ پیغمبر تھے نہ بادشاہ تھے ایک غلام کالے تھے کہ بکریاں چراتے تھے حق تعالی نے اونکو مقبول بنایا اور حکمت اور جوانمردی

اور عقل دی اور اپنی کتاب میں ذکر انکا کیا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنَا الصِّیَامُ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ ثُمَّ یَجِیْءُ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّكَ عَلٰی خَیْرٍ بِكَ الْیَوْمَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهٖ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آوین گی اعمال پس آویگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری مین نماز ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پس آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میری مین صدقہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میری مین روزہ ہون پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی پہر آوینگی اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انکیکی وی اسیطرح کی کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف رکہیگا اللہ تعالی ہر ایک کی شفاعت کی قبول کو اور مہلت دیگا اونکی درخواست کی قبولیت کو بہ نرمی و مہربانی پہر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر او جگہ وارد ہونی او امر و احکام کا ہی پس کہیگا ای رب میری نام پاک تیرا سلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانون اور آفتون سی اور سلامتی بخشنی والا بندون کا تمام شدائد اور خوفون سی اور مین ہون اسلام کہ عاجزی کرنی والا اور تابع امر اور تابعدار تیری حکم کا ہون اور فرمایا ہی تو نی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو خیر پر ہی بسبب تیری آجکی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا بسبب ترک تیری کہ مواخذہ کرونگا ساتہہ دینی عذاب کی اور بوسیلہ تیری دونگا مین یعنی ثواب پس تو اصل ہی اور مدار ہی تجہہ پر امر طاعت و معصیت کا چاہ جو کچہہ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین اور جو شخص کہ طلب کی سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس وہ دین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانیوالون سی ہی ف آوینگی اعمال بندونکی یعنی نیک اعمال حضور خداوند تعالی کی تا حجت ہوں او شفاعت کریں اپنے کرنی والون کی یا جہگڑیں اپنے ترک کرنیوالون سی اور اعمال یا تو اچہی صورت میں آوینگی کہ اللہ تعالی اونکو اچہی صورتمیں عطا فرماویگا جیسیکہ بعضے حدیثون اور آثار سی سمجہا جاتا ہی اور یا قدرت الہی ثابت ہی اوپر لانی اعراض کی اور کلام کروانی انکیکی اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کی تا شفاعت کرون بندیکی باعتبار قبولیت اور آبرو کی کہ تیری درگاہ مین رکہتی ہون کہ مجہکو ستون اپنی دین کا فرمایا ہے اور مقام عزت و قربت مین بٹہایا ہی تو نی اور فرمایا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ چونکہ دنیا مین منع کرنی والی فسق و فجور کی تہی مین امیدوار ہون آجکی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری سی ہون مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی او پہر توقف اور مہلت دینی ہی قبول شفاعت اوسکی مین ساتہہ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچہی کلام کی یعنی تجکو بہی فضل و شرافت ہی اور بجای خود رہی تو لیکن شفاعت کار وصفت آید دوسری کی ہی کہ اصل و مبنی تیرا اور اور عبادتون ہم شامل تیری ہی اور جامع ہی تمام اچہی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسیکہ آگی آتا ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کہڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی جیسیکہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ شفاعت کا نہین کہلوا سکیگا مگر وہ اسطرح اعمال مین وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات و کمال کا ہی جیسیکہ آخر حدیث مین بیان ہوگا اور مین ہون صدقہ شفاعت کرتا ہون اس اور مجہکو ساتہہ لطف اپنی کی نوازا تو نی اور میری حق مین فرمایا اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ اور مین ہون روزہ کہ مجہکو مخصوص کیا تو نی ساتہہ جزا خاص

کہ سوا تیری کوئی اوسکو نہ جانیگا اور جسنی کہ تجکو پایا اور رحمت وحق نگاہ رکہا میرا بخشنا تو نی اور وعدہ بہشت مین جانیگا کیا تو نی اوس کو اور
اسلام جو کلام مذکور کہیگا ایسی کہ در باب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھہ تعظیم اور ثنا الہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کر دگار کی کرینگے بعد از ان شفاعت کرینگی پس اسلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھہ اسم سلام کی ندا کریگا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا اور تسلیم اور ترک اختیار کی کہ اعلی مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق مین آیا ہی کلام مجید مین اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین ؎ رح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تہا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوارگیری اوسمین تہین تصویرین پرند جانورون کی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو ایسی کہ مین جب دیکہتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو ف یہہ تعلیل دلیل ہی اس
کہ صورتین بہت چہوٹی تہین یا یہہ فرمایا پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور آپمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکہنا اوس اسباب کا کہ زینت کرتی ہین
ساتہہ اوسکی غنیا لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو ؎ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَأَجْمِعِ الْإِيَاسَ مِمَّا
فِي أَيْدِي النَّاسِ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا کہ نصیحت فرمائیے مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس نماز پڑہ مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنیوالا اور چہوڑنیوالا ہی ماسوا
اللہ کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتہہ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہو دیوی عذرخواہی کا
سبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنیکو یارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہو دیوی اور محتاج عذر کرنیکا ہو دی اور قصد مصمم کر اوپر نا امیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی یعنی قناعت
کر قوت مقدر رزق مقسوم پر اور لوگون کی مال سی طمع منقطع کر ف ایک معنی تو رخصت کرنیکی وہ ہین جو مذکور ہوی اور ممکن ہی کہ مراد رخصت کرنا
بیان کا ہو یعنی گویا کہ یہہ اخیر نماز تیری ہی اور یہہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون مین آیا ہی کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز
اپنی مین ایسا تصور کری کہ یہہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل سی ادا کریگا اور آخر حدیث مین اشارہ
ہی طرف اوسکی کہ انسب یکرنی لوگون سی ملامت فلاس ہی اور غنا قلبی یہی ہے کہ نا امید ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتہہ مین ہی رح
وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ
وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي
هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا وَقَبْرِي فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَأَقْبَلَ
بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ أَحْمَدُ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر کر طرف یمن کی نکلی
ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہونچانیکی لیئی معاذ مین کہ وصیت کرتی تہی اوسکو اور معاذ تہی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی
ساتہہ ہمراہ سواری اوسکی کے پس جب فارغ ہوئی حضرت وصیت سی فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہی کہ نہ ملی تو مجہے بعد سال عمر میری کی یہہ سال،

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئے معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرت نے یعنے
مونہہ پہیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا مونہہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تریں اور متصل تریں لوگوں کی ساتہہ میرے پرہیزگار ہیں جو
ہوں یعنی عربی یا عجمی گوری ہوں یا کالی ہوں شریف ہوں یا رذیل ہوں اور جہاں ہوں نقل کیں چاروں حدیثیں احمد نے ف لفظ فاقبل الخ
تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ مونہہ پہیرنے کی معاذ سے یہہ تہی کہ تا نہ دیکہیں روتا اونکا اور ہو سبب بڑہنے آپکے اور سخت ہو غم اور اشارہ تہا
اسپر کہ ضرور ہی چہوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو از راہ فضل کی اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوئیگا
مجہسے اور جدا ہوئیگا مدینہ سے اور پہر دیکہیگا تو مدینہ کو اور نہیں دیکہیگا تو مجہکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا میں
ہے پس فرمایا کہ قریب ہیں لوگوں کی ساتہہ میری یعنی ساتہہ شفاعت میری کی یا قریب تریں لوگوں کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہیں الخ اور جہاں ہوں
یعنے مکہ میں ہوں یا مدینہ میں یا بصرہ میں یا کوفہ میں یا یمن میں یا غیر ذلک اس میں کچہہ طرف اشارہ ہے اویس قرنی کی یمن میں بسبب کمال تقوی کی اور طرف
حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونہوں نے باوجود دوری ہونیکی تقوی سے کیا درجہ پایا اور یہہ بسبب ترک تقوی کی کیسی محروم رہی
مقام قرب سے بلکہ انتہی ہوئی بسبب پہنچانے ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور ہماری فراق
پر غم نکہا چاہیے کہ متقیوں سے ہو وے بہر صورت میں اگرچہ جدا ہوتا ہے معنی میں ہماری ساتہہ ہے ہی تو اور طیبی نے کہا کہ یہہ تسلی ہے معاذ کو بعد از خبر دینے کے
اونکو ساتہہ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پہر کر اوی تو مدینہ کو واقف کی نا ساتہہ متصل تریں اور قریب تریں آدمیوں کی ساتہہ میری کہ متقی ہیں اور کہا
کہ یہہ کنایہ ہے ابوبکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگے جیسیکہ حدیث جبیر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت
آنحضرت کی اور کلام کیا ایک امر میں فرمایا پہر آنا اوس وقت اوس عورت نے کہا کہ اگر آؤں میں اور آپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو کیا کروں گویا کہنا تہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجہکو تو تو ابوبکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث میں
رغبت دلائی ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوی کی اور اسمیں تسلی ہے واسطے بقیہ اصحاب کی کہ جنہوں نے نہیں پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ فوات
کا اگر تقوی کرینگے تو قرب حاصل ہوگا حضرت کے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ ٭ ح ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّہْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ
انْفَسَحَ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَلْ لِتِلْکَ مِنْ عَلَمٍ یُّعْرَفُ بِہٖ قَالَ نَعَمْ اَلتَّجَافِیْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَۃُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالْاِسْتِعْدَادُ
لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑہی آنحضرت نے یہہ آیت پس جسکو ارادہ کرتا ہے اللہ ہدایت
کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوی اوسکو طرف مقام خاص خاص کی کہولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کی یعنی واسطے شرائع
اسلام کی بطریق اخلاص کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہے سینہ میں کہلجاتا ہے اور فراخ
ہوجاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کی کچہہ نشانی ظاہر ہیں کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتہہ اوس نشانی کی فرمایا
آنحضرت نے ہاں اوسکی یہی نشانی ہے دور ہونا گہر غرور کی سے یعنی دنیا سے کہ جگہہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان بسبب اسکے لوگوں کو فریب
دیتا ہے اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہے اور رجوع کرنا اور میل تام کرنا طرف آخرت کی کہ جگہہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد رہنا واسطے موت
پہلے اوترنے اوسکے یعنی ساتہہ کرنے توبہ کی اور سبقت کرنے کی طرف عبادت کی اور صرف کرنے وقت کی طاعت میں ف یعنے قبول کرتا ہے
تمام شرائع اسلام کی اور شبہہ میں معلوم ہوتی ہیں اوسکی ذائقہ میں تلخی اور احکام کی کہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہے اونکا اور یہہ

قلب حقیقت میں عرش رب ہے جیسیکہ حدیث قدسی میں آیا ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن اور دنیا مکر کرنیوالی اور فریب
دینی والی اور عہد شکن ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت میں نعمت معلوم ہو حال اسکا
مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت میں اوسکی دہوکی میں پڑ رہی ہین بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنی موت کے
ظاہر ہونی مقدمات اوسکیکی کہ مرض ہی اور بہت بڑہاپا کہ قادر ہو وین اوپر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندی ۞ ع
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُهْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّةَ
مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ یُلَقَّی الْحِکْمَةَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ دیکہو تم بندہ کو کہ دیا جاتا ہی بی رغبتی دنیا میں اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سی پس تحقیق
وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف اور پہلی حدیث بہت سی طریق سی ثابت ہوئی
ہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت سے پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہت دانا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کے
لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سی نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرما
اوسکی بڑی فضیلت آئی ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہہ کہ وہ عالم باعمال مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کہ جو لائق
واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہم کلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت کرو ساتہہ اللہ کی پس اگر نہ طاقت رکہو
تو صحبت کرو ساتہہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی ہوگا جو اوپر گذری حدیث سابق
مین علامت انشراح صدر ہا یں حیثیت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور میں اور بی رغبت کری یاروں اپنی کو دنیا سی یعنی تحصیل مال جاہ سی اور زیادہ
قدر حاجت سی کہ پہنچادی طرف زاد عقبی کی یہاں لیا عارف طلیفہ اپنا کاہی رزقنا اللہ رویتہ وخدمتہ وصحبتہ ۞ ع بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ
وَمَا کَانَ مِنْ عَیْشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب بیچ بیان فضیلت فقراء کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کی یعنی قدر ضرورت کی ف مراد فضیلت سی زیادتی اجر و ثواب کے ہی اور دو نو مضمون ذکر کی گئی
کہ جمع کرنی مین نکتہ یہہ ہے کہ حضرت کی اوقات بسری ہی بطور فقراء کی تہی مانند اکثر انبیاء اور اولیاء کی اور فقراء کی فضیلت مین یہہ بات کافی ہی اور
جاننا چاہیے کہ علماء کو اختلاف ہی اسمین کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضی کہتی ہین کہ غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہہ سی خیرات اور تقرب کی
چیزین مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہین اور حدیث مین بہی بیچ شان اغنیاء کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور دلیل
ہر ایک کی تمام دلیلین ہین اور حق یہہ ہے کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر و غنا کی ہی مطلقا اور وجوہ مختلف ہین اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار
غنا مین ہوتا ہی اور کبہی فقر مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز مین صلاح حال اوسکا ہوتا
وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اور اسیطرح بیچ تمام مضمون متضاد کی والا علم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی
سے منقول ہی کہ اونسی کسی نی پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا کہ فقیر شاکر دونوں سی بہتر ہی اور امیر شاکر سی ہی فضیلت فقیر کی
نقل ہی کہ امیر شاکر کیا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنی شیخ کی نقل کرتی تہی کہ
اقرار کیا انہی فضیلت فقر کی اسی کرکہ لایا جسیت بہاری نقول کی اور کہا کہ الفقر افضل من الغنا بعد ازان ہاتہہ پکڑ اور جرح کیا اور دیا تا

چاہیی کہ بعضون نی فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچہہ نہ رکہتا ہو اور بعضون نی عکس اسکا کہا ہی اور

مراد فقرا سی یہان فقیر اور مسکین ہین ۞ ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دہکیلی گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ

پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہہ مسلم نی ف دہکیلی گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہہ ہاتہہ یا زبان کی اور معنی یہہ ہین

کہ اگر بالفرض وہ کسیکی دروازہ پر جا کہڑی رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون

سے دہکیلی گئی تو مجلسون مین انہیں بطریق اولی منع کئی جاوینگی اور یہہ اسلیی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکا خلق سی تاکہ خالص

ہو اونکو سوا اللہ تعالی کی اور کسی سی کچہہ نسبت نہیں محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی سی ظالمون کی دروازون پر اور کہانی مال حرام کسی کی سے

سچا تا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کسیی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی سی بسبب کمال

بے پروائی اپنی کی اور مراد یہہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ دہکیلتی ہین اپنی دروازون سی اور آنی نہین دیتی

اپنی گہرون مین اسلیی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدا تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو

کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ تعالی اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال گذرا باب

الدیۃ مین ۞ ع حاصل حدیث یہہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ تعالی کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین

کسے کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ۞ مولف **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بن

سعد کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اسکی

جواب کی لیی اور رد اوسکی کی سنانی کی لیی نہین مدد دیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین رزق دیی جاتی مگر بسبب کرت ضعیفون اور فقیرون اپنی کی نقل کی

یہہ بخاری نی ف چونکہ سعد رض بہت سی فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اوہون نی گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب اونکی کی

مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اورون کی کہ جو ایسی ہین پس حضرت نی اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہہ گمان تم نہ رکہو بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون

کا اور تکبر نکرو اون پر کہ تم ہی اونکی برکت دعا سی بہرہ مند ہوتی ہو ع ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ

وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اسامہ بن زید کی کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کی دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہی اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوئی بہشت

مین غریب اور دولتمند ٹہیرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانیکا طرف دوزخکی یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور

غیر محبوس اور مال ان سبہون کا بہشت ہی اور کافر کیلئی دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخکی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل

ہوئی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بسبب کثرۃ خواہش کرنی اونکی طرف دنیا کی اور بسبب کمی اونکی مردون

کو راہ عقبی سی اور ٹہیرائی گئی الخ یعنی جن والی ہین دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہیرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطی

بہت حساب دینگی اور رنج میں ہونگی بسبب کثرت مال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا میں اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفسیہ کی اور ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقراء اس سے بری ہونگی کہ حساب لیے جاوینگی اور نہ روکی جاوینگی پانچ سو برس پہلی اغنیاء کی داخل ہونگی جنت میں عوض میں ان نعمتوں کی کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں انکی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہانکا میں بہشت میں پس دیکھی میں نی اکثر اہل بہشت فقراء اور جہانکا میں نی دوزخ میں پس دیکھی میں نی اکثر رہنی والی اوسکی عورتیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی چالیس برس پہلے داخل ہونگی تونگروں سے دن قیامت کی جنت میں نقل کی یہہ مسلم نی ف چالیس برس سے مقدار چالیس برس ہی اس دنیا کی اور ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حکم خاص فقراء مہاجرین ہی کی لیے ہی اور اغنیاء سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دو سو فصل کی پہلی حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقراء کی پہلی داخل ہونیکی یہہ ہی کہ اغنیاء بسبب حساب دراز کی رکی ہونگی میدان محشر میں اور فقراء بلا حساب جنت میں داخل ہوکر چین میں ہونگی ع وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٌ مَا رَأْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ ھٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَأْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ھٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کو کہ پاس آپکی بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہی تو اس شخص گذرنیوالی کی حق میں یعنے یہہ اچھا ہی یا برا پس کہا اوس شخص نی کہ جس سے حضرت نی احوال گذرنیوالی کا پوچھا تھا یہہ شخص اشراف لوگوں میں سے قسم ہی اللہ کی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر سفارش کری تو مانی کسیکی حکام اور سردار ورانکی بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کیجاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نی پس چپ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پہر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نی واسطی اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکی پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کی حق میں پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہہ شخص فقراء مسلمین سے ہی یہہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری کسیکی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھہ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب نہایت فقر اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہہ شخص کہ تونی اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بہری ہوئی زمین سے مانند اوس شخص کے کہ تونی تعریف کی اوسکی نقل کی بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کے ہی کہ تونی تعریف کی ہی بہر جاوی تو وہ ایک سے مرد کہ تیری گمان میں حقیر تھا بہتر و زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت میں اور ظاہر ہی کہ حضرت نی جس سے یہہ پوچھا وہ غنی ہوگا پس ہوئی اوسکی سوال و جواب میں تنبیہ اوسکی لیے اور فضیلت فقراء کی اور بیان فضیلت جو حضرت نی فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول کرتا ہی امر دین کو اور اسکا نخاشا

اغنیا اغلبیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر رکھتی ہین قبول حق مین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور
یہہ امر دیکھا جاتا ہی علما کی شاگردون مین اور صلحا کی مریدون مین کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہین حق بات کو اور اغنیا حیل و حجت کرتی ہین اور
اونمخصص اول ہی اغنیا مومنین سے تہا نہ کافرون مین سی اسلیی کہ نہین ہے مفاضلہ درمیان کفار اور مسلمین کے اسلیی کہ نہین ہے خیر کفار مین یہان تک کہا ہی
بعضے علما نی کہ جسنی کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہے اوسپر کفر کا اسلیی کہ خیر ثابت کی نہین کہ نہین ہی خیر دین مین اور جزم نہین کیا ہی اوسکی کفر مین اسلیے
کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتہ خیر کی یہہ کہ وہ قریب تر ہی ساتہ حق کی ۲ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ
يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین پیٹ بہرا ال محمد نی یعنی اہل بیت
اونکی نی جو کی روٹی سی یعنی پس گیہون کی روٹی سی بالطریق اولی دو دن پی درپی یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف دو دن کی قید یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسری دن بہوکی رہی بنا بر اسکی کہ حضرت نی اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش
کیی گئی حضرت پر خزانی زمین کی اور حکم ہوا کہ ہو تو پہاڑ مکہ کی سونی کی کردین تمہاری لیی پس حضرت نی اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایکدن مین بہوکا رہون اور ایکدن
صبر کرون اور سیر ہوون ایکدن پس شکر کرون ورا ہمین رہی اوسپر کہا جسنی کہ ہوگئی تہی آنحضرت اخیر عمر مین غنی ہان مال بہت سا تہہ لگا حضرت کے
لیکن اوسکو رکہا نہین بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنی پروردگار کی خوشی مین اور رہی ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم گذارتی گئی راتین بہوکی مین پی درپی حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ کوئی ہماری زمانہ مین فقر اسی نہین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا مین پس حضرت کے
فضل مین بڑی تسلی ہی فقرا کی لیی ۳ع اور یہہ بہوک حضرت کی اختیاری تہی ساتہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتون اوسکی کی اور قناعت کرنی کی قوت
لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کی اور ترجیح دینی حاجات لوگون کی اپنی نفس کی حاجت پر ۴ع وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعید مقبری سی کہ نقل کی ابو ہریرہ سی یہہ کہ وہ گذری ایک قوم
پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہون نی ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیی پس انکار کیا ابو ہریرہ نی اوسکی کہانی سی اور
کہا یعنی بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بہرا روٹی جو کی سی یعنی جونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا
کہانا بہنی ہوئی بکری کا گران اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ وَاَخَذَ مِنْهُ
شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ وہ لیگئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب
بہت دنون رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی زرہ اپنی مدینہ مین نزدیک ایک یہودی کی اور لیی اوس سے کچہہ جو واسطی اہل بیت اپنی
کی اور روایت کرنیوالا انس ہی کہتا ہی کہ تحقیق سنا مین انس سے کہ کہتی تہی نہین شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صاع گیہون نی اور نہ صاع اور دانی
غلہ کی نی یعنی ذخیرہ نہین کیا آپنی رات کو غلہ کل کی لیی اور حال انکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہین نو بیبیان یعنی باوجود اسکی کچہہ ذخیرہ کرتی تہی نقل
کیا یہہ بخاری نی ف شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سی یہہ تہی کہ حال آپکا مسلمانون پر ظاہر نہو اسلیی کہ گران ہوتا آپکا ضیق اونپر یا لوین آپکو

شرم کر کر اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اسمین نہایت شنرہ منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سی کہ طلب کرین اجرت اس سی اگرچہ صورۃً ہو فرمایا اللہ تعالی
نی قُل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہمارے امام اعظم سی کہ نہین ٹہہرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سی دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نی اپنی
بیبیون کی لیی قوت ایک برس کا اکہٹا بہر دیا جواب اوسکا یہہ کہتی ہین علما کہ یہہ نہ رکہنا ذخیرہ کا اوائل حال مین تہا کہ فقر اونکی حال پر غالب تہا بعد
ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکہٹا بہر دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل زائد ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور
مراد ہی فلان کہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر
بیبیون کی لیی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا ہی ع ح وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى
أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حضرت عمر رض نی کہ
داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدیی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اسحال مین کہ سرانی تکیہ کی ہوئی تہی چمڑی کا کہ بہرا ہوا اسکا
پوست خرما کا تہا کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی سی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اوپر حالانکہ
وہ نہین بندگی کرتی اللہ کی پس فرمایا حضرت نی کیا کہتا ہی تو یہہ اور تو اب تک اس مقام مین ہی اور نہین حاصل ہوئی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی
ای ابن الخطاب یہہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی
آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیی دنیا اور ہمارے لیی آخرت نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہہ سمجہا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پتی سی بنا تہا جیسی کہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہہ پیش را کی اور زبر اوسکی کی یعنی
مرمول کی بھی بنی ہوئی کی اور بہرا ہوا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہہ زیر لام کی اور جزم یا کی پوست خرما کو کہتی
ہین جیسی کہ غلہ یا روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری امت پر
چونکہ دیکہا عمر رض نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تا فقر کی ترک ہووی
تنگی اور دشواری پڑی کی اوپر مناسب تہہ حال ضعف اونکی یہہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیی اور طیبی نی کہا کہ مقصود عمر رض کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیی تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیی دنیا درخواست طلب کرین جیسی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر رض نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر ایک گرہ کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک دو باسن پڑی ہوئی
رو دئی عمر رض فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپکو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین بخاری حدیث ذکر کی یہہ تکرار اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول آپکی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

رقم الحدیث ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تحقیق دیکہا مینی ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ ہو اوسپر چادر کہ اوپر کا کپڑا ہی پاؤں ہی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑے سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ بتحقیق باندہا تہا اپنی گردنون مین پس بعضی اون تہبندون اور کملیونمین سی وہ تہی کہ پہنچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہنچتی دونو ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضی اوضاع مین ہاتہہ سی بسبب ناخوش رکہنی اوسکی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكُمْ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہنی سی ہستی بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال پر ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر اور کمتر اوسسی ہی یعنی تا شکر کری اور خوش ہو مولی منعم سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مسلم کیمین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کے کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پس یہہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہنچتی ہی ف حاصل یہہ کہ جب کبہی کوئی شخص دیکہی اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور لباس مین اور جمال مین اور نہین جہاتا یہہ کہ اوسکی لیی آخرت مین بسبب اوسکے وبال ہی تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوسسی دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوسسی باعتبار مال و منال کی اور آخرۃ مین اوسکے لیی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی بہ نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکی بہ نسبت مین جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال چہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سب طرح بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوسسی تاکہ نہ حاصل ہو عجب اور غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہو نیچی اوسکی کوئی فقیر مین تو لائق ہی یہہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی بہت رنج و افکار مین چنانچہ حضرت شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اللهم اسألك العفو والعافية في الدنيا والعقبى اور آیا ہی کہ ایک شخص فقرا مین سی کہڑا ہوا مجلس وعظ مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ مینی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی کہانا مین پس کہا شیخ نی کہ جہوٹ بولا تو نی ای دشمن خدا کی اسلیی کہ اللہ نہین دیتا بہوک شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پروا کرنا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہنچنی کا حال و استقبال مین جیسیکہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسیکی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونسی اونہون نے کہا کہ شکر الہی کر اسلیی کہ بلا کبہی اس سی بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اون سی پہر وہی پہلا سا جواب پایا اونہون نی پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسایا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اوسسی نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ امام سی کیا حکم کیا امام نی صبر و شکر کرنیکا پس مرید نی بیقراری مین جواب پایا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین کہ

وہ یہہ ہے کہ کہا جاوی تیری گردن مین طوق کفر کا ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ❊ ع **اَلْفَصْلُ**

اَلثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ

الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگے

فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سے پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی قیامت کہ مقدار درازگی اوسدن کی ہزار برس کی ہوگے

برسون دنیا کیسی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اور آیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ

پس مخصوص ہے پہلی عموم سی محمول ہی او پر طول ہونی اوسدن کی کفار پر جیسیکہ لپیٹا جاویگا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیکا رون کی یہان تک کہ ہوگا مانند

ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر

کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گی ہم کہ ممکن ہے یہہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی

حدیث مین اغنیا مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیاء مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیا غیر مہاجرین

مراد ہین پس نہ تناقض ہا دونون حدیثون مین انتہی اور اولی یہہ ہے کہ کہا جاوی اونکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سی کثرت ہی نہ تحدید

پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور مال دونون کا ایک ہے ہی یا خبر دی اول ساتہہ چالیس برس کے

جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہہ پانسو برس کی از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر بہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا یہہ

اختلاف ساتہہ اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ جامع الاصول

مین ہے کہ کہا اوسمین کہ وجہہ جمع کی دونو حدیثون مین یہہ ہے کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سی یہہ ہے کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے

داخل ہوگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہہ ہے کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہوگی غنی راغب دنیا سی واللہ اعلم ❊

ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ

فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ

بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدٍ اِلٰى قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہہ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کسواسطے یہہ

دعا کرتی ہین آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرنیکی اور فضایل و حسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے

چالیس برس کے اے عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو اے عائشہ دوست رکہہ تو مسکینون کو یعنی

دلسی اور نزدیک کر انکو یعنی طرف مجلس اپنے کی اسلیے کہ خدا تعالی نزدیک کریگا تجکو اپنی دن قیامت کی یعنی اونکی نزدیک کرنی سی قرب الہی حاصل ہوتا ہے

نقل کی یہہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کی فی زمرۃ المساکین یعنے

سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہے ف مسکین مشتق ہی مادہ مسکنت سی یعنی نہایت تواضع کی یا سکون و

سکینت سی ہی یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین

اونکو اور ہمنشین رہین انکی تا کہ پہنچے اونکو برکت انکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کی لیے اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات انکیکے اور جائز ہی یہہ

کہ ارادہ کیا جاوی مسکین کرنیسی یہہ کہ کری اللہ تعالی قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور نہ مشغول کری اونکو ساتھہ مال کی اسلیے کہ کثرت مال کی مقرر
کے حق مین باعث محنت و وبال کی ہی آیا ہی کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقرا اور صلحا پر پس اونہون نی کچھہ التفات نکی اوسکی طرف
اور متوجہ نہوئی اوسپر پس کہا بادشاہ نی کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ ہم ایک گروہ ہین کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہی اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبی کی پس آگی بڑہا وہ اون سی اور درگذر کیا اور کہا کہ ہم نہین قدرت رکھتی ہین تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہی ہمکو تمہاری
عداوت کی او پہلی دو تمسک ون سی الخ اس جگہہ سی وہم پیدا ہوتا ہی کہ فقرا پہلی اغنیا کی داخل ہونگی بہشت مین اگرچہ اغنیا پیغمبر ہون مطلب یہہ
کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقط ظاہر کرنا فضل و شرف و فقر کا ہی اور طاہر کرنا اپنی تقدم کا انبیا پر اور نہ خوف تاخیر ہی کا بر تقدیر غناکی
اون انبیا سی کہ فقرا ہین نہ خوف تاخیر ہی کا فقرا غیر انبیا سی فافہم بعد ازان وصیت کی آنحضرت نی حضرت عائشہ کو رعایت کی حال فقرا کی و محبت اونکی کرنی کی پس فرمایا ای عائشہ
نہ پہیر الخ اور روایت کی ہی شیخ نی اور بیہقی نی عطا ابن ابی رباح سی کہ اونہون نی سنا ابی سعید کو کہتی تہی ای لوگو نہ برانگیختہ کری تمکو تنگی اوپر
طلب کرنی رزق کی بغیر وجہ حلال سی اسلیے کہ مین نی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی یا اللہ مار تو مجھکو فقیر اور نہ مار تو مجھکو غنی اور حشر کر
میرا بیچ گروہ مسکینون کی پس تحقیق بدبخت ترین بدبختون کا وہ شخص ہی کہ جمع ہو اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کہا ابو الشیخ نی کہ زیادہ کیا ہی اسمین
غیر ابی زرعہ نی سلیمان بن عبد الرحمن سی اور نہ حشر کر میرا بیچ زمرہ اغنیا کی کہتا ہون مین کہ اگر نہ ہوتی کوئی اور دلیل سوا اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تہی یہہ حجت واضحہ ہونی مین اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور حدیث الفقر فخری و بہ افتخر باطل ہی نہین کچھہ اصل اوسکی بنا بر تصریح
کرنی حفاظ کی عسقلانی وغیرہ سی اور حدیث کاد الفقر ان یکون کفرا ضعیف ہی یقینا اور بر تقدیر اوسکی صحت کی محمول ہی فقر قلبی پر کہ باعث ہوتا ہی
جزع فزع کا اور نہ راضی ہونیکا قضا و قدر پر اور اعتراض کرنیکا اوپر قسمت پروردگار کی اور روایت کیا گیا ہی الفقر شین عند الناس وزین عند اللہ
یوم القیمۃ نقل کی یہہ دیلمی نی ۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَاِنَّمَا
تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی درداسی کہ اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلب کرو مجھکو بیچ ضعیفون اپنی کی اسلیے کہ نہین رزق دیے جاتی ہو تم یا فرمایا نہین مدد کیے جاتی ہو یعنی دشمنون پر مگر
برکت ضعیفون اپنی کی نقل کی یہہ ابو داود نی ف بیچ ضعیفون یعنی فقیر و ان اپنی کی ساتھہ احسان کرنی کی اونسی یا مراد ضعیفون سی مظلوم
ہین اگرچہ غنی ہون اونکی مدد کرو حاصل یہہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی اور لفظ او اور تنصرون مین او شک کیلیے ہی اور یوہی ہی اسکو
روایت داود کی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی لیے ہو اور برکت ضعفا اپنی کی یعنی برکت وجود اونکی اور احسان اونکا وجود اونکا ہی اسلیے کہ
اونہین لی قطب ہوتی ہین اور اوتاد ہی اور سبب انتظام ہی بلاد و عباد کا کہا ابن ملک نی کہ ڈہونڈو تم مجھکو بیچ محافظت حقوق اونکی اور
خوش کرنی دلون اونکی اسلیے کہ تحقیق مین اونکی ساتھہ ہون تن سی بعض اوقات مین اور جان و دل سی جمیع اوقات مین پس جسنی اکرام کیا اونکا
اکرام کیا میرا اور جسنی اونکو ایذا دی اوسنی مجھکو ایذا دی اور موید ہی اوسکو حدیث قدسی من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب انتہی وَعَنْ
اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی امیہ بیٹی خالد بیٹی عبد اللہ بیٹی اسید کی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہی حضرت طلب فتح کی کرتی
یعنی کفار پر اللہ تعالی سی ساتھہ برکت دعا فقرا مہاجرین کی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ف صعالیک جمع صعلوک کی ہی مانند عصفور
کی یعنی فقیر کی اور ملا علی قاری نی معنی اس جملہ کی یہہ لکہی ہین کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرا مہاجرین کی اور برکت دعا اونکی اور بعد او

ابن ملک نے یہہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقراء مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللّٰہم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور حضرت
شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیی ہین اور بعد ازان یہہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقراء کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی ثنا بت
کی اور مخصوص اور مشرف کیا اونکو ساتہہ اسکی کہ برکت اونکی طلب فتح کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیی کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ یا کیا چیز پیش
آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کی کیا کیا محنت عذاب وتبہا دیگا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل
ہے یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان ہی یہہ ہے کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی مراد رکہتی
تہے حضرت اوس سے آگ نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف یہہ تفسیر کی ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور
بسبب نعمت کے کہ وہ اوسمین ہے یعنی اوسکی درازگی عمر کی یا کثرۃ اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکہکر پہر رشک لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی ہی لیے
ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق
الدنیا فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
دنیا قیدخانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قیدخانہ سی اور قحط سی نقل کی یہہ شرح السنۃ مین ف
قیدخانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہرچند کہ نازونعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتون کی کہ اوسکے
لیے دار آخرت مین رکہی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کی رکہتا ہی
اور چین اور رفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آبادی سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی کہ لا تخلو المؤمن من قلۃ
او علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمؤمن الکامل جمیع ذلک ع ح وعن قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندہ کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہہ احمد نی ف دنیا سی یعنی مال ومنصب دنیا کی سی اور اون چیزون سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو یعنی
مین اور کہا اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی و بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ متلوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہہ بیماری محبت
اوسکیکے اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقاء اور ضعف معدہ اور مانند اونکی ع وعن محمود
بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ قلۃ
المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین
ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے
لیے فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیے نقل کی یہہ احمد نی ف مراد فتنہ سی یہ ہی گرفتاری شرک اور کفر
اور گناہون اور جبر کرنا جباروں کا اوپر کرنی چیزون نامشروع کی اور مانند انکی مگر وہ بات دین کی زندگی اپنی خوب ہے کہ طاعت کرنا ورقائم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام او ربیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنیکی اگرچہ دل برقرار رہی ایمان پر لیکن زبان پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہے یہہ بھی فتنہ ہی ہاں اگر فتنہ اور ابتلا سی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیی درست نہیں اور کمتر ہی حساب کے لیی یعنی بعید تر ہی عذاب سے اور بہتر ہی مسلمان کی لیی اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیی کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی او رسختی اور محنت کہ بسبب اوسکے پہنچی سہل ہی نزد میرے یہہ تمام شاخیں ایمان کی ہیں جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکہتا ہے یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ آپنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکہتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت و گرفتاری اور رزالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور نگاہ رکہنی اور تعلق کرنی کی ساتہہ اوسکی کہ کھینچتا ہی محنت فقر سی کم نہیں اور مجردی اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی اور قناعت کرنیکی قدر کفایت پر دکہائی نفس اور صفائی دل کی سی ہی ہرح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّكَ فَقَالَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو یعنی بہت والا ہر موز دوست رکہتا ہی حضرت نے اوسکو پس فرمایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اس چیز میں کہ کہتا ہی تو اسلیی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی تحقیق میں دوست رکہتا ہوں آپکو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد پہنچتا ہے طرف اوس شخص کے کہ دوست رکہتا ہی مجکو جلدی پہنچنی نالہ کیسی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف تجفاف ساتہہ زیر تا اور جزم جیم کی پاکہر کہ گہوڑی پر ڈالتی ہیں وقت جنگ کے تا زخم سی امان میں رہی مانند زرہ کی سوار کی لیی اور کنایہ کیا ساتہہ تجفاف کے صبر سی اسلیی کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسیکہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سی یعنی تیار رہ صبر کی لیی خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلدی پہنچنی نالہ کی سی الخ معنے یہہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہنچنا اوسکی طرف وار اوتر نا بلاؤں اور شداید کا اوسپر بکثرت ضروری ہی اسلیی کہ آیا ہی کہ اشد لوگوں کے از روی بلا کی انبیا ہیں پہر درجہ بدرجہ اور اچھی لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انہیں میں سی ہی اور یہہ محب تہا اونکا اوسکو بھی بقدر محبت اونکی حصہ پہنچیگا بموجب المرء مع من احب کے ہرع تیار کر واسطی فقر کی پاکہر یہہ کنایہ ہی صبر سے کہ آفت فقر سی نگاہ رکہتا ہی اور ہلاک نہیں کرتا اور بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہیں ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور چلنی طریقہ اونکے نادرا اور جہوٹہہ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محبت بی متابعت محبوب کے درست نہیں اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ و لیکن یہہ نشان صدق محبت اور کمال اوسیکا ہی ورنہ ماہیت محبت کی انجذاب باطن اور پہرنا دل کا ساتہہ خوبی کی اور اچہا جاننی ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمایل دیکہنے ہی کہ اوسکو سب سے خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ عمل کی اور اتباع کی ناقص ہے جیسیکہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی ساتہہ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا ہرح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهِ ۹ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین بسبب اظہار دین خدا کی اور دعوت کرنی خلق کی طرف اوسکی حالانکہ نہ ڈرایا گیا کوئی ساتھہ میری یعنی تنہا
مین تنہا ابتدا اظہار اسلام مین کوئی میری ساتھہ نتہا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میری ساتھہ البتہ تحقیق
گذرتی تہی مجھپر تیس شب و روز یعنی درپی حالانکہ نتہا میری لیے اور بلال کی لیے طعام کہ کہاوی اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز
سے کہ حیوان اوسکو کہاوی نتہی جیسے جاہی آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چہپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل مین کسقدر
آتاہی پہر وہ بہی ایسا ہو کہ بغل مین ظاہر نہو اور باہر سی نہ دکہائی دی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی اور مراد او رمصدوق اس حدیث
کا اوسوقت تہا کہ باہر نکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سی اور حضرت کی ساتھہ بلال ہی تہا ساتھہ بلال کی جنس طعام سی مگر اس قدر کہ اوٹہاتا تہا
نیچے بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملون کی معنی طیبی نی اسیطرح لکہی ہین کہ جو مذکور ہوئی لیکن ظاہر یہہ ہے کہ معنی یون ہون کہ ڈرایا گیا مین حق مین
اور نہین ڈرایا گیا کوئی انبیا مین سی جیسیکہ مین ڈرایا گیا اور ایذا نہ دیا گیا کوئی مانند میری جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اولوالعزم نبی مثل ابراہیم اور ذبیح اللہ
اسلیے کہ ایذا او پر انداز ہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت انکی ظاہر تر تہی اور
خواہش انکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تہی ایذا بہی انکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازان بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتون کی ہی
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھہ قول اپنی کی ولقد اتت الخ اور یہہ جو کہا کہ انکی ساتھہ بلال تہی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ وقت ہجرت کر نیکا مکہ سی
مدینہ کو نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت بلال نتہی حضرت کی ساتھہ بلکہ غالبا یہہ قصہ اسوقت کا ہی کہ جب ابو طالب مرا اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
رضی بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہین یا بتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنی کی تین مہینی بعد دسوین سال نبوت
سے ماہ شوال کی آخیر مین آنحضرت پیادہ پا مکہ سی طایف کو تشریف لیگئی اور حضرت کی ساتھہ زید بن حارثہ تہی پس حضرت ایک مہینہ تک ان کی لوگون کو دعوت
اسلام کی طرف کرتی رہی اونہون نی کچہہ کہنا نہ مانا اور اپنی لڑکون اور نادانون کو لگایا کہ حضرت کو ایذا دیتی تہی اور پای مبارک پر حضرت کی پتہر مارتی
اور پاؤنمین خون آلودہ کردین اور جب پتہر کی زخمون سی آنحضرت زمین پر گرتی تہی دونو بازو آپکی پکڑ کر اوٹہاتی تہی اور جب چلتی تہی پہر پتہر او
کرتی اور ہنستی اور زید بن حارثہ اپنی تئین سپر آنحضرت کی کرتی تہی یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نی ایک ابر بہیجا
تا آپپر سایہ ہو اور جبرئیل ع م نی آن کر کہا کہ تیری پروردگار نی سنین باتین تیری قوم کی اور جو کچہہ انہون نی رد کیا تجہپر اور پہاڑون کی فرشتی کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کرون مین اور دونون پہاڑ اخشبین کو کہ انکی بیچمین آبادی انکی ہی ملا دیون ہم اور انکو انکی بیچمین پیس ڈالین
فرمایا حضرت نی کہ امید رکہتا ہون مین کہ انکی نسلون مین سی وہ لوگ نکلین میری پروردگار کو ساتھہ وحدانیت کی پوجین اور آخر اس حدیث مین آیا
قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی پہر ہونا بلال کا ساتھہ حضرت کی منافی نہین ہے اہونی زید بن حارثہ کو ساتھہ آپکے یعنی دونو ہون لیکن کتابون
مین ہونا زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ مین واللہ اعلم: ح ع وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو طلحہ سی کہ کہا ابو طلحہ نی کہ شکوہ کیا ہمنی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس
کہولی ہمنی اپنی پیٹون سی ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہا ہوا تہا پیٹ کہولکر پتہر دکہائی پس کہولی حضرت نی اپنی پیٹ سی دو پتہر
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** پتہر پیٹ پر بہوک مین اسلیے باندہتی ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنی اور کہڑی ہونی
پر قوۃ بخشی اس سبب سے کہ پیٹ اور انتڑیان کمر سی لگ جاوین اور کہنچ جاوین اور جب بہوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتہرون کی باندہنی کی ہو

ہے پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تہی اور تہی آپ بڑی ریاضت کرتی آپنے دو پتہر باندہی تہی ٭ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ
فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ پہنچی فقرا صحابہ کو بھوک پس دی
اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ایک ایک کہجور نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی ہرایک کو ایک کہجور دی یعنی فقر وتنگی رزق کی اون پر اوس حد کو
پہنچی تہی کہ کبہی ایک ایک کہجور پر اکتفا کرتی تہی ٭ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِیْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰی بِهٖ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ
هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِهٖ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ
وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاهُ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ یَكْتُبْهُ
اللّٰهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سے اوسنی اپنے
دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر وصابر جو کوئی دیکہی بیچ امر دین اپنی
کے یعنی اچہی اعمال کی کرنی مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو اوسسی یعنی علم مین اور عبادت مین اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ
وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کرے بیچ طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئے
اوس سے اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال وجاہ مین پس تعریف وشکر کری اللہ کا اوپر
تفضیلات یعنی خدا تعالیٰ کی کی وسکو اوس پر لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی
دین مین طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہوا وسکو عجب اور غرور وتکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ
ہو اوس سے یعنی مال وجاہ مین اور پیدا ہوا اوس سے حرص وآرزو پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین لکہتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور
نہ صابر نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی بسبب صادر ہونی ایک چیز کی ہی اوس سے دو چیزون ذکر کی گئین ہین سے بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور جزع
فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہی بموجب قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ
شَكُوْرٍ اور حدیث مین آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی نفس کا سیأت سی اور شکر طاعات
پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سی ٭ع وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ بَابٍ بَعْدَ
فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بیچ اوس باب کے کہ بعد فضائل قرآن کی
ہے ٭ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ
قَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ
مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ
فَقَالُوْا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا
فَاَعْطَیْنَاكُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا قَالُوْا
فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَیْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی عبد الرحمن حبلی سی کہ کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہتی تہی

یعنی جو کچھہ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اسحاق لمین کر پوچھا اونسی ایک شخص نی یہہ کہ کہا کیا نہین ہین ہم فقراء مہاجرین سی کہ بشارت دی گئی ہین ساتہہ سبقت دخول کی بہشت مین پس کہا واسطی اوسکی عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹہکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی سی کہ جگہہ پکڑتا ہون مین پاس اوسکی کہا عبد اللہ نی کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہی تو اوسمین کہا اوس شخص نی کہ ہان میرے پاس مکان ہی کہا عبد اللہ نی پس تو ہی دولتمندون سی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سی ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسی پاس ایک چیز تہی تو دوسری چیز نہ تہی کہا اوس شخص نی یعنی جبکہ سنا عبد اللہ سی کہ عورت اور مکان کی ہونی سی اوسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میرے لیے خادم بہی ہی یعنی لونڈی یا غلام یا نوکر کہا عبد اللہ نی کہ پس تو بادشاہ ہو تمین سی ہی یعنی اونکی حکم مین ہے تجکو فقیر کہنا نہین درست کہا عبد الرحمن نی اور آئی تین شخص طرف عبد اللہ بن عمرو کی اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نی ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت رکہتی ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنی پر اور نہ کسی جانور پر یعنی تاکہ جہاد اور حج کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب پر یعنی اسباب نہ ہیں پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مول اوسکا پس کہا عبد اللہ نی اونکو کہ کیا چاہتی ہو تم اگر چاہتے ہو تم یعنی یہہ کہ دون مین تمکو کچھہ اپنی پاس سے تو پہر آنا ہماری پاس پس دونگا مین تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنی اس وقت کچھہ حاضر نہین پہر آنا دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرا دون مین قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہی یعنی وہ کچھہ تمکو دیکر فارغ البال کر دین اور اگر چاہو صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہہ مقام کمال والون کا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہی کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلی جاوینگے دولتمندون سی دن قیامت کے طرف بہشت کی چالیس برس کہا اونہون نی پس تحقیق ہم صبر کرتی ہین نہین مانگتی ہم کچھہ یعنی کسی سے یا نہ مانگینگے کسی سے بعد اسکی نقل کی یہہ مسلم نی ؛ وعن عبد الله بن عمرو قال بينا انا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود اذ دخل النبي صلى الله عليه وسلم فقعد اليهم فقمت اليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليبشر فقراء المهاجرين بما يسر وجوههم فانهم يدخلون الجنة قبل الاغنياء باربعين عاما قال فلقد رايت الوانهم اسفرت قال عبد الله بن عمرو حتى تمنيت ان اكون معهم او منهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اوسوقت کہ تہی ہم بیٹہی مسجد مین یعنی مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹہی متوجہ ہوکر طرف فقراء کی پس گیا مین اور کہڑا ہوا مین ایل طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی نزدیکی کی اون سی اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین اونسی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ بشارت دی جاوین فقراء مہاجرین ساتہہ اوس چیز کی کہ خوش حال کری اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگی بہشت مین پہلی تونگرون کی چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نی پس قسم خدا کی تحقیق دیکہی مین نی رنگ فقراء کی کہ روشن و تابان ہوئی یعنی بسبب سننی اس بشارت کی کہا عبد اللہ بن عمرو نی بہت روشن ہوئی مونہہ یہان تک کہ آرزو کی مین نی کہ ہوون مین ساتہہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اون جیسا یا اونمین سے یعنی عقبی مین یعنی دہولنا اونکی جماعت مین نقل کی یہہ دارمی نی ف وجوہ سی مراد ذات ہی یا یعنی مونہہ کی ہی یعنی خوش کری اونکی دلون کو اور ظاہر ہوا اثر اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ انکی کے اور او منہم مین لفظ او تنویع کی لیی ہی اور معنی اوسکی ذکر کیے گئی یا شک کے لیے ہی یعنی دوست رکہا مین کہ ہوون مین جملہ فقراء مہاجرین سے

ع وعن ابي ذر قال امرني خليلي بسبع امرني بحب المساكين والدنو منهم وامرني ان انظر الى من هو دوني ولا انظر الى من هو فوقي وامرني ان اصل الرحم وان ادبرت وامرني ان لا اسال احدا شيئا وامرني ان اقول بالحق وان كان مرا وامرني ان لا اخاف في الله لومة لائم وامرني ان اكثر من قول لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من كنز تحت العرش رواه احمد اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست میرے نے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ سات خصلتون کی اول حکم کیا مجکو ساتھہ دوستی مسکینون کی اور نزدیک ہونیکی ونسے اور دوسری
حکم کیا مجکو کہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجھہ سے یعنی امور دنیا مین اور نہ نظر کرون مین طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھہ سے یعنے مال اور جاہ اور منصب
مین اور تیسری حکم کیا مجکو یہہ کہ ملائے رکہون ناتی کو اگرچہ کاٹی ناتا یعنی ناتی والا اور چوتہی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ مانگون مین کسی سے کچہہ اور پانچوین حکم
کیا مجکو کہ کہون مین حق اور اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی سننے والی پر اور چہٹی حکم کیا مجکو یہہ کہ نہ ڈرون مین بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی
منکر کی ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہہ کہ بہت کہا کرون مین کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ سات خصلتین ہین خزانہ
سے ہین کہ رکہا گیا ہی نیچے عرش کی کہ فیوض اور برکات اوس سے نازل ہوتی ہین اہل کی یہہ حمدی ف ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نی تو
سات خصلتون مذکورہ کی طرف پہیری ہی اور ملا علی رح نی اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہا کہ یہہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہین کہ
رکہا گیا ہی وہ گنج نیچے عرش رحمان کی نہین پہنچتا طرف اوسکی کوئی مگر بہ حول خدا اور قوت اوسکی یا گنج ہین گنجون جنت سے کہ سے اعلی کہ عرش
چہت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتین سات گنج سی ہین کہ نیچی عرش کی ہی اعلی کہ یہہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سی صحاح
ستہ وغیرہ مین کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجون مین سی اور اختلاف کیا ہی علما نی اسکی معنون مین پس بعضون نی تو کہا کہ اس کلمہ کا
نام کنز رکہا گیا اسلیے کہ یہہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنی کی لوگون کی نظرون سی یا اسلیے کہ یہہ جنت کی ذخیرون مین سے ہی یا یہہ کہ اوسکی کہنے
والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت مین اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مینے یہہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا ہی تو کیا ہے
تفسیر یعنے معنی اوسکی مینے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا نہین ہے پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سی مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین ہی
قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہی طالبون کو ساتہہ تکرار اس کلمہ کی اور کہا ہی
کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اسی واسطے توفیق عمل کی نہین ہے ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ
الطَّعَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتین اونکو دنیا مین سے تین چیزین ایک تو کہانا یعنی واسطی حفظ بدن
کے اور قوت حاصل کرنیکی دین پر اور دوسرے عورتین یعنی واسطی بچانی نفس کے بری خطرون سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت دماغ کی کہ وہ جگہہ
عقل کی ہی بعضے حکما کی نزدیک پس پائین آنحضرت نی دو چیزین یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائین عورتین یعنی یہان تک کہ نو تہین
اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوئون سی خوشبودار زیادہ تہا اور نہ پایا طعام نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی مگر قلیل
پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہے اسلیے کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہین ہوئے جو کی روٹی سی دو دن پی درپی تا دم وفات اور یہہ بات نہی
بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نی جو اپنی حبیب کے لیے یہہ بات پسند کی تو اسمین طرح بطرح کی حکمتین تہین ہر ع
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتین اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز مین نقل کی یہہ احمد اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی بعد قول
حضرت کی حبب الی من الدنیا کا ف گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت وسرور کہ نماز مین مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت
اور کسی عبادت مین حاصل نہین ہوتا چنانچہ اسلیے فرمانی آنحضرت ارحنا یا بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑہون مین اور رنج اور مشغولی دل کا موسکے خلاصہ

اکہون

ہو وین اور مناجات حق مین مشغول رہون اور لفظ قرہ یا تو مشتق ہی قر سی ساتھ زبر قاف کی یعنی قرار اور ثبات کی اسلیی کہ دیدہ بسبب نظارہ محبوب کے قرار پاتا ہی اور بسبب دیدار اوسکی ارام پکڑتا ہی اور کسی اور کی طرف نہین دیکہتا اور بسبب دیکہنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکہتا رہ جاتا ہی اور یا مشتق ہی قُر سی ساتہہ پیش قاف کی یعنی سردی اور خنکی آنکہہ کے اور لذت اوسکی مشاہدہ محبوب ہین چنانچہ اسیلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکہہ کی بیچ دیکہنی دشمنون کی ہی اور زیادہ کیا ابن جوزی نی آخر یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حُبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا چاہیی کہ لفظ حدیث کی جسپر اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اوپر یہہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی نے تینون مضمون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل مین اور حاکم مستدرک مین بہی لایا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری سی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سی پایا نہین گیا باوجود تتبع و تفتیش کی مگر دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ ابن حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جسیکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک لفظ نہین ہی کہ من الدنیا اور ثلث مین نہو تو بہی اشکال نہین اور اگر دو لفظ ہون تو اشکال رکہتا ہی اسلیی کہ نماز دنیا سی نہین ہے اور جواب اسکا یہہ ہی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبعیہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی پہر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی عبادت معروفہ پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ؛ ح ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کے یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیی کہ بندگان خاص خدا تعالی کی نہین ارام و استراحت مین ہوتی نقل کی یہہ احمد نی ف بلکہ ارام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کی لیی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی قضاء شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی مین اور خواہشون مین ؛ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سی ساتہہ تہوڑی سی رزق کے یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتہہ تہوڑی سی عمل کی یعنی طاعت کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر نہ مانگی اوسکو لوگون سی یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچھہ کہانا کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچھہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز وجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہہ کہ پہنچا دی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین یہہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ مستور ہو ساتہہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسمین چہپانا والا تصریح کی ہے علما نی کہ ایک آدمی اگر مر جاوی ماری بہوک کی اور سوال نکری یا کہا دی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہے گنہگار ؛ ع ؛ ؛

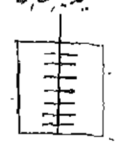
وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی باوجود عیالدار و فقیر ہونیکی بچتا ہی حرام اور سوال کرنیسی پس وہ مومن کامل ہی اسیلیے دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ؁ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ اِنَّهُ لَطَيِّبٌ لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَاَنَا اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمر رض نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نی کہ تحقیق یہہ پاک اور حلال و خوش آیند ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو اسلیے کہ مین سنتا ہون خدا تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشون انکی ولیکو اور سرزنش کیا انکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لیگئی تم اور بہرہ لین تمنی لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتہہ انکی پس ڈرتا ہون مین یہہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو تو اب انکا ہمکو اس عالم مین پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی مین اگر یہہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اور چین کرون تو ڈرتا ہون کہ یہہ ثواب ہماری عملون کا ہو کہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسیکہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہی اور آخرت مین کچھ نصیب نہین اور یہہ آیت اور آیۃ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہین لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا ؁ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہیں پیٹ بہر کہ کہاتی تہی ہم یعنی گروہ صحابہ نی ساتہہ آنحضرت کی کہجور سے بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنے خیبر کہ وہان کہجورین بہت تہین نقل کی یہہ بخاری نی ؛

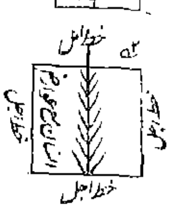
بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

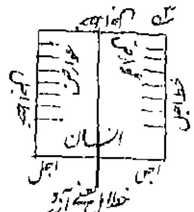
باب ہی بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنیکی ف امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے معنی ہین زیادتی آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہدیہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی کی اور قاموس مین لکھا ہی کہ بدترین حرص یہہ ہے کہ لیوے تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو اپنی غیر کی حصہ مین بہی اور مراد امل سی یہان درازگی امل یعنی آرزو کی ہی امر دنیا مین تحالیکہ غافل ہو تیاری کرنیسی موت کیلیے اور توشہ آخرت سی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا و یتمتعوا و یلہہم الامل اور اسیطرح درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم و عمل کے محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ و حسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہونگا نوین کو بہی یعنی محرم کی اور اسیطرح حرص کرنی بیچ امر جمع کرنی مال کی اور کثرت جاہ کی بری ہی والا حرص کرنی جہاد پر اور علوم کی حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک پر مستحسن ہی بلا نزاع ؁ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کہ چار خطون نی اسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچ مین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلنی والا تہا اوس شکل سی اور کہینچی چہوٹی خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان مین تہا اوس جانب سی کہ درمیان مین ہی یعنی دونون جانبون سی وہ جو درمیان مین تہین ایسی کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یہہ یعنی یہہ جانب خط کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور

یہہ بیچ کا خط مربع اجل ہی اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی اور مدت عمر اوسکی ہی کہ گہیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہہ جانب خط کی کہ باہر نکلنی والی ہی یعنی مربع سے آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہہ خط ہی اس سے اسلیئے کہ آرزو اوسکو دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سے اور یہہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض اور بہوک اور پیاس غیر ذلک اون چیزون مین سی کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہہ اوسکی پس اگر خطا کی اوس سے اور گذرگیا یہہ حادثہ معین پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور گذر گیا یہہ حادثہ بہی پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی یہہ بخاری نی ف حاصل یہہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پہنچیگا اون امیدون کو اور حال انکہ اجل قریب ہی ساتہہ اوسکی آرزو و لیسی اور آرزو وقتون کو بغیر پہنچی جان دیدیتا ہی وصورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہہ لکہی ہی اور اول یہہ ہی کہ گردانی جاوین عدد خطوط کی سات اسلیئے کہ یہہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اسلیئے کہ رس السبا عدد ہی کہ تعبیر کی جاتی ہی ساتہہ اسکی کثرت اور بعدد اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پہر دیکہی ہین ایک اور صورت غیر صورت کہی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فقیر دو صورت یہہ ہی ع ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت انس سے کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچمین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اوس وقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اسی اندیشہ مین ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہی پہنچی ناگہان اجل آپہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی اجل کہا رستا ہی ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اوسمین دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ہر چند کہ آدمی بڑہا ہو یہہ دو صفتین اوس سے سست اور سست نہین ہوتین اسلیئے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہہ نہین آتین اور سبب قوی ہونی انکا بسبب ضعف بدن کی ہی کہ اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ قوت شہوت کو زبون رکہی ضعیف ہوگئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی بیت بجہای خوی بد محکم شدہ ۞ قوت کندن آن کم شدہ ۞ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف محبت دنیا سی لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو و عمر کی مقتضی ہی تاخیر عمل کو ۞ ع ۞ ۞ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ چہوڑی خدا تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو یہان تک کہ پہنچایا اوسکو ساٹہہ برس کو نقل کی یہہ بخاری نی ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی اور پہر توبہ و عذر خواہی نکی اور نہ چہوڑی گناہ اب اور کیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہونگا توبہ کرونگا بڈہا ایک کہیگا اور بعضی کہتی ہین کہ معنی عبارت کی یہہ ہین کہ ثابت







اوسوا جب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نکری ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کی لیی دو جنگل بہر
ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک
یعنے جبتک گور مین نہین چلا حرص اوسکی نہین جاتی اور یہہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جسکسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی ف اشارہ ہی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی عمل ظاہر و باطن سی اور یا یہہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ رحمت کی جسپر کہ
چاہتا ہی ساتہہ توفیق ازالہ اوس خصلت بد کی اور تہذیب نفس کی اوس سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین
آدمی کی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ
غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بعض بدن میرا یعنی دونو مونڈہی میری جیسیکہ ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنیکی پکڑاتی
ہین پس فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبرون مین آسودہ ہین اور سب
سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہ نقل کی یہہ بخاری نی ف کہا میرک نی کہ اسمین لفظ
ہے اسلیی کہ یہہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا
یا تو تنویع کی لیی ہی یا بمعنے بل کی ترقی کی ہی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنیوالا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیی کہ مسافر کبہی چند روز
کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنیوالا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی نہین لگاتا اور شرح اس
حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور لوٹ جانا پیوند اوسکا بدن سی اور
باہر آنا بدن کا آلہ ہونیسی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنیسی معدوم و نابود نہین ہو جاتی بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب
کیجاتی ہین اوس سے آنکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیجاتی ہین اوس سی اہل اور
اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیجاتی ہین گہوڑی اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین
اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کی ہین پس مشابہ ہونا ساتہہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہہ ہی کہ متصف ہو ساتہہ قطع کرنی
علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین
ہے دنیا سی اوسکی ملک نہین ہے بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک ہی اور علامت اوسکی یہہ ہے کہ اوسکی جاتی رہنی سی غمگین نہو اور نہ اوسکی ہونیسی خوش اور
اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سے اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سے حرام و مکروہ مین نہ پڑی پس جو کوئی کہ ساتہہ ان صفتون کی متصف ہو مشابہ ہوگا
ساتہہ مردون کے اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد ازان رعایت کری او شرائط و آداب کہ بسبب انکی مشابہ ساتہہ مردون کی ہوا کیا اونمین سی توبہ ہی اور وہ پہر آنا ہی
ہر مطلوب سے سوا خدا تعالی کی جیسیکہ موت ہی اور زہد ہی اور وہ پہر آنا دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسیکہ موت ہے اور توکل ہی اور وہ پہر آنا ہے
قید اسباب سے جیسیکہ موت ہے اور قناعت ہے اور وہ پہر آنا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت ہے اور توجہ الی اللہ اور منہہ پہیرنا ما سوی اللہ سے جیسیکہ موت ہے پس باقی نرہا
کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوا خدا جل و علا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہی حظوظ نفس سے ساتہہ مجاہدہ کی جیسیکہ موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہے

اور وہ باہر آنا ہی خوشنودی نفس سے اور در آنا بیچ خوشنودی حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام الہیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار
مولی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسیکہ موت ہی اور ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ ہی جیسیکہ موت سے اور مراقبہ ہی اور وہ
باہر آنا ہی حول و قوت سی جیسیکہ موت سی یہہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کی پڑیگا یہہ ہین معنی
قول آنحضرت کے وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا ہی یہی معنی رکہتی ہی اور موت اختیاری یہہ ہوگی یہہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی
نے بیچ رسالہ فضل التوبہ کے ۔ الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ہذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع من ذلک
رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
ہم پر اس حال مین کہ مین اور مان میری مٹی سی لیپتی تہی کچھہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مینی ایک
چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکیکے یا زیادتی استحکام کی لیے فرمایا آنحضرت نی امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہہ
احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف یعنی اجل قریب تر ہی خراب ہونی اس گہر کی سی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی
کے پہلی مرنی تیرکی اور سے یون کہ تو مر جاویگا پہلی گرنی اوسکی کی پس اصلاح عمل کی بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہہ ہی
کہ وہ بنانا ضروری ہوگا بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیے ہوگا ۔ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یہریق
واقول الماء فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی پیشاب کرتی یعنی کبہی پس تیمم کرتی مٹی سی یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین
پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کس چیز نی معلوم کر دیا مجکو یعنی
کیا جانون مین کہ شاید نہ پہنچون مین اس پانی تک نقل کی یہہ شرح السنۃ مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکرے
اور اجل آجاوی اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیے تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرحکی طہارت حاصل ہی ۔ وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ہذا ابن آدم وہذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہہ
آدمی ہی اور یہہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس سی اور رکہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا نزدیک گدی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کے
ساتہہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نی ہاتہہ اور دور رکہا گدی سی یعنی واسطی دکہانی دور آرزو کی پس فرمایا اوس جگہ یعنی دور تر ہی
آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک آتی اور آرزو دور رہتی ف یہہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی کہ
یہہ ابن آدم ہی ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اشارہ حسی ہی طرف صورۃ معنویہ کے اور اسی طرح قول حضرت کا یہہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی
اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی آگی کی جانب اپنی بیچ مسافۃ ہوا کے یا بیچ مسافۃ زمین کے طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہہ ابن آدم ہی پہر
پیچہی ہٹایا ہاتہہ اور رکہا قریب جگہ کی کہ رکہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہہ اجل اسکی ہی اور رکہا ہاتہہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ گدی
اوس مکان کے کا اشارہ کیا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پہر پہیلایا ہاتہہ اپنا یعنی بہت کہولی بالشت کی ساتہہ پہلی اور انگلیان اپنی کی یا معنی ہیں یہہ ہین کہ
پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہہ آرزو اوسکی ہی حاصل
یہہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی

ایک شاعر نی رحمت کرے اللہ اسپر ـ کل امرئ مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہہ مضمون مجھی سوجھا ہے اس مقام مین واسطی واضح کرنی مطلب کے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَرَزَ عُوْدًا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاٰخَرَ اِلٰی جَنْبِہٖ وَاٰخَرَ اَبْعَدَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا الْاَجَلُ اُرَاہُ قَالَ وَھٰذَا الْاَمَلُ فَیَتَعَاطَی الْاَمَلَ فَلَحِقَہُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی یا دونونسی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہیہ یعنی کیا ہی مراد انسی اور کسکی مثال مین ہیہ کہا صحابہ نی اللہ اور رسول وسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال انسان کی ہی اور یہہ دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی یعنی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابوسعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون آنحضرت کو فرمایا یہہ تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہی مثال آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی پہرون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونیکا پس آ پہنچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّیْنَ سَنَۃً اِلٰی سَبْعِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھہ برس سی ستر برس تک نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اخر امت میری کی ابتدا ساٹھہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین فرمایا وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ وَاَقَلُّھُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمرین امت میری کی ساٹھہ برس سی ستر برس تک ہین اور کمتر امت مین سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سی کہ پہونچین سو برس کو یا زیادہ کو اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین سی عمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایکسو تین برس کی ہو کر مرے اور اسما بیٹی ابوبکر رضی کو سو برس کی اور حال انکا یہہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل مین کچہہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تہی کہ ایکسو بیس برس کی ہو کر مری ساٹھہ برس کفر کی حالت مین رہے اور ساٹھہ ہی برس اسلام مین اور انسی زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مرے واللہ اعلم وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت المریض کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ صَلَاحِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْیَقِیْنُ وَالزُّھْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِھَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی عمرو بیٹی شعیب کی سی وہ نقل کی انہی باپ سی وہ اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق اور متکفل رزاق کا ہی قولہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد یعنی رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزقیت حق پر حاصل ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا آدمی کہ بخل سبب بی یقینی پہنچنے رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہان سی کہا وُنگا اور جب زہد کیا درازگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین رہتی اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہہ ضد ہین یقین کرنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہنچا اور شائبہ تزلزل کا اسکے ساتہ نہ ہو دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کر کی اوسکو حکما اور متکلمین کی اصطلاح مین یقین کہتی ہین لیکن

صوفیہ

صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر اور ان چیزون کی رغبت دلاوی کہ موافق ہون شرع
کی اور ان چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتی مثلاً سبہون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی لیکن جسکی دل پر ذکر
موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد ہو موت کا ساتہہ کرنی طاعت کی و ترک کرنی گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور
یقین چار جگہہ چاہیی اگرچہ تمام خبرین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جگہہ یقین کی ہین یعنی اونپر یقین لانا چاہیی لیکن اصول
اونکی چار چیز ہین کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچہہ واقع ہوتا ہی حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسرے
توکل اور یقین کامل کہنا اللہ تعالی کی ضمانت بیچ پہنچانی رزق کی تیسرے یقین کرنا بیچ جزاء اعمال کی قسم ثواب و عذاب سی چوتہی یقین
کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر ہر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ
یقین کا بیچ پہنچنی رزق کی اجمال ہی بیچ طلب کی اوسکی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کی بیچ اور ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزاء اعمال
کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا تعالی کی یہہ ہی کہ مبالغہ کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کی تمام ہوا احوال
کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسا کہ کہا ہمنی اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنی رزق
اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا تعالی پر ایک شعبہ عالی مراتب سی اور اوس سی چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوس پر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نی اکثر پردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پردون مین اور منقول
ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مین ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا اعرابی نی
بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کی طرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوسکی اور قصد کیا طرف تلوار
اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سی طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہوگیا تہا جسم اوسکا اور زرد ہوگیا تہا
رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا کہ پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین وسی آیت یعنی وفی السماء رزقکم پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا
ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور ہی سوا اسکی پس پڑہا مینی فورب السماء والارض انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا یا سبحان اللہ
کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نسچ مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانیکی کہی یہہ بات
تین دفعہ اور نکل گیا ساتہہ اوسکی دم اوسکا ۴۷۹۳ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ
وَأَكْلِ الْجَشِبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْأَمَلِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری
سی کہ کہا نہین ہی زہد دنیا مین ساتہہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت کی اور ساتہہ کہانی دال لی اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین
مگر کوتاہی آرزو کی نقل کیا یہہ شرح السنہ مین [illegible] غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہہ زبر خ اور زیر ش مین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور
جشب ساتہہ زبر ج اور زیر ش مین کی کہانا سخت بی مزہ اور مقصود ان سی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کو
لیکن ساتہہ عمل کرنی نیکی طرف توبہ کی اور علم و عمل کی اور حاصل یہہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہووی بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہووی دنیا سی اور رغبت کری
طرف عقبی کی اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اسلیی کہ برابر ہین دونون امر آپس مین باعتبار حقیقت کی اگرچہ ہی لباس کی
بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانیکو تاثیر بڑی بیچ استقامت نبیکی طریقت پر حاصل یہہ کہ جب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک
ہونیوالی کی ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مثال یہہ ہی دل کشتی کی کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی تو ڈبو دیتا ہی اوسکو بیچ تہی اون اوسکی اور اگر باہر اوسکی

رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری کرتا ہی اوسکو اور پہنچتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کے چنانچہ اسیلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے تصوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نے لباس امیرون کا ساواسطے چھپانی احوال
اپنی کے ۲ ؏ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِکًا وَسُئِلَ اَیُّ شَیْءٍ الزُّھْدُ فِی الدُّنْیَا قَالَ طِیْبُ الْکَسْبِ
وَقِصَرُ الْاَمَلِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی زید بن حسین سی کہا زید بن حسین نی کہ یار ہی امام مالک کا کہ سنا مینی
امام مالک سی اس حال مین کہ پوچھا گیا اوسنے کہ کیا ہے زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب
الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی تکسب یعنے کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتھہ بہت
کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا
یہہ ہی کہ یہہ رد ہی اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد صحیح ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور سختی کستی
کی ہی اوسکو رد کیا کہ نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تونی بلکہ حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ کہاوے تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرور
پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھہ حرام کرنے حلال کی اور نہ ساتھہ
ضائع کرنی مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہہ ہے کہ ہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتہہ مین ہی بہت اعتماد کرنیوالا نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتہہ مین ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَۃِ

باب بیچ بیان محبت مال کی و عمر کی طاعت کی لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہی اسکا
کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطی صرف کرنی انکیلیے عبادت اور طاعت مین ۂ ع استحباب نیک گننا اور مال خواستہ
اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیے کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتھہ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور
جینا اور ساتھہ پیش عین اور پیش میم کی بہی آیا ہی اور یہہ فصیح تر ہی اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ؏

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل
کی یہہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سی یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام
اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھہ مال کی ہی یا ساتھہ دل کی اور لانا
اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتھہ مال کی ہی اور یہہ منافی بہی نہین ہی غنائے نفس کی اس لیے کہ وہ اصل
اور فرد اکمل ہی غنا مین اور مترتب ہوتا ہی اوسپر غنا ساتھہ مال کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہہ کہ مراد اس سی
غنی شاکر ہی اور اس سی دلیل پکڑتی ہی بعضے لوگ کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سی لیکن معتمد خلاف اسکی ہی چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا
اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سبب انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خیر پوشیدہ کرنیوالا کہ نیک کام اور صرف
مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہہ شامل ہی فقیر کو بہی اور یہہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتھہ حاء حطی
کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنیوالا حق میں اور صحیح اول ہی ہی اور اسمین دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی
افضل ہی اختلاط سی اور جسنی فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھہ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کیا ہی اوسکو اوپر اختلاط بردن کے

ع وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر
کہ حسد کا یہہ ہی لاحسد الا فی اثنتین بیچ باب فضائل قران کی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کونسا آدمی
بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکی پہر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی و برے
ہون عمل اوسکی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور دارمی نی ف ظاہر عبارت سی یہہ حکم غالب کا ہی یعنی اچہی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک
و بد برابر ہون تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودیکہ ثابت ہونا اس مادہ کا نادر ہی ط ح وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا
فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ اَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصون کی یعنی صحابہ مین سی پس مارا گیا ایک اون دونون مین سی اللہ کی راہ مین یعنی شہید ہوا جہاد مین
پہر دوسرا یعنی اپنی بستر پر بے شہید ہوئی بہائی اپنی کی بعد ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تہوڑا کچہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز مین کہ اسپر تہی یعنی کیا دعا کی اسکی لیے کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدا تعالی سی کہ بخشی گناہ اسکی
اور رحمت کری اسپر اور پہنچاوی اوسکو ساتہہ یار اوسکیکے کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی جنت مین جیسیکہ دنیا مین اتحاد رکہتی تہی آپس مین
اور رہتی تہی اکہٹی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہان گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکیکے یعنی یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ
کہ پہنچاوی اسکو ساتہہ یار اسکیکے بگمان اسکی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہان گئی نماز ادا اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید
کی اور کہان گیا ثواب اور علاوہ اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہان گیا ثواب روزہ اسکیکا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان
دو شخصون کی ہی بہشت مین اور قرب الہی مین دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہہ
ابوداؤد اور نسائی نی ف یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص
کا ایک ہفتہ مین کیا اوپر شہادت اوس شخص کی کہ پہلی شہید ہوا باوجودیکہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا مین اور اظہار دین مین پایا بالاتر ہی
خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین کہ زمانہ ابتداء اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تہا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ شخص پہلا بہی مرابطہ
تہا راہ خدا مین اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر طح وَعَنْ اَبِي كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِي اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهُ مَا نَقَصَ
مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا
فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِي اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا
فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهِ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ

مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِیْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِیْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِیْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہہ کہ اونہی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اوپر کہ وہ حق ہین اور بتاتا ہون مین تمہارے آگی ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہہ ہین پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین پس حکم زیادتی کی ہی نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا کوئی ظلم کیا جاتا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی خدا تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کے عزت یعنی اپنی نزدیک جیسیکہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسیکہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اوسکا جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم زبردست و ذلیل مظلوم کی آگی ازروی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندی نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنیکا یعنی لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لیلیتا ہی اوس نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور رای پر وہ حدیث کہ کہتا ہون بیان کرتا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کی لیی اور منحصر ہی احوال دنیا کا اسی چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال و علم کہ بسبب اوسکی طریقہ خرچ کرنیکا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین سمجہتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین یعنی کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہہ بندہ بیچ کامل ترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین بیچ اعلی درجات کی ہی یعنی ہی اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہہ بندہ مقتضای علم کی کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کی جو نیکی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہر عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدا تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کی بغیر استعمال کرنی علم کی یعنی اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی ازراہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطی سنانی اور دکہانی اور فخر و تکبر کی نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی پروردگار کا یعنی بسبب نہونی علم کی بیچ لینی اور صرف کرنی اوسکی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی داروں سی یعنی بسبب قلت رحم

او

اور نہو نی علم اور ہو نی کثرت حرص وبخل کی اور نہین عمل کرتا آدمی ساتہہ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندونکا پس یہہ
شخص بیچ پلید ترین مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا اوسکو اللہ نی مال اور نہ علم وتمیز درمیان وجوہ خیر وشر کی پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین آدمین فلانی کا سا یعنی اہل شر مین سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاپس وہ نیت ہی نقل
کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی **ف** یہان نیت کو اور معنی عزم کی حمل کرنا چاہیی آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہہ
ہین کہ بجد ہی اوسپر اور کوئی مانع اوسکی جانب سی نہین ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہنچنا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہنچی اوس تک تو بلا توقف
کرتا ہی مثلا اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عزم زنا زنا نہین ہی لیکن ایک گناہ ہی علیحدہ اور تفصیل کلام کی یہہ ہی
کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دلمین پڑتا ہی بغیر کسب وعمل کی اوسکو ہاجس کہتی ہین اور جسپر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹہی اور باطن
مین جولان کری اور پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر ہی امر پست مرتبہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور یہہ حکم خاص اس
امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد وخواہش فعل کی رکہی اور حسنات مین ہم وقصد کی حسنہ کامل لکہتی ہین اور سیئات مین نہین لکہتی جبتک عمل نہ کری اور عزم ہی جسکو بیان کیا مین ماخوذ جسطرح مذکور
اور ملا علی رح نی علم کی طرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ کی علم مین یعنی علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا عمل کرتا ہی اوسپر ساتہہ حق اللہ کی اور حق بندون
اوسکی یعنی یہہ لکہکر قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی فقط بجہلہ کی حضرت شیخ نی یہہ لکہی ہین کہ خبط وخلط کرتا ہی اپنی مال مین
اور بات اوسکو پانو مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل وتمیز کی طریق خیر وشر مین اور صرف کرتا ہی اوسکو بغیر حق مین جیسیکہ فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا
نی یہہ معنی لکہی ہین کہ اوتہتا ہی اور ڈہیلتا ہی ساتہہ جمع کرنی مال کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی اور امساک
کی اپنی مال مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ
يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہہ بندہ کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی بین تو کروا تا ہی اوس سی
بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا آنحضرت سی کہ کس طرح کروا تا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت
کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی یہان تک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادہ پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سی فضیلت حیات کی لازم آئی
کہ اوسمین کار نیک کر سکتا ہی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہی کہ ذلیل اور فرمانبردار کری
اپنی نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور مشتاق کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا وقدر کا اور عمل کری واسطی ثواب وجزا کی کہ بعد موت کی پاویگا اور
احمق اور نادان وناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کرتا ہی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہہ کہ نفس چاہی چیزین حرام اور شبہات اور لذات
اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قید ہی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور استغفار نہین
کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدا تعالی سی کہ راضی ہو اور بخشدی اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہہ رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا کریم و رحیم ہی بخش ہی دیگا مجہکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک
بربک الکریم اور فرمایا ہی نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین

اور فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل
یہہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا بیجا ہی بلکہ عمل کری اور پہر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد نی
رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کی کہی ہین کہ علماء باللہ نی کہا ہی کہ رجاء کاذب کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اور باز رہی عمل سی اور دلیر کری اسکو گناہون
پر حقیقت مین رجا نہین ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بغیر عمل کے
ایک گناہ ہی گناہون سی اور امید شفاعت کی بغیر سبب و علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سی کہ فرمان بردار
نکری اوسکی حمق و جہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوؤن نی یہان تک کہ باہر نکلی دنیا سی اور حال یہہ
کہ نہین ہی اونکی لئی نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سی کہ بخشنی والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا
ساتہہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور ہو اے بندگان خدا اون آرزوؤن باطل سی کہ یہہ وادی احمقون سے
ہین کہ پڑی ہین لوگ اسمین قسم خدا کی نہ دی خدا تعالی نی کسی بندہ کو اوسکی آرزو سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی
اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی درازی عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدا تعالی سی ساتہہ کاربد اپنی کی ہوش مین آ کہ ٹہنڈا
لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا جو ابتدا حدیث مین ہی اوسکی معنی ایک تو یہی ہین کہ جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا
اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور علما نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال
کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کری اللہ تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اونسی اور تدارک کری فوت ہوئی خیر کا پہلے اسکی کہ حساب
کیا جاوی عقبی مین جیسیکہ روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ
عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَیِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ
خَاضَ الْقَوْمُ فِیْ ذِکْرِ الْغِنٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰی خَیْرٌ مِّنَ الْغِنٰی وَطِیْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِیْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
روایت ہی ایک مرد سی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا
حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی کی پس کہا ہمنی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا
ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی نی کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نہین ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کی کہ ڈری اللہ عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہہ فقر کی ہو واسطی پرہیزگار کی
بہتر ہی دولتمندی سی اور خوشدلی اور خوشحالی جملہ نعمتون سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سی قیامت
مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ کَانَ الْمَالُ فِیْمَا
مَضٰی یُکْرَهُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ وَقَالَ مَنْ کَانَ فِیْ یَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ
شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْهُ فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ یَبْذُلُ دِیْنَهٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا
یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی کہ کہا تہا مال اگلی زمانی مین

گروہ ناپسند یعنی ہیلی کہ زہد و قناعت دنیا میں شعار اس زمانہ کی لوگون کا تہا اور قوت لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہنچتا تہا اور اونہی اندا اور خواری نہین پہنچتی تہی لیکا ہی پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری اوٹہانی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پرہیز حرام و شبہ مین اور باز رکہتا ہی اوسکو ملازمت اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہ ہوتی یہہ دینار تو البتہ رومال یعنی بقدر کر ڈالتی ہمکو یہہ بادشاہ اور کہا سفیان نی جو شخص کہ ہوئی ہاتہہ اوسکی کی ان اموال سی کچہہ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کری اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اسلیی کہ یہہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہوگا کوئی ہوگا اول وہ شخص ہوگا کہ بانٹ دی دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنیکی لیی اور کہا مال حلال نہین اوٹہاتا اسراف کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین ف یعنی مال حلال مین اسراف کم ہوتا ہی اور اوسکو نگاہ رکہی اور باحتیاط خرچ کری تا ضدی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ آدمی اسراف کر سکین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ وَهُوَ الْعُمْرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ حکم کریگا اوسکو خدا تعالی اوسدن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹہہ برس کی عمر والی یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا مین ساٹہہ برس کی ہوئی تہی اور یہہ ساٹہہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نی اسکی حق مین یہہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوسمین ایسا آدمی کہ اوسکی شان سی ہی کہ یہہ نصیحت پکڑی اور آیا تمہاری پاس ڈرانیوالا یعنی پڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلٰثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ قَالَ طَلْحَةُ اَنَا فَكَانُوْا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ قَالَ طَلْحَةُ فَرَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ اَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَاَوَّلَهُمْ يَلِيْهِ فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن شداد سی کہ کہا تحقیق تہی ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سی کہ تین تن تہی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا ٹہیرنیکا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہی کہ کفایت کری مجہکو انکی خبر گیری سی یعنی غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجہکو حاجت ہو انکی خبر گیری کی کہا طلحہ نی کہ مین کفایت کرونگا پس تہی یہہ تینون تن نزدیک طلحہ کی پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نی ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر مرا تیسرا شخص اپنی بستر پر یعنی بیچ المین کی مراد اور نیت کرنی لا جہاد کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نی کہ کہا طلحہ نی پس دیکہا مینی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مینی اوس شخص کو کہ

مرا تہا اپنے بستر پہ آگے او تکی ویکہا ملینی اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کو پاس پاس جاتا ہی اوسکی ورمتصل ہی ساتہہ اوسکی اور دیکہا مینی اون تینون کے پہلی کو یعنی جو کہ پہلی شہید ہوا تہا اونمین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سی پیچہے ہی پس گذرا میری دلمین اسی شبہ یعنی چاہیے تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتی اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہے اونسی ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب ورا نکا میری دلمین آیا پس ذکر کیا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تونی اس قضیہ مین سی یعنی آگی سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسیطرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سی جگہہ انکار کی نہین ہی اسطرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سی کہ دراز کیجاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کی خدا تعالی کو ساتہہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنی کی **ف** اور مانند انکی کی تمام عبادتون قولی اور فعلی سی اور حاصل یہہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ تر ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا عمل اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو ہر العالم ۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَمِيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَمُوْتَ هَرِمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَرَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

اور روایت ہے محمد بن عمیرہ سی اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سی اگر گری اپنی موہنہہ پر اوسدن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدایش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین موہنہہ کی بل پڑا رہی یا مراد بعد بلوغ کی ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنی بڑی رہنی کو طاعت و عبادت مین بیچ اوسدن کی یعنی روز قیامت کی یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کی اور البتہ دوست رکہیگا اور آرزو کریگا کہ پہیر پہیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جسقدر کہ عمر زیادہ ہو تا موجب زیادتی عمل کی ہو بہتر اور دوست تر ہوی نقل کین یہہ دونون حدیثین احمد نی **بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ** باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کی **ف** وکل اور وکول لغت مین چہوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتہہ زبر اور زیر کی اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتہہ پیش کی اسم اوس سی ہی اور شریعت مین عبارت ہی سپرد کرنی بندہ کی سی اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور تبری کرنی اپنی حول و قوۃ سی اور توکل سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بہروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونی حق عز وجل کی رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ چاہیے کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانۃ حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا اعتمال کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب و کار ساتہہ اوسکی منافات نہین رکہتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل و ریاضت نفس کی کرتی ہین تا نظر اسباب سی ساقط ہوا اور یقین حاصل ہوا اسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہنچنی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تفسیر کیا ہی توکل کو ساتہہ نکلنی کی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہہ ابتداء حال توکل کی ہی مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتہہ آدمی اور منع ہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہین ہوتی اور

یقین اسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی اور ترک کرنے اونکی کی ایک ہی حال پر ہوتا ہی مثلاً متقی اگر درخت خرما کا لگاوی اور بطریق
خرق عادت کی اوسی وقت وہ پہل لاوی تو یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوس صورت مین اور اس صورت مین کہ درخت خرما بعد انسالہا
سال کی بطریق عادت معمولی کی پہل لاوی یکسان ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھہ کمال قدرت اوس کی بیچ صورت اسباب کی
اور ترتب مسببات کی اوسپر زیادہ ہی اور بیچ بی سببی کی وہی ایک فعل ہی فقط اور بیان سکتے ہی افعال مضبوط اور احکام محکم ہین
کہ وہان نہین اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا ہی پیدائش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکہنی نفس کی ہی ایک
چیز سی کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتی ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کی وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین
کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھہ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکہنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین
لکہا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالی پر ساتھہ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی
اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسی کہ صبر کرنا اوپر ادای فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ نفل سی صبر کرنا ہی فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چہپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چہپانا احوال وکرامات کا اور اقسام صبر فرض ونفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی ہی اور صبر بہی باوجود کثرت اقسام کی استعمال مین مخصوص ہی
ساتھہ صبر کی بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسی کہ شکر کا استعمال نعمتون مین ہی ف ۲۵ جاننا چاہیئے کہ مانع قوی عبادت سی فکر
کہانی اور پینی اور حوائج ضروریہ کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہ کہتا ہی سب چیزون سی باز آیا مین اور زہد وتقوی بہی اختیار کیا لیکن
قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کی ساتھہ خلق کی کیونکر ہاتہہ آوین ایسی
علاج دفع کرنی اس مطالبہ اسکی کا سوا توکل کرنی کی اللہ تعالی پر میسر نہین ہوتا اور زوال تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر
توکل کی حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فراغ عبادت اور حلاوت اوسمین ہاتہہ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو اسیر اگندہ
خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھہ قوت یقینی کی نہین بجا لاسکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو
خوش آوی یہہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین تو چاہئی کہ توکل کری چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کی یہہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل
امور اپنی کا اور ضامن صلاح اپنی کا جان کر محض اوسپر اعتماد وبہروسا کری اور جانی کہ جو کچہہ کہ خدا نی قسمت مین کیا ہی ہرگز فوت نہو گا اور
حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانی کہ خدا تعالی ضامن بندون کے روزی کا ہی وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقہا اور اس پر قسم کہائی ہی فورب السماء والارض انہ لحق پس اگر اوپر ضمانت اور وعدی اوسکی کی اعتماد نکری اور باور نکری
تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہئی کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کی نہ جانی اور رزاق سوا ای خدا کی
کوئی نہین ہی بی سبب بی کسب بہی پہنچاتا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب وسبب مین مشغول ہونیکو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانی کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدا تعالی روزی پہنچاویگا اور یہہ درجہ ادنی اور ضروری ایمان کا
ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنی
خدا کو اور اوسکی علم کو سونپی اور کچہہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہہ درجہ اولیا کا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہی اسپر اور جاننا چاہیئے
کہ کسب وسبب منافی توکل کی نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کہ بجا لاوی

کہ اعتماد اوسکی دل کا خدا پر ہو جملہ متوکلوں سے ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہہ ہی کہ ہاتہہ تمام اسباب سے باز رکہی اور تمام امور مین توکل
کری اللہ ہی پر اور سونپی امور اپنی اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوۃ ایمانی کی اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور
امید خلق سے منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادۃ اور ذکر کی مشغول رہی والا مشغول ہونا اسباب
مین باوجود اعتماد دل کی خدا پر افضل ہی اور اسطرح بسبب کسل اور عار اور ریا رکی ہی ہاتہہ سبب سے باز رکہنا روا نہین اسلئی کہ اکثر انبیا
اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنی کی قصور و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہی کہ سب چیز سی انقطاع
کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تا کہ واصل تحقیق ہو اور جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعا کارسازی ہوا
اوسکی نہوا اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہی جیسیکہ ہاتہہ سی کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہہ مین چلا جاویگا
کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور حق توکل ایسی امور مین یہہ ہی کہ جانی کہ حق تعالی نی طعام اسلئی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی
یہہ سبب اسی کا رکہا ہی کہ خدا تعالی نی ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہہ کٹون کی امور سی سرانجام پاتی ہین اور اسی پر
ہاتہہ باز رکہنا اون اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہہ اونکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اس کی اور روا ہی اسلئی کہ
ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ لینی والون کا بہی منقطع ہوجاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بہی منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد خدا پر ہو نہ
خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال
اوسکی تنگی پر صابر نہین اور رضامند نہین اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک اور واسطی نفس اپنی کی دن
روز تک منافی توکل کی نہین کہ رسول علیہ السلام نی رکہا ہی اور اسیطرح ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ
کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچہہ ذخیرہ نرکہی اور سب کچہہ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہی کہ اعلی درجہ ہی اسکی لیئی
بڑی قوۃ یقینی چاہئی پس جسکو سوا ذخیرہ کرنیکی فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہی لیکن ترک کرنا شکوہ اور گلہ کا رنج
اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا تجویز طبیب سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علما نی کہ توکل سواۓ توحید اور زہد کی راست نہین آتا اور مراد توحید سی
یہان یہہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدا کیا اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سواۓ خدا حقیقی کی کوئی نہین جو کچہہ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ
سی ہی جسکی دل پر یہہ بات غالب ہوجاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین
مشغول ہوسکی کہ ساتہہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہوسکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہی وعدہ کی گئی ہی ساتہہ صبر کرنیکی ایک
تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبۃ للمتقین اور دوسری مراد کو پہنچنا ہی صبر کی سبب سی جیسیکہ فرمایا وتمت
کلمۃ ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسری متقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا
حق کا ہی انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چہٹی محبت خدا تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین
اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام ہی اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم
اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اسکی حاصل کرنیکو اہم
مہمات اور غنیمت جاننا چاہئی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنیسی اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق
قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہہ ہی کہ تامل کری آدمی کہ جو کچہہ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہین

ہوتا اور کم وبیش اور مقدم ومؤخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنیسی تیسری صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہہ سب بجا لاوی عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سی اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاویگا اور بہشت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سی محروم رہیگا اور عبادت نہین کر سکیگا خاطر جمع سی اور اگر کچہہ کری تو بسبب نہ صبر کرنیکی گناہون سی حبط ہوگا بحر العلوم و مغنی الطالب اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنی رب ہی پر بہروسا کرتی ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی کہ کرتی ہین اور ترک کرتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تابعین انکی کی ہی پس نہین منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتہہ انمین سی ستر ستر ہزار ہونگی اور طلب منتر کی کرتی ہین یعنی مطلقًا یا بغیر کلمات قرانیہ اور اسمار الہیہ کی اور نہ شگون لیتی ہین یعنی حیوانات کی اوڑجانیسی یا اونکی ستی سی بلکہ کہتی ہین جیسیکہ وارد ہوا ہی اللّٰہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللّٰہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہہ صفت اولیا کا بیان ہی کہ جو اعراض کرتی ہین اسباب دنیا سی اور متعلقات سی انکی سی اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کی متعلقات دنیا سی اور یہہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہنچتی اسکو غیر انکی اور واسطی عوام پس رخصت ہی انکی لیئی دوا کرنی اور علاج کرنیکی اور جو شخص کہ صبر کری بلا پر اور منتظر رہی کشایش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتہہ دعا کی ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دیجاتی ہی اسکی لیئی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تونی کہ حضرت صدیق نی جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اوپر آنحضرت نی اسلیئی کہ جانتی تہی یقین و صبر انکا اور جبکہ لایا آپکی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کی سونا اور کہا کہ اسکی سوا اور مین کچہہ مال نہین رکہتا پس حضرت نی اوسکو مارا اور غصہ کیا انتہی ھ ظاہر یہہ ہی واللہ اعلم کہ مراد منتر سی منتر جاہلیت کی ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوی اور شارع نی انکو رد نہین رکہا اور امن نہین اوسین پڑجانیسی شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیئی کہ یہہ بات ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع ہی اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اسمین فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ درآنا بہشت کا ہی بحساب اسلیئی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتہہ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سی ہون اور یہہ ہی درجات توکل سی ہی اور مراد اس سی ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقًا کہ داخلی ثابت کرنی مقام توکل کی کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہی جاتی ہین چنانچہ اسلیئی تفسیر کیا ہی صوفیہ نی توکل کو ساتہہ ترک کرنی کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کی رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور انکو یہہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہی ساتہہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادہ اور تیسرا امر مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری انکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم انکا برابر ہوا ہی اور انکو بیچ مشاہدت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہہ مرتبہ خواص خواص کا ہے

کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنی سی فانی اور باقی ساتہہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہہ ہی اور مرتبہ اونکی سب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنی والی ضرر کی تین قسم کی ہین ایک تو مقطوع یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسری ظنی جیسیکہ فصد اور پچہنی اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودۃ کا ساتہہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہہ برودت کی اور یہہ اسباب ظاہرہ ہین اطبا ہین اور تیسری موہوم مانند داغنی اور رقیہ کی یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ تا کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اسپر موہوم مین شرط توکل یہہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیے کہ وصف کیا ہی ساتہہ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متوکلین کو اور اسی پر درجہ متوسطہ کہ وہ ظنی چیز ونکا کرنا ہی مانند معالجہ کرنیکی ساتہہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کی پس کرنا اوسکا نہین ہی منافض توکل کا بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہین ہی ممنوع بخلاف یقینی کی بلکہ کبہی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنی اوسکی بعض حوال مین اور بعض اشخاص کی پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجون کی کذا فی الفصول العماد یہ انتہی وَعَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاۗءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاۗءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسیسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نی کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئین اور دکہائی گئین مجہکو امتین یعنی ساتہہ انبیا اونکی کہ بطریق کشف کی یا خواب مین یا نمبر دی ہی دکہائی اونکی جیسی دن قیامت کی اور تعبیر ساتہہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کی ہی پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اسحالت مین اوسکی ساتہہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہین تہا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال انکہ اوسکی ساتہہ ہین دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اسحالت مین کہ اوسکی ساتہہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہین ہی ساتہہ اوسکی کوئی یعنی بسبب نہ متابعت کرنی کسیکی اوسکی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اونی کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی مینی یہہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہہ موسی پیغمبر ہین بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطی میری کہ دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوس وقت اور موہنہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سی کہ جہان سی لوگ گذرتی تہی پس کہا گیا آپکو کہ دیکہو دیکہو گی امید اپنی پس دیکہا مینی یعنی آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اونی کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی مینی اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطی میری یعنی بلکہ تیری لیی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اودہر یعنی داہنی بائین پس دیکہا مینی ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہی اونی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجہکو کہ یہہ یعنی تمام جو آگی اور داہنی بائین ہین امت تیری ہین اور ساتہہ اونکی یعنی منجملہ اونکی یا زیادہ اونپر ستر ہزار آدمی کہ آگی اونکی ہین داخل ہونگی بہشت مین بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ شگون نہین لیتی ہین اور نہ منتر پڑہواتی ہین

اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں پس کھڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالی سے یہہ کرے
مجکو اونہیں سے یعنے متوکلین میں سے کہ داخل ہونگے بہشت میں بغیر حساب کے کہا آنحضرت نے خداوندا کردان تو عکاشہ کو اونہیں سے پہر کھڑا ہوا
ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سے یہہ کہ کردانے مجکو اونہیں سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لے گیا تجھسے ساتھہ اس دعا کے عکاشہ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے **ف** مراد نبی سے نبیین رسول ہے حکم کیا گیا ساتھہ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہے کہ یہہ کہ ہوں معنی اسکے یہہ کہ ستر ہزار
تمہاری امت میں سے سوائے انکے اور یہہ بہی احتمال ہے کہ ہوں معنی اسکے یہہ کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور موید ہے اسکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک و
یدخلون الجنۃ من ہولاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنے مگر وقت ضرورت کی لیتے ہیں اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے
کہ انہوں سے سعد بن ابی وقاص ہے ہیں مشہور میں سے یا مطلق داغ نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونیکے قضا و قدر الہی پر اور بسبب لذت کے ساتھہ بلا کے
اور بسبب جان لینے اس بات کے کہ نہیں ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت میں سوائے اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ محو کے
ہیں خارج دائرہ وجود سے فانی اپنے نفسوں کی حظوظ سے : رع نہ داغ لیتے ہیں معنی اسکے یہہ ہیں مگر وقت ضرورۃ کی باوجود اسکے کہ اعتقاد
شفا کا اللہ تعالی سے رکہتے ہیں نہ نزدیک داغ کے اور نہ منتر پڑہواتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قران میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہیں
ہوا اسمی کہ ہو او نہیں شرک اور نہ شگون لیتے ہیں یعنے کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتے بلی وغیرہ جانوروں پرندہ سے پس مراد یہہ
ہے کہ وہ چہوڑتے ہیں اعمال جاہلیت کی پہر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد ذکور سے کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہہ عدد مخصوص ہے اگر یا تنے
داغ کرنا ہے اسباب وہمیہ سے ہے اور جادو ٹونوں میں تہے اوس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبا حاذق کی یقین ہو وے تو اجازت
ہی ہے اور حضرت نے دو سرے شخص کی حق میں اسلیے دعا نہ مانگی کہ اون نہیں لی گئی تہی حضرت اوس مجلس میں دعا کرنے کی مگر ایک شخص کی
لیے پس چونکہ عکاشہ کی لیے دعا کی گنجائش دعا کی دوسرے کی حق میں نہ رہی یا یہہ شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکی
صراحۃ نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتہہ کلام مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتھہ التماس
دعا کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شخص منافقوں میں سے تہا اس سبب سے اوسکی لیے دعا نکی اور باوجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتھہ کلام
مجمل کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تہی اور یہہ قول صواب تر ہے اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ مرد دوسرا
سعد بن عبادہ تہی کہ مشاہیر صحابہ سے ہیں واللہ اعلم اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ جلدی اور سبقت کرے طرف نیکیوں کی اور طلب
دعا کی کرے صالحین سے وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ
ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطے شان اور حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہے اور نہیں
ہے یہہ شان کسیکی لیے مگر مسلمان کی لیے اگر پہنچی اوسکو خوشی یعنے چیزیں فراخی رزق اور اور نعمتیں اور چینیں اور توفیق طاعت شکر کرتا ہے پس ہوتا ہے شکر بہتر اوسکی
لیے اور اگر پہنچتا ہے اوسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا میں صبر کرتا ہے پس ہوتا ہے صبر بہتر اوسکی لیے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقام صبر
و شکر کی دونوں عالی ہیں اور اجر و ثواب اونپر مرتب ہوتا ہے اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ ہر حال بہتر ہے پہر مخصوص ہونا خیر کا ہر حال
میں مومن کامل کی لیے ہے اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہہ ہے کہ اگر پہنچتی ہے اوسکو خوشی تو کبر اور خلاف شرع باتیں کرنے لگتا ہے اور اگر ضرر پہنچتا ہے
اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے ایسی باتیں نہیں ہوتیں ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھہ خدا کی اور توکل و اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنیکی سوے خیر پر اور جہاد کرنیکی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کی ہمنشینی پر اور تحمل کرنی مین اونکی ایذا پر اور نصیحت و تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفاتمین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتزم صفتون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین کی اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کی جبکہ مستقیم ہو دی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوس چیز کی سی کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکو اور اگر پہنچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سی یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنی واقع ہوا یہہ موافق قضا و قدر اوسکی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدا تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور بسبب حول و قوت نفس کی کہتی ہین کہولتا ہی کار شیطان کو اور لاتا ہی دلمین وسوسہ اوسکا ساتہہ ندامت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہہ مسلم **ف** یہہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین رکہتا اسلیی کہ جو مقدر مین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعہ ساتہہ تقدیر کی لازم آوی فی الاوار وعوا ہی قران مین لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل ورحدیث مین آیا ہی استعمال لو کا پس طاہر یہہ ہی کہ یہہ نہی وارد ہوئی ہی اوسجگہہ کہ جہان فائدہ ہوا ور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی ازراہ تاسف کی فوت ہونی طاعت الہی پر یا متعذر ہو اوس سی یہہ نہین مضائقہ ہی اور اسکا اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہوئی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوے قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ مین ابی عمر وسی کہ جسنی تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی آوی قریب ہوا دوزخکی ہزار برس کی اور جسنی تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سی ہزار برس کی ذکر کی یہہ سیوطی نی جامع مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تم کو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانور و ن پرندکو نکلتی ہین جانور صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو اپنی گہوسلون مین سیر نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہہ ہی کہ یقینا جانی یہہ کہ نہین ہی کوئی فاعل وجود مین سوا اللہ تعالی کی اور ہر موجود یعنی مخلوق و رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب کرنیکی اچہی وجہ پر یعنی رنج بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ نکری اوسکی طلب مین حتی کہ حلت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پڑی رہنا زمین پر مانند کپڑی ڈالی گئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل
کی قلب ہی اور حرکت ظاہرین ہی پس وہ منافی توکل کی نہین جبکہ اعتماد واثق خدای عز وجل پر ہو چنانچہ اسیلئی تشبیہ دی ساتہہ جانور پرندہ کی
کہ وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت مین اشارہ ہی اسپر کہ سعی اوسط درجی
کی نہین منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ کرنی کی
ہی اسپر کہ کسب نہین ہی رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلئی کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہین منافی ہی
اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبہی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی بہی بلکہ بسبب حرکت کرنی بغیر آنکی کی پہنچتا ہی رزق اللہ تعالی کا بسبب
برکت اسکی کی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالی کیسی وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہی کہ بچی کو یکی وقت نکالنی
کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کو یکو اور وہ چہوڑ کر چلا جاتا ہی اونکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اللہ تعالی
طرف اونکی کو اتو دیکہتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹہتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اونکو پس یہہ پہنچتا ہی انکو رزق بغیر سعی کی اور ادر حکایتین
اس باب مین بہت ہین اور عجیب تر حکایت یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم ہی کیا ہی تو نی کسی پر وقت روح نکالنی کی کہا
عزرائیل نی ہان ای رب میرے جسوقت کہ غرق ہوی ایک کشتی کی لوگ اور کچہہ اونمین سی باقی رہی کشتی کی تختون پر اور تہی ایک عورت
اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نی اوسکے روح قبض کرنی کا پس رحم کہایا مینی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نی
کہ مینی ڈالا اوس بچیکو ایک جزیرہ پر اور بہیجی مینی طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہان تک کہ کچہہ بڑا ہوا پہر مینی کبہی بہیجی کچہہ
جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہان تک کہ وہ جوان ہوا ہٹارہ اور داخل ہوا علمارمین اور حاصل ہوی اوسکو امارۃ اور پہنچا وہ سلطنت
کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہولگیا عبودیتہ اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد
اور اللہ بہت مہربان ہی اپنی بندون پر پس جو رحیم کہ رزق دیتا ہی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستون کو ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا النَّاسُ لَیْسَ مِنْ شَیْءٍ یُقَرِّبُکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُکُمْ بِہٖ
وَلَیْسَ شَیْءٌ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا قَدْ نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِیْنَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ
نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَکْمِلَ رِزْقَھَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَلَا یَحْمِلَنَّکُمْ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْہُ
بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ لَا یُدْرَکُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِطَاعَتِہٖ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَ
اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری
تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مینی تمکو ساتہہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ
دوزخ سی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مینی تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق
روح القدس نی کہ مراد دونو عبارتون سی جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی
یہان تک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا یعنی جو کہ مقدر ہی اوسکی لیی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم
ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر کیا ہی آنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال
کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنی اور ڈہونڈہنی رزق کی یعنی تا بروجہہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی

اور طلب کرنی اوسکی کی ساتھہ گناہون کی ایسی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین مگر یہہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نی جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی
سیر کی جملی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کیی جاتی ہین کتاب وسنت سی اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال
کرنا غیر کتاب وسنت کا ضایع کرنا عمر کا ہی بلا فائدہ اور لفظ روح یعنی جان آدمی وروحی اور جبرئیل وعیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل
ہو مہیا ور وصف لانا اسکا ساتہہ اس کی بسبب امانت داری کی کی ہی علم وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھہ پیش قاف
اور سکون دال اور پیش وسکی کی یعنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت اسکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور
نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب مین اسلیی کہ تم نہین تکلیف دی گیی ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوة المتین اور فرمایا اللہ عزوجل نی وامر اہلک بالصلوة واصطبر علیہا
لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة للتقوی پس امر اباحت کی لیی ہی یا معنی یہہ ہین کہ طلب کرو حلال سی پس امر وجوب کی لیی ہی اور موید ہی
اسکو قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوسکی طلب کرنی اسکی کی ساتھہ گناہون اسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہنچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو اوسکو
بوجہہ حرام ومکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور ریا اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت سی اور مانند
انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہنچتا اور جو کچھہ پہنچا جسوقت کہ پہنچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسیطرح تہا اور گناہ سی زیادہ نہین پہنچا
پہنچتا ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی سوای گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتہہ
گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتہہ طاعت اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کا
پس کہ جو کچھہ کہ پہنچتا ہی قسم رزق سی پہنچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور ندامت راجع ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہنچاوگی حلال ہوگا
اور مع رجوع کریگی اور یا مراد اوس چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی ح ع اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہہ جمیل اور وہ یہہ ہی کہ نہ طلب کری
اوسکو مگر بوجہہ شرعی اور استبطار یعنی ابطا کی ہی اور سین مبالغہ کی لیی ہی آمین جیسیکہ استعف یعنی عف کی ہی قول اللہ تعالی کی ومن کان
غنیا فلیستعفف طیبی وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّھَادَةُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَةِ
الْمَالِ وَلٰکِنَّ الزَّھَادَةَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَّا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰہِ وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ
بِھَا اَرْغَبَ فِیْھَا لَوْ اَنَّھَا اُبْقِیَتْ لَكَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ
اور روایت ہی ابی ذر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتہہ حرام کرنی حلال کی اور نہ ساتہہ ضایع
کرنی مال کی ولیکن زہد یعنی ہنر اور کمال دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہہ ہی کہ نہ ہو تو ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون تیری کی ہی قسم مال سی
اعتماد کرنیوالا زیادہ ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ ہو تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہنچایا جاوی تو اور
مبتلا کیا جاوی تو ساتہہ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوسکی اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطی تیری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی
کہ یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہی **ف** زہد دنیا مین الخ یعنی زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتہہ نری ترک کرنی
لذتون اور شہوات کی بیچ حکم حرام کرنی حلال کی ہی کہ منع کیا گیا ہی بسبب فرمانی اللہ تعالی کی لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم پس فرماتی ہین کہ یہہ
جو بعضی جاہل کرتی ہین گمان اسکی کہ یہہ کمال ہی پس نہ رکہتی ہین کہانی گوشت اور حلوا اور میوون اور پہنی کپڑون کی اور مانند انکی کی اور اسکو

نہ چاہتی ہیں یہہ زہد نہیں ہے اور نہ ساتہہ ضایع کرنی مال کی اور خرچ کرنی اوسکی کی غیر محل مین کہ پہینک دی اسکو دریا مین یا دیدیوی اسکو لوگون کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہہ کہ نہین ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونی ہاتہہ کا اموال ظاہرہ سی ہر توجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کی بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کی ہی ساتہہ جاذبہ رکہنی اور یہہ کہ ہاتون تیری کی ہی یعنی اموال صنایع اور اعمال اور بیچ ہاتون اللہ کی ہی یعنی اوسکی ظاہر و باطن خزانون مین اور معنی یہہ مین کہ چاہیی کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ اللہ تعالی کی تجہسی ساتہہ پہنچانی رزق کے تجکو اور ساتہہ انعام اوسکی کی تجہپر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہین رکہتا ہی تو اور کیا نہین تونے قوی و سخت تر اوس چیز سی کہ تیری ہاتہہ مین ہی ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاری گریون سی اگرچہ علم کیمیا اور عمل سیمیا ہو اسلیئی کہ جو کچہہ تیری پاس ہی تلف و فنا ہونیوالا ہی بخلاف ان چیزون کی کہ اللہ کی خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور مفہوم ان لکون کا عطف ہی ان لایکون پر اور زہد دنیا مین یہہ ہی کہ نہ التفات کرے تو طرف چین دنیا کی اور لذت حاصل کرنی کی ساتہہ نعمتوں اوسکی کی بلکہ یہہ جان کہ نعمتین دنیا کی سبب حاصل ہونی محنت کی اور پہنچنی بلاؤن کی ہی اور یہین تاکہ نہ مایل ہو دل تیرا طرف دنیا کی اور نہ انس پکڑی نفس تیرا ساتہہ دنیا کی چیزون کی پس ہو تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کی جبکہ پہنچی بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونی مصیبت کی بہ نسبت اسکی کہ اگر بالفرض وہ نعمت باقی رکہی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجہسی پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم تصبک اور جو اسلوب کا وہ ہی کہ دلالت کی اوپر ما قبل اوسکی کی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونی مصیبت کی سبب ثواب اوسکی کی زیادہ تر رغبت تیری سی بیچ نہونی مصیبت کی پس یہہ دونو امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیری کی دنیا مین اور میل کرنی تیری کی عقبی مین جانا چاہیی کہ زہد عبارت ہی بی رغبتی دنیا سی اور ترک کرنی سی متاع دنیا اور تہوڑی اوسکی کو قسم مال و جاہ سی پیرا اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مقام زہد بجز اوسکی تمام نہین ہوتا ہی تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتہہ نہ آوی اور رغبت آخرت مین اس حد کو نہ پہنچی کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا دنیا مین محبوب ہو باسید ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی نہونی سی اگرچہ بات حاصل ہوی زہد ہی وا الاحرام کرنا حلال کا اور ضایع کرنا مال کا ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلَى أَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز پس فرمایا ای لڑکی نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی امر و نہی کو اور طالب ہو اوسکی رضا کا ہو نگاہ رکہیگا تجکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات و مکروہات سی اور عقبی مین طرح بطرح کی عذاب سی جزا موافق عمل کی اسلیئی کہ من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکہہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکہہ اور خوب سا فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا پاویگا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا اور آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہہ کہ سب خلق یعنی خاص و عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہنچاوین تجکو ساتہہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیئی اور اگر جمع ہون سب آدمی اوپر اسکی کہ ضرر پہنچاوین تجکو ساتہہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پہنچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلمیں اور خشک ہو گئی صحیفی ❊ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی ❊ یاد رکہیگا تو اوسکو سامنی اپنی یعنی پاویگا تو اوسکو اوس وقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کریگا تو اوسکو بیچ مقام احسان کی اور کمال بیان اسکی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی بیچ حیثیت کہ فنا ہو جاویگا بالکل سو دی اللہ تیری نظر سی

پس اول حال مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ جب تو محافظت کریگا طاعت الله یگانہ کی محفوظ رکہیگا تجکو اور مدد کریگا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہوویگا تو اور سہل کر دیگا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کریگا تو اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین کہ پاویگا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنے اور رعایت کریگا تیری تمام حالات مین اور مدد کریگا تیری طرح بطرح اور سوال کر الله ہی سے یعنی کہ خزانے بخششون کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا اخروی کہ بندہ کو پہنچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس سے وہ اوسکی رحمت سے ہی بے آمیزش غرض اور بے شبہہ علت کے ہی یعنی کہ وہ جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہہ کہ نہ امید رکہے مگر اوسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اوسکی عذاب سے اور التجا کرے بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سے یعنی کہ غیر اوسکا نہین قادر ہی دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہنچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین چہ جائیکہ غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنے نہ سوال کیا الله سے غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کہا خوب کہا ہی کسی نے الله یغضب ان ترکت سواله و بنی آدم حین تسال یغضب اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکے معنون کا یہہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سے جان اور ہر حال مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہنچانے والا اور ضرر پہنچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہی اور الله تعالی کی بعضی کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا الله تعالی نے قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ قطع کرتا ہون امید اوس شخص سے کہ امید رکہتا ہی غیر میرے سے اور پہناتا ہون اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کے یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنے اور محروم کرتا ہون مین اوسکو اپنے قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنے وصل سے پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازہ غیر میرے کا اور کنجیان دروازون کی میرے ہاتہ مین ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکے لیے کہ دعا کرے مجہسے آتہی آوے اور اوٹہا لی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنے سے اور خشک ہو گئے صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونیوالا ہی اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی پس نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکے ساتہہ لکہنے کسی چیز کے خلاصہ یہہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ مین جو کچہہ کہ لکہا گیا قسم تقدیرات سے اب اور کچہہ نہین لکہا جاویگا بعد فارغ ہونیکے اسسے پس تعبیر کی گئی سبقت قضا و قدر کی ساتہہ اوٹہنے قلم کی اور خشک ہونے صحیفہ کی بسبب مشابہت دینے کی ساتہہ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا الله تعالی نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکہہ قلم نے کہا کہ کیا لکہون فرمایا کہ لکہہ تقدیر پس لکہا آخر جو کچہہ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہہ منافی ہی قول الله تعالی کے یمحوا الله ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہہ ہی کہ محو و اثبات بہی انہین چیزون مین سے ہی کہ خشک ہو چکے صحیفہ اسلیے کہ قضا دو قسم ہی مبرم اور معلق اور یہہ ساتہہ نسبت کرنیکے طرف لوح محفوظ کے ہی اور ساتہہ اضافہ کرنی کی طرف علم الله کے نہ تبدیل ہی اور نہ تغیر اور اسلیے کہا و عنده ام الكتاب اور بعضون نی کہا کہ الله کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسرے وہ کہ لکہتا ہی اوسمین فرشتہ اعمال خلق کی اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونے رضا و مولی پر اور نفی کرنے حول و قوت پر اپنی سے اسواسطے کہ نہین ہی کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہی ساتہہ الله کی اور قضا اور قدر اوسکی کی کہ مقدر کی ہی آسمان و زمین کے پیدا کرنے کی پچاس ہزار برس پہلی جاری ہوا قلم قضا کا ساتہہ اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے تنگی حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر کے ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب مین کہ لائق ہی ہر مومن

کرکری اس حدیث کو اپنی اپنی دل کا پس عمل کری اسپر تمام حرکات وسکنات اپنی مین تاکہ سالم رہی دنیا اور آخرت مین اور پاوی دونو جہان مین عزت بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہہ زیادتی ہی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ یعنی شناسائی اور شکرگذاری اور توجہہ کر طرف خدا تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتہہ طاعت حق اور نعمت شناسی کی پہنچایگا اور جزا اوسکی دیویگا تجکو نزدیک سختی کی اور بر لاویگا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضاء فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کرسکی تو کام واسطی خدا ساتہہ راضی ہونیکی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہی فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچہہ کام نکرسکی تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کرسکی تو تحقیق بیچ صبر کرنیکی اوپر بلا اور محنت و مکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی اصل شکر گذاری حق کی ہی بہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کی اور اگر یہہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیی اور یہہ بہی فضیلت رکہتا ہی واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتہہ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہ سی اور کشادکار ساتہہ محنت اور غمگی ہی یعنی بعد از بہر تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت وشادی وان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہی ولن یغلب عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوی ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہی اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب نہین ہوسکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکہی دو آسانیان پاوی ایک دنیا مین اور دوسرا آخرت مین جیسی آسانیون کی رنج و محنت اور تنہائی دنیا مین ساتہہ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکہی دنیا مین ساتہہ فتح اور مدد کی اور آخرت مین دیکہین گی نعمتا اور راحت بہشت کی اور دیدار مولی کا یہہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهٗ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نیکبختی بیٹی آدم کیسی ہی راضی ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ نی واسطی اوسکی اور بدبختی بیٹی آدم کیسی ہی چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کیسی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت کی ہی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہہ ہی کہ طلب خیر کی کری اللہ سی پہر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتہہ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہہ ہی اور بدبختی رنج اور چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدا تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہر حال تو توہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات مین بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی طالب خیر ہوتا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضاء الہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی اوسکا مقام افخم اور راضی ہونی کو قضاء الہی پر کہ وہ ترک کرنا اوسکا ہی علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امرون کی ایک تو اسلیی کہ تا فارغ ہو عبادت کی لیی اسلیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتہہ قضا کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادثات کی اور کہیگا کیون ہوا ایسا اور کیون نہ ہوا ایسا اور دوسرا اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی مین بسبب غضب اپنی کی اور غضب شدید یہہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہہ اصلح اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہین یقین ہی فساد وصلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہی کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور مین بلکہ یہہ اعتقاد کری کہ انسان نہین جانتا ہی اپنی خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہہ

کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کی چنانچہ آیا ہے وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعاء استخارہ ہے بعد تحقیق مشاورہ کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سے اور اقل اوسکا یہہ ہے کہ کہے اللہم خر لی اختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل یہہ ہے کہ پڑہے دو رکعت نماز کی پہر وہ دعا استخارہ پڑہے کہ مشہور ہے سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہے طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوعا ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکماء نے کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ

روایت ہے جابر سے کہ تحقیق اونہوں نے جہاد کیا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہرے حضرت جہاد سے پہرے جابر ساتھہ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہے درخت کیکر کے پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئے لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتے تہے ساتھہ درختوں کی یعنی ہر ایک نیچے ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچے ایک ببول کی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی میں تلوار اپنی اور سوئے ہم کچہہ سونا پس ناگہاں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تہے اپنے پاس پس گئے ہم اونکے پاس اور ناگہاں اونکے پاس ایک اعرابی یعنی بادیہ کا فر حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اس اعرابی نے کہینچی میری تلوار میری اس حال میں کہ میں سوتا تہا پس جاگا میں اس حال میں کہ تلوار میری اوسکے ہاتہہ میں تہی ننگی کہا اعرابی نے کہ کون بچا دیگا تجکو میری اوپر ہاتھ سے پس کہا میں نے کہ اللہ تعالی بچا دیگا میں نے تین بار کہا اور نہ عذاب کیا آنحضرت نے اوس اعرابی کو اور وہ بیٹھ گیا اسکی کتاب نقل کی بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اونکی کے آیا ہے یون آیا ہے کہ پس کہا اوس اعرابی نے آنحضرت کو کہ کون بچا دیگا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نے کہ اللہ بچا دیگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتھ سے پس لی آنحضرت نے تلوار اور کہا کہ کون بچا دیگا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نے آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنے والے یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نے کہ گواہی دیتا ہے تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہے تو پس کہا اعرابی نے کہ مسلمان نہیں ہوتا میں ولیکن میں عہد کرتا ہوں تجسے اسپر کہ نہ لڑوں گا میں تجسے اور نہ ہونگا میں ساتھہ اوس قوم کی کہ لڑے تجسے پس چہوڑ دیا حضرت نے اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہوں میں تمہارے پاس نزدیک بہتر آدمیوں کی سے اسیطرح ہے یعنی یہہ حدیث متفق علیہ ساتھہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہے ف لفظ نجد ساتھہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل میں زمین بلند کو کہتی ہیں اور اسی نام ہے ایک دیار کا کہ اوسکو

تہامہ کہتے ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زبر عین کی جمع عضہ کی ہی یعنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت
کیکر کی اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتے ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی ۱۲ ع ح وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال واحوال مین اور وہی سر اول
آیہ کا یہہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری خدا سی کردیتا ہی اللہ اوسکی لیی خلاص ہونا یعنی نکلنا دونون دنیا اور آخرت کی تنگی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو
اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بلا رنج وتردد نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مابعد اسکی آیہ یون ہی ومن یتوکل
علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا اور پڑہا حضرت نی آیہ سی یہہ ساری آیہ ہی پس ومن یتق اللہ سی حیث لا یحتسب تک اشارہ ہی
طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکہتا ہی اونکو امور دنیا اور آخرت سی اور ومن یتوکل سی
اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈہونڈہتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور
بالغ امرہ یعنی جاری کرنیوالا ہی امر اپنی کو اور آیہ مین بیان ہی واسطی واجب ہونی توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکی اسلیی کہ جب جانا
کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اوسکی کی نہین ہوتی ہی مگر بتقدیر اور توفیق اللہ تعالی کی تو باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی اور توکل ۱۲ ع وَعَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا ابن مسعود نی کہ پڑہایا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیہ کہ تحقیق مین ہون رزق
دینی والا زور اور استوار نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف یہہ قراءۃ شاذہ ہی اور قراءۃ مشہورہ یہہ ہی
ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہہ کہ جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ۱۲ ع وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ
فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی دو بہائی حضرت کی زمانہ مین پس تہا ایک ان دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی
پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تہا اکثر حضرت کی خدمت مین پہنچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب
معیشت کا اور دونو ساتہہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہہ کیا کہ یہہ میری حرفہ
مین میرا ہات نہین بٹاتا ہی اور نہ آپ واسطی کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی پس بوجہہ اوسکی خرچ کا ہی مجہہ پر پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق
دیا جاتا ہی برکت اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہی ف یعنی بسبب اوسکی غمخواری اور خرچ کرنیکی اوسپر یہہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان رکہہ اوسپر اسحدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی یہہ کہ ترک کری انسان شغل دنیا کا
اور متوجہہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد ہی کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبرگیری اونکی اپنی قوی کرنی حضور و صفائی کی حکم
سبب کثرت رزق اور برکت اوسکی کی ہی ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ فَمَنْ
أَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللهُ بِأَيِّ وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمرو بن عاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ تحقیق دل آدمی کی بیچ ہر جنگل میں ایک شاخ اور قطعہ ہے یعنی ہر طرح کی فکریں ہیں اسکی خاطر میں بیچ اسباب رزق کے اور حاصل کرنے اسکو کے پس جس شخص نے کہ پیچھے ڈالا اپنے دلکو ساری شعبوں کے یعنی درپے اون فکروں کے دل جاوے اور تفرقہ میں پڑے نہیں پروا کرتا اللہ تعالی بیچ کس جنگل کی ہلاک کرے اوسکو اور جانا اوسکا اس عالم سے کس مشغلہ میں اتفاق پڑے اور کس حالت میں موت آوے اسکی پہونچا اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کرے اللہ تعالی اوسکو تمام تفرقوں اور حاجتوں اور محنتوں کو ناگون اوسکی کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَنَّ عَبِيدِي أَطَاعُونِي لَأَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ وَلَمْ أُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کریں میری یعنی بیچ امر و نہی میرے کے البتہ برساؤں میں اوپر اونکے مینہ انکو سوتے ہوئے آرام سے اور نکالوں میں اوپر ان کے سورج کو دن کو یعنی تاکہ وہ اپنے امور و کسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں اونکو آواز گرجنے کی یعنی نہ ڈراؤں اونکو تاکہ ڈریں اور نہ گھبراویں بیچ سفر کے نقل کی یہہ احمد نے

وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے انہیں ابوہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ تھا اونکے تھی یعنی حاجت و فقر و فاقہ نکلا طرف جنگل کی یعنی واسطے تضرع کے طرف خالق کی پس رکھا اوسکو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کی پتھر پر یا معنی یہہ ہیں کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو باسید آنے کے مرد اوسکا کہ باہر گیا ہے کچھہ لاوے اور اوسکو پیس کر روٹی پکا دے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کی لیے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دے ہمکو یعنی نہیں پاس ہے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گڑا لگن چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کی اپنے تاکہ روٹی لگاوے او سمیں بعد گوندھنے آٹے کی پس پایا اوسکو بھرا ہوا روٹیوں سے یعنی اوس آٹے کی خود بخود روٹیاں ہوکر تنور میں جا لگیں یا آٹا لگن میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں کہا راوی نے پس پھر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میرے کی کچھہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تمنے کہا عورت نے کہ ہاں ہماری پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خالق کی طرف سے بسبب عادت کی نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹھایا اوسکو تاکہ دیکھے اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہہ ہے کہ اگر نہ اوٹھاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک نقل کی یہہ احمد نے

ف اور یہہ امر بسبب برکت صبر و توکل کی تہا اور یہہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا کذا

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈتا ہے جاکر ڈھونڈتی ہے اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہہ ابونعیم نے کتاب حلیہ میں ف یعنے پہنچنا دونو کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ کوئی مرگ کو ڈھونڈے اور حاصل کرے بالضرور پہنچتی ہے ایسے ہی رزق کو حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھہ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں

اور اگر

اور اگر ڈہونڈہین رزق ڈہونڈنی سی کہ جسین پہنچتا ہی ڈہونڈنا بہہ مقصد رہا یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے
اور یقین واثق ساتہہ ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہیی اور اگر کچہہ طلب
متوسط کہ رین واسطی قایم کرنی رسم عبودیت کی ساتہہ اعتماد کرنیکی اوپر ضمانت حق کی تو بہہ بہی درست ہی ٭ در توکل کن ملرزان پا و دست
رزق تو بر تو ز تو عاشق ترست ٭ کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی نی بعد الفاظ حدیث کی لکہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور
جلد تر ہی پہنچنی اجل اوسکی سی اسلیی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم
یحییکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزارنی اور روایت کیا ہی اسکو
طبرانی نی ساتہہ اسناد جید کی مگر یہہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہہ مویدہی میری تقریر کی جو اوپر لکہی
گئی اور روایت کی ابونعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت
٭ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون
سی اور دکہاتی ہین صورت اسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی
جاتی تہی خون اپنی موہنہ سی اور کہتی تہی یا الہی بخش تو واسطی قوم میری کی اسلیی کہ یہہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجہی خوب یاد ہی اور آنکہون کی سامنی ہی اور یا الہی
بخش الخ یعنی انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتہہ اوس فعل کے دنیا مین اور نہ استیصال کر انکا والا معلوم ہی کہ مغفرۃ کفار کی
یعنی عفو کی اونکی شرک وکفر سی غیر جایز ہی بالاجماع اور یہہ نہین جانتی یہہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی
عذر کیا اونکی طرف سی پروردگار کی آگی کہ انہون نی نہین کیا ہی یہہ فعل مگر بسبب جہل کی اللہ اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ گناہ ساتہہ جہل کی آسان ہی فی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہہ علم کی چنانچہ اسیلیی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات
اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتی ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہی
کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین
پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر سی ذات شریف اپنی رکہی کہ یہہ صورت احوال واہام
کی ادا کی اور یہہ بات ظاہر نہی اور یہہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم ٭

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

یا سبہ ہی دکہانی اور سنانیکا ف ریا مشتق ہی رویت سی اور صراح مین ریا بالقصر والمد انہی کو ساتہہ نیکی کی خلق کو دکہانا
اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کی ساتہہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہہ
کہ قسم عبادت سی نہو اوسمین ریا نہین بولتی جیسیکہ کثرت مال واتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا نیر لگانا ان چیزون کو دکہا وی تو قبیلہ
تکبر وافتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سی کہ مقصود طلب جاہ ومنزلت کا نہو جیسیکہ مشایخ واسطی دکہانی مریدون کی اور مایل کرنی دلون کے
اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی سبب سی کہا ہی کہ ریاء الصدیقین

خیر من اخلاص المریدین اور ریا نا چاہتی کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کی ذات مین کچھہ کمال ہو اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوے اور دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہوا اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکہاوے وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا ہے بر قیاس اسکی کہ کہا ہی علما نی غیبت وہ ہی کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت مولی تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہہ لوگون کی پس یہہ بہت نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب بری الذمہ کا ہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہہ کہ دونون ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی نہ باعث ہوا اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون ہو گئی رغبت عمل پر اور ظاہر یہہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی ہین اور چوتہی یہہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہر اسمین نقصان ہی نہ بطلان یا ثواب و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ بہی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتداء عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد عمل کی لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہونیسی جو کچھہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آوی اور کچھہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علما نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال ریا کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین ہی بیشک حدیثین اس باب مین آتی ہین اور مسئلہ غامض ہی اور تفصیل کہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سی ڈہونڈنی چاہی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہہ پیش مین اور جزم میم کی اکثر ساتہہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہہ کہ سمعہ متعلق ساتہہ حاسہ سمع کی ہی اور ریا متعلق ساتہہ حاسہ بصر کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اہلی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہارے کی یعنی اہلی کہ نہین اعتبار ہی اسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہارے کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال تمہارے کی یعنی اچہی اعمال اور بری اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیْ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَنَا مِنْہُ بَرِیْءٌ ھُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت

ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین بی نیاز ترین شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی مین محتاج
ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتھہ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل واسطی ہر چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق ہون
بی پروا ہون اس سی کہ ساتھہ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص تنہا میری لیی کرین اور نام رکہنا اللہ سبحانہ کا ساتھہ شریک کی
باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیی شریک یہہ بیان کیا بی نیازی اور بیر ضامندی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی کہ کری کوئی عبادت کہ
شریک کری اوس عبادت مین ساتھہ میری دوسری کو چہوڑتا ہون مین اوسکو ساتھہ شرک اوسکی کی اور ایک روایت مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی
کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص واسطی اوس شخص کی ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس شخص کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ظاہر اس حدیث
کا یہہ ہی کہ امیزش ریا کی اور دخل اوسکا ہی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی لیکن کہا ہی علما نی کہ یہہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب
کی آمیں قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ مقصود مبالغہ ہی بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح

وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جندب سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنین اور شہرہ ہو مشہور کریگا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو روز قیامت سامنی لوگون کی اور
جو شخص کہ عمل کری واسطی دکہانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریا کارون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی کہیگا کہ جزا اپنی اوس سی
طلب کر کہ عمل اوسکی لیی کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ ظاہر کریگا عمل برا اوسکی کہ پوشیدہ رکہتا ہی اور فضیحت اور رسوا کریگا اوسکو
نزدیک خلق کی دنیا مین آشکارا کرتا ہی نیت فاسدہ و غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیی نتہا اور بعضون نی کہا ہی کہ
مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سنا دی عمل اپنا اور دکہا دی اوسکو لوگون کو سنا دیگا اور دکہا دیگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوے
اوسپر یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ دکہا دی اور سنا دی عمل اپنا سنا دیگا اور دکہا دیگا خدا تعالی اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہوگا دنیا مین اور محروم ہوگا
ثواب آخرت سی ۱ھ ح

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہا گیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی خبر دیجئی مجکو اوس
شخص سی کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بعد یحمدہ الناس
علیہ کی یہہ عبارت بہی آئی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست رکہنا اونکا اوسکو
جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملیگی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت
مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکہا اوسکو اور یہہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتھہ
ثواب آخرت کی اور یہہ ریا نہین ہی اسلیی کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی نی اپنی فضل سی دنیا مین بہی ثواب دیا ۱ھ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى
الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابو سعید بیٹی فضالہ کی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جس وقت کہ جمع کریگا خدا تعالی لوگونکو دن قیامت
کی واسطی حساب و جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنیوالا جس شخص نی کہ شریک کیا کسیکو سوا خدا کی بیچ
عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سی کہ شریک کیا اوسکو اسلیی

کہ خدا تعالی بی نیاز ہی بیچ شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہہ احمد نی ف کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہی جمع کی اور معنی اسکی یہہ ہین
کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضروری ہی حصول ہوگا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتہہ اوس چیز کی
کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جائز ہی یہہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ
الاولین والاخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث پس اس تقدیر پر لفظ الیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع اللہ الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ
۵ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ
اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ابن عمرو نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو
شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتہہ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی
کی یعنی پہنچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتہہ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو
دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَۃِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَھِیَ رَاغِمَۃٌ وَمَنْ
کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَشَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت
اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی و عملی کی طلب ثواب آخرۃ کا یعنی رضا مندی اپنی مولی کی کردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنی
بی پروا کرتا ہی اوسکو خلق سی کہ ریا کری ساتہہ اونکی اور بوسیلہ اونکی مال و جاہ دنیا ہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان
اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتہہ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ
مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین سی حالانکہ دنیا ذلیل و بیقدر ہوتی ہی نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب و سعی اور محنت اور خواری
کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتہہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد اوسکا طلب دنیا کا کردانتا ہی خدا تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی
مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز
کہ مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اونہی زید بن ثابت سی ف
یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنی کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہہ آسانی کی پہنچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور
سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ۵ ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ
عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَۃِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ اوسوقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلی پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان
داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پہ کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہہ خوشی آثار ریا ہی ہوگا
یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ہی ابو ہریرہ واسطی تیری دو ہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ظاہر کا
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد
دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب

عمل کرنیوالی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہہ کہ دیکہو
اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری حالت پر قطع نظر اسکی کہ ہو یہہ عمل بخیال ریا و سمعہ کی پس ہوگا یہہ قبیلہ
فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی من سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما
یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی بسبب بہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا
بسبب دیکہنی اوس مرد کی اونکو نماز میں بسبب شکرانہ اوسکی جو کہ باری درمیان مسلمانوں کی ساتہہ عبادت و توفیق کی نا مزاد معلوم ہوا
اور جلتہ قایم کرنیوالوں نماز کیسی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہہ معنی انسب ہیں ساتہہ معنی سر و علانیہ کی واللہ
اعلم بالاحوال ۵ ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا
بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ
اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَكِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلینگی آخر زمانہ میں ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل اہل آخرۃ کی ہمیشگی واسطی لوگوں کی یعنی نہ واسطی اللہ کی پہنی دنبی کی
یعنی صوف کی کپڑی ہمیشگی مانند کمبل وغیرہ کی تاکہ گمان کریں اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع
کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہوں اونکی زبانیں اونکی شیریں زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتوں کی شیریں اور نرم اور دوستداروں کیسی کہنی کی
اور دل اونکی دل بہیڑیوں کیسی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنی کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالے
کیا بمہلت دینی اور چہوڑنی میری کی اونکو مغرور ہوتی ہیں اور فریب کہاتی ہیں یعنی اور نہیں جانتی کہ میں ڈہیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سی یہاں
نڈر ہونا ہی اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی نہیں ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اوپر مخالفت میری کی جرات کرتی ہیں
یعنی بسبب مکر کرنی اونکی کی لوگوں سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگوں پر جو انہیں میں سی
یعنی بسبب مسلط کرنی اعضوا ونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون میں متحیر نہیں قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاصی ہو سکیگی
اوس سی نہ ساتہہ قایم ہونیکی اوس سی نہ ساتہہ قایم ہونیکی اوسپر ورنہ ساتہہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف نقط یختلون
ساتہہ خ رم اور زیر ت کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہہ عمل آخرۃ کی یا بدل لینگی دنیا کو ساتہہ دین کی اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر
اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ فریب دینگی اہل دنیا کو ساتہہ عمل دین کی یعنی فریب دینگی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہہ کرنی امور دینیہ اور
تورع کی اور پہننی لباس دینداروں کی بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ۵ ع وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ
مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی ہیں میں نی ایک مخلوقات کہ زبانیں اونکی شیریں زیادہ شکر سی ہیں اور دل اونکی تلخ تر ہیں ایلوی سی پس اپنی قسم کہاتا ہوں
کہ البتہ اوتاروں گا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اونمیں حیران کیا پس ساتہہ میری فریب کہاتی ہیں یا مجہپر دلیری کرتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی
نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہو ویگا وہ مطلب پایا اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل میں تاکہ مشہور ہو ساتہہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم اوسکو یعنی کچہہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون میں سی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہہ زیر شین اور تشدید رکی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط وانہماک ہی اور معنی یہہ کہ عابد مبالغہ کرتا عبادت میں اول امر میں جو مبالغہ کرتا سست ہو جاتا اور پہلک جاتا ہے اور توضیح اسکی یہہ کہ انسان مشغول ہوتا ہے ساتہہ کسی شی کی اور حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کی اول امر میں پہر یہہ حرص و زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر چلا میانہ رو اور محترز دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہوا چلنی چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب پایون کاملین سی اور اگر چلا راہ افراط کی یہان تک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور یہی لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امیدوار ہونا چاہیی کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدہی راہ سی دور نہین پڑتا محمود العاقبۃ اور رستگار ہی اور اگر ایسا نہین ہی اور ساتہہ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر بین اہل فلاح سی نہ گنو اور عاقبت کار دونون کی مبہم ہی کہ خاتمہ کیا ہو سہ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است تا کس نداند کہ آخر بچہ حالت گذرد یا لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق طاعت کی دی ہی اور سیدہی راہ لگی ہی انجام عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور بعادۃ رحمۃ الٰہی کی ہی جاری ہی کہ بدکارونکو آخر نیکی کی طرف کہینچتی ہیں اور تو نصیب کرتی ہیں اور نیک کارون کو راہ بد پر کمتر لاتی ہیں نسأل اللہ تعالی العافیۃ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی دین میں یا دنیا میں مگر جسکو بچاوی اللہ نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنیکی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین میں اسلیی کہ وہ ہی مظنہ پڑنیکا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاوین اس سی اور سلامت رہیں اسمین مگر مقربین اور صدیقین جیسیکہ کہا ہی مشایخ کرام رح نی آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہی اور ساتہہ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک تر اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس شخص کی حق میں ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگون کی دلون کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنی ہیں اس سی چنانچہ فرمایا رب العزت نی اپنی کلام میں اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سی واجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری رح کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون میں اجلال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور فاسق دنیا میں ہی یعنی جو کہ دنیا میں غنی ہوا اور مشہور ہو ساتہہ غنا کی اور فسق و فجور میں نہ پڑی اور دین میں اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہین۔ واللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل سیوم عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهٗ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی تیمہ تابعی سی کہ کہا حاضر ہوا مین صفوان کی پاس اور اوسکی یارونکی پاس حال یہ کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکی یارونکو یعنی سنتیں ہونکی ورجہ احرہ کی زیادتی عبادت کی یا میانہ روی سے کی طاعت مین یا احتراز کرنیکی سمعہ و ریا سی یا ورا اشارہ ہی اور ظاہر تر دونو باتین اخیر کی ہین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ سوال وجواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نی کہ ایا سنا ہی تو نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو ذکر کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیی کرے رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کہہ کرنیکو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت ومحنت مین ڈالیگا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا اصحاب نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یا کہا صفوان اور اوسکی یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور جو نکلتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نکہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہہ کہ حائل ور مانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کے ایک چلو خون کا کہ گرایا ہی اوسنی چاہیی کہ کری نقل کی یہہ بخاری نی ف اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سی اگرچہ بمقدار ایک چلو کی ہو چہ جائیکہ زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری آدمی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہو لیی امر شریف وعظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کی اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹہا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روتی ہیں کہا عمر نی کہ کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نی یا کسی بلا کی واقع ہونی یا سوا اسکی اور اسباب رونی کی پس کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مینی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا اسا ریا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی کسی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑائی کی لیی نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیکوکارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غایب ہوتی نہ پوچہی جاوین اور جب حاضر ہوں نہ بلائی جاوین واسطی مہمانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹہائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اوسکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی

نقل کی ہی ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین اوس سی اقویا چہ جائیکہ ضعفا پس یہہ منجملہ اسباب رونیکی ہی اور سبب دوسرا ابدال اولیا کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی بدنہ باقی سی ساتھہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیا ہین یہہ معنی ساتھہ قول اپنی کی من عادی لی ولیا اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسلیے کہا ہی بعضی عارفین نی کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الہی کی اور شفقت کرنیکی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی اور خفی سی اور منہاہی اور لہو سی اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور خلط ملط اور معاشرت اونکی سی اور قول اون کا الذین استیناف ہی بیان کرنیوالا حقیقۃ ولی کی اور ذکر کیے واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈھونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین بلائی جاتی طرف مجالس کی اور اگر حاضر ہوتی ہین مجالس مین نہین نزدیک کیی جاتی اور چھوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہہ تفصیل ہی اس روایت کی کہ وارد ہوی ہی رُبَّ اَشعثَ اغبرَ لا یُوبہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین راہ راست کی پس مستحق ہین رعایت کی لائق ہی کہ طلب کری اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سی اشارہ ہی طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین تنبیہہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی ہی دہوکا نکہاوی اور ساتہہ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؏ خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ درین گرد سواری باشد اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جب تک کہ تقوی اور نور ہیئت باطن کہ طرح اور ہونا چاہیئی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاءہ الا المتقون نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر اور مجتنب ہو گناہون اور معرض ہو منہمک ہونی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَصَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچھی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اونکی ادا کرتا ہی اور اسیطرح اور عبادتین اور طاعتین اچھی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی اچھی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہہ ہی بندہ میرا ساتہہ صدق اور راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ** اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ نی فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہہ حال فرمایا یہہ حال بسبب رغبت یعنی طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سی **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب غرض رکہتی ہونگی رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان مین نہوگی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی اس طرح حال یہہ کہ نہین ہونگی دوستی حب للہ اور بغض للہ سی بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتہہ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبہی رغبت کرینگی ایک قوم مین واسطی غرض اپنی کی

پس ظاہر کرین گی اونکی لیی دوستی اور کبھی مکروہ رکھین گی ایک قوم کو کسی سبب سی پس ظاہر کرین گی عداوت اونکی لیی اور خلاصہ اسکا یہہ کہ نہین
اعتبار ہی محبت خلق کا اور عداوت اونکی کا اسلیی کہ وہ دونو مبنی ہین اوپر غرض و شہوت اونکی کی وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ
اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ نماز پڑہی دکھلانیکو پس تحقیق شرک کیا
یعنی شرک خفی جیسیکہ اونکی مابعد کی روایت مین صریح آیا ہی اور جو شخص روزہ رکہی دکھلانیکو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دی دکھلانیکو
پس تحقیق شرک کیا نقل کی یہ دونو روایتین احمد نی ف یعنی جو عمل کہ ساتھہ ریا کی کری شرک ہی غایت یہہ کہ شرک خفی ہی اور جلی شرک اوسکا
بت پرستی کرنی ہی ریا کار کہ ایسا عمل واسطی غیر خدا کی کرتا ہی وہ بھی بت پرستی کرتا ہی لیکن پوشیدہ جیسیکہ کہا ہی کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک
اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ریا کو دخل ہی روزہ مین بھی بخلاف اوس شخص کی کہ نفی کی ہی اونہی اوسکی اور علت بیان کی ہی اوسکی یہہ کہ مدار
روزہ کا نیت پر ہی اور نہین دخل ہی اوسمین ریا کو اور نہین اعتبار ہی نہ کہانی اور پینی اوسکی کا ساتھہ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہین کہ ریا
مخصوص نہین ساتھہ مشہور ہونی روزہ مین لیکن ریا کبھی ہوتا ہی بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کری ساتھہ اوسکی اللہ کی خوشنودی کا اور ارادہ کری مشہور ہونیکا بھی یا
اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہی کہ دونوں مقصد برابر ہون یا ایک اونمین سی غالب جیسیکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہی وَعَنْہُ
اَنَّہٗ بَکٰی فَقِیْلَ لَہٗ مَا یُبْکِیْکَ قَالَ شَیْءٌ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَکَرْتُہٗ فَاَبْکَانِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِی الشِّرْکَ وَالشَّہْوَۃَ الْخَفِیَّۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ نَعَمْ اَمَا اِنَّہُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا
قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا وَلٰکِنْ یُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِہِمْ وَالشَّہْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ اَنْ یُّصْبِحَ اَحَدُہُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَہٗ شَہْوَۃٌ مِّنْ شَہَوَاتِہٖ فَیَتْرُکُ صَوْمَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی شداد سی یہہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطی اوسکی کس چیز نی رولایا تجکو کہا رولایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی مینی آنحضرت سی کہ
فرماتی تہی پس یاد کیا مینی اوسکو پس رولایا مجکو سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی شرک سی یعنی شرک خفی
اور خواہش چہپی ہوئی سی یعنی وہ آرزو کہ نہین پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت و مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا شرک
کریگی امت آپکی بعد آپکی فرمایا ہان خبردار ہو تحقیق امت نہین پوجیگی سورج کو اور نہ چاند کو نہ پتہر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہین کرین گی ولیکن
کرینگی دکھلانیکی واسطی عمل اپنی یعنی یہہ شرک خفی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ
احدا اور شہوت چہپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کری ایک اونکا روزہ دار پس پیش آوی واسطی اوسکی ایک شہوت اوسکی شہوتون مین سی یعنی مانند شہوت کہانی
پانی یا جماع کی پس چہوڑدی اور توڑڈالی روزہ اپنا نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف بسبب غلبہ شہوت کی یعنی اور
توڑڈالنا اوسکا حرام ہی بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور اس شہوت کو خفی اس سبب سی کہا کہ پوشیدہ تہی اوسکی باطن مین گویا کہ بروقت
نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس مین پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاویگی تو روزہ توڑڈالونگا اور طیبی نی مراد شہوت سی کہانا وغیرہ لکہا ہی
جیسیکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد شہوت خفیہ سی شہوۃ خاص ہی غیر الوجود شہوتون اوسکی کی کہ جو نہ پایا جاوی تمام اوقات اوسکی مین پس
مائل ہوا طرف اوسکی بالطبع اور نہ لحاظ کری مخاطب ہونی اوسکی کا واسطی شرع کی فرماتا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور فعل لازم ہوتا ہی ساتھہ
شروع کرنیکی پس واجب ہی تمام کرنا اوسکا خارج ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
نَتَذَاکَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَقُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ

يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتی تہی آپس میں مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی سی یعنی پس واجب ہی تمپر رعایت محافظت اوسکی کی پس کہا ہمنی ہان خبر دیجی یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہہ ہی کہ مثلا کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی یعنی کمیتہ یا کیفیت میں نماز اپنی یعنی تمام ارکان اوسکی میں یا بعض میں بسبب اوس چیز کی کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص نقل کی اس کو ابن ماجہ نی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ دلیلین اور علامتین دجال کی جہوٹی ہونیکی ظاہر ہین اور مقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی کہ اسکو ہر وقت ہر عمل مین ہر طرح نہین معلوم ہو سکتی برای آنکہ کلید دوزخ است آن نماز کہ در چشم مردم گذاری دراز **وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّيَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً اَوْ خَيْرًا** اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ڈرنیوالی اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون میں تمپر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہہ احمد نی اور زیادہ کیا بیہقی نی شعب الایمان میں کہ فرماویگا اللہ تعالی واسطی ریاکارون کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملون کی جاؤ طرف اون لوگون کی کہ اونکی دکہلا دی کو کرتی تہی عمل دنیا مین پس دیکہو آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی یہہ شک رکہو کہ جزا اگر فرمایا خیرا ۱۵ **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ لَخَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ** اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہین دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشن دان نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو **ف** صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہین اور یہان مراد غار ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کی اندر جاوی کہ اوسمین دروازہ نہین ہوتا کوئی اوسکی راہ سی اندر جاوی اور نہ روشن دان کہ کوئی اوسمین سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہہ زیرکاف اوپریش اوسکی کی اور ساتہہ تشدید واو کی سعت کی آخر مین روزن کہ دیوار مین ہو اور بعضون نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہہ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہہ زبر کی اور یہہ بہی ہی کہ اگر ساتہہ فتح کی ہو تو روزن چہوٹا اور تنگ اور اگر بضمہ کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث مین چونکہ روایت ساتہہ فتح کی اور پیش کی ہی مراد روزن چہوٹا نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی یہی ہی اور حاصل یہہ کہ فرماتی ہین کہ ہرچند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کری اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگون کی جو کچہہ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہین ہی تا ریا کری اور قبولیت و ثواب سی محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکارا کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور صلاح بندہ کی اوسمین ہو یا معنی یہہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیئی کہ احتیاط اور مبالغہ کری بیچ اخفاء عمل اور حاصل کرنی اخلاص کی کہ عمل ظاہر اور شایع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندہ کو خبر اور اختیار اوسمین نہو ۱۵ **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ** اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چہپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدا تعالی اوس خصلت سی ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہہ اوس علامت کی **ف** ردا اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہی کہ اوس سی ایک چیز پہچانی جاتی

ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت وصورت ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سی پہچانا جاتا ہی کہ یہہ ایسا ہے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہیں ڈرتا ہون اوپر اس امت کی یعنی امت اجابت کی مگر شر ہر منافق کی سی یعنی ریاکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتہہ علم اور حکمت اور وعظ اور نصیحت کی اور عمل کرتا ہی ساتہہ ظلم اور نار استی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی کہتا ہی لوگون کی دکہانیکی لیی اور آپ عمل نہین کرتا یہہ صفت منافقون کی ہی پس فرمائی ہین کہ جو ایسی شخص کی سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون ان کہ ایسا شخص امت مین پیدا ہو اور یہہ صفت اونمین راہ پاوی ۞

وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچہہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت اوسکی کو کہ ساتہہ کس چیز کی رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمان برداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو تعریف واسطی اپنی اور بزرگی وحلم اور اگرچہ نکلام کری وہ نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی اگر نیت میری طاعت کی اور محبت اوسکی رکہی خاموشی اوسکی ہی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد وثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کی نہین ہی کلام اوسکا اگرچہ علم وحکمت مین ہو ضایع ہی کہ واسطی ریا اور دکہانی اور سنانیکے کہتا ہی ۞

باب الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ باب ہی رونی اور ڈرنیکا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہہ غمگی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہہ بلندی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد ساتہہ اوسکی اسجگہہ معنی اعم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور برورد ساتہہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کی کہ رولاوین اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب آخرت سی اور عقاب خدا تعالی سی ۞

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ یعنی ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا ہون یعنی احوال وہول قیامت کی اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب الیم کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہریہ جلالیہ باریتعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور جو کچہہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی تم جیسے متحیر اور بد انجام کار تمہارے البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہہ بخاری نی ف اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہہ تنبیہ وتحذیر ہی امت کو اوپر رونی اور انحصار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونیکی ہو قسم خوف الہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق تعالی و تنبیہ وتحذیر ہی اوپر اجتناب کرنیکے بہت ہنسنی سی اور راحت سی کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ باامید عفو ومغفرت اور رحمت اللہ اوس کی گنجایش رکہتی ہی ۞

وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی نہین جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتہہ میری اور ساتہہ تمہاری نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ عاقبت اپنی ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرین گی اور یہہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولون کی خصوصا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی نفی کیا گیا ہی ساتہہ دلیلون قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ صورت عثمان بن مظعون رضی کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کی مدینہ مین مہاجرین مین سی مرگئی وہی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع مین اپنی سامنی دفن کیا اور عثمان بہت کہین ایک عورت وہان حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہو انکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی روبرو حضرت کی اور اوپر حکم کرنیکے غیب پر اور جزم کرنیکے ساتہہ اوسکی اور حاصل اوسکا یہہ ہی کہ یہہ کنایہ ہی عدم تصحیح سی ساتہہ علم غیب کے از راہ ادب کی اور حقیقت کلام کی مراد نہین یا مراد ندریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین الٰہی کہ علم احوال غیب کا بتفصیل سوا عالم الغیب کے کسی کو نہین اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہے یا مراد یہہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت سی مرونگا یا قتل سے اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا مجہپر عذاب جیسی کہ اگلی امتون پر نازل ہوا یا نہین اور حق یہہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیۃ کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اترنی اس آیۃ کی یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہی کذا قیل واللہ اعلم **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین ہو یا بیداری مین پس دیکہی مینی اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی قوم مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہا دی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہان تک کہ مرگئی وہ بلی مارے بہوک کی اور دیکہا مینی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتین اپنی آگ دوزخ مین اور تہا وہ اول اونکا جنہون نی رسم نکالی چہوڑنی سانڈ کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیماری سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہوتی اوسپر اور منع نکرتی اوسکو پانی اور گہاس سی کہ جہان چاہے کہاتی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہہ بتون کی جانتی تہی اور اول جو یہہ رسم نکالی عمرو تہا کہ نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علماء نی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا ہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا ہی ظاہرا دونو ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا یا بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب کیجاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہی کہ کہا جاوی کہ کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کی ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ اعلم **وَعَنْ زَيْنَبَ**

بنت جحش أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوما فزعا يقول لا إله إلا الله ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه وحلق بإصبعيه الإبهام والتي تليها قالت زينب قلت يا رسول الله أفنهلك وفينا الصالحون قال نعم إذا كثر الخبث متفق عليه اور روایت ہی زینب بنتی جحش کیسی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اسحال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ واسطی عرب کے شر سی کہ تحقیق نزدیک آئی کہولا گیا آج سوراخ ہوگیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہہ دونو انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی انگلی کی کہا زینب نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ ایا پس ہلاک کیی جاوینگے ہم اور حال آنکہ درمیان ہمارے وجود صالحون کا ہوگا ایا برکت وجود اونکی کی مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کیی جاوگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کے درمیان تمہارے جسوقت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب سی اونکی ہوگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئی اول اونکا قتل عثمان بن عفان رضہ کا تہا بعد ازان دایم ومستمر ہوا اب تلک اور بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور ہلاکت ہونا اوسمین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت کہا دینی مقدار سوراخ ہونیکی یعنی آجتک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کے کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا والعلم عند اللہ اور لفظ خبث ساتہہ زبر خ اور ب کے بمعنی فسق وفجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنی کی ہین اور مقصود یہہ کہ آگ جب لگتی ہی کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہہ پیش خ اور جزم کے ہی بمعنی فواحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ۵ ح ع وعن أبي عامر أو أبي مالك الأشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن أقوام إلى جنب علم يروح عليهم بسارحة لهم يأتيهم رجل لحاجة فيقولون ارجع إلينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير إلى يوم القيامة رواه البخاري وفي بعض نسخ المصابيح الحر بالحاء والراء المهملتين وهو تصحيف وإنما هو بالخاء والزاي المعجمتين نص عليه الحميدي وابن الأثير في هذا الحديث وفي كتاب الحميدي عن البخاري وكذا في شرحه للخطابي تروح عليهم سارحة لهم يأتيهم لحاجة اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری سی کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہونگی میری امت مین سی کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجون کو اور البتہ اوترینگی قومین یعنی اونمین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گدا اور محتاج سب اونکی دیکہنی کو آوینگی اور حاجتین اپنی طلب کرینگی راتکی وقت آوینگی اونپر مواشی اونکی کہ چرنیکو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاوینگا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس کوئی مرد بسبب حاجت کی یعنی ایک سایل آویگا

کہ ہواشی کی دوڑ ہسی محفوظ ہو وی پس کہین گی وہ یعنی بقصد رد وسوال اونکی کی بہرآنا طرف ہماری کلکو پس راتون رات ہلاکیگا اونہپر خدا تعالی عذاب اور رکہہ دیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک و پست ہوین نیچی پہاڑ کی اسطرح کہ باقی نرہی اونسی کچہہ اثر اور مسخ کریگا اللہ تعالی بعضون کو اون مین سی یعنی کر دیگا بصورت بندر اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہین گی اوسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہہ عذاب اون قومون پر کہ یہہ عمل کرین گی روز قیامت تک اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی بجائی الخز کی الحر ہی ساتہہ مہملتین کے یعنی ساتہہ حرح مہملہ اور رکی واقع ہوا ہی و معنی حر کی ساتہہ زبر حے اور تخفیف رے کی فرج عورت کی ہین کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہہ واقع ہونا الحر ساتہہ مہملتین کی بلا کر اور خطا کرنا بیچ صورت خطی کی ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور ظاہر ہی یہہ لفظ مگر الخز ساتہہ خ کی معجمہ اور زے معجمہ کی تصریح کی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نی اس حدیث مین اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی کہ خطابی کی ہی تروح علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ ف یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک و تردد کیا ہی بخاری نے بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی عامر اشعری سی ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ مین سی یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو اشعری بہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہی اور شک و تردد صحابی مین موجب طعن کا حدیث مین نہین چونکہ صحابہ سب عدل و ثقہ ہین جس سی کہو صحیح ہوگی اور خز ساتہہ خ معجمہ اور زے مشددہ کی نام ایک کپڑا کا ہی کہ زمان قدیم مین پشم اور ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی ہو بسبب مشابہ ہونیکی ساتہہ عجم کی اور ہونی اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیے کہ تمام ریشم سی بناجاتا ہی اور یہہ حدیث محمول اسپر ہی اور اسطرحکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف مین نتہا پس یہہ حدیث بسبب خبر دینی غیب کی معجزات سی ہوا اور اس تقدیر پر عطف حریر کا خز پر قبیلہ تعمیم بعد تخصیص سی ہوگا اور معازف ساتہہ زے کی یعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی کہ ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عزف اور عزیف اصل مین یعنی آواز جن کی ہی وہ گہنٹی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور معنی اوز جوا کی ہی آیا ہی کذا فی القاموس اور معنی یہہ ہین کہ گنین گی ان حرام چیزون کو حلال ساتہہ وارد کرنی شبہات اور زنا و یلات واہیہ کی جیسیکہ بعضی ہماری علمار نی ذکر کیا ہی کہ حریر وہ پہنا حرام ہی کہ متصل ہو بدن کی یعنی ابرہ حریر کا ہو تو حرام نہین اور بہت سی امرا اور عوام کو جبکہ کہا جاتا ہی کہ پہنا حریر کا حرام ہی تو کہتی ہین کہ اگر حریر حرام ہوتا تو نہ پہنتی اوسکو قاضی و علما پس انہی پڑتی ہین بیچ حلال جاننی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کو تعلق ساتہہ مزامیر کی ہی کہ بیان اوسکا طول رکہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ ذمت الات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع لیکونن فی ہذہ الامۃ خسف وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمر واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرین گی یہہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن مذکورہ مین گرفتار ہونگی اور تصریح کی اسیطرح مولف نی تائید کی غلطی کی ساتہہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی واسطی رد کرنیکی اوس کسی پر کہ گمان کیا ہی کہ صحیح الحر ہی ساتہہ مہملتین کی اور خز ساتہہ معجمتین کے غلط ہی اور اشارت کی ساتہہ قول اپنی کی فی ہذا الحدیث کہ الحر ساتہہ مہملتین کی اس حدیث مین ہی کہ ابو داؤد وغیرہ نی روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث مین کہ بخاری نی روایت کی ہی ساتہہ معجمتین کی ہی لیکن شیخ ابن حجر نی فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتون مین ساتہہ مہملتین کی ہی اور اس تقدیر پر دو روایتین صحیح ہون واللہ اعلم اور تروح اسکی ساتہہ فوقانیہ کی تروح مین اور سارحۃ ساتہہ رفع کی فاعل تروح کا اور یہہ قرینہ ہی اسپر کہ بیچ لسبارحۃ کی کہ پہلی روایت مین واقع ہوا ہی زائد ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کی ہی بیچ تقریر معنی حدیث کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسیطرح ان دونون کتابون مین یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتہہ تقدیر بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت مین بہی ہوگا جیسی کہ اگلی امتون مین ہوا پس حدیثون مین جو نفی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ

اسرار سنت کی اور اجہر نماز اور من جائی سنتی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کی بعض کی واللہ اعلم وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب نہ پہنچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان انکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت الٰہی بعضی گناہون مین اور کبھی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحون مین سی پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگرچہ دنیا مین عذاب مین سب شامل ہوتی ہین لیکن آخرت مین ہر ایک موافق عمل اپنی کی جزا دیا جاویگا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاویگا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوٹہایا جاویگا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال کی کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر سو اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکہی آخر کیا حالت گذری جیسی کہ کہا ہی کسینی سے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد یا ولیکن بعضی عارفین نی کہا ہی کہ جب کسیکو ملکہ یادداشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جو ہر ذکر کا دل مین قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی اختلاف وفتور اوسکی استحضار مین ہو تو کچھ ضرر نہین کرتا بعد مفارقت روح کی بدن سی وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہنچانا اور حاصل کرنا چاہیی و باللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دیکہا مینی مانند آگ دوزخ کی یعنی شدت و ہول مین کہ سوتا ہی بہاگنی والا اوس سی اور نہین دیکہا مینی مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور مین کہ سوتا ہی طلب کرنی والا اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف بہاگنی والا اگر کوئی شر دشمن قوی کیسی بہاگتا ہی سوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی ساتہہ اس شدت اور شناعت کی درپی ہی اور لوگ بہاگنی مین اوس سی غفلت کرتی ہین اور کوشش نہین کرتی اور اگر بہاگتی بہی ہین تو عین بہاگنی مین سوتی ہین اور غافل ہوتی ہین اور بہاگنا دوزخ سی ساتہہ ترک کرنی گناہون کی اور لازم کرنی طاعتون کی ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہین ہوتا اوس سی اور سستی اور تساہل نہین کرتا اوسکی طلب کرنی مین اور دوڑتا ہی اوسکی پانی کی لیی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر یہہ بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوسمین ہی دہمی اوسکی طلب مین نہین دوڑتا اور اوسکو نہین پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتہہ کرنی طاعات اور بچنی کی گناہون سی ہوتا ہی وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تم یعنی علامتین قیامت کی اور نشانیان صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالی کی اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ نہین سنتی تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولین قیامت کی اور شدت عذاب دوزخ کی اواز کرتا ہی آسمان اور لائق ہی واسکو

یہہ کہ آواز کرے پہر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین آسمان مین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکہی ہوے ہین پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہین واسطے اللہ کی قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذات حاصل کرو ساتہہ عورتون کی بچہونون پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلون کی نالہ و فریاد کرتی ہوے طرف اللہ کی یعنی جیسی کہ شان غمگینون کی اور غم سے بہ تنگ آنیوالون کی ہی کہ گہر سے نکل جاتی ہین اور سرپہرا ہوتی ہین تاکہ دل کہلی اور دل ٹہکانی ہو کہا ابوذر نی یعنی بعد ازروایت کرنی اس حدیث کی ازراہ دردناکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا مین درخت کہ کاٹا جاتا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف آواز پالان اور زین کی یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچہ کا تعبیر اوسا واز نالہ کرنی آسمان کی چنانچہ سوق حدیث سے ظاہر ہی بسبب کثرت ورازدحام ملائکہ کی اور بوجہہ اونکی کی جیسیکہ جانور سواری کا نچی بوجہہ سواری کے مشقت سے آواز کرتا ہی اور ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالی سے ہی اور جبکہ آسمان باوجودیکہ جماد ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی خوف الہی سے نالہ کری آدمی کہ جان رکہتا ہی اور آلودہ گناہون مین ہی لائق تر ہی کہ نالہ وگریہ کری اور یہہ معنی مناسب تر ہین ساتہہ مقصود کی جیسی کہ نہین پوشیدہ ہی یہہ بات اور رکہی ہوی ہین الخ یعنی تابعدار ہین تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہی کہ بعضی فرشتی قیام مین ہین اور بعضی رکوع مین اور بعضی سجود مین یا خاص کیا ہو اسکو ساتہہ ایک آسمان کی آسمانون مین سے واللہ اعلم او صعدات جمع صعد بضمتین کے ہی کہ جمع صعید ہی معنی روی زمین کی جیسیکہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہی طریق کی اور ہوتا مین درخت الخ یعنی تاآلودہ گناہون مین نہ اوٹہا مین جیسے درخت کو کاٹ ڈالتی ہین اور جاتا رہتا ہی ایسی ہی مین ہی ہوتا اور مثل اسکی رزرون دردناک کی اور بڑی بڑی صحابہ سے کہتی آئی ہین کہ ایک نی کہا کاشکی مین بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کرکر کہا جاتی ہین دوسری نی کہا ای کاش پرندہ کہ جہان چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچہہ تکلیف و تہدید نہین اور یہہ سب ایسی تہی کہ بشارۃ پائی ہی انہون نی جناب رسالت مآب سے بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور ونکو یا کہی اگرچہ وعدہ مخبر کا صادق کا ہی لیکن خوف درگاہ بی نیازی کا مور ڈالتا ہی ﻫ ح ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن کی سی وقت سحر کی بہاگتا ہی اول ہی شب یعنی تاکہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بہاگتا ہی اول شب پہنچتا ہی منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سودا کے مول نفیس کی نہین ہاتہہ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نی کہ یہہ مثل بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہی اور نفس اور آرزو دنیا باطلہ مددگار اوسکی ہین پس اگر ہوشیار ہوا اپنی چلنی میں اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہوا شیطان سے اور اوسکی مکر سے و الا مارتا ہی وہ راہ اوسکی اپنی مددگارون کو ہمراہ لیکہ پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہی نہین حاصل ہوتی تہوڑی سی سعی سے پس فرمایا آگاہ ہو والخ اور آخر جملہ کی معنی یہہ ہین کہ مول اللہ کی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین کہ جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ۵ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی

کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کی فرشتون کو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنی بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایکوقت یا ڈرا ہی مجھسی کسی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی **ف** ڈرا ہی الخ یعنی بیچ کرنے گناہ کی گناہون سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ہی ذکر سی خلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دلسی اور صدق نیت سی والاتمام کا فرق کرتی ہین اللہ کا زبان سی نہ دل سی چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا اونکا طاعات مین والا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ دل ایسی حرکت ہی کہ جنہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور یہہ وقت دیکہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلات کی کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو کیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تونی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو اشارہ کیا ساتہہ اسکی طرف اوس خوف کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور آہین نستار ہی کہ جس مسلمان نی ایک بار ازراہ خلوص کی خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سی ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوی اور اول ہی سی بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ کہ پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیۃ کا یعنی اور وہ لوگ کہ دیتی ہین وہ چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی بخوف اسکی کہ نہ قبول ہوا ہوسی اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور ماخوذ ہون آیا یہہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی ایسی کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق کی یہہ لوگ نہین ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود اسکی وہ ڈرتی ہین کہ مقبول نہوا ہووی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیۃ مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی نہایت رغبت کرتی ہین طاعات مین اور ڈرتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہہ کہ حمل کیجاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سیئات پر اور آیۃ مذکورہ مین بعد لفظ وجلۃ کی یہہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیۃ مین دو قراءتین ہین قراءت مشہورہ کہ قراءت قراء سبعہ کی ہی یؤتون ہی ساتہہ پیش ی کی فعل مضارع ایتاء سی اور آتوا ساتہہ مد ہمزہ کی فعل ماضی اوس سی ہی اور ایتاء بمعنی عطاء یعنی دینی کی جیسی کہ معنی اسکی بیان کیے گئی اور قراءۃ دوسری شاذہ یاتون ما اتوا مشتق اتیان سی بمعنی کار کرنے اور معنی اسکی یہہ ہین کہ وہ لوگ کرتی ہین جو کچہہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین اور سوال عائشہ کا ساتہہ اس قراءت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین ہی اوپر لفظ قراءت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اوپر لفظ قراءت دوسری کی ہو یہہ طیبی نی تفسیر زجاج کشاف سی نقل کیا ہی کہا ہو نہین مراد قراءت شاذہ سی کہ منسوب ہی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی نہ وہ مراد ہی کہ گمان کیا عائشہ رضہ نی کہ مراد اوس سی یہہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سی اور نہ مراد عام ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات اور الذین یعیدون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتو بموجب دونون قراءتون

کی نہایت یہہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہی بیس ظاہر آیتہ مشہورہ کا متعلق ہی ساتھہ عبادۃ مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق
ہی ساتھہ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہہ کہ قرأۃ مشہورہ جو ہی ممکن ہی کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات
سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی ایس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو ۱۲ ح **وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ
جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت
جاتی دو تہائی رات اٹہتی یعنی نماز تہجد کی لیی پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو یعنی ساتھہ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو
اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تا کہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع
یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھہ اوسکی قایم ہوگی اور سب مرجاوینگی پیچہی آتا ہی اوسکی پیچہی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ
ساتھہ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹہینگی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھہ اون حال
کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھہ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف
ای لوگو مراد اوس سی وہ لوگ ہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہی ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تا کہ مشغول ہو وین ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اسمین
اشارہ ہی طرف مستحب ہونی کی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین ۱ ذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور عذابون و ضرر کو اور آیا
زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور عبارت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا
اور مراد یہہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیار کرو واسطی ہول ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ صور کا حکم موت کا رکھتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی
کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوۃٍ فَرَاَی النَّاسَ کَاَنَّھُمْ یَکْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّکُمْ لَوْ اَکْثَرْتُمْ ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَکُمْ عَمَّا اَرٰی
الْمَوْتَ فَاَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَاْتِ عَلَی الْقَبْرِ یَوْمٌ اِلَّا تَکَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ
وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَّاَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ
وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَتَّسِعُ لَہٗ مَدَّ بَصَرِہٖ وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ
اَوِ الْکَافِرُ قَالَ لَہُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَھْلًا اَمَا اِنْ کُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی ظَھْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّیْتُکَ الْیَوْمَ وَصِرْتَ
اِلَیَّ فَسَتَرٰی صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْہِ حَتّٰی تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُہٗ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِاَصَابِعِہٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَھَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ لَہٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْھَا
نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْھَسْنَہٗ وَیَخْدِشْنَہٗ حَتّٰی یُفْضٰی
بِہٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ**
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا اونہی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکہا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستی ہین فرمایا آگاہ ہو
یعنی خبردار ہو ہنستی ہو کیا حقیقت ہی ہنسی پر تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکہی تمکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہون مین یعنی ہنسی

اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنی والی لذتون کی سے موت ہی پس بہت یاد رکہو ذکر کاٹنی والی لذتون کا کہ موت ہی پس تحقیق شان یہہ ہی
کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت و زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتہہ زبان قال کی یا زبان حال کی پس کہتی ہی کہ مین ہون گہر غربت کا
یعنی دور ہیگا کہ مجہین جو آیا اپنون سے اور آشناؤن سے اور اپنی گہر سے دور پڑا پس رہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہی اور مین ہون گہر تنہائی کا
یعنی پس نہین نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گہر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہی کہ رہی مسکین
خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سے جنسیت مناسبہ اور مین ہون گہر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر
یعنی جیسیکہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سے
کہ چلتی ہین مجہہ پر پس اسوقت کہ قادر ہوا اور حاکم کی گئی مین تجہہ پر آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس نزدیک ہی کہ دیکہیگا تو نیکی کرنی
میری ساتہہ تیری یعنی ساتہہ فراخی کرنیکی فرمایا حضرت نے پس فراخ ہوجاتی ہی قبر اوس بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی
اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کہولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکہتا ہی اوس مین جگہہ اپنی اور آتی ہی
اوس مین سے ٹہنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹہنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکہین اوسکی بسبب دیکہنی حورا اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون
اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسی کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان
فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میرا اون شخصون مین سے کہ چلتی ہین مجہہ پر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہہ پر
آج کی دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکہیگا تو برائی کرنی میری تیری ساتہہ فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان
اوسکی یعنی ور آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابوسعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطی دکہانی صورت اختلاف پسلیون کی ساتہہ
انگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی انگلیان اندر بعضیون کی فرمایا آنحضرت نے کہ متعین کیے جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک ان مین سے
پہنکارا ماری زمین مین تو نہ اوگاوی زمین کچہہ جب تک کہ باقی رہی دنیا پس کاٹتی ہین اوسکو اور نوچتی ہین اوسکو یہان تک کہ پہنچایا جاوے اوس بندہ کو
طرف حساب کی یعنی روز قیامت تک کہا ابوسعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکی نہین کہ قبر باغچہ ہی باغون جنت کیسی یا گڑہا ہی
گڑہون آگ کیسی نقل کی یہہ ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ
کرتا ہی غافل کی دلکو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی بنا رکہتی تہی ایک تہیلی کہ لکہا ہوا تہا اوسپر لفظ موت کا اور اسکو لٹکا دیتی فرنگیہ
گردن مین تاکہ وہ جتاتا رہی کہ موت قریب ہی نہ دور پس کم کری آرزو اور بہت کری عمل اور تہی بعضی نیک بادشاہون مین سے کہ حکم کرتی تہی کسیکو
اپنی امرا مین سے یہہ کہ کہڑا رہی ہمیشہ پیچہی اونکی اور کہتا رہی الموت الموت تاکہ ہو دو ا اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کی
لیے وجہ حکمت حکم کرنیکی ساتہہ بہت یاد کرنی موت کی ساتہہ قول اپنی کی فانہ لم یأت الخ اور مین ہون گہر کیڑون کا یعنی پس نہین لائق ہی کہ یہہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کی قسم کہانیکی چیزون اور پینی کی چیزون سے اسلیے کہ انجام کار اونکا فنا ہی اور نہین نفع دنیا اس جگہہ مگر عمل صالح پس
قبر صندوق ہی عمل کا کہا ہی بعضون نے کہ پیدا ہوتی ہین کیڑے بدن سے اور کہاجاتی ہین اعضا کو پہر کہاتا ہی بعض اونکا بعض کو یہانتک کہ باقی رہتا ہی
ایک کیڑا پہر وہ بہی مرجاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض
ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نے شہدا کی حق مین ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علما باعمل کہ تعبیر کیا ہی جنکو اولیا
کرو شنائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سے اور بندہ فاسق مراد ہی اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہ کہا بندہ مومن

اور سبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت نزدیک میرا اوس سی کہ چلتی تہی مجہ پر اور اس قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مؤمنا کمن کان
فاسقا اور جاری ہوئی ہی عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سی واسطے
پردہ پوشی اوسکی کی ہی یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کی نہ واسطے ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسیکہ وہم کیا ہی
معتزلہ نی اور مستزاد ہا احتمال ہی اسمین تجدید کا اور تکثیر کا اور موید ہی دوسری احتمال کی ایک اور روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر مین کہ
مسلط ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا وَعَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا اونہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوی آپ پر آثار ضعف کے پہلی ضعیفی تر سے
ہر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی جو سورتین مانند اسکی ہین کہ جنمین ذکر قیامت اور امتون
کا اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کی طرف سی کہ دیکہیی کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی ماری یہہ حال ہو گیا تب
بیراہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا
الشَّمْسُ کُوِّرَتْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا
مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نی یعنی اور مانند اونکی نی کہ جنمین ذکر قیامت کا اور احوال
اوسکی کا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ لَا یَلِجُ النَّارَ فِیْ کِتَابِ الْجِھَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار
بیچ کتاب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّکُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا ھِیَ اَدَقُّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ مِنَ
الشَّعْرِ کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ یَعْنِی الْمُھْلِکَاتِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی انس سی کہا تحقیق تم کرتی
ہو عمل کہ وہ باریک تر ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین اور تم چہوٹا اور حقیر جانتی ہو اونکو اور گنتی ہو مکروہات
سی اور اونکی کسی سی نہین ڈرتی ہو ہم گنتی اونکو آنحضرت صلعم کی زمانہ مین موبقات سی یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَائِشَةُ اِیَّاکِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَھَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا رَوَاہُ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اے عائشہ دور رکہہ تو اپنی تئین اون گناہون سی کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیے کہ
اون گناہون کی لیے خدا تعالی کی طرف سی ایک طالب ہی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی ایکطرح کا
عذاب ہی کہ عذاب چاہتا ہی وسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کی لیے ہی یعنی
طالبا عظیما پس نہین لایق ہی کہ غافل ہو اسلیے کہ اکثر سہل جانتی ہین کرنی والی اونکی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہہ توبہ کی اور نہ التفات
کرتی ہین اونکی طرف ساتہہ ڈرنی کی اور غافل ہین اس سی کہ نہین ہی صغیرہ ساتہہ اصرار کی اور ہر صغیرہ نسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی
کی کبیرہ ہی اور تہوڑا اسا ہی اوسمین سی بہت ہی اور اسی لیے کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسی کہ مستفاد ہوتا ہی قول
اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اسی پر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس معنی اسکی یہہ ہین کہ دور کرینگی ہم
تمسی صغیرہ گناہ تمہاری سبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرط بچنی تمہاری کی کبائر سی نہ مجرد بچنی کی کبائر سی جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین واللہ اعلم اور ایک
اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چہوٹی گناہون سی اسلیے کہ تمثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی

اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہاں تک کہ پکائی اونہوں نے روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر سبب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکی کرنیوالیکو ہلاک کردیتا ہی وہ اوسکو نقل کی یہہ احمد وطبرانی نے ۵ ع وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ
هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا
بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا
وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ قَالَ اَبِيْ لٰكِنِّيْ اَنَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ
لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ
وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ اَبِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سی کہ بڑی تابعین میں سی ہیں کہا
کہ کہا واسطی میری عبداللہ بن عمر نے کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نے واسطی باپ تیری کی کہا ابو بردہ نی کہ کہا میں نی نہیں جانتا ہوں کہا عبداللہ نی پس تحقیق باپ
میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابی موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہہ کہ اسلام ہمارا ساتہہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہہ صحبت اونکی کی
اور ہجرت ہماری ساتہہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور مانند اونکی کی سارے ساتہہ اونکی یعنی بیچ
زمانہ اونکی کی ثابت اور باقی رہیں واسطی ہمارے اور یہہ کہ جو عمل کیئی ہم نی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاویں اور خلاص ہوویں ہم
اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یوں نہیں ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہم نی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہم نی
اور روزی رکہی ہم نی اور کیئی ہم نی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور مسلمان ہوئی ہمارے ہاتہہ پر یعنی بسبب ہمارے بہت آدمی اور تحقیق ہم البتہ
توقع رکہتی ہیں اسکی یعنی ثواب چیزوں ذکر کی گئی کا زیادہ او پر پہلی اسلام وہجرت وغیرہ کی کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی نی لیکن میں قسم
ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتہہ میں ہی البتہ دوست رکہتا ہوں یہہ کہ وہ عمل کہ ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیئی ہیں ہم نی ثابت
اور باقی رہیں واسطی ہمارے اور یہہ جو کچہہ کہ کیا ہی ہم نی بعد آنحضرت کی نجات پاویں اون سی برابر سر بسر پس کہا میں نی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہہ بخاری نی ف برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہمپر پڑی اور نہ موجب ثواب کا
ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو تو سبب عذاب کا بہی نہو ؎ طاعت ناقص ما موجب غفران نشود ۔ راضیم گر ندہد علت عصیان نشود
اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نور اثر صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیئی ہیں اور گمان اونکی قبولیت کا رکہتی ہیں باقی رہیں تو زہی
سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کیئی ہیں ہم نی وہ خالی خرابی سی نہیں اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہہ اس سبب سی ہی کہ تابع اثر
متبوع کا ہی صحت میں اور فساد میں بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم وعمل میں کیا نہیں دیکہتا ہی تو کہ صحت نماز مقتدی کی اوپر صحت نماز امام کی
ہی اور اسیطرح فساد اوسکا اور نہیں شک ہی بیچ حصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد
آنحضرت کی جو طاعتیں واقع ہوئیں نہیں خالی ہیں تغیر نیات سی اور فساد حالات سی جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی
ہاتہہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑے تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی تہی کہ اپنی دلوں کو برا پایا یعنی بسبب ظلمت کی کہ پیدا آئی تہی یعنی آفتاب وجود حضرت کی چہپ
جانی سی پس اگر غنیمت ہی یہہ کہ برابر سر برابر رہیں طاعات وسیئات میں اور یہہ بانسبت جلیل القدر صحابہ کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہیں پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب
اور غرور اور ریا وغیرہ میں ہیں اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہہ کہ فضل کری اللہ ساتہہ رحمت اور عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکاروں کو

ساتھہ نیک کارون کی بلکہ کہاہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت وحقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی مراد یہہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال وفضایل کی مقام خوف ودہشت مین ہی تو بہتر ہوا میرا باپ سی اور مقام اوسکا اعلی ہوگا یا مراد یہہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میرے باپ سی یہہ کچھہ ڈرتا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کارساز کیہ ۵ ع ح وعن

أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرني ربي بتسع خشية الله في السر والعلانية وكلمة العدل في الغضب والرضا والقصد في الفقر والغنى وأن أصل من قطعني وأعطي من حرمني وأعفو عمن ظلمني وأن يكون صمتي فكرا ونطقي ذكرا ونظري عبرة وآمر بالعرف وقيل بالمعروف رواه رزين

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتھہ نو چیزون کی ایک تو ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل و جسم کی یا خلوت وجلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی جب راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اسکی اور اچھا کہتا ہی اوسکو اور عیب اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہیی کہ دونو حال مین یکسان رہی اور تیسری میانہ روی بیچ فقر وغنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو یعنی فقر مین غصہ اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتھی یہہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک کرون اوس کی کہ کاٹی مجہسی یعنی اگر کوئی ناتی دار مجہسی انقطاع و بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان کی کرون بہہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس کہ ظلم کری مجپر اور ساتوین یہہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ رہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اللہ تعالی کی آٹھوین یہہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدا تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور توحید اور تکبیر اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی اور نوین یہہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون مین نہ ساتھہ جہل وغفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتھہ نیکی کے اور روایت کیا گیا ہی ساتھہ معروف کی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کی اور نہی عن المنکر نہ ذکر کی اسلیی کہ امر بالمعروف دونون کو شامل ہی اچھی بات کے کرنیکو اور بری بات کی منع کرنیکو اور یہہ خصلت زیادہ ہی نو خصلتون مذکورہ سی کہ جامع ہی تمام بھلائیون اور طاعات کو بیچ حقوق خلق وحق کی کہ اوس اجمال کی یہ تفصیل سے ذکر کی ۵ ع وعن

عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مؤمن يخرج من عينيه دموع وإن كان مثل رأس الذباب من خشية الله ثم يصيب شيئا من حر وجهه إلا حرمه الله على النار

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلیں اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکہی کی یعنی تہوڑا سا سبب خوف خدا کی پہر پہنچی آنسو اوسکی اچہی منہہ پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ کے لیے ۔ باب تغیر الناس باب ہی بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کی ف تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسری حال پر ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی اوس حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بی رغبت تہی دنیا سی اور بقدر وہی زرق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ پر اور نورانیت دل اور صفا باطن رکہتی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا

الفصل الأول فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہین آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پا وے تو اوسی مخاطب اونمین ایک قابل سواری کی نقل کی بہہ بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹھانی پر اور حرف تا ہین مبالغہ کی لیی ہی اور معنی یہہ ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سی ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیون مین کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان ہین بہت کم ہین بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس آخر زمانہ ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہونگی اور حق یہہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال کہتا ہی کہ مسلمان کا حال آگی زمانہ مین بہی کم ہون حال یہہ کہ آدمی نیک ساتہہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور آخر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آوی باقی ہی باعتبار کثرت و قلت کی درج اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی تحدید کی نہین جو عالم با عمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کیسی ہی چنانچہ اسیلی بعضی ارباب حال کہتی تہی کہ یہہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکہا آدمیون کی بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص ونمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی آگاہ کیا اس بات پر کئی آیتون مین ایک انمین سی یہہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم ۞ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون ان لوگون کی کہ پہلی تم سی تہی بالشت ساتہہ بالشت کی اور ہاتہہ ساتہہ ہاتہہ کی یعنی اس قدر مواقفت اور مطابقت کرو گی یعنی متابعت اگلون کی بیچ وجوہ سیئات مین یہانتک کہ اگر بیٹہی ہونگی وہ سوراخ گوہ کی ہین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی تم سی تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری ہی ہین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف سنن ساتہہ پیش سین کی جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سی بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدلا اونکی کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا ۞ وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوینگی نیک بخت اول پہر اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور پہر ایک کو اول کہا اسلیی کہ جیسا اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہینگی بد اور تباہ کار اور ناکارہ مانند بہوسی کی یا کہجور کی نہین پرواکریگا اونکی اللہ پرواکرنا یعنی کچہہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہہ بخاری نی ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَهُمْ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ اللَّهُ شِرَارَهَا عَلَى خِيَارِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلیگی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگی انکی بیٹی بادشاہون کی کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اونکی فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو لونڈی کرینگی اور خدمت کو کہینگی اور بادشاہ اونکا

اونکی آن کرجا کر ہون کی اور خدمت کرین کی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

ف یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ہی اسلیی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیی اور مال اونکی اور بندی میں پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اونسی اور دولت قوی ہوئی مسلط کیا پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنیوالون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا انہون نی جو کچہہ کہ کیا اور لفظ مطیطار ساتہہ پیش میم کی اور زبر طا کی ممدود و مقصور اترائی ہوئی ہاتہہ لٹکی ہوی چلنا اور مط کہنچنا ابرو اور رخسارہ کا تکبر سی اور مطیطا بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتہہ ایک کی درمیان وعطف کی ہی دوسرے بعد از دوسرے کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کی اور بعضی حواشی کتاب کی بہی لکہا ہی کہ نزدیک بعض کی ساتہہ حذف ہی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ساتہہ اثبات ہی کی بعد از طا دوسری کی بہی ہی بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ۵ ع ح وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت تک یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتہہ تلوارون اپنی کی اور یہان تک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہوگی دنیا تمہاری کی بدکار تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتہہ آویگی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مندتر ین لوگونکا دنیا میں ساتہہ کثرت مال کی اور منصب اور اجراء حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلایل النبوۃ مین ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجہکو اوس شخص نی کہ سنا علی بن ابیطالب سی کہ کہا علی رض نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہمپر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہی اونکی بدن پر مگر چادر اونکی پیوند کی ہوی ساتہہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی پہلی اسدن کی بیچ نعمتون کی اور بسبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق تعجب اور تحسر کے کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑہ کی اور شام کو نکلیگا بیچ ایک جوڑہ کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہارے کہ اول روز ایک لباس پہنیگا اور آخر روز دوسرا لبسب نہایت تنعم کی اور رکہا جاویگا آگی اوسکی ایک پیالہ کہانیکا اور اوٹہایا جاویگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان متنعمین

کی ہی اور یہہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرون کو یعنی اپنی دیوارون
پر دیوار گیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سی بیچ لباس اور طعام اور مسکن کی پس
کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوسدن کہ یہہ حال رکہتی ہون گی بہتر ہون گی اس حال سی کہ آج رکہتی ہین اسلیے کہ فارغ ہون گی ہم کسب معیشت سی
اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیی جاوین گی ہم محنت سی یعنے لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سی بندگی کرین گی
فرمایا آنحضرتؐ نی کہ یون نہین ہی کہ اوس روز مین بہتر ہوگی بلکہ تم آجکی دن بہتر ہو بہ نسبت اوسدن کی نقل کیا یہہ ترمذی نی ف سیوطی نی جمع الجوامع
مین حضرت عمر رضؓ سی روایت کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرتؐ کی پاس آئی اسحال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندہا تہا پس
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مینی اسکی مان اور باپ کو
کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشترین طعامونکا اور دیکہا ہی مینی اسپر جوڑا ایسی کپڑی کا کہ دوسو درہم کو خریدا تہا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا
کی نی اسحال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہین اجلہ اور فضلای صحابہ سی ہجرت کرکی مکی سی آئی تہی آنحضرتؐ کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم ترین لوگونکی
طعام ولباس مین اور جب مسلمان ہوئی سب کچہہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی احد مین اور وقت شہادت کی یہہ چالیس برس کے تہی یا کچہہ زیادہ
اور ظاہر یہہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم وشفقت کی مصعب پر کہ یہہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق تہی نعمت مین اور اب
یہہ حال ہوا لیکن اس بات کی کچہہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرتؐ مین اور عمر رضؓ مین جب کہ روئی عمر رضؓ آنحضرتؐ کو دیکہہ کر لیتی ہوئے کہری چارپائی
پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرتؐ کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمرؓ نی چین کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی انکو کہ تو اس مقام مین
ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سی کہ انکی لیی ہو دنیا اور ہمارے لیی ہو آخرت انتہی پس اولی یہہ ہی کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرتؐ کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی
امت مین اختیار کرنا زہد کا دنیا مین اور متوجہہ ہونا عقبی کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب نہونی اون چیزون کے کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس طعام
وغیرہ کی والله اعلم اور موید ہی ہمارے تاویل کا نقل کرنا راوی کا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور تم آجکی دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر
کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیی مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت
کی ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہہ حاصل کرنی مال کی پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا نسبت صحابہ کے
گروہ اقویا مین ایسا ہوا تو کیا حال ہوگا غیر انکا کہ ضعفا ہین اور موید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر سی بطریق مرفوع کی
ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر فقیر کا عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نی
فقیر کو اس دار فانی مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر کو دار القرار مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْہِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا اویگا
لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانہ کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی اوپر نگاہ رکہنی امر دین اپنی کی ساتہہ ترک کرنی دنیا اپنی کی مانند مٹہی بہر لینی
والی انگارے کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی ف یعنی جیسکہ پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی
رکہنا دین کا اور ثابت ومستقیم رہنا اوسپر آخر زمانہ مین مشکل ہی بسبب ظہور فسق کی اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگارون اور موافقون کی اوسپر وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَہْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ
بَطْنِہَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ

خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جبوقت
کہ ہوں امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپسکی مشورہ سی ہوں یعنی مسلمان ایک رای پر ہوں اور متفق ہوں آپسمیں مختلف
پس پشت زمین کی یعنی ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیی پیٹ زمین کی سی یعنی زندگی بہتر ہی موت سی اسلیی کہ تم عمل کروگی ساتھہ پیغمبر کی کتاب و سنت مین ہی اور
خوشحالی ہی اوسکی لیی کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھی ہوں عمال اوسکی اور جبکہ ہوں امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور
کام تمہاری سپرد ہوں طرف عورتوں کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیی پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اسوقت مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث
غریب ہی ف طرف عورتوں کی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہین اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور وہ مرد ہی عورتوں ہی کی حکم مین ہین کہ اونکا سا حال
رکھتی ہین یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال نہین جانتی و پیغمبر کو اور سچی ضرر پہنچتی ہین اور نہین جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہہ تہا کہ کہا جاتا اور ہوا امر تمہارا
مختلف درمیان تمہاری جیسیکہ مقابل مشورہ کی ہی لیکن جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتوں کی چلنی کی اونکی کہی پر ہوتا ہی
وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ
قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ
وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہین گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضی اونکی بعضوں کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہاری
کی جیسیکہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہین بعضی اونکی بعضوں کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہین اوس کو اور بی مانع اور بی ملاحظہ کی جمع ہوتی ہین اور
کہاتی ہین یعنی اسیطرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرین گی تمکو اور غارت کرین گی اموال تمہاری اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی
ہوگی نگلتی ہین اوسکو اور ہلاک کرتی ہین پس کہا کہنی والی یعنی صحابہ مین سی کہ یہہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کی ہوگا کہ ہم گنتی مین تہوڑی ہونگی تو فرمایا حضرت
نی کہ یہہ بسبب کمی کی نہین ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہین یعنی قوۃ و شجاعت نہوگی تم مین اور
البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنوں کی سینوں مین سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلونمین ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پیدا ہونی
سستی کا ہماری لیی فرمایا کہ سبب پیدا ہونی سستی کا دلونمین محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہوگی اور موت کو ناخوش رکہوگی تو لڑ نہین
سکنی کی اور نہ لڑاوگی اسکو نقل کی یہہ ابو داود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ
الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ
عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین پیدا ہوتی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلونمین خوف و دہشت کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت
ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا سوا اوسکی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ و ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل و وزن مین اور مانند اونکی ہین جیسی گز اور گنتی
وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی ہاتھہ مین ہی اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سی ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ
اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان اونکی خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین بیچ خونریزی کی اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اونپر دشمن یعنی اللہ تعالی مسلط کرتا ہی
اوسکو نقل کی یہہ مالک نی بَابٌ یہہ باب ہی بیچ لواحق اور متمات بہلی باب کی ف اصول متعددہ اور نسخون صحیحہ مین اسیطرح ہی یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا
ابن ملک نی باب فی ذکر الانذار و التحذیر یعنی یہہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنیکی مع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ

حمار المجاشعي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم في خطبته ألا إن ربي أمرني أن أعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا كل مال نحلته عبدا حلال وإني خلقت عبادي حنفاء كلهم وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت عليهم ما أحللت لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطانا وإن الله نظر إلى أهل الأرض فمقتهم عربهم وعجمهم إلا بقايا من أهل الكتاب وقال إنما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك وأنزلت عليك كتابا لا يغسله الماء تقرؤه نائما ويقظان وإن الله أمرني أن أحرق قريشا فقلت إذا يثلغوا رأسي فيدعوه خبزة قال استخرجهم كما أخرجوك واغزهم نغزك وأنفق فسننفق عليك وابعث جيشا نبعث خمسة مثله وقاتل بمن أطاعك من عصاك. رواه مسلم

روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنی خطبہ میں یعنی خطبہ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق رب میری نی حکم کیا مجکو یہہ کہ سکھلاؤں تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتی تم اوسکو بعد از ان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنی کہ حکم ہوا اوس چیز میں کہ تعلیم کیں مجکو پروردگار تعالی نی اسدن میں کہ میں اسمیں ہوں یہہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ہر مال کہ دیا میں نی اوسکو کسی بندہ کو بندوں میں سے حلال ہی یعنی جو مال ہو جہت شرعی حاصل ہو وہ حلال ہی کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسیکہ جاہلیت میں وہ لوگ اپنی پر حرام کرتی تہی اور یہہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ میں نی پیدا کیا اپنی بندوں کو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئی بندوں کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کی ہیں اور احتمال کہتا ہی کہ شامل ہوں شیاطین انس کو بہی جیسیکہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا انکو شیاطین نی اور دور کر ڈالا انکی دین سے اور حرام کی شیاطین نی اونپر وہ چیز کہ حلال کی تہی واسطی اونکی یعنی گمراہ کیا یا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر جو حکم کیا شیاطین نی اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہہ کہ شریک کریں ساتھہ میری وہ چیز کو کہ نہیں اوتاری گئی ساتھہ اوسکی دلیل کہ اوسکی غالب آوی دین یعنی بتونکو پوجتی ہیں اور کچھہ دلیل حجت انکی استحقاق عبادت پر نہیں رکہتی اور یہہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نی نظر کی طرف زمین والوں کی یعنی اور پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی میں پس مبغوض رکہا اونکو یعنی عربکو اور عجم اونکی کو یعنی مبغوض رکہا اونکو سبب کردار اور بد اعتقادی انکی کی اور متفق ہوئی انکی جہل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب کفر انکی کی کہ قوم موسی کی فرعونی ساتھہ عیسی کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسی بیٹا اللہ میں جز ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت رہی وپر دین ایمان کی ساتھہ موسی اور عیسی کی اور تحریف وتبدیل نکیا دین اور کتاب اپنی کو یہاں تک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہیں بہیجا میں نی تجکو پیغمبر کر کر مگر اسلیے کہ آزمایش کروں تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کروں ساتھہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ ایا ایمان لاتی ہیں تجپر یا کفر کرتی ہیں اور بہیجی میں نی تجپر ایک کتاب کہ نہیں ہوتا اور نہیں مٹتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سی دہو ڈالتا ہی یہہ ویسا نہیں بلکہ محفوظ ہی زوال ونسخ سے یعنی قیامت تک لوگوں میں محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہیں پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی میں اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ جلا دوں میں قریش کو یعنی ہلاک کر دوں انکی کفار کو ایساکہ نابود ہوں اور کچہہ اثر نرہی انکا میں نی کہا یعنی ای پروردگار میری وقت ایسی کی دینگی میری سر کو مانند روٹی کی یعنی کر دینگی اوسکو سبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہہ کہ میں اونسی کیونکر عہدہ برآ ہونگا اور اونپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہی اور یہہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہوں نی تجکو اور جہاد کر اونسی مہیا کریں گی ہم اسباب جہاد کا یعنی تو ستائیں گی اور غالب کریں گی تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر نرکہتا ہو گا تو مال ہم دیں گی اور ہم بہیجا دیں گی اوسکو تیری لیے اور بہیج اونپر لشکر بہیجیں گی ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتی واسطی مدد لشکر اسلام بہیجی اور مشرک کا ایک ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور تیرہ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمان بردار کی ہی انہوں نی تیری اور ایمان لائی ہیں تجپر ساتہہ ان لوگوں کی کہ سرکشی کی ہی تجہسی اور فرمان بردار نہیں کی ہی تیری اور کافر ہیں قتل کی یہہ مسلم

ف مائل باطل سے طرف حق یعنی مستعد قبول حق وطاعت کی یہہ اشارہ ہی فطرۃ اسلام کی طرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام نہ مسلمان بالفعل اور مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہوں نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی میں یعنی تجکو ملکہ ہو گیا ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن میں اور دلتفت رہتا ہی طرف اوسکی نفس تیرا اغلب احوال میں پس نہیں غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی

ایساکہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر ہی اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ بنسبت قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکھین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکھی گئی ہین پڑہتی ہی وہ سوتی ہوئی عجب تر اس سی یہہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سے دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس سپارون کا وقت سحر کی جب شیخ کی وفات ہوی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا اپنی دور پڑہنی کا جس دس سپارے پڑہین اور سنی تمام کئین تو اوسنی قبر مین سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونھون نی ہی پڑہین دس سپارے ویسے ہی اسیطرح حال رہا ایک مدت تک یہان تک کہ بیان کیا مرید نی یہہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوی یہہ بات

ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین فصعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونسی جبکہ اوتری آیتہ ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوی بعضی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہہ کہ ایک لشکر آ اوترا ہی بیچ جنگل کی ارادہ رکہتا ہی کہ غارت کری تمہر کیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہون نی ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تم پر سچ کا ونہین پایا ہی ہم نی تم سی سوای سچ کی فرمایا آنحضرتؐ نی پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کیسی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی مجھ پر تو اوتریگا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نی کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی نام ہلاکت اور زیان ہو تم کو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیے اکہٹا کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہہ سورہ ہلاک اور زیان کا ہو جیو دونون ہاتہہ ابی لہب کی اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوی بالفعل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** بطن بیٹا اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہی باپ اونکا نضر بن کنانہ اور نیچی اوسکی بطون اور فخذ ہین حاصل یہہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کی ہی اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کی اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اوسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے نہی فہر باوجود یکہ قبیلہ ہی قریش سی اسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ معروف ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس سی وادی کہ مشہور ہی ساتہہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہو بالفعل بسبب گستاخی کی کہ ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتھون کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتہون سی دنیا اور آخرت اوس کی ہی کہ دونون جہان اوس کی ہلاک اور زیان کار ہوی اور بعضون نی کہا کہ ہاتون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نی پتہر اوٹہایا تا آنحضرت پر پہینکے وفی روایۃ نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق یربأ اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرتؐ نی اور فرمایا ای بیٹون عبد مناف کی نہین ہی حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا اگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کی کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی یعنی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز اوسکی سنین پس ڈرا یہہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اوسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اوسکی کہ پہنچی یہہ طرف اونکی پس شروع کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتہہ جزم ہ کی ایک کلمہ ہی واسطی ڈرانیکی ایک امر دہشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہہ ہین کہ آئی قوم بیچ غارت کرنی سی ساتہہ

چلے جاتے ہیں پہلے آنے دشمن کے پس گویا کہ آنحضرت نے فرمایا جو پہلے کی عذاب سے تہہ یاں لانے پہلے اور ترنے عذاب کے ٭ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا

نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ

يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا

بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا انہوں نے یعنی یہہ حدیث ساتھ اور الفاظ کی ہے کہ انہی ابوہریرہ سے کہ جب یہ آیت اترے کہ ڈرا تو اپنے کنبے کو کہ بہت

نزدیک ہیں بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس تعمیم کی آنحضرت نے پکارنے میں اور تخصیص کی یعنی پکارا ان کو ساتھ نام جد بعید انکی

کہ ان کو عام و شامل ہوا اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کی پہر بیان کی راوی نے کیفیت عموم و خصوص کی کہ پس فرمایا اے اولاد کعب بن لوی کی خلاص

کروا اپنی جانوں کو آگ سے یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ سبب ہو تمہاری آگ دوزخ سے بچانے کا اے اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ کی سے اے

اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ دوزخ سے اے اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اے اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے

اے اولاد عبد المطلب کے خلاص کرو اپنی جانوں کو آگ سے اور اے فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سے اس لیے کہ میں مالک نہیں ہوں تمہارے لیے عذاب خدا سے کسی چیز کا

سوا اسکے کہ واسطے تمہارے ہے حق رحم اور قرابت کا ہے کہ تر کرتا ہوں میں اسکو ساتھ تری اسکی یعنی ساتھ پانی صلہ اور احسان کے جیسا کہ ہوں میں حرارت اور

سوختگی احتیاج اسکی نقل کی یہہ مسلم نے فقط لوی ساتھ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبھی بدل کیا جاتا ہے ہمزہ واو سے اور ساتھ تے مشددہ کے نام

انکی جد اعلیٰ کا ہے اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہے اور مرہ ساتھ پیش میم کی اور تشدید رے کی باپ ہے قبیلہ کا قریش میں سے اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سے اور باپ

اسکا ہے اور باپ ہاشم کا اور روایت میں ذکر اسکا بھی واقع ہوا اور ہے اولاد بنی ہاشم الخ اور میں چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد

کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کے اور سیدہ نساء عالم کی ہیں اور آگ دوزخ کی اوپر حرام ہوئی انکو بھی داخل اس

ڈرانے کیا اور میں نہیں مالک ہوں الخ یعنی میں نہیں قادر ہوں اسپر کہ دفع کروں تمسے اللہ کی عذاب میں سے کچھ بھی اگر ارادہ کرے اللہ عذاب دینا تمہارا

اور یہہ مراد آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت سے لی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل لا املک لنفسی

نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ اور ساتھ تری اسکے یعنی ساتھ صلہ اسکی اور ساتھ احسان کرنے کی اسکی اور حاصل اسکا یہہ کہ میں قرابتیوں سے احسان

کرتا ہوں اور ظلم اور ضرر انسے دفع کرتا ہوں اور نہایہ میں لکھا ہے کہ بلال جمع بل کی ہے یعنی تری کی اور عرب اطلاق کرتے ہیں تری کو سلوک و احسان

کرنے پر جیسا کہ اطلاق کرتے ہیں خشکی کو قطع کرنے پر اس لیے کہ جب انہوں نے دیکھا کہ بعضی چیزیں پیوستہ ہوتی ہیں ساتھ تری کی اور حاصل ہوتا ہے انہیں

تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا انہوں نے بلال کو واسطے معنی وصل اور یبس کو واسطے معنی قطع کرنے کی اور حدیث میں ہے ترکرو ابنا اور مبالغہ نے اوپر الا فضیلت ان مذکورین

میں اور داخل ہونا انکا بہشت میں اور شفاعت النبی کی گنہگاران امت کے لیے جیسا کہ بار حضرت کی لیے حدیثوں صحیحہ سے ثابت ہے اور باوجود

اسکے خوف انکی لیے پروا انکا باقی ہے اور یہہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہہ ہو سکتا ہے کہ حدیث فضیلت و شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہو

غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانے کا پس بجا لائے اسکو ٭ع ٭ح وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ

اللّٰهِ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَا اُغْنِيْ عَنْكِ

مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اور یہہ حدیث متفق علیہ ہے کہ بخاری اور مسلم نے اسکو روایت کیا فرمایا آنحضرت نے اے گروہ قریش کے

خرید واپنی جانونکو یعنی خلاص کرو انکو آگ سے ساتھہ ایمان کی اور ترک کرنے کفران نعمت کی اور ساتھہ طاعت اور فرمان برداری کی نہین دفع کرسکتا
مین تمسی عذاب خدا سے کچھہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسی اللہ کی عذاب سے کچھہ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تمسی عذاب اللہ سے کچھہ ای صفیہ پھپی رسول اللہ کی نہین دور کرسکتا مین تجسے اللہ کا عذاب کچھہ اوی فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجسے جو چاہے میرے مال مین سے
نہین دور کرسکتا مین تجسے اللہ کا عذاب کچھہ **ف** اسمین بعضے کلام کرتے ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصًا مکہ مین کیونکر فرمایا کہ مانگ میرے مال مین
سے یہہ بات کچھہ نہین وکرتے ہی اوسکو یہہ آیۃ ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کردیا تجھکو یعنی ساتھہ مال خدیجہ رض کے بحسب قول مفسرین
کی اور وراسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہے پس کہانسی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہتہا اور باوجود اسکی یہہ عبارت وجود
مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہہ مراد ہو کہ اگر کچہہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کے نالیکن نجات آخرت میری ملک مین نہین ** ع **الْفَصْلُ
الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا
عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری یہہ امت یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہے یعنی اوپر رحمت حق زیادہ ہے بہ نسبت اور امتون کی بسبب ہونے نبی انکی
رحمۃ للعالمین نہین اوپر عذاب آخرت مین عذاب اسکا دنیا مین فتنے اور زلزلی او رقتل ہے نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی ناحق اور نہین اوپر عذاب سخت
شدید بلکہ عذاب انکا یہہ ہے کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھہ محنتون اور امراض کی و طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہے جیسیکہ مراد ہے بیچ قول اللہ
تعالی کی من یعمل سوء یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہے ذکر اوسکا واللہ اعلم اور موید ہے اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث خاص
اوس جماعت کی حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن یہہ ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کی امت سے کہ وہ صحابہ ہین اور کہا مظہر نے کہ یہہ حدیث مشکل ہے
اسلیے اس سے یہہ سمجہا جاتا ہے کہ کوئی عذاب نہین دیا جائیگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ کرتا ہو یا اور کچہہ بلا اسکے کچہہ نہین سمجہتی مگر یہہ تاویل کیجاوے
کہ مراد امت سے یہان وہ ہے کہ پیروی کرے حضرت کی جیسیکہ اور فرمان برداری کرے اللہ تعالی کی اور باز رہے اوس چیز سے کہ منع کیا ہے اوس سے ** ع ** زلزلے
اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہنچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون اور باعث رفع درجات انکی ہوتی ہین اور کشت و خون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہے
اگر کافر اور مبتدعون کی ہاتہہ سے ہے تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہے اور اگر مسلمانون مین سے ہے تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کے ہے تو دونون جانبین
سلامتی پر ہین اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہے تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضے علمانے کہا ہے کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ
مغفورہ کی سے ہے تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سے انکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگے اور وہان عذاب نہ دیکہین گے ** ح ** **وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا
عَضُوْضًا ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِي الْاَرْضِ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ**
ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین او رمعاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
تحقیق یہہ امر دین ظاہر ہوا ساتھہ نبوۃ اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نورانیت کی تہا پہر ہوگا امر دین کا خلافت
اور رحمت پہر ہوگا یہہ امر بادشاہت گزندہ پہر ہونیوالا ہے یہہ کار تکبر اور قہر اور حد سے گذرنا اور فساد ڈہونڈہنا بیچ زمین مین حلال جانینگی یہہ ریشمین
کپڑونکو اور استعمال کرینگی انکو مانند حلال کی اور حلال جانینگی عورتونکی شرمگاہونکو اور شرابونکو یعنی اقسام شرابکو روزی دیجاویگی باوجود ان کامونکی
اور مدد دیجاویگی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور بلاکہ نہین کیئے جاوینگے اگرچہ مستحق اوسکی ہونگی بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کے لیے

اور شاید کہ حق تعالی کو اسمین کچہہ حکمت ہو شمول انتظام خلایق کی اور درستی بعضی احکام دین کی اوسنی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات
کرینگی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف لفظ بدا ساتہہ الف کے ہی یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ ہمزہ کے
ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت لہ یعنی یہہ ہوا زمانہ خلفاء راشدین کا کہ ساتہہ خلافت
اور نیابت آنحضرت کی کار دین و دیانت کا انتظام کہنا تہا اور وہ زمانہ تیس برسکا ہوا اوسمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہہ مہینی
باقی مین حضرت امام حسن اس نہین ہی نصیب معاویہ کیلیے خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوضا ساتہہ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتہہ پیش عین کی جمع عض کے کی ساتہہ زیر عین کے بمعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگی ایسی بادشاہ کہ ظلم
کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہونگی ایسلیے کہ نادر پر حکم نہین النادر کالمعدوم پس نہین اشکال لازم
آویگا اسپر کہ تہی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تہا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹنا وغیرہ
بری چیزین اور یہہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکہی جاتی ہی ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹہیری خلافت ظالمون کی ہاتہہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کے
بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتہہ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دی مناصب نالایقونکو
اور نہ التفات کیا طرف علماء عاملین اور اولیاء صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتہہ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی طرف
قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسیلیے کہا ہی ہماری بعضی علما نی کہ جو کوئی کہی ہماری زمانی کی سلطان کو
عادل پس وہ کافر ہی غرضکہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی نے کوٹ لی قتل عام کیا باوجودیکہ شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکے
اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندہی بہی تہی کہ جو مستحق قتل نہ تہی حالانکہ شہر والے ائمہ حنفیہ سی تہی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت
قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب
لیکن ایک ذمی مجہول الحال ہو تو نہین درست قتل عام اس مقام مین لا حول ولا قوة الا باللہ و لم یشاء لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر و ان
اللہ قد احاط بکل شیء علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بر و بحر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کی م ح ع ⁂ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الرَّاوِيْ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ
قِيْلَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اول چیز کا کہ اولٹا جاویگا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین
جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب جو کہا گیا پس کس طرح لیجاوی گی شراب تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اوسکے
وہ چیز کہ بیان کیے یعنی حرمت اوسکی ساتہہ اشد و غلاظ وجوہ کی بیان کے خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ مین بایں طریق کہ نام رکہینگے
اوسکا اور نام سوا شراب کے پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہہ دارمی نے ف لفظ یکفا ساتہہ صیغہ مجہول کے ہی مہموز کفا سی یعنی اوندہا کی باسن کے تا کہ پڑی وہ چیز
کہ اوس مین ہو قسم پانی وغیرہ کے اور یعنی اسلام یہہ بدر آوی کی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ درآوے سے ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس پایا ہی انشا حذف اپنی کلام اول یکفا
بیان کیے راوی نی خبر محذوف ساتہہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہہ ہی لفظ راوی کا کہ بیان کیا ہی مراد کو اول یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل یہہ کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی حرمت
اوسی ساقط کیجاویگی احکام اسلام کے وقت تغیر احوال لوگونکی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی سو پینگے اوسکو اور تاویل کرینگی بیچ حلال کرنی اوسکی جیسیکہ کہا گیا ہی اور نام رکہینگی اوسکا نبیذ اور مثلث

اور مانند اوسکی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس بہانہ سے پیوینگی یا بنا وینگی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سے اور کہینگی کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہہ انگور کی نہین ہی پس خمر نہین اور نہ جانینگی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہی اور حلال جانینگی یعنی حقیقۃ پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ٭ ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ اَرْجُو اَنْ تَكُونَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَاَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

روایت ہے نعمان بن بشیر سے اونہون نے نقل کی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا نبوۃ کو اللہ تعالی اپنی ساتہہ اوٹہا لینی اوسکی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہا لیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت بادشاہت گزندہ یعنی کاٹ کھانی والی کہ بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت بادشاہت کبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جب تک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہا لیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہہ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہی آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راوی نعمان سے ہی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہی روایت کرتا ہی اوس سی قتادہ وغیرہ پس جبکہ اوٹہی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکہی مین یہہ حدیث درحالیکہ یاد دلاتا تہا مین اونکو یہہ حدیث اور کہا مین امید رکہتا ہون مین یہہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کی گئی پیچہی بادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کی پس خوش کیی گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی والا ساتہہ دو ضمیر فاعل کی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہہ احمد نی یعنی اپنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

كِتَابُ الْفِتَنِ یہہ کتاب ہی بیچ بیان فتنونکی

ف فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی یعنی آزمایش اور خوش رکہنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہہ اوسکی اور معنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کی اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین بہی آتا ہی اور جاننا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب اپنی تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہہ اسکی ظاہر نہین ہی خصوصا باب فضائل و مناقب کا اوسکو داخل کتاب الفتن کی کرنا وجہہ نہین رکہتا اگر کہین کہ مسلمان اور مبتلا ہین ساتہہ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتہہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سی ہی واللہ اعلم ٭ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی حذیفہ سی کہا کہڑی ہوی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی آپنی کوئی چیز کہ واقع ہونیوالی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نی کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نی فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق

جاناهی اوس قضیه کو میری ان یارون نی یعنی جو که موجود هین صحابه مین سے لیکن بعضی نهین جانتی هین اوسکو مفصل اسلیی که واقع هواهی انکو کچهه نسیان که جو خواص
انسان سی هی اور مین بهی اونهین مین سے هون که جو کچهه بهول گئی هین جیسیکه بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یه هے که البته واقع هوتی هی اون چیزونمین
سی که خبر دی هی آنحضرت نی وه چیز که تحقیق بهول گیا هون مین اوسکو پس دیکهتا هون مین اوس چیز کو پس یاد لاتاهون مین اوسکو جیسیکه یاد لاتاهی شخص چهره شخص کا
یعنی بطریق اجمال وابهام کی جبکه غائب هوتاهی اوس سے اور فراموش کرتاهی اوسکو ساتهه تفصیل وتشخیص کے پهر جبکه دیکهتاهی اوسکو پهچان لیتاهی اوسکو شخص یعنی
ایسیهی وه باتین مفصل بهولاهوا هون لیکن جبکه واقع هوتی هی کوئی بات اون مین تو پهچان لیتا که یهی هی جسکی حضرت نے خبر دی تهی نقل کی یه بخاری اور مسلم نی وعنه
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تعرض الفتن على القلوب كالحصير عودا عودا فاي قلب اشربها نكتت فيه نكتة سوداء واي قلب انكرها
نكتت فيه نكتة بيضاء حتى تصير على قلبين ابيض مثل الصفا فلا تضره فتنة ما دامت السموات والارض والآخر اسود مربادا كالكوز مجخيا
لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا الا ما اشرب من هواه رواه مسلم اور روایت هی حذیفه سی کها سنا مینے رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی فرماتی تهی پیش کیجاوینگی اور رکهی جاوینگی
فتنے دلونپر مانند بورئیے کے تنکی تنکی پس جس دل که پلایا گیا ساتهه اون فتنونکی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکے نقطه سیاه اور جس دل نی انکار کیا اون فتنونکا نشان کیا جاویگا اوس مین نکته سفید یهانتک
که هوجاوینگی انسان باعتبار پیش آنی فتنون کی اور تاثیر اور عدم تاثیر اونکی اونکی دلون مین یا هونگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر
کی اوسمین کوئی چیز اثر نهین کرتی یعنی ایسی هی یه دل هونگی که تاثیر نهین کریگا اوسمین فتنه اصلا اور تشبیه نهیں سفیدی مین هی بلکه سختی اور قوت مین بلحاظ
سی اور ضرر نهین کریگا اسطرح کی دل مین کوئی فتنه جبتک که باقی هی آسمان وزمین یعنی همیشه اور دوسرا دل سیاه راکهه کا رنگ مانند باسن اولٹی کی
که جو کچهه اوسمین هو گر پڑی یعنی اسیطرح وه دل نور ایمانی معرفت سی خالی او رسیاه هوگا نهین پهچانیگا یه دل کار نیک مشروع کو اور نه برا جانیگا برائی کو مگر اوس چیز
کو که پلایا گیاهی اور خلط کیا گیاهی دل اور گرفتار اوسکی محبت کا هی قسم هوای نفسانی سی یعنی خواهش نفسانی کا متبع هوگا طبعا بغیر ملاحظه اسکی که وه اچهی هی یا برا
یه نقل کی مسلم نی ف فتنی یعنی بلائیں ومحنتیں اور بعضون نے کها عقائد فاسده اور شهوات نفسانیه اور لفظ عودا عودا کو تین طرح پر روایت کیاهی اول تو ضمه
پیش عین کی اور دال مهمله کی اور یه مشهورترهی اور روایتون سی اور معنی اسکی یه هین که دراز ونگی فتنی دلونمین ایک بعد دوسری کے جیسیکه ڈرائی هے تنکی حصیر کی ایک
کی ایک بعد دوسری کی مراد تشبیه پیش آنی فتنونکی هی دلپر ساتهه پیش آنی بوریی کے تنکونکی اسکی بننی والی پر ایک بعد دوسرے کی اور بعضون نے کهاهی مراد چمٹنا اور تاثیر کرنا فتنه کاهی دل مین
مانند چمٹنی اور تاثیر کرنی اوسکیکی بیچ بدن سونیوالی کی اوسپر اور دوسری ساتهه زبر عین کی اور ذال معجمه کی اور معنی اوسکی پناه چاهنی هی خدا تعالی سی
فتنه کی شر سی جیسیکه اثناء کلام مین بعد ذکر کرنی کفر ومعصیت کی کهتی هین نعوذ بالله منها یا معاذ الله اور تیسری زبر سی عین کی ساتهه دال مهمله کی اور مراد
عود اور تکرار پیش آنی فتنه کی هی دلپر بار بار اور روایت پهلی ساتهه نصب اور رفع دونون کی آئی هی اور دوسری اور تیسری ساتهه نصب کی آئی هی فقط اور لفظ اشرب
ساتهه صیغه مجهول کی هی کها جاتاهی اشرب فی قلبه یعنی مل گئی محبت فتنه کی دل مین اور فتنه راسخ هوگیا اوسمین اور رنگ گیا رنگ سے اوسکا دل مین جیسیکه دراتا
رنگ کپڑی مین اور اشراب فتنه کا رنگ کپڑی مین گویا که پیتاهی وه اوسکو اور قول حق سبحانه کا واشربوا فی قلوبهم العجل بهی اسی قبیله سی هی اور نکته آتاهی معنی نشان کی
کرچهونی لکڑی وغیره کی سی زمین مین هوجاتاهی اور معنی نقطه کی بهی آتاهی اور معنی نقطه کی اوس چیز مین که مخالف رنگ اوسکی کی هو بهی مستعمل هوتاهی اور لفظ مربادا
سی اور رستاکی پڑتاهی برتقدیری کی ضمیر پهیرتی هی انسان کی طرف که مفهوم هوتاهی سیاق کلام سی اور برتقدیریکه پهیرتی قلوب کے طرف که مذکور هی تحریر
اور لفظ مربادا ساتهه پیش میم اور جزم را اور تشدید دال کی سیاه اور خاکستر رنگ اور ساتهه پیش کی خاکستر گونی اراده خاکستر گون هونا اور آیا هی روایت میں
مربادا ساتهه همزه مکسوره کی بعد ب کی بهی آیاهی ع ح وعنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين
رايت احدهما وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم علموا

مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّى الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِىْ بَنِىْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ وَمَا فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا بیان کین ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو حدیثین یعنی بیچ امر امانت کی و حادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی ہین ایک اونمین سے یعنی وہ اوٹھنا امانت کا ہی کہ واقع ہوچکا اور مین منتظر ہون دوسری کا کہ مصدوق اوسکا ہی واقع ہو ف یعنی وہ اوٹھ جانا امانت کا ہی مراد امانت یا تو معنی مشہور اوسکی ہین کہ خیانت نکرنا ہی لوگونکی حق مین یا مراد تمام تکالیف شرعیہ ہین کہ مذکور ہین اس آیہ کریمہ مین انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض الخ اور اصل سب کی ایمان ہی جیسیکہ اشارت ہے آخر حدیث مین وما فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہی اوس جملہ مین ولا یکاد احد یؤدی الامانۃ وہ بہی مبنی ہے اسپر فرماتی ہین کہ حق سبحانہ نے ایمان و امانت مومنوں کے دلونکے اندر پیدا اور ثابت کی ہے ترجمہ حدیث کی ہمکو کہ تحقیق امانت یعنی ایمان اوترا لوگون کی دلون کی جڑ مین ف یعنی اول جو ایمان اوترا لوگون کی دلون پر اوترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنیکا کتاب اور سنت پر جیسیکہ فرمایا ترجمہ پہر جانا یعنی ساتہہ نور ایمان کی قرآن سی ف یعنی احکام واجب ہون یا نفل حرام ہون یا مباح کہ نکالی گئی کتاب اللہ سی ترجمہ پہر جانا سنت سی ف کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل وعلا سی سابق ہی اوپر اوتارنی کتاب کی اور بہیجنی رسولون کی جسکو سابقہ عنایت و ہدایت اللہ تعالیٰ کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سی بہرہ مند اور منتفع ہوتا ہی اور یہہ بہی ہے کہ اس لفظ مین بیان کرنا بڑائی شان اور اعلاء رتبہ ایمان و امانت کا ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی دلون مین ساتہہ کتاب و سنت کی بہی اوسکو مؤید اور مؤکد کیا ہی اور یہہ حدیث اول ہی کہ حذیفہ نی اوسکو صحابہ اول مین بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکہا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹہ جانی اور کم ہونی امانت کی کہ بعد زمانی آنحضرت کی ہوئی جیسیکہ کہا ترجمہ اور حدیث کی ہمسی اوٹہنی امانت کیسی ف یعنی اوٹہ جانی ثمرہ ایمان کیسی اور ناقص ہو جانی اوسکی کہ یہہ ہوگا بعد عصر حضرت کی صحابہ کی عصر مین ترجمہ فرمایا حضرت نی یعنی بیچ بیان نقصان امانت کے کہ سوویگا شخص سونا ف یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہی اسی کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کتاب اور اتباع سنت سے اور یہہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پہر جانا کتاب و سنت سی ترجمہ پس نقصان کیجاویگی اور لیجاوی گی امانت دل اوسکی سے یعنی بعضی انوار اور ثمرات اوسکی کم اور ناقص ہو جاینگی پس ہو جالی گا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی رہی علامت اور بقیہ اوسکی سی اور وکت ساتہہ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر مین تے جمع وکنہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہین برخلاف رنگ اوس چیز کی جیسیکہ نقطہ سیاہ سفید مین اور بعضون نے کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکہہ کی سیاہی مین پیدا ہو یعنی بسبب وارد ہونی غفلت کی اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جائیگا اور جب آگاہ ہوگا اور حال اپنی سی تلاش کریگا تو سوای مقدار نقطہ کی اوسی نشان باقی نہ دیکہیگا ترجمہ پہر سوویگا شخص ادرسونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیا جاویگا اور ناقص کیا جاویگا جز دوسرا امانت سی کہ باقی رہا تہا پس جب نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف مجل ساتہہ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا پوست ہاتہہ کا کام کرنیسی کہ جسکو گھٹہ کہتی ہین بعد ازان بیان اثر مجل کا کرتی ہین ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ مانند انگاری کی یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگاری کی کہ لنڈہا دیوی تو اسکو اپنی پانون پر ای مخاطب پس آبلہ ہو جاوی پس دیکہی تو اوسکو کہ آبلہ پڑا پہولی ہوئی حالانکہ نہین ہی اوس آبلہ مین کچہہ اونچا دکہائی دیتا ہی کوئی چیز کہ کام آوی ف بلکہ پانی خراب ہے اسیطرح تہہ گئی اثر امانت کا اوسکی دلسی نکالا گیا صالح اور کارآمدنی دکہائی دیتا ہی اور اوسکی باطن مین صلاح اور وہ چیز کہ بکار آوی نہین اس تقریر سی معلوم ہوا کہ وکت اور مجل مثال بقیہ امانت کی ہی کہ دلمین رہتی ہی لیکن اس تقریر پر وارد ہوتا ہی کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر وکت سی اور رہنا سوق کے یہہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار مین کم معلوم ہو مرتبہ اول سی جواب دیتی ہین کہ جب مجل ایک چیز خالی بیفایدہ ہی قلیل و حقیر ہوگا وکت سے اور یہہ جواب خالی ضعف سے نہیں

ف ع کہا صاحب مجمع البحار نے معنی حدیث کی یہہ ہین کہ امانت جاتی رہیگی دلون سے بتدریج پس جب زائل ہوگا اول جزو اوس سے زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کے اور وہ آجانا رنگ کا ہے مخالف پہلی رنگ کی اور جب زائل ہوگا کچھہ اور اوسمین سے ہوگا مانند مجل کی اور وہ نشان محکم ہے کہ نہین زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور یہہ تاریکی زیادہ ہے پہلی سے پہر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنے کو بعد واقع ہونے اوسکی دلون مین اور اوسکے نکلنے کو بعد استقرار اوسکے دلمین اور اوسکی پیچھے تاریکی کی آنے کو ساتہہ انگارہ کی کہ لنڈہاوے اوسکو اپنی پانون پر یہانتک کہ تاثیر کرے اوسمین پہر زائل ہوجاوے انگارا اور باقی رہے آبلہ اور کہا ایک شارح نے ہماری علماء مین سے کہ مراد یہہ ہے کہ امانت اوٹہہ جاوے گی دلون سے بسزای دل والون کی بسبب کرنے گناہون کے یہانتک کہ جب جاگینگے اپنی نیند سے نہین پاوینگے اپنی دلون کو اوس حالت پر کہ تہے اوسپر اور باقی رہیگا اوسمین نشان کبہی مانند وکت کی اور کبہی مانند مجل کی اور مجل اگرچہ ہے مقصد لیکن مراد اوس سے یہان نفس آبلہ ہے اور یہہ اقل ہے مرتبہ پہلی سے اسلیے کہ تشبیہ دی اسکو ساتہہ چیز خالی کے بخلاف مرتبہ پہلی کے کہ ارادہ کیا ساتہہ اوسکے خالی ہونا دل کا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اوسکی کی ترجمہ اور صبح کرینگے لوگ اسحالت مین کہ بیع و شرا کرینگے آپس مین اور نہین قریب کوئی کہ ادا کرے امانت کو اور حقوق تکالیف شریعت کو اور خیانت نکرے لوگون کی حق مین پس کہا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کے لوگون مین کہ تحقیق بیچ فلانی قبیلہ کے یعنی باوجود کثرت لوگون کی ایک شخص ہے امانت دار یعنی کامل الایمان وامانت دار اور کہا جاویگا یعنی اوس زمانہ مین واسطی شخص کے ف ع یعنی دنیاداروں مین سے کہ جسکو عقل ہوگی حاصل کرنے مال و جاہ کی اور شاعر اور فصیح بلیغ اور قوی بدن مین اور شجاع و ذی شوکت ہوگا اوسکو کہین گی ترجمہ کیا خوب عقلمند ہے کاروبار دنیا مین اور معیشت مین اور کیا خوب دانا اور خوش وا اور زبان آور و خوش گو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے اور حالانکہ نہین ہے اوسکی دلمین رائی کی دانہ کی برابر ایمان ف ع احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہے یا اوسکی کمال کی واللہ اعلم اور حاصل یہہ ہے وہ تعریف کرینگے اوسکی کثرۃ عقل اور ظرافت اور چالاکی وغیرہ کے اور تعجب کرینگے اوس سے اور نہین تعریف کرینگے کسی کی کثرۃ علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کار ایمان و صلاح ہے باقی سب برباد و فنا ہوا اگرچہ دنیا اوسکو خوب جانیں اور بسبب اوسکی تعریف کرین اور معتبر تعریف ساتھ تقوی اور قوت ایمانی کی ہے رزقنا اللہ وعنہ قال كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت اسأله عن الشر مخافة ان يدركني قال قلت يا رسول الله انا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ويتكلمون بالسنتنا قلت فما تأمرني ان ادركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة حتى يدركك الموت وانت على ذلك متفق عليه وفي رواية لمسلم قال يكون بعدي ائمة لا يهتدون بهداي ولا يستنون بسنتي وسيقوم فيهم رجال قلوبهم قلوب الشياطين في جثمان انس قال حذيفة قلت كيف اصنع يا رسول الله ان ادركت ذلك قال تسمع وتطيع الامير وان ضرب ظهرك واخذ مالك فاسمع واطع اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا تہے لوگ یعنی اکثر اونکے کہ پوچہتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے ف یعنی طاعت سے تاکہ بجالاویں اوسکو یا وسعت رزق سے تاکہ خوش عیش ساتہہ اوسکے اور مدد حاصل کرین ساتہہ دنیا کی آخرت پر ترجمہ اور تہا مین پوچہتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہوتا ہے اوسپر تنگی رزق پر واسطی خوف سے اسکی کہ پہنچ جاوے مجکو ف یعنی واسطی خوف اسکی کہ لاحق ہو مجکو شر بنفسہ یا بسبب اوسکی اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما نے اور بعضی فضلا نے کہ حمایت پرہیز کی اولی ہے بیچ دفع کرنے بیماری کی استعمال کرنے دوا کیسے اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے اسیطرف کہ نفی کی ماسوی اللہ کے پہر ثابت کیا ہوگا اور کہا

طیبی نی کہ مراد شر سی فتنہ ہی اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پہیلنا بدعت کا اور خیر عکس اوسکی ہی **ترجمہ** کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی یا رسول
اللہ تحقیق تہی ہم بیچ جاہلیت کی اور بدی کی **ف ع** یعنی اون ایام مین کہ غالب تہا اونمین جہل ساتہہ توحید کے اور نبوۃ کی اور اوسچیز کی کہ تابع ہی اونکی یعنی تمام احکام
شریعت کی اور لفظ و شر عطف تفسیری ہی یا مراد ہی اس سی کفر پس ہیہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی **ترجمہ** پس لایا ہمارا پاس اللہ اس خیر کو **ف ع** کہ وہ اسلام ہی برکت بعثت آپکی
اور مفہوم مخالف اسکا یہہ ہی کہ دور کی اللہ نی شر ہمسی ساتہہ نابود کرنی قواعد کفر و ضلال کی **ترجمہ** پس کیا پہچی اس خیر کی کچہہ شر ہونیوالی ہی فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہوگی
بعد اس خیر کی شر کہا مینی اور کیا پیچہی اوس شر کی خیر ہوگی کہ پہر اس دین کا رواج پاوے فرمایا ہان بعد اس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر مین کہ بعد شر کی آویگی کدورت ہوگی **ف ح**
دخن بیاتہہ سرخ اور دال کی یعنی دخان کے یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتہہ شر کی اور دل لوگون کی اوس صفائی اور خلوص کے ساتہہ کہ اوائل مین تہی نہین ہونگی اور اعتقاد
صحیحہ اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہونکی کہ قرن اول مین تہی نہین ہونگی ور برائیان اور بدعتین پیدا ہو نگے اور بد نفس نیکون کے اور اہل بدعت نفس اہل سنت کی مخلوط
ہونگی **ت** کہا مینی اور کیا ہوگی کدورت و تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کہے مینی کنایہ ہی ایسی قوم کی پیدا ہونی سی کہ راہ و روش اختیار کرینگی بغیر راہ و روش میرے
اور راہ بتاوینگی لوگون کو بغیر راہ میری کی اور پکڑینگی سیرۃ بغیر سیرۃ میری کے پہچانیگا تو اونسی کار و بار دین کی اور نہین پہچانیگا تو یعنی **ف ع ح** پہچانیگا منکر و معروف اور
مشروع و نامشروع دونو انمین جمع ہونگی بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کی سی تعم وفیہ دخن و پہچانتون بعض سنتی سی یہی ہی اور کہا بعضون نی کہ مراد شر
اول سی وہ فتنی ہین کہ واقع ہوئی وقت عثمانؓ کی اور بعد اونکی اور مراد خیر ثانی سی وہ کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتہہ الذین تعرف منہم و تنکر
سی امرا ہین کہ پیدا ہوئی بعد اونکی پس تہی بعضی اونکی متمسک ساتہہ سنت کے اور عدل کرتی اور بعضی وہ تہی کہ بلاتی تہی طرف بدعت کی اور ظلم کرتی تہی یا بعضی اونمین سی
وہ تہی کہ عمل کرتی تہی اچہی کبہی اور عمل کرتی تہی بری کبہی بسبب اتباع خواہش نفسانی کی اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی امور دنیا سی یہہ کہ وہ ارادہ کرتی تہی آخرت کا
اور رعایت کرتی تہی دار آخرت کی جیسی کہ حال بعضی امرا زمانہ ہمارے کا اور بعضون نی کہا کہ مراد شر اول سی فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور مابعد اونکا اور مراد خیر ثانی سی وہ
ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت حسنؓ کی ساتہہ معاویہ کے اور دخن سی وہ کہ معاویہ کے زمانہ مین بعضی امرا سی مانند زیاد کی عراق مین ظلم کہا مینی اور آیا ہی بعد اس خیر کی شر اور
فرمایا ہان بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کہڑی **ف ع** یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگون کو طرف گمراہی کی اور روکینگی اونکو ہدایت سے
ساتہہ طرح طرح کی فریبون کے گروانیدن صلی اللہ علیہ وسلم نی بلانیوالونکی بلانیکو اور قبول کرنی بلائی گیونکو سبب واسطے داخل کرنی اونکی اونکو جہنم مین اور داخل ہونے
اونکی کے اوسمین اور گردانا ہر قسم کو اقسام فریب کے بمنزلہ دروازہ کے دروازون جہنم سی **ت** جو شخص کہ قبول کری بات بلانیوالونکی اور جاوی طرف جہنم کی یعنی طرف گمراہی کی
کی کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوسمین **ف ع** اور ہونگی وہ سبب پڑنی اوسکی کی جہنم مین کہا بعضون نے کہ مراد بلانیوالون سے وہ لوگ ہین کہ قایم
ہونگی واسطے طلب کرنی ملک کی قسم خوارج اور روافض وغیرہ ہاسی کہ جنمین نہین پائی جاوینگی شروط امارت اور امانت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون
دوزخ کی ثابت باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا **ت** کہا مینی بیان کیجیی احوال اونکا ہمسے
یعنی کیا وہ ہم مین سی ہونگی یا غیر فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سی یا بنا جنس ہماری سی یا اہل ملت ہمارے یعنی اور کلام کرین گی ساتہہ زبانون ہماری کی **ف ع**
یعنی عربی مین یا کلام کرینگی ساتہہ قران و حدیث کے اور نصیحتون اور حکمتون کے حال آنکہ نہین ہوگی اونکی دلمین بہلائی **ت** کہا مینی پس کیا فرماتی ہو مجکو یعنی کیا کرون
اونسی اگر پاوی مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کی حکم پر ہون اور امام اونکیکو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت و متابعت
امام کی کرنا کہا مینی پس اگر نہو مسلمانون کی لیی جماعت یعنی متفقہ اور نہ امام یعنی تو اوس صورت مین کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو اون سب فرقون سی اگرچہ
یکسو ہونا ساتہہ لازم پکڑنی جڑ درخت کی اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتہہ اوسکے جنگل مین اور ساتہہ اوتہانی سنداید او مشقتون کی اور چابنی گہاس اور لکڑی کی
اور قناعت کرینگی ساتہہ اوس گہاس کے جنگل مین یہانتک کہ یادی او پہنچی تجکو موت حال آنکہ ہو وے تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی بخاری و مسلم نے

اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی ہونگی بعد میری امام یعنی بادشاہ کہ نہین چلینگی میری سیدہی راہ پر یعنی من جہتہ العلم اور نہین پکڑینگی روش و طریقہ میرا یعنی من جہتہ العمل یا معنی یہہ ہین کہ نہین عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹھین گی اونمین کتنی اشخاص کہ دل اونکی دل شیطانون کی سی ہونگی یعنی ظلمت مین اور قساوۃ مین اور وسوسہ مین اور فریب دینی مین اور عقلون کاسدہ اور خواہشون فاسدہ مین بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کیسی کہا حذیفہ نی کہ کہا مین کیا کار کرون مین یا رسول اللہ اگر پاؤن مین اوسوقت کو فرمایا سنتا تو یعنی جو کچھہ کہی امیر اور فرمان برداری کرتا امیر کی یعنی اوسچیز مین کہ نہین ہی گناہ اوسمین اگرچہ ماری جاوی پیٹہہ تیری اور لیا جاوی مال تیرا ف ح یعنی ظلم کیا جاوی بیچ نفس اور مال تیری کی یا ماری میر پیٹہہ تیری اور لیوی مال تیرا ضرب اور اخذ ساتہہ صیغہ مجہول و معلوم کی ہی یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور واسطی دین و ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب نامشروع کا نکرنا اور اگر جبر کرین تو اوسی بات لیکن وہان بہی اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنتا اور اطاعت کرتا ف ح یہہ تاکید ہی بیچ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کرو ساتہہ اعمال نیک کی اون فتنون پر کہ مانند ٹکڑون اندہیری رات کی ہونگی ف ح کہ معلوم نہین کر سکینگی سبب اونکا اور راہ نہین ہوگی خلاصی کی اونسی یعنی پہلی اس سی کہ ایسی فتنہ پیش آوین کام نیک کر و کہ اوسوقت مین میسر نہین ہونگی اور بیچ محنت اور بلا دینی کی گرفتار ہوؤگی اور حال لوگونکا اوسوقت مین ایسا ہوگا ت کہ صبح کریگا شخص مومن ف ع یعنی موصوف ہوگا ساتہہ اصل ایمان کی یا کمال ایمان کی ت اور شام کریگا کافر ف ع یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافرونکی یا عمل کرنیوالا ہوگا کافرونکا ت اور شام کریگا وہ مومن اور صبح کریگا کافر ف ع اور کہا بعضون نی کہ معنی یہہ ہین کہ صبح کریگا اسحال مین کہ حرام جانتا ہوگا اوسچیز کو کہ حرام کیا اوسکو اللہ نی اور شام کریگا اسحال مین کہ حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بالعکس اور حاصل یہہ کہ مذبذب ہوگا امر دین اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نی کہ اسمین کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہوگی درمیان دو جماعت مسلمانون کی قتال واسطی نری عصبیت اور غضب کی پس حلال جانینگی خون و مال کو اور دوسرے یہہ کہ حاکم مسلمانون کی ظالم ہونگی پس خونریزی کرینگی مسلمانون کی اور لیوینگی اموال اونکی ناحق اور زنا کرینگی اور شراب پیوینگی پس اعتقاد کرینگی بعضی لوگ کہ یہہ حق پر ہین اور فتنی مین ڈالینگی اونکو بعضی علماء بداوپر جائز ہونی اون چیزون کی کہ کرین گی قسم خونریزی اور لینی اموال اور اوراہ حرام چیزونکی اور تیسری جو کچھہ جاری ہی درمیان لوگون کی مخالف شرع کی جیسی معاملات اور بیع و شرا وغیرہ مین پس حلال جانینگی اونکو واللہ اعلم انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل روزگار اور دولتمندونکی کہ اختلاط کریگا اونکی ساتہہ اور گرفتار ہوگا حاجتون مین اور در آویگا اونمین واسطی حاجت روائی کی پس تابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتہہ موافقت اونکی کی اون امرون مین کہ دین اسلام سی نہین ہین اور جائز ہی کہ یہہ معنی ہون کہ صبح کریگا ساتہہ ایمان کی بسبب حرام کرنی خون اور مال بہائی مسلمان کی اور شام کریگا کافر بسبب حلال کرنی اونکی اس معنی پر مراد فتنون سی جنگ اور قتال ہو اور معنی اول مناسب ہین ساتہہ قول حضرتؐ کی ت کہ بیچیگا دین اپنا بدلی متاع قلیل دنیا کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ پیدا ہون گی فتنے یعنی بڑی یا بہت پی در پی یا ڈہیل سی بیٹہنی والا اون فتنون مین بہتر ہوگا کہڑی ہی ف ع ایسی کہ کہڑا دیکہتا سنتا ہی اوسچیز کو کہ نہین دیکہتا سنتا اوسکو بیٹہا پس ہوگا کہڑا قریب تر عذاب اوس فتنہ کیسی بسبب دیکہنی اونکی اوس چیز کو کہ نہین دیکہیگا اوسکو بیٹہا اور ممکن ہی یہہ کہ ہو مراد بیٹہنی والی سی ثابت اپنی

مکان میں غیر متحرک فتنہ کا کہ واقع ہو اوس زمانے میں اور مراد کہڑے ہونے سے وہ کہ ہو اوسمین کسطرح کا باعث اور داعیہ لیکن وہ متردد ہو فتنہ انگیزی میں ترجمہ
اور کہڑا یعنی اپنے مکان پر اوس حالت میں بہتر ہے چلنے والے یعنی جانیوالے سے طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہے دوڑنیوالے اور جلد
چلنے والے سے طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ جہانکیگا طرف اوسکی کہینچ لیگا وہ فتنہ اوسکو طرف اپنی فـاح یعنی جہانکنا اور قریب ہونا طرف اوسکے
موجب پڑنیکا ہو گا اوسمین پس خلاصی اور نجات اوسکی شر سے نہیں ہے مگر بیچ دوری کی اوس سے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہہ خلاصی اور بہاگنے کے
یا جگہہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے بسبب جانیکی طرف اوسکی اور بسبب پناہ پکڑنے کی ساتہہ اوسکی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتہہ
اوسکی فـاع یعنی جگہہ پناہ یا شخص پناہ دینے والیکی یا ساتہہ اوس چیز کی کہ مذکور ہوئی کہ وہ ملجا اور معاذ ہے یعنی پس چاہیے کہ جاوے طرف اون دونوں کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ہو گا فتنہ کہ سونیوالا اوس فتنہ میں کہ خبر نرکہے اوسکی اور نہ سنے خبریں
اوسکی بہتر ہے جاگنے سے فـاع اور غافل ہے سونے کی حکم میں ہے اگرچہ ہو جاگتا پس مراد جاگنے سے وہ ہے کہ جانتا ہو فتنہ کو برابر ہے یہہ کہ ہو بیٹہا
یا لیٹا یا کہڑا ترجمہ اور جاگتا کہ لیٹا یا بیٹہا ہو بہتر ہے کہڑے سے اور کہڑا اوسمین بہتر ہے سعی کرنیوالے سے فـاح مراد سعی سے یہاں معنی مشی یعنی چلنے کی ہیں
کہ مفضی ہوتا ہے طرف سعی کی اور صراح میں ہے اسعی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کسب کار کرنا پس یہاں معنی اخیر مراد ہوسکتے ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہہ بہاگنے
کی یا پناہ کی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتہہ اوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ
فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْهَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَ لَهٗ
غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ
یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِهٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لْیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ
حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِهٖ اَوْ یَجِیْءُ سَهْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَیَكُوْنُ مِنْ
اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بہت
آگاہ ہو پہر پایا جاوے گا اون فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹہا اوسمین بہتر ہو گا چلنے والے سے اوسمین اور چلنے والا اوسمین بہتر ہو گا دوڑنے
والے سے طرف اوسکی آگاہ ہو پس جسوقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکے اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتہہ اونٹوں اپنے کی اور
جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکے بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتہہ بکریوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زمین اور گانو دور مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتہہ
زمین اپنی کی یعنی بہاگے فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کی کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجے مجکو کہ جس شخص کے لیے نہو
اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہہ اونکی اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو
اوسکی پاس پارے اوپر تیزی تلوار کی ساتہہ پتہر کی فـاع یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنے تاکہ نجاوے طرف لڑائی کی اسلیے کہ مسلمان جو آپسمین لڑتے ہیں اون کے
لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے ترجمہ پہر چاہیے کہ جلد نجات پاوے یعنی بہاگے تاکہ نہ پہنچے اوسکو فتنہ اگر جلدی کرسکے فـاح جانا چاہیے کہ اسحدیث سے اور مانند اوسکے سے
دلیل پکڑتے ہیں اوس شخص نے کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانوں میں سے آپسمین لڑیں تو واجب ہے
احتراز کرنا اوس سے اور یکسو ہونا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف نہونا اون دو فریق میں سے نہونا اور یہہ مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضے اور صحابہ کا بھی ہے اور
ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال نکرنا چاہیے ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اوسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی ذی حق کی اور
قتال کرنا ساتہہ باغی کے اور اگر ایسا نکریں تو ظاہر ہو گا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اونکی ہے یہہ قول حق سبحانہ کا ہے ان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا

اخر

آخر آیت تک کہ ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانونکی تو صلح کرنی چاہیے درمیان اونکی اور اگر بغی کرے ایک اون دونوں جماعتوں میں سے
دوسرے پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کی تا پھرے جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرتؐ نے حکم فتنہ کا فرمایا ترجمہ اے بار خدایا تحقیق پہنچا دیا میں نے
حکم تیرا تیرے بندونکو تین بار فرمائی یہہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاؤں میں یہانتک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک
صف کے اون دو صف قتال سے پس مارے مجھکو ایک شخص نے تلوار سے یا آوے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ پھریگا وہ قاتل تیرا ساتھ گناہ اپنے کی اور گناہ تیرے کی ف ع اس عبارت کی دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کی کہ بالفعل کیا کہ تجھکو مارا اور گناہ
تیرا کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجھپر ہوتا وہ بھی اوسکی سر پر رکھیں اور اوسکی گناہ کو مضاعف کرینگی بسبب جبر و توبیخ کی اور دوسرے معنی
یہہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنے کی کہ پہلی کہتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کیسے کہ سبب تیری قتل کا ہوا اور ساتھ گناہ مارنی تیری کی کہ صادر ہوا اوس سے اب صرف ترجمہ
اور ہوگا دوزخیوں میں سے نقل کی یہہ مسلم نے ف ع اور اسی سے یہہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیوں میں سے اور حضرتؐ نے اسکو ذکر کیا اسلیے کہ اوس سے یہہ بھی سمجھا جاوے وعن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے اونکے چوٹی پہاڑ پر اور جگہہ گرنی قطرات مینہہ کے پر
ف ح چند بکریاں کہتا ہوا اور پہاڑ او نالی اور چرنی کی جگہہ جنگل میں سے کہ اوسمیں مینہہ پڑا ہی تلاش کرے تا وہاں رہے اور بکریاں چراکر قوت اپنا اوسی سے پیدا کری نقل کی یہہ بخاری
نے ترجمہ اور بھاگی یہہ مسلمان اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے تا لوگونکی ساتھ اختلاط نکری اور فتنہ میں پڑے وعن اسامة بن زید قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ و
سلم علی اطم من آطام المدینة فقال هل ترون ما اری قالوا لا قال فانی لاری الفتن تقع خلال بیوتکم کوقع المطر متفق علیه
اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کی مدینہ کی مکانوں میں سے ف اطم ساتھ پیش آ اور طا کی بمعنی چوٹی پہاڑ او قلعہ او مکان
بلند کی اور آطام ساتھ مد ہمزہ اول کی جمع اوسکی ہے اور گرد مدینہ کی قلعی تہی کہ یہود وغیرہ وہاں رہتے تھی پس اسامہ رض کہتے ہیں کہ حضرتؐ ایک قلعہ پر اون قلعوں میں سے چڑھے
پس فرمایا کہ کیا دیکھتے ہو تم اوس چیز کو کہ دیکھتا ہوں میں عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ پڑتے ہیں درمیان گھروں تمہارے کی مانند پڑنے
مینہہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع معنی اسکی یہہ ہیں کہ دکھایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو جسوقت کہ چڑھے وہ قلعہ پر قریب تھا فتنوں کا تا کہ خبر دیں وہ اونکی پس لوگ بچے
بچتے ہیں اونسی اور جانیں کہ وہ مقدر ہیں اور تسکین ہو اونکی آفت کو آنحضرتؐ کے معجزات سے وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هلكة امتی
علی یدی غلمة من قریش رواه البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کتنی ایک جوانوں
کی قریش میں سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ح لفظ ہلکہ ساتھ زبر دونوکی بمعنی ہلاک کی او امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہلبیت ہیں کہ وہ بہترین امت ہیں اور لفظ غلمہ ساتھ زیر غین او جزم
لام کی جمع غلام بمعنی جوان کے کذا فی القاموس او صراح میں ہی غلام بمعنی لڑکیکی اور اصل غلم اور اغتلام کی غلبہ اور جوش شہوت کا ہے او طیبی نے تفسیر کیا ہے اوسکو ساتھ نوسالوں
کی یا کم او بے تکرین عاقلوں کی باوقار رہنگا او مراد اون لڑکونسے کشندگان عثمان او علی او حسن او حسین رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں او مانند اونکی اہل فتنہ او بغی او ظالم او
مجمع البحار میں ہے کہ ابوہریرہ پہچانتے تھے اونکو ساتھ اسماء او اشخاص اونکے اور سکوت کیے تھے تعیین نام لینی اونکی سے بسبب خوف مفسدہ کے اور مراد یزید بن معاویہ و عبید اللہ بن زیاد او مانند
انکے ہیں تو عمروں بنی امیہ سے خذلہم اللہ کہ صادر ہوا اونسے قتل اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بند کرنا اونکا اور مارڈالنا اچھے اچھے مہاجرین و انصار کا او صحابہ او اسی طرح
سی کہ امیر الامراء عبد الملک بن مروان کا تھا او سلیمان بن عبد الملک کا اور اولاد اونکی کہ خونریزیاں کیں اور مال تلف کیے چنانچہ مشہور ہے وعنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظهر الفتن ویلقی الشح ویکثر الهرج قالوا وما الهرج قال القتل متفق علیه اور روایت ہے
اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہوگا آپس میں زمانہ ف ع ح یعنی زمانہ دنیا اور زمانہ آخرت کا آپس میں یعنی مراد قریب ہونا قیامت کا اور

احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو اس سی آپسمین قریب ہونا بعضی اہل زمانہ کا بعضونسی شر مین یا قریب ہونا نفس زمانہ کا شر مین یہانتک کہ مشابہ ہو اول اوسکا ساتہہ آخر اوسکی کی اور
بعضونی کہا کہ چہوٹی ہونگی عمرین لوگون کی اخیر زمانہ مین اور احتمال ہی یہہ کہ ہوگا یہ قلت برکت زمانہ کی سبب کثرت گناہونکے اور یہہ بہی احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی جلد گذرنا
دولتونکا اور جلدی ہو چکنا قرونکا پس قریب ہونگی آپسمین زمانہ اونکی یا مراد ہو کوتاہی مدت دنون اور راتونکی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اخیر زمانہ مین سال مانند مہینی کے
گذریگا اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی ت اور لیا جاویگا اور اوٹہایا جاویگا علم یعنی اوس زمانہ مین بسبب اوٹہالینی علماء کی اور پیدا ہونگی فتنی اور ڈالا جاویگا
بخل ف ع ح یعنی بخل قوی اور علی العموم لوگون کی دلون مین ڈالا جاویگا اخیر زمانہ مین اور اطاعت کرینگی اوسکی یہانتک کہ بخل کرینگی اہل حرفہ حرفیکی بتانی مین اور
مال والی مال کی دینی مین غیر زکات ورنہ نہین ہی مراد پایا جانا اصل بخل کا پہلی کہ وہ اب بہی موجود ہی جبلت انسان مین مگر جسکو کہ بچاوی اللہ تعالی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
و من یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ت اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی ہرج فرمایا حضرت نے قتل قتل کی یہہ بخاری و مسلم ف ع قاموس مین کہی ہرج الناس کے معنی
ہین پڑی لوگ فتنہ مین اور اختلاط و قتل مین پس مراد یہان ہرج سی قتل خاص ہے کہ ملا ہوا ہو ساتہہ فتنہ کی اور اختلاط کی پس لام اسمین عہد کی لیی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یاتی علی الناس یوم لا یدری القاتل فیم قتل ولا المقتول
فیم قتل فقیل کیف یکون ذلک قال الہرج القاتل والمقتول فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات
کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہین ہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی ایک وقت عظیم کہ ادمین بڑی شر ہوگی نہین جانیگا
قاتل کہ کس چیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تہا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سی قتل کیا گیا ف ع ح
یعنی سبب شرعی سی یا غیر شرعی سی حاصل یہہ کہ نہین شناسا ہی قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہہ دو فتنیان ہمارے زمانہ مین پائی جاتی
ہین ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہہ یعنی کیا سبب ہے کا اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف ع یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث
ہی قتل مجہول کا اور معنی یہہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سی فتنون سخت کا ہوگا ت مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح مارنیوالا اسلیے کہ قتل کرنے
مسلمان کی دوزخی ہوگا اور مارا گیا اسسبب سے کہ وہ بہی چاہتا تہا کہ مارے اور حریص و قصد کرنیوالا اوسپر تہا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہہ حکم بر تقدیر جہل اور عدم
تمیز کی ہی پہر اگر بسبب شبہہ خطا کے اجتہاد اور تحری صواب مین اگرچہ واقع مین صحیح نہو گناہ نہوگا واللہ اعلم اور اسمین دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کری گناہ کی اور اصرار کری
نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نکری اوسکو اور نہ بولی اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی رواہ مسلم
اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ثواب عبادت کرنیکا یعنی ساتہہ استقامت اور مداومت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور وقت قتال کی درمیان
مسلمانون کی مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہی طرف میری نقل کی مسلم نی ف ح یعنی جیسی کسی شخص نی پہلی فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کرکر شرف صحبت آنحضرت سی مشرف ہوکر ثواب پایا ویسی
اس شخص نی بہی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہہ پہیر کر عبادۃ مولی مین مشغول ہوکر ثواب پایا **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ
ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم
رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سی کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کی پاس پس شکایت کی ہمنی طرف اونکی اوس چیز کی کہ پیش آتی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سی یعنی
اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نی کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہین آویگا تمپر کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سی ف پس کیا
جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی کوئی اور ظلم زیادہ حجاج سی پیدا ہو پس صبر کرو ت یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنی سی یعنی روز آخرت کی سنی ہی مینی یہہ بات تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی ف شارح ح اس حدیث مین اشکال لائی ہین کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر تو کیا نہین بلکہ بہتر ہی اوس سی اور
بعضونی زمانہ گذشتہ سی جواب اوسکا یہہ دیا ہی کہ یہہ فرمانا اور خبر دینا حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کی ہی اور مراد ان زمانون سی زمانہ حجاج سی زمانہ دجال تک ہی اور

زمانہ عیسیٰ اور مہدی ع کا مستثنیٰ ہی اور مقصود صبر و تسلی دینی ہی امت کو اور تعلیم اور ترغیب اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کی کلام
اور باقی زمانون مین بدتر ہی موجود ہی کسی کسی کی اعتبار کرتی کسی جگہہ کسی کسی امر مین از راہ علم کی اور عمل کی اور استقامت وغیرہ کی کہ بیان اسکا طویل ہے اور مقتضا
دور ہکا ہی زمانہ حضرت کی ہی کہ جون جون زمانہ حضرت کے زمانہ سی دور ہوتا جاتا ہی بدی و خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نی باوجود اس صفائی باطن کے
حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سی منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا آکر جاتا رہا پہر بعد ایک مدت کی جو ایک دفعہ سہوا سوچی سبب اسکا کچہہ پایا
سوا اسکی کہ یہہ ظلمت بسبب دوری کی ہی نور زمانہ حضرت کی سی کہ سبب سی حاصل ہونی ایسی خطرونکی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ ابو داود کہا حذیفہ نی قسم ہی خدا کی نہین
جانتا مین کہ بہول گئی یار میری یا اظہار بہولنی کا کرتی ہین یعنی بہولی نہین تکلفا اظہار بہولنی کا کرتی ہین قسم خدا کی نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
ذکر کسی فتنہ کی کہینچنی والی کا ف ع یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی بدعت و حکم کری لوگون کو اوسکی کرنیکا یا مانند امیر ظالم کی کہ باعث ہو قتل و
قتال کا ت تمام ہونی دنیا تک ات کہینچنی والا فتنہ کا کہ پہنچی مقدار تابعدارون اوسکی کی تین سو کو اور زیادہ کو مگر کہ تحقیق ذکر کیا اوسکو واسطی ہمارے ساتہہ نام اوسکے کی
اور نام باپ اوسکی کی اور نام قبیلہ اوسکی کے ف ع ظاہر قید عدد تین سو کی اسلیی نکالی کہ اجتماع اسقدر آدمیونکا باعث ہوتی مفسدہ کا اور لاحق ہونی ضرر کا اکثر ہوتا ہی اور اگر کم اس
سی ہون تو اعتبار نہین کہتی وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہم الی یوم القیمۃ رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہی ثوبان سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ڈرتا ہون مین اوپر امت اپنی کی سردارون گمراہ کرنیوالون سی ف ح یعنی لوگ انکو سبب مکر اپنی کی ایسی
ضررو کی گمراہی کا اکثر اور بدتر ہی اور دون گمراہی سی ت اور جب کہی جاویگی تلوار امت میری مین یعنی قتل واقع ہوگا نہین اوٹہائی جاوی گی اون سی قیامت تک
نقل کی ابو داود اور ترمذی نی ف ح ع یعنی کہین نہ کہین لڑائی ہوتی رہیگی اور مصداق اس کا واقعہ امیر المومنین عثمان ع کا ہی کہ اول یہ قتل واقع ہوا اسلام مین اور جب سے
باقی ہی تا ہنوز اور بموجب خبر مخبر صادق کے روز قیامت تک باقی رہیگا اور ائمہ جمع ہی امام کی اور امام کہتی ہین پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوی لوگونکو طرف قول کے
یا فعل کی یا اعتقاد کی وعن سفینۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا ثم یقول سفینۃ امسک خلافۃ ابی بکر سنتین وخلافۃ عمر عشرۃ وعثمان اثنتی عشرۃ وعلی ستۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود
اور روایت ہے سفینہ سے کہا اونی سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی خلافت یعنی خلافت حق پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اصلاح طریقہ حق کی ہو
یا کاملہ یا متصلہ تیس برس تک ہوگی پہر آگی ہو جاوی گی خلافت بعد تیس برس کی بادشاہت ف ح ع ترجمہ حضرت شیخ کی ہین بعد لفظ ملکا کی عضوضا یعنی ہی یعنی گزندہ کہ لوگ
گزند و ستم اونکی اسی پہنچین اور راہ عدالت اور دینداری کی جیسی کہ چاہیی جاری نہو اگرچہ اطلاق اس نام کا از راہ مجاز کی اور بمعنی لغوی کہ خلافت گذری ہو اونکی ہین درست ہے
لیکن حقیقت خلافت کی کہ آنحضرت نی اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تیس ہی برس ہی خلافت خلفاء اربعہ کی اوسمین تہی اور اگر اونکو امیر المومنین کہین تو بعید نہین کہ امرا و حاکم مسلمانون
پر احکام ظاہر مین اور شرح عقائد مین ہے کہ حدیث مین اشکال ہوتا ہی کہ اہل حل و عقد متفق تہی اوپر خلافت خلفاء عباسیہ کی اور بعضی مروانیہ کی مانند عمر بن عبد العزیز کی جواب یہہ
کہ شاید مراد یہہ ہو کہ خلافت کاملہ کہ جسمین آمیزش نہو مخالفت حق کی تیس برس رہیگی اور بعد اوسکی کبہی ہوگی اور کبہی نہین لنہی اور جانا چاہی کہ مروانیہ نہین اول یزید بن معاویہ
ہوا پہر بیٹا اوسکا معاویہ بن یزید پہر عبد الملک پہر ہشام بن عبد الملک پہر ولید پہر سلیمان پہر عمر بن عبد العزیز پہر یزید بن عبد الملک پہر ولید بن یزید پہر یزید بن ولید پہر
مروان بن مروان بن محمد پہر نکلی اونسی خلافت طرف اولاد عباس کی ت پہر کہتا ہی سفینہ ف ح ع یعنی مولی آنحضرت کا کہ راوی اس حدیث کا ہی

راوی سے یا عام خطاب ہے نا ہی اسطی سبجھانی حساب تیس برس کی ہے کہ حساب کے اور یاد رکھہ مدت خلافت ابی بکر کو دو برس اور مدت خلافت عمر کو دس برس اور مدت خلافت عثمان کو بارہ برس اور مدت خلافت علی کو چہہ برس نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف ح** یہہ حساب تقریبی ہی مبنی ہی اوپر حذف کسور کی الاخلاف خلافت حضرت ابوبکر کی جیسی جامع الاصول وغیرہ مین مذکور ہی دو برس اور چار مہینے اور خلافت حضرت عمر کی دس برس اور چہہ مہینے اور خلافت حضرت عثمان کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علی کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چارون خلفا کی اونتیس برس اور سات مہینے مین تمام ہوتی ہی اور پانچ مہینے جو باقی رہی او نمین حضرت امام حسن خلیفہ رہی اسیطرح ہی خلفا مین سے ہوئی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَكُونُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کی شر یعنی اسلام کی بعد کفر ہوگا جیسی کہ تہی پہلی اسلام کی شر یعنی کفر فرمایا ہان ہوگی بعد اسلام کی شر کہا مین نے کہ کیا طریق ہی بچاؤ کا اوس شر سے فرمایا تلوار **ف ح** یعنی حاصل ہوگا بچاؤ اوس سے بسبب استعمال تلوار کی یا طریق بچاؤ کا یہہ ہی کہ ماری انکو ساتہہ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اس جماعت سے وہ لوگ ہین کہ مرتد ہوگئی بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین **ت** کہا مین نے کیا باقی رہینگے اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافرون سی اور صلاحیت کرینگے اوس زمانہ کی لوگ یا رہنا اور امانت کی اور جمع اور متفق ہوئی لوگون کی اوپر فرمایا ہان ہوگی امارت یعنی حکومت اور سلطنت اوپر فساد کی **ف ح** اقذاء جمع قذی کی ہی اور قذی جمع قذاۃ کی اور قذاۃ کہتی ہین اوس چیز کو کہ پڑتی ہی آنکہہ اور پانی مین قسم غبار اور تنکی وغیرہ سے یعنی اجتماع لوگونکا امرا پر ساتہہ کراہیت اور فساد اور انکار دل کی ہوگا نہ ساتہہ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کی جیسی کہ جو آنکہہ کہ اوسمین تنکا وغیرہ جا پڑتی ظاہر اوسکا اچھا ہی اور اندر سے دکہتی ہی اور کہا قاضی نی کہ معنی یہہ ہین کہ ہوگی امارت ملی ہوئی ساتہہ کچہہ بدعتون اور کرنی منہیات کے **ت** اور ہوگی صلح اوپر کدورت کی **ف ح** ع ہدنہ ساتہہ پیش ہ اور جزم دال ہملہ کی صلح اور اصل مین معنی سکون و آرام کی ہی اور دخن ساتہہ زبر دال اور خ کی خان یعنی دہوان یعنی صلح ہوگی ساتہہ فریب و نفاق کے جیسی کہ پہلی گذرا اور یہہ جملہ بیچ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف صلح حضرت امام حسن کے ساتہہ معاویہ کی اور سپرد کردینی ملک کی اونکو اور قرار پانی امارت کی اونپر اور اسی معلوم ہوا کہ معاویہ سبب صلح حضرت حسن کی نہین ہوئی خلیفہ جیسی کہ وہم کیا ہی بعضون نے اوسکا **ت** کہا مین نی بعد اس کی کیا ہوگا فرمایا کہ پہر پیدا ہونگی بلانیوالی طرف گمراہی کی **ف خ** یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی ادا مین سے کہ بلاوینگی لوگونکو طرف بدعات کی اور گناہونکی **ت** پس اگر ہووے اسطے اللہ کے خلیفہ زمین مین یعنی امیر موجود ہوزمین پر اگرچہ یہہ موصوف اوسکی کہ ماری کوڑے تیری پیٹہہ پر یعنی ماری بیجا او لیوے مال تیرا یعنی ازراہ غصب کے پس اطاعت کر اوسکی یعنی جبتک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے اوسکی حکم نکریں تا نہ اوٹہے فتنہ اور اگر نہو خلیفہ پس تو اسحالت مین کہ تو لازم کرنیوالا ہو جڑ کسی درخت کی **ف ح** یعنی گوشہ پکڑ لوگون سے اور گذار عمر ساتہہ صبر و سختی کی جنگلون مین یا نہی ایک درخت کی اور قناعت کر ساتہہ چبانی گہانس اور لکڑی کی اور بعضون نی جملہ والا فمت کو متعلق فاطعہ کی کہا ہی یعنی اور اگر طاعت نکریگا تو خلیفہ کی تو مریگا تو حالت شدت وسرگردانی مین

اور بعض

اور بعضی نسخون مین بجای فمت کی قمت آیا ہی ساتھ لفظ ماضی کی قیام سی یعنی اگر ایسا نہو تو اوٹھہ اور جا اور کسی درخت کی جڑ مین پناہ پکڑ ت کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر نکلیگا دجال یعنی امام مہدی کی زمانہ مین بعد اوسکے یعنی بعد واقع ہونی شر اور فتنون مذکورہ کی اس طرح کہ اوسکی ساتھ ہوگی پانی کی اور آگ ف ع
یعنی خندق آگ کی کہا بعضون نے کہ یہہ دونون چیزین بوجہہ تخیل کی ہونگی بطریق سحر اور سیمیا کی کہا بعضون نے کہ پانی اوسکا حقیقت مین آگ ہوگا اور آگ اوسکی پانی
انتہی اور حضرت شیخ نے لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ محمول ہی حقیقت پر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ مراد لطف و قہر اور وعد و وعید ہو ت پس جو کوئی پڑا اوسکے
آگ مین ف یعنی جسنی مخالفت کی اوسکی یہانتک کہ ڈالا دجال نے اوسکو اپنی آگ مین اور آگ کو جو اضافت کی اوسکی طرف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نہین
ہوگی وہ آگ حقیقت بلکہ سحر ہوگی ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنی بسبب صبر کی اور ثابت رہنی اوسکی کی دین خدا پر اور بسبب طلب کے لی رضا اوسکی کی اور اوتار گیا
بوجہہ اوسکی پہلی گناہون کا اوسکی گردن سی ت اور جو کوئی پڑا اوسکی نہر مین ف یعنی بسبب فرمان برداری اوسکی کی اور ایمان لانیکی اوسپر بسبب طمع
دنیا اور محبت زندگانی اوسکیکی ثابت ہوا بوجہہ گناہ حال کا اور اوتار گیا ثواب اوسکا یعنی باطل ہوا عمل سابق اوسکا ت کہا حذیفہ نے کہ کہا مینی پہر
کیا ہوگا فرمایا پہر جنایا جاویگا بچہ گہوڑیکا پس سواری نہین دیگا یہانتک کہ برپا ہوگی قیامت ف ح لفظ ینتج ساتھ صیغہ مجہول کی نتج سی ہی نتاج
سی اور کہا ہی علما نے کہ نتج بمعنی تولید یعنی جنانی اور خدمت ولد بہر اوسکی جنی کی کرنیکی جیسی کہ دایہ انسان کی کرتی ہی اور انتاج بمعنے
پہنچنی وقت ولادت کی اور مہر ساتھ پیش میم اور جزم ہ کی بمعنی بچھیری کی اور مہرہ ساتھ ۃ کی مادہ یعنی بچھیری اور یرکب ساتھ پیش ی کی اور زبر کاف کے
پہنچنا وقت سواری کی یعنی قابل سواری کی ہونا اور مراد اس سے زمانہ عیسی علیہ السلام کا ہی اسلیے کہ اوسوقت سی روز قیامت تک سواری گہوڑون کی
نہ واقع ہوگی بسبب نہونی کفار کی اور نہ ہونی احتیاج لڑائی کی یا مراد یہہ ہی کہ بعد نکلنی دجال کی آنی قیامت تک زمانہ دراز نہین ہونی کا قلیل ہوگا
یعنی اوسوقت سی قیامت قریب ہوگی بقدر زمانہ پیدا ہونی بچھیری کی تا پہنچنی وقت سواری کی اوسپر اور یہہ معنی ظاہر اور موافق ہین ساتھ اور حدیثون کی
کہ اس باب مین آئی ہین ت اور ایک روایت مین یعنی بدلی یکون امارة علی اقذاء الخ کی یون آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی درمیان لوگون اوسوقت کی ظاہر مین ساتھ
کدورت باطن کی اور اجتماع ہوگا ساتھ ناخوشیون دل کی کہا مینی یا رسول اللہ الہدنة علی الدخن کہ آپنی فرمایا اوسکی کیا معنی ہین فرمایا نہ رجوع کریگی دل
نرم قوم کا اوپر اوس حال وصفت کی کہ تہی دل اوس حال پر یعنی نہین ہونگی دل اونکی صاف کینہ اور بغض سے جیسی کہ تہی صاف پہلی اس سی یعنی سابق زمانہ
اسلام کی یا جیسیکہ تہی پہلی آنی کدورت کی سی ت کہا مینی کیا بعد اس خیر کی کہ مل ہوئی ہی ساتھ شر کی اور بعد اس صلح یا نفاق کی ور شر ہوگی فرمایا ہان یعنے
اسکی شر ہوگی وہ ایک بڑا فتنہ سی اندہا اور بہرا ف ح یعنی لوگ اوس فتنہ مین حق دیکہین گی اور نہ سنین گی اور سنا و اندہی بن کی اور بہری بن کی طرف
فتنہ کی مجاز ہی اور حقیقت مین لوگ ایسی ہون گی اوس فتنہ کی وقت مین ت اوس فتنہ پر ہونگی بلانیوالی ف ع یعنی ایک جماعت قایم ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی
پر اور باعث ہوگی لوگون کو طرف قبول کرنی اوسکی ت گویا کہ وہ کہڑی ہین اوپر دروازون دوزخ کی بلاتی ہین خلق کو طرف اوسکی یہانتک کہ اکہٹی داخل ہون گی
پس اگر مری تو ای حذیفہ ایحالیکہ لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ پیروی کری تو کسیکی اہل فتنہ مین سی نقل کی یہہ ابوداود نے وعن ابی ذر
قال کنت ردیفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینة قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینة
جوع تقوم عن فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجہدک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر
اذا کان بالمدینة موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بک
یا ابا ذر اذا کان بالمدینة قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال شارکت القوم اذا
قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبہرک شعاع السیف فالق ناحیة ثوبک علی وجہک لیبوء باثمک واثمہ رواہ ابوداود

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابوذر نی تہا مین سوار پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن گدہی پر ف ع آمین دلالہ ہی اوپر کمال تواضع
اور حسن سلوک آنحضرت کی صحابہ سی اور اوپر کمال قرب ابوذر کی حضرت سی اور اوپر خوب طرح سننی اور یاد رکہنی اونکی کی حدیث کو ت پس جبکہ آگی بڑہی ہم
مدینہ کی گہرون سی فرمایا آپنی کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جبکہ ہوگی مدینہ مین بہوک یعنی خاص تجکو یا قحط عام اوٹہیگا تو بچہونی اپنی سی اور نہین پہنچ سکیگا
اپنی مسجد کو یہانتک کہ مشقت مین ڈالیگی تجکو بہوک ف ح یعنی بسبب ضعف بہوک کی ایسا ہو جائیگا تو کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد مین نہین پہنچ سکیگا نماز کی
لیئی ت کہا ابوذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی ساتہہ اسکی یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کرون مین جو کچہہ فرمائی سو کرون فرمایا پارسائی کر
ای ابوذر ف ع یعنی صلاح و تقوی کرنا اور صبر کرنا بہوک کی ایذا پر اور باز رکہنا اپنی تئین حرام سی اور شبہہ سی اور سوال کرنی سی مخلوق سی اور طمع سی اور ذلت سی
آگی مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جسوقت کہ ہوگی مدینہ مین موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی لوگ بہت مرینگی پہنچی گہر قیمت غلام کو ف
ع مراد گہر سی قبر ہی یعنی پہنچی گی قیمت جگہہ ایک قبر کی قیمت غلام کو از بسکہ لوگ بہت مرینگی جگہہ قبر کی لوگونکو مشکل سی ہاتہہ لگی گی اور اوسمین تنگی اس حد
کو پہنچیگی کہ جگہہ ایک قبر کی بقیمت ایک غلام کی ہاتہہ لگی گی چنانچہ واضح کر کر فرمایا اس ابہام کو ت یہانتک کہ پہنچی جاویگی جگہہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابوذر نی
کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی نہین جانتا مین کہ کیا کرون فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑ صبر کرنا ای ابوذر ف ع لفظ تصبر ساتہہ تشدید ب مفتوحہ کی ہی امر
باب تفعل سی اور ایک نسخہ مین تصبر صیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کرنا بلا پر اور جزع فزع نکرنا ضرر پر اور راضی ہونا قدر پر اور نہ بہاگنا مدینہ سی ت
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا حال ہوگا تیرا ای ابوذر جسوقت کہ ہوویگا مدینہ مین قتل کہ ڈہانک لیگا خون احجار الزیت کو ف ح احجار الزیت نام ایک جگہہ کا ہی جانب غربی مدینہ کی اور اوسمین ہر
سیاہ مین گویا کہ اوپر تیل پہیون کا ملا ہی اور یہہ خبر دی آنحضرت نی واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت بڑا واقعہ ہی کہ زبان اور کان کلام کرنیوالی اور سننی والی کی تحمل کہنی اور سننی
اوسکی کا نہین رکہتی اور وقوع اوسکا بیچ زمان شقاوت نشان یزید بن معاویہ کی ہی بعد از واقعہ قتل امام حسین کی بہیجا ایک لشکر مدینہ منورہ کو بہیجا اور ہتک
حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ و تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا اور اور بہت خرابیان کین کہ کہہ نہین سکتی
اور بعد خراب کرنی مدینہ کی بہی لشکر مکہ کو بہیجا اور اوسی سال وہ شقی واصل جہنم ہوا ت کہا ابوذر نی کہ کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نی
جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس مین سی ہی ف ع یعنی پہر جا تو اوسکی پاس کہ آیا ہی اور نکلا ہی تو اوسکی پاس سی یعنی جا تو اوسکی پاس کہ موافق ہی تیری دین تیری مین اور سیرت
تیری مین اور کہا قاضی نی کہ مراد یہہ ہی کہ جا تو اپنی اہل و اقارب کی پاس اور اپنی گہر مین جا بیٹہہ کہا طیبی نی کہ رجوع کر اپنی امام کیطرف کہ جسکا تابع ہی اور یہہ
ظاہر تر اور مناسب تر ہی ساتہہ قول ابی ذر کی ت کہ کہا مینی اور پہنون مین ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑون مین قوم فتنہ انگیز سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
شریک ہوا تو قوم کی اوسوقت ف ع یعنی ہتیار پہن کہ لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ مین اور فتنہ انگیزی مین یعنی ہتیار نہ پہننا اور رہنا امام کی ساتہہ اور ارادہ
صلاح کی ساتہہ اور لڑنا نہین یہانتک کہ حاصل ہو تجکو فلاح یہہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اسپر یہہ شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کری تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سی
یہہ بہی اور کہا ابن ملک نی کہ قول حضرت کا مشارکت واسطی تاکید زجر کی ہی خونریزی سی والا شرع مین دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی واجب ہی تمام ہوا قول ابن ملک
کا اور طیبی نی بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہہ ہی کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مرتب ہو بہر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدو کافر تو اوس صورت
مین واجب ہی دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو ت کہا مینی کہ پس کیا کرون مین یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈر ہی تو کہ روشن ہو اور غلبہ کری تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی
کہ تجپر تلوار چلاوی اور تجکو ماری تو ڈال تو کونا اپنی کپڑی کا اپنی منہہ پر ف ع یعنی منہہ اپنا ڈہانک لی اور تغافل کر تا کہ نہ دیکہی تو اور ڈری نہین یعنی اوس سی لڑ نہین اگرچہ
لڑ بہی سکی بلکہ تابعدار کر اپنی نفس کو قتل کی ہی اسلیی کہ وہ اہل اسلام ہونگی اور جائز ہوگا ساتہہ اونکی نہ لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی ساتہہ قول اپنی
کی ت تا کہ پہری قاتل ساتہہ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتہہ گناہ اپنی کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یعنی ساتہہ گناہ سوا اپنی کی درج ہا جانا ہی کہ واقعہ حرہ کا شہنشیر بیضی

اور موت ابی ذر کی سبیل مین بیچ آخر خلافت عثمان رضہ کی اور ابوذر نی واقعہ حرہ کا نہین پایا پس گویا آنحضرتؐ پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ مین کشف کیا گیا
بغیر تعین وقت اوسکیکی پس خبر دی آنحضرتؐ نی اوسکی وقوع ہونیکی ابوذر کو اور وصیت کی ساتھہ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسمین بفرض احتمال پانی اوسکی
اوسکو اور وقوع بہوک اور موت کا مدینہ مین احتمال ہی کہ مدینہ مین واقع ہوئی ہو اور ابوذر نی اوسکو پایا ہو جیسیکہ عام الرمادہ غیرہ مین پایا حال اسکا بھی آقیاس پر
ہو واللہ اعلم وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ
مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ
وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْزِمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ
مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عبداللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ چہوڑا جاویگا
تو بیچ ناکارہ لوگونکی ف ع حثالہ ساتھہ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست یعنی بہوسی جو اور چانول وغیرہ کی اور ناکارہ چیز کا ترجمہ رل مل جاوینگی اور فاسد ہو جاوینگی
عہد اونکی اور امانتین اونکی ف ع یعنی نہین ہوینگا امر اونکا مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک ہر لحظہ مین علیحدہ وضع پر اور وفا عہد نہین کرینگی اور خیانت کرینگی امانتونمین
ترجمہ اور اختلاف کرینگی آپس مین پس ہونگی اسطرح پر اور داخل کین آنحضرتؐ نی انگلیان مبارک اپنی انگلیونمین ف ع ح یعنی سمجہانیکی لیے صورت کہا کہ
اختلاف کی کہ اسطرح ایک دوسری سی نزاع کرتی ہونگی اور درپی ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین اونکا پس نہین پہچانا جاویگا امین خاین سی اور نہ نیکبخت
بدکار سی اور یہہ انگلیان انگلیونمین لانی کبہی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کی بہی ہوتی ہی جیسیکہ بیچ باب قسمت خمس غنایم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم کی
اور بنی عبد المطلب کی گذرکر دکہایا اور اصل معنی تشبیک کی ملانی اور درلانی چیزونکی ہی آپس مین اور یہہ دونون صورتین ظاہری ترجمہ کہا عبداللہ نی پس کیا
فرماتی ہین آپ مجہکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا اوسکا حق اور چہوڑدی تو اوس چیز کو کہ براجانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہہ اپنی تئین عوام
لوگونسی ف ع یعنی اپنی دین کے محافظت کر اور لوگونکی خیال مت پڑ اور یہہ رخصت ہی بیچ ترک کرنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جبکہ بہت ہون شریر
اور ضعیف ہون نیک ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ لازم پکڑ اپنی گہر کو اور ہمیشہ رہ اپنی گہر مین رہ اور باہر نہ نکل بی ضرورت اور مضبوط کر اپنی پر زبان اپنی کو
ف ع اور نہ کلام کر بیچ احوال لوگونکی تاکہ نہ ایذا دین تجہکو ترجمہ اور لی تو اوس چیز کو کہ پہچانتا ہی اور چہوڑ دی اوس چیز کو کہ براجانتا ہی اور لازم پکڑ تو کام نفس
اپنی کو اور چہوڑ دی کام عوام کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف ع جاننا چاہیی کہ رخصت دی آنحضرتؐ نی عبداللہ بن عمرو کو ساتھہ جمع رہنی کے
لوگون مین بیچ ظاہر کی اور حکم کیا اونکو ساتھہ تہذیب اور اصلاح نفس آپکی خاصۃً اور نہ تعرض اور کاوش کرنی کی احوال عوام لوگونسی اور حکم کیا حذیفہ کو باہر
نکلنیکا لوگونمین سی طرف جنگل کی اور لازم کرنی عزلت کی بالکل پس ارشاد کیا ہر ایک کو ساتھہ اوس چیز کی کہ لایق حال اوسکیکی تہا اور اصلاح اونکی اوسمین
تہی اور میسر تہا حاصل ہونا اوسکا اوسکو جیسیکہ مرشد کیا کرتی ہین اور حقیقت حال یہہ ہی کہ عبداللہ بن عمرو جوانی مین نہایت عابد تہی کہ ہرگز افطار نکرتی
اور رات کو سوتی نہین اور عورت کے طرف میل نکرتی پس باپ اونکی عمرو بن العاص اونکو آنحضرت کی پاس لائی پس آپ نی شدت ریاضت و مجاہدہ سی باز رکہا
اور روزہ رکہنی مین روزکا اور قیام تہائی یا چہٹی حصہ شب کا حکم فرمایا اور اونکو رکہنی رضا باپ کی وصیت کی پس بحکم ضرورت کی وہ ایام فتنہ مین بہی اپنی
باپ کی ساتھہ کہ وزیر معاویہ کی تہی ملی رہتی اور حق وصیت آنحضرتؐ کا بجالاتی اور جیسا کہ فرمایا تہا مشغول کار مین رہتی بار ادہ کہتی کہ تو مین ہی سی کسو سی
ہم مین نہین رہتا یہہ کہتی مین خیر مین تمہارا شریک ہون اور شر مین نہین اور باطن مین اہل بیت سی رابطہ محبت کا محکم رکہتی :: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا

وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي
فَكَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذُكِرَ إِلَى قَوْلِهِ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ
وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی موسی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پہلی آنی قیامت کی فتنی ہونگی مانند ٹکڑون رات اندہیری کی یعنی شدت مین اور اندہیرین اور نہ ظاہر ہونی اونکی امر مین صبح کریگا شخص بیچ اون
فتنونکی مومن اور شام کریگا کافر اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف ع یعنی ساعت بساعت منقلب ہونگی احوال اور افعال اور اقوال لوگونکی
کبہی عہد باندہینگے اور کبہی توڑینگی کبہی امانت دار ہونگی کبہی خائن کبہی سنت پر عمل کرینگی کبہی بدعت پر کبہی مومن ہونگی کبہی کافر وغیر ذلک بیٹہنی والا اونمین بہتر
ہوگا کہڑی سی اور چلنی والا بہتر ہوگا دوڑنیوالی سی ف ع یعنی جتنا اونسی دور ہوگا بہتر ہوگا قرب اونکی سی اور بیان مفصل اسکا پہلی فصل مین ہوچکا ہی
پس جب دیکہو تم امر ایسا ترجمہ تو توڑ ڈالو کمانین اپنی اور کاٹ ڈالو اونمین چلی اپنی کمانونکی ف ع اسمین نہایت مبالغہ ہی اسلئی کہ نہین ہے نفع چلونکی
کی ہونی مین باوجود ٹوٹ جانی کمانونکی ترجمہ اور مارو اپنی تلوارونکو پتہرونپر یعنی تیزی تلوار کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوی یعنی آوی کوئی کسی پر مارنی کی لیی
تو چاہیی کہ ہووی وہ مانند بہترین دو بیٹون آدم کی ف ع یعنی صبر کری اور مقابلہ نکری یہانتک کہ مارا جاوی مانند ہابیل کی اور نہو قابیل مانند قابیل کے
ترجمہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت ابی داود کی مین ذکر کی گئی حدیث تا قول اونکی خیر من الساعی ف ع اور اسمین فکسروا فیہا الخ نہین ہے بلکہ
بعد خیر من الساعی کی یہہ عبارت ہی کہ ترجمہ پہر کہا بعضی صحابہ نی کہ پس کیا فرماتی ہین آپ ہمکو اوسمین کہ کرین ہم اوسمین فرمایا حضرت نی ہو تم ٹاٹ اپنی
گہرونکی ف ع یعنی جیسی ٹاٹ اچہی فرش کی نیچی ہمیشہ بچہا رہتا ہی ایسی ہی تم بہی اپنی گہرونمین ہمیشہ رہنا باہر نکلنا تاکہ نہ پڑو فتنہ مین کہ تمہاری دین کو
تباہ کری ترجمہ اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالنا تم فتنونمین کمانین اپنی اور کاٹ ڈالنا اونمین چلی اپنی کمانونکی
اور لازم پکڑنا اونمین گہرونکی اندر کو یعنی ہمیشہ گہرونمین رہنا تاکہ نہ پڑو فتنونمین اور ہونا تم مانند بیٹی آدم کی یعنی ہابیل کی کہ مارا اوسکو قابیل نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہہ حدیث صحیح غریب ہے وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام مالک بہزیہ سی ف ح بہزیہ ساتہہ زبر با اور جزم ہ کی منسوب ہے طرف بہز بن امراء القیس کے حجازیہ ہین
صحابیہ ہین ترجمہ کہا اونہون نی کہ ذکر کیا آنحضرت نی فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف ع یعنی خبر دی کہ وقوع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نی یعنی خوب وصف بیان
کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکی سامنی اور ذکر کرتا ہی صفات و احوال مبالغہ سی تو قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن مین
یا خارج مین بنا ہی آلیی کہ جیسی خوب ذہن مین آئی اور متعین ہوئی وجود اوسکا خارج مین ہی متخیل ہوتا ہی ترجمہ کہا مینی یا رسول اللہ کون ہوگا بہتر لوگونکا
اوس فتنہ کی زمانہ مین فرمایا بہترین لوگونکا اوس زمانہ مین وہ شخص ہے کہ ہو اپنی مواشی مین اور چراوی اونکو ادا کرتا ہی حق اونکا یعنی زکوۃ وغیرہ اور بندگی کرتا ہے
اپنی رب کی ف ع بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اوسکی وتبتل الیہ تبتیلا اور قول اوسکی والیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ
وما ربک بغافل عما تعملون ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑ سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہوکر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو
اور ڈراتی ہین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی فتنہ اور قتال مسلمانون کسی بہاگ کر قصد کیا کفار کی طرف لڑتا ہی اونسی اور وی لڑتی ہین اوسسی

پس بچا فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ پیدا ہو فتنہ کہ غالب ہو عرب کو اور تمام پہنچے شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ میں ہونگی زبان دراز کرنی اوس فتنہ میں یعنی ساتھ عیب اور برا کہنے کی سخت بہتر ہوگی مارنی تروار کی سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اس فتنہ سے وہ ہے کہ جو دو فریق لطمع مال وجاہ کے لڑیں اور مقصود اونمیں احقاق حق اور اعلاء دین اور امداد اہل حق کی نہو جیسی خانہ جنگی والونکا حال ہوتا ہے کہ اندھادھند آپس میں لڑنی لگتے ہیں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندھا ف ع یعنی باعتبار لوگوں اوسکے یہ حیثیت کہ نہیں پاینگی واسطے اوسکی فریادرس اور نہیں دیکھیں گی اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی یہہ معنی ہیں کہ نہیں تمیز کرینگی درمیان حق وباطل کی اور نہیں سنینگی نصیحت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوس میں حق ایذا دیا جاویگا یا پہنچاویگا فتنوں اور انکا شوکی سے سبب جو کوئی دیکھیگا اوسکو اور نزدیک ہوگا اوسکے کہ اور دیکھیگا اور نزدیک ہوگا وہ فتنہ اور کھینچیگا اوسکو طرف اپنی اور دراز کرنی زبان اوس فتنہ میں مانند لگانے تلوار کے ہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے یعنی تاثیر میں بلکہ زیادہ اوس سے جیسا کہ کہا گیا ہے جراحات السنان لها التيام ولا يلتام ما جرح اللسان ایسی کہا پہلی روایت میں سخت زیادہ مارنی تلوار کی سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ اِنَّمَا اَوْلِيَائِي الْمُتَّقُوْنَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَاِذَا قِيْلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ اَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگی آخیر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر فتنوں کا یہاں تک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف ح اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے یا تو دوام اور درازی مدت اوسکی ہے اسلیے کہ حلس ٹاٹ کو کہتے ہیں کہ نیچے فرشوں نفیس کی اوسکو بچھاتی ہیں اور وہ نیچے اوکی ہمیشہ پڑا رہتا ہے اوٹھایا نہیں جاتا یا یہہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتھ حلس کی بیچ سیاہی اور برائی کی یا اشارہ کیا اوسکی طرف کہ جیسے ٹاٹ گھر میں بچھا رہتا ہے ویسے ہی اوس فتنہ میں لازم کریں لوگ گھر ولنکو اور گوشہ نشینی اختیار کریں ترجمہ پس کہا ایک کہنے والے نے کہ کیا ہے فتنہ احلاس یعنی کیا حال رکھتا ہے اور کیسا ہے فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنی بھاگیگا بعض بعضے اور بعض سبب عداوت اور لڑائی کے ہے اور لینا مال واہل کا ہے بغیر استحقاق کی پھر فتنہ سرا کا ف ع لفظ فتنہ السرا ساتھ رفع کی عطف ہے ہرب پر بسبب معنی کی ہیں گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس ہرب وحرب اور فتنہ سرا کا ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ نصب کے ہے کہ عطف ہے فتنۃ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہہ ہے کہ سبب اوسکی ہونے کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف وتنعم ہوگا یا یہہ کہ واقع ہونا اوسکا خوشحال کریگا دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو کہ ترجمہ ظلمت وفساد اوسکا پیدا ہوگا نیچے دونوں قدموں ایک شخص کی سے کہ میری اہل بیت میں سے ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہل بیت میں سے ہے یعنی فعل میں اگرچہ ہوگا میری نسب میں اور نہیں ہوگا مجھسے ف ع یعنی میری اہل سے فعل میں اسلیے کہ اگر وہ ہوتا میری اہل سے فعل میں تو نہ برپا کرتا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہے انه ليس من اهلك یایہہ کہ نہیں وہ میری دوستوں میں سے حقیقۃً میں اور مؤید ہے اسکا یہہ قول حضرت کا ترجمہ

سوا اسکی نہین کہ دوست ہیری پر ہیر گا ہین پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی **ف** ح یعنی استقامت
نرکہتا ہوگا اور احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہین ہوتا اور ساتہہ اوسکی مرکب نہین ہوتا یعنی وہ لائق سرداری کی نہین ہوگا بسبب
قلت علم اور خفت رای کی اپس نہین واقع ہوگا وہی امر اپنی موقع پر جیسیکہ کولہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی **ترجمہ** پہر فتنہ دہیمار **ف** ع
یہان بہی لفظ فتنہ کی وہی دونون اعراب ہین رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیمار ساتہہ پیش دال اور زبرہ کی تصغیر دہمار کی ہی یعنی سیاہ اور
تاریک کے اور تصغیر مذمت کی لیے ہی اور بعضون نی کہا دہیمار سی مراد داہیہ ہے یعنی حادثہ کی اور دہیم اسما ر داہیہ سی ہی ترجمہ نہین چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت مین سے مگر
کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر او ضرر اوس فتنہ کا سب لوگونکو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگی کہ یہہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور
مدت زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہوجایگا صبح کریگا شخص اوسمین مومن یعنے بسبب حرام جاننی اوسکی خون اور آبرو اور مال
بہائی مسلمان کو اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی چیزون مذکورہ کو اور ہمیشہ رہیگا وہ یہان تک کہ ہوجاوینگی لوگ طرف دو خیمون کے
ف ع یعنی دو فرقونکی اور بعضون نی کہا دو شہرونکی اور فسطاط ساتہہ پیش اور زیر فا کی اصل مین خیمہ کو کہتی ہین پس یہہ قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال
کی سی ہی **ترجمہ** ایکخیمہ ایمان کا کہ نہین ہوگا نفاق اوسمین یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہین ایمان ہوگا اوسمین **ف** ع یعنی اصلا
یا کامل اوسکا بسبب کرنی اعمال منافقین کی مانند کذب اور خیانت اور عہد شکنی وغیرہ کے **ترجمہ** پس جب ہو یہہ پس منتظر ہونا ظہور دجال کی اوسدن یا اوسکی اگلی دن نقل کے
یہ ابوداود نے **ف** ع ح یہہ موید ہے اسکا کہ مراد فسطاطین سے دو شہر ہین پس ہونگی حضرت امام مہدی بیت المقدس مین پس گہیریگا اوسکو دجال پہر اوترینگی حضرت
عیسے پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کی پانی مین پس مارینگی اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نی کہ فسطاط ساتہہ
پیش اور زیر کی وہ شہر او خیمہ کہ جمع ہون اوسمین لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ اخیر زمانہ مین ہوگا لیکن بیچ تعیین پہلی فتنونکی کچہہ کلام نہین کیا ہی علماء نی
خصوصا بیچ فتنہ سراء کی کہ وہ شخص کون ہے اہل بیت مین سی کہ اوسکی قدمونکی نیچی سی یہہ فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ
فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی مدینہ سی اور فتنہ سراء تغلب مختار کا اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرۃ اہل بیت
کا ساتہہ اذن محمد بن حنفیہ کی پہر اجتماع کیا اوپر مروان نے سلطنت کی اور شروع ہوی یہانسی فتنی بہت اور فتنہ دہیمار تغلب ترک کا ہی اور لوٹنا اونکا
مسلمانونکی شہرونکو پس جو ملا اونسی وہ منافق ہی انتہی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ**
قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ یَدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابی ہی واسطی عرب کے شر سی کہ
نزدیک پہونچی **ف** ع یعنی ظہور اوسکا اور کہا طیبی نی کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان کا اور حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہون مین یا مراد اس سے قضیہ
یزید پلید کا ہی ساتہہ حضرت امام حسین رض کی اور یہہ قریب تر ہی یعنی مین اسلیے کہ شر اوسکی ظاہر ہی نزدیک ہر عرب و عجم کی **ت** نجات پائی اور مطلب پایا
وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہہ اپنا نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی ایذا سی باز رکہا قتال جب نہ تمیز ہو حق باطل سی **وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ
لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی مقداد بیٹی اسود کی سی کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی تحقیق نیکبخت البتہ
وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنونسی **ف** ع تین بار فرمایا یہہ کلمہ واسطی مبالغہ تاکید کی **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا
پس حسرت ہی اوس کی لیے کہ دور نہوا فتنہ سی اور صبر نکیا **ف** ح نقل کی یہہ ابوداود نی اس تقدیر پر لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا

ساتھہ تنوین کی اٹکے ہی اور سے او معنی وا ہا کی تحسر میں یعنی حسرت ہے اوسکی لیے کہ دور نہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا او میں اور صبر کیا در صورت ابتلا کی
یا بمعنی عجبا وہ اچھی کی ہی یعنی کیا عجب اور اچھا ہی صبر او سکا فتنوں سے اور بعضون نی لام کو زیر بھی پڑہا ہی متعلق فوا کی بمعنی التعجب کے وَعَنْ
ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ
كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ
عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ رکھی جاوی گی تلوار میری امت مین یعنی بعضو نمین قتل وقتال
شروع ہوگا نہین اوٹھائی جاویگی تلوار وقتل اوس سے قیامت تک ف ع چنانچہ ابتدا ہوئی آپکی زمانہ معاویہ سی اور جاری ہی اب تک سچا ہوا فرمانا حضرت
کا ترجمہ اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملینگی کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سے ساتھہ مشرکون کی ف ع چنانچہ کچھہ تو اونمین سے واقع ہوچکا بعد وفات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر رض کی ترجمہ اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجین گے کتنی ایک قبیلہ میری امت مین سے بتونکو
ف ع حقیقۃ اور شاید کہ یہہ ہونا آئندہ مین یا معنی اور بعضی ونمین سے وہ ہین کہ جنکی حق مین فرمایا تعس عبد الدنیا وعبد الدرہم ترجمہ اور تحقیق شان یہہ ہے
کہ ہونگی میری امت مین جھوٹے یعنی بیچ دعوی کرنی نبوت کی وہ تیس ہونگی سب گمان کرینگی کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہون نہین کوئی نبی پیچھی
میری ف ع لفظ خاتم ساتھہ زیر تے اور زبر اوسکی کی ہی اور یہہ جملہ حال ہی اور جملہ لانبی الخ تفسیر ہی پہلی جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری
سی ثابت ہینگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکیگا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی یعنی بسبب ثابت ہونی اونکی اپنی دین پر
یہانتک کہ آوی حکم خدا کا نقل کیا یہہ ابوداود اور ترمذی نی ف ح ع یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ امر کفر کا زمین پر نہ رہی اور یہہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق
ہی لفظ لا یزال کا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ
أَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ أَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَإِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ عَامًا قُلْتُ أَمِمَّا بَقِيَ أَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف ح ع یعنی مستقر او منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن او سلامتی کی فتنون سے
اور جاری رہیگی احکام سنت کی جیسا کہ چاہیی ترجمہ بیچ مدت پینتیس برس کی یا چھتیس برس کی یا سینتیس برس کی ف پس انتہا مدت انتظام امور اسلام کی یہہ برس ہو
اور ابتدا اوسکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور آخر مین شبہ نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان رض کا کہ اول فتنہ ہی اسلام مین سنہ پینتیس
ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس مین اور جنگ صفین سنہ سینتیس مین ف ع اور لفظ او کلمہ تنویع کی لیے ہی یا بمعنی بل کی اور احتمال ہی کہ فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال مین ہو کہ عمر شریف سے چند سال باقی رہی ہون کہ زیادہ ہون تیس برس پر کہ مدت خلافت خلفاء راشدین کی ہی پس جب اونکو
ملا دین مدت خلافت کی ساتھہ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچی کہ خبر دی ہی اور یہہ توجیہ اولی ہی اگر مراد کہین استقرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانی بدعت کی
اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار نہونی فتنہ لڑائی اور خلاف کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدائی وقت ظہور وحی سی اعتبار
کرین پس تمام ہونا عدد پینتیس کا وقت تمام ہونی خلافت حضرت عمر رض کی ہوگا اسلیی کہ امر امن اور ایمان اور سنت وجماعت او جمعیت قلبی کا خلافت شیخین رض
مین بہت منتظم اور خوب تہا اور حضرت عثمان رض کی خلافت مین بعد گذرنی ایکدو برس کے کچھہ کچھہ ظاہر ہوا کہ سبب وحشت دل اور برپا ہونی فتنہ کا ہوا ست پس

اگر ہلاک ہوں ف ع یعنی اگر اختیار کریں بعد انتظام امر دین کی مدت مذکورہ میں اور سہولت کریں امر دین میں اور گناہ کریں ت پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہے کہ ہلاک ہوئی ف ع یعنی اگلی امتوں کی لوگ کہ جنہوں نے کجروی کی حق سے اور اختلاف کیا حق میں اور سستی کی دین میں اور نام رکہا اسباب ہلاک کا اور مشغول ہونے کا ساتہہ اوس چیز کی کہ باعث ہی ہلاکت کی ہلاکت ت اور اگر قایم اور تمام ہو واسطے اونکی کاروبار دین اونکی کا ف ش ح یعنی فرمانبرداری امرا اور حاکموں کی اور قایم رکہنی شرایع کی اور استحکام اور شوکت دولت اسلام کی ت تو قایم اور پورا ہوگا دین اونکی لیے ستر برس تک ف ش ح اور شاید امور مملکت کی باعتبار امور کہ کی خوب بند و بست کے ساتہہ اور کامل تر ہونگی اس مدت تک بنسبت مابعد کی ساتہہ خبر دینی مخبر صادق کی اور وہی خوب جانتے ہیں اور سکو ابن مسعود کہتی ہیں ت کہ کہا اور پوچہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا یہہ ستر برس کے تمام و کامل ہوگا اونکے دین اوسوقت سے ہیں کہ باقی رہا یعنی شروع اون ستر برس کا بعد پینتیس یا چہتیس یا سینتیس برس کے ہوگا یا اوسوقت سے کہ گذرا یعنی ابتدار اسلام سے یا وقت ہجرت سے اور داخل ہیں یہہ سال بہی انکین فرمایا تمام و قایم ہوگا ابتدا اوسوقت گذرا نقل کی یہہ ابوداود نے ف ش ح نہ بعد گذرنے تیس یا چہتیس یا سینتیس کے اور یہہ تقریر کہ ذکر کی اور فتح کی ہے کافی ہی بیچ شرح اس حدیث کی اور وجہ مختار اور موافق لفظ کی یہی ہی اور شارحین نے اس مقام میں زیادہ اس سے کلام کیا ہی واللہ اعلم انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رح نے معنی حدیث کی یہہ لکہی ہیں کہ مضطرب ہوگا دائرہ اسلام کا سنہ پینتیس میں بسبب قتل عثمان رض کی اور چہتیس میں بسبب جنگ جمل کی اور سینتیس میں بسبب جنگ صفین کے پس اگر ہلاک ہوں بسبب غلبہ باغیوں کی اور مغلوبیہ امام حسن کے پس راہ اونکی راہ اونکیسی ہی کہ ہلاک ہوئی اگلی امتوں سے اور ہوا اسیطرح جسوقت کہ مضطرب ہوئی حضرت حسن طرف مصالحہ کی اور اگر قایم رہی بالفرض بسبب غلبہ امام کی قایم رہیگا ستر برس انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَۃٍ لِلْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْہَا اَسْلِحَتَہُمْ یُقَالُ لَہَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ کَمَا لَہُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہٰذَا کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اجْعَلْ لَنَا اِلٰہًا کَمَا لَہُمْ اٰلِہَۃٌ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلی طرف غزوہ حنین کے ف ع کہ بعد فتح مکہ کی ہی اور حضرت کی ساتہہ بعضی نو مسلم تھی کہ اسلام کی احکام جانتے نہ تہی ت گذری ایک درخت پر کہ تہا مشرکین کا لٹکاتی تہی اوسپر ہتیار اپنے ف ع اور اعتکاف کی کرتے اوسکی ت کہا جاتا تہا اوس درخت کو ذات انواط ف ش ح انواط جمع نوط کی ہی وہ مصدر ہے بمعنی لٹکانے کی چونکہ ہتیار اوسپر لٹکاتی تہی اوسکا نام ذات انواط رکہا تہا اور یہہ نام درخت مذکور کا تہا ت پس کہا بعضی نو مسلموں نے کہ جنکا مرتبہ توحید کا کامل نہوا تہا یا رسول اللہ ٹہرا دیجئے ہمارے لیے بہی ایک درخت کہ اوسپر ہتیار لٹکاویں ہم اور اوسکا ذات انواط نام رکہیں جیسا کہ مشرکوں کی لیے ہی ذات انواط کہ اوسپر ہتیار لٹکاتے ہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق تعجب و انکار کی سبحان اللہ یہہ کہنا تمہارا ایسا ہی جیسا کہا قوم موسی نے اوس موسی علیہ السلام ٹہرا دو ہمارے لیے ایک معبود کہ پوجیں ہم اوسکو جیسی کہ کافروں کی لیے ہیں معبود ف ع لیکن تفاوت ان دونوں کا پوشیدہ نہیں ہے اسلیے کہ مشبہ قوی تر ہی مشبہ بہ سے ت قسم ہی اوس ذات کی کہ بقا ذات میری کا اوسکی ہاتہہ میں البتہ سوار ہوگے یعنی چلوگے تم راہوں ان لوگوں کی کہ پہلے تم سے تہی ف خ نقل کی یہہ ترمذی نے یعنی بنی اسرائیل وغیرہ یہہ حکایت ہی ذکر حال کی کہ اسمین تین کہتی اور کرتی ہیں کہ بسبب گمراہی و حد سے گذر جانے کی ہیں جیسی کہ اگلی امتوں میں ہوا وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الْاُوْلٰی یَعْنِیْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّانِیَۃُ یَعْنِی الْحَرَّۃَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَیْبِیَۃِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَۃُ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن مسیب سے ف ع مسیب ساتہہ زبر ی مشددہ کی ہی اور کبہی زیر سے بہی پڑہتی ہیں تابعی جلیل القدر ہیں خلفاء اربعہ کو پایا ہی ت کہا واقع ہوا فتنہ پہلا کہ پہلی اوس سے کوئی فتنہ اسلام میں واقع نہوا تہا مراد کہتی ہیں ابن مسیب پہلے فتنہ سے مارڈالنا یا زمانہ مار ڈالنے عثمان رض بن عفان کا پس نہ باقی رکہا کوئی اون صحابہ میں سے کہ غزوہ بدر میں حاضر

ہوئی تہی **ف** شارح لفظ یعنی حدیث یہ کلام راوی کا ہے جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی وہی تفسیر کے کلام ابن مسیب کے پہلی فتنہ سے مراد تہی وکی اور قول یعنی تا آخر کلام ابن
مسیب کا ہے اور مراد یہہ ہے کہ اصحاب بدر مر گئی اوس وقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان رضی کا سنہ پینتیس میں اور کوئی باقی نرہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہہ مراد
نہین ہے کہ اصحاب بدر قتل عثمان رضی کی ساتہہ مارے گئے اور مر گئی اور اسیطرح اسکی بعد جو کی سعی بجا ہے اور حاصل کیہ وہ مبتلا نہین ہوئی فتنہ مین وہ بارسبب اسکے کہ بچا یا اونکو اللہ تعالی نے
برکت غزوہ بدر کی اور یہ روایت نہین ہے جو آخر مرے ان مین سعد بن ابی وقاص ہین کیہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مرے تہے پہر ہوا فتنہ دوسرا حرہ کا **ف** شارح حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر
مدینہ کی کہ اوسمین سیاہ پتہر بہت ہین اور وہان کے جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑہ گیا تہا اونکی لوٹتی مارنی کی لیی اور نہایت ظلم اور زیادتی اوس سے ہوئی اور یہہ جنگ
ہوئی سنہ تریسٹہہ مین تہا اسمین باقی رہا کوئی اون اصحاب مین سے کہ حدیبیہ مین حاضر تہی یعنی بیعۃ الرضوان والی پہر واقع ہوا فتنہ تیسرا اسپر گیا وہ فتنہ اور حال مین کچہہ لوگون مین قوت تہا اور
فربہی ہو **ف** شارح نقل کی ہیہ بخاری نی طباخ ساتہہ زبر طا اور تخفیف با کی او رکبہی ساتہہ تشدید با کی بہی آتا ہی بمعنی قوت اور فربہی پہر استعمال کیا گیا ہی غیر اس معنی مین اور یہہ
کہا جاتا ہی فلانی کو طباخ نہین ہے یعنی عقل نہین ہی اسکو اور خیر نہین اوسکی پاس اور مراد یہہ ہے کہ اوس فتنہ مین نہین باقی رہا اونمین یعنی تابعین مین کچہہ بعنی صحابہ مین سے اور جو اسمین
لکہا ہی مراد تیسری فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانی مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج کی ہی ساتہہ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ
کی اوسمین تخریب کعبہ کی بہی ہی اور وہ سفر کہ سنہ چوہتر مین ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کے انتہی لیکن اس تقدیر پر صحیح نہین ہی یہ کہ صحابہ مین سے کوئی باقی نہتا اسلیے کہ اوسمین جماعت
صحابہ کی تہی پس قول اول صحیح ہی

بَابُ الْمَلَاحِمِ

یہہ باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کی **ف** شارح لفظ ملاحم ساتہہ زبر میم اور زیر حا کی ہی جمع ملحمہ کے
یعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہی یا تو لحم سے بسبب بہت ہونی گوشت ماری گیون کی اوسمین یا مشتق ہی لحمہ کپڑی سے یعنی بانی کی ہی بسبب گتہہ جانی اور اختلاط لوگون کی اوسمین
مانند اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتہہ تانی کی اور پہلی معنی مناسب تر اور قریب تر ہین اور ملحمہ معنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بہی آتا ہی اور صراح مین ہی ملحمہ فتنہ اور جنگ بزرگ اور اسمین بیان
ذکر ہی اون لڑائیون کا کہ مخصوص ہین بیچ مکانون مخصوصہ وشہرون معینہ کی اور اسی لحاظ سے اس باب کو جدا لائی باب الفتن سے کہ اوسمین ذکر قتال کا مجمل
و مبہم تہا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ
عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ
وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰی يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِیْ
يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْيَانِ وَحَتّٰی يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِیْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ
ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ
الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِیْ
فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی اونکا ایک **ف** شارح یعنی دونون دعوی کرین اسلام
کا کہین گے اور دونون گروہ مسلمان ہونگی اور دونون دعوی حقانیت کا کرینگے اور ہر ایک اپنے گمان واعتقاد مین حق پر ہوگی کہا علما نے کہ مراد ان دو گروہ سے بعد اسعاف
اور علی کی ہین جیسی کہ علی نے فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہہ آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کے جانب سے اونکی پاس قید کر کرلائی ایک شخص نے اونکی جماعت مین سے اوسکی حال کا پوچہا
کہا کہ ہم جانتا ہون کہ یہہ مسلمان تہا اسلام کہتا تہا فرمایا کیا کہتا تہی وہ ایسا ہی مسلمان ہے اور اس حدیث مین دلیل ہی واسطے بطلان قول خوارج کی کہتی ہین دونون جماعت کو

ہیں اور اوسکے بطلان قول روافض کے کہتے ہیں مخالف علی رضی اللہ عنہ کی کافر ہیں ت اور نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائی جاویگی یعنی پیدا ہونگے ٹہری نسادی قریب
جہوٹی کہ جہوٹ بناوینگی اسناد رسول پر قریب تیس کے ف شارح اوپر ایک حدیث میں تیس فرمائی اور یہان قریب تیس کے تو وہان بہی قریب تیس کی مراد ہون مسامحۃً
تیس فرمائی یا یہہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال و ابہام کی ہوئی ہو اور پہر بتعیین تیس کے اور اسیطرح نہیں منافی ہی روایت روایت طبرانی کی عن ابن
عمرو لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا اسلیے کہ مراد اوس سے کثرت ہی اور تیس مقید ہیں سات نہہ دعوی نبوۃ کی اور باقی بغیر اوسکی اور احتمال ہی کہ ستر تیس کے ہون کہ
سب ہو جاویں واللہ اعلم ت ہر ایک اونمیں سے گمان و دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاوے گا اور اوٹھایا جاویگا
علم ف ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق ہی کتاب و سنت سے ساتہہ مرنی علماء اہل سنت و جماعت کے بس بہت ہونگے جاہل و بدعتی موت عالم فوت عالم ہی ت اور
نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ بہت ہونگے زلزلے ف ع یعنی جیسے کہ ظاہر زمین کا ہی یا معنوی کہ وہ خطر حکی بلائیں ہیں ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد
ہی اس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین میں اور خوش گذرنگی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسے کہ صاحب ہی راحت و عیش کی کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قایم نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنی اور لڑائیاں مسلمانوں میں اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل
ہی ف ع یعنی مراد ہرج سے قتل ہی کہ بسبب فتنہ کی وجود میں آویگا اور یہہ تفسیر کسی راوی کی ہی ت اور یہانتک کہ بہت ہوگی درمیان تمہاری مال
پس بہت بہت ہوگی یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کری صدقہ اوسکا ف ع یہہ جو عبارت ہی حدیث میں حتی یہم الخ کہ جسکا
ترجمہ لکہا اسمین کئی وجہیں ہیں اول تو یہہ کہ یہم ساتہہ پیش ہی کی اور زیرہ کی پڑہیں اور رب ساتہہ نصب کے بنابر اسکی کہ مفعول یہم کا اور فاعل اوسکا من
یقبل ساتہہ حذف مضاف کی کہ فقدان ہے اور یہہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق میں ڈالیگا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈہونڈنا
اوس شخص کا کہ قبول کری اوسکے صدقہ کو یعنی بہت ڈہونڈیگا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور کم پاویگا بسبب کم ہونی محتاجونکی دوسری یہہ کہ ساتہہ زبر ی اور زیر
ہ کی پڑہیں ہم سے بمعنی قصد کی اور رب بنابر فوع اس صورت میں رب المال فاعل ہی اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کری اور بہت ڈہونڈی صاحب مال اوس شخص
کو کہ لیوی صدقہ اوسکا اور تیسری یہم ساتہہ زبری اور پیش ہ کی اور رب منصوب ہم سے بمعنی غمگین کرنیکی کہ متعدی بہی آیا ہی کذافی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو
نہ پانا فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کری گا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی سے دینی کا روبرو اوس شخص کے کہ گمان کرتا ہی اوسکی
قبول کرنی کا پس کہیگا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو واسطے نہیں حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غناء قلبی و ظاہری کی یہہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانی
اونچی عمارتونکی ف ع جیسے اسوقت ہیں کہ لوگ فخر کرتی ہیں بڑے بڑے مکان بنانیکا اور جو مکان کہ پہلے ہوتی ہیں اونکو ڈہا ڈالتی ہیں اور اونکو گہر اور باغ وغیرہ
سیر کی مکان ٹہیراتی ہیں ت اور یہانتک کہ گذریگا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہیگا ای کاشکی ہوتا میں جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دین اور
دنیا یا بسبب کثرت بلاؤں اور فتنوں کے یہہ آرزو کریگا کاشکی میں مردہ ہوتا نہ دیکہتا یہہ فتنی ت اور یہانتک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کے طرف سے ف شرح اسکے
بیچ باب العلامات بین یدی الساعۃ کی آویگی اور اوس وقت توبہ کی دروازی بند ہوجاوینگے بعد اسکی توبہ قبول نہیں ہونگی جیسے کہ فرمایا ت پس جب نکلیگا آفتاب
مغرب کی طرف سے اور دیکہیں گے اوسکو آدمی ایمان لاوینگی سب اور امر آخرت ظاہر ہو جاویگا پس یہہ وقت ہی کہ نہیں نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس روز
ایسا نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلے اوس دن کی اور نہ نفع دیگا کسب نفس کا نیکی کو اپنی ایمان میں اگر کسب کئے نہ تہی پہلے اوس دن کی ف ع اور بعضون نے کہا ہی تقدیر
اسکی یہہ ہے کہ نہیں نفع دیگا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب نیکی کا اوسکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلے یا نہ کسب کئے تہی نیکی اور مراد نیکی سے توبہ ہی یعنی نہیں نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہوں سی پس معلوم ہوا کہ لفظ اور تنویع کی لیے ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہیں نفع دیگی اوسکو توبہ شرک سی اور نہ توبہ گناہوں سے
ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اس حالت میں کہ کہولا ہوگا دو شخصوں نے کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچنی یا خریدنے کے لیے

لیی اور اضافت کبیر کی ایک طرف اونٹ ونوں سے اسلیے ہی کہ وہ مالک اوسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہی ت پس حاصل یہہ کہ فروخت نہیں کرینگے
گی اوسکو اور نہیں لپیٹینگی اوسکو اسی حال میں ہونگے کہ قیامت قایم ہوگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھیرا ہوگا ایک شخص ساتہہ دودہ اونٹنی اپنی کی پس نہ پیویگا
اوسکو ف ح یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہونچیگی ت اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسی حالت میں کہ ایک شخص
لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا یعنی تاکہ اپنی جانوروں کو اوس میں پانی پلاوے پس نہیں پلایا ہوگا اوس میں کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قایم ہوگی قیامت اسی حالت میں
کہ تحقیق اوٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہہ اپنے کے پس نہ کہا سکیگا اوسکو کہ قیامت آپہونچیگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی قیامت یکایک آجاویگی لوگ کاروبار
میں ہونگے کہ آپہنچیگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی اوس سے سب مرجاوینگی لیکن علامتیں پہلے اوسکی دیکہیں گی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ
الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑوگی تم ایک قوم سے کہ پاپوشیں اونکی چمڑوں بالداریں یا غث کی ہونگی اور یہاں تک کہ لڑوگی تم ترکوں سے
ف ح کہ اولاد یافث بن نوح کی ہیں اور ترک نام پدر کلان اونکا ہی اور صورت اونکی یہہ ہے ت چہوٹی آنکہوں والی سرخ چہرے چپٹی ہونٹوں والی ناکیں گویا کہ منہ اونکے
سپریں ہیں چمڑوں تہ بتہ کی ف ح مجان ساتہہ زبر میم اور تشدید نون کی جمع مجن کے کہ میم کی زیر سے ہی یعنی سپر کی اور مشابہت دی اونکی مونہوں کو ساتہہ سپر کی
بسبب پہیلی ہوئی اونکی اور اونکی گول ہونے کو ساتہہ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کی بسبب سخت ہونے اور کثرت گوشت اونکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ
فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ
عِرَاضَ الْوُجُوْهِ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑوگی تم خوز اور
کرمان سے کہ عجم ولایتیں سے ہیں ف ح خوز ساتہہ پیش خ اور جزم واو کی اخر میں زے نام ایک قوم کا ہی رہنیوالوں بلاد خوزستان سے اور کرمان ساتہہ زیر اور زبر کاف کے
نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کی ت اور صفت خوز اور کرمان کی یہہ ہے کہ سرخ مونہہ پست بینی خورد چشم مونہہ اونکے مانند سپروں تہ برتو
کی پاپوشیں اونکی بالدار نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کے بیچ عمرو بن تغلب سے بجای سرخ مونہہ کے چکلی منہ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ
وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ
مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہاں تک کہ
لڑینگی مسلمان یہودیوں سے پس مارینگی یہودیوں کو مسلمان یعنی غالب آوینگی مسلمان یہاں تک کہ چہپیگا یہودی پیچہے پتہر کی اور درخت کی پس کہیگا پتہر اور
درخت یعنی دونوں یا ایک اونمیں سے ای مسلمان ای بندے اللہ کی یہہ یہودی چہپا ہے میرے پیچہے پس آ اور قتل کر اوسکو مگر درخت غرقد ت ح یہہ استثنا ہی درخت سے یعنی سب
درخت آگاہ کرینگی مگر غرقد نہیں کہیگا اور غرقد ساتہہ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کی نام ایک درخت خاردار کا ہی در مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتے ہیں
اضافت اسکی طرف کرتے ہیں ایسی کہ اگلی زمانہ میں درخت وہاں بہت تہے اور یہہ درخت یہود کو ساتہہ اوسکی پناہ لاوے گا ظاہر نہیں کریگا اور نشان نہیں دیگا
اور پوشیدہ رکہیگا ت اسلیے وہ درخت یہودیوں کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف ح اور اوسکو اونکی ساتہہ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکی کی نہیں جانتے اور کہا ہے بعض علما نے کہ یہہ ہوگا بعد نکلنے دجال کی جسوقت کہ لڑینگی مسلمانوں سے وہ یہودی کہ تابع ہونگی دجال کی وَعَنْهُ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلی گا ایک شخص قحطان مین سے ف ع قحطان ساتہہ زبر قاف اور جزم ح کی بوزن عثمان ہی ت ہانکی گا وہ شخص لوگون کو ساتہہ لاٹہی اپنی کی نقل کی بخاری و مسلم نی ف ح ع یہہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگی لوگ اوسکی اور اتفاق کرینگے اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہی کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتہہ عصا کی اور کہا بعضون نی کہ شاید وہ شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ جیسی کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تمام ہونگی دن اور رات یعنی نہین منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہین آویگی قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے ف ع موالی ساتہہ زبر میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہہ ہین یہان تک کہ ہوگا وہ حاکم لوگون پر ت کہا جاوی گا اوسکو جہجاہ نقل کی یہہ مسلم نی اور بعضے نسخون مین جہجاہ ساتہہ دو ہیون کی اور بعضون مین جہجا ساتہہ حذف ہ آخر کی ہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی البتہ کہولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح ع آل کسری مین لفظ آل کا زاید ہی مراد ہی اوس سے اہل و عیال اوسکی اور کسری ساتہہ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسی بادشاہ روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتہہ زبر قاف کے اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قلعہ کا ہی مداین مین کہ آل فارس اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنالی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مداین مین اور یہہ گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمر رضی کی نکالا گیا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ ہلاک ہوا کسری پس نہوگا کسری پیچہی اوسکی ف ع ہلاک ہوا یہہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہی کہ ہلاک ہوگا ہلاک ہوا اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی یا دعا اور تفاؤل ہی ت پس نہوگا کسری بعد اوسکی ف ع ح یعنی بعد کسری کی کہ موجود تہا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہہ ہین کہ نہین مالک ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکی قیامت کے دن تک اور یہہ بات اوس وقت فرمائی کہ خسرو نی نامہ آنحضرت کا پہاڑ ڈالا ت اور قیصر کہ بادشاہ روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹی جاوینگی خزانہ اونکی راہ خدا مین اور نام رکہا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح اور یہہ عطف ہی قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نی اور نام رکہا آنحضرت نی الخ چونکہ پہلی کلام مین اشارہ تہا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتہہ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کے پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتہہ جایز ہونی اوسکی تاکہ نہ وہم کرین وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سی ہی پس فرمایا کہ جنگ کرنی مین ساتہہ دشمنون کے فریب و حیلہ ہی لازم ہین کہ بیچ حصول فتح اور ظفر کے دخل رکہتی ہین جیسی کہ اپنی لشکر کو حیلون سے دشمن کے آنکہون مین بہت کر دکہلادین یا مثل اسکے کہ مین ایک طرف جاوینگا دشمن خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہون و نیز ایک بارگی جا پڑین اور مانند انکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتہہ پیش اور زبر خ کی اور جزم دال کی اور ساتہہ پیش دال کی اور زبر اسکی بہی آیا ہی اور ساتہہ زبر خ اور جزم دال کی فصیح تر ہی وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا

الله

اللهُ ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله رواه مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہ بھتیجا ہے سعد
بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہیں اسلام لائے فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے یعنی بعد میری جزیرہ عرب سے ف ا ح ع یعنی ولایت عرب ہے اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے
کہ احاطہ کیا ہے دریائے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے پس معنی یہہ ہیں کہ جنگ کروگے بقیہ جزیرہ سے یا ساری جزیرہ سے اس حیثیت کہ نہیں چھوڑا
جاویگا کافر اوسمین ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالی تمہارے ہاتھہ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگے روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اوسپر اللہ نقل کی یہہ مسلم نے ف ع یعنی اوسکو مقہور و مغلوب کریگا اور ہلاک اوسکی ہاتھہ لگیا ہوگا تمہاری
ہاتھہ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کی ہاتھہ سے کہ وہ اوتریگے مسلمانوں کی مدد کیلیے اور خطاب اس میں صحابہ کو ہے اور مراد امت ہے وعن عوف بن مالك
قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من ادم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح بيت المقدس
ثم موتان يأخذ فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا يبقى بيت
من العرب الا دخلته ثم هدنة تكون بينكم وبين بني الاصفر فيغدرون فيأتونكم تحت ثمانين غاية
تحت كل غاية اثنا عشر الفا رواه البخاري اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان
شام سے حال یہ کہ آنحضرت چمڑے کی خیمہ میں تھے فرمایا گن چھہ چیزوں کو پہلی قیامت سے یعنی یہہ چھہ چیزیں علامات قیامت سے ہیں کہ پہلی اوسکی واقع ہونگی اول
مرنا میرا کہ جبتک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف ح یعنی جبتک بیت المقدس کو فتح نہیں کروگے قیامت قائم نہوگی
اور لفظ مقدس ساتھہ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس ہے اور ایک نسخہ میں ساتھہ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کی ت تیسری وبا
عام کہ پیدا ہوگی تم میں مانند بیماری بکریوں کے ف ع قعاص ساتھہ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ مواشی میں پیدا ہوتی ہے کہ دریکایک مر جاتی ہیں اور مراد
وہ وبا ہے کہ حضرت عمر کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مر گئے لشکرگاہ مسلمانوں کا اوس وقت عمواس تھا اور اسیلیے اسکو طاعون عمواس کہتے
ہیں اور یہہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دیجاویگی مرد کو سو دینار پس رہیگا ناراض و قلیل و حقیر جانکے
اوسکو ف ع یہہ ہوا حضرت عثمان کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب سے مگر داخل ہوگا اثر اور شر
اوس فتنہ کے اوس گھر میں ف ش ح لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے پیدا ہوئی ت چھٹی صلح کہ ہوگی درمیان تمہارے اور
درمیان روم کے ف ش ع بنو الاصفر نام روم کا ہے اسلیے کہ پہلا باپ تھا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی ت پس عہد شکنی کرینگے
وہ پس آوینگے تم پر نیچے اسّی نشانوں کی ف ش ح لفظ غایہ ساتھہ غین معجمہ اور ی کی نشان کہ جنگ میں ہمراہ سردار کے ہوتی ہیں اور بعضے روایتوں میں غابہ ساتھہ ب
موحدہ کی آیا ہے معنی بیشہ کی تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھہ بیشہ کی ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کیے یہہ بخاری نے ف مقصود
بیان کرنا بہت لشکر کا ہے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم
بالاعماق او بدابق فيخرج اليهم جيش من المدينة من خيار اهل الارض يومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين
سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين اخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم
ابدا ويقتل ثلثهم افضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون ابدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم
يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون اذ صاح فيهم الشيطان ان المسيح قد خلفكم في اهليكم
فيخرجون وذلك باطل فاذا جاءوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف اذ اقيمت الصلوة فينزل

عیسی بن مریم فامّھم فاذا راٰہ عدو اللہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوتریں گی روم اعماق مین ف ع اعماق ساتھہ زبر ہمزہ کی نام ایک جگہہ کا ہی اطراف مدینہ مین ت یا دابق مین ف ع دابق ساتھہ زبر ب کی اور کبہی زیر بہی پڑہی جاتی ہی نام ایک جگہہ کا ہی بازار مدینہ سی ور مقابل مین ہے کہ وہ دونون موضع ہین اور اوسکا شکرا وکی لیی ہی ت پس نکلیگا طرف اونکی ایک لشکر مدینہ سی ف ع کہا ابن ملک نی کہا بعضون نی کہ مراد مدینہ سی حلب ہے اور اعماق دابق دونون موضع ہین قریب اسکی اور بعضون نے کہا مراد مدینہ سی دمشق ہی اور کہا ازہار مین کہ یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد مدینہ سی مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہہ قول ضعیف ہے اسلیی کہ مدینہ نبویہ خراب ہوگا اسوقت مین ت بہترین لوگون زمین کسی او سدن ف ع من خیار اہل بیان ہے جنس کا اور لفظ اوسدن سے احتراز ہی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ت پس جسوقت کہ صف باندہین گی یعنی لڑائی کی لیی کہینگی روم خالی کرو جگہہ درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگون کی کہ بندی پکڑ لائی ہین ہم مین سے لڑین ہم اونسی ف ح یعنی جن مسلمانون نی کہ جہاد کیا ہی ہمیں اور اسیر کیا ہی ایک جماعت کو ہم مین سے اونکو ہماری سپرد کرو تا لڑین ہم اونسی اور بدلہ اپنا لیوین غرض یہہ ہی تا مسلمانون کا اور تفرقہ ڈالنی اونکی بات مین ہی ت پس کہینگی مسلمان قسم ہی اللہ کی نہین خالی کرینگی ہم درمیان تمہاری اور درمیان مسلمان بہائیون اپنی کی اور نہین چہوڑینگی ہم تمکو ساتھہ اونکی پس لڑین گی مسلمان روم سے پس شکست کہاونگی تہائی مسلمان اور بہاگ جاوینگی نہین رجوع کری گا اللہ تعالی ساتھہ رحمت کے اونپر کبہی ف ع یہہ کنایہ ہی اس سے کہ وہ کفر ہی پر مرینگی اور عذاب ہیگا اونپر ہمیشہ ت اور ماری جاوین گی تہائی اونکی وہ بہترین شہدا کی ہونگی نزدیک خدا کی اور فتح کرینگی تہائی مسلمان باقی یعنی روم کی شہر اونکو نہین فتنہ مین ڈالی جاوین گی کبہی ف ع یعنی نہین مبتلا کیی جاوینگی کسی بلا مین اور نہین امتحان کیی جاوین گی ساتھہ مقاتلہ کی یا نہین عذاب دیی جاوینگی کبہی اسمین اشارہ ہی خاتمہ بخیر ہونی انکا ت پہر فتح کرینگی قسطنطینیہ ف ع اس لفظ کو کئی وجہ کر تصحیح کیا ہی مشہور ساتھہ پیش قاف اور جزم سین اور پیش طا اور جزم نون کی بعد اوسکی طا مکسور اور یا ساکن بعد اسکی نون مفتوحہ پہلی تا کی اور بعضون نے ساتھہ زیادتی یا مشدد کی بعد نون دوسری کی تصحیح کی ہے چنانچہ اکثر مشکوٰۃ کی نسخون مین اسیطرح ہی اور بعضی نسخون مین ساتھہ زیادتی یا مخففہ کہ بدلی یا مشددہ کی اور ان دونون صورتون مین نون اخیر کو زبر ہوا اور یہہ بڑا شہر ہے روم کی شہرون سی کہ دار السلطنت روم کا ہی اور اوسکو استنبول بہی کہتی ہین اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی اور کہا ترمذی نی کہ قسطنطنیہ بعضی صحابہ کی زمانہ مین فتح ہوی اور نزدیک نکلنی دجال کی بہی فتح ہوگی جیسی کہ فرمایا ت پس اوسوقت کہ تقسیم کرتی ہونگی مسلمان غنیمتین حال آنکہ لٹکائی ہونگی تلوارین اپنی درخت زیتون پر ناگہان آواز دی گا اونمین شیطان یہہ کہ مسیح دجال تحقیق پیچہی تمہاری یا تمہاری اہل اولاد مین پس نکلین گی یعنی لشکر مدینہ کا یہہ خبر سنتی ہی قسطنطنیہ سے اور یہہ خبر شیطان کی جہوٹی ہوگی دجال ہنوز نکلا نہ ہوگا پس جب آوینگی مسلمان شام مین نکلیگا دجال ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد شام سی قدس ہے کہ وہ اسمین ہی اسلیی کہ بعض روایات مین تصریح ہی ساتھہ اسکی ت پس اوسوقت یہہ تیاری کرتی ہونگی لڑائی کی برابر کرینگی صفین ناگہان قایم کیجاوی گی نماز ف ع اور نسخہ صحیحہ مین اذ ساتھہ الف کے ہی یعنی وقت تکبیر کہنی موذن کی نماز کی لیی ت پس اوترینگی عیسے ابن مریم ف ع یعنی آسمان سی اوپر منارہ مسجد دمشق کی پہر آوینگی قدس مین ت پس امام ہونگی حضرت عیسی مسلمانون کی ف ع نماز مین اور ظاہر مسلمانون سی امام مہدی ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ آگی بڑہاوینگی امامت کیلیی حضرت عیسی امام مہدی کو اور سبب یہہ بیان کرینگی کہ نماز تمہاری لیی قایم کی گئی ہی اور اسمین اشارہ ہوگا متابعت کا اور اسکا کہ مین اسیر نہین ہون بالاستقلال بلکہ مین مقرر اور مؤید ہون پہر بعد اسکی امامت کرتی رہینگی عیسی انکی ہمیشہ پس اس فرمانی مین کہ امام ہونگی تغلیب ہے یا کرینگی امامت مجازا یعنی امر کرینگی اونکی امام کو امامت کا اور ہوگا دجال اسوقت گہیری ہوی مسلمانون کو ت پس جب دیکہی گا حضرت عیسی کو دشمن خدا کا یعنی دجال گہلنی لگیگا جیسا نمک گہلتا ہی پانی مین پس اگر چہوڑ دیوینگی حضرت عیسی اوسکو پگہل جاوی خود اور نہ مارڈالین البتہ گہل جاوی یہانتک کہ مرجاوی اور ہلاک ہوجاوی لیکن قتل کریگا اوسکو خدا تعالی حضرت عیسی کی ہاتہہ سی یعنی حکم اور ارادہ الہی مین یہہ ہی ہلاک اوسکا حضرت عیسی کی ہاتہہ پر ہو قتل پس دکہلاوینگی عیسی اونکو یعنی مسلمانون کو یا کافرونکو یا سب کو خون دجال کا اپنی

نزدیک ہے نقل کی مسلم نے **وعن** عبد الله بن مسعود قال ان الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون لاهل الشام ويجمع لهم اهل الاسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فيقتتلون حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فاذا كان يوم الرابع نهد اليهم بقية اهل الاسلام فيجعل الله الدبرة عليهم فيقتتلون مقتلة لم ير مثلها حتى ان الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الاب كانوا مائة فلا يجدونه بقي منهم الا الرجل الواحد فباي غنيمة يفرح او اي ميراث يقسم فبينا هم كذلك اذ سمعوا بباس هو اكبر من ذلك فجاءهم الصريخ ان الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في ايديهم ويقبلون فيبعثون عشر فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعرف اسماءهم واسماء آبائهم والوان خيولهم هم خير فوارس او من خير فوارس على ظهر الارض يومئذ رواه مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تحقیق قیامت نہیں قایم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جاویگی میراث ف ع یعنی بسبب کثرت مارے جانے مسلمانوں کی یا بسبب اوٹھ جانے شرع کی جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں یا بسبب کثرت دیون کی نوبت تقسیم کی نہیں پہنچی کی ت اور نہ خوش کیے جاوینگے یعنی نہیں خوش ہوگا کوئی بسبب غنیمت کے ف ع یا تو بسبب قلت کی یا بسبب خیانت کی پس نہیں خوش ہونگی ساتھہ اوسکی اہل دیانت ت پھر کہا ابن مسعود نے بیچ بیان اس حال اور وقوع اس قصہ کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگی لشکر واسطی مقاتلہ اہل شام کی اور جمع کرینگی واسطی قتال ان دشمنونکی مسلمان بہی لشکر مراد ہی دشمن سے روم پس انتخاب کرینگی اور چنینگی مسلمان اپنی لشکر میں سے ایک فوج کو کہ آگی بہیجینگے تا جنگ کری اور مر جاوی پہر نہ پہری وہ فوج مگر غالب و فتحیاب ف ع ح یہہ جملہ صفت کاشفہ مبینہ موضحہ ہی شرطہ کی اور معنی یہہ ہیں کہ مسلمان بہیجینگے اس لشکر کو اس شرط پر کہ بہاگیں نہیں بلکہ ٹہیری رہیں اور ثابت رہیں یہاں تک کہ مارے جاویں یا غالب آویں شرطہ ساتھہ پیش شین اور زبر را اور جزم اوسکی اول لشکر کہ حاضر ہو جنگ کی لیے اور مستعد ہو واسطی مرنی کی اور یتشرط باب تفعل سی نکالا گیا ہی یہی سی اور یشترط باب افتعال سی بہی روایت ہی ت پس لڑینگی مسلمان کافر یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات اور باز رکہی گی اونکو لڑائی سی پس پہرینگی مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنی کی ہر ایک یعنی دونوں فریق میں سے غیر غالب یعنی او غیر مغلوب ہوا اور فنا ہو جاویگی یعنی ماری جاوی گی وہ فوج کہ پہلی بہیجی گئی تہی لڑنیکی لیے ف ع یہاں شرطہ معنی جلیس کے ہی یعنی جانبین کے اگلی فوجیں ماری جاوینگی حاصل یہہ کہ اور فوجیں طرفین کی پہر آوینگی اور نہیں ہوگا غلبہ کسیکو دوسری پر اور اگلی فوجیں طرفین کے فنا ہو جاوینگی والا ہو غلبہ اونکی لیے فنا ہوا اگلی فوج اونکی حال انکہ کہا ہی کہ ہر ایک غیر غالب ہوگی پہر انتخاب کرینگی مسلمان ایک لشکر کو واسطی مرنی کی نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہاں تک کہ حائل ہوگی درمیان اونکی رات پس پہرینگی مسلمان اور کافر طرف ڈیروں اپنی کی ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنیکی لیے پہر انتخاب کرینگی مسلمان ایک لشکر کو مرنی کی لیے نہ پہری مگر غالب پس لڑینگی یہاں تک کہ شام کرینگی پس پہرینگی مسلمان اور کافر ہر ایک غیر غالب اور فنا ہو جاویگی وہ فوج کہ آگی نکلی تہی لڑنی کی لیے پس جب ہوگا دن چوتہا اوٹہینگی اور قصد کرینگے طرف جنگ کفار کی باقی اہل اسلام پس کریگا اللہ تعالی شکست کفار پر ف ت دبرہ ساتھہ زبر دال مہملہ اور بے موحدہ کی اسم ہی دبار سی اور روایت کیا گیا ہی ابہی اور معنی دونوں کے ہزیمت یعنی شکست ہیں ت پس لڑینگی لڑائی کہ نہیں دیکہا گیا ہی مانند اوسکی یہاں تک کہ پرندہ البتہ ارادہ کریگا گذرنی کا اونکی جوانب اور نواحی پر پس نہیں پیچہی چہوڑیگا اونکو یعنی نہیں تجاوز کریگا اونسی یہاں تک کہ گر پڑیگا زمین پر مردہ ف ع یعنی گرجاویگا اور اوڑیگا اور ان کے دوسری طرف تک نہیں پہنچیگا اور آخر کار یہاں تک کہ گر پڑیگا مرکر بسبب بدبو لاشوں کی یا بسبب درازی مسافت کی اوس طرف سی دوسری طرف تک پہنچا دیگا اور نہیں پہنچی و گر پڑیگا مرکر ت پہر گنینگی بیٹی ایک باپ کے کہ تہی سو ف ع یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوئی تہی لڑائی میں سب بیٹی ایک جد کے ہونگی وہ جو اپنی کو شمار کرینگی تو تہی سو ت پس نہ پاوینگی اوس عدد سو کو کہ باقی رہا ہو

اونسی مگر ایک مرد ف ع خلاصہ معنی کا یہہ کہ وہ شروع کرین گی گنا نفسون آپکا پس شروع کریگی ہر جماعت گنا اقارب اپنی کا پس نہین پاوینگی سومین سی مگر ایک پس بہت
ماری جاینگی ت پس ساتہہ کس غنیمت کی خوش کیجاویگی ف ع لفظ فبای مین ف تفریعیہ ہی یا فصیحہ ہی کہا طیبی نی کہ یہہ جزا ہی شرط محذوف کی یعنی مبہم فرمایا پہلی
ان الساعۃ لاتقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمۃ اس حیثیت سے کہ مطلق کہا اوسکو پہر بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی عدو الخ بایں طریق کہ یہہ مقید ہی ساتہہ اس صفت
کی یعنی تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سی ایسی نہین ہونگی کہ جہان آدمی مارے جاوین وہان تقسیم کہان اور خوشی کہان پس اس صورت مین صحیح ہوگا یہہ کہ کہا جاوی پس جبکہ ایسا
تو پس ساتہہ کس غنیمت کی خوش ہونگی انتہی ت یا کونسی میراث تقسیم کیجاویگی پس وسوقت مین کہ وہ ہونگی اسطرح ناگاہ سنینگے مسلمان خبر اور لڑائی شدید کی کہ بزرگتر او
سخت تر ہوگی پہلی لڑائی سی پہر آویگی مسلمانون کو آواز یعنی فریاد کی یہہ کہ دجال پیچہی ونکی آیا ہی ونکی اولاد مین پس چہوڑ دینگی وہ جو ہاتہون مین انکے
ہی یعنی غنیمت اور تمام اموال بخوف ضرر اہل و عیال کی اور متوجہ ہونگی طرف دجال کے پس بہیجینگے دس سوار تا مطلع ہون حال دشمن کیسی ف ع لفظ طلیعہ بروزن کریمہ
کی وہ شخص کہ بہیجا جاوی تا کہ مطلع ہو حال دشمن کیسی یا مند جاسوس کے فعیلۃ بمعنے فاعلہ برابر ہی اسمین واحد اور جمع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون
نام اون دس سوارون کی اور نام اونکی باپونکی اور رنگ اونکی گہوڑون کی ف ع اسمین معجزہ ہی حضرت کا اور دلیل ہی اسپر کہ علم اللہ تعالی کا محیط ہی ہر چیز کی کلیات
و جزئیات کو وہ بہترین سوارون کی فرمایا بہترین سوارون مین سے ہونگی پشت زمین پر اوسدن نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوَهَا
سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ
جَانِبَیْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ
یَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْنَهَا فَیَغْنَمُوْنَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ
اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَیَرْجِعُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ کی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کیا سنا ہی تمنی ایک شہر کہ ایک جانب اوسکی جنگل مین ہے اور ایک دریا مین کہا صحابہ نی ہان یا رسول اللہ سنا ہی ہمنی ف ع کہا ایک شارح نی کہ یہہ شہر روم مین ہی کہا بعضون
نی ظاہر یہہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہی اور فتح ہونا اوسکا علامات قیامت سے ہی انتہی اور احتمال ہی کہ وہ اور شہر ہو بلکہ ظاہر یہی ہی اسلیے کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتہہ بہت کشت
خون کی اور یہہ شہر فتح ہوگا ساتہہ تہلیل و تکبیر کی ت فرمایا حضرت نے کہ برپا نہین ہوگی قیامت یہان تک کہ جنگ کرینگی اوس شہر والون سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق
مین سی ف ع کہا مظہر نی کہ گروہ شام کی اولاد اسحاق سی ہین اور وہ مسلمان ہونگے انتہی اور احتمال ہی کہ اونکی ساتہہ اور بہی ہون سوا اونکی اولاد اسمعیل مین سے کہ وہ عرب
ہین یا غیر اونکی اور سلطان اور اختصار کیا اونکی ذکر پر از راہ غلبہ دینی اونکی اوپر کہ سوا اونکی ہین اور احتمال ہی یہہ کہ خاص وہ ہون ت پس جب آوینگی اولاد
اسحاق اوس شہر پر اور وہ جنگ کی اوترینگے یعنی نواحی اوس شہر مین محاصرہ کر کرا اوسکی پس اونہون نے جنگ نہین کرینگی اوس شہر والون سے ساتہہ ہتیارون کی
اور پہینکینگی طرف اونکی تیر ف ع یہہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی واسطی تاکید افادہ عموم نفی کی بلکہ ت کہینگے لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پس گر پڑیگی ایک جانب دو
جانبون اوسکی مین سے یعنی ایک طرف کی دیوار شہر کی کہا ثور بن یزید نی کہ راوی حدیث کا ہی نہین گمان کرتا مین ابو ہریرہ کو مگر کہ کہا وہ جانب کہ دریا مین ہی یعنی خرم
نہین مجکو اسکا گمان ہی کہ یون کہا پہر کہینگے مسلمان دوسری بار لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پس گر پڑیگی دوسری جانب اوسکی یعنی جو کہ جنگل مین ہے پہر کہینگے تیسری بار
لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پس کشادہ ہوگا اور راہ کیجاویگی واسطی اونکی پس داخل ہونگی وہ اوسمین پس لوٹینگے یعنی جو کچہہ اوسمین ہوگا پس اوسوقت کہ بانٹتی ہونگی لوٹ
ناگہان آویگی اونکو فریاد آوار کرنیوالا پس کہیگا آواز کرنی والا کہ تحقیق دجال نکلا ہی پس چہوڑ دینگی ہر چیز کو یعنی غنیمت وغیرہ کو اور پہرینگی نقل کی یہہ مسلم
نی ف یعنی جلد سی دجال کی لڑنی کی لیی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ

بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَّالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کامل آبادی بیت المقدس کے سبب خراب ہونی مدینہ کی ہوگی **ف** ح اسلیے کہ آبادی
بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کی ہوگی کہ نصاری ہین اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہی اور اشتقاق یثرب کا ثرب سی ہی بمعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہی کہ ابتدا مین وسنی آباد کیا تہا اور مدینہ کو یثرب کہنی ہی جو منع فرمایا ہی یہہ کہنا پہلی وسکی کی ہی **ت** اور خراب ہونا یثرب کا سبب نکلنی اور پیدا ہونی
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہی کہ جسکا اوپر ذکر ہوا کہ اوسمین سومین سی ایک باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا قسطنطنیہ فتح ہونی قسطنطنیہ کا ہی اور فتح ہونا اوس شہر کا سبب اور
علامت نکلنی دجال کی ہی نقل کی یہہ ابوداودنی مراد یہہ ہی کہ یہہ حوادث اور وقایع بعد ایک دوسری کی اس ترتیب کو سی واقع ہونگی اور ہونا پہلی کا علامت پیدا ہونی دوسری
کی ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سی واقع ہو کہا طیبی نی اگر تو کہی یہان کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی اور اوپر حدیث مین کہا کہ ناگہان شیطان آواز دیگا
اونمین کہ دجال تمہاری پیچھی آیا تمہاری اہل مین پس نکلینگی وہ اور یہہ بات جھوٹ ہوگی پس کیونکر تطبیق ہو ان دونون مین جواب اسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گردانا
فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنی دجال کی نہ یہہ کہ وہ پیچھی اوسکی نکلیگا بغیر ڈھیل کیے اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہین تقسیم کرنی غنیمت کی سی چنانچہ دلالت کرتی
ہی اسپر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اوسی معاذ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینی مین ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** ح مراد بڑی جنگ سی کہا بعضون نی وہی کہ ہزار
گنی جاوین گی ایک باپ کی اولاد اونمین باقی نہ رہیگی سو مین مگر ایک جیسی کہ اوپر گذرا اگرچہ ظاہر ترجمہ سی مراد اس فتح اوس شہر کی ہی کہ فتح ہوگا سبب ملحمہ عظمی اہا اہی کی سی
ابی ہریرہ کی مین گذرا اور سات مہینو مین جو ہونا ان چیزونکا فرمایا تو یہہ باعتبار متوجہ ہونی مسلمانون کی ہی طرف دونون شہرون کی اور ظہور دجال کی اوپر باعتبار فتح اون
دونون کی پس دجال پیچھی آوی گا اونکی بغیر تراخی کی درمیان اون دونونکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ**
الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سی کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ درمیان اوس جنگ بڑی کی اور فتح ہونی شہر مذکورہ کی یعنی قسطنطنیہ کی چھہ برس ہین اور نکلیگا دجال ساتوین برس مین **ف** ح اس حدیث
مین اور پہلی حدیث مین اختلاف فاحش ہی لیکن یہہ حدیث صحیح ہی جیسی کہ کہا اسکو نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ حدیث صحیح تر ہی **ف** ح ع اور حدیث سابق
کی اسناد مین کلام ہی اور بعضی راوی اوسکی مجروح و مطعون ہین اور آئین دلالت ہی کہ تعارض ثابت ہی اور جمع ممتنع اور صحیح تر سی مرجح ہی اور حاصل یہہ کہ درمیان ملحمہ عظمی اور
درمیان خروج دجال کی ہونا سات برس کا صحیح تر ہی ہونی سات مہینی کی سی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى**
يَكُونَ أَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحَ وَسَلَاحُ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا قریب ہین مسلمان یہہ کہ گہیرے جاوین گی مدینہ مطہرہ مین **ف**
ح یعنی دشمن گہیر لینگی اونکو یہانتک کہ ہون گی مسلمان کفار سی اور جمع ہون گی درمیان مدینہ اور سلاح کی کہ نام ایک جگہہ کا ہی قریب خیبر کی یا یعنی اونکی داخل ہونگی مدینی کی اندر
اور بعضی ثابت رہینگی گرد اوسکی اوسکی نگہبانی کی لیے اور یہہ معنی ظاہر ترہین واسطی قول حضرت کی یہانتک کہ ہوگا دور ترین سرحد اونکی کا سلاح اور سلاح نام ایک
جگہہ کا ہی نزدیک خیبر کے نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** ح ع کہ چند منزل ہی مدینہ سی اور یہہ تفسیر راوی کی ہی اور سلاح ساتھہ زبر سین کی اور کہا خضر کیا ہی وسکو ساتھہ
رفع کی مبتدا ہی بنا بر اسکی کہ اسم موخر ہی اور خبر لفظ ابعد ہی اور ایک نسخہ مین ساتھہ رفع اوسکی تنوین سی اور ایک نسخہ مین ساتھہ نصب کی ہی **وَعَنْ ذِي مِخْبَرٍ قَالَ**
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَ
تَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتّٰى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ

تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ خادم ہے حضرت کا اور بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے نزدیک ہے کہ صلح کرو گے تم اے مسلمانوں روم سے صلح با امن کہ طرفین
غدر اور فتنہ سے نڈر ہونگے پس جنگ کرو گے تم اے مسلمانوں اور وہ رومی باتفاق دشمنوں سے کہ سوائے تمہارے ہیں پس نصرت کیے جاؤ گے تم یعنی مدد کریگا تمہاری
اللہ تعالیٰ اونپر اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہو گے یعنی زخمی ہونے سے اور ماریجانے سے پھر پھرو گے یعنی دشمنوں کے پاس سے یہاں تک کہ اترو گے تم اور اہل روم ایک سبزہ کی
جگہہ کہ ٹیلے ہونگے اوسمیں پس بلند کریگا ایک شخص اہل نصرانیت سے چلیپا ف ع مراد اہل نصرانیت سے روم ہیں اسلیے کہ روم دین نصرانیت پر تھے اور چلیپا ایک
لکڑی مربع ہے کہ گمان کرتے ہیں نصرانی کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی دیے گئے ہیں اوپر لکڑی کے کہ تھی اسی صورت کی ت پس کہیگا وہ شخص کہ غالب آئی چلیپا یعنی غالب آئے ہم
بسبب برکت چلیپا کی پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانوں میں سے ف یعنی بسبب اوسکے کہ نسبت کیے غلبہ کی غیر اسلام کی طرف پس توڑ ڈالیگا وہ مسلمان چلیپا کو پس نزدیک
اس قصہ کے عہد توڑینگے رومی اور جمع کرینگے لوگوں کو جنگ کے لیے ت اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے اس عبارت کو کہ پس دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنے کی
پس لڑینگے مسلمان اونسے پس بزرگ کریگا اللہ تعالیٰ اوس جماعت مسلمانوں کو ساتھ شہادت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے وہ
نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چھوڑ دو تم حبشیوں کو اور تعرض نکرو اون سے جب تک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکریں تم سے اسلیے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہیں نکالے گا کعبہ کا گنج مگر
ایک شخص صاحب دو پنڈلیوں چھوٹی کا حبشیوں میں سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ح ع یعنی وہ امیر حبشی کا ہوگا یا مراد اس سے لشکر حبش کا ہے اور سویقہ تصغیر ساق
کی ہے یعنی پنڈلی کی اور پنڈلیاں حبشی کی اکثر چھوٹی اور باریک ہوتی ہیں اور مراد گنج سے گنج ہے مدفون نیچے کعبہ کے کہا بعضوں نے کہ مخلوق ہے وہیں اور بعضوں نے کہا
کہ مراد ہے وہ مال کہ بطور نذر کی آتا ہے اوسکو خادم وہاں کے جمع کرتے ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشیوں میں
سے اور نہیں معارض ہے یہہ قول اللہ تعالیٰ کی حَرَمًا اٰمِنًا اسلیے کہ یہہ قرب قیامت کے ہوگا جس وقت کہ باقی نہیں رہیگا کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
گردانا ہے اوسکو حرم با امن باعتبار غالب احوال کی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قصہ ابن الزبیر کا اور قرامطہ کا اور مانند اونکے یا مراد حرم با امن دینے سے یہہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ وہ امن میں رکہیں لوگوں کو اور نہ تعرض کریں کسی سے وہیں چنانچہ آیا ہے کہ رئیس زندیقوں کا قرامطہ میں سے جبکہ بیٹھا فساد سے یعنی قتل کرنے لوگوں
کو سے اور خراب کرنے شہروں کو سے کہا اونسے کہ کہاں ہے کلام اللہ کا وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا پس کہا بعضے اہل توفیق نے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ امن دو اوسکو کہ داخل ہوا
اوسمیں اور نہ تعرض کرو اوسکی اندر ساتھ لوٹنے اور قتل کرنے کی وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ
وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ آنحضرت کی صحابیوں میں سے تھے کہا چھوڑ دو تم حبشیوں کو جب تک کہ
چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑ دو تم ترکوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تمکو نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف ح اگر کہیں کہ قرآن شریف میں حکم ہے قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً یعنی بعموم فرمایا ہے کہ
مشرکوں سے قتال کرو جہاں ہوں حضرت نے یہہ کیوں فرمایا کہ اونکو چھوڑ رکہو جواب اسکا یہہ ہے کہ حبشہ اور ترک عموم اس آیت سے مخصوص اور خارج ہیں اسلیے کہ شہر
اونکے بعید ہیں اونکے شہروں میں اور اسلام کی شہروں میں دشت و بیابان بہت ہیں جب تک کہ وہ تعرض نکریں اور اسلام کی شہروں پر نہ آویں تعرض اونسے کرنا نہ چاہیے
اگر وہ سبقت کریں اور اسلام کی شہروں میں ساتھ قہر اور غلبہ کے آویں فرض ہوگا قتال اونکا یا کہیں کہ آیۃ ناسخ اس حدیث کی ہے اور حکم اس حدیث کا ابتدائے اسلام میں تھا
بسبب ضعف اسلام کی اور جب اسلام قوی ہوا حکم عام ہوا وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ
يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مِرَارٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ
وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونسی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حدیث کی کہ وہ یہہ حدیث ہی لڑیگی تمسی قوم چھوٹی آنکھون والی یعنی ترک ف ح یعنی راوی سی کہ
وہ صحابی ہی یا تابعی ہی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی وہ مغلوب و مقہور بہاگنی والی کہ تم ونکو بہگادوگی یہان تک کہ پہنچاوگی اونکو جزیرہ
عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہہ نام ہی عرب کی شہرونکا اسلیی کہ گہیری ہوی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور
کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ اور یمن ت پس پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکون سی اور اسپر دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور
ہلاک ہونگی بعضی اور اسپر تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جڑسی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح یہہ لفظ اوسجگہہ
کہتی ہین کہ حدیث کی معنی نقل کیی جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین ہوتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ
فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ
ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوتر ینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکہینگی اوسکا بصرہ ف ح بصرہ ساتہہ زبر با اور زیر اوسکی اور جزم
صاد کی اور زبر اوسکی اور زیر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ح دجلہ ساتہہ زبر اور زیر دال کی نہر بغداد کی ت ہوگا اوسپر پل
بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرون مین سی حلبی نی حاشیہ شفا مین لکہا ہی کہ بصرہ مثلثہ الباء ہی اور زبر فصیح تر ہی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان
نی بیچ خلافت عمر رضی کی اور اوسمین بت پرستی کبہی نہین ہوی اور اس قضیہ مین جو حدیث مین صریح مذکور ہی نام بصرہ کا اور علما نی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل
کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ اب ہی نہ بنا تہا بلکہ قریی تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ ہی اور
منسوب اوسکی طرف اور آنحضرت نی از راہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بنی کی اسلیی فرمایا ساتہہ لفظ استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرون مین اور بہت ہونگی پل اور
اونکی اور یہہ جو ہی کہ ترک بصرہ مین داخل لڑنی مارنی کی اس کیفیت مخصوص سی کہ مذکور ہوی نہین آی اور اہل تواریخ نی اسکو نہین نقل کیا بغداد مین البتہ آی ہین
جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس ذکر بصرہ کا حدیث مین اس سبب سی ہی کہ بصرہ بہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی اور قریب اور مواضع کہ بغداد اونمین بنا ہی منسوب اوسکی طرف
تہی اور بصرہ ایک موضع ہی باہر بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہہ نام بعض اوسکی کہ بصرہ ہی
بطور مجاز حذف مضاف یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی ہی واسئل القریۃ اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ بعضی شخص میری امت مین اوتر ینگی نزدیک دجلہ کی
اور مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانون کی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جو کہا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا اسلیی کہ مصر بڑی شہر کو کہتی ہین
بعد اوسکی مدینہ اور بلدہ اور قریہ ہی ت اور جسوقت کہ ہوگا امر یا حال آخر زمانی مین آوینگی اوس شہر کی لوگون لڑنی کی لیی بیٹی قنطورا کی ف ح یعنی ترک اور قنطورا ساتہہ زبر
قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتہہ الف مقصورہ کی اور کبہی ساتہہ ممدودہ کی بہی آتا ہی نام ہی پدر کلان ترک کا کہ سبب کالی اونکی ولادت کا ہی ت کہ مونہہ اونکی
چکلی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہان تک کہ اوتر ینگی اوس نہر کی کناری پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پناہ پکڑیگا بیلونکی دمون اور جنگل مین
ف ح یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین اور تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیی واسطی خلاصی اپنی کی ہلاکت سی بسبب اس عمل کی یا لاوینگی
اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگی جنگل کو تا اونکی شر سی نجات پاوین ت اور ہلاک ہوگا یہہ فرقہ ف ح اور اونکی شر سی بسبب اس حیلہ کی نجات
نہین پاینگی اسلیی کہ آگ شر کی فتنہ کی ایسی نہین ہو کہ بکیگی کہ اس حیلہ سی بجہا سکین اور ایک فرقہ طلب کریگا امان ف ح طلب اسی واسطی جانون اپنی کی اور ہلاک

ہونگی ف ع یعنی اونکی ہاتون سی اور شاید کہ مراد اس فتنہ سی حصہ مستعصم باللہ خلیفہ و ہمراہی اوسکی مسلمان ہین کہ طلب کیے اونہون نی امان اپنی لیے اور اہل بغداد کی لیے
اور ہلاک ہوی اونکی ہاتون سی کہ مار ڈالا اونہون نی اونکو کسی کو باقی نہین چہوڑا اور کہا ایک شارح نی کہ اگر ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بصرہ سی بغداد اسلیے کہ بغداد
تہا قریہ حضرت کی عہد مین بصرہ کی قریہ نہین سی از راہ اطلاق کرنی اسم جز کی کل پر تو واقعہ ہوچکا جیسا کہ حضرت نی فرمایا تہا اور اگر ارادہ کیا بصرہ سی بصرہ معہود تو
شاید کہ وہ واقعہ ہو بعد اسکی اسلیے کہ نہین سنا گیا ہی کہ کفار اوترے ہون اوسمین کبہی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ گردانی گا اپنی اولاد و عورتونکو پیچہی پشتون اپنی کے
ف ح یعنی تغافل کرینگی اونسی و قطع کرین کی علاقہ مہر و محبت کا اونسی یا اپنی پیچہے لیوین گی اور ہمراہ لیجاوین گی ت اور لڑینگی ترکون سی و ہاری جاوینگی اکثر اونکی
اور وہ ہونگی شہید نقل کی یہ ابو داود نی ف ع ح حقیقی کامل شہادتین کہ بیچ طوفان ایسی فتنہ کی کہ ہمت کی باندہی و مقابلہ کیا اور راہ خدا مین جان دی معنی سہ مین کی تیسرا فرقہ
غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا لڑین گی ترک سی پہلی غالب ہونی اونکی سی اہل اسلام پر پس شہید ہونگی اکثر اونکی اور نجات پاوین گی اونمین سی تہوڑی کذا ذکرہ الاشرف
اور کہا غیر اونکی نی کہ یہہ حضرت کی معجزات مین سی ہی اسلیے کہ یہہ واقع ہوا جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور ہوا یہہ واقع بیچ صفر کی سنہ چہہ سو چہپن ۶۵۶ مین اور یہہ قضیہ اشارہ
ہی طرف پیدا ہونی ہلاکت اور آگ فتنہ کی و قتل کی و طرف چلانی بلاد اسلام کی اور لگنی اوس آگ کی اور بلند ہونی شعلہ اوسکی تہوڑی ساتہ مین اور جلانی اوسکی عالم کو
اور ایک قضیہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر کی اسکی بیان سی عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نی کہ ابتدای آبادی ربع مسکون کی سی مثل اس واقعہ کی اس کیفیت سی واقع نہین ہوا
کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہہ قضیہ تواریخ کی کتابون مین تفصیل سی مذکور ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ
اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا وَاِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَ
نَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ
وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ رَوَاهُ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس
تحقیق بناوین گی لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون شہرون مین سی ہوگا کہ کہا جاوی گا اوسکو بصرہ پس اگر گذری تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمین پس دور رکہہ تو اپنی تئین
اوسکی اون مواضع سی کہ زمین شور رکہتی ہین اور دور رکہہ اپنی تئین اون مواضع سی کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوسکی کہجورون سی اور اوسکی بازار سی اور اوسکی
بادشاہ اور امیرونکی دروازون سی اور لازم پکڑ تو اوسکی کنارونکو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارۂ زمین کے کہ ظاہر اور کہلے
ہوا آفتاب مین اور ضاحیۃ البصرہ نام ایک موضع کا ہی اوسمین سی اور بعضون نے کہا مراد اوس سی پہاڑ اوسکی ہین اور یہہ امر ہی گوشہ نشینی اور کنارہ کشی کا ت پس تحقیق
شان یہہ ہی کہ ہوگا ان جگہون مین کہ منع کیا گیا وہان کی جانی سی دہسنا زمین مین اور پتہر برسنی اور زلزلہ سخت اور ہوگی وان جگہونمین ایک قوم کہ شام کرینگی
اچہی بہلی اور صبح کرینگی اس حال مین کہ ہوجاوینگی بصورت بندرون اور سورونکی ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہوجاوین گی اور بڈہی سور اور اسی سے معلوم
ہوتا ہی کہ مسخ اس امت مین بہی جائز الوقوع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہوتا تو ڈرانا اور بچانا اوس سی فائدہ نرکہتا اور بلاشبہ حدیثون مین واقع ہوا ہی وعید اوس سی
بیچ حق فرقہ قدریہ کی اور اسی سبب سے کہا ہی بعضی شارحین نی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی اسطرف کہ وہان قدریہ ہونگی اسلیے کہ مسخ و خسف ہوگی اس امت
مین تقدیر کی جہٹلانی والون پر لفظ کلا جو اوپر کی حدیث مین ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتہہ مد کی ہی او بروزن کتان کی نام ایک جگہہ کا ہی بصرہ
مین کہا ایک شارح نی کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہان کشتی بندہتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ جگہہ چرنی جانورونکی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخون مین ساتہہ
تخفیف اور قصر کی ہی یعنی گہانس کے چنانچہ نسخہ سید جمال الدین مین اسیطرح ہی پس ان جگہون مین خسف وغیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت اونکی اور کہجورونمین
بسبب خوف عزت کی اونمین او بازارونمین بسبب ہونی غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقود اور بادشاہون وغیرہ کی دروازونپر بسبب کثرت ظلم کی اور
مشکوۃ کی اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی بسبب نیانی مولف کی نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابو داود من طریق

الجزم بہا الراوی بل قال لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہہ حدیث ابوداود نے اسی طریق سے کہ جزم نہیں کیا ابوداود نے اوس طریق مین راوی نی
کہ بلکہ کہا نہیں جانتا مین اوسکو یہہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اسناد مین ہی مگر کہ ذکر کیا اسحدیث کو موسی بن انس سے اونہی انس بن مالک سی اس طرح
کہنا دلالت کرتا ہی ابہام و اشتباہ پر اور یہہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سے ہین وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ يَقُوْلُ انْطَلَقْنَا
حَاجِّيْنَ فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا اِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ
الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی کی ہم حج
کرنی کو بصرہ سی مکہ کو پس تا کہاں وہاں ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہوں نی واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا
جاتا ہی اسکو ابلہ ف ح ابلہ ساتہہ پیش ہمزہ اور باکی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی ت کہا ہمنی ہان ہی کہا اوس شخص نی کون
کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی مسجد نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے
ابی ہریرہ کی ہی ف ح عشار ساتہہ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا اکابرین سی اونمین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتا ہین ت سنا مین نی
دوست جانی اپنی سی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاوی گا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدوں کو نہین اوٹہینگی یعنی قبروں سی یا مرتبہ مین
ساتہہ شہیدوں بدر کی غیر اونکی ف ع ح اور یہہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدوں کی برابر ہین اور یہہ نہین معلوم کہ وہ اس امت کی شہیدوں
مین سی ہونگی یا اگلی امتوں مین سی پس جب یہہ مسجد ایسی فضیلت و شرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہوا اور اس سے معلوم ہوتا
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانوں مین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور پہنچتا
اور اکثر علما اسپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی ت نقل کی یہہ ابوداود نی اور کہا یہہ مسجد اوس جانب ہی کہ متصل نہر کی یعنی نہر فرات کی
کہ بصرہ کی ہی وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور قریب ہی کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ مراد اوسکا یہہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن و شام کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ
فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ
لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا
قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ
هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ
قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی شقیق سی کہ نقل کی حذیفہ سی کہا تہی ہم نزدیک عمر رضا کی پس کہا کون تم مین سے یاد رکہتا ہی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ در باب فتنہ کی فرمائی
ہی پس کہا مینی کہ مین یاد رکہتا ہوں جیسی کہ فرمائی حضرت نی یعنی بعینہ بی زیادتی و نقصان کی کہا عمر نی کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہی بیچ روایت حدیث کی

کہ جو کچھ فرمایا اور بیان کر کیفیت اوسکی ف ح ع چونکہ حذیفہ نی صحابہ کی درمیان مین سامنی حضرت عمر کی دعوی حفظ حدیث کا کیا کہ مین یاد رکہتا ہون
جسطرح حضرت نی فرمائی ناگوار ہوی یہہ بات اونکی حضرت عمر رض کو اور فرمایا تو عجب بڑی ہی جرات کی تو نی اوپر اسکی کہ نہین جانتا مین اور نہ یا تیری ورتو دعوی
کرتا ہی کہ مجکو بعینہ یاد ہی کہ کیا فرمایا تہا آنحضرت نی اور ہو سکتا ہی کہ یہہ تحسین اور تائید ہو حذیفہ کی بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہون کہ تو دلیر تہا بیچ پوچہنی
کی آنحضرت صلعم سی حال شر و فتنہ کا کہ بہت پوچہتا تہا البتہ تجہکو علم ہوگا اوسکا کہہ کہ کیونکر ہی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی سنا مینی پیغمبر خدا سی فرماتی تہی فتنہ
اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و عیال مین ہی اور اوسکی مال مین اور اوسکی نفس مین اور اوسکی فرزندون مین اور اوسکی ہمسایہ مین ف ح ع یعنی مرد
مبتلا ہی انکی رعایت حقوق مین اور اوسکی ادا کرنی مین جیسا کہ چاہیی اور اوسمین تقصیرین کرتا ہی اور برخلاف فرمودہ کی چلتا ہی اور اونکی تقریب سی مرتکب
منہیات کا ہوتا ہی اور اوس سی محنت و ایذا اوٹہاتا ہی اور رنج و تعب مین پڑتا ہی پس لائق ہی یہہ کہ کفارہ کری اونکا ساتہہ حسنات کی بموجب فرمانی اللہ تعالی کی
ان الحسنات یذہبن السیئات چنانچہ اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نی ساتہہ قول اپنی کی ت جہاڑ تی ہین اوس فتنہ کو اور تقصیرات کو کہ اونکی سبب سی کرتا ہی
روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کہ بندہ کرتا ہی پس کہا عمر نی کہ نہین مراد رکہتا مین یہہ ف ع حضرت عمر نی جب پوچہا کہ کون تم مین سی
یاد رکہتا ہی حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کی اور یہہ سوال محتمل تہا دو معنی پر ایک تو یہہ کہ مراد فتنہ سی امتحان و آزمایش ہو باعتبار اولاد وغیرہ کی جیسی کہ بیچ قول
اللہ تعالی کی ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسری یہہ کہ مراد ہو اوس سی واقع ہونا قتال کا اور تہا سوال حضرت عمر کا دوسری شق سی اور حذیفہ
نی اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر نی کہ مین یہہ مراد نہین رکہتا اس سوال مین ت نہین مراد رکہتا مین اس فتنہ سی مگر وہ فتنہ کہ موج مارتا ہی
مانند موج دریا کی ف ح یعنی مراد میری فتنہ سی قتل و قتال اور لڑائیان ہین کہ کہین اور شایع ہو شر و محنت اونکی لوگون پر ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی
عمر رض سی کہ تمہین کیا کام ہی اوس فتنہ سی ای امیر المومنین یعنی تمکو اوس سی غم نہین ہی اور شر اوسکی تمکو نہین پہنچیگا اور تم اوسکو نہین پاؤ گی تحقیق درمیان تمہاری
اور درمیان اوس فتنہ کی ایک دروازہ ہی بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہی حضرت عمر رض کی وجود سی جیسی کہ آخر حدیث مین تفسیر کی یعنی جب تک وجود تمہارا
درمیان مین ہی وہ فتنہ راہ نہین پاویگا اور جب تم اوٹہ جاؤگی وہ فتنہ آویگا اور راہ پاویگا ت کہا عمر رض نی بطریق استفہام کی کہ پس توڑا
جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سی آویگا یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی اور یا کہولا جاویگا ف ع ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی فرق ہی درمیان
ٹوٹنی دروازہ کی اور کہلنی کی جب ٹوٹ جاتا ہی تو راہ کہل جاتی ہی کوئی بند نہین کر سکتا اور بعد کہلنی کی بند کرنا ممکن ہی اور یہہ مثال ہی کہ مشابہت دی فتنہ
کو ساتہہ گہر کی کہ مقابل ہی امن کی گہر کی اور عمر رض کی حیات کو ساتہہ دروازہ بند کی اور اونکی موت کو ساتہہ کہلنی اوس دروازہ کی پہر کنایہ کیا ساتہہ توڑنی کی
قتل سی اور ساتہہ کہلنی کی موت سی یعنی عمر سمجہی کہ دروازہ کنایہ ہی اونکی وجود سی اور وہ پہچان سی اوٹہنی والا ہی پوچہا کہ ساتہہ قتل کی ہوگا یا ساتہہ موت
کی ت کہا حذیفہ نی کہ کہا مینی نہین کہولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج پذیر نہو ویگا اور پہر بند کرنا اوسکا ممکن نہو کہا عمر نی کہ یہہ یعنی دروازہ
کہ جسکی وصف سی یہہ ہی کہ توڑا جاویگا اور کہولا نجاویگا لایق تر ہی یہہ کہ نہ بند کیا جاوی کبہی کہا شقیق نی پس کہا ہمنی واسطی حذیفہ کی کہ کیا تہی عمر جانتی کہ
کون ہی دروازہ کہا حذیفہ نی ہان جانتی تہی عمر اوسکو جیسا کہ جانتی تہی کہ تحقیق وری کل کی رات ہی ف ع یعنی بعلم یقینی ضروری جانتی تہی جیسی کہ
کل نہین ہوتی مگر پیچہی رات کی اور سوال جو کیا واسطی تحقیق حال کی کیا ت تحقیق مینی بیان کی اونسی حدیث کہ نہین اوسمین غلطیان کہا شقیق نی
پس ڈری ہم اس سی کہ پوچہین حذیفہ سی کہ کون ہی مراد دروازہ سی پس کہا ہمنی مسروق سی کہ حاضر تہی وہان پوچہہ حذیفہ سی پس پوچہا مسروق نی حذیفہ سی کہا
حذیفہ نی مراد دروازہ سی عمر ہین یعنی روکنا دافع فتنہ کی اصحاب و احباب سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال فتح القسطنطنیۃ مع قیام الساعۃ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا اونہی کہ فتح قسطنطنیہ کی قریب ہی قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

باب اشراط الساعۃ یہ باب ہے بیچ بیان علامتوں قیامت کے ف ح شرط ساتھ جزم ر کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسے کہیں اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اوسکے جمع شروط ہے اور شرط ساتھ زبر ر کی علامت اور نشان ایک چیز کے ہونیکا اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کی ہے اور ساعت کہتے ہیں ایک جزکو اجزا شب و روز سے اور بعضی وقت حاضر کو بھی آتی ہے قیامت کو برپا ہونی اوسکی کو ساعت کہتے ہیں اسلیے کہ جب آنا اوسکا مبہم ہے اسلیے ساعت میں ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہے اور علما نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹی امور کے کہ واقع ہوں پہلے قایم ہونے قیامت کے اور منکر ہوں اونکے لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنے کو اور فخر کرنی کی بیچ بنانی اونچی اونچی مکانوں کی اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کے اور قلت مردوں کی اور کثرت عورتوں کی اور ضایع کرنی امانت کی اور کثرت لڑائیوں اور فتنوں کی اور مانند اونکی کہ اس باب میں مذکور ہیں وجہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کی یہہ ہیں کہ بڑے علامتیں کہ متصل قیامت کی واقع ہونگی اور باب آیندہ میں مذکور ہیں وہ اور ہیں اور کہتے ہیں عالم کہ شرط لغت میں یعنی اول شی اور زوال مال اور چھوٹے مال کی بھی آیا ہے اور باعث لوگوں کی انکار کرنی کا اوسکی یہہ ہے کہ یہہ امور عالم میں ہمیشہ واقع ہیں پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگے اور یہہ خبر ہیں جو علامت میں مراد یہہ ہے کہ بہت واقع ہونا اور پہلے انکا علامت ہے مطلق ولیکن اس باب میں امام مہدی کی بھی نکلنی کو ذکر کیا ہے اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کی ظہور کرینگے اسکا جواب یہہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہاں ان تقریب کے کر لڑائیوں اور فتنہ کی ہے اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ میں آویگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول فصل پہلی عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجھل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظھر الجھل متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کے سے یہہ ہے کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھہ جانی علما کی یا بسبب کم رغبت ہونی اونکے نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانوں کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع یہہ بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادوں کی بیچ بلاد و عباد کی ت اور کم ہونگی مرد کہ جنسے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگی عورتیں ف ع کہ جنسے نہیں سر انجام پاتے ہیں امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہے کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنی دینار و درہم کا ت یہاں تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتوں کی ایک مرد خبرگیری کرنی والا ف ع یہہ مراد نہیں ہے کہ پچاس عورتیں جورواں ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہہ مراد ہے کہ مائیں اور دادیاں اور بہنیں اور پھپیاں اور خالائیں اور جورواں وغیرہ انکی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہہ خبرگیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت میں یعنی بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہہ عبارت آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگی پہلے آنی قیامت کی جھوٹے پس پرہیز کرو اونکی شر سے نقل کی یہہ مسلم نے ف ح ع مراد جھوٹوں سے یا تو وہ ہیں کہ حدیثیں جھوٹی بناوینگے اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتیں نکالینگے اور خواہشیں فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگوں کی طرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق میں کہ جملہ فاحذروہم نہیں مذکور ہے صحیح مسلم میں ولیکن آیا ہے بعضی روایت غیر اوسکی میں اور بعضوں نے کہا کہ یہہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع میں ساتھ لفظ مشکوۃ کی ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے وعن ابی ھریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتھا قال اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ

نے اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی مجلس مین صحابہ کے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جس وقت کہ ضایع کیجاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کے
اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہے کہ تعین اوسکی وقت کا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود
مین آوین گی اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہے کہ امانتون مین لوگ خیانت کرین گے ت کہا اعرابی
نے کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی بخاری نے ف ع ح مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہہ خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امامت اور خطابت اور مانند انکے پس جب کلام دین و دنیا کا نا اہل کے ہاتھہ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضایع ہونگی اور لفظ وسد ساتھہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سے ساوہ سے ہے بمعنی تکیہ کی وجس کو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہے
گویا وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یکثر المال ویفیض حتی یخرج الرجل
زکوۃ مالہ فلا یجد احدا یقبلها منہ وحتی تعود ارض العرب مروجا وانہارا رواہ مسلم وفی روایۃ لہ قال
تبلغ المساکن اہاب او یہاب اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہہ عطف تفسیری ہے یعنی بہے گا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کے ہر جانب سے مانند نالہ کی تا کہ بہت میل کرے خلق اوسکے
طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نپاوے گا کسی کو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم ہونی رغبت کی اوسکی
طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ اور روایت مسلم کی یون ہے
کہ فرمایا پہنچیگے عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ت ع اہاب ساتھہ زیر ہمزہ کی اور زبر ہے کی اور یہاب ساتھہ زیر ہے کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ زبر ہے کر
اور یہہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ او توزیع کی لیے ہے اور مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی کی ہے اور حضرت شیخ نے لکہا ہے کہ اہاب ساتھہ زبر
ہمزہ کی بروزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہے چند کوس مدینہ سے اور لفظ اہاب کو ساتھہ زیر کی بہی پڑہا ہے **وعن جابر** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ وفی روایۃ قال یکون فی آخر امتی خلیفۃ
یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہوگا آخیر زمانے مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اوس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور جمع نہین
کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی اور نگنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بے شمار اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ دیگا
مال لپین بہر بہر کر اور نگنیگا اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنایم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا
متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کہلجاوے گا گنج سونے کی سے ف ع ح یعنی پانی فرات کا
خشک ہو جاویگا اور اوسکی نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہے ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اوس سے کچہہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اسلیے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے نہ لے کہ لینا اوس گنج

سی بچنا صحبت موجب ونزول آفات وبلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہی نشانیوں قدرت الٰہی سی اور بعضون نی کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب اور کردہ ہی
مثل مال قارون کی پس انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل
من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا
الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل
جاویگی فرات پہاڑ سونی کی سی **فت** ع ظاہر یہہ ہی کہ تقصیہ متحد ہی اور روایات متعدد ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ کہل جاوی گی فرات گنج عظیم سی کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا
سونی سی اور احتمال یہہ ہی کہ ہو یہہ غیر اول کی اور ہو پہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ واسطی یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس مارے جاوینگی ہر سو میں سے ننانوے
اور کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاونگا اور مال لونگا اس توقع پر لڑینگی
اور مارے جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب
والفضة فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ
فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑی جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور
افلاذ ساتھہ زبر ہمزہ کی جمع فلذة کی ہی ساتھہ زبر فے کی اور ذال کی آخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی کی طول مین اور قاموس مین ہی کہ فلذ ساتھہ زیر کی جگر اونٹ کا
اور فلذة ساتھہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونی اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزون کو تعبیر کیا ساتھہ ٹکرون جگر کی اسلیی کہ وہ خلاصہ ہین جیسی کہ جگر خلاصہ
اونٹ کا ہی اور وہ محبوب تر ہین جیسی کہ جگر محبوب ہی تر اون چیزون زمین کہ پیٹ مین ہین پس معنی یہہ ہین ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون وغیرہ کو اپنی پیٹ
مین سی طرف پیٹہہ اپنی کی **ت** مانند ستونون کی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مارڈالا ہوگا اونی لوگون کو واسطی مال کی پس کہیگا کہ بیچ طلب کرنی اسکی
قتل کیا مینی لوگون کو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی بازرکہنی والا سلوک واحسان کا اپنون سے پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی حق ناتیداروں اپنا کا اور
آویگا چور پس کہیگا کہ بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتہہ میرا **ف** ح یعنی مال ایسی چیز کی بیچ محبت اور خواہش اسکی کی یہہ گناہ کیی مینی اور یہہ محنتین کہین مینی
اور اسکی کچہہ کام نہین آتا اور حاجت نہین رکہتی ہم **ت** پہر چہوڑدینگی اوس مال کو زمین سی نکلا ہوگا پس نہین لینگی اوس سے کچہہ نقل کی یہہ مسلم نی **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول
یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوس پر اور کہیگا ای کاشکی ہوتا مین جگہہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو یہہ دین مگر بلا نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی معنی کہی ہین علما نی ایک
تو یہہ کہ مراد دین سی عادت ہی اور دین بمعنی عادة کی بہی آیا ہی پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہوتا اوسکا آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسری یہہ کہ دین بمعنی مشہور کی ہی اور معنی اوسکی یہہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنا
بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ اوسوقت مین کہ لوٹیگا قبر پر
اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین سے اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق
الابل ببصری متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگی آگ

زمین حجاز سے روشن کردیگی گردنین اونٹون کی بصری مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بصری ساتھ پیش بے اور جزم صاد کے شہر ہی شہرون شام
سے اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہے اور حجاز نام ہے مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین
اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نے ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوس کے
آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چہہ سو پچاس مین روز جمعہ تیسری جمادی الاخر کی سے وہ برابر رہا ستائیسوین تک ہوا کہ سب باون روز ہوئی اور پہنچا
اوسکا جانب حجاز سے تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہے کہ اوسکو کہینچتی مین جس پہاڑ پر کہ پہنچتے
تہی خاک کردیتی تہی اور مانند شیشہ کی پگہلادیتی تہی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سے نہرین سرخ اور نیلی
نکلتی تہین اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس طرف سے مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہے علماء نے کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اور جنگلون مین
پہیل گئی تہی اور حرم نبوی اور تمام گہرون مدینہ کی بیچ مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب و چاند کے
اون ایام مین معطل اور بیہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نے روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سے یہہ تہا
کہ پتہرونکو جلاتی تہی اور درختونکو اوس سے کچہہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج
خارج کو آگ نے جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہگئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی اداکرنی اور
بندی دینا اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نے منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا وعن
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے
طرف مغرب کی نقل کی یہہ بخاری نے ف مراد یہہ ہے کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا پہلی آگ
آگ سے تہی پس یہہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** وصل دوسری **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ
حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ
وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزاء زمانی کی تفسیر اسکی یہہ ہے پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینی کی ف یعنی برکت زمانی کی کم
ہوجائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہہ کہ لوگ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے دلونکی بڑی بڑی فتنون مین اور رادتونی شدائد اور محنتون کی نہین جانینگی
کہ کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کے اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے
اور ہوگا دن مانند ساعت کی اپنی ساعت عرفیہ نجومیہ کی کہ ایک گہنٹہ ہے اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف جب آگ
ٹہر کٹی ہے شعلہ اوٹہکر جلدی سے بیٹہہ جاتا ہے **وعن** عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا
فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا
ولا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد

وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ إِلٰى رَأْسِكَ اور روایت ہی عبد اللہ بن حوالہ سی کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنی کی لیئی تاکہ غنیمت پاوین ہم فـ ح اور کچہہ جنس مال سی حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ کچہہ اپنی لیئی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیئی ذکر غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا ت پہیجا ہمکو اوپر قدمون ہماری کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب نہ قدرت ہونی کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و با امن پس نہ لائی ہم غنیمت سے کچہہ یعنی پہری غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہماری کی یعنی پہچانا اثر مشقت و الم نہ پانی غنیمت کا اور مراد اثر سی غم اور خجالت او حیا ہے پس کہڑی ہوئی ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیئی پس کہا یا اللہ چہوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف میری کہ پس ضعیف ہو جاؤنگا مین انسے فـ ح یعنی نہیں اوٹہا سکنی کا بار غمخواری اور خبر گیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کی خبر گیری سی چہ جای غیر کی اور ایسی وارد ہوا ہے حضرت کی دعا مین اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ الخ اور فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اور یہ دیکہ توحید ہی کہ مذکور ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس و خضر علیہما السلام ملتی ہین ہر سال موسم مین حج ہونی تا ہی ہر ایک دونون سے سر آپ کا اور جدا ہوتی ہین دونون ان کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور سر گاہ کہ حضرت قرب الہی رکہتی تہی متقدم کیا انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کی اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سر انجام کرنی سے اور نہ چہوڑ انکو اور انکی کامون کو طرف لوگونکی اور محتاج کر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم رکہینگی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر فـ ح جیسی کہ جبلت بشری اور عادت گرفتاران نفس کے ہی معنی اور حاصل تمام کلام کا یہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ مین نہیں پہنچا سکتا ہون انکفالت و سرانجام کر سکتا انکی امور کو اور نہ سونپ انکو انکی نفسون کے طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبر گیری سی بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم رکہینگے اپنی نفسون کو انپر پس ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندے تیری ہین کر اکر جو کچہہ کہ کرتی ہین آقا اپنی غلامون سے اور اس مین تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام اپنی اللہ کو سونپین اور کسی پر بہروسا کرین اور نظر رکہین اسلیئی کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی سب امر دین اور دنیا اسکی کو جیسی کہ فرمایا وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ کار خود را بخدا باز گذار تا کہ بخشیم ازو بہتر کار ت کہا عبد اللہ بن حوالہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ت پہر رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جس وقت کہ دیکہی تو خلافت یعنی خلافت نبوت کو کہ تحقیق اوتری ہی زمین مقدسہ مین یعنی مدینہ سی مین شام تک جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچا زلزلی فـ ح یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک شی عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بیچ اسکی قول اپنی کی إذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بلابل فـ ح بلبلہ ساتہہ زبر کی یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ کی ت اور نزدیک پہنچا امور بڑی یعنی علامات قیامت سی اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگونسی اس ہاتہہ میری سی طرف سر میری کی فـ ح اور وقوع استحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کی جیسی کہ حدیثون مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور جزری نی یہہ عبارت الحاق کی ہی ابو داؤد و اسنادہ حسن و رواہ الحاکم فی صحیحہ

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَعَقَّ أُمَّهٗ وَأَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ

کَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْکُہٗ فَتَتَابَعَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ٹہیرائی جاوینگی غنیمتین دولت
ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیون مین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی درمیان مین بانٹ لینگی
اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اوسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ پیش دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہی ساتھہ پیش دال اور زبر اوسکیکی یعنی انقلاب اوسکا
اور دست بدست جانی مال کی اور بعضون نی کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال حالت شدت
و محنت سی طرف حالت سرور و تنعم کی ت اور جب ٹہیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانتین کہ لوگونکی پاس رکہی جاوینگی خیانت کرینگی اور
اوسکو حکم غنیمت مین رکہینگی کہ کافرون سی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹہیرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا
کہ گویا از راہ ظلم اور جٹی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاوی گا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کی اور بغیر قصد کرنی عمل کی اور بغیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوس چیز مین کہ حکم کری گی وہ اوسکو اور خواہش کری گی
اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکیکی اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بجہت شرعی اور تخصیص ماں کی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکیکی
ہی بہ نسبت باپ کی ت اور اپنی نزدیک کری گا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور رکہی گا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکہی گا اوسسی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ح اور یہہ ہماری زمانی مین بہت ہے حالانکہ تصریح کی ہی ہمارے
بعضی علمائی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ح اور یہہ بہی بہت ہی
اور ظاہر یہہ ہی کہ بہت ہونا ان چیزون کا علامت ہی الا نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزون سے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا
ارذل اور بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاوی گا مرد واسطی ڈر برائی اوسکیکی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم
اور تکریم اور اطاعت سی ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور
گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھہ زبر قاف اور جزم ہی کی متقدم نون پر اصل مین یعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی
کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند عود اور تنبورا اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی
پچہلی اس امت کی اگلون کو ف ح اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ علامت اسی امت کی خصوصیات سی ہی اگلی امتون مین نہین واقع ہوی اور یہہ
علامت نابکار رافضیونمین ظاہر ہی کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حقمین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار
والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اوسسی
ناراض ہوگیا شقی ہی اور سوا اسکی کتاب و سنت بہری ہوی ہین اونکی مناقب و فضایل مین اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین
جیسی کہ چاہیین اور فتح کیی شہر کی شہر اور رواج دیی احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نی اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر
لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہہ جماعت لاعنہ بلعنہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن و طعن پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لیلی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہہ باطل ہی ساتھہ اجماع اگلی
پچہلونکی اور کونسی دلیل ہی اونکی لیی کتاب و سنت سی کہ ہو نص اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جسنی کہ مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین سے ایام خلافت
اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہین ہے وہ مستحق لعن کا نہایت یہہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ بدکار ہی تہا تو شاید مرا ہو توبہ کرکر یا باقی تحت مشیت کی
ساتھہ بخالت امید مغفرت اور شفاعت کی ببرکت اگلی خدمت کی چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نی علی سی حدیث مرفوع کہ ہوگی میری اصحاب کے لیی لغزش

بقی

یعنی لغزش بخشدیگا اوسکو اللہ اونکی نیکی کے سبب سے بقدر اونکی ساتھہ میری آئی ہی پس ہم باوجود کثرت گناہون کے اپنی قسم صغائر و کبائر سے جبکہ ہوئی امیدوار رحمت
رب اپنی کی اور شفاعت نبی اپنی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیون نہون اکا براس امت کی پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ بازرہی اونکو عیب دیکھنا لوگون کی عیب سے اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذکر کرو مردون اپنی کو مگر ساتھہ خیر کی اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو زبانین اپنی اور فرمایا
محبت ابوبکر و عمر کی ایمان سے ہی اور بغض رکھنا اون دونون سے کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سے ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہی اور بغض اونکا کفر اور
جس نے برا کہا میرے صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جس نے محافظت کی میرے حکم کی اونکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ف پس
منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون ذکر کی گئی کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلہ بڑے کی اور زمین مین دہس جانیکی اور صورت بدل جانیکی
اور پتھر برسنے کے اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کی کہ پے درپے پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اوسکا پس گرنے لگین پے درپے اوسکو
نقل کیا یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَ
عَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتین اوتریگی اونپر بلا اور فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنین آنحضرت نے
وہ باتین **ف** ح مذکور ہوئین اوپر کی حدیث مین اور یہہ قول صاحب مصابیح کا ہی اسلیے کہ ذکر کین ترمذی نے دونون حدیثین پے درپے اور شمار کین بیچ
ہر ایک کے اون دونون سے پندرہ پندرہ چیزین بیان **ت** اور ذکر نہ کی یعنی علی رض نے یہہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اختلاف ان دونون
حدیثون مین یہہ ہے کہ کہا حضرت علی رض نے بجای دنی صدیقہ کی اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجای اقصی اباہ کی اور ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجای شرب
الخمور کی اور پی جاویگی شراب یعنی اس روایت مین ساتھہ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کے اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع اور کہا صاحب مختصر نے کہ یہہ بے لعن کے ہی اور غیر صحیح ہی اسلیے کہ لعن کو ہی حضرت علی کی حدیث مین پس صواب یہہ ہے کہ بدلے تعلم لغیر الدین کے ہی پس مطابق
ہوجاتی ہین دونون عدد دونون روایتون مین پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کل واحد منہما الا عداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع
خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق فستۃ عشر انتہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا
حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ
لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا
وَّجَوْرًا اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فنا ہوگی دنیا یہان تلک کہ مالک ہوگا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے مین سے
موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے کے **ف** ح ع یعنی اور اسم اونکا مطابق اسم میرے کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہین کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کا
کی بسبب اصالت اور شرافت اونکی ہی و الا اور حدیثون مین آیا ہی کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب خواہ عجم اور ظاہر تر یہہ ہی کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر
اسلیے کہ سب مطیع ہین عرب کی پس تقدیر کلام یہہ ہے کہ یہانتک کہ مالک ہونگی عرب کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہین اہل اسلام سے پس جو کہ مسلمان ہوا پس وہ عرب
ہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی مین یون ہی کہ کہا آنحضرت نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا
اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بھیجیگا اللہ تعالی اوسمین ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میرے اہل بیت مین سے **ف** ع یہہ شک راوی کا ہی اور احتمال
ہی اسمین کہ وہ اولاد حسن سے ہونگی یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہہ ہی کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگی اور ماں کی جانب سے حسینی **ت** موافق ہوگا نام اوسکا
نام میرے کی اور نام اوسکی باپ کا موافق نام باپ میرے کی **ف** ع پس ہوگا محمد بن عبداللہ اور اسمین رد شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قائم منتظر

ہین اور وہ محمد بیٹے حسن عسکری کی ہین ت بہر دینگی ساری روی زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد رہنی والی اوسکی ہین داد و عدل ہی
ف ح معنی قسط و عدل کی نزدیک نزدیک اہل ہین جیسی کہ معنی ظلم و جور کی چنانچہ صراح مین ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دہنی والا اور وہ خلاف جور
کی ہی جور ظلم و ستم کرنا کسی پر حکم مین اور اصل اوسکی ہی رکہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید و تقریر ہی یا یہہ کہ تغایر ہوا ہین کہ مراد
قسط سی داد داد خواہونکی دینی اور عدل عدالت اور برابری حقوق مین کرنی اور ظلم داد داد خواہونکی نہ دینا اور جور برابری حقوق مین نکرنی واللہ اعلم ؛ وعن
ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من عترتی من اولاد فاطمۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی ام سلمہ
سی کہ کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح عترۃ ساتہہ زبر کی نسل مرد کی
اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئی ہین اور وہ کہ آگی پیدا ہونگی صراح مین ہے کہ عترت خویش و نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہے کہ عترت مرد خویش
اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضون نی کہا نزدیک اہل بیت مین ہے یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہہ ہی کہ
عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد ہاشم ہین اور بموجب تمام قولون کی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہی تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہین
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا
وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سے ہی
روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بہر دیگا زمین کو عدل و داد سی جیسی بہری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک رہیگا زمین کا سات برس نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح ع
اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی او ثمان سنین او تسع سنین وہ شک ہے راوی سی پس احتمال ہی کہ یہہ روایت جزم کی گئی ساتہہ سات برس کی چنانچہ موید ہی اوسکی
وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابوداود کی ام سلمہ سی اور احتمال ہی یہہ کہ ہو مشکوک اور ڈالا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتہہ یقینی کی واللہ اعلم
وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ المھدی قال فیجیئ الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ
فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوسعید سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس آویگا
مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی مجکو یعنی کچہہ اور تکرار تاکید کی لیئی ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بہر کر دیگا مہدی اوس شخص کی لیئی بیچ کپڑی
اوسکی کی اسقدر کہ اوٹہا سکی وہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی بہت سی بی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب بکہنی حرص و سکی کی مال پہ پس بی پروا
کر دینگی اوسکو سوال سی اور خلاص کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سی وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند
موت خلیفۃ فیخرج رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیاتیہ ناس من اھل مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن
والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بھم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رأی الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب
اھل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنۃ
نبیھم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابوداود اور روایت ہی ام سلمہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واقع ہوگا
اختلاف و نزاع یعنی فیما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنی خلیفہ کی ف ع آخر زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی پس
نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سے ف ع یعنی واسطی کر وہ جاننی لینی منصب امارت کی یا ڈر سی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ مطہرہ
ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت دہ حالیکہ بہاگنی والا اور جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیئی کہ وہ جای امن ہے اور اوس شخص کی کہ پناہ پکڑی ساتہہ
اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی بدلیل لانی ابوداود کی اس حدیث کو باب المہدی مین نہ پس آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد

ظاہر ہونی امراؤ نکیکی اور پہچانی قدر اونکیکی پس نکالینگے اونکو یعنی اونکی گھر سی اور امام پکڑینگی اونکو بخواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراض ہونگی امامت سے
بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم اور بھیجا جاویگا طرف اوس شخص کے ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت میں
شام میں ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و قتال امام مہدی کی بھیجیگا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ح بیدا
لغت میں بمعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور یہہ قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی ایک علامتون خروج امام مہدی کی سے ہی
اور اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں قریب تواتر کی ایک اونمیں سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب رض سی کہ فرمایا سفیانی
اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کیسی ہی ایک مرد گران سر چیچک رو نکتہ سفید آنکھہ میں کہ نکلیگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ میں سے ہونگے
کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مارنیوالا ہوگا وہ لوگون کو یہانتک کہ عورتونکی پیٹ پہاڑکر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لیے
بھیجیگا پھر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتہہ لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا
ساتہہ لشکر کی زمین میں دہنس جاویگا اور کوئی اونمیں سے نجات نہیں پاویگا مگر وہ شخص کہ یہہ خبر مہدی کو پہنچاویگا ف پس جب دیکھینگے اور جانینگے لوگ
یہہ حال اونمین کی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کے پاس ابدال ولایت شام سی اور جماعتیں اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح
ابدال ایک قوم ہیں کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہیں چالیس تن شام میں اور تیس تن غیر اوسکی میں اونکا نام ابدال اسلیے ہی کہ جب کوئی
اونمیں سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی میں اور کو لوگونمیں سے جگہہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیے یہہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہیں اونہون نی اخلاق بری ساتہہ اخلاق
پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون میں آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داؤد کی کہا کہ ذکر ابدال کا صحاح ستہ میں نہیں آیا ہی مگر اسحدیث میں نزدیک ابی داؤد
کی اور حاکم نی بہی اسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا و لیکن سیوطی جمع الجوامع میں غیر صحاح ستہ سی بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثیں لائی ہیں اکثر حدیثون میں ذکر
عدد چالیس کا ہی اور بعضی میں تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی رض سی لائی ہیں کہ ابدال نی اس درجہ کو بسبب بہت نماز اور روزی اور صدقہ کی نہیں پایا ہی اور
بسبب اونکی تمام لوگون سی ممتاز نہیں ہوی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانون کی پایا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
ای علی میری امت میں موجود ایسی لوگونکا او پر صفت ابدال کی ہون کمتر گندک سرخ سے ہی اور اور حدیث میں معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمیں یہہ تین صفتیں ہونگی
جملہ ابدال سے ہے رضا بالقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائی ہیں کہ جو کوئی یہہ دعا ہر روز تین بار پڑھے
اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیی درجہ ابدال کا لکھیں اور حاصل یہہ کہ جو کوئی یہہ صفتیں پہلی والی اور خیر خواہ خلق
کا ہو وہ ابدالون میں سے ہی اور مراد ساتہہ عصائب اہل عراق کی یہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ اونکا نام عصائب ہی جیسیکہ ابدال اور امیر المومنین علی رض سی آیا
کہ ابدال شام میں ہوتی ہیں اور نجبا مصر میں اور عصائب عراق میں اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگونکی ہیں اور عصب القوم لغت
میں قوم کی نیکونکو کہتی ہیں ت پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سی ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی
مشہور عرب میں اور وحیہ کلبی اوسی قبیلہ سے پس بھیجیگا وہ مرد یعنی طرف مہدی کی اور تابعون اونکی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی یعنی کلب میں پر
غالب آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور یہہ مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہہ بہی علامت خروج مہدی کی ہی اور کام کرینگی مہدی لوگون میں موافق سنت
اور روش پیغمبر اونکیکی کہ محمد رسول اللہ ہیں اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات و قرار پاویگا جیسیکہ اونٹ جب بیٹھتا ہی اور آرام
پکڑتا ہی تو پھیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہہ زیر جیم کی اور خفت را کی اور نون کی آخر میں آگا گردن اونٹ کا جا ہی ف یعنی جگہہ نحر اوسکی کہ جہر وقت بیٹھنے
اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی اور یہان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی ہرج و مرج درمیان میں سے اوٹہہ جاویگی اور جنگ و جدال سی نشان نرہی اور

دین و اسلام اور احکام سنت وجماعت کی قرار پاوین اور استقامت پکڑین اور کچھہ خلاف درمیان مین نرہی ت پس ٹہرینگی مہدی سات برس پھر وفات کیے جاوینگی وہ اور نماز پڑہینگے اونپر مسلمان نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نی دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نی تو ارادے لیے ہین معنی لغوی یعنی ہدایت والے ہین پس آئین تو کچھہ اشکال نہین اور بعضون نی دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئی اونپر ایک جماعت اوباشون کی اور اراد کیا فساد کا شہرون مین پس ماری گئی وہ اور راحت پائی اوسی شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوی ہند مین مشہور سا تہہ مہدویہ کی کہ نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیون سے یہہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علما نی فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اول امرا پر کہ قادر ہون اونکی قتل پر اور ایسا ہے اعتقاد فاسد ہی شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئی ہین لوگونکی نظرون سی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداری مین انتہی اور یہہ قول اعتقاد ہی مردود ہی نزدیک اہل سنت و جماعت کی اور دلیلین اونکی ردکی بہری ہوی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نی انتقال فرمایا **وعن** ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء یصیب ہذہ الامۃ حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی واہل بیتی فیملأ بہ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یرضی عنہ ساکن السماء وساکن الارض لا تدع السماء من قطرہا شیئا الا صبتہ مدرارا ولا تدع الارض من نباتہا شیئا الا اخرجتہ حتی یتمنی الاحیاء الاموات یعیش فی ذلک سبع سنین او ثمان سنین او تسع سنین رواہ اور روایت ہی ابوسعید سی کہ کہا اونہی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہان تک کہ نہین پاوی کا شخص جگہہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سی یعنی بلا کہ پیدا ہوگی ظلم عام سی پس بہیجی گا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سے ساتہہ امت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی بسبب اوسکی زمین کو عدل وداد سی جیسی کہ بہری گئی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنی والی آسمان کے یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنی والے زمین کی یعنی سب حتی کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سے کچھہ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچھہ مگر کہ نکالی گی اوسکو **ف** ع یعنی مینہہ زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسی گا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی **ف** ح یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی اس زمانہ مین تا عیش و نشاط و کامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی اونکو اور یہہ بطریق فرض و تقدیر کی ہی واسطی قصد مبالغہ کی اگر یہہ روایت ثابت ہو والا تو احتمال ہی اللہ اعلم ت زندہ رہینگی مہدی اس خوشی وکامرانی مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس **ف** ح یہہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت نی مبہم رکہا اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج رجل من وراء النہر یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نکلیگا ایک شخص یعنی صاحب پیچھی نہر کی یعنی اون شہرون مین کہ پیچھی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کے کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور **ف** ع یہہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اوس سے ابومنصور ماتریدی ہین کہ دو برے امام مشہور ہین اور اونپر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقاید حنفیہ مین سے جگہہ دیگا اور متوطن کری گا یا ٹہکانا دیگا وہ حارث ف ع لفظ او اوسکن مین شک ہے راوی

سے یا لفظ اوسمعنی واو کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب امور اموال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا امر خلافت کو اور تقویت کرے گا اوسکی اور مددگاری کریگا
اوسکی ساتھہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموماً اور مہدی کو خصوصاً یا لفظ آل کا زائد ہی یعنی محمد مہدی
کو ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سے مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی
مین ابوطالب بہی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا فرمایا لازم ہی قبول کرنا
اوسکا نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع یہہ شک راوی سے کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قایم ہونا اوسکی مددگاری مین معرق
اس حدیث سی جیسی کچھ سیاق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ مومنون پر اجابت اور
اطاعت اوسکی لازم ہوگی او منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کے کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کلام کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سے پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی
نکالی ہوگی اہل وعیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہہ ترمذی نی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابوقتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کے ہونگی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی
نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو
لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیے یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسیٰ کا اور
پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے اور نکلنے دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج وماجوج کی اور مانند انکیکی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ
النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سے پس حاضر ہو
اونمین ف ع یعنی متوجہ ہوا اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکیکا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیے کہ اونمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی
نقل کی یہہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدا ظہور مہدی
کا ہوگا حرمین شریفین مین وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ اور روایت ہے
ابی اسحاق سے کہ کہا اوسنی کہا علی رضی نی اسحال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن رض کی اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا اسکا سید رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا
اسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کے یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہر
مین ف ح یعنی سب چیزونمین اور سب جہات کر والا حدیثونمین مشابہت صورت مین ہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی اور پہر ذکر کیا ابتدا ہر ذکر کیا
حضرت علی نی قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد مین ہین اور ہی اونکی لیے
انتساب ان کی طرف سی طرف حسین رض کی یہہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سے باطل ہوا قول شیعہ کا کہ مہدی محمد حسن عسکری

ہین کہ قایم منتظر ہین آسلیی کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی انسی غیر مہدی کی اسلیی کہ ہم کہین گی کہ باطل کرتا ہی اسکو
قصہ بہر دینی زمین کا عدل سی اسلیی کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ سادات حسینیہ اور حسنیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہوا ہی
بیچ حق مہدی موعود کی اور لفظ دلم یذکر القصہ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سی صاحب مشکوٰۃ نی **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
فُقِدَ الْجَرَادُ فِیْ سَنَةٍ مِنْ سِنِیْ عُمَرَ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِیْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِیْدًا فَبَعَثَ اِلَی الْیَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا
اِلَی الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَی الشَّامِ یَسْاَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِیَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِیْ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَمَّا
رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ وَاَرْبَعُمِائَةٍ فِی
الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَمِ الْجَرَادُ فَاِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ
کہا گم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمرؓ کی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمرؓ نی یعنی ٹڈی اوس برس دیار مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوئی
عمرؓ بسبب ناپید ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت اپنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف
عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچہی ہر سوار لوگون سی ہونی ٹڈی کی سی آیا دیکہا یا گیا ہی کوئی آدمی ٹڈی سی کچہہ پس لایا حضرت عمرؓ کی پاس وہ سوار
کہ آیا جانب یمن سی ایک مٹہی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹہی ٹڈیون کو آگی عمرؓ کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمرؓ نی اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا
کہ سنا مینی آنحضرتؐ سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالے نی پیدا کیی ہزار گروہ حیوانات سی چہہ سو اونمین سی دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا
اون ہزار گروہ مین سی ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی در پی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور پی در پی گرنی
موتیون کی اوس سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **بَابُ الْعَلَامَاتِ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ** یہ باب ہی بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کے
اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** شارح ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی
اور ظاہر تر اور مناسب تر یہہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہ عیسیؑ اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی ولیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثون مین ساتہہ ذکر
فتنون اور لڑائیون کے کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنی کی اوٹہجائینگی واقع ہوا اس تقریب سی ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسری جان کہ
حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ
بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سی مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی نشانیون مین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا ہی اور حدیثین اوسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال
مشتق دجل سی ہی اور دجل معنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جس وقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کرے اور فریب کے
اور معنی کذب کی بہی آتا ہی پائی جاتا ان معنون کا دجال مین ظاہر ہی اور بہی وجہ تسمیہ دجال کی قاموس مین کہی ہین مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال
اور عیسیؑ کی اور اکثر یہہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسیؑ مین مطلق چہوڑتی ہین اور عیسیؑ کو مسیح اسلیی کہتی ہین
کہ جب ہاتہہ اوس کسی کو چہوتی وہ اچہا ہو جاتا اور اس سبب سی کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سی ممسوح یعنی پونچہی پاک نکلی آلایش کی کہ لڑکون مین وقت پیدا
ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح معنی صدیق کی ہی یا اس سبب سی کہ تلوا اونکی پاؤن کا ہموار تہا نہ خم دار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سی
کہ بہت مساحت کرتی تہی زمین پر اور یہہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سی کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور
ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہہ کی ہموار ہو اور آنکہہ وبہون نہو یا اس سبب سی کہ مسح کی گئی یعنی پونچہی گئی
اوس سی دور کی گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیؑ سی شر و بدی یا پس وہ مسیح الضلالۃ ہی اور عیسیؑ مسیح الہدیٰ ہین اور دمالی کی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشددہ کی بھی آتا ہی اور بعضوں نی کہا کہ مشدد نام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسیٰ کا اور یہہ جو کہا ہی کہ نام دجال کا مسیح ہی ساتہہ خاء معجمہ کی
یہہ خطا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ اَسِیْدٍ الْغِفَارِیِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ
فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّہَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَہَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ
مِنْ مَغْرِبِہَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلٰثَۃَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ
ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِہِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ وَفِیْ
رِوَایَۃٍ فِی الْعَاشِرَۃِ وَرِیْحٌ تُلْقِی النَّاسَ فِی الْبَحْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہ سی کہا جہانکا نبی صلی اللہ
علیہ سلم نی ہمپر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تہی آپس مین پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا صحابہ نی کہ ذکر کرتی ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہو گی قیامت یہانتک کہ دیکہو
تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس ذکر فرمایا دہوین کا ف ح یعنی دہوان کہ نکلیگا اور بہر دیگا مشرق و مغرب کو اور چالیس روز ٹہیریگا پس مسلمان مانند زکام
زدہ کی ہونگی اور کافر مانند مستون کی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ بہی اسپر محمول ہی
بقول حذیفہ اور تابعین اوسکی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی مراد اوس سے وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی دعا سی فرمایا
خدایا کر اونپر قحط سات برس کا جیسی کہ کیا تونی مصر والونپر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوی قحط مین کہ کہاتی تہی چمڑی اور مردی اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک
چیز مانند دہوین کے اسلیے کہ بہوک کا سبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کی دیکہتا ہی اور یہہ بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہہ اور کثرت غبار
کی بصورت اندہیرکی معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی ۲ اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلیگا
مسجد حرام سی درمیان صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا و اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی
ساٹہہ گز کی ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقۃ ہوگا مشابہہ بہت حیوانات کی کہ جبل صفا مین سے پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکی ساتہہ عصا موسیٰ ہو اور انگشتری
سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنی مین ساتہہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہین بہاگ سکیگا مارے گا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا
کافر پر ساتہہ چہاپ کی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضون نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام مہدی مین پہر ایام عیسیٰ مین پہر بعد طلوع ہونی آفتاب کے
مغرب سی ذکرہ ابن الملک ۳ اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیون سے نکلنا آفتاب کا جانب غروب ہونی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا حدیث مین آویگا
اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسیٰ بیٹی مریم کا آسمان سے زمین پر ف ح یعنی ملا ہوا ساتہہ ظہور مہدی کی اور نکلین گی عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کے جانب
شرقی دمشق کی اور قتل کرینگی حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی کہ اول
نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سی اسلیے کہ کفار
مسلمان ہونگی حضرت عیسیٰ کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوۃ ایک اور اگر آفتاب نکلی مغرب سے پہلی نکلنی دجال کی اور اوترنی عیسیٰ کی تو نہو وی ایمان
مقبول کفار سی پس واو مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلی طلوع ہونی آفتاب کی ہی یہان کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کچہہ
کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی ۵ اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج وماجوج الف سی اور
ہمزہ سی بہی اور یہہ دو قبیلہ مین اولاد یافث بن نوح سی اور یہہ دونام عجمی اور بعضون نی کہا عربی ۶ اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک
خسف زمین مشرق مین اور ایک خسف زمین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین ف ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہون مین لیکن احتمال ہی
یہہ کہ مراد تین خسفون سی زیادہ اوسپر کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگی ۸ اور دسوین نشانی کہ جد سب کی واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب مین سے

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی **ف** ح ع کہ شام مین ہوگی لیکن ظاہر یہہ ہی کہ مراد یہہ ہی کہ ہوگا مبدا ارا اوسکا شام سی اکٹھا ہوگی شام فراخ کہ سما جاوی
گا سب عالم اوسمین اور اس سی یہہ نہین لازم آتا کہ یہہ اٹھنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کی ہوگا تاکہین کہ علامت قیامت سی پہلی قیامت کی ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نی کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا یمن سی
اور ظہور اوسکا حجاز سی ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہہ کہ اول نشانیون قیامت کی آگ ہوگی کہ نکالیگی
لوگونکو مشرق سی طرف مغرب کی ساتہہ اس طرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیون کی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اسکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی
ہی کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتہہ آنی اون کی نفخ صور بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتہہ اوسکی کہ باقی
رہین گی ساتہہ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اسکو بعضی علما توفیق دینی اون نی **ترجمہ** اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک
آگ ہوگی کہ نکلیگی بیچ کنارہ عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن مین ہانکیگی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجائی قعر
نکلنی آگ کی یمن سی یا کنارہ عدن سی کہ ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کیا یہہ مسلم نی **ف** اور شاید کہ تطبیق دونون روایتون کی یہہ ہی کہ مراد ناس سی اہل
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتہہ جہکڑ ہوا کی کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی دریا مین اور وہ ہوگی جگہہ حشر کفار کی یا مستقر فجار کی
جیسیکہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہوجائیگا آگ اور آیا ہی وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرے ڈرانے کی
یہی ہوگی بمنزلہ کوڑی کی ہانکنی کی لئی طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَیْصَّةَ
اَحَدِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتہہ کامون نیک کی چہہ چیزون سی
ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چہہ نشانیون قیامت کی اسلیے کہ دشوار ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق
اونکی اور وہ چہہ چیزین یہہ ہین **ترجمہ** دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کیطرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیر لی اور شامل ہو عامہ خلق
کو اور فتنہ کہ مخصوص ہو ساتہہ بعض کی تم مین سی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی شواغل نفس اور اہل مال کی کہ مخصوص ہین ساتہہ ایک کی تم مین سی اور ہوسکتا ہی کہ
مراد ساتہہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتہہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سی ڈرایا قایم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ
الدَّابَّةِ عَلَی النَّاسِ ضُحًی وَاَیُّهُمَا مَا کَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰی عَلٰی اَثَرِهَا قَرِیْبًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کیطرف سی
ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی اسلیے کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گی ہم کہ نشانیان یا تو نشانیان
ہین قریب قایم ہونی قیامت کی اور یا نشانیان ہین دلالت کرنی والی اوپر وجود قایم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول ان سی بعثت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
اول ہی سب سی اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند انکی کی اور دوسرین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اسکا لوگونکو طرف
محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول اسلیے کہ یہہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آتی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من
مغربہا **ترجمہ** اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہوچکی لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتہہ اونکی وقت چاشت کی **ف** ع لفظ خروج ساتہہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور وہ خبر لفظ اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہہ کہ ہو اول مسعود کہا ابن ملک نی کہ شاید واو بمعنی او کی ہی اور موید ہی اسکا وہ جو ایک روایت

مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہہ موافق ترہی ساتہہ قول حضرت کی دو ایہامات اور جو نسی ان دونون علامتون مذکورہ مین سی کہ پہلی دوسری کی ہوگی پس
دوسری واقع ہوگی پیچہی اوسکی نزدیک نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا افتاب کا پہلی
ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا افتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور وحی بیچ باب ترتیب و تقدیم
اور تاخر ان دو علامتون کی متعین وارد نہین ہوئی اور مبہم چہوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہہ دونون اور علامتون مین سی کہ جیسی کہ عیسی ہون پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان و پہلا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تہا ایمان
لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کی اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سی یعنی توبہ کی نا ہو
ہی اوسوقت سفید نہوگی وہ تین نشانیان یہہ ہین نکلنا افتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع یہی کہ قائم ہونا قیامت
اسباب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجاینگا اور احوال آخرت بہا بینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتہہ غیب کی ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع
مین پہلی کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوپر ہی اور ملا دیا گیا ہی نکلنا غیر اوسکا ساتہہ اوسکی وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ
فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ
ڈوبا افتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہہ افتاب کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہی فرمایا کہ یہہ افتاب جاتا ہی یہان تک کہ سجدہ کرتا ہی
نیچی عرش کی ف ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلئی کہ مراد ساتہہ اوسکی نہایت جگہہ پہنچنی بینائی کی
اور سجدہ کرنا افتاب کا نیچی عرش کی بعد غروب ہونی کی ہی اور اس حدیث مین رہی اوسپر گمان کرتا ہی یہہ کہ مراد ساتہہ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہہ
کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہہ ایک دن ہی سال بہر مین تا تمام ہونی اوسکی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہہ کہ مراد ہو ساتہہ
اوسکی یہہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچی عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا انہین احاطہ کرتا اوسکو پہر اذن مانگتا ہی تا آوی حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی
افتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری ف ح اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد استیذان سی یہی طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود پر اور مراد اذن
دینا ساتہہ اوسکی ہی اور قریب ہی یہہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجدہ اوس کا اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
افتاب کو پہر جا جہان سی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب کیطرف پہر جاویگا پس نکلیگا افتاب مغرب کیطرف سی پس یہی ہی مراد قول اللہ تعالی کی سی کہ
فرمایا اور افتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر افتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہیرنی
کی جگہہ نیچی عرش کی ہی ف ع کہ بعد غروب کی وہان جاتا ہی اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہی اوسکو اور جانا چاہتا ہی کہ بیچ
تفسیر بیضاوی کی اور وجہین ہی بیچ معنی اس آیہ کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچہہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی واقع ہوا متعین ہو ارادہ اوسکا
صاحب کشاف نی اس وجہہ کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی یہی نکلتا ہی اور اسی بیچ ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹی حصین سی کہا کہ

سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہین درمیان پیدایش آدم کی اور روز قیامت کی کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سی یعنی در باب فتنہ اور
ابتلا اور اضلال اور استدراج کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ
وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ سی کہا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نہین
ہوا وشیدہ جیسیکہ شرع مین آیا ہی پس گمراہ نہو بسبب کہنی سحر و فریب وغیرہ دجال کی پس یہہ جملہ تمہید ہی س قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہین کانا ف
ع مراد اس سی نفی نقصان کی ہی نہ ثابت کرنا اعضا کا ساتہہ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیون سی نہین اور اوسکی آنکہہ جیسیکہ آدمیون کی ہوتی
ہی نہین ہی چہ جائیکہ کانا ہووے اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا دائین آنکہہ کا گویا کہ آنکہہ اوسکی دانہ انگور کا ہی پہولا ہوا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
ف ع لفظ طافیہ ساتہہ ی کی ہی اور ہمزہ سی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی بلند کی او نہین منافات ہی درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس
روایت کی انہا لیست بناتیہ ولا حجرا یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہوی واسطی امکان جمع ہونی دونون صفتون کے ساتہہ اختلاف دونون آنکہون کی
یعنی ایک ایسی ہوا اور ایک ویسی کہا تورپشتی نی کہ بیچ اون حدیثون کی کہ وارد ہوی ہین دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلفہ آئی ہین کہ مشکل ہی فرق
اونمین اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمین سی علیحدہ او سحدیث مین کہ ذکر کیا گیا ہی پس اسحدیث مین تو ہی کہ آنکہہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہوگی اور حدیث مین
کہ وہ جاحظ العین ہی گویا کہ آنکہہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہی اور مین آیا ہی کہ آنکہہ اوسکی نہ ناتیہ ہی اور نہ حجرا اور توفیق انمین یہہ ہی کہ اختلاف صفتونکا بسبب
اختلاف دونون آنکہونکی ہی یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا دائین آنکہہ کا اور حذیفہ کی
حدیث مین آیا ہی کہ وہ ممسوح العین ہوگا اوسپر ناخنہ ہوتا ہوگا اور یہہ ہی ایک حدیث مین آیا ہی کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکہہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ
مین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ تو بالکل گئی ہوئی بصفت ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہی یہہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکہہ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل مین
عیب کے ہین پس اوسکی آنکہہ دائین بہی عیب دار ہی اور بائین بہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ
اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا اپنی امت کو کانی جہوٹی سی ف ح کہ دجال ہی اس
جگہہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ وقت قایم ہونی قیامت کا متعین نہین ہی وقت نکلنی اوسکی کا بہی متعین نہین ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی پاک ہی اسی کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات مین اور صفات مین اور یہہ کلام حضرت کا عوام کی سمجہانی کی لیے ہی کہ
اونکی عقل و فہم مین آجاوی جیسیکہ وارد ہوا ہی کلم الناس علی قدر عقولہم ت لکہا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کفر کا ف ر ح ع مصابیح
اور مشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسری سی لکہا ہو اگو یا دجال کی منہ پر ہی اسیصورت مین لکہا گیا ہوگا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ باعث اور بلا
ہو گا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہی اجتناب اوس سی اور یہہ بڑی نعمت ہی اللہ تعالی کی طرف سی اس امت کی حق مین کہ ظاہر کر دی ہی رقم کفر کی
درمیان آنکہون اوسکی کی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ
نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آگاہ ہو خبر دون مین تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتہہ اوسکی کسی نبی نی
اپنی قوم کو وہ خبر یہہ ہی کہ تحقیق دجال کانا ہی اور تحقیق دجال لاویگا ساتہہ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتہہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب سامان
اور محنت کی ہون یا لطف و قہر پس جسکو کہیگا کہ یہہ جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب

ہونی دوزخ کا ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونی کا اسلیی کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہہ ہی کہ وہ دونون منقلب ہوجائین گی اور فعل اونکا اولٹ جاویگا اور جیسیکہ وارد ہوا ہے القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی برداً وسلاما علی ابراہیم اور ایسیہی دنیا ہی مکدر کہ جسکا نام [illegible] سجن ہوجاتی ہی جنت عارفین کے لیی کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہے اور ایک عقبی مین اور ایسیہی تلخی زندگی دنیا کی نسبت اہل دنیا کی سبب عدم حضور اونکی کی ساتہہ ربانی کی مانند سم کی ہی او قسم مین اور سم کی ہی درہم مین اور بازگر دنیا مین اور چونکہ مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثون ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس یہان یہہ مقدر ہی والتی تعدو انہا النار ہی الجنۃ اور اسکی مانند ہی بنا عارفین کی نظر مین کہ نعمت اسکی نعمت ہی او نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحۃ ہی اور منحۃ اوسکی محنت اور حسن و قبح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی کہ پانی ہی محبون کی لیی اور دماء ہی محجوبون کی لیی شرح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسیکہ ڈرایا ساتہہ اوسکی نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح کی باوجود عموم حکم کی سبب ہونی اونکی کی ہی مقدم متقدم انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن

حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَہٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاہُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَقَعْ فِی الَّذِیْ یَرَاہُ نَارًا فَاِنَّہٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَیِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْہَا ظَفَرَۃٌ غَلِیْظَۃٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَءُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ وَغَیْرِ کَاتِبٍ

اور روایت ہی حذیفہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتہہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاویگا طرف اوسکی اونکو کہ اطاعت کرین اوسکی ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب و مشقت کا ہوگا اور اوسمین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی ت پس جسکو دیکہین گی لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلادی گی اور جسکو دیکہین گے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین ف ع یعنی یہہ مین کہ کردیگا اللہ تعالی اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ جہٹلاویگا اوسکو اور ڈالدیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوسکی آگ جلانیوالی یہہ نہایت کہ احتمال اسکا یہہ ہی کہ جو کچہہ فتنی اوسکی ظاہر ہونگی نہین ہوگی اونکی لیی حقیقت بلکہ خیال اور شعبدی ہونگی جیسیکہ کرتی ہین سحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی بدلدیگا ماہیت اوسکی پانی اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فرمودن کو کہ ذکر کیی گیی تم مین سی پس چاہیی کہ پڑی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی ورنہ پروا کری ڈال نی اوسکی کی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش گوار ہوگا ف ع یعنی حقیقت مین یا ساتہہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر یہہ ہی او تصدیق کری اوسکی پس سبب رغبت پانی کی کہ اوسکی ساتہہ ہوگا اسلیی کہ وہ ایک اور عذاب درحجاب ہوگا ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کی مسلم نی یہہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیی اثر آنکہہ کا ت اور اوپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوئی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوسکی کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا نرکہتا تہا جان کہ ظاہر یہہ ہی کہ ناخنہ بیچ [illegible] ہوی کی ہوگا اسلیی کہ معنی ممسوح کی یہہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ اور بہون [illegible] نہون اور ہموار اور مٹی ہو پس ناخنہ ہونا اوسمین کیا معنی رکہتا ہی مگر [illegible]

کہ مراد ممسوح سی معیوب مطلق ہین وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ
جَنَّتُہٗ وَنَارُہٗ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسے حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا ہوگا
بائین آنکہہ کا کثرت سی ہونگی بال اوسکی ساتہہ اوسکی ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نی
ف ع اوپر گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق اونمین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری
عیب دار ہوگی پس صحیح ہی کہ کہا جاوی ہر ایک آنکہہ کو عور اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کی ہین اور بعضون نے کہا کہ اعور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کے
پس ایک قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور الیسرٰی اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنٰی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب دیکہا ہی دیگی خلقت اوسکی جسم کو
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہوا ایک اونمین سی بسبب سہو راویکے وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْكُمْ فَاَنَا حَجِیْجُہٗ دُوْنَكُمْ وَاِنْ یَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِیْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِیْجُ نَفْسِہٖ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ
عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّہٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ كَاَنِّیْ اُشَبِّہُہٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَہٗ مِنْكُمْ فَلْیَقْرَاْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ سُوْرَۃِ الْكَہْفِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلْیَقْرَاْ
عَلَیْہِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْكَہْفِ فَاِنَّہَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ اِنَّہٗ خَارِجٌ خَلَّۃً بَیْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَعَاثَ شِمَالًا یَا عِبَادَ اللّٰہِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَمَا لَبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ كَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ كَشَہْرٍ وَیَوْمٌ كَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ كَاَیَّامِكُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَسَنَۃٍ اَتَكْفِیْنَا
فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا اِسْرَاعُہٗ فِی الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَیْثِ اسْتَدْبَرَتْہُ الرِّیْحُ فَیَاْتِیْ عَلَی الْقَوْمِ فَیَدْعُوْہُمْ فَیُؤْمِنُوْنَ
بِہٖ فَیَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَیْہِمْ سَارِحَتُہُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًی وَاَسْبَغَہٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّہٗ
خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونسی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام امور اوسکی
اور لوگونکی مبتلا ہونیکا بسبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سی سامنی تمہاری
ف ع یعنی غالب اونگا اوسپر ساتہہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہی جہگڑتی اور غالب آتی ہین اوسپر ساتہہ دلیل کی غیر
محتاج طرف مددگار کی استانی ہین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قراین سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوگا اور اسیطرح جو حضرت نے فرمایا ا حدیث مین یہہ واسطی مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطی تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم ہونی وقت اوسکی کی اور
ڈالنی خوف فتنہ اوسکی کی مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ذات اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی
اپنی سی ساتہہ دلیلون قطعیہ شرعیہ اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب ہوگا اوسپر کذا قال الطیبی اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہہ
کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سی شر اوسکی ساتہہ جہٹلانی اوسکی کی اور اختیار کرنی صورت تکذیب اوسکی کی ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مسلمان پر ف
ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میری پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقینی لا محالہ مدد کیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ
اوسکی نبی اور امام پس اسمین وہی امامیہ پر ت تحقیق دجال ف ع یہہ استیناف ہی بیان بعض احوال اوسکی کا اور بیان بعض اوس خبر کا کہ مفید ہی بیچ
دفع شر افعال اوسکی کی ت جوان ہوگا ف ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی و قارسی ت
بہت مڑی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی پہولی ہوگی گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتہہ عبد العزی بیٹی قطن کی ف ع یہہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہی
اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ مشرک تہا اسلیے کہ عزی نام بت کا ہی اوسکا بندہ مشرک ہی ہوتا ہی اور مؤید ہی اسکا قول بعض کا کہ وہ ایک شخص تہا قبیلہ خزاعہ مین کہ مرا
جاہلیت مین اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتہہ اور نہو تحریر اوسکی مشابہت کا نہون کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتہہ اور اورد دنہو

جزم تشبیہ کا بھی معلوم ہوتا ہے اور گویا لفظ کاف واسطے تاکید اور تقریر تشبیہ کی ہے ت پس جو شخص پاوے اوسکو تم میں سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اوسکے آیتیں اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا یا تک واسطے دلالت کرنے ان آیتوں کے اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالیٰ کے اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکے کے اور صدق رسول اوسکے کے اور آنے رسول کے ساتھہ معجزات اپنے کے کہ کردینگے خوارق عادات دجال کو ہباء منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت و ثبور کو اور کہا طیبی نے کہ معنی یہہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہے پڑھنے والے کے لیے فتنہ اوسکے سے جیسے کہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبار کے سے کہ اوسکے زمانہ میں تھے ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی میں یہی آیا ہے پس چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتیں سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان ہین بیچ فتنہ دجال کے سے ف ح ع اور بعضی حدیثوں میں پڑھنا ان آیتوں کا وقت سونیکے بھی آیا ہے اور لفظ جوار ساتھہ زبر جیم کے اور ر آخر کے بھی اکثر صحیح نسخوں میں بمعنی ہمسایگی اور امان کے اور بعضی نسخوں میں ساتھہ زیر جیم اور ز کے آیا ہے بمعنی کاغذ یعنی چٹھی کے کہ لیتا ہے اوسکو مسافر بادشاہ سے یا اوسکے نائبوں سے تا کوئی روک ٹوک نکرے اوسکے راہ میں اور بعضی شرحوں میں ساتھہ زبر اور پیش کے ہے اور زبر فصیح تر ہے بمعنی امان کے پہر جاننا چاہیے کہ حصن حصین میں روایتیں متعدد آئی ہیں اس باب میں کہ کہا جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے کہ اوتاری گئی ہے ہوگی اوسکے لیے سبب نور کے مقام اوسکے سے مکہ تک اور جسنے پڑھی دس آیتیں اوسکے آخر سے پہر نکلے دجال نہین مسلط ہوگا اوسپر اور روایت میں ہے جسنے یاد کین دس آیتیں اوسکی اول سے بچا دجال سے اور اور روایت ہے جسنے پڑھین تین آیتیں اول کہف سے بچا دجال کے فتنہ سے اور بہت ظاہر تطبیق تین آیتوں کے پڑھنے میں اور دس کے پڑھنے میں یہہ ہے کہ کمتر اوسکا کہ محفوظ رہے گا تہ اوسکے شر اوسکے سے پڑھنا تین کا ہے اور حفظ اونکا اولی ہے اور یہہ نہیں منافی ہے زیادہ کے ت تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے درمیان شام اور عراق کے پس فساد کریگا داہنے اور فساد کریگا بائین ف ع یعنے بہیجیگا لشکر اپنے داہنے اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنے میں بیچ اون شہرون کے کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف بلکہ نہین امن میں ہوگا اوسکے شر سے کوئی موضع اور نہین خالی ہوگی اوسکے فتنہ سے کوئی جگہہ ت اے بندہ اللہ کے ف ع یعنی اے مومنو کہ موجود ہوگے اوس زمانہ میں یا تم مخاطب ہو بالفرض اگر پاوے اوس وقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنے دین پر کہا ہمنے یا رسول اللہ اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین میں فرمایا چالیس دن ف ع آگے آتی ہے ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین میں چالیس برس لیکن نقل کیا ہے بغوی نے شرح السنہ میں کہ نہین صحت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کے اور برتقدیر اوسکی صحت کے شاید کہ مراد ساتھہ ٹہرنے کے دونوں ٹہرنے میں سے ٹہرنا خاص ہو اور چونکہ معین کہ وضع ہو خبر اوسکی حالت پر ت ایک دن یعنی اون دنوں میں سے بمقدار برس روز کے ہوگا یعنی درازی زمانہ میں اور ایک دن بمقدار مہینے کے ہوگا اور ایک دن بقدر ہفتہ کے اور باقی روز اوسکے مانند دنوں تمہارے کے کہ جیسے ہمیشہ ہوتے ہین عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمین نماز ایک دن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا اوسکی نماز کے لیے مقدار دن کی ف ع ح یعنی جبکہ گذرے بعد طلوع فجر کے اتنا وقت کہ ہوتا ہے درمیان اوسکے اور ظہر کے ہر روز میں پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذرے بعد اوسکے اتنا وقت کہ ہوتا ہے اوسمین اور عصر میں ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذرے کہ ہوتا ہے اوسمیں اور مغرب میں ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجھہ لو غرض کہ پانچون نمازین اسی اندازے سے پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس روز کا گذرے اور اسی حساب سے اون دونوں میں کہ مہینا بہر اور ہفتہ بہر کے ہونگے اور یہہ دن واقع میں بقدر مذکور دراز ہونگے اللہ تعالیٰ قادر ہے ہر چیز پر یہہ جو بعضوں نے کہا ہے سبب کثرت ہموم و غموم کے اسقدر معلوم ہونگے یہہ قول مردود ہے کہ رد کرتا ہے اوسکو پوچھنا راویوں کا حضرت سے کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضے جو یہہ شبہ کرتے ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہے وقت طلوع و غروب وغیرہ کے سبب یہہ وقت نہوئے تو نمازین کیونکر پڑہینگے یہہ شبہ ہیچ ہے جب شارع نے اوس دن مخصوص کا یہہ حکم ٹہرا دیا پہر کسکو جگہہ چون و چرا کی ہے اور تورپشتی وغیرہ نے اور بہی جواب اسکے لکھے ہین بخوف درازگی کے نہین لکہے جو چاہے مرقات میں دیکہہ لے ت کہا ہمنے یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنے کی زمین میں فرمایا مانند مینہہ کے ف ع مراد مینہہ سے یہان ابر ہے یعنے

جلدی سی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنی ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہی پیچھی سی ہوا وسکی باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان لادینگی وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا اور حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہہ استدراج ہوگا اوسکا واحد قہار کی طرف سی پس شام کو آویگی اونپر مواشی انکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیی دراز ترین وسکی کہ تہی ازروی کوہانون کی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کی ہی بمعنی کوہان اونٹ کی در اعلائی ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہین مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اسکی فربہی سی دراز ہو جائینگی ت اور خوب پوری وسکی کہ تہی ازروی تہنون کی یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہچی ہوئی وسکی کہ تہی ازروی کوکہوکی یعنی بہ سبب کثرت کہانی اور سیری کی ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى أَنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ پہر آویگا دجال ایک اور قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین لاینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا اونکو الہ اونسی پس ہونگی قحط زدہ اور خشکسالی دیدہ اور قحط کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہہ مین کچہہ مالون اونکی سی ف ع حاصل یہہ کہ مومن سبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاؤن اور مختنون اور ضررون مین ولیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر سبب اسکی کہ دین ہوگی اونکو اللہ تعالی نی صفتین اولیاء کی پیرکی سید الانبیاء کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانون کو پس پیچھی چلینگی دجال کی خزانی اوس ویرانہ کی مانند امیرون شہد کی مکہیون کی ف ع یعا سیب جمع یعسوب کی ہی بمعنی سردار شہد کی مکہون کی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا ہی اور شہد کی مکہیان اوسکی ساتہہ پیچھی ہوتی ہین اسیطرح دجال کی ساتہہ خزانی پیچھی چلینگی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین روایت کی دیلمی نی حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنون کا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار منافقون کا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچھی جاتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین بہی آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہہ تلوار کی ف ع یعنی غصہ ہو کر اوسپر سبب نہ قبول کرنی دعوۃ الوہیت اوسکی یا واسطی ظاہر کرنی خرق عادت کی اور تمہید کرنی قدرت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند پہینکنے تیر کی نشانی پر ف ح یعنے فاصلہ درمیان دونون ٹکڑون کی مقدار پہینکنے تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہہ ہین کہ پہنچیگا ضربہ اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوان کو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہہ اوسکا ہنستا ہوا بشاش ف ع اور کہیگا کہ یہہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درینگا میکہ دجال اسیطرح کا ہو اور خراب گمراہ کرنی مین ہوگا کہ ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوتر ینگے وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور یہہ اور روایت مین آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام اوترینگی بیت المقدس مین اور اور روایت مین ہی اردن مین اور اور روایت مین ہی کہ عسکر مسلمین مین کہتا ہو حدیث مذکور اوترنی اونکی کی بیت المقدس مین نزدیک ابن ماجہ کی ہی اور وہ ظاہر نزدیک میری ہی اور نہین منافی ہی کلام روایتون کی آپس کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ عسکر مسلمین کا ہی اسلیی کہ وہ اور اردن نام ہی نواح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی لد میں اگرچہ نہیں ہی بیت المقدس میں اب منارہ لیکن مقرر درہی یہہ کہ سینے کا جیسلی او تری
عیسی کی واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسی درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کی کہ نام ایک
گہانس زرد رنگ کا ہی اور لفظ مہرودتین میں ساتھ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی ہی ت یعنی ڈالی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کی ف
ع یہہ حال ہی واسطی بیان کیفیت وتارفی اونکی جیسیکہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس وجمال اونکی کی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جس وقت
جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اوتر ینگی اونکی بالون سی قطرے مثل دانون چاندی کے کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ح یعنی صفائی اور سفید
میں نہایہ میں لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوی ہیئت بڑی موتیون کی اور واحد اسکا جمانہ ہی کہا
طیبی نی کہ مشابہت دی عرق کی قطرون کو ساتھ جمان کی بڑائی میں پہر تشبیہ دی جمان کو ساتھ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا
کہ جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سی دانی کہ چاندی کی بنیں اور یہان مراد خبر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگے اونکی سر
بالون سی قطرے نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگے وہ قطرات کنایہ ہی بہا اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہیں ممکن ہوگا اور نہیں لائق
ہوگا کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسی کی مگر کہ مرجاویگا اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جانا چاہی یہہ کہ یہہ جو دجال مستثنی اس حکم کی
واسطی حکمت دکہانی خون اسکی کی نیزہ میں تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مسلمانوں کی لوگوں اور جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ کرامت عیسی کی اول وقت اترنی اونکی کی
پہر جاتی رہی یہہ جس وقت کہ دیکہی دجال کو اسلیے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضون نی کہا کہ حسد ہی کہ کافر مریگا وہ دم جدکا کہ قصد ہوگا ساتہہ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم سفا اوسپس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسی کی دم ہی مردہ کو زندہ
کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈینگی عیسی دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتھ پیش لام
اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین میں ت
پس قتل کرینگی اوسکو پہر آویگی عیسی کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالی نی دجال کی شر سی پس پونچہینگے عیسی اونکی مونہوں سی گرد وغبار شدت ومحنت کا
ف ع احتمال ہی یہہ کہ ہو یہہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہیں گرد ازراہ اکرام اونکی کی یا یہہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت وخوف کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو
درجات اور مراتب اونکی کی کہ پاوینگی بہشت میں درینگا میکہ عیسی اسیطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالی طرف عیسی کی کہ تحقیق میں نی نکالی ہیں کتنی ایک بندی
اپنی نہیں طاقت وقدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت وقدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کی کام میں ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہیں اور تثنیہ لائے مبالغہ کو
لیے ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندون کی لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ
اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ
الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ
اور بہیجیگا اللہ تعالی یاجوج وماجوج کو کہ نام دو قبیلوں کا ہی اور وہ ہر بلندی سی دوڑینگی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اونکی اوپر تالاب طبریہ کی ف
ع طبریہ ساتھ اضافت کی ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سادریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ میں ہی کہ نام

ایک قریہ ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچھہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی کہ پیچھی آونگی اونسی پس کہینگی وہ کہ تحقیق تہا اسمین کبھی پانی پہر چلینگی
یہان تک کہ پہنچینگی طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی معنی درختون لپٹی ہوئی کی یا جو کچھہ
ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت سی ہین اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہمنی اون
شخصونکو کہ زمین مین ہین آؤ پس چاہئی کہ قتل کرین ہم ان شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکینگی تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالی اونپر تیر اونکی
رنگی خون مین ف یہہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی لگکر سرخ
ہوجاوینگی پس آئین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہیریگا فساد اونکا عالم سفلی و علوی کو ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسی و یاران اونکی یعنی وہان سی نکلکر کوہ طور پر نہ جا سکینگی
نہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی کی بہتر سو دیناروں سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا
باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہئی کہ کیا حال رکہتی ہونگی اور
کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعا اور زاری کرینگی اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنی کی نبی اللہ کی عیسی م اور یاران اونکی
پس بہیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنون مین ف ح نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین ت پس ہوجاوینگی
مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوینگی قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوتریگی پیغمبر خدا عیسی اور یاران اونکی طرف زمین کی
پس نہ پاوینگی زمین مین جگہہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کریگا نبی خدا کی عیسی اور یاران اونکی طرف اللہ کی پس
بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش بے اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین اور
اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہا لیجاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینک دینگی اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالی ن وفی روایۃ تطرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من قسیہم ونشابہم وجعابہم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا
لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل
العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ
من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذہم تحت اباطہم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم تقوم الساعۃ
رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وہی قولہ تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی — ت
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر با کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون نی
کہا کہ وہ جگہہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی منہل ساتہہ میم کی اور معنی اسکی لکہی ہین
گہڑا کہہ زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی منہل مانند منزل کی گہڑا پانی کا ہی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحہم بالنہبل نون سی لایا ہی اور وہ
منہل ہی یعنی میم سی ت اور جلاوینگی مسلمان کمانون اونکی سی اور تیرون اونکی سی اور ترکشون اونکی سی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالی ایک بڑا مینہہ کہ نہین چہپاویگا
کسی چیز کو اوس مینہہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیی کہ وہان شہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور گنوارونکی کہ جنگل مین
رہتی ہین صوف کی کمل تان کی گذران کرتی ہین اور مراد یہہ ہی مینہہ سب جگہہ برسیگا اور کوئی جگہہ ایسی نہین رہیگی کہ وہان مینہہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار وخیمہ
مینہہ کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن ہی بی نون پیش کاف سی کن سی اور پیش کی اور زبر کاف کی اکنان سی اور طرح آیا ہی معنی شہر کی ت پس ہو

ڈالیگا وہ مینہہ زمین کو یہانتک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر کہا جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پہر لا برکت اپنی پس اوس دن کہاوے گی جماعت دس سے لی چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور پروانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اوسکو کہاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چہلکے مین ف ع کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدہا چہلکا اوسکی وپرکا اور قحف اصل مین کہتے ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہے اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتے ہین پس بسبب مشابہت کی یہان انار کی وپر کی چہلکیکو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹنی اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہانتک کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون مین سے ف ع لفظ فئام ہمزہ سے اوپر وزن رجال کی اور عوام بدل لیتے ہین ہمزہ کو ی سے یعنی جماعت آدمیون کی اور مراد دس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہی جیسکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سے جیسکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گای دودہ کی البتہ کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سے اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون مین سے ف ع فخذ یہان زبر ف اور جزم خ سے ہی فقط یعنی جماعت کی قاربت والے ور وہ کم بطن سے ہی اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ معنی ران کی زبر خ اور جزم خ سے بہی ہے ت پس رہینگے سکہ وہ اسی چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچے بغلون اونکی کی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجاز ہی کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور دجال خود معلوم ہوچکا ہی کہ مومن و مسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کرکہا ہی علمار نے یہہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی کہتے ہین کہ باطن مین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید و تعمیم ہی تاکوئی اونسے باہر نرہے ت اور باقی رہین گی شریر لوگ مختلط ہونگی اور لڑینگی زمین مین مانند اختلاط گدہون کی آپسمین ف ح اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مردونکا عورتون سے بی حیائی سے علانیہ ہوکر علانیہ سامنے لوگونکی جیسے کہ عادت ہی گدہون کی ہرج جزم رے سے یعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوسے کذا فی القاموس ت پس اونپر قایم ہوگی قیامت ف ح یعنی نہ انکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہہ حدیث یعنی پوری مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہی تطرحہم بالنہبل قول سبع سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَیَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَّفْرَقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَہٗ اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَھَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون مین سے ف ح بعضون نے کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا ہی علمانے اسمین جمہور فقہا اور محدثین غیرہم اور بعضی صوفیہ اسپر ہین کہ وہ مرگئے اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہہ صحیح ہی ت پس ملیت کی کہتی آئیتحسن کہ نگہبانی کرنے والی تہا

ہتیار بیچنے کی یہان جال کی ف ح مسالح زبر میم اور زیر لام سی جمع مسلح کی ہی یعنی سرحد کی کہ جگہہ ہی ہتیار و نکی ہی بعد ازان اطلاق کیا مردان ہتیار بند پر کہ نگاہ رکہتی
ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین ت پس کہین گی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان جانیکا قصد رکہتا ہی تو پس کہی گا وہ مرد قصد رکہتا ہون کہ جاؤن
طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہین گی تابع دجال کی ایا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد کہین گی رب سی دجال بسبب
مال و جاہ اوسکی کی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی بیچ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدگی ف ع دلیلین اوسکی رب ہونیکی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیر ذلک سی اور وہ سراسر صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلین موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیون کر ہو سکی ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی کی ت پس کہین گی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو اس
شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نی اس سی کہ مارو کسیکو بے حکم
اوسکی پس لیجاوینگے اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہی گا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانی گا علامتین اوسکی کہی گا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہہ وہی دجال ہی کہ ذکر کیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین انہین علامات فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا اور بعضون نی کہا پیٹ
پر لٹانیکا زمین پر جیسا کہ گنہگارون کو لٹاتی ہین مارنیکی لیی پس چت لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہی گا دجال یعنی از راہ تاکید و تغلیظ اور تشدید کی پکڑو اسکو اور سر توڑو
اسکا پس فراخ و نرم کیجاوی گی پیٹہہ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنی کی اوسکی پیٹہہ اور پیٹ پر ف ح ع لفظ فیوسع ساتہہ جزم واو اور تخفیف سین کی وسع
اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سی ہی تفتیح کیا ہی اور لفظ یشبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہہ شین معجمہ اور باء موحدہ مشددہ اور ح مہملہ کی
تشبیح سی یعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی امر ہی تشجیج سی یعنی زخمی کرنی سر کی اور یہہ روایت صحیح
تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت یہہ ہی کہ شبحوہ جیسا کہ کہا گیا تشبیح سی اور شبحوہ یہی مروی اوسی باب سی اور روایت تیسری فشجوہ و شجوہ دونون تشجیج سی یعنی
زخم سر کی اور جزری نی کہا کہ مولف نی یہہ تیسری روایت ذکر کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نی اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک
ایک جماعت کی اصحاب ہمارے سی اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہی گا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہہ پر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا حضرت نے
پس حکم کیا جاوی گا یعنی حکم کری گا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی اور پراگندہ کرنی کا پس چیرا جاویگا آری سی سر کی طرف سی یہان تک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی ف ح یعنی آرہ یا چیر ڈالین گی اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور یہی لفظ
میشار زیر میم سی ساتہہ ہمزہ اور یی کی دونون طرح آیا ہی آلہ وشر یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی اور
مفرق زبر میم اور زیر رسی بیچ اوپر بیچ سر کی ت فرمایا حضرت نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنی کی پہر کہی گا دجال
اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہہ پر پس کہیگا وہ مومن نہ زیادہ کیا مین بیچ پہچانی تیری مگر زیادہ علم و یقین
اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری سی بعد مارنی میری کی مجہکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہی فرمایا حضرت نی پہر کہی گا وہ مومن ای لوگو تحقیق یہہ دجال
نہین کرسکیگا کسیکی ساتہہ لوگون مین سی جو کچہہ کہ کیا ساتہہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہہ میری ف ع اوس نی خبر دی سلب ہو جانی قدرت استدراج
کی اوس سی اور تسلی دی لوگونکو اوسکی ڈر سی ت فرمایا حضرت نی پس پکڑ لیگا اوسکو دجال تا کہ ذبح کری اوسکو پس بنا گردانی جاوی گی وہ جگہہ کہ درمیان
گردن اوسکی ہی اور ہنسلی ہی یعنی اوس ہڈی تک کہ درمیان منحر اور گردن ہی اوسکی کی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاوی گی کہ تلوار اوسمین کام نکری اور شرح السنہ مین
ہی کہ سمرقندی نی کہا کہ پہنچی ہی مجہکو یہہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین راہ پاسکیگا دجال اوسکی قتل کی طرف فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہہ اوس شخص کی اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینکدیگا اوسکو یعنی آگ مین کہ ہمراہ رکہتا ہوگا پس گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کی

اور

اور وہ نہیں پہنچا گیا مگر طرف جنت کی ف ع یعنی باتین دنیا کی باغوں میں سے یا یہہ مراد ہی کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ میں کہ اوسکی ساتھہ ہوگی کردیگا اوسکو اللہ اوپر
ٹھنڈی ہی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ واسطے راحت وجنت اور پہر نقدیر نہیں حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتہہ پر سوای پہلی ہو تکی ت
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں ازروی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمون کی ف ح باعتبار مارے جانے
اوسکے اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور گواہی دینا
ہو نزدیک حق تعالی کی وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ
قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بہاگینگے لوگ
دجال سے یہان تک کہ پہنچینگے پہاڑون پر کہا ام شریک نے کہا مینی یا رسول اللہ پس کہان ہونگی عرب اوسدن ف ع لفظ فاین این ف جزا ہی شرط محذوف
کی یعنی جب یہہ حال ہوگا لوگونکا تو پہر کہان ہونگی عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا میں اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سے ت فرمایا حضرت نے عرب
تہوڑے ہونگی یعنی اوسدن پس نہیں قدرت رکہینگی جہاد کی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ
مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے وہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اونپر طیلسان ہونگی ف ع ح لفظ یتبع اصحاب حدیث میں ساتہہ زبر کی اور جزم ت اور زبر با کی ہی یعنی ہمراہ ہونگی
اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے یعنی تشدید ت سے ہی یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بہی اور زبر ف نام ہی ایک شہر مشہور کا شہرون
عجم میں سے اور ایک روایت میں ستر کی جگہہ نوی ہی اور صحیح مشہور ستر ہی اور لفظ طیالسہ زبر ط اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی
عرب میں اور عیاض وغیرہ سے ہی کہ وہ معرب ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نے دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی اوپر برائی لباس طیلسان کی اور ساتہہ اوسکے
کہ روایت کی گئی ہی انس سے کہ اونہون نے ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسان تہین پس کہا اونہون نے کیا عجب ہی یہہ سب ساتہہ یہود خیبر کی اور حق یہہ ہی
کہ اوڑہنا طیلسان کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سے منقول ہی حدیثین بہت آئی ہین آنحضرت سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سے ہو
انکار کرنا انس کا اوسکو اسی سبب سے ہو یا بسبب رنگ زردی کی ہو کر زرد تہا اور محل خلاف کا یہی اوڑہنی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سے ورد وانی
کنارہ اوسکی کاندہی پر اور اوسکو تقنع اور قناع بہی کہتی ہین اور نکہ اوسکی کہتی ہین کہ جو کچہہ آنحضرت اور صحابہ سے ثابت ہوا بخصوص ہی بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ ڈہانکنا سر طیلسان سے کہ اوڑہنا چادر کا پہنا وا عرب کا ہی
اور قناع پہنا وا ایمان کا ہی اور اور حدیث میں آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سے دن میں فقر ہی اور رات میں زینت اور حدیث انس میں آیا ہی کہ تہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سے بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اس میں بہت ہین وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ
فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً
مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون میں اور اتریگا بعضی زمین شور پر
کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہترین لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت میں یا کہا بہترین لوگونکا ہوگا ف ع یہہ شک راوی کا ہی

اور اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگے بنا بر قول صحیح کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں مین کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف دجال اسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اونسی کہ اگر دا اوسکی ہوگی خبر دو مجھکو اگر قتل کروں مین اوسکو پھر زندہ کروں مین اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان مین یعنی میری خدا ہونی مین پس کہینگی کی لوگ شک نہین کرینگی ہم **ف** ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور اور تا بعدار اوسکی ہونگی تو مراد حقیقت کلام ہی والا یہ سبب خوف اور دفع الوقت کی کہینگی ورنہ ہوسکتا ہی کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جھوٹ مین ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پھر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچھیگا اوس سی جیسیکہ آج ہون **ف** ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا دکھا مجھی یقین میرا تیری جھوٹی ہونیکا قوی تر ہوا یہ سبب دیکھنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا نی اوسکی خبر دی تھی حاصل یہہ کہ جیسا آج مجھکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبھی نہین ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پر نہپاویگا قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی **ف** ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہوجائیگا اور وہ نہین قدرت رکہتا ہوگا اوپر چیز پر کہ ارادہ کریگا یہہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کیا بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی درحالیکہ قصد اوسکا مدینہ مطہرہ مین آنیکا ہوگا یہان تک کہ اوتریگا پیچھی کوہ احد کی کہ مدینہ کو ہر ہی پھر یعنی بعد واقع ہونی قضیہ شخص مذکور کی پھیر دینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہین جاویگا **ف** ع اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پھر جاویگا اور نہین قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفن ہی سید الوری کا اور علاوہ اسکی وہ حرم مکہ مین بطریق اولی نہین داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام مین ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا کہ عیسی علیہ السلام باب لد پر کہ شام کی قریون مین سی ہی اوسکو مارینگی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ کی اوس دن کہ دجال آویگا سات دروازی ہونگی یعنی راہین یا مراد دروازی قلعہ کی ہین اوس وقت مین ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ نگہبانی کرینگی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع کہا سیوطی نی کہ یہہ جو مشہور ہی زبانوں پر کہ جبرئیل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی کچھ اصل نہین اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہو تا ہی طہارت پر اور روایت کی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا تو کون ہی وہ کہیگا مین جبرئیل ہون کہ بہیجا ہی مجھکو تا کہ روکون تجھکو حرم رسول اوسکی سی وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَأَرْفَؤُا إِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِي أَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْا إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی **ف** ع یہہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی

کہا کرتی ہیں تا لوگ آویں اور جمع ہوں جیسا کہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیے زمانہ شریف میں کہتی تہی **ت** پس نکلی میں طرف مسجد کی پس نماز پڑہی میں نی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف ع** یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہو یا ہو رات میں **ت** پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اسحالت میں کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بحسب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہہ اپنی نماز کی یعنی جہاں نماز پڑہی ہی وہیں بیٹہا رہی اوٹہی نہیں پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول وسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق میں نی قسم اللہ کی نہیں جمع کیا تمکو واسطی امر مرغوب فیہ کی یعنی کچہہ
دینی کی لیی اور نہ واسطی امر دہشت ناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی ولیکن جمع کیا ہی میں نی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا میں تمکو ساتہہ اوسکی مسیح دجال سے **ف** یعنی چاہا میں نی کہ سناؤں تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین
تمہاری کی ہو اور خبر مخبرین معاینہ کی ہو **ت** خبر دی مجہکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں **ف ع** یعنی نہ جنگل کی کشتی میں یہہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ
سفینۃ البر کہلاتا ہی اور بعضوں نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی میں نہ چہوٹی کشتی نہر میں **ت** ساتہہ تیس شخصوں کی لخم اور جذام سی **ف** ح لخم زبر لام اور جزم خ
معجمہ سی نام قبیلہ کا ہی اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ کا بہی قبیلہ ہی **ت** پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سواروں کی موج نی ایک مہینہ تک دریا میں **ف**
ح یعنی بہکایا اونکو موج نی خبر جہت مقصد میں اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہیں کہ اوسمیں فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود کی نہو **ت** پس نزدیک لگی کشتی کو طرف
ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیوں میں کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہیں **ف ع** لفظ اقرب زبر ہمزہ اور پیش را سی جمع ہی قارب کی زیر را اور
زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوس میں بیٹہہ کر حاجت روائی کناری سی کریں **ت** پس داخل ہوئی جزیرہ میں
ف ح جزیرہ اوس جگہہ کو کہتی ہیں کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو **ت** پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالوں والا کہ بہت تہی بال جہاں نہیں جانتی تہی لوگ آگا اوسکا پیچہا
اوسکی سی یعنی تمیز نہیں کر سکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا ہی اور پیچہا اوسکا کونسا ہی بسبب کثرت بالوں کی کہا اونہوں نی یعنی از راہ تعجب کی وای ہی تجہکو کون ہی تو اور
کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی میں ہوں جاسوسی کرنیوالا **ف ع** یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبریں دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن شریف میں جو دابۃ
الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی **ت** چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر میں ہی **ف ع** لفظ دیر زبر دال اور جزم ی سی عبادت گاہ نصاری کی اور کتاب بہشت
میں کہا صومعہ راہب اور یہاں مراد محل ہی **ت** اسلیی کہ وہ طرف سنی خبروں تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا
أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ
يَدَاهُ إِلٰى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ
قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ
أَنَا الْجَسَّاسَةُ اعْمِدُوا إِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا
تُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ
فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا **ت** کہا تمیم نی جب ذکر کیا اور بیان کیا اوسنی ہمارا ہی ایک شخص کا ڈری
ہم اوس سی اس سبب سی کہ مبادا وہ جانی آسکی کہ ہو وہ شیطان یا بیان انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہانتک کہ داخل ہوئی دیر میں پس ناگہاں اوس میں بزرگ تر
اور دہشتناک زیادہ ہی آدمیوں کا کہ دیکہا ہم نی اوسکو زمانہ ماضی میں از روئی خلقت کی **ف ع** لفظ رأیناہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سی
کہ نہیں دیکہا اور بعضوں نی اسکا ترجمہ یوں کیا ہی کہ نہیں دیکہا ہم نی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا بدن میں **ت** اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوئی
ہیں ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان گہٹنوں اوسکی کی ٹخنوں تک ساتہہ لوہی کی کہا ہم نی یعنی از راہ تعجب کی وای ہی تجہکو کون ہی تو کہا اوسنی

تحقیق قدرت پائی تھی میری خبر یعنی پس نہیں چھپاؤنگا میں اوسکو تمسی کہدونگا حال اپنا پس خبر دو مجھکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس چیز کی کہ پوچھوں میں
اوسکو تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہوں نی ہم آدمی ہیں عرب سی کہ سوار ہوی ہم کشتی دریائی میں پس طوفان میں ڈالا ہمکو دریا نی
مہینا بہر پس داخل ہوی ہم اس جزیرہ میں پس لا ہی ایک جانور بالوں والا پس کہا میں ہوں جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر میں یعنی
بڑی محل میں ہی پس آئی ہم طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجھکو کھجوروں کی درختوں بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہیں ف بیسان زبر با اور
جزم ہی سی نام ہی ایک بستی کا شام میں اور ایک موضع کا یا مدینہ اور مشارق الانوار میں کہا کہ بیسان حدیث جساسہ میں حجاز کی شہروں میں سی ہی
اور دوسرا بیسان بلاد شام میں ہی ت کہا معنی یا ان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کھجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لادیں یعنی اشارہ کیا کہ قیامت
قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجھکو بحیرہ طبریہ سی آیا ہی اوس میں پانی ف بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ زبر طا اور کسر با سی ک
ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ امام حدیث سی ہیں منسوب اوسکی طرف ہیں ت کہا معنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی
کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی کہ خبر دو مجھکو چشمہ زغر کسی آیا ہی اوس چشمہ میں پانی اور آیا کہیتی کرتی ہیں اہل اوسکی ساتھ پانی چشمہ کی کہا ہم
ہاں وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہیں اوسکی پانی سی ف زغر پیش زا اور زبر غ سے بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام
میں کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہاں قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ
الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ
أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً
إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ
السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ
فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ
مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجھکو نبی امیوں کی سی یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا ف یہہ ازراہ طعن
کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہیں جیسا کہ گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس طرحوں سی ساتھ مبعوث ہونی حضرت کی نادانوں درجاہلوں
پر ت کہا معنی تحقیق وہ نکلی ہیں مکہ سی اور ہجرت کی اونہی طرف یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑی ہیں اونسی عرب کہا ہم نی ہاں کہا کیا
معاملہ کیا اونہوں نی عرب سی پس خبر دی ہم نی اوسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر کہ نزدیک ہیں اونکی عرب میں سی اور اطاعت کی اونہوں نی اون کی
کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہہ بہتر ہی اونکی لیی یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیی ف لفظ ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہہ اقرار کرنا
حضرت کی فضیلت کا تہا ازراہ اضطرار کی اور سبب اسکی کہ نہی اوسکو اوسوقت میں کچہہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کر دینی کی پس پوشیدہ
رکہا کفر یا مراد اوسکی تہی خیریت دنیا میں ت اور تحقیق میں خبر دیتا ہوں تمکو اپنی حال سی تحقیق میں مسیح یعنی دجال ہوں اور میں قریب ہی کہ
اذن دیا جاوی مجھکو نکلنی کا پس نکلوں میں پہر سیر کروں زمین میں پس نچھوڑوں کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤں میں اوس میں چالیس راتوں میں سوای مکہ
اور مدینہ کی حرام کی گئی وہ دونوں مجہپر یعنی منع کیا گیا ہی مجھکو داخل ہونا اون دونوں میں پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کروں گا میں یہہ کہ داخل
ہوؤں ایک میں اون دونوں میں سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ میں تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجھکو اوس سی اور تحقیق اوپر ہر راہ اون کی فرشتی ہیں کہ نگہبانی کرتی ہیں
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحال میں کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ یہہ ہی طیبہ مراد مدینہ ہی آگاہ ہو کیا میں نی بیان کیا تمسی یہہ حضرت نی فرمایا کی

کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار یہ فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب خوشی کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سی ف آگاہ ہو کہ
آیا تہا مین کہ خبر دیتا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تہی آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریاء شام کی ہی یا دریاء
یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہہ سی طرف مشرق کی نقل کیے ہیہ مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ہو مین زائدہ ہی نفی نہین اور چونکہ
حق تعالی نی قیامت کے قایم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہہ تعیین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نے بہی مکان
دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون مین متردد اور مبہم رکہا ساتہہ غلبہ ظن کے آخر اوسکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ ان جانبون مین سی بغیر تعیین کے
موضع مخصوص کے پس یہہ مین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی تردید درمیان ان جگہونکی بسبب انتقال اوسکی کی ہو بعض طرف سے بعض کی واللہ اعلم
اور بلکہ جانب مشرق کہا تو تشبیہ نی احتمال ہی کہ یہہ خبر ہو یعنی ان جانبون سے نکلیگا اوسکے کہا اشرف نی ہو سکتا ہی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک کرتی
تہی دجال کی جگہہ مین اور تہا حضرت کے گمان مین یہہ کہ ان تین جگہون مین سے کسی نہ کسی جگہہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریا مین کا یقین حاصل
ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہونکی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی كَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی مَنْكِبَیْ رَجُلَیْنِ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فِی الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب مین یا از راہ مکاشفہ کی آجکی رات نزدیک کعبہ کے
پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر ان اشخاص کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سی واسطی اوسکی بال ہین ف نزدیک کندہی کی مانند بہتر
اون بالون کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی وسنی اونکو پس وہ بال اونمین سی ٹپکتا ہی پانی ف ع احتمال ہی کہ مراد پانی سی پانی ہو تو وہ پانی ہو
کہ اوس سے کنگہی بہگو کر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی و تازگی سی ف اس حال مین کہ تکیہ کیے ہوئے اوپر مونڈہون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہے یہہ پس کہا اونہون نی یہہ مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص مڑی
ہوئی بالون والی پر کہ بہت مڑی ہین بال کانا داہنی آنکہہ سی گویا کہ آنکہہ اوسکی انگور ہی پہولا ہوا یا بی نور ف ع کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکہہ سپاٹ
ہوگی اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پہولا ہوا بہت مشابہ اون لوگونمین سے کہ دیکہی ہین مینی ساتہہ ابن قطن کے ف ع یعنی عبد العزی ابن قطن یہود کہ ذکر
اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کا شبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیئی درشاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آگی آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹ کی ف
اس حال مین کہ رکہی ہوئے ہے دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہو پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہہ شخص کہا لوگون نے
یہہ مسیح دجال ہی ف ع ح ظاہر یہہ ہے کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اوسکی امر مین جیسے کہ مراد پہلی دو شخصون سے
وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اونکی یار دونین ہی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی
کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہہ دیا علمانے کہ یہہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت
کو دکہایا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی گرد دین کی پہرینگی واسطی قایم کرنی دین کی اور دور کرنی خلل و فساد اوسکی اور دجال بہی پہریگا گرد

دین کی بقصد خلل اور فساد ڈالنے کی دین میں کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت میں طواف کرتے تھے پہلی اس سے کہ منع کیے جاویں قریب ہونے
مسجد حرام کی سے اگر دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہہ بھی ہے کہ یہاں سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج میں نہیں لازم آتا اور نہی مشرک
کی طواف سے خارج میں ہے فافہم ست نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کی حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ
چشم مڑی ہوئی ہیں بال اوسکے سر کی کانا داہنی آنکھہ کا بہت نزدیک لوگوں میں ساتھہ اوسکے از روی مشابہت کے ابن قطن ہے وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فِي بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها بیچ
باب الملاحم کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہی گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا أَنْتِ قَالَتْ
أَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسَلْسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَّالُ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتھہ روایت مسلم کی گذری ہے بیچ فصل پہلی کی بیچ روایت ابی داود
کی فاطمہ مذکورہ سے یوں آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہاں میں گذرا ایک عورہ پر کہ کھینچتی ہے بال اپنے یعنی یہہ کنایہ ہے درازی سے بالوں اوسکے
سی کہا تمیم نے کون ہے تو کہا اوس نے میں ہوں جاسوسی کرنے والی کہ خبریں پہنچاتی ہوں دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکھتا ہے تو پس آیا میں اوس
محل میں پس ناگہاں اوس محل میں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنے بندہا ہوا ہے زنجیروں میں مع طوقونکے کودتا ہے درمیان آسمان و زمین کے پس کہا میں
کون ہے تو کہا میں دجال ہوں نقل کی یہہ ابو داود نے ف جاننا چاہیے کہ مخالفت کہ اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں واقع ہوئی ہے یہہ ہے کہ وہاں
جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام میں چار پایہ کو کہتے ہیں اور یہاں عورہ کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہوں ایک
دابہ اور دوسری عورہ اور یا یہہ کہ دابہ اصل لغت میں بمعنی ہلنے والی یعنی چلنے والی کی ہے زمین پر اور تخصیص ساتھہ چار پایہ کی بسبب عرف عام کی ہے اور
قرآن مجید میں استعمال دابہ کا بمعنی لغت کے بہت آیا ہے مانند وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها وغیرہ کی اور یہہ معنی شامل ہیں عورہ کو اور یا یہہ کہ
احتمال رکھتا ہے کہ جساسہ شیطان ہو کبھی بصورہ چار پایہ کی ہوگیا ہو کبھی بصورۃ عورہ کی آگئی کہ شیطان بنجاتا ہے جس صورت میں کہ چاہتا ہے اور
یہہ احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہے واللہ سبحانہ اعلم کی خبر ولکن دابہ ہے یا عورت سے بعید ہے گر یہہ کہ مراد جہاز کی خبریں ہوں کہ اوس اوراق میں گذرلی تھی اور
مخالفت ان دونوں حدیثوں میں اس وجہ کر ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث میں جماعت ہے کہ تمیم داری اونمیں تھے اور اس حدیث میں سوال
وجواب مخصوص ساتھہ تمیم داری کی رکھا اور تطبیق اسکی یہہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھے اوسمیں نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہے
یا سائل تمیم ہوں اور نسبت اوسکی طرف جماعت کی بہی درست ہے ایسی کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھہ کام کرتا ہے تو کبھی نسبت اوسکی طرف جماعت کے
کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہے اور نسبت جماعت کی طرف کرتے ہیں وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرُ مَطْمُوسُ
الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے اونہوں نے نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ تحقیق میں بیان کیا تمسے حال دجال کا یہاں تک کہ ڈرا میں یہہ کہ نہ سمجھو تم ف یعنی جو کچھہ کہ بیان کیا ہے
میں نے تم سے دجال کی حق میں یا بھول جاؤ اوسکو بسبب کثرت اوسکی کہ کہی ہے لیکن اوسکی حق میں کہا طیبی نے کہ حتی غایت ہے حدثکم کی یعنی بیان

کئی مینی تم سی حدیثین متفرق و متعدد دیہانا تاکہ ڈراین کہ مبادا نہ سمجہو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال وسکا پس چاہئے کہ سمجہو اور مشتبہ نہو
تمپر حال وسکا بعد ازان بیان کیا حال وسکا تا سمجہین سیاق تہہ قول اونکی کی بت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ش ع ظاہرا یہہ مخالف ہی اوسکی روایت
کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہہ ہی کو بعید نہین ہی یہہ کہ وہ ٹہنگنا ہی اور ہو اور ہیکل عظیم الخلقت بہی اور یہہ مناسب ہی واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ یا عظمت بات
مصروف ہو طرف ہیبت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی وسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹہنگنا ہو جاوی ت ا پیدا ہی ف ش ع
لفظ افجح ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک دیتی ہین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جدا کذا قالہ شارح اور مثل اسکی
قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فجح دوری ہونا ہی دونون رانون کی ت ٹری ہوئی ال کانا یعنی ایک آنکہہ سی مٹا ہوا آنکہہ کا یعنی سیل پٹ د
ہموار ہی دوسری آنکہہ نہین ہی آنکہہ اوسکی پہولی ہوی اور نہ اندر کو دہنسی ہو ف ع جملہ منفیہ ہو کہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکہہ مٹی ہوئی کی اور یہہ منافی نہین
ہی اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی ت اللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف ع یعنی اوسکی حال مین شبہہ
راہ پاوی بسبب بہول جانی حال وسکی کہ بیان کیا مینی تمسی یا اگر مشتبہ ہو تمپر مراد وسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی تو ت پس
جان لو اور یہہ ہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا اعور نہین ہی کانا نقل کی یہہ ابوداود نی ف ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچانی صفات ربوبیہ سی تو
یہہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سی خصوصا انہا نقص ظاہری سی وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ
كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابوعبیدہ بیٹی جراح
سی کہ کہا اونہی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی
نی دجال سی اپنی قوم کو ف ش ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوس اپنی قوم کو پس مراد بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہی نہ بعد
از وجود نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تکو اوس سی یعنی ساتہہ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی پس بیان کیا آنحضرت نی
حال دجال کا یعنی بعض حال وسکا واسطی ہماری فرمایا آنحضرت نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی وسکو بعض ان لوگون سی کہ دیکہا ہی مجکو ف ش ع یعنی
بر تقدیر نکلنی اوسکی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہہ اوپر بقا خضر علیہ السلام کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ش ح یعنی پہنچی اونکو
خبر اوسکی کہ مینی دی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابیون نی
پایا فہما والا اور کہ بعد اونکی آوینگے البتہ دیکہین گی اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سی دی سنی جاہی کہ ابی یقین پہ یہین ت ت کہا صحابہ نی یا
رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری وسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سی ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت
مستقیم ہی دل وسکا ثابت ہی اور کچہہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی وسکا اوس دن بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال وسکا دیکہی گا نقل کی یہہ
ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ
يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی وسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتہہ ہونگی
اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہہ بہ تہہ پہولی ہوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ش ع یعنی مونہہ اونکی چوڑی ہونگی اور رخسارے اونکی پہولی ہوی مانند
سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ

فلیناء منہ فواللہ ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص سنے خبر نکلنی دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سے یعنی کہ دور رہنا اوسکی نزدیک جانے سے بہتر ہوگا فرمایا اللہ تعالی نی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا
فتمسکم النار پس قسم ہی اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابعداری کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا
اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں تخفیف سے ہی اور تشدید بہی ہی گئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی بسبب ان چیزوں کی کہ بہیجا جاویگا دجال ساتہہ ان
چیزوں کی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کی یہہ ابوداود نی وعن اسماء بنت یزید
بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم
کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹہیریگا دجال زمین میں
چالیس برس ف ش ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکی سیر کی چالیس رات ہوگی اور یہان چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد اول سے ٹہیرنا اوسکا ہے ساتہہ فتنہ اور
قتل و فساد ڈالنی کی اور اس سے مطلق ٹہیرنا ہے برس مانند مہینی کی ہوگا ف ع یہہ محمول ہی جلدی گذر جانی پر اور اوپر جو کہا یوم کسنۃ وہ محمول ہی نہایت
شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانی کی کم ہوگا سال اور مہینا مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند دنکی اور دن مانند جلجانی شاخ
خرما کی خشک کی آگ میں ف ش ح یعنی جیسی جلدی جلاتی ہیں اور آگ بہڑک کر جلدی ٹہنڈی ہو جاتی ہی ایسی ہی وہ دن جلدی سے گذر جائیگا پس معنی یہہ کہ دن مانند
ساعت کی ہوگا نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال
من امتی سبعون الفا علیھم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی متابعت کرینگی
دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اوپر ہونگی سیجان کی قسم پہناوے یعنی نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں ف ع سیجان زیر سین حطی اور جیم سے ہی کہ
بعد اوسکی جیم ہی جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد اس سے امت اجابت ہے یا دعوۃ اور ظاہر تر اخیر ہی ہی اسی کہ اوپر
گذر چکا ہی کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگی وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان
بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیھا ثلث قطرھا والارض ثلث نباتھا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرھا والارض
ثلثی نباتھا والثالثۃ تمسک السماء قطرھا کلہ والارض نباتھا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البھائم الا ھلک وان من اشد فتنتہ انہ
یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ
اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلی نکلنی دجال کے
تین برس ہونگی یعنی مختلف بیچ جاتی رہنی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکہی گا آسمان اوس برس مینہ تہائی اپنا یعنی بنسبت معتاد کی کہ عادت تہی شہر والون
برسنی کی اور باز رکہی گی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاوی گی غیر مینہ سے اور دوسرے سال روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی
روئیدگی اپنی اور تیسری سال نگاہ رکہی گا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کی لوگوں میں از خزانی اور دفینی
دجال کی ساتہہ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں اور ڈہیان اور میوی اور نہریں اوسکی ساتہہ ہونگی سا پس نہیں باقی رہی گا صاحب کہر کا یعنی جسکی ناخن چیرا
ہوتی ہیں مانند گائیں اور بکری اور ہرن اور مانند انکی اور نہ صاحب دانت کا وحشی چار پانوں سے یعنی درندی مگر کہ ہلاک ہو جاینگی یعنی تمام حیوانات بسبب
قحط سالی کی مر جاوینگی اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہہ ہے کہ وہ آوی گا ایک گنوار کی پاس کم علم و کم عقل اور کہتا ہوگا پس کہیگا اوسکو کہ خبر دی مجکو کہ اگر جلاوں
میں تیری لیے تیری اونٹونکو جو مر گئی تہی قحط سے کیا جانی گا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہی گا گنوار مقرر جانونگا کہ تو رب میرا ہی پس صورت بنا کر لاوی گا دجال

واسطی گنوار کی یعنی شیطانون کو مانند اونٹون اوسکی کی مانند بہترین ہونی اونکی از روی تہنون کی اور بہت بڑی اونکی از روی کوہانونکی قالت ویاتی الرجل قد مات
اخوہ ومات ابوہ فیقول ارأیت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت
ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ ثم رجع والقوم فی اہتمام وغم مما حدثہم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مہیم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن
فقلت یا رسول اللہ واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزئہم ما یجزئ اہل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ
فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بہائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا ف ع جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی الاعرابی
پر پس ہوگا جملہ خبر اشد فتنتہ بہی ق پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دی مجہکو اگر زندہ کرون مین تیری لیے تیرے باپ کو اور تیرے بہائی کو کیا نہین جانیگا تو کہ تحقیق
مین رب تیرا ہون کہیگا ہان پس کہی گا وہ مصور پس صورت بنا دیگا واسطی اوسکی شیاطین کو مانند باپ اوسکی کی اور بہائی اوسکی کی کہا اسماء نی پہر تشریف لیگئی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پہر تشریف لائی یعنی مجلس مین حال آنکہ صحابہ فکر وغم مین تہی بسبب خبر دینی آنحضرت حال دجال کی کہا اسماء نی پس
پکڑ لین آنحضرت نے دونون طرفین دروازہ کی ف ش ح ع لفظ لحمہ ساتہہ ہی لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخون مین ہی یعنی جانبا کی ذکرہ ابن الملک
اور صحاح اور قاموس ور اور کتابون مین بایمعنی مذکور نہین اور طیبی نی کہا صواب لجفتی الباب ہے ساتہہ جیم کی جگہہ ح کی اور ساتہہ فا کی بدلی میم کی یعنی
بازوی دروازہ کی کہتا ہون مین بعد اتفاق نسخون کی توجیہ کرنی ضرور ہی وہ یہہ کہ قاموس مین لحمہ کہ معنی گوشت کی ٹکڑی کی آئی ہین پس تجرید کیا جاوی اور
کہا جاوی کہ مراد ان دونون سے دونون ٹکڑی دروازی کی یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس یہہ اولی ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب
ف پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق نکالڈالی آپنی دل ہمارے بسبب ذکر کرنی دجال کی فرمایا آنحضرت نے اگر نکلی دجال
اور مین ہون زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس مین دفع کرونگا اوسکو ساتہہ حجت کی اور اگر مین نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہی ہر مومن پر یعنی
وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا مینی یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتی ہین آٹا اپنا پس نہین پکا سکتی ہم روٹی اوسکی یہانتک
کہ بہوک لگجاتی ہی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی مین قلت صبر طبیعت انسان کے بہوکی ہین حضرت پس کیا حال ہوگا مومنون کا اوس دن یعنی
وقت قحط کی اور منحصر ہونی وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والون کو یعنی
فرشتون کو قسم تسبیح وتقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ مین اسحالت مین نہین محتاج ہوگا کہانی پینی کا جیسی کہ نہین محتاج ہوتی ملائکہ اور
غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جیسی کہ غذا فرشتونکی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نی یہہ معنی بعید بیان کیے ہین کہ ہم آٹا گوندہتی ہین روٹی پکانی کی لیے پس نہین پکا
سکتی ہم روٹی یہانتک بہوکی رہتی ہین بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالڈالا ہی دل ہمارے ذکر دجال نی پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی وہ اوسکی زمانہ مین
اور بحسب اس معنی کی حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا اونکو برکت تسبیح وتقدیس کی ف ش ح ع اور شاید کہ اسماء نی یہہ بات بعد آنی
مجلس کے آنکی عرض کی ہو اور ظاہر مقتضا ہی کلمہ ف کا لفظ فقلت مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سننی دجال کی کہا ہو یہہ قول اوسی مجلس مین یا اور جگہہ
کہ کہا قصہ آنیکا اور بہوک کا زمانہ آیندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہان اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور بہر کسی نی لاحق کیا ہی احمد وابوداؤد
والطیالسی اور بعضون نی کہا رواہ احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا وانفرد بہ ا ہ

الفصل الثالث فصل تیسرا

عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انہم
یقولون ان معہ جبل خبز ونہر ماء قال ہو اہون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا نہین پوچہا کسی نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

دجال کا بہت اسقدر کہ میں نی پوچہا اوسکی تحقیق حضرت سے فرمایا مجکو نہین ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہین کریگا مجکو بسبب عنایت الٰہی کی کہا مین نی کہ لوگ کہتی ہین کہ اوسکی ساتہہ پہاڑ ہوگا روٹیون کا یعنی روٹیاں ہونگی بقدر پہاڑ کی اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی ہوگا پیاسا ہو اور نوبت اضطرار کی پہنچی تو کیا کری فرمایا حضرت نی دجال بہت ذلیل ہی اسکی نزدیک اس سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح کہ پیدا کری اوسکی ہاتہہ پر مانند ان امور کی حقیقۃ اور جو کچہہ کہ ظاہر ہوگا اوسکی ہاتہہ پر سحر باطل اور صورتین بی حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہین ہے اوپر گمراہ کرنی اور شک ڈالنی مومن کی کہ یقین رکہتی ہین بلکہ جو کچہہ کہ دیکہیگا اوس سے قسم خوارق سی موجب زیادتی یقین اوسکیکا ہوگا اوسکی جہوٹ پر **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَیْنَ اُذُنَیْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ** اور روایت ہے ابوہریرہ سی اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدہی سفید کے درمیان دونوں کانوں اوس گدہی کی درازی ستر باع کی ہوگی یعنی درازی دونوں ہاتونکی نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین **بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَیَّادٍ** باب بیچ بیان قصہ ابن صیاد کی **ف** ح ع اکثر نسخون مین اسیطرح ہی اور بعض نسخون مین ابن الصیاد ہی الف لام سی اور نام اوسکا صاف ہی اور بعضی کہتی ہین عبد اللہ اور وہ یہود مدینہ سی ہے اور بعضی کہتی ہین دخیل تہا درمیان اونکی اور بیچ اوسمین کچہہ کہانت وسحر او رجمل امر اوسکا یہہ ہے کہ وہ فتنہ تہا کہ مبتلا اور امتحان کی گئی تہی ساتہہ اوسکی مسلمان اور احوال اوسکا مختلف تہی اور بیچ اوسکی ہی اونمین اختلاف تہا پس بعضی اسپر ہین کہ وہ دجال معہود تہا کہ اخیر زمانہ مین نکلیگا اور لوگونکو گمراہ کریگا اور اکثر اسپر ہین کہ وہ دجال نہین ہے لیکن جملہ دجالون سی ہی کہ باعث فتنہ وفساد اور گمراہ کرنی کی ہین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس امت مین دجال ہونگی کہ گمراہ اور گمراہ کرنیوالی ہونگی اور دلیل اس جماعت کی یہہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن وساحر تہا لیکن اخیر مین اسلام لایا اور حج اور جہاد کیا مسلمانونکی ساتہہ اور اوسکی فرزند ہوی اور وہ مکہ مین اور مدینہ مین رہتا تہا اور دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہین ہونگی اور مکہ اور مدینہ کی نی سی منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بہی دلیل پوری ہے اونکی حال میں کہ حال اوسکا مبہم ہی اور آنحضرت پر بہی اسباب بیچ اوسکی نہین وحی اوتری اور مبہم رکہا جیسا کہ احادیث باب سی معلوم ہوگا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی؛ **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدُوْهُ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فِیْ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا وَّخَبَاَ لَهٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَاْ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق عمر بن خطاب گئی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ جماعت ایک جماعت کے صحابہ آنحضرت کی کی طرف ابن صیاد کی یہانتک کہ پایا اوسکو کہیلتا ساتہہ لڑکون کی بیچ محل بنی مغالہ کی کہ نام ایک قوم کا ہی یہود سے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک پہنچا تہا ابن صیاد اوس دن مین بلوغ کی پس نہ دریافت کیا ابن صیاد نی آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی پیٹہہ پر ہاتہہ اپنا پہر فرمایا کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول خدا کا ہون پس دیکہا ابن صیاد نی یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر امیون کی ہو فقط یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر انہین سے لکہی ہوئی نہی اور یہہ اعتقاد بعض یہود کا تہا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر نہی ولیکن خاص عرب کا نبی جانتی تہی اور یہہ بات اوسکی باطل یاروں کی قبیلہ سی تہی کہ شیطان کاہنون کو القا کیا کرتا ہی ورنہ کہنا اوسکا مقتضا تہا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہی اور جبکہ آنحضرت نی دعوی بعثت عامہ کی کی تو تخصیص یہانتک عرب کی باطل ہوئی ت پہر کہا ابن صیاد نی آنحضرت سے کیا گواہی دیتی ہو تم کہ مین پیغمبر خدا کا

[illegible]

پھونپن پس بھینچا آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ رض زبر رے اور صاد مہملہ سے استوار کرنا اور آپس مین ملانا دو چیز کو آپسمین بنا مرصوص بنیاد استوار کو کہتی ہین
حاصل یہہ کہ اعضا اوسکی آپسمین ویسی ملائی اور بھینچی ذکرہ الخطابی اور نووی نے کہا کہ ہماری شہرونکی اکثر نسخونمین فرفضہ ہے اور ضاد معجمہ سے یعنی چھوڑ دیا
اوسکا اوسکو ترک کیا سوال وجواب اوسکا اور جدال اوسکی ساتھ پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کے رسولون پر
اور تو اونمین سے نہین ہے پس اگر تو بھی اونمین سے ہوتا تو البتہ مین تجھپر ایمان لاتا اور یہہ بنا بر فرض و تقدیر کی ہے اور پہلے اسکی کہ جانین حضرت صلعم اپنی تئین خاتم النبیین
والانبیین بعد جانئی ... کی فرض تقدیری ہے یہہ نہین جائز اور صریح بیان کیا ہماری بعضی علما نے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پھر طلب کرے اوس سے کوئی
شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا ہے اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے روبرو آپکی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا [illegible] ح لیکی گئی تھی حضرت قتل کرنی
لڑکون کی سے اور دوسری یہہ کہ یہود داونکی لوگون مین سے تھے اور صلح کی تھی آپنے کہ چھوڑ دی جاوین اپنی حال پر اور وہ اونہین مین سے تھا یا اونکی حلفا سے تھا ف
پھر فرمایا حضرت نے کیا دیکھتا ہے یعنی منکشف ہوتا ہے تجھپر امر غیبی سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا
اور بعضون نے کہا کہ حاصل سوال یہہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیری پاس کیا کہتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہہ ہے کہ کہتا ہے مجھسے کچھہ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور
کبھی جھوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جھوٹی جیسے کہ عادت کاہنونکی ہے کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جھوٹی ف فرمایا پیغمبر خدا
نے مشتبہ کیا گیا تجھپر امر ف ح یعنی جھوٹ سچ تیرا سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مخلط اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہے تیری پاس شیطان کہ لیتی
خبر لاتا ہے اور اس سے ظاہر ہے بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جھوٹی نہین آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا یہہ حال کاہنون
کا ہوتا ہے پیغمبرونکا سے فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل مین چھپایا ہے مینے تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ح ع تاکہ بتا دیتو اوسکو اور اسطرح حضرت نے امتحان کیا
اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہہ کاہن ہے آتا ہے اوس پاس شیطان کہ سکہا جاتا ہے اوسکو جھوٹی سچی باتین ف حالانکہ چھپایا
حضرت نے اوسکی لیے یہہ آیت جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے ف ح دخ بضم دال اور زبر دال اور تشدید خ سے یعنی دہوان
کی پس پایا اوسنے اوس آیت دلمین ہوئی ہی مگر ایک لفظ ناقص یہہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہہ بسبب دستور کاہنون کی تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کاہنون
لیجاکر اونکو القا کردیتی ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرت صلعم نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیاطین نے اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ف پس
فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نہ تجاوز کریگا تو اپنی قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنون کا سا ہے کہ بعضی چیزین ناقص بسبب القای شیاطین
کی معلوم کرتی ہین پس فرمایا حضرت نے دور ہو تجاوز نہین کر سکیگا تو اپنی حد اور قدر اور مرتبہ سے کہ حد وقدر و مرتبہ کاہنون کا ہے بسبب اظہار بعضی غیبات
ناقص ناتمام کی اور دعوی ہے کہ نبوت کا کہ وہ حد میری ہے اور اختصار کلمہ کا جو دال ہے کہ واسطے ہانکنی کتی اور سور کہتی ہین تا لوگونکے پاس آنی
سے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا اذن دیتی ہین آپ مجکو بیچ ہو ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہے یہہ دجال
معہود مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالی اوسکی عیسی ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اوسکی
قتل مین ف ح ع یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہے اور یہود مین سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تھی اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ بھی تہا اور چونکہ اوسمین قرینی دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورۃ شک کے قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ
ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ

عبد اللہ بن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی انذرکموہ وما من نبی الا
وقد انذرہ قومہ لقد انذرہ نوح قومہ ولکنی ساقول لکم فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ تعلمون انہ اعور وان اللہ لیس باعور متفق علیہ کہا ابن عمر
نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تہے کہجور کے درختونکا کہ جن میں ابن صیاد تہا پس پہنچے پیغمبر خدا اور چہپتے تہے درختون خرما کی شاخون میں تاکہ
آنحضرت سنیں ابن صیاد سے کچہہ ابن صیاد کی کلام مین سے کچہہ پہلے اس سے کہ دیکہے وہ حضرت کو یعنی درحالیکہ حضرت اور اصحاب آپکے کہ وہ کاہن ہی یا ساحر ہی یا غیر اسکے
اور اس سے معلوم ہوا کہ جاسوسی کہولنا احوال فسادکا کہ خوف ہو اوسکے مفسدہ کا تہا اور ابن صیاد لیٹا ہوا تہا اپنے بچہونے پر لپٹا ہوا ایک چادر مین اوسکی ایسی تہی در
چادر مین آواز پوشیدہ کہ سمجہہ مین نہین آتی تہی پس دیکہا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اس حال مین کہ حضرت چہپتے تہے شاخون خرما کی مین پس کہا ابن صیاد کی ماں نے
ای صاف اور یہ نام ہی ابن صیاد کا یہ محمد کہڑے ہین پس اوٹہ بیٹہا ابن صیاد کلام کرنے سے اپنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چہوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی
یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچہہ اوس سے وجود مین آتا کہ اوس سے حقیقت اوسکے حال کی ظاہر ہو جاتی کہ کیا ہی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہڑے ہوے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتہہ اوس چیز کے کہ وہ لائق ہی اوسکے پہر ذکر کیا حال دجال کا یعنی باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال
ہی یا بسبب فتنہ گری اور قرب وصف ہونے اسکے کے ساتہہ بعضے صفتون اسکی دجال کو یاد کیا اور اوسکے حال سے آگاہ کیا پس فرمایا تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو دجال
سے اور نہین کوئی نبی مگر کہ تحقیق ڈرایا ہی اوسنے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کے البتہ تحقیق ڈرایا ہی حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کے لیکن مین کہتا ہون
تمسے دجال کے مقدمہ مین ایک بات اور نشان کہ نہین کہا اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہین ہی کانا متفق علیہ یعنی بسبب منزہ
ہونے اوسکی جناب کے مشابہت سے کانا پن لاحق ہو ساتہہ اوسکی اور احتمال ہی کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہین ہوا یا نہین خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہی نقل
کی یہہ بخاری و مسلم نے وعن ابی سعید الخدری قال لقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر یعنی ابن صیاد فی بعض طرق
المدینۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشہد انی رسول اللہ فقال ھو اتشہد انی رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ ماذا تری قال اری عرشا علی الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری عرش ابلیس علی البحر وما تری
قال اری صادقین وکاذبا او کاذبین وصادقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علیہ فدعوہ رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکہتے ہین ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی یہہ سب صاحب
ملے اوس سے بیچ بعضی راہون مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہی تو کہ مین رسول اللہ کا ہون پس کہا اوسنے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ
مین رسول اللہ کا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا مین ساتہہ اللہ کے اور فرشتون اسکے کے اور کتابون اسکی کے اور رسولون اسکے کے کیا دیکہتا ہے
تو کہا اوسنے دیکہتا ہون مین ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتا ہی تو تخت ابلیس کا دریا پر شرح جیسے اول کتاب مین باب الوسوسہ
مین گذرا کہ رکہتا ہی ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بہیجتا ہی فوجین اپنی کہ فتنہ مین ڈالین لوگونکو سو فرمایا آنحضرت نے اور اور کیا دیکہتا ہی تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکہتا
ہون مین دو سچون کو کہ لاتے ہین خبرین سچی اور ایک مرد جہوٹے کو دیکہتا ہون یا دیکہتا ہون دو شخص جہوٹونکو اور ایک سچے کو شک ہی راوی کو کہ اوس طرح کہا یا اس طرح
اور احتمال ہی کہ شک ابن صیاد کی ہو کہ کہا وہ دیکہتا ہون یہہ اور اسکو بہت دخل ہی بیچ خلط اور اختلال مراد اسکی کے کہ جزم نہین پہنچا تہا اور حال اوسکا
بوجہ انتظام و استقامت کے نہین یا کبہی اس طرح دیکہتا ہون اور کبہی اس طرح سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہی
کلام اوسپر یعنی اوسکی کہانت کا پس چہوڑ دو اسکو یعنی اوسکی بیہودہ قال جواب نہین کرنا نقل کی یہہ مسلم نے وعنہ ان ابن صیاد سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن تربۃ الجنۃ فقال درمکۃ بیضاء مسک خالص رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سے کہ

تحقیق ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدے سفید کی ہے اور خوشبو میں مانند مشک خالص کے نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض راہوں مدینہ کی پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ میں لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو یعنی اوسکی بدن پھولا ہوئی نے پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اونکی بہن تھیں اور بیوی آنحضرت کی اور حال اونکہ تحقیق پہنچا تھا یہہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو کہ رحمت کری تجھکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلیگا دجال مگر بسبب ایک غصہ کے کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوۃ کا پس نہ غصہ دلا تو ابن صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوس سے تاکہ نہ نکلے اور نہ ظاہر ہوں فتنے اور یہہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو بسبب احتمال و ممکن ہونے اسکے تہا کہ ابن صیاد دجال ہو یا بسبب اسکے کہ وہ یقین کرتی تہیں ہونے اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوسوقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجھکو کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا یہہ بیان کیا اوسکو گمان کرتی ہیں یا کہتی ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکے ہی کیا نہیں سنا تو نے ای ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میری اولاد کیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں فرمایا ہی حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ رکھتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہی وہ یعنی آجکل رہتا ہوں میں اوسکی ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہہ کیا دجال نے امر مجھپر ف ح یعنی میں اشتباہ کرنے لگا کہ وہ دجال ہی یہہ نکلا جو کیا اشتباہ ہوا مجھکو اوسکی امر میں اور یا بسبب اسکے کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تہا ساتہہ دلیلوں کی اور یہہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اوسکا اور تعریف ملوحہ اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو کبہی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سے کہتا ہی واللہ اعلم ت کہا ابو سعید نے کہ کہا میں نے ابن صیاد کو ہلاکی ہو تجہپر تیری لیے باقی دنوں میں یا بیچ تمام دنوں عمر تیری کی کہا ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضروں میں سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو کہ وہ شخص ہووے تو یعنی دجال ہووے کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے اگر پیش کیا جاوے مجہپر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نہ رکھونگا میں ف ع یعنی بلکہ قبول کرونگا میں حاصل یہہ کہ راضی ہی دجال ہونی پر اور یہہ دلیل واضح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ملا میں ابن صیاد سے اسحالت میں کہ سوج گئی تہی آنکہہ اوسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکہہ تیری نے

وہ چیز کہ دیکھتا ہون یعنی ورم کہا نہین جانتا مین کہا مینی نہین جانتا تو حال آنکہہ تیری سر مین ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصا مین **ف** ح یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ پیدا کری آنکہہ کو جماد مین اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہین ہوگا آنکہہ اور درد کا کہ اوس آنکہہ مین پیدا ہو پس اسطرح جائز ہی کہ آدمی کو بہی شعور نہو اوسکا بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کرنی او معلوم کرنی سی **ت** کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز گدہی کہ سنی ہی مینی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تہا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا مینی کہ قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ مینی سنا ہی عمر رضی سی کہ قسم کہاتی تہی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر نہوتا یہہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اسپر تہی کہ ابن صیاد اون دجالون یعنی جہوٹون فریبون مین سی تہا کہ نکلین گے اور دعوی کرین گی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہہ ڈالینگے لوگونمین نہ یہہ کہ وہ مسیح دجال ہی اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تہی کہ فرمایا تہا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجہا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود مراد ہو پس قسم کہانا اونکی حمل کیجاوی گی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری مین ابن عمر رضی سی آتی ہی صریح ہی اسمین کہ وہ مسیح دجال معہود تہا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہہ کہ اوسمین اختلاف و اشتباہ تہا واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ** اور روایت ہی نافع سی کہ تہی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہین شک کرتا مین یہہ کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث و نشور کی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی جابر سی کہا کہ گم کیا ہمنی ابن صیاد کو دن حرہ کی **ف** ح اگر مراد اس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ مین غائب ہوا اور ایسا کہ سے نہ جانا کہ کہان گیا پس یہہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ مین مرا اور جنازہ پڑہی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بہی ہے تو کچہہ منافات نہین اور دن حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اونسی نقل کی یہہ ابوداؤد نی **وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَيْءٍ وَاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہا اونہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہرینگی ماں باپ دجال تیس برس کہ نہین پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا یعنی کچلیون والا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہی اضرس سی یہہ کہہ پیدا ہوگا دانتون سمیت اور کمتر جنس غلامون کا از روی منفعت کی

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سی منفعت مین سووین گی دونون آنکھین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسدہ اوسکے
وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون اور پے در پے آنی فکرون فاسدہ کی کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تہا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار عمدہ
کی بسبب پے در پے آنی وحی اور الہامات کے ت بیان کیا آنحضرت صلعم نے حال ان باپ اوسکے کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے
یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی لنبی دونون ہاتون کی پس کہا ابو بکرہ نے پس سنا ہمنی ایک
لڑکیکو بیچ یہود کی مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی مان باپ کی پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بیان
کیا تہا اوسکی مان باپکے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تہا پس کہا ہمنی اوسکی مان باپسے کہ آیا ہے تمہاری لیے کوئی فرزند پس کہا اونہون نے
کہ ٹہیری ہے ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہماری لیے کوئی فرزند پہر پیدا کیا گیا ہماری لیے ایک لڑکا کانا بڑی دانتون والا اور کم باعتبار منفعت کے
سوتی ہین آنکہین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلی ہم اون دونونکی پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تہا دہوپ
مین بیچ چادر کی اور واسطی اوسکی تہی آواز پست کہ سمجہہ مین نہ آوے پس کہولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنی یعنی زبیر اور ابوبکرہ نے کچہہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین
یا اور کچہہ اوسپر اوسنی یہہ کہا کہا ہمنی کہ کیا سنا تونی جو کچہہ کہ کہا ہمنی کہا ہان سوتی ہین آنکہین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہہ ترمذی نے

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَّمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَّكُوْنَ الدَّجَّالَ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُّهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ
اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَزَلْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی جنی مدینہ مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تہی آنکہہ اوسکی یعنی داہنی اور بعضون نے
کہا بائین نکلی ہوئی تہی کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امت پر اس سی کہ ہو وہ دجال پس آئی آنحضرت اوسکی دیکہنی کو
تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچی چادر کی لیٹا ہوا اس حال مین کہ کرتا تہا کلام چپکی چپکی کہ سمجہہ مین نہ آوی پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نی پس کہا
ای عبد اللہ یہہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونکی کلام کرنی کی لیے پس نکلا وہ چادر سی پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا اوسنی مارے اوسکو خدا تعالی اگر چہوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تو تحقیق
وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نی مثل معنی حدیث ابن عمر کی کہ ابتدا باب مین گذرے پس کہا عمر بن خطاب نی کہ اجازت دیجیی مجکو یا
رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا نی اگر ہی ابن صیاد دجال موعود تو نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار
اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کیسکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہوتی مگر عیسی کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو
اہل ذمہ سی ف ش ح اور یہہ ماجرا اوسکی اسلام لانی سی پہلی کا تہا اور بعد اسلام بہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ خفی تہا اسکا کہ دجال ہو اور ہمیشہ گذرتی ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید
خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ کو گیا معلوم ہوا ہے پس ہمیشہ تہی پیغمبر خدا ڈرنیوالی یعنی اپنی امت پر اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو ف ش ع کہا بعضی محققین
نے کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف وتضاد ہی یہہ ہی کہ کہا جاوے کہ آنحضرت نے اوسکو بچپن

کیا تہا دجال اہل تحقیق ہونی خبر مسیح دجال کی ہیں جبکہ خبر دی گئی آنحضرت اوسکی حال و قصہ سی بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا یہہ اور یہہ چیز کی کہ نزدیک حضرت کی ہی واضح ہوگیا حضرت پر یہہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تہا یعنی دجال اور مؤید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی ابوسعید نی وقت ہمرا جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور رای پر موافق ہونا دجال کی مان باپ کی وصفونکا اور ابن صیاد کی مان باپ کی وصفونکا نہین ثابت کرتا آپ صلعم اوسکو کہ ابن صیاد دجال ہی ایسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کی سی نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوف کا اور ایسیہی قسم کہانا عمر رضا وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت صلعم کی اس سی کہ وہ دجال ہی تہا یہہ سبب پہلی ظاہر ہونی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس یہہ نسبت امت کی حضرت کو اوسکا ڈر رہتا تہا بنابر احتیاط کی بت نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان اوترنی عیسی علیہ السلام کی **ف** ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسی ع اوترینگی آسمان سی زمین پر اور رہونگی تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت کی شریعت پر اور رای پر بعضی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگی حضرت عیسی وسکا بیں وہ قبیل بیان مدت سی ہی جیسکہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی سی ہونگی جیسی کہ موقوف کر دینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰیَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ بقای جان میری کا اوسکی ہاتہہ مین ہی تحقیق اوترینگی آسمان سی بیچ تمہاری اہل دین مین عیسی بیٹی مریم کی علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب کو **ف** ع یعنی باطل کرینگی دین نصرانیت کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب باصطلاح نصاری مین وہ لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری گذری ہوئی او پر ہیئت مساوی کے یعنی ایک شخص کے دبی ہوئی کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر اپنی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور اپنی گردنون لٹکاتی ہین مانند زنار ہنود کی اور کبہی حضرت عیسی کی صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یادداشت ہیئت کی اور اعتقاد یہہ رکہتی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو ایسیہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا ت اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانیکو اور مباح کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ **ف** ع یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سوای دین حق کی مقصود باطل کرنا نصرانیہ کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکا اور حکم کرنا ساتہہ شرائع دین اسلام کی ہی آور بعضون نی کہا کہ رکہا جاویگا جزیہ اونسی اسلیے کہ نہین پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہہ قول حضرت کا ت اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی **ف** ح حتی پہلا متعلق ہی جملہ ویفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتہہ تمام مضمون کی مذکور ہوا توڑنی صلیب اور مانند اوسکی کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل و محبت آدمیونکی ساتہہ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا اور یہہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزونسی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین لیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفوس لوگونکی بہی اسی پر آجاوینگی اور اونکی نزدیک بہی بہتر معلوم ہوینگا اور احتمال ہی کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگونکو جب کہ رغبت مال کی نہ رہیگی اور بالکل اوس سی اعراض کرینگی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت و محبت نرہی گی پس نہ رہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کے

ت پھر کہتے تھے ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اوس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہہ آیۃ کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاریٰ مگر کہ ایمان لاویگا
عیسیٰ پر پہلے مرنے اونکے کی پڑھو سا آیۃ نقل کے پیچھے راوی مسلم نے ف ح یعنی بعد اوترنے عیسیٰ کے آخر زمانہ میں جب دین و ملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیان سے اوٹھ جائیگا
اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کے حق میں رکھتے ہیں وہ بہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگے جسطرح دین اسلام میں ہے کہ وہ بندے اللہ کے
ہیں اور رسول اوسکے اور بیٹے اوسکے نہ تیسرے کے اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو اونکے زمانہ میں ہونگے اور یہہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی تفسیر
میں اور ابوہریرہ رضی نے اسی وجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور وجہ بہی کہی ہے مفسرین نے کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا
ہے پہلے مرنے اپنے کے یعنی وقت غرغرہ کے گو ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اس وجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ
تعالیٰ کیطرف پہرے اور حاصل مقصود یہہ ہے کہ ہر کافر وقت مرنے کے بحکم اضطرار کے ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں رکھتا پس چاہیے کہ باختیار خود پہلے
اوسوقت کے مستعد اوسکا ہو وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن
الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذھبن الشحناء والتباغض والتحاسد و
لیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم
اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اوتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے اسحال میں کہ حاکم عادل ہونگے
پس توڑینگے سولی کو اور قتل کرینگے سور کو اور رکہدینگے جزیہ اہل ذمہ سے اور چہوڑ دینگے جیسے یا چہوڑی جاوینگے اونٹنیاں جوان پس نہیں کیجاویگی
سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر ف ح یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کی حاجت اونکی نہیں رہیگی یا معنی یہہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگے کسیکو
اسکا سعی کرے اونکے لانے پر زکوۃ کے لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہے یہہ کہ ہو کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنے سے زمین میں واسطے
طلب مال کے اور حاصل کرنے مایحتاج الیہ کے واسطے استغنا اونکی کے ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگوں میں سے کینہ اور بغض اور حسد ف ح یہہ سب
چیزیں حب دنیا سے ہوتی ہیں پس جاتی رہیں گی یہہ سب عیب بسبب جاتی رہنے محبت دنیا کی دلوں میں سے ت ع اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ
لوگونکو طرف قبول کرنے مال کے پس نہیں قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کے نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کے
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا ف ح یعنی قریش
میں سے ہوگا یا تمہارے اہل ملت میں سے علمائے اوسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سے ہے اور عیسیٰ
اقتدا کرینگے اوسکا اور وہ مہدی ہے اور یہہ بسبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آیندہ کا صریح ہے اسمیں اور عیسیٰ حاکم اور
خلیفہ اور امام و تعلیم کرنیوالے خیر کے ہوں گے اوس زمانہ میں اور پر امام نماز کے مہدی ہی ہونگے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ عیسیٰ جو اوتریںگے
مہدی امت کے ساتھہ نماز میں ہونگے اور چاہیں گے کہ پیچھے ہٹ جاویں اور امام عیسیٰ کو کریں پس عیسیٰ امام نہیں ہونے کے اور اقتدا کرینگے اونکا اور بعد
اس نماز کے امامت عیسیٰ ہی کرینگے بسبب افضل ہونے اونکے کی مہدی سے اور وجہ دوسری یہہ کہ مراد امام سے عیسیٰ ہیں اور مراد ساتھہ ہونے
اونکے کی تم میں سے حکم کرنا اونکا ہے ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور اور روایت میں آیا ہے پس امامت کرینگے عیسیٰ
تمہاری ساتھہ کتاب پروردگار تمہارے کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہارے کی پس معنی یہہ ہوں گے کہ امامت کرینگے تمہاری عیسیٰ حال ہونے اونکے کی
دین و ملت تمہاری سے اور حکم کرنیوالے ساتھہ کتاب و سنت تمہاری کی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال
طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم

تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ رواہ مسلم وھذا الباب خال
عن الفصل الثانی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی کہ لڑیگی حق پر
اور واسطی حق کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنوں پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت نی پس اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی پس کہیگا امیر امت کا
یعنی مہدی عیسیٰ سے آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگی عیسیٰ اوس امیر سی کہ نہین امامت
کرتا مین یعنی اسلیے کہ نہ وہم جاوی کہ میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہونیکا تحقیق بعضی تم مین سی بعضو پر امیر و امام ہین بسبب بزرگ رکہنی خدا تعالی کے
اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہہ مسلم نی اور یہہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان سی ہی الفصل
الثالث فصل تیسری عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم
الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن
مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس [45]
برس ف ع اور یہہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اسحال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹہیرینگی زمین
مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہہ مسلم نی پس شاید مین ہو جمع ساتہہ اوسکی
کی کر ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہے یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف کر دینی کسور کے
ث پہر مرینگی عیسیٰ پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری یعنی بیچ مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسیٰ ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر کی کہ اوس مقبرہ
مین مدفون ہین ف ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہہ ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو
وہ جگہہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رضہ کو چاہا کہ وہان رکہین اور عائشہ رضہ کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین نبی امیہ منع آئی اور آپکو حضرت
کی روضہ مین دفن نہ ہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف نی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور حضرت عائشہ رضہ کو بہی لوگون نے
کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو یہین رکہین کہا مین راضی نہین ہون اسپر مجکو میری سوکنون کی ساتہہ بقیع ہی مین رکہنا کہ حکمت اوسمین یہہ تہی کہ وہان قبر عیسیٰ کے
ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین باب قرب الساعۃ وان من مات فقد قامت قیامتہ
باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قایم ہوئی قیامت اوسکی ف ح ظاہر یہہ ہی کہ نزدیک ہونا قیامت کا
اس معنی کر ہی کہ جو کچہہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیی رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ یہی لفظ حدیث کی مین کہ
مولف نی بیان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہہ کہ قیامت مین احوال و اہوال واقع ہوتی ہین کچہہ نمونہ اوسکا اوسکی حق مین
واقع ہو جاتا ہی ف ع کہا توربشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک تو کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطی اور وہ
عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ عمر ونمین قریب ایک دوسری کی ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد
بیان یہہ اخیر ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہوا اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لاتقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب وسنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا والساعۃ
کہا تین احتمال دونو کا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر الفصل الاول فصل پہلے

عس

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة
وسمعت قتادة يقول في قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة متفق عليه
روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونو انگلیون کے
یعنی انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت
کی سی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونو انگلیون کو ت مانند زیادتی اور بڑہنا ایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت
کی ہی ف ح یعنی جس قدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی یہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی ہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سے
آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی ت پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی ف ح اور تعیین اسکی کہ انس سی ہو یا سیر ہی یہہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور یہہ حدیث مسطور دونون
کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بیان آنحضرت کی سی ہی وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
قبل ان يموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة يأتي عليها
مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی
تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سے کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہی اور نہین ہی علم اسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک
خدا تعالی کی ف ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کی سی پوچہتی ہو وہ خود مجہکو معلوم نہین ہی اور اوسکو سوای خدا تعالی کی کوئی نہین جانتا
قیامت صغری اور وسطی کو مین بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا ت اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس
کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی طبقہ اور
قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مر جاوین گی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی
کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کلام
بنابر غالب کی کہ اکثر جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان رضی اللہ عنہما کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائة سنة کی
بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا ہی بعضون نی کہ پیدا ہوئی تہو
اور سن زمانہ کی تمام ہو گئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی انکار پر علما مین سی خضر
علیہ السلام کی موت پر کیونکہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون سی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کے
چاہیی کہ بقای انکا سو برس سی نہ گذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مر گئی ہون اور جواب دیتی ہین اوسکا علما کہ خضر ع اس عموم سی مخصوص
ہین اسلیی کہ آنحضرت نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی اور نبی ع نہین
ہوتا ہی دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نتہی کہا بغوی
نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی ع اور خبرین بیچ وجود خضر کے
مشایخ سی تواتر پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن محمول اولیا سی وجود اوسی شخص کا نبی اسرائیل
مین سی کہ مصاحب موسی کی تہا ہی وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يأتي مائة سنة وعلى

الارض من نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین آویگی سو برس کہ المین کہ زمین
پر ہو کوئی شخص زندہ اوس دن یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہہ مسلم نی وعن عائشة قالت كان رجال من الاعراب ياتون النبي صلى
الله عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم
عليكم ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونہین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہہ لڑکا نہ پاویگا
اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ قایم ہوگی تمپر قیامت تمہاری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی ہنوز یہہ آخر بڑہاپیکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مرجاوگی اشارت
کی طرف ہلاک ہو جانی اوس طبقہ کی اور فنا ہو جانی اوس قرن کی مقدار اس مدت مین اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا
اور جواب علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد مرجانا سبکا ہی اور یہہ
ظاہر یا اکثر کا اور یہہ غالب ہے الفصل الثاني فصل دوسری عن المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین بیچ ابتدا کار قیامت کی
اور اوایل علامات اوسکی کی پس بڑہا مین قیامت پر جیسیکہ بڑہی ہی یہہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی پر یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہہ
دو اونگلیوں اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني
لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ مین امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری
نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نی آدہا
دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی ف ح یہہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان يوما عند ربك كالف سنة مما تعدون یعنی
ایکدن نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز سی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا آدہا دن پانسو برس کا ہوا
اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اس امت کو اسقدر قدرت اور قرب و مرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور بقا کی عمری
اور بقا اونکا کمتر اس سی نہو مگر زیادہ ہو تو ہوسکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم بین قیامت قایم نہین ہوگی اور اس امت کو
ہلاک نہین کریگی کا بعد اسکی جو کچہہ چاہیگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور بلا اور شداید اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو
آفتین نہین پہنچینگی کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہو جاوینا اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقا امت بعد ہزار
برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری عن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى اخره فبقي متعلقا بخيط في
اخره فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب زمان قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک
پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتہہ ایک دہاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ توڑا جاوی یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہین ہوگی قیامت مگر بدلوگون پر ف ع یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی رہین گی پس قایم ہوگی قیامت اونپر جب تک کہ وجود نیکون کا دنیا مین ہی قیامت قایم نہین ہوتی جیسیکہ اوپر گذرا کہ آخر عہد عیسیٰ کی مین ایک ہوا خوشبو دار چلی گی کہ مسلمان سب مرجاوینگی اور بدکار باقی رہین گی کہ آپس مین گدہون کی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قایم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین مین اللہ اللہ یعنی کوئی نہین رہی گا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا نہین قایم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ ف ح اس سی معلوم ہوا کہ ابقار عالم بسبب برکت علمار عاملین کی اور ذاکرین او صالحین اور نیک کارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹھالینگی عالم بہی نہین رہی گا نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح مراد خلق سی آدمی ہین ایسی کہ مراد شرار سی گنہگار ہین متصف ساتہہ معصیت گناہ کی آدمی ہین نہ تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی احادیث مین اور حدیث سابق مین لا تزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہین گی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی اونہین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی ف ح دوس ایک قبیلہ ہین اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش بہی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تہی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تہا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تہی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بہیجا اوسکو خراب کیا یعنی فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ مین یہہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اونکی گرد اس بتخانہ کی طواف کرین گی اور راوی نی کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہا ہی کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تہی اوسکو زمانہ جاہلیت مین ف ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر مین تسامح ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْہَبُ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ہُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتُوُفِّیَ کُلُّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِہِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین جاتی ہی راتین اور دن یعنی فانی نہین ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی ای رسول اللہ تحقیق تہی مین البتہ گمان کرتی جسوقت بہیجی اللہ تعالیٰ نی یہہ آیہ کہ وہ خدا کہ بہیجا رسول اپنا ساتہہ ہدایت کی اور دین راستی کی تا غالب کری اوسکو سب دینون پر

اگرچہ ناخوش رکہیں اوسکو مشرک ف ش چونکہ مدلول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ سب دین باطل ہوں اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب ہو پس ہم گمان کرتی تہی بلکہ یقینا جانتی تہی ت کہ بت پرستی تمام ہونیوالی ہی اور زائل ہونیوالی اور نہیں ہونی کی بعد اسکی کبہی اور جب آپ یہہ خبر دیتی ہیں فرمایا آنحضرت نی تحقیق شان یہہ ہی کہ ہوگا اس سی یعنی بعض اوس چیز سی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ جا ہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اسکو ساتہہ قول اپنی کی پہر بہیجی گا خدا تعالی ایک ہوا خوشبو دار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہے کچہہ نیکی اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن اور نہ حج اور نہ تمام ارکان اور نہ علما پس مرتد ہونگی اور پہر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قایم ہو نہ نیکون پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ ۱
قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يٰاَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس رہیگا چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینی یا چالیس برس ف ح پہلی معلوم ہو چکا کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بہی ذکر کی گئی ت پس بہیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈہونڈینگی عیسے دجال کو پس مارینگی اوسکو پہر ٹہیرینگی عیسی سات برس اسحال مین کہ نہوگی درمیان دو شخصون کی دشمنی ف ش یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل اور طریقہ محمودکی دوست ایک دوسری کی ہونگی لوگونمین اور ٹہیرنا عیسے کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہیرنی عیسے کی چالیس برس ہونگی ت پہر بہیجیگا اللہ ایک ہوا ٹہنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روئی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی بہلائی سی ہی یا ایمان سی یہہ شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضائی شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندی اور ظلم اور خونریزی فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اونپر وحشت درازی اور غضب اور ہلاک کرنا اور قلت رحم ت نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی نامشروع سی پس صورت پکڑکی آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا

نہین شرم کرتی تم ف کہ فسق وفجور اور ظلم وفساد کرتی ہو اور یہہ مکر وتلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کیطرف بلاویگا ت پس کہینگی کہ شیطان کو
کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف یعنی از راہ توسل کی کہ اسی واسطی سی راضی ہوگا حق سبحانہ
تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی بالغیب ہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہہ کہ وہ اس حالت بدین بکثرت ہونگا
رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور مین اور قایم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا آواز صور کی کوئی مگر کہ جہکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل وسست ہوجاینگی اور
اثر اوسکا گردن مین پیدا ہوگا جیسیکہ دہشت مین ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایکطرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹہی ت فرمایا آنحضرت نے
پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اسی اثنا مین مرجاویگا وہ شخص اور
مرجاوینگی لوگ بیچ کاروبار مین پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی بسبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین پہر
پہونکا جاویگا صور مین دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سی زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہتی ہونگی فرمایا ت
پہر کہا جاویگا لوگونکو اوی لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ ان لوگونکو اسلئی یہہ پوچہی جاوینگی کردار اور حساب لیا جاویگا اونسی پس کہا جاویگا یعنی
پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی جناب عزت سی پوچہینگی
کہ کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد ومقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو
دوزخ کی لیی ہزار شخص مین سی نوسو ننانوی ف ع ح اس سی معلوم ہوا کہ ہزار مین سی ایک بہشت کو جاویگا اور باقی سب دوزخ مین اور ظاہر یہہ ہی
کہ مراد اس سی کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ مین رہین گی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی بیچ آیا ہی کہ یہہ جماعت دوزخیون کی یاجوج وماجوج سی
ہونگی ت پس یہہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف ع یہہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سی یا شدت ومحنت سی کہ اوس دن مین ہوگی اسلئی کہ
بڈہا ہونا غم ومحنت مین جلدی پہنچتا ہی ت اور یہہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا اوسمین امر عظیم سی اور محنت سخت سی ف ع کشف ساق کنایہ
ہی خوف اور ہول اور شدت ومحنت سی یہہ معنی مشہور ہین عرب مین اور اصل اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی شدت ومحنت مین پڑتا ہی اوسکی اہتمام مین دامن
پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرون کی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی
وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ اور ذکر کی گئی حدیث معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کے

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف صور بیچ شاخ کی اوسمین پہونکنی مراد
مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکین گی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لیی زندون کی اور دوسرا زندہ کرنی مردون کی لیی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون نفخون کی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنی کی چالیس ہین پوچہا لوگون نی
ای ابوہریرہ یا درست مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہ نی نہین جانتا مین کہا لوگون نی کیا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگون نی چالیس

برس ہین کہا نہین جاتا ہین ف ح یعنی چونکہ آنحضرت سی مجمل سنا ہی مینی یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا ہین جزمًا نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی اور اسمین مجمل ہی او
اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہین ت اور فرمایا آنحضرت نی پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سی پانی پس اوگینگی اور پیدا ہونگی آدمی اور اور
جاندار جیسے کہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی نہو یعنی تمام اعضا اور اجزا اوسکی پرانی اور کہنہ
ہو جاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی ف ع ساتھہ زیر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچی ریڑہ کی درمیان دو سرین
کی ہی اور عجم الذنب تبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہہ ہڈی چونکہ وہان ہی اوسکا
یہہ نام رکہا گیا ت اور اوسی ہڈی سی ترکیب دیے جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت
مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سی پیدا کیا گیا ہی اول
خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا ف ع اور یہہ بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین اسلیے کہ اللہ تعالی نی حرام کیا ہی زمین پر یہہ کہ کہاوی اجساد
انبیا کی اور ایسی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا سی اور اونہین مین سی موذن ہین کہ جو لله اذان دیتی ہین پس یہہ اپنی قبرونمین زندہ ہین مانند زندونکے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ پکڑ لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کی اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا
ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یا کنایہ ہی عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کی سی کہ اوہام خلق کے
اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی اسپر کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت نسبت
زمین کے زیادہ ہی اوسکو تخصیص کیا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ت پہر فرماویگا
اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی نہین ہی بادشاہ مگر میری ہی اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی کا کرتی تہی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لپیٹیگا اللہ
آسمانون کو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی داہنی ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی یعنی اپنی جاہ
مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینون کو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسری ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین
تکبر کرنیوالی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا آیا ایک عالم یہودیون سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا آسمانونکو
روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچی کی تری کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو

ایک اونگلی پر پہر ہلاویگا اونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا **ف** ح یہہ تمام کنایہ اور تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور جزا معنی ہاتہہ اور اونگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین روشن کلام عرب کی یہہ ہی کہ جب کسیکو وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتہہ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتہہ نہون کہ دونون ہاتہہ کٹی ہون یا اول پیدائش سی ہی ہاتہہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیے تخت نہوا اور بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہہ راہ خوب سمجہہ فہم متشابہات قرآن و حدیث کی لیے اسکے کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتہہ سی یہہ ہی اور تخت سی یہہ فافہم اور اسلیے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ہے پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کرنی کی اوسچیز سی کہ کہا اوس عالم یہود یون کی نے واسطی سچا کرنی اوسکی کی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا نہ بسبب انکار نہیں عالم مذکور کی تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گو جاننی اوسکی کی تہا پہر پڑہی آنحضرت نے یہہ آیہ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نے حق قدر جاننی اوسکی کی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچانا چاہیی اور نہ تعظیم کی اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپیٹی ہوئی ہونگی اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچہہ کہ یہودی نے کہا تفسیر و تفصیل اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَأَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا پوچہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیہ کی سی جسدن کہ تبدیل و تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلہ مین اور زمین اور تبدیل کیجاویگی اور پیدا کیجاوینگی آسمان یعنی روز قیامت کے پس کہان ہونگی لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نے لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی **ف** ح مراد صراط سی نزدیک صراط کہ ہو اور اصل صراط یعنی اوپر اوسکی ہی اور تبدیل زمین کے کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کشاف نے کہ وہ بدلی جاوی گی ساتہہ روٹی سفید کی اوس کو کہاوینگے اور مومن اپنی قدمون کی نیچی سی یہانتک کہ فراغت ہو حساب سے چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہڑ جانی ستارون اوسکی کی اور کسوف آفتاب اور خسوف چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینار وسی یعنی دراہم کی بدلی دینار لین مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پگہلا کر شکل انگوٹہی کے بنایا پس ذات ایک ہے اور ہیئت اور ہوئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتہہ اور زمین و آسمان کی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کی کثرت ہین ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگی ابوہریرہ نے کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی و پستی اوسمین نہ ہی اور پروردگار تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دے جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر بہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رضی سے آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سے آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نے گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل ہے تغیر ذات کا جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ کا اور آنحضرت کا نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند لپیٹی جاوینگے دن قیامت کی **ف** ح یعنی اوٹہا کر گوشہ مین ڈال دی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور جاتا رہیگا پہیلا رہنا اونکی روشنی کا عالم سے نقل کی یہہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین سے اور خوش رہوں مین حالانکہ صاحب صور یعنی اسرافیل نے منہ مین رکھی ہوئی ہے ایک طرف صور کی اپنی موںہہ مین پہونکنے کے
لیے اور جھکائی ہوئی ہے کان اپنا کان لگا رہا ہے جناب حق مین کہ جب فرماوے پھونکنے کو اوسیوقت پہونکون اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ
عادت ہے نرسنگا بجانیوالونکی یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہہ ہے
تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑہنے کی لیے اپ اور اوسوقت یا مطلق وقت تحقیق کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہے کارساز وہ ف
ع یعنی التجا درگاہ حق مین لیجا سوا وے اوسکے فضل وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب سختی اور محنت وخوف پیش آوے
تو اوسکو پڑہنا اوس سے سلامت رہین چنانچہ حضرت ابراہیم نے اوسکو آگ مین ڈالے جانے کی وقت پڑہا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
جسوقت کہ سنا دشمنون نے ایک لڑائی مین کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پہونکا جاویگا اوسمین ف ع یعنی اسرافیل پہونکین گے دو بار اور
کہا بعضون نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانون کے اور زمین کے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ الصُّورُ قَالَ الرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْأُولَى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہہ ہین کہ جب پہونکا جاویگا صور مین یعنی
دن نفخہ ہے کا فرون پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوسدن کہ ہلیگا راجفہ یعنی آویگا اوسکی
رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین وپہاڑ اوس سے ہل جاوینگی اور حرکت مین آوینگے مشتق رجف سے بمعنی ہلنے اور لرزے مین پڑنے کی اور مراد
رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کی پیچہے پیچہے آویگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کی پیچہے پیچہے آنے کی نقل کی یہہ بخاری نے ترجمۃ الباب مین وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ فَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ اور روایت ہے
ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پہونکنے والے یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہونگے اور بائین
طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنے کی وقت وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَ
مَا آيَةُ ذٰلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ أَمَا مَرَرْتَ بِوَادِي قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ آيَةُ اللّٰهِ
فِي خَلْقِهِ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتَى رَوَاهُمَا رَزِينٌ اور روایت ہے ابی رزین سے کہا مینے یا رسول اللہ کیونکر اور زندہ کریگا اللہ تعالے
خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونے کی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کی کہ اوس سے اوس پر دلیل پکڑین فرمایا آنحضرت نے کیا نہین
گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی منہ کی کہ کچہہ سبزہ وہان نہین ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسحال مین کہ ہلتا ہے یعنی لہلہاتا ہے
سبزہ کہا مینے ہان فرمایا آنحضرت نے پس یہہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق مین اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردونکو نقل کین یہہ دونون حدیثین
رزین نے

بَابُ الْحَشْرِ

باب ہے بیچ بیان حشر کی ف ع حشر کی معنی ہین ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر روز قیامت
کو کہتے ہین کہ مردے قبرون سے زندہ کرکر نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اوس جگہہ کہ اوسکو محشر کہتے ہین اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے معنی ذکر
کیے گیے کی اور دوسرے پہلے قیامت کی اوسکی نشانیون سے جیسیکہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام مین
ہانک کر لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہان مراد معنی اول ہین اور بعضی حدیثین آوینگی کہ محتمل دونون معنی کو ہین علمانے دونون احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر وہی اول ہے

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی رنگ مین اور گلائی مین نہ مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطی کسیکی یعنی نکان عمارت کسیکی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامٌ وَّالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار یعنی اللہ تعالی اپنی ہاتہہ مین قدرت کی جیسی کہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہہ سی دوسری ہاتہہ پر پہیر پہیر کر تی ہین یعنی گہرتی ہین توگول اور باریک اور برابر ہوجاوی گرم ہو بل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہوجاوی جیسی کہ اولٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی واسطی اہل جنت کی یعنی پہلی کہانا جو اہل جنت کہاوینگی وہ یہی روٹی ہوگی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہوجاوی گی اور طعام بہشتیونکی ہوگی اول ہی بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی پس بعضون نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہہ بعید نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کر دی اور بہشتیونکی کہانیکو اور اولی یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نی اور طرح تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا ہم نی بعد فرمانی آنحضرت کی آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت دیوی خدا ای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ مہمانی بہشتیون کی جو وہ کہانا کہاوینگی اول اول آگی لاوینگی روز قیامت کی فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہماری یعنی از راہ تعجب اور اسکا دکہنیکی پہر ہنسی آنحضرت یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی بعد ازان یعنی ہنسنیکی اوسوقت سی کہ خبر دی اوس یہودی نی یعنی موافق ہوئی خبر یہودی کی آنحضرت کی خبر سی اور یہہ ہنسنا آپکا زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کی آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگا کر کہاوینگی وہ بالام اور نون ہی بالام ساتہہ موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی تہی کہا اونہون نی اور کیا ہی یہہ یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر سی لگا ہوا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی شرح یہہ وہ جماعت ہی کہ بی حساب بہشت مین جاوینگی اور منہہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگی اور ہوسکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہی ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہوسکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اسکی کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشْرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع کیی جاوینگی لوگ یعنی بعد

اوپر تین فرقون اور قسمون کی **ف** ع سوار ایک قسم پر ہین اون تین مین سی اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنی والی ہین اور منہ
پر چلنی والی جیسیکہ آتا ہی دوسری فصل مین **ت** ایک فرقہ رغبت کرنیوالا یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی کہ ین لاخوف علیہم لاہم یحزنون
صفت اونکی ہی اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا **ف** ع یعنی آگ دوزخ سی اور وہ وہ ہین کہ ڈرتی ہین ولیکن اجتناب کرتی ہین اوس سی اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ
طاعت اللہ کی امید پر اولی ہی عبادت اوسکی سی خوف پر **ت** حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگی اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک
اونٹ پر اور دس آدمی ہونگی ایک اونٹ پر **ف** یعنی بقدر مراتب اپنی کی استراحت پاوینگی اپنی سواریونپر اور باقی چلتی ہونگی اپنی قدمونپر اور
یہہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہی برسبیل کنایہ اور تمثیل کی پس جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمین کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکی
زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کی ہین ذکر کیے قیاس پر چھوڑی اور ہونا کیتی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق
تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایکلا ہونا اونٹ پر ذکر نہ لیا اسلیے کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہی قسم انبیا اور رسولون سی اور مقصود ذکر کرنا احوال
آدمیون کا ہی **ت** اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکی ساتھہ رہیگی جہان وہ رہینگی اور استراحت کرینگی اور رات
گذاریگی آگ ساتھہ اونکی جہان رات گذارینگی اور صبح کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان صبح کرینگی وہ اور شام کریگی آگ ساتھہ اونکی جہان شام
کرینگی **ف** ح یہہ بیان تیسری فرقہ کا ہی کہ آگ ہر وقت ساتھہ رہیگی اونکی جدا نہین ہوویگی اور شارحون کو اختلاف ہی اسمین کہ یہہ
حشر روز قیامت کا ہی بعد اوٹھنی مردونکی گورسی یا پہلی اوسکی ہی علامات قیامت سی کہ جاوینگی محشر کی طرف کہ زمین شام کی ہی اور اول
ظاہر و صواب تر ہی اللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُورُوْنَ
حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرٰهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا
مِنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ
اور روایت ہی ابن عباس سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگی اور اوٹہائی جاؤگی ننگی پانونگی برن بی ختنہ
ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ جب مردی قبرون سی اوٹھینگی تو تمام اجزا بدن کی بدستور لیجاوینگی اسلیے کہ جب جو جز یعنی ستر کا کہ
وقت الازالہ تہا دنیا مین بدستور ہو جاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہونگی اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال متعلق ہونی علم
اللہ تعالی کی تمام کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیاء ممکنات کی **ت** پہر پڑہی حضرت نی یعنی از راہ استشہاد
و اعتقاد کی یہہ آیۃ جیساکہ پیدا کیا ہمنی اونکو اول پیدایش مین یعنی مان کی پیٹون سی ننگی پا ور ننگی بدن بی ختنہ ویسا ہی پہر پیدا کر نکالینگی ہم
قبرون سی دن قیامت کی وعدہ لازم ہی یہہ پیدا کرنا ہمپر بلا شبہہ ہین ہم کرنیوالی یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہی ہمنی اوسکا اور فرمایا آنحضرت نی
اور اول اون شخصون کی کہ پہنائی جاوینگی کپڑی روز قیامت کی ابراہیم ہین **ف** ع اسلیے کہ اول اون شخصونکی ہین کہ فقرا کو پہناتی ہین یا
اسلیے کہ اول راہ خدا مین یہہ ننگی کیے گئی ہین آگ مین ڈالنی کی لیے پس اس فضیلت سے اس وجہ کر دلیل نہین ہوسکتی ہی اوپر افضل ہونی اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی و حقیقت میں
یہہ اعزاز و اکرام اونکا ہی بعلاقہ باپ ہونی آنحضرت کے علاوہ یہ کہ بعضے روایات مین آیا ہی کہ آنحضرت بہی ساتھہ کپڑونکی کہ دفن کیے گئی ہین اون مین اوٹھینگی
گے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہی یہہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر دیکھی یہی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ
الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلایق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ **ت** اور تحقیق
کتنی ایک آدمی میرے صحابیون مین سی پکڑی جاوینگی اور لیجائی جاوینگی بائین ہاتہہ کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہوگی پس کہونگا

رحمٰن

ہین یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانی اونکی کی کہ یہہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو لیی جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہہ ہمیشہ رہی پہرتی
دین سی اور پہرنیوالی اپنی ایڑیون پراوسوقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیساکہ کہا بندہ صالح نی یعنی عیسی ع نی اور تہا مین اونپر گواہ اور واقف
اونکی احوال کا جبتک کہ تہا مین درمیان اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیۃ ہی العزیز الحکیم ف ح اور مضمون تمام آیۃ کا یہہ ہی کہ عیسیٰ نے کہا کہ جبتک مین
مین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نچہوڑا مینی کہ کفر کرین اور سوائی حق کی کہین اور جب اوٹہایا تو نی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف
اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کرے تو انکو اور گرفتار کرے تو انکو اونکی کرتوت پر بندی تیری ہین جو کچہہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہہ سکتا
کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری انکی عذاب سے تو غالب حکیم ہے اور مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیی کہ ہمکو یقینا معلوم ہے
کہ کوئی اونمین سی بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اوجہت اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئی مانند اتباع مسیلمہ
کذاب اور اسود اور مانند اونکی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع
کیی جاوینگی لوگ دن قیامت کی ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد و عورۃ سب دیکہی گا بعض اونکا طرف بعض کے یعنی مرد
عورت ننگا دیکہینگے مردون اور عورتون کو پس انکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سی کہ نگاہ
کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کرسکی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرئ منهم یومئذ شان یغنیه نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا
قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کی کیونکر حشر کیا جاوے
کافر اپنی منہہ پر دن قیامت کی یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہی شان یہہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہی چلانی پر
اوسکی برہنہ کی بل دن قیامت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرٰهِيْمُ
اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرٰهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ
فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ
حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرٰهِيْمُ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ
فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کرینگی ابراہیم
اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اسحال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی سبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہینگی اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری
یعنی اونچیز مین کہ خبردون تجکو حقتعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری پس کہینگی ابراہیم ای
پروردگار میری تحقیق تونی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی
رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہین پہر کہا
پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پاؤنکی نیچی پس دیکہینگے ابراہیم اپنی پاؤنکی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی و گوبر مین پس پکڑی جاوینگی
پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ح آزر کے ایسی خوار صورت اسلیی بنجاوینگی کی تا محبت پدری ابراہیم سی جاتی رہے

اور کہا ہی علما نی اگرچہ ابراہیم نی آزر سی تبری کی تہی اور بیزار ہوئی تہی دنیا مین ولیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکہینگی تو مہر پدری دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے
مغفرت چاہینگی شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکہینگی نا امید ہونگی اور بیزاری ابدی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر
کفر پر مرا واسطی جواز اسکی کہ ایمان لائی ہون خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوس سی بحکم ظاہر ہو جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سی گیا تہا تو
بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ
عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پسینا آئینگی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا امر مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی
پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکہیگا اونکو کلام سی یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک **ف ع** لوگ یعنی سب لوگ اور جن بطریق اولی پسینا آئینگی
پس نہ ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سی ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین انتہی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہولون کی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت
اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہی کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کیا
یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ
حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى
رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی مقداد سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کی خلق سی یہانتک کہ ہوگا آفتاب اون سی
مقدار ایک کوس کی اور بعضون نی کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگی لوگ بقدر اپنی عملون کی پسینہ مین پس بعضی اونمین سی وہ
ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف ح** اور یہہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اچہی خوبتر ہین اور ایسی قیاس پر اور ونکو سمجہنا چاہیی کہ جسکی جتنی اعمال نیک
کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا **ت** اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی گہٹنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہوگا
عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجاویگا اور اشارہ کیا آنحضرت نی
اپنی دست مبارک سی اپنی دہانہ مبارک کی طرف نقل کی یہہ مسلم نی **ف ش** کہا ابن ملک نی کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کی بعضون کی دہانہ تک پہنچیگا تو
کیونکر پہنچیگا دوسری کی ٹخنون تک جواب اسکا یہہ دینگی ہم کہ تہانبا رکہیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی کی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کی طرف
جیسی کہ تہانبا رکہا جاری ہوا دریا کا موسی علیہ السلام کی لیی کہتا ہون مین کہ یہہ جواب معتمد ہی اسلیی کہ تمام امور آخرۃ کی بحسب خرق عادت کی ہونگی نہین
دیکہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتی ہین ایک کو اونمین سی عذاب ہوتا ہی اور دوسرا چین مین اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی دنیا مین
یہہ ہی کہ دو شخص سوتی خواب مختلف دیکہتی ہین ایک غمگین ہوتا ہی اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹہی ہوتی ہین ایک صحت مین ہی اور دوسرا
درد و مصیبت مین **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ
سَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ
يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَّمِنْ يَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر مین اور ندا کریگا ای آدم پس کہینگی آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیری دونون ہاتون مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا مسطور ہی اپنی فرزندون مین سی اونکو نکال اور جدا کر کہینگی آدم اور کیا ہی مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار مین سی نو سو ننانوی یعنی یہہ مقدار دوزخیون کی ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنت کو بہیجو اور باقی دوزخ کو ف ع یہہ حدیث مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہی ہر سو مین سی ننانوین دوزخ کی لیی اسکا جواب کرمانی نی یہہ لکہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہی اور مقصود اس سی تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہہ کہ مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار ونمین پس ہونگی ہر ہزار مین سی نو سو ننانوین کافر اور ہر سو مین سی ننانوین گنہگار اور یہہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ کا اوپر ما سوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج وماجوج کا واقع ہوا ہی نہ ابوہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق سب خلایق کی ہی اور دوسری مخصوص ساتہہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو ت پس نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت اوسحال اور صدمہ اوس مقال کی سی بڈہا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو تو مارے ہیبت کی پیٹ اوسکا گر پڑے اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑے اور اسیطرح خورد سال کہ اوٹہین اور وقت وقوع اسحال کی بڈہی ہو جاوین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جاوین ت اور دیکہیگا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگون کو مست یعنی نشی مین بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سی ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی بیہوش و مدہوش اوسی سی ہونگی کہا صحابہ نی یعنی خوف وحسرت سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سی ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سی وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جاویگا فرمایا آنحضرت نی یعنی واسطی سمجہانی اور تسلی اونکی کی کہ خوش ہو اور غم نکہاو پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج وماجوج سی ہزار ف ع ح یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جاوینگی بشمار ہر شخص کی تم مین سی ہزار اونمین سی پس اس صورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملایکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہوئی معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہہ کثرت اپنی امت کی بہی سوای یاجوج وماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش کہان ہی جیسیکہ کہا راوی نی ت پہر فرمایا آنحضرت نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی امیدوار ہون مین کہ ہوو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کی پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی بسبب تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نی امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نی اس امر کو تاکہ نہ پہٹ جاوین دل اونکی بہت خوشی کی مارے دفعتاً یا منظور داخل ہونی اونکی کی کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیرہ یا ایسا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیی جیسیکہ وحی اوتری ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگون کی قلت مین مگر مانند بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع شاید کہ ورود اس حدیث کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہہ اسکی کہ امت اونکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیی کہ اہل جنت کی ایکسو بیس صفین ہونگی اسی صفین امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

چالیس تمام امتوں کی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو نصف بہ نسبت اول داخلین کے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بہ نسبت حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہے
وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ
وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابوسعید سے کہا سنا میں نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی کہولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی ف یعنی ظاہر کریگا شدت و محنت اپنی خلق کی لیے اور یہہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و
غم سے بغیر نظر کرنی کی خصوص معانی مفردات پر جیسیکہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام میں تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کچہہ تاویل نہیں کرتی اور علم اسکا سپرد خدا تعالے کے
کرتی ہیں جیسی کہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین ت پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت
ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑین گی سجدہ میں واسطی طلب دور ہوجانی شدت کی بسبب اس قربت کی اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہیں اور بعضی ضعیفہ
روایت میں آیا ہی کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرین گی لوگ ت اور نہیں سجدہ کریگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا دنیا میں واسطی دکہانی اور سنانی لوگون
از راہ نفاق اور شہرت کی کرتا تہا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کری پس ہوجاینگی پیٹہ اوسکی ایک ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑنی کی نہیں وقت جہکنی اور اوٹہنی کے پس
نہیں سجدہ کرسکیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال میں فربہ دن قیامت کے نہیں برابر پر پشہ کی ہوگا اللہ کے
نزدیک یعنی نہیں ہوگی کچہہ قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک اور فرمایا آنحضرت نی پڑہو تم یعنی تا جانو کہ طالبان دنیا کہ مغرور ہیں اور اپنی کردار کو اچہا جانتی
ہیں عمل اونکی ضایع اور نابود ہیں اس آیۃ کو پس قایم نہیں کرینگے ہم اور نہیں رکہینگے کافرونکی لیے دن قیامت کی کچہہ قدر و اعتبار نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ
بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیۃ اوسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین فرمایا آنحضرت نی کیا جانتی ہو کہ کیا ہین خبرین زمین
کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہیں فرمایا پس خبرین زمین کی یہہ ہین کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و
زن کی ساتہہ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اسطرحسے کہ کہیگی کیا یعنی چیز ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانی دن اور فلانی دن یعنی فلانی مہینی میں
اور فلانی سال میں فرمایا پس یہہ یعنی شہادتین یا مذکورات خبرین اوسکی ہیں نقل کی یہہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ
مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی شخص مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو
پہلی موت کی اور سبقت کرو بہلائی پر پہلی فوت ہونی کی کہا صحابہ نی کیا ہی سبب ندامت اوسکا یا رسول اللہ فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی کہ کیوں نہ زیادہ کی
نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہہ کہ نہ باز رکہا اپنی نفس کو برائی سی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ

اللہِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاھُمْ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَھُمْ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَمَا اِنَّھُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْھِھِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْکٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی **ف ع** اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملاتی ہین نیک اعمال ساتھہ برون کی اور مقرونہ ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل الایمان ہین اور تیسری قسم کفار ہت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرحسی چلینگے منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پانون سی فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا ونکو پانون کی بل وہ قادر ہے اوپر چلانی اونکی کی موہونکی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچینگی ساتھہ موہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی **ف ع** یعنی سنداوسکی تحقیق موذیات سی یعنی موہنہ اونکی بجائی اونکی ہاتھہ و پانون کی ہوجائینگی جسیکہ ہاتہہ و پانون سی موذیات راہ سی اور بلندی و پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسہی اپنی موہون سے کرینگی اور موہنہ اونکی کام پانون کی کرینگی بلا نہادت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت و فرمان برداری نہ کہی اللہ تعالیٰ نی اونکو خوار و سرنگون کیا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّہٗ رَأْیُ عَیْنٍ فَلْیَقْرَءْ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکھی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکھنا ساتھہ آنکھہ کی ہو پس چاہیی کہ پڑہی سورۂ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **ف ح** اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کردیتی ہین کہ گویا آنکھہ سے دیکھتا ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَۃَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا یَسْحَبُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ وَتَحْشُرُھُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللّٰہُ الْاٰفَۃَ عَلَی الظَّھْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنُ لَہُ الْحَدِیْقَۃُ یُعْطِیْھَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا یَقْدِرُ عَلَیْھَا رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ روایت ہے ابی ذر سی کہا کہ تحقیق سچی اور سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالیٰ نی سچی خبر دی ہے اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جاینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہاتی ہوی پہنی ہوی یعنی جینی آئی اور مشرفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم کہینچینگی اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کرینگی اونکو فرشتی اور ہانکینگی طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے **ف ع** چلینگے بہو لیستہ راستی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہین اور تیسری مسلمان گنہگار ہت اور ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹہہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہہ پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہیگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پانیگا اوسپر اور یہہ نہین پہنچیگا **ف ح** جاننا چاہیی کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ حدیقۃ صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی اسمین اور طیبی نی کہا کہ یہہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ وہ حشر ہے کہ علامت قیامت سے ہی جیسیکہ اوس باب مین گذرا اور ذکر کرنا مصنف کا اسحدیث کا اس باب مین تفرد ہی انتہی اور ملا علی قاری نی قول توربشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل لکہی ہی نقل کرکر ترجیح اسیکو دی ہی کہ یہہ حشر قیامت ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی قول توربشتی کا صواب پر ہی اور اسحدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اور بروایت اصل کتاب کا اور ممکن ہے دفع کرنا اوسکا اسطرح کہ کہا جاوی کہ یہہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتھہ پس لائق ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچہہ توجیہ اسکی توربشتی سی اوپر بہی نقل کی ہے ابوہریرہ کی حدیث مین

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِیْزَانِ

باب ہی حساب اور قصاص اور میزان کا فی حساب کرنا اور بیان اوسکا کہ گذار بندوں کا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھہ پروردگار تعالی کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی ولیکن یہہ اسلیے کرینگی کہ تا حجت ہوا و نپر اور روشن ہو خلایق پر یہہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی پس اعتقاد اسکا واجب ہے اور قصاص عمل کرنا ساتھہ شخص کی مانند اوسکی کہ کیا ہی اوسنی چنانچہ مارڈالنا مارڈالنی کی بدل اور زخمی کرنا عوض زخمی کرنی کی اور مارنا عوض مارنی کے روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھہ کیا اور اوسکو آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لینگے اگرچہ مکلف نہو جیسیکہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو اسلیے اوٹھاوینگی جیسیکہ بکری شاخ دار سے بی شاخ دار کو مارا ہوگا قصاص کل کو لینگی اور میزان عبارت ہی او چیز سے کہ جانی جاویں ساتھ اوسکے مقدارین اعمال کی اور جمہور اسپر ہین کہ اوسکی دو پلڑی ہین اور زبان کہ جسکو پکڑکر تولتی ہین جیسیکہ دنیا کی ترازو مین ہوتی ہین اور دوری درمیان دو پلڑون کی ایسی ہوگی جیسی درمیان مشرق و مغرب کے تلینگے اوسمین نامہ اعمال کے کہ ایک پلڑی مین نیکیون کی اعمال نامے ہونگی اور ایک مین برائیون کی اور بعضون نی کہا ہی حسنات کو اچھی صورتون مین بنا کر لاوینگے اور سیئات کو بری صورتون مین اور تولینگے اور حدیث بطاقہ کی کہ آگے آتی ہی مقوی قول اول کی ہی اور ظاہر نصوص ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس احد يحاسب يوم القيامة الا هلك قلت اوليس يقول الله فسوف يحاسب حسابا يسيرا فقال انما ذلك العرض ولكن من نوقش في الحساب يهلك متفق عليه روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کے مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد ہلاک سی عذاب ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب مینی یہہ بات بطریق کلیہ کے آنحضرت سے سنی تو مشکل ہوئی مجھپر واسطی رفع اشکال کے کہا مینی کیا نہین فرمایا اللہ تعالی یعنی اہل نجات کی حق مین جسکو دی گئی کتاب اوسکی داہنے ہاتھہ مین پس قریب ہے کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا تو کیون ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع مین نہین ہے یہہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض محض اور زبان کرنا ف ح جیسیکہ کہین یہہ کیا تو نی اور وہ کیا تو نی بغیر اسکی کہ کدو کاش کرین اوس سی اور دقت ڈالین اوسپر اور تیسرے فصل مین آتا ہی کہ حساب آسان یہہ ہے کہ نامہ اعمال اوسکا دکھاوینگی اور دیکھی پہر درگذر کرینگی ت ولیکن مراد یہہ ہے کہ جو کوئی کہ کدو کاش کیا جاوے حساب مین اور دشواری ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھہ نہ چھوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت مین یہی ہی اور اول عرض و اظہار ہی فقط ف ع حاصل یہہ کہ وجہ معارضہ کی یہہ ہے کہ لفظ حدیث کی عام ہین بیچ عذاب دینی ہر اوس شخص کے کہ حساب کیا جاوے اور لفظ آیہ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ بعضی اونکی نہین عذاب دیے جاوینگی اور راہ تطبیق کی یہہ ہے کہ مراد حساب سے آیہ مین عرض ہی ظاہر کرینگے اعمال پس اقرار کریگا گناہ کا کرنیوالا اون اعمال کا پہر درگذر کیا جاویگا اوس سی واسطی اظہار فضل کے اور مراد حساب سے حدیث مین مناقشہ ہی کہ دار و گیر کیجاوی گی واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتین جسمین ہونگی حساب لیگا اوس سے اللہ حساب آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت مین اپنی رحمت سے دیوی تو اوسکو کہ محروم کہی تجکو اور عفو کری اوس سے کہ ظلم کری تجپر اور سلوک کری تو اوس سے کہ انقطاع کری تجسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وعن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان ولا حجاب يحجبه فينظر ايمن منه فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر اشأم منه فلا يرى الا ما قدم وينظر بين يديه فلا يرى الا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة متفق عليه اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سے رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی کی ترجمان یعنی دو بہاشیہ کہ سمجہاوی کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چہپاوی بندی کو اوسکی رب سے پس دیکھیگا

بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھی گا مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہے عمل اپنی سی یعنی صالح کہ صورۃ بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکھی گا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھی گا
مگر وہ چیز کہ آگی بھیجی ہی یعنی بری عمل ف ع یہہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچھہ امر اہم درپیش ہوتا ہی تو دائین بائین دیکھتا ہی پس یہہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا ت
اور دیکھی گا آگی اپنی پس نہ دیکھی گا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب یہی حال ہی تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتھہ ٹکڑی کہجور کی ہو ف ع یہہ عبارت
دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتھہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنے
اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہہ ہو یا اور کچھہ اسلیے کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره فيقول اتعرف ذنب كذا اتعرف
ذنب كذا فيقول نعم اي رب حتى قرره بذنوبه وراى في نفسه انه قد هلك قال سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى
كتاب حسناته واما الكفار والمنافقون فينادى بهم على رؤس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سے پس رکھی گا اوسپر محافظت اپنی
اور ڈہانکی گا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہونکی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہو ف ع اور مومن معنی مین مثل نکرہ کی ہی یعنے
کوئی مومن ایسا ہو اور بعید نہین ہی مراد مومن سے مخصص ہو اور بعضون نی کہا کہ یہہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ نہ غیبت کرتا تہا کسیکی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ
رسوا کرتا تہا کسیکو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسی کو کسیکی آبرو ریزی کا
لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہی گا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کے ت پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا
پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہی گا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون اون گناہونکو یہانتک کہ اقرار کرواویگا
اللہ تعالی اوس مومن سی ساتھہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب باقی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی
مومن کو کہ ڈہانکا مینی اون گناہونکو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیے آج کی دن پس دیا جائیگا مومن عمل نامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر
اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلایق کی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنہون جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو لعنت ہے خدا کی ظالمون پر نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی وعن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة دفع الله الى كل مسلم يهوديا
او نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا
دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیے ہے
پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہہ کام ہے سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی ف ح لفظ فکاک کر چہٹانی اور فکاک زیر ف اور زبر اوسکا ہی وہ
چیز کہ اوس سی کر چہٹائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرنی تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا
اور تاویل اوسکی یہہ ہے کہ ہر مکلف کی لیے خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہہ ہی بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ
مین تہا تبادل کیا جاویگا ساتھہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نہ گیا حال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنونکی ہین جگہہ پر
اونکی کہ دوزخ مین تہین پس گویا یہہ کافر مومنونکی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سے اور مراد یہہ نہین ہے کہ کافرونکو بسبب مومنونکی گناہونکی عذاب کرینگی کیونکہ آ ہی چکا ہی ولا تزر
وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتھہ عداوت مومنین کے ت نقل کی یہہ مسلم نی وعن ابي سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بنوح يوم القيامة فيقال له هل بلغت فيقول نعم يا رب فتسأل

أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا اونکو کیا پہنچائی تمنی یعنی اوامر واحکام الہی امت کو پس کہینگے ان پہنچادی تہی مینی ای رب میری **ف ع** یہہ نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی **ت** پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کہ کیا پہنچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہیگی نہین آیا ہماری پاس کوئی ڈرانی والا یعنی نہ نوح اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حال آنکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کی پس کہینگے نوح کہ گواہ میری محمد ہین اور امت ونکی **ف ع** یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیی اور کچہہ بعید نہین ہی کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیی اسلیے کہ وہ جگہہ نصرت کی ہی **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو کہ پس لایا جاویگا تمکو **ف ع** اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اوس عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ یہہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہنچادی تہی احکام الہی امت کو **ف ع** اور نبی تمہاری مزکی تمہاری ہونگی یا تم اور نبی تمہارا ساتہہ تمہاری گواہی دینگی پس اس صورت مین نہ لانا انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور تصدیق اسکی کی یہہ آیۂ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کر کر فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل و افضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگون پر یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہوگی پیغمبر تمپر گواہ فائدہ گواہی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہنچائی نوح نی تمپر رسالت کہ پہنچی گی تہی اونپر اور ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہہ نہین پہنچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانتی ہو اور کہانسی گواہی دیتی ہو وہ کہینگی کتاب اللہ کو ناطق پایا ہمنی اسپر پس گواہی دی ہمنی ساتہہ گواہی اوسکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہہ عادل و صادق ہین یہہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت کو گواہ امت پر کہا گیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی امتوں پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اونپر اور اسی اعتبار کہا محمد و امتہ فافہم **ت** نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کس چیز سی ہنستا ہون **ف ع** اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ نہین تہا آپکی ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و حکم عجیب سی **ت** کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین بسبب مونہہ در مونہہ کلام کرنی بندی کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تو نی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تو نی کہ ظلم نہین کرتا مین بندون

مقدار ذرہ کی فرمایا آنحضرت نے فرماویگا اللہ تعالی ہاں پناہ دی مینے تجکو ظلم سے اور ظلم نہیں کرتا مین بندون پر فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ کہ پس اگر پناہ دی تو نے مجکو ظلم سے تو روا نہیں رکہتا مین اپنی نفس پر اور کچہہ سوائی اسکی کہ گواہ ہو مجہہ مین سے ف ح یعنی اورکی گواہی اپنی حق مین نہیں روا رکہتا اگر مجہی مین سے مجہہ پر گواہ پیدا ہون تو قبول رکہونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجہہ پر کون گواہی دیگا اسلیے کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہیں دیتا اور یہہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر بہی کہ وہ اوسکی ذات سے اوسپر گواہ پیدا کرے کہ اوسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت کا یہہ کلام کرنا تہا بندیکا پہر کرنے حق تعالی کی بندے کی منہہ پر اور بولنا ارکان اعضا کا ساتہہ اوسچیز کی کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا اونکو اور دعائی بد کرنے اوپر جیسیکہ آگی آتا ہے ت فرمایا ہے آنحضرت نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کی دن تجپر گواہ اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکہنیوالی اعمال بندون کی ہین گواہ ف ح گواہ پکڑنا اون فرشتون کا زیادہ ہے مقصود پر واسطے تقریر و تاکید کی بعد ازانکہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئی کہ اب اوسپر راضی ہوا تہا اور چاہا تہا فرشتونکو بہی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرارداد کے ہوتا ت فرمایا آنحضرت نے پس مہر کیجاویگی بندے کی دہانہ پر پہر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندے کی کہ بول پس بولین گی ارکان اوسکی ساتہہ افعال اوسکی کی کہ کیے تہے بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندے کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹہائی جاویگی مہر اوسکی موہنہ سے یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کی پس گواہی دینی اونکی زبانون کی آیۃ مین مراد ہے ساتہہ اوسطرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس کہیگا بندہ اپنی اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کی لیے جہگڑتا تہا مین ف ع ح اور تمہی آپ اپنی تئین ہلاکت مین ڈالا یہہ معنی ہین کہ تمہاری سبب سے مقصود کرتا تہا مین لوگونسے اور دفع کرتا تہا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست اپنا جانتا تہا آخرکو تم دشمن و بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہے لائق کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وقالوا لجلودہم لم شہدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وہو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون ت نقل کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکہین گے ہم اپنی رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک کرتے ہو بیچ دیکہنے آفتاب کے دوپہر کے کہ چہپا ابر مین ہو صحابہ نے کہا نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکہنے چاند کی چودہوین رات مین کہ نہ چہپا ہوا ابر مین کہا نہین فرمایا پس قسم ہے اس خدا کی کہ اوسکی ہاتہہ مین ہے ذات میری کا دست قدرت اوسکی مین ہے نزاع و خلاف نہین کروگے تم بیچ دیکہنے پروردگار اپنی کے جیسے خلاف و شک کرتے ہو بیچ دیکہنے آفتاب یا چاند کی ف ح یعنی بیچ دیکہنے انکی کی خلاف و نزاع و شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکہنے مین بہی نہین کروگے جان کہ لفظ تضارون ساتہہ پیش ت کی اور تشدید کے اور تخفیف اوسکی کی دونون طرح آیا ہے اگر تشدید سے ہو تو مضارت سے ہے یعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہے وہ بہی معنی ضرر کی آتا ہے اور معنی یہہ ہین کہ ضرر نہین کرینگا ایک دوسرے کو ساتہہ مجادلہ اور منازعت کے بیچ مخالفت ایک دوسرے کی پردہ اور تکذیب ایک دوسرے کی کر کے دیکہنے مین اوسکے نظر مین بسبب نہایت ظاہر و واضح ہونے کی اور بعضون نے کہا اور یہہ ہے کہ بعضے صاحب بعضونکو نہین ہونگے ناضر کر کے ایک دوسرے کو مجمع البحار مین کہا کہ مضارت بمعنی اجتماع و ازدحام کے ہوتی ہے وقت ... کی اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ بمعنی مضایقت اور تنگ کرنے ایک دوسرے کی ہے کہ نزدیک اوسکے معنی ازدحام و اجتماع کی ہے اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکہنے اوسکے

ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوپر اندازہ خاص کی ہو اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہہ میم کی جگہہ رکی اور وہ بہی ساتہہ پیش
ت کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سے ضیم سی ضم بمعنی اجتماع اور اژدحام کی اور ضیم بمعنی ظلم وستم کرنی کی اور
مال معنی کا بہر تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرتؐ نی جب دیکہین کی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانے
کیا نہ بزرگی دی تہی مینی تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مینی تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینی تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور پیدا کی
مینی تجمین اور اوسمین محبت والفت اور کیا نہین تابعدار کیی مینی تیری لیی گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مینی تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہو وی تو
اور لیوی تو چوتہائی غنیمت ف جاہلیت مین یہی رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیی چوتہائی غنیمت کی لیلیتا تہا اور باقی قوم کی لیی چہوڑ دیتا تہا ت
پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تونی اور دیا تونی مجکو جو کچہہ کہ فرمایا تونی فرمایا آنحضرتؐ نی پس فرماویگا پروردگار تعالی کیا پس گمان کرتا تہا تو کہ
ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سے اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہولجاونگا
تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بہولا تو مجکو ف یعنی دنیا مین میری طاعت کو حاصل کہ بیچ ایسی انعام کی تجپر تجکو شکر کرنا اور امیدوار رہنا
دیدار کا ہمارا چاہیی تہا تا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا ہم جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ ہو تو نکاسا کرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سے محروم رکہونگا
یہہ مضمون اس آیت کا ہی کذالک اتتک آیاتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے
بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوسکے مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا تیسری بندہ سی پس کہیگا
اوسکے مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑہی مینی اور روزہ رکہا مینی اور تصدق کیا مینی یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا بہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہوسکیگی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹہہری یعنی ٹہہر تجکو اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکرگذار بتایا تونی تو ٹہہر تاکہ دکہاوین تجکو اعمال تیری گواہ قائم کرکر پہر کہا جائیگا اوس
بندہ کو کہ ابہی پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران
کو بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہہ عملون اوسکی کی ف قرآن شریف مین کلام
کرنا ہاتہہ اور پاؤن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا اظہر آنست کہ تمام اعضا اور ارکان بین
جیسا کہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہہ سوال جواب اور مہر کرنی بندی کی منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ ہوا اسلیی کہ تا بندہ ازالہ
عذر کری اپنی نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی یا معنی یہہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کے
اوسکی نفس کی طرف سی اور یہہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے نقل کیا یہہ
مسلم نی وذکر حدیث ابی هريرة يدخل من امتی الجنة فی باب التوکل بروایة ابن عباس اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ
کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہہ روایت ابن عباس کے ف یعنی یہہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابوہریرہ کی روایت
سی اور مینی اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کے اور صواب یہہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون
ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسا کہ اوپر گذری

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وعدني ربي ان يدخل الجنة من امتي سبعين الفا لا حساب عليهم ولا عذاب مع كل الف سبعون الفا وثلث حثيات من حثيات ربي رواه احمد والترمذي وابن ماجة

روایۃ

روایت ہے ابو امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے بہشت میں میری امت سے ستر ہزار نہیں مناقشہ اونکے لیے محاسبہ میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپین میرے رب کی لپوں میں سے **ف** مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہے یا کثرت اور لپین سے بھی کنایہ ہے کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی** اور روایت ہے حسن سے اونہوں نے نقل کیے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے دن قیامت کے تین بار پس اوپر دو باروں کے تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا **ف** پہلی بار میں تو دفع کرینگے اپنی نفسوں سے ملامت کہ ہمیں نہیں پہنچائی ہمکو انبیا نے احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالیٰ سے اور دوسری بار میں اقرار کرینگے گناہوں کا ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہہ از راہ سہو و خطا کے یا جہل کے یا عمد کے اور مانند اسکی کی بات اور اوپر تیسری بار کے پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی کاغذ پہنچینگے نامہ اعمال کے ہاتھوں میں یعنی سب ہاتھوں کے اور بسبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ میں یعنی وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھ میں **ف** یعنی وہ اہل شقاوت ہونگے پس اوس وقت تمام ہو جائیگا قصہ اور متمیز ہو جائینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہے یہہ حدیث اس جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی انہوں نے حدیث ابو ہریرہ سے **ف** یعنی اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے روایت کیے ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابو ہریرہ سے نقل کیے ہیں اور امام مسلم نے اوس سے کچھہ روایت نہیں کیے لیکن محققین کہتے ہیں کہ وہ حسن بصری کی ابو ہریرہ سے تحقیق روایت کیا ہے الحدیث کو اور بعضوں نے حسن بصری سے کہ انہوں نے نقل کیے ابو موسیٰ اشعری سے **ف** یعنی یہہ حدیث متصل ہے اوسکی طریق سے اور قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد میں اور بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسیٰ اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَكَ کَتَبَتِیَ الْحٰفِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْكَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلُ احْضُرْ وَزْنَكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَیُقَالُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِیْ کِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نکالیگا ایک شخص کو میری امت سے دن قیامت کے اوپر سب لوگوں کے پس کھولیگا اوس پر ننانوے طومار ہر طومار مانند درازگی نظر کی ہوگا یعنی دراز و اتنا کہ جہاں تک نظر پہنچے پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں ہے کچھہ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھہ پر میرے لکھنے والوں نے یعنی کراماً کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے کچھہ انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا تیرے لیے کچھہ عذر ہے یعنی او سمجھہ میں کہ کیا تونے کہ سہو کیا ہو یا خطا یا جہل اور مانند اسکی کی کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھہ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ہاں یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کی ہے تحقیق تیرے لیے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دیگی تمام اون گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھہ پر آج یعنی ساتھہ ناقص کرنے ثواب

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کے تجھپر پہر نکال جاوی گی ایک چٹھی کہ لکہا ہوگا اوسمین یہہ کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** احتمال ہی کہ یہہ کلمہ
وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہی اور یہہ بہی احتمال ہی کہ اور بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی **ت** پہر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنی پر
یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہہ چٹھی ساتہہ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو بہی حاضر ہوتا کہ ظاہر ہو تجہپر انتفاء ظلم
اور ظہور عدل اور تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میری کیا مناسبت اس ایک چٹھی کو ساتہہ ان بہت سے طوماروں کی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق
تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنی یہہ چٹھی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجہپر ظلم نجاوی فرمایا آنحضرت نی پس رکہی جاوینگے طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی دوسرے
پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بہاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہین بہاری آویگی ساتہہ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بہاری
ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہوں نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ
اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوْا كِتٰبِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ
فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہ نی یاد کیا یعنی اپنی دلمین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ کیا سبب سے رونی تیری کا کہا عائشہ نی کہ یاد کیا مینی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کے ڈر سی پس آیا یاد رکہو گی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای پر تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسیکو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلایق کی لیی ایک تو نزدیک میزان
کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بہاری ہوی دوسری وقت دینی اعمال نامونکی جسوقت کہ کہا جاوی گا یعنی ازراہ خوشی کی کہیگا وہ شخص کہ
جسکے داہنی ہاتہہ مین ملیگا لوگونکو پڑہو عملنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنی ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین پیٹہہ کی پیچہے **ف** داہان ہاتہہ گلی مین طوق کیا
جاویگا اور بایان ہاتہہ پیٹہہ کی پیچہے کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹہہ کی پیچہے **ت** اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکہا جاوی گا درمیان اوپر دوزخ
نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتہہ گذرنی کی اوس سے یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک
اور تلوار کی دہار سی زیادہ تیز گذرینگے اوسپر سی سب لوگ پس مومن نجات پاوینگے بسبب اعمال ومنازل اپنی کی اور کافر اوسپر سے دوزخ مین گر پڑینگے عافانا
اللہ الکریم پس ان تین جگہونمین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسیکو مجال کسیکے یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسرے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ
يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا
عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ
فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ
لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ فَقَالَ
الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی عائشہ سی آیا ایک شخص پس بیٹھا آگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری لیی بردی ہین جہوٹ بولتی ہین مجسی اور خیانت کرتی ہین میری مال مین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین اونکو یعنی از راہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا بسبب اونکی قیامت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جہوٹ بولی ہین وہ غلام تجھسے اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہون اونکی کی یعنی عرفا اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر برابر گناہون اونکی کی کہ نہ تجکو اوسمین ثواب ہوگا اور نہ تجپر اوسمین عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تہا کہ نہین ہے تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اون کے سے ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر تو قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب وسکے الا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہون سی بدلا لیا جاویگا واسطی اونکی تجسی زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تائید اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہین پڑہتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکہین گے ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی کچہ یعنی نہین چہوڑا جاویگا حق اوسکا کچہ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرین گی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنیوالی یعنی اصلی کہ نہین ہے زیادتی کسیکو ہماری علم و عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلامونکی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ ہوجاوین اونسی اسلیے کہ محافظت رعایت محاسبہ و مطالبہ کی نہایت ہے دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہہ سب آزاد ہین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور یہہ بھی حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض مین یا نوافل مین ہے یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان فتح اور یہہ یا تو واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الہی کے ستا عرض کیا مینی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہہ ہے کہ دیکہی گا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سے فتح یعنی عملنامہ اوسکو دکہاویگا اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کی طرف پہیرین تو یہہ بہی ہوسکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکہیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہہ ہے جس شخص کر کد و کاوش کی گئی حساب مین اوس دن اے عائشہ پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہہ احمد نی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق ابوسعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجیی مجکو کہ کون شخص طاقت رکہیگا کہڑی ہونیکی یعنی اللہ تعالی کی حساب کیلیی دن قیامت کے ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوس دن کہ کہڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمونکی فتح آیا ہی کہ ابن عمر نی پڑہی یہہ سورت پس جب پہنچی اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئی اور نہ پڑہ سکی مابعد اسکا ست پس فرمایا ہلکا کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمانکی اوپر یا مسلمانی پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی فتح یعنی مقدار ادای فرض کی کہ نہایت اوسکی چار رکعتین ہین یا قید رقت اوسکی کی اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ مختلف ہوگا ساتہہ اختلاف احوال مومنین کے وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ

عَلَی الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَکُوْنَ اَھْوَنَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ یُصَلِّیْھَا فِی الدُّنْیَا رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

اور روایت ہی اونہی ابو سعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن کی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا ہی درازی اوس دن کی یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کہیں گی [illegible] پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن سبک کیا جاویگا [illegible] کامل پر یہان تک کہ ہوگا سبکتر اوسپر [illegible] نماز فرض کے کہ پڑھتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْشَرُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ فَیَقُوْلُ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانَتْ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَیَقُوْمُوْنَ وَھُمْ قَلِیْلٌ فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ثُمَّ یُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَی الْحِسَابِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ مین روز قیامت کے پس پکاریگا ایک پکارنیوالا اور کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور ادر جدا ہوتی ہین پہلو اونکی خوابگاہون سی یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نے کہا صلوۃ الاوابین پڑہتی تھے مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین جماعت سی پس اوٹھینگے اہل حضرت اسطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی یعنی اہل اسلام مین قلیل ہونگی بہشت مین بے اسکی کہ حساب لیا جاوی اونکے [illegible] آیت کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت رحمت کی اور اسیطرح لیکی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَۃِ باب بیچ بیان حوض اور شفاعت کی فصل ح حوض لغت مین جمع ہونا پانی کا اور رہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتون کو آتا ہی اوسی باب سی خونکا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا روز قیامت کے اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگے پیاسی اپنی قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ امت اونکی اوسپر وارد ہوگی اور وہ پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہین اوسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی اور معنی اوسکی اصل مین ملانا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بھی اسی سی ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی اوس زمین کہ بیچی جاوی [illegible] اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتھ مجرم کی بدر خواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت سی اور انواع شفاعت کی [illegible] ثابت ہین بعضی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کے لیی ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا [illegible] تمام شفاعتون پر رجوع حضرت کی طرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی [illegible] تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی [illegible] ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کسیکو انبیا مین سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہو گی اور وہ واسطی راحت دینی اور خلاص کرنی کی ہول و قوف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و مشقت سی ہوگی جیسا کہ حدیثون مین آئی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کے اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی اسلیی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک مخصوص حضرت سی ہی یہہ تیسری اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہہ بامداد شفاعت بہشت مین آوین چوتہی اوس قوم کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوگئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگے تاکہ نجات اونکی اور رفع درجات اور زیادتی کرامات

کی جہتی گنہگارون کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلینگے اور یہہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین بیچ کہلوانے
جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کے اونکی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطے اہل مدینہ کی دسوین واسطے زیارت کرنیوالون قبر شریف کی بوجہ
امتیاز واختصاص کی کذا ذکرہ العلما اور کہا ہی علمانے کہ شفاعت کی بیچ قسمین ہونگی اول یہہ کہ گنہگارونکو درگاہ عزت مین لاوین اور میدان قیامت مین کہڑا
کرین اور عرق خوف وخجالت مین غرق ہون اور ہول ودہشت عذاب سے کانپین اوسوقت شفیع درخواست کرینگی کہ تا بیٹھین و آرام کرین اور دوم یہہ کہ
بعد ازان حکم ہوگا کہ بٹہاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سے درگذر کرین اور یونہین عفو کردین اور جب اسباب کا لین مناقشہ حساب
مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کے دوزخ مین بہیجین یہہ جگہہ بہی محل شفاعت اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ مین
بہیجین اور جب بہیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سی نکالینگے امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ ہے
باقی جو کچھہ ہو سو کا حکم ہوا نہ علی کل شی قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما
انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ہذا یا جبریل قال ہذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ
البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان مین پہنچا ایک نہر پر کہ دونون طرف
اوسکی گنبذین ہین موتی کی [illegible] خالی اندر سی [illegible] کہا مین نی کیا ہی یہہ ای جبرئیل کہا یہہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تجکو پروردگار تمہارا
فی [illegible] اشارہ ہی طرف آیۃ کریمہ کی انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرون نی کوثر کی تفسیر حوض کوثر کی ہی اور تحقیق یہہ ہے کہ مراد اوس سی خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت
کو رب نی کی وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود اور لواء حمد اور حوض مورود ہین اور اسمین منافات نہین ہی بلکہ سب
داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہہ کہ اعتور تین معنی یہہ ہونگی کہ یہہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کہ
ہی کوثر کی اولاد اور علما امت یہہ بہی خیر کثیر آئی ہین داخل مین [illegible] پس ناگہان دیکہا ہون کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبو دار ہی نقل کی یہہ بخاری نی
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ شہر وزوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ
اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظما ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ حوض میرا مقدار سیر ایک مہینی کی ہو اور کونی اوسکی برابر [illegible] طول وعرض [illegible]
پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی [illegible]
سی پس نہ پیاسا ہوگا کبہی [illegible] پس ہوگا پیاسا جنت مین از راہ لذت کی جیسا کہ کہا از راہ تنعم کی ہوگا موجب قول اللہ تعالی کی ان لک الا تجوع فیہا
ولا تعری وانک لا تظموا فیہا ولا تضحی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لہو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن ولآنیتہ اکثر من عدد
النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا یومئذ قال نعم لکم سیما
لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس قال تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ
کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن
واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والآخر من ورق
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ ہی دوری

ایلہ کی سی عدن سے **ف** ع ایلہ زبر ہمزہ اور جزم ہے نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہرون شام کی سی متصل دریائی یمن کے اور عدن ایک شہر ہی آخر شہرون یمن کی سی متصل دریائی ہند کی یعنی جتنی مسافت ایلہ اور عدن مین ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونون کنارونمین اور تطبیق اسحدیث مین اور حدیث آیندہ مین کہ اوسمین ہی ما بین عدن اور عمان کی کہ عمان زبر عین مہملہ اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام مین اور اور روایت مین کہ اوسمین ہے ما بین صنعا اور مدینہ کی اور مانند انکی کی یہہ ہی کہ یہہ خبردینا بطریق تمثیل و تقریب کے ہی نہ بطریق تحدید کے تمثیلا اور یعنی تقریبا ہر کسیکو موافق سمجہہ اوسکی کی فرمایا ہی نہ تحدیدا ہست تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین ولذیذ شہد سی کہ ملا ہو سا تہہ دودہ کی اور البتہ آبخورے اوسکی بہت زیادہ ہین گنتی تارون کی سی اور تحقیق مین البتہ روکونگا اور ہانکونگا اور امتون کی لوگون کو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگون کی اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی بچنی کی لیے مشارکت و مطلب مخالفت سی کہا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانینگی آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور وسنی کہ اونکو ہانکینگا فرمایا آنحضرت نی ہان پہچانونگا تمکو تمہاری لیی ایک علامت ہوگی کہ نہین ہوگی کسی کے لیی امتون مین سی آؤگی مجہہ پر اسحالت مین کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتہہ پانون بسبب نور اثر وضو کی نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہی جاوینگی اوس حوض مین آبخورے سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستارونکی اور مسلم کی روایت مین ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچہی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہے دودہ سے اور شیرین ہی شہد سی ورسی گرتی ہین اوسمین دو پرنالے مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سے یعنی جنت کی نہر وسنی یا حضرت کی اوس حوض سے کہ جنت مین ہے کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اون مین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِىْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّىْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِىْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین میر سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہہ پر پانی پویگا اور جو کوئی پویگا اوسکا پانی پیاسا نہین ہوگا کبہی البتہ آوینگی مجہہ پر کتنی قومین یعنی میری امت مین سی کہ پہچانونگا مین اونکو اور پہچانینگی وہ مجہکو پہر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا مین کہ تحقیق یہہ مجہسی ہین یعنی میری امت مین سی یا میری اصحاب سے پس کہا جاویگا کہ تحقیق تم نہین جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نی پیچہی تمہاری **ف** ع یعنی اسلیے کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہین منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول حضرت کا ہی ست پس کہونگا مین دوری ہو جیو دوری ہو جیو مقام قرب و رحمت سی اون لوگونکی لیی کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچہی وفات میری کی **ف** ع یعنی اسحدیث کی نزدیک نزدیک ہین مضمون اوسحدیث کی کہ باب الحشر کی پہلی فصل مین گذری کہ وہان فرمایا ہی اصحابی اصحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَاَسْكَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِىْ اَصَابَ اَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَلٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِىْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا

مُوسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ
خَطِيْئَتَهُ الَّتِىْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہیری ہونگی سکتہ کی حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہینگی مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسیکو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہمارے کے پس رحمت دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم ومحنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم ع کی پاس پس کہینگی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد کہنی والونسی سرداران اہل محشر کی ہین نہ تمام اہل اسوقت ت پس کہینگے یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیہ کا اپنی فرشتونسی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہہ اس فضائل وکرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہہ سی کہ نہایت سخت ودشوار ہی لیکن پس کہینگے آدم کہ نہین ہون مین اس مقام ومرتبہ مین یعنی مین جید ہون مقام شفاعت کے مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگے وہ گناہ وتقصیر اپنی کہ پہنچی تہی اوسکو کہ کہایا اونہونی درخت یعنی گیہون کی درخت سی تا حال آنکہ تحقیق منع کی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاؤ تم نوح کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع یہان اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ یہہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہہ ہے کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اسحال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہہ اول ہین اور اوربہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ سب مخدوش ہین ت پس آوینگی حضرت نوح کی پاس پس کہینگی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہو اسلیئی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہہ احتمال باقی رہتا کہ اوربہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیاء صلوات اللہ علیہم سوال کرلیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت سی سوال کیا اور آپنی یہ عرض قبول کی اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریائی سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون آدمیون اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کرسکتا سوای آنحضرت کی ت اور یاد کرینگی نوح گناہ اپنا کہ پہنچی اوسکو کہ وہ سوال کرتی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کی کہ یہہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہہ مضمون آیة ان ابنی من اہلی الخ مین ہے ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگے لوگ ابراہیم کی پاس پس کہینگے وہ بلاشبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ش اور حقیقت مین وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ بصورت جہوٹ ہین ولیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسا کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹونمین سی یہہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین نہ جاؤن اور فرصت پاکر اونکی بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہاری کفر و عناد سی دل میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہہ کہ جب اونکی بتونکو اونہون نی توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہہ معاملہ کیا ہی ای ابراہیم ہماری معبودونکی ساتہہ اونہون نی کہا کہ مینی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہہ تہی کہ باعث اس فعل پر مجہکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہہ عبادت اور تعظیم تمہاری کی

ممتاز و منفرد ہی یا منقصود و استہزا اور الزام اونکا تہا جیسیکہ کوئی کچہہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تو نی لکہا ہی یہہ خط وہ کہی کہ مینی نہین لکہا
ہی تو نی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی کی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہہ بہن میری
ہی اور مراد یہہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن نہی ست ولیکن جاؤ تم موسی کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی ہی اونکو
اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اون سی بی واسطہ اور نزدیک
کیا اونکو اور راز دار و محرم اپنی اسرار کا بنا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آوینگی وہ حضرت موسی کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق
مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہنچی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک ہی مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ
تم عیسی کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردہ
کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسی کی پاس پس کہینگی عیسی مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف اور
حضرت عیسی نی کچہہ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسی کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا نصاری
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہہ مذکور بہی ہوئی ہین اور صواب یہہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین درانی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز و قاصر ہین کچہہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوا
سید المرسلین اور امام النبیین کے کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کے چنانچہ اسیلیی اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگے کہ ہم اہل اس کار کے
نہین ہین بے اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ست ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی ہین خدا تعالی نی اونکی
اگلی پچہلی گناہ ف ع انحضرت اور سب انبیا معصوم ہین گناہ ہونی سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور ایک اون تاویلون مین سی یہہ ہی کہ یہہ
کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطی سید المرسلین کے کہ اسکی گناہ ہون اور مغفرت ہو صاحب و مالک جب اپنی بندی خاص سے راضی و خوش ہوتے
ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین تو کہتی ہین کہ ہمنی تجکو بخشا جو کچہہ کہ کیا تو نی اور جو کچہہ کری تو تیری لیی معاف ہی اور کچہہ
گرفت نہین قَالَ فَيَأْتُوْنِيْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَاءَ
اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ
يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ
فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُّعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ
فَاُخْرِجُهُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ
ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درانی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب اوسکی کی کہ وہ جنت ہی
سی کہا تورپشتی نی کہ مراد یہہ ہی کہ اذن مانگونگا آپ اللہ تعالی سی بعد کہ داخل ہو وان اوس مقام مین کہ ستہیا و وان داخل نہین اور جو کوئی دعا و سوال کری

اوسمین قبول ہوا اور نہین ہوا اور میان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کرا سکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور حکمت حضرت کے نقل مکان کرنی مین یہہ ہی کہ موقف جگہہ سیاست کی ہی اور حق تشفیع یہہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہو اسلیی اللہ تعالی یہہ رہنمائی کریگا حضرت کو کہ مقام خوف سے نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدہ مین جس مدت تلک چاہیگا یہہ کہ چہوڑی مجکو ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین رہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ سر اوٹہا اے محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو کچہہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف و حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ تعریف ف ع یعنی اوسی وقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سے اوس جگہہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہی کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالی کی کری تا اوسکی قرب و رضا کا مشرف ہو اور ساتہہ قبول شفاعت کی مستفید ہو ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ط کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد معین ف ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو گنہگارون مین سے واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار انکی لیی مثلا حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مینی بی نمازونکی حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارون کی حق مین اسی قیاس پر اور ونکو سمجہہ لینا چاہیی ت پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اوس جماعت کو آگ دوزخ سی اور داخل کرواونگا انکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نے کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گیی ہونگی موقف مین اور فکرمند ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سے اور دلالت کرتا ہی یہہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخل دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی وجہ جواب یہہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہہ کہ شاید مومن دو فرقی ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور شفاعت طلب کرین گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس آپ خلاص کرداوینگی اونکو اوس حالت سے کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگی اونکو جنت مین پہر شروع کرین گی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہہ ہی کہ آپنی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر اسلیی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی بطریق اولی اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ مراد آگ سی جلس اور گرمی سخت سے کہ قرب آفتاب سے حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور یہہ قول اگرچہ مجازی ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قصہ کے بہت مناسب اسلیی کہ مراد اس شفاعت سے شفاعت کبری ہی کہ جسکو تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد و بموجب فرمودہ حضرت کی آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سے ہی خلاصی ہونی رکی رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیی اور یہہ شفاعت خاص حضرت ہی کی ہیگی اور بعد اسکی حضرت اور انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی ایی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پہر آونگا مین دوبارہ بارگاہ ربی کی طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہہ تنزیہہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گرونگا مین سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہی گا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا

مین رب اپنی کی ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین اون
کو اور نکالونگا لوگون کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پہر آونگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین در آنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان
اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی
چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے
پس اوٹہاؤنگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی
واسطی میری ایک حد پس نکالونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی
اوسکو قرآن نی **ف** ع یعنی دوزخ کی نکلنی سے اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ امن کہی پہنچی ہی اور وہ قتادہ
ہی تابعی جلیل القدر **ف** ت یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پہر پڑہی آنحضرت نے
یا انس نے یا قتادہ نی یعنی واسطی سند کی یہہ آیۃ نزدیک سے یہہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور سی جیسا کہ کہا انس نے یا قتادہ نی یا
حضرت نی اور یہہ ہے مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری **ف** ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیے لائی کہ تعریف
کرینگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سے کہ حمد کہینگے اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسا کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیے کہ
تعریف کیجاویگی آنحضرت اوس مقام مین زبان اولین و آخرین پر نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُہُمْ فِیْ بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ
لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرٰھِیْمَ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ
کَلِیْمُ اللّٰہِ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ
لَہَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَہَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ وَیُلْہِمُنِیْ مَحَامِدَ اَحْمَدُہٗ بِہَا لَا تَحْضُرُنِی
الْاٰنَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ
یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ
اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ
فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ اَوْ خَرْدَلَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ اَدْنٰی اَدْنٰی اَدْنٰی مِثْقَالِ
حَبَّۃِ خَرْدَلَۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنَ النَّارِ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَۃَ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ
یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ ائْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَیْسَ
ذٰلِکَ لَکَ وَلٰکِنْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکِبْرِیَائِیْ وَعَظَمَتِیْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْہَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا متحیر ہوا اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضون مین یعنی کہل مل پڑینگی
اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگی کہ شفاعت کر وطرف پروردگار اپنی کی یعنی تا کہ حکم کری حساب کا پہر خبر دی ساتہہ
ثواب کی یا عذاب کی پس کہینگی آدم کہ نہین ہون مین اہل اور قابل واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی کہ جاو ابراہیم کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کی ہین پس

آوینگی ابراہیم کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین ہون مین لائق واسطی شفاعت کی ولیکن لازم ہی تمپر جانا موسی کی پاس اسلیی کہ وہ کلام کرنیوالی ہین اللہ تعالی سی بیواسطہ
پس آوینگی لوگ موسی کی پاس پس کہینگی وہ نہین مین اہل اسکا ولیکن لازم ہی تمکو جانا عیسی کے پاس اسلیی کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگے عیسی کے
پاس پس کہینگے وہ نہین مین اہل اوسکا ولیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگی وہ میری پاس پس کہونگا مین کہ مین ہون اہل اسکا یہہ
میراہی کام ہی کسی سی نہین ہوگا پس اذن مانگونگا مین درآنیکا پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجکو اور الہام کریگا مجکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالی
طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتھہ اون حمدونکی یعنی اوسوقت نہین حاضر مجکو اب یعنی اوسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتھہ اون حمدونکی
اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو چاہ دیا جاویگا تو اور شفاعت کر
قبول کیجاوی گی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹھانی کی یا سجدی مین ای رب میری بخش امت میری کو امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی اپنی امت کی
پس کہا جاویگا جارو اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دل مین مقدار جو کی ایمان سی ف ع اختلاف کیا ہی علمانی اسکی تاویل مین موافق اختلاف اپنی کی اصل
ایمان مین اور تاویل مستقیم یہہ ہی کہ مراد ہی ساتھہ امر مقدار جو اور ذرہ اور دانی رائی کی غیر اوس چیز کی کہ وہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی لوگونکی
قسم ثمرات ایمان سی اور لمحات الیقان سی اور لمعات عرفان سی اسلیی کہ حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی اور ایسی ہی اقرار لسانی نہین داخل ہوتی ہی اوسمین تجزی
اور تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا براوس چیز کی کہ اوسپر محقق ہین و حمل کیا ہی اونہون نی اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکی نی اوپر اختلاف لفظی اور نزاع صوری کی
ت پس جاونگا مین پس کرونگا مین جو کچھہ کہ کہا پروردگار نی یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکی دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پہر آونگا مین اور تعریف کرونگا اللہ تعالی کی
ساتھہ اون تعریفون کی کہ الہام کری گا پہر منہہ کی بل گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچھہ
چاہ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جارو اور نکالو اوسکو کہ
ہو اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاونگا مین اور نکالونگا مین پہر آونگا مین اور حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھہ اونہین حمدون کی پہر گرونگا مین واسطی
اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاوی گی شفاعت
تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو رحم کر امت میری پر پس کہا جاویگا جاؤ اور نکالو اوسکو کہ ہو اوسکی دلمین ادنی ادنی مقدار دانہ رائی کی
ایمان سی ف ح اسمین کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم ہی ت پہر جاونگا مین پس نکالونگا پہر آونگا مین چوتہی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھہ
اونہین تعریفونکی پہر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاوی گی عرض تیری اور مانگ جو کچھہ چاہ دیا جاویگا تو
اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ ف ح یعنی کوئی نیکی زیادہ اوس
نرکہتا ہوگا اور ملا علی نی کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی پس یہہ جملہ عمل لاحق اوسکی سی ہوگا اور اللہ ضایع نہین کرتا اجر اوسکا کہ اچہا کری
عمل اور یہہ سبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امیدوار اسکا ہی کہ یہہ شامل ہی داخل ہونا اوسکا اول یا آخر کہا طیبی نی اس سی معلوم ہوتا ہی
کہ پہلی جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کر اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی دلمین ثمرات ایمان سی ت فرماویگا اللہ
تعالی نہین یہہ تیری لیی ف ع یعنی نہین ہی نکالنا اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ پہر طرف تیری اگرچہ ہی اوپر تیری لیی جگہہ شفاعت کی یا نہین کرینگے
ہم یہہ بسبب تیری بلکہ کرین گی اسلیی کہ ہم احق ہین اسکی کہ کرین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کے پہر بیان کیا ساتھہ احادیث کی کہ امر یہہ نکالنی اوس شخص کے کہ نہین کیے ہی
بہلائی کبہی آگ سی خارج ہی حد شفاعت سی بلکہ وہ منسوب ہی سیدہی طرف محض کرم کی اور توفیق احادیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ بنا
معنی اول کی تو ظاہر ہی اسلیی کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا بر معنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ

سی حدیث اول مین یعنی اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ
حضرت کی امت کی لوگ مراد ہین اون لوگون مین سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتھہ عمل برون کی **ت** ولیکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی
کی البتہ نکالونگا مین اوس سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ**
بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا بہرہ مند لوگونمین ساتھہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے
لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کے من نفسہ نقل کیے یہہ بخاری نے **ف** یہہ شک راوی ہی اور بہر تقدیر یہہ تاکید ہی جیسکہ کہتی
ہین کہ اپنی آنکھہ سے دیکہا یا کان سی سنا اسلیی کہ اخلاص تہ دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہے اور کہہ اور لفظ اسعد یہان یعنی سعید کی ہے
اسلیی کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہین ہے اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہے کہ نہو اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو سبب اوسکی
رحمت کا اور لائق ہو سبب اوسکی خلاص ہونی کا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وَعَنْهُ**
قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ فَيَقُوْلُ
النَّاسُ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ
سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاۤءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ
سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ
لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاۤءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس اٹہایا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت دست کا
کہ پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوس میں سے دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سبکا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی **ف** یعنی
ہین حیثیت کہ سب محتاج ہونگی میری شفاعت کی اوس دن بسبب توقیر وعزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہوونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیی مروی ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامة اخ ست وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کے اور وہ دن کہ نزدیک
ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سرون سی پس پہنچی گے لوگون کو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگی گہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی ایسی حالت
کہ نہین طاقت رکہتی ہی یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہینگے لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری نزدیک پروردگار
تمہاری کی یعنی تاکہ چہٹاوی تمکو اس فکر وغم سی پس آوینگے حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری
کہ لوگ سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرین گی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنی کی پس جاونگا
مین لوگونمین سے اور آ رونگا نیچی عرش کی **ف** اور انس سے جو حدیث اوپر گذری اوسمین ہے کہ مین اپنی رب کے گہر مین آ رونگا تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ گہر
اوسکا جنت ہے اور جنت نیچی عرش کے ہی **ت** پس گرونگا مین زمین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفون اور
ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ چیز کہ نہین کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہپر بہی پہلی اوس وقت کی جیسیکہ حدیث سابق سی ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد

اونہا

اونہا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا او شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اونہاونگا مین سر اپنا اور کہونگا بخش امت میری اے رب بخش امت میری اے رب بخش امت میری اے رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی طرف طبقات گنہگارون کی ت پس کہا جاویگا اے محمد داخل کر اپنی امت مین سی اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب اور بی حساب بہشت مین داخل کیے جاوینگی دروازہ داہنی جانب والے سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگی لوگون کی سوائی اس دروازہ کی اور دروازونمین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنی از راہ عنایت کے داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسیکو اوسمین دخل نہین اور باقی دروازی مشترک ہین انمین اور غیر انکی مین کچہہ ممانعت نہین اونکو انمین جانی کی بہی ت پہر فرمایا آنحضرت نی قسم اوس خدا کی کہ بقا میری ذات کا اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازی کے دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور ہجر کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف ح ہجر ساتہہ زبر ہا اور جیم کی نام ایک قریہ کا ہے قریون بحرین کی سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہے بلکہ یہہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانی کی لیے اور حقیقت حال اور ہی کچہہ ہی وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاویگی امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہہ دونون بسبب عظم القدر اور جسیم الشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی بصورت بنکر آوینگی واسطے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قاطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگے اوس شخص کی کہ جسنی رعایت نکی ہوگی امانت اور ناتا کا اور گواہی دینگے اوسکی برائی پر اور جس شخص نے پوری دا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سے جہگڑینگے اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تا کہ متمیز ہو جاوی ہر ایک اونمین سی اور اسحدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرٰهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا اے پروردگار تعالی میرے ان بتون نی گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب بہتون کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین پس وہ مجہسی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیت یہہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا کہ اپنی امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین ف ح کچہہ چارہ نہین رکہتی اور کوئی نہین روکنیوالا اور آگی اسکی یہہ ہی وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجپر کوئی غالب نہین تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو پہیر نہین سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل بیان یہہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت دونبیون کی کہ اپنی امت کی حق مین کی یاد فرمائی اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسکہ کہا ت پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو رحم کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالی نی اے جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال آنکہ پروردگار تیرا اے جبرئیل دانا تر ہی احتیاج پوچہنی کی نہین ہی آیا

ولیکن باوجود اسکی واسطی ظاہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمد سی کہ کس چیزنی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا یعنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب رونی سی کہ وہ خوف ہی واسطی امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی واسطی جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم نزدیک ہی کہ راضی کرینگی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دل گیر وغمگین نکرینگی تجکو اس باب مین نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ع ح روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین ہرگز راضی نہین ہونیکا جب تک کہ ایک ایک کو میری امتون مین سی نہین بخشی گا اب امتی لوگونکا ہونا چاہیی اور عقیدہ ایمان اونکی ساتھہ درست کرنا چاہیی مشکل کہ سی بہیری اور کچہہ نہین ﴿ خاک او باش بادشاہی کن ﴾ آن او باش ہرچہ خواہی کن ﴿ اس حدیث مین طرح بطرح کی فائدہ ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپکا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لیی بموجب قول اللہ کی کہ راضی کردینگی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُونَ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ دیکھینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہان دیکھوگے **ف** ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک کو مردون اور عورتون مین سی یہان تک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرون کو بہی ہوگی پہر محجوب ہو جائینگی بعد اسکی تاکہ ہوا ونپر حسرت اور اسمین بحث ہی بسبب قول اللہ تعالی کی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نی اور رای یہ رویت جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اسپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولو اور صدیقون کو ہر امت مین سی اور مومن مردون کو بشر اس امت کی مین سی اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکھینگے اور دوسرا یہہ کہ دیکھینگے اور تیسرا یہہ کہ دیکھینگے مثل ایام عیدون کی مین نہ اور دنون مین اور فرشتون کی حق مین دو قول ہین ایک تو یہہ کہ نہین دیکھینگے اپنی رب کو اور دوسرا یہہ کہ دیکھینگے اوسکو اور جنات کی دیکھنی مین بہی خلاف ہی بعد ازان واسطی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کی وقت دوپہر کہلی ہوئی کہ نہو اوسمین ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہو بیچ دیکھنی چاند چودہوین رات کہلی ہوئی کہ نہو اوسمین ابر کہا لوگون نی نہ یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاوگی تم بیچ دیکھنی اللہ تعالی کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہو تم بیچ دیکھنی ایک کی اون دونون مین سی **ف** ح یعنی آفتاب ومہتاب کے

آفتاب وچاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بھی ضرر نہین پہنچائی جائینگی اسمین مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنی ایک کے ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہونیکا اور لکھا ہی علمائی کہ یہہ رویت کہ یہان مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کی طرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوسجگہہ مین بھی تا وقت فارغ ہونی کی حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب وعقاب سے آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسیکہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبھی واقع ہوتی ہی اوسمین بھی جزا جیسیکہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا چاہیی کہ پیچھی جاوی ہر گروہ اوسچیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتون کو اور انصاب کو ف ع انصاب جمع نصب کے ہی اور نصب پتھر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب وطاعت کی اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہے ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اسلیی کہ انصاب اور بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اونکی ساتھہ پوجنی والی اونکی بھی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہینگی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمونکا ف ح ع ورتجلی کریگا اونپر ساتھہ قریب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کی طرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد رکھتی ہین ہم اوسکا بلا اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ جانتی ہین اوسکو حرکت وانتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسیکہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا اونکی پاس حکم اوسکا جیسیکہ اشارہ کیا ساتھہ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچھی چلی جاتی ہی اوسچیز کی کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہماری جدا کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو کہ اونسی جدائی کر رکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتھہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اون کا اور لڑتی رہے اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پرواہین ہم اونسی اور وہ اور معبود اون کی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یون آیا ہی کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنیوالی حق کی یہہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جاوینگی ہم یہان سی یہانتک کہ آوی ہمارا پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر جیسی چاہے پس جبکہ آویگا رب ہمارا یعنی کسی صفت پر کہ پہچانا ہمنی اوسکو وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی اور جہت سی اور مانند اسکی سی پہچان لینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچانی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ توحید کا اور ثمرہ ایمان وتصدیق کا ہی ت پس کہینگی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی جاتا رہنا خوف وہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہہ ہی کہ توقف کرین اور کچھہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اور مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکھانی خلق کے اور بچانی حذر اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدی کا اور سجدہ کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈرسی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہینگی کہ جسسی جہک سکی اور سجدہ کری بلکہ یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگی جب چاہیگا کہ سجدہ کری گر پڑیگا چت ف ط کہا نووی نی کہ استدلال کیا اس حدیث سی بعضون نی کہ منافقین بھی دیکھینگی

اللہ تعالی کو آخرت میں اور یہہ باطل ہی آلہی کہ نہیں ہی تصریح اسمیں اونکی دیکھنے کی بلکہ اسمیں یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمیں منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگے
اللہ تعالی کو پہر امتحان کریگا سجدہ کر پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور یہہ نہیں دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق
دیکھینگے اللہ تعالی کو ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ
الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ
فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً
فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا
يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا
كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ
مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا
كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ
يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ
الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا اپنی امت کی لیے و سطی طلب
استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسیکہ حدیث ابوہریرہ میں کہ بعد اسکی ہی صریح آیا ہی یاالہی سلامتی سی گذار انکو سلامتی سی گذار انکو صراط سی یا دوزخ میں نہ گرین
پس گذر جینگے مسلمان ف ش ع صراط سی طرح بطرح باندازہ عمل کے اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت میں یہہ پل مثال صراط مستقیم شریعت کی ہی کہ باریکتر شمشیر سے
ہی اور تیز او سپر دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی میں کہا گیا ہی ع بس نکتہ غیر حسن بباید کہ تا کسی ٭ مقبول طبع مردم صاحب نظر شود ٭ پس کہ صراط است بسی روشن و باریک ت
پس گذرینگی بعضے مومن مانند جہپکنی آنکہہ کے اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان میں چمکی اور بعضی مانند باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گہوڑون تیز رو
خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضے مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیی گئی ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہیں پہنچیگا اونکو کچہہ ضرر
اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیی جاوینگی اور خلاص کیی جاوینگے دوزخ سی ف ش ع یعنی بعد عذاب کی نجات پاوینگی کہا ایک شارح نی جو کہ زخمی کیی جاوینگے
آنکڑون سی پہر پہیجی جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی چہوڑ دیی جاوینگی قید و طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ
عذاب کیی جاوینگی ایک مدت ت ش اور بعضی پارہ پارہ کیی اور دہکیلی اور ہانکی جاوینگی آگ میں ف ش ع لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس
سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہہ اسی معنی کی اور مکردس ساتہہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم رکی اور زبر دال کی بہی آیا ہی معنی باندہ کر اور رسید میں کر کر
اور جمع کرکر ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ میں ت ش یہانتک کہ جب خلاص ہو نکلینگی آگ سے ف ش ع ح یعنی ہر فی ملا میں اس حتی غایت ہی اسکی
گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کی دوزخ میں اور کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ
میں یہانتک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونی کی بقدر گناہون اپنی کی یا سبب شفاعت سی یا فضل سی اللہ سبحانہ کی اور یہان سے معلوم ہوا کہ مومن

ایکہ

ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گی آخر کو اوس سی اور شفاعت کرین گی اورون کی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین بسبب کثرت گناہون کی اور مبالغہ
کرین گی سوال کرنی مین حق جل وعلا سی ساتھہ نکالنی اونکی کی جیسیکہ فرمایا ت قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ نہین ہی کوئی تم مین
سخت تر از روی طلب اور سوال جہگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنونسی بیچ طلب اور سوال کرنی اور جہگڑنی کی خدا تعالی سی روز
قیامت کی اپنی بہائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر کسطرح مطالبہ اور مواخذہ کوشش و
مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال کی بیکر
جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرین گی کہین گے مومن ای پروردگار ہماری تہی یہہ روزہ رکہتی ساتھہ ہماری اور نماز پڑہتی یعنی ہماری سی نماز اور
حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتھہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوین کی صورتین اونکی آگ پر
ف ح یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتھہ جلا دینی یا سیاہ کردینی کی ایسا کہ پہچانی جاوین مونہہ اونکی حاصل یہہ کہ مونہہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانی گی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتونسی ت پس نکالین گے بہت سے خلق کو اوس سی پہر کہین گے ای پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگون سی کہ حکم کیا تو نی ہمکو نکالنیکا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاو
پس جو شخص کہ پاو تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بہلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی بہری ایمان پر اسلیی کہ نرا ایمان جسکو
تصدیق کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی مانند ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرنی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالین گے وہ بہت سے خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاو تم جس شخص کو پاو کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی دینار کی سے
بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاو تم پس جس شخص کو پاو تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی سے
خیر سے پس نکالو اوسکو پس نکالین گے وہ بہت سی خلق کو پہر کہین گے وہ مومن ای پروردگار ہماری نہ چہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی یا دل کسیکو
کہ ادنی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نے
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت انکی مخصوص ہی ساتھہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ اصل
ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر چیز
کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی ہیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ نہین کے
کوئی بہلائی کبہی ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی شفاعت کا
ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا اوسکو نہر الحیات
پس نکلین گے تر و تازہ جیسیکہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہاس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ رو برو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ نکلتا ہی ایسی ہی یہہ
جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتیو کی پاک و صاف و روشن اون کی گردنون مین مُہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ متمیز ہون اورونسی کہ بخشی گئی ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مُہرونسی یہان کچہہ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوین گی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہین گے اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہین گے اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی
یہہ علامت یہہ جماعت آزاد کی ہوئی خدائی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بی سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بی دراستہ نیکی کی یعنی
عمل باطن کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادون کو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار نظر کی جنت سی اور مانند اوسکے

یا تمہاری لیی ہی جو کچہہ دیکہا نہ سُنا انعام اکرام یہانکا اور مانند اسکی ہی ساتہہ اسکی قسم حور و قصور سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ
صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ
تعالی یعنی انبیا کو یا اولیا و شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی مین جو شخص کہ ہو اوسکی دل مین برابر دانہ رائی کی ایمان سے
پس نکالو اوسکو ف یعنی آگ سی کہا بعضون نی کہ احادیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سی ایمان
نہ کافر جیسیکہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی وہان پس یہہ مخالف ہی اجماع کی ت پس نکالی جاوینگی اس حالمین کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی
جاوینگے نہر حیوۃ مین پس اوگینگے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسیکہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی رو کی کیا نہین دیکہتی ہو کہ تحقیق دانہ گہانس کا نکلتا ہے
زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ
مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ
السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا
فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ
اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ
النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکہینگے ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیی ابو ہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری ہی اگرچہ لفظون مین اختلاف ہی سوائی ذکر کہولنی پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین نہین ہی اور کہا آنحضرت نی یا ابو ہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجائی اسکی کہ حدیث ابی سعید مین گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہہ عبارت کہ اوسکی معنی مین ہی کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ گذرینگی رسولونمین سی ساتہہ امت اپنی کی اور کلام نہین کرنی کا اور مجال کلام کرنی کی نہین رکہنی کا
اوسدن یعنی اوس مقام مین کوئی سوا رسولون کی اور کلام پیغمبرون کا اوسدن یہہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون
مین آنکڑی ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ایک گہانس خاردار کا ہی نہین جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سی اچک لینگی یا لوگونکو سبب
بری عملون اونکی کی پس بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیی جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اونمین سی ٹکڑی ٹکڑی کیی جاوینگی یعنی آنکڑونسی
گوشت ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پہر نجات پاوینگی ف یعنی آگ مین پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوئیگا اور نجات نہین پاویگا اور
اور فاسق پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا ت یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتہہ
اوسچیز کی کہ مستحق ہی ہر ایک جزا عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سی اوسکو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی ہین یہہ کہ نہین کوئی
معبود بحق سوائی خدا کی اور محمد بہیجی ہوئی اوسکی ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالین اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان رکہا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی پہر
نکالینگے فرشتی اونکو اور پہچانینگے اونکو ساتہہ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر یہہ کہ کہاوی نشان سجدونکا پس تمام ابن آدم کو کہاویگی آگ مگر نشان سجدون کو

ف ع کہا نووی نے ظاہر احادیث سے یہہ ہے کہ آگ نہیں کہاتی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسے سجدہ کرتے ہیں کہ وہ سات ہیں پیشانی اور دونوں ہاتہہ اور دونو زانو اور دونوں قدم اور بعضوں نے کہا پیشانی ہی مراد ہے اور مختار قول اول ہی ہے ت پس نکالی جاوینگی آگ سے اس حال میں کہ سوختہ اور سیاہ ہوگئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات میں پس یہہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو ت پس اوگینگی وہ جیسے کہ اوگتا ہے دانہ گہانس کا بیچ کوڑے کرکٹ کی وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلُ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ أَذِنَ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیوں میں سے بہشت کی داخل ہونے میں متوجہ کیے ہوگا موہنہ اپنا طرف دوزخ کی پس عرض کریگا اے پروردگار میرے پہیر موہنہ میرا کو آگ دوزخ سے اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نے یعنی بسبب جلنے دوزخیوں کے اور ہوسکتا ہے کہ آگ دوزخ میں فی نفسہ بوے بد ہو اور جلا دیا مجکو شعلوں اوسکی نے یعنی تیزی گرمی اوسکی نے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہے تجہسے کہ اگر کروں میں یعنی پہیر دوں موہنہ تیرا آگ دوزخ سے مانگی تو سوائی اسکی اور کچہہ عرض کریگا وہ شخص کہ نہیں چاہونگا میں کچہہ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو جو کچہہ چاہیگا اللہ تعالی عہد وپیمان پس پہیریگا اللہ تعالی موہنہ اوسکا آگ سے پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی موہنہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی اور تازگی اوسکو چپ رہیگا اوس وقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا اے رب میرے آگے لیچل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالی او تبارک کیا نہیں دی تونے عہد وپیمان اسپر کہ نہ مانگیگا تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونے کہ موہنہ پہیرا دوزخ سے پہیر دے پس کہیگا اے رب میرے نہ ہوؤں میں بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ع یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق میں کہ میں محروم رہوں بہشت کی داخل ہونے سے کہ میں تو باہر پڑا رہوں اور اور اندر رہیں اگر بہشت کی اندر نجاروں تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازے پر جا پڑوں ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہے کہ اگر دیا جاوے تو اسکو یعنی بہشت کی دروازے پرسے لیجایا جاوے تو سوال کرے تو اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ قسم عزت تیری کی نہیں مانگنے کا میں تجہسے سوائے اسکی ف ع اگر کہا جاوے کہ کیوں عتاب نہیں کریگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنے قسم وعہد کی جواب اسکا یہہ ہے کہ حال اوسکا جنون کا سا ہوگا اور وہ اوس میں معذور ہیں یا یہہ کہ وہ اہل تکلیف کا نہیں ہے یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنے پروردگار کو اس بار میں بہی جو کچہہ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق پس آگے لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہنچیگا اوسکی دروازے پر پس دیکہیگا تازگی وخوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوس میں

رونق وخوشی سی یعنی لیسبب دیکھنی خوشی کی چیزونکی قسم حور وقصور وغیرہ سی پس چپ رہیگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پہر عرض کریگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین پس فرمادیگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو جیو تجکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو فاہی تو اپنی عہد وپیمان کیا نہین دیی تو نی عہد وپیمان یہہ نہ مانگی تو غیر اوسچیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجکو بدترین خلق اپنی کا مشرح اگر کہی تو کہ یہہ جواب کیونکر مطابق ہوا اس سوال کی کہ کیا نہین دیی تو نی الخ جواب یہہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی تو نی عہود ومیثاق ولیکن تامل کیا مینی تیری کرم اور عفو ورحمت مین اور اس آیۃ مین ولا تیأسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ نا امید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مینی تیری کرم اور وسعت رحمت کی مانگا مینی جیسی یہہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس سخن سی پس ہنسیگا یعنی فرمایا بات سن پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سی یعنی بسبب کلام ودعا اوسکی پس جب ہنسیگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پہر فرما دیگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہنچی گی آرزو اوسکی فرما دیگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر ہر جنس سی جو کچھ چاہی تو بیش آویگا پروردگار اوسکا اس حالت مین کہ یاد دلادیگا اوسکو تو یہانتک کہ جب ختم ہوجاوینگی آرزوئین اوسکی فرما دیگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ یعنی جو کچھ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکے ساتھہ اوسکی یعنی از راہ تفضل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرما دیگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ ہو مثل اوسکی کمیت مین اور اس سی رفع ہو جاتی ہی منافع اور رفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰہُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰہُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصون کا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور موہنہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایک بار اسطرح کہ پہنچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسمین اور متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسیکو اگلی پچہلون مین سی فائدہ یہہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا ویگا یہو کہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کسیکو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہو کہ وہ نہین دیکھین گا کسیکو ہم شریک اپنا آگ سی نکلنی مین

نہین جانتی کا کہ کب چلین مین ہین جنت مین سے پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بھی ہوگا پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار
میری نزدیک کر مجکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤں اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای
بیتی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہہ آرزو تیری مانگی تو مجہسی اور کچہہ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص پروردگار سی کہ
سوال نہین کرینگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکہی گا اور ملامت نہین کرینگا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہی گا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوئیگا اوسکو
اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹہی گا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ ہمیشہ ہوگا اوسکی لیی ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک
کر مجکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹہون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجہسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای
بیتی آدم کی کیا عہد نہ کیا تہا تو نی مجہسی یہہ کہ سوال نکریگا تو مجہسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ یہہ اگر مین نزدیک کردون تجکو اوس سے
سوال کری تو مجہسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہی گا اوسکو اسلیی کہ وہ دیکہیگا
ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹہیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیی ایک اور درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچہا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجکو اس درخت
سی تا کہ بیٹہون مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اسکی پانی سی نہین مانگی کا مین تجہسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا
تہا تو نی مجہسی یہہ کہ نہ مانگی گا مجہسی غیر اوسکی کہی گا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجہسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہی گا اوسکو اسلیی کہ
وہ دیکہی گا ایسی چیز کہ نہین صابر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی فح حاصل یہہ کہ ہر بار درخت دکہائینگی بہتر پہلی سے
اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب نہ صبر ہی اوسکی دیکہیگا معذور
رکہیگا اوسکو تیسری درخت تک سے پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آواز بہشتیون کی کہ اپنی بیویون اور یارون سی کلام
کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجکو بہشت مین فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ يُعْطِيَكَ الدُّنْيَا
وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا
مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ إِلٰى آخِرِ
الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ
فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ
پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیتی آدم کی کونسی چیز بہاچہڑا دی میرا تجہسی یعنی تیری سوال و خواہش سے کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہہ کہ دوں
تجکو جگہہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹہٹہا کرتا ہی
مجہسی یعنی کیا کیا ہی تو نی مجکو محل ٹہٹہی کا حالانکہ تو رب العالمین ہے پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچہتی ہو تم مجہسی کہ کس سبب سے ہنسا مین پس

پوچھا لوگون نی کہ کس سبب سی ہنسی تم پس کہا ابن مسعودؓ نی کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یارسول اللہ فرمایا کہ
ہنسا مین بسبب ہنسی پروردگار عالمین کی اوسوقت کہ کہا اوس شخص نی کیا ٹہٹھا کرتا ہی تو مجھسی حال آنکہ تو پروردگار عالمین ہی ف ع مراد اللہ تعالی کی ہنسی سے
کمال راضی ہونا بندی سی ہی اور ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کی تہا بسبب دیکھنی کمال رحمت اللہ تعالی کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار
پر اور ابن مسعود ہنسی بسبب پیروی آنحضرت کی اور خوشی کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین نہین ٹہٹھا کرتا ہون تجہسی اور جانتا ہون کہ تو لائق ایسا
عطا کی نہین ہی ولیکن مین دیتا ہون تجکو اسلیے کہ مین اوسچیز پر کہ چاہتا ہون قادر ہون نقل کی یہہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین ابو سعید خدری سی
مانند اسکی ہی مگر تحقیق ابو سعید نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہی اس روایت مین یہہ
اور یاد دلاویگا اوسکو کہا ویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہوجاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی جو کچھ کہ
آرزو کی تونی وہ تیری لیے ہی اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوگا وہ اپنی گہر مین کہ بہشت مین ہی پس آوینگی اوس پاس دو بیبیان اوسکی
حور عین سی ف ع حور جمع حوراء کی ہی بمعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی بمعنی کلان چشم کی ت پس کہینگی سب تعریف واسطی اللہ
کی کہ پیدا کیا تجکو واسطی ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطی تیری یعنی اس گہر مین کہ نہین ہی موت اسمین فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی
سی کہ نہین دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا مین یعنی یہہ کہا بسبب مطلع ہونی اوسکی کی غیر کی دینی پر وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ اَصَابُوهَا عُقُوبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہنچیگی مسلمانونکی گروہونکو علامت اور اثر آگ دوزخ
کا تغیر کریگا اونکی مونہون کو بسبب گناہون کی کہ کیے تہی اونہون نی وہ گناہ واسطی عذاب کے گناہونکی سزا مین پہر داخل کریگا اونکو اللہ تعالی بہشت مین
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگون کو جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح بسبب داخل ہونی اونکی کی دوزخ مین اول بار اور یہہ
اونکی تحقیر وتنقیص کی لیے نہین کہنی کی بلکہ واسطی خوش کرنی اور یاد دلانی نعمت کی کہینگی تاکہ شکر نعمت کرین اور خوشحال اور مسرور ہون وَعَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
نکالی جاویگی ایک قوم آگ سی بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہوگی بہشت مین اور نام رکہی جاوینگی جہنمی نقل کی یہہ بخاری نی اور ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت مین سی آگ دوزخ سی بسبب شفاعت میری کی نام رکہا جاویگا اونکا جہنمی وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَاْتِيهَا فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا
مَلْاٰى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا فَيَقُولُ اَتَسْخَرُ مِنِّي اَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَاَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ
رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین البتہ جانتا ہون آخر دوزخیونکا از روی نکلنی کہ اوس سی اور آخر
بہشتیونکا از روی داخل ہونی کی بہشت مین ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سی گہٹنون چلکر پس فرماویگا اللہ تعالی جا اور داخل ہو بہشت مین
پس آویگا وہ بہشت مین یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال مین یعنی اللہ تعالی یون صورت دکہاویگا کہ بہشت بہری ہوئی ہی لوگونسی

اور اوسمین جگہہ نہین ہی پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار میری پایا مینی بہشت کو بہرا ہوا لوگون سی یعنی اور میری لیی اوسمین جگہہ نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالی
جا اور داخل ہو بہشت مین پس تیری لیی ہی مانند مسافت دنیا کی اور دہ چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار سی کہ کیا ٹہٹا کرتا ہی تو مجہسی یا کہیگا کیا
ہنستا ہے تو مجہسی حال آنکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتی ہین کہ پس تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی اس بات سی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان
آپکے اور تہا کہا جاتا کہ یہہ شخص ادنی اور کمتر بہشتیونکا ہو گا مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فـ ع ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام عمران کا یا اونکی بعد کسی
راوی کا ہی پس معنی یہہ کہ تہی کہتی صحابہ یا سلف یہہ کلام مذکور وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ
اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ
وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا
وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ
لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرٰى هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون آخر بہشتیونکا داخل ہونی مین بہشت کی اور آخر دوزخیونکا
نکلنی مین اوس سی ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا یعنی فرشتونکو کہ ظاہر کرو اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی اور اوٹہا رکہو اور
چہپا رکہو اوس سی بڑی گناہ پس ظاہر کیی جاوینگی اوسپر چہوٹی گناہ اوسکی پہر کہا جاویگا کہ کیا تونی اوسدن اور اوسدن یعنی فلانی وقت کام ایسا
ایسا یعنی یہہ ہی اعمال مین سی اور کیا تونی اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی ترک طاعات مین سی پس کہیگا کہ ہان کیا مینی فلانی فلانی
روز ایسا اور ایسا نہین انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف مین ہوگا بڑی گناہونسی کہ مبادا عرض کیی جاوین اوسپر یعنی اسلیی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب
مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیی جگہہ ہر بدی کی نیکی ہی فـ ع ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تبدیل ہوگی اوسکی لیی از راہ فضل وکرم کی رب الارباب
کی طرف سی ت پس کہیگا وہ شخص کہ ای پروردگار میری کئی ہین مینی بہت سی چیزین یعنی گناہ کبیرہ کہ نہین دیکہتا مین اونکو یہان یعنی نامہ اعمال
مین مقام تبدیل مین ابوذر کہتی ہین اور تحقیق دیکہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپکی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ
اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ
اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نکالی جاوینگی آگ سی چار آدمی یعنی یہہ وہی ہین کہ جو اخیر کو نکالی گئی
دوزخ سی پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پہر حکم کیا جائیگا اونکی پہر بہیجنی کا طرف دوزخ کی پس پہر کر دیکہیگا ایک اونمین سی پس کہیگا ای پروردگار
میری تحقیق امید رکہتا تہا مین کہ جب نکالیگا تو مجکو پہر نہین پہنچاویگا تو اوسمین فرمایا آنحضرت نی پس نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سی اور پہر نہین
بہیجیگا اوسکو آگ مین فـ ع نکالنا اور پہر بہیجنا اور نجات دینا واسطی اظہار امتحان اور منت رکہنی اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور
چہوڑ دیا بیان باقیون کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بہی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بہی نجات پاوینگی اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کے
ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ
النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى

إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلاص کیی جاوینگی مسلمان آگ دوزخ سی پس روکی جاوینگی اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہی پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سی حقوق کا کہ تہی درمیان اونکی دنیا مین یہان تک کہ جب پاک کیی جاوینگی لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سی اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا فائدہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ درلانا مومنونکا دوزخ مین اونکی پاک وصاف کرنیکی لیی ہوگا تا پاک وصاف کرکر بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا ہی درلاوینگی نہ لیی غضب وعداوت کی جیسیکہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہونکا کرتی ہین محققون نی کہا ہی کہ بعضی گناہ ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسی پاک ہونگی اور بعضون سی بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سی بسبب عذاب قبر کی اور بعضی گناہ ہین کہ سوائی آگ دوزخ کی اونسی پاک نہین ہوتی جیسیکہ سونا اور چاندی بغیر پگلانی کی صاف وپاک نہین ہوتا ت پس قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننی والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا فائدہ یہہ اشارہ ہی طرف قوت نورانیت دل اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونی کی گناہونسی اور طرف اسکی کہ جب دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتھہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی ہدایت پائی تو آخرت مین بہی اپنی منزل ومقام کی کہ بہشت مین ہی راہ پاوینگی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہین داخل ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکہائی جاویگی اوسکو جگہہ بیٹہنی اوسکی کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہہ اوسکی وہ تہی اور یہہ دکہانا جگہہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرے شکر اور بہت پاوی ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکہائی جاویگی جگہہ بیٹہنی اوسکی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہہ دکہانا اوسپر حسرت وندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جاوینگی بہشتی بہشت مین اور جاوینگی دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت ودوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا پکارنیوالا ای بہشتیون نہین ہی بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہی بلا موت اور ای دوزخیون نہین ہی بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگی بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگی دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت ہی ثوبان سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سی عمان بلقا تک فائدہ عدن عین اور دال کی زبر سی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہرون مین سی قریب دریائی ہند کی اور عمان ساتھہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا زبر با اور جزم لام اور قاف ممدودہ سی شہر ہی شام مین اور عمان موضع ہی اوسمین اور معنی یہہ ہین کہ مقدار وسعت میری حوض کی عقبی مین اتنی ہی کہ جتنی مسافت ان دونون جگہون بیچ دنیا مین اور حوض کی مقدار مین جو حدیثین مختلف آئی ہین کہ کسی مین ہی مابین ایلہ اور صنعا کی اور کسی مین دو مہینی کی مسیرت آئی ہے

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول وعرض کی ہے نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ت پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شیرین زیادہ ہے شہد سے اور آبخورے اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سے ایکبار پیاسا نہین ہوویگا بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوترینگی اوسپر پانی پینی کی لیے فقراء مہاجرین ہونگی ف ع یعنی سب پیاسے ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسیکہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسے قیاس پر بہشت پیاسے ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیہ اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنہون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار انکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکر اپنی وطن اصلی سے گئی کی اور نہی زاد اللہ شرفہا کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور زہد کیا بیچ حاصل کرنی مال وجاہ کی اور مشغول ہوئی علم وعمل مین رضا حق کی لیے ت ایسی فقراء مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیجاتی عورتون نعمت والیون سے یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہوں اور نہین کہوجاتی اونکی لیے دروازی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی اگر گہر مین ہون بالفرض والتقدیر دنیادار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین تو نہ کہولاجاوی اونکی لیے دروازہ یہہ کنایہ ہے نہ التفات کرنی سے طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین وعن زید بن ارقم قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمانمائۃ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سے نسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوسدن کہا زید بن ارقم نے کہ تہی ہم سات سو یا آٹھہ سو نقل کی یہہ ابوداود نے ف ع مراد اس سے تحدید اور تعیین نہین ہے بلکہ مراد محض بہتایت بیان کرنی ہے اور شاید کہ مراتب غیر محصور زیادہ ہون اسلیے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وارد تمام امت ہوگی مگر کہ مخصوص ہو ساتھہ بعضون کے اونمین سے واللہ اعلم وعن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کی حوض ہے یعنی ہوئی گی امت اوسکی اوسکی حوض سے اور تحقیق انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونمین سے بہت زیادہ ہے از روئی امت کی کہ وارد ہونگی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یہہ یقین ہے اور لفظ ارجو کہ متضمن معنی شک وتردد کو ہے سبب تواضع کی کہا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لی یوم القیامۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فانی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت انس سے کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی درخواست کی مینی آپسے یہہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اسلیے کہ نہین ہے شفاعت عامہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کہا مینی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈہون مین آپکو اور کہان پاؤنگا آپکو فرمایا کہ ڈہونڈنا مجہکو اول زمانی ڈہونڈنی میری مین پل صراط پر کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو پل صراط پر تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس اگر نہ پاوی تو تو ڈہونڈہنا مجہکو نزدیک میزان کی کہا مینی پس اگر نہ پاؤن مین آپکو نزدیک میزان کی تو کہان ڈہونڈون آپکو فرمایا پس

ڈہونڈہنا مجکو نزدیک حوض کی پس تحقیق مین نہین چہوڑونگا ان تین جگہونکو **ف** ح ع یعنی کبہی یہان ہون اور کبہی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان [redacted] ہوگی مین اونکی کار پردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث مین اور حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نی انحضرت سی پوچہا کہ کیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل وعیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سے کوئی کسیکو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد کرینگی حضرت کسیکو غائبین مین اون جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت کی امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نی یہہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی تہین ایسا ہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹہین اور عمل اور جد وجہد سی باز رہین جیسیکہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجھ پر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت ومحنت او سدا کے کہ نہایت سخت ہی اور درجہ شفاعت حضرت کی لیے ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کے رعایت فرمائی [redacted] نقل کیا ہی ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى اِبْرٰهِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِيْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی یعنی حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیہ مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا انحضرت نی یہہ دن کہ پہنچونگا مین اوسمین مقام کو وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسیکہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑی کا تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی **ف** ح اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین سات آسمان اور سات زمینین بہ نسبت کرسی کے مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اسحدیث مین جو فراخی کرسی کی بیان ہوئی تو یہہ تصویر اور تمثیل ہی کرسی کی ہی بحسب عرف کی نہ تحدید وتعیین اوسکی مقدار کی ہی جیسیکہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا السموات والارض اور غرض بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہہ زین کی اور آواز کرنی اوسکی سبب تنگی کی ناخوشی اور یہہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت وکبریای الہی کا اور ظہور بادشاہت اور حکم اوسکا ہی اور اسکے کلام یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سی کہ اوسپر بیٹہی اور حکم رانی کری یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ اور افاضہ علم کری ست اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوین گی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین سی پہر پہنایا جاؤنگا مین ابراہیم کے پیچہی پہر کہڑا ہونگا داہنی طرف پروردگار کی ایسی جگہ کہ رشک کرینگی مجہپر اگلی اور پچہلی نقل کیا اسکو دارمی نی **ف** ح ع سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور معلوم ہوا یہہ کہ یہہ دلالت نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین انحضرت سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی انحضرت کی ہوگی یا یہہ کہ یہہ فضل جزئی ہی اور منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی یہی کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ انحضرت لباس پہنی اوٹہین گی قبر سی کیونکہ جتنی صحابہ رکہتا ہی حضرت کی قول سی کہ فرمایا پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ انحضرت لباس مین اوٹہین اور باوجود اسکے حضرت کی ہے

اللہ علیہم کی ساتھہ بہی لباس دئی جاوینگی دوبارہ بسبب کمال شرف کی ثم پہر کہڑا ہونگا مین دائین طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک کرینگی مجہ پر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا ہی وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اول وہ وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہونیکا کہ تفسیر بر ہی معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتھہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت دائین طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سی یہہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ش ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہہ کلمہ علامت مسلمانون کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور ہر امت بمتابعت اور اقتدار پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیاء اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عائشہ سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنیوالونکی لیی میری امت مین سی ف ش ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنی کی کبائر سی خاص میری ہی امت کی لیی ہوگی نہ اور امتیون کی لیی اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور صلحا کی ہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیت سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین اسقدر آئی ہین اوسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچتی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلعم کی ساتھہ اور وہ یہہ ہی کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی طول سی اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار ولیکن جیسی حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتونکی اور بہائی مسلمانونکی پہر نکالیگا اللہ تعالی ہر شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت کی لیی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داودنی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا

مختار کیا مجھکو اسمین کہ داخل ہوا آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سکی لیی اپس اختیار کی مینی شفاعت کرنی یعنی واسطی امت اجابت کی تاسب مومنون کو شامل ہوا اور کوئی اوس سی باہر نکلی جیسیکہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہی اوسکی لیی کہ مری اسحال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو یعنی سب مومنونکی لیی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الجدعا سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ داخل ہونگی بہشت مین بسبب شفاعت کرنی ایک شخص کی یعنی شخص بزرگ کی میری امت مین سی زیادہ بنی تمیم سی **ف** ہ کہ ایک قبیلہ ہی نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سی اتنی آدمی بہشت مین جائین گی تو دیکہا چاہیی کہ کتنی اچہی لوگ ہونگی میری امت مین اور شفاعت کرینگی بہت سی لوگ اونکی شفاعتون سی بہشت مین جاوینگی اور بعضون نی کہا کہ یہہ شخص حضرت عثمان رضی ہونگی اور بعضون نی کہا اویس قرنی اور بعضون نی کہا اور کوئی کہا زین العرب نی کہ یہہ قریب تر ہی ت نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق امت میری سی یعنی بعضی افراد امت سی جنس علما اور شہدا اور صلحا وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعضی اونمین سی وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ہ قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹونکو کہتی ہین ت اور بعضی اونمین وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی **ف** ہ عصبہ مین بشل اور رجم صاد دس سی چالیس تک اور بعضی اونمین سی وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگی اسیطرح شفاعت سی تمام امت بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق خدا عز وجل نی وعدہ کیا مجہسی یہہ کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت سی چار لاکہہ بلا حساب یعنی بی حساب کتاب اور بی سابقہ عذاب کی پس کہا ابو بکر رض نی زیادہ کیجیی ہمکو یا رسول اللہ یعنی زیادہ مانگیی اللہ تعالی سی اور چاہیی اوس سی کہ زیادتی کری ہمین یا زیادتی کیجیی خبر دینی مین وحی کی سبب کہ وعدہ کیا ہی مجہسی تمہاری پروردگار نی **ف** ہ پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگی اور ہر ہزار کی ساتہہ ستر ہزار ہونگی اور یہ تین لپین ہین ت فرمایا آنحضرت نی اور زیادتی اسپر اسطرح اسکی بیان کی واسطی کہ خدا کی لپ بنائین دونون ہاتون سی اور جمع کیا دونون ہاتون اپنی کو **ف** ہ یعنی جیسیکہ وقت دینی کی کرتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حکایت ہی فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسیلیی کہا ہی شراح نی کہ بیان کی یہہ مثل لپ بنانی کی اسلیی کہ شان اچہی دینی والی کی یہہ ہی کہ جب طلب ماتی کی کیجاتی ہی تو دونون ہاتونسی لپ بہر کر دیتا ہی بلا حساب پس لپ بہرنا کنایہ ہی مبالغہ سی بہت دینی مین و الا وہان نہ ہتیلی ہی اور نہ لپ ت پہر کہا ابو بکر نی کہ زیادہ کر وہ ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی پہر ہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتونسی پس کہا عمر نی کہ چہوڑ دو ہمکو ای ابو بکر یعنی تا عمل کرین اور خوف عذاب کی جد وجہد کرین اوسمین اور باعتماد کرم الہی کی عمل سی باز نرہین پس کہا ابو بکر نی نہین ضرر تمہاری ای عمر کہ داخل کری اللہ ہم سبکو بہشت مین پس کہا عمر نی کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہی داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار

کر سکتا ہی یعنی بس احتیاج تکرار سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی بس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سچ کہا عمر نی **فـــ** سچ کہا ہی عمار نی کہ جو کچھہ ابو بکر رضی نی کہا قبیلہ محتاجگی اور مسکینت و نیاز مندی ہی سی ہی اور قول عمرہ کا قبیلہ رضا و تسلیم سی ہی اور آنحضرت نی جو اول جواب نہ دیا ابو بکر کو ساتہہ اوسچیز کی کہ عمر نی کہا اور دوبارہ تصدیق عمر کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل و توجہہ مین اور کلام عمر کا ہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سے بس آل دونونکا ایک ہے ہوگا فافہم **ت** نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صف باندہ کر کہڑی کیی جاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علما اخیار اور صلحا ابرار کی ہمیشہ مسکین و سالکین کے یعنی اغنیا کی راہ مین اس وار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مینی تجکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مینی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **فـــ** یعنی سبب ہوگا اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا مین کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت سے بہشت مین جاوینگے کہا مظہر نی کہ اسمین رغبت دلانی ہی احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصاً صلحا اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی صحبت زینت ہے دنیا مین اور نور ہی عقبی مین **ت** نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِیْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِیْ نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِیْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سے کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سے کہ نکالو انکو پس نکالینگی اونکو پس فرماویگا اللہ تعالے اونسے کہ کس سبب سے سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگے کہ کیا ہمنی یہہ یعنی چلانا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اسکو کہ التجا کریں تجسی فرماویگا اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیے یہہ ہے کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین **فـــ** اگر کوئی کہی کہ کیون کر آگ مین ڈالنی کو حمل کیا رحمت پر جواب یہہ ہے کہ حمل کرنی سببی سے سبب پر اور تحقیق اوسکی یہہ ہے کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہونی دنیا مین امر الٰہی کے فرمانبرداری کرنی مین حکم کیے جاوینگے وہان اوسکا کہ فرمانبرداری کرین اسمین کہ اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اسکی کہ رحمت الٰہی مترتب ہی اوسکی فرمانبرداری پر **ت** پس ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب جلدی راہ بندگی اور طلب رضائی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **فـــ** جیسے حضرت ابراہیم پر کی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی آلم اوسکا اوسکو نہ پہنچے **ت** اور کہڑا رہیگا دوسرا

پس ہنسینگے فرالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب مشاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور امید و لطف و رحمت باریتعالی کی پس کہیگا اوسکو پروردگار تعالی کہ کسی چیز نی منع
کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسکہ ڈالا یار تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میری تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو
آگ مین بعد از نکالنی کی مجکو اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیئے ہی جو کچھہ کہ امید رکہتی تہی نے ف ح اسمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سے
مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطا اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمانبرداری سی باہر نکلنی ت پس داخل کیئے جاوینگے
وہ دونو شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ
كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی
آگ پر حاضر ہونگی اور دیکہینگے اوسکو پہر پہرینگی اوس سے یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سے بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس
اول اور افضل اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کے
پہر مانند چلنی اوسکی کی پاپیادہ موافق عادت کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ
الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ
اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونو طرفون
اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضے راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون
دونونکی مسافت تین دن کی ہی ف ع کہا صاحب قاموس نے کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین
تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کردیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہہ ہے ما بین
ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ و جرباء و اذرح ت اور ایک روایت مین یہہ زیادتی ہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارونپر آبخوری مانند ستارون
آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سے پیاسا نہین ہوویگا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ
الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرٰهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ
ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ
بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ
مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا
وَشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ

يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوشٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکہٹا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگون کو یعنی محشر مین پس کہڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر امت سی آدم کی پاس پس کہینگی ای باپ ہمارے کہولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگی آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نی نہین ہون مین لایق اسکار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیم کی کہ خلیل اللہ سی یعنی فضل رسولون خدا کی سی ہی اور جد خاتم الانبیاء ہی اوس سی حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہینگی ابراہیم کہ نہین مین لایق اسکام کی نہین تہا مین خلیل مگر پرے اسکی پرے اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سے خدا تعالی نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لایق اس درجہ بلند کے نہین ہون اور معنی یہہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون ولیکن تم موسی ع م کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ ورا مکرر اسلیے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچہی اوس موسی کی ہون کہ جو پیچہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوینگی موسی علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین مین لایق اسکی جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسی کہ نہین مین لایق اسکار کی یعنے پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور و ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور اسلیے کہا کہ آوینگی محمد کی پاس اور ذکر کیا اسم شریف انکا بسبب اسکی کہ اوسمین معنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت جیسیکہ فرمایا ت پس کہڑی ہونگی محمد یعنی داہنی طرف عرش رحمان کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینی کے سختی موقف سے پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسیکہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہہ صورت بنکر آوینگی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور القضاء کی پس گذرینگی جماعت کہ اول افضل ہی تم مین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو میرا ماں باپ میرے کونسی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہہ جہپکتی مین ط ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد اوسی انبیاء ہین اور احتمال یہہ ہی کہ مراد اوسی اصفیاء یعنی اولیا اس امت کے ہین ت پہر گذرینگی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگی مانند گذرنی پرند کی اور دوڑنی مردونکی یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہارے کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میرے سالم رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت انکی عملون کی اور نہ کہتی ہونگی ویسی اعمال کے بسبب اونکی قوۃ سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کے بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑے ہونگی لٹکائی گئی حکم کیے گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑینگے اوس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھہ اوسکی اور

بعضے اونکی زخمی ہو کر نجات پاوینگی یعنی آگ مین گر پڑینگی اور بعضے ہاتھہ پانو باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتھہ مین ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی روایت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيرُ قَالَ إِنَّهُ الضَّغَابِيسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگی آگ دوزخ سی ایک قوم بسبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرسیے ہین ف ع مشابہت دی گئی آرسی کی ساتہہ اسلیئے کہ وہ جلد بڑہتا ہی یعنی یہہ اگرچہ جل کر کوئلا ہو جاوینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوینگی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جاوینگی روایت نقل کیا بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما یعنی علما باعمل پہر شہدا ف ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت ہے ہی اوپر تفضیل علما کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر بسبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی ورنہ تمام اہل خیر کی لیے مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہور ہو اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت درجات کی لیے اور انکار شفاعت بدعت و گمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضے معتزلہ نی اختیار کیا ہے نقل کیا یہہ ابن حجر نی

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

باب بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی ف ع جنت اصل لغت مین بمعنی ڈھانکنا کی ہی اور ترکیب ان حروف کی واسطی ستر اور روپوشی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈھانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کے کہ بہشت ہے اور صراح مین کہا جنت باغ و بہشت

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ طیار کی ہین مینی اپنی نیک بندون کی لیے وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ہے اوسکی کسی آدمی کی دل پر ف ع اور ہوسکتا ہی کہ مراد اول سے اچھی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سے خاطرین خوش ہین پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی اس آیۃ کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اونکی لیے اور کہی گئی ہی اسلیئے شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی تئین اوس چیز سی کہ سبب خنکی آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی ف ع یہہ کنایہ ہی شادی و خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہہ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنی کی طرف محبوب کے قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور ادہر ادہر نہین پہرتی ایسی حالت فرحت و سرور مین سکون و آرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق و منتشر ہوتی ہی اور ایسی حالت خوف و غم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتہہ پیش قاف کی بمعنی سردی اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنونکی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کے ہی چنانچہ اسلیئے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین ہی یہہ دونون معنی محتمل ہین جیسا کہ باب فضل نماز مین گذرا روایت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہے ف ع ح اسلیئے کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی کوڑا اپنا ڈالدیتا ہی علامت ہو اوسکی [illegible] کوئی اوتری [illegible] نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا اور جوکچھہ کہ دنیا مین ہے بہتر ہی ف ش ح اور جزا اور ثواب و ملال مین اور تخصیص ان دونون وقتونکی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت وساعت ہے اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جوکچھہ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا تبلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کرنی خاطرجمعی او حضور کی لیی عبادۃ مین راہ خدا ہی اور جب ذکر کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہے اس تقریب سے کچھہ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتی کی عورتونمین یہان کی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی ف ش ع اور یا ضمیر مین پہرتی ہی آسمان و زمین کی طرف یا جنت اور زمین کی طرف اور یہہ ظاہر تر ہی واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحات اور البتہ بہر دی وہ عورت اوسچیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کے بہتر ہی دنیا سی اور جوکچھہ کہ دنیا مین ہی نقل کیے یہہ بخاری نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہے یعنی طوبی کہ چلی سوار نیچی سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ مقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوسچیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ش ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب میں یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کے اوسمین دوسری جگہہ کوڑہی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور سیادہ کمان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُّؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن کے لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی چوڑائی اوسکا اسقدر ساٹھہ میل اور ایک روایت مین لنبان اوسکی ف ش ع یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اور ہر ایک اون دونون مین سی ساٹھہ میل کوس کی ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیبی وغیرہ نہ دیکہینگے یعنی ایک کونہ والی اور گہروالونکو کیونکہ دور ہونگی اہر اکرم انتہا اون سب گہروالو پر سلیمان ف ش ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی یہی کہ اہل سی مراد ہین بیبیان کہ جنسی جماع کریگا اور یہہ کنایہ ہی جماع کرنے سے اور بہشتین ہین یعنی مسلمانونکی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جوکچھہ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تختہ اور درخت وغیرہ ذلک کی اور دو بہشتین ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جوکچھہ کہ اونمین ہی ف ش ح ظاہر احادیث سی یہہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

فضۃ چاندی سے کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونیکی ہی و ایک چاندیکی پس تطبیق ان دونون حدیثونمین
یہہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزونکا کہ جنت مین ہین یعنی باسن وغیرہ اور دوسری مین صفت جنت کے دیوارون کی اور کہا بیہقی نی کہ دلالت
کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نی سورہ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا
ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا انکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جنتان آنیتہما ومافیہما من ذہب وجنتان آنیتہما
ومافیہما من فضۃ کہتا ہون یعنی ملا علی کہ موید ہی اوسکی یہہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے
یعنی آیۃ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اون دونون کی سونی سی اور دوسری چاندی سی اور کبھی ہونگی کاملین کے لیی دو جنتین سونی کی اور دو جنتین
چاندی کی داہنی بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیی نہ بسبب مقصود ہونی سونی کی اور یہہ مراد جنتان سی بنابر اسکی لی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہے
اور موید ہی اسکو یہہ کہ دروازی جنت کی اور طبقی اوسکی آٹھ ہین جنت عدن جنت الفردوس جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوی دار السلام دار القرار
دار المقامہ ت اور نہین مانع درمیان بہشتیون کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کے اوپر ذات پروردگار
کی جنت عدن مین ف ع یعنی جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورتین طبعی کہ درمیان بندہ اور درمیان رویت رب کے مانع ہین اوٹھ جائینگے
مگر پردہ جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کے باقی ہونگی سو وہ بہی ازراہ مہربانی و تفضل رب کے اوٹھ جاوینگے اور اوسکو عیانا دیکھینگے ت نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نے
وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ
كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا
يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ
فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کے سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بہشت مین سو درجی ہین درمیان ہر دو درجونکی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کے ف ع ممکن ہی کہ مراد سو سی کثرت ہو اسلیی کہ وارد ہوا ہی روایت
بیہقی مین عائشہ سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجی ایسی ہون کہ جو وصف
اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نی مسند فردوس مین ابو ہریرہ سی مرفوع یہہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ
نہین پہنچینگے اوسکو مگر متفکرت اور فردوس ف ع یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اولئک ہم الوارثون الذین
یرثون الفردوس ت سب جنتون سی بلند تر ہی از روی درجی کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃ اور معنی جنت فردوس سے
روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کے ف ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن و انہار من
لبن لم یتغیر طعمہ و انہار من خمر لذۃ للشاربین و انہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف ع پس یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام
جنتون کی ہی اور اسلیی فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے
بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا مولف نی کہ نہین پائی مینی یہہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنونمین اور نہ کتاب حمیدی مین ف ع کہ جامع ہے
صحیحین کے حاصل کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اسحدیث کو صحاح مین حال آنکہ نہین پائی گئی یہہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا ٹہیک
یہہ ہی اور بعضے شارحین نے لکھا ہی کہ یہہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب کان عرشہ علی الماء
کی اور صحیح مسلم مین بھی موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنی مقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونے آفتاب اور رات و دن کی ت پس چلیگی ہوا شمال کی ف ح شمال زیر شین سی اور زبر بہی آئی ہی ہوا کہ دائین ہاتہ کی طرف سی آوی جب سامنے قبلہ کی کہڑا ہوا اور یہان مراد ہوا ہی مثل ہوا شمال کی ت پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی مونہوںمین یعنی بدنون پر اور کپڑونمین پس زیادہ ہونگی بہشتے کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن وجمال مین یا زیادہ کرینگی حسن جمال کو پس پہر پہرینگے یعنی بازار سے طرف گہر والون اپنی کی اس حالمین کہ زیادہ ہوگئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگے اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونیکی ہمسی حسن وجمال کو پس کہینگے بہشتے گہر والون سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن وجمال کو ف ع اور یہہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہنچی اور یا بسبب عکس اور اثر جمال اونکی کے تاثیر جمال ومال اونکی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کے یعنی رتبہ مین قسم اولیا و علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارے کے بیچ آسمان کی روشنے مین یعنی جو تارہ سوا چاند و آفتاب کے اور تارونسی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن وچمکتا ہوگا دل بہشتیونکی اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسیکہ تفسیر کے اسکی یہہ کہ نہوگا کچہہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کینہ آپسمین ہر شخص کی لیے بہشتیونمین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سے ف ح حور جمع حورا کی اور حورا اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہہ کے سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ آخر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنا اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہہ کہ مراد یہہ ہے کہ دو بیبیان ہونگی اس کسے کہ حور العین ہونگی ساتہہ اور صفات کی کہ ذکر کین اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ اسکی کہ سوا اس کسے کے اور بیبیان بہت ہون ت دیکہا جاتا ہی گودا اوونکے پنڈلیون کی ہڈیونکا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہہ پاکی یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح وشام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتے اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پیخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ منہہ سنکینگے ناک

اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیاں اونکی سونی کی اور انیدہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا ف ع یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی انیدہن کوئلی وغیرہ ہوتی
ہین اور خوشبو کی لیی عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹہیون کی کہ اونکا انیدہن بہی عود ہوگا لفظ و قود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا اور واو کی
زبر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور بصیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوسمین آگ اگر جلانی کی لیی معنی انگیٹہی اور
زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوۃ زیر ہمزہ سی اور لام اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر وہ ہونی دیجاتی ہی اوس سی ت اور عرق اونکا مشک کا
یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اور خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اور صورت اور شکل
باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹہہ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی درازی قدمین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا
اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا و اسطی بیان صورت کی بعد از بیان سیرت کی اور خلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگی
اوپر صورت اور شکل ایکمرد کی اور حسن وخوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس تیس یا تین تیس تین تیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم
الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونون صحیح ہین وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ
قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ
التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکین گی اور نہ پیشاب کرین گی اور نہ
پائخانہ پہرین گی اور نہ ناک سنکین گی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پائخانہ نہ پہرین تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام ڈکار
اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر یہہ ہی کہ کہانا
ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق اور الہام کیجاینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الٰہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا
جیسیکہ باہر نکلتا ہی تمسی دم ف ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح و تہلیل سی جیسیکہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یاد
دم لینی سی اور نہین باز رکہین گی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسیکہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ کہ نہین نکلتی کا اونسی دم مگر کہ
ملا ہوگا ساتہہ ذکر و شکر اللہ تعالی کی ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار
و البقاء ہی تغیر و تبدیل اور فساد و خرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا
وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیونکو ساتہہ اس مضمون
کی کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ جوان رہو تم
پس نہ بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی یہہ کہ چین مین رہو اور محنت و مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ

الخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکہیں گے بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکہتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر بغین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی بمعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غاری تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی بمعنی تشبیہ کی لیکن یہہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہہ ارتفاع اور بلندی بالاخانونکی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیونکی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضونکا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علما نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کی لیی اور اوسط مقتصدین کی لیی اور اسفل مختلطین کے لیی ت عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہون گی کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی قسم ہی خدا کی پہنچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سچ قبول کرنی اونکی خبر کی کہ حکم کیا گیا ساتہہ اوسکی اور منع کیا گیا اوس سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا الی اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد و بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف و ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورونکی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکا تو رزق دی تمکو جیسیکہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت و ارادہ مین ہے جسکو چاہی دیوی تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا میںنے تمکو بہشت مین پس کہین گی اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہمارے حالانکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مینی پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہی اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماؤنگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا

تیہ بعد اسکی کہی **ف** ح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بہی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچھنا اوسی
کرا یا راضی ہو جسی جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی رضا اپنی اوسی او سپر مرتب کئے تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سے
رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حالین نگاہ کر اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بہی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
بحث و تفتیش کرتی ہی کہ کیونکر پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بہی ہمسی راضی
ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی اوسنی دایم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سے اور
او سبچیز سی کہ اوسمین ہی جیسیکہ فرمایا ورضوان من اللہ اکبر چہ جائیکہ ہمیشہ او مستمر ہو اللہم ارض منا وارضنا عنک **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ
فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ
وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہہ ایک تمہار
کی بہشت سے او سمقدار ہی کہ فرمادیگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ او سقدر کہ چاہے تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچہہ چاہیگا پس
فرماویگا اللہ تعالی اوس بندہ کو کہ آرزو کی تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دل مین آرزوئین تہین مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار
تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری لیے ہی جو کچہہ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکو نقل کی یہہ مسلم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین
ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا خلاف لیکن تعیین سیحان اور جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان
نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور
جیحون کی ہی کہ نہرین ترک و بلخ کی ہین اصلی کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق
رکہتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سند مین اور بعضون نے کہا کہ سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک
شہر مصیصہ اور طرسوس کا اور مراد ساتہہ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہہ ہے کہ پانی انکی بہ نسبت اور پانیون کے اچہی ہین اور انمین فوائد
اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نے کہا کہ چارون نہرین کہ اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اونکو ساتہہ نام ان
چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہرونکی ہین نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچہہ کہ دنیا مین فوائد و
منافع ہین نمونہ بہشت کے ہین اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ محمول ظاہر پر ہی اور مادہ ان نہرون مذکورہ کا بہشت سی ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل
جاری ہوتی ہین بہشت سے اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرة المنتہی کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہہ چار نہرین بہشت سے ہین کہ حق تعالی نے
انکو پہاڑون کو سونپا ہی اور وہ انسی زمین پر جاری کیا کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقة الحال **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ
قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَیَهْوِیْ فِیْهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِکُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ
ذُکِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْهَا
یَوْمٌ وَهُوَ کَظِیْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا واسطی ہماری یعنی روایت کیا گیا حضرت

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ڈالا پتھر ڈالا جاوے کنارہ دوزخ پر کہ اسمیں گرتا چلا جاوے اوسمین ستر برس نہ پہنچے اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی دوزخ
یعنی کفار سے باوجود اس گہراو اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازو دو دروازے کی دروازون جنت کی سے مسافت مقدار
چالیس برس کی ہے اور البتہ آویگا اوسپر ایکدن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدہام کی نقل کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَابِنَاءُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ
وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ
مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف ع
اختلاف ہے عقلا کو کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہے پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتہہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور
ہوا ساتہہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سے اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہے کہ اللہ تعالے نے
پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کے اوسکیطرف پس پگہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کے پس آسمان پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئے
پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی تہی زمین پہاڑونسے ٹہر گئی اور بعضون نے جو لکہا ہے کہ مراد پانی سے نطفہ ہے
تقاضا کرتا ہے اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیٔ حی یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالے
کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہے کہا یہہ یا بسبب بڑی احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونے اوسکی کی عرض کیا ہمنے آنحضرت سے کہ
بہشت کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی پتہر کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک
خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی
کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اونکی
نقل کے یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے جنت مین کوئی درخت مگر کہ پیڑ اسکا سونے کا ہے ف ع اور ٹہنیان اوسکے مختلف ہین بعضی سونے کے اور کوئی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کا یا موتی
کے یا مرصع مزین ساتہہ طرح طرح کے جواہر کی اور اوسپر طرح طرح کی میوے لگی ہونگے اور نیچے اوسکے نہرین جاری نقل کے یہہ ترمذی نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ**
مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ع ظاہر یہہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالے نے ہم درجات عند اللہ یعنی جنتی صاحب درجون کے ہونگے بحسب اعمال اپنے کی طاعات سے جیسے کہ
دوزخ صاحب درکات متسافلہ کی ہوگی بقدر مراتب اپنے کی شدۃ کفر مین جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکے قول سبحانہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ہر دو درجون کے درمیان فرق سو برس کا ہے نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا**
فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین
سو درجے ہین ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کے یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے
وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ
خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اون بچھونوں کی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین کی پانسو برس
کی راہ **ف** یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اور بعضون
نے کہا کہ مراد فرش سے عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع بمعنی فایق و فاضل کی حسن و جمال مین دنیا کی عورتون سے لیکن حدیث مین آیا ہے کہ مومنات
احسن ہون گی حورون سے بسبب نماز و روزہ کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُ وُجُوْہِهِمْ عَلٰی مِثْلِ
ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَاءِ
لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور یہہ بھی روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ انبیا
علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرونکی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین اوپر مانند بہترین
ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطے ہر شخص کی اونمین سے دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک اون دونون مین سے ایسی ہوگی کہ دیکھا
جاویگا گودہ پنڈلی اوسکا ستر جوڑون کی اوپر سے **ف** اور حدیث مین آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر بیبیان اور اسی ہزار
خادم ہونگی پس تطبیق اوسمین اور اسمین یہہ ہے کہ دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا اور باقی ایسی نہین ہونگی پس یہہ منافی نہین ہے
اسلئے کہ ہر ایک کیلئے بہت سے حورین غیر صفت کے ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہہ ہے کہ ہر ایک کیلئے دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سے اور ستر حورونمین کہ سب ملکر بہتر ہونگی
ت نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ قُوَّۃَ کَذَا وَ
کَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّۃَ مِائَۃٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا مومن بہشت مین قوہ اتنی اور اتنی
جماع کی یعنی یہہ کنایہ ہے عورتون سے مثلا دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنی کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دیا جاویگا قوت سو مرد کی
یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سے جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا یُقِلُّ ظُفْرٌ مِّمَّا فِی الْجَنَّۃِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَہٗ مَا بَیْنَ خَوَافِقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُہٗ لَطَمَسَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ
کَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین
ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہوجاوے بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف
آسمان زمین کے ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جہانکے پس ظاہر ہون کڑے اوسکی تو البتہ مٹادیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی
کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّۃِ جُرْدٌ مُّرْدٌ کُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

لی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف ح حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش
اور رے کی جزم سے جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش اور کحلی کاف کی زبر سے اور بروزن فعلی
کی بمعنی فعیل کی یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہو کہ گویا سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی
نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا
مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سے بے ریش سرمگین
آنکھین تیس برس کی یا تینتیس برس کی ف ح یعنی جیسیکہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کا اس وقت مین ہے اور لفظ
اور جردا اور ابناء ثلث او ثلثین سنۃ دنیا مین ترکیب وحی لیے ہے ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ
مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا
فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسما بنت ابی بکر سے کہا کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نی چلی سوار
یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑی اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ یسیر الراکب فی ظل
الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ راکب فرمایا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین سے ہے ت اور سدرہ درخت بیر کا ہی ہین سونی کی ف ح
شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوٹھتی ہین اوس سے اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی
کی ٹڈی کی اور یہہ تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈھانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈھانکتی
ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کی گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا
ہی اور یہہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی
اور نہین گذرا اوس سے کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہان سے آگی نہین پہنچتی اور وہ بروایت مین
چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور
شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ
وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ
اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ح لفظ نہر ساتھ زبر ہی کی
اور جزم سے بھی آیا ہی یعنے نہر پانی کی کہ دونو طرف اوسکی دو حوض ہین ایک اوسمین جنت مین ہی اور دوسرا موقف مین اور اسلیے کہا کہنے والی نی
ت یعنی بہشت مین ف سبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا اسلیے کہ منبع اوسکا بہشت سے ہی ہین ہی ت نہایت سفید تر ہی پانی اوسکا دودھ

اور نہایت سفید ہین ہی شہد سی اوس نہر مین یعنی اوسکی کنارون مین پرندی جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی ف ع
لفظ جزر بپیش جیم اور زمی سی جمع جزور کی ساتھہ زبر جیم کی بمعنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی لیے تاکہ کہاوین اونکی
اوس نہر والی ت کہا عمر رضی نے کہ تحقیق وہ پرندی متنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین
متنعم تر اور مسرور تر ہونگی اونسی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ
اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ
شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ
اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین پس
نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہے
تو مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ فعلت کو ساتہہ صیغہ خطاب کے پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا یا کریگا تو
یعنی مطلب اپنا ہوئیگا تو اور لفظ فعلت ساتہہ تانیث کی صیغہ مجہول سی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیے اور
فرس مذکر و مونث دونون آتا ہی حاصل یہہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نے پس کہا
یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹہہ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچہہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ
پہلی شخص کو جواب دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر البتہ پس فرماویگا اللہ
تعالی بطریق کلیہ کی کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیے بہشت مین جو کچہہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہہ تیری نقل کی یہہ
ترمذی نی وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ
اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ
الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اونسی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو کیا
بہشت مین گہوڑے ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جائیگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو ہونگی پہر سوار کیا جاویگا
تو اوس پر پہر اوڑالیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اسکی قوی اور ابو سورہ کہ راوی ہی اسکا
حدیث کا ہی نسبت ضعف کیا جاتا ہی یعنی نسبت کیا سبب ضعف کے علم حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مینی محمد ابن اسمعیل بخاری کو کہ

کہتا تہا ابو سورہ یہہ ابو سورہ حدیث اسکی منکر ہی روایت کرتا ہی وہ حدیثیں منکر وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسّی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس
امتون سی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین ف ع اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی
بہ نسبت اور امتونکی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوگی تم نصف اہل جنت کی
اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہون بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دیگئی
ساتہہ زیادہ کی اوس سی کہ امید رکہتی تہی اور یہہ زیادتی فضل و کرم اوسکا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور
احتمال یہہ ہی کہ اسّی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتہہ چالیس صفونکی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ
مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ
عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری
اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑا یا یہہ کہ سیر سوار گہوڑی کی کہ خوب
دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور یہہ ظاہر تر ہی اسلیئی کہ اسمین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ منافی ہووی اوسکی کہ اوپر گذرا
کہ مابین دونون بازون کی دروازون جنت سی میسرہ چالیس برس کی ہی اور ممکن ہے یہہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتہہ قلیل کے
پہر اعلام کیی گئی ساتہہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم پہر ہمیشہ کیا ہی یعنی
یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہنچی جاوینگی بسبب ازدہام کی دروازہ
پر باوجود اس وسعت اور چوڑائی کی یہانتک کہ قریب ہے کہ کندہی اونکی ٹل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہے
ف ع اور مصابیح مین ہے ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثونسی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی میں
ت اور پوچہا مین محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کا احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب کہ نہ
پہچانتا ہین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نی کہ خالد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع
یعنی پس ہوگی یہہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ خالد سہو ہے صاحب مشکوۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیئی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح
اسماء الرجال کی کتابون مین وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا
مَا فِيْهَا شِرٰى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى
الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرداور عورتونکی پس جب چاہیگا اور خوش رکہی گا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین او متصف ہوگا ساتہہ اوس صورت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ اِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ اَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ اَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يُرَوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِاَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ اِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهٗ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهٖ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابوہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی فــــ یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تہا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہہ اثر اور نتیجہ اور جزا نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کیلی ہوگی ــــ پس نکلین گے اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیی عرش اپنا فــــ یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی مالا او سپر کہ ذکر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی ــــ اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کے سی پس رکہی جاوین گی اونکی لیی منبر نور کی کہ اوپر بیٹہین گی اور منبر موتیونکی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹہی گا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس و کمینہ فــــ یعنی اونکو کہا ادنی یعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بنسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا ادنی نہ متصف ساتہہ دنارت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ــــ بیٹہیگا یہہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی فــــ یعنی کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اوپر بیٹہین گی جیسیکہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹہتی ہی اور ایک خاک پرـــ گمان نہین لیجانی کی یہہ قوم ٹیلون پر بیٹہنی والی کہ کرسی اور منبر

بیٹھنے والی افضل ہین اونسی اور وہی جگہ ہے اونکی نشستگاہ کی ف ح ایسی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی اور شاکر ہوگا اور آرزوئی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجائیگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیا دیکھین گی ہم اپنی پروردگار کو اوسدن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہ رکھتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنی چاند کے چودوین شب مین کہا ہمنی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرتی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو اونمین سے کہ ای فلانی بیٹے فلانی کی آیا یاد رکھتا ہی تو اوسدن کو کہ کہا تہا تو نی ایسا اور ایسا ف ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تأمل کریگا اون گناہون مین کہ کیسے ہونگی ت پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی بعضی شکستیان اوسکی کہ کین تہین دنیا مین اور مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تو نی میری لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے تو نی میری لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی مینی تیری لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہنچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اسحال و مقام مین ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اوپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکے کی کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مینی تمہاری لیے قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوین گی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوین گی ہم اور پاوین گی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹھائی جاوین گی اور دی جاوین گی ہماری لیے اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی آپسمین ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی

وخسیس اور سب حد ذات اپنی مین رفیع وعالی ہون گی اگرچہ بہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا
اوپر اپنی قسم لباس سے **ف** ع یہہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی تروع بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہہ معنی
ہون گی کہ ڈرادی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مگر وہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکھیگا اوپر کہ کمتر اوس سے قسم لباس سے اور وجہ دوسری
پر معنی یہہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکھی گا اپنی پر قسم لباس اچھی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا
یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سے کرتا تہا یا اوس سے کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر ومتصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا
اوسکے لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہہ معنی مناسب وموافق تر ہین ساتہہ قول حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ فرمایا اور یہہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہی کہ نہین لائق ہی کسیکو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید سبب
وہی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہوا اور شاید کہ وہ مرد عالی رتبہ بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سے بہتر ہوگا
غمگین ہوا فہم **ت** پہر پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہمسی بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گے
ہمکو کہ خوش آئیے تم اور اپنی گہرین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہپر جمال بہتر ہے اوس جمال سے
کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اوسپر پس کہین گے ہم اپنی بیویون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جالون اور درست
کرنی والا شکستگیون کا ہی اور لائق ہی اور پہنچا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوسکی جیسے کہ پہری ہم **ف** ح اس لیی کہ جو کوئی بیٹہی
ایسی ذات کی ساتہہ کہ تمام حسن وجمال پر تو اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَہْلِ
الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ
کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُّرَدُّوْنَ
بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْہَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ
اَہْلُ النَّارِ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْہِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ
مِّنْہَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ
قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَہَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَ
وَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَہِیْ وَقَالَ اِسْحٰقُ
بْنُ اِبْرَاہِیْمَ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَہَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ
کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَہِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمتر بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیی خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاویگا اوسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین

ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتھہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہنچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوینگے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہ ہونگی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی ف یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اس لیی مقرر ہوئی کہ تاچین در بلا کامل ہو دار الابرار و دار القرار مین ت اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہونگی ایسی کہ ادنا موتی اون تاجونکا البتہ روشن کردی اوسچیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کے کہ جب چاہیگا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین ولیکن چاہیگا نہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق نی نقل کیا وعن علی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَہَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ت اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھہ گانون کے کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہینگی ہم ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم [illegible] ہین کرنی والی پس نہین دیکہنی کی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سے یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونگی خوشخبری اور خنکی ہو اوس کے لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیے یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہہ ترمذی نی

وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْہَارُ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مُعَاوِیَۃَ

اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہے دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹینگی اور نکلینگی ان دریاؤن مین سے نہرین بعد ازان مسلمانون کے بہشت مین ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قران مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونمین سے پہٹینگے اور جاری ہونگی نہرین طرف محلون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سے وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اون کا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ دارمی نی معاویہ سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل سوم عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِی الْجَنَّۃِ لَیَتَّکِیُٔ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ یَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِیْہِ امْرَاَۃٌ

فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو سعید سے اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کری گا بہشت مین ستر تکیوں پر پہلے اوس کی کہ پہرے یعنی ایک پہلو سی طرف دوسری پہلو کی نہین پہیرے گا کہ طرح بطرح کے ستر تکیہ لگاوی گا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہے اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کریگی واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورۃ کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سے ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورۃ پر ہوگا روشن کردے مابین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورۃ اوس مرد کو پس جواب دی گا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہے تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون ف ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سے کہ فرمایا قران مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادہ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی کی بہی کی ہی اور زیادہ اکو اسلیے فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جس کا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سے جزاء اعمال مین مکلفین کے لیے اور زیادہ مذکورہ فضل پر فضل ہے ترجمہ اور تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ ہونگی اوس عورۃ پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کی پس پہنچے گے اون کپڑون مین نظر اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکہی گا وہ مرد اوس عورۃ کی پنڈلے کے گودی کو اوس لباس کے پیچہی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونی کی اور تحقیق اوس عورۃ کی سر پر تاج ہون گے کہ ادنی موتی اون تاجون مین سے روشن کر دی مابین مشرق ومغرب کو نقل کیہہ احمد نے ۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اصحاب مین کہ نزدیک اون کے تہا ایک شخص گنوارون مین سی حدیث یہہ ہے کہ ایک شخص بہشتیون مین سے پروانگی مانگی گا اپنی پروردگار سے کہیتی کرنی مین یعنی درخواست کری گا اللہ تعالی سی کہ مجہکو حکم ہووی بہشت مین کہیتی کرون پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہے

تو بیج اوسیحز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہے پہر زراعت کیون کرتا ہی کہی گا وہ شخص کہ ہان سب کچہہ ہے ولیکن
مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہو دیگا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالی گا وہ اور بوئی گا پس جلدی سے اگ آتی ہین
ہوجاینگے روئیدگی اوسکے اور مراد کو پہنچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا یہانتک وہ ہو دی گی کتنی ہی پہاڑون کے برابر پس فرماوی گا
الله تعالی لی ای فرزند آدم کی جو کچہہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجہکو کوئی چیز فراغ کہ باوجود ان تمام نعمتون کثیرہ ال
بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تو نی اس سے معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہے اور یہہ صفت اوس
سے ہرگز نہین نکلتی کی اگرچہ بہشت مین جاوے ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہے خدا کی نہ پاوگی تم اوس شخص کو
کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی یا انصار سے یعنی اہل مدینہ سی اسلیی کہ وہ لوگ کہیتی والی ہین اور لیکن ہم یعنی گنوار و صحرا نشین نہین ہیں
مین کہیتی والی بلکہ اکثر انکا کرنی ہین شیر و خرما پر یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اوسکی پس ہنسی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم اوس اعرابی
کے اس بات سی ترجمہ نقل کے یہہ بخاری نی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سے کہا پوچہا ایک شخص نے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم
سے کہ کیا سووینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرتی نہین یعنی پس سوتی بہی نہین نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب بیچ بیان دیدار الله تعالی کی فـ جان کہ رویت حق تعالی کے
جائز ہی عقلاً اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کے نہین اونکی نزدیک اور جو کچہہ کہ موجود ہی
ممکن ہے دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان وجہت مین نہو اور مداخلت ان امور کے دیکہنی مین بسبب جریان عادت
کے ہی اور اگر قادر مطلق بخلاف عادت کی بدون اونکی دکہاوے تو یہہ بہی جائز ہی اور الله تعالی قادر ہے کہ قوۃ مبصرہ دلمین
مین رکہدی اور جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اتفاق کیا ہے
ہین علما اوپر واقع ہونی رویت حق تعالی کے مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے
اسپر معلوم ہین اور وہ دلائل ساتہہ اعتراضات متعددہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور رد دلائل کو اور
جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہہ ہے کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین ممکن ہے لیکن
واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی الله علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوے اور بعضون کو ونکا
بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آوی گا اور کسی سلف و خلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا
دنیا مین صحت کو نہین پہنچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ
اتفاق رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو دیکہا
دنیا مین سر کی آنکہون سے دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت
الله تعالی کی ممکن ہے اور کوئی آفت حاسہ بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنیکا کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے
کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہے

اور دخل دیا اگر وہ دکہاوی تو بہی آنکہہ کی ہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہاوے تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک ذرا بہار مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نکری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی المشرق مین ہو اور لشبہ مغرب مین اگر اللہ تعالی دکہا وی تو دیکہہ سکتا ہی یہہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی آپہنچا ہی اور بنظر قدرت باریتعالے کی سب ممکن و آسان ہی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ تخصیص رویت کی ساتہہ مؤمنون کے بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اوسمین ساتہہ اوس دولت کی مشرف ہون گی او موقف حشر مین سب دیکہین گے کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد دیکہنی کے محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہو گی مانند مردون کی اور بعضون نے کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیے کہ یہہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت مین شامل ہے مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا اور خدیجہ کبری اور عائشہ صدیقہ اور مانند انکی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضلیت اور اکملیت انکی بہت سی مردون سی اور صحیح یہہ ہے کہ رویت عام ہی سب مومنون کے لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علماء شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہہ مؤمنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہہ قول بہی صحیح نہین ہے واللہ اعلم اور رویت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہنچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ آیا ہی کہ سو بار ساتہہ اس نعمت کی مشرف ہوی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مینی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مینی کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ تلاوت قران بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معانی سمجہہ کر پڑہے یا بدون اوسکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گے اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہہ سے اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سے کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو

ف ح یہہ تشبیہ رویت کی ساتہہ رویت کی انکشاف پوری مین ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہو گا کہ جیسے دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہے اور بیچ جہت میں اور محدود ہی ذات حق تعالی کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہہ مراد نہین ہے جیسی کہ فرمایا تم نہین ایذا دیی جاؤ

تم بیچ دیکھنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتھہ پیش تے کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتھہ زبر تے کی اور تشدید میم کے دونون طرح روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی یعنی ضرر و ظلم کی یعنی ضرر نہین سکیے جانی کی بیچ دیکھنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکھین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسرے پر ساتھہ تکذیب اور انکار کی آور وجہ دوسرے پر تضام سے ہی معنی آپس مین ملنی اور ازدحام کرنیکی یعنی اجتماع اور ازدحام نہین کرین گی اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکھنی ماہ نوکی کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکھو تم یہہ کہ غلبہ نہ کیی جاؤ تم اور زبون نہو تم اوپر نماز کی کہ پہلے نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جہانتک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر کا تہہ سی ندو کہ مواظبت کرنیوالا انماز پر لایق تر ہی ساتھہ دیکھنی پروردگار تعالی کی کہ لائق ظہور ذات کا یہین سے بہم پہونچتا ہے حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نمازونکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضلیت اونکی کی ہی اسلیی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہے اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جس کو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دونمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور بسبب شرف ان دو وقتون کی اور بسبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اور نماز پڑہو درحالیکہ حمد و ثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کے پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سے نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کے یہہ بخاری اور مسلم **وعن صہیب** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوہنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار قال فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ تعالی فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے اوس نی نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماوی گا اللہ تعالی چاہتی ہو تم کچہہ کہ زیادہ کرون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سے پس کہین گے بہشتی کیا روشن اور اجلا نہین کیا تو نی مونہہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوٹہایا جاویگا پردہ **ف** ع اور اوٹہنا پردہ کا دفع تعجب کی لیی ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہے حجاب سے اسلیی کہ وہ محجوب ہی غیر محجوب اور اسلیی کہ محجوب مغلوب ہی پس معنی یہہ ہین کہ اوٹہایا جاوی گا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سے جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھین گے طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہی صورت اور جہت وغیرہ سی پس نہ دی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے طرف پروردگار کی **ف** ع منتہای تمام نعمتون کا دیدار حق ہے جیسی کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ آیت اون لوگون کی لیی کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ

اور سہ یعنی روایت حق تعالیٰ کی نقل کے یہہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنیٰ بہشتیون کا از روی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے کہ دیکہی گا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتونکی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹہی گا اور استراحت کریگا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کے یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکہیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام **ف** ع اور اسلیے حکم فرمایا محافظت کرنی کا اوپر دونون نمازون کی کہ دن کے دونون طرفون مین ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب ہے الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیے کہ اگر ہو دیکہنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کے لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی اور عالی ہمتی یہہ ہے کہ ما سوای حق کی طرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی **ترجمہ** پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت کتنی مونہہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والی نقل کے یہہ احمد اور ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہا مین یا رسول اللہ آیا ہر ایک ہم سی دیکہی گا اپنی پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکہیگا تنہا پہر پوچہا ابو رزین نے کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات اوسکی کی فرمایا ای ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکہتا ہی چاند کو چودہوین رات مین تنہا بے مزاحمت کسیکے کہا ابو رزین نی کہ ہان دیکہتا ہی فرمایا حضرت نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اور دیکہتا ہی اوسکو ہر ایک اور اللہ تعالیٰ بڑی مرتبہ مین اور بزرگتر ہی عظمت مین پس وہ بطریق اولیٰ دکہائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہہ ابو داود نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچہا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا دیکہا ہی آپنی اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس نور ہی کیونکر دیکہون مین اوسکو **ف** ح ع اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنی والا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالیٰ کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنی والا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنی والا رہنیون آسمان و زمین کا مانند آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی پیدا کرنی والا آسمان و زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کے دلونکا اور اوسکی نامون مین سے نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتہہ زبر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکہون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہے نورانی ساتہہ تشدید یای کی نسبت کی سبب ساتہہ زیادتی الف اور نون کے مبالغہ کے لیے اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رای کے ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون

اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتہہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرتؐ کی اللہ تعالی کو شب معراج مین اور اسی حدیث مین دلیل ہی دونون مذہب کی لیی بسبب اختلاف روایتون کی اسلیی کہ لفظ افی روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی ہمہ پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی ہی ساتہہ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہا محمدؐ کی دل نی ساتہہ محمدؐ کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوسنی بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرتؐ نی پروردگار کو ایکبار اور کہا ابن عباسؓ نی کہ دیکہا آنحضرتؐ نی اپنی پروردگار کو دل سی دوبار ف یعنی اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی آنکہ اونکی دل مین اور لایا دل اونکا اونکی بینائی مین یا مثل خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن عباس کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سی اور انکا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہہ ہی کہ ابن عباسؓ دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین او ادنی سکی بیان قرب آنحضرتؐ کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین ہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی یہہ ہی کہ آنحضرتؐ نی اللہ تعالی کو دیکہا پھر اختلاف کیا ہی بعضون نی تو کہا کہ دیکہا آنحضرتؐ نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکہہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علما کی نزدیک یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رض اور بعضی اور صحابہ اسسی دیکہنا جبرئیل کا اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اسی شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی کہ حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی آپ سی جناب تعالی سی بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہہ مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباسؓ نی یعنی بیچ تفسیر آیہ مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی کہ کہا مینی ابن عباسؓ سی اور اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرتؐ رب العزت کو کہا ابن عباسؓ نی بیچ جواب عکرمہ کی وائی ہی تجکو ای عکرمہ یا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوس وقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکی کا ہی ف یعنی اور اوس وقت متصل ہو ادراک اور فنا نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پا سکتی ہین اوسکو بینائیان اور یہہ علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت نہین ہی اور دیکہنا عام تر ہی اسسی ترجمہ اور تحقیق دیکہا آنحضرتؐ نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دوبار ف یعنی ایک بار نزدیک سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر اپنی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دوبار دیکہا ایک بار دل سی اور ایک بار آنکہہ سی اسلیی کہ نہین کہا کسی نی کہ آنحضرتؐ نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دوبار وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ

ابن عباس انا بنو ہاشم فقال کعب ان اللہ تع قسم رؤیتہ وکلامہ بین محمد وموسیٰ فکلم موسیٰ مرتین ورآہ محمد مرتین قال مسروق فدخلت علی عائشۃ فقلت ہل رای محمد ربہ فقالت لقد تکلمت بشیء قف لہ شعری قلت رویدا ثم قرأت لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ فقالت این تذہب بک انما ہو جبرئیل من اخبرک ان محمدا رای ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ ولکنہ رای جبرئیل لم یرہ فی صورتہ الا مرتین مرۃ عند سدرۃ المنتہیٰ ومرۃ فی اجیاد لہ ستمائۃ جناح قد سد الافق رواہ الترمذی وروی الشیخان مع زیادۃ واختلاف وفی روایتہما قال قلت لعائشۃ فاین قولہ ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ قالت ذاک جبرئیل علیہ السلام کان یاتیہ فی صورۃ الرجل وانہ اتاہ ہذہ المرۃ فی صورتہ التی ہی صورتہ فسد الافق اور روایت ہے شعبی سے کہا ملاقات کی ابن عباس نے کعب احبار سے عرفات میں روز عرفہ کی پس پوچھا ابن عباس نے کعب سے ایک چیز سے یعنی رویت حق جل وعلا کی سے دنیا میں پس تکبیر کہی کعب نے یعنی بسبب استعظام اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نے یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سے آواز نکلی جیسے کہ گنبد مین کوئی بولتا ہے تو ویسی ہی آواز وہان سے آتی ہے پس کہا ابن عباس نے کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ع یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچھتے ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سے اور نزدیک لازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم وانوار کا جناب نبوت سے کیا ہے ہمنے تامل کرو اور ساتھہ غصہ اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہے پس جب ابن عباس نے یہہ مبالغہ کیا کعب احبار نے تامل وتفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد اور موسیٰ کے پس کلام کیا اللہ نے موسیٰ سے دوبار یعنی ایکبار وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکھا اوسکو محمد نے یعنی معراج مین دوبار اور ظاہر یہہ ہے کہ کعب احبار نے یہہ کلام توریت سے نقل کیا کہا مسروق نے کہ شعبی یہہ حدیث روایت اوس سے کرتا ہے پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ کی پاس یعنی بعد دیکھنے مناظرہ ابن عباس اور کعب کی اور سننے اس کلام کی کعب سے پس کہا مینے عائشہ سے کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہ نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تونے ساتھہ ایسی چیز کی کہ کہڑی ہوگئی بسبب اوسکی بال میری بدن کے یعنی چونکہ مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہے نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہے ماری عظمت وہیبت اوسکی کی میری بدن کی بال کہڑی ہوگئے کہا مینے ٹہیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹہنڈا کرنا اونکا تہا تاکہ سوال وجواب اونسے کرین پہر پڑہے مینے یعنی اثبات رویت کی لیے یہہ آیت تحقیق دیکہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی ف ع ظاہر تر یہہ ہے کہ مراد مسروق کی پڑہنے آیت سے نشانی بڑی ہے کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالیٰ کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت کی اور مقصود اس سے رویت بصری ہے یا دل کی ترجمہ پس کہا عائشہ نے کہان لیجاتی ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تونے آیتون کے معنی سمجھنے مین کہ اونکو پروردگار رویت پر حمل کیا اونے سوا اسکے نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل ہے جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرت نے چہپایا کچہہ چیز سے کہ حکم کیے گئے ساتہہ اظہار اوسکی کی ف ع یعنی احکام وشرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونے اہلبیت کے

ساتہہ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اونکی حق مین تحقیق اللہ تعالی نزدیک اوسکی ہی علم
قیامت کا اور اوتارتی مینہ کا یعنی آخر آیۃ تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا جبرئیل کو یعنی اونکی
صورۃ اصلیہ مین نہین دیکھا جبرئیل کو اونکی صورۃ اصلیہ مین پہلی مگر دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کی ف ح جیسیکہ فرمایا و لقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی
تحقیق دیکھا اوسکو بار دوسری نزدیک سدرۃ
ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ مین دیکھا آنحضرت نی جبرئیل کو درحالیکہ اونکی لیی چہہ سو بازو تہی تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمانکو نقل کی
یہہ ترمذی نی اور روایت کی بخاری و مسلم نی ساتہہ زیادتی اور اختلاف کی اور یہہ روایت بخاری و مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نی کہ کہا مین عائشہ سی
پس اگر نہ دیکھا محمد نی پروردگار کو تو کہان ہی اور کسپر محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس و تر آیا او متعلق ہوا ساتہہ اوسکی ف ع یعنی پس
ظاہر متبادر یہہ ہی کہ ضمیر دنی کی پہرتی ہی طرف اللہ کی و ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہہ اشکال کیا مسروق نی ت کہا عائشہ نی کہ یہہ یعنی مرجع ضمیر کا سب مین جبرئیل ہی
ف ع یعنی نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ نی واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی جبرئیل کو ہمیشہ پہر
کیا ہی وجہہ تخصیص رویت اونکی کی اسمقام مین تو گویا جواب یا عائشہ نی ت کہ آتی تہی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی شکل
اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل آئی آنحضرت کی پاس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورۃ اپنی کی کہ وہ صورۃ اصلی اونکی ہی پس روک لیا کنارہ آسمانکو
ف ع یعنی مانند اوس ہیئت کہ دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورۃ اصلی مین پس وجہ تحقیق کی یہہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتی ہین ساتہہ قول
کعب کی اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت نی دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتہہ آنکہہ بصر یا بصیرۃ کی یا ایکبار ان دونو کی بصیرۃ سی اور دوسری بصری
باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکھا آنحضرت نی اللہ تعالی کو آنکہہ سی دو بار واللہ اعلم اور یہہ نفی عائشہ کی پس احتمال ہی یہہ کہ حمل کیجاوی مطلق پر یا مقید ہو ساتہہ
نفی بصر اور جواز رویت اونکی کی سی اور ظاہر اول ہی فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نی کہ تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ کی یہہ ہی کہ حمل کیجاوی
نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر رویت دل کی ثم مجرد علم سلبی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی علم کہتی وال اللہ تعالی کا علی الدوام اور
رویت جو حاصل ہوئی حضرت کو پیدا کی گئی حضرت کی قلب مین جیسیکہ پیدا کیجاتی ہی رویت آنکہہ کی واسطی دیکہنی غیر اللہ تعالی کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ
قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وَفِیْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَفِیْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ
فِیْهَا كُلِّهَا رَاٰی جِبْرَئِیْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا
رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِیْلَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ
السَّمَاءِ اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بمقدار دو کمان کی اور یہہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی بلکہ کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ پایا دل نی جو چیز
کہ دیکہی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیران سب آیتونکی کہ
دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہہ سو بازو تہی ف ع یعنی یہہ سب ضمیرین پہرتی ہین جبرئیل کی طرف اور یہہ تاویل
مطابق ہی واسطی تاویل کی کہ عائشہ نی کی آیتون مذکورہ مین جیسیکہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعض علماء ہماری نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی
ت نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالی کی نہین جہوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکہا کہا دیکہا

تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل کو ایک جوڑے کپڑون سبز سی رحالیکہ تحقیق بہر دیا تہا اوسنی کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی
اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی البتہ تحقیق دیکہین آنحضرت نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکہا آنحضرت نی رفرف اخضر
کو یعنی سبز کپڑون والیکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ بند کیا تہا کنارہ آسمانکو ف ح تشنیہہ یہہ جو گذرا اسی معلوم ہوا کہ یہہ رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگا
تعالی کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس نو اثبات اور ساتہہ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی
صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بہی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین
ہی ولیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علما کیا کی یہہ ہی کہ آنحضرت نی دیکہا پروردگار اپنی کو سر
کی آنکہون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ نی اوسکی انکار مین متمسک حدیث سی نہین کیا
اور کچہہ سنکر حضرت سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب و بقول اللہ
کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین ہی اور یہہ نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور
ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجہی جاتی اور بعضی علما نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کے قول پر ہی اور ظاہر یہی
کہ اونہون نی یہہ قول سوای سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس
سی تکرار کی اور پوچہا کہ آیا دیکہا محمد نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکہا اوسکو پس ابن عمر نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور
عمر بن رشد نی کہا کہ عائشہ ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم نہین رکہتین انتہی اور مختار اکثر مشایخ صوفیہ سی بہی ثبوت رویت ہی وکلّم سئل
مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا
فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بِاَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور پوچہی گیی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سی کتنی موہنہ ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنی کی دیکہنی والی پس
کہا گیا یعنی امام مالک سی کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور رافضہ اونکی اہل بدعت مین سی کہتی ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکہنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف
ذات اوسکی پس کہا امام مالک نی جہوٹہی ہین وہ پس کہان ہین وہ اور کیون وہ دور پڑی سمجہنی معنی قول حق تعالی کی سی کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی فرمایا
ہی حقا تحقیق کفار دیکہنی پروردگار کی اوس روز منع کیی جاوینگی ف ع یعنی نہین دیکہتی کی اوسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسیکہ رویت ہر
ثواب سی افضل ہی اور معنی یہہ ہین کہ کہان گئی ہی اونکی عقل کہ پڑی ہین اس سی غفلت اور بعید مین مفہوم اس قول سی اور وہ یہہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی
بلکہ دیکہینگی ت کہا مالک نی کہ لوگ یعنی مسلمان دیکہینگی طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکہون سی اور کہا مالک نی اگر نہ دیکہتی مسلمان اپنی پروردگا
کو روز قیامت کی تو نہ عار دلاتا اللہ کافرونکو ساتہہ ہونی اونکی محجوب دیدار حق سی پس فرمایا اللہ تعالی نی یعنی کفار کی حق مین حقا تحقیق کفار اپنی
پروردگار سی اوس دن پردی مین ہونگی ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اور نعمت دیدار سی محظوظ و مخصوص ہون اور
یہہ محروم و مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرونکو کیون ہو نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین ٭ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ
مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ

فرفر

فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جابر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں مین مشغول ہونگی ناگہان نکلیگا اور بلند ہوگا اونکی لیی ایک نور بڑا پس اوٹہاوینگی سر اپنی تا دیکہیں نور کو پس ناگہان دیکہینگی کہ پروردگار تعالی نی تجلی کی ہی اونپر اوپر اونکی سی پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر ای بہشتیو اور یہہ یعنی سلام رب کا یعنی شاہد اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیونکی لیی ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہیگا اللہ تعالی طرف اونکی اور دیکہینگی وہ طرف اللہ تعالی کی پس التفات نکرینگی طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت مین سی جبتک کہ دیکہینگی طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالی اونکی نظروں سی یعنی ساتہہ واقع کرنی حجاب کی اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق و سرور اوسکا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ح یہہ پردہ اور پوشیدگی ہی جملہ لطف و مہربانی سی ہی اللہ تعالی کی طرف سی اپنی بندوں پر اسلیی کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رہنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک آن چاہیی کہ اوسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہوں اور ہر بار لذت و ذوق جدید پاوین

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِيْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا بَدَلَ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑوں آگ دوزخ مین سی ف ح یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعین اس عدد مخصوص کے اور بیچ ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا معہود و متعارف ہی بت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تہی یہہ آگ دنیا کی کفایت کرنیوالی یعنی عذاب و سزا دینی مین پس کیا حاجت تہی یہہ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخکو ان آگوں پر اونہتر جزو ہر ایک اون اونہتر جزو مین سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ف ت یہہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا ہی گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزوں آگ دوزخکی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہہ کہ ضرور ہی اور چاہیی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخکی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اور ونکی عذاب سی اور اسیلیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر اصناف عذاب کی بت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہہ لفظ کہ ذکر کیی گیی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین بنی آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخکی سی اور یہہ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کے یعنی بخاری کی روایت مین ہی فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزء کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزء کلہا

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی اوسمین اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخکی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتہہ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کہینچینگی اوسکو ف ع یعنی یہانتک کہ رکہینگی اوسکو ایسی زمین مین کہ نہین باقی رہیگی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگوں کا یہہ ہوگا کہ روکی رہیگی وہ نکلنی سی محشر پر کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالی نگاہ رکہیگا اوسی اور بچا لیگا نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يُرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سبکترین دوزخیونکا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکی لیی دو پاپوشین یعنی نیچے قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا اون دونون سی یعنی دونون نوعونسی کہ وہ دونون پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسیکہ جوش مارتی ہی دیگ سی نہین گمان کریگا وہ شخص یہہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین یعنی بسبب آگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکیکی حال غیر اپنی پر حال انکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین فت ع اسی صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہونگی عذاب مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ॥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سبکترین دوزخیونکا عذاب مین ابوطالب ہی اور وہ دو پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا اونسی دماغ اوسکا فت ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نخی عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت کی لیی دیا جاویگا جزا موافق اوس کی نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیونمین سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈلایا جاویگا دوزخ مین جیسیکہ کپڑ یکو مٹکی مین رنگ کرنیکی لیی ڈالتی ہین پہر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی بہلائی کبہی کیا گذری تجہپر نعمت و راحت کبہی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخکی جاتی رہی تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکہتا ہی نہ تہا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیونکا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکہی تونی محنت کبہی اور آیا گذری تجہپر سختی کبہی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجہپر سختی کبہی یعنی دنیا مین ورنہ دیکہی میں نی سختی کبہی نقل کی یہہ مسلم نی فت ع درازگی اسکی جواب کی بسبب درحاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیونکی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی شبار دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا اوسکو یعنی دیتا تو اوسکو اپنی تئین عذاب دوزخ سی چہڑا تا اگرچہ تہوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تہا مین تجہی امر حکم کیا

تہا میں تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم میں تہا اور وہ چیز یہہ ہی کہ شریک نکر تو ساتہہ میری کسی چیز کو ف ع
کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہہ ہی کہ جو کچہہ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہ ہوتا ہی اوسکی ارادہ
اور مشیت سی اور امر کبہی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت و سکیکی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی لینی پر
جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الخ بقرینہ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا یہان
نقض عہد پر ت پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نکی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہہ نہین
قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزین زمین کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ
وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون
مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی انکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی
وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا
ضعف وشدت مین ت نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ
فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ
مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون
کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی
مانند چیونٹیونکی بیچ صورتون مردونکی پہر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثونکی یہہ ہی کہ مراد متکبرین
سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پہر بڑی ہو جاوینگی اوسمین بدن انکی
اور داخل ہونگی دوزخ مین اور وہان ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا
مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہہ بہاپا واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہہ مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اشْتَكَتِ النَّارُ
اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہہ ہی اشتکت النار الی ربہا
بیچ باب تعجیل الصلوۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک
کہ سرخ ہوئی پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز وصاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی آنکہ سرخی
اوسکی امیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پہر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پہر آگ دوزخکی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکہتی
ف ع یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسیکہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور
موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ساتہہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ

ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی داننت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخمین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی **ف** ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ سی مراد یہہ ہی مثل بعد ربذہ کی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْکَافِرِ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَہٗ مِنْ جَہَنَّمَ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کا فر کا بیالیس ہاتھ ہوگا **ف** لفظ جامع کی یون ہی اثنان واربعون ذراعًا بذراع الجبار اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخمین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی **ف** کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخمین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لمبی جگہ بیٹھنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو سمجہنا چاہئی واللہ اعلم نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْکَافِرَ لَیُسْحَبُ لِسَانُہُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَیْنِ یَتَوَطَّاُہُ النَّاسُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چہہ کوس روندین گی اوسکو لوگ یعنی قدمون سی اوسپر چلین گی اوسپر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَہْوِیْ بِہٖ کَذٰلِکَ فِیْہِ اَبَدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہی سَاُرْہِقُہٗ صَعُوْدًا ایک پہاڑ ہی آگ سی چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوسی ایسی ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہی اور اوترنی مین رہیگا نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ کَالْمُہْلِ اَیْ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰی وَجْہِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْہِہٖ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی بیچ قول اللہ تعالی کی اِنَّ شَجَرَۃَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ کَالْمُہْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگار کی ہی مانند مہل کی جوش مار یگا پیٹون مین پس آنحضرت نی بیچ معنی مہل کی فرمایا مانند تل چہٹ زیت کی پس جبکہ نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست مونہہ اوسکا اوسمین یعنی ماری گرمی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِہٖ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِہٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْہِ وَہُوَ الصَّہْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیونکی سرون پر پس پہنچی گا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اور کہینچ کر کہ اوسکی پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جاویگا اوسکی دونون قدمون سی اور یہہ صہر ہی **ف** صہر ساتہہ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی معنی گلنی کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی یُصْہَرُ بِہٖ مَا فِیْ بُطُوْنِہِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنی ڈالا جاویگا اونکی سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیزکہ وہ اونکی پیٹون مین ہی اور گلائی جاویگی پوست اونکی یعنی تاثیر

اوسکا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن میں سی پہر اوسیطرح کیا جاویگا جیسا کہ تہا فاح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اونکا
اور ڈالاجاویگا گرم پانی اونکی پیٹ مین اور گلا یا جاویگا جو کچھہ کہ پیٹ مین ہی جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلنا ہم جلو دا غیرہا نقل کی یہہ
ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُسْقٰی مِنْ مَّاءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُہٗ قَالَ یُقَرَّبُ
اِلٰی فِیْہِ فَیَکْرَھُہٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْہُ شَوٰی وَجْھَہٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِہٖ فَاِذَا شَرِبَہٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَہٗ حَتّٰی
یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِہٖ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَسُقُوْا مَاءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَھُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا
یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا پانی
سی کہ زرد آب دوزخیونکا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت تلخی اوسکیکی فرمایا آنحضرت نی نزدیک لایا جاویگا
زرد آب طرف موہنہ اوسکیکی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سی بہون ڈالیگا اوسکی موہنہ کو اور گر پڑیگا پوست سر
اوسکیکا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کریگا اوسکی آنتونکو یہانتک کہ نکلیا ویگا اوسکی دبر سی پس فرماتا ہی اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی
دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کرڈالیگا اونکی آنتونکو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد کرینگی وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگی
ساتہہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچہٹ کی ہوگا یا مانند پگلی ہوئی تانبی کی یا زرد آب کی بہون ڈالیگا موہنونکو بری ہی کی چیز ہی وہ پانی نقل کیا
یہہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ کِثَفُ کُلِّ
جِدَارٍ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی
احاطہ دوزخ کی چار دیواریں ہونگی مٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ یُّھْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَھْلَ الدُّنْیَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بتحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیونکی زخمونسی بہیگا ڈالا جاوی دنیا
میں تو البتہ سڑجاوی ہر اہل دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَةَ
اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ
الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ مَعَایِشَھُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَّکُوْنُ طَعَامَہٗ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ بتحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہہ آیۃ کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکیکا یعنی جیسا کہ لائق ہی
ڈرنا یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی یہہ تفسیر کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ہو وان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا
یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا
ہی اسکو محدثون نی پس یہہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس اسمین تو کچہہ اشکال ہی ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہہ آیۃ
منسوخ ساتہہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعضی مفسرون نی اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین حالت یہ
یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت نی

لی ہس تفسیر ہسی بعضی عذاب دوزخکی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ
کیسی ٹپکی بیچ گہر دنیاکی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت
نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ
قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ
سُرَّتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی دوزخ
مین تیوری چہڑہی اور دانت کہلی ہونگی ف ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرتؐ کی جیسیکہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہہ
قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دیگی کافر کی موہنہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اوپر کا اور ہٹہ جاویگا ہونٹ
اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچیکا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل کی یہہ ترمذی نی
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ابْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ
فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی یَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُیُوْنُ
فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سی اوسنی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی ای لوگون روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی اسلیکہ نہین
ہی امر اختیاری تو تکلف کر و رونی مین اور تصور اوس حال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی
کہ عام ہو فجار کو روویں گی دوزخمین یہانتک کہ آنسون اونکی بہینگی خون ہوکر گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہو چکینگی آنسو پس
بہین گی خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکہین یا زخمی کردینگی خون آنکہونکو پس اگر کشتیان جاری کیجاویں اونکی آنسوون مین تو البتہ جاری ہو
نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُلْقٰی عَلٰی اَھْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَا ھُمْ فِیْہِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ لَّا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ
مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّۃٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ
فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُرْفَعُ اِلَیْھِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ
وُجُوْھِھِمْ شَوَتْ وُجُوْھَھُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَھُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِھِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَۃَ جَھَنَّمَ
فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ
ادْعُوْا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ
دُعَائِھِمْ وَاِجَابَۃِ مَالِکٍ اِیَّاھُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ
فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْھَا فَاِنْ عُدْنَا
فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَیُجِیْبُھُمْ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَئِسُوْا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ
وَعِنْدَ ذٰلِکَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَۃِ وَالْوَیْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا یَرْفَعُوْنَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید پس برابر ہوگا عذاب
بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہونگی کہ عذاب دوزخ ہی ف ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی ہوگا اس سی معلوم
ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی ترجمہ پس فریاد کرینگی الم بہوک سی پس فریادرسی کیی جاویگی ساتہہ کہانی کی ضریع سی ف ع ضریع
نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی اور اگر کہاتا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد
یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہونگی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم ت نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بہوک سی
پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانیکی لیی یعنی بسبب نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کی جاویگی ساتہہ کہانی گلہ گیر کی ف ع یعنی جو کہ گلی مین
جا پہنسیگا نہ نیچی اوتریگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنے قسم تہوہر وغیرہ کے یا کانٹی آگ کی اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ و
عذابا الیما ت پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتے تہے کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہہ پینی کی چیز کی پس فریاد کرینگی واسطی پینی کی
چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتہہ زنبورون کی یعنی جسپر لسونین گرم پانی
ہونگے وہ زنبورون سے اوٹہا کر دی جاوینگی یعنی ملایکہ کی ہاتہہ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگی پاس گرم پانی کی اونکی موہنون سے
بہون ڈالینگی اونکی موہنون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین
ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالینگی اوس چیز کو کہ اون کی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگی دوزخی دعا کرو ای نگہبانو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ ہلکا کری
ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہینگی دوزخی کہ ہان
آئی تہی لیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہینگے نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا
کافرون کی مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دیگی دعا اونکو اور سوقت نہ اونکی دعا نہ اورکسیکی اور یہہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسا کہ سمجہا ہی اس سے بعضے علما نی حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنی مین واللہ اعلم
ت فرمایا آنحضرت نی پس کہینگی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ۶۶ کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور
شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کیسی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سے بغیر موت ہی طلب کیا یا معنی یہہ ہین کہ ملایکہ روشنی کہینگی
کہ پکارو مالک کو پہر نوع ت پس کہینگی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سے تا حکم کری ہمارا مرنیکا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نی پس
جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنی رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک وہی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون یعنی بعضی صحابہ سے
موقوفا یا مرفوعا یہہ کہ درمیان پکارنی اونکی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب
کے عذاب باقی رہینگی فرمایا آنحضرت نی پس کہینگی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوسی سی نجات اپنی
اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہاری پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت مین پس کہینگی ای پروردگار
ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور جزم قاف سی اور ایک قراءۃ مین شقاوۃ زبر سے
سے اور یہہ دو نون لغت آئی ہین بمعنے ضد سعادت کی اور معنی یہہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر رہتی ساتہہ خاتمہ
بد کے ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہماری نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین
ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہہ سب جہوٹ ہی کہینگے اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا

دلوز دو واجاد ولما نہوا عنہ وانہم لکاذبون ت پہر فرمایا آنحضرتؐ نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار ہوکر
کتون کی اور نہ کلام کرو مجہی یعنی درفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونیکا فرمایا آنحضرتؐ نے پس نزدیک اسکی نا امید ہونگی ہر بہلائی سی ف ح
دوزخ کی نگہبانونکو پکارا کچہہ سودمند ہوا مالک سی چاہا کہ ماری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کے
اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگی نالہ وفریاد مین اور حسرت کہانی مین اور آہ وواویلا کرنی مین ف ح
زفیر اول آواز گدہی کی جیسیکہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نے لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نی کہ ایک راوی ہی حدیث
کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین کہ یہہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول
ہی لیکن یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت تک پہنچاوین یا نہ پہونچاوین اسلئے کہ یہہ خبرین قیامت کی اور گفتگو لی دوزخیونکی بغیر سنی کی حضرت سی کوئی
اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع جیسیکہ معلوم ہوتا ہی ابتدا حدیث سی **وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى
لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ
رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی ڈرایا مینی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا
مینی تمکو آگ دوزخ سی ف ح یعنی خبردی مینی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابونسی کہ تابخوداونسی
بچاسکا کہ کہا مینی اتقوا النار ولو بشق تمرة ت پس متصل ومکرر کہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور
ہلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت اس جگہ مین کہ مین ہون تو سنتی آواز اونکی بازار والی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہانتک
کہ گرپڑی کملی کالی خط دار کہ تہی حضرتؐ کی کندہ ہو پر حضرت کی پاؤنکی پاس یعنی بسبب ہلنیکی جذبہ الہیہ سی نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ
اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ
وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اگر ٹکڑا سیسی کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتہہ قول اپنی کی
اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نی واسطی بیان کرنی اشارہ بذہ کی طرف مانند کہوپری سر کی ف ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور
گران ہی اور گول اور یہہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنیکی ہین ت چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف
زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان وزمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑسی
مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سی تو البتہ چلی چالیس برس رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا
پہونچی اوسکی تہا کو ف ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندہنی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام
اللہ مین ثم فی سلسلة ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاویگی اور نتہنی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہہ
اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ

کثرت و مبالغہ ہی مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسیکہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف
بکالی نی کہ ہر گز ستر ذراع کا ہوگا اور ہر ذراع بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نوف بکالی رحمہ
کوفہ کیبیچ اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو
باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب سکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی
ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سر سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس
برس مین بہی نہ پہونچی اللہ اکبر دیکہا چاہیی کتنا کچہہ درازگی ہوگی اوسکی عیاذاً باللہ منہ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ يَسْكُنُهُ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی
اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی اور خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتہہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی
نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور ہبہب یعنی تیز و شتاب کی ہی یہہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوس مین عذاب جلد ہوتا ہی اور
اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوٹہتی ہین الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّى إِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَإِنَّ غِلَظَ
جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اوسی نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بڑی بدن ہو جائین گی دوزخیونکی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لو کان ایک
اونکیکی اوسکی کندہی تک مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹاپا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند
کوہ احد کی ہون گی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ
حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ
الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُمَا أَحْمَدُ
اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا اوسنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون
کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس اور
تحقیق دوزخ مین بچہو ہین مانند خچرون پالان بندہ ہون کی کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکیکا چالیس برس نقل کین
یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا حدیث کی ہمسی ابوہریرہ
نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی
اور کیا ہی گناہ آفتاب و چاند کا پس کہا ابوہریرہ نی کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** ع یعنی تو نص جلی کی مقابل
قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخکا عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہہ ہی کہ حسن بصری نی پوچہا

کہ حکمت اوسکی داخل کرنیکی بیان کرو اور ابوہریرہ نے جواب میں کہا کہ یہی حدیث جو حضرت سے سنی تہی تجہسے نقل کر دی اس سے زیادہ مجکو علم نہیں بعضے علما
نے لکہا ہے کہ سبب اونکی ڈالی جانیکا دوزخ میں یہہ ہے تاکہ دوزخیونکو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے بروایت دیلمی کے
مسند فردوس میں مرفوعاً کہ آفتاب اور چاند کی موہنہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف پس اسسے معلوم ہوا کہ اگر موہنہ اونکی دنیا کی طرف
ہوتے تو اہل دنیا میں سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ اسلیے ڈالی جاوینگی کہ کافر اونکو پوجتے تہے اونکی جلانیکی لیے لہیں
کہ دیکہو جنکو تم پوجتے تہے اونکا یہہ حال ہے ت یہہ حدیث حسن نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهُ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچہا گیا یا رسول اللہ اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکرے خدا کے
رضامندی کیلیے طاعت یعنی واجبہ اور نہ چہوڑے خدا کیلیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ ف ع بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو نقل
کیے یہہ ابن ماجہ نے

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ہے بیچ بیان پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے ف ع یعنی
اسمیں حدیثیں ایسی مذکور ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور اب موجود ہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہے
برخلاف اسکے کہ بعضے معتزلہ کہتے ہیں کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہیں ہوئی ہیں روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمیں بیان ہے اسکا کہ کسکے
لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہیں اور ذکر ہے بعضے اوصاف اونکا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ
وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِيْ
اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ
حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهُ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا
اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ
يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جہگڑا کیا آپسمیں جنت اور دوزخ نے ف جہگڑنے سے ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سے کہ کیوں ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالی نے کہ یہہ مقتضای
مشیت و ما اختیار میرے کا ہے ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا یعنی اور دوسرے کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی میں واسطے
متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا مجکو کہ نہیں داخل ہونگے مجہمیں مگر ضعیف لوگ لوگون سے یعنی بیکس اور مسکین حقیر اور کم نام و کم اعتبار اور لوگو
کے نظرون سے گرے ہوئے ف ع یعنی اکثر لوگونکے نزدیک ایسے ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولکن اکثرہم لا یعلمون ورنہ اللہ کے نزدیک بڑی قدر والے ہیں اور ایسے ہی اونکے
نزدیک جو پہچانتے ہیں اونکو قسم علما و صلحا سے اور مراد حصر سے غلبہ ہے یعنی اکثر اور غالب ایسے ہونگے والا انبیا اور رسول در بادشاہ بھی اوسمیں داخل ہونگے یا
مراد رکہیں ضعفا سے فروتنی کرنیوالے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنیوالے واسطے خلق کی اور خوار رکہنے والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سے اپنی نزدیک
ت اور نہیں داخل ہونگی مجہمیں مگر بہولی فریب کہا جانے والے ف ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رے کی تشدید سے یعنی عدم تجربہ اور وجود

غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتہہ مہم عقبی کی جیسیکہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی
بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الاخرۃ
ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتہہ تیری جسکو کہ چاہتا
ہون مین اپنی بندونسی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتہہ تیرے
جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندونمین سی ف ع حاصل یہہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کی اور
وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتہہ ہر ایک کی مقام فضل نہین باوجود علم اس بات کی کہ ایک دان دوزخ مین
سی قبیلہ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی والا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیی تم مین سی پری اوسکی ہی یعنی ہر
ایک کو بہر دونگا لوگونسی ایسی پر دوزخ پس نہین بہرےگی ف ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلأت وتقول ہل من مزید یعنی
پس طلب کری گی زیادتی اور نہین بہرےگی دوزخ یعنی کہ تقریر پائی وسکی ایسی ت یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ
بس بس بس ف ح ع اطلاق پانوکا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسیکہ ید اور وجہ اور عین اور حکم متشابہات کا کہ قران اور حدیث
مین آیا ہی یہہ کہ اعتقاد کری کہ جو کچہہ مراد ہی اوسکی حق ہی اور دریی دریافت کیفیت اوسکیکی نہ پڑی مذہب سلف یہی ہی اور اوسیطرف لی یہی اختیار کیا
ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکیکا ہی اور بعضون نی اور اور کچہہ تاویل کی ہی ساتہہ وجہہ
کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی ت پس اوسوقت بہرجاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کی جاویگی
بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ جاویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی اپنی مخلوق سی کسیکو ف ع
کہ بی گناہ کہین دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخکو اونسی بہری اور مراد ظلم سی اس جگہ صورت ظلم کی ہی ورنہ اگر بیگناہ
کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کریگا
ت اور واسطے بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیی ایک خلق جدید ف ح کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین
داخل کریگا فضل ورحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا
قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى
يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی
اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن وانس اور کہیگی دوزخ
آیا ہی کچہہ زیادتی یعنی بہرنیکی نہین اور بس نہین کرنیکی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا
ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ جاوینگی بعضی اجزا دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہوجاویگی اور کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور
تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت وزیادتی یعنی زیادہ مکان خالی ہونگی رہنی والونسی یہانتک کہ پیدا کریگا
اللہ تعالی بہشت کی لیی ایک خلق کو پس بساویگا اوس خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَذُكِرَ
حَدِيْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِيْ كِتَابِ الرِّقَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہہ کلمہ

ہین حفت الجنۃ بالمکارہ کتاب الرقاق مین **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبرئیل اذہب فانظر الیہا فذہب فنظر الیہا والی ما اعد اللہ لاہلہا
فیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا احد الا دخلہا ثم حفہا بالمکارہ ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا
قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لا یدخلہا احد قال فلما خلق اللہ النار
قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بہا
احد فیدخلہا فحفہا بالشہوات ثم قال یا جبرئیل اذہب فانظر الیہا قال فذہب فنظر الیہا فقال ای رب
وعزتک لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلہا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل کو
کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہی میں نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی
اللہ تعالی نی بہشتیونکی لیی بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندونکی لیی تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہ نی دیکہین ہین اور نہ کسی کان
نی سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی ت پہر آئی جبرئیل حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین
سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونیکی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنیمین
بسبب خوبی و سرور اوسکی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو ت پہر گہیرا اوسکو ساتہہ
مکروہات طبیعت کی ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اوس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس
پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گہیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی ت پہر فرمایا اللہ تعالی نی
کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب اوسمین زیادتی اور کچہہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکی پس گیی جبرئیل اور
نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکہا جو کچہہ کہ گرد اوسکی گہرا ہی پہر آئی جبرئیل اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین
کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس و کسر شہوات ہی یعنی بسبب انکی دشوار ہی بہشت
کو پہونچنا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخکو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکہہ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی
اور بری چیز پیدا کی ہی میں نی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پہر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای
پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونیکا اوسمین
پس گہیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتہہ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہون کی پہر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس گیی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق
ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین ف ح ع یعنی یہہ شہوات و معاصی ایسی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس
و طبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ در آوی اور یہہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح
کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوما الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ

قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پہر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کی طرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی میں تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی ف ح لفظ قبل ساتہہ زیر قاف اور زبر ب کی ہی اور پیش دونوں کی بہی روایت ہی اور ساتہہ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی سب معنی مقابل کی ت پس نہیں دیکہی میں کوئی چیز قسم دیکہی کی چیزونسی مانند اوس چیز کی کہ دیکہی میں آج نیکی و بدی میں ف ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیزونسی پایا میں اور دوزخ کو بدتر دیکہنی کی چیزونسی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود اوس طول وعرض کی کیونکر ممثل مصور ہوئی دیوار مین اور جواب یہہ دیتی ہین کہ جیسیکہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہہ بہی ہی کہ حدیث سی یہہ نہین لازم آتا کہ بہشت و دوزخکی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہ اور اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثو نمین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مین بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رای کی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب پاتی ہی اور یہہ بہی کہا ہی علمانی کہ مراد یہہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مینی اسحال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ دیکہا مینی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اسصورت مین کچہہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہہ بخاری نی

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

باب ہی بیچ بیان ابتداء پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کی ف ح آغاز امر دین و ملت کا اور اصلاح و انتظام امور عالم کا اونسی ہی اور ابتداء پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملتون والی بلکہ مجوس سب متفق ہین اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا یا نہی کہ کوئی چیز نہ تہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر مخبر صادق کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح و قلم او لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش اور کرسی اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن والنس کو جیسیکہ حدیثو نمین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمانی کہ اجسام حادث ہین ساتہہ ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین آیا ہی اور یہہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کی کہ نام اوسکا طالیس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمانی کہ اوستی یہہ قول مشکوۃ نبوت سی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت وجلال سی پس پگہل اوسکی اجزا او پانی ہوگئی اوسمین سی ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوین کی پس پیدا کئی اوسنی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوسنی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اسطرح سب مین اقوال مختلف ہین اور یہہ امور عقل و قیاس سی نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہہ استنباط و فہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقایق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ

اقبلوا البشریٰ یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اھل الیمن فقال اقبلوا البشریٰ یا اھل الیمن اذ لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قبلنا جئناک لنتفقہ فی الدین ولنسألک عن اول ھذا الامر ماکان قال کان اللہ ولم یکن شیء قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السمٰوٰت والارض وکتب فی الذکر کل شیء ثم اتانی رجل فقال یا عمران ادرک ناقتک فقد ذھبت فانطلقت اطلبھا وایم اللہ لوددت انھا قد ذھبت ولم اقم رواہ البخاری

سے روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تہا مین دیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ بڑا مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم **ف** ع یعنی قبول کرو اور مجہسی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتہہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی یعنی سیکہو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک **ت** کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہہ دین وتفقہ کی پس کچہہ دیجئی ہمکو **ف** ع ح یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچہہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت نی ناشایستی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکر ازراہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم **ت** پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نکی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپکی پاس تا دانشمند ہووین ہم دین مین **ف** ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکی لیی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پستی مین پس عالی ہمتی پہنچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسیکہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ کی اور ساتہہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو وعافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا ازراہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت ونار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازہ پر دی اوس شخص کو کسی نی دینار مدینہ والون مین سی ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب الی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس منکشف ہوا اونپر یہہ قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای کم ہمت پایا تونی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونی ایک ٹکڑا دنیا کا دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونی مانند ابو العباس کی عفو وعافیت تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین ودنیا تیری کافی ووافی **ت** اور آئی ہین ہم تاکہ پوچہین ہم آپسی ابتداء اس امر سی یعنی پیدایش سی اور مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ **ف** ع یعنے ازل الازال مین جیسیکہ ہی وہ ابد الآباد مین پاک وصف تغیر وحدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم **ت** اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز **ف** ع بلکہ جو کچہہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی **ت** اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان وزمین **ف** ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی گیی پہلی آسمان زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان وزمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کی جیساکہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اسکا اول

کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قایم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوس مین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسیلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوسی سی اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین ادہی کہتی ہین ت کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈہ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈنیکو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی یہہ بخاری نی ف ح عمران دروازہ پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ لیس وہ اوٹہی بنابر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فواید صحبت شریف آنحضرت کی سی اور حقایق و علوم سی کہ وہان کو رہوتی تہی محروم ہوا **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی امیر المومنین عمر رض سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہماری یا واسطی نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدا پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ح یعنے احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہہ کہ آنحضرت نی بیان کیا احوال سب اشیا کا تا وقت دخول جنت و نار کی اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچہہ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ت یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنیکی فراموش نکیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہہ لکہا کہ مہربانی میری سبقت لیگئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ت ع اور معنی یہہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آئی کہا تورپشتی نی احتمال ہی کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اسی قضا کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اور تمام خلایق سی اوٹہائی گئی کہ کسیکی حیز ادراک مین نہین آئی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسیکہ قران مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شی یعنی عذاب اپنا پہنچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہ سی اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گیی فرشتی نور سی **ف** ح قاموس مین ہی کہ نور روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی **ت** اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنونکی جیسیکہ آدم باپ ہین بشر کی شعلہ آگ دہوین ملی ہوئی سی اور پیدا کیی گیی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گیی تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح یعنی قران مین خلقہ من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعًا کہ پیدا کیی گیی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی ابی امامہ سی مرفوعًا کہ پیدا کیی گیی حورعین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ پیدا کیا اللہ عزوجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو ہین اور ایک قسم ہین کہ اونپر حساب وعقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین اقسام پر ایک قسم تو مانند چارپایوں کی اور ایک قسم ہین کہ بدن تو انکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسیکا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین چہوڑا اونکو جب تک کہ چہوڑنا اونکا چاہا **ف** ح ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت مین ہوا حالانکہ اخبار دلالت کرتی ہین اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان مین کہ عرفات کی جنگلون مین سی ہی اور بعد از درست کرنی اونکی پہونکنی روح کی بہشت مین لیگیی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال و انکی ہی یعنی پیدا کرکر رکہا بہشت مین اور توربشتی نی کہا کہ مجہی گمان یہہ ہی کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہی راوی سی پہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نی پہرنا گرد پتلی و انکی دیکہتا تہا کہ کیا ہی یہہ یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی مین اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اوس سی پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سی پہچانا کہ یہہ پیدا کیا گیا ہی پیدایش غیر مضبوط **ف** ا ع یعنے نہین تقویت ہی بعض اعضا کو بعض سی اور نہ قوت ہی اور نہ ثبات بلکہ ہی متزلزل الامر متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیی اور بعضون نی یہہ معنی کہی ہین کہ اپنی نفس کا مالک نہیں ہوسکیگا اور نہین نگاہ رکہہ سکیگا اپنی تئین بہوک سی اور شہوات سی یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور کمر اسکی باندہی کہ گمراہ کرنی مین اور بعضون نی کہا کہ نہین مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ختنہ کیا ابراہیم نبی نی اس حال مین کہ وہ اسی برس کی تہی ساتہہ قدوم کی **ف** ح کہا نووی نی کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت مین اختلاف ہی تشدید و تخفیف مین کہا جاتا ہی آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سی قریہ ہی شام مین پس جسنی کہ روایت کیا ہی قدوم کو تشدید سی مراد ہی قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہی قریہ کو اور آلہ کو اور اکثرون نی تخفیف ہی پڑہی ہی حاصل یہہ کہ اکثرون کی نزدیک معنی یہہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سی یا قدوم مین کہ قریہ ہی شام مین **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ اِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَقَوْلُهٗ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذْ اَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَّعَهُ امْرَاَةٌ مِّنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَسَاَلَهٗ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ اُخْتِيْ فَاَتٰى سَارَةَ

فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَأَتِيْ يَغْلِبْنِيْ عَلَيْكِ فَاِنْ سَأَلَكِ فَاَخْبِرِيْهِ اَنَّكِ اُخْتِيْ فَاِنَّكِ اُخْتِيْ فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا قَامَ اِبْرٰهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ فَاُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَاُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهٖ فَقَالَ اِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِيْ بِاِنْسَانٍ اِنَّمَا اَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَاَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ویسی ابوہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہوٹ نہین بولا ابراہیم مگر تین جہوٹ تین بار **ف ع ح** انبیا معصوم ہین وہ مطلق جہوٹ نہین بولتی پس یہان جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا یہہ بہ نسبت سنی والونکی ہی کہ یہہ باتین صورت مین جہوٹ تہین لیکن نفس الامر مین سچی انکو عربی مین معاریض کہتی ہین اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ چوتہا جو کہا ہی ہذا ربی وہ وقت تکلیف مین نہ تہا بلکہ ایام طفولیت مین تہا اوسکا کچہہ اعتبار نہین **ت** دو جہوٹ اون تینون جہوٹون مین سی تو ذات خدا مین ہین **ف ح** یعنی واسطی خدا کی اوسکے حکم اوسکیکی اور طلب رضا اوسکیکی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیے نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہہ حق کی تہی اور تیسری بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیے تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیے بہی حاصل ہی **ت** ایک قول اونکا یہہ کہ تحقیق مین بیمار ہون **ف ح** یہہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کیلیے بلایا اور اونہون نی چاہا کہ مین نجاؤن تا بتشکنی کرون اوسوقت یہہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑجاوین اور یہہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن تاویل اسکی یہہ ہی کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مین مستعد تہہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسیکہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا ہی ع اگر تو اینک تماشا عید خود طلب بند خلیل وار جواب بگو کہ بیمارم **ت** اور دوسرا قول اونکا یہہ ہی بلکہ کیا یہہ بڑی اونکی نی **ف ح** جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی بتونکو توڑڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہہ کام کیا ہی ہماری خداؤن سی ای ابراہیم اونہون نی فرمایا کہ یہہ بت جو سب مین بڑا ہی اسی نی یہہ کام کیا ہی اگرچہ یہہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض اونکی تنبیہہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کرسکتا ہی وہ اور کو کیا نفع و ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہوت **ت** اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسری جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم اور سارہ بیوی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ساتہہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہہ ایک عورۃ ہی بہترین لوگونسی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسیکو طرف ابراہیم کی بلانی کی لیی پس گیی ابراہیم پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہہ عورۃ کہ تیری ساتہہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم سارہ کی پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانیکا شر اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بیوی میری ہی تو غالب ہوگا مجہپر تیری لیینی مین یعنی زبردستی تجکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن ہی میری اسلیے کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نسبت کرنا اخوت اسلام کی اور یہہ جو ہی اسلیے کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوا ہی میری اور تیری **ف ح**

یہہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت مین کوئی وہان اونپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہہ بہی ایک توجیہ اوسکی واسطی صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوط بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط جواب اسکا یہہ پایا ہی کہ مراد ابراہیم کی یہہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط اونکی ساتہہ نہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علماء نی کہ کیون نکہا ابراہیم نی کہ یہہ بیوی میری ہی حالانکہ بیوی کو اوسکی میان کی ہاتہہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بیوی ہو یا بہن لیلیتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بیوی کو میان سی لیلیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی ہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق وا ہی تہا اوسکی بنسبت غیر اوسکی پس چاہا ابراہیم نی کہ تمسک کرین ساتہہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نی کسیکو طرف سارہ کی اونکی بلانی کی لیی پس بلالی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم نماز پڑہنی ف ح ع اور مناجات کرنی اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی چنانچہ کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہہ کر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہہ تخفیف کی ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علماء نی یا تو یہہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی کہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین خذ ساتہہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسیکی دل کی بسبب افسون یا سحر کی ایسا کہ اسمین وحیران ہو ت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر فغط ق ح ساتہہ پیش غین معجمہ اور تشدید طاء مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہہ کہ سخت گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہوگیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاونگا مین تجکو یعنی کچہہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑ گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوسحالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاونگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوٹ گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسیکو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو یعنی تاکہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور تو نی چاہا کہ یہہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ق ع ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم کو دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری ہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اوس ایام مین سو برس کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم کی پاس اسحال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو انکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہ تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بداندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور مجہپر سرایت نکی اور کچہہ زیان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ نی کہ وہ ہاجر مان تمہاری

ہلی ہی یعنی آسمان کی پانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی روایت کی یہہ خطاب حضرت اسمعیل عم کی اولاد کو ہی اور ساتھہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب
اونکی اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتھہ اسکی اسکی
طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل عم کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی صانع
اوسکو آسمان سی بہیجتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ خطاب انصار کو ہی اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء تہا اور
اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوسی او ر بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین اور جہان مینہ
ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجرہ کی بطن سی نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی یون کہا
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ
تُحْيِي الْمَوْتٰى وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ
الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتھہ شک کرنیکی ابراہیم
سی جسوقت کہ کہا ابراہیم نی ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو تمام بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم
تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور سبب فرمانی اسحدیث کا یہہ ہی کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم
نی نہ ہمارے پیغمبر نی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لایق تر ہین ساتھہ شک کی ابراہیم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت
نی ثابت کیا شک حضرت ابراہیم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حالانکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین
کو کہ اول مومنون اور موقنون کی ہین کچہہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو کہ شک راہ
نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب
عبارت اوسی سی ہی یا جب لا ابراہیم عم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن اشکال یہہ
آتا ہی کہ اسحدیث سی ترجیح ابراہیم عم کی آنحضرت کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ حضرت نی یہہ بات بطریق تواضع کی فرمائی یا فرمائی
ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہہ ہر اوسحدیث کی ہی کہ حضرت اوپر عدم فضلیت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف رکن سخت کی شرح رکن
ہر چیز کی کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہہ ہی کہ جب قوم لوط نی قصد کیا ایذا دینی کا اونکی
مہمانونکو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط نی لو ان لی بکم قوة کاشکی مجکو ہوتی قوة یعنی بذات خود قوة مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی
رکہتا مین او آوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈتا مین ساتھہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوة سی باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرمایا
ہین آنحضرت کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط کو کہ پناہ ڈہونڈتی تہی ساتھہ رکن شدید کی آدمیون مین سی حالانکہ رکن شدید یہہ چہنگل مارنا ساتھہ عصمت
حق او حفظ اوسکی کی ہی اور عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہہ تقصیر واقع ہو اور وہ کام کری کہ نہ کرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور
بخشی فلانیکو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی لیا ہی مضمون ابن ملک وغیرہ سی نقل کرکر لکہا ہی کہ میری نزدیک یہہ
معنی لیتی بنسبت انبیا علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ
زندہ پس کیونکر متصور ہو کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان مرتبہ یا کم ہمتی کی پس معنی یہہ ہین کہ وہ بمقتضای جبلت

بشریہ کی بعضی امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتھہ جماعت قویہ کی پس جاننی ہی ہمارے لیی بہی اسباب سیلی کہ ہم مامور ہین ساتھہ
متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدا کلام مین رحمہ اللہ کہنا اسلیی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان
کا اونپر جیسیکہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب پہر فرمایا آنحضرتؐ نی ت اور اگر ٹہیرتا مین قیدخانہ مین اوس مدت
دراز مین کہ ٹہیری یوسف تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالیکا ف ح کہ بادشاہ مصر کی طرف سی حضرت یوسف کی بلانیکو آیا تہا اور قصہ اسکا یہہ ہے
کہ حضرت یوسف علیہ السلام نو برس سی قیدخانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا اونکو تا خلاص کری اور مقرب کری تو یوسف عم
نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور ان عورتونسی کہ مجکو دیکہہ کر ہاتہہ کاٹ ڈالی تہی عصمت وغیرت میری تحقیق
کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قیدخانہ مین مجہہ پر گذرتی
اور کوئی میری چہٹانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور پہر منتظر تحقیق حال کا نہوتا میں ورتوقف وتامل نکرتا جیسا کہ یوسف نی کیا پس
اسمین تعریف کی آنحضرتؐ نی یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رای اونکیکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک
قیدخانہ مین ٹہیری اور پاوی محنت وشدت وسختی وہ پہر کوئی اوسکی چہٹانیکو آوی اور وہ صبر وثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور
نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اسحال پہ ہوتا تو جلدی سی نکلتا اور صبر نکرتا اور یہہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح وثنا یوسف کی
ورنہ استقامت آنحضرتؐ کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء فاذاہ من اذاہ من بنی اسرائیل
فقال ما تستر ہذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص او ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلا یوما وحدہ لیغتسل
فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمع موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتہی الی ملاء من بنی اسرائیل فراوہ عریانا
احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسی من باس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ
ثلثا او اربعا او خمسا **متفق علیہ** اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق موسی علیہ السلام تہی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکہا جاتا تہا اونکی جلد بدن سی کچہہ بسبب شرم کہنی
کی یعنی مارے شرم کی تمام بدنکو ڈہانکی رکہتی تہی ہرحال مین وہ نہاتی وقت پس ایذا دی ان لوگون نی کہ ارادہ کیا انکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل
مین سی پس کہا یعنی موذیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہہ تکلف ومبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو
کوڑہ ہی یا بیضتی پہولی ہوئی ہی اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگونپر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی بیچ
حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی لوگون سی یکدن نہانی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتہر پر پس بہاگا پتہر اور لیگیا کپڑی موسی کی
پس دوڑی موسی اوس پتہر کی پیچہی کہتی ہوئی دی کپڑی میرے ای پتہر دی کپڑی میری ای پتہر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کی
بنی اسرائیل مین سی پس دیکہا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدائش خدا کی یعنی مبرا اون عیب ونقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی
تہی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچہہ نقصان وعیب ف ح اسی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون
کو ہر عیب ونقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہہ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوسی مبرا ہوکر معزز ومکرم ہون خلق مین ت اور شروع کیا موسی نی
پتہر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتہر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ ف ع ح ہر بار کہ مارتی تہی

ایک نشان لکڑی کا پتھر پر پڑجاتا تہا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کے کہ بہاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی علیہ السلام کی ایک تو
چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہہ بہی معلوم ہوا اسحدیث سے کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوۃ میں اگرچہ ہی ڈہانکنا ستر کا افضل اور یہہ بہی اسی سے معلوم
ہوا کہ انبیاء اور صلحاء مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی علیہ السلام کو یہہ
کہ اوٹہا رکہین وہ پتھر ساتہہ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سے ایکبار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سے بارہ چشمی چنانچہ
یہہ حال مذکور ہی قرآن مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ
يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا
تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ایوب نہاتی تہی ننگی ف ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ما بعد کا یحثی فی ثوبہ اور یہہ
بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسیکہ موسی علیہ السلام کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
اشارہ کیا طرف اسکی کہ ستر اولی ہی واسطی حیا کرنیکی مولی سے ہماری آنحضرت مبعوث ہوئی واسطی پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہہ نہانا اونکا
کا بعد حاصل ہونی صحت و عافیت کی اوس مرض سے کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین اللہ تعالی نی ٹڈیان سونیکی اونکی گہر مین سات برس
گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونیکی پس شروع کیا ایوب نی سمیٹنا اور رکہا اپنی کپڑی مین ف ع ظاہر تر
یہہ ہی کہ لیتی ہون ایوب اونکو ایک ہاتہہ سے یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی پہنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو پہلی غسل کی یا بعد
اوسکی یا پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو پس پکارا ایوب کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ مہربانی کی کلام کی ایوب کیا نہین بی پروا کیا مین نی تجکو
اوس چیز سے کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا ہی مین نی تجپر کہ تجکو احتیاج نہین ہی ان ٹڈیونکی کہ اوٹہالی تو نی اور اپنی کپڑی مین جمع کرین کہا ایوب
نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سے اور زیادتی رحمت تیری سے ف ع
ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر آوے ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہو کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیونکو
بسبب پکہنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سے تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اسحدیث سے معلوم
ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکرگذار رہیگا اور صرف کریگا اوسکو اوسجگہہ کہ
دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سے نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ
فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ
الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ
مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ فِيمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِي أَحُوسِبَ بِصَعْقَةِ
يَوْمَ الطُّورِ أَوْ بُعِثَ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ کہا ایک شخص نی

مسلمانون مین سی اور ایک شخص نے یہود مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمدؐ کو سارے جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی
اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھہ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی
کی مونہہ پر ف ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس (تحقیق مین نی برگزیدہ کیا تجکو لوگون پر) تو مراد یہہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ
کیا تہا اور یہہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرتؐ کی برگزیدگی کا انکار کرتا ہی اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا
تب پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرتؐ کو ساتہہ اوس چیز کی کہ تہا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچہا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچہہ کہ گذرا تہا اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرتؐ کو یعنی مطابق خبر یہودی
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسی پر اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہو کر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش
ہو کر گر پڑونگا مین بہی ساتہہ اونکی پہر ہونگا مین اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکہونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی کہڑی ہین
ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین کہ آیا تہی موسی درمیان ان لوگون کی کہ بیہوش پڑی تہی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجہسی یا نہ متعلق ہوئی ساتہہ
عرش کی پاہی موسی اون لوگون مین کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نی ف ح ع یعنی بیہوش ہو جانی سی جیسیکہ اس آیہ مین
فرمایا فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پہونکا جاویگا صور مین ہلاک ہو جاوینگی جو کہ آسمان و زمین مین ہین
مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ وہ ہلاک نہو جیسیکہ فرشتی پس شاید کہ موسی بہی اونہین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی
میری تو یہہ فضیلت ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہہ بہی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہو یہہ اسطرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہہ ہی کہ فضیلت
دو ساتہہ جمیع انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچہہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ اسمین سب
برابر ہین تب اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہہ صعقہ بہ نسبت موسی
کی ساتہہ صعقہ روز طور کی ف ح یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تہا اور اوسسی منع کیی گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی بیہوش
ہو کر گر پڑی تہی آج اس صعقہ کو ساتہہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تہا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہو چکا تہا اوسکی بدلی اب نہوا اہ
تب یا صعقہ بیہوشی ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ح پس جب موسی کو یہہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی تو فضیلت کیون
دین مجکو اوسپر اور یہہ تواضع ہی آنحضرتؐ کی اور یہہ بہی ہی کہ یہہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی کی نہین ہی یا وقوع
اسکلام کا پہلی اوترنی وحی کی سی ساتہہ افضلیت آپکی کی ہی اور جاننا چاہیی کہ یہہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ بہ نسبت پہکنی صور کی روز قیامت کی حاصل
ہوگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل ہوگا اور یہہ بہی ہی کہ بعد
اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرتؐ اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماتی کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی اس حدیث مین صعقہ ہی کہ
بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوسوقت کا حال فرمایا کہ جب افاقہ پاونگا موسی کو دیکہونگا کہ پکڑی ہونگی
جانب عرش کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ پہ اوس صعقہ نفخہ صور کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون
نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بہی ہوگا فتدبر تب اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن متی سی ف ح ع لفظ متی ساتہہ زبر میم اور تشدید
تی مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ یہہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام

کا ذکر اسلیے کیا کہ یہہ اولوالعزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اور نکل گیے قوم مین سے اور کشتی مین بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قران شریف
اور تفسیرون مین مذکور ہے پس یہان مظنہ تہا کہ کسیکو انپر فضیلت دین پس حضرت نے روکا اپنے امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکرے ت اور ابو سعید
کی روایت مین ہے کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیونکے یعنی نہ کہو کہ فلانا پیغمبر افضل ہے فلانے سے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور یہہ روایت ابی ہریرہ کی ہے
کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح یہہ تہی یا تو ہے پہلے اوترنے وحی کے ساتہہ تفضیل کی یا مراد یہہ ہے کہ نہ فضیلت دو اصل نبوت
مین یا اس طرحکی فضیلت کہ اوسسے حقارت اور ردنکی لازم آوے کہ یہہ کفر ہے اور اکثر نسخون مین تو لفظ لاتفضلوا ضاد معجمہ سے ہے اور ایک نسخہ مین صاد
مہملہ سے ہے یعنی فرق نکرو درمیان اونکے بموجب فرمانے اللہ تعالی کے لانفرق بین احد منہم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ
اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہنچتا کسی
بندہ کو کہ کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے ف ش ع یہہ عبارت دو احتمال رکہتی ہے ایک تو یہہ کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہین کہ مجکو بہتر نہ کہو یونس سے تو سمجھ
یہہ کہ کوئی اپنے تئین بہتر یونس سے نہ کہے اسلیے کہ کوئی ولی ہے نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے
اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی کہے مین بہتر ہون یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جہوٹا ہے ف ش ح ع
اور یہہ معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سے کفر ہے اسلیے کہ علما اتفاق رکہتے ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنے تئین بہتر پیغمبرون سے جانے اور حضرت صلعم نے جو
اپنے تئین اونسے بہتر کہنے سے منع کیا بطریق تواضع اور کسر نفسی کے فرمایا پس نہین ہے یہہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون
اولاد آدم کا اور نہین فخر کی راہ سے کہتا بلکہ واسطے ذکر کرنے نعمت کے اور بیان واقعے ہے اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اونکے اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہے
وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ
لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
وہ لڑکا کہ مار ڈالا اوسکو خضر نے پیدا کیا گیا تہا اسحال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ش ح یعنی تقدیر الہی مین یہہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہہ منافی
نہین ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیے کہ مراد اس سے مہیا ہونا اور مستعد قبول کرنے اسلام کا ہے اور یہہ منافی نہین ہے شقاوت
خاتمہ کی حاصل یہہ کہ فطرۃ بغیر سابقہ کی ہے ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین ف ش ح ع
یعنے ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سے وہ بہی اتباع کرتے اوسکا اور کافر ہوجاتے حاصل یہہ کہ علت اوسکی قتل کی مرکب تہی اسسے کہ
تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہے اس باب مین اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ وہ
انبیا مین سے ہین اور لفظ خضر ساتہہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زبر خ اور جزم ض سے اور نام اونکا الیا بن ملکان ہے اور بعضون نے کہا
کہ یہہ بہائی ہین الیاس کے اور بعضون نے کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹے ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی زمانہ مین تہے اور بعضون نے کہا
کہ اولاد نوح سے ہین ہفت واسطہ اور باپ انکے بادشاہون مین سے تہے واللہ اعلم اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ پیغمبر ہین معمر پوشیدہ آنکہ کی نظرون سے اور زندہ
ہین روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کے اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سے صلحا اور ملاقات کرنا انکا بعضی صلحا سے اور ہم کلام
ہونا اونسے اور حاضر ہونا بزرگ وخیر کی جگہو نمین مشہور ہے اور بعضی بڑے محدثون نے مثل بخاری اور ابن المبارک وغیرہ کے انکی حیات کا انکار کیا ہے اور
ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہے چنانکہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین اور قصہ احوال حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے

الکہا ہی کہ ایک دفعہ یہہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون نی فرمایا قف یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشایخ وقت کہ النسی ملتی تہی اونکو
وصیت کرتی تہی کہ لازم کر و اپنی پر جانا مجلس شیخ عبدالقادر میں اسلیی کہ وہان برکتین اوترتی ہین اور حاصل ہوتی ہی اوسی سعادت نقل کی یہہ
بخاری ومسلم نی **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ**
بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا نہیں
نام رکہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹہی تہی زمین خشک سفید پر کہ لایق روئیدگی کی نہ تہی یا گہانس خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گہانس لہلہانی
لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تروتازہ گی کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ**
مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ
الْمَلَكُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ
وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ اَلْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا
سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ
نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح قبض کرنیکی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت ﷺ نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی
آنکہہ پر پس پہوڑ ڈالی آنکہہ فرمایا آنحضرت ﷺ نی پس پہر گیا فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تونی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق
پہوڑ ڈالی آنکہہ میری فرمایا حضرت ﷺ نی پس پہیر دی اللہ تعالی نی طرف اوسکی آنکہہ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی
دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا ہی تو زندگانی دراز تو پس رکہہ ہاتہہ اپنا یعنی ایک ہاتہہ یا دونون ایک بیل کی پیٹہہ پر پس او سچیز کو کہ ڈہانکی ہاتہہ تیرا بالونسی
اپنی جتنی بال تیری ہاتہہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی وتنی ہی برس کہا موسی نی پہر بعد اس زندگانی دراز کی کیا ہی
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی نی پس اختیار کی مینی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کیجیو مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس سی اگرچہ
مقدار ایک سنگ انداز کی ہو **ف** **ح ع** یہہ مناجات حضرت موسی نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین فضل تہا بہ نسبت اور جگہون کی اور مدفن
تہا انبیاء کا اور شاید کہ یہہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور اونہون نی قریب ہونا
چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اسی کہ مبادا میری قبر مشہور ہوا اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین پڑین اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب
ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی ﷺ فرمایا آنحضرت ﷺ نی اگر ہوتا مین نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکہا دیتا مین
تمکو قبر موسی ع کی ایک جانب راہ کی نیچی ریگ تودہ ریت سرخ کی **ف** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا
ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ قبض روح کی لیی آوی طمانچہ مارنا اوسکی موہنہ پر چہ یارا اور اسی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا
مین سمجہی جاتی ہی اور یہہ کیا لایق ہی مقام نبوت ورسالت کی جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہہ
ملک الموت ہی روح قبض کرنیکی لیی آیا ہی بلکہ جیسی کہا کہ ایک مرد بیگانہ اندر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ
نوبت اوسکی اندہا کرنی کی پہونچی اور یہہ بہی ہی کہ موسی علیہ السلام نی اوسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی

قابض روح نہیں ہوتا پس غصہ کیا اوسپر اور غصہ درروغ گو پر للہ فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسیلیی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا
اور دوبارہ جو ملک الموت بعلامت فرشتی کی آیا منقاد ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تہی
اور وہ مظہر جلال تہی چنانچہ اپنی بہائی ہارون علیہ السلام کی داڑہی اور بال پکڑلی تہی بسبب تقصیر کہ بہہ منع کرنی گوسالہ پرستی کی تہی پس حاصل یہہ کہ
یہہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیی اسپر اور محامل و تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا
اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَیْتُ اِبْرٰهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ
فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو
لائی گیی میری انبیاء **ف ع** یہہ یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمانونکا کہ انبیاء سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسیکہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہہ ہین کہ ارواح انبیاء کی روبرو لائی گئین متشکل اون صورتون کی کہ تہین دنیا مین پس ناگہان دیکہا مین
کہ موسی علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مرد ان شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکہا مین
عیسی بن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین ان شخصونکا کہ دیکہی مین مشابہت مین ساتہہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی سا
مشابہت رکہتی ہین عیسی علیہ السلام سی اور دیکہا مین ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک تر بیچ ان شخصونکا کہ دیکہی مین مشابہت مین ساتہہ اوسکی یا
تمہارا ہی مراد رکہتی تہی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت مین اور حضرت ابراہیم مین بہت مشابہت تہی اور دیکہا مین جبرئیل کو پس ناگہان نزدیک
تر بیچ ان شخصونکا کہ دیکہی مین مشابہت مین ساتہہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف ع** دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر بہی پڑہتی ہین
صحابہ مشہور مین سی تہی یہہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بہی انہین کی صورت مین
آئی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ
رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَیْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ
فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِیَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ**
اور روایت ہی ابن عباس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین شب معراج مین موسی علیہ السلام
کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف ع** جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین بال مڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہی یہان مراد یہہ ہی
کہ بال اونکی سیدہی نہ تہی بلکہ مائل بجعد تہی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی کہ جعد بہ جیم اور جیم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالونکی آتی ہی اور کبہی جسم کی
کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکہی ہین اسلیی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسی علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی
چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسی مردان شنوءہ کی سی تہی اور دیکہا مین عیسی علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی
اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مایل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال
سر اور دیکہا مین مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ علامتین
اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین اسی مخاطب یہہ کہنی اور پانی آنحضرت کیسی ان ذکر کیی گئی تہی
ف ع یہہ اور شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسی علیہ السلام کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی نَنَعَتَہٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةً اَحْمَرَ
کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرٰهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَہُ وَلَدِہٖ بِہٖ قَالَ فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْہِ خَمْرٌ فَقِیْلَ
لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُہٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ
الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مینی شب معراج مین موسیٰ
سی پہر بیان کی آنحضرتؐ نی صفت موسیٰ کی کہا پس ناگہان دیکہا مینی کہ موسیٰ ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کتنی تفسیرکی ہی علما نی بعضون نی کہا
کہ مضطرب بمعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یہان بمعنی ہلنی والی کی ہی خوف الٰہی سی اور آیا ہی کہ
حضرت موسیٰ نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل بفتح را و زیر جیم کی اور جیم کی جزم بہی پڑہی گئی ہی اور زیر بہی وہ بال کہ نہ بہت
سیدہی ہون کہ جنکو سیدہ کہتی ہین اور نہ زنگلہ یعنی گہونگروالی کہ جنکو جعد کہتی ہین اور کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنمین جعودت غالب ہو
یعنی مائل بہ جعد تاکہ نہ منافی ہو اوسکی کہ جعد اوپر گذرا کہ موسیٰ علیہ السلام جعد تہی **ت** گویا کہ موسیٰ مردوں شنوءہ کی سی تہی اور ملا مین عیسیٰ سی میانہ قد سرخ
رنگ **ف** ح اوپر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تہا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی سی زیادہ تہی **ت** گویا کہ نکلی
ہین دیماس سی یعنی حمام سی **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ہی ساتہ
صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ روحانیت کی **ت** اور دیکہا مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ مین بہت مشابہ ہون اونکی
اولاد مین سی ساتہ اونکی فرمایا حضرتؐ نی پس لی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ تہا اور دوسری مین شراب تہی **ف** ح لبن کی ساتہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی
ساتہ لائی ظاہر یہہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرتؐ کی سامنی دونون چیزین
اسلیی لائی گئی تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کی **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر
یا دودہ پس لیا مینی دودہ اور پیا مینی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہایا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گئی ہین اوسپر
ف ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک و خالص سفید و شیرین ہی اور اول ترتیب بچی کی اور غذا اوسکی اسیسی حاصل ہوتی ہی عالم قدس
مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہیرائی کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی قوۃ اور غذای روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین
کہ اونسی معانی بمناسبہ ظاہر کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی او پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ
تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا مجکو **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع
اسلیی کہ اگر حضرتؐ پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پیتا اوسکا پس واقع ہوتی وہ جڑ شر اور برائی اوسکی کا اور یہہ کہا کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غوت
اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی یا عالم یا بادشاہ اور مانند اونکی کی سبب ہی استقامت پیروون اور تابعداروں اونکی کی
اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی **ت** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَیُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِی الْاَزْرَقِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی فَذَکَرَ
مِنْ لَوْنِہٖ وَشَعْرِہٖ شَیْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ لَہٗ جُؤَارٌ اِلَی اللّٰہِ بِالتَّلْبِیَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِیْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا
حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ اَیُّ ثَنِیَّةٍ هٰذِہٖ قَالُوْا هَرْشٰی اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ

عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس
سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکی اور مدینہ کی ف ع احتمال ہی کہ مکی سی مدینہ کو چلی یا عکس اسکی ت پس گذری
ہم ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہہ وادی الازرق ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گویا مین
دیکھتا ہون طرف موسی کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکی اور بالون اونکی سی کچھہ کہا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر گذرا احتمال ہی کہ کہی ہولی
ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسیکہ اذان مین کہتی ہین بلندی آواز کی لیی واسطی موسی کی آواز بلند او زاری و فریاد
ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین در حالیکہ گذرنیوالی ہین موسی اس جنگل مین کہا اونہون نی پہر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ
پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی یہہ عرض کیا صحابہ نی یہہ ہرشا ہی کہ نام ایک
پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہہ پہاڑ بہی اسی راہ مین ہی اور یہہ شک راوی کا ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون
طرف یونس کے کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اور اوپر جبہ ہی پشمین ف ع کہ تواضع کی لیی پہنا تہا یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہہ سند ہی صوفیہ کی
اور اونکی متبعین کی علامات مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی
ف ع اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعار انبیا سی حالت زندگی مین اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیی حج مین اور اگر
کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک
تو یہہ کہ یہہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی پس نہین بعید ہی یہہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل
کرین طرف پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسرا یہہ کہ یہہ دیکھنا خواب مین تہا غیر شب معراج مین جیسیکہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب
انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھہ حیات حقیقی دنیاوی کی
ولیکن محجوب ہین نظر عوام سی پس حقیقت مین دکہایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی یہہ مسلم نی
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ
فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ت اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑہنا زبور کا پس تہی داود کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر
پس زین کسی جاتی پس پڑہ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورونکی ف ع یہہ نہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی
تہی اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہہ معلوم ہوا کہ مجرای عادت سی خارج تہا حاصل یہہ کہ یہہ خرق عادت سی تہا کہ اللہ تعالی اپنی اچہی بندون
کی لیی زمانہ کو طی بسط کرتا ہی یعنی کبہی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبہی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رضی سی بہی منقول ہی کہ رکاب
مین پانون رکہتی اور دوسری رکاب مین پانون رکہنی تک قران ختم کرلیتی اور ایک روایت مین ہی یا ختم کرتی سی قبل دروازی تک جاتی مین شروع کرتی ت
اور نہین کہاتی تہی داود روزی مگر کسب کار ہاتون اپنی کیسی کہ زرہ بناتی تہی ابتک کی یہہ بخاری نی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ
الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَأَخْبَرَتَاهُ
فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتھ
دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بہیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا
بہیڑیا مگر تیری بیٹی کو اور کہا دوسری نی کہ نہین لیگیا بہیڑیا مگر بیٹی تیری کو فتح یعنی دونون عورتون مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تہی کہ تیری بیٹی
کو لیگیا نہ میری کو اور شاید کہ دونون لڑکی ہم شکل تہی یا تہی ایک اون دونون مین سی جہوٹی لیکن وہ چاہتی تہی کہ تسلی پکڑی ساتہہ موجود کی بدلی مفقود کی
یا اور اغراض فاسدہ کی لیی کہتی ہوت پس یہہ قضیہ لیگئین وہ دونون عورتین حضرت داود کی پاس کہ تا حکم کرین درمیان اونکی پس حکم کیا داود نی
ساتہہ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کی کہ بڑی تہی فتح یا تو اس سبب سی کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تہا پس اوسکی لیی حکم کیا موجب قاعدہ شرعیہ
کی کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا اسلیی کہ وہ مشابہ تہا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہہ حکم کیا جیسا کہ کہتی ہین شافعی یا کچہہ
اور دلیل سی یہہ حکم کیا اور یہہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تہا بوحی نہ تہا واسطی اوسکا خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش رکہتا ت پس نکلین وہ دونون
عورتین اور آئین حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نی یعنی اپنی خادمونسی کہ لاؤ میری
پاس چہری دو ٹکڑی کرون اس لڑکیکو درمیان تمہاری فتح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان ع کو اسسی امتحان
کرنا اون دونون عورتون کی شفقت کا تہا تا تمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہی ت پس کہا چہوٹی نی کہ دو ٹکڑی نکر لڑکیکو رحمت کری تجکو اللہ یہہ بیٹا اوسیکا
ہی یعنی راضی ہوں میں اوس پر کہ یہہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہی اور نہین چاہتی ہین کہ چہرا جاوی اور مر جاوی پس حکم کیا سلیمان نی ساتہہ اوس بیٹی کی
واسطی چہوٹی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فتح یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت ورحم کی اوسمین اور ثابت ہونی سنگدلی اور عداوت کی
دوسری مین اور ظاہر بعد اوسکی بڑی نی اقرار بہی کیا کہ یہہ بیٹا چہوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہان اعتراض کرتی ہین کہ کیونکر سلیمان نی نقض
کیا داود کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پہیرا اور نقض کیا نہین جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہہ دیتی ہین کہ یہہ حکم داود علیہ السلام سی بطریق
جزم اور قطع کی نتہا بلکہ بطریق احتمال کی تہا اور قصد کیا تہا کہ حکم کرین اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز ہو اونکی شریعت مین واللہ اعلم وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ
كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ
وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا سلیمان نی کہ البتہ صحبت کرونگا میں آجکی رات یعنی شب
آیندہ نوی بیویونسی اور ایک روایت مین ہی سو بیویونسی ہر ایک اونمین سی جنی گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا مین یعنی سلیمان علیہ السلام نی یہہ عہد
کیا اپنی دل مین اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہہ نیت اونکی اچہی تہی لیکن انشاء اللہ نہین کہا پس کہا سلیمان سی فرشتہ نی یعنی داہنی جانب کی فرشتہ
نی یا جبرئیل نی یا غیر انکی نی کہ کہہ انشاء اللہ فتح یعنی کرونگا مین یہہ کام اور ہوگا یہہ اگر چاہا ہی خدا نی کہ بن چاہی اوسکی کوئی چیز وجود مین نہین آتی
اور خواہش بندہ کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہین رکہتی ت پس نہ کہا سلیمان نی انشاء اللہ یعنی اوسوقت کہ فرشتی نی کہا اور بعد اوسکی بہی نکہا بسبب اسکی کہ
بہول گئی فتح یہہ معنی توضیح رح نی لکہی ہین اور ملا علی نی کہا کہ نکہا بسبب اسکی وہ سمجہی کہ زبان سی کہنی کی حاجت نہین اپنی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ
نسی مانند علم کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی پیش سی اور سین کی تشدید سی اور یہہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا
اکمل ہی نزدیک اسباب جمع اور عرفان والون کی یا ارادہ کیا کہنیکا اور بہول گئی ت پس پہری سلیمان سب عورتون کی پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ

۱۱۰۹

ہوئی اون عورتون مین سی کوئی عورة مگر ایک اور جنی وہ عورة آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بقائی ذات محمد کا اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کہتی سلیمان انشاء اللہ تو ہر عورة سی بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتی وہ راہ خدا مین درحالیکہ سوار ہوتی سب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع لیکن یہہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سی اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سی اونکی لیی اور اسیلی توبہ کی اور رجوع کی اونہون نی جناب حق مین جیسیکہ قران مجید مین مذکور ہی اور اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کری کسی کام کرنیکا تو مستحب ہی یہہ کہ کہی کرونگا مین یہہ کام انشاء اللہ تعالی تبرکا اور تیمنا اور واوس کام سہل ہونیکی لیی اور یہی حکم قران شریف مین ہی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہہ بہی اسی معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کمال قوت وشہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہی مردونکی لیی اور نقصان اسکا نقصان مین گنا جاتا ہی خصوصا حضرات انبیاء علیہم السلام کی لیی وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہی زکریا نجار ف ع اپنی کسب بڑہی کا کرتی اور کہاتی ہاتہہ کی کسب سی اور اسمین اور حضرت داود کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین نزدیکتر اور متصل ترین لوگونکا ہون ساتہہ عیسی بیٹی مریم ع کی دنیا اور عقبی مین ف ح یا آغاز اور انجام مین اسلیی کہ نہین ہی درمیان آنحضرت ؐ کی اور حضرت عیسی ع کی کوئی پیغمبر اور عیسی ع بشارت دینی والی تہی ساتہہ آنی آنحضرت ؐ کی اور تمہید کرنیوالی قواعد دین آنحضرت ؐ کی تہی اور آخر زمانہ مین نایب اور خلیفہ آنحضرت ؐ کی ہونگی ت انبیاء بہائی ہین ایک باپ سی یعنی سوتیلی اور مائین انکی مختلف ہین ف ح تشبیہ دی ساتہہ باپ کی اسوجہ کہ مقصود بعثت سب انبیاء سی ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی شریعتونکو کہ مختلف اور متعدد ہین ساتہہ ماؤن کی ت اصل دین پیغمبرونکا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقاید دینی مین سب متحد ہین ف ح اگرچہ شرایع اور اعمال مین مختلف ہین بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال ذکیکی ت اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنی میری اور عیسی کی کوئی پیغمبر ف ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہہ عیسی ع کی ہی ت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعِهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر فرزند آدم کی چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہہ دونون اونگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسی ع بیٹی مریم کی ف ح ع یعنی بسبب دعا کرنی حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسی کی والی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ت ارادہ کیا تہا شیطان نی چوکنی کا عیسی کی پہلو مین پس چوکا پردی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی کہ اوسکو مشیمہ کہتی ہین اور معین اور مجمل جہونی اور عیسی کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہوچکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستثنی اور خارج ہین اسی اسلیی کہ یہہ بیان احوال بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنی وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی ؐ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کامل ہوئی مرد مین سی بہت یعنی انبیاء اور خلفا اور علما اور اولیاء ہوئی اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سی بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

ہوتی ہین ان کی فضیلت سے ظاہر حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونون بیبیان کامل اور افضل ہین سب عورتون سے سوای انکی ہین جیسی کہ
فاطمہ اور خدیجہ اور عائشہ اور تمام ازواج مطہرات سی لیکن توجیہ اسمین یہہ کرتی ہین کہ مراد عورتون سی اگلی امتون کی عورتین ہین کہ انمین یہہ
دونون افضل ہین یا یہہ کلام جو پہلی اوترنی وحی کی بیچ فضل وکمال اون مطہرات کی یا یہہ مستثنی ہین اونسی بقرینہ اور حدیثون کی کہ فاطمہ زہرا رض کی
مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدة نساء اہل الجنة اور بعض طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی بیچ مریم اور آسیہ کا مستثنے ہونا آیا ہی حاصل یہہ
ہے کہ حدیثین مختلفہ اس باب مین آئی پس یا توجیہین اور حیثیتین متعدد رکہتی ہین یا اونکی ساتہہ تخصیص عمومات کی قایل ہون واللہ اعلم اور یہان حدیث
[illegible] کی بیان کی کہ [illegible] فضیلت عائشہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی باقی طعامون پر
[illegible] یہان سب عورتین عنا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئی یعنی مریم وآسیہ یا عورتین جنت کی یا عورتین انکی
زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کہانی کو کہتی ہین کہ ٹکڑی توڑکر شوربا اوسپر ڈالدیتی ہین اور عرب
مین اس طعام کو افضل سب طعامون مین جانتی ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علماء نی بیچ
تفضیل کی درمیان عائشہ اور خدیجہ اور فاطمہ کی پس کہا اکمل نی کہ روایت کیا گیا ہی ابوحنیفہ سی یہہ کہ عائشہ بعد خدیجہ کی افضل ہین عالمین کی
عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نی کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ اور عائشہ سی اور سوال کیا گیا سبکی سی پس کہا کہ جو کہ ہمنی اختیار کی یہہ ہی کہ فاطمہ
بنت محمد افضل ہین پہر اونکی مان خدیجہ پہر عائشہ رض مولف کا جاننا چاہیی کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سی یون معلوم ہوتا ہی کہ فاطمہ
زہرا سیدة نساء اہل الجنة کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجة الکبری کی اور خدیجة الکبری افضل ہین حضرت عائشہ سی
اور نقل کیا سبکی نی بعض ائمہ عصر اپنی سی کہ فاطمہ اور حسن اور حسین رض افضل ہین خلفاء اربعہ سی باعتبار ٹکڑہ اور جگرگوشہ ہونی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سی باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب وآثار خیر کثیر کی بیچ
اسلام کی جیسا کہ ابن حجر نی شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہی غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سی باعتبار فضیلت جزئیہ کی آپسمین
ایک دوسری پر فضیلت رکہتی ہین نہ ہر وجہہ سی ایک کو فضیلت تمام ہی دوسری پر پس حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت
علمی اور دار رہونی وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکی بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سی نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسواسطی کہ یہہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ہی کی ساتہہ مخصوص ہی اسیلیی قصیدہ امالیہ مین لکہا ہی کہ فاطمہ زہرا بعضی بات مین حضرت
عائشہ پر فضیلت رکہتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بیبیون پر فضیلت رکہتی ہین اور خدیجة الکبری اس باعتبار فضیلت رکہتی ہین
کہ پہلی بیوی حضرت کی ہین اور بہت خدمت گذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپکی انہین سی پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب نقل کی یہہ
بخاری ومسلم نی وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيمُ
ابْنُ الْكَرِيمِ فِي بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریہ ہی یعنی یہہ ایک اعرابی نی کہا تہا حضرت
کو آپنی فرمایا کہ یہہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہی اور حدیث ابن عمر کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہے
بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ روایت

ابو رزین سی کہ کہا مین یا رسول اللہ کہاں تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای کہ تہا عما مین ۰۰
فــــ ع کہا علماء نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عماء ساتہہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوس سی یہان ایک امر
ہی کہ ادراک نکری اوسکا عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف **ت** نہی نیچی اوسکی ہوا اور نہ تہی اوپر اوسکی ہوا **فــــ** ع یہہ کنایہ ہی اسکی طرف کہ نہی
ساتہہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیء کی اور بعضوں نی کہا کہ یہہ اشارہ ہی طرف دفع توہم
مکان کی ایسی کہ ابر متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی ہم کچہہ نہیں جانتی
اور بعضوں نی کہا کہ مراد سوال سی یہہ تہی کہ این کان عرش ربنا اور ایسی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا
کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہ تہی ساتہہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهُ**
كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا
وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ
وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَوَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ
عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی ساتہہ ایک جماعت کی **فــــ** ع
ظاہر عبارت حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ قصہ عباس کے اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث ابی ہریرہ
کی کہ تیسری فصل میں آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی **ت** حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی اون میں
فــــ ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو یہہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونیکی پہلی کا یا بعد کا **ت** پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی اوس جماعت
نی طرف اوس مینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ یہہ سحاب ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی
اور عنان بہی کہتی ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی
ہی کہا اونہون نی کہ نہیں جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو
اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی اور یہہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس
آسمان کی کچہہ اوپر ستر برس کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان **فــــ** ع یعنی اسی ہئیت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر
سی حدیث میں تکثیر و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون میں ایک
آسمان سی دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی **ت** بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریا ہی عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی
اور اسفل اوسکی کی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی **فــــ** ع حدیثون میں آیا ہی کہ حق تعالے
نی عرش کی نیچی ایک دریا پیدا کیا ہی کہ اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی **ت** ... اوس دریا کی اوپر آٹہہ فرشتی ہین

بصورت پہاڑی بکرون کی مسافت درمیان گہرون اونکی اور گہٹنون انکی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی
اور دوسری آسمان کی ہی پہر اونکی پشتون پر ہی عرش مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک
آسمان کی دوسری تک ہی پہر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نی **ف ش ح** یعنی باعتبار علو مرتبہ اور عظمت
اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار و تمکن کی اور یہہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق
سبکی اور وراء کل کی ہی جیسیکہ قران مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط یعنی یہہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹہا کر ساتہہ تصور علویات کی اور فکر کرنیکی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق
(اور اللہ کی سب چیزونکو گہیرا ہی)
کرین تا وہانسی بہی ترقی کر کر طرف پیدا کرنیوالی اور سب پاک کرنیوالی اونکی متوجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی
ہین باز رکہین فافہم و باللہ التوفیق **وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ
جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ
ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلَى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ
عَرْشَهُ عَلَى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ
لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک
گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل و عیال اور نقصان گئی گئی مال اور ہلاک ہوی چارپائی پس مینہہ مانگو اللہ تعالی
سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ سی یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہہ
برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتہہ خدا کی تجہپر **ف ش ح** یعنی اللہ سی فریاد سی چاہتی ہین تیرا سامین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی
نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرانی کی لیکن ہرگاہ کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال
آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرکت سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی لیس لک من الامر شیٔ یعنی تمکو کسی کام مین کچہہ دخل نہین اور فرمایا من ذالذی یشفع
عندہ الا باذنہ جیسا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک
(کون ہی ایسا شخص کہ شفاعت کری نزدیک اوسکی مگر اذن الہی سی)
ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی یا از راہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک
کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کی چہرون مین **ف ش ح** یعنی کہ صحابہ بہی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونہین متاثر
ہو خوف تو موقوف کی آپنی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف پہر فرمایا وای ہی تجکو یعنی جان ای کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق
شان یہہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتہہ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی
اسی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسیکی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور
اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت احاطہ کی ساتہہ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتیلی اپنی کی یعنی
محیط ہی تمام آسمانون پر جیسا کی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی آواز کرنی پالان

اونٹ کی بسبب سوار کی ثقل کی یہہ ابوداود نی نقل کی ف ح ع یعنی عاجز آتا ہی عرش بیہ دہشت عظمت حق سی مانند عاجز پالان کی سوار کی سواری کی بہاری
سوار سی چٹاچڑ بولنی لگتا ہی اور یہہ تصویر اور تمثیل عظمت الہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہہ کہ جو ایسا عظیم الشان ہو اوسکو شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرانا
چاہی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ مِنْ حَمَلَةِ
الْعَرْشِ إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سی
نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجکو یہہ کہ بیان کروں عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتوں میں سی کہ جو
اوٹہانیوالی عرش کی ہین یہہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اور اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى
أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ
حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ
لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ اور روایت ہی زرارہ بن اوفی سی ف ح زرارہ تابعین میں ہین قاضی بصرہ کی تہی اور علما اور فقہا
اور عباد زمانہ اپنی کی تہی ملی ابن عباس اور ابوہریرہ سی سماع کہتی ہین ایک روز نماز فجر میں امامت کرتی تہی آیۃ فاذا نقر فی الناقور پڑہ کر ایک چیخ ماری اور
جان دی سنہ تہتر میں ولید بن عبد الملک کی زمانہ میں اور ملا علی قاری نی کہا کہ کہا مولف نی کہ زرارہ صحابہ ہی مری عثمان رض کی زمانہ میں ست یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبرئیل سی کہ کیا دیکہا ہی تو نی اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل ف ش ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال
سی اور اسمین دلیل ہی اوپر حقیت رویت اللہ تعالی کی دار البقا میں اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہی روز
قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہین پہر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی لرز گئی جبرئیل ماری ہیبت کی ست
اور کہا اے محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالی کی ستر پردی ہین نور کی ف ش ع یہہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبرئیل کی نقصان
اور حجاب بہ نسبت جبرئیل کی ہی مراد یہہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتہہ صفت نقصان کی اور
خالق ذوالجلال موصوف ہی ساتہہ وصف کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت میں
ستر ہزار پردی آئی ہین پس ہوسکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو ست اگر نزدیک ہوؤن میں بعضی ان پردون سی کہ ایسی ہی بقدر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک تو
مین ہی تو البتہ جل جاؤن میں اسیطرح ہی مصابیح میں کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابونعیم نی حلیہ میں کہ نام
اونکی کتاب کا ہی انس سی اور ہوسکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابونعیم نی نہین ذکر کی یہہ عبارت فانتفض جبرئیل اور باقی جو ذکر کیا
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهُ صَافًّا
قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی پیدا
کیا اسرافیل کو اسحال میں کہ صف باندہی ہوئی ہین دونون پانون اپنی کی اول مدت پیدایش اپنی سی نہین اوٹہاتی ہین اسرافیل نگاہ اپنی ف ش ح
یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹہاتی نگاہ صور سی اور یہہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہونچنی پہونکنی صور کی کہ شاید
ابہی حکم آپہونچی ست درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہی اون ستر نور میں سی کوئی نور کہ قریب ہووی
اوسی اسرافیل فرشتہ کی مگر کہ جل جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ

ادم وذریتہ قالت الملئکۃ یارب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الاخرۃ
قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور انکی اولاد کو یعنی
روز میثاق کی یا بعد اوسکی کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تونی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی
ہین یعنی جانوروں پر جنگل مین اور کشتی پر دریا مین پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہماری لیی آخرت ف ع یعنی جو کچہہ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اونکی
لذتون سی انکی لیی یہہ دنیا بطریق دوام وبقا کی ہو یا گردان انکی لیی یہہ دنیا ہی فقط ہماری لیی نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اون مین
اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیی زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین کرونگا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا مینی اوسکو اپنی دونون ہاتہون
سی یعنی بغیر واسطی کسیکی بتاہیج مرکب معجون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد مظہریت جمال وجلال کی اور پہونکی مینی
اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا مینی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی مین جس ہوگیا کہا طیبی نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص کہ پیدا کیا مینی اوسکو
بذات خود اور نہین سونپا مینی اوسکی پیدا کرنیکو کسیکی طرف اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین اور اولاد انکی ساتہہ اوسکی کہ ہوا مجرد
امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کی طرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ
کرامت وقربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہہ منجملہ دلیلون اہل سنت کی ہی اوپر فضیلت بشر کی ملائکہ پر اور وجہہ اسکی
واللہ اعلم یہہ ہی کہ فرشتی معصوم پیدا کیی گیی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہہ کرنی طاعت کی اور بچنی معصیت
سی پس جو کوئی دونون کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین اور جسنی اعراض کیا دونون سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین نقل کی
بیہقی نی شعب الایمان مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک اوسکی بعضی فرشتون سی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف ع
یعنی خواص فرشتون سی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عوام اونکی ہین اور مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محی السنہ
نی اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین افضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی الذین آمنوا وعملوا
الصالحات اولئک ہم خیر البریہ اور دلیل پکڑی ہی اسی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر انتہی اور پوشیدہ نہ رہی یہہ کہ مراد خواص مومنین سی
رسل وانبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا ہین سی مانند خلفا اور تمام علماء کی
اور تفصیل اولی ہی اجمال بعض اونکی سی کہنی مین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اعظم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ مین دو سندون سی آئی ہی
وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق
فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا
الدواب یوم الخمیس وخلق ادم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی اخر الخلق واخر ساعۃ من النہار فیما بین
العصر الی اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی
اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی ف ع اور یہی مراد اسی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہین پس وہ آثار ہی کی حکم مین تہا ہی پس نہین منافی

ہی یہہ قول اللہ تعالی کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام **ترجمہ** اور پیدا کیی اوسمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیی درخت دن پیر کی اور
پیدا کیین چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدہ کی **ف ش** ح مسلم مین لفظ نور کا تی آیا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول
معتمدون مین رہی سی ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سی ہی آخر مین یعنی مچہلی کی اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچہلی اسدن مین پیدا ہولی ہون **ت** اور
پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی درمیان عصر کی رات تک
نقل کی یہہ مسلم نی **ف ش** ح اسی سبب سی جمعہ نام رکہا کہ پیدایش سبکی اوسمین جمع ہوا اور فضیلت دی اوسکی آخر ساعت کو اور یہہ ساعت قبولیت
دعا کی ہی اکثرون کی نزدیک **وَعَنْهُ** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ
سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا
اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ
مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ
مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ
فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا
اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ
مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ
السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہولی ہتی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نی ایا جانتی ہو کیا ہی یہہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا حضرت نی یہہ عنان ہی **ف ش** ح
اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر ہی نام ابر کا ہی **ترجمہ** یہہ ابر روایا زمین کے ہین **ف ش** ح روایا تمہلہ سی جمع راویہ کی ہی راویہ اوس
اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کہینچتے ہین تشبیہ دے ابر و نکو ساتھہ اوسکی بسبب ہونے کہ جیسا اونٹ پانی کہینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسے ہی ابر پانی برساتا
زمین پر **ترجمہ** ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالی طرف ایسا قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا **ف ش** ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی بارش
مینہہ کو طرف گردش ستارونکے کہ کہتی ہین مطر نا بنوء کذا مینہہ برسائی گئی ہم بسبب فلانی منزل ستارے کی **ت** اور نہ پکارتی ہین اوسکو **ف ش** ح یعنی بارش

یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھہ اور نہ عبادت کرتی ہین اوسکو بلکہ پوجتی ہین اپنی بتون کو اور آپس مین شکایت ہی ناشکری کرتی اوس قوم کے
کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور اوسکا یہہ کرم عمیم ہے کہ پہر رزق دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرتؐ نی کہ آیا جانتی ہو تم
کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرتؐ نی پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی
ف رقیع قاف کی زیر سی بروزن فعیل کی نام ہی آسمان دنیا کا اور بعضون نی کہا ہر آسمان کا **ترجمہ** آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نی
نگاہ رکہا ہی اوسکو گر پڑنی سی زمین پر تشبیہ دے آسمان کو ساتہہ گہر کی چہت کے اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتہہ موج کی بہی تشبیہ
دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہوا مین ہوتی ہی ویسے ہی آسمان بے معلق ہی بی ستون کہڑا ہوا ہی پہر فرمایا حضرت نی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی
درمیان تمہاری اور درمیان آسمان کے یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہے عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہارے
اور درمیان آسمان کی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا
دو آسمان ہین یعنی آسمان سے بعد آسمان کی کہ دوری درمسافت درمیان ان دو آسمانون کے بہی پانسو برس کے راہ ہی پہر فرمایا آنحضرتؐ نی اسیطرح یعنی
دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہین یہان تک گنی سات آسمان اور پہلی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و زمین کے یعنی پانسو
برس کا پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان سات آسمانون کی عرش
ہی اور درمیان عرش کے اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہے جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہارے
عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا تو کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہے یعنی اوپر کی پہر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کے
کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اوسکے اور ایک زمین ہے درمیان اون دونون زمینون کی مسافت پانسو برس کے ہی یہان تک
کہ گنین آنحضرتؐ نی سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کے اونکی ہی فاصلہ پانسو برس کا ہی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت
دوری زمینون کے موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمینون کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسلیے
ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ آئے زمین کی ہی کہ نیچی
انکی ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکہتے بخلاف آسمانون کی کہ سب سے فیوض و آثار پہنچتی ہین واللہ اعلم **ترجمہ** پہر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی اوسکی ہاتہہ مین ہے اگر چہوڑو تم رسی طرف زمین کے کہ نیچی سب سے ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر **ف** یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ
تصریح کیا ہی اوسکو ترمذی نی اور معنی یہہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کے اوپر کی چیزونکو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کے
نیچے کی چیزون کو فرمایا یہہ واسطی دفع کرنی اس شبہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نیچی کا اور اسلیے
کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کا تہا مچہلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر **ت** پہر پڑہی آنحضرتؐ نی یعنی
استشہاد کی لیے یا ابوہریرہ نے تقویت حدیث کی لیے یہہ آیت کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکے
لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہے یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے
جاننے والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ پڑہنا
آنحضرتؐ کا آیت مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کو جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی اللہ کے علم اور قدرت اور تصرف و غلبہ پر **ف** ع
علم اللہ تعالی کا سمجہا گیا لفظ وہو بکل شیء علیم سی اور قدرت اوسکی سمجہی گئی ہو الاول والآخر سی یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اوسکی ہاتہہ

ہی اور نکالتا ہی اونکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھہ فنا ہوجاویگا اور وہی باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نے
کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہہ ہین کہ وہ ایسا غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوی چیزون مین بطریق غلبہ
اور استیلا کی ایسی کہ نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہے کہ ملجا اور ماوا ہی سوا اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نے ترجمہ اور علم اللہ کا
اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہہ ہے یعنی آثار ان صفات کے سب جگہہ ہین والا یہہ صفات حق ہی مکان نہین ہین اور خدا ہاتہہ تجلی ذات اوسکی عرش پر ہے جیسے
کہ وصف بیان کیا اللہ تعالی نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ح الرحمن علی العرش استوی وہو رب العرش العظیم اور یہہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا لیکن
حقیقت مین کنایہ ہی ظہور سلطان اور علم و قدرت سی وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا
فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹھہ ہاتہہ اور عرض اونکی قد کا سات
ہاتہہ ف ۴۴ ذراع زیر سی کہنی کے سرے تک ہی اوسکی انگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہے لیکن جانا چاہیے کہ مراد ہاتہہ سے آدم کا ہاتہہ ہے یا ہاتہہ اوس وقت کی لوگونکا
ظاہر یہہ ہے کہ مراد لوگونکا ہی ہاتہہ ہی اسلیے کہ اگر آدم کا ہاتہہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہہ اوسکا ساتھوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہہ نہایت چہوٹا ہی بسبب
طول بدن اونکی کی اور منافی ہے تناسب سے نہایت بعید وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا
غَفِيْرًا اور روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کونسا انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مینی یا رسول اللہ نبی تہے آدم فرمایا ہان آدم نبی تہے کلام
کیے گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہے بلکہ نبی ہی تہی کلام کیے گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اوپر یعنی رسول ہین کہا مینی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین فرمایا رسول
تین سو اور کچھہ اوپر دس یعنی جماعت بہت اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابوذر نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسول اونمین سے تین سو پندرہ ان بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور ہے اور رسول مین یہہ ہے
کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہنچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا
مین روایت دو لاکہہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کے تعیین عدد انبیا سی منع کیا ہی علما نے بلکہ مجمل کہنا چاہیے کہ ایمان لائی
ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوے اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ
فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہہ سے
یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالی نی خبر دی
موسی علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی پس نہ ڈالین موسی نی تختیان کہ اونمین توریت لکہی
تہی یعنی بسبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین اتنی تاثیر کہ باعث ہو غضب کے کہ موجب ہو ڈالدینی تختیون کا پہر جبکہ موسی علیہ السلام قوم مین آئے
اور آنکہہ سے دیکہا جو کچھہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاٹ اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کے پس ٹوٹ گئین تختیان ف ع
یعنی بسبب زور سی ڈالدینی کی مارے غصہ کے اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہہ اشارہ تہا کہ یہہ نفع دیتی مین ایمان والون کو پس جب انہون
نی اختیار کیا کفر و طغیان تو نہ رہا فائدہ انکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہے کہ باوجود ٹوٹنی کی کچھہ اونمین سے جاتا نہین رہا نقل کین یہہ تینون حدیثین احمد نے

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہی بیچ بیان فضیلتوں سردار رسولوں کے رحمتیں نازل ہوجیو اللہ کی اور سلام اوسکا
آنحضرت پر اور سب رسولوں پر شرح ع بی شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مولف نی کچھہ اونہین
سے لکھی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرونمین صلے اللہ علیہم
اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما سی صراحۃ نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہے
واللہ اعلم اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ
قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی
پیدا کیا گیا مین بہترین طبقوں سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی بعد ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقوں
سے آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ اوس طبقہ مین تہی اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہے جیسی کہ اسمعیل علیہ السلام
بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہان تک کہ ہوا مین ایسے قرن مین کہ ہون مین اوس سے ف اور معنی بہتر ہے
کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہہ اونکی اہل کرم کی مدح کرین نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ نقل کیے بخاری نی
وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا
مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ
وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِیْ كِنَانَةَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سی کہا اوس نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے
تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی شک حق تعالیٰ نی چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل کو اور چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ مین متفرق رہتی تہی
شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب نے مکہ مین پس قریش نام رکہی گئے لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوا نضر کی قریش نام نہ رکہی گئی لانہم لم
یقرشوا مشہور ہے کہ قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہے اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش اسلئے نام رکہا
دریا مین ایک مچھلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچھلیون کو کہاتی ہی اور اوسکو کوئی مچھلی نہین کہاتے اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ قاموس مین مذکور ہے ترجمہ
اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی اور خلاصہ مین خلاصون
کی ترجمہ نقل کیے یہہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے
بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہے ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی اور بعد عدنان
کی نسب آنحضرت کا صحیح نہین یاد کسی کو وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ
مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ مین سردار ہونگا
اولاد آدم کا دن قیامت کے ف ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کے لوگون کی اور قید روز قیامت کے یہان اسلئے لگائی کہ اوس دن
ظاہر آنحضرت کے سردار ہونیکا بغیر نزاع کسی کے ہوویگا اور معاندہ ہوگا بخلاف دنیا کہ یہان سردار کفار مشرکین معاند تہے اور یہان آنحضرت کے بزرگ ہونیکو [illegible] لازم آ اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کے بزرگ تمام
خلق پر مذکور ہی اور یہہ جو تفضیل بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور مجکو تفضیل نہ دو اوپر یونس کے جواب اوسکا آگے او برگزیدگی ترجمہ اور اول ہون مین اوس شخص سے کہ
پہٹیگی اوس سے قبر یعنی پہلے قبر سی مین اوٹہایا جاوئگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا [illegible] ف پس آنحضرت صلعم افضل المخلوقات اور اکمل الموجودات ہین

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کے قیامت کی دن ف ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنۃ کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی لیی حظ وافر ہی اس سے کہ اکثر اہل اسلام انکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسی طرح امام عاصم قاریون مین سات اور مین اول ہون اون شخصون کا کہ کہڑکہڑاوینگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواوینگی دروازہ جنت کا اور داخل ہونگے اوسمین نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازہ پر قیامت کی دن پہر کہلواؤنگا مین پس کہی گا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہے گا وہ بسبب تیرے حکم کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کی گنہگارونکی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلند ہونی درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سے جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعہ اور تحقیق نبیون مین سے ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سے مگر ایک مرد نی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسے ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی گرد کی چہوڑ گئی اوس محل مین ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والے درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مینی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتھہ میری دیوار اور ختم کیا گئی رسول ساتھہ میری اور ایک روایت مین ہی پس مین ہوا مثال اوس اینٹ کی اور مین ہون ختم کرنی والا نبیونکا ف ع تشبیہہ دی انبیا کو اور اونکی شریعت وہدایت وعلم وارشاد کو ساتھہ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچہی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکی گویا محل دین کا تیار ہوا لیکن کچہہ کسر باقی تہی وہ ہماری آنحضرت کی وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی پیغمبرون مین کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات مین سے اسقدر کہ مثل اسقدر کے ایمان لاسکی اوسپر بشر ف ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہین ہی کہ اظہار معجزہ بایں کیف نہین کیا ہی لیکن وہ انکی ہی زمانہ تک مخصوص تہا پہر اونکی بعد منقطع

ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسی کو عنایت ہوا کہ اوس وقت مین جادو کا غلبہ تہا اور یہہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور مردہ کو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہے مادر زاد کا اچہا کرنا حضرت عیسی کو ملا کہ اون کے زمانہ مین طب کا زور تہا اور یہہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگون کو عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کے وقت مین بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت و فصاحت اعلی درجہ پر کہ سب اسکے آگے اچہے دعوی دار مغلوب ہوے اور کچہہ بن نہ آئی اور یہہ معجزہ قیامت تک باقی ہے ف اور بے شک ہے وہ چیز جو مین دیا گیا ہون وہ کہ وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ مین اور شاہد ہے سچ سید العالمین کے نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید رکہتا ہون مین کہ ہونگا زیادہ پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی میری تابعدار بہت ہونگے اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اوسکو دیکہے ایمان لاوے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا کوئی نبی مجہسے پہلے فتح دیا گیا ہون دشمنون کی دل مین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجکو دشمنون پر بسبب پیدا کرنے ڈر کی اونکی دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجہمین اور اونمین ہوتا ہے اور بسبب ہماری رعب کی بہاگتی ہین اور گہبراتی ہین اور کیجی گئی میری لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہے ف شرح یعنی سوا حمام و مقبرہ کی کہ اوسکا پہلی ذکر ہو چکا جسجگہہ چاہین نماز پڑہین اپنی ملین جائز ہے جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتون مین سوا ایک جگہہ معین کے کہ عبادت خانی اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور اگلی سوا پانی کی طہارت نہوتی تہی اب اسکے لیے در صورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہے جیسے کہ فرمایا ف پس جو شخص کہ میری امت مین سے کہ ادرک کرے نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی نہ پاوے تو تیمم کرے اور پڑہ لے اوسی جگہہ نماز اور حلال کی گئی میری لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسیکے لیے مجہسے پہلے ف شرح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اوسکا مال لوٹتی تو ایک جگہہ اکہٹا کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والونکی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہماری آنحضرت کی لیے مخصوص ہوا پانچوان حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ مین سے جو چیز اچہی معلوم ہوتی جیسے گہوڑا یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے ف اور دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعت مین گذرا اور نبی بہیجا جاتا تہا مجہسے پہلے اپنی قوم کی طرف خاص اور مین بہیجا گیا طرف تمام لوگون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف شرح بلکہ جن کی طرف بہی اور ہو سکتا ہے کہ بعثت آنحضرت کی جن کی طرف بعد اسکی ہوئی ہو اسلیے تعرض جن کا نہ کیا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا مین نبیون پر ساتہ چہہ خصلتون کی ف شرح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چہہ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اون کے ساتھ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین بیشمار ولیکن بعضے اونمین سے متفرق وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہے ف اور دیا گیا مین کلمے جامع جیسے یعنی کلام مختصر جو بہت مضمون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار مؤتمن

اور یا ہند آگئی کی کہ ہر ایک بہت سے معنوں کو مشتمل ہی اور بعضی عالموں نے ایسی حدیثیں جمع کی ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سے قران شریف
ہی کہ تھوڑے سے لفظوں میں بہت سے معنے خدا تعالی نے جمع کیے ہیں اور معنی اوسکے خوب ظاہر ہیں اور ایک روایت کے زیادہ کیا گیا ہی اور مین اختصر لی الکلام اور الی
ہی معنی پر دلالت کرتی ہی متن اور فتح دیا گیا میں دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنی کی ساتھہ اور حلال کی گئین میری لیے غنیمتیں اور کی گئی میری لیے زمین
مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھہ نبوۃ نقل کی یہہ مسلم نے شرح یعنی وحی منقطع ہوا اور رسالت
تمام ہو کہ بعد میرے کوئی نبی بھی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اترنا بھی اس دین کی خوب رواج دینے کو ہوگا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ
فِیْ یَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھایا گیا اور بھیجا گیا میں ساتھہ جامع کلموں کے
اور فتح دیا گیا میں ساتھہ خوف کی اور ایک وقت خواب میں دیکھتا ہوں آپ کو میں کہ دیا گیا میں زمین کی خزانوں کی کنجیاں پس رکھی گئین میری آگی شرح
مراد یہہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نے حضرت کی لیے اور اونکی امت کی لیے فتح ہونا شہروں کا اور خزانوں کا نکالنا یا مراد ان کانوں میں سے سونا چاندی نکالنا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ
مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ
رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ
قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ
اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ
فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِکُ بَعْضًا
وَیَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی
نے سمیٹی میری لیے زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتیلی کی کر دکھایا پس دیکھا میں اوسکی مشرقون اور مغربونکو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب
ہی کہ پہنچی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میرے لیے زمین سے یعنی مشرق اور مغرب میں بادشاہ ہونگے اور اطراف کی زمین اور دیا
گئی میرے لیے دو خزانہ سرخ اور سفید شرح یعنی سونے اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہاں سونا بہت ہی اور
ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہاں چاندی بہت ہی متن اور بیشک میں نے مانگا اپنی رب سے اپنی امت کی لیے کہ نہ ہلاک کری امت کو ساتھہ قحط
عام کی یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دی اور یہہ کہ نہ مسلط کری اونپر دشمن سواے مسلمانوں کی یعنی کافر لیں مباح جانی اور لیلی جگہہ اونکی
جمع ہونی کی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لیلی اور سب کو ہلاک کر ڈالی اور بیشک فرمایا میرے رب نے اے محمد تحقیق جب حکم
کروں میں کسی امر کا پس بلا شبہہ وہ نہیں پہرتا اور تحقیق میں نے دیا تجھکو یعنی عہد کیا تیری امت کی لیے یعنی امت اجابت کی لیے یہہ کہ ہلاک کروں گا میں اونکو
ساتھہ قحط عام کی اور یہہ کہ نہ مسلط کروں گا میں اونپر کوئی دشمن سواے مسلمانوں کی پس مباح کری وہ جگہہ اونکی بود و باش کے اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ
لوگ کہ زمین کے تمام طرفوں میں ہیں یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کے جمع ہوں اونسے لڑنے کی لیے یہاں تک کہ ہووین تیری امت میں سے بعضی کہ ہلاک کرین
بعضونکو اور قید کرین بعضی بعضونکو نقل کی یہہ مسلم نے شرح یعنی کافرونکو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لی سکینگے لیکن میری
امت آپس میں لڑائی کری اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضا اور تقدیر الہی مقرر ہو گئی ہرگز تغیر و تبدیل نہ پاوی وَعَنْ ...

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلٰثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کے مسجد پر **ف** ح بنی معاویہ ایک قبیلہ ہی انصار میں سے اور ایک نشان دہی مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس آگئی آنحضرت مسجد میں اور ادنھین پڑہین دو رکعتہ یعنی نفل یا فرض اور ہمنی بہی پڑہین حضرت کی ساتہہ اور دعا مانگی آنحضرتؐ نی اپنی رب سے پڑہی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہی پہر فارغ ہوی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگین مینی نے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین دو مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اپنی پروردگار سی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ قحط عام کی سو دی مجکو یہہ اور مانگا مینی یہہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہہ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوبتا وی عذاب سی جیسی کہ قوم فرعون دریائی نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہہ بہی عنایت ہو مجہی اور مانگا مینی یہہ کہ نگردانی آپسمین انکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نکرین سو یہہ ندی مجکو **ف** ح اسجگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوتی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْاٰنِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُونَ فِي بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ کہا انہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہا مینی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین **ف** ع ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت پڑہی ہو یا آنحضرتؐ سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تہی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور پڑہے تہین وہ اور لکہتی تہی آنحضرتؐ کی حدیثین اور یہہ ہے کثیر الاحادیث بہی جیسی ابوہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بی شک وصف کیی گئی ہین آنحضرتؐ توریت مین ساتہہ بعضی صفتون آپ کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین ای نبی تحقیق بہیجا ہمنی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوش خبری دینی والا فرمانبردارون کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگار دنکو عذاب سی اور پناہ واسطی امیونکی **ف** ع مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اس لئے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور تخصیص عرب کی اسلئی ہے کہ آنحضرتؐ انہی مین سے ہین اور انہی مین مبعوث ہوی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گمراہیون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد رکہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرتؐ کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبانی قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کے اوترنی سی اونپر جبتک کہ وہ ہون اون قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہے میرا ای محمد کہ مبدگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف مینی تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کاروبار تو نی مجہی سونپی اور اصلا اپنی زور و طاقت پر بہروسا نکیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازارون مین **ف** ح تخصیص بازارون کے

بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہی ۔ ت اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتہہ یعنی جو اوسکی ساتہہ برا کرتی وہ اوسکی سزا نہین
دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور دعا مانگتا ہی اور دعا مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہان تک کہ سیدہا کرے
اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتہہ اسطرح کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہان تک کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمہ طیبہ کے
آنکہین اندہی اور کان بہرے اور دل کہ نہ کچہہ سمجہین اور نہ یاد رکہین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سے اور اسطرح
نقل کیا اسکو دارمی نی عطا ابن یسار سے اونہی عبداللہ بن سلام سے مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سے اونہی عبداللہ بن عمر سے
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ
صَلٰوۃً لَّمْ تَکُنْ تُصَلِّیْہَا قَالَ اَجَلْ اِنَّہَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ وَّرَہْبَۃٍ وَّاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْہَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ
وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْہِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِہِمْ فَاَعْطَانِیْہَا
وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَہُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی خباب بن ارت سے کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ
پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی آمین
دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا اسلیی نماز دراز پڑہی یعنی اور خشوع و خضوع بہت کیا اور تحقیق مینی اللہ سے
مانگین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مینی اوس سے یہہ کہ نہ ہلاک کری میرے امت کو ساتہہ قحط کی یعنی عام قحط کے
اور اسی کے حکم مین ہی وبا اور مقصود یہہ ہے کہ ان پر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سے اوکہڑ جائین پس دی مجہی یہہ اور چاہا مینی اوس سے یہہ کہ نہ
غالب کری انپر دشمن کو سوائے انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بدل بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کے دشمنون سے یہہ بات
نہین ہوتی پس یہہ بہی دی مجکو اور چاہا مینی یہہ کہ نہ چکہاوی اونکی بعضون کو بعضون کا عذاب یعنی آپس مین لڑائی نکرین اور ہلاک نکرین ایک دوسرے
کو پس روکی مجکو یہہ نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ
عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَہْلِکُوْا جَمِیْعًا وَّاَنْ لَّا یَظْہَرَ اَہْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَہْلِ
الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ بیشک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سے ایک یہہ کہ نہ بد دعا کری تمپر نبی تمہارا کہ ہلاک ہوجاو تم جیسی بعضی پیغمبرون نی کر
دوسری یہہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف ح ع یعنی کافر اگرچہ بہت ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکینگی چنانچہ
حاکم کی روایت مین ہے حضرت عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے غالب رہیگا حق پر یہان تک کہ قیامت
قایم ہو اور ایک روایت مین ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت مین سے قایم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہنچا سکیگا اونکو مخالف
اونکا تیسری یہہ کہ امت میری ساری جمع ہو گمراہی پر ف ح اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سے مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمونکا
متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ
یَّجْمَعَ اللّٰہُ عَلٰی ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ سَیْفَیْنِ سَیْفًا مِّنْہَا وَسَیْفًا مِّنْ عَدُوِّہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہ جمع نکری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے اور دوسری اونکی دشمنوں سے **ف** شارح تورپشتی نے کہا اسکی معنی یہہ
ہیں کہ حق تعالی اس امت پر دو تلواریں نہ جمع کریگا کہ واقع ہووے استیصال بلکہ جب امت آپس میں لڑائی کریگی تب خدا تعالی کافرون کو
مسلط کریگا کہ آپس کی لڑائی سے باز آئیں اور طیبی نے کہا ظاہر یہہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالی نے کہ نہ اکھٹا کریگا اس امت پر دو لڑائیاں ساتھ کہ آپس
میں بھی لڑائی کریں اور کافرون سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم **ت** نقل کی یہہ ابوداؤد نے **وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ**
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا
أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ
فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا
فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سے
کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصی میں بہرا ہوئی پس گویا کہ عباس نی سنا تہا کافرون کا کچہہ طعن قدح آنحضرت کی شان میں کہ کہتی تہی
آنحضرت سی زیادہ مستحق تہی ساتہہ نبوت کی کبراء عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان او نپر ظاہر کریں تو جانیں کہ کیا بڑی ہی شان اونکی
اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور لائق ہیں اور وہ بیجا ہے **ت** پس کہڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پہر فرمایا کون ہوں میں جانتی ہو تم پس کہا
صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہیں فرمایا آنحضرت نی یعنی ظاہر کرنی کو شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیئی کہ میں محمد ہوں بیٹا عبداللہ بن عبدالمطلب
کا یعنی اور عبدالمطلب نہایت شریف اور مشہور تہی عرب میں تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت یعنی جن انس پس مجہی کیا بہتر میں خلقت یعنی
کہ انسان ہیں پہر کیا آدمیوں کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجکو اونکی بہتر فرقہ میں کہ عرب ہیں پہر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجکو اونکی بہتر
قبیلہ میں کہ قریش ہیں پہر کیا قریش کو گہر گہرانہ پس کیا مجکو اونکی بہتر گہرانونمیں کہ گہرانہ ہاشم کا ہی سو میں بہتر ہوں عرب یا بہتر ہوں آدمیوں کا
ہوں ذات و حسب میں اور بہتر ہوں اونکا ہوں گہرانہ اور نسب میں نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شارح یعنی مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتہہ نبوت کے
اور کتاب کی یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل سی معلوم ہوتا ہی اور یہہ بزرگی نبوت کی لیئی لازم رکہنا اونکی کافر
یہہ ہی کہتی تہی کیوں نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر مگر نبوت فضل خدا کا ہی سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالی
قرآن شریف میں فرماتا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ**
مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپکے لیئی نبوت ثابت ہوئی یعنی
کس وقت میں آپ نبوت کو نامزد ہوئے فرمایا ثابت ہوئی میری لیئی اس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کے تہی **ف** شارح یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بیجان و معنی یہہ کہ پہلے
متعلق ہونی روح اونکی بدن سے یہہ کیا یہی سبقت و تقدم ہی **ت** نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ
أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ
الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرمایا تحقیق میں لکہا ہوا ہوں اللہ کی نزدیک ختم کرنی والا نبیوں
کا کہ بعد میری کوئی نبی نہو اور حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر ایسے مٹی کو بدن انکا ہو **ف** شارح طینہ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت و جبلت کے بہی

معنی آئی ہین یعنی لکھا گیا مین خاتم النبیین اوسحال مین کہ آدم درمیان آب گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نچکا تہا اور نہ روح اوسمین
پہونکی گئی تہی یہان اِتی ہین علما کہ آنحضرتؐ کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل
ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہے لکھنا اسم شریف کا عرش
اور آسمان اور بہشت کی محل اور اونچی بالاخانون پر اور حورعین کے سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتونکی آنکھون
اور بہودن پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرتؐ کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہہ بدن شریف
کی مربی بدنون کی تہی اور روحونکا بدنون سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہہ ثابت ہے واللہ اعلم سے اور ابتدا ظہور دون مین انکو ساتہہ اول امر اپنی کی کہ وہ
دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی مرتبہ میری دنیا مین انکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہون نی
وقت بنانی خانہ کعبہ سے میری رسالت کیلیے چنانچہ آیہ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی سے اور نیز بہ ستور اول امر میرا خوشخبری
دینا عیسی کا ہی یعنی جیسے کہ اس آیہ مین ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بہ ستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری ماکا ہی کہ دیکہا
اونہون نی جب جنا مجکو ف ح کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو اس دیکہنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی سے
قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرتؐ کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہنچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا
کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچہ کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت ہی واحد کی شر ہر حاسد کسی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا
تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ
چیز کہ دیکہی محذوف تہا اور وہ نور ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہہ قول حضرتؐ کا سے اور تحقیق ظاہر ہوا اسکے بان کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئے اوسکی لیے
اوس نور سی محل شام کی ف ح ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کے
گہر نمایان ہوی اور یہہ عبارت ہے اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرتؐ کی نبوت مابین مشرق و مغرب کی و مضمحل ہوگئے اوس سے ظلمت کفر اور ضلالت کی
سے نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول انکی ساخبرکم
آخر تک ۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ولا فخر وبیدی لواء الحمد
ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا
کہ نہین کہتا مین یہہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ح بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجا لانی حکم پروردگار کی کہتا ہون
کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیی بہی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد رکہین اور عمل کرین بمقتضا اوسکی توقیر و تعظیم اور
محبت اور ایمان کی آوا اندازہ پر سے اور میرے ہاتہہ مین ہی یعنی میری تصرف مین اور میرے کیامت کے مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین
مراد نام اور نیزہ ہونا آنحضرتؐ کا حمد مین ہے اوس خلایق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرتؐ کو حمد کی ساتہہ تشدید
خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی وغمی مین خدا کی حمد کہتی ہین اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حامد ومحمود ہونگے اور احمد الٰہی سکے ساتہہ دروازہ شفاعت کا کہلواوین سے کے جیسا کہ شفاعت مین
گذرا بیان اس کا مترجم ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچی آوینگی اور پناہ ڈہونڈینگے

اور میری تابع ہونگی ف ع اسجگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کو ظاہر کا بہی تیرہ ہو جیسا کہ بادشاہ ہونا دسر داروں کی لیی ہوتا ہی اور نام اوسکا لوا حمد
ہوگا ترجمہ اور میں اول ہوں اونکا کہ پہٹی اونسی زمین یعنی اول قبر ہی میں سی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا
شکر ہی نقل کی سیہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ
اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ
سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَ
كَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهٗ اٰدَمُ فَمَنْ
دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ
فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ بیٹہی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یار دنمین ہیں نکلی
آنحضرت صلعم گہر سی یہان تک کہ جب نزدیک ہو اونسی سنا اونکو کہ آپسمین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضوں نی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نی پکڑا دوست
اور دوسرا کہتا ہوں نی کہا کہ موسی علیہ السلام سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اوروں نی کہا پس عیسی علیہ السلام کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ
کن کیساتہہ بلا اسباب ظاہری کی پیدا ہوی اور گہوڑی مین باتین کین لڑکپن ہی مین لوگوں سی اور روح ہین خدا کے کہ خدا نی روح الامین کو اونکی
ماںکی پاس بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سے عیسی پیدا ہوی اور بہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اوروں نی
آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزونکی سکہائی اور فرشتوں سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیوں کا ذکر کرتی تہی اور تعریف کرتی تہی
پس یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا میںنی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور ہین وہ
ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز و ہم سخن خدا کی ہین اور وہ ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی
ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ایسی ہی ہین برحق خبردار ہو اور میں حبیب اللہ کا ہوں اور نہین فخر سی کہتا ہوں ف حاصل کہنا ہی ہوا کہ حبیب دوست
کو مقام محبوبیت میں پہنچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والی ہی کہ دوست اور محبوب ہوا درگاہ الہی کی ہین لیکن اسجگہہ کلام کمال مرتبہ محبوبیت
اور خاص ہونے مین ہی اور علما نی کہا کہ خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیی اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ آنحضرت صلعم کا
محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہنچا ہی یہہ آیت ہی قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہ ترجمہ اور میں اوٹہانی والا ہوں گا علم حمد کا قیامت
کی دن آدم اور آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور میں ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت کے
دن اور نہین فخر اور میں ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازہ بہشت کی اور قصد اندر جانی کا کرینگی پس کہول دیوی گا خدا تعالی میری لیے
دروازہ بہشت کا پہر مجکو داخل کری گا اوسمین یعنی فرشتوں کو حکم کری گا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور ساتہہ میری ساتہہ فقیر مسلمان
ہونگے اور نہین فخر ف ع یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل
ہونگی جنت مین میری امت کی فقرا غنیوں سی پانسو برس پہلی اور یہہ دلیل ہے واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیوں کے
نزدیک فاقہ و حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہے محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سے نہ غیر اوسکی سی اور توسّے

نے کہا فقر وہ ہے کہ تسکین ہو مال نہونے پر اور فرح کرنا ہو ہونے پر اور فقر نفس سے پناہ مانگی ہے آنحضرت نے اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز رکھے مولی سے وہ بری ہیں اور حالت فقر باز رکھتی ہے بہت گرفتاریوں سے اسی لیے حق تعالی نے انبیا و اولیا کے لیے مقرر رکھی اور دلیل یہہ ہے کہ فقر کا ذکر جب عذاب ہلکا ہووے دوزخ میں غنی کافر سے تو کیون نہ فائدہ دے یہہ فقر مومن کو جنت میں سے اور میں ہون بزرگتر اگلوں اور پچھلوں کا اور نہیں فخر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے شرح اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد اگلے پچھلوں سے انبیا ہیں وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ إِبْرٰهِيمُ خَلِيلُ اللهِ وَمُوسٰى صَفِيُّ اللهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّ اللهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمرو بن قیس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے ہیں ظہور میں اور ہم سابق اور اول ہیں یعنی جنت کی داخل ہونے میں اور اور مراتب میں قیامت کے دن اور میں کہنے والا ہوں ایک بات بغیر فخر کی یعنی بلکہ مقصود اوس سے بیان واقعی کا ہے وہ یہہ ہے کہ ابراہیم دوست خدا کے ہیں اور موسی برگزیدہ ہیں خدا کے اور میں حبیب ہوں خدا کا یعنی محب اور محبوب ہوں دنیا میں اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کرے میرے احمد و محمود ہونے پر قیامت کے دن یعنی مقام محمود میں اور تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھسے یعنی خیر کثیر کا امت کے حق میں اور بچایا ہے اونکو تین چیزوں سے کہ نہ ہلاک کرڈالیگا اونکو ساتھ قحط کی اور نہ جڑسے اوکھیڑ ڈالیگا اونکو دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کرڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگے ایسے حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہے نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کھینچنے والا رسولوں کا ہوں یعنی میں آگے چلونگا اونکے اور وے پیچھے میرے آوینگے بہشت کو یا حشر کے میدان میں اور نہیں کہتا میں یہہ فخر سے اور میں ختم کرنے والا ہوں نبیوں کا اور نہ کچھ فخر سے کہتا ہوں اور میں ہوں پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سے کہتا ہوں میں نقل کی یہہ دارمی نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول لوگوں سے نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اوٹھائے جاوینگے قبروں سے اور میں پیشوا ہونگا اونکا جب آوینگے وہ بارگاہ خداوندی میں اور میں اونکا خطبہ پڑھنے والا ہونگا جسوقت چپ رہینگے وے شارع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نکر سکینگے اوسوقت میں اونکی طرف سے عذر بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے پس میں آگے آؤنگا اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام میں نہ اور کوئی حتی کہ بڑے بڑے انبیا پس ثنا کرونگا اللہ تعالی کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہے اور نہیں اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنے کا سوا میرے پس حضرت مخصوص ہیں اس قول حق سبحانہ سے ہذا یوم لا ینطقون و لا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کے حق میں سے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں مومنوں کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب ناامید ہووینگے شارع یعنی جب غالب ہووے ناامیدی اونکو رحمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سے شفاعت طلب کرینگے اور وے جرات نکر سکینگے اوس

عار کرین جیسکہ حدیث شفاعت مین آیا ہی ف بزرگی اور بزرگی دینی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میسر تہہ یعنی میری
نصرت مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتھہ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کی پروردگار کی نزدیک ہمیشہ خصوصا اوسدن گرد پہرینگے
میری اور خدمت کرینگی میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ ف تشبیہ دی حورونکو ساتھہ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی
ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھہ تہوڑیسی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہی اور مجمع البحار
مین کہا کہ مراد بعض مکنون سے موتی سیپ کے ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتھہ اور نظر کی پہنچنی سی حاصل یہہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی
نظر و لمس اور ہاتھہ یعنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے یعنی جیسی موتی بکہر کر
ہوتی خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیونکی ویسی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور اپنی اپنی کام پر حاضر ہونگے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ
الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کہڑا ہونگا عرش کے
داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابوہریرہ سی یہہ عبارت زیادہ ہی کہ مین پہلا
اون شخصونکا ہون کہ پہٹی اونسی زمین پس پہنایا جاؤنگا مین حلہ الخ **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ
قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لاینالہا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ہو رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ ف یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اذان
کے دعا مین یہہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سی واسطے اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کی طرف اور از راہ انکسار نفس کے یا اسلیے کہ فائدہ پاوی امت
اور ثواب اوسکی سبب یا سکہانی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایک یا مومنین سی اپنی یا کسی کی لیی دعا ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وسیلہ فرمایا بہت
بلند درجہ ہے جنت مین نپاوی گا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف شرح تو ضیح ہی آنحضرت کی اور یا سر ادب ہے درگاہ
خداوندی کا اگر متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہوگا قیامت دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیونکا یعنی مقام محمود
مین اور خطیب انکا یعنی خطبہ جب بند ہوینگے وی اونکے مین اونکی طرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر فخر کی کہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین وان ولیی
ابی خلیل ربی ثم قرا ان اولی الناس بابرہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر نبی کی لیی دوست اور نزدیک ہی نبیون مین اور تحقیق میرے دوست اور قریب
باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کی یعنی ابراہیم علیہ السلام ہین پہر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی یہہ آیت کہ تحقیق نزدیک تر لوگونکی
ساتھہ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہہ نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ مامور تہی ابراہیم کی متابعت
اور زیادہ قربت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہی مسلمانونکا اور کارساز نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** جابر

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْأَفْعَالِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی نی بہیجا مجکو واسطی تمام کرنی اچہی خوبون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کے یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خود کامل کرنی اونکی اخلاق باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ مین وَعَنْ

كَعْبٍ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَبْدِي الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُونَهُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلٰوةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَأَزَّرُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مُنَادِيهِمْ يُنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ

اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعین مین سی ہین اور اہل کتاب کے عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہا لکہا ہوا پاتی ہون ہم یعنی توریت مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا برگزیدہ نہین درشت خو اور نہین سخت گو اور نہ چلانی والا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخشش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہے اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے فـ ع بادشاہی سی مراد ہی دین و نبوت کا ظہور اوسکا شام کی ولایت مین اکثر اور جہاد اس ملک مین زیادہ ہی ورنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہے یا یہہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی اور ایام خلافت اونکی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی ہی اور بعد اونکی بنی امیہ کی ہی ہوئی تمت اور امت اونکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنی واسطے خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی ہر حال حمد و شکر کرین گی حمد کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنے جس مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پستی مکان مین نیچے اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرین گی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی ہوئے چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی فـ ع یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دہیان رکہین گی نماز و عبادت کی وقتون کی لیے اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندون مین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیے تمت ادا کرین گی نماز جب آوی اوسکا وقت آوی ازار باندہتی ہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور شاید اوسکی مراد کرین ستر عورت مین یا مراد یہہ ہے کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین گی اطراف اپنی یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا اذان کی پکارنی والا اونکا پکاریگا آسمان کے درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہے یعنی برابر کہڑی ہوتی ہین کافرون کا فروان لڑنی کو اور نماز مین برابر کہڑی ہوتی ہین شیطان و نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز ہے یعنی تسبیح اور تہلیل و ذکر اور قرآن پڑہنے مین جیسی شہد کی مکہی کی آواز یہہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کیا ہی دارمی نی ساتہہ تہوڑی تغیر کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سی کہا لکہی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہہ کہ لکہا ہوا کہ عیسی بن مریم کی دفن کی جائینگے آنحضرت کے ساتہہ اونکی حجرہ مین کہا ابو مودود جو حدیث کی راویون مین ہین تحقیق باقی رہی گہر مین یعنی عائشہ کی حجرہ مین کہ جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہہ نقل کی یہہ ترمذی نی فـ ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی ... باقی رہنا اوس جگہہ ... کی دفن کا وہان میسر آنا اوسکا ... [illegible]

کہ مزار اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمرؓ کا مقابل پشت ابوبکرؓ کی اور ایک قبر کی جگہہ پہلو مین عمرؓ کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بعد ٹھیرنے اپنی کی زمین مین حج کرینگے اور وہان سی پہر آوینگے اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگے اور اوٹھا کر لی جاوینگے مدینہ مین پس دفن کیے جاوینگے حجرہ شریفہ مین حضرت عمرؓ کی پہلو مین پس رہینگے وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اھل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاھل السماء ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء الآیۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلنک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا انہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھہ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرتؐ کو آسمان والون پر کہا ابن عباس نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہہ کلام اور جو کوئی کہوی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا اپنی وسکو دوزخ بدلا مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذر جائین اس طرح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیے اسیطرح کا سخت اور وعید اور تیزی کی ساتھہ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے مہربانی و رحمت کی ساتھہ کہ تحقیق ہمنی کہولدی تیری لیے دروازی برکتون اور بزرگیون کے صاف کہولدینا کہ منجملہ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیے خدا تعالی گناہ تیرے جو پہلی گذری اور جو پیچہے آوین ف اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہہ توجیہہ خوب ہی کہ یہہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی جیسی آقا کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوش ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی تیرا سب گناہ بخشدیے جو کچھ کریگا تو تجھ پر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بے گناہ ہووے کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بہیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھہ تو کہ بیان کری اونکی لیے احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور فرمایا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیے اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیے پس رسول کیا خدا تعالی نی آنحضرتؐ کو جن اور آدمیون کی طرف ف اور خاص ذکر کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیے ہی کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیۃ مین تعمیم آدمیون کی ہی نہ تخصیص عرب کی جیسی کہ بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاتی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسکے کہ آنحضرتؐ نبی ہین جنون کی بہی وعن ابی ذر الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاریؓ سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ تم نبی ہو یہان تک کہ یقین کیا آپنی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای ابوذر آئی میری پاس

دو فرشتی اسحال مین کہ مین بطحا ر مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوترا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان و زمین کی درمیان پہر
کہا ایک نی اون دو مین سی اپنے یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہہ وہ پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی
ہان وہ یہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتھہ سو تھا مین غالب
مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتھہ پس تولا گیا مین اونکی ساتھہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھہ پس تولا گیا
مین اونکی ساتھہ سو اونپر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھہ پس تولا گیا مین اونکی ساتھہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون
اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی الیا وہ بسبب ہلکا پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی
معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی اون دونون مین سی اپنی یار سے کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتھہ تو بیشک
غالب آوی یہہ ساری امت پر نقل کین یہہ دونون حدیثین دارمی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرتؐ پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی
نہ ہون تم امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیے گئے اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی
نقل کیا یہہ دارقطنی نی بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک بہت ہین اور قران مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیا علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین
اور بہت مشہور آنحضرتؐ کا نام محمد ہی اور یہہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسی کہا کسی نی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر
کیون نرکہا اور یہہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہہ نام اسکا مین نی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے
اور ایک روایت مین ہے کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین پر اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اوسکی
پیٹہہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین ہے اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکے
نور ہی اور اہل مشرق و مغرب اوسکی ساتہہ متعلق ہین پس یہہ خواب لوگون سی کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص پیدا ہوگا کہ
اہل مشرق و مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوے زمین و آسمان مین اسلیے محمد نام رکہا اور آنحضرتؐ کی والدہ آمنہ نی بہی خواب دیکہا کہ کوئی
کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکہیو اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہہ
نام نہ تہا جب اہل کتاب نی خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووے اور نام اوسکا محمد ہو چار شخصون نی اپنے بیٹون کا نام محمد اس آرزو مین رکہا
کہ شرف نبوت سی مشرف ہون لیکن یہہ چار نام بہی آنحضرتؐ کی نام سی پہلی نہین ہو سکتی کیونکہ آنحضرتؐ کا نام سنکر یہہ نام رکہتی تہی آپ اور اسما اونکی ہین
ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرتؐ کی قران مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی ننانوی نام جمع کیے ہین موافق اسماء الہی کی اور قاضی
عیاض نی کہا کہ حق جل و علی نی تیس نام اپنی نامون مین سی اپنی حبیب کیلیے خاص کیے اور بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیے جاوین آنحضرتؐ کی
نام پہلی کتابون مین اور قران و حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو آئی ہین اور قاضی ابوبکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سے
ہین کہا بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کی بہی ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور
سیوطی نی ایک کتاب علیحدہ آنحضرتؐ کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی پانسو نام ذکر کیے اور شرح کی اور مولف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین

اور مراد آنحضرت کی صفات سے یہاں احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہے اور آنحضرت کی اخلاق اور باطن کے خصلتون کا بیان دوسرے باب مین
ہوگا اللھم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی وبعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**
جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ
یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت سے فرماتے کہ تحقیق میرے لیے نام ہین بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ہے اور دوسرا احمد **ف** ح بعضی روایتون کا
محمود بھی آیا ہے اور سب مشتق حمد سے ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بیحد وبیشمار اور احمد سب سے زیادہ
تعریف کیا گیا اگلی پہلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنی والا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسے مقام محمود مین ہوگا اور کہہ آئے ہوگا
اونکی لیے کو احمد **ف** اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانی والا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو بھی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر ہے کہ اوٹھائی جائین گی اور جمع کیے جاوینگے لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سے اوٹھونگا مین اور لوگ میرے پیچھے اور نام میرا عاقب ہے اور عاقب
وہ ہے کہ نہو ویگا پیچھے اوسکے کوئی نبی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح عاقب کی معنی ہین پیچھے آنیوالا اور مراد یہان ہے پیچھے آنی والا سب پیغمبرون کی **وَعَنْ**
اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ
وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتے
ہمارے لیے اپنی ذات شریف کی اپنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھے آنیوالا سب پیغمبرونکی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین گذر
ہوئی اور نبی توبہ کا **ف** ح یعنی ہماری خلقت نے آنحضرت کی ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیے ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکھتے تھے
اور زبان کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل وسزا کی قصور او نکا نہ معاف ہوتا تہا **ف** اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا
قرآن شریف مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل کیے یہہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَلَعْنَہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تعجب نہین کرتے تم کہ کیونکر باز رکھا مجھ سے اللہ تعالی نے مشرکین قریش کا برا کہنا
اور او نکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتے ہین مذمم کو اور مین محمد ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتے تھے کہ معنی میں نقیض محمد کی ہین یعنی مذمت
کیا گیا اور آپ کا یہہ نام لیکر آپ کو برا کہتے اور لعن وطعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بدکہا اور لعن وطعن مذمم کو کرتے ہین اور مین مذمم نہین پس کہا
اللہ تعالی نے اونکی برکہا وسے بچایا مجکو **ف** نقل کیا یہہ بخاری نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّہَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَأْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ
وَجْہُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ
الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئے
تھے کچھ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑھی کی اگلی جانب مین اور جب تیل لگاتے تھے تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک
کے بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی **ف** ح اسلیے کہ تیل لگانی سے بال مجتمع ہو جاتی ہین پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی
اور ژولیدگی مین بال جدا جدا ہوتی ہین پس معلوم ہونی لگتی ہین سفید سیاہ مین سے اور آنحضرت کی سر اور ڈاڑھی مین سفید بال بیس سے زیادہ نہ تھی بلکہ

مین اور بعضی روایت مین اس سے بہی کم آئی ہین **ترجمہ** اور تہی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑہی کی **ف** ح یعنی ڈاڑہی آپکی گہنی تہی ہلکی نہ تہی جیسی
اور روایت مین کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور صحابہ عظام سی درازی ڈاڑہی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہون تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑہی لمبی اور چوڑی
تہی اور ابن عمر سے آیا ہی کہ قبضہ سے زیادہ کتر تہی غرض کہ ڈاڑہی کا ایک مشت سی کم رکہنا نہین اور زیادہ مین روایات و آثار مختلف آئی ہین **ت** پس کہا ایک مرد نی
یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی مین لیکن چونکہ یہہ موہم تہا طول کو بہی کہا
جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک آپکا گرد **ف** ح یعنی مایل گولائی کی طرف اور حدیث مین آیا ہی بل مثل القمر اور ایک مین
آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور مین آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہوین رات کا چاند اور ایک اور حدیث مین آیا ہی
کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف مین مواہب لدنیہ مین ہی کہ یہہ تشبیہین لوگون نی
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف کی دی ہین ورنہ آنحضرت کی جمال با کمال کی ابہت و جلالت اور حسن و ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہین رکہتی بلکہ **بیت**
کسے بحسن و ملاحت بیار ما نرسد * ترا درین سخن انکار کار ما نرسد * ہزار نقش برآید ز کلک صنع ولی * یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد * صلی اللہ علیہ وسلم وعلی
صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہین تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سے وہم جاتی اسکا اسلیے
کہ حدیثون مین آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہین تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ
صلی اللہ علی محمد وآلہ **ت** اور دیکہا مینی مہر نبوت کو شانہ کی پاس **ف** ح اور ایک روایت مین ہی درمیان دونون شانون کی بہر تقدیر بائین شانہ
کے پاس تہی **مثلا** مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتہہ اور تمام اعضا کا سا اور ایسا
رنگ اور بال نہ تہا سیاہ کہ داغ تہا بطور برص کی چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکڑہ گوشت کا تہا بلند تر تمام
اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی تا کی زیر سی یعنی تمام ہونی ایک کار کی یا ت کی زیر سی یعنی مہر اور نشان اسکے کہ وہ خاتم النبیین ہین
اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت وانجیل وغیرہ مین موجود تہا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ مین بشارت دیتی
تہی تو یہہ بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پہ مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک مین وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ
مین نشان نبوت نہو مگر ہمارا پیغمبر کہ اونکا نشان نبوۃ پشت مبارک پہ تہا دونون شانون کی درمیان مین اور یہہ نشان جیسی نامہ پر مہر کر دی تو تغییر اور
تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اوسمین لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتون مین آیا ہی
کہ اوس سی ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہہ کو خیرہ کرتا تہا اور اسکو تشبیہ لوگون کی سمجہنے کی لیے ظاہری چیزون کے ساتہہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت
اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تہی سوا حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ
عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی
کہا کہ دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مینی اونکی ساتہہ روٹی اور گوشت یا کہا یعنی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بہگی ہوی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مینی مہر نبوۃ کی طرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین نزدیک بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مانند مٹہی کی یعنی ایسا مین
جیسے اوپر کی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اوسپر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ**

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد سی خالد بن سعید کی بیٹی سی کہا اونہی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میرے پاس پس اوٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتھ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہہ دعا دیتی تھی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تھی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی اے ام خالد یہہ کپڑا اچھا ہی اور یہہ کلمہ سناہ لغت حبش مین ہی معنی حسنہ اچھی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کہیلتی تھی مہر نبوۃ سی یعنی جیسی عادت چھوٹی لڑکی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سے چھوڑ دی اسکو یعنی منع نکر نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ سَبْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور اور نہ بہت ٹھنگنے وضاحت یہہ ہی معتدل قد تھی لیکن مائل بدرازی اور یہہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سے زیادہ بلند دکھائی دیتی تھی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تھی تو یہہ بسبب درازی قد کی نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تھا اور حقیقت مین یہہ معجزہ تھا اور نہ تھی آنحضرت نہایت سفید رنگ مانند چونہ کی کہ ہووی اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ تھی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھی اور نہ تھی آنحضرت کی بال بہت پیچ کہائی ہوی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم نیچی لٹکی ہوی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونو کی تہی اور اوٹھایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کی یعنی جب پوری چالیس برس کی ہوچکی تھی پہر اقامت کی آنحضرت نی مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالی نی حضرت کو ساٹھہ برس تمام ہونی پر شارح دس برس کا رہنا حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہی پس اس حساب سی آنحضرت کی عمر شریف تریسٹھہ برس کی ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا پس توجیہہ اسکی یہہ ہے کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھہ کو ساٹھہ اور یہہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین شارح اور حالانکہ نہ تھی آنحضرت کی سر مبارک اور داڑھی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ روایت ہی انس سے درحالیکہ وصف کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تھی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چمکتا ہوا رنگ اور کہا انس نی کہ تھی بال آنحضرت کی آدھی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کے درمیان مین تھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی شارح

اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لوتک اور ایک روایت مین ہے کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال کی ہی کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تہی نہین تو چھوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تہی بالون کی کترنی سی تو دراز ہوجاتی اور جب کترتی تہی تو چھوٹی ہوجاتی تہی اور اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کبھی بال کترتی تہی کہ مونڈنا بالونکا سوائے حج اور عمری کے نہین ہوا واللہ اعلم **ترجمہ** اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت بڑی سر کی اور موٹی قدمونکی **ف ش ح** یعنی پاؤن مبارک پر گوشت تہی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا **ترجمہ** نہین جانتا مین کسی کو اونکی بعد اور نہ اونکے پہلی اونکی مانند اور تہی آنحضرت فراخ ہتیلیون کی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نے تہی آنحضرت کی دونون قدم اور ہتیلیان موٹی اور پر گوشت **ف ش ع** مردونکی لیی یہہ ممدوح ہی کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتونکی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضاء شریفہ کا مراد ہی خلقت مین سختی جلد کی کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تہی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اور روایت ہی براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دورا اور کشادہ تہی مسافت درمیان دونون کندہونکی یعنی فرق آنحضرت کی دونون مونڈہون مین بہت تہا اور اس سے فراخی سینہ کی سبب لازم آتی ہی واسطی آنحضرت کی بال تہی کہ پہنچتی اونکی کانون کی لو کو دیکہا مینی آنحضرت کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر ہوتی ہی **ف ش ح** اور مراد سرخ سی یہہ ہے کہ اوسمین سرخ خط تہی اسیطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سبز حلہ سی بہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تہی **ترجمہ** نہین دیکہی مینی کوئی چیز کبھی آنحضرت سی بہتر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکہا مینی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال قریب پہنچتی تہی اونکی مونڈہون کی فراخی تہی درمیان دونون مونڈہون کی نہ تہی حضرت لمبی اور نہ پست قد **ف ش ح** آدمی کی بالون کی تین نام ہین جمہ بپیش جیم اور تشدید میم سی اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور فا کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور جب کندہی تک پہنچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہنچی اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالونکی بہی آتا ہی وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سماک بن حرب سے اوس نی نقل کی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف ش ح** اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہی مردونکی لیی اور تنگ دہنی کو مردون کی لیی عیب جانتی ہین اور بعضی مراد رکہتی ہین کشادہ دہنی سی فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکہون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی تہی یعنی سرخی کی ڈوری چہوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیان کہا گیا واسطی سماک کی کہ راوی اس حدیث کا ہی کیا ہین معنی ضلیع الفم کی کہا اونہون نی بڑی مونہہ والی کہ ہین کہا گیا کیا ہین معنی اشکل العین کی کہا سماک نی دراز شگاف آنکہہ کے **ف ش ع** کہا ہی علماء نی کہ یہہ بیان سماک کا اشکل العین کے معنون مین خطا ہی اور ٹہیک وہ ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکہون کی سفیدی مین سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت سی ہی

اتفاق رکھتی ہین ت کہا گیا سماک سی کہ کیا ہین معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ
قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل
سی کہا اونہی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تہی اوسط یعنی قد مین اور جسم مین اور سب صفتون مین
وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَبْلُغْ مَا یَخْضِبُ لَوْ
شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِہٖ فِیْ لِحْیَتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ
قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ اور روایت ہی ثابت سی کہا کہ پوچہی گئی انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنی سی
پس کہا انس نی کہ تحقیق آنحضرت نہ پہنچی تہی اوس عمر کو کہ خضاب لگا دین ف ح یعنی آنحضرت کی سفید بال تہوڑی سی تہی معلوم نہ ہوتی تہی باوجود نظر
مین جیسے کہ سیاق حدیث سی ظاہر ہوتا ہی یا مراد یہہ ہی کہ بڑہاپا خالص نہ تہا بلکہ ہنوز سرخ تہا جیسے کہ ابتدای بڑہاپی مین ہوتا ہی جیسے کچہ اور حدیث
مین آیا ہی کہ کان شیبہ احمر ت اگر چاہتا مین کہ گن لون سفید بال آنحضرت کی کہ داڑہی شریف مین تہی تو البتہ گن لیتا مین اونکو اور ایک
روایت مین یون ہی کہ اگر چاہتا مین کہ گن لون بال سفید کہ تہی آنحضرت کی سر مبارک مین تو کر سکتا تہا مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور
ایک روایت مین مسلم کی یہہ ہی کہ کہا انس نی تہی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرت کی اور کنپٹیون اونکی کی اور سر مبارک مین کچہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزْہَرَ اللَّوْنِ کَاَنَّ عَرَقَہُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰی تَکَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِیْبَاجًا وَّلَا حَرِیْرًا اَلْیَنَ مِنْ
کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْکًا وَّلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن و چمکتی رنگ کی گویا کہ قطرہ اونکی پسینی کی موتی تہی یعنی سفیدی مین
اور صفائی و چمک مین جب راہ چلتی تہی آنحضرت تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی جیسے کوئی زمین بلند سی نشیب مین آتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ
اوٹہاتی تہی پاؤن بقوت و جلادت جیسے کہ عادت قویون اور دلیرون کی ہوتی ہی نہ یہہ کہ پاؤن زمین پر گہسیٹتی چلین اور نہین چہوا مین نی کسی دیبا
کو کہ ایک قسم ہی کپڑی ریشمی سی اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو ہتہیلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتہیلیون سی اور نہ سونگہا مینی کوئی مشک و نہ عنبر زیادہ
خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ یَاْتِیْہَا فَیَقِیْلُ عِنْدَہَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عَلَیْہِ وَکَانَ کَثِیْرَ الْعَرَقِ فَکَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَہٗ فَتَجْعَلُہٗ فِی الطِّیْبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ مَا ہٰذَا قَالَتْ عَرَقُکَ نَجْعَلُہٗ فِیْ طِیْبِنَا وَہُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ
بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام سلیم سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتی تہی
ام سلیم کی ہان اور اونکی پاس قیلولہ کرتی یعنی دوپہر کو استراحت کرتی پس بچہاتی مین ام سلیم ایک بچہونا چمڑی کا پس سوتی اوسپر آنحضرت ف ع کہتی ہین
کہ ام سلیم آنحضرت کی محرمون مین سی تہین دودہ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہی کو آنحضرت سوتی اور یہہ ماں تہین انس کی کہ جو خادم
حضرت کی تہی اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی پسلی کہ آنحضرت تہی کثیر العرق پس اکہٹا کرتین
ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبوؤن مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہہ
پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبوؤن مین اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبوؤن سی ہی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیی یعنی اونکی بدن و سر و منہ پر ملتی ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلا

سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سَمُّوْا بِاِسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگوں کی طرف اور میں بھی انکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کے پر اور لیکن میں پس چھوا میرے رخساروں کو بھی **ف** ع لفظ خدی میں دال کی زبر ہے اور ی کی جزم یعنی بلفظ مفرد اور بعضے نسخوں میں یہاں ہے بلفظ تثنیہ ہے دال کی زبر اور ی کی تشدید سے یعنی چھوا میرے دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکے لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک نسخہ میں مفرد ہے ارادہ جنس کے **ت** پس پائی میں نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کی ڈبیہ میں سے **ف** ع اس حدیث میں بیان ہے آنحضرت کی خوشبو کا اور یہ خوشبو بذات تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتی تھے تا بہت خوشبودار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کی اور الہی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانوں کی **ت** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کے اسمائی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ مراد اسکا ہے نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی مصابیح میں اس باب میں وہ دونوں حدیثیں مذکور ہیں **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے اور نہ ٹھگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑے سر اور گھنی ڈاڑھی کے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں ہاتوں کی اور پانوں مبارک رنگ آپ کا سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹی تھیں جوڑ ہڈیوں کے لمبی تھی مسربہ کی یعنی سینہ سے ناف تک بالوں کے ایک لکیر لمبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے گویا نشیب میں اترتے ہیں بلندی سے **ف** ع مقصود یہ ہے کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اوٹھاتے تھے پاؤں مبارک زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کی **ترجمہ** نہیں دیکھا میں نے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیچھے وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بھیجے اللہ اوپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْهُ** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ

وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ تھے جسوقت وصف بیان کرتے حضرت صلعم کا فرماتے نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگون مین اور نہ تھے بہت مڑے ہوے بالونکے نہ سیدھے بالون کے تھے بال کچھہ مڑے ہوے اور نہ تھے پر گوشت روے مدور مجمع اور نہ کوتہ روئے مدور پیشانی نکلی ہوی سبک گوشت اور تھے روے مبارک مین کچھہ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونون آنکھین بہت اور دراز پلکین موٹی سری ہڈیون کے ف ح گندت کی زبر اور زیر سے جگہہ اجتماع دونون شانون کی یعنی درمیان دونون شانون کی جو جگہہ ہے وہ بھی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر لنبی بالون کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہرا اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوا مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیون اور پہنچون کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہون پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہون ترجمہ پر گوشت ہاتھون کی اور قدمون کی جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤن کو ساتھہ قوت کے گویا اوترتے ہین بلندی سے پستی مین اور جب منہہ پھیرتے داہنے بائین تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتے ف ح یعنی نظر چورا کر نہ دیکھتے تھے متکبرون کی طرح اور بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ کبھی کبھی گردن نہ پھیرتے تھے داہنے بائین جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہین ولیکن منہہ کرتے تھے باطمینان یا یہہ ہے کہ باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان مین مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیون کے تھے بڑے سخی تھے لوگون مین از روے سینہ کے ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سے تھی نہ بناوٹ اور دکھاوے کو اور ملا علی نے اسکی یہہ معنی لکھے ہین کہ اجود یا تو جودۃ سے ہے جیم کی زبر سے بمعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیر تھے پس نہین ملول اور تنگ ہوتے تھے امت کی ایذا سے اور غبار اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کی پیش سے بمعنی دینے کی ضد بخل کے یعنی بخل نہین کرتے تھے کسی چیز مین نہ مال کی دینے مین اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانے مین پس معنے یہہ ہونگے کہ سخی تر لوگون کے تھے از روے دل کی ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگون مین از روے زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگون مین از روے طبیعت کی اور بزرگ تھے لوگون مین از روے قوم وقبیلہ کی جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا اونسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچانکر دوست رکھتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسے بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکے پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکھتا اونکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنے والا کہ نہین دیکھا مینے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلے موت اونکی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کے یہہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چلتے کسی راہ مین پس پیچھے آیا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق تشریف لیگئے ہین اس راہ سے بسبب خوشبوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سے اور پہر فے ہے آخر مین بمعنی بو کی خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بو سے

خوش پر آتا ہی یعنی جس راہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی متکیف ہوتی تہی ہوا اوس راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سی اور وہ راہ معطر ہوتی تہی اوس سے پس پہچان لیتا تہا پیچہی آنی والا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سی تشریف لیگئی ہین اور یہہ خوشبو ذاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی **ترجمہ** یا کہا جابر نی یعنی بجای من طیب عرفہ کی کہ قسمی ہی من ریح عرقہ فاونسے نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح** یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سی یہہ حال ہوتا تہا اور یہہ شک راوی کا ہی اور مآل دونون کا ایک ہے ہی۔ **وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی ابی عبیدہ بیٹی محمد بن عمار بن یاسر کی سی کہ کہا میں نی واسطی ربیع بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کے کہ بیان کر تو ہماری لیی صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹی میری اگر دیکہتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکہتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکہتی تہی کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہہ دارمی نی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا کہ دیکہا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبہی نگاہ کرتا تہا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی دیکہتا طرف چاند کی اور حضرت پر تہا جوڑا سرخ یعنی اوسمین خط سرخ اور سفید تہی پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تہی نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد میں چاند سی **ف ح** یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہہ واسطی ظاہر کرنے استلذاذ وذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تہی چاند سی واقع میں اور سب محبوبونکی نزدیک سے نقل کیے یہہ ترمذی نے اور دارمی نی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابوہریرہ سی کہ کہا نہیں دیکہی میں نی کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا کہ آفتاب جاری ہی اونکی چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکہا میں نی کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سب سے زیادہ جلد چلتی تہی گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تہی اپنی نفسون کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پروا کرنی والی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف ح** یعنی بی تکلف وبی پروا باسانی بطور خود چلتی اور یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سی تہا کہ اور لوگ دوڑتی اور مشقت کہینچتے اور ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتی اور وہ باسانی اور بی تعب آگی سب سی چلتی **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیان کچہہ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستی نہ تہی یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانی کی اور تہا میں جس وقت دیکہتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکہون میں سرمہ دیا ہوا ہی حالانکہ نہ تہا سرمہ دیا ہوا **ف ح** بلکہ بجہت خلقت کی سرمگین آنکہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ نقل کی یہہ ترمذی نی ترجمہ دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ بسان سرمہ سیہ کردہ خانۂ مردم بیت ہین
فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ
ثَنَایَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی ف ح یعنی ان دانتون مین
کچہہ فرق تہا دانتون کی نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین اونکو ثنیان اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانتا
کہ اونکی دونون طرف ہین ہین اونکو رباعیات رے کی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہہ ہے کہ یہہ فرق اونکی ثنیین مین ہی تہا اور نیچی کے
مین بہی نہ مخصوص اوپر ہی کی ثنیین مین ترجمہ جب کلام کرتی آنحضرت دیکہا جاتا کچہہ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل
کی یہہ دارمی نی وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّ
وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَکُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش
ہوتی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تہی ہم پہچانتی اسکو ف ح ع کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک اونکی حاصل اس جملہ کا یہہ ہے کہ یہہ پہچاننا ہمہی کو خاص تہا
بلکہ سب پہچانتی تہی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا یَهُوْدِیًّا کَانَ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ یَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا یَهُوْدِیُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰی مُوْسٰی هَلْ تَجِدُ فِی التَّوْرٰىةِ نَعْتِیْ وَصِفَتِیْ
وَمَخْرَجِیْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰی بَلٰی وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِی التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَاِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِهٖ اَقِیْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاکُمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ
فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر
اوسکی کی پڑہتا تہا توریت یعنی کچہہ توریت مین سے پڑہتا تہا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہماری ان سورہ یس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے
باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای یہودی پوچہتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسی پر آیا پاتا
ہی تو توریت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج یعنی بعثت کی ہو یعنی نبی ہونا
میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کی معنی ایک ہے ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات
ظاہری ترجمہ کہا اوس یہودی نی کہ نہین پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرری قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی
ہین آپکا لیکی توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے
اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو کہ اٹہا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سے اور والی ہو تم اپنی بہائی کی یعنی اسلام
کے سبب کی امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی یہہ بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی وہ نقل کے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بہیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت
عالمین کے لیے کہ بہیجا ہے اوسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کے پس جسنے قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا ناامید
اور ٹوٹے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیۃ کے ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور ہمین تعظیم وتکریم اس امت کی ہے یہ اسلیے
کہ تحفہ تکریم ہی کے لیے بہیجا جاتا ہے **ترجمہ** نقل کیے یہہ دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **باب فی اخلاقہ وشمائلہ**
صلی اللہ علیہ وسلم باب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ح جب فارغ ہوا مولف بیان
کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کی سے کہ اوسکو صورت وخلق کہتے ہین خ کی زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریفہ کو اوسکو
سیرت وخلق کہتے ہین خ کی پیش سے اور لام کو پیش بہی آتی ہے اور جزم بہی اور مراد اوس سے مہربانی ہے اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت
اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہے شین کے زبر سے بمعنی طبع اور خو اور عادت کی **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لما صنعت**
ولا الا صنعت متفق علیہ روایت ہے انس سے کہا خدمت کی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ح ع مسلم کی روایت مین
ہے نو برس جن ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کر مدینہ مین آئے ان انس کے اور بعضے نانے والی اونکی انصار مین سے اونکو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چہوڑا اور وہ آٹھہ برس یا دس برس کے تہے اسمین اختلاف ہے پس انس نے دس برس
کہ مدت اقامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین تہے خدمت آپکے کی پس انس کہتے ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اف **ف** ع ح لفظ اف ساتہہ پیش ہمزہ کے اور زیر فے مشدد کے اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر فے کے اور ایک
نسخہ مین ساتہہ تنوین مکسورہ کے ایک کلمہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کے اوپر دیکہنے ایک امر مکروہ کے **ترجمہ** اور نہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کیون یہہ کام کیا تونے اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونے یہہ کام نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** ع ح
یعنی اگر کچہہ کام کیا مینے تو یہہ نہ فرماتے کہ کیون کیا تونے اور اگر کچہہ کام نہ کیا مینے اور حکم کیا تہا مجکو اوسکے کرنے کا تو یہہ نہ فرماتے کہ کیون نہ کیا
تونے یہہ کام اور یہہ دنیا کی امور مین تہا نہ امور دین کے مین اسلیے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر
کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طیبی نے کہا کہ انس نے بہہ تعریف اپنی کی ہے کہ ہرگز مینے ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجہپر متوجہ ہوا اور معنی اول انسب اور اوفق ہین ساتہہ مقام کے **وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذہب وفی نفسی ان اذہب لما امرنی
بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وہم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وہو یضحک فقال یا انیس ذہبت حیث امرتک قلت
نعم انا اذہب یا رسول اللہ رواہ مسلم اور یہہ روایت ہے انس سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کے خلق مین
پس بہیجا مجکو آنحضرت نے ایکدن کسی کام کے لیے پس کہا مینے قسم اللہ کی نہین جاؤنگا مین اور تہا میرے دل مین کہ جاؤنگا مین اوس کام کے لیے
کہ فرمایا تہا مجکو ساتہہ اوسکے آنحضرت نے **ف** ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کی جانے کا ارادہ رکہتا تہا دلمین لیکن نہ بان سے کہا مینے کہ نہین جاؤنگا
مین اور صدور اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن ورنادانی کے تہا اور حال مین کہ یہہ سن تکلیف کو نہین پہنچے تہے چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات اوسکے

قول پڑھ کیا اور راوی پر تادیب نہ کیے بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ف ۶ پس نکلا میں یہان تک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کہیل رہے تھے بازار مین ف ۶ ع اور ظاہر
یہہ ہے کہ انس ٹہیری اون لڑکون کے پاس یا تو کہیلنے کی لیے یا تماشا دیکہنے کی لیے ف ۶ پس ناگہان پیچھے سے خدا کی تحقیق پکڑی گدی میری پیچھے میری سے کہا انس نے
پس دیکہا مین نے طرف آنحضرت کی اس حال مین کہ آنحضرت ہنسے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے انیس چلا تو وہان جسجگہہ کہ حکم کیا تہا مین نے تجکو کہا مین نے ہان مین جاتا
ہون اے یا رسول اللہ نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ
غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ
حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تہا مین چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر تہی چادر
نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن مین پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کہینچا آپ کو ساتھ چادر
آپ کے کی کہینچنا سخت اور پہرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی آگیا ور ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینے کے آگی کہنچ کر آگئی یہان تک کہ نگاہ کیا مین نے
طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کے گردن کی کناری مین چادر کے کناری نے بسبب سخت کہینچنی اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نے
کہ اے محمد حکم کرو میری لیے یعنی اپنی کارپردازون کو کہ تا دیوین مجکو کچہہ مال خدا مین سے کہ تمہاری پاس ہے پس دیکہا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی از راہ تعجب کے پہر ہنسے یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطے اوسکی دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ۶ ع اور روایت مین آیا کہ گنوار نے بعد الذی
عندک کی یہہ بہی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اس مال سے زکوۃ کا مراد ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفائے لوگون کی
اور یہہ اعرابی اجڈ اور درشت خویون عرب سے تہا کہ تہذیب اخلاق نہین رکہتا تہا اور ادب نہین سیکہا تہا اوسنی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اوپر وقوف کی اوپر صبر اور تحمل کرین اور یہہ معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لئے مال دینا بہتر ہی وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ
النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا
لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگونکی یعنی حسن جمال اور فضل اور کمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ مین اور سخی ترین لوگونکی یعنی کرم وسخاوت بہت
رکہتی تہی بہ نسبت اور ونکی اور مردانہ و دلیر ترین لوگون کے اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والون نے ایک رات یعنی کچہہ آواز چور یا دشمن کی سی سنکر ڈری اور غل مچایا
پس چلے لوگ آواز کی طرف پس سامنے آئے لوگونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم در حالیکہ تحقیق سبقت کیے آنحضرت نے لوگون سے طرف آواز کی یعنی سب سے آگی چلی اور در حالانکہ آنحضرت فرماتے
تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت سوار تہے اوپر گہوڑے ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہہ تہا نہ تہا اوپر زین اور لٹکی تہی حضرت کے گردن مین تلوار پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق پایا مین نے اس گہوڑے کو تو
دریا کے یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ۶ ع اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تہا اور قدم تہا کہ اوسکو سبت کہتے تہی اور بعد اوسکے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سے سبقت نہین کرسکتا تہا اور اس مین معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑے کا حضرت کے سواری مبارک
کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنی خبر دشمن کے جب تک کہ متحقق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت لینا
ہی جہاد کرنا استعارہ گہوڑے سے اور یہہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن مین ف ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہین سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھہ کبھی پس کہا ہو نہین ف ح یعنی نہین دیتا مین کہا ابن حجر نے مراد یہہ ہے کہ
ہرگز نلفظ ساتھہ لا کی نکرتے تھے بلکہ اگر ہوتا دیتے اور اگر کچھہ نہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عز الدین نے کہا کہ لا ہرگز واسطے نہی کے
زبان شریف پر نہین آیا اور یہہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت ادنہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسے کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی نعت مین کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی مین لکھا ہے بیت نرفت کلمہ لا
بر زبان وی ہرگز ٭ مگر باشہدان لا الہ الا اللہ ٭ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ
فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگین آنحضرت سے بکریان درمیان دو پہاڑ کے یعنی
بہت سی بکریان اسقدر کہ بہر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کی تھا پس دین آنحضرت نے اسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنے قوم کی پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت
کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل وزہد اونکے پس کہا اے میرے قوم مسلمان ہوجاؤ یعنی ایسے کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھے اخلاق کی طرف پس قسم خدا کے
بلا شبہ محمد البتہ دیتے ہین بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہین اور کچھہ نہین رکھتے شعر ہرچہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان ٭ این جود ان
کس است کش از فقر عار نیست ٭ نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ
حُنَيْنٍ فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي
لَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَخِيلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پھرنے آنحضرت کی غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس
چمٹے اعرابی درحالیکہ مانگتے تھے آنحضرت سے ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتھہ لگی تھی اور آنحضرت دیتے تھے بہت
اور اکثر کہ مولفۃ القلوب کو دیتے تھے چنانچہ بکریونکا اوس شخص کو کہ پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہہ تھا ت ش اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرتے مین اسحد
کو پہنچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعرابیون نے آنحضرت کو اور لیگئے طرف درخت کیکر کی پس اچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹہر گئے
آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجھکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چار پایہ یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم
کردیتا مین اونکو درمیان تمہارے پھر پاتے تم مجھکو بخیل کہ نہ دون مین اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرون مین اور نہ پہنچاؤن مین اور نہ بزدل اور ڈرنے والا ت ح ع
کہ دینے مین فقر ونیستی سے ڈرون مین اور کہا مظہر نے کہ یعنی جب آزمایا تمنے مجھکو وقایع مین تو نپاؤگے تم مجھکو متصف ساتھہ اوصاف رذیلہ کی اور اسمین دلیل ہے اسکی
کہ جایز ہے تعریف کرنی اپنی ساتھہ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیے کہ نہین پہچانتا ہے تاکہ اعتماد کیا جاوے اور سیر نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ
بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام اور لونڈیان
مدینہ والون کی باسن اپنے کہ ہوتا اونمین پانی یعنی پس چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیمارونکی پس نہین لاتے کوئی باسن مگر ڈالدیتے حضرت
ہاتھہ اپنا اون باسنونمین یعنی اونکی خوشی خاطر کے لیے اوسکو متبرک کردیتے تا شفا وبرکت حاصل ہو اونکی لیے پس اکثر آتے حضرت کے پاس وقت صبح سرد کی پس ڈالتے
حضرت اپنا دست مبارک اون باسنونمین ف ح اسمین کمال شفقت ومہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اسپر کہ واسطے نفع خلق کی ضرر اپنے پر اوٹھانا چاہیے
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمَةٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ
بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیون سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی ف ح

یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی مت حتی کہ کمترین لوگونپر ترجمہ نقل کیے بخاری نے
وَعَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِي اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق ایک عورت تہا اوسکی عقل مین کچہہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی مجکو تم سی ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگونسی پس فرمایا ای ان فلانی کی دیکہہ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹھہ یا کہڑی ہو اوسمین کہ مین ہی تیری ساتھہ بیٹہون یا کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کردون تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوی حضرت ساتھہ اوسکی بعضی راہون یعنی اوٹہیری راہ ہے اوسکی ساتھہ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوی وہ عورت حاجت اپنی سی فـ ع یعنی عرض کیا اوسنے جو کچہہ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوہ کرنی ساتھہ عورۃ کی کوئی نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتھہ گہر مین بنابر اسکی کہ بعضے اصحاب بہی کہڑی ہونگی بعید اون سے برعایت حسن ادب کے ترجمہ نقل کیے ہیہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنی والی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی بدکہنی والی فـ ح فحش حد سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی ایسی کہ اہل فساد اور بی حیاؤنکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ایہام پر اکتفا کرتی ہین بلکہ بول و غایط کہی تعبیر قضای حاجت وغیرہ کر کرتی ہین الفحش معنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کے بہی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندہ جانب سی برا کہنا اور دعا کرنی ساتھہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے سخت گناہ ہی نہین ہے ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہی اور اتفاق کیہی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کے شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سی کافر گیا ہی جیسی ابوجہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہہ صفت عام کی جیسی کہ کہین لعنت خدا کے کافرون اور ظالمون اور سود خوردن اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سی اور بہشت کی داخل ہونی سی اور موجب خلود دوزخ کی اور یہہ مخصوص ساتہہ کافرونکی ہی اور دوسرے ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سی اور یہہ شامل ہی بعضی گنہگارون اور بدکارون کو اور اس تقریر سی حل ہوجاتی ہین بہت سے اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت وقت غصہ کرنیکی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی فـ ح یہہ کنایہ ہی خواری اور نگونساری سے یعنی نہایت جو وقت غصہ اور ناخرسندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کر کر اوس سے کہتی تہی نہ خطاب کر کر اوسکی طرف اور اسکی معنی مین ہی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی اور یہہ کلمی بہی دو معنیین مین ایسی کہ احتمال ہی کہ بددعا ہو یہہ اور پر دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ کی حیات ترجمہ نقل کیے بخاری نی وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سجدہ کرداری التری موتہہ ۱۲

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیی کافرونپر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنی والا اور نہین بہیجا گیا ہون مین مگر واسطے رحمت کی فـ ح یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین مومنونکی لیی رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور کافرونکی لیی یون رحمت ہوی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹہہ گیا حضرت کی وجود باوجود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اوٹہہ گیا بخلاف اگلی امتون کے کہ پیغمبرونکی بددعا سی ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سی اوکہڑ گئی اور کہا طیبی نی کہ یعنی مین بہیجا گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگونکو طرف اللہ کی اور اوسکی رحمت کی اور ایسی نہین بہیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سے پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ نقل کیے ہیہ مسلم نی وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً

مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سے
کہ اپنی پردہ مین ہو فائدہ اسلئے کہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سے پس جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو
ناخوش رکہتی اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی فائدہ یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعہ کرتی اوسکا
پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوصہ امر کراہت مین سوا حرمت کی کہا نووی نی معنی اسکی یہہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی موہنہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتی بلکہ
متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جب تک نہ پہنچی نوبت سستی دین کی تک نقل کی
یہہ بخاری و مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا
كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سی کہ نہین دیکہا مینی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوی کہ تمام موہنہ کہل جاوی یہان تک کہ دیکہون مین اونکی کوا اونکا
یعنی بہت موہنہ پہاڑ کر ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور نہ تہی آنحضرت مگر مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی ہی تہی لیکن بے مبالغہ کی جیسی کہ یہہ باب ضحک رسول خدا کی
آیا ہی تک نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ
عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی در پی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی
والی پر مانند پی در پی کلام کرنی تمہاری کی فائدہ کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوی ہوتی ہین لفظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان
کیا عائشہ نی تک کہتی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی
وَعَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي
خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسود سی فائدہ اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون نی پایا اور خلفاء
اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج وعمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث
روایت کرنی والی ہین تک کہا اسود نی کہ پوچہا مینی عائشہ سی کہ کیا کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین کہا عائشہ نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ
اپنی کی فائدہ لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی اور بروزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر راوی نی تک کہ مراد رکہتی تہین عائشہ
مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی فائدہ یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون کی
کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی تک پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سے
نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ
إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ
حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہین اختیار دیی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامون کی
کبہی مگر اختیار کرتی اور لیتی آسان ترین اونکا جب تک کہ نہو تا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور ترین لوگون کی اوس کام سے
فائدہ اسحدیث مین کلام کیا ہی علمائی کہ تخیر عام ہی کہ پروردگار تعالی کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن اگر تخیر اللہ تعالی کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر
یہہ کہ مراد مقتضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال نہ فارغ ہونی کا واسطی عبادت کی ہے
اور درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی مرتبہ ہی اور مراد اوس سی گناہ نہین ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا
کہ اگر مراد ہو تخیر جانب کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ یا سبب گناہ کا دوامر مین ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو

جیسی کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی اسلیے کہ مجاہدہ کہ پہنچاوی ہلاک کو جائز نہین ہی ورنیا مراد تخییر خدا کی جانب سے ہو درمیان دو چیز کی کہ اوسمین عقوبت ہین یا
ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان ونکی اور درمیان کفار کی جیسی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدمین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد دین فقد برت اور نہین
بدلہ لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنے کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو اونکی نفس سے کبھی مگر یہہ کہ کیجاوی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتی ہی واسطی
اللہ کی یعنی نہ کسی واسطی غرض کی لیے یا سبب اوس حرمت کے فتح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تہی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنے کی پس تہکانا
نہین آوی گا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تہی اون لوگون کی قتل کرنی کا کہ ایذا دیتی تہی اونکو اس لیے کہ وہ ارتکاب خدا کی حرام کی ہوی چیزون کا ہی تو کرتی تہی
نقل کی بخاری و مسلم نی وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَّلَا خَادِمًا
اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسیے عائشہ سی کہا کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو اسلیے کہ آنحضرت نی بعض اوقات اپنے سواری کی جانور کو مارا ہی
کبھی اپنی ہاتہہ سی اور عورت کو اور نہ خادم کو فتح خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونو پر آتا ہی اور خاص سوا اسکے اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کی
اور واسطی بہت واقع ہونی ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی انکی کی اگرچہ جائز ہی کچہہ مارنا بشرطیکہ لیکن دینی ترک ہی کہا علماء نی بخلاف اولاد کی
کہ اوسکی تادیب بہی اولی ہی اور سبب اوسکا یہہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی اصلاح ہی کی لیے مارتی ہین پس اولی ہوا وہان عفو بخلاف مارنی ان دونو کی کہ وہ
حظ نفس کے لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو ان دونون سی واسطی مخالفت خواہش نفس کی اور روکنی غصہ کے ت مگر یہہ کہ جہاد کرتی تہی راہ خدا ف ع ح پر
حضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پہر نہین ہی مراد اس سے جہاد ہی کرنا ساتہہ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود و تعزیرین و غیر ذلک بہی ت
اور نہین پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبہی یعنی نہین پہنچی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری اونکو پس لیتی صاحب اوسچیز سی مگر یہہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی جزا کے نقل کی یہہ مسلم نی اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ
دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ روایت ہی انس سے کہا کہ خدمت مین
حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ مین آٹھہ برس کا تہا خدمت کے مینی آنحضرت کی دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت کی تہی مدینہ مین
پس نہ ملامت کی مجہکو کبہی کسیچیز پر کہ ضایع ہوی میری ہاتہہ سی پس اگر ملامت کرتا مجہکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گہروالونمین سے تو فرماتی آنحضرت کہ چہوڑ دو
اسکو ملامت نکرو اسلیے کہ شان یہہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی ف ع ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الہی کی سے ہی اگرچہ اوسکی ہاتہہ سی ہو
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ لونڈی کی ہاتہہ سی اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مار و نہین کہ ہر چیز کی لیے اجل اور مدت بقا ہی ت یہہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور
روایت کیے بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتہہ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ
سی کہا کہ تہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہ ہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازار و نمین جیسی کہ
عادت عوام کی ہی اور نہ بدلہ لیتی ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر مین برائی کرنیوالی سے جیسی فرمایا اللہ تعالی نے
فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین وَعَنْ اَنَسٍ يُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ
الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهٗ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی انس سے کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات واخلاق سے کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتہہ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کے
یعنی مملوک ماذون کی جیسا کی آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر ف یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک
تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی ت البتہ تحقیق دیکہا مین آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کے
تہی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہہ بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ
كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عایشہ سی کہا تہی آنحضرت گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی
کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اور کام ہین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عایشہ نی کہ تہی آنحضرت ایک آدمی
آدمیون مین سے جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین ف ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو اس نہین منافی ہی یہہ اس روایت کی کہ جون حضرت کو
ایذا دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ کہی آنحضرت پر مکہی نہ بیٹہی
تہی اور لیشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کر لیتی دوسری
کو کم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عایشہ کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہہ تمہید ہی اوسکی کہ بعد اوسکی کہتی ہین اسلیی کہ جب انہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا یہہ کہ نہی کی
منصب کے لایق یہہ نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہیرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال ادنیٰ سے از راہ
تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہنا کفار کا مال ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عایشہ نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک
مخلوق تہی مخلوقات خدا تعالیٰ سی اور ایک شخص تہے اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالیٰ نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت
ساتہہ خلق کی بہ خلق اور ساتہہ حق کی بہ صدق پس کرتی تہی جو کچہہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین از راہ تواضع کی یا واسطی
نہایت لوگونکی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتہہ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی
نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا
وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا انہون نے
زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی یہہ تہی کہ ایسی حدیثین بیان کرین کہ دلالت کرتی ہین حضرت کی حسن خلق
اور خوش گذرانی پر ساتہہ خلق کی ت کہا زید نی کہ تہا مین ہمسایہ حضرت کا پس تہے حضرت جب وحی اترتی اوپر وحی تو بہیجتی کسیکو طرف میری کہ بلا لاوی مجکو
پہر آتا مین اونکی پاس پس لکہتا مین وحی حضرت کی حکم سی ف ع آگلین اشارہ ہی اسپر کہ مجکو نہایت قرب تہا حضرت سی ظاہر و باطن مین اور مجہی زیادہ حال معلوم ہی
حضرت کا بہ نسبت اوروں کی ت پس تہی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتی ہم دنیا کا یعنی مذمت اوسکی یا منافع اوسکی بسبب تحقیق اوسکی مزرعہ الآخرۃ ذکر کرتی
آنحضرت دنیا کا ساتہہ ہمارے اور جب ذکر کرتی ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتہہ ہمارے اور جس وقت ہم ذکر کرتی طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتہہ ہمارے ف ع
مراد ہی بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتہہ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کی اون چیزونکی کہ متعلق ہین ساتہہ عادات واحوال لوگونکی سی لیکن ایسی چیزین
کہ مکروہ مذموم نہین ہون اور جو کہ مکروہ و مذموم ہون حاشا کہ ذکر کرین حضرت اونکو اور ذکر کیا ہی مجالس شریفہ اونکی مین صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ منافی نہین ہی اس

روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ وان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ مین کبھی فائدی علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ ہوتی ہین اور بقدر خالی ہونے
ذکر کی فائدون مذکورہ سی بیان جواز کی لیے تہا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات مین بہی کلام کرتی تہی تا معلوم کرلین جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تہا آنحضرت پر
پس یہہ سبب حوال حکایات بیان کرتا ہوں مین تم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مقصود اس جلہ سی تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر
کرنا تمام اوسکا ہی وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذی
ینزع یدہ ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون ھو الذی یصرف وجھہ عن وجھہ ولم یر مقدما رکبتیہ
بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی مرد سے تو نہ کہینچتے ہاتہہ اپنا اوسکی ہاتہہ
یہان تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کہینچتا ہاتہہ اپنا آنحضرت کی ہاتہہ سی یعنی آنحضرت اپنا ہاتہہ اوسکی ہاتہہ مین سے نہ نکالتی تا نہین جب تک کہ وہ نہ چہوڑتا اور یہہ دلالت کرتا ہے
آنحضرت کی کمال صبر و تواضع پر اور نہ پہیرتی آنحضرت روی مبارک اپنا اوس شخص کے مونہہ سی یہان تک کہ وہ مرد پہیرتا مونہہ اپنا آنحضرت کے مونہہ سی اور نہین دیکہی گئے
آنحضرت آگی بڑہانی والی اپنی زانوون کو آگی ہمنشین اپنے کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی مجلس مین برابر صف کی بیٹہتی زانو آگی بڑہا کر بیٹہتی جیسی کہ متکبر
جبار کرتی ہین اور بعضون نی کہا مراد یہہ ہے کہ بیٹہتی مین زانو اوٹہاتی نہین بقصد تعظیم مجلس والونکی و بسبب پاس ادب اور تعلیم صحابہ کے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد
رکبتین سے دونون قدم ہین اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہی اونکی دراز کرنی سی اہل مجلس مین یعنی اونکی سامنی پاؤن پہیلا کر نہ بیٹہتی پاس ادب کی اور ان سبا تون میں
تعلیم ہی امت کو کہ اسطرح بہائی مسلمان کی خاطر داری اور تعظیم و تکریم کیا کرین وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر
شیئا لغد رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی تحقیق تہی آنحضرت کہ نہ باقی رکہتی کچہہ کل کی لیے ف ع یعنی نظر توکل کر کی اللہ پر اور اعتماد کرکی اوسکی
خزانون پر اور یہہ خاص نسبت ذات شریف کی تہا کہ آپ اپنے لیے کچہہ نہ رکہتی تہی الا ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکہتی تہی بسبب ضعف
حال اونکے متحمل ہونی اور قلت صبر اونکی کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل
الصمت رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تہی آنحضرت دراز سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور
شیخین وغیرہ نی روایت کیا ہی ابو ہریرہ سی کہ فرمایا آنحضرت نی من کان یؤمن باللہ والیوم الاخرۃ فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نی لیتنی کنت
اخرس الا عن ذکر اللہ روایت کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ مین وعن جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترتیل او ترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہے بیچ قراءت آنحضرت کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کرکر پڑہتے
تہی اور تہی آنحضرت کی کلام مین ترسیل یعنی بات ٹہیر ٹہیر کی کرتی تہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسرد سردکم ھذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ
کہا کہ نہین تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرین پی در پی مانند پی در پی بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکہتی ہو ولیکن تہی آنحضرت کلام کرتی ایسا کلام کہ جدا
جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹہا ساتہہ آنحضرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال
ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ نہین
دیکہا مینی کسیکو کہ بہت ہو مسکرانی مین آنحضرت سے یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تہا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن سلام قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تہی آنحضرت جسوقت بیٹہتی باتین کرتی بہت کرتی اوٹہانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کے یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکہتی آسمان کی طرف حالت کلام کرنی

مین بانتظار اوترنی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کیا ہیہ ابو داود نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِبْرٰهِيْمُ ابْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرٰهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمرو بن سعید کی روایت کی انس سے کہا نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل وعیال پر حضرت صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوی تہی دودہ پینی والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گاؤن مین کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بہی اودہر تہین دایہ اوسکی وہان رہتی تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی واسطی دیکہنی اور خبر لینی بیٹی اپنی کی اسحال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوین دہار مین جاتی بسبب شفقت ومہربانی بیٹی کی تہا دایہ ابراہیم کا لوہار ف ح لفظ ظئر ظا معجمہ کی زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی معنی دایہ کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسیکی بچی کو اور اوسکی خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو نکاہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف ہے پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور بوسہ لیتی اونکا پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سے نقل کر کر پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی وتحقیق وہ مرا جہاتی مین یعنی مدت شیرخوارگی مین اور بیلاشبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی اوسکی کی بہشت مین ف ع یعنی وہ بعد مرنیکی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیرخوارگی تک کہ دوبرس ہین پورا دودہ پلایا جاویگا یہہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکیکی اور وہ سولہ مہینیکی تہی جب مرتی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو عورتون نی بقیہ دوبرس تک نقل کیا ہیہ مسلم نی **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهٗ فُلَانٌ حَبْرٌ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيْرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا يَهُوْدِيُّ مَا عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ قَالَ فَاِنِّيْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُوْنَهٗ وَيَتَوَعَّدُوْنَهٗ فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يَصْنَعُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَهُوْدِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِيْ رَبِّيْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهٗ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِيُّ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِيْ فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِي التَّوْرٰىةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے علی سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم علما یہود سی تہین واسطی اوسکی اوپر آنحضرت کی کتنی ایک دینارین قرض سو پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرت سی دینارون کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہہ کہ دون مین تجکو کہا یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی یا محمد تا آنکہ دو مجکو دینار میری

فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم نے اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجسے اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہہ تیرے
اور نہین جانیکا سامنے تیرے سے پس بیٹہی آنحضرت ساتہہ اوسکے پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی فتح ع اس سے معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرت اوسکے ساتہہ بیٹہے رہے اور احتمال ہے کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہے رہے ہون یا کسی کے مکان مین اور اول ظاہر تر ہے تہا اور تہے اصحاب رسول خدا
صلعم کے ڈراتے اوس یہودی کو یعنی مارنے سے مثلا اور ڈراوا دیتے اوسکو یعنی نکالدینے کا یا قتل کرنے کا پس معلوم کیا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتے تہے صحابہ ساتہہ
یہودی کے یعنی ڈرانا اور دہمکا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو یا خفگی کی نظر سے دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
یہودی روکے آپکو اور مانع ہو نکلنے سے آپکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہے مجکو پروردگار میرے نے اس سے کہ ظلم کرون ذمی عہد والے پر اور
غیر اوسکے پر فتح ع یعنی کسی پر ظلم نکرون اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہے پس نہ غیر دین ادا کیے جو اوس سے جدا ہون تو ظلم ہے اور وجہ تقدیم معاہد کی یہہ ہے کہ یہہ مقام مقتضی
اسیکا تہا یا اسلیے کہ مخاصمہ اوسکا آخر ہی روز قیامت کی اسلیے کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہہ نیکیون مسلمان کی اوسکے لیے یا رکہنی برائی کی
اوسکے لیے مسلمان پر جیسے کہ حقوق دواب مین ہے اور شاید کہ اصحاب رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگے حضرت کی دین ادا کرنے پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا اونکی ادا
کرنے سے بسبب بغض دین کے اور یہہ ظاہر تر ہے تہا پس جب کہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ تم
رسول خدا کے ہو اور آدہا مال میرا الصدق ہے راہ خدا مین یعنی واسطے شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو کہ نہین کیا مینے ساتہہ تمہارے
جو کچہہ کہ کیا مینے یعنی سختی و درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونے صفت تمہاری کی ساتہہ اوس صفت تمہاری کی کہ
توریت مین ہے یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہہ ہے کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اوسکی مکہ مین ہے اور جگہہ ہجرت کی مدینہ ہے اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین
ہے یعنی اوسکے نواح مین نہین ہے بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون
یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ تم رسول خدا کے ہو اور یہہ مال ہے یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہہ کی طرف پس حکم کرو اسمین ساتہہ اوس چیز
کہ دکہاوے تمکو خدا تعالی فتح ع یعنی جو مصرف لایق اسکا دیکہو اور اوسپر راے تمہاری قرار پکڑے وہان صرف کرو ظاہر یہہ ہے کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال
خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نے قرار پکڑا دلمین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کریگا ہے تہا
اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود اسکی حال و مال ہے اوسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نے دلایل النبوۃ مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ
مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ
بن ابی اوفی سے کہا کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے ذکر فتح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہے ساتہہ اوسکے اور بہت کیا بلکہ ہر دم اوسیرا
مشغول ذکر ہی مین رہتے تہے اور کم کرتے بیہودہ کہنا فتح ع یعنی سوا ذکر مذکور کے ذکر دنیا اور جو کچہہ کہ متعلق اوسکے ہے کم کرتے تہے اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ
مشتمل ہو مصلحت اور حکمت سے لیکن بہ نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہے چنانچہ اسلیے کہا امام غزالی نے ضیعت قطعة من العمر العزیز فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز
پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور شئی کی قطع نظر کر کے معنی سے اور اسی قسم کا ہے قول علما کا حسنات الابرار سیئات المقربین اور آنحضرت کو لغو بولنے سے
کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہے والذین هم عن اللغو معرضون اور یہہ جو بعضون نے کہا ہے قلت یہان بمعنی عدم کے ہے یعنی بالکل لغو
نہ بولتے تہے اسلیے کہ قلت کبہی استعمال کیجاتی ہے سلب نفی مین مانند قلیلا ما یومنون کی پس انکار کرتا ہے اسکو حسن مقابلہ ساتہہ قول اونکے یکثر کے اور دراز کرتے
نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتاہ پڑہتے خطبہ فتح ع اسلیے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع مضمون مجید اور اندازہ کی صاد درستی تہا اور

یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا ورنہ جس جگہہ کہ مقصود بہت نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہے کہ خطبہ آنحضرتؐ کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ
ہوتا تہا اور حدیث میں آیا ہی کہ درازگی نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ میں یہہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے
کہ نماز معراج مومن کی ہی اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہے اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بولانی اونکی طرف حق کی
ہی اور اوسمیں زیادہ مظنہ ریا و سمعت کا ہی ساتہہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ۔ اور نہ عار کرتی آنحضرتؐ چلنی کی ساتہہ بیوہ کی اور
مسکین کی پس کر دیتی اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی و دارمی نی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا
لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی علیؓ سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
ہم یعنی جماعت قریش کی نہیں دروغ گو جانتی تجکو اور بیچ ہمارا ہمپر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہیں ہم اوس چیز کو کہ
لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور بسبب جہٹلانی اوسکی تجکو بہی جہٹلاتی ہیں ور اگر یہہ نہو تو تمکو ہم سی نزاع نہیں اور وہ جاہل ملعون اتنا نہیں
سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہوں کار دنیا میں خلق سی جہوٹہہ نہ بولیں ور اوپر جہوٹہہ نبانہ ہیں تو کار دین میں کیونکر جہوٹہہ بولینگے اور خدا پر کیونکر جہوٹہہ باندہینگے
اور حقیقت میں حسد اور عناد باعث تہا اسپر کہ جانتی تہی کہ اونکو یہہ مرتبہ لازم کیونکر انکا اتباع کریں ؐ پس اوتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافروں کی حق میں یہہ
آیت پس تحقیق وہ نہیں جہٹلاتی ہیں تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتوں کا انکار کرتی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف میں بیچ تفسیر
اس آیت کی دو وجہ لکہی ہیں ایک تو یہہ کہ یہہ کافر تجکو جہٹلاتی ہیں حقیقت میں تجکو نہیں جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتوں کو جہٹلاتی ہیں جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی اوس
غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہیں یہہ تجکو نہیں ستاتی ہیں حقیقت میں مجکو ستاتی ہیں دیکہہ کہ انسی کیا معاملہ کرتا ہوں اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو نہیں جہٹلاتی
ہیں اصلی کہ تو مشہور ہے ساتہہ صدق و امانت کی ولیکن خدا کی آیتوں کا انکار کرتی ہیں اور وجہ آخر موافق ہی ساتہہ مضمون حدیث کی وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ
لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى
جِبْرِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ
كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہؓ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اے عائشہ یعنی اگر چاہوں میں یعنی درخواست کروں پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہہ چلیں میری پہاڑ سونیکی
آیا میری پاس ایک فرشتہ یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی میں پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور
فرماتا ہی کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کر دونوں
باتوں میں سے جو چاہو پس میں نی دیکہا یعنی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری کہ پست کر تو نفس اپنا
یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کی ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی
کی اوسی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتہہ سی یعنی زمین کی طرف یہہ کہ پست کر تو تم اپنی تئیں ف ع یعنی اختیار کر فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلندی قدر کی

نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی و بہول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کے نظر سی
اور یہہ باعتبار غالب احوال کی ہی ورنہ سلیمان نی اختیار کیا مرتبہ فقر کا اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم **ت** پس کہا میں نی کہ ہو
میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکے کہانا نہ کہاتی تکیہ لگاکر اور فرماتی کہ کہاتا ہون میں جیسی کہ کہاتا ہی غلام اور بیٹہتا ہون جیسے
بیٹہتا ہی غلام نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں **ف** ع یعنی دو زانو ہانند نشست نماز کی اور یہہ افضل منقول ہی یا اوٹہانی ایک زانو دو زانو میں سے حالت کہانی
میں یا غیر اوسکی میں یا اوٹہانی دونو زانو بطور گوٹ مار کر بیٹہنے اور یہہ اکثر نشست آنحضرت کی تہی **بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْیِ** باب ہے بیچ بیان بعث حضرتکے
اور ابتدای وحی کی **ف** ع مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹہانا اور بہیجنا اور مراد اوٹہانا اور بہیجنا آنحضرت صلعم کا ہی رسول کرکر طرف تمام خلق کے
اور لفظ بدء ساتہہ زیر ب اور جزم دال کی اور ہمزہ کے ہی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتہہ پیش ب اور دال کی اور واو مشدد کے ہے بمعنی ظہور کی دونون روایت ہین
اور مآل دونون لفظون کا ایک ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور آہستہ
کی کہ القا کیجاوی غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی مین جلدی سے اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ
علیہم السلام کی کئی قسم پر ہی بعضونکو ساتہہ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسے کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قران شریف اور جیسے کہ پیغمبر ہمارے کو شب معراج
مین دوسری وحی ساتہہ رسالت و وساطت فرشتے کے اور یہہ اکثر اور اغلب ہے اور تیسری وحی القا ہی جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی القی فی روعی یعنی ڈالا گیا میرے
دل مین یہہ مضمون اور کہتی ہین کہ وحی داؤد علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تہی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسے کہ فرمایا واوحینا
الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی کی ماں کے طرف اور وحی بمعنی امر کی بہی آتی ہی جیسے کہ واذ اوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا ہمنی طرف حواریین کی اور بمعنی پیدا کرنی
علم طبیعی کے بہی ہی جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پروردگار نی شہد کی مکہیونکی طبیعت مین پیدا کیا واللہ اعلم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلا عن
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْھِجْرَۃِ
فَھَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا رسول کیے گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونی چالیس
برس کی عمر کی پس ٹہیری مکہ مین تیرہ برس اس حال مین کہ وحی بہیجی جاتی تہی طرف اونکی اس مدت مین پہر حکم کیے گئی ساتہہ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کے مدینہ
مین دس برس اور وفات پائی آنحضرت نی اس حال مین کہ وہ تریسٹہہ برس کے تہی **ف** ع اور صحیح یہی ہی اور بعضون نی کہا پینسٹہہ برس کی تہی جیسے کہ آگی آتی ہی اسی
ابن عباس سے اور بعضون نی ساٹہہ برس کے تہی جیسے کہ انس سے روایت ہی ابن عباس نی دونون برس ولادت اور وفات کا لاکر تریسٹہہ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کرکر ساٹہہ برس کہی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم
وَعَنْہُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَّسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا
وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرًا وَّتُوُفِّیَ وَھُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے اوسی ابن عباس سے کہ کہا ٹہیرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین یعنی بعد نبی ہونی کی پندرہ برس یعنی مع دو برسون ولادت اور ہجرت کی سنتی تہی آواز یعنی
جبرئیل کی کہ دامین بائین سے آتی تہی یا محمد اور دیکہتی تہی روشنی سی اندہیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سے اور نہین دیکہتی تہی کچہہ یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم دیکہتی تہی روشنی نبوت کی نشانیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکہتی تہی سوا روشنی کی فرشتہ اور آٹہہ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بہیجی جاتی
تہی طرف آنحضرت کی **ف** ع یعنی مکہ مین اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکہنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی کہ پندرہ برس
تہی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا انس اور الفت کا عالم ملکوت سی تہا تا ظہور
اوسکا یکبارگی سبب مضطرب ہونیکا نہو اور ... اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ پینسٹہہ برس کی تہی نقل کی یہہ بخاری

اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰی رَأْسِ سِتِّیْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس سے کہا وفات دی آنحضرت کو
اللہ تعالی نی اور تمام ہوئی ساٹھہ برس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ
وَسِتِّیْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّیْنَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْبُخَارِیُّ
ثَلٰثٌ وَسِتِّیْنَ اَكْثَرُ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھہ برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابوبکر نے
بھی اس حال میں کہ وہ تریسٹھہ برس کی تھی یعنی بلا اختلاف اور رہے خلافت اونکی دو برس اور چار مہینے اور جسقدر بعد حضرت کی زندہ رہے اوتنی چھوٹی تھی اونسی اور وفات
پائی حضرت عمر نی اور وہ بھی تریسٹھہ برس کے تھے ف ع اور بعضوں نی کہا اونسٹھہ برس کے تھے اور بعضوں نے اور اور بھی اقوال انکی عمر میں نقل کیے ہیں کہا مواقف نے
کہ زخمی کیا اونکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کے نے مدینہ میں بدھ کے دن چھبیسویں تاریخ ذی الحجہ کی سن تئیس میں اور دفن کیے گئے اتوار کے دن دسویں محرم کو سن
چوبیس میں اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اونکی عمر میں یہی ہے اور رہے خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئے ہفتہ کے
رات میں بیچ بقیع کے اور عمر اونکی بیاسی برس کے تھے اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی اونکی عمر میں نقل کیے ہیں اور رہی خلافت اونکی
بارہ برس اور حضرت علی خلیفہ ہوئی جسدن کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارویں ذی الحجہ کی سن پینتیس میں اور مارا اونکو عبد الرحمن بن
ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترھویں تاریخ رمضان کی سنہ چالیس میں اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کی اوسکی مارنے سے اور دفن کیے گئے نجف میں اور
عمر اونکی تریسٹھہ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہیں اونکی عمر میں اور رہے خلافت اونکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اوپر یہ حدیث نقل کی یہہ مسلم نے کہا محمد بن
اسمعیل بخاری نے کہ روایت تریسٹھہ برس کے حضرت کی عمر میں اکثر ہی ف ح ع یعنی بہ نسبت اور روایتوں کی اور یہہ اختلاف مکہ کی اقامت پر ہے
کہ دس برس تھے یا تیرہ یا پندرہ روایتیں تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل میں تھی موجب روایت صحیح مشہور
کی اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علمانے اسپر کہ پیدا ہوئے آنحضرت پیر کے دن ربیع الاول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہے
کہ بارھویں تاریخ تھی یا اٹھارویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کے دن ربیع الاول کی بارھویں کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّادِقَةُ فِی النَّوْمِ فَكَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا
اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ یَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَیَتَحَنَّثُ فِیْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّیَالِیَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ
یَنْزِعَ اِلٰی اَهْلِهٖ وَیَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی خَدِیْجَةَ فَیَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰی جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِیْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ
فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ
فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّانِیَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِی الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ
فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ
لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِیْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِیْجَةُ اِلٰی وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِیْجَةَ فَقَالَتْ
لَهٗ یَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِیْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ كُنْتُ فِیْهَا جَذَعًا

يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ
قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتَّى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدَّى
مِنْ رُؤُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جِبْرِيلُ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذَلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ
نَفْسُهُ

اور روایت ہے عائشہ سے کہا یعنی حضرت سے سنکر یا کسی صحابہ سے اسلیے کہ عائشہ ابتداء نبوت مین حاضر نتہین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھہ اوسکی آنحضرتؐ وحی سے دیکھنا خوابون سچ کا تہا سوتی مین **ف** ع ح اور کہتی ہین کہ یہہ حال چہہ مہینی تک تہا اور حقیقت خواب سچ کی یہہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتی کی دلمین یا اوسکی حواس مین کچہہ کچہہ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی مین اور اللہ تعالی قادر ہی کہ کری جو کچہہ چاہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی دیکہتا ہی اوسکو سوتی مین **ت** پس تہی حضرتؐ کہ نہین دیکہتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی آمیزش ابہام و اشتباہ کی پہر دوست کیی گئی طرف آنحضرتؐ کے خلوت **ف** ح اور یہہ ابتدای قصہ سے پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سی **ت** اور تہی آنحضرتؐ کہ خلوت مین رہتی بیچ غار حرا کی **ف** ع حرا ساتہہ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کے اور بعضون نی ساتہہ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا ہی مکہ مین اور وہان سی نظر حال کعبہ پر سب پڑتے سے اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور فکر اللہ کے طرف کی خوب ہوتی ہے اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور خاطر جمعی بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ افضلیت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہہ ہی کہ ہر ایک ساتہہ شرطون معتبرہ اپنی کی بیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا لوگون کی ساتہہ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا مانتا نہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگونمین رہنا افضل ہی **ت** پس عبادت کرتی آنحضرتؐ اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین **ف** ع مراد روز و شب ہین اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب تر ہی ساتہہ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اس سے قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل **ت** عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مایل اور مشتاق ہون آپ اہل کی طرف **ف** ع یعنی عبادت کرتی و جب کہ گہر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا مکہ مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی جگہہ ینزع کی **ت** اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مانند مدت اون راتون کی **ف** ح ع حاصل یہہ کہ آنحضرتؐ ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیے اور پہر آتی توشہ لینی کی لیے تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف رکہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت سی تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سے تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سے جو کچہہ اچہا اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار یہہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسلیے ایک روایت مین بجای تحنث کی تحنف ف سی بہی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہی اور ظاہر

یہہ ہی کہ جانب حق سی نور ہدایت کا حضرت کی دل مین آیا تہا اوس سی پسندیدہ چیزین درگاہ الہی کی عمل مین لاتی ہتی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل سی اور اسمین ہی اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتہہ فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہہ ہی کہ ساتہہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہان تک کہ آیا حضرت پر حق یعنی وحی یا رسول حق کہ جبرئیل ہین اسحال مین کہ آنحضرتؐ غار حرا مین تہی پس آیا آنحضرتؐ کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیل اور بعضون نی کہا اسرافیل پس کہا پڑہ یعنی کہہ پس کہا آنحضرتؐ نی نہین مین پڑہ جانتا ف ع ح یعنی اچہی طرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہہ بات نہایت وحشت اور دہشت سی تہی کہ بیچ دل آنحضرت کی پڑی تہی قرشتی اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہہ کوئی نہ سمجہی کہ یہہ فرمایا آنحضرتؐ نی اس سبب سی کہ حضرت امی تہی اور امی وہ ہی کہ چہرہ نجانی اسلیئی کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی سی ساتہہ امی ہونی کی منافات نہین رکہتا خصوصًا نہایت فصاحت والیسی بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سی رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہی کہ لکہنا نجانی اور کتاب نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہہ جواہر کی آنحضرتؐ کی ہاتہہ مین دیا اور کہا پڑہو پس آنحضرتؐ نی کہا نہین پڑہ سکتا مین اور اس کپڑی مین کچہہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین و اللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نی پس پکڑا اوس فرشتی نی مجکو اور بہنچا مجکو یہان تک کہ پہنچا وہ مجہسی مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتہہ پیش جیم اور زبر کی ور سر فع اور نصب دال کی آیا ہی پس جس صورت مین کہ نصب ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی جبرئیل مجہسی مشقت کو یعنی خوب بہنچا مجکو کہ مشقت اوٹہائی پہنچی ہی اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہہ ہونگی کہ پہنچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹہائی مینی اور یہہ بہنچنا تصرف کرنا تہا جبرئیل کا حضرت کی وجود شریف مین ساتہہ داخل کرنی نور ملکوت اور وحی کی حضرت کی باطن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹہانیکی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیل نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مینی کہ نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرتؐ نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہنچا مجکو دوسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مینی نہین مین پڑہنی والا پس پکڑا مجکو اور بہنچا مجکو تیسری بار یہان تک کہ پہنچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہہ نام پروردگار اپنی کی کہ جس نی پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جس نی پیدا کیا ہی سب کچہہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی اور یہہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو قرآن سی اترا ہی سورہ اقرا ہی اور یہی صواب ہی کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اول سورہ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہہ قول کچہہ نہین ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہی کہ سورہ اقرا اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی اوتری ہی اور یہہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو سورہ نہین ہی بلکہ فصل کیلیی اوتری ہی ت پیدا کیا انسان کو جمی ہوئی خون سی کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سی ہی وہ پروردگار کہ تعلیم کیی بواسطہ قلم کی بہت سی علم ف ع ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا ہی یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سی لکہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہہ قلم اللہ تعالی کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب و غریب اس سی لکہی جاتی ہین ت سکہائی انسان کو وہ چیز کہ جانتا نہ تہا ف ع یعنی ممکن نہ تہا کہ اپنی قدرت سی معلوم کر سکی چیزین تو پیدا امکان اور زبان مین اور ہوسکتا ہی کہ مراد انسان سی انسان کامل ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہوگا اسمین اشارہ طرف اس قول اللہ تعالی کی وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہرا ساتہہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف مکہ کی اسحال مین کہ کانپتا تہا دل آپکا یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دوبارہ تاکید کیلیی بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی مارے ڈر کی کہ اوڑہاؤ مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہان تک کہ جاتا رہا آپ سی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس خبر دیا خدیجہ کو اسحال مین کہ پہنچائی اونکو خبر اس حیری کی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ع ح نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونی کا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا نہ صبر کرنی کا اوپر ایذا قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا ت پس

کہا خدیجہ نی یہہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ تمکو کبہی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی داروں سے یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو **ف** ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلا وین تمکو اور بعضی روایتون مین یہہ زیادہ کیا ہی تو دی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو **ت** اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو **ف** ح لفظ کل ساتہہ زبر کاف اور تشدید لام کی ثقل اور گرانی اور بمعنی عیال کی ہی آتا ہی اسلیے کہ خبر گیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنے یہہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبر گیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور بیواؤن اور غریبون پر **ت** اور کمائی ہو مال خیر کی لیے اور دیتی ہو محتاج کو **ف** ح لفظ تکسب ساتہہ زبر تے کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہہ پیش تے کی بہی روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین اور بعضی مراد معدوم سے فقیر کہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیے یعنی فقیر دونکو کسب مین لاتی ہو ساتہہ دینی مال کی اونکو **ت** اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کے **ف** اع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سے اور نوائب حق اسلیے کہا نہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند اتلاف اور غصب اور مانند انکی کی درماندہ ہو کہ مدد کرنی اوسمین منع ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ سب اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رض نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہہ اچہی اخلاقونکی اور اچہی صفتون کی اوپر نہ پہنچنی کروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ کی اور کیونکر نہو کہ مدت تک مدینہ آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین وہی ہین کسیکو انکی ساتہہ اس صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی موںہہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کیلیے جائز ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو مشکل ہو خوف کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دے اور ذکر کری اسباب سلامتی کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہہ ہی اسپر کہ یہہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کی پہلی نبوت سی **ت** پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ کی تہی **ف** ح اسلیے کہ خدیجہ بیٹی خالد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئے تہی **ت** پس کہا خدیجہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی **ف** ح یعنی آنحضرت سی جو کچہہ کہتی ہین اور یہہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نی کہ یہہ کہا خدیجہ نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی **ت** پس کہا واسطی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اوس چیز کی کہ دیکہی تہی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بہیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتہہ وحی کی **ف** ح ناموس وہ شخص کہ بہید جانتا ہو باطن کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتے تہی اور بعضو نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین اور حضرت موسے پر اوترنا کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی اگرچہ ذکر عیسی کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کی **ت** ای کاش کہ میں ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاش کہ مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ ہوتا قوی اوس وقت کہ نکالیگی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی یعنی مکہ سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالینگے مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالینگی تجکو اور سبب اسکا یہہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبہی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی یا وہ **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہی الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکا کافرون نی دشمن

رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرون گا
مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ف ح جانا چاہیی کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہہ خلاف نہین ہی لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف
ہی اگر یہہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور اگر ابتدای احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی
ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت ثابت ہو چکی وحی آنی موقوف ہوی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہہ مہینی تک اور بعضی
اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرا اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی
جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہہ ہی کہ تاجاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار سے دیست
کہ دلدار پیامی نفرستاد ہ و نہ نوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر
اسکو یہان تک کہ غمگین ہوی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہنچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ح یہہ کلام کسی آگی کا ہی راویون اسحدیث کو
سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہی اس سی ہی آنحضرت ایسا غمگین ہونا کہ گئی صبح کو بسبب غم کی
کئی بار تا کہ گر پڑین آپ بہاڑون کی چوٹیون سی ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت
سخت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جب کہ پہنچتی اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈالدین آپ تئین پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی اے محمد یا شبہہ
تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سو اپنی تئین امن مین رکہ اور انجام کار تیرا بہتر ہو وہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور
ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس
حضرت کا یعنی اضطراب سی **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ**
فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی خبر دیتی پہر حاصل ہونی اوسکی سی پی در پی فرمایا
پس اوس وقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین کہ مین اوپر پہاڑ حرا کی سنی مینی ایک آواز آسمان سی پس اوٹہائی مینی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ کہ آیا تہا میرے پاس
پہاڑ حرا مین بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کے پس ڈرا یا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہان تک کہ گر پڑا مین زمین پر پس آیا مین اپنی گہر والون کی پاس پس
کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجکو کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نی مجکو پہر اوتاری اللہ تعالی نی یہہ آیت ای کپڑا اوڑہنیوالی اوٹہہ اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب
سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتہہ تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو
اوسکا شریک نجان اور کہہ وسوقت کہ پیش آوی تجکو اوسکی غیر سی کچہہ اللہ اکبر اور منقول ہی کہ جب یہہ نازل ہوی تو فرمایا آنحضرت نی اللہ اکبر پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور
خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑونکو پاک کر نجاست سی ف ح اور بعضون نی کہا مراد کپڑونسی حقیقتین نفس کے ہین اور پاک کرنا
کنایہ ہی اجتناب رذایل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اقتصار ہی راوی سے
سی اسلیی کہ تتمہ اسکا یہہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوی وحی یعنی پی در پی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی یہہ حدیث یون روایت
کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مینی داہنی اور بائین اپنی پس نہ دیکہا مینی کچہہ پہر نظر کے

مینی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان و زمین کی پس ڈرا مین اوسسی پہر آیا مین طرف خدیجہ کی اور کہا مینی کپڑا اوڑہاؤ مجھکو
پس کپڑا اوڑہایا خدیجہ نی پہر آئی جبرئیل اور پڑہا یا ایہا المدثر الخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا
يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ
فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصَمُ عَنْهُ وَاِنَّ
جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی
ابوجہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپ کو وحی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی
کبہی آتی ہی میری پاس جیسی مانند آواز گہنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتہہ آواز گہنٹال کی اور یہہ قسم وحی کی سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر غرض
یعنی سمجہنے مقصود مین اصلی کہ سمجہنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گہنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجہنی کلام ایک مرد کی سی ساتہہ خطاب کرنی معہود کی
پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اسحال مین تحقیق مین یاد رکہتا ہون اوسچیز کو کہ کہا فرشتہ نی اور کبہی کبہی صورة پکڑتا ہی میری لیئی فرشتہ
ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجہہ سی فرشتہ پس یاد رکہتا ہون مین اوسچیز کو کہ کہا شرح کہا ہی
علمانی کہ واسطی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی اور یہان دو طریق پر تہی کبہی ملکیت اور روحانیت
جبرئیل کی آنحضرتؐ پر غالب آتی تہی اور آنحضرتؐ کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہہ قسم اول ہی یعنی جو کہ طور وحی کا اول ذکر کیا اور کبہی بشریت آنحضرتؐ کی
جبرئیل پر غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتہہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہہ قسم دوسری ہی اور یہہ اوس تقدیر پر ہی کہ صلصلہ اور آواز وحی کی ہو جیسا کہ
ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہہ ہی کہ تا آنحضرتؐ کو اوسطرف
متوجہ کرین اور سماعت آنحضرت کی خالی ہوجائی وحی کی سننی کی لیئی اور اوسمین غیر وحی کی لیئی جگہہ نرہی اور وہ بہت تر تہی واسطی جمع کرنی فکر کی اور توجہ
اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم قالت کہا عائشہؓ نی اور البتہ دیکہا مینی حضرتؐ کو کہ اوترتی تہی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی پس منقطع ہو
وحی حضرت سی اسحال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی شرح ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات قسم اول مین ہوتی تہی اور ہو سکتا ہی
کہ دوسری قسم مین بہی یہہ بات پیش آتی ہو وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوْسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا اونہی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیی جاتی بسبب شدت
اوترنی اوسکی شرح معنی یہہ ہین کہ حضرتؐ ہوتی تہی بسبب نہایت اہتمام یاد رکہنی وحی کی مانند اوس شخص کی کہ گہیر لی اوسکو غم اور اسلیئی فرمایا اللہ تعالی نی
لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سی ہوتا تہا کہ وحی مین شدت اور وعید ہوتی تہی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تہا کہ دیکہیی
یہہ مستحق اسکی ہون ست اور متغیر ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرت پر جہکاتی آپ سر اپنا اور جہکاتی
آپکی یار بہی سر اپنا پس جب کہ منقطع ہوتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹہاتی سر اپنا نقل کی یہہ مسلم نی شرح یعنی اور صحابہ بہی اوٹہاتے
اور سر جہکانا اصحاب کا یا تو بسبب سرایت کرنی حال آنحضرتؐ کی تہا اونمین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ

لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ
قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ
قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا اوتری جبکہ اوتری یہہ آیت اور ڈرا تو عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہیں یعنی قریش کو نکلی آنحضرتؐ
پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کے قبیلوں کو نام بنام اے اولاد فہر کے اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کے بطنون کو یہاں تک کہ جمع ہوے قبیلے اور بطون پس جو
مرد یعنی اون کے گھر میں سے جب نہ طاقت رکھتا کہ آپ باہر نکلے یعنی سبب عذر کے بھیج دیتا تھا کسیکو اپنی طرف سے تا کہ دیکھے کہ کیا ہے یہہ پکارنا اور کس لیے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابو لہب
کہ چچا حضرتؐ کا تھا اور قریش ہمراہ اوسکے آئے پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلے ہیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں
آیا ہے کہ سوار نکلے ہیں جنگل میں یعنی مکہ کی اس جنگل میں کہ چاہتے ہیں وہ سوار یہہ کہ یکایک آن پڑیں تمپر غارت اور ہلاک کرنے کے لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے
مجھکو اس خبر دینے میں کہا اونہوں نے ہاں سچا جانینگے نہیں تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرتؐ نے پس بلا شبہہ میں ڈرانیوالا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کی یعنی ڈراتا
ہوں کہ عذاب سخت تمکو پہنچیگا آخرت میں یا عقبی میں کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاک ہو تجھکو کیا اسلیے جمع کیا تھا تونے ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب و تب
یعنی ہلاک ہو جیو ابو لہب اور ہلاک ہو وہ خود ۔ لفظ یدا زاید ہے یا مراد ہے دونوں ہاتوں سے ذات اوسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کی ہاتوں سے ہوتے ہیں اور
ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ابو لہب نے اپنے دونوں ہاتوں میں پتہر لیے اور آنحضرتؐ کی طرف پھینکے نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ
وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ
وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا
حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ
بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ وَوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ
صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے کہا اس وقت کہ آنحضرتؐ نماز پڑہتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی اپنی مجلسوں میں یعنی گرد کعبہ کے ناگاہ
کہا ایک کہنے والے نے یعنی ابی جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو
اس ریاکار کو یعنی آنحضرتؐ کے حق میں یہہ بات کہی سو کونسا تم میں کھڑا ہو اور جاوے طرف اونٹ کی کہ ذبح کیا گیا ہے فلانی اولاد میں یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی
محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اوسکی کے اوجہہ میں ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کہ جس میں بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پھر مہلت دے اوسکو
یعنی اون چیزوں ذکر کی گئی کو یہاں تک کہ جس وقت سجدہ کریں آنحضرتؐ رکہدے اوسکو درمیان دونوں شانوں آنحضرتؐ کے پس اوٹھا اور گیا طرف اوس چیز کی

کہ ڈالی گئیں بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت صلعم نی رکہدیا اوسنی مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور
ٹہیری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہان تک کہ جہک گئی بعض اونکی اوپر بعض کی مارے ہنسی کی یعنی اس بات سی خوش ہوی اور مارے
ہنسی کی ایک دوسرے پر گرگر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کے یعنی اوسنی خبر کی اونکو اس ماجری کی کہتی ہین کہ وہ ابن مسعود تہے پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی
ہوی اور ٹہیری رہی آنحضرت سجدی مین یہان تک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نی اوسکو حضرت پرسی ف ع اور حضرت فاطمہ اون دنونمین صغیر سن تہین ایسی
کہ وہ پیدا ہوئین تہین اوسحال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تہی ت اور متوجہ ہوئین فاطمہ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ح اس سے معلوم ہوئی
عالیہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیرسن کی موہنہ درموہنہ اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اوسنی نہوی ت پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور عذاب کر اونکو تین بار یہہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتی اور
پکارتی خدا تعالی کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کچہہ اللہ تعالی سی تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بددعا کرنی کی خاص کر
اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تہی بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہی ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ ابن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور
ولید بن عقبہ کو اور امیہ ابن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہہ اشقیا تہی سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت
نی انکی ایذا پر بہت صبر و تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہنچا سزا ہی عمل کو پہنچی بیت لطف حق گرچہ مواسا ہا کند * لیک چون از حد بشد رسوا کند ت
کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مینی ان کفار مذکور کو ہلاک ہوی اور زمین پر پڑی ہوی روز جنگ بدر کے
پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئی مین کہ کنوا بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا نی لاحق کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوین مین ڈالی گئی ف ح ع اور خطاب
کیا آنحضرت نی اونکو کہ ہمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا کتاب الجہاد مین گذرا اور مارا جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی
جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی والا کہتی ہین کہ عمارہ ابن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبشہ مین مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سے اور امیہ بن خلف
بسبب پہول جانے اور بہاری ہوجانے اوسکی کنوین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہہ کتب سیر مین مذکور ہے اور جاننا چاہیئے اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین بدستور رہے باوجود
پہنچنے نجاست کے پشت شریف پر اور جواب اسکا یہہ پایا ہی کہ تہا یہہ فعل اوسی پہلے حرام ہو خون وغیرہ اور ذبح کیا ہو مشرک کا پس باطل ہوی نماز اوس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تہی کپڑی کو
پہلی حرام ہونی اوسکی اور نماز اوس سے پڑہ لیتی تہی ت نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ
مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ
بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا
اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ
قَوْمِكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق کہا عائشہ نی یا رسول خدا کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کی دن سی ف ح جنگ احد مین بہت
سختیان آنحضرت کو پہنچین تہین چنانچہ حدیث آئندہ مین بیان ونکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مینی تیری قوم سی وہ کچہہ کہ وہ اشد
ہی روز احد سی اور تہی وہ چیز کہ دیکہا مینی اوسنی دن عقبہ کی بہت سخت اون چیزون میں سے کہ دیکہی مینی اونسی تمام عمر مین ف ح عقبہ زمرہ ان سے راہ درمیان

پہاڑ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا میں ہے اور جمرہ اوسکی طرف منسوب ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت ﷺ
موسم حج مین وہان کہڑی ہوے اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت ﷺ کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی
لوگونکو رغبت اسلام اور اچہی کامونکی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سے ڈراتی اور آنحضرت ﷺ وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو بہی کہ ثقیف کی سردارون مین سے تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ﷺ اوس وقت کہ پیش کیا مینی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس نہ جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مینی ف ح یعنی قبول نہ کئے دعوت اسلام کی اور وہان کی جاہلون اور بدذاتون نے ایذائین دین آنحضرت ﷺ کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت زور اغیار وا ز دیوار سنگ یار ہی بارد ولا بلاہی دردمندان از در و دیوار می بارد ﷺ پس چلا مین اسحال مین کہ مین غمگین تہا اور جہت اپنے
کی یعنی چلا مین حیران اور سراسیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن
الثعالب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان ہو مین نیچی ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیہی ہوی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مینی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی
سنا قول تیری قوم کا اور سنا اوسچیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑونکی فرشتی کو کہ پہاڑ روئی سپرد
کی حوالہ اوسکی ہین تا کہ حکم کرو تم اوسکو ساتہہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور برباد دینا اونکا درمیان پہاڑونکی فرمایا آنحضرت ﷺ
نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی بانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہپر پہر کہا اوسنی ای محمد بلا شبہہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا
قول تمہاری قوم مین اور فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تا کہ حکم کرو تم مجکو ساتہہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہہ
چاہو اور فرماد کرو مین اگر چاہو تم یہہ کہ ڈہانک دون مین انپر دونون پہاڑونکو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ح اخشبین بفتح ہمزہ اور شین معجمہ
سی نام دو پہاڑون کا ہی کہ مکہ اونکی درمیان مین بستا ہی ﷺ پس فرمایا آنحضرت ﷺ نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہون یہہ کہ نکالے
اللہ تعالی انکی پشتون سی اون لوگون کو کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور شریک کرین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ
الدَّمَ عَنْهُ يَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین روز احد کی ف ح رباعیہ رے کی زبر اور تخفیف بے سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ
درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہہ
معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا داغ ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہوگیا تہا اور یہہ توڑنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کے ہاتہہ سی
ہوا کہ جو بہائی تہا سعد ابن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ
ہوتا اوسکا آگی کا دانت اکہڑ کر گر پڑتا تہا ﷺ اور زخم پہنچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین ف ح اور بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک
کبل پہاڑ پر سی نیچی آ پڑی اور حضرت کی زخمی کرنی والی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اوسی صدمی حضرت ﷺ کو پہنچی کہ کافرون نی میدان مین گڑہی کہود
تہی آنحضرت ﷺ کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت ﷺ کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت ﷺ نی اوجب طلحہ یعنی واجب ہوئی طلحہ کی لیے
اپنی لیے بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پر تہا خسارہ شریف مین بیٹہہ گئین ایسی بیٹہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نی اپنی دانتون سی اوکہیڑ
اور دو دانت اونکا نکل آیا اور مالک ابن سنان نی خون آنحضرت ﷺ کا چوسا آنحضرت ﷺ نی فرمایا جس نے خون چوسا واجب ہوا اوسکی لیے جنت ﷺ پس شہرح

کیا آنحضرتؐ نے کہ پہنچتی تھی خون اپنے سے اور فرماتی تھی کیونکر چھٹکارا پاوے گی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اونکی نقل کی یہہ مسلم نے فقط ح
اور آیا ہے کہ حضرت علیؓ اپنے سپر میں پانی لائے اور فاطمہ زہراؓ نے نمدے کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بھرا اور بعضے روایتوں میں آیا ہے کہ جب آنحضرتؐ کے
مزاج میں کچھہ تغیر نے بحکم بشریت کی راہ پائی یہہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرتؐ
خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اس میں سے زمین پر پڑے گا تو اوترے گا ابر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لہم فانہم لا یعلمون اور آیا ہے
کہ حضرتؐ کے چہرہ مبارک پر روز احد کے ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن بچایا اونکو اللہ تعالیٰ نے اون ضربوں کی صدمہ سے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّهٖ یُشِیْرُ اِلٰی رُبَاعِیَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ
عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلعم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھہ پیغمبر اپنے کے اشارہ کرتے تھے آنحضرتؐ ساتھہ اس فعل کی طرف دانتوں آپ کی اور توڑ دینے
اونکی اذیت ہاتوں سے اور فرمایا سخت ہے غضب اللہ کا اوس شخص پر کہ قتل کرے اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے فقط ح جہاد میں
کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سے یا تو ذات شریف اپنی ہے یا ہر پیغمبر اسلئے کہ مارنا پیغمبر کا حق سے اور جگہہ شقاوت
کے نہیں سیر مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلا شبہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہہ باب خالی ہے دوسری فصل سے
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ
فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ
هَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا
فَاَتَیْتُ خَدِیْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ
قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے یحییٰ ابن کثیر سے کہ کہا پوچھا میں نے ابوسلمہ بیٹے عبدالرحمٰن بیٹے عوف کے سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر
علما اور فقہا سبعہ میں سے ہیں کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی تھی قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر فقط ع ح یہاں مشتبہ ہوا ہے حال راوی پر بسبب نسیان اسلئے کہ اول
جو اوتری ہے اقرا باسم ہے اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کے اوتری ہے جیسے کہ عائشہؓ کی حدیث میں مفصل ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہے یعنی
بعد فترۃ وحی کی جو پہلے اوتری ہے یا شاید اس حدیث کی راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کی اوترنے کو ت کہا یحییٰ نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں یعنی
جمہور یا بعضے علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہے کہا ابوسلمہ نے کہ پوچھا میں نے جابر سے حوال اسکا یعنی مثل سوال تیرے کی اور اونہوں نے بھی ایسا جواب
دیا جیسا کہ میں نے کہا اور کہا میں نے اونسے مانند اس چیز کی کہ کہا تو نے مجہہ سے کہ کہتے ہیں اول اقرا باسم اوتری ہے پس کہا واسطے میرے جابر نے کہ نہیں حدیث بیان
کرتا ہوں میں تم سے مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرتؐ نے کہ خلوت اور اعتکاف کیا میں نے حرا میں ایک مہینے پھر پس
جب کہ پوری کر چکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں نے داہنی اپنی پس نہ دیکھا میں نے کچھہ اور دیکھا میں نے بائیں اپنے
پس نہ دیکھا میں نے کچھہ اور دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھہ پس اوٹھایا میں نے سر اپنا اور دیکھا میں نے اوپر کی جانب پس دیکھا میں نے کچھہ یعنی فرشتہ فقط ع اور اوپر
گذر چکا ہے کہ اونہوں نے سنا آنحضرتؐ سے حدیث بیان فرماتے فترۃ وحی سے فرمایا پس اوس وقت کہ میں چلتا تھا سنی میں نے ایک آواز آسمان سے پس اوپر
اوٹھائی میں نے نظر اپنی پس ناگہاں وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس کوہ حرا میں اخیر حدیث تک بیان کیا پس صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد جابر کی اول

اضافی

اضطرابی ہی ﷺ پس آیا مین خدیجہ کی پاس اور کہا سینی یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہپر طاری ہوا تہا کپڑا اوڑہا دو مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مونہہ پر پانی
کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنیوالی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ
اور یہہ یعنی اوترنا سورہ مدثر کا تہا پہلی اس سی کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۃ فاتحہ کی ﷺ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نی

باب علامات النبوۃ

باب ہی نبوت کی علامتون مین ف ح علامات اوعلم زبری اور علم مین اور لام کی زبر سی اصل مین
نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سر پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت ﷺ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضایل اور
شمایل اور افعال اور احوال آنحضرت ﷺ کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو اونمین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور
احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہہ معلوم نہوا کہ مولف
جو دو باب عقد کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ وَهُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِیْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّهٖ یَعْنِیْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبریل اسحالمین
کہ آنحضرت ﷺ کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی اونکی درمیان مین اور یہہ وہ وقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپکی ہین ﷺ پس پکڑا آپکو جبریل
نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپکے دل کی جانب سی اور نکالا اونکی دلمین سی علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی واستخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی
لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی
مفاسد اور گناہ ہونکی ﷺ پس کہا جبریل نی کہ یہہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی پہنچتا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہہ پہر دہویا آپکی دل کو سونی کی لگن مین
زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم و تکریم حضرت ﷺ کی اور استعمال سونی کا کہ اس دنیا مین منع کیا ہی واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی
ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہی علاوہ یہہ کہ آنحضرت ﷺ نی
اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم
سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اسمین شک نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جو
بارکہ آنحضرت ﷺ کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی اثر دست مبارک کی سی اور پانی زمزم کا اثر قدم حضرت
اسمعیل کا ہی ﷺ پہر لایا اور درست کیا جبریل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہہ دیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور پہر درست کیا سینہ
مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہہ آنحضرت ﷺ کی دوڑتی ہوئی آنحضرت ﷺ کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوس ماں سی دایہ آنحضرت ﷺ کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا
اون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرت ﷺ کی پاس یعنی متوجہ ہو کچہہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرت ﷺ کی پس دیکہا آپکو اسحالمین
کہ رنگت متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرت ﷺ کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل
کی ہین کہ واجب ہی تسلیم کرنا انکا اور نہ تعرض کری ساتہہ تاویل کی بطریق مجاز کی ایسی کہ کچہہ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت

فاد کی سی اور حکمت اسمین یہہ ہے کہ حضرتؐ ہو گئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہوں قبول کرنے وحی کی لیے اور راہ نپاوین طرف حضرتؐ کی وسوسے
نفس کی اور منقطع ہو جاوے طمع شیطان کی آپکے غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکی قول جبرئیلؑ کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا
سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا اول تو صغر سن مین دایہ حلیمہ کے پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونے کی چوتھی شب معراج مین جسوقت کہ جبرئیلؑ
حضرتؐ کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرتؐ ہی کی لیے تہا یا اور پیغمبرونکی لیے بہی واقع ہوا اور
ابن عباس سے صحیح خبر ثابت ہے اور سکینہ کی بابت کہا کہ وہ ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلام علیہم اجمعین کے نقل کی یہہ
مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ
أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا شبہہ مین البتہ پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ
مین تہا کہ سلام کرتا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب
نقل کی یہہ مسلم نے ف ع کہا بعضون نے کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہے یہہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہے ساتہ زقاق الحجر کی کہ ہے درمیان مین مسجد
اور گہر خدیجہ رضؓ کی اور حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیلؑ رسالت تو نہین گذرتا تہا مین کسی پتہر و درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا
السلام علیک یا رسول اللہ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ
الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق مکہ کی کافرون نے سوال کیا آنحضرتؐ سے کہ دکہاوین انکو معجزہ کہ نشان آپکے سچ کا
ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا انکو چاند کو دو ٹکڑے یعنی ساتہہ اشارہ دست مبارک کے یہان تک کہ دیکہا انہون نے پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑونکی یعنی
اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچے پہاڑ کی جیسے کہ آتا ہے ذکر اسکا نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْهَدُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرتؐ کی زمانہ مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ سے
یعنی دونون ٹکڑے جدا ہوے اور ایک اون دونو کا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچے کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرونکو کہ گواہ
رہو میری نبوۃ پر اس معجزہ پر ف ع اور بعضون نے کہا معنی اسکے ہین حاضر ہو اور دیکہو موجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا مشتق ہے شہادت سے اور موجب
دوسری کی شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہہ واقع ہوا ہے آنحضرتؐ کی لیے اور روایت کیا ہے اسکو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت
کیا ہے اون سے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کے کہا کہ صحیح میرے نزدیک یہہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہے اور روایت
کی گئی ہے صحیحین وغیرہ مین بہت سی طرق سے کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور مفسر اجماع رکہتے ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ
وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہے کہ جو حضرتؐ کی معجزہ سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر دلالت کرتا ہے اسپر اور انکار کیا ہے اس معجزہ کا بعضی بد عقیدون فلسفیون نے باعتقاد اسکے کہ خرق اور التیام فلکیات مین محال ہے اور نہین جانتے ہین وہ جاہل
کہ افلاک سب پیدا کیے ہوے اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہے کہ انکو لپیٹیگا روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہہ
واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہتے مین شہرت پاتا ہوتی اور نہ دیکہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو ہوتا اور تواریخ متواتر
اوسکو نقل کرتے جواب اسکا یہہ ہے کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نے اونہین کو دیکہا دیا اور مقصود اس معجزہ سے دکہانا اور الزام دینا اونکا تہا اور یہہ بہی کہ رات
مین تہا اور ایک لحظہ سی زیادہ نہ تہا اور لوگ سوتے تہے اور ہوسکتا ہے کہ چاند اوس وقت مین ایسے بعضی منازل مین ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور اور بعضون کو

نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضی شہروں والی پاتی ہیں اور بعضی نہیں اور ایں جہہ روایتوں میں آیاہی کہ مسافر کہ اطراف میں سی وہاں آئی خبر دی اونہوں نی شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی بی شبہہ اور کتابوں میں سیر اور تواریخ کی اوس سی بہری ہوئیں گو کہ کافر اور منکر نقل نکریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا اوس نی کہ کہا ابوجہل نی کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے مونہہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑہتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں پہر کہا ابوجہل نی قسم ہی لات اور عزی کی اگر دیکہونگا میں اوسکو کرتا ہی یہہ یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرتؐ کی پاس اسحال کہ آپ نماز پڑہتی تہی قصد کیا اوس نی کہ پانو رکہی آپکی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان آپ قوم کی پاس مگر جاتا جاتی حضرتؐ کی طرف سی مگر اسحال میں کہ ہٹنی لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تہا ساتہہ دونوں ہاتوں اپنے کی یعنی جب آیا پہر کر تو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہنچتی ہی اور وہ اپنی دونوں ہاتوں سے اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطی تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ اولٹا پہرتا ہی اور اپنی ہاتہہ سے کچہہ روکتا ہی پس کہا ابوجہل نی درمیان میری اور درمیان حضرتؐ کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہیں یعنی فرشتی ہیں کہ محافظ ہی حضرتؐ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجہسے تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کر یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکی اعضا میں سے نقل کی یہہ مسلم نی

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عدی ابن حاتم سی کہا اوس وقت کہ میں تہا نزدیک آنحضرتؐ کی ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نی طرف حضرتؐ کی فاقہ اور محتاجگی کی پہر آیا حضرتؐ کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہوں میں یعنی بسبب قضاقوں کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای عدی کیا دیکہا تو نی حیرہ فائدہ لفظ حیرہ ساتہہ زبر ح حطی کی اور جزم ی کی نام ایک قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد یہاں شہر کوفہ ہی ہے پس اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی پس البتہ دیکہیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضوں نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی

حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سی سوا خدا کی **ف** ح ع یہہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تہا اور یہہ
جواب اوس شخص کے کہ شکایت فقر وفاقہ کی کی تہی آگی کی بات فرمائی اور خطاب دونو جا ہی عدی ابن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب
صحابہ یہہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونو کا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین
اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین **ت** اور اگر دراز ہو ساتہہ تیری زندگی البتہ کہولیجاوینگی خزانی کسری
بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہہ لگینگے اور تقسیم ہو وینگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہہ تیری زندگانی تو البتہ دیکہیگا تو اور
شخص کو کہ نکالیگا بہر کر مٹہی سونی یا چاندی سے ڈہونڈہیگا اوس شخص کو یعنی فقرا اون مین سے کہ قبول کری اوسکو پس نپاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس
ف کے سبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت ہی نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور
کہا ہی طلائی کہ یہہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ باب نزول عیسے کی گذرا ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی ہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوشخبری دی آنحضرت نی وسعت رزق
وفراغت معیشت کی ڈرایا شدت ومحنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان مقام نبوت کی ہی پس فرمایا
ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی سی حال مین کہ نہین ہوویگا درمیان اوسکی اور
درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی **ف** ح ع لفظ ترجمان ساتہہ زبر ت اور پیش جیم کی اور ساتہہ زبر دونون کی اور پیش دونو کی
وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسرے زبان مین جسکو دوبہاسیا کہتی ہین حاصل یہہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دوبہاسیا نہین
ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ **ت** پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مینی طرف تیری رسول تا کہ پہنچا دی تجکو احکام دین کے اور خبر
قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تونی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مینی تجکو مال اور کیا نہین احسان وانعام کیا مینی تجہپر **ف** ع
یہہ استفہام تقریر کی لیے ہی یعنی دیا مینی تجکو مال اور انعام کیا مینی تجہپر کمال اور قدرت دی مینی تجکو اوسکی خرچ کرنی پر اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سے اور صرف
کرنی پر اوپر اہل استحقاق کی **ت** پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تونی مال اور احسان کیا تونی مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص داہنی طرف اپنے پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ
یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنے پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ **ف** ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر یہ ہے کہ یہہ دونو کنایہ
ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتہہ گذرنیکی اوسپر سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک
حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا **ت** کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہہ ٹکری کہجور کے ہو پس جو شخص کہ نپاوی
ٹکڑا کہجور کا پس بچے ساتہہ کلام خوب اور نرم کی کہ سایل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت دین کے نہو کہا عدی نی پس دیکہی مینی عورت
سفر کرنی والی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سی یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت نی اور تہا مین
درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہا ہے
پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈہیگا اوس شخص کو کہ قبول کری **ف** ح وفات پائی عدی بن حاتم
نی سن ست سٹہہ یا اٹہہ سٹہہ یا اوستر مین عمر بن عبد العزیز کی زمانہ سی پہلی **ت** نقل کی یہہ بخاری نی **وعن** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُو اللهَ فَقَعَدَ
وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ

فوق

فَوقَ رَاسِہٖ فَیُشَقُّ بِاثْنَیْنِ فَمَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِہٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا یَصُدُّہٗ
ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَاللّٰہِ لَیُتِمَّنَّ ہٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ اَوِ الذِّئْبَ
عَلٰی غَنَمِہٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف
رسول خدا کی اسحال مین کہ وہ سرکی چہپی کملی رکہی ہوی تہی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی ایا نہین بد دعا کرتے
آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر اسلیے کہ اونہون نی ایذا دی تہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اسحال مین کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا شرح یعنی لسبب
ایسا حالت کی کہ وارد ہوی حضرت پر سختی ظلم اور بی اندازی کافرونکی سی یا لسبب بے صبری اور شکایت کرنی مسلمانونکی کا فرونکی اور یہہ مناسب تر ہی ساتہہ
قول آنحضرت کی کہ ہے اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیے گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرہ
اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سے اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص
ساتہہ کنگہیون لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی کنگہی لسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پہنچتی تہی اور ہڈی پر پہنچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا
اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سے قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووے گا یہہ دین یعنی اور آسانی دیکہو گے تم بعد دشواری کی یہان تک کہ چلیگا سوار صنعا سی
حضر موت تک کہ مسافت بعیدہ ہے درمیان دونو موضعونکی اسحال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوار کسی سے مگر خدا سی شرح صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت
درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضر موت ساتہہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور بکسر میم بہی پڑہتے ہین لکہتے
ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہان تک کہ کہا ہے علمانی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا
اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہہ نام اوسکا اس لیے رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر جا حاضر ہوی وہان اور مری اور بعضون نے کہا کہ حاضر ہوے
اوس مین موت جرجیس کی ہے یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیی سی اپنی بکریون پر شرح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگونکی ظلم سی اسمین جیسا کہ
جاہلیت مین تہا نہ امن حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر اسلیے کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہہ امن بہی ہو جائیگا ولیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت
عیسی علیہ السلام کی انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واو سی ہی یعنی والذیب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہہ کہ ہو بمعنی او کی یا ہو واو بمعنی واو جمع
کی باعتبار کی لیے اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہے جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود
بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی انتہی ولیکن تم جلدی کرتی ہو شرح یعنی قریب ہے کہ جاتا رہیگا عذاب کرنا مشرکین کا تمکو پس صبر کرو ما مردونکے
جیسے کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تہماری تہی مومنین مین سے اور سخت تر عذاب کی تہماری عذاب سے لسبب قوت یقین کی نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَکَانَتْ تَحْتَ عُبَادَۃَ بْنِ
الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْہَا یَوْمًا فَاَطْعَمَتْہُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِیْ رَاْسَہٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ
وَہُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ ہٰذَا
الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّۃِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّۃِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْہُمْ فَدَعَا لَہَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَہٗ فَنَامَ
ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَہُوَ یَضْحَکُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُضْحِکُکَ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا قَالَ
فِی الْاُوْلٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْہُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِیَۃَ
فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِہَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَہَلَکَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سی کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تشریف لاتی پاس ام حرام بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سے ہی اور ام حرام خالہ انس کی ہین بہن اونکی مان کی کہ ام سلیم ہین
اور یہہ دونو عورتین خالہ تہین آنحضرتؐ کی دودہ کی علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نی کہ اتفاق رکھتی ہین علما اسپر کہ ام حرام محرم تہین آنحضرتؐ کی لیکن اختلاف
کیا ہی کیفیت محرمیت مین کہ کسی نی کسی علاقہ سے محرم کہا ہی اور کسی نی کسی علاقہ سے کہا مؤلف نی کہ اسلام لائین ام حرام اور بیعت کی اور مرین حالت جہاد
مین اپنے خاوند کی ساتھہ زمین روم مین حضرت عثمان کی خلافت مین ت اور تہین ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہین انصار مین
سے پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونون بہنون سے رکہتی تہی اونکی پاس تشریف لاتی تہی اور قیلولہ کرتی تہی جیسی کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی ت پس آئے
آنحضرتؐ ام حرام کی پاس ایکدن پس کہانا کہلایا ام حرام نی آپ کو پہر بیٹہی ام حرام جوئین دیکہنی حضرتؐ کی سر مبارک مین ف ح اوپر تحقیق اسکی گذر چکی ہے
کہ جوئین بدن مبارک مین نہ تہین ولیکن یہہ بال صاف کرتی تہین غبار وغیرہ سے اور دیکہتی تہین کہ شاید کوئی جون ہو ت پس سوئی آنحضرتؐ پہر جاگے اسحال مین
کہ وہ ہنستی تہی کہا ام حرام نی کہ پس کہا مینی کس چیز نی ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سے روبرو کیگئی میری اور دکہائی
گئی مجکو اسحال مین کہ جہاد کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر یا فرمایا مثل بادشاہونکی تختون پر ف ح ع یہہ شک راوی
ہی کہ لفظون مین فرق ہی اور معنی دونون عبارتون کی ایک ہین تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھہ پشت زمین کے اور کشتی کو ساتھہ تخت کی اور ٹہیرایا اون
بیٹہنے کو مشابہ بیٹہنی بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطی اشارہ کرنی کی اسپر کہ وہ اپنے نفسون کو سختی مین ڈالینگی اور مرتکب ہونگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر
اور دل کی امنگ سے مانند بادشاہونکی تختون پر ت پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سے یہہ کہ کری مجکو اوس جماعت مین سے کہ سوار ہونگی دریا پر جہاد
کیلئے پس دعا کی آنحضرتؐ نی ام حرام کی لیے ساتھہ اوس چیز کی کہ درخواست کی تہی پہر رکہا آنحضرتؐ نی سر مبارک اپنا اور سوگئی پہر بیدار ہوئے اسحال مین ہنستی تہی
پس کہا مینی یا رسول اللہ کس چیز نی ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرتؐ نی کتنی ایک آدمی میری امت مین سے روبرو کیے گئی میری جہاد کرنی والی راہ خدا مین جیسا کہ فرمایا
پہلی بار مین کہ سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہونکی تختونپر پس کہا مینی یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئی اللہ سے یہہ کہ کری مجکو اونمین سے فرمایا
تو پہلونمین سے ہے ف ح یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جماعت دوسری بار دکہائی گئی غیر اوس جماعت کی تہی کہ جو پہلی دکہائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا پر
بیٹہینگے اور جہاد کرینگی اور تو اوس جماعت سے ہوگی کہ اول یہہ کار کرینگی اور یہہ بہی آہین اشارہ ہے کہ مرتبہ پہلونکا زیادہ ہی پچہلونکی مرتبہ سے ت
پس سوار ہوئین ام حرام معاویہ کی زمانہ مین ف ح ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ معاملہ ہوا بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئے
ہین کہ یہہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کے بیچ خلافت عثمان کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت معاویہ کے ہین پس نہین منافی ہی اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت
عثمان کی ہوئی جیسیکہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئین ام حرام زمین پر آپنے جانور کی پیٹہہ پر سے پس ہلاک ہوئین اور مرین راہ خدا مین ت نقل کیے
یہہ بخاری و مسلم نی وعن ابن عباس قال ان ضمادا قدم مكة وكان من ازد شنوءة وكان يرقي من هذا الريح فسمع سفهاء
اهل مكة يقولون ان محمدا مجنون فقال لو اني رايت هذا الرجل لعل الله يشفيه على يدي قال فلقيه فقال يا محمد
اني ارقي من هذا الريح فهل لك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الحمد لله نحمده ونستعينه من يهده الله فلا مضل
له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فقال
اعد علي كلماتك هؤلاء فاعادهن عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الكهنة وقول
السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل كلماتك هؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر هات يدك ابايعك على الاسلام قال فبايعه رواه
مسلم وفي بعض نسخ المصابيح بلغنا ناعوس البحر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازدشنوہ سے ف ح ع

لفظ ضماد ض معجمہ کی زبر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہے اور دال آخر مین اور بعضون نی میم بہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءۃ شین کے
زبر اور نون کی پیش سے پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سے اور ازد ایک قبیلہ اوس سے اور ضماد آنحضرت سی شناسائی رکہتا تہا
پہلی نبوت کی اور یہہ ایک شخص تہا طبیب اور افسون گر اور طالب علم اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ؐ اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا ف ح
یعنے آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی کہ دکہائی نہین دیتا امتداد ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بی وقوفون سی کہ کہتی ہین
محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اوسکو سبب میرے کہا ابن عباس نے
پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس ایا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنے
مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی
ہین اوسکی نعمتونکا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہنچاوی اللہ پس نہین ہی کوئی
کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہین راہ دکہانی والا اوسکو اور منزل مقصود کو پہنچانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطے اوسکی اور
گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا اپنے یہی حمد اور درود ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد حمد اور ثنا کی خطبون مین کہتی ہین جیسی کہ کتاب الجمعہ مین
گذرا یہان چاہتا تہا آنحضرت کہ کہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین ہیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً کہا اور یہہ
کلمات پڑہی تا کہ جانین عقلا کہ یہہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بی وقوف ہین ؐ پس
کہا ضماد نی آنحضرت کو پہر فرمائیی میری آگی یہہ کلمی اپنی پس پہر پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی میںنے
قول کاہنون کا اور قول ساحرونکا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مینی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہنچا ہین یہہ کلمی بیچون بیچ اور نہایت گہرائی کی
جگہہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہنچی ہین دو تم ہاتہہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباس نی پس بیعت کی ضماد نی آنحضرت
سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغ کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای قاموس کے
کہ قاف اور میم سی ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دو طرح ضبط کیا ہی ہمنی ناعوس ساتہہ نون اور عین کے اور موجود
بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہہ ہے اور قاموس ساتہہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین بہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ بعضون نے
ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نے کہا کہ ناعوس بمعنے قاموس کی اور توربشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف ہی اور وہم راوی کا ہے
اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی ہے آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہے وَذُكِرَ حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْأُخْرَى لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ ہی بیچ باب الملاحم
کی اور یہہ باب خالی ہی دوسرے فصل سی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ
مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ
إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ
فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي
سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ
عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ
ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ
يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هٰذِهِ
الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا
غَيْرَ هٰذِهِ ‌روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجکو ابو سفیان بیٹے حرب کی نی ایک حدیث کہ پہنچی ہی مونہہ اوسکی سی طرف مونہہ میری کی
ف ع یعنی بالمشافہہ بی واسطہ کی درمیان میرے اور درمیان اوسکی کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میرے ساتہہ اوسکے
جیسے کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابو سفیان نی کہ سفر کیا مینی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع
مراد ہی اس سے مدت صلح حدیبیہ کے اور ہوئی تہی وہ سن چہہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہیری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ
حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابو سفیان نی پس اوس وقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی بمقام
کہ ہوئی آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتہہ زیرہ اور زبر ر اور جزم قاف کی اور ساتہہ زیرہ اور جزم ر اور زیر قاف کی بہی آیا ہی اور
نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دیناروں پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول سعیہ یعنی گرجا گہر اوسینی بنائی تہی ت کہا ابو سفیان نے
اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہنچایا دحیہ نی وہ خط طرف امیر بصرے کی ف ح کہ ہرقل کی بڑی امیروں مین سے تہا اور بصری ساتہہ پیش بے اور
جزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہروں مین سے ت پس پہنچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسیطرح کیا تہا حضرت نی دحیہ
کوکہ تو یہہ خط سردار بصری کو دیناوہ ہرقل کو پہنچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اسجگہہ کوئی قوم اوس شخص کے سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی وہ کہ مین نبی ہوں
یعنی تاکہ مین پوچہوں اوس سے وصف اونکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیے سچ اور جہوٹ اونکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادموں نی کہ ہاں ہے ایک شخص اوسکی قوم میں سے
کہ تجارت کی لیے آیا ہی کہ پس بلایا گیا مین ساتہہ ایک جماعت کی قریش سے کہ مقدار تیس آدمیوں کی تہی پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی ہم آگی ہرقل کے
یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنیں ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کونسا تم میں سے بہت نزدیک ہے نسب میں اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونی کا ف ع کہا
علما نی کہ نہیں پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہہ کہ جہوٹ بولی اونکی حق مین ت کہا ابو سفیان نی کہ پس کہا
مینی کہ مین نزدیک تر ہوں نسب مین اوس شخص سے پس بٹہایا اونہوں نی مجکو آگی ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹہلایا میرے ساتہہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی ف ع
اسلیے کہ قرار دیا اوس نی کہ وہ جہٹلا دیں شرم کریں سامنی ہونی مین یا اسلیے پیچہی بٹہایا کہ وہ سرا ہاتہہ کی اشارہ ہی کسی بات کی بیان کرنی کو منع کر دیں ت پہر
بلایا ہرقل نی اپنی مترجم کو کہ زبان عربی اور رومی دونوں جانتا تہا پس کہا ہرقل نی مترجم کو کہ کہہ ابو سفیان کے یاروں کو کہ مین پوچہتا ہوں ابو سفیان سے احوال اوس
شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہوں پس اگر جہوٹ کہی مجہسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کر دو مجکو حق بات پر کہا ابو سفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ
نقل کیا جاوی گا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین ف ع یعنی حاضرین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرینگی اسکا ڈر تہا اگر یہہ نہوتا تو جہوٹ بولتا مین کہ

ہرقل سے حضرت کی باتین بسبب بغض و مخالفت کی کہ اوسنے رکہا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری ساتھی جہٹلاوینگی
مجکو تو البتہ کچہہ جہوٹ بولتا مین اوس سے ف پہر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے
کہ کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین ف حسب اوس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے ساتھہ اوسکی قسم شرف و فضل اپنے کی سے درباپون اپنے کی سے
اور یہہ شامل ہے نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تہے اور بخاری مین آیا ہے کیف نسبہ فیکم ف کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اسشخص
کی باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا تہمت کرتے تہے تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کی پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہے اب یعنی کیا پہلے دعوی نبوت
کی کوئی جہوٹ اوسسے ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتے تہے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اور کون اتباع کرتے ہین اونکا اور
ایمان لاتے ہین اوپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اونکے ف شاید مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین ورنہ لاکون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباس
اور حمزہ اور علی اور جعفر کے اور اور اکابر قریش سے [illegible] اور عثمان اور [illegible] قریش مین [illegible] سوال کرنے ہرقل کی سے بیان لائے تہے ف کہا ابوسفیان
نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگون نے ایمان لائے ہین ف [illegible] اور ابو اسحق کی روایت مین [illegible] اور [illegible]
اسی پر نسب و شرف والون نے بیعت نہین کی ہے اور یہہ قول اکثر و اغلب کے ہے ف کہا ہرقل نے کیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ روز بروز اونکی تابعیت
مین یا کم ہوتے ہین یعنی بسبب پہر جانے بعضے اونکی [illegible] جاتے بعضے اونکی بغیر جبر نقصان اونکی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کم نہین ہوتے
مین [illegible] کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے [illegible] کوئی اونمین سے اونکی دین سے بعد داخل ہونے کی اوسمین بسبب ناخوش رکہنے کی
اوسکی دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے مرتد نہین ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح ہے لڑائی
تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکے مانند ڈول کی کبہی یہہ بہرا آوے اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہے
اور یہہ خالی یا ہے وہ ہمسے اور پاتے ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اونسے مصیبت پہنچتی ہے ہمکو اور کبہی ہمسے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے وہ عہد اور
صلح کو کہا مینے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اوسسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے
کہ کیا کرنے والا ہے وہ اوس سے ڈرتے ہین ہم یعنی آیا عہد شکنی کریگا مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل
کرون مین درمیان باتون اسکی کچہہ سوا اسبات کے ف شاید یعنی کوئی بات کہ اوسمین نسبت نقصان اونکی [illegible]
ہو نہین بیان کر سکا مین سوا اسبات کی کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ
قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ
هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ
فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ
اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ
يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ
اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ
قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قُلْنَا يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ
حَقًّا فَاِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ
لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ
الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے یہہ بات کسی نے پہلے اوسکی ف ع یعنی سوای انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسینے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہے پہلے اونکی ت کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نے ف ع
یعنی بعد اسکی کہ فارغ ہوا سوالونسے کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف
و عادت کی کہا ت واسطی مترجم اپنی کی کہ کہو ابوسفیان سے تحقیق مینے پوچھا تجہسے حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تونے یہہ کہ وہ تم مین صاحب حسب
اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہین بعثت اونکی بیچ اشراف قوم اپنیکی اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا تہا اونکی باپ دادا اونمین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تونے
پس کہا مینے یعنی اپنی دلمین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادا مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہے ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچھا مینے تجہسے
حال اوسکی تابعدارونکا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والے پس کہا تونے بلکہ ضعیف لوگ پیری ضعیف ہوتے
ہین تابعدار پیغمبرونکی ف ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب حاجت
ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہے تو مضطر اور ناچار ہوکر اسلام لاتی ہین ت اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے
کہ کہی وہ چیز کہ کہی اوسنے پس جواب دیا تونے کہ نہین پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے جہوٹ بولنا اوپر اللہ کے ف ع یعنی
ہرگز ایسا نہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت ہی برا ہے پس کب ہو سکتا ہے کہ لوگون سے تو جہوٹ نہ بولے اور اللہ پر جہوٹ باندہے ت اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا پہر جاتا ہے کوئی اونمین سے اوسکے دین
سے بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تونے نہین اور ایسا ہی ہے حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہے جسوقت کہ ملجاوے لذت اور حلاوت
اوسکی دلونمین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہے اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا زیادہ ہوتے
جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تونے کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہے شان ایمان کا زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی بنفسہ اور دلایل اوسکے
یہان تک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اونمین سے نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج وغیرہ ہے اور اسیلیے اتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت
کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا لڑتی ہو تم اوسنے پس جواب دیا تونے کہ تم لڑتی ہو اوسنے پس ہوتی ہے لڑائی درمیان
تمہاری اور درمیان اوسکی مانند ڈولونکی پہنچتا ہے یعنی مصیبت کو وہ تم سے اور پہنچتے ہو تم اوسنے اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتہہ
اعدای دین کی پہر ہوتی ہے جماعت پیغمبرونکی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہے دین اونکا اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہے وہ شخص پس
جواب دیا تونے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہے پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچھا مینے تجہسے کہ کیا کہا ہے یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کسی نے
اس سے پہلی اسکی پس جواب دیا تونے کہ نہین پس کہا مینے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہے ساتہہ قول کے
کہ کہا گیا ہے پہلی اوسکی کہا ابوسفیان نے پہر پوچھا ہرقل نے مجہسے کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہے وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہے ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک
کرنی کی ناتی داروں سے اور بچنیکی حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہے وہ خبر کہ کہتا ہے تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہے اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنی والا ہے یعنی

تتمۂ رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات یہہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی **ف** معجزہ مشتق ہی عجز سی کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنیوالا عجز کا
اپنی غیر مین اور انبیا کی صدق کی دلالتونکو اور رسولونکی نشانیونکو معجزہ اسلیے کہتی ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سی ساتہہ مثل اوس
معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتی اونکی مقابلہ مین اتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ معجزہ اعجاز سی ہی معنی عاجز کرنیکی اور وہ ایک امر ہی خارق
یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی ساتھہ دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلی ظہور نبوت سی ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتی ہین اور ارہاص کے معنے
ہین محکم کرنا مکان کا ساتہہ پتہر اور مٹی کی گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہی اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچہہ کہ کفار و فساق سی ظاہر
ہو اوسکو تو استدراج کہتی ہین اور جو کچہہ عوام مسلمانون سی ظاہر ہو اوسکی معونت کہتی ہین اور جو کچہہ کہ اولیا سی ہو اوسکو کرامت کہتی ہین اور دعوی نبوت کے
قید سی یہہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمونکو معجزہ نہین کہنی کی معجزہ وہی خرق عادت ہی کہ ساتہہ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نی تین قسمین تو یہہ
ذکر کین اور ایک سحر ہی کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہی بلکہ ظاہر ہوتا ہی ساتہہ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی
اوسی ظہور پاتا ہی اور جو کچہہ کہ ساتہہ اسباب عادیہ کی ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہی جیسی شفا ساتہہ دواؤن طبیہ کی اور جو کوئی اوسکو خارق عادت
کہی باعتبار ظاہر کی ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ
عَلٰى رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهِ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ
بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی انس بن مالک سی یہہ کہ ابو بکر صدیق رض نی کہا یعنی وقت بیان کرنی قصہ ہجرت کے
اور درا ہی کی غار مین وہ پہنچی مشرکون کی سر غار پر سید الابرار کی تلاشمین کہ دیکہا مینی مشرکین کی قدمونکی طرف گویا کہ وہ ہماری سرونپر ہین اور ہم
یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہی **ف** ع مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ ثور مکی اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہی نواح مکہ مین بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکی کنارہ پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کے کہ اندر غار کی ہو اوسکی پانو
پر پڑتی ہی اور اگر وہ شخص اپنی پانو کی جگہہ نظر کری تو دیکہہ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کی ہی پس آنحضرت اوس غار مین چہپی تہی مشرکون سی بقصد ہجرت کی اور
مشرک وہان حضرت کی تلاش مین جا پہنچی اور حضرت ابو بکر ڈری حضرت کی طرف سے جیسا کہ بیان کرتی ہین حضرت پس کہا مینی یا رسول اللہ اگر کوئی
انمین سے نگاہ کری جگہہ پانو اپنی کو تو دیکہہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نی اے ابو بکر کیا ہی گمان تیرا ساتہہ اون دو شخصونکی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی خدا ساتہہ اونکی ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہہ ہی کہ پہیر دی اللہ تعالی نی ہمت کفار کی تلاش کرنے
اور نظر سی بیچ اندر غار کی با وجود جزم کرنی اونکی باب کی آنحضرت اور ابو بکر صدیق رض غار مین ہین اور طیبی نی روایت کی ہی کہ آنحضرت نی بد دعا کی اونپر کہ
خداوندا اندہی کر دے آنکہین اونکی پس گرد غار کی پہرتی تہی اور نہین پاتی تہی اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیث مین
آیا ہی **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا آئے ابوبکر عازب کے گھر پس کہا عازب نے واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ اے ابوبکر خبر دو مجکو کہ کسطرح اور کیا کیا تمنے یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوسوقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تھا مکہ سے طرف مدینہ کی ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ابوبکر نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی آدھے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھہرا آفتاب اور خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تھا نہیں آیا تھا اوسپر آفتاب یعنی اوسکی ... اور کہو دن میں اوسوقت دھوپ نہ پہنچی تھی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی میں نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونو ہاتھوں سے تاکہ سو رہیں آنحضرت اوسپر اور بچھایا میں نے اوسجگہ ایک پوستین اور کہا میں نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور میں نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر ادہر اور خبر لیتا رہونگا دشمنونکی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا میں اور رہا نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت کے پس ناگہاں دیکھتا ہوں ایک چرواہے کو کہ چلا آتا ہے سامنے سے کہا میں نے کہ کیا ہے تیری بکریوں میں دودھ کہا چرواہے نے کہ ہاں ہے کہا میں نے کیا تو دوہیگا تو دودھ کہا اوسنے ہاں پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹھ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اوٹھایا تھا میں نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرت اوس سے یعنی پانی پیتے اور وضو کرتے پس آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی دودھ لیکر پس مکروہ جانا میں نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی میں نے آنحضرت کی ف ح سوتے میں یعنی آپ سو رہے تھے لفظ وافقتہ تقدیم فا سے ہے قاف پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئی اور ساتھ تقدیم قاف کی فا پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا میں نے اور بیدار نہ کیا اونکو یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا میں نے کچھ پانی دودھ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودھ سرد ہو گیا اور یہہ عادت ہے عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودھ میں ڈالکر پلاتے ہیں تا حرارت دودھ کی دفع ہو جاوے ف پس کہا میں نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا میں ف ح اسی معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی و آسائش میں ہے اور یہاں ایک اشکال لاتے ہیں کہ بے اذن مالک بکریوں کے کیوں دودھ دوہا اور پیا اور جواب یہہ دیتے ہیں کہ بکریاں حضرت ابوبکر کے کسی دوست کی تھیں کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہہ بھی کہ اہل مکہ کی عادت تھی کہ اجازت دیتے تھے اپنے چرواہوں کو کہ راہ کے چلنے والوں اور بھوکوں کو دودھ دیا کریں اور یہہ بھی ہو سکتا ہے کہ اونہوں نے کچھہ دیکر خریدا ہو واللہ اعلم ف پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہیں آیا وقت کوچ کا عرض کیا میں نے کہ ہاں آیا کہا ابوبکر نے پس کوچ کیا ہم نے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آئی ٹھنڈی وقت کی اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیونکو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد کو لادے اوسکو ہم سو اونٹ دینگے اور یہہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا ف پس کہا میں نے آیا ہمارے پکڑنیکو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت نے فی الحقیقت تمکو کہ خدا تعالی ہی بچانے والا ہے پس بد دعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نے پس دہنس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اوسکا پیٹ تک تحت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بد دعا کی تمنی مجھپر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہہ کہ خلاصی پاؤن اوس حالت سے کہ گرفتار ہون میں اوس میں پس تمہارے اگر کروگی تو اسکو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہہ کہ پہیر دونگا میں کفار کو طلب سے تمہاری پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے اوس رنج سے **ف** ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور پہر بار دہنستا تھا اور نجات پاتا تھا پس شروع کیا سراقہ نے یعنی انکا ہی ملتا تہا کسی کافر سے یعنی اون کافرون میں سے کہ حضرت کی تلاش کے لیے نکلی تہی مگر کہ کہتا کفایت کیے گئی تم طلب میں یعنی بس کافی ہی میرا تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو میں تلاش کر چکا نہیں ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتی ہو پس نہیں ملتا تہا لڑکا کسی سے مگر کہ پہیر دیتا تہا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع اس حدیث میں فائدہ ہیں ازانجملہ یہہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجہ سی اور آپکی خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ لے کہ آنا پیالہ کا اور رکھنا اوسکا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کی اور آپ میں فضیلت توکل کی ہی اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلٰى أَبِيْهِ أَوْ إِلٰى أُمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرِيْلُ آنِفًا أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوْا بِإِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سی مدینہ میں حال آنکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین میں تہا کہ چنتا تہا میوہ درختون سی **ف** ح ع یعنی اپنی ہاتہون سی میوہ درختون میں سی توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہی یا مبالغہ ہی بیچ آنی اوسکے آنحضرت کی پاس جلدی کر باوجود یکہ ایک کام میں تہا اور فرصت نہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت میں پڑہکر اور تحقیق کرکے منتظر ظہور نبوت کا تہا ٭ مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روی تراد یدم واز جا رفتم ٭ بمجرد سننے رونق افزائی حضرت کی سب کام چہوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تہا اور بڑا عالم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہوکر اجلا صحابہ کرام میں ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہی قصہ انکا بعد پس آیا وہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا یعنی واسطہ تحقیق کرنی علامتون صدق نبوت کی کہ تحقیق میں پوچہتا ہون تمسی تین چیزین میں جانتا ہی انکو کوئی **ف** ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کرتی نبی سی یا اوسکی کتاب سی یہہ اسلیے کہا تاکہ اشکال لازم آوی یہہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ آئیگی جواب ان تین چیزون کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم یقین حضرت کی نبوت کا اوسکی نزدیک لیے رہے ظاہر لانی حدیث کی ہی اس بات میں ترجمہ ایکا اون تین چیزون میں سے یہہ ہی کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسرا یہہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیون کا کہ جو بہشت میں داخل ہوکر پہلی ہی کہائینگے اور تیسری یہہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہی فرزند کو طرف باپ اوسکی کی یا طرف مان اوسکی کی مشابہت میں یعنی فرزند کہ کبہی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہی اور کبہی مشابہ مان کے سبب اسکا کیا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزون کی جبرئیل نے ابہی یہہ **ف** ح ع فرمایا واسطے رفع ہونی وہم اس بات کی کہ انہون نے سمجہ لیا ہوگا کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ بہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش آپکی اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرلی ترجمہ ہی پر اول علامت قیامت

کے پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی ادر جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور ای پر اول کہانا کہ کہا دینگی اوسکو بہشتی پس زیادتی مچھلی کی
کلیجے کی ہوگی کر وہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہی پانی مرد کا عورت کی پانی پر تو کہینچ لیتا ہی آپ
اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کی پانی پر تو کہینچ لیتی ہی عورت اپنی مشابہت کیطرف **ف** ملا علی رح نے
معنے سبق کی علاو غلبہ لکہے ہین اور شیخ رح نے بیش شود یعنی پہلی رحم مین پڑتا ہی اور بعد اوسکی لکہا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہ ہونی فرزند
کا ساتہہ باپ یا ماں کے سبقت کرنا پانی ایک کا ان دونون مین سے ہی اور اور حدیث سے کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہی کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے
یا سبقت پس سبقت کو متضمن ہو دونو معنی کی رکہہ سکتی ہین **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد اسکی جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کی ہو اور کہا عبد اللہ نے ای رسول خدا کی تحقیق یہود بڑی بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا پہلے
اسکی کہ پوچہو تم انسے یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہینگی مجہپر یعنی بعد پوچہنے کی پس آئی یہود یعنی بسبب بلانے آپکی یا اتفاقا اور عبد اللہ چہپ رہے اونسے پر
فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہاری زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نے کہ بہتر ہمارا ہم مین اور بیٹا ہی بہتر ہمارے کا یعنی
حسب مین باعتبار علم وصلاح کی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا ہی ہماری سردار کا یعنی نسب مین یا تمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجکو
اگر اسلام لاوی عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤگی کہا ہو دنی کہ بناہ مین رکہی اوسکو اللہ سلام لانی سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بہی کیا
جاوے اوسی پس نکلی عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہہ کہ محمد رسول خدا کی ہین پس کہنے لگی یہود یعنی بعد
اسکی کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہہ بہت برا ہی ہم مین اور بیٹا ہی بدترین ہمارے کا پس عیب لگانی لگی اوسکو کہا عبد اللہ نے یہہ ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا
رسول اللہ نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ انسے پہلے پوچہہ لیجی حال میرا تا جہوٹ انکا معلوم ہوجاوے **وعنہ**

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَہَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاہَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَہَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ
فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ہٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ہٰہُنَا وَہٰہُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُہُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سے استحان کی لیے اوسوقت کہ پہنچی ہمکو خبر ابی سفیان کی آنیکی **ف** یعنی ساتہہ قافلہ کی کہ آتا تہا
شام سے اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابوسفیان کئے ہوی تجارت شام کی لیے گیا تہا اور وہانسے مال بہت سالیے آتا تہا اور اوسکی ساتہہ
چالیس سوار تہی جب مالون نے خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ اوسمین آدمی تہوڑے سے تہی اور مال بہت اور یہہ خبر جو مکہ مین
پہنچے تو ابوجہل کعبہ کے اوپر چڑہا اور پکارا لوگونکو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کیلیے پس وسے لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کی کنارہ کی پکڑی اور نجات
پائی پہر جا لوگون ہمت طرف مکہ کی چونکہ وقت اوس کمبخت کی زوال کا آن پہنچا تہا لوگونکی کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہنچا پس جبرئیل نے دی
اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال لو قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنو پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیرون مین
یہہ قصہ مفصل مذکور ہی پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہنچا کنارہ دریا پر اور یہہ ابوجہل آیا ہی پس کہڑی ہوئی سعد جلسہ کہا **ترجمہ** اور کہڑی ہوئی سعد
بیٹے عبادہ کی **ف** شارح یعنی صحابہ کی درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کی اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیے تہا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار
کا تہا اسلیے کہ حضرت نے نہین بیعت لی تہی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتہہ حضرت کی جہاد کی لیے اور طلب نے دشمن کی لیے بلکہ بیعت لی تہی اونسے ا

بسر بھیجا ویں وہ حضرت کو اوس شخص سی کہ قصد کری حضرت کا پس جبکہ پیش آیا حضرت کو نکلنا واسطی قافلہ ابوسفیان کی تو چاہا کہ معلوم کریں حال لوگوں کا
کہ وہ موافقت کرتی ہیں انکی یا نہیں پس جواب دیا اونہوں نی بہت اچھا جواب ساتھہ موافقت پوری کی اس بارہ میں بہی اور اوس بارہ میں بہی اور اپنی رغبت
دلائی ہی اوپر اپنی مشورہ کی اصحاب نی اور عقلمندونکی ت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہی اگر
حکم کیجئی آپ ہمکو یہہ کہ داخل کریں ہم سواریکی جانورونکو دریا میں تو البتہ درلاویں ہم اونکو دریا میں یعنی روی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائیں تو دریا میں بہی
جاوینا ور اگر فرمائیں آپ ہمکو یہہ کہ ماریں ہم جگر اونٹوں اور گہوڑوں کی برک غماد تک تو البتہ کریں ہم ف لفظ برک ساتہہ زیر ب اور زبر اوسکی کی اور
جزم ر کی اور غماد ساتہہ زیر غین کی اور پیش اوسکی اور بعضوں نی ساتہہ زبر کی بہی کہا ہی نام ایک شہر کا ہی یمن کی شہروں میں سی یا پرلی کنارہ بحر میں یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گہوڑون وغیرہ کی جگرون کا کنایہ ہی تیز ہانکنی اونکی سی کہ وقت سواری اور دوڑانی پانو سوار کی اونکی جگر پر لگتی جاتی ہیں پس
معنی یہہ اگر آپ حکم کیجئی ہمکو بہت چلنیکا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہی تو پہنچا دیں ہم حکم آپکا ت کہا انس نی پس بلایا اور برانگیختہ
کیا آنحضرت نی لوگونکو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنی پس نکلی اور چلی لوگ یہاں تک کہ اوترے بدر میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس
فرمایا حضرت نے کہ یہہ جگہہ ہلاک ہونی اور پڑنی فلانیکی ہی یعنی نام ایک کا اون اشقیا میں سی لیتی تہی اور رکہتی تہی ہاتہہ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہہ کی یہاں
اور اس جگہہ یعنی ہر ایک کی جگہہ تعین کرتی تہی اور اشارہ کرتی تہی یہاں تک کہ شمار کیا ستر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہاں مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہاں
انح کہا انس نی پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمیں سی اوس جگہہ سی کہ ہاتہہ رکہا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی
اوس جگہہ مارا گیا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ
اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ
وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اس حال میں کہ وہ خیمہ میں تہی روز بدر کی یا الہی مانگتا ہوں میں تجہسی امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہی
نصرت کا یعنی اس آیت میں واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم انح خداوندا اگر چاہی تو یعنی ہلاک ہونا مومنونکا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کی
دن کی ف ع یعنی اسلئی کہ نہیں باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہی کہ آنحضرت تو بڑی عارف باللہ تہی اور جانتی تہی کہ اللہ تعالی وعدہ
فرماکر خلاف نہیں کرتا پس کیا تہی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ دعا کرنیکا حکم ہی دعا کرتے ہو لاچار حصول مطلب کے یا نہ جانی یہہ علم باللہ مقتضی ہی خوف کہنیکو
اوس سی اور خوف الہی نہیں رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سی پس جائز ہی کہ حضرت کو یہہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سی یا میری امت
کی طرف سی پیدا ہوا اور رکی جاوی نصرۃ موعود اور یہہ بہی احتمال ہی کہ آنحضرت سی وعدہ نصرۃ کا تہا لیکن وقت اسکا معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتی تہی
تاخیر وقت سی پس دعا کی اللہ تعالی سی کہ وفا وعدہ فرماوی آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو آیۃ واللہ ہو الغنی الحمید ان یشأ یذہبکم
کی مضمون کا اور آیۃ ان اللہ لغنی عن العلمین کی مضمون کا کہ دلالت کرتی ہیں یہہ آیتیں اللہ تعالی کی بی پروائی پر پس بنظر مضمون ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نی لکہا ہی
کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تہا اور نظر اور علم آپکا بیچ صفات غنا اور لا ابالی درگاہ حق کی اور سطوت اور جلال اوسکی کی نہایت وسیع تہا اور نظر ابو بکر رضہ کی فقط
ظاہر ہی کی وعدہ پر تہی اور اوسکی تحقیق ہی اور ہی کہ رسالہ التسلیۃ لاصحاب المصائب میں بعضی محققین سی حضرت شیخ عبد الحق نی ذکر کی ہی اور کچہہ اونکی ترجمہ
عربی میں بہی مذکور ہی ت پس پکڑا ابو بکر رض نی دست مبارک حضرت کا اور کہا بس ہی تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا دعا کرنے میں آپنی
پروردگار سی ف یعنی مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا میں وجہہ نہایت اعتماد کی اپنی رب پر تہا اور واسطی لیکر تسلی اور ثابت قدم رہنی اور تقویت اصحاب کی اسلئی وہ جانتی تہی کہ دعا آنحضرت کی مستجاب بلا شبہہ

خصوصا جبکہ مبالغہ کرین اوسمین ترجمہ پس نکلی آنحضرت خیمہ سی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت کہ اوس
تہہ او پیر قریب ہے کہ شکست دیجاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہہ بخاری نی ف ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی اب
جانب امید کی غالب ہوئے آپ بسبب وعدہ الہی کی پس خوش ہوکر اوٹھی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنونکی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظہور کیا اوس
بسبب مطلع کرنی خدا تعالی کی اونکو غیب پر وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ہذا جبریل اخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ
الحرب رواہ البخاری اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی کہ یہہ جبرئیل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنی گہوڑی کا
یعنی باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کی لیی درحالیکہ جبرئیل پر ہی ہتیار لڑائی کا ف ع ح معجزہ یہان یہہ ہے کہ دیکہا آنحضرت نی جبرئیل کو
واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ سی اور درمیان ہین مکہ اور مدینہ کی ہی اور غزوہ بدر کا ہوا روز
جمعہ سترہوین تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین وعنہ قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ
اذ سمع ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا فنظر الیہ
فاذا ہو قد خطم انفہ وشق وجہہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہہ بہی ابن عباس سی ہی کہ کہا اوس وقت کہ ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون مین سی روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کی مشرکون
مین سی کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی اونکی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف شارح اقدام ورانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ ای حیزوم اور لفظ اقدم معنی اول کی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کی ہے
اور وجہ ثانی پر ساتہہ پیش ہمزہ اور پیش دال کی اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہہ زبر ح حطی اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کی
گہوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک فرشتہ کی گہوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی گرا
چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا مونہہ اوسکا یعنی طول مین مانند مارنی کوڑی کی پس سبز ہوگئی
تہی تمام جگہہ مارنکی یعنی جیسیکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہنچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا اوسکی
ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیت مین سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا تہا مشرک کو اور
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سی یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ سچ کہتا ہی تو ف ع اس سی یہہ معلوم ہوا کہ یہہ کشف کرامت ہی صحابہ کی
لیے اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصا جس صورت مین کہ وقوع اوسکا روبرو نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب کمت نبی کی تا کہا
جاوی کہ خبر دی اوسکی صحابی نی ثقہ نی اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اسکا معجزہ نبی ترجمہ پس
فرمایا حضرت نی کہ یہہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سی تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہہ مسلم نی وعن سعد بن
ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان
کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن وقاص سی کہا کہ دیکہا مینی
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصونکو کہ اوپر تہی سفید کپڑی ف ع ظاہر یہہ ہے کہ یہہ دونو فرشتی بطور تفریق کی
تہی یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ جاری ہوجاتی ہین ترجمہ لڑتی تہی وہ لڑنا مانند سخت ترین لڑنی آدمیونکو مین دیکہا اونکی دن

دونوں کو پہلی اسکے اور نہ پیچھے اسکے یعنی پیشتر نہیں ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھے یعنی جبرئیل و میکائیل نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ح ع یہہ تفسیر
راوی سے ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اونہوں نے جبرئیل سے یا آنحضرتؐ سے سنا ہو وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا
إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ
فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ
فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ
فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّمَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف
ع کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرتؐ کا کہ عہد شکنیاں کیں اور فتنے برپا کیے اور حضرتؐ کی ہجو کہی اور اپنے قلعہ میں پناہ دے ہوئے تہا
یعنی سجاد کیا حضرت سے پس آنحضرتؐ نے کئی ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالیں اوسکو ترجمہ پس گئے ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر میں رات کو اس حال
میں کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکہی میں نے تلوار اوسکی پیٹ میں یہانتک کہ پہنچی وہ اوسکی پیٹہ تک پس جانا میں نے کہ میں نے قتل کیا ہے اوسکو
اوسکو پس شروع کی میں نے کہولنی دروازے ف ح اوسکی قلعہ کے تا اندر آویں وہ لوگ بھی کہ بھیجے تہے ہمراہ میرے اوسکی مارنیکو لیے اور باہر کہڑے تہے اور
شہر یاب ہوا اور قصہ میں اور عبد اللہ بن عتیک عجیب حیلہ سے اندر پہنچے تہے چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے اور صحیح بخاری میں
بہی کتاب المغازی کی اوائل میں بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہے اور نہایت عجیب ہے تہی اور ملا علی رح نے لکہا کہ شاید عبد اللہ نے
دروازے بعد کہولنے کی وہاں رہنا بہتر دیکہا ہوگی واسطے محافظت کا اور اپنی کی کہ پیچہے سے کوئی اور نہ آجاوے یا کہ آگہی ہوا اوسکی بابر اور راہ
ترجمہ یہانتک کہ پہنچا میں طرف زینے کی پس رکہا میں نے پانو اپنا یعنی بگمان اسکی کہ میں پہنچا زمین پر پس گر پڑا میں بیچ رات چاندنی کے اور میں قسط
ع کہا طیبی نے کہ تہا سبب گر پڑنیکا زمین پر یہہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہوگی زینے میں پس اونہوں نے گمان کیا کہ یہہ زینہ کا ہے بعنی زمین کی
پس گر پڑے اور سیدہ زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا میں نے اوسکو پگڑی سے پہر چلا میں طرف یاروں اپنے کی کہ قلعہ کی نیچے کہڑے
تہے پس پہنچا میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں یعنی ساتھ یاروں اپنی کی اور بیان کیا میں نے اونسے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ پہیلا دے پانو اپنا پس
پہیلایا میں نے پانو اپنا پس ہاتھ پہیرا آنحضرتؐ نے پانو پر پس اچہا ہوگیا پانو گویا کہ دکہا ہی نہیں تہا کبہی نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ
الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا
نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ
كَثِيبًا أَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا
فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ
الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُورًا فَحَيَّهَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ
وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي
مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ روز خندق کے کہ عبارت ہے غزوہ احزاب سے کہودتے تہے یعنی خندق گرد مدینہ کی درمیان اونکے اور درمیان مشرکوں

پس نمودار ہوا ایک پتہر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہہ پتہر سخت ہی کہ ظاہر ہوا ہی خندق میں پس فرمایا آنحضرت نی کہ میں اترونگا
یعنی خندق میں پہر کہڑی ہوی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتہہ پتہر کی یعنی بسبب شدت بہوک کی اور رہی تہی ہم تین دن اسحال میں کہ نہ چکہتی تہی
کوئی چیز چکہنی کی ف ح ذوق براول سی وہ چیز کہ چکہی جاوی قسم کہانی و پینی سی یعنی ہوگئی تہی تین روز گذری تہی کہ کچہہ نہ چکہا تہا ہمنی ت پس لیا آنحضرت نی
کدال یا کدالا اور مارا اوس پتہر پر پس ہوگیا وہ پتہر سخت ریت بہسلنی جابر کہتی ہین کہ پہرا میں اور گیا میں طرف بیوی اپنی کی کہ گہر میں تہی اور نام اوسکا سہیلہ بنت معوذ
انصاریہ تہا پس کہا میں نی کہ کیا ہی تیری پاس کچہہ یعنی کہانیکی چیز پس تحقیق دیکہا ہی میں نی آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوسنی ہی ایک تہیلا کہ اوسمیں قریب
ساڑہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا میں نی اوسکو اور پیسی جو بیوی نی جو یہاں تک کہ ڈالا ہمنی گوشت ہانڈی
میں پہر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا میں نی پس کہا میں نی یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہمنی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہیں پیسی ہوئی نی
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیی آپ اور کچہہ لوگ ساتہہ اپنی پس آواز دی آنحضرت نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی تیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا ہی یہہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور ہیں فارسی کی
کہ آنحضرت اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نی کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہاں تک کہ آؤں میں اور تشریف لائی حضرت پس نکال لایا
میں روبرو حضرت کی آٹا گندہا ہوا پس آپ نی اوسمیں ڈالا آب دہن اور دعا برکت کی اوسکی لیی پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آب دہن ڈالا اور دعا برکت کی پہر فرمایا
یعنی جابر کی بیوی کو کہ بلا روٹی پکانیوالی کو پس چاہیی کہ پکاوی وہ ساتہہ تیرے اور نکال گوشت ہانڈی تیری سی چمچہ سی اور نہ اتار ہانڈی کو چولہی پر سی کہا جابر نی اور یہہ اہل خندق ہزار مرد تہی
یعنی تین روز کی بہوکی سیر خوراک پس قسم کہاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کہایا سب نی یعنی کہانی میں سی یہاں تک کہ باقی چہوڑا اوسکو اور پہری اس حال میں کہ تحقیق
ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسی کہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسی کہ تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی دونوں چیزیں جو کہ تہوڑی تہیں
موجود تہیں یہہ تمام اون منبع البرکات صلعم ہی کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتوں سی پر ہیں اور سوا اسکی بہت معجزی جو
ہیں حضرت سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانیکا اور جوش مارنا پانیکا اور بہت سا ہوجانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت خرما کا وغیرہ ایک
جو مشہور ہیں یہاں تک کہ مجموعہ اونکا ہوگیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اعلام نی جمع کی ہیں بیچ کتابوں نبوت کی کی ہی
کتابوں میں اور بہت اچہی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوۃ وَعَنْ اَبِی قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِیْنَ یَحْفِرُ
الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ وَیَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّۃَ تَقْتُلُکَ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا عمار بن یاسر کو
اوسوقت کہ کہودتی تہی آنحضرت یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ہاتہہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کے ف ح سمیہ ساتہہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوی تہی مکہ میں اور عذاب کی گئی تہی بسبب
دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہاں تک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج میں اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہیں اور ندا
کرتی ہیں اوسکو کہ ای شدت عمار حاضر ہو پس یہہ وقت تیرا ہی اور حقیقت میں مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ آگی ہی فرمایا ت کہ قتل کریگی تجہکو ایک جماعت
کہ بغاوت کرینگی اور نکل جاوینگی امام برحق کی طاعت سی نقل کیا یہہ مسلم نی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرت نی عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑینگی اوسمیں عمار کہ وہ قتل کرنا
جماعت باغیہ کا ہی اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اسلیی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہوا اور عمار ساتہہ امیر المومنین علی رض کی تہی اور یہہ حضرت علی کی حقیقت
کی دلیلوں میں سی ہی اس قضیہ میں جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب کا مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر مارا گیا معاویہ نی کہا کہ مشکل کیا ہی کہا عمرو نی کہ
نہیں سنا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجہکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہیں مارا علی نی مارا اوسکو جنگ میں لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کی اس حدیث کی [illegible]

طالبتہ لدم عثمان اور یہہ صریح تحریف ہی اور بعضی اخبار مین لائی ہین کہ معاویہ نی عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب مرد ہی کہ اپنی سی کمتر مین پہسلا جاتا ہی یعنی
ایک اپنی شخص کے ماری جانی سی ہماری ہمراہی سی الگ ہونا چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہہ کہ اس حدیث مین تین معجزی ہین ایک تو یہہ کہ عمار قتل کیا جاویگا
اور دوسرا یہہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیوں مین سی اور سب علیؓ ق وحق ہی پہر دیکہا مینی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو کہ کہا
ظاہر یہہ ہے کہ دونوں ولمین مذکور ہین کرنی معاویہ سی افترا ہی اوپر تنبیہ کہتا ہی مولف کہ ای بہائیو اس حدیث کو دیکہکر کہین زبان لعن اور طعن کے معاویہ
کے حقین مین کہولنی لگنا اسلیئی کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقین ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حقین نہ کرنا تم انکو نشانہ
بعد میرے یعنی برا نہ کہنا انکو پس جس شخص نی کہ دوست کہا انکو پس میری محبت کے سبب سے دوست رکہا انکو اور جسنی مبغوض کہا انکو پس میرے بغض کی سبب سے مبغوض
رکہا انکو اور جسنی ایذا دی انکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے کہ
پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بیچ باب فضائل صحابہ کی مین آویگی اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین بیچ فضائل مین آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ مین پہلی گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگونکی میری امت مین سی روبرو کی گئی میری اسحالمین کہ جہاد کرتی
ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین بیچ پشت دریا کی مانند بادشاہونکی تختونپر آخر پس وہ بہی معاویہ اور لشکر انکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکہنا
چاہیئی غرضکہ انکو برا نہ کہی اور نہ بغض رکہی انسی کہ یہہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بد سے کہ بعضی سنی بہی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہین
دیکہتی شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیئی اہل سنت کو اپنی دلکو تئین اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رضی کی بغض سے اور پہر سکوت کرنی چاہیئی زبانپر بیت کارکن کار بگذر از گفتار کہ درین راہ کار دارد کار غ ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا
چاہیئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور آیا ہی ولا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوی ونزعنا
ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقبلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالی تو انکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنی زبانکو گندی کرین انکی لعن و تشنیع سی حاشا
اللہ و فقنا لما یحب و یرضی وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ الْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا
يَغْزُوْنَنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہوا اور چلی گئی گروہ کفار کی حضرت کی مقابلہ سے
ف ح ع یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اور اتفاق کیا تہا تمام دنیا کی کفار نی چنانچہ اسی لیئی اوسکو غزوہ احزاب بہی
کہتی ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار اتفاق کرکر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار
پر اور اور سردار تہی اور گذرا فریقین پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی
نازل فرمائی ہوا ایسی کہ بہیجین ہوا الہی پہ لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی انکو اور ڈالا انکی دلون مین رعب پس ہزیمت ہوئی چنانچہ مفصل قصہ مذکور ہی اور حدیث کی کتابونمین کور ہی اوسوقت آنحضرت
نی بطریق خبر غیب کے فرمایا ترجمہ کہ اب یعنی بعد اسوقت کی جہاد کرینگی ہم انپر یعنی ابتداءً اور وہ نہین لڑینگی ہم سی ہم چلینگی طرف انکی نقل کی یہہ بخاری نی ❊
ف ح یعنی اور وہ نہین آوینگی طرف ہمارے اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکونکی مدینہ مین واسطی جنگ مسلمانونکی نہ آیا اور مسلمان انپر چڑہ
چڑہ کر گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہہ معجزہ حضرت کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ
فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ پھرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھے ہتیار یعنی اتارے ہتیار بدن سے بسبب فارغ ہونے کی جنگ سے اور غسل کیا ف
ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ ایک جانب سر کے دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا تہا ترجمہ کہ آئی حضرت کی پاس جبرئیل
اسی حال میں کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتی تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سی کہ پڑی تہی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق آپ نے
تور کہی ہتیار قسم ہی اللہ کی میں نے نہیں رکہی ہتیار چنانچہ دیکہتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کافروں کی پس فرمایا آنحضرت نے پس کہاں قصد کروں میں اور
کنکی طرف نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود کی کہ مدینہ سی تین چار کوس پر رہتی تہی اور انہوں نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتھ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ ہی کہتی تہی کچھ نشان اوسکا اب تک باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ؛
ف ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہی اور جو جو
معجزے کہ اس قصہ میں واقع ہوئی ہیں بعض ہوں نے لکہی ہیں ترجمہ نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ کہا انس نے گویا میں دیکہتا
ہوں طرف غبار کی کہ اوٹہتا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی وزن پر سی کہ آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے ترجمہ
سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہہ ہے کہ اوس کوچہ میں آمد و رفت
لوگونکی نہ تہی پس دیکہنا اوٹہنی غبار کا اوس میں دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ملایکہ کی لشکر کی قدموں سی اوٹہا اور غالب یہہ ہے کہ سردار اونکی جبرئیل علیہ السلام ہی اور جبرئیل
ساتہہ تہی اونکی یا وہ ساتھہ تہی آنحضرت کی اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلیے ہی کہ مانند تابعداروں اونکی تہی اور شاید یہاں آنا جبرئیل کا ہتیار
باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کیلیے اور دیکہنا غبار لشکر کا سبب ہی ہرچند کہ وہ بذاتہ معلوم نہ ہوتی تہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي
رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِيلَ
لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ پیاسی ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کے حالانکہ آنحضرت کی آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سے پہر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کی عرض کیا کہ نہیں ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اوس سے
اور پیویں اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چہاگل میں ہی یعنی اور ظاہر یہی کہ یہہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا چہاگل میں یعنی پانی کی
اندر پانی اونکی مندہ میں پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیونکی درمیان میں مانند چشموں کی کہا جابر نے پس پانی پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس رسیدہ تہا
اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سی کہ وہ افضل تہا سب پانیوں سے ترجمہ کہا گیا واسطی جابر کی کہ کتنی تہی تم یعنی
اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ میں کہا جابر نے یعنی اول جواب میں کہ اگر ہوتی ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پہر جواب دیا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہہ تہا کہ کہتی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بہتایت
میں وسیع ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتیں تہیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا
فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کے ف ح اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضی کہتی ہیں

کہ زیادہ چودہ سو سے تھی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت بڑہتی تھی اور گھٹتی
جاتی تھی ایکوقت میں چودہ سو تھی اور ایکوقت میں پندرہ سو ہو لی یا پندرہ سو تھی اور پھر چودہ سو رہ گئی یا مدار علم ظن اور تخمین پر ہے ترجمہ حدیبیہ بتصحیح
تخفیف سی سے نام ایک کنوے کا ہے کہ مکہ سے دس بارہ کوس پر ہے پس کھینچا ہم نے پانی اوسکا پس چھوڑا ہم نے اوسمیں ایک قطرہ پس پہنچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو پس
آئی آنحضرت کنوین کی پاس بیٹھے کنوین کی کنارے پر پہر منگایا آنحضرت نے باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کے پانی منہہ میں لیا اور دعا کی پھر ڈالا
آپنے بیچ کنوے میں پہر فرمایا چھوڑ دو اس کنوے کو ایک ساعت ف ع تا پہر جاوے شاید کہ یہ اشارہ ہے اوسپر کہ ساعت قبولیت کی واقع ہوگی بعد ہے اور
مراد اس ساعت سے جو ہے زمانہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات عرفیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگوں نے اپنی تئیں اور اپنی سواریوں کو یہانتک کہ
کوچ کیا وہاں سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ظاہر یہہ ہے کہ قصہ جابر کا اور براء کی حدیث میں مذکور ہوا پہلی تھا اس قصہ سے اور معجزہ حدیبیہ میں مکرر ہوئی
وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ كُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ
الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ
اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَةً مِنْهَا حِيْنَ ابْتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عوف تابعی سے کہ نقل کی ابی رجاء تابعی سے اونہوں نے عمران بن حصین
صحابی سے کہا تھی ہم ایک سفر میں ساتھ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سے لوگوں نے پیاس سے پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانے شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارا تھا نام لیتا تھا اوس فلانے کا ابو رجاء کہ راوی حدیث کا ہے عمران بن حصین سے اور بھول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہے ابو رجاء سے یعنی تعیین کیا
اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بھی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونوں اور ڈھونڈو پانی پس گئے دونوں یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکھا اونہوں
دونوں نے ایک عورت کو کہ بیٹھی ہے درمیان پکھال کی اونٹ پر یا کہا راوی نے درمیان دو مشکوں سطیحوں پانی کی اور سطیحتین کہتی ہیں پکھال کو پس لائے وہ دونوں
صحابی اوس عورت کو پکھال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضوں نے کہا اوسکی پکھال کو اونٹ پر سے اور منگوایا آنحضرت نے ایک
باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی ڈالنیکا اوس باسن میں پکھال کی دہانوں سے اور آواز دی گئی لوگوں میں کہ پانی دو اپنی تئیں یعنی پیو آپ اور اپنے جانوروں کو
پلاؤ اور بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہوں نے کہا عمران نے پس پیا ہمنے در حالیکہ پیاسے تھے ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئے ہم پہر بہر لیا ہمنے ہر
مشک اور ہر چھاگل کہ ہماری ساتھ تھی یعنی جو باسن ہمارے پاس تھے بہر لیے اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت لینی اوس پانی سے اور بہر اوس پکھال سے پانی لینا
کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تھا طرف ہمارے یہہ کہ وہ پکھال بہت بہری ہوئی ہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ شروع کیا تھا آنحضرت نے پانی لینا اوس سے اول
یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی سبہوں نے پانی پیا اور باسن بہرا اور وہ پکھال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تھی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع
کیا تھا اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نے کہانا اور دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین
کے درمیان میں مانند اوسکی کوئی ساحر نہیں ہی یا نبی برحق ہی انتہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا
وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِحْدٰىهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَانْقَادَتْ
مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ
نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَۃٍ
مِنْہُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اوترے ہم ایک میدان کشادہ مین پس تشریف لیگئے آنحضرت
رفع حاجت کے لیے یعنی پاۓخانہ پس دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلا و پتھر سے کہ پردہ کرین ساتھ اوسکے لوگون سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو
درخت بیچ کنارے میدان کی پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونون مین سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون مین سے اور فرمایا کہ فرمان
برداری کر مجہ پر یعنی واسطے پردہ کرنیکی مجہ پر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکہی ورخت نے ساتہہ آنحضرت کی مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرمان
برداری کرتا ہے اوسکی جو کہینچنے والا ہے یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کی پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ
کرنیکی مجہ پر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتہہ حضرت کے اوسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تہی یہانتک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت آدہون آدہ راہ پر
درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکی فرمایا کہ قریب جاؤ آپسمین سے ملکر کہ سایہ کرنیوالی ہو مجہ پر ساتہہ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہوگئے وہ دونون
یعنے یہانتک کہ رفع حاجت کی حضرت نے درمیان مین اون دونون کی جابر کہتے ہین پس بیٹہا مین اسطرح کہ باتین کرتا تہا اپنی دل سے **ف** ح یعنی بیچ واقع
ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکہا مینے حضرت سے آپ دل سے کہتا تہا کہ یہہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دلمین کرتا تہا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی
ہے کہ اپنی دل سے باتین کرتا ہے اور اوسکو حدیث النفس کہتے ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجہسے التفات اور دیکہنا ایکجانب کو یعنی مشغول تہا مین اپنے دلکے ساتہہ اور
التفات نہین رکہتا تہا کسی چیز کیطرف پس التفات کیا اور دیکہا مینے تو ناگہان دیکہتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہین ادہر کو اور ناگہان دیکہتا
ہون اون دونون درختونکو کہ تحقیق جدا ہوگئے ہین پس جا کہڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سے اپنی جگہہ پر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ع یس یعنی
دو معجزے ہوئے ۞ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ھٰذِہِ الضَّرْبَۃُ
قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ
فَمَا اشْتَکَیْتُہَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا دیکہا مینے نشان ضربہ کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کی
پس کہا مینے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہہ زخم کہا یہہ زخم ہے کہ پہنچا تہا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نے کہ پہنچایا گیا سلمہ یعنی مارا
گیا اور مرگیا یعنی زخم شدید پہنچا تہا کہ لوگون نے گمان کیا کہ مرگیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کی پاس پس پہونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہہ مین تین بار
پہونکنا پس پایا مینے دکہہ اوسکا اسوقت تک نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَجَعْفَرًا
وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ
فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے انس سے کہا خبر پہنچائی آنحضرت نے مرنے کی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر اونکی مرنیکی ۞
ف ح یہہ مضمون غزوہ موتہ مین کہ ساتہہ شام کی نام ایک شہر کا ہے شام مین سنہ آٹہہ مین شہید ہوئے تہے اور مسلمان تین ہزار تہے اور روم ایک لاکہہ اور تمام قصہ
سیر کی کتابون مین لکہا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہنچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی
بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکے لیا نیزہ زید نے یعنی اولے کہ یہہ امیر لشکر کے تہے اور عادت یہہ ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پہر لیا جعفر نے
نیزہ پس شہید کیے گئے یعنی بسبب تفصیل مشہور کے پہر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تہے آنحضرت یہہ احوال اور آنکہین آنحضرت کی آنسو گراتے

تہین یعنی بسبب غم اونکی یہانتک کہ لیا نشان اوس شخص نے کہ لقب اوسکا شمشیر ہی شمشیران خدا ہی سے یعنی تلوار ہی شجاعان خدا سے اسلئے کہ وہ
ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہہ سی اوس روز آٹہہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ سیف اللہ بزرگی کی لئی ہی ترجمہ مراد رکہتی تہی حضرت یعنی
کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہہ کلام انس کا ہی یا اونکی بعد کی راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نی مسلمانونکو نقل کی یہہ بخاری نی ف
یعنی خالد کی ہاتہہ سے اور زمانہ امارت اونکی مین ور اختلاف کیا ہی علما نی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی مشرکونکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر
یا مراد فتح سی بچاؤ مسلمانون کا ہی کہ یہہ صحیح و سالم آئی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتہہ سی سلامت رہی
وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق
رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا اخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع
وابو سفيان بن الحارث اخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي عباس ناد اصحاب السمرة
فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر
على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر
الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى
قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو الا ان
رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم اور روایت ہی عباس سی کہا حاضر ہوا مین ساتہہ حضرت
کے دن غزوہ حنین کے ف غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی سنہ آٹہہ مین فتح مکہ کی اور حنین ایک جگہ ہی اور [illegible]
ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پری عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشتہ دونون لشکر میں
مسلمان پشت دی کر ف ع ح یعنی بعضی جلد باز وہ تہی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا یا کا پہر کر آنحضرت کی پاس [illegible]
حاصل یہہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہو گئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کافرون کی [illegible]
دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اوس سی معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہی کہ آنحضرت نی رد کی [illegible]
مشرکین کے پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا [illegible] معلوم ہوتی تاریخ کی اور اکثر [illegible]
اوس کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف [illegible]
ہو تی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین روکتا ہوا ارادہ اوسکی کہ نہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان [illegible]
عبد المطلب [illegible] آنحضرت کا [illegible] اور محافظت کی [illegible]
[illegible] کہتی ہین [illegible] حدیبیہ مین [illegible]
[illegible] عباس [illegible]
[illegible] قسم ہی اللہ کی [illegible]
[illegible] قوم [illegible] مسلمان [illegible] کافرون کی اور [illegible]
کہ انصار مین تہا کہتی ہین [illegible] اے گروہ انصار کی [illegible] حارث بن خزرج کے

ف ع ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار اولاد دو بہائیون کی ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین ہین پہر
دیکہا آنحضرتؐ نی اسحالیکہ وہ اپنی خچر پر سوار تہی مانند خوب قدرت رکہنی والی کی اوپر چلانی اوسکی کی اور بعضون نی کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی
تاکہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ دور ہی اوس سی درحالیکہ مائل تہی طرف قتال اونکی کی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرتؐ گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکہتی تہی پس فرمایا
آنحضرتؐ نی یہہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرتؐ نی کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا یعنی از راہ تفاؤل
کی یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نی قسم ہی رب محمد کی پس قسم ہی اللہ کی نہ تہی شکست مگر یہہ سبب اسکی کہ پہینکین آنحضرتؐ نی کنکریان اپنی
یا نہا واقعہ مگر تو انکا کنکریون کا پہینکنا ورنہ ہوا قتال و شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکہتا رہا مین تیزی اونکی درشدت اور تلوارین اونکی ضعیف و کند
اور حال اونکا ذلیل تعل کی ہہ مسلم نی ف ع ح اسمین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرتؐ کی ایک تو فعلی اور دوسرا خبر کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری
سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہوی وعن ابی اسحق قال قال رجل للبراء یا ابا عمارۃ فررتم یوم حنین قال لا واللہ ما ولی رسول اللہ صلی اللہ
عليه وسلم ولكن خرج شبان اصحابه ليس عليهم كثير سلاح فلقوا قوما رماة لا يكاد يسقط لهم سهم فرشقوهم رشقا لا يكادون يخطئون
فاقبلوا هنالك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته البيضاء وابو سفيان بن الحارث
يقوده فنزل واستنصر وقال انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب ثم صفهم رواه مسلم وللبخاري معناه وفي رواية
لهما قال البراء كنا والله اذا احمر البأس نتقي به وان الشجاع منا للذي يحاذي به يعني النبي صلى الله عليه وسلم
اور روایت ہی ابی اسحق تابعی سی کہ کہا ایک شخص نی واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کی کہا براء نی قسم ہی اللہ کی
نہین پیٹہہ دی آنحضرتؐ نی یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرتؐ کی صحابہ مین سی کہ نہ تہی اونپر بہت ہتیار پس ملی ایک قوم
تیر اندازسی یعنی ہوازن سی کہ نزدیک تہا کہ گری اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیر انداز تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس ماری اوس قوم نی اون نوجوانونکو تیر
نہین قریب تہی کہ خطا کرین ف ش ع یہہ جواب براء نی خوب سا دیا اسلیئی کہ تقدیر کلام یہہ ہی کہ کیا تم سب بہاگی تہی پس یہہ پوچہنا مقتضی اسکو تہا کہ آنحضرتؐ
بہی ساتہہ ہون اونکی پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرتؐ نہین بہاگی ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تہی کہ اونپر ایسا ایسا کچہہ گذرا ف ت پس متوجہ ہوئی
وہ جوان اوس وقت مین یا اوس مکان مین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ش ع یعنی مدد مانگنی کی لیی پس اس صورت مین نہین صادق آتا ہی اونپر بہی بہاگنا کیونکہ طلب
مدد کی لیی آئی تہی کہ کمک لیکر خوب لڑین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہری مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی اسپس کیونکر تطبیق ہو
تو جواب اسکا یہہ ہی کہ واقع ہوئی تہی اونکو صورت پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہونی آنحضرتؐ کی اونکی طرف اور آواز کردینی عباس کی اونکو حاصل ہوا اونکو سعادت
متوجہ ہونیکی اور انتقال کیا صورت فرار سی طرف سیرت قرار کی ف ت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابو سفیان
بن حارث چلتی تہی آگی حضرتؐ کی یا کہینچتی تہی حضرتؐ کی خچر کو ف ع اور یہ ظاہر مین معارض ہی اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابو سفیان رکاب
لیکن ممکن ہی حمل کرنا اوسکا تناوب پر یعنی نوبت بہ نوبت پکڑنی پر کہ کبہی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان
رکاب یا حمل کرینگی اوسپر کہ اوس حال مین بسبب شدت کی احتیاج دونون کی باگ پکڑینکی ہوئی ہو سی پس اوتری آنحضرتؐ یعنی خچر پر سی اور طلب کی اللہ تعالی
سی مدد فتح اور کہا آنحضرتؐ نی مین پیغمبر ہون کچہہ جہوٹ نہین اسمین مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ف ش ع لفظ کذب اور مطلب مین ساکن جزم ہی جیسا کہ معمول
ہی پڑہنیکا سجع اور نظم مین اور مشہور ہوا یہہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی مقتضیٰ طبیعت موزون آنحضرتؐ کی بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو
شعر اور آنحضرتؐ نی اپنی تئین نسبت کیا عبد المطلب کیطرف ف ش باپ کی طرف نسبت نکیا کہ وہ بہت مشہور تہی عزت و بزرگی مین اور حضرتؐ جو اپنی تعریف کی تو یہہ از راہ

رہا یہ معنی کی نہی بلکہ جیسی عادت غازیوں کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت وجوانمردی دشمنوں کی آگی کیا کرتی ہیں پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہہ اس ارادہ سی اتنی دیر
کرنی جائز ہی **ترجمہ** پہر یعنی بعد جمع ہونی مسلمانوں کی اور رجوع کرنی اونکی صف باندہ کر کہڑا کیا حضرت نی صحابہ کو نقل کی یہہ مسلم نی اور واسطی بخاری
کی ہیں معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں اور ایک روایت بخاری اور مسلم کہیں یوں آیا ہی کہ کہا براء بن عازب نے کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی بسبب اونکی اور تحقیق دلیر و مردانہ ہم میں سے وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کی ف ع یعنی جس
جگہہ وہ ہوتی وہ ہی ہیں ہوتا اور معنی یہہ ہیں کہ کوئی قدرت نہیں رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم کی حضرت پر پس یہہ کہ ہوتا برابر دلاور ہو جاتا حضرت سے یا ہوتا شجاع
تو پناہ پکڑتا طرف حضرت کی **ترجمہ** مراد رکہتی تہی برابر ساتہہ ضمیر کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم ف ع ح اسمیں بیان ہی آنحضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال
اعتماد کرنیکا اللہ تعالی پر اور معجزہ یہاں یہہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکی کفار کیطرف اور اونہوں نے شکست پائی
بسبب اوسکی جیسکہ پہلی حدیث میں مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ
الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ
الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد
کیا ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کے پس پشت دی بعضے آنحضرت کے صحابہ نی پس جبکہ گہیرا کافروں نے آنحضرت کو اوترے آنحضرت خچر سی پہر لی آنحضرت
نے ایک مٹہی خاک کی زمین سے کہ سنگریزی ہی اوسمیں پہر مقابل کیا آنحضرت نی ساتہہ اوس خاک کی کافروں کی موہنوں کو یعنی سامنے اونکی موہنہ ہو کر ڈالی اور کہا
بری ہوئی یا بری ہو جیو موہنہ اونکی پس نہ پیدا کیا اللہ تعالی نی اونمیں سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دونوں آنکہوں کو ساتہہ خاک
اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی موہنوں کیطرف پس پہر گئی پیٹہہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی اور بانٹیں آنحضرت نی غنیمتیں اونکی درمیان مسلمانوں کے
نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اسمیں تین معجزی ہیں حضرت کی ایک تو یہہ کہ پہنچی مٹہی اوس مٹی کی ہر کسی کی آنکہوں میں اور دوسرا یہہ کہ بہر گئیں آنکہیں ہر ایک کی اوس
تہوڑی سی مٹی سی باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا اونکا اوس سی **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ
الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الَّذِي تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ
فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى
بِيَدِهِ اِلٰى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَقَ
اللّٰهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ
قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا حاضر
ہوئی ہم ساتہہ آنحضرت کی غزوہ حنین میں ف ش ح اور مواہب لدنیہ میں اس قصہ کو غزوہ خیبر میں ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری میں بہی اسیطرح ہی ت پس
فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کے حق میں اون لوگوں میں سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہہ شخص دوزخی ہی ف ش ع اور نام اوسکا قزمان تہا
اور تہا وہ منافقوں میں سے اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ت پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سی سخت ترین لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص صحابہ میں
سے تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ خبر دو مجہکو حقیقت حال اوس شخص کے سے کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیوں میں سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا

پس بہت لگی اوسکو زخم یعنی ظاہر حال اوسکا یہہ ہے کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو کہ وہ دوزخیوں میں سی ہی ف شارح یعنی باتیں ہی جو منی کہی
اگرچہ ظاہر ہو بنگاہ جہاد و نیا اوسکی اسلئے کہ صورت اعمال کا کچہہ اعتبار نہیں ہی مدار اچہی احوال و خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب ہے بعضے لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف
الایمان کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کی باوجود اس حال و جہاد اوسکی لڑتی ہیں کیونکہ فرماتی ہیں وہ دوزخیوں سے ہی پس درانثنا یکہ وہ اس حال پر تہا ناگہاں
پایا اوسنی درد زخم کا پس قصد کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف ترکش اپنی کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہہ اوس تیر کی ف شارح اور بخاری کی کثر روایتوں
آیا ہی لفظ اسہما ساتہہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی کئی تیر اور صحیح بخاری کی ور حدیث میں آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا
تلوار کی تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہہ منافات نہیں رکہتا ہی اس روایت سے شاید کہ دونون امر کیے ہون اول تیر سے کیا ہو پہر جب کام نہوا قتل
تلوار سی کیا واللہ اعلم اور قتال یہہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنے کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنے کی ترجمہ پس دوڑ گیا ایک شخص مسلمانون
میں سے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپنے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون کہ میں بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف شارح
یہہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اٹہہ پس اعلام کر لوگونکو ساتہہ اسکی کہ نہیں داخل
ہوگا بہشت میں مگر مؤمن و تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور یہا وقتال کنکی نقل کی یہہ بخاری نے ف شارح مراد فاجر سی
منافق ہی یا فاسق یا ان لوگوں میں سی کہ کرتی ہیں عمل از راہ ریا کی یا لاف کی ہیں عمل تہا اوسکی گناہ کا اور کبہی کرتی ہیں ایسا عمل کہ اوسکا خاتمہ بد ہوتا ہی و احتمال
کہ ہو یہہ قول تقویت اسلام کی یا جہاد سیاست ہو داخل اختلاف احوال ابتدا کے اور انتہا اوسکی وہ لوگ ہیں کہ تعلیم کرتی ہیں اپنا شیخی پہاتی ہیں یا اذان
دیتی ہیں یا امامت کرتی ہیں یا مسجد مدرسہ وغیرہ بناتی ہیں واسطے غرض فاسد کے اور ہوتی ہیں وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور روہو
محروم ہوتی ہیں اوسکی ثواب سے بچاوے اللہ تعالی من المخلصین ف شارح یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ قاتل نفس دوزخ میں ہوگا اور مذہب یہہ ہی کہ اگر مؤمن تہا
اور تعدیل قتل یا اپنی رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مؤمن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا ہی ایک نحو ہی قاتل مؤمن کی اور قرآن مجید
میں حکم کیا ہی اوسکی خلود کا دوزخ میں اور علما نے اوسکی تاویلیں کی ہیں اور بعضی محدثون نے اول ظاہر ہی کہا ہی کہ اگرچہ مؤمن ہو لیکن قاتل مؤمن ہمیشہ دوزخ
رہیگا نفس ہمیشہ دوزخ میں رہیگا کو مخصوص ساتہہ کافر کی نہیں کہتی لیکن یہہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت جماعت کی مذہب ہی اور یہہ حق خاص اس شخص کے کہ قصہ
اوسکا حدیث میں گذرا کہتی ہیں کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطابی نے ادعی کیا یعنی واقع میں منافق تہا اگرچہ ظاہر میں تہا اتفاقا واللہ اعلم وعن عائشۃ
قالت سحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انہ لیخیل الیہ انہ فعل الشیء وما فعلہ حتی اذا کان ذات یوم عندی دعا اللہ ودعاہ
ثم قال اشعرت یا عائشۃ ان اللہ قد افتانی فیما استفتیتہ جاءنی رجلان جلس احدہما عند راسی والآخر عند رجلی ثم قال
احدہما لصاحبہ ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبہ قال لبید بن الاعصم الیہودی قال فیما ذا قال فی مشط ومشاطۃ وجف
طلعۃ ذکر قال فاین ہو قال فی بئر ذروان فذہب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس من اصحابہ الی البئر فقال ہذہ
البئر التی اریتہا وکان ماءہا نقاعۃ الحناء وکان نخلہا رؤس الشیاطین فاستخرجہ متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ سی کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ البتہ آنحضرت کی خیال میں آجاتا تہا کہ اونہون نے کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ
نہیں کی ہی ف شارح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ خیال آتا تہا آنحضرت پر نسیان کے طور پر کہ گمان کرتی تہی جب بات کی اولا نے چیز کی ہی حال آنکہ
نہ یا گمان کرتی کہ نہیں کی فلانی چیز حال آنکہ کر چکی تہی اوسکو اور یہہ مرض یا تہا ترجمہ یہانتک کہ جب ہوا ایک دن نزدیک میری دعا فرمایا اللہ تعالی سے حضرت نے

حقیقین یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِہِمْ اَنَّھَا تَسْعٰی یعنی موسی علیہ السلام کی خیال مین یہہ ڈالا گیا کہ کفار کی سحر سی رسیان وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حالانکہ
وہ دوڑتی نہتین بلکہ اونہون نی پارا جو ملا تہا اسسبب گرمی آفتاب کے وہ اچہلنی لگین اونکی خیال مین یا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور درحدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرتی ہین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہی اونکی توقادر نہین ہوتی تہی اوپر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سی تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
بہ اقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنی مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہہ ہی کہ معلوم ہو جاوی تاثیر کرنا سحر کا
کرنا تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور کافر
حضرت کو ساحر کہتی تہی پس حق تعالی نی بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہہ ساحر نہین ہین اور قصیہ سحر کا بعد رجوع کرنیکی حدیبیہ سی تہا کچہہ
کے مہینی مین یا چہہ مہینی اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کہی ہی علمانی اور ایک روایت مین چہہ مہینی اور بموجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہی کہ قول نادر
اوسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علما متونکا چہہ مہینی تک اور بقا بعضی اوسکی بقا یا کا سال بہر تک اللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے
ہوا کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہی آنحضرت ایک روز نزدیک میری دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی وس سی ق ع یعنی دعا کی بعد دعا کی
کر اور بہت کی ور مستمر ہی اوسپر اسمین دلیل ہی اوپر مستحب ہونی دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کے اور اوترنی بلا کی اور کہا ہی علمانی کہ خاص
لوگون نی اوس وقت دعا کروائی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہنچا اور اونکو چہوڑ دی کہتی ہین کہ دعا کرتی ہین تا اپنی وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا تو نی اور خبر کہتی ہی تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نی بیان کیا میری لیی جو اوس امر کی کہ طلب کیا مینی بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سی پہر بیان کیا اوسکو کہ آئی میری پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک اون دو مردون مین سی میری سر کی پاس اور دوسرا
پیر پاؤن پاس پہر کہا ایک نی اونمین سی واسطی دوسری کی کہ کیا ہی بیماری اس شخص کو کہا دوسری نی کہ سحر کیا گیا ہی کہا اوس ایک نی اور کسنی سحر کیا
اوسکو کہا دوسری نی کہ سحر کیا ہی اوسکو لبید بن اعصم یہودی نی ق ع کہا بعضون نی کہ مراد لبید کی بیٹیان ہی اور کی ہین بسبب قول اللہ تعالی کی
ومن شر النفاثات فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنی والیون کی ہی یا نفوس ساحرہ سی کہ جو گرہ دیتی ہین ڈورہ دہاگی اور پہونکتی ہین اوسپر کہا فاضل
کے کہ خاص پناہ مانگنی شر نفاثات سی آئی ہی کہ روایات کیا گیا ہی ایک لڑکی نی سحر کیا آنحضرت پر پہر گیارہ گرہ ہون کی کہ لگائین کنگہی چلہ مین در کنار اوسکو
کنوین مین پس بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نی سحر کی جگہہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور
پڑہین پہر دونو سورتین اوسپر پس تہی حضرت علی جب پڑہتی ایک آیت کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نی کچہہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سحر ہونا کافرونکا
اس بات کہ آنحضرت سحر زدہ مین آئی ہی کہ وہ مراد رکہتی ہی اس سی یہہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر اتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ قصیہ اور ہی یہہ قصیہ غیر ہی اوس قصیہ کی کہ اس حدیث مین
ہی اور ممکن ہی جمع ان دونو مین یہہ کہ واقع ہوئی دونون طرحکی سحرون کی حضرت کی لیی تا کہ دو چند ثواب ملی آپکو ایک دن دونو نکالی حواس حدیث
مین ہی واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نی کہ کن چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسری نی بیچ کنگہی کی اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنی سی جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوین ذروان کی کہ نام ایک کنوین کا ہی مدینہ مین پس گئی
آنحضرت درمیان کتنی ایک آدمیونکی ہی اصحاب مین سی طرف اوس کنوین کی پس فرمایا کہ یہہ کنواں ہی کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوی کا پانی مہندی
کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی اوسکی یعنی وہ جو اوسمین دفن کی گئی تہی مانند سر شیطانون کے پس نکالا اوسکو حضرت نی نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی ق ع ح مشکاة
شیطانون کی سرون کے ساتھ دی بسبب خباثت ناک اور بدہیئت ہونی اونکی اور عرب شیطانونکی سرون کو نہایت برا اور بدہیئت جانتی تہی اور بعضون نی کہا

کہ مراد نفس سی سانپ بیش ہین اور ایک روایت مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بہیجا واسطی نکالنی سحر کی کنوی ذروان
سی پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کہجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سی بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبہوئی ہین اور ایک ڈورا باندہا ہی جسمین
گیارہ گرہین دی ہین پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئی کہ اوسمین نکالتی تہی آنحضرت کو
تسکین اور آرام ہو جاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوین کی سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکا حکم کیا ہو اور جنہون نی
روایت نہین کی ہی کہا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچہہ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانا نہین دوست رکہتا ہون وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاہُ ذُو الْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْدِلْ
فَقَالَ وَیْلَکَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّ
لَہٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِمْ وَصِیَامَہٗ مَعَ صِیَامِھِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ
مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ اِلٰی رِصَافِہٖ اِلٰی نَضِیِّہٖ وَھُوَ قِدْحُہٗ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ رَجُلٌ
اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی خَیْرِ فِرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَشْھَدُ
اَنِّیْ سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَھُمْ وَاَنَا مَعَہٗ فَاَمَرَ بِذٰلِکَ
الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِیَ بِہٖ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْہِ عَلٰی نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَتَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِئُ الْجَبْھَۃِ
کَثُّ اللِّحْیَۃِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰہَ فَقَالَ فَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ اِذَا عَصَیْتُہٗ فَیَاْمَنُنِی اللّٰہُ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ
وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَہٗ فَمَنَعَہٗ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ ھٰذَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ
الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَیَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَکْتُھُمْ لَاَقْتُلَنَّھُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ ہم حاضر تہی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تہی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سی ہاتہہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تہی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی ف ع کہ نام ایک ہی قبیلہ کا ہی اوسیکی حق مین یہہ آیت اوتری ہی
وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ پس وہ منافقون مین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلین گی اور یہہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہی ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کر تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تہی کسیکو بقدر حاجت کی پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین بی انصافی کی تحقیق ناامید ہوا تو اور
زیانکار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین ف ع یعنی کہ امیدوار اور سود مندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہی اور واسطی کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوائی ناامیدی اور زیانکاری کی کچہہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہہ کہ جب ظلم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو ناامید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر نی کہ حکم دیجئی مجکو یہہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا چہوڑ دو
اوسکو ف ع شرح السنہ مین ہی کہ کیونکہ منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنی سی باوجود اسکی کہ آپ نی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین ہی کہ اگر پاؤن مین انکو البتہ
قتل کر ڈالون انکو جواب یہہ دیا گیا ہی واسطی کہ حضرت نی مباح کیا قتل انکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سی اور یہہ باتین موجود نہین
تہین جسوقت کہ منع کیا اونکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا انکا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسی یہانتک کہ بہتون کو اونمین سی قتل کیا
انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ جو کلمہ کہ اوسنی کہا کہ اسمین تنقیص آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتی تہی اپنی نفس کی لئی باوجود کہ ایسی

زیادتی کی اوسنی کہ کہا عدل کر اور روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور مین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پہر آپنے بدلہ نہ لیا باوجود اسکی کہ یہہ باتین موجب
قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیئی اگر کوئی ایسی بات ہماری زمانہ مین کہی تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی
اور یہہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنی حضرت کیکی قتل کرنی اوسکی سی ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ اسلیئی تحقیق واسطی اوسکی تابعدار ہونگی کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکیکی کہ بہت اچہی طرح پڑہینگے از راہ ریا اور سمعہ کی اور حقیر جانیگا روزہ اپنی کو بیچ مقابلہ روزی اونکیکی ف ح یعنی ظاہر
مین نماز اور روزی اونکی زیادہ اور قوی تر ہونگی نماز اور روزی تمہاری سے اور باری نمازیون کی سی نہی وارد ہوئی ہی اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول
نہین ہوتا انتہی اور ملا علی نی ایک شارح سی یہہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہہ اعتراض وارد ہوتا ہی کہ یہہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہینگی قرآن یعنی مداومت
کرینگی اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگی اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حالانکہ نہ پڑہیگا قرآن اونکی حلقونسی یعنی قراءت اور اعمال
اونکی اوپر نہین چڑہینگی اور مقبول نہین ہونگی یا قرآن اونکی زبانونسی تجاوز کر کر دل تک نہین پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اونکی دین سے یعنی طاعت امام
سے یا اسلام سی جیسیکہ نکلجاتا ہی تیر شکار سی دیکہا جاتا ہی طرف پیکان اوسکیکی طرف پر اوسکیکی اور دوسرا اوسکی ہی دیکہا جاتا ہی طرف پر ولن تیر
یعنے گذرجاتا ہی تیر شکار مین سے پیکان سی پر تک سب مین نہین پایا جاتا ہی تیر مین کچہہ اثر در حالیکہ گذرا ہی تیر نجاست اور خون سی ف ح یعنی یہہ
فرقہ ایسا دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر پاین صفت شکار سی نکلجاتا ہی کہ کچہہ اثر اوس قسم خون وغیرہ سے اوسکی جز مین نہین لگتا اور پتا ظاہر نہین ہوتا ہی
اور اس حدیث سی استدلال کیا ہی اوس شخص نی کہ تکفیر کی ہی خوارج کی اور خطابی نی کہا ہی کہ مراد اس سے یہان طاعت امام کی ہی اور امام مالک سے
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہہ کہا کہ کفر سی بہاگی ہین وہ اور مثل اسکی امیر المومنین علیہ سے بیچ شان خوارج کی بہی نقل کیا ہی واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعدارونکی اس مرد کیکی کہ ذوالخویصرہ ہی یہہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ نکلیگا انسی ایک دونو بازو وان اوسکی مین مانند پستان
عورت کی ہوگا یا مانند ٹکڑی گوشت کی کہ ہلتا ہوگا ف ح اسی سبب اوسکو ذو الثدیہ بہی کہینگی ساتہہ پیش ثا مثلثہ و زبر دال و تشدید یا کی اور وہ
سردار خارجیونکا ہوگا ترجمہ اور نکلینگی یعنی یہہ مراد اور ہمراہی اوسکی ساتہہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگونمین سے یعنی اپنی زمانی کی لوگونمین بہتر ہونگی
اور مراد انسی حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابوسعید خدری نی کہ راوی حدیث کا ہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ سنی ہین یہہ حدیث آنحضرت سی اور
گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ علی بن ابیطالب نی لڑائی کی جماعت خوارج سی کہ آنحضرت نی بیان کیا اونکا اور مین ساتہہ اونکی تہا اور جب ختم ہوا سب ہوئی حضرت علی
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپنے ساتہہ تلاش کرنی اوس شخص کے درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکہا
مینے طرف اوسکی در پایا مینی اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نی اور ایک روایت مین یعنی سجاتا ہی ذوالخویصرہ کی کہ اول حدیث مین واقع ہوا
یون ہی کہ لایا ایک مرد کہ اندر گہنسی ہوئین تہین آنکہین بلند پیشانی ابروہ کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف ع اور یہہ مخالف ظاہرہ ہی
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کی تہی کہ سر پر بال کہتی تہی منڈاتی نہین تہی مگر بعد فراغ حج کی سوا علی کرم اللہ وجہہ کی کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتی تہی
بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہنچی ترجمہ پس کہا اوسنی ای محمد ڈر اللہ سے اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ کون
ڈریگا اور فرمان برداری کریگا اللہ کے جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت و ثبوت نبوت کی اگر مین سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہی فرمان بردار کا پس امین جانتا ہی مجکو اللہ و پر زمین کے لوگون کی اور بہیجا ہی مجکو خلق پر تا عدل کرون و نہین امین جانتی تم مجکو اور
اعتماد نہین کرتی مجپر پس پوچہا ایک شخص نی یعنی عمر رض نی درخواست کی اوسکی قتل کی پس منع کیا آنحضرت نی اوسکو اوسکی قتل کرنی سی پس جبکہ پیٹہہ پہیر اوس
شخص نی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق اس شخص کی اصل سی ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگی قرآن نہ بڑہیگا اونکی حلقونسی نکلینگی اسلام سے یعنی اسلام کی کمال

یا اطاعت امام سے مانند نکلجانی تیر کی شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چہوڑ دینگے بت پرستونکو یعنی انسے جنگ نہین کرینگے باوجودیکہ انسے جنگ
کرنی اونسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤنمین اونکو اور میری زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرونمین اونکو مانند قتل کرنے عاد کی نقل کی یہہ بخاری نے و مسلم
نے ف ع مراد عاد کی قتل کرنے سے ہلاک کرنا و استیصال ونکاہی بالکلیہ اور تعبیر ساتہہ قتل کی مشاکلت کے لیے ہے والا عاد قتل نہین کیے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئی ہین
یا و ہندسے و استیصال کیے گئے ہین ساتہہ ہلاک کرنیکی **وعن** ابي هريرة قال كنت ادعوا امي الى الاسلام وهي مشركة فدعوتها يوما
فاسمعتني في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكره فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقلت يا رسول الله ادع الله ان يهدي
ام ابي هريرة فقال اللهم اهد ام ابي هريرة فخرجت مستبشرا بدعوة النبي صلى الله عليه وسلم فلما صرت الى الباب فاذا هو
مجاف فسمعت امي خشف قدمي فقالت مكانك يا ابا هريرة وسمعت خضخضة الماء فاغتسلت فلبست درعها
وعجلت عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت يا ابا هريرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابكي من الفرح فحمد الله وقال خيرا رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تہا مین بلاتا اپنی ماں کو طرف اسلام کی اور تہی
گروہ مشرکہ تہی پس بلایا مینی اوسکو ایکدن یعنی اسلام کیطرف پس سنائی میری ماں نے مجہکو آنحضرت کی حق مین چیز کہ ناخوش رکہتی تہی یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان مین کہا کہ مجہکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اوسوقت یا سب کرنا اوسکا مجہکو برا معلوم ہوتا پس آیا مین آنحضرت کی پاس سحالیکہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم
اور رنج اونکی وسکی حال پر کہ یہہ ماں میری تادیب کرنہین سکتا اور اوسکا یہہ حال ہی پس کہا مینی یا رسول اللہ دعا مانگئی اللہ تعالی سے یہہ کہ ہدایت
کری ابوہریرہ کی مانکو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سے خوشحال بسبب دعا ہدایت کرنی آنحضرت کی جب
پہنچا مین طرف دروازہ مال اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی ماں میری نے آواز میری پانوکی پس کہا اوسنے ٹہیر تو اپنی ہی جگہہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ اور
ٹہیر رہا اور سنی مینی آواز پانی کی پس غسل کیا میری ماں نی اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سی یعنی ماری جلدی کی بیپہچی کرتی کی اوڑہنی اوڑہی اور دروازہ
کہولنی کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور گواہی دیتی ہون مین یہہ کہ محمد بندی اللہ کی ہین اور
رسول اوسکی پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کی سحالیکہ مین روتا تہا مارے خوشی کی ف ح رونا کبہی غم سے ہوتا ہی اور کبہی خوشی سے یعنی خوش طبعون
نے کہا ہی کہ رونا خوشی کا اوس سبب سے ہی کہ غم بصورت آنسوؤن کی ہوکر نکلجاتا ہی ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری ماں کی اسلام لانی پر اور کہا
نیک نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح یعنی کچہہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہہ ہے کہ پہنچا تو اے ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام ماں اپنی کی اور معجزہ یہان
ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کی اثر کا ہی ابوہریرہ کی ماں کی حق مین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کی **وعنه** قال انكم تقولون اكثر ابو هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم والله الموعد وان اخوتي من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوتي من الانصار كان
يشغلهم عمل اموالهم وكنت امرأ مسكينا الزم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني وقال النبي صلى الله عليه وسلم يوما لن يبسط احد منكم ثوبه
حتى اقضي مقالتي هذه ثم يجمعه الى صدره فينسى من مقالتي شيئا ابدا فبسطت نمرة ليس علي ثوب غيرها حتى قضى النبي صلى
الله عليه وسلم مقالته ثم جمعتها الى صدري فوالذي بعثه بالحق ما نسيت من مقالته تلك الى يومي هذا متفق عليه
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کے او بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ و متاخرین کو کیا کہتی ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابوہریرہ آنحضرت
سی اور اللہ ہی وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مینی کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا تعالی
روز قیامت کے سزا مجہکو دیگا آنحضرت نے فرمایا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہی مجہپر پس چاہی کہ تیار کری جگہہ اپنی آگ دوزخ سی بعد آنکی ابوہریرہ سبب بہت

کرنیکا بیان کرتی ہین مترجم اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین میری بازار رکہتا تہا اونکو آنحضرت کی ملازمت شریف سی ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا بازار مین ف ش ح یہہ کنایہ ہی
بیع شراء سی کہ اوسمین بایع اور مشتری آپس مین ایک دوسری کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید و فروخت مین مشغول رہتی تہی بسبب فی اونکی تجارت مترجم اور تحقیق
بہائی میری کہ انصار مین بازر کہتا تہا اونکو کار مالون اونکی کا ف ش ح مراد مالون سی مدینہ والون کی نزدیک باغ و زراعت ہی جیسی کہ اہل لغت کی نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہہ ہی مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور دیکہی باغات کہجور و نکی مترجم اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کی پاس اوس بہرنی پیٹ
اپنی کی ف ش ح یعنی مین فقیر تہا اگر ہاتہ آتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوی اور بہوک دفع کری قناعت کرتا تہا مین اور تجارت اور زراعت رکہتا نہ تہا کہ اوسمین مشغول ہوتا
اور دربار شریف سی دور پڑ جاؤں پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تہا مین مترجم اور فرمایا آنحضرت نی ایکدن
ہرگز نہین ہوگی یہہ بات کہ کہولی رہی اور پہیلائی رہی کوئی تم مین سی کپڑا اپنا یہانتک تمام کرون مین بات اپنی پہر اکٹہا کری پہر لگالی اوسکو طرف سینہ اپنی کی اور
پہر بہولی کچہہ میری حدیثون مین سی کچہہ بہی ف ش ح اپنی بات سی اشارہ ہی طرف دعا کی کہ کی آنحضرت نی اپنی صحبت کی یہی وظیفہ یا دعا کی حدیثون کی کہ سنین آنحضرت
سی اور معنی یہہ ہین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلائی رکہی اور برکت اوس مقال کی کہ اوس کپڑی مین آوی پہر لگاوی طرف سینہ اپنی کی تاکہ جو کچہہ میری
حدیثون سی یاد کی ہوگی ہرگز نہین بہولیگا مترجم پس کہولی مین نی کملی کہ نہ تہا مجہپر کوئی کپڑا سوا اوسکی یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نی بات اپنی یعنی دعا پہر سمیٹا
اور لگایا مینی اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا حضرت کو ساتہہ حق کی نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون سی کوئی شی اپنی اوسدن تک وقت روایت
اس حدیث کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن جریر بن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ
فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ علی صدری حتی رأیت اثر یدہ فی
صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ہادیا مہدیا قال فما وقعت عن فرسی بعد فانطلق فی مائۃ
وخمسین فارسا من احمس فحرقہا بالنار وکسرہا متفق علیہ
اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا مجکو آنحضرت نی کیا نہین آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ ف ش ح یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین نجات پاؤن
اور ذو الخلصہ ساتہہ زبر خ معجمہ اور لام کی اور ساتہہ پیش دونون کی بہی آیا ہی قبیلہ خثعم کی بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبۃ الیمانیہ کہتی تہی اور اوسمین
ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ تہا اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نفس پاک کا ملکو رنج لاحق ہوتا ہی عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سی مترجم پس کہا
مینی ہان راحت دونگا مین اسکو اوسکی توڑ کر اور تہا مین کہ نہین ٹہیر سکتا تہا گہوڑی پر سوار ہونی مین گر پڑتا تہا مین اوس کبہی بہی پس ذکر کیا مینی اسکو یعنی نہ ٹہیر سکنا
گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نی دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مینی نشان آنحضرت کی دست مبارک کا اپنی سینہ پر
بسبب زور سی مارنی ہاتہہ کی اور کہا آنحضرت نی یعنی دعا کی کہ الہی کہ خداوند ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین اور کر دے اسکو راہ بتانیوالا اور راہ
راست پایا گیا کہا جریر نی پس نہ گرا مین اپنی گہوڑی سی بعد اوس دعا کی پس چلا وہ یعنی جریر طرف ذی الخلصہ کی اوسکی توڑنی کیلئی ساتہہ ڈیڑہ سو سوارون
کی احمس سی ف ش ح احمس ساتہہ ح اور س ... قبیلہ کا ہی قریش ... یہہ نام رکہا گیا اونکا بسبب ... شجاعت کی ... یعنی
شجاعت کی ہی اور لفظ فانطلق سی کلام راوی کا ہی یعنی جو کہ جریر سی روایت کرتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہہ کلام جریر کا ہی ... مترجم پس جلا دیا
جریر نی ذی الخلصہ کو آگ سی اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتد
عن الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الارض لا تقبلہ فاخبرنی ابو طلحۃ انہ اتی الارض التی مات فیہا فوجدہ منبوذا
فقال ما شان ہذا فقالوا دفناہ مرارا فلم تقبلہ الارض متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا کہ تحقیق ایک شخص کہ لکہتا تہا وحی آنحضرت کی

یعنے وحی پس مرتد ہوگیا اور پھر اسلام لایا اور ملا ساتھ مشرکوں کے ف ح اور یہہ شخص نصرانی تہا کہ مسلمان ہوگیا تہا اور پھر مرتد ہوکر نصرانی ہوگیا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہیں رکہیگی بلکہ پہینکدیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکوں نے اوسکو پس صبح کو جو دیکہا تو زمین نے اوسکو پہینکدیا تہا مشرکوں نے کہا کہ یہہ کیا ہے محمد نے اور اونکے اصحاب نے کہ قبر کو کہود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس خوب گہری کہودی قبر مشرکوں نے جہانتک گہری کہود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکہا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تہا پس معلوم کیا مشرکوں نے کہ یہہ آدمی کا کام نہیں ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابوطلحہ نے کہ انس کے ماں کی خاوند تہے کہ یہہ کہ ابوطلحہ آئے اوس زمین میں کہ مرا تہا وہ شخص اوس میں دفن کیا گیا تہا اوس میں پس پایا اوسکو ابوطلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچہا ابوطلحہ نے کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے پس کہا لوگوں نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا

وعن ابی ایوب قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا اونہوں نے نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں کہ غروب ہوا تہا آفتاب پس سنے آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہے کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ عذاب کے یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتی تہی یا آواز واقع ہونی عذاب کے اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کی اس بیان سے ترجمہ پس فرمایا کہ یہہ یہود ہے یعنی آواز یہود کی ہے یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہے کہ عذاب کیے جاتی ہیں اپنے قبروں میں نقل کی یہہ بخاری نے ف ع اور ممکن ہے اسناع عذاب قبر کا بہی ایک معجزہ ہے حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کہل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرمایا

وعن جابر قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح لموت منافق فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہنچے نزدیک مدینہ کے چلی ایک سخت ہوا یعنی آندہی سخت پس قریب ہے کہ دفن کردے سوار کو یعنی اوڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ بہیجی گئی ہے یہہ ہوا واسطے وقت مرنے ایک منافق کے پس پہنچے آنحضرت مدینہ میں پس ناگہاں ایک بڑا سردار منافقوں میں سے مرگیا تہا نقل کی یہہ مسلم نے ف ع کہا بعضوں نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تہا اور سفر غزوہ تبوک کا تہا اور بعضوں نے کہا کہ نام اوسکا رافع تہا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت مرنے منافق کے پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنے اشرار کے کہ یہہ حالت مرنے اور زندگانی میں محل کلفت و محنت کے ہیں

وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی فقال الناس ما نحن ہہنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مکہ سے طرف مدینہ کے یہانتک کہ پہنچے ہم عسفان میں کہ نام ایک موضع کا ہے کہ دو منزل ہے مکہ سے پس ٹہیرے آنحضرت اوس میں کئی راتیں یعنے اور کئی دن پس کہا لوگوں نے یعنے بعضے منافقوں نے یا ضعیف الاسلاموں نے کہ نہیں ہیں ہم یہاں کسی شغل و کام میں کچہ لڑائی کی کام میں اور تحقیق اہل وعیال ہمارے البتہ غائب ہیں پیچہے رہے ہوئے ہیں نہیں خاطر جمع ہمارے اوپر یعنی ہے کہ دشمن آجاوے اور غارت کرے پس پہنچی یہہ خبر آنحضرت کو پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہے نہیں ہے مدینہ میں کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ متعین ہیں ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہیں مدینہ کی یعنے اوسکی راہوں اور کوچوں کی یہانتک کہ پہنچو تم طرف مدینہ کی ف ح لفظ شعب شین کے زبر سے راہ بیچ پہاڑ کی اور لفظ نقب ساتہ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑونکی ولیکن یہان مراد راہ درمیان دو گہرون کی ہی یعنی کوچی شہر کی جیسیکہ حدیث شامین آیا ہی کہ اتقا ءیہ مینہ پر لا کہ یہین کہ نہین آی دیکھا
اوسمین چلا عوان اور دجال مترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی کہ کوچ کرو تم لوگ پس کوچ کیا ہمنی اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کی اس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی
کہ نہین کہولے ہمنی اسباب اپنے یعنی اونٹونکی بوجہ اوسوقت کہ داخل ہوئی ہم مدینہ مین یہانتک کہ چہرہ آئی ہم پر یعنی مدینہ والو نپر ابو عبداللہ بن غطفان ف ع کہ نام ایک
قبیلہ کا ہی ومعنی یہہ ہین کہ مدینہ وقت ہونی انکی محفوظ تہا جیسیکہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کی اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنی اور چہرہ آنی سی
اوپر مدینہ نگہبانی ملایکہ کی اور یہی معنی ہین اس قول کی ترجمہ اور برانگیختہ کرتی تہی اونکو چلی آنی آنا کسی کو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی ہوا شہر
سبب ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتی ہین مدینہ کی یعنی تمہاری قوتی یا وقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن انس قال اصابت الناس سنۃ علی**
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم الجمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ
ہلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ وما نری فی السماء قزعۃ فوالذی نفسی بیدہ ما وضعہما حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم
لم ینزل عن منبرہ حتی رأیت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک ومن الغد ومن بعد الغد حتی الجمعۃ الاخری وقام ذلک الاعرابی
او غیرہ فقال یا رسول اللہ تہدم البناء وغرق المال فادع اللہ لنا فرفع یدیہ فقال اللہم حوالینا ولا علینا فما یشیر الی ناحیۃ من السحاب
الا انفرجت وصارت المدینۃ مثل الجوبۃ وسال الوادی قناۃ شہرا ولم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود وفی روایۃ قال اللہم
حوالینا ولا علینا اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس
متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا پہنچا لوگونکو قحط آنحضرت کی زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ پڑہتی تہی آنحضرت جمعہ کی کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا یا رسول اللہ
ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب پانی کی اور بہوکی ہوئی عیال پس دعا کیجی اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہ مبارک
اپنی اور حالیکہ نہ دیکہتی تہی ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین نہ رکہی آنحضرت نی ہاتہہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑون
کے پہر نہ اوتری آنحضرت منبر اپنی سی یہانتک کہ دیکہا مینی مینہہ کو ٹپکتا تہا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر ف یتحادر بنزل المطر مینا ور یہان ... کی تی
پڑتا تہا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہ ڈاڑہی سی اور حاصل
یہہ کہ پہلی وتر نیکی منبر سی وپہلی باہر نکلنیکے مسجد سے مینہہ برسنا شروع ہوا اثر جمعہ پس مینہہ برسائی گئی ہم اوسدن یعنی جمعہ کو اور اوسکی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا
تہا اور دوسرے دن اور اگلی دن سی اگلی دن دوسری جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسری جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکی اور کہا یا رسول اللہ گر پڑی مکانات اور ڈوب
گیا مال پس دعا کیجی اللہ تعالی سی ہمارے لیے کہ مینہ تہم جاوی پس اوٹہائی آنحضرت نی دونون ہاتہہ اپنی اور کہا خداوندا برسا گرد ہمارے یعنی گرد شہر کی کہیتون اور
باغات مین اور نہ برسا ہم پر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر نہ ہو پس نہ اشارہ کرتی تہی آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سی مگر کہ کہل جاتا تہا ابر اور ہوا اوپر مدینہ کی مانند گڑہی کے
یعنی تمام اطراف مدینہ مین برستا تہا اور مینہہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر ہی نہ تہا بالکل کہل کر مانند گڑہی کی ہوگیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہی ایک مہینہ تک
اور نہیں آیا کوئی کسی طرف سی مگر کہ خبر دی بہت مینہہ برسنیکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا حضرت نی یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر یا الہی برسا ٹیلون اور پہاڑ وغیرہ
اور اندر نالون کی اور جگہون اوگنی درختونکی کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلی ہم اسحالمین کہ چلتی تہی ہم دہوپ مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف
ع کہا نووی نی کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے یہہ کہ جب مینہہ بہت برسی اور ضرر کری تو دعا کری کہ یا الہی مینہہ نہ برسی اسکا تو نہ رکی لیکن نہ ہین مشروع اسکی
لیے نماز اور نہ جمع ہونا صحرا مین **وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب استند الی جذع نخلۃ من سواری المسجد**
فلما صنع لہ المنبر فاستوی علیہ صاحت النخلۃ التی کان یخطب عندہا حتی کادت ان تنشق فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اخذہا فضمہا الیہ فجعلت تئن انین

کان

الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تہے آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے اوپر تنہ
کہجور کے ستونون مسجد کے سے ف شارح کہ آنحضرت کے زمانہ مین ستون مسجد کے کہجور کی لکڑی کے تہے اور یہہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلی بننے منبر کے تہا ترجمہ
پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑے ہوئے حضرت اوسپر خطبہ پڑہنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تہے حضرت اوسکے پاس پہلے بننے منبر کے یہانتک کہ قریب تہا یہہ کہ پہٹ
جاوے یعنی آنحضرت کے فراق سے پہٹ جاوے پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتہ اپنے سے اور اپنے گلے سے لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کراہنا کرتا تہا مانند نالہ کرنے لڑکے کے جسکو چپکا کیا جاتا ہے گریہ وزاری سے اور چپکا نہین ہوتا یہانتک کہ ٹہر گیا اور آرام پکڑا اوس ستون
نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکی رونے کی سبب بیان کر دیا یہہ ستون رویا سبب نہ پانے اوس چیز کے کہ سنتا تہا ذکر سے نقل کی یہہ بخاری نے ف شارح یعنی اوسپر
نہ پانے فریاد کرے اور یہہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت طرق سے روایت کی ہے کہ شک وشبہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک
یہہ ہے کہ یہہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب یہہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شوق سے پس تم زیادہ تر ہو آپکے مشتاق ہونے کے اونکی ملاقات کی اور کہ چوبی نہ بلیت سنگی دیکہا ہے کہ درد حاصل ہست
بر آدمی وان کہ درد و معرفتی نیست وعن سلمة بن الاکوع ان رجلا اکل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم بشماله فقال کل بیمینك قال
لا استطیع قال لا استطعت ما منعه الا الکبر قال فما رفعها الی فیه رواہ مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہہ کہ ایک شخص نے کہایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتہ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا داہنے ہاتہ اپنے سے کہا اوسنے کہ نہین کہا سکتا مین داہنے ہاتہ سے فرمایا حضرت نے نہ کہا سکے یعنی
بد دعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنے مین باز رکہا اوسکو داہنے ہاتہ سے کہانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف شارح بعجز وناتوانی یہہ کلام راوی کا
ہے کہ کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اس کا کہ آنحضرت نے کیون بد دعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب یا گیا یہہ کہ نہ باز رکہا اوسکو داہنے
ہاتہ سے کہانے سے عجز نے بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بد دعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص داہنا ہاتہ طرف منہہ اپنے
کے بعد اسکے نقل کی یہہ مسلم نے وعن انس ان اهل المدینة فزعوا مرة فرکب النبی صلی الله علیه وسلم فرسا لابی طلحة بطیئا وکان
یقطف فلما رجع قال وجدنا فرسکم هذا بحرا فکان بعد ذلك لا یجاری وفی روایة فما سبق بعد ذلك الیوم رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چور آئے یا دشمن سے پس سوار ہوئے آنحضرت گہوڑے پر یعنی ننگی پیٹہ پر کہ ابو طلحہ کا تہا سست
رفتار تہا وہ کہ تنگ کرتے ہوئے پاس پاس رکہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہاری گہوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کے اس طرح کہ کوئی گہوڑا اوسکی ساتہہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہے پس نہ آگے بڑہ سکتا تہا اوسکی کوئی
گہوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہہ بخاری نے وعن جابر قال توفی ابی وعلیه دین فعرضت علی غرمائه ان یاخذوا التمر بما علیه فابوا فاتیت
النبی صلی الله علیه وسلم فقلت قد علمت ان والدی قد استشهد یوم احد وترك دینا کثیرا وانی احب ان یراك الغرماء فقال لی اذهب فبیدر
کل تمر علی ناحیة ففعلت ثم دعوته فلما نظروا الیه کانهم اغروا بی تلك الساعة فلما رای ما یصنعون طاف حول اعظمها بیدرا ثلث
مرات ثم جلس علیه ثم قال ادع لی اصحابك فما زال یکیل لهم حتی ادی الله عن والدی امانته وانا ارضی ان یؤدی الله امانة
والدی ولا ارجع الی اخواتی بتمرة فسلم الله البیادر کلها وحتی انی انظر الی البیدر الذی کان علیه النبی صلی الله
علیه وسلم کانها لم تنقص تمرة واحدة رواہ البخاری اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا وفات پائی میری باپ نے احد مین اور
قرض تہا اوسپر پس پیش کیا مین نے اونکی قرضخواہون پر یہہ کہ لیوین تمام کہجورین بدلے اوس قرض کے کہ میری باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نے یعنی لینے سے کہ وہ اونکی نظر

تہوڑی معلوم ہوتی تہیں اور تہی وہ بہو ویسی ہی پس آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نے کہ آپ جانتے ہیں یہہ کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد کی اور چہوڑا ہی ان نے بہت
اور میں چاہتا ہوں یہہ کہ دیکہیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کریں مجہپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نے
یعنی کئی ڈہیر لگائی پہر بلایا میں نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکہا قرضخواہوں نے طرف حضرت کی گویا کہ وہ دلیر کیے گئے مجہپر اوسی وقت ف۔ یعنی تشدد کیا مجہپر مطالبے میں
اور پیچہے پڑے یہہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کی معافی کرنیکی لیے یا صبر کرنیکی لیے پس پہلے ہی انہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے
اوسپر کہ وہ انہیں سے کسی بات پر بہی راضی نہیں ہونگے ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتے ہیں قرضخواہ پہرے آنحضرت تین بار گرد بڑی ڈہیر کی اونکی
سے پہر بیٹہے اوسپر پہر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنے قرضخواہ ہونکو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ ماپتے رہے آنحضرت اونکے لیے یعنی حکم فرمایا کہجور اونکی ماپنے کا یہانتک کہ ادا
کیا اللہ تعالی نے میری باپ کی دین اوسکا اور میں راضی تہا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین باپ میرے کا اور نہ لیجاؤں طرف بہنوں اپنی کی ایک کہجور ف۔ شرح جابر کی باپ نے بیٹیاں
بہت چہوڑی تہیں اسی واسطے بہنیں جابر کی پرورش میں جابر کی تہیں کہ میں اپنی یعنی تہا کہ کسطرح دین باپ کا ادا ہوجاوے اگرچہ کچہہ باقی نہ رہی ہمارے لیے کچہہ ترجمہ
سالم رکہی اللہ تعالی نے ڈہیر سب یعنی آنحضرت کی معجزی سے اور یہانتک کہ تحقیق میں دیکہتا تہا طرف اوس ڈہیر کی کہ بیٹہے تہے اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی اوسمیں
سے ایک کہجور نقل کی یہہ بخاری نے ف۔ شرح اوس ڈہیر کی جسپر آنحضرت بیٹہے تہے اور دیتے جاتے تہے کچہہ نقصان نہوا اور یہہ بطور اولی دلالت کرتا ہی سلامت
رہی **وعنه** قال ان ام مالك كانت تهدى للنبى صلى الله عليه وسلم فى عكة لها سمنا فياتيها بنوها فيسألون الادم وليس
عندهم شىء فتعمد الى الذى كانت تهدى فيه للنبى صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته
فاتت النبى صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ ام مالک تہی کہ بہیجتی تہی آنحضرت کی لیے
اپنی کپی میں گہی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹے اوسکی اور مانگتے سالن حال یہہ کہ نہوتا اونکی پاس کچہہ یعنی سالن کیلیے کچہہ کہ ہوتا قسم دیگر پس قصد کرتی
کوبہیج دیتی تہی پس قصد کرتی ام مالک طرف اوس کپی کے جسمیں بہیجتی تہی گہی آنحضرت کی لیے یعنی دیکہتی اور ڈہونڈتی اوسمیں پس پاتی اوسمیں گہی پس
ہمیشہ تہا وہ ظرف یا گہی اوسمیں باقی رہتا تہا قائم ام مالک کی لیے سالن گہر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گہی سے اونکی گہر میں سالن ہوتا تہا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک
نے اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیے پس منقطع ہوا وہ سالن بنا برکت کی کہ حرص سے ہوئی اور جبکہ محروم ہوگئی ام مالک حضرت کی پاس آئی یعنی اور خبر دی احوال کی
پس فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تونے اوس گہی کو کہا اوسنے ہاں فرمایا آنحضرت نے اگر چہوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن
تیری گہر کا قائم نقل کی یہہ مسلم نے ف۔ یعنی اسلیے کہ جب برکت اترتی ہی ایک چیز میں اگرچہ وہ چیز تہوڑی ہو بہت ہوجاتی ہی اور تہوڑی سی چیز **وعن
انس** قال قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شىء فقالت نعم فاخرجت
اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدى ولاثتنى ببعضه ثم ارسلتنى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم
ارسلك ابو طلحة قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين
ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس
عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى
الله عليه وسلم وابو طلحة معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمى يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله
عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم

فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَةً حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَیْءٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کے ہیں واسطے ام سلیم کی کہ ماں انس کی ہیں تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی سست پہچانتا ہوں میں اوسمیں بھوک کا یہہ سستی کا اثر او سکا ہی لیس کیا ہی تیری پاس کچھہ یعنی کہانیکو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہان ہی کچھہ پس نکالین ام سلیم نی کئی روٹیان جو کی پہر نکالی ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیونکو اوسکی ایکسو نے مین پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتھہ کی نیچی اور عمامہ کیا میرا ساتھہ بعض اوسکی ف ح یعنی میرا سر ڈ ہکا اور کتنی ایک پیچ ہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ میں آٹھہ نو برس کی لڑکی تہی کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تہی ت پہر بہیجا مجکو طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا میں روٹیان حضرت کی پاس پس پایا میں آنحضرت کو مسجد میں اصحاب میں تہی ساتہہ حضرت کی لوگ ف یعنی بہت سی گروہ آدمی تہی جیسیکہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہہ ہی کہ بنائی تہی آنحضرت نے نماز کی لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں لیے کہ وقوع اس ماجری کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اوسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہی تجکو ابوطلحہ نے کہا میں نے ہان ف ع اور یہہ منافی نہیں ہے اوسکی ماں کی بہیجنی کی اسلیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتھہ طعام کی بہیجا ہی کہا میں نے ہان ف ع پہلی بات سی اس بات کو جدا کرکر پوچہنا یا تو سمجہانیکی لیے تہا یا بسبب خبر وحی اور تعلیم کی یعنی اول وس بات کی وحی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اسکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اون لوگوں کی کہ تہی ساتہہ حضرت کی کہڑی ہو ف تا ابوطلحہ کی گہر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کی ساتہہ چند روٹیان ہیں نہ چاہا کہ تنہا یا دو تین آدمیونکی ساتہہ کہا لاویں اور ارادہ ہوا اظہار کرنے معجزہ کا ہی کہ وہ سیر ہوا جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ اسکی ساتہہ اونکی گہر میں کہانا کچھ ہی ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ اونکی گہر تشریف لیجانیکا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور اور ہمنشین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا میں آگی آگی حضرت کی یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنیوالی آگی چلتی ہیں یا اسلیے کہ جلدی سی خبر حضرت کی رونق افزا ہونیکی ابوطلحہ کو پہنچاوں یہانتک کہ آیا میں ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی میں نے اوسکو یعنی اونکی آنیکی پس کہا ابوطلحہ نے اے ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہہ لوگوں کے اور نہیں ہماری پاس کچھہ کہ کہلاویں ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیونکی کہ بہیجیں تہیں اور آدمی بہت ہیں پس کیونکر اونکی آگی رکہوں تہوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہیں ف ح کیوں آئی ہیں آپ اور کیا حکمت ہی آپکی آنی میں گویا سمجہیں ام سلیم کہ آنحضرت اظہار معجزہ کی لیے آئی ہیں اس سے بڑی دینداری اور دانشمندی اور قوت یقین ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھہ تردد نہ کیا اور دل میں سمجہی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتی لوگونکو ہمراہ تشریف نہ لاتی اونکا فعل خالی حکمت سے نہیں سبحان اللہ ایک عورت میں ایسی تہیں کہ اسوقت کی بہت سے مردوں سے زیادہ قوت یقین رکہتی تہیں رضی اللہ عنہا وعن اہل عصرہا وجعلنا فی زمرتہم آمین رب العالمین ترجمہ پس چلے ابوطلحہ یعنی حضرت کی استقبال کی لیے یہانتک کہ ملی آنحضرت سے پس تشریف لائی آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا اے ام سلیم جو کچہہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائیں وہ روٹیان کہ اون پاس تہیں پس حکم فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنی اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیے پس ریزہ ریزہ کی گئی روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گہی کا اپلاون کیا اوسکو کہ کہی ہی میں نکلا پہر فرمایا آنحضرت نے اوسکو روٹی میں جو کچہہ کہ چاہا اللہ نے کہیں ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسما الہی پڑہیں پہونکا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللہم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو

اذن دی یعنی بلاؤ دس کو پہر دس کو ف ع دس کی ایسی حکم دہلی کیا کہ جس جا لین وہ کہانا تہا وہ اسقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی آرام سی بیٹھہ کر کہا لین اور بعضوں نی کہا تنگی مکان کی سبب
یہہ فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نی پہر باہر نکلی وی پہر فرمایا کہ بلاؤ دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا جاتا پس کہایا سارے قوم نی اور سیر ہوئی اور قوم ستر آدمی تہی
یا اسی ف ع کہا ابن حجر نی یہان تو ساتہہ تک کی آیا ہی اور اور روایت میں بالجزم اسی آئی ہیں اور ایک روایت میں کچہہ اوپر اسی اور انمین منافات نہیں ہی اس
احتمال سی کہ کسر حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت میں آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سی چالیس نی اور باقی رہا جو نکا تون اسی سی معلوم ہوا تغایر اور متعدد ہونا اس قصہ کا کہتا ہون میں
کہ قصہ متحد ہی اور تطبیق یون ہی کہ جماعت اول چالیس تہی پہر آن ملی انکی ساتہہ چالیس اور اون لوگوں میں سی کچہہ انکی رہ گئی تہی حضرت نی انکو بلا بہیجا ترجمہ نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی و مسلم کی ایک روایت میں یون آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ اون دس دس کو پس آئی وہ دس پس فرمایا کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نی یہانتک کیا یہہ اسی
مردونکی یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتی گئی پہر یعنی بعد کہانی سب اصحاب کے کہایا نبی صلعم نی اور ابو طلحہ کی گہر والون نی اور چہوڑا باقی اوسکو بخاری کی ایک روایت میں ہی
کہ فرمایا آنحضرت نی داخل کر مجہپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نی پس ہو میں دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا ہی اوس میں سی کچہہ یا نہیں ف ش ح ابن ملک نی کہی
اوس سی ہرگز اور یہہ روایت منافات نہیں کہتی ہی ساتہہ روایت کہانی اسی مردون کی بسبب احتمال انکی کہ بعد چالیس کی آنحضرت نی کہایا تاکہ پہنچی برکت انکی دونون
طرف کی لوگونکو اور بعد اوسکی اور چالیس نی کہایا ہو یا یہہ معنی ہیں کہ پہر بعد فراغت سبکی کہایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہی کہ پہر لیا آنحضرت نی باقی کو اور جمع کیا اوسکو
پہر دعا کی اوسمین ساتہہ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ لو اور کہاؤ اسکو وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ
بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ
أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا لایا گیا آنحضرت کی پاس ایک برتن صحابیون میں سی آنحضرت زوراء میں
تہی ف ع زوراء ساتہہ زاء اور جزم واو اور ممدودہ کی نام ایک جگہہ معروف کا ہی مدینہ میں بازار کی پاس اور بعضون نی کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر یہہ ہی
کہ دوسرا ہی مراد ہی ترجمہ پس کہا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا برتن میں پس شروع کیا پانی نی نکلنا درمیان انگلیون انکی سی ف ع اس پانی کی نکلنی میں قول ہیں
ایک تو یہہ کہ پانی نکلنی لگا نفس انگلیون سی اور یہہ قول مزنی کا اور اکثر علماء کا ہی اور یہہ بڑی بات ہی معجزے میں نسبت نکلنی اوسکی پتہر سی اور موید ہی اسکو وہ جو آیا ہی ایک روایت
میں فرایت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی بہت کر دیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا حضرت کی انگلیونکی درمیان میں ترجمہ
پس وضو کیا قوم نی وضو کہا قتادہ نی کہا میں نی واسطی انس کی کتنی تہی تم یعنی وہ سب کتنی تہی تم میں سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی یہہ شک راوی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ
مِنَ اللهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا تہی ہم اصحاب رسول خدا کی کہ گنتی تہی آیتونکو سبب برکت ولوں کا کہ حاصل ہوتا اونسی ہماری لوگوں میں اور تم ای لوگو گنتی ہو انکو سبب ڈرانیکا
ف ح کافرونکی لئی کہ منکر ہیں انکی اور مراد آیتوں قرآنی ہیں کہ اوترین آسمان سی یا معجزات کہ صادر ہوئی تہی آنحضرت سی اور معجزات مراد رکہنا ظاہر تر اور موافق تر ہی
ساتہہ سیاق حدیث کی اور معنی یہہ ہیں کہ اگرچہ ان میں کافرون اور منکرون کی ڈرانیکی لئی ہیں ولیکن نسبت مومنونکی کہ محبت اور معتقد ہیں انکی موجب بشارات اور برکت
اور زیادتی ایمانکی ہیں یہہ حضرت شیخ نی طیبی سی نقل کیا ہی اور ملا علی کی نزدیک آیات فقط معجزات اور کرامات ہی مراد ہیں اور کہا کہ آیات قرآنی یہاں مراد لینی غیر مناسب
ہی یہاں تقریر طویل لکہی ہی ملا علی نی بخوف درازگی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکی نقل کیا ہی ابن مسعود نی ایک معجزہ آنحضرت کی معجزونمین سی کہا ترجمہ ہم ہمراہ
آنحضرت کی ایک سفر میں پس کم ہوا پانی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی کسی برتن کہ اوسمین کچہہ تہوڑا باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک برتن کہ اوسمین کچہہ تہوڑا سا پانی

تھا پس داخل کیا آنحضرت نے دست مبارک اپنا باسن میں پھر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہوؤ اوپر پانی پاک کرنیوالی برکت کی اور برکت اور زیادتی خدا تعالیٰ کی طرف سے
ہی تھی نہ اور کسی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیوں میں سے **ف** شارح لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا
اور اسپر ہیں جمہور علما اور اسی لیے ترجیح دی گئی ہے اسکو اور نکلنی پانی کی تہہ میں جیسا کہ حضرت موسیٰ کے لیے تھا پس التفات نہ کیا جاوے اوسکی قول کیطرف کہ کہتا ہے مراد یہہ ہے
کہ پانی زیادہ ہوتا تھا اور جوش مارنے لگا انگلیوں کی درمیان میں سے نہیں جانتا میں کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کے اتفاقیہ پانی کے نہیں ہو سکتا تھا لیکن
اس طلب کرنیکا معلوم نہیں کہ کیا سبب تھا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور اور معجزہ ذکر کرتے ہیں ابن مسعود کہتے ہیں ترجمہ اور البتہ تحقیق تھے ہم سنتے تسبیح کہنی طعام کی اور حالیکہ
کہ کھایا جاتا تھا طعام نقل کی یہہ بخاری نے **ف** روایت ہے انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹھی سنگریزوں سے پس تسبیح کرتی تھی وہ حضرت کی دست مبارک میں یہانتک کہ
سنے ہمنے تسبیح **وعن** ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء
اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابہار اللیل فمال عن الطریق فوضع
راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا
ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء فتوضأ منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم قال احفظ
علینا میضاتک فسیکون لہا نبأ ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ ورکب ورکبنا معہ
فانتہینا الی الناس حین امتد النہار وحمی کل شیء وہم یقولون یا رسول اللہ ہلکنا وعطشنا فقال لا ہلک علیکم ودعا بالمیضاۃ
فجعل یصب وابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا الملأ
کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم اخرہم قال فشربت وشرب
قال فاتی الناس الماء جامین رواء رواہ مسلم ہکذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ
اخرہم لفظۃ شربا اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہا خطبہ پڑھا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور بہر جبری کہ تحقیق تم چلو گے دن اپنی شب میں اور اپنی شب میں اور آؤگے
پانی پر انشاء اللہ تعالیٰ کل کو یعنی اشارہ ہے دریافت ہی طرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا پس چلے لوگ حالانکہ نہیں التفات کرتا تھا کوئی کسی کی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تھا
ہر ایک علیحدہ اور متفرق نہیں ہوتا تھا کسی کے ہمراہ کا بسبب نہایت اہتمام طلب کے پانی کی پر پہنچنی کی طرف اور کہا ابو قتادہ نے اس وقت کہ آنحضرت چلے جاتے تھے یعنی اور ہم ساتھ
میں یہانتک کہ آدھی رات ہوئی پس ایک طرف ہوئی راہ سے یعنی بقصد سونیکی پس رکھا سر اپنا یعنی سو رہے پھر فرمایا یعنی اپنی اصحاب سے حفاظت کرو ہماری واسطے ہمارے نماز کی یعنی
اوسکے وقت کی یعنی جاگتے رہنا تاکہ نماز صبح کی نہ ہو جاوے پس غالب آئی سبب نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کے لیے نہ جاگا پس ہوئے آنحضرت اول ان شخصوں کے جو جاگے یعنی سب سے
پہلے آپ ہی جاگے اس حال میں کہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرت کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو **ف** اور ظاہر یہہ ہے کہ حضرت نے جو اوٹھتے ہی نماز نہ پڑھی اور تاخیر کی
قضا میں تو اس سبب کے لیے کہ پانی پر پہنچ جاویں یا اسلئے کہ وقت کراہیت کا نکل جاوے جیسا کہ دلالت کرتا ہے یہہ قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہہ ہے اسسے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دور ہو
جانا اوس جگہ سے کہ ترک کیا ہے کوئی حکم خدا کا اوسمیں یا مرتکب ہوا ہے اوسمیں ممنوعات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو ترجمہ پس سوار ہوئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر
نیزہ کی یا زیادہ اوتری آنحضرت پھر منگایا باسن وضو کا کہ تھا ساتھ میرے اور میں تھا کچھہ پانی پس کیا اوس سے وضو کم بنسبت اور وضوؤں کی یعنی اور اوقات میں جو تین تین بار اعضا
دھوتے تھے اوس روز کم کیا کہ ایک ایک بار یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس باسن میں کچھہ پانی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکھہ ہمارے لیے
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا جو کچھہ کہ اوسمیں ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بڑا اور عجیب یعنی معجزہ کی ظہور پھر اذان کہی بلال نے واسطے نماز کی

پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتیں فـ شـ ع یعنی سنت صبح کی وسطی فوت ہونے کی اور ایک ساتھ فرض کی کہ ادا کیجاتی ہی پہلی زوال کی اور جبکہ فوت ہو نماز سنت تو نہیں قضا ہی اوسکی مگر نزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کی قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقاً ترجمہ ہرترجمہ نماز فرض صبح کے فـ ح یعنی صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر ہے کہ صحابہ پاس ہے پانی ہوگا اونہوں نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اوسکا صریح نہیں آیا ہی واللہ اعلم ترجمہ اور سوار ہوئی آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپکے پس پہنچے ہم طرف لوگوں کی کہ آگے جا اوتری تھی قافلہ سے اور اسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئی ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئی ہم یعنی بسبب نہ ہونی پانی کے پس فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے ہلاکت تمپر ف ش ح یعنی ہمیشہ رہتا ہی پانی پیدا ہونگی لیکن تمکو خبر ہوئی یا دعا کی کہ نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ پس منگوایا آنحضرت نے ابو قتادہ کی وضو کا برتن پاس ہوئی حضرت کہ ڈالتی تہی پانی وسط برتن اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگونکو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگونکا پانی نے کو برتن کے بیچ میں اژدحام کرنی اونکا ہونے پا اژدحام کیا اونہوں نے برتن میں یعنی جب یہ کہا کہ پانی برتن میں گرتا ہی اور لوگ وسیہی پانی لیتی میں اسوقت اژدحام کیا آپکے پس فرمایا آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور سب تنگی دور کرو تم سب تحقیق سیراب ہوجاؤ گے یعنی اس پانی سی پس اژدحام نہ کرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی اژدحام موقوف کیا اور نہایت حلم یعنی آہستگی پس ہوا آنحضرت کہ ڈالتی تہی پانی وہیں پلاتا جاتا تہا لوگونکو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنی صحابہ میں اور سوا آنحضرت کی پہر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا میں نہیں پیونگا یہانتک کہ پیو آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر اونکا ہی یعنی پینے میں ہے ادب یہی ہی کہ پہلی سبکو سیراب کری ابوقتادہ نی کہا پس پیا میں اور پیا آنحضرت نے کہا ابوقتادہ نی پس آئی لوگ پانی پر یعنی پہنچی پانی کی جگہ آسانی کر تہی راحت پانیوالی سیر اور نقل کی شیخ نے صحیح مسلم میں اسی طرح بہی اور اسی طرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم اخرہم بدون لفظ شربا کی اور زیادہ کیا مصابیح میں بعد لفظ اخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہاں ساقی القوم اخرہم شربا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَۃٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُھُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰہَ لَھُمْ عَلَیْھَا بِالْبَرَکَۃِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِھِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِکَفِّ ذُرَۃٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِکِسْرَۃٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ شَیْءٌ یَسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِھِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَأُوْہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَلْقَی اللّٰہَ بِھِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاکٍّ فَیُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگوں کو بہوک سخت ف ش ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوسمیں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینی کی غزوہ وہانکا سنہ نو میں ہوا ہی اور آنحضرت کی غزوہ میں آخری غزوہ وہانکا ہوا ترجمہ پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگوں سی بچا ہوا توشہ اونکا فـ ش ع یعنی حکم فرمائیے کہ جسکے پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لاوے اور حدیث میں اختصار ہی روایت میں نقل کیے گئی ہی کہ لوگوں کو بہوک پہنچی پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے ہمکو تو نحر کریں ہم اونٹ اپنے اور کہا دیں ہم اون کو پس فرمایا حضرت نے کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ یہہ حکم دیجیے گا تو سواریاں کم ہوجاینگی ولیکن منگوائیے انکی فضل ازواد اونکی یعنی حکم فرمائیے کہ لاویں بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجیے اللہ اونکی اپنی اون توشوں پر ساتھ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچہا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان چمڑیکا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تہا مٹہی بہر چینی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور شخص ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت اوپر اسکی پہر فرمایا لو یعنی اپنے برتن بہر لو پس لیا لوگوں نے اپنی باسنوں میں یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابوہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئی اور باقی رہا فضلہ ف ش ع اور کہتی ہیں کہ نزدیک

تبوک مین نوبت لشکر کی لاکہ دمیونکو پہنچی تہی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا
کا نہین ہے یہہ بات کہ ملی اللہ تعالی سی ساتھہ ان دونون گواہیونکی کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اوس پر روکا جاوی بہشت سے نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی جو کوئی
ملیگا اللہ تعالی سی یہہ دونون گواہیان توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد اور شک کے پس نہین روکا جاویگا بہشت سی کبہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ
اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا
قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ فَدَعَوْتُ
مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ
حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ
اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا نکاح ہوئی ساتھہ زینب کی پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نی طرف
کہجور اور گہی اور قروط کی پس بنایا یعنی ان چیزونکا مالیدہ سا پس کیا اوسکو پیالہ مین پس کہا ای انس لیجا اسکو آنحضرت کی پاس اور کہہ کہ بہیجا ہی اسکو طرف آپکی میری
ماں نی اور دیتی آپکو سلام کہا ہی اور کہا ہی کہ تحقیق یہہ آپکی لئی ہماری طرف سی تہوڑا یعنی آپکی لائق نہین ہے یا رسول اللہ پس لیگیا مین اسکو پاس حضرت کی اور کہا مین
جو کچہہ کہ میری ماں نی کہا تہا پس فرمایا کہ رکہدی اسکو پہر فرمایا کہ جا اور بلا لا میری پاس فلانی کو اور فلانی کو اور فلانی کو کہ تین شخصونکا نام لیا ف ع یعنی معین
کیا اونکو ساتہہ ناموں اونکی کی اور بہول گیا مین اونکو پس تعبیر کیا ہے اونکو ساتہہ فلانی اور فلانی اور فلانی کی پس جملہ حالا سماہم کلام انس کا ہے بدل فلانا آخر
سے یا ساتہہ تقدیر یعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میری پاس سب کو کہ تو ملی یعنی علی العموم پس بلایا مین جنکو کہ نام لیا تہا آنحضرت نی اونکا اور اونکو کہ ملا مین اونسی
بیچ راہ کی پہر آیا مین گہر پہر ابہرا ہوا تہا لوگونسی کہا گیا انس سے کہ کتنی تہی تم کہا انس نی بقدر تین سو کی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ رکہا دست مبارک اپنا اوس حلوی پر اور کلام
کیا ساتہہ جس چیز کی کہ چاہا اللہ تعالی نی یعنی دعا برکت کی پہر شروع کیا حضرت نی بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کی در حالیکہ کہاتی تہی وہ اوس سے اور فرماتی
تہی آنحضرت واسطی اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہی کہ کہاوی ہر شخص اوس طرف سی کہ نزدیک اوسکی ہی یعنی اپنی آگی سی اور یہہ ادب ہی کہانا کہانی کا کہ
ذکر کیا یہان بقصد اہتمام کی اور واسطی حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نی پس کہایا اونہون نی یہانتک کہ سیر ہوئی پس نکلی ایک جماعت
اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نی یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نی مجہکو کہ ای انس اوٹہا یعنی پیالہ کو پس اوٹہایا مینی پس نہین جانتا مین کہ جسوقت
کہ رکہا تہا مینی تہا زیادہ یا اوسوقت کہ اوٹہایا مینی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی ضرور نہین والا مین کسی نہین ہے کہ وقت اوٹہانی کی بہت برکت کا تہا
سبب برکت ہاتہہ رکہنی آنحضرت صلعم کی اور اونسی ہوئی صحابہ کی رضی اللہ عنہم کہا بعض نی کہ ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ زینب کا اوس
حلوی کا ہوا کہ جو ام سلیم نی بہیجا تہا اور روایتونسی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سی تہا چنانچہ انس کہتے ہین کہ ولیمہ کیا اونکا ساتہہ بکری کی
اور سیر کیا ہر آدمیونکو ساتہہ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہہ دیا گیا ہی کہ آنا حلوی کا بیچ وقت حاضر ہونی روٹی اور گوشت کی اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح
اور ہوسکتا ہی کہ ہر ایک کا پہچہ علیحدہ علیحدہ روز مین ہوا ہو کہتا ہون مین کہ اس حدیث سی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حلوی کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بہیجا تہا پہر آخر اوس روز مین یا
اور دن ولیمہ کیا ہوا اونکا ساتہہ بکری کی اور سیر کیا ہر ایک کو گوشت اور روٹی سی پس کچہہ منافات نہین ہی دونون قصونمین ورنہ معارضہ ہی دونون معجزہ ہین

واللہ سبحانہ اعلم وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ قَدْ اَعْیٰی فَلَا یَکَادُ یَسِیْرُ فَتَلَاحَقَ
بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِیْرِکَ فَقُلْتُ قَدْ عَیِیَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ فَدَعَا لَہٗ فَمَا زَالَ
بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ قُدَّامَھَا یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَکَ قُلْتُ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ قَالَ اَفَتَبِیْعُنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ فَبِعْتُہٗ عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَہْرِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا
قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ عَلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا غزوہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور حال میں کہ میں سوار تہا
اوپر اونٹ آبکش کے کہ تہک گیا تہا پس قریب تہا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تہا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تہا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا کیا ہے اونٹ
تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تہک گیا ہے پس اونٹ کے پیچھے کہڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی بارکر آواز سے اور دعا کی واسطے اوسکے یعنی تیزروی کی پس ہمیشہ تہا وہ
اونٹ آگے آگے چلتا تہا اور اونٹوں کے پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کیسا دیکہتا ہے تو اپنے اونٹ کو کہا میں نے یہہ اچہی حالت کی دیکہتا ہوں تحقیق پہنچی اسکو
برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلے وقیہ کے یعنی چالیس درم کے پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری ہے ہو سواری اوسکی مدینہ تک ف
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے بیچ میں ایسی شرط کرنی کہ جسمیں منفعت بائع کی ہو یعنی حال آنکہ یہہ درست نہیں اپنے مذہب میں پس تاویل کہ یہہ حدیث منسوخ ہے یا یہہ شرط
بیچ عقد میں نہو بلکہ جابر کی التماس ہے یا آنحضرت کی عنایت بعد عقد کی ہو اگرچہ یہہ خلاف ظاہر عبارت کی ہے واللہ اعلم تمہ ترجمہ پس جب پہنچے آنحضرت مدینہ
میں صبح کو لیگیا میں حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکی سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اوس کی کہ جس قیمت سے خریدا تہا اور پہیر دیا اونٹ کو
مجہکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِیَ
الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ
وَقَالَ اَحْصِیْھَا حَتّٰی نَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا
یَقُمْ فِیْھَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا
وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِھَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک میں پس آئی ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہے کہ اوسمیں اور مدینہ میں تین روز کی
مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تہا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختوں کی میوہ کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہم نے اوسکو یعنی
تخمینہ جیسا کہ کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ساڑہے تین سیر کی تمہ ترجمہ
اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکہنا گنتی اسکی وسقون سے یعنی وقت کاٹنے کے وزن کر کے اوسکو یہانتک کہ پہر آویں ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہے اللہ
تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہنچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر اس رات باد سخت پس کہڑا ہوا نہ کوئی یعنی اپنی جگہہ سے اٹہے کہ ضرر
پہنچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندہ دے اوسکا پاؤں پس چلی باد سخت پس کہڑا ہوا ایک شخص پس اوٹہا لیا اوسکو ہوا نے یہانتک
کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دونون پہاڑون طی کی ف ح طی بالفتح قبیلہ کا نام ہے اور جبلین اوس قبیلہ کا دیار تہا اور جائے حاتم طائی کی ہے اوسمیں تمہ ترجمہ پہر متوجہ ہوئے ہم
طرف مدینہ کی یہانتک کہ آئے ہم وادی قری میں پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ ہوا
دس وسق کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف ح اس حدیث میں معجزے ہیں آنحضرت کی ایک تو میوہ بتانا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پہینک دیا اور تہا
کہ ہوئی یہہ معجزے اس واسطے ظاہر کرنی نبوت کی اوسمیں اہل نفاق کی ہے کہ ساتھ شبہ حضرت کی اور واسطے زیادتی یقین مومنین وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھَا ذِمَّۃً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَصِہْرًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ

رجلین یختصمان فی موضع لبنۃ فاخرج منہا قال فرأیت عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنۃ واخاہ ربیعۃ یختصمان فی موضع لبنۃ
فخرجت منہا رواہ مسلم ۔ اور روایت ہے ابوذر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کروگے مصر کو کہ نام ہے شہر
معروف کا اور مصر ایک بستی ہے کہ نام رکہا جاتا ہے اوسمین قیراط ف ع ح یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر بازاریوں کی زبان پر معاملات میں بہت جاری رہتا ہے بسبب شدت
اونکی کے معاملات کے اور قلت مروت کے اور عدم مسامحت کے پس منافی نہیں ہے اسکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنے قیراط کے اور بعضی حدیث کی یہہ ہیں کہ اور
قوم کی زبان پر ... ہے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ ذکر ایسے چیز حقیر وخسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد کے
مختلف ہونیکی ... بیسوان حصہ دینار کا ہے اور عراق میں بیسوان حصہ دینار کا اور باوجود اسکے دنی ہونی اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کی حقوق رعایت کرنے کے
اور بعد ... ذکر ہونیکی ترجمہ ہے پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کروگے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والو سے یعنی ساتھ درگذر اور معاف کرنے کے اونچیز سے کہ بری جانو اور نہ
... ان سے بیچ افعال واقوال اونکی اونکی برائی پہنچانی پر اسلیے کہ اہل مصر کیلیے ذمہ ہے یعنی امان و حرمت ہے یا ہیم ہی آنحضرت کی ایلیہ ماں ونکی ماریہ
قبطیہ اونہین کی قوم میں سے تہین اور اونکی لیے قرابت ہے یا جانب ہاجرہ ابراہیم کی ماں کی سے آہیں کہ وہ بہی ونہین مین کی تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ... ف ع ح ... مصاہرت مختص ساتہہ ماریہ کی ہے اور ذمہ ساتہہ ہاجرہ کی بعد از ان ذکر کیا آنحضرت نے حال
اونکی ... کا کہ ایک اینٹ کی جگہہ پر جہگڑتے اور لڑتے ہیں کر فرمایا پس جب دیکہو تم دو شخصونکو کہ جہگڑتے ہیں ایک اینٹ کی جگہہ پر پس نکل تو مصر سے ف ع ح
... فاخرج ... لیکن آنحضرت نے یہان خطاب خاص ابوذر ... کیا بسبب کمال شفقت کی ... اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو
... کہا پس دیکہا مین عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اونکی بہائی ربیعہ کو کہ جہگڑتے تہی دونون بیچ جگہہ ایک اینٹ کی پس نکلا مین مصر سے نقل کی
... ف ع ح ... یہہ ... واقع ہوا حضرت عثمان کی آخر عہد میں پس ظاہر کیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہہ حادثہ درپیش آویگا مصر میں اور سرہونگے یہی
... اور شرور اور سبب ... مانند نکلنے مصریونکے عثمان کے قتل کی لیے اور پہر قتل کرنے اونکی محمد بن ابی بکر کو ... وہ حاکم تہے اونپر حضرت علی کی طرف سے
... حضرت نے فرمایا کہ جب جہگڑا ہونے لگے وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانوں سے ... اونہون نے وعن حذیفۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اصحابی وفی روایۃ قال فی امتی اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا
حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم تکفیہم الدبیلۃ سراج من نار یظہر فی اکتافہم حتی ینجم فی صدورہم رواہ مسلم
اور روایت ہے حذیفہ سے او نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیونمین اور ایک روایت ہے میری امت میں ہیں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہونگے بہشت میں
اور داخل ہونا کیا ہے نہ پاوینگے جنت کی بو یہانتک کہ پیٹہی اونٹ سوئی کی ناکی میں ف ش ح یہہ مبالغہ و تعلیق بالمحال ہے جیسیکہ قرآن مجید میں آیا ہے کفار کے
حق میں لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق اصحاب کا منافقونپر کرسکتی ہیں ارادہ امت دعوت کی لیکر یا اطلاق صحابی کا نہیں کرسکتی مگر
باعتبار ظاہر کے ... اونکی درمیان صحابہ کی ساتہہ کہنی کلمہ شہادت کی حال یہہ ہے کہ یہان اونکو صحابی مجازا کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکی صحابہ میں اور
... مراد ہوسکتی ہیں ... آنحضرت نے بعضی خواص اور معتبر لوگونکو احوال اس فرقہ بدبخت کی اطلاع دی تہی تاکہ اونکی شر سے پر
حذر رہیں اور لیلۃ العقبہ میں وقت پہرنے آنحضرت کی غزوہ تبوک سے مکر و خدع اونکا بنسبت آنحضرت کی وجود میں آیا جیسا کہ سیر کی کتابونمین مذکور ہے اور ذکر
کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ وہ چودہ تہی پہر دو نی توبہ کری تہی اور بارہ نفاق ہی پر مرگئے بسبب مخبر صادق کی ترجمہ آٹہہ اون بارہ منافقون سے دفع
کریگا اونکی شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ش ح دبیلہ ساتہہ پیش دال مہملہ و زبر باء ... تصغیر دبل کی پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کی پیٹ میں اور اکثر ہلاک
کردیتا ہے اور قاموس میں ... ہے کہا اور بعضی ... سختی کی ہی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈہونمین ف ش ح یہہ تفسیر ہے دبیلہ کے

اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ کلام حذیفہ سے ہی گویا مراد ورم حار ہی ترجمہ یہانتک تمام ہوگا اثر او حرارت کا اونکی سینو نمین نقل کی یہہ مسلم نی ف یعنی پہونچ
مین روایت کیا گیا ہی حذیفہ سی کہ آنحضرت نی معلوم کروادیا تہا مجکو اونکی تین ورد و ہلاک ہوئی اوسطرح کہ جلیسی خبر دی تہی حضرت نے ق سَنَدُ کو حَدِيث
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ
الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگی ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے لاعطین ہذہ الرایۃ غدا بیچ مناقب علیؓ کی اور حدیث
جابر کی کہ سرا اوسکا یہہ ہے من یصعد الثنیۃ بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ کہا نکلی ابوطالب چچا آنحضرت کی طرف شام کی یعنی تجارت کی لیی جیسا عادت اہل مکہ کی تہی اور نکلی ساتہہ اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان شیخون قریش کی یعنی چند اشخاص سردار یا بڈہی قریش کی ہمراہ تہی اور آنحضرت اوسوقت مین بارہ برس کی تہی پس جبکہ وارد ہوئی راہب یعنی
زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا نصرانی تہا اور تہی یعنی اوسکی موضع مین کہ نام اوسکا بصرہ تہا بلاد شام سی پس کہولی کجاوا اپنی پس باہر نکلا طرف اونکی راہب
یعنی ملاقات کی لیی اور تہی یعنی لوگ قریش وغیرہ تین یہلی اس سی کہ بار بار سفر کرتی گذرتی اوسکی مکانپر نہین نکلتا وہ طرف اونکی کہا راوی نی پس وہ کہولتی تہی
کجاوی اپنی پس شروع کیا کہ ڈہونڈتا پہرتا تہا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتہہ رسول خدا صلعم کا کہا یہہ ہے سردار عالمین کا یہہ ہی رسول رب العالمین
کا یعنے طرف عالمین کے بہیجا ہی اوسکو اللہ تعالی نی سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کی لوگون کی لیی پس کہا راہب کو بعضی شیخون نی قریش مین سی کہانسی جانتا
ہے تو حال اوسکا کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئی اس راہ سی کہ درمیان دو پہاڑونکی ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتہر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور
نہین سجدہ کرتی ہین پتہر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مہر نبوت کی جو کہ واقع ہی اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے ف
اور اور روایتون مین آیا ہی کہ وہ راہب اوٹہا اور آنحضرت کو گلی سی لگایا اور حضرت کے احوال اور صفات شریف پوچہین کسطرح سوتی ہین اور کہاتی پیتی ہین اور کیسی اخلاق رکہتی ہین وغیر ذالک اور
موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب مین تہا ترجمہ پہر گیا راہب یعنے اپنی مکان مین اور تیار کیا قافلہ کی لیی طعام جس وقت کہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تہی حضرت بیچ چرانی اونٹونکی پس کہا راہب نے
قریش کو کہ بہیجو کسیکو اونکی پاس کہ مدارک کہانیکا اونہین پر ہے پس تشریف لائی حضرت یعنی بلانا بہیجنی کسیکی یا پہلی اوسکی سے الکین حضرت پر ایک ابر تہا سایہ کیے ہوئی پس جبکہ
نزدیک ہوئی آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کیے تہی وہ ہون کی طرف سایہ درخت کی یعنی وہ پہلی ہی درخت کی سایہ مین ہو بیٹہی تہی پس جبکہ بیٹہی آنحضرت جہک آیا سایہ درخت
کا حضرت پر ف اگرچہ سایہ ابر کا مبارک سر پر تہا لیکن اسلی اعزاز اور امتیاز اونکی مجلس مین سایہ درخت کا بہی آیا یا سایہ ابر کا جاتا رہا ہوا ور جہک آیا ہو سایہ
درخت کا اظہار معجزہ کی لیی اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سی تہا لیکن کبہی ہی نہین ہمیشہ نہ رہتا تہا بلکہ کبہی کبہی ہوتا تہا وقت احتیاج کی ترجمہ پس کہا راہب نے دیکہو طرف

سایہ درخت کی کہ جہاں آیا ہی اوپر شرح یعنی اگر نہین دیکھتی ہو تم اپنے آسمان کو تو زمین کی سایہ کو تو دیکھو لیکن یہہ سب جانہ نے انکو دلوں کا اندہا کر رکہا تہا کہان دیکھتی جیسا
دیکھنا کہ کلام آگے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وتریٰہم ینظرون الیک وہم لایبصرون پس کہا راہب نے قسم دیتا ہون تمکو اللہ کی بتاؤ کون آگے ہم تم مین ولی اوسکا
یعنی قریب تر متولی امور اوسکا کہا لوگون نے ابو طالب پس ہمیشہ یعنی ٹہری رہا راہب قسم دیتا ابو طالب کو یہانتک کہ پہیر دی محمد کو مکہ کی طرف یہانتک کہ پہیر دیا اور بہیجدیا
ابو طالب نے آنحضرت کو مکہ مین شرح آیا ہی کہ راہب ڈرتا تہا کہ مبادا انکو روم مین لیجاوین اور وہ درپی انکی قتل کی ہون روایت ترمذی اور حاکم لائی ہین کہ اس
قریب سات آدمی روم کی آنحضرت کو ڈہونڈہتی پہرتی تہی اور درپی انکی قتل کی تہی پس پیش آیا راہب اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہہ کہا اونہون نی
یہہ پیغمبر اس مہینی مین باہر نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہی کہ لوگون کو وہان نہ بہیجا ہو اونہون نی تاکہ وہ آوین تو مار ڈالین پہیر اوس نی کہا خبر دو تم مجکو کہ اگر چاہا ہو
خدا نی ایک امر کو کہ مقدر کری اوسکو کوئی شخص اوسکو تغیر دی سکتا ہی کہا اونہون نی نہین پس کہا راہب نی تو بیعت کرو اوس سی اور بیعت کرو ساتہہ اوسکی یعنی وہ نبی ہو خواہ
نہو بڑی مرتبہ کا تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہنچا سکتی کی اوسکی بعداری اور اوسکی احتیاط کرو اور اس خیال خام سی باز آؤ ترجمہ اور جب ابو طالب نی آنحضرت کی کیطرف پہیر تو
بہیجا ساتہہ آنحضرت کی ابو بکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کردیا اونکی راہب نی کعک اور روغن زیت نقل کی ترمذی نی وضہ کہا کعک کی تفسیر نہ کی ابن ملک نی اور کہا ایک شارح
نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاوان دیکا تہا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکی رجال صحیحین یا ایک ان دونون
سے ہین لیکن ذکر ابو بکر اور بلال کا اسمین غیر محفوظ ہی تنا قصہ کسی راوی کی وہم سی نقل ہو گیا ہی اسلئی سن شریف آنحضرت کا اون ایام مین بارہ برس کا تہا اور ابو بکر
حضرت سی دو یا اڑہائی برس چہوٹی تہی اور بلال تو اون دنون شاید پیدا ہی نہوئی ہونگی تہی پس یہہ کہنا کہ ابو بکر نی بلال کو ساتہہ کر دیا نہین آتا اور اسیلیے
ذہبی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نی بطلان اسکا کیا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہین ہی اسمین مگر
یہہ لفظ یعنی بہیجنا ابو بکر کا بلال کو تو ہی پس محقق یہہ ہوا کہ یہہ حدیث صحیح ہی سوا اس کلمہ مذکورہ کی کہ وہ وہم راوی سی نقل ہوگیا ہی وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا تہا مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم بیچ بعضی گرد نواح مکہ کی پس نہ
سامنی آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتہر جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی
شرح ظاہر یہہ ہی کہ علی رضی اللہ عنہ سنتی تہی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیے اور کرامت ولی کی لیے اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی
سے معلوم ہوا ہو وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَهٗ جِبْرِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب معراج مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی
رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکی پس کہا اوسکو جبرئیل نی کیا ساتہہ محمد کی کرتا ہی تو یہہ سرکشی یعنی اور نہین سمجہتی تو نی ساتہہ غیر انکی
یا اگرچہ کی تو نی ساتہہ تمام انبیا کی ایسی چاہیی کہ نی پس نہین سوار ہوا تجپر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک انسی شرح اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی
کہ اوس براق پر اور انبیا بہی سوار ہوئی تہی اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہو گیا براق اور بہنی لگا اوس سے
پسینہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی شرح آیا ہی کہ وہ اچہلتا تہا مارے خوشی کی کہ حضرت مجپر سوار ہونگی اور جبرئیل نی گمان کیا کہ
یہہ ازراہ شوخی کی اچہلتا ہی پس انکی اس گمان بیجا نی پر مارے شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہو گیا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کے اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کے پس سوراخ کیا ساتھ اشارہ کے پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے
یا آنحضرت نے ساتھ اوس پتھر کے براق کو نقل کی یہ ترمذی نے ف ع باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا
باندھتے تھے پس اسمین اور اوسمین تطبیق یون دیجاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہہ ہو کہ تہا اوسمین حلقہ اور وہ بند ہوگیا ہو گا پس کہولدیا اوسکو جبرئیل نے

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكَى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا قَالَ ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے یعلے بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزین یعنی معجزات تین دیکہین مین نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر مین اوسوقت کہ ہم چلے جاتے تہے ساتھ آنحضرت کے ناگہان
گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کہینچا جاتا ہے اوس پر پس جب دیکہا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی پہر رکہدی گردن اپنی یعنی زمین پر پس ٹہر گئے آنحضرت اوسکے
پاس اور فرمایا کہ کہان ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتہہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ مین نہین
بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہہ ہے کہ یہہ اونٹ ایسے گہر والونکا ہے کہ نہین انکی لیے
معیشت سوا اسکی ف شارح مراد رکہتا تہا کہ گہر والے اپنی تین اور اپنی عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہ ذکر کیا تو نے یہہ حال اوسکا یعنی پس جان
کہ مین نہین چاہتا تہا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانی کی لیے نہ اور کسی غرض کے لیے سو اسکی تحقیق اسنے گلہ کیا تہا بہت یعنی کام کا اور کم دینی چارہ کا پس جبکہ یہہ
ہوا کہ بیچتا نہین ہے تو تو پس بہلائی کرو اوس سے ف یعنی ساتہہ بہت دینے دانہ چارہ کی اور کم لینی کام کی باوجود دینے دانہ کی بہت دینی چارہ کی اور کم لینی کام کے
اور قلت ان دونون کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بہت لے اسکی ظلم ہے کہ کام بہت لی اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پہر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل
مین پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف جگہہ اپنی کی
پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مین نے آنحضرت سے آنا اور پہر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تہا اپنی
پروردگار سے اسمین کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم پر پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا تہا سلام کی لیے کہا یعلی راوی نے پہر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی
پر یعنی چشمہ پر پس آئی اوسپر ایک عورت ساتھ ایک بیٹی کے پاس آنحضرت کے پاس لائی ایک عورۃ اپنی بیٹی کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی جنون کو
یا شیطان کو اوسمین تہا کہ باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول خدا کا پہر چلے ہم پس جبکہ پہرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال
اوس لڑکے کا کہ دیوانہ ہوگیا تہا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی بہیجا آپ کو ساتھ حق کے نہین دیکہی ہم نے اوس لڑکے سے کوئی چیز کہ وہ کہین ہم
اوسکو بعد جانے آپکے کی یا بعد دعا کرنی آپکے نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

لایی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میرے کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت ہمارے کھانی طعام صبح شام کی یا وقت کھانی طعام
صبح وشام کی اور ایک شارح نی کہا صبح وشام پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی ورنکلا اوسکی پیٹ سی مانند کالی
پلے کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو جالس حزین قد تخضب
بالدم من فعل اھل مکۃ فقال یا رسول اللہ ھل تحب ان نریک آیۃ قال نعم فنظر الی شجرۃ من ورائہ فقال ادع بھا فدعا بھا فجاءت
فقامت بین یدیہ فقال مرھا فلترجع فامرھا فرجعت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسبی حسبی رواہ الدارمی
اور روایت ہے انس سے کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی تہی غمگین اسحالمین کہ تحقیق رنگین ہو رہی تہی آنحضرت ساتھ خون کی سبب ایذا اہل مکہ کے
ف ع مراد بدسلوکی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا تہا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہنچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تہی ترجمہ پس
کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہاؤں تمکو ایک معجزہ **ف** ع یعنی تمہارا کہ نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہہ محنت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دکہاؤ پس دیکہا جبرئیل نی طرف ایک درخت کی پیچہی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس
بلایا آنحضرت نی اوسکو پس آیا اور کہڑا رہا روبرو حضرت کی یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا
نی کفایت ہی مجکو کفایت ہی مجکو نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ح یعنی بیچ تسلی اور دفع غم اور شدت کی یہہ بزرگی میری پروردگار کی طرف سے اور یہہ دلیل
ہے اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موثر ہی بیچ حصول الیقین اور دفع غم وحزن کی اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب اور بزرگی درگاہ حق مین ہو اگرچہ کچہہ غم وحزن دشمنونکی
ہاتہہ سے پہنچے تو صبر کرنا چاہیی ور اجر بقدر مشقت و رنج کی ہوتا ہی **وعن** ابن عمر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاقبل اعرابی
فلما دنا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قال ومن
یشھد علی ما تقول قال ھذہ السلمۃ فدعاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بشاطئ الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت
بین یدیہ فاستشھدھا ثلثا فشھدت ثلثا انہ کما قال ثم رجعت الی منبتھا رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عمر سی
کہ کہا تہا ہم ساتہہ آنحضرت کی ایک سفر مین یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہین کوئی
معبود سوای اللہ کی کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر چیز
کہ کہتی ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا
اوسکو حضرت نی اسحالمین کہ آنحضرت نالہ کی کنارے پر ٹہہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کی پس گواہی طلب
کی اوس سے حضرت نی تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع مین اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہین پہر گیا طرف
جگہہ اپنی کی یعنی جہانسی آیا تہا پہر وہین چلا گیا نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ھذا العذق من ھذہ النخلۃ یشھد انی رسول اللہ فدعاہ رسول اللہ علیہ السلام فجعل ینزل
من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابی رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سے جانون مین کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤن مین اس خوشہ کو اس
کہجور کی درخت سے اسحالمین کہ گواہی دی کہ مین پیغمبر اللہ کا ہون پس بلایا اوسکو آنحضرت نی پس اترنی لگا وہ خوشہ کہجور سی یہانتک کہ گرا وہ زمین پر طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نی پہر جا پس چلا گیا وہ جہانسی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہہ ترمذی نی اور صحیح کہا اوسکو

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستثفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہی ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتہہ اوسکی تہا پس لی بھیڑیے نی ریوڑ مین سی ایک بکری پس ڈہونڈا اوس بھیڑیے کو چرواہی نی یہانتک کہ چہڑایا اوس بکری کو بھیڑیے کی مونہہ سی کہا ابوہریرہ پس چڑہا بھیڑیا ایک ٹیلی پر پس بیٹہا بطور بیٹہنی بھیڑیے کی کہ کولی زمین پر رکہتا ہی اور پانو کہڑی اور داخل کی دم درمیان دونون پانو اپنی کی اور کہا بھیڑیے نی کہ تحقیق قصد کیا مینی یا قصد کیا تو نی طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نی پکڑا تہا مینی رزق پہر چہڑا لیا تو نی اوسکو مجہسی پس کہا اوس شخص نے ف ع یعنی چرواہی نی کہ نام اوسکا اہبان بن اوس خزاعی تہا اور کہا جاتا تہا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہی اللہ کی نہین دیکہا مینی عجوبہ مانند عجوبہ آجکی دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین دیکہا مینی بھیڑیا بولتا مانند آجکی دن کی پس کہا بھیڑیے نی عجیب تر اسحال سی حال ایک شخص کا ہی بیچ کہجور کی درختون کی کہ واقع ہین درمیان دو سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ ہین اور مراد شخص سی آنحضرت ہین اور لفظ حرتین ساتہہ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہی اور حرہ زمین کالی پتہرون والی درمیان دو پہاڑون کی پہاڑون مدینہ کی سی ترجمہ خبرین پہنچاتا ہی تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئے اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی بعد تمہارے ف ع یعنی جو کہ پہلی تمہاری گذر گئی ہین انکی خبرین دیتا ہی اور جو کہ بعد تمہاری ہونگی دنیا مین اونکی اور احوال عقبی کی خبرین دیتا ہی ترجمہ کہا ابوہریرہ نی پس تہا وہ شخص چرواہا قوم یہودی ف ع آگاہ رہی اوسپر کہ جو مضمون لکہا کہ وہ شخص خزاعی تہا پہلی کہ خزاعہ نہین تہی یہود مگر یہہ کہ کہا جاوی کہ وہ یہودی ہوگیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبردی اونکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نی کہ یہہ حالت اور مانند اسکی علامتین ہین پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہی شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گہر سی پس نہ پہریگا اور نہ آویگا اپنی گہر کو یہانتک کہ خبر دیگی اوسکو پاپوشین اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گہر والون نی پیچہی اوسکی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنۃ مین

وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہی ابی العلاء سی کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ آنحضرت صلعم نوبت بہ نوبت کہاتی یعنی قسمت ہو کر کہاتی تہی ایک بڑی پیالہ مین صبح سی رات تک یعنی تمام روز اوٹہتی دس کہا کر اور بیٹہتی دس کہانیکو کہا ہمنی یعنی سمرہ سی پس کیا چیز تہی کہ مدد کیا جاتا تہا پیالہ ساتہہ اوسکی یعنی کہانسی اور کہانسی اوسکو مدد پہنچایا جاتا تہا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سی تعجب کرتا ہی تو ف ع یہہ خطاب ابو العلاء کو کیا منجملہ کہنی والون مین آپ لیکی وہ تابعین مین سی ہین اور خطاب عام ہی یعنی تعجب کرتا ہی تو مخاطب ترجمہ نہ مدد کیا جاتا مگر اس جگہ سی اور اشارہ کیا ساتہہ ہاتہہ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نی ف ع یعنی نہین بڑہ جاتا تہا اوسمین طعام مگر عالم بالا کی سبب سی یعنی ترقی برکت کی اوسمین آسمان سی آتی اور اسمین اشارہ ہی طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہہ یا تو قول سمرہ کا ہی اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر ہی اور یا قول آنحضرت کا ہی اور قائل صحابہ لیکن یہہ احتمال نہایت بعید غریب ہی

وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کی تین سو پندرہ آدمیوں میں ف ح مشہور
یہہ ہے کہ نکلے تین سو تیرہ ان میں کہ ستتر مہاجرین میں سے تہے اور دو سو چھتیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہہ یعنی صحابہ ننگے پانوں ہیں پس سواری دے تو انکو الہی
تحقیق یہہ ننگے بدن ہیں کہ سوا تہمد کے کچہہ نہیں رکہتے پس لباس دے تو انکو یا الہی تحقیق یہہ بہوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں قوت پاویں طاعت کی
پس فتح دی اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے یعنی مشرکین کو یہانتک کہ قتل کیے گئے ستر اور بندی میں آئے ستر پس پہر گئے صحابہ بدر سے کہ نہیں تہا ان میں سے کوئی
شخص مگر حال یہہ کہ پہرا ساتہہ ایک اونٹ کے یا دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع بسبب پانے گہوڑوں و اونٹوں اور کپڑوں اور کہانوں کی غنیمت
میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصًا باین سرعت و خصوصیات اور یہہ
تمام نتیجہ صبر کا تہا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ان الصبر علی ما یکرہ فیہ خیر کثیر پہر یہہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے والآخرۃ خیر و ابقی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق
تم مدد کیے جاؤگے یعنی دشمنوں پر اور پاؤگے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتہہ اس چیز کی کہ زمانہ آئندہ میں واقع
ہوگی پس جو شخص کہ پاوے یہہ یعنی جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنی میں تا کہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتہہ بہلائی کے اور منع
کرے بری بات سے نقل کی یہہ ابو داود نے ف ح یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے میں نہ پڑے اور یہہ اشارہ ہے طرف آیت کے الذین
ان مکنٰہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر الخ

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً مِّنْ اَہْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاۃً مَصْلِیَّۃً ثُمَّ اَہْدَتْہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْہَا وَاَکَلَ رَہْطٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِرْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَہُوْدِیَّۃِ فَدَعَاہَا فَقَالَ سَمَمْتِ ہٰذِہِ الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ہٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا مِنْہُ فَعَفَا عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْہَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاہِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ حَجَمَہٗ اَبُوْ ہِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَہُوَ مَوْلًی لِّبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق
ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بہنی ہوئی میں پہر تحفہ لائی اوسکو روبرو حضرت کے ف ع نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تہا جو
سلام بن مشکم کی آیا ہے کہ اوس عورت نے پوچہا کہ آنحضرت بکری میں سے کس جگہہ کی گوشت کو پسند کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست گوشت کو پس ایک بکری کا بچہ رکہتے
تہا اوسکو ذبح کیا اور اوس میں بسیار زہر ملایا کہ اوسی وقت ہلاک کر دے اور دست اور شانہ میں بہت ملایا اور رکہا سامنے آنحضرت کی اور صحابہ کی کہ حاضر تہے ترجمہ
پس لیا آنحضرت نے دست اور کہایا اوسمیں سے اور کہایا ایک جماعت نے آنحضرت کی یاروں میں سے ساتہہ حضرت کے پہر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اوٹہاؤ ہاتہہ اپنے یعنی روکو
ہاتہہ اور نہ کہاؤ اور بہیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے
کس نے خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو اسنے کہ میرے ہاتہہ میں ہے فرمایا یہہ اشارہ کر کر طرف دست کی کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر
ملایا ہے میں نے یہہ کہہ کر اگر ہے محمد نبی تو ہرگز نہیں ضرر کریگی یہہ بکری زہر آلودہ ف ح بسبب اسکے کہ زہر انبیا میں ایسا اثر نہیں کرتا ہے کہ مار ڈالے یا بسبب
اسکے کہ موت آنحضرت کی پہلے تمام کرنے دین کے اور کامل کرنی دعوت کے متوقع نہیں ہے اور احتمال اول میں خلجان کرتا ہے یہہ جو کہتی ہیں کہ وفات آنحضرت کی بسبب اس کے تہی

اوس نے زہر کی ہوئی کہ خیبر مین کہایا تہا لیکن یہہ روایت صحیح نہین ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ کسی نے کہا آنحضرت سی کہ آپکو تاثیر کرتا ہی وہ زہر کہ دیا تہا خیبر مین فرمایا ہمین
پہنچتا مجکو مگر کہ جو کچہہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے ترجمہ اور اگر نہین ہے وہ پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سے پس درگذر کیا اوس عورت سے پیغمبر خدا
صلعم نے اور نہ سزا دی اوسکو ف ش ا ع اور بعضون نے کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہین کی گئی ور سلیمان تیمی نے مغازی مین لایا ہے بعد کہنا و تکلمت فلن نضرہ
یہہ الفاظ وان کنت کاذبا ارحت الناس منک قد استبان لی انک صادق وانا اشہدک ومن حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ کہا طیبی نے
کہ اسمین اختلاف ہے اصلی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان دونون مین یہہ ہے کہ حضرت نے معاف
کیا اوسکو ابتدا امر مین پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون مین سی کہ خلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس بیوہ کی قتل کرنیکا پس
قتل کی گئی بدلی اوسکی ترجمہ اور مری وہ اصحاب آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نے اوس بکری مین سے یعنی بعض اونمین سی مرا اور رہ بشر مین یا پچہنی لیتی آنحضرت نے
درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کی کہ کہایا بکری زہرالودہ مین سے پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نے کہ نام اوسکا یسار حجام تہا ساتہہ شاخ کی اور چہری
چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار مین سی نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ اَنَّهُمْ سَارُوْا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوْا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَعْتُ
عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اِرْكَبْ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهٗ فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى
مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا
نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا
الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کے پس بہت دراز کیا چلنا یہانتک
کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق مین چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی پس ناگہان دیکہا مینی ہوازن
کو تمام قبیلہ ہی ویرا اونٹ باپ اپنے کی ف ش ا ع ح یعنی سب آئے ہین یہہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق مین کہ سب آئے ہون اور کوئی پیچہی نہ رہ جائے
اور اصل اسکی یہہ ہے کہ ایک قوم عرب مین سی ایک جگہہ سی اوٹہہ کہڑی رہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی تہی
اونکی باپ کی تہی اور قاضی نی کہا کہ علی یہان بمعنی مع کی ہی اور یہہ ضرب المثل ہی عرب مین اوسکا سبب یہہ تہا کہ ایک قوم کو عرب مین سی پیش آیا اوٹہہ کہڑی رہنا
اپنی موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور نہ چہوڑا پیچہی اپنی کچہہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نی اوسکو بہی ساتہہ اپنی پس کہا اورون نی
جاؤا علی بکرة ابیهم پس ہوگئی یہہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہو اونکی پاس اونٹ ور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نی کہا کہ ایک شخص سب
اپنی اولاد کو اونٹ پر لیجاتا تہا اوسپر یہہ ضرب المثل ہوئی ش ت دیکہا مینی ہوازن کو ساتہہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کی کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کی
پس مسکرائی آنحضرت یعنی از راہ تعجب کی نیکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہہ غنیمت ہی مسلمانون کی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کری ہماری آج کی رات کہا

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ مین محافظت کرونگا یارسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے پر پہر فرمایا حضرت نے کہ متوجہ ہو اس
راہ کو کہ پہاڑ مین ہے یہانتک کہ ہووے تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کے پس جبکہ صبح کی ہمنے نکلے آنحضرت طرف جگہہ نماز اپنے کی یعنی جو جگہہ کہ نماز کے لیے بنارکہی تہی پس پڑہیں
آنحضرت نے دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا معلوم کیا تمنے اپنے سوار کو ساتہہ حس کے یعنی دیکہا تمنے اوسکو یا سنتے اواز اوسکی پس کہا ایک شخص
نے یارسول اللہ نہین پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز مین دیکہنا کنکہیون سے طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑہ چکے حضرت نماز
فرمایا خوش ہو وپس تحقیق آیا سوار تمہارا اگہبانی کرتا تہا پس شروع کیا ہمنے دیکہنا درمیان درختونکے بیچ درہ پہاڑ کی پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کہڑا
ہوا اوپر پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار یا اوتر کر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق مین روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا مین اوپر بلندی اوس درہ پہاڑ کی جہان کہ حکم فرمایا تہا
مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی مینے آیا مین دونون دروں پہاڑ کی مین یعنی دونون راہون اور جوانب پہاڑ مین بخوف اسکی کہ ہووے اوسمین کوئی چہپا ہو اپس نہ دیکہا
مینے کسیکو پس فرمایا انس بن ابی مرثد کو آنحضرت نے کہ کیا اوترا تہا تو آجکی رات یعنی گہوڑے سے کہا اونہون نے کہ نہین اوترا مین مگر نماز پڑہنے کے لیے یا استنجا
کرنیکے لیے فرمایا آنحضرت نے پس نہین تجہپر حرج اسمین کہ نہ کر تو بعد اس شب کے نفل کی پہلے ہو وے اور وقت ف ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضایل سے ایسے کہ
عمل تیرا آجکی رات کا کافی ہے اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت مین غرضکہ مراد عمل سے نوافل خیرات ہین نہ فرائض کیونکہ وہ نہین ساقط ہوتے اور بعضون نے کہا کہ اوُر
عمل سے ہمین جہاد ہے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ادْعُ اللّٰہَ فِیْھِنَّ بِالْبَرَکَۃِ
فَضَمَّھُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْھِنَّ بِالْبَرَکَۃِ قَالَ خُذْھُنَّ فَاجْعَلْھُنَّ فِیْ مِزْوَدِکَ کُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ فِیْہِ یَدَکَ فَخُذْہُ وَلَا تَنْثُرْہُ نَثْرًا
فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِکَ التَّمْرِ کَذَا وَکَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَکُنَّا نَاْکُلُ مِنْہُ وَنُطْعِمُ وَکَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ رض فَاِنَّہٗ اِنْقَطَعَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ لایا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گنتی ایک کہجورین یعنی کئی پس کہا مینے یارسول اللہ دعا کیجیے انمین
ساتہہ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت انمین پس انکو لیا پس لیا اونکو آنحضرت نے اپنے ہاتہہ مین پار کہا ہاتہہ اپنا او پہر پہر دعا کی آنحضرت نے میرے لیے انمین ساتہہ
برکت کی یعنی ساتہہ برکت کی انمین اور کثرت خیر کی اونکی کہانیمین باوجود باقی رہنے اونکی کی فرمایا کہ لے انکو پس رکہہ انکو اپنے توشہ دان مین جب چاہے تو
کہ لیوے تو انمین سے کچہہ پس داخل کر توشہ دان مین ہاتہہ اپنا پس لے کہجور اوسمین سے ورنہ جہاڑ تو اوسکو جہاڑنے کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹہا
لے مین اون کہجورونمین سے اتنے اور اتنے وسق راہ خدا مین پس تہے ہم یعنی مین اور یار میرے کہاتے اونمین سے اور کہلاتے اور تہا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری
کمر سے یہانتک کہ ہوا اون شہید ہوئے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان کہل پڑا اور جاتا رہا ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد
شایع ہوتا ہے جو لوگون مین تو برکت اوٹہہ جاتی ہے آیا ہے کہ ابوہریرہ اوس روز کہتے تہے کہ لوگون کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تہیلے
کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ صحیح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَیْشٌ لَیْلَۃً بِمَکَّۃَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْہُ
بِالْوَثَاقِ یُرِیْدُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ بَلِ اقْتُلُوْہُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ بَلْ اَخْرِجُوْہُ فَاَطْلَعَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِکَ فَبَاتَ
عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِکُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا
یَحْسَبُوْنَہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا اِلَیْہِ فَلَمَّا رَاَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰہُ مَکْرَھُمْ فَقَالُوْا اَیْنَ صَاحِبُکَ ھٰذَا قَالَ لَا اَدْرِیْ فَاقْتَصُّوْا اَثَرَہٗ
فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَیْھِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَاَوْا عَلٰی بَابِہٖ نَسْجَ الْعَنْکَبُوْتِ فَقَالُوْا لَوْ دَخَلَ ھٰھُنَا لَمْ یَکُنْ نَسْجُ الْعَنْکَبُوْتِ عَلٰی بَابِہٖ فَمَکَثَ
فِیْہِ ثَلٰثَ لَیَالٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ مین یعنی دار الندوہ مین اور حاضر ہوا ساتہہ اونکے شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضوں نے اونمین سے جب صبح ہو پس باندہو اوسکو ساتہہ بندہن کے یعنی قید کرو اوسکو مراد رکہتے تہے ساتہہ دونون ضمیر و مستتر اور بارز کے سے جناب

کہا بعضے مشرکین نے بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضوں نے بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ اہانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نے اونکی بدخواہی کی اس آیہ میں
وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یہہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈرے اور جمع
ہوئے دار الندوہ میں مشورہ کرنیکے لیے حضرت کی امر میں پس آیا اونکے پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ میں نجد سے آیا ہون سنا میں نے جمع ہونا تمہارا پس چاہا میں نے
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ شبہہ ہوگی تم مجھسے عقل و خیرخواہی میں پس کہا ابو البختری نے کہ میری رای یہہ ہے کہ قید کرو اوسکو کوٹھری میں اور بند کرو سوراخ
اوسکی سوای ایک کہڑکی کی کہ ڈالا کرو اوسمین سے کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوے پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بُری را [illegible] ہے آوینگی تمہارے پاس لوگ لڑینگے
تمسے اوسکی قوم میں سے اور چہڑا لیجاوینگے اوسکو تمہارے ہاتہہ سے پہر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رای میری یہہ ہے کہ [illegible] دبلوا اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سے
پس نہیں ضرر کریگا تمکو جو کچھہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بہی بری رای ہے خراب کریگا وہ اور قو [illegible] تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اوسکے اور لڑیگا وہ تمسے
ساتہہ لیکر اونکو پہر کہا ابوجہل نے کہ میری رای یون ہے کہ لو تم ہر قبیلہ میں سے ایک ایک جوان او [illegible] ہو تلوارین ماریں اوسکو سب ایکدفعہ پس پہیل جاوے خون
اوسکا سب قبیلوں میں یعنی اوسکی دمہ خون اوسکا ثابت ہو پہر نہیں ہاشم سب قریش سے لڑ سک [illegible] ی میں ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے وہ دیت تو دینگے
ہم دیت اوسکی پس کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق [illegible] ہو لیے اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹہہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے
اپنے پیغمبر کو اس مشورہ پر ف ع یعنی جبرئیل آئے اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سو رہین حضرت علی رض کی اپنے بچہونے پر اور نکلیں ساتہہ ابی بکر رض کے
طرف غار کی ترجمہ پس رات گذارے علی رض اوپر بچہونے نبی صلعم کی اوس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم اور ساتہہ ابی بکر کے یہانتک کہ پہنچے غار ثور پر ف یعنی ہجرت کرکر پہاڑ ثور کی غار میں چہپے تین شب اور جب
حضرت گہر سے نکلے تہے مشرک جو دروازے پر کہڑے تہے اونکی سامنے سے گذرے ہیں اور وہ مطلع ہوئے ہیں آنحضرت نے کلام کیا اونسے یہہ قصہ غریب اور معجزہ عجیب ہے کہ شرح میں ذکر کیا ہے ہمنے اوسکو
اور تاریخ مدینہ میں بیچ ذکر ہجرت کے ہے اوسکی تفصیل مذکور ہے ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے اسحال میں نگہبانی کرتے تہے علی کی یعنی حضرت علی گہر میں تہے اور وہ کہڑے تہے گمان کرتے تہے
علی رض کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہہ تہا کہ آنحضرت گہر میں سوتے ہیں اور صلاح یہہ ٹہہری ہوئی تہی کہ رات کو اونکی نگہبانی کیجیے اور صبح کو کام اونکا تمام کیجیے
اور حال آنکہ وہ علی رض تہے اور آنحضرت اونکی سامنے سے باہر نکل گئے تہے ترجمہ پس جب صبح کی تو حملہ کیا اونہون نے اوپر یعنی اوس شخص پر وہ کہ بستر پر تہا یعنی
حضرت علی پر گمان آنحضرت کی پس جب دیکہا علی کو یعنی جگہہ حضرت کی رد کی اللہ تعالی نے بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نے یعنی علی رض سے کہ کہان گیا یہہ تیرا
یعنی آنحضرت کہا علی رض نے کہ نہیں جانتا میں پس چلے مشرک پیچہے حضرت کی نشان قدم پر یعنی کہوج میں لگے حضرت کی پس جب پہنچے مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہیں پس دیکہا اونہون نے غار کی دروازہ پر جالا مکڑی کا ف
ع کہ بعد اندر جانے آنحضرت کی اوس غار میں مکڑی نے جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہے اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتے محمد یہان نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہہرے آنحضرت غار میں تین رات دن نقل کی یہہ احمد نے ف ع داخل ہوئے آنحضرت
غار میں تو بہیجے اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈے دیے اونہون نے دروازے کی بیچ کی جانب میں اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنے اور بہی روایت کیا گیا ہے کہ مشرک
چڑہے اوپر غار کی ایسی جگہہ کہ اگر نظر کرتے اپنی قدموں کی طرف تو دیکہہ لیتے آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈرے ابوبکر رض آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہے
گمان تیرا ساتہہ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہے پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نے غار کی دیکہنے سے پس شروع کیا اونہون نے پہرنا گردا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نے
حضرت کو انتہی اور تفسیر بحر العلوم میں تحت آیہ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکہا ہے کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رض ہیں کہ ساتہہ آنحضرت کی نکلکر دونوں
صاحب جبل ثور کی غار میں چہپے تہے اوس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنے آنحضرت کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سے اوس غار میں جسوقت کہ کافر وہان
پہنچے کہ اگر ایک شخص مشرکون میں سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نے فرمایا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہہ سے ثابت ہوتا ہے کہ منکر صحبت

صدیق کا بسبب انکار نص کے کافر ہوتا ہے بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہے اور عائشہ رض سے روایت کیا گیا ہے کہ والدین میری وقت بلوغ
اور عاقل ہونے میرے دیندار تھے اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے ہوں اور جب مسلمانوں کو کفار نے ایذا پہنچائی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ دار ہجرت تمہارا مجھکو دکھایا ہے کہ کھجوروں والا ہے درمیان دو سنگستان کے بعد اوسکے مسلمانوں نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کے بھی مدینہ کو پھرے اور ابوبکر
صدیق نے بھی تیاری مدینہ کی جانے کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر اے ابوبکر امیدوار ہوں کہ مجھکو بھی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس روز سے ابوبکر نے ملازمت آنحضرت
کے علی الدوام اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر میں بندھے تیار رکھے پھر ایک روز ٹھیک دوپہر میں آنحضرت ابوبکر کے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھکو اذن
ہجرت کا ہوا ابوبکر نے ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسما نے زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گھر سے برفاقت اونکے آنحضرت مکہ سے
باہر نکلکر جبل ثور کے غار میں چھپے اور اللہ تعالی کی قدرت سے اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کے منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اوسکے منہ پر گھونسلا بناکر انڈے دیے اور
مکڑی نے جالا تنا کفار اوس غار کے منہ پر آگر یہ علامتیں دیکھکر پھرے اور جسوقت کہ دونوں صاحب کعبے سے باہر نکلے ابوبکر کبھی آگے آنحضرت کے اور کبھی پیچھے آنحضرت
کے ہوتے تھے اسلیے کہ کوئی کافر آگے یا پیچھے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہنچے تو آنحضرت کو وہاں کھڑا کیا اور اول آپ غار میں جاکر صاف کر کے آنحضرت کو اندر لیگئے
اور تین رات تک دونوں وہاں رہے اور اپنے دونوں اونٹوں کو حوالہ ایک شخص کے بنی الدیل میں سے کیا بوعدہ اسکے کہ بعد تین رات کے غار کے دروازہ پر حاضر کرے اور اوسکو رہبر
مدینہ کا باجرت مقرر کیا تھا اور ان تین شب میں عبد اللہ بن ابی بکر رات کیوقت کفار کی خبریں اونکو پہنچاتے تھے اور بعد تین شب کے وہانسے اونٹوں پر سوار ہوکر رہبر کو ہمراہ لیکر
براہ کنارہ دریا کے متوجہ مدینہ کی ہوئے جب مدیجہ میں پہنچے تو سراقہ بن مالک اونکے پیچھے نکلا اسلیے کہ کفار مکہ نے اوسکو مال بہت دینا مقرر کیا تھا اگر ان دونوں کو پاکر
کو مار ڈالے غرضکہ جب سراقہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کے نکلا اور قریب اونکے پہنچا تو پانو اوسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہوکر دری ہوا اور
ایسا نزدیک پہنچا کہ قرأۃ پیغمبر کی سنی اوسوقت دونو پانو اوسکے گھوڑے کے زانوں تک زمین میں دھسے اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نے سمجھ کر درخواست امان
کی دی آنحضرت اور ابوبکر کھڑے ہوئے اور سراقہ نے ملازمت کے ادرحال بیان اور خبریں کفار کی مفصل عرض کیں اور چاہا کہ زاد راحلہ حاضر کرے قبول نہوا اور یہ حکم ہوا
کہ امر ہمارا مخفی رکھنا سراقہ وہانسے پھرا اور جو کافر راہ میں ملتا تھا اوسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ میں گئے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ
أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ
هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ
يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ
قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ
أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ
أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ
قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری بھنی ہوئی کہ اوسمیں زہر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میرے لیے جو ہوں اس جگہہ یہود لوگوں میں سے پس جمع کیا حضرت کے
لیے یہود کو پس فرمایا واسطے اونکے آنحضرت نے کہ تحقیق میں پوچھنے والا ہوں تمسے حال ایک چیز کا یعنی پس کیا ہو تم باور کرنیوالے میری خبر دینی کو اوس چیز سے
کہ جھٹلاؤ نہیں تم مجھکو بیچ جواب کے کہ دو تم اوس سوال کا جواب یہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہا اونہوں نے ہاں باور کرینگے ہم اے ابا القاسم ف شرح عادت یہود کے
یہہ تھے کہ اکثر آنحضرت کو ساتھ کنیت اونکے کہ ابو القاسم ہے خطاب کرتے تھے اور محمد نہیں کہتے تھے اس لیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل میں شائع اور مشہور تھا

اور دلیل تھا اوپر صحت نبوت اونکی کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو سردار قبیلہ کہتی ہین کہا یہود نے فلانا یعنی بطریق کذب کے
اسکا کی ایسی کوئی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتا دیا فرمایا آنحضرت نے جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہے کہا یہود نے سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا حضرت
نے پس اب یاد رکرو گی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دو گی مجکو ساتھ اوسکی کہا یہودیون نے ہان ای ابا القاسم اور اگر
جہوٹ بولین ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچھا یہود سی کہ کون ہی دوزخی کہا انہون نے کہ رہینگی
ہم دوزخ مین تہوڑی سی دن یعنی جیسکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پہر خلیفہ ہو وگی تم ہماری ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین
یعنی بعد نکلنی ہماری کی تم داخل ہو وگی اور ہمیشہ رہو گی اور یہہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کام نہ کرو بیچ مقدمہ آگ
کی اور دور ہو تم چہوٹی ہوا یہی خبر ونمین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہاری آگ مین کبہی پہر فرمایا آنحضرت نے کیا تم باور کرو گی میری خبر دینی ایک چیز
سے اگر پوچہون مین تمسی اوس سے پس کہا اونہون نے ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی بیچ اس بکری کی زہر کہا اونہون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت نے کہ کیا باعث ہوا تمکو اوپر
کہا اونہون نے کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہو وین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی
زہر پس منتفع ہونگی ہم تمہاری ہدایت سے اور حاصل اسکا یہہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا یہہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونے سی آسایش مین ہو جاینگی
اور یہہ کہ جانینگی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اس مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نے اونکو
زیان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ
فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف ع یہہ ساتھ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابوزید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتھ غزوونمین سی ہین چنانچہ آیا ہی کہ
تیرا غزوی انہون نے کیی ہین اور آنحضرت نے اونکی سیر پر ہاتھ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہہ اوپر سو برس کی ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین تہوڑی
سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نے ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہماری لیی یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوتری
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری لیی یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوتری اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہماری
لیی یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادثات اور عجایب
وغرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس آگاہ ہین بہت سی خبری ہوئی کہا عمرو نے پس دانا تر ہین ہمارا یعنی بہت یاد رکہنی والا ہمارا یعنی وہ سدن ذکر کا لطیفہ
اور کہا سید جمال الدین نے دلی یہہ ہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اوس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي
أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نے کہ سنا مینی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مینی مسروق سی کہ کیا تابعین ہین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی
جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نے کہ اوسنی کہا خبر دی آنحضرت کو
ساتھ آنی جنات کی ایک درخت نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین
پس آنحضرت باہر گئی اور جنونکو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا

حدید البصر فرأیتہ ولیس احد یزعم انہ راٰہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر ساراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشا یحدثنا عن اہل بدر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اہل بدر بالامس یقول ہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ وہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ قال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطئوا الحدود التی حدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضہم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہم فقال یا فلان ابن فلان ویا فلان ابن فلان ہل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیہا فقال ما انتم باسمع لما اقول منہم غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کرنے لگے ہم چاند کو یعنی دیکھنے لگے اور تھا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حال آنکہ نہیں تھا کوئی کہ گمان کرے کہ دیکھا ہے اوسکو سوای میرے یعنی سوا میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہتا تھا میں عمر کو کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اوسکو یعنی میں کہتا تھا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا اونکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر رضی اللہ عنہ نزدیک ہے کہ دیکھینگے ہم اوسکو اس حال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر ف ح یعنی کچھ حاجت نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب و مشقت اوٹھاؤں اوسکے دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک دن کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نہ کرے چیز میں کہ ضروری نہو اور صرف نہ کرے وقت کو مالا یعنی میں ترجمہ پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے قصے اہل بدر کے یعنی مشرکوں کے کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہیں پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ سے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک اون میں سے یہاں یہاں مارا پڑا ہوگا فرماتے تھے آنحضرت یہہ جگہہ ہے گرنے فلانے کی کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہہ جگہہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یعنی جگہیں پڑنے ہر ایک کے جدا جدا معین کر دی کہا عمر نے قسم اوسکی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانے والوں نے اون جگہوں کی بیان کیا تھا اور معین کیا تھا اونکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اوس سے بعضے اونکے بعض پر پس چلے حضرت یہاں تک کہ پہنچے طرف اونکی پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کی اور اے فلانے بیٹے فلانے کی کیا پایا تم نے وہ چیز کہ وعدہ کی تھی تمسے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی تھی مجھسے کہا عمر نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں جانیں اونمیں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے واسطے اوس چیز کے کہ کہتا ہوں میں یعنی یہہ سننے والے ہیں برابر ہیں تمہارے سننے میں یعنی سنتے ہیں یہہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوای اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہہ کہ جواب دیں مجھکو کچھ نقل کی یہہ مسلم نے ف ح کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے وعن انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذن تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے اونکی بسبب بیماری کے کہ تھی اونکو فرمایا حضرت نے نہیں تجھپر بسبب بیماری تیری کے ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر خدا صلعم کے پھر پھیر دی اللہ تعالی نے زید پر بینائی اوسکی پھر مر گیا ف ع اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا اونکی لیے پھر بینائی اونکا اسلیے کہ مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوسپر بہت بڑا ہے حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواھما البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے

اسامہ بیٹے زید کے سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جھوٹ بولے اور بنالے مجھ پر یعنی قصداً وہ بات کہ نہیں کہی میں نے پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور سبب فرمانے اس حدیث کا یہہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اوسنے حضرت پر یعنی اور مشتعل ہوا وہ حضرت پر پس پہنچے حضرت کو خبر اوسکی پس بددعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اوسکا اور قبول کیا اوسکو زمین نے ف ۔ اور یہہ نشان دوزخی کا ہے اور یہہ موید ہے قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصداً کافر ہے شرح میں نقل کین یہہ دو نون حدیثین بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفھما حتی کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام مانگتا تھا حضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدہا وسق جو کا یعنی تیس صاع پس رہا وہ شخص کہاتا اوس مین سے اور کہاتی بیوی اوسکی بہی اور مہمان دونون کے یہانتک کہ ماپا اوس شخص نے اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانسی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا نبی اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اور رہتا تمہاری ہمیشہ در العبتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیے یعنی ہمیشہ نقل کی یہہ مسلم نے

وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل رأسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فاجاب ونحن معہ فجیء بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم لیشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بھا الی بثمنھا فلم یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت الی بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام الاساری رواہ ابو داود والبیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ اپنے سے نقل کی ایک شخص انصار سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز جنازہ کی پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلعم کو اس حال مین کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کہودنے والی کو وصیت کرتی تھی آنحضرت گورکن کو فرماتی تھی فراخ کر میت کی پانو کی طرف سے اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کے سامنے سے آیا حضرت کی دعوت کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اوسکی اور گئے اوسکی گہر مین اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنی ہم طفیلی آنحضرت کے ہوئے یا آنحضرت کی دعوت معہ جماعت کے کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانے کی لیے پھر رکہے قوم نے ہاتھ اپنے پس کہایا قوم نے طعام ف ۔ ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے اون روایتونپر کہ بیان کی ہین علما مذہب نے کہ مکروہ ہے کہلانا طعام کا پہلی دن یعنی جسدن میت مرا ہے یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا گیا ہے کہ نہین مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہین مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر ترکب کی منہیات جیسے بچہانا بچہونا کا اور کرنا کہانا کا اہل میت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سے اور یہہ اون نے علت بیان کی ہے کہ طعام مشروع ہے سرور مین نہ شرور مین کہا ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بدہے روایت کیا امام احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن عبداللہ سے کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونے کو اہل میت کی

اور کہانا کرنی اونکیلئے بنیا حسنہ ہی انتہی پس لائق ہی یہہ کہ مقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہہ نوع خاص کے کہ وہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب ہو میت کی گہر والون کی
حیا کر نیکا کہ ناچار باری حیا کی کہلاوین اونکو جبرا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اور یہ ہونی بعضی وارثون کی صغیرسن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اونکی یا ہو
طعام مال میت سے پہلی تقسیم اونکی یا طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال سے اور ما نند اونکی ور ایسی قسمو نپر حمل کرنا چاہی کہ ان صورتون کر وہ ہوگا طعام میت اور اگر
حمل کیا جاوی قول اوسی فقہا کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت میں اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز کرنی کہ ہو واسطی سرور
کے اور اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچھا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہہ کرنی کہانیکی بعد موت میت کی تا کہ کہلاوین لوگونکو تین دن تک پس باطل ہی بموجب صحیح
روایت کے اور بعضون نے کہا جائز ہی یہہ تہائی مال مین سے اور یہہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر کی تحقیق سے کوئی یہہ
نہ سمجہہ لے کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہونے دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو بہانکی طعام مرسومہ ان اقسام سے خارج تہین یا دینگی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کوئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا دہ ہی کہ جو قاضی صاحبان نے لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیے تو اچھا ہی پس ظاہر اً حضرت
کو بطور ہدیہ کے اور ایکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی کہانا بہیجا ہے اسکے لیے کہلایا ہوا اور علاوہ اسکی یعنی فقہا کہتی ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہوا اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس یہہ صاحب جو میت کو دفن کر کر پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتے ہین اوس سے خود اونہون نے اسکو مستثنی کر لیا
پس حدیث مین اور فقہا کی روایتون مین کچہہ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس کہا ہمنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو اپنی دہن
مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نے کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بے اجازت اور بے رضای مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس حالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مینی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ جہان بکریان بیچی جاتی ہین فـ عہ
یہہ تفسیر مدرج ہی بعض رواۃ سے اور یہہ نقیع نون سے ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سے غیر بقیع کی ساتہہ باء کے کہ مقبرہ ہی مدینہ کا درمیان
ہے ترجمہ تا کہ خرید کیجاوی میری لیے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مینی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدے اوس بکری کو خرید کے
ہوئی کو ساتہہ مول اوسکی کی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مینی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدیا اوسنی طرف میری وہ بکری فـ عہ پس ظاہر یہہ ہی کہ خریدنا
اوسکا درست نہوا اسلیے کہ اذن اونکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کے اور پہر تقدیر
اوس مین شبہہ قوی تہا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہلاوی یہہ طعام قیدیونکو فـ عہ اسیر جمع اسیر کی ہی یعنی بندی کی اور غالب یہہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی
نی کہ وہ کافر تہی اور یہہ لیے فرمایا کہ جب نپایا گیا مالک بکری کا تا کہ اجازت لین و بخشوا دین اوس سے اور طعام بگڑ جاتا تہا اور اونکو کہلانا ہی ضرور تہا پس حکم
فرمایا اونکی کہلادینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب تلف کرنی اوسکی کے اور واقع ہوا یہہ تصدق اوس عورت کیطرف سے ترجمہ نقل کی یہہ ابو داؤد
نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُ أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ
وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا
فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حَتّٰی رَوِیْتُ وَسَقٰی اَصْحَابَہٗ حَتّٰی رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَھُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِیْہِ ثَانِیًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰی مَلَأَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَہٗ عِنْدَھَا وَبَایَعَھَا وَارْتَحَلُوْا عَنْھَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِیْ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ

اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اونہوں نے نقل کی یہہ حزام کی دادا ہی کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہی اور حبیش بہائی ہی ام معبد کا ش ح کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تہی کہ آنحضرت بوقت ہجرت اوسکی خیمہ مین تشریف لائی اور وہ اسلام لائی اور تہی وہ قوی تکیہ لگاکر بیٹھتی خیمہ کے صحن میں اور کہانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہہ کہ آنحضرت جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے یعنی ہجرت کرنیوالی مکہ سے طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر اون کا عبداللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانیکی لیے یہہ چارون تن راہ مدینہ میں چلی جاتی تہی گذری اوپر دو خیمون ام معبد کی کہ اوس جنگل میں رہتی تہی پس طلب کیا گوشت اور خرما تا خرید یں اوس سے پس نہ پایا اوسکی پاس کچہہ اون مین یعنی گوشت اور خرما ذکر کیے گئے ہیں اور تہی لوگ بیچ زاد کی توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نے طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کے ایک جانب میں تہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہی اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے کہ چہوڑ رکہا ہی اوسکو دبلا پن نے ریوڑ کی ساتھہ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپی کی ہمراہ بکریون کی جنگل میں چرنیکو نہیں جا سکتی فرمایا حضرت نے کیا ہی اوسکی کچہہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہہ بکری بہت گرفتار مشقت اور دبلاپی سے ہی کہ ہو اوسکی دودہ یعنی بالکل اوسمین دودہ نہیں فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہی تو مجکو یہہ کہ دودہ دوہون اسکا کہا ام معبد نے کہ باپ اور مان میری فدا آپکی ہون اگر دیکہیں آپ اسمین دودہ تو دودہ لیں یعنی دودہ اسمین ہی نہیں کیا دودہ لیں گی آپ اوس سے پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتہہ پہیرا اوسکی تہنو پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کیلیے بکری کی حق میں پس پایا تو کہولی بکری نی دودہ دوہنی کی لیے سامنی حضرت کی جاسکیگا اوستاد دودہ کی جانور کی ہی کہ وقت دوہنیکی دونون پانو کہولدیتا ہی اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس برتن کے دودہ خوب بہتا ہوا یہان تک کہ اوپر آگئی اوسکے جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کو یہان تک کہ سیراب ہوا اور پلایا ساتہہ والون اپنی کو یہان تک کہ سیراب ہو پہر پیا حضرت نے سب کے پیچہی بموجب حدیث ساقی القوم آخرہم شربا پہر دوہا اوسمین دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہر گیا باسن پہر باقی چہوڑا وہ دودہ ام معبد کے پاس تا کہ رکہا وہ اپنی خاوند کیلیے اور بیعت لی آنحضرت نے ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کیا اسکو بغوی نے شرح السنہ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ دراز ہی ف ح اور وہ یہہ ہی کہ جب آنحضرت نے کوچ کیا ابو معبد خاوند ام معبد کے آیا اور پوچہا کہ یہہ دودہ کہان سے آیا ام معبد نے سب حال بیان کیا ابو معبد نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہہ وہی شخص ہی کہ قریش مکہ میں جسکو ڈہونڈتے پہرتے ہیں اور یہہ بہی منقول ہی کہ جب آنحضرت ہجرت کرکر نکلی مکہ سے کوئی نہ جانتا تہا کہ کہان اور کسطرف گئی تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کئی ایک بیتین پڑہیں لوگ آواز سنتی تہی اور کسیکو دیکہتی نہ تہی وہ بیتین یہہ ہیں قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزاءہ ۔ رفیقین حلا خیمتی ام معبد ۔ ہما نزلاہا بالہدی واہتدت بہ ۔ فقد فاز من امسی رفیق محمد

باب الکرامات

باب ہے بیچ بیان کرامتون کے ف ع کرامات جمع کرامت کے ہی اور وہ اسم اکرام و تکریم سے ہی اور کرامت کہتی ہیں فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کے اور اقرار کیا ہی کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہی اوسکا معتزلہ نے ف ح اہل حق اتفاق کرتی ہیں اوپر جائز ہونی وقوع کرامت کے اولیا سے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظبت اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک لذات و شہوات میں اور کامل ہو تقوی اور اتباع میں بحسب تفاوت مراتب اونکے اور دلیل اوپر واقع ہونی کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہی صحابہ سے اور اونکی کہ بعد اونکی ہیں یعنی تواتر معنوی اسطرحکا کہ قدر مشترک بیچ درمیان اونکی وقت انصاف اور ترک عناد کی مجال شبہہ اور انکار کی نہیں خصوصا بعضا اکابر مشایخ طریقت مانند حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کے کرامتیں ایسی حد کثرت کو پہنچی ہی کہ ان گنت ہیں چنانچہ بعضی مشایخ اہل زمانہ اونکی سے منقول ہی کہ کرامتیں آپکی مانند رشتہ مروارید کی ہیں کہ پے در پے صادر ہوتی ہیں کبہی وہ کبہی نہیں بر ظاہر ہوتیں کبہی دشمنی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئی ہیں کرامت کے اور بعضون نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت کوسی بالقصد واختیار بلکہ بے قصد واختیار ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کرامت جنس معجزہ سی نہیں ہوتی ہی مانند برہ جانی طعام قلیل کی درکثیر
اور پانیکی انگلیونسی اور مانند اونکی اور حق یہہ ہے کہ جائز ہی واقع ہونا کرامت کا بالقصد واختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سی اور تمام کلام اثبات
کرامت مین مع دلائل ورد شبہ مخالفونکی علم کلام کی کتابونمین مذکور ہی ولا حاجۃ الی البیان بعد العیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ انس

اَنَسٍ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ لَہُمَا حَتّٰی ذَہَبَ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃٌ فِیْ لَیْلَۃٍ شَدِیْدَۃِ الظُّلْمَۃِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا عُصَیَّۃٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِہِمَا لَہُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِیْ ضَوْءِہَا حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِہِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاہُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاہُ حَتّٰی بَلَغَ اَہْلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس سے یہہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر کہ دونون صحابی جلیل القدر مین باتین کر رہی تہی نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیچ کسی حاجت کی کہ تہی کہ ان دونون کی یہانتک کہ گئی راتمین سی ایک ساعت طویلہ یعنی بہت رات گذر جاتی رہی باتین کرنی مین بیچ رات نہایت اندہیری کے پہر باہر کو نکلی وہ دونون آنحضرت کی پاس سے اسحالمین کہ پہری وہ طرف گہرونکی اور بیچ ہاتہہ ہر ایک کے اونمین سے لاٹہیان تہین پس روشن ہوئی لاٹہی ایک کی اون دونون مین سے واسطی دونونکی یہانتک کہ چلی دونون بیچ روشنی اوس لاٹہی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہہ پہنچی کہ وہانسی ہر ایک کے گہر کو راہ جدی جاتی تہی روشن ہوئی دوسری کی لیے بہی لاٹہی اوسکی پس چلا ہر ایک انمین دونون مین سے بیچ روشنی لاٹہی اپنی کی یہانتک کہ پہنچا ہر ایک اپنی آل مین نقل کی یہہ بخاری نے ف اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ باہر نکلی وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سے اندہیری راتمین اسحالمین کہ اونکی ساتہہ مانند دو چراغون کی تہی روشنی اور جب جدا ہوئی راستہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا ہوا یہانتک کہ آیا ہر ایک اپنی خانہ اپنی مین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَدَفَنْتُہٗ مَعَ اٰخَرَ فِیْ قَبْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سی کہ کہا جبکہ آئی جنگ احد بلایا مجکو میری باپ نے بعض راتمین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنی تئین مگر مارا گیا بیچ اول اون لوگون کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کے یارون مین سے اور تحقیق مین نہین چہوڑتا پیچہے اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو نزدیک میری تجہی سے سوائے ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہین اور محبوب ہین میری نزدیک حتی کہ میری جان سی بہی اور تحقیق مجہپر دین یعنی قرض ہے بہت سا پس ادا کرنا یعنی جلدی اور قبول کر وصیت میری اپنی بہنونکی حقمین اونسی نیکی کرنا اور تہین نو بہنین پس صبح کی ہمنی پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ مین اور دفن کیا مینی اوسکو ساتہہ ایک اور شخص کے ایک قبر مین نقل کی یہہ بخاری نے ف جرح بموجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیدیا تہا شہدا کی حقمین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تہی یار والد جابر کی اور بہنوئی اونکی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درصورت ضرورت کی جائز ہی دفن کرنا دو کا ایک قبر مین

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّۃِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْہَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طَعَامُ اَرْبَعَۃٍ فَلْیَذْہَبْ بِخَامِسٍ وَسَادِسٍ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَۃٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَۃٍ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰہُ قَالَتْ لَہُ امْرَاَتُہٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِیْہِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ اَنْ لَّا تَطْعَمَہٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَّا یَطْعَمُوْہُ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ کَانَ ہٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَۃً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِہَا اَکْثَرُ مِنْہَا فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ یَا اُخْتَ

بنی فراس

بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ
اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر رض سے کہا تحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ ف ح ع صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد کے وہاں کتنے ایک فقرا صحابہ میں سے باش
رہتے تھے اپنی سے کی طرف منسوب تھے اور کوئی شخص جب مدینہ میں آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوترتا نہ اوترتا وہ صفہ میں اور اونکو اضیاف
المسلمین کہتے تھے گہر اور اہل وعیال اور مال ومنال کچھ نہ رکھتے تھے اور تھے مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت
حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم رضی اللہ عنہم اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی ایکدن کہ جس شخص کے پاس طعام دو شخصوں کا
یعنی اوسکی عیال میں سے ہیں چاہیے کہ لیجاویں تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ میں سے اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیے کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر ہو اوسکے
پاس اسقدر کہ قوت ہوسکے اوزیادہ کا بلکہ اونہیں کی قدر ہی یا لیجاوی چھٹی کو ف ع یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیے ہی یا تخییر کی لیے اور احتمال
ہے یہ کہ ہو شک کے لیے یا بمعنی بل کی ہی اصلی مبالغہ کی دریافت فضل کی بنا پر اس کی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہ ہے کہ جسکے پاس طعام
چار کا ہو تو لیجاوے دو کو بلکہ روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے لطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا
کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہے آٹھہ کو ت ح اور تحقیق ابوبکر لائے تین شخصوں کو اور لیگئے آنحضرت دس شخصوں کو اور
ابوبکر صدیق نے کہانا کہایا طعام شب کا نزدیک آنحضرت کے پہر ٹھہرے رہے ابوبکر آنحضرت کی پاس پیچھے بعد کہانے کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہرے ابوبکر طرف گہر آنحضرت کی پس آئے
پہر گئے یہانتک کہ کہایا آنحضرت نے ف ع یعنی تہا یا مہانوں سمیت اور یہہ تکرار واسطے شروع کرنے قصہ کے ہے سمر سے اور یہہ ہے کہ اول جملہ
میں بیان ابوبکر کی کہانا کہانے کا ہے اور دوسرے میں کہانا کہانے پیغمبر صلعم کا اور اس دوسرے میں اہل وعیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان منتظر رہے ت ح پس آئے
ابوبکر صدیق گہر میں بعد گذرنے اس قدر کہ چاہا اللہ تعالی نے کہا حضرت ابوبکر سے اونکی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکہا تمکو تیری مہمانوں سے یعنی کیوں تاخیر کی تونے
کہ مہمانوں نے انتظار تیرا کیا کہا ابوبکر نے کیا نہیں طعام کہلایا تونے مہمانوں کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نے کہ انکار کیا اونہوں نے کہانے سے یہانتک کہ آوے تو یعنی اور شرکت
اونکی ساتھہ کہانے میں پس غصہ ہوئے ابوبکر یعنی اپنی اہل پر گمان سے کہ اونہوں نے قصور کیا ابحلح و مبالغہ میں اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کہاؤنگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم
کہائی ابوبکر کی بیوی نے یہہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا کہ ایک نسخہ میں ہے لفظ ابدا کا اور قسم کہائی مہانوں نے یہہ کہ نہیں کہانیگی اوسکو یعنی اکیلی
یا مطلق کہا ابوبکر نے کہ ہے یہہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان سے ہے یعنی اوسکی اغوا سے ہیں اوسوقت غصہ سے باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نے طعام اور کہایا
اونہوں نے اور اونکی اہل وعیال اور مہمانوں نے ف ع اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوبکر نے خلاف قسم کی کیونکر کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ اسی سبب سے ونہوں نے خلاف قسم
کیا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کہاوے ایک امر پر اور دیکہے غیر اوسکا بہتر تو چاہیے کہ کرے وہ امر اور کفارہ دے قسم کا ت ح پس تہے حضرت ابوبکر اور اونکے گہر
کہ نہ اوٹہاتے تہے لقمہ یعنی رکابی سے منہ کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچے سے یعنی اوس جگہہ سے کہ لیا جاتا تہا نوالہ زیادہ اوس نوالہ سے پس کہا ابوبکر نے اپنی
جورو سے کہ ای بہن بنی فراس کی کیا ہے یہہ امر عجیب یعنی بڑہنا طعام کا ف ع لفظ فراس بکسر فا بہ زیر رف کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابوبکر
کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ میں سے تہیں ت ح کہا ابوبکر کی بیوی نے قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ع مراد اوس سے ابوبکر صدیق ہیں اور بعضی کہتے ہیں
کہ آنحضرت مراد ہیں اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنے محبوب کے سے ہے اصلی کہ یاتو قر سے ہے ساتہہ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قر سے ساتہہ زبر قاف کی یعنی قرار کی
اور آنکہہ دیکہنے محبوب سے خنک ہوتی ہے اور برقرار کرتی ہیں ت ح یہ نہیں کہتی تحقیق یہہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ میں ہے اب سہ چند زیادہ ہے اوس سے کہ پہلی تہا
پس کہایا سبہوں نے اور بہیجا ابوبکر نے اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کہایا اوس طعام میں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر

الفصل الثانی

فصل دوسری وعن عائشة رض — باب المعجزات مین کہے گئے حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام

قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یری علی قبره نور رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ کہا جب مرا نجاشی تہی ہم آپس مین باتین کرتی اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کیا اسکو ابو داود نی ف ع ح یعنی حبشہ مین اور معنی یہہ ہین کہ یہہ امر مشہور تہا درمیان ہمارے اور ذکر کیا جاتا تہا اوسی کو دیکہتی تہی ہم نہین نور قبر اوسکا اور نہین مقصود ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہہ قریب متواتر کی ہی اور نجاشی ساتہہ تخفیف جیم اور جزم کی آخر مین بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد نور سی نور محسوس ہے مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کے اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت او تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلونمین اوسکی قبر کی زیارت سے واللہ اعلم **وعنها** قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابه کما نجرد موتانا ام نغسله وعلیه ثیابه فلما اختلفوا القی اللہ علیهم النوم حتی ما منهم رجل الا وذقنه فی صدره ثم کلمهم مکلم من ناحیة البیت لا یدرون من هو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه ثیابه فقاموا فغسلوه وعلیه قمیص یصبون الماء فوق القمیص ویدلکونه بالقمیص رواه البیهقی فی دلائل النبوة اور روایت ہے اونہین عائشہ سی کہ کہا جب چاہا صحابہ نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات کے کہا نہین جانتی ہم کیا ننگا کرین ہم آنحضرت کو اونکی کپڑونسی یعنی اور مردونکو ننگا کرتی ہین ستر اونکا اور کپڑے سی جیسے کہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے یا غسل دیوین ہم اونکو اسحالمین کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑے اونکی ف ح اور معنی یہہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا قیاس ورونکی اور بعضون نی نہ برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ نہ تہا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ تہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئے تہے پہر کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی خضر نی گہر کی کونہ سی اسحالمین کہ نہین جانتی تہی وہ کہ کون ہے یہہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحالمین کہ ہون اونپر کپڑے اونکی پس کہڑے ہوئے صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحالمین کہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہہ کرتی کی ف ح اور نقل کیا ہی نووی نی کہ صواب یہہ ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اتارا اور کفن کی نیچے رہنی دیا ضعیف ہے صحیح نہین ہے دلیل پکڑنی ساتہہ اوسکی ترجمہ نقل کیا بیہقی نی دلائل النبوة مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینة مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا یلتمس الجیش فاذا هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد له بصبصة حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه ثم اقبل یمشی الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواه فی شرح السنة اور روایت ہے ابن منکدر سی یہہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا ف ح یہہ شک راوی کا ہے اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہے اور یہہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس لقب کی یہہ ہے کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہے اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ سبہونکا بوجہہ اوٹہائی جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینة یعنی تو کشتی ہی پس یہی لقب وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سے اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا وہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلے بہاگ کر کافرونکی ہاتہہ سی اسحالمین کہ ڈہونڈتی تہی لشکر کو پس ناگہاں ملی وہ ایک بڑی شیر سی پہر کہا ای ابو الحارث کہ یہہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میرے سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنا راہ بہولنی یا بندمین پکڑنی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سی کہا پس پہنچ آیا شیر واسطی اوسکی دم ہلاتا ہوا اور چلا پلو سی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکی یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا در حالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جلسکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہنچا سفینہ لشکر میں پہر پہر گیا شیر نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنہ میں **وعن** ابی الجوزاء قال قحط اهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا الی عائشة
فقالت انظروا قبر النبی صلی الله علیه وسلم فاجعلوا منه کوی الی السماء حتی لا یکون بینه وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا
مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواه الدارمی اور روایت ہی ابی الجوزاء سی کہ تابعی مشہور تہا اور نام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ربعی ہی کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کریں اور کچھہ تدبیر بتاویں پس کہا عائشہ نی دیکہو تم آنحضرت کی قبر کو پس
کرداو حضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہان تک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت **ف** ح ع [illegible]
دو قبر اور آسمان کی درمیان یعنی حجاب نہ رہے کوی ساتہہ زبر کاف کی اور پیش سی ہی آیا ہی جمع کوہ کی ساتہہ زبر کاف اور پیش اوسکی کی اور تخفیف واو کی یعنی مفرد اور
جمع کی روزن کہا اور بعضی یہہ کہتی کہ روبرو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت میں کئی سوراخ اور کہا بعضوں نی یہہ سبب کہولدینی قبر شریف کی یہہ تہا کہ آسمان
نی جب دیکہی قبر آنحضرت کی بہنی لگی نالی بسبب فراق آنحضرت کی فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض یعنی بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی امر اوسکا خلاف اسکی
بنسبت ابرار کی یعنی انکی لیے روتا ہی اور بعضوں نی کہا کہ یہہ طلب شفاعت کی تہی قبر شریف سی کیونکہ آنحضرت کی حیات میں استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات
شریف پردہ میں ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نی کہ کہول جاوی قبر شریف تا معلوم ہو گویا کہ ظاہر میں استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع ہی
ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا مبالغہ ہی اوسمیں ترجمہ پس کیا لوگون نی جو کچھہ کہ کہا تہا عائشہ رض نی پس برسائی گئی مینہہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ ہوئی
اونٹ یہانتک کہ پہول گئین کوکہین انکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہہ دارمی نی **ف** ع فتق ساتہہ فتح ... ارزانی کا کہ پہٹنا فتق کا اور
فتق کہتی ہیں پہوٹجانا اور بعضوں نی کہا پہٹ جانا اور بعضوں نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت چربی اور گوشت کی پہول گئین
کوکہین انکی یا پہٹ گئی بدن یا پہیل گئی اور شفاعت دہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رض کی اور حقیقت میں معجزہ ہی حضرت کا اور
ذکر اسمیں سبب اوسکا معجزہ میں تہیہر کی **وعن** سعید بن عبد العزیز قال لما کان ایام الحرة لم یؤذن فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم ثلاثا
ولم یقم ولم یبرح سعید بن المسیب المسجد وکان لا یعرف وقت الصلاة الا بهمهمة یسمعها من قبر النبی صلی الله علیه وسلم اور روایت ہی سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین میں تہی فقیہ اور
صحیح کہا کثیر الاحادیث کا اور کہا ... جبکہ ہوا ازرو واقعہ حرہ کا **ف** ح لفظ حرہ ساتہہ زبر ح مہملہ اور تشدید رای کی نام ہی ایک جگہ کا باہر مدینہ کی کہ اوسمیں
کالی پتہر بہت ہیں اور اوسمیں واقع ہوا تہا واقعہ کہ یزید بن معاویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سی زیادہ
ہے کہ بیان میں نہیں آ سکتی اور اوسکی برائیوں میں سی ایک برائی یہہ ہی ترجمہ کہ نہیں اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد میں تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد میں تہا
تہا نماز کی لیے اور نہ نکلے باہر نہیں نکلی سعید بن مسیب **ف** ع کہ کبار تابعین سی تہی بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کی تہی اونہون
نی اور وفات پائی سن ترانوے میں ترجمہ اور تہی سعید بن مسیب نہ پہچانتی وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجرہ کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی یہہ دارمی نی **وعن** ابی خلدة قال قلت لابی العالیة سمع انس من النبی صلی الله علیه وسلم
قال خدمه عشر سنین ودعا له النبی صلی الله علیه وسلم وکان له بستان یحمل فی کل سنة الفاکهة مرتین وکان فیها ریحان
یجیء منه ریح المسک رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا کہا میں نی واسطی
ابی العالیہ کی کہ کبار تابعین سی ہی کہ کیا سنی ہیں انس نی حدیثیں آنحضرت کی **ف** ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہی یا اوسکی لیے مرسل ہیں صحابہ سی باوجودیکہ وہ
وہ بہی صحبت میں اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگون نی انکی حق میں ترجمہ کہا ابو العالیہ نی خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی
اور وہ اوسکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کی اور دعا کی انکی لیے آنحضرت نی **ف** ع یعنی واسطے برکت کی انکی عمر میں مال میں

اور اولاد میں انس کی ایک سو تین برس کی اونکی عمر ہوئی اور اولاد سو نفر بہتر اونمیں سے مرد اور ستائیس عورتیں اور برکت اموال کی یہہ تہی ترجمہ اور تہا انس کے لیے باغ کہ لاتا
میوہ ہر برس دو بار اوٹہی اوس میں ریحان یعنی باغ میں پہول کہ آتی تہی ونمیں سے بو مشک کی ف ع حاصل جواب یہہ ہے کہ جسکو ایسا رتبہ ورصحبت ہو حضرت سے اور زمانہ دراز
تک آپکے ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر نہ سنیگا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عروة بن الزبير ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته اروى بنت اوس الى مروان بن الحكم وادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت آخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واقتلها في ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت متفق عليه وفي رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه رآها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتني دعوة سعيد وانها مرت على بئر في الدار التي خاصمته فيها فوقعت فيها فكانت قبرها

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سے ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہیں یہہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی اون سے اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کی ف نفیل ساتہہ پیش نون کی و زبر فا اور جزم یا کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی حضرت عمر رض کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم را کی اور زبر واو کی جامع الاصول میں کہا کہ نہیں جانتا میں کہ وہ صحابیہ ہے یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہیں کہ سعید بن زید سے جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کی پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معویہ کی طرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی ازراہ ظلم کی کچہہ زمین اوسکی سی لیکن کہا سعید نی یعنی بطریق استبعاد و استغراب کے کہ بہلا میں لونگا زمین اوسکی سی کچہہ بعد اوسکے کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا میں نی پیغمبر سی فرماتی جو شخص لیوی ایک بالشت کسیکی زمین سے ازراہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق اوسکا ساتوں زمینوں تک پس کہا مروان نی کہ نہیں طلب کرتا میں تجہسے گواہ یعنی دلیل بعد اسکے ف ع یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو اور معنی یہہ ہیں کہ سچا جانتا ہوں میں تجکو باطن امر میں تو غیر ظالم ہی یا بیشک کہ نہیں ہی نقل کی تونی تیری کی حدیث کو اور نہیں محتاج ہوں میں اور روایت اسکی کہ تو منزہ ہو دراوی کی بازیا کی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین اوسکو دیکر یا تہا اوس عورت کو اور سکا جلیسکہ شاید ہی اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نی خداوندا اگر ہی یہہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین میں ف حاکہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت میں آیا ہی اور قبر یا دار یعنی کہ قبر اسکی اسکی گہر میں ترجمہ کہا عروہ نی نہیں مری وہ عورت یہاں تک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوسوقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی میں ناگہان گری وہ بیچ ایک گہری گڑہی کی پس مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی ہی معنی اس حدیث کی آئی ہیں اور یہہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی میں دیوار تہامتی چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہنچی مجکو بد دعا سعید بن زید کی کہ میں اندہی ہو گئی لیکن کی ہی اور تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئیں کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر میں تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ میں پس گری وہ اوسمیں پس ہوا وہ کنواں قبر اوسکی یعنی اوسکی لیے جدا قبر بنائی گئی اوسمیں پڑی رہی

وعن ابن عمر ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر يخطب فجعل يصيح يا سارية الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح يا سارية الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالى رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر رضی نے بہیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تہا اوسکا ساریہ پس بیچ اوس وقت کہ عمر رضی خطبہ پڑہتے
تہے یعنی مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کے کہ اونمین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی بہی تہے پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور بنا
پکڑ ساتہ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پیٹہ کی پیچہے پس تعجب کیا لوگون نے پس آیا قاصد لشکر سے اور کہا ای امیر المومنین ملے ہم سے دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئے
وہ ہمپر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تہا اور کہتا تہا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگا لین ہمنے پیٹہین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی
اونکو خدا تعالی نے **فـ ع** اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رضی کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سے اور دوسرے پہنچنا اونکی آواز کا اور سننا ہر ایک کا اونمین سے
اوسکو اور تیسرے فتح یاب ہونا اونکا اونکی برکت سے ترجمہ نقل کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وَعَنْ** نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى
عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا
عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ
الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے نبیہ بیٹے وہب کے سے **فـ ح** نبیہ نبیہ بضم نون اور زبر با اور جزم ی کی ہہرہ ہی پر
مولف نے اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخونمین ہے اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابونمین اور اکثر مشکوۃ کی نسخون مین نبیہہ بدون تاکی ہی اور
یہہ خطا ہی اور بعضون نے کہا یعنی یہی صواب ہے پس نبیہہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سے ہین اور پایا اونہون نے زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکہا انہون نے
آنحضرتکو اور مسلمان ہوی حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نے پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپکے یا قصہ آپکے
وفات کا پس کہا کعب نے یعنی کتب کی کتابونسے دیکہہ یا اسنے اگلی لوگونسے یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطی اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہین کوئی دن
کہ ظاہر ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گہیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑتی لیکی گرد قبر کی یا اوپر اوسکے
تلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی کی اور درود بہیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین ساتہ
ماننداونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ بہی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گہیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود
بہیجتی ہین آپ پر یہانتک کہ جب پہٹیگی آنحضرت سے زمین یعنی وقت پہٹنی دوسرے نفخہ کی زمین کی آپ قبر شریف سے نکلینگے بیچ ستر ہزار فرشتون کی آنحالیکہ لیجاوینگے
فرشتی جیسے دولہا کو طرف حبیب کے یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہہ دارمی نے **باب فـ ح** اکثر نسخونمین اسیطرح ہی باب مطلق بے ترجمہ
کے اور بعضی نسخونمین باب وفات النبی صلعم اور یہہ اولی اور اظہر ہی اسلیے کہ عادت مولف کی یہہ ہے کہ لکہتا ہی مطلق باب تا ذکر کرنے لواحق اور تتمات پہلے
باب کی اور یہان ایسا نہین ہے بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتہ اوسکی اور یہہ بہی ہی کہ بعد اس باب کے ایک
باب بلا ترجمہ کی متعلق ساتہ وفات کی پس ظاہر یہہ ہے کہ یہہ باب مترجم ہو ساتہ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق و تتمات اوسکی
جاننا چاہیی کہ ابتداء آنحضرت صلعم کی مرض کی یہہ ہے کہ حادثہ ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوس مہینی کی باقی رہی تہین اور بعضون نے کہا
کہ ابتدا مرض اول ربیع الاول مین ہے اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی مین ہے کہ دس راتین اوسکی باقی رہین تہین اور وفات
آپکی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نے کہ ایک شخص ثقات مین سے ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض ۲۲ کی دن تہی یا بائیسوین صفر کو اور وفات آپکی
دن دوشنبہ دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علماء نے اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا رض کی تیسری رمضان کو تہی اور اتفاق کہتے
ہین علما اسپر کہ وفات اونکی چہہ مہینی بعد آنحضرت کی ہوئی ہی پس ثابت ہی سی ہوا اور دوسرا اور یہ کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی استرا اور

فرماتی تہی کہ نہین ہے کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی مصیبت کہ گروہ انبیا ہین اور بلاشبہ ثواب ہے زیادہ ہی ہمارے لیے پس بیمار رہے آنحضرت بارہ دن یا اٹھارہ دن
بنابر اختلاف کی بیچ زمانہ ابتدا مرض کی آدر آزادگی ہے آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس برس کے اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کے ساتھہ مدت مرض مین سوا تین
روز کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین نہین پڑہائین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگونکو نماز پڑہا اور نکلے آنحضرت ایک روز طرف مسجد کے اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ
مسلمانون کی تمکو حضرت کرتا ہون مین اور خدا تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون خدا خلیفہ یعنی کارساز میرا ہے تمپر پس ہر طرف سے تمکو یہہ نصیحت ہے کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی کے لیے کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کہتی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سے منقول ہی کہ
کہا نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سوا ابوبکر کی اور سوا عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین سے
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہہ تہا کہ بہت ہوا درد انکا روز پنجشنبہ کے پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ
لا شانہ یکبز یکا یعنی ہڈی اوسکی شانی کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین درلا دین فرمایا حاجت نہین ہے خدا اور
مومن نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس نے کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کے بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر خدا اس درد سی چاہ او طلب کر اونسی یہہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا ایا جانتا ہی تو کہ
اگر طلب کی دین اور نہ دیوین حضرت پہر ہی نہ دینگی لوگ مجکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرنیکا اور نہ یہہ ہے واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ بیج آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی اون خیرات کیے تا کچہہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈی پر اور حیات الحیوان مین
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسمار بنت عمیس نی ہاتہہ اپنا درمیان دونو مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی
رسول خدا صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکے مونڈہون مین سے اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مینی ہاتہہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اور روز کہ وفات پائی
پس گذری مجپر کئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میرے ہاتہہ سے بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت
علی رض سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکی پلکون مین پس وہ لیا مینی اپنی زبان سے اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سے اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اونمین قمیص و عمامہ اور مختلف آئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ نہ تہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ
تین کپڑی تہی سوا قمیص کے اور عمامہ کے کہ مجموع پانچ ہوئی اور کہا ہی علمار نی کہ صحیح یہہ ہے کہ معنی اس عبارت کی یہہ ہین کہ قمیص و عمامہ آنحضرت کی کفن مین
نہتا نووی نی کہا کہ جمہور علما اسپر ہین اور یہہ سب ہے کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہے مردون کی لیے اور عورتون کی لیے موکد
تر ہی کہ پانچ چاہیئن اور حنفیہ کی نزدیک کفن کے تین کپڑے ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہے اور نماز ادا آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کے کسیلیے جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنے لگے تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہادی
اور کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہے لیکن صحابہ کو یہہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علما اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا
چادر وغیرہ کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی موہنہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی موہنہ بند کرنیکی لیے اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان
اونٹ کی اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت
کے پیر کی دن اور دفن کیے گئے بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کے اور اول صحیح ہی اور باقی احوال رسالہ ما ثبت بالسنۃ مین ہے
کہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابن عمیر و ابن ام مکتوم فجعلا یقرأاننا القرآن ثم جاء عمار و بلال و سعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہے براء بن عازب سے کہ مشائخ انصار سے ہمارے پہلے جو شخص آئے ہمارے یعنی انصار کے آنحضرت کی صحابہ میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے ف ح اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنی اصحاب سے ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضے مصلحتون کے لیے اور تا کہ سکھاوین قرآن شریف اور احکام دین پس سب سے پہلے ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بھیجا پس شروع کیا انہون نے کہ پڑہاتے تھے ہمکو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصون کی آنحضرت کی صحابیون میں سے بعد ازان رونق افزا ہوئے آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کے پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے یعنی دنیا میں مانند خوش ہونے اونکی کے بسبب تشریف لانے آنحضرت کی مدینہ میں یہانتک کہ دیکھا میں نے لڑکیون اور لڑکون کو کہتے یعنی کمال خوشی سے کہ یہہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہیں آئے یہانتک کہ سیکھی میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہہ سورہ آنحضرت کے آنے سے پہلے سیکھہ لی تھی میں نے بیچ جملہ اور سورتون کی یا ساتھہ اور سورتون کی کہ مانند اسکی ہیں یعنے مقدار میں مفصل سے یعنے اوساط مفصل سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہے مکہ میں اور احتمال اسپر یہہ وارد ہوتا ہے کہ آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہے زکوۃ فطر میں اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسرے سنہ میں ہجرت سے پس احتمال ہے یہہ کہ یہہ سورۃ مکر سوائے ان دونون آیتون کی کہ یہہ مدنیہ ہون اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ سارا سورۃ مکی ہے پہر بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیہ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے پس نہین ہے آیہ میں مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلوۃ میں بغیر بیان مراد کے پس بیان کیا اوسکو سنت نے بعد اسکے کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم

وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو یقول فدیناک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر ہو اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا یہہ پانچ رات پہلے وفات سے پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکے کہ دیوے اوسکو نازو نعمت دنیا سے مقدار اوس چیز کی کہ چاہے اللہ تعالی یا چاہے وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندہ نے اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کے ہے یعنی ثواب آخرت الہی کہ وہ خیر اور پایندہ تر ہے پس روئے ابوبکر ف ع یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کے پہچان لیا اونہون نے مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کے یا اسلیے کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کے پاس ہے اور ترک کرنا نازو نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مراتب اولیا سے ہے اور وہ جانتے تھے کہ یہہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کے پس انتقال کیا اونکی ذہن نے طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا ہے سنت کہا ابوبکر نے یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تمپر سے ساتھ ماں باپ اپنے کی یعنی اگر نفع دے قربان ہونا کہا راوی نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے ابی بکر کی ف ع کہ کیون قربان کرتے ہیں حالانکہ یہان کوئی باعث نہیں ہے کہ مقتضی ہو اوسکو اور نہیں تہا یہہ گمان بسبب سمجھنے و نکلی اوس چیز کو کہ سمجھے ابوبکر اشارے سے پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے کہ دیکھو طرف اس بوڑھے کی یعنی باوجود بڑائی کی کہ مستقضے ہے اونکی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتے ہیں رسول خدا

صلعم حال آپکا یہ تہا کہ اللہ تعالی نے ایک بندی کو مختار کیا درمیان دنیا کی اور درمیان اوس چیز کے کہ اللہ کے نزدیک ہی پس اوس بندی نے جو کچھ اللہ کے نزدیک تہا اوسے اختیار کیا پس رویا ابوبکر اور کہا

کہتا ہی کہ قربان ہوں ہم تمہر سے ساتھ ہمارے باپوں اور ماؤں کی پس تعجب کیا ہمنے اونکی رونیسے ف ع یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر امر میں کہ آنحضرت ہی بندی مختار دیے

گئے تہے یعنی آنحضرت نے بندی سے اپنی ذات شریف مراد رکہی تہی ترجمہ اور تہے ابوبکر دانا تر ہم میں کہ سمجہہ گئے اول ہی کہ بندی مخیر آنحضرت ہیں **وعن**

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ

اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ

مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا

فِيْهَا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ

بن عامر سی کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کی بعد آٹہہ برس کی ف ع یعنی وقت دفن اونکی سی پس کہا بعضوں نے کہ پڑہی حضرت

نے اونپر نماز جنازہ کی اور یہہ ظاہر ہی پس یہہ حضرت کی خصوصیات سی ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تہی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی تہی اور حضرت

شیخ رح نے یوں لکہا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قایل ہیں نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک وہ قایل نہیں

ہیں اوسکے مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندوں اور مردوں کی ف ع کہا مظہر نے یعنی استغفار کیا اونکی لیے مانند رخصت کرنیکی واسطی زندوں

اور مردوں کی آپ پر رخصت کرنا زندوں کی لیے بسبب رحلت کرنی آنحضرت کی تہا دنیا سی اور مردونکی لیے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی

یہہ آنحضرت کی آخر زمانہ حیات میں تہا ترجمہ پہر چڑہے آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق میں آگے تمہاری فرط ہوں ف ع فرط ساتہہ زبر فا اور رے کی وہ ہی کہ آگی

جاتا ہی قافلہ میں سی منزل پر واسطی درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوین وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہیں

اور یہاں مراد آگی جانا آنحضرت کا ہی دار آخرت میں واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات و شفاعت امت کے حاصل یہہ میں شفاعت کرنیوالا تمہارا

ہوں آگے تمہاری جاکر مستعد شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور میں تمپر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیے کہ عرض کیجاوینگی مجہپر اعمال تمہاری

یا میں شاہد یعنی گواہ ہوں گواہی دونگا اوپر فرمان برداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ

کیا ہی اوسی محشر میں حوض کوثر ہی ف ع یعنی وہاں جاکر متمیز ہوجاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیے ترجمہ

اور تحقیق میں البتہ دیکہتا ہوں یعنی اوسطرف حوض کی اسحالمیں کہ میں اسجگہہ اپنی میں ہوں ف ع یعنی منبر پر اور یہہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیے پردہ

اوٹہہ گیا اور دکہا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت میں ترجمہ اور تحقیق میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیے خزانی زمین کی بسبب

فتح ہونی شہروں زمین کی اور ایمان لانی لوگوں اوسکے اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں تمپر یعنی تم سب پر سے شرک کرو کافر ہو تمہارے پیچہی مگر یعنی ایسا کچہہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہوں میں تمپر دنیا سی کہ

رغبت کروگی اوسمیں ف ع مانند رغبت کرنیکی شی نفیس میں اور سبقت کروگی اوسمیں بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ میں مناسب نہیں بلکہ رغبت کرنی خالص

اموال باقیہ ہی میں چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزوں میں پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنیوالی یعنی

کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو واسطے مال کی لیے پہر ہلاک

ہوجاوگی جیسے کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہا نووی نے کہ اسمیں کئی معجزی ہیں آنحضرت کی اسلیے کہ اسمیں خبر دی

حضرت نے یہہ کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانوں کی سو واقع ہوا یہہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہیں ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نے اس سی اور رغبت

کرینگی دنیا میں سو یہہ بہی واقع ہوا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ

وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰہَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِہٖ عِنْدَ مَوْتِہٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَبِیَدِہٖ سِوَاکٌ وَاَنَا مُسْنِدَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَعَرَفْتُ اَنَّہٗ یُحِبُّ السِّوَاکَ فَقُلْتُ اٰخُذُہٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ قُلْتُ اُلَیِّنُہٗ لَکَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُہٗ فَاَمَرَّہٗ وَبَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فِیْہَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْہِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِہِمَا وَجْہَہٗ وَیَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ یَدَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نعمتوں خدا کی سے مجپر یہہ ہے کہ مخصوص کیا مجکو ساتھ اونکی یہہ ہے کہ آنحضرت نے وفات کی بیچ میرے گھر میں اور بیچ روز نوبت میرے کی ف ع یعنی باوجودیکہ آنحضرت مدت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گھر میں رہے یہہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دنمیں ہوئی اور جامع الاصول میں ہے کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ کی گھر میں پہر شدت سے ہوا اسحالمین کہ آپ میمونہ کی گھر میں تہے پہر اذن چاہا اپنی بیویوں سے کہ بیمار داری آپکی عائشہ کی گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینے میں بعضوں نے کہا دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارہویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہوتا ہے ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کے ف ع یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحالمین کہ آپ تکیہ کیے ہوئے تہے اونکی سینہ اور گردن سے اور یہہ دلالت کرتا ہے انکی کمال قرب قربت پر اور ایک روایت میں یہی ہے حاقنتے و ذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلیا اور ٹہوڑی میری کی اور نہیں معارض ہے اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نے روایت کی ہے طرق کثیرہ سے کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود میں اسلیے کہ تمام طرق اون روایتوں کی خالی ایک طرح کی خرابی سے نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت اونکی تطبیق یوں دیجاوے کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود میں پہلے وفات کی ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتوں سے مجپر یہہ ہے کہ خدا تعالی نے جمع کیا درمیان تہوک میری کے اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی ف ع شرح یہہ ہمیشہ نعمت ہے اور وقت موت کے بہت بڑی نعمت ہے کہ وقت انتہا برکتوں کا ہے یا بیان واقع کرتی ہیں کہ یہہ نعمت اوسوقت میسر ہوئی بعد ازاں بیان کرتی ہیں سبب پائی جانی اوس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہہ میں مسواک تہی اور میں تکیہ دینے والی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینے لگے بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا میں نے آنحضرت کو کہ دیکہتے ہیں طرف عبدالرحمن کے یا طرف مسواک کی حال آنکہ میں جانتی تہی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتے ہیں مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کے پس کہا میں نے کیا لوں میں مسواک آپکے لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے سر مبارک سے کہ ہاں لے لے پس لی میں نے مسواک عبدالرحمن سے اور دی حضرت کو اور کی آپنے مسواک پس سخت ہوئی حضرت پر یعنے بسبب اسکے کہ وہ سخت تہی اور کہا میں نے کہ نرم کر دوں میں مسواک آپکی لیے پس اشارہ کیا آپ نے سر سے کہ ہاں پس نرم کر دی میں نے مسواک پس پہیری حضرت نے مسواک دانتوں پر ف ع یعنی پس جمع ہو دونوں تہوک میری حلق میں اور اسیطرح آنحضرت کی حلق میں بوقت وفات اونکی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ رہی آنحضرت سے عائشہ راضی دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کے روبرو ایک باسن تہا کہ اوسمیں پانی تہا پس شروع کیا حضرت نے کہ داخل کرتے تہے دونوں ہاتہہ اپنے پانی میں اور پہیرا اونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف ع اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر اس سے فی الجملہ تسکین ہوجاتی تہی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی تہا اور نہ یہہ اس سے نکلا کہ یہ فعل ہر مریض اور گرفتار نزع کی لوگ کو اور کریں اسلیے کہ اس سے ایکطرح کی تخفیف ہوتی ہے کرب میں مثل پانی وغیرہ ٹپکانے کی حلق میں بلکہ جو واجب ہے ٹپکانا پانی وغیرہ کا جسکو بہت حاجت ہو ترجمہ اور کہتے تہے لا الہ الا اللہ تحقیق موت کی کی سختیاں ہیں ف ع سکرات بر وزن جمع سکرہ کی ہے یعنے سختیاں اوسکی ہیں اور یہہ بڑی مشقتیں ہیں حرارتوں اور رنجوں طبیعتوں کی سے کمی انبیا اور ارباب کمالات کی نہیں ہوتی ہیں بلکہ زیادہ ان حالتوں کی اور طلب کرے اللہ تعالی سے آسانی اوسکی اور سہل ہونا اوسکے اور شمائل ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے کہ دیکہا میں نے آنحضرت کو وقت نزع کی کہ آپکے پاس پیالہ تہا پانی کا اور ہاتہہ ڈالتے تہے اوسمیں اور منہ پر ملتے تہے اور پہر فرماتے تہے اَللّٰہُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْکَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ترجمہ پہر اوٹہایا آنحضرت نے دست اپنا یعنی بطریق دعا کی یا بطور اشارہ کرنیکی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتے تہے یعنی مکرر شامل کر مجکو رفیق اعلی میں یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جہک گیا ہاتہہ حضرت کا گرد مسند مبارک حضرت کے نقل کیے ہیہ بخاری نے

ف ع ح یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلی سی انبیا ہین کہ ساکن ہین اعلی علیین ہین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مع النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِیْقًا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہی ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمانکی رہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد رفیق اعلی سی حضرت رب العزت ہی اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا کہ خدا تعالی مشتاق ہی اور اختیار دیتا ہی تمکو بیچ رہنی کی دنیا مین اور انکی یہان فرمایا آنحضرت نی حضرت الرفیق الاعلی واللہ اعلم وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ نَّبِیٍّ یَمْرَضُ اِلَّا خُیِّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِیْ شَكْوَاهُ الَّذِیْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُیِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت صلعم فرماتی تہی نہین کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتہہ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہی درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتی ہین کہ چاہی دنیا مین رہی ایک مدت تک اور چاہی متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور نہین شک نہین ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہی اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہے اسلیکی وہ بہتر اور پایندہ ہے ترجمہ اور تہی آنحضرت بیچ اوس بیماری کی کہ وفات کیی گئی پکڑا حضرت کو سختی آواز نی یعنی مرتی وقت جو بلغم یا سانس آن کر حلق مین اٹکجاتا ہی اور اوس سے آواز بہاری ہوجاتی ہی وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مین نی آنحضرت کو کہ فرماتی ہین شامل کر مجکو ساتہہ اون لوگونکی کہ انعام کیا تو نی اونپر کہ وہ پیغمبر ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہہ ہی حسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھی ہین وہ رفیق حال یہہ کہ رفیق اعلی کی ساتہہ مجکو شامل کر اور اس قدر سی تطبیق بیچ حال خوب جاتی ہی اس روایت مین اور پہلی روایت مین ترجمہ پس سمجہی مین اس عبارت سی کہ آنحضرت اختیار دی گئی ہین نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا مین اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کے اور یہہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہی کہ اختیار کیا دنیا سی جانیکی شوق کو وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ یَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَیْسَ عَلٰی اَبِیْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ یَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ یَا اَبَتَاهُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ یَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ شدت بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کیی جاتی تہی انکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ رض نی وای ہی کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہی کو پس فرمایا آنحضرت نی حضرت فاطمہ کو کہ نہین ہے تیری باپ پر محنت وشدت بعد آجکی دن کی ف ع یعنی یہہ کرب بسبب شدت دکھہ بیماری کی ہی اور بعد آجکی دن کی نہین ہونیکا یہہ اسلیے کہ کرب بسبب علاقہ جسمانیہ کی ہوتا ہی بعد آجکی دن کی منقطع ہوجاینگی یہہ علاقہ صوریہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ مین تو کرب ہی نہین ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نی کہا فاطمہ رض نی ای باپ میرے اجابت کی اور گئی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور مین ای باپ میری ای وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہہ اوسکی ہی ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہنچاتی ہین ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیی گئی حضرت کہا فاطمہ رض نی ای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسون پر کے صحابہ ہو یہہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یہہ اشعار بہی نسبت کیی جاتی ہین طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم مین کہی ہین اشعار

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا ✽ اَنْ لَّا یَشَمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا ✽ صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ✽ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارِمِیِّ قَالَ مَا رَاَیْتُ یَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ یَوْمٍ دَخَلَ عَلَیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَیْتُ یَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ یَوْمٍ مَاتَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَفِی رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِی دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیْنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ رونق افزا ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگون نے حتی کہ کہیل جلتی ساتہہ نیزون اپنی کی یعنی حبشی اپنی کی جیسی یہان بجا بازی کرتی ہین از راہ خوش ہونیکی بسبب تشریف لانے آنحضرت کی نقل کی یہہ ابو داودنے اور دارمی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نے کہ نہین دیکہا مینے کوئی دن کبہی کہ ہو خوب تر یعنی خاطر مین اور نہ روشن تر یعنی ظاہر مین اوس دن سی کہ آئے ہمپر اوس دن یعنی مدینہ مین آنحضرت صلعم یعنی ہجرت کا دن تہا وہ اسلیے کہ وہ تہا دن وصال کا مشتاقین جمال کی لیے اور نہین دیکہا مینے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین ہو الا ہو یعنی دلمین اور نہایت تاریک ہو یعنی ظاہر مین اوس دن سے کہ وفات پائی جسمین رسول خدا صلعم نے یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تہا عشاق پر اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن کہ داخل ہوئے جسمین رسول خدا صلعم مدینہ مین روشن ہوئی مدینہ مین ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی جسمین آنحضرت نے تاریک ہوئی مدینہ مین ہر چیز اور نہین جہاڑی تہی ہمنے ہاتہہ اپنی خاک سی حالانکہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے مین مشغول تہی یہانتک کہ نا آشنا جانا ہمنے اپنی دلونکو یعنی متغیر ہوگئی حال ہمارے بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے ہم نہین پاتے تہی دل اپنی اوس حالت پر کہ تہی یعنی صفا کی اور نورانیت کی جو حال تہے مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سی اور اوتر نی وحی کی سی اوسمین بڑا فرق پڑگیا وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِہٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْہِ اُدْفُنُوْہُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی ف ع یعنی دفن کی جگہہ مین اختلاف کیا کہ کہان دفن کرنا چاہیے پس بعضون نے کہا کہ بقیع مین دفن کرین اور بعضون نے کہا کہ حضرت کی مسجد مین اور بعضون نے کہا مکہ مین اور بعضون نے کہا قدس مین کہ وہان قبور انبیا کی ہین پا نفس دفن مین اختلاف کیا کہ آیا دفن کرین یا نہین جیسیکہ شمایل ترمذی مین ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر سی کہ ای صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاوین رسول خدا صلعم یا نہین فرمایا اونہون نے کہ ہان کہا صحابہ نے کہان کہا ابوبکرؓ نے اوس مکان مین کہ قبض کی ہی اللہ تعالی نے روح اونکی اسلیے کہ نہین قبض کی ہی اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب مین پس جانا سب نے کہ سچ کہا ابوبکرؓ نے تہی اور یہہ منافی نہین ہی اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسی حدیث مین ترجمہ پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا ہی مینے آنحضرت سی کچہہ وہ یہہ کہ فرمایا آنحضرت نے نہین قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوسجگہہ کہ دوست رکہتا ہی وہ پیغمبر یا چاہتا ہی اللہ تعالی یہہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر وہین دفن کرو اونکو بیچ جگہہ بچہونے اونکی یعنی جہان وفات پائی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَلَمَّا نَزَلَ بِہٖ وَرَاْسُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَہٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذَنْ لَّا یَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِہٖ وَھُوَ صَحِیْحٌ فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَکَانَ اٰخِرُ کَلِمَۃٍ تَکَلَّمَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اسحالت مین کہ وہ تندرست تہے کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز نہین قبض کیجاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی اوس پیغمبر کو جگہہ اوسکی یعنی جو جگہہ کہ خاص ہے اوسکی لیے بہشت سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سی پہر اختیار دیا جاتا ہی اوسکو فرح کہ اگر چاہے رہے دنیا مین اور چاہے بیہشت مین اور اختیار دنیا و آخرت

اور غرت ابنیا کی ہی درگاہ صمدیت مین والا جو کچھ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی اور وہ نہی وہی اختیار کرتی ہین کہ جو اصل حکم ہی **ترجمہ** کہا عائشہ نے نبی لیس جبکہ نازل کی
گئے حضرت پر موت یعنی علامتین اوسکی اسحال مین کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اونپر یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹہائی نگاہ
اپنی طرف چہت کے یعنی اسمانکے کہ وہ چہت ہے آسمانون کی پہر کہا یا الٰہی اختیار کیا مینی یا مانگتا ہون مین رفیق اعلیٰ کو کہا مینی اب اختیار کرتی ہین حضرت اوس عالم کو
اختیار نہین کرینگی ہمکو کہا عائشہ نی اور پہچانا مینی کہ یہہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت مین ہمسی کہنی نبی کی کہ قبض روح نہین
کیجاتی ہی کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہہ اوسکی بہشت سے پہر اختیار دیا جاتا ہی **ف** ح پس یہہ کہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم
الرفیق الاعلی جواب اوس تخییر کا تہا **ترجمہ** کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلیٰ کو نقل کے
یہہ بخاری او رمسلم نی **ف** ع کہا سہیلی نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کے اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جسوقت
بربکم کہا گیا تو اول حضرت ہی نی بلی فرمایا **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ
ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم
رواہ البخاری اور یہہ بہی روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی اپنی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اوسمین اے عائشہ
ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مینی خیبر مین **ف** ح یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا اسکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر
نہین ہوئی اوسکی ہلاک ہونیمین واسطے ظہور معجزہ کی ولیکن ایک طرحکا دکہہ اوس سے باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا **ترجمہ** اور یہہ وقت پانی میرے کا ہی رگ جانکی
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ح ظاہر احکمت اسکے مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطے حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسیکہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق نی سانپ کے زہر کی اثر سی مر کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیھم عمر بن الخطاب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ فقال
عمر قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب اللہ فاختلف اھل البیت واختصموا فمنھم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ومنھم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا عنی قال عبید اللہ
فکان ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین ان یکتب لھم ذلک الکتاب لاختلافھم
ولغطھم وفی روایۃ سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی حتی بل دمعہ الحصی قلت یا ابن عباس وما
یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا
بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ فذھبوا یردون علیہ
فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعوننی الیہ فامرھم بثلث فقال اخرجوا المشرکین
من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثۃ او قالھا فنسیتھا
قال سفیان ھذا من قول سلیمان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ حاضر کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** ح یعنی حاضر ہوئی اونکو موت
مراد ایام مرض کی ہین کہ اونمین حضور موت کا تہا اور درد روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی **ترجمہ** اور گہر مین تہے بہت شخص کہ اونمین عمر بہی تہی فرمایا
آنحضرت نی آؤ لکہدیتا ہون تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکے **ف** ع کہا نووی نی شرح مسلم مین جانا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر
سی کسی چیز کے احکام شرعیہ مین حالت صحت و مرض مین اور معصوم تہے ترک کرنی بیان اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتہہ بیان کی اوسکی اور معصوم تہے ترک کرنی تبلیغ اوس چیز کی سی کہ واجب کیے ہی اللہ تعالیٰ نے

اون پر تبلیغ اوسکی اور نہین تھے وہ معصوم امراض جسمانی سی کہ جس سے نقصان اونکی مرتبہ مین نہین آتا تھا اور نہ فساد پڑتا تھا اونکی شریعت مین اور سہو کیا کبھی حضرت پر تو کیا کہ ہوئی تہی
ایسے کہ اونکی خیال مین آتا تھا کہ وہ کر چکی ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا تھا اور سکو وہ نہین صادر ہوتا تھا اونسی او صالمین کی کلام احکام مین مخالفت آنحضرت کی پہلی کہہ چکی
تھے پس جب جانا تو لی یہہ مقدمہ جو ذکر کیا ہمنی تو اب سہہ کہ جو اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تھا حضرت نی اوسکی لکہنے کا پس کہا بعضون نی کہ آنحضرت
نی چاہا تھا کہ معین کرین ایک کو صحابہ مین واسطی خلافت کے تا واقع نہو نزاع اونمین کہتا ہون کہ یہہ بات بعید ہی اسواسطے کہ تعیین و تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر
یا عباس یا علی کی نہین محتاج تھی طرف کتابت کی بلکہ زبانی کہدینا کافی تھا اور بعد اوسکے آنحضرت نے اشارہ کر بہی دیا تھا طرف خلافت ابو بکر کی ساتھہ نیابت امامت کے مع تصریح
کرنیکی ساتھہ قول اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہان اگر کہا جاوی کہ حضرت نی ارادہ کیا تھا یہہ کہ لکھین خلافت مستمرہ اپنی
وفات کی بعد کی کہ جو مستحق ہونگی ایک بعد دوسرے کی امام مہدی کی نکلنی تک اور ظہور عیسیٰ تک تو البتہ یہہ بات کچھ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ
رکہنا پس لکہہ سکی آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نی نوشتہ لکھنا ایک بیان ہووی مین احکام مہمہ کا تفصیل تخصیص تا کہ اوٹہہ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق
منصوص علیہ پر کہتا ہون کہ نہین تہا حضرت کی زمانہ مین نزاع تا اوٹہہ جاتا اور نہین تہا خلاف تا مندفع ہو جاتا یا کہیہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف
ہر مکان مین اوسکی واقع ہونیکی خود حضرت نی خبر دیدی تہی ساتھہ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھہ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھہ قول
اپنی کی علیکم بالسواد الاعظم اور ساتھہ قول اپنی کی ستفترق امتی ... اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ
خَلَقَهُمْ علاوہ یہہ کہ احکام شرعیہ منقسم ہین ... کیونکر ہون مخصص و منصوص ایک ساعت مین اسی طرح کہ نہ متصور ہوا اونمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ
کیا جاوی ساتھہ اوسکی یہہ کہ حضرت نی قصد کیا تھا یہہ کہ لکہین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین سب ایسی احکام کہ اونکی زمانہ مین پائی گئی ہین یا وہ کتاب و سنت مین نہین کہی گئی
ہین تو بعید نہین ہی رافت و رحمت سی اوپر تمام امت کے یا ارادہ کیا تہا یہہ کہ لکھا جاوی نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقون کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض
اور تمام مبتدعہ ہی تو جب یہہ کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہے قرآن کفایت کرتی ہی ہمکو کتاب اللہ فرمانبرداری کی شارع نی امر دین
مین بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور سنت بہی تابع اوسکی ہی اور تفسیر اور تبیین اوسکی ہی اور یہہ خیال کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جو جگہ کر
تھے اونسی اس باب مین پس پہر رہی اونپر نبی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف واسطی نبی آنحضرت کی تہی وقت سختی و درد و بیماری
کی اور جان لیا تھا اونہون نی کہ یہہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہین ہے بلکہ اونکی مصلحت کے لیے ہے اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین
اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب و الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سے اور ... چہوڑ دیتی تہی آنحضرت
اونکو اونکی رای اور صوابدید پر اور اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو چھوڑتی اونکی رای پر اور عمر یہہ بہی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور
امتحان کا اس سبب سے اشارہ کیا کہ ترک اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بہی ترک کیا اور یہہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بہیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دین
لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہی بہشت مین داخل ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ کر بیٹھین اوسپر اور عمل نکرین ... اور بعد آنحضرت عمر کی ... موافقات ... موافق
ہوئی ہین کتنی جگہوں مین ... پس حکم ... عمل کرنا مقتضیہ کا موافقت ... مخالفت اور دلالت کرتا ہی وہ سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک
کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نی کہا کہ یہہ امر حضرت سی ابتلا تھا بلکہ پہلی بعضی صحابہ آنحضرت نی طلب کیا تہا کہ کچھہ لکہین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ
بعضی راغب نہین ہین جیسی کہ عمر اور جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی
کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابو بکر صدیق کی لیے لکہین بعد ازان ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ ... نہین کرینگی ...
جیسیکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ تیسری فصل مین آتا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود لکہنا تھا وصیت کرنی واسطی علی مرتضی کی

اور خلیفہ کرنا اونکا تہا یہہ جانے تناقض سے نہین ہے اسلئے کہ یہہ جو کہتی ہین کہ غدیر خم مین خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سے ثابت ہوا لیکن جب یہہ ہوچکا تہا تو کیا احتیاج لکہنی کی رہی ور تمام یہہ قصہ بیچ باب مناقب علی کے
دیکہنا ترجمہ پس اختلاف کیا اونہون نے کہ گہر مین تہے یعنی صحابہ اور آپس مین جہگڑنے لگے پس بعضے اونمین سے کہتی تہے دیجئے حضرت کے یعنی اسباب لکہنے کا دوات قلم وغیرہ کہ لکہدین تمہارے لیے آنحضرت
اور بعضے اونمین سے کہتی تہے وہ بات کہ جو عمرؓ نے کہی تہی یعنی منع کرتی تہے لکہوانے سے بسبب شدت مرض آنحضرت کے پس جب بہت کیا لوگون نے شور وغوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت نے اوٹھ جاؤ
میرے پاس سے ف ع یعنی پس چہوڑا اپنی قصد لکہنے کا باعتماد اوس چیز کی کہ ثابت ہوئی تہا رنزدیک کتاب وسنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت نے قصد کیا تہا لکہنے کا
اوسوقت کہ اونکی رای مین آیا تہا کہ یہہ مصلحت ہے یا وحی کئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور منسوخ کیا گیا ہو
اور عمرؓ نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہے علماء کا اسپر کہ یہہ اونکی دلایل فقہ اور دقایق نظر وفہم سے ہے اسلیے کہ وہ ڈری اس سے کہ مبادا لکہدین آنحضرت
ایسی امور کہ عاجز ہین لوگ اونکی کرنیسی ور مستحق ہون عذاب کے بسبب ہونی اونکی ثابت نص سے کہ نہین گنجایش ہے اوسمین اجتہاد کی اور اشارہ کیا تہا اس قول
اپنی حسبکم کتاب اللہ سے طرف قول اللہ تعالیٰ کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالیٰ کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبیداللہ نے کہ راوی حدیث کا ہے ابن عباس سے پس تہے ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کل مصیبت وہ حال ہے کہ جو حائل ور مانع درمیان پیغمبر خدا کے اور درمیان
اسکی کہ لکہدین اونکی لیے نوشتہ بسبب اختلاف اونکی کی اور شور وشغب اونکی کے ف ع کاش کے وہ اختلاف اور غل نہ کرتی تا حضرت کچہہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا پس تہے ابن عباسؓ
مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ تہی عمرؓ نے اور اونہون نے کہ تابع تہے اونکی صحابہ مین سے فتدبر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین کہ حضرت عمرؓ کو مقصود تہا کہ حضرت
کو تکلیف نہو لکہنے مین شدت مرض کی حالت مین اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضرور کا تو نہ چہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنیسی بسبب قول اللہ تعالیٰ کی بلغ ما انزل
الیک من ربک جیسیکہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا ہود کی نکالنیکا جزیرہ عرب سے وغیر ذلک وہ چیزین کہ
آتا ہے بیان اونکا عنقریب چونکہ وہ چیز ضروری نہ تہی حضرت عمرؓ نے سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض مین تکلیف کیون دین کونسی چیز کلام اللہ مین نہین ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم اس سے جانا گیا کہ نہین واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ کتاب وسنت مین بیان اوسکا ہے صراحۃً یا دلالۃً اور یہہ
سمجہے کہ باب اجتہاد کا بند ہو جائیگا اہل علم واستنباط پر پس کہا عمرؓ نے صواب کہ ترک کتابت کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو حضرت
عمرؓ کی بات کا انکار نکیا تو یہہ دلیل ہے اسپر کہ حضرت نے اونکی رای کو پسند کیا اور تہے عمرؓ بڑے فقیہ بنسبت ابن عباس اور موافقین اونکی کے ترجمہ اور بیچ روایت سلیمان ابن ابی
مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ دین مین سے ہین یون آیا ہے کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہے عجیب دن پنجشنبہ کا ف ح اور جو کچہہ کہ واقع ہوے
مصیبت عجیب اوسمین اشارہ کرتی ہین اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمین واقع ہوا ترجمہ پہر روئے ابن عباس اتنا روئے کہ تر کردیا اونکی آنسوؤن نے
سنگریزون کو کہ وہان پڑی تہی ف ع احتمال ہے کہ رونا ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکے کہ گمان ہے اونکی فوت ہوئی خیر کثیر کہ حاصل
ہوتی بسبب لکہنے نوشتہ مذکور کی اور یہہ احتمال اظہر ہے اسمقام مین ترجمہ کہا یعنی ای ابن عباس ورکیا ہے روز پنجشنبہ ف ح یعنی کیا حال رکہتا ہے کیا واقع
ہوا اوسمین ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قول سلیمان احول کا ہے اور یون نہین ہے بلکہ کہنے والا اسکی سعید بن جبیر ہین کہ سلیمان احول روایت اونسے
کرتی ہین اور وہ روایت کرتی ہین ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن مین پس فرمایا لاؤ میرے پاس ہڈی شانہ کی کہ لکہدون
مین تمہارے لیے ایک نوشتہ نہ ہوگی تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف ح کہا ہے علمانے کہ یہہ عبارت ظاہر مین اسپر دلالت کرتی ہے کہ مراد لکہنا احکام کا ہو تفصیل سے
واللہ اعلم ترجمہ پس نزاع واختلاف کیا لوگون نے اور نہین لائق نبی کی پاس تنازع اور اختلاف ف ح ظاہر سیاق کلام سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام
ابن عباس کا ہے کہ درمیان حدیث کی داخل کیا اور بعضون نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہے فافہم ترجمہ پس کہا بعضے صحابہ نے کہ کیا ہے حال حضرت کا
کیا ترک کرتی ہین یعنی دنیا کو ف ع یہہ معنی ابن حجر کی فتح الباری مین قرطبی سے یہی احتمال نقل کیے ہین از انجملہ ایک احتمال یہہ ہے کہا ہے کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے

ہجر کے ساتھ زبر اول اور جزم دوسرے حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحجوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ نی بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور ملا علی رح نی اہتمام
کو خوب تفصیل سی لکھا ہی اور شیخ عبد الحق نی یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال ونکا اور کیا ہو گیا ہی اونکو یا مختلط اور پریشان ہو گیا ہی کلام ونکا بسبب مرض کے اور یہہ انکار
اون لوگون پر کہ کہتے تہی کہ نہ لکہیں بیٹہی کیون منع کرتی ہو لکہنی سی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہو گیا ہی کلام اونکا یہہ اعتقاد اوس جناب کے بہ نسبت نہ رکہنا چاہی اور ہجر بمعنی فحش
اور بد زبان کی بہی آتا ہی اور یہہ بہی ممتنع ہی آنحضرت سی پس چہوڑ دو کہ لکہیں اور کلام محمول استفہام انکاری پر ہی انتہی ترجمہ پوچہو حضرت سی کہ کیا فرماتی ہین
اور کیا غرض کہتی ہین پس شروع کیا بعضی صحابہ نے تکرار کرنا حضرت سی پس فرمایا حضرت نی کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور و غوغا کرنیسی پس وہ حالت
کہ مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کیلئی اور تفکر اوسمین وغیر ذلک بہتر اور خیر ہی اوس سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی ف ع یعنی افضل ہی
اوس حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نی کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سی کہ آپنے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف
دین مین تین قسم پر ہی کہ ایک تو اثبات صانع مین ہی اور وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہی اور انکار
اسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین ہی کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس ان اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نی رحمت وکرامت واسطی علما کی اور کہا مازری نی
اگر کہا جاوی کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کیلئی اختلاف اس نوشتہ مین با وجود فرمانی حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اوامر کی متعلق ہوتی ہین قرائن کہ نقل
کرتی ہین اوامر کو وجوب کی طرف استحباب کی نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہی کہ اصل اوامر کی وجوب ہی پس شاید کہ ظاہر ہوئی ہون آنحضرت سی ایسی قرائن کہ دلالت کی
ہون اوسپر کہ نہین واجب ہی بلکہ سپرد کیا اوسکو اونکی اختیار کی طرف اور یہہ دلیل ہی اوپر رجوع کرنی اونکی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور پہنچا اجتہاد عمر کا طرف منع
کرنیکی پس شاید کہ اونہون نی اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا ہی یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کی اور تہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کی واللہ اعلم ترجمہ پس جب گذری صحابہ
اس گفتگو سی حکم کیا آنحضرت نی اونکو تین باتونکا پس فرمایا نکالدو مشرکونکو جزیرہ عرب سی ف شارع گذر چکا ہی بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب
کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب مین بیچ باب اوسکی مذکور ہوئی ہین ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیونکا کہ امرا اور حاکمون کی پاس سی آوین اور احسان
وسلوک کیا کرو اونسی مانند اوس چیز کی کہ مین احسان کرتا ہون ف شارع یعنی از روی کھانی اور کیفیت کی بوجہ تمیز کی درمیان اونکی بحسب لیاقت اونکی اور یہہ
حکم فرمایا حضرت نی اسلئی تا ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکی مولفۃ القلوب سی اور کہا علمانی برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر اسکی لئی یہی حکم ہی
ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سی یعنی بسبب نسیان کی اوسکی یا واسطی اختصار کی یا ذکر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان
ابن عیینہ نی کہ یہہ کہنا کہ سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف شارع کہا نووی نی کہ ساکت ابن عباس ہی
اور بہو جاتا ہو الی سعید بن جبیر پیچہ موجب شرح ملا علی رح کی لکہا گیا اور حضرت شیخ نی فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نی
تیسری بات سی یا فرمائی حضرت نی پس بہول گیا مین اور کہا ہی علمانی کہ تیسری بات یہہ ہی کہ سامان درست کردینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کے درستی
کررہی تہی کہ اوسی اثنا مین بیمار ہوگئی یا تیسری بات یہہ ہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسا کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد **وعن** انس قال قال ابو بکر لعمر رض
بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزُوْرُھَا فَلَمَّا انْتَہَیْنَا
اِلَیْھَا بَکَتْ فَقَالَا لَھَا مَا یُبْکِیْکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ اَنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اَنَّ الْوَحْیَ قَدِ
انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا ابوبکر نی واسطی
عمر کی بعد وفات آنحضرت کی کہ چلو ہمکو طرف ام ایمن کی تا ملاقات کرین ہم اوسی جیسا کہ حضرت ملاقات کرتی تہی اونسی ف شارع ام ایمن یہہ مان ہین اسامہ بن

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تہین آنحضرت کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرت کی بسبب میراث کی ہاتہہ لگین تہے پہر اونکو آزاد کر دیا تہا اور نام اونکا برکۃ تہا اور نکاح کر دیا تہا اونکا زید سی اور وہ پانی پلاتی تہین اور دوا دارو کرتی تہی زخمیونکی اور تہین وہ حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور زید کی مالک تہین خدیجہ کبری پہر حضرت نی اونکو خدیجہ سی مانگا پس ہبہ کیا اونہون نی اونکو آنحضرت کی تئین پہر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نی کذا افادہ بعض المحققین رحمہم اللہ پس جبکہ پہنچی ہم یعنی مین اور شیخین طرف ام ایمن کے روئین ام ایمن پس کہا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی ام ایمن سی کہ کس چیز نی رلایا تجکو یعنی کیون روتی تو کیا نہین جانتی تو کہ جو کچہ کہ خدا تعالی کی پاس ہے یعنی درجات و ثواب بہتر ہی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ام ایمن نی کہ نہین روتی ہون مین اسواسطی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہ کہ خدا کے پاس ہے بہتر ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی ایسی کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہی لیکن روتی ہون مین اسواسطی کہ وحی آسمان سے بتحقیق منقطع ہوئی آسمان سی پس باعث ہوئین ام ایمن یعنی اونکا یہہ کہنا ابوبکر اور عمر رضہ کو رونی پر پس شروع کیا رونا اون دونون صاحبون نی اونکی ساتہہ نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اور یہہ رونا نہین منقطع ہونیکا اخر دنیا تک

وعن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ھذا ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتہا فاختار الاخرۃ قال فلم یفطن لھا احد غیر ابی بکر فذرفت عیناہ فبکی ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامھاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول اللہ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا باہر نکلی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری مین کہ جسمین وفات ہوئی آنحضرت کی اور ہم مسجد مین تہی باندہی ہوئی سر پر کپڑا ایسی یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نی طرف منبر کی پس چڑہی اوسپر اور ساتہہ ساتہہ گئی ہم حضرت کی یعنی و بیٹہی ہم بہی منبر کی متوجہ ہو کر حضرت کی طرف فرمایا حضرت نی یعنی بعد حمد و ثنا کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہے تحقیق مین دیکہتا ہون طرف حوض کوثر کی اس جگہہ اپنی سی کہ جہان کہڑا ہون پہر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہی روبرو کی گئی اور دکہائی گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نعمت باقی اوسکی دنیا پر ف ع اور روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہی کہ اگر چاہی تو دنیا مین رہنا تو خزانی دنیا کی تجکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونی چاندی کی بنا دین ہم اور تو ایسی درجہ کہ ہماری پاس تیری لیے ہی اوس مین سی کم نہ کرینگی ہم اور اگر چاہی تو ہماری پاس آ آنحضرت نی سر جہکایا یعنی بطور متفکر ون کی اور کہتی ہین کہ آنحضرت کی غلام مومنین ایک غلام حاضر تہا اونی عرض کیا کہ یا رسول اللہ چند روز یہان رہیی کہ آپ کی دولت سی ہم بہرہ ور ہون اور آرام پاوین آنحضرت نی جبرئیل کی طرف نگاہ کی اور سمجہی کہ مقصود کیا ہی یعنی مقصود بلانا ہی اور کہا کہ ہی چاہتا ہون کہ وہان آؤن غرضکہ حضرت نی آخرت ہی کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعضی عارفین نے کہ اگر اختیار دیا جاوی عاقل درمیان دو پیالون کی کہ ایک ونمین ہو مٹی پائدار کا اور دوسرا سونی فانی کا تو اختیار کری پائدار مٹی کی کو اور فانی سونیکی پس کیا حال ہو جس صورت مین کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونیکا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت مین بطریق اولی پائدار سونی کیکو قبول کرنا چاہیی پس آخرت سونا باقی ہی اور دنیا فانی مٹی جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی اللہ سبحانہ نی ساتہہ قول اپنی کی والاخرۃ خیر وابقی ف پس نہ سمجہا اس نکتہ کو کوئی سوای ابوبکر کی پس جاری ہوئی آنسو ابوبکر کی آنکہون سی پس روئی پہر کہا ابوبکر نی کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تہی بلکہ قربان کرتی ہین ہم تمپر سی باپ مائین اور جانین اور مال اپنی یا رسول اللہ کہا ابوسعید راوی نی پہر اوتری حضرت منبر سی پس کہڑی ہوئی اوسپر اسوقت تک یعنی وہ آخری کہڑا ہونا تہا منبر پر نقل کی یہہ دارمی نی

وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر اللہ والفتح دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ قال نعیت الی نفسی فبکت قال لا تبکی فانک اول اھلی لاحق بی فضحکت فراھا بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلن یا فاطمۃ رأیناک بکیت ثم ضحکت

قَالَتْ اِنَّہٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ نُعِیَتْ اِلَیْہِ نَفْسُہٗ فَبَکَیْتُ فَقَالَ لَا تَبْکِیْ فَاِنَّکِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَالْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب اوتری سورہ اذا جاء
نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنے پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میرے خبر میری موت کی فقط یعنی اس سورۃ میں کہ خبر دی ہے نصرت وفتح الہی
کی اور لوگوں کے داخل ہونے کی دین اسلام میں اور حکم کیا مجھکو تسبیح وتحمید اور استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کار رسالت ونبوت کا اور حکم ہے مستعد ہونے سفر
آخرت کا اور رجوع کرنیکا درگاہ عزت میں ترجمہ پس رو دیں فاطمہ زہرا یعنی ان باتوں کی تحقیق سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو کہ نہ رو تحقیق تو میری
اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی ساتھ میرے فقط یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور میرے پاس آ پہنچیگی درد الم فراق کا بہت نہ کھینچیگی سو ہنس دیں فاطمہ زہرا ان
حضرت کی وفات کی چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول ہے اور موجب اس قول کی آپ [illegible] بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے کہے ہیں اور بعضوں
نے [illegible] روز ترجمہ پس [illegible] کی سنکر [illegible] فاطمہ [illegible] کہا فاطمہ نے [illegible] بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا انہوں نے اے فاطمہ دیکھا
[illegible] کہ روئی تو پھر ہنسی تو [illegible] [illegible] اور صحیح جو بولی [illegible] قول [illegible] تو [illegible] ذکر [illegible] ہیں کہ
[illegible] کی ساتھ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] آنحضرت [illegible] کلام کہا آنحضرت [illegible]
[illegible] پس کہا فاطمہ نے کہ آنحضرت نے خبر دی ہے مجھکو کہ پہنچائی گئی ہے اونکو خبر موت ان کی [illegible] پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ نہ رو تحقیق تو میری اہل بیت
میں سے اول تو ہی ملیگی [illegible] فقط رح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر دی حقیقت حال کی اور کہا کہ یہہ بھید ہے درمیان میرے اور
رسول خدا صلعم کے [illegible] بعد وفات آنحضرت کی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچی مدد اللہ کی اور فتح [illegible] اور آئے اہل یمن فقط
[illegible] ابو موسی اشعری اور گروہ اونکی [illegible] اہل یمن [illegible] اور [illegible] تفسیر قول اللہ تعالی کی ورأیت الناس یدخلون فی دین
اللہ افواجا اور اسلام ہی [illegible] اہل یمن [illegible] فرمایا ترجمہ وہ یعنی اہل یمن بہت نرم ہیں [illegible] دلوں کی فقط
[illegible] کہ جلدی قبول کرتی ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہے اونکی [illegible] اور سالم ہیں [illegible] ترجمہ اور ایمان یمنی ہے فقط رح
[illegible] اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان اور طاعت اور انقیاد کی پس اس طرح فرمایا [illegible] کی بیچ [illegible] ترجمہ اور علم وحکمت
کہ عبارت ہے معرفت حقائق اشیاء اور احوال [illegible] یمنی ہے فقط رح اور [illegible] اشارہ ہے طرف اونکی کہ سوال
کیا ابو موسی [illegible] احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق اور معارف ابتدا پیدائش کی [illegible] کتاب الخلق کی گذرا اور بعضوں نے کہا [illegible]
حکمت کو طرف یمن کی [illegible] ایمان مکہ سے پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن سے اور بعضوں نے کہا یہہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب شام کے ہے
اور مکہ اور مدینہ والے جانب یمن کے ہیں اس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد ہے مکہ اور مدینہ کی ہے پوشیدہ نرہے کہ سیاق حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کلام
حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا مگر یہہ کہ کہیں راوی نے اس کلام کو بسبب اہل یمن کی احادیث میں اور حدیثوں سے ملا کر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے کہا کہ مراد اس سے
انصار ہیں کہ اصل میں یمن ہیں [illegible] نسبت کیا گیا ایمان وحکمت کو ان کی طرف نسبت مبالغہ کی ہے اور غرض یہہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہیں پس نہیں نفی اوروں کی
ایمان کی نہیں ہے پس کچھہ منافات نہیں ہے درمیان اسکی اور درمیان حدیث حضرت کی الایمان فی اہل الحجاز یہہ مراد اس سے موجود ہیں اوس زمانہ کی نہ تمام اہل
یمن سب زمانوں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتے ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکھے برائی سے لیکن واقع ہوتی ہے اکثر کی بنا پر اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے
خوب حاصل کرنی علم وعمل سے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا کہا انس نے اَلْحِکْمَۃُ تَزِیْدُ الشَّرِیْفَ شَرَفًا وَتَرْفَعُ الْعَبْدَ
الْمَمْلُوْکَ حَتّٰی تُجْلِسَہٗ مَجَالِسَ الْمُلُوْکِ اور ابو ہریرہ سے ہے کہ حکمت سے دس اجزا میں نو تو اونمیں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک حصہ یہی ہے [illegible]

عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَارَأسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَاَعْهَدَ اَنْ يَقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ اونہوں نے کہا یعنی آنحضرت کی پاس بسبب شدت درد سر کے ہای میرا سر کہتا ہی ف ح ظاہرا حضرت عائشہ کا سر دکہتا تہا پس افسوس کیا اوسپر اور بعضی کہتی ہین کہ مراد سر سے ذات ہی اور اشارہ کیا ساتہہ اسکی اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو اسحالمین کہ مین زندہ ہون پس بخشش مانگون تیری لیے یعنے تیری سئیات کی مغفرت کی لیے اور دعا کرون واسطے تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے سختی ہے مصیبت مجہی ف ح لفظ ثکل ساتہہ زیر ثے مثلثہ اور پیش اوسکی کی اصل مین یعنی مرنی فرزند یا دوست کی ہی اور مراد یہان موت ہی اور ذکر مرض ہی موت یاد دلاتا ہی اور یہہ کلام تو نہین ع سے کے زبان پر وقت محنت و مصیبت کی جاری ہوتا ہی لیے اسکی کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کی تحقیق مین گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتی ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و نیاز کی کہ درمیان انکی تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگی تم آخر اوسیدن مین صحبت کرنیوالی ساتہہ کسیکی اپنی بیویون مین ف ع ح مقصود یہہ ہے کہ اگر مین مرجاؤنگی اور تم زندہ رہوگی بعد میرے تو مجہکو بہول جاؤگی اور اور بیویونکی ساتہہ مشغول ہو جاؤگے بیت درمرد نم این نالہ نہ از رفتن جانست ؛ از یار جدا میشوم این نالہ از انست ؛ ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ اے عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنی موت کی یاد کرنیکا اور مشغول ہو میرے درد سر مین اور ذکر موت میرے مین ف ع کہ مین اس عالم سے جاتا ہون اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم کیا اور دونون صاحبونکی اکٹہی بیمار ہونے مین اشارہ ہی طرف کمال محبت دونون صاحبونکی جیسیکہ خون نکلا مجنون کی ہاتہہ سے وقت فصد یعنی لیلی کی بعد اسکے آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کی دل کا اور بشارت دینی اونکو اس دولت عظیمہ کے بیچ ہی فرمایا ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مینے یا فرمایا ارادہ کیا تہا مینے یہہ کہ بہیجون مین کسی کو طرف ابوبکر کی اور بیٹی اوسکی یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کی تہی اور شفیق عائشہ کی اور وصیت کرون ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور ولیعہد اپنا کرون اوسکو تاکہ نہ کہین یا واسطے خوف اسکی کہ کہین کہنیوالی ف ع کہ نہ وصیت کی آنحضرت نے ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکی کہ اوسمین بہی اشارہ تہا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو کرین آرزو کرنیوالی یعنی خلافت کی بجز ابی بکر کی لیے خواہ اپنی لیے یا غیر اپنی کی لیے پہر کہا مینے یعنی اپنی دلمین یا ظاہر مین کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کی خلافت کا اور دفع کرینگی مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگی مومن بہی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ح یعنے بسبب خلیفہ کرنی میری کی اونکو امامت صغری مین اسلیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسیکہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعہ کی کہ جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کی لیے تو پس کیا نہ اختیار کرین ہم اونکو امور دنیا اپنی کی لیے پس یہہ بہی دلیل ہی اونکی خلافت کی حقیت کی پہر حضرت کی قول یا بی المومنون مین اشارہ ہی طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہین صدیق کی خلافت کی حقیت کی اور حاصل حضرت کی فرمانیکا یہہ کہ پس اسی سبب سے نہ بلایا مینے ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی تہی اور جانا مینے کہ خلافت اونکی ہونیوالی ہی اور واقع مین ویسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی اور یہہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِي وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَأسَاهُ فَقَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَاَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيْهِ

بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا پہر طرف میرے آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر کے بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجھکو آنحضرت نی اس حالت میں کہ پاتی
تہے درد سر اور مین کہہ رہی تہی ہائی میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ کہ میرا سر دکہتا ہی فرمایا آنحضرت نی اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو اگر تو مرتی
اگر مری تو پہلی میرے پس غسل دونمین تجکو اور کفن دونمین تجکو اور نماز پڑہونمین تجپر اور دفن کر دونمین تجکو فش ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ مرنا اونکا حضرت
کے حیات مین بہتر ہی زندہ رہنی اونکی سی بعد وفات حضرت کی ترجمہ کہا مینی البتہ گویا کہ دیکہتی ہون مین تجکو قسم ہے اللہ کی اگر کروگی تم یہہ یعنی جو کچہ ذکر ہوا ہم
غسل وغیرہ سی البتہ پہروگی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی وہان ساتہہ کسیکی بی بی یونمین ہی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی یہہ کہنی دلالت کرتا ہی یہہ کہنا اونکا
اوپر کمال غیرت اونکی بعد مرنیکی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نی وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ
رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْہِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی
الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ تَکْرِیْمًا لَکَ وَتَشْرِیْفًا
لَکَ خَاصَّۃً لَکَ یَسْاَلُکَ عَمَّا ھُوَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنْکَ یَقُوْلُ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَغْمُوْمًا وَاَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ
مَکْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَہُ الْیَوْمَ الثَّانِیْ فَقَالَ لَہٗ ذٰلِکَ فَرَدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا رَدَّ اَوَّلَ یَوْمٍ ثُمَّ جَاءَہُ الْیَوْمَ الثَّالِثَ
فَقَالَ لَہٗ کَمَا قَالَ اَوَّلَ یَوْمٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ کَمَا رَدَّ عَلَیْہِ وَجَاءَ مَعَہٗ مَلَکٌ یُقَالُ لَہٗ اِسْمَاعِیْلُ عَلٰی مِائَۃِ اَلْفِ مَلَکٍ کُلُّ مَلَکٍ عَلٰی مِائَۃِ اَلْفِ
مَلَکٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْہُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ ھٰذَا مَلَکُ الْمَوْتِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْکَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰی اٰدَمِیٍّ
قَبْلَکَ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی اٰدَمِیٍّ بَعْدَکَ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ فَاَذِنَ لَہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِیْ
اِلَیْکَ فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَکَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُکَہٗ تَرَکْتُہٗ فَقَالَ تَفْعَلُ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ
قَالَ نَعَمْ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِیْعَکَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ
قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَلَکِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِہٖ فَقَبَضَ رُوْحَہٗ فَلَمَّا تُوُفِّیَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَتِ التَّعْزِیَۃُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَخَلَفًا مِنْ کُلِّ ھَالِکٍ وَدَرَکًا مِنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَاتَّقُوْا
وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِیٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ ھٰذَا ھُوَ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ
اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سے کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سی داخل ہوا اونکی باپ پر کہ علی بن حسین ہین یعنی
امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین سی کہ کیا نہ حدیث بیان کرون مین تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس
شخص نے کیون نہ بیان کرو ہماری آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور پیغام
پہنچانیکی لیے پس کہا جبرئیل نی ای محمد بلاشبہ اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم خاص
ہے تمہاری لیے یعنی اس بات مین کہ پوچہتا ہی اللہ سبحانہ تعالی وہ چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی وہ چیز کو تمسی یعنی الٰہی کہ وہ قریب ہی مرنیکا جبرئیل وہ یہ سی فرماتا کہ
اللہ تعالی کہ کسطرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون میں ای جبرئیل اپنی تئین غمگین سیا پاتا ہون مین اپنی تئین اندوہگین فش ع شاید کہ یہہ غم
وکرب آنحضرت کو بسبب دین اور امت کی تہا کہ دیکہا چاہیی بعد میرے کیا واقع ہو ترجمہ پہر آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس دوسرے دن پس کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تہا

اول دن پس جواب دیا جبرائیل کو آنحضرت نے جیسا کہ جواب دیا تھا اول دن پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس تیسرے دن اور کہا حضرت سے جیسا کہ کہا تھا اول دن اور
جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھہ فرشتہ یعنی اسکے ساتھ اور دن کہ کہا جاتا تھا اوسکو اسمعیل کہ حاکم ہے لاکھہ فرشتوں پر
ہر فرشتہ اونمیں سے امیر لاکھ کا لاکھہ فرشتوں پر ف ح کہا ہے علامی نے کہ یہہ اسمعیل داروغہ آسمان دنیا کا ہے اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نہ کیا بسبب ظہور اور معلوم ہونے اوسکے
یا ہو سکتا ہے کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے وارد آئے اسمعیل فرشتہ کے اوسی وقت آکر حاضر ہوا اور ستون سے بیٹھتے ہی لائے ہیں کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور اونکے
ساتھہ ملک الموت تھے اور اون دونو کے ساتھہ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اوسکو اسمعیل کہتے ہیں کہ حاکم ہے ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ اونمیں سے امیر ہے ستر ہزار
فرشتوں پر ترجمہ پس پروانگی مانگی اوس اسمعیل فرشتہ نے داخل آنے کی حضرت پاس پس پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی پس جواب دیا جبرئیل نے
کہ یہہ ایک فرشتہ ہے ایسا ایسا اور یہہ جو حدیث میں نہیں مذکور ہے پھر کہا یعنی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہے یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہے تمہارے
پاس آنے کی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلے تمہارے اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سے بعد کے یعنی یہہ شرف ہو کر است مخصوص آپ سے آپ کی لیے ہے کہ ملک الموت
پروانگی آنے کی مانگتا ہے ورنہ اور آدمیونپر یکایک چلا آتا ہے اور جان قبض کرتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ اوسکو اندر آنے دو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پس
آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اوسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ اے محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہے مجھکو طرف آپکے یعنی تاکہ قبض
کروں امر تمہیں پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کروں میں روح پاک آپکی تو قبض کروں میں اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجھکو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں میں یعنی قبض نہ کروں پس فرمایا
آنحضرت نے کیا کریگا تو یعنی جو کچھہ حکم کروں میں اے ملک الموت کہا ہاں اسیطرح حکم دیا گیا ہوں میں یعنی تمہارے اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہوں اور حکم دیا گیا ہوں میں یہہ کہ اطاعت
کروں تمہاری یعنی جو چیز کہ اختیار کرو تم اوسکو کہا راوی نے پس نظر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کے یعنی بطور مشورہ چاہنے والی کی کہ کیا
کہتے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے اے محمد بلا شبہہ خدا تعالی مشتاق ہے تمہاری ملاقات کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے کہ بجالا تو اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا
ہے تو ساتھہ اوسکے پس قبض کی ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی ف ح یا آنحضرت صلعم نے بعد آنے جبرئیل کے اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتہ کے اور اس گفتگو کی
کہ مذکور ہوئی کچھہ تھوڑی سی دیر فرصت پائی اور اس قضیہ کی بعضی صحابہ کو خبر دی بعد از ان وفات پائی یا بعضے صحابہ نے کہ جو حاضر تھے یہہ قضیہ بکشوف ہوا اور
مشاہدہ کیا اونہوں نے اور اونمیں سے یہہ صحابی یا تابعی ہے کہ اونکو تعبیر کیا ایک مرد کر قریش میں سے اور دل یوں کہتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حضرت کو بصورت ایک کے
قریش میں سے متمثل ہو کر امام زین العابدین کے پاس آئے ہوں درمیان کی ہے یہہ حدیث اوسکے تعبیر ساتھہ لفظ مبہم کی کیا فقط واللہ اعلم اور ایک روایت میں بعد
جملہ لا امرت بہ کی یہہ ہے قال جبریل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام یا رسول اللہ ہذا آخر موطئی الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا
اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہے کہ اکثر وصیت آنحضرت کی وقت موت کی یہہ تھی الصلوۃ وما ملکت ایمانکم ترجمہ پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور آیا تعزیت کرنیوالا یعنی ایک شخص تسلی دینے والا اہلبیت کی سنی لوگون نے آواز گھر کی کونے میں سے کہ کوئی کہتا ہے سلام تمپر اے اہل بیت پیغمبر کے اور اوسی جماعت
کے گھر میں ہوا اور مہربانی خدا کی تمپر اور برکتیں اوسکی یعنی زیادتیاں اوسکی کرم کی تحقیق بیچ خدا کی تسلی ہے ہر مصیبت سے ف ابن عباس کہتے ہیں کہ اس طرح پر معنی کہا ہیں علمائے بیچ
خدا کے یعنی بیچ کتاب خدا کی تسلی دی ہے ہر مصیبت سے اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا
انا للہ وانا الیہ راجعون پس عزا یہاں بمعنی تعزیت کی ہے یا یہہ معنی ہیں کہ بیچ دین خدا کی تسلی دینی ہے کہ شارع نے رغبت اوسکی دلائی ہے اور بعضو
نے کہا کہ معنی یہہ ہیں کہ خدا فرمانیوالا صبر کا اور تسلی دینے والا ہے اور اوسکو زبان علم بیان میں تجرید کہتے ہیں جیسی رایت فی زید اسدا یعنی دیکھا میں نے زید میں شیر کو یعنی
زید کو مانند شیر کے پایا میں نے اور یہہ مناسبت ہے اس قول کی ترجمہ اور خدا بدلہ دینے والا ہے ہر چیز ہلاک ہونیوالی کا اور تدارک کرنیوالا ہے ہر چیز فوت ہونیوالی کا ف
ح ع یا یہہ معنی ہیں کہ اللہ کی طرف سے یعنی اوسکی کتاب میں بدلہ اور تدارک ہے ہر چیز ہلاک اور فوت ہونیوالی کا مانند کہا ہے کسی صاحب کمال نے سے کل شی اذا فارقتہ خلف

ولیس

ولیس بسبب ان فارقت من عوض ** ترجمہ ** پس جب بامر ایسا ہی تو ساتھ مدد اللہ کی اور حول و قوت دیکی پس تقوی کرو **ف** ح یعنی یہ جو جزع و فزع سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی کہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور بعضی نسخوں میں موافق حصن حصین کے ہی فثقوا ساتھ زبر ثاء مثلثہ کی اور تخفیف قاف مضموم کی یعنی پس اعتماد کرو اللہ پر اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ** ترجمہ ** اور اوسی سے پس امید رکھو یعنی نا امید رکھو سوا اوسکی سے الٰہی کہ لا الہ الا اللہ یا اوسکی پاس سے پس امید رکھو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے **ف** ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہیں ہی بسبب پانی ثواب آخرت کی اور مصیبت حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نہ کری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ پہلی صدمہ میں **ترجمہ** پس کہا علی نے کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ خضر ہیں **ف** ح کہ واسطی تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کی آئی ہیں ظاہر سیاق کلام سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ مراد علی سے امیر المومنین علی ہوں کہ حاضر تہی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہوں کہ وقت روایت کرنے حدیث کی حاضرین مجلس سے ایسی یہہ کہا واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہہ بیہقی نے دلایل النبوۃ میں **ف** ح اور حصن حصین میں ساتھ رمز مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت نے تعزیت کی اصحاب اور اہل بیت کی مانند اس ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیثوں میں مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت کیا ایک مرد سفید بال ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ گیا لوگوں کی گردنوں کو پہر اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کی اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابوبکر نے کہ یہہ خضر ہیں اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سے پہلی حدیث میں مرتضی علی ہیں

باب ** یہہ باب بیچ میراث اور لواحق میں ہی **

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہ سے کہا نہیں چہوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ح یعنی قسم اللہ کی کچھ نہیں چہوڑا کہ اوسکا وصیت کریں اور جو کچھ کہ مال تہی تصدق کر دیا اور مانند اوسکی تہا آنحضرت کے حالت حیات میں صدقہ کر دیا تہا مسلمانوں پر بطور نفقہ کی اور کہا نووی نے کہ اور روایت میں آیا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کی آگی کہ علی تہی وصی پس کہا عائشہ نے کہ کب وصیت کی اونکو حالانکہ تحقیق تہی میں تکیہ آنحضرت کی یہاں تک کہ وفات پائی آنحضرت نے پس کب وصیت کی اور وصی لاو شیعہ کی کچھ نہیں وصیت کے کہ تہا مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی کی اسلئے کہ نہیں تہا اونکی پاس مال اور نہ وصیت علی اور نہ غیر اونکو خلاف اوس چیز کی کہ گمان کرتی ہیں شیعہ پس اسی پر حدیثیں صحیح ہیں کہ وصیت کرتی آنحضرت کی ساتھ کتاب اللہ کی اور وصیت کی اہل بیت کی اور نکالنے یہود کی جزیرہ عرب سے اور وصیت احسان کرنے کی ساتھ ایلچیوں کی نہیں ہیں مراد اونکی قول سے ولا اوصی بشیء اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علما نے ... آنحضرت کی ... اونسے تہی اور ... اپنا ... کہ کہا تہا اونکو لوازم مدینہ میں اور لائی تہی لوگ ... اور ... الحمد للہ ...

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِي جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن حارث سے کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیویوں میں سے ہیں کہا نہیں چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی ... **ف** ح یعنی ... معلوم ہوا کہ یہہ جو خبر دی ہی ذکر حضرت کی بردوں کا آیا ہی یا تو وہ مر گئی ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو **ترجمہ** اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا اور ہتہیار اوسکی ... زمین ... کہ صدقہ ... **ف** ح یعنی جو کہ خاص آنحضرت کی تہی ... اور روایتوں میں ... کہ ... اسکی پاس گروی تہی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی یعنی ہی ورنہ اعتبار کرنی اور ایسی چیز کی مانند کپڑوں اور اسباب گہر کی والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے ...

کپڑے وغیرہ کہ اپنی جگہہ پر ذکور ہین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع کہا ایک شارح نی کہ ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی چیزون کی ذکر کی گئے کیطرف یعنی خچر اور ہتیار اور زمین کیطرف اور ظاہر یہ ہی ہوتا ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نی یعنی تصدق کیا منفعت زمین کو پس ہوا حکم اوسکا حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نی کیا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ وسکی قایم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوس زمین کی پس نہین بنانی ہی اسکی کہ سوائے زمین کی اور املاک ونکی نفس موت سی ہو جائنگی صدقہ کما لا یخفی کہا علامہ کرمانی نی شرح بخاری مین کہ وہ آدہی زمین فدک کی تہی اور حصہ حضرت کا خمس سے خیبر اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سی اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینون کی نہ طرف زمین کے فقط اسلیئی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ ہم جماعت انبیا کے نہین میراث چہوڑتی ہین جو کچہہ چہوڑتی ہین ہم صدقہ ہوتا ہی نہی اور قریب ہے کہ اوسکی تحقیق آگی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین بانٹین گی وارث میرے بعد مرنی میرکی دینار **ف** ع اسلیئی کہ نہین چہوڑونگا میں بعد مرنی اپنی کی دینار بلکہ اسلیئی کی کہ بانٹین اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃ اور احتمال ہے یہہ ہی کہ اخبار ہو صورت مین اور نہی ہی معنون مین یعنی نہ بانٹین اور ذکر دینار کا پہر بیان کیا سبب بعلت کے بطور استیناف کی ترجمہ وہ چیز کہ چہوڑون مین بیچ خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع ح ہو یا آنحضرت صلعم کی بیچ حکم عدت والی عورتون کی نہین اسلیئی کہ نہین جایز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کی پس جاری ہوا اونکی لیئی نفقہ اور مراد عامل سی وہ ہین کہ خلیفہ ہوئی بعد حضرت کی پس وہ بہی صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچاوین اوسکو مستحقونکی تئین جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا سدا یا تین کہ تہا حضرت کے لیئی ہوا اموال بنی نضیر و فدک سی اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکی مصالح مین پہر متولی ہوئی وسکی ابو بکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی پہنچی طرف عثمان کی بی پروا ہوا وسے بسبب مال اپنی کی پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب کی اپنی ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز نی یعنی بطور سابق پہلی مصارف مین کر دیا پس حاصل حدیث یہہ کہ جو کچہہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری اور اجرت عاملون میری وہ صدقہ ہی کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسیکہ حالت حیات مین تہا **وعن** ابی بکر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میراث نہین پائی جاتی ہمسی جو کچہہ چہوڑین ہم یعنی قسم مال سی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع یعنی صرف کیا جاوے فقرا و مساکین پر اسلیئی کہ ہم جملہ فقرا ہی ہین اور شہر ہ فقر سی نزدیک صوفیہ کی یہہ ہے کہ وہ مالک نہ ہو کسی چیز کا پس جو کچہہ اونکی ہاتہہ مین ہے یا لو امانت ہی یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نی کہا کہ اسلیئی کوئی اونکا وارث نہین ہے تاکہ ناخوش نہو اونکی مرنی سی کوئی اونکی وارثون سی بسبب لینی ترکہ اونکی اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق نی بیچ وقت طلب کرنی فاطمہ زہرا کی میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جسجگہہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری بہی کرتا ہون جیسیکہ آنحضرت کرتی تہی اور مینی آنحضرت سی سنا ہی کہ ہمارے لیئی یعنی انبیا کی لیئی میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ سے نہین کہی بلکہ ازواج مطہرہ سے بہی کہی جسوقت کہ اونہون نی بہی طلب میراث کی کی اور عمر رض نی تولیت اوسکی عباس اور علی رض کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئی اور کہا کہ بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نی اور بہی بانٹی درمیان اونکی چہوڑا اور ید تونیت اوسکی اہل بیت نبوت کی ہاتہہ ہی بعد ازان مروانیونکی ظلم و تعدی سی اونکی ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونی کا آنحضرت کا نری ابو بکر ہی نی نہین دیا بلکہ بڑی بڑی صحابہ کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہون نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سی اسیطرح سنا ہے ہمنی اور یہی فرمایا ہی جیسیکہ حدیث میں آیا ہی **وعن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا و سلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا و نبیہا حی فاہلکہا وہو ینظر فاقر عینہ بہلکہا حین کذبوہ و عصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو موسی

اشعری سے کہ نقل کی اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے مہربانی کرنی ایک امت پر اپنے بندوں میں سے وفات دیتا ہے اوس امت کے پیغمبر کو پہلے اوس امت سے یعنی پہلے اوترنے عذاب کے سے پس کرتا ہے خدا تعالیٰ پیغمبر کو امت کے لیے میر منزل اور پیش رو آگے اوسکے یعنی جبکہ وہ راضی مرتا ہے شفیع ہوتا ہے اور جبکہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہلاک امت کا عذاب کرتا ہے اوس امت کو حالیکہ نبی وسکا زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہے اوسکو حالیکہ وہ پیغمبر دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہے اللہ تعالیٰ آنکھیں وسکی یعنی خوش کرتا ہے اوسکو بسبب ہلاک ہونے امت کی جسوقت کہ جھٹلاتی ہیں وسکو اور نافرمانی کرتی ہیں وسکے حکم کے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده ليأتين على احدكم يوم ولا يراني ثم لأن يراني احب اليه من اهله وماله معهم رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ ہے البتہ آویگا ایک تمہارے پر ایک دن ور نہ دیکھیگا مجھکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجھکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکے اہل وعیال اوسکے سے اور مال وسکے سے ساتھ اہل وعیال کے نقل کی یہہ مسلم نے ف ع مراد یا تو دیکھنا آنحضرت کا ہے اونکی حیات میں اور صحبت کرنی اونسے یا بعد وفات کے سوتے میں یا جاگتے میں بلکہ یہہ مناسب ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ مستغرق ہیں بیچ تصور کمال انکے صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذكر القبائل

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کے ف ع مناقب جمع منقبت کے ہے یعنی شرف اور فضیلت کے اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہے عرب میں اور اصل میں نام نضر بن کنانہ کا فرزند کا ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا بنام باپ اونکے کی اور اصل میں نام ایک جانور کا ہے کہ بہت قوی ہوتا ہے دریا جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہے یعنی اولاد ایک باپ کے اور مراد انکی ذکر سے مدح اور مذمت اونکی ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم متفق عليه اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کی اس کام میں مسلمان غیر قریش کے تابع ہیں قریش کی مسلمانوں کی اور کافر غیر قریش کے تابع ہیں قریش کے کافروں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد مسلم وکافر سے جنس ہیں یعنی سب جاننا چاہیے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہہ ہے کہ مراد اس کام سے دین ہے ازروی وجود وعدم کی اور قریش اسبق اور اقدم ہیں اور دین میں اور پیشوا لوگوں کی ہیں ایمان وکفر میں پس مسلمان غیر قریش کے تابعدار قریش کی مسلمانوں کے ہیں اور کافر غیر قریش کے تابعدار قریش کے کافروں کی اور سب انتظار کرتے تھے قریش کی اسلام لانیکا اور جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام میں داخل ہوئی جیسے سورۂ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے مقصود بیان کرنا تقدم اور ریاست قریش کا ہے بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کی لیکن فضل وشرف باعتبار اسلام کے ہے نہ کفر کی اگرچہ یہہ کہ بیان مطلق ریاست کا ہو خواہ بحسب دین کے یا باعتبار دنیا کی اور جاہلیت میں بھی ریاست بیت اللہ اور خدمتیں اوسکی قسم اور سبیل پلانی وغیرہ کی قریش ہی میں تھیں اور ویسے ہی بعضوں نے کہا مراد شان سے خلافت وامامت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اور مراد امر سے قریش کی اطاعت کرنی کا ہے اور اگر لوگ مخالفت کریں اور تابعداری اونکی قبول نہ کریں تو منافات اس سے نہیں کہتا یعنی ایسے کام کا وقوع ضرور نہیں **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس تبع لقريش في الخير والشر رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع قریش کے ہیں خیر وشر میں یعنی اسلام وکفر میں جیسا کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اسکا نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي منهم اثنان متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ ہوگا امر خلافت قریش میں ف ع یعنی چاہیے کہ انہیں میں رہے امر خلافت اور جائز نہیں شرعاً عقد خلافت غیر کے لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور اوسکے بعد کی مہاجرین نے انصار سے کہا جب تک کہ باقی رہیں انمیں سے دو آدمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی سوا خلیفہ کی یا امیر ...

خلیفہ ہوا اور دوسرا تابع اور یہہ مبالغہ ہی والا امر خلافت دیداد میونسی انتظام نہین بکڑتا فقط رح کہا نووی نی کہ یہہ حدیثین اور مانند اونکی دلیل ظاہر ہین اسپر کہ خلافت
مختص ہے ساتہہ قریش کی نہین جائز عقد خلافت غیر اونکی لیی اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کی زمانہ مین اور بعد اونکی اور جسنی مخالفت کی اسمین اہل بدعت سے
پس وہ حجت لایا گیا ساتہہ اجماع صحابہ کی اور بیان کیا آنحضرت صلعم نی کہ یہہ حکم ہمیشہ کو رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک باقی ہین لوگونمین سے دو بہی اور ظاہر ہوا
جو کچھ کہ فرمایا تہا آنحضرت نی اسوقت تک انتہی اور تحقیق یہہ ہے کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی جو کہ مسلمان ہو سب چاہیی کہ اتباع کری اونکا اور نہ خروج کری اونپر والا
جاتا رہا یہہ امر خلافت قریش سی اکثر شہرونمین کچھ اوپر دوسو برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ اپنی ظاہر پر اور ہو مقید ساتہہ قول حضرت کی کہ حدیث آیندہ
مین ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکہینگی دین کو اور نہین نکلا یہہ امر خلافت قریش کا تہہ مگر جبکہ رعایت نکی اونہون نی
دین کی حرام چیزون کی **وعن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ
أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہا اونہی سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق یہہ امر
یعنی خلافت قریش مین ہی نہین دشمنی کریگا اونسی کوئی مگر کہ اوندہا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکی منہہ کی بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قایم رکہینگی قریش دین
کو نقل کی یہہ بخاری نی **ف** یعنی تایید و ترویج دینگی احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگی تو نکل جاویگا یہہ کام اونسی اور مستحق عزل کی ہونگی
اور بعضون نی کہا کہ مراد اوس سے نماز ہی ایلچی اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اوپر ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضون نی کہا
کہ مراد رغبت دلانی ہی اونکو نماز کی قایم رکہنی پر اور خوف اور دہشت دلانی ہی اسکی کہ اگر قایم نہ رکہینگی نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکی ہاتہہ سی نکل جاوے
اور لوگ اونپر غالب آوین **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ
خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ
الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستحکم بارہ خلیفہ ہونی تک سب ہونگی قریش
مین اور ایک روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہیگا کام لوگونکا یعنی اونکی دین کا کام گذرتا ہوا یعنی جاری نسق عدل اور انتظام اور صحیح ہوا پر جب تک کہ والی ہونگی
حاکم ہونگی امر اونکی بارہ شخص کہ وہ سب قریش مین سی ہونگی اور ایک روایت مین ہے ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قایم ہو قیامت اور ہوں اونکی اوپر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** رح اس حدیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابو بکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علمانی اس حدیث مین کہ ظاہر اس سے
مفہوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگی ایک سیرت کی یعنی عمل کہ مستقیم ہوا اونپر امر دین کا اور عزت ہوا اونکی وجود سی اسلام اور رہا دین اونکی عدل
انتظام پر باوجود کہ یہہ شہادت نہین پہنچی ہی اسپر وہ چیز کہ واقع ہوا ہی ایلچی کہ ہوئی اونمین ظالم اور مفسد بنی مروان سی کہ سیرت وطریقہ اونکا اچہا نہین تہا اور
یہہ ہے کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت بعد میری تیس برس ہوگی پہر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ بعض بعد تیس برس کی خلفا نہین ہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کہی قول اول یہہ مراد بارہ نفس ہین کہ قایم ہوئی بعد آنحضرت کی ساتہہ سلطنت اور امارت کی
اور انتظام پایا اونسی ملک سلطنت نی بی نزاع اور بی اختلاف و اختلال بیچ ظاہر امور مسلمانون کی اور اوس پر اتفاق کی اگرچہ بعضی اونمین ظالم ولی الصلوة تہی
اور واقع ہوا اختلال بیچ عہد ولید بن یزید بن عبد الملک ابن مروان کی کہ بارہوان ہین اونکا اور اجماع کیا لوگون نی اوپر اوسکی وقت کہ مرا چچا اوسکا ہشام
تو رہا چار برس تک لوگ مجتمع ہی اوسکی امارت پر بعد ازان وہی اوسکی مقابلہ کی لیی مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس روز سی حال یہہ کہا
قاضی عیاض مالکی نی اور تحسین کیا اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نی اور کہا کہ ظاہر ترین اقوال کا اس حدیث مین اور صحیح ترین توجیہات کا اومین یہی قول ہے

طرح کہا ابن جوزی نے کہ یہہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہیں ہے اور مختصر ہیں کہا کہ طرق اسکی بہت ہیں لیکن سب ضعیف ہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین حضوصاً شیعین ورفیدین لگاتی ہیں کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہی یا محبوب ترین خلق کی انحضرت کی چچا کی بیٹون میں سے تہی یا قرابتیون قریب میں سے یا یہہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقربا ورا خص ہیں تہہ احسان کرتی میں سپر کی اور نیز علی محبوب ترین اونمین ہی نزدیک خدا کی اور غالباً یہہ تخصیصات اس سبب سے ہیں کہ حضرت علی کا محبوب تر زیادہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت میں حاجت ان تخصیصات کی کچہہ نہیں ہے اسلیے کہ یقین ہے کہ مراد تمام خلق علی العموم نہیں ہیں اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صحابہ میں اگر بعضونکو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سی کہیں تو کیا ہوتا ہی اور افضلیت بسبب کثرت ثواب کے منافات اوس سے نہیں رکہتی ہی اسلیے کہ مراد تمیع وجوہ نہیں ہے جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کے بعضے علمانے کہا ہی غرضکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہوسکتی مبتدعین کے کہ جو اسکو وسیلہ طعن کا ابوبکر کی خلافت پر کرین اور بعضے حدیثون میں آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہہ ارفع درجۃ فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہے اور مقام ترجیح ہی اسمین کسی کیون کیجی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے حضرت علی سی کہ کہا تہا میں جب مانگتا انحضرت سے کچہہ دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا میں تو دیتے مجکو بے سوال کے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ** اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا فرع ح اور ایک روایت میں آیا ہی انا مدینۃ العلم اور ایک روایت میں آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت میں یہہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ اور معنی یہہ ہیں کہ علی دروازہ ہیں دروازون اوسکی سی میں لیکن خاص اونکی ذکر کرنی ایکطرح کی تعظیم اونکی تہی اور واقع میں حضرت علی ہین ایسیہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعضی صحابہ کی بہت بزرگی اور علم رکہتی ہیں اور اون حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازون کی ہیں یہہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور چونکہ متحقق ہوچکی ہی یہہ بات کہ تابعین نے بہی ہمین طرح بطرح کی علوم شرعیہ قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار باب کا علی کے حقمین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہہ باب قضا کی تو البتہ ہوسکتا ہی کہ وارد ہوا ہے اونکی شان میں انہ اقضاکم جیسیکہ ابی کی حقمین آیا ہی انہ اقراکم کہ وہ بڑی قاری ہیں تم میں اور معاذ بن جبل کی حقمین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہیں اس تمثیل سی یہہ کہ لینا علم کا اور حکمت کا انحضرت سے مختص ساتہہ علی کی نہیں یاتہہ لگ سکتا وہ کسی اور کی واسطہ ہی سی اسواسطہ علی غیر کی اسلیے کہ گہر میں نہیں داخل ہوتی مگر اونکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نی فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حالانکہ نہیں ہے اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا فراختر نہیں ہے حکمت کے گہر سی اور اوسکی آٹہہ دروازہ ہیں اور اصل اس حدیث کے ابی الصامت شیخ اسلام بن جملہ اح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی لیکن ہی سچا اور اسحدیث میں اختلاف کیا ہی محدثون نی بعضون نی صحیح کہی ہی اور بعضون نی تحسین اور بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نی کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچہہ اصل نہیں ہے اسکی اور ایکجماعت نی نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نی کہ یہہ حسن ہے باعتبار طرق کی نہ صحیح ہے اور نہ ضعیف اور نہ موضوع نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور کہا ترمذی نی کہ روایت کی ہی بعضی علما نی یہہ حدیث شریک تابعی سی اور نہیں ذکر کیا اونہون نی اسناد اسحدیث میں صنابحی سی جیساکہ بعضی روایتون میں آیا ہی اور نہیں پہچانتی ہیں ہم اسحدیث کو کسی ہی ثقات میں سے سوای شریک کے فرع اور خیر فردوس میں یہہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ
مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی
جابر سی کہ کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کے پس سرگوشی کی اونسے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز
ہوئی سرگوشی آنحضرت کے ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے اونکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ نے سرگوشی کی اونسے
ف ع یعنی پہنچایا میں نے اونکو اللہ تعالی کی طرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکے پہنچانے کا بطریق سرگوشی کے پس اس صورت میں گویا سرگوشی کی اونسے اللہ نے یعنی نہیں ہے
پس یہ مانند قول اللہ تعالی کے ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصلحت اوس غزوہ کی اور مانند اوسکی امور فرمائے
ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ اخبار دینیہ کے نہیں ہوں نہ یہ کہ دین کے بات اونسے چھپی سی کہی اور اوروں سے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا
گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں انہوں نے کہا قسم ہے اوس ذات کی کہ پھاڑا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن
میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب اللہ میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے کہ اوس میں دیت وغیرہ کے احکام لکھے تھے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُّجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَّسْتَطْرِقُهٗ
جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے واسطے علی کے کہ اے علی روا نہیں ہے واسطے کسی کے کہ پہنچے اوسکو جنابت یہ کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے اور سوا تیرے ف ع اتفاقا دروازہ آنحضرت
کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کے کہ کیا ہیں معنی اس حدیث
کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر دال معجمہ کے بیٹا اونکا علی یکے از مشہور ہے عابد کہتے ہیں کہ اونسے پچپن حج کیے اور حدیث سنی اور
جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہے ولیکن فقیہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد
کو اور گذرے اسمیں حالت جنابت میں سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث
ضعیف ہے باتفاق محدثین کے وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ
قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَّدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام عطیہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حال میں کہ اوٹھانیوالے
تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کو یہی فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے اونکے یا نزدیک توقع آنے اونکے کے یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھاوے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آویں
نقل کی یہ ترمذی نے ف ع دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپکو اونکی مفارقت سے اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يُبْغِضُهٗ
مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا
اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی نسبت کی جانب سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا پس مقتضا اس حدیث کا یہ ہے کہ جو برا کہنا

علی کا کفر یا یہہ محمول ہو تہدید و وعید پر یا یہی ہو حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال و یہہ حدیث حاکم نے بہی روایت کی ہی اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت مین آیا ہی حضرت علی سے من سب انبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَآنِي عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجہین ایک مشابہت ہے عیسے سے دشمن کہا اونکو یہود نے یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماںکو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکہا اونکو نصاری نے یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہین ہے اونکی لیئے یعنی اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پہر کہا حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگی یعنی گمراہ ہونگے میری حق مین دو شخص سبب میرے ایک تو محبت کہنی والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میرے ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین ہے مجہمین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ پر یا انبیا پر یا اللہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اوسپر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی یہہ احمد نے ف ح ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اوسقدر محمود ہی کہ حد سے نہ گذری اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کی طرف پہنچاتی ہی اور راہ مستقیم عدالت سے باہر ڈالتی ہی او منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہی او منصف ساتہہ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہین کہ دونون طرفون افراط و تفریط سے اون پاس محفوظ ہین خصوصا وہ لوگ کہ تعصب کے جنکی چہرہ حال پر نہین بیٹہا ہی حاصل یہہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزین ہین محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب آنحضرت کو سعی کرنی چاہیی کہ یہہ دونو چیزین جمع کری بوجہ اعتدال کی زندنا اسرار حضرت علی سے منقول ہی کہ کہا تحبنی قوام حتی یدخلوا النار فی حبی و یبغضنی اقوام حتے یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہہ احمد نے اور اسی سے ہی کہ کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا غال روایت کی یہہ احمد نے مناقب مین وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوا بَلٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيئًا يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی برا بن عازب و زید بن ارقم سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوترے غدیر خم پر ف ع یعنی وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہی ایک بستی کا کہ تین کوس جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کی اور غدیر اصل مین کہتی ہین پانی کی تالاب کو اور اوسوقت مین صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کی ساتہہ جمع تہی ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتہہ علی کا پہر فرمایا ف ح یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹون کی پالانون کا اور اوسپر چڑہکر فرمایا ترجمہ کیا نہین جانتی تم کہ مین نزدیکتر اور دوست تر ہون ساتہہ مومنون کے اونکی نفسون سے یعنی جیسا کہ قرآن مجید مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین بار مکرر فرمایا ترجمہ کہا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکے کہ علی العموم مومنونکو فرمایا ہر مومن کو بہی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہین جانتی تم کہ مین اولی اور قریب تر ہون ساتہہ ہر مومن کی اوسکی نفس سے ف ح یعنی مین حکم نہین کرتا ہون مومنونکو مگر اوس چیز کا کہ اوسمین بہلائی اور درستی اونکی ہو ... کہ کبہی طرف شر اور فساد کی بہی بلاتی ہین ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر ہی آپ ایسی ہین پس فرمایا آنحضرت نے بار ... اوسکا ہے خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی علی ...

و ابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار یعنی دوست رکہہ اوسکو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہی اونکو
اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہہ علی کی جسطرف کہ پہرے وہ ترجمہ پس ملاقات کی حضرت علی رضی سی حضرت
عمر رض نی بعد اسکی پس کہا عمر رض نی مبارکی ہو علی رض کی کہ خوشی ہی تمہاری لیی یا جیتی رہو صبح رہنا گوارا ہی یا جیتی ابو طالب کے صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے
تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہہ احمد نی ف جاننا چاہیی کہ شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتہہ بعضی روایتون کی حضرت علی کی
احق ہونی پر ساتہہ خلافت کی اونمین سی یہہ حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین کہ یہہ صریح دلیل ہی اونکی فضیلت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ مولی
یہان بمعنی اولی ساتہہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے والا احتیاج نہ تہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور اونکی خطاب کرنیکی اور اس مبالغہ کرنیکی اور دعا
کرنیکی حضرت علی کے لیی اسلیی کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعة کی لیی پس ہوئی علی رض کی لیی ویسی ولایۃ جیسی
آنحضرت کی لیی تہی امامت پر پس یہہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی اور نسائی اور احمد کی اور طرق اسکے
بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نی اور گواہی دی اونہون نی اسکی علی رض
کے لیے اوسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد ونمین سی صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیی اوسکی
قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیی کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سی کہ صحیح
کہی ہی اسکی اکثر کی ذہبی نی کہ کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار نہ کیا
[illegible]سکا ہی یہہ دلیل امامت کے کہ جبتک حدیث متواتر نہو تو ساتہہ اوسکی استدلال صحت امامت پر کرنا چاہیی اور یقین ہی کہ یہہ حدیث متواتر نہین ہے باوجود خلاف کی اسمین
اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کرنیوالی اسمین بعضی ائمہ حدیث ہی اور عادل ذکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی
اور سوا اونکی کی ورد ایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سے کہ جو حدیث کی طلب مین شہر بشہر پہرتی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا
اونکی کہ اکابر اہل حدیث سی ہی اور یہہ بات اگرچہ مخل نہین ہے صحت حدیث مین لیکن دعوی تواتر کا اسحدیث مین عجیب ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت
مین پس سوچنا چاہیی اسکو اور اہل سنت وجماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچہہ اونمین سی بطور
اختصار کی ذکر کرتی ہین کہ کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ مولی یہان بمعنی حاکم و والی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیی کہ لفظ مولی کی کئی معنی آئی ہین معتق
اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سی بی دلیل کی اعتبار نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد
رکہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رضہ سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہین اور سیاق حدیث بہی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہین ہے
لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نی ائمہ لغت کی اس معنی کو ذکر نہین کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور یہہ نہین کہتی ہین
کہ مولی ہی اوس سے پس غرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ ہے اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سی اسلیی اسکی بیان کرنی مین بڑی بزرگی اونکی ثابت ہوتی اسلیی اسکی پہلی فرمایا
الست اولی بالمؤمنین من انفسہم اور دعا بہی اسپر آچہی سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموما اور ذکر علی رضہ کا خصوصا آیا ہی جیساکہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک
ساتہہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی انکی محبت پر ہے اور شیعہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہہ ہے کہ بعضی صحابہ ساتہہ علی رض
کے یمن مین تہی اونہون نی کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور ذہبی نی تصحیح
اسکی کی ہی کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا ای بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی اور
کہا شیخ ابن حجر نی کہ مانا ہمنی کہ مولی بمعنی اولی کی ہی لیکن یہہ کہان لازم آتا ہی کہ اولی ساتہہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہہ قرب اور اتباع کی جیسیکہ قرآن مجید مین

فرمایا اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر بھی اوپر نفی اس احتمال کی نہیں کہتی ہیں ہم مانا ہمنی کہ مراد اولی سے ساتھ امامت کی ہی لیکن کوئی دلیل نہیں ہے اوپر امامت فی الحال کی بلکہ مآل میں اور بیچ وقت عقد بیعت اونکی کی مراد ہو اور تقدیم تینوں خلفا کی باجماع ہی اور علی نے بھی اوس اجماع میں داخل ہیں بقرینہ اور روایتونکی کہ مصرح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ یہہ دلیل نہیں لائی اسکو علی اور عباس نے اور نہ غیر اونکی وقت حاجت کے ساتھ اسکی بلکہ دلیل لائی اسکو علی نے وقت خلافت اپنی کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سی ایام خلافت اپنی تک دلیل ہی اوپر کہ جانا اونہوں نی کہ نص نہیں اوپر خلافت اونکی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے ہو نہیں ہے اور باوجود اسکی علی نے خود تصریح کی ہی کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی اور نہ خلافت غیر اونکی جیسا کہ اخبار صحیحہ میں آیا ہی اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہی کہ علی اور عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی اونکی مرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کریں امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانی سے اور علی نے فرمایا کہ نہیں طلب کرتا میں اسکو پس اگر یہہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنی کی اوسکی اور کیوں کہتی عباس کہ اگر یہہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو باوجود قریب ہونی اونکی ساتھ روز غدیر کی کہ دو مہینی یا کچھ کم یا زیادہ گذری تہی اور بہول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور چھپانا اونکا اوسکو باوجود جاننی کی اوسکو ایسی بات ہی کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنی کی ابوبکر سی یاد رکہتی تہی اوسکو اور جانتی تہی اوسکو اور باوجود اسکی جو اونہوں نی کچھ تعرض کیا اور دلیل نہ لائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تہی کہ مراد اس سے خلافت علی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد از روز غدیر کی خطبہ پڑھا اور آشکارا کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہووی اوپر کوئی شخص جیسا کہ اخبار میں آیا ہی اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نی رغبت دلائی ہی اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کی اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکہتی تہی صحابہ اس نص کو لیکن اونہوں نی اتباع نہ کیا اسکا اور فرمان بردار نہ ہوئی ساتھ اسکی از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کی اور امیر المؤمنین علی نے بھی کہ طلب کیا نا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کی تہا اور یہہ کذب اور افترا ہی اسلئی کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہی اور کثرت بی اندازہ اور شجاعت کامل کیا کہنا ہی اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سی اونہوں نی نص سنی ہوا اور اوسکو دلیل نہ لاویں اور عمل اوسپر نہ کریں یہہ بات محالات سے ہی اور جیسا ابوبکر نی دلیل لائی ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کی کیوں نہ کہا علی نی کہ نص خاص علی کی سے واقع ہی احتجاج ساتھ اس عموم کی کیوں کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابوحنیفہ سی لایا ہی کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ کرتی ہیں اور روافض قایل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتی ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند لوگوں کی کافر گئی ہیں نیا سی اور قاضی ابوبکر باقلانی نی کہا کہ جس چیز کیطرف گئی ہیں روافض سبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہی اسلئی کہ جب چھپانا نصوص کا اور ظلم اور قہر اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کی بسبب غرض نفسانی کے اونسی واقع ہو تو اور جو کچھ کہ نقل کئی ہیں اور اخبار اونسی روایت کی گئیں جہوٹ اور باطل ہوئیں بلکہ تعصب جو کرتا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ اونکی صحبت میں ایسی لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بہی کہ اونہوں نی سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی اور یہہ کلام شیخ ابن حجر کا ہی صواعق محرقہ میں کہ اونہوں نی بہت طول طویل ذکر کیا ہی وہاں اور جو کچھ کہ اوس میں مبنی بطریق اختصار کی یہاں ذکر کیا ہی کافی ہی وباللہ التوفیق ۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نی فاطمہ سی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہی شارح اور ایک روایت میں آیا ہی سکوت یعنی جب ہو رہی حضرت اور شاید کہ یہہ محمول ہو اوپر دفعہ پر یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار میں یہہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہی تحقیق پہر بہیجا پیغام فاطمہ کا علی نی پس نکاح کر دیا حضرت نی فاطمہ کا علی سی رضی اللہ عنہما نقل کی یہہ نسائی نی شارح اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ کہا ام ایمن نی علی سی کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتی فاطمہ کی حالانکہ تم آنحضرت کے

بیچا کی بیٹی ہو کہا علی نے کہ مجھکو شرم آتی ہی کہ آنحضرت کے سامنے یہہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور حب علی نے رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اظہار
کیا اسکا پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے **ف** اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے انکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہیں اوترا ہے حکم تا ہنوز پہر خواستگاری کی انکی عمر نے اور اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو کہ ابو بکر
کو دیا تہا پہر کہا بعضوں نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح اونکا کر دینگے کہا علی نے یہہ کیونکر ہو حالانکہ
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پہر خواستگاری کی انکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا ہے مجھکو
رب عز وجل نے اسکا کہا انس نے پہر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابا بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور
عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور ابو عبیدہ کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا میں انکو پس جبکہ جمع ہوئے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہہ پر اور علی غائب تہے گئے ہوئے تہے آنحضرت کے کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود
بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضاۂ وقضاۂ یجری الی قدرہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ
ام الکتاب پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہہ کہ نکاح کر دوں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہیں علی بن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح
کیا اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہوا اس سے علی بن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پہر منگایا طباق کہجوروں کا اور
رکہا اوسکو آگے ہمارے پہر فرمایا کہ لوٹ لو پس لوٹا ہم نے پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تہے ناگہان آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سامنے علی کے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہہ کہ نکاح کر دوں تجہسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو تو ساتہہ اسکے پس کہا علی
نے کہ تحقیق راضی ہوا میں ساتہہ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق نکالا اللہ نے ان دونوں سے
اولاد بہت پاکیزہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتہہ بند کرنے دروازوں کی سوائے دروازہ علی کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہے **ف** یعنی بعضے صحابہ کے گہر کے دروازے مسجد نبوی میں تہے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف کے بند کرو تا کہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی
مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کہلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد میں درست تہا اور یہہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانے آنحضرت
کے اور نہیں اشکال آتا ہے اس حدیث سے اوس حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کی بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کے اسلیے کہ اول
تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکے دروازوں کی بند کرنیکے لیے حالت مرض موت اپنی میں اور اس میں یہہ نہیں پس حمل کیا جاویگا یہہ حدیث حالت بیماری کے پہلے زمانہ
پر اور اسی واسطے ہوتا ہے قول علماء کا کہ اوس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہہ کہ وہ حدیث صحیح ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے اور
یہہ ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی باعتبار کی لیکن روایت کیا احمد اور ضیا نے زید بن ارقم سے یہہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتہہ بند کرنے ان دروازوں کی سوائے دروازہ علی کی اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اوسکو احمد نے زید بن
ارقم سے کہ کہا تہے واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کر
دو یہہ دروازے سوائے دروازہ علی کی پس کہا زید نے کہ گفتگو کی اسمیں لوگوں نے پس کہڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کیلیے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پہر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین حکم کیا گیا ہون ساتہہ بند کرنی ان دروازون کی سوائے دروازے علی کی پس گفتگو کی آپمین گفتگو کرنی والی تمہاری نی اور تحقیق مینی قسم ہے خدا کی نہین بند کیا کچہ اور نہ کہولا مینی اوسکو یعنی ازخود ولیکن حکم کیا گیا مین ساتہہ ایک چیز کی پس پیروی کی مینی اوسکی اور ابن عباس سے درجات ہی یہہ حدیث روایت کی گئی ہی لیکن صحیح نہین اور صحیح نہین ہی مگر وہی روایت کہ نقل کی گئی ہی صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقین باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر اور اگر صحیح بہی ہو حدیث علی کی حقیقین تو حمل کیجاویگی دونوحدیثین وپر دو حالون مختلف کے واسطی تطبیق دینیکی درمیان دونو حدیثونکی واللہ اعلم وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی علی سی کہا تہا میرے لیسی ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی کہ نہ تہا کسیکی بہی خلائق مین سے آتا تہا مین حضرت کی پاس اول وقت سحر کی ف ع اور سحر کہتی ہین اخیر شب کی چہٹی حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام سنیدان کرتا تہا پس اگر کہنکارنی آنحضرت ف ع یعنی ساتہہ جواب سلام کی بابدون اوسکی بنا بر اسکی کہ سلام سنیدان کی لیی جواب ہے یا نہین ترجمہ پہر آتا مین طرف گہر والون اپنی کی یعنی یہہ سمجہہ کرکہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہی اور اگر نہ کہنکارتی حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہہ نسائی نی ف ح اور یہہ قربت کسیکی بہی نہ تہا سوائے انکی اہلبیت وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہی آنحضرت کی گہر مین اور اخوۃ اور اختلاط مصاحبت رکہتی تہی بسبب نسبت فاطمہ رض کی وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب شدت بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہی پس راحت دیجیو مجکو یعنی مار تا راحت پاؤن مین درخلاص ہو دائمی اس درد کی سے اور اگر اجل میری پیچہی ہی تو پس اسطرح کر زندگانی میری ف شاع لفظ فارفعنی ساتہہ بر وضا اوسکون عین معجمہ کے ہی یعنی فراخی کر میری بیچ زندگی کی مین بسبب صحت کی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ عین مہملہ کی ہی ترجمہ اور اگر ہی یہہ بیماری واسطی امتحان و آزمایش ہی کی تو پس صبر دے مجکو کہ خرع فزع نکرون پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کسطرح کہا تو نی پہر کہا پس پہر پڑہی حضرت علی نی سامنی آنحضرت کی وہ دعا کہ پہلی پڑہی تہی پس مارا آنحضرت نی اونکو ساتہہ پانوں اپنی کی ف ع یعنی تاکہ متنبہ ہوویں غفلت امر اپنی سی اور تاکہ باز آدین شکایت حال اپنی سی اور تاکہ پہنچی اونکو برکت قدم مبارک کے اور تاکہ تمال ہووی اونکی بہی کمال متابعت حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نی کہ خداوندا عافیت دی اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہی راوی نی ف ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہہ کلام کسی نیچی کی راوی کا ہی اور اسمین تنبیہ ہی اوپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہی بیچ بیماری کی مین اللہم عافنی یا اشفنی اور برد یکی اپنی کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہی ترجمہ کہا علی نی پس بیمار ہوا مین ساتہہ اوس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کی ہرگز نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف ع امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب قرشی ہاشمی ہین کنیت تہی اونکی ابو الحسن اور ابو تراب اور وہ اول مسلمان ہین مردون مین سے اور اختلاف ہی اونکی سن مین اوس وقت بعضون نی کہا کہ پندرہ برس کے تہی اور بعضون نی کہا آٹہہ برس کے اور بعضون نی کہا دس برس کی حاضر ہوئی تہی ساتہہ آنحضرت کی تمام غزوون مین سوائے تبوک کے کہ اوس دن اونکو آنحضرت خلیفہ کرکر چہوڑ گئی تہی بیچ اہل مین اور اونمین فرمایا اونکی لیی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہہ کہ ہووی تو مجہسی بمنزلہ ہارون کی موسی سی اور تہی حضرت علی نہایت گندم گون بڑی آنکہونکی قریب تر طرف پہنگنی کی اور پیٹ ایکا بڑا تہا اور بال درجو ٹری تہی طرطی اور کشادہ تہا دامن آپکا اور سر اور داڑہی اونکی سفید تہا

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہوئی عثمانؓ کی کہ روز جمعہ کا تہا اور اٹہارویں تاریخ ذی حجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا اونکو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کے
صبح کو ستروین تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسی اور غسل دیا اونکو اونکی دونون صاحبزادون حسن و حسین نی
اور عبد اللہ بن جعفر نی اور نماز اونکی پڑہی اونکی بیٹی حضرت حسنؓ نی اور دفن کیا اونکو وقت سحر کی اور عمر اونکی ہوئی تریسٹھہ برس کی اور بعضون نی کہا پینسٹھہ برس کی اور بعضون نے
کہا ستر برس کی اور بعضون نے کہا اٹہاون برس کی اور زمانہ خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی **بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** باب ہے بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ ابو بکرؓ اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید
بن زید ہین یہہ دس تن صحابہ ہین سے مشہور ہین ساتہہ عشرہ مبشرہ کی بسبب بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکو ساتہہ جنت کی اور یہہ سب قریشی ہین اور
اونکی لیے تقدم اور مناقب و رحمتین ہین کہ اور نکی لیے نہین ہین اور جانا چاہیے کہ یہہ بشارت خاص انہین کی لیے نہین ہے بسبب وارد ہونی اوسکے اہل بیت نبوت
کے لیے بہی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہین سوائے انکی اور صحابہ کے لیے اور ارادہ کیا ساتہہ ذکر کرنی انکیے اہم اسے کہ ہون جمع ایک حدیث مین یا متفرق
حدیثون مین اور یہین اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی باقی دس کی ہین جیسا کہ تصریح کی اسکی سیوطی نی کتاب نقایہ مین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہینے وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنی کی ساتہہ خلافت کی صحابہ شوریٰ کو نہین ہے کوئی سزاوار تر ساتہہ اس کار کی یعنی
خلافت کی ان چند نفر سے کہ وفات کیی گیی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم اور وہ اونسی تہی راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تہی کہ ہر ایک کو معلوم تہا بلا اشتبہہ یا مراد
رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہون خلافت کی یہہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تہی پس یہان مراد زیادہ راضی ہونا ہے بہ نسبت اور صحابہ کی
بسبب ہونے اونکی عشرہ مبشرہ سے ترجمہ پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع حضرت عمر نی
جوان چہہ ہی کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ مین سے تو اسلیے کہ آپ اور ابو بکر تو ان مین افضل تہی سب جانتی تہی کیا حاجت تہی اونکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو
آنحضرت نی امین امت اور امین حق الامین کہا تہا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلی فوت ہو گئی تہی اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹی اور بہنوئی
تہے متہم ہونیکی لیے اونکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تہا اونہین سے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ عمر نی ذکر کیا سعید کو اون لوگون مین کہ آنحضرت راضی تہی
اونسے لیکن اہل شوریٰ مین داخل نہ کیا پہر جانا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتہہ عقد ہونی اوسکی اہل حل و عقد سے جس لائق خلافت کی لیے عقد کیجاوے
مانند ابی بکر کی اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنی امام کی اوپر خلیفہ کرنی ایک کے جو کہ لائق اوسکی ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے
اوسکی کہ وہ افضل ہو اوس سے بسبب اجماع علما کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضو نکو قریش مین سے باوجود موجود ہونی افضل کی اونسے اسلیے کہ غیر افضل
کبہی خوب قدرت رکہتا ہے تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کے اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کی دفع کرنی مین
اور رہا یہہ کہ شرط کرنا عصمت کا امام مین اور ہونا اوسکا ہاشمی اور ظہور معجزہ کا اوسکی ہاتہہ پر کہ جس سے جانا جاوے صدق اوسکا پس یہہ خرافات شیعہ کیسی اور جہالات
اونکیسے ہے اور تولد اونکا ہوا ہے اونکی گمراہی کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود نہ ہونی ان چیزونکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین **وَعَنْ
قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے قیس
بن ابی حازم سے کہ کہا دیکہا مینے ہاتہہ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کار سے اور شل ہو گیا تہا بسبب اسکے کہ بچایا تہا ساتہہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل
کی یہہ بخاری نی **ف** ح ع طلحہ نی روز احد کی اپنی تئین آنحضرت کی سپر کیا تہا اور اونکی بدن مین کچہہ اوپر اسی زخم لگی تہی یہانتک کہ عضو مخصوص ادنکا ہی

زخمی ہوگیا تہا اور صحابہ جب کہ روز احد کا ذکر کرتی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تہا اور طلحہ بیٹی عبید اللہ کی ہین کنیت اونکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئی سب
غزوونمین سوای بدر کی کہ حضرت نی کسی کام کی لیی بہیجا تہا اونکو اور تہی یہہ گندم گون بہت بال والی خوبصورت قتل کیی گئی دن جمل کی پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ
جمادی الثانی کی سن چہتیس مین اور دفن کیی گئی بصرہ مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس کی ہوئی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ**
يَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن غزوہ احزاب کی کہ اوسکو غزوہ خندق بہی کہتی ہین کون ہی کہ لاوی میری پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہی
یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہوکر اور آپسمین اتفاق کرکر آنحضرت سی لڑنکی لیی آئی تہی کفار بارہ ہزار تہی اور مسلمان تین ہزار قریب ایک
مہینی کی گرد مدینہ کی پڑی رہی اور آنحضرت نی گرد مدینہ کی خندق کہودلی تہی اور مسلمان بہت تنگدل تہی اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچہہ پتہر اور تیر اندازی
ہوئی تہی پہر اللہ تعالی نی ہزار ملائکہ مدد کی لیی بہیجی اور ہوا تند کہ اوسنی تمام خیمہ وغیرہ اونکی اکہیڑ ڈالی اور شکست کفار کی پس اوس میں آنحضرت نی فرمایا کہ کوئی ہی کہ خبر قوم کی
لاوی اور جانا اوسمین دشوار تہا کہ تا خبر تحقیق لاوی پس اوس حالت مین **ترجمہ** کہا زبیر نی کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ہر نبی کی لیی
مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع زبیر بیٹی عوام کی کنیت اونکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی
پہوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تہی سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور عذاب دیا اونکو اونکی چچا نی دہوین کا تا کہ اسلام چہوڑدین پس نہ
چہوڑا اونہون نی اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوونمین آنحضرت کی ساتہہ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار انہون ہی نی کہینچی ہی اور ثابت رہی آنحضرت کی ساتہہ روز
احد کی اور تہی گوری دراز قد کچہہ بال تہی پس کیطرف قتل کیا اونکو عمر بن جرموز نی سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چہتیس مین اور عمر اونکی
چونسٹہ برس کی ہوئی اور دفن کیی گئی وادی سباع مین پہر نقل کیی گئی طرف بصرہ کی اور قبر اونکی مشہور ہی اوسمین **وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کون ہی کہ جاوی بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہی یہود کا رہنی والی گرد مدینہ کی پس لاوی میری پاس خبر اونکی پس چلا مین **ف** ع یعنی تا کہ لاؤن خبر اونکی جانا چاہی
کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کی متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک اونکو گہیری رکہا اور پہر فتح پائی پس یہہ بات واں فرمائی یا غزوہ احزاب مین سبب
یہ تہا قریظہ ہی وہاں خبر اونکی منگائی ہو زبیر کہتی ہین **ترجمہ** پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیی میری لیی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی پس فرمایا قربان ہو تیری
باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع اور اسمین تعظیم ہی اونکی قدر کی اور اعتبار ہی اونکی عمل کا اور یہہ ایسی ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر
اوسکی لیی کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سی کہ کہا اونہون نی کہ جمع کیی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ماں باپ اپنی دوبار احد
مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نی اپنی بیٹی عروہ سی کہا ای بیٹی میرا نہین ہی کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ**
يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا نہین سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع
کیی ہون ماں باپ اپنی کسیکی لیی مگر واسطی سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مینی حضرت سی فرماتی دن غزوۂ احد کی یعنی سعد کو اوسوقت کہ وہ تیر مارتی تہی کافرونکو ای
سعد پہینک تیر قربان ہون تیری باپ اور ماں میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع مراد سعد بن مالک سی سعد بن ابی وقاص ہین اسلیی کہ مالک بن وہیب نام
ابی وقاص کا ہی اور اوپر کی روایت مین جمع کرنا ماں باپکا آنحضرت سی زبیر کی لیی بہی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نی ایسا کچہہ فرمایا پس تطبیق اسمین اوسہ

درمیان خبر زبیر کی یہہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع ہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ مراد علی کو یہہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکی کہتے نہیں سنا مینی اور یہہ منافی
نہیں ہے اسلیے کہ مطلع ہو وی ہون وہ زبیر کی حقمین کہنے پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نے کہ کنیت سعد کی ابو اسحق ہے زہری قرشی ہین قدیم الاسلام کہ اسلام لائے
سترہ برس کے عمر مین اور کہا سعد نے کہ تہا مین اسلام کا ثالثہ مین یعنی دو شخصونکی بعد مین اسلام لایا اور اول تیر مینے ہی مارا جہاد مین اور حاضر ہوئی ہین سب تمام
غزوونمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور تہی سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہے اسمین کہ ڈرتی تہی لوگ اونکی بد دعاسے اور امید رکہتے دعا خیر کی بسبب مشہور ہوتی قبول
دعا انکیکی لوگون کی نزدیک اور یہہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا انکی حقمین اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے مان باپ
اپنے کہ فرمایا دونوں کی لیے فداک ابی وامی اور نہین کہا یہہ کسیکی لیے سوا ان دونون کی اور تہی یہہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مری اپنی قصر مین بیچ عقیق
کے قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ مین اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ اون ایام مین حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گئی وہ بقیع مین سنہ پچپن مین اور
عمر انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کے اور عشرہ مبشرہ مین سے انکا انتقال ان سبکی بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان نے اور روایت کین انسے جماعت
خلق کثیر نے صحابہ و تابعین سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے سعد سے کہ کہا تحقیق مین اول عرب کا ہون کہ پہینکا تیر خدا کی راہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی مجہہ سے پہلی کسی نے تیر راہ خدا مین نہین
مارا اور ماجرا اسکا یہہ تہا کہ اول سال ہجری مین آنحضرت نے ابو عبیدۃ بن الحارث کو ساٹہہ سوارونکے واسطے جنگ ابو سفیان بن حرب اور مشرکون کی بہیجا
پس ان مین کچہہ لڑائی نہین واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکیطرف پہینکا اور یہہ اول تیر تہا کہ اس امت مین راہ خدا مین مارا گیا وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي
إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہ سوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کی مدینہ مین یعنے کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا آنحضرت نے کاشکی ایک مرد نیکبخت نگہبانی
کرے میری ناگہان سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہہ کہا مین سعد ہون فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائی
تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دلمین خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تہا مین مبادا اعداء دین کچہہ ضرر پہنچاوین پس آیا مین تا نگہبانی کرون
اونکی اور خدمت بجا لاون پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
واسطے ہر امت کی ایک امانت دار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہین کرتا اور امانت دار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف ع اور خاص کیا اونکو ساتہہ امانت کے باوجودیکہ امانت اور صحابہ مین بہی تہی اسلیے کہ انمین غالب تہی یہہ صفت بہ نسبت اوروں کی یا یہہ کہ یہہ صفت
انمین غالب تہی بہ نسبت انکی اور صفتونکی اور انکی مدح مین کتنی ہی روایتین آئی ہین چنانچہ مرقات مین لکہی ہین اور انکی نصایح مین سے یہہ ایک نصیحت کیا خوب ہے
الا بادروا السیئات القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح
فہری قرشی ہین اسلام لائے ساتہہ عثمان بن مظعون کے اور پہلی ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئی سب جہادونمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ساتہہ اور ٹہہری رہے آنحضرت کی ساتہہ روز احد کی اور گر پڑے خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئین تہین روز احد کی انہون نے دانتون سے
پکڑ کر کہینچین جسسے دو دانت آگی کی انکی گر پڑے تہی یہہ دراز قد خوش رو سبک گوشت مری طاعون عمواس مین بیچ اردن کی سنہ اٹہارہ مین اور دفن کیے گئے

تبا ان میں اور نماز پڑہی انپر معاذ بن جبل نے اور عمر انکی اٹہاون برس کی ہوئی وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہ کہا سنا میں نے عائشہ سے اس حال میں کہ پوچہی گئیں وہ کہ کسکو آنحضرت خلیفہ بنا کرتے اگر فرضا اپنی سامنے خلیفہ کرتے کسیکو صریحا صحابہ میں سے کہا عائشہ نے کہ ابو بکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچہا گیا کہ پہر کسکو کرتے بعد ابی بکر کی کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کون ہے بعد عمر کی کہ اوسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہہ مسلم نے ف ش ح ع کہ ایسے تہے اور لائق اس کار کے اور ابو بکر صدیق نے بہی کہا اوسوقت کہ خلیفہ کرتے تہے انکو کہ مجکو خلافت سے کیا کام ہے یہہ عمر ہیں اور ابو عبیدہ بن الجراح ہیں جسکو چاہو انمیں خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تمسے زیادہ کون لائق ہے پیش کیا تمکو آنحضرت نے واسطے کار دین ہمارے کے یعنی امامت کے پس کون ہے کہ موخر کرے تمکو کہ راضی ہیں ہم اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہہ تہا کہ ابو عبیدہ اولی تہے ساتہہ خلافت کی بعد شیخین کی بقیہ صحابہ شوری سے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے پہاڑ حرا پر آنحضرت تہے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر ہیں ہلا پہر پتہر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہر جا پس نہیں تجہپر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے یہہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی وہ بہی ہمراہ تہے ہمراہ آنحضرت کے اور ذکر نہیں کیا اوس بعضے نے علی کا نقل کی یہہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ جنگ جمل کے ہے نہیں بیچ جنگ میں بلکہ باہر اوس سے از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اوس بعض نے علی کا اوسکی پہلے جو لفظ زیادہ کا کہا اسمیں مسامحہ ہے اسلیے کہ اسمیں معنی زیادہ کے مبادلہ ہوا نہ زیادہ اور اشکال یہہ لازم آتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کیے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ وادی عقیق میں تہا پس توجیہ اس روایت کی یا تو یہہ ہے کہ یہہ فرمایا تغلیبا یعنی اکثر انمیں شہید ہے یا یہی ہے باعتبار الاکثر حکم الکل کی ایسا کچہہ فرمایا اور یا جیسکہ سید جمال الدین نے کہا کہ لائق یہہ ہے کہ کہا جاوے کہ تہی موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسے امراض میں سے کہ باعث ہوتی ہیں حکم شہادت کی مانند پیٹ کے بیمار وغیرہ کی

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر بہشت میں ہے اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں اور عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ش ع ح سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انسے منسوب تہیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر اکیاون ہجری میں وفات ہوئی انکی اور مدفون ہوئے وہ بقیع میں کچہہ اوپر ستر برس کی عمر تہی انکی اور ایک وجہ دہوم شہرت اور امتیاز انکی ان بزرگواروں کی ہے اور بشارت جنت کے ساتہہ انکی اور بشارت ایک مجلس میں واقع ہوئی اور اوروں کو بہی کہی جیسے علما نے لکہی ہیں واسطے بشارت مخصوص اور منحصر نہیں انہیں میں اور ذکر لیے ہیں آئی ہے شرح ...

یہان ایک نکتہ ہی کہ اوسپر متنبہ ہونا چاہیی کہ ذکر خلفاء اربعہ کا جس جگہہ حدیثونمین واقع ہوا ہی سبکا بالعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہی اور اسی سے حقیت مذہب اہلسنت وجماعت
کے ثابت ہوتی ہی اور اسپر یہہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کی لاتی ہون بس چلتا کلاکہ وہ تہوڑی سی تغیر اور تقدیم وتاخیر کی رعایت کرتی
ہین کہجہان مقصود مین فرق نہین آتا یہان کیونکر تغیر کرینگی جسطرح ہی وسیطرح ادا کرتی ہین وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ مہربان تر ین امت
میریکا میری امت پر ابو بکر ہی کہ نرمی اور لطف وپند سی لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہین اور پہنچاتی ہین اور سخت ترین امت میریکا بیچ کار دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد
وسختی سی امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور بہت سچا اونکا حیا مین عثمان ہی ف ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتہہ ایکطرح کی خصوصیت اور امتیاز تہا اور
حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور ظاہر ا بہت سچا اسلیی کہا کہ حیا کبہی بحکم طبیعت بشر کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر وہ ہی
کہ موافق شرع کے اور مطابق حق کی ہو تمت ترجمہ اور بہت فرائض دان اونکی زید بن ثابت ہین ف ح یعنی علم فرائض میراث یہہ خوب جانتی تہی اور بڑی
فقہاء صحابہ مین سے تہی اور لکہنی والی وحی کی اور جمع کرنیوالی اور لکہنی والی قرآن کے بہی تہی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت مین ترجمہ اور بہت پڑہنی
والا قرآن کا اور بہت ماہر تجوید قرآن مین ابی بن کعب ہے ف ح یہہ بہی کاتب وحی تہی اور اون چہ صحابہ مین کی تہی کہ جنہون نی قرآن یاد کیا تہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ سلم کی عہد مین انکو سید القراء کہتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نی انکا سید الانصار نام رکہا تہا اور عمر رض سید المسلمین کہتی تہی اور جب سورہ لم یکن الذین
نازل ہوئی تو آنحضرت نی فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجہپر پڑہون اور تجہی سناؤن انہون نی کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نی فرمایا ہان تیرا نام لیا ہی
پس وہ روئی آنحضرت صلعم ہی رونی لگی اور وفات ہوئی انکی مدینہ مین سنہ انیس مین سد ثنتین روایت کی انسی خلق کثیر نی ترجمہ اور بہت جاننی والا اونکا حلال
وحرام کو معاذ بن جبل ہی ف ح یہہ جناب رضی اللہ عنہ انصار مین سی ہین اور اون ستر تونمین کی تہی کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نی بہائی چارہ کرا
دیا تہا انکا اور عبد اللہ بن مسعود مین اور بعضون نی کہا انکین در جعفر بن ابی طالب مین اور بہیجا آنحضرت نی انکو معلم اور قاضی کرکی یمن اور یہہ اسوقت مین
اٹہارہ برس کی تہی طاعون عمواس مین وفات پائی سنہ اٹہارہ مین اور عمر انکی اٹہاسی برس کی ہوئی اور اوسوقت کہتی تہی خدا وندا یہہ رحمت ہے تیری تیری بندہ
خدا وندا معاذ کو اور اوسکی اہل وعیال کو اس سی محروم نرکہہ اور آیا ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سی کہتی تہی خفہ کر جتنا کہ چاہی تو قسم ہے تیری عزت کی جانتا ہی
تو کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون یا کچہہ اور طرح کہا والد اعلم اور ابن مسعود نی کہا تہی ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتہہ بیچ مضمون اس آیت کی کان امۃ
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تہی معاذ آنحضرت کی زمانہ مین اور ابو بکر کی زمانہ مین اور جب مین گئی تو کہتی تہی عمر رض کہ خالی چہوڑا معاذ نی اہل مدینہ کو فقہ
سے اور حاضر ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر مین اور اور جہادون وغیرہ مین اور وقت رحلت کے کہا اپنی یارونکو جسوقت کہ وہ روئی کیون روتی ہو اور کس چیز
نی رولایا تمکو کہا لوگون نی کہ روتی ہین ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب ہتہاری کہا علم وایمان قدیم ہین روز قیامت تک لو تم حق کو جس سے کہ ہو اور
رد کرو باطل کو جسپر کہ ہو منافق سے بہت ہین زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت کی لیی امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہی ف ح اور ایک
روایت مین ہی کہ ہر پیغمبر کے لیی ایک امین ہی اور امین میرا ابو عبیدہ ہی اور اونکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہہ قصہ جو ریاض مین مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر
نی جب کہ آئی عمر بن الخطاب شام سی اہل دمشق بڑی بڑی امراء پس کہا عمر نی کہ کہان ہین بہائی میرے لوگون نی کہا کون کہا عمر نی ابو عبیدہ کہا لوگون نی کہ اب آتی ہین

تمہاری پاس بہیجا جبکہ آئی اونکی پاس ورتی عمر سواری سی اور گلی لگایا اونکو پہر اونکی گہر مین گئی پس دیکہی عبیدہ کی گہر مین مگر ایک چہوٹی سی تلوار اور سپر اور کجاوہ اور اور
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نی کہا ابو عبیدہ کو کہ لیجاؤ ہمکو اپنی گہر پس لیچلو پس آئی اونکی گہر مین پس دیکہا کچھ کہا کہاں ہی اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مین مگر ایک نمدہ اور
رکابی اور تلوار حالانکہ تم امیر ہوا تمہاری پاس کچھ کہتا ہی پس اوٹہی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لی آئی دانسی کچھ چہوٹی چہوٹی ٹکڑی روٹی کی پس روئی
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیانی سوا تیری ای ابو عبیدہ اور یہہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین بہشت واسطہ ساتہہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئی
تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روز جنگ بدر کی اپنی باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور
کہینچی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنی دانتون سی اور دو دانت اونکی گر پڑی بسبب نکالنی کی زور سی اور انہون
نے بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر رضہ کی عہد مین اور نماز اونکی پڑہی معاذ بن جبل نے اور فرماتی تہی حضرت عمر اپنی وفات کی دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتی تو سپرد کرتا مین یہہ کام اونکو یعنی امر خلافت کو با اختیار کو اونکی مشاورت کی ساتہہ تفویض کرتا مین واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سی قتادہ سی بطریق ارسال کی اور معمر کی حدیث مین آیا ہی او رحکم بحق زیادہ کرنیوالا امیر امت
مین سی علی ہی ف ح ع اور ایسی حضرت عمر رضہ بہی مشاورت اور بہی فتوی انکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر
تر یہہ ہی کہ معنی اقضاہم کی ہین خوب جانتی والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس روایت سی افضلیت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر رضہ پر ثابت
نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہی اور اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہہ آیہ مصرح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی
ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہہ خاص ابو بکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ پہلی فتح مکہ کی
انہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سی فرمایا اللہ تعالی نے کہ انکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین انکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہہ
کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض پس اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اوسپر اہل سنت نی اور وہ یہہ ہی کہ بعد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کی اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر جانی تو کہ علی اور معویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ خصومت واقع
ہوئی اور تہین دونو جانب کی برا کہتی تہی بعض اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی نے اونمین سی ساتہہ کفر دوسرون کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی پس نہین نسبت
کفر کی کر سکتی ہین ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنیکی اور اعتقاد کرنا چاہی کہ امیر المؤمنین علی رضہ نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیب ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ سزاوار
تر بہ نسبت لوگونکی ساتہہ خلافت کی اوسوقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اور مین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی رضہ کی ہوتی واللہ تعالی
ینفعنا بمحبتہم ویحشرنا فی زمرتہم وَعَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَۃُ تَحْتَہٗ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ
طَلْحَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ف اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کی ف ع بسبب مبالغہ کی بموجب مقتضا
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاؤ اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیارون کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
مین منافات ساتہہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطی تعلیم امت کی کرتی ہون ترجمہ پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک پتہر کی جو
وہان تہا اوپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سی دکہائی دین ابرار کو پس چڑہ سکی اونچی بسبب بوجہ زرہ کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کیا طلحہ نی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی جنت واجب کیا ایک
روایت مین ہی اور معنی یہہ ہین کہ اونہون نی ثابت کی بہشت اپنی اپنی سبب اس عمل کی یا بسبب اوس چیز کی کہ کی اوسدن کہ اپنی اوپر جو کہون اوٹہائی کہ اپنی تسلیم

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی بدن مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتہہ ونکا اور زخم لگی اونکی کچھہ اوپر اسی حتی کہ ستر مین ہی اور تہی صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہہ دن سارا تہا واسطی طلحہ کی اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن وقاص نی پتہر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچی کا ہونٹ اور عبد اللہ بن شہاب زہری نی زخمی کی پیشانی اونکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹہہ گئین دو کڑیان زرہ کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑہی مین او ن گڑہون مین سی کہ کہودی تہی عامر نی تاکہ گر پڑین اونمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹہایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوئی اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہین مس کریگی اوسکو آگ ؛

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰی نَحْبَہٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جابر سی کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکہی کہ دیکہی طرف اوس شخص کے کہ چلتا ہی روی زمین پر حالانکہ تحقیق مر رہا ہے اور یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکہی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگی کہ دیکہی طرف شہید کی کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیی کہ دیکہی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح اور تحقیق لفظ نحب کے یہہ ہے کہ نحب ساتہہ نون اور ح مہملہ اور ب موحدہ کی بمعنی نذر اور موت اجل کی آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتہہ دونون معنو کی تفسیر کیا ہی مفسرون نی یعنی مسلمانون مین سے ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکہایا جو کچہہ عہد باندہا تہا ساتہہ خدا کی پس بعضون نی اونمین سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری کی راہ خدا مین کی تہی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین اور بعضی انتظار اوسکا کرتی ہین اور حدیث مین ہے حمل کرنا دونو معنو پر درست ہے اور ظاہر دوسرا ہی معنی ہین جبیسکہ دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگون مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکہی موت اوسکی راہ مین اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی تئین سپر آنحضرت کی کیا تہا اور بہت گہایل ہوئی تہی روز احد کی چنانچہ اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سی فنا ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونے کی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالی کی اور یہہ نتیجہ موت اختیاری کا ہی اور احتمال ہے کہ ہو اشارہ طرف حاصل ہونی شہادت کی آل کار مین کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کی موںہہ سی کہ فرماتی تہی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہین بہشت مین **ف** ع یہہ کنایہ ہی اونکی کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ رَمْیَتَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی اونکی لیی او س دن یعنی روز احد کی خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی **ف** ح مناسبت اجابت دعا کی ساتہہ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتہہ تیر کی کرتی ہین جیسکہ کہا کسی بزرگ نی مصرع از ہر کرانہ تیر دعا میکنم روان اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک ثمرہ اونکی تیر مارنیکی تہی کہ پہلی راہ خدا مین انہون نی ہی تیر مارا وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم

وسلم نے اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول کر یعنی دعا واسطی سعد بن ابی وقاص کی جسوقت کہ دعا مانگی یہہ نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَقَالَ لَہٗ اِرْمِ اَیُّھَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا نہین جمع کیا آنحضرت نے اپنی باپ اور ماکو کر واسطی سعد کے یعنی روز احد کے فرمایا واسطی اوسکی روز احد کی پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور مان میری اور فرمایا واسطی اوسکی یہہ بہی پہینک تیر ای نوجوان قوی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع تہی یہہ جوان قوی اسلام لائی ابوبکر کی ہاتہہ پر اوسوقت مین یہہ ستران برس کی عمر کے تہی اور ایکوقت مین لازم کیا تہا انہون نے اپنی گہر مین رہنا کر ایک قسم مین بیٹہی رہتے تہی اور اپنی گہر کی لوگونکو کہدیا تہا کہ مجہی کوئی کسی خبر کچہہ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہو امت کسی امام پر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ امْرُؤٌ خَالَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ کَانَ سَعْدٌ مِّنْ بَنِیْ زُھْرَۃَ وَکَانَتْ اُمُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ زُھْرَۃَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَالِیْ وَفِی الْمَصَابِیْحِ فَلْیُکْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْیُرِنِیْ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ ہی ماموں میرا یعنی میری ماں کی قوم مین سے ہی پس چاہیی کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنا **ف** ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ مین رکہتا ہون تاکہ کہل جاوے کہ کسیکا ماموں مانند ماموں میرے کے نہین ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ مین سے کہ قبیلہ ہی قریش مین سے اور تہین والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے **ف** ع اور زہرہ قریش سی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ ماموں میرا ہے اور مصابیح مین ہے پس چاہیی کہ اکرام کری مرد ماموں اپنی کا جیسیکہ مین اکرام کرتا ہون اپنی ماموں کا بدلہ لفظ فلیرنی کی **ف** ع کہا ابن حجر نے کہ یہہ تصحیف ہے کہتا ہون مین بلکہ یہہ تحریف ہے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَّقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَرَاَیْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَۃُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ مَا لَہٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِیْ وَکَانُوْا وَشَوْا بِہٖ اِلٰی عُمَرَ وَقَالُوْا لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا مین سعد بن ابی وقاص سے کہتی تہی تحقیق مین اول اون شخصونکا ہون عرب مین سے کہ پہینکا تیر راہ خدا مین اور دیکہا مین اپنی تئین اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتی تہی ہم ساتہہ ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہین تہی ہماری لیے کچہہ خوراک مگر پہل کیکر کی کہ مشابہہ لوبیا کی ہوتا ہی اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پائخانہ پہرتا تہا جیسے مینگنیاں کرتی ہین بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیونکے در حالیکہ نہین تہے واسطی اوسکی آمیزش یعنی بعضی اجزا اوسکی بعضسی ملتی نہین تہی بسبب خشکی کے پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہین مجکو یا ادب کرتی ہین مجکو اسلام پر **ف** ع یعنی نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہی اوپر احکام اسلام کے اور مراد یہہ ہے کہ وہ ادب سکہاتی ہین مجکو اور تعلیم کرتی ہین مجکو نماز اور عار دلاتی ہین مجکو یہہ کہ اچہی نہین پڑہتا ہون مین نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا مین اوسوقت یعنی جبکہ اچہی نہ پڑہی مین نماز اور محتاج ہو نہی اسکی تعلیم کا اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدی میری اور سبقت میری اسلام مین اور ثابت قدمی میرے دین مین اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تہی انہون نے ابی وقاص کی نزدیک عمر کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا اونکو حضرت عمر نے کوفہ کا اون ایام مین وہ انکی شکایت کرواچکی تہی لوگونکی تہمت یا لکہہ بہیجتی اور کہا تہا کہ نہین اچہی طرح پڑہتی نماز نقل کیا ہے یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنی شرائط یا ارکان یا سنتین نماز کی اچہی طرح نہیں ادا کرتی اور رعایت اوسکی احوال کی نہین کرتے

پس حضرت عمر نے تہدید کر بھیجی اونکو اور اونہون نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی کہ مین اونکو آنحضرت کی سی نماز پڑہاتا ہون کہ درازگی کرتا ہون پہلی دو رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون دو رکعت اخیر مین پس حضرت عمرؓ نی تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہی جیسا کہ تم کہتے ہو اور رد کیا نہی اسد کی باتونکو اور مراد بنی اسد سی اولاد زبیر بن العوام بن خویلد بن اسد کی ہی اور یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتہہ علم وفضل کی اور ظاہر کرنا اپنی کمال کا ساتہہ بیان واقعی کی واسطی مصلحت دینی کی اور دفع کرنی عار ونقصان کی دین مین جائز ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپسمین فخر کیا کرتی تہی بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وَعَنْ سَعْدٍ**

قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ت اور روایت ہی سعد سی کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہون مین اپنی تئین اور مین تیسرا تہا اہل اسلام کا ف ح یعنی دو شخص مسلمان ہو چکی تہی تیسرا مین مسلمان ہوا اور مراد دو سی ابوبکر اور خدیجہ رضی اللہ عنہما ہین اور کلام انکا بالغون یا اجنبیون مین ہی تاکہ حضرت علی نکل جاوین کلام مذکور سی ت اور نہین اسلام لایا کوئی یعنی اون لوگونمین سی کہ اسلام لائی پہلی میری مگر بیچ اوس دن کی کہ اسلام لایا مین وہ مین اور البتہ تحقیق ٹہرا مین سات دن اسی حالت پر کہ تحقیق مین البتہ تہائی اہل اسلام کا تہا نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یعنی مین اسلام لایا بعد دو شخصونکی اور بعد از ان سات روز گذری کہ کوئی اون سات دنونمین اسلام نہ لایا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق یہہ ہین اور درمیان خبر عمار کی کہ کہا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما معہ الا خمسة اعبد وامراتان وابوبکر ساتہہ اس طرح کی ہی کہ حمل کیا جاوی قول سعد کا بیچ احرار بالغین کی تاکہ نکل جاوین غلام مذکور اور علی یا یہہ کہ نہ مطلع ہوئی ہون یہہ اونپر **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت کرتی ہین عائشہ رض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنی بیبیونکو کہ تحقیق کار تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سی ہی کہ فکر مین ڈالتا ہی مجکو بعد میری ف ح ع یعنی بعد وفات میری کی کہ میراث چہوڑی نہین ہی تمہاری لیی اور تمنی اختیار کیا آخرت کو دنیا پر سو وقت کہ اختیار دی گئی پس دیکہا چاہیی کہ بعد میری حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمسی کیا معاملہ کرینگی اور کون متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاوینگی ت اور صبر نہین کرینگی اوپر تفقد احوال تمہاری کی مگر صبر کرنیوالی ف ح ع یعنی جو کہ صبر کرتی ہین مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتی ہین قلت کو اور دیتی ہین زیادت کو ت اور صدیق ف ع ح یعنی جو کہ کامل ہین صدق معاملہ مین اور ادا حقوق مین اور کثیر الصدقہ خرچ کرتی ہین اور سخاوت مین ت کہا عائشہ نی کہ مراد رکہتی تہی آنحضرت ان صابرون اور صدیقون سی صدقہ دینی والی اور خیر کرنیوالی ایسی کہ سوق کلام واسطی نفقات انکی ہی پہر کہا عائشہ نی یعنی واسطی شکر گذاری اور اظہار منت داری عبد الرحمن بن عوف کی ساتہہ بیٹی اونکی کہ ابو سلمہ ہی اور کہا تو یعنی ہی پلاوی خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سی کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت مین اور تہا عبد الرحمن بن عوف کہ تحقیق تصدق کیا تہا آنحضرت کی بیبیونپر ایک باغ کہ بیچا گیا چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور اور روایت مین آیا ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتہہ دینی ایک باغ کی واسطی ازواج مطہرات کی کہ بیچا گیا چار لاکہہ کو اور روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا حسن غریب ہے اور زہری سی ہی کہ کہا اسد یا عبد الرحمن بن عوف نی آنحضرت کی عہد مین آدہا مال اپنا اور چار ہزار یعنی درہم یا دینار پہر تصدق کیے چالیس ہزار دینار پہر لدی پانسو گہوڑی جہاد مین پہر لدے دین ڈیڑہ ہزار اونٹنیان جہاد مین اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایکبار روز عبد الرحمن نی لدی صحابہ رض کو ایک سو اور پچاس ہزار دینار پہر جب رات ہوئی بیٹہی اپنی گہر مین اور لکہی ایک فرد ساتہہ تفرقہ کرنی تمام مال کی مہاجرین اور انصار پر یہانتک کہ لکہا کہ قمیص جو میری بدن پر ہی فلانی شخص کی لیی اور عمامہ میرا فلانی کی لیی اور نہین چہوڑا کچہہ اپنی مال مین مگر کہ

کہا موسکو فقرا کی لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی تہی رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ کہہ میری طرف سی عبد الرحمن کو سلام
اور قبول کرا اوس سی خرید پہر پہیر دی اوسکو اور کہا گیا اونکی لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہی اور وکیل رسول اللہ کا اور
کرے اپنی مال میں جو کچہہ چاہی اور تصرف کری اوسمین جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلی اسکی اور نہیں حساب ہی اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی
اور آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نی ازاد کیی اور بعد وفات کی چار بیویان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین اسی ہزار درہم آئی اور بعضی
روایت مین آیا ہی کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہہ درہم وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی واسطی بیویون اپنی کی کہ
تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہہ بیویون اپنی کی یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کر کی تمہین بعد وفات میری کی وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان ہی الہی پلا
عبد الرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہہ احمد نی شرح ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث مین عائشہ سی مذکور ہوا اور بعضون
نے کہا کہ یہہ کلام آنحضرت کا ہی آنحضرت صلعم نی جانا تہا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور اسمین معجزہ آنحضرت
کا ہی وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ
لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان رضی سی کہ کہا صحابی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف
ع نجران ساتہہ زبر نون اور جیم کی نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال ہجرت مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ وہ موضع ہی درمیان حجاز اور شام
ترجمہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانت دار کہ ہمارے حق مین خیانت نکری تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نی کہ البتہ
بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق امانت کی کہ کہا جاوی اوسکو امانت دار پس منتظر و متوقع ہوئی واسطی امارت کی لوگ ف ع کہ دیکہین ان
اس منصب کو شرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہہ بات اونکو فقط از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطی اپنی امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نی پہر
بہیجا آنحضرت نی ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ
فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اوپر اپنی بعد وفات آپکی
فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ اگر امیر کرو گی تم ابوبکر کو پاؤگی تم اوسکو امانت دار یعنی حقوق مین یعنی امین حکم کریگا ساتہہ عدل کی بی رغبت دنیا مین
آخرت مین فارغ اسمین اگاہ کرتا ہی طرف اسکی کہ لائق یہہ ہی کہ ہو خلیفہ ساتہہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی افعال خلافت
کا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کی
ضعیف اپنی نفس کی ترجمہ اور اگر امیر کرو گی تم عمر کو پاؤگی تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹہانی بوجہ امارت کے امین
بیچ بات ہماری کے احکام دین کی ملامت کرنیوالی کی سی ف ع یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین
جب شرع کے کرتی ہین کوئی کام دین کا تو نہین ڈرتی ہین انکار کسی منکر کی سی وہ کام کیا جاتی ہی اور نہین ڈرتی ہین اونکی قول کسی قائل کا

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ قویا فی نفسہ ترجمہ اور اگر امیر کرو گے تم علی کو حال آنکہ تحقیق میں
نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کرنیوالا یعنی امیر انکو باوجود خلاف حال خلافت انکی میں پاؤگی اوسکو راہ راست دکھانیوالا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل کرینگا
اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ احمد نے ف ع یعنی یہہ امر سپرد ہی تمہاری طرف ای امت اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچنے والے اجتہاد میں نہیں جمع
ہوتی تم مگر حق صریح پر اور اسحدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہی اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضی
نے کہا کہ ابوبکر کی پہلی ذکر کرنیمیں اشارہ ہی طرف مقدم ہونے اونکی اور نہیں ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن لا ارکم کہنی میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ مقدم ہیں حضرت
علی پر اور ممکن ہی یہہ کہ کہا جاوے کہ معنی لا ارکم فاعلین کے یہہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگی علی کو پہلی سب سے اسلیے کہ میں جانتا ہوں قضا و قدر
الہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز ہی اور مذکورین کی عمر و سنی بیس اگر وہ مقدم کیے جاویں تو فوت ہوا ور انکی خلافت باوجود اسکی کہ مقدر رہی انکی لیے ہی خلافت
پس تعیین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلی امیر نہیں کرنیکی بس ظن یہاں یعنی یقین کے ہی تہی اور حضرت شیخ نے لکہا ہی کہ اسحدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نصیص تعیین نہیں کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مراد ساتہہ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بواسطہ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ
بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ
يَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کری اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجہسی
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابوبکر صدیق رضی نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکہہ چہوڑی تہیں
کہ تو کہ جب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اوسکو قبول کیجے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونیکا مگر یہہ
کہ بیچی تو میری ہاتہہ اور بدون اسکی قبول نہیں کرنیکا میں پس آٹہہ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی قرض انکو ترجمہ اور ساتہہ رہا میری غار میں یعنی وقت
ہجرت کی اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سے یعنی اور کیا انکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی نے
اسحالت میں کہ نہیں واسطے اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطے مراعات اور مداہنت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اسمیں تو شک
ہے نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی انکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالی عثمان کو حیا کرتی ہیں اوس سے فرشتی رحمت کری خدا تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو
ساتہہ علی کی جدہر کہ پہری علی ف ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہی کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کی ہی القرآن مع علی وعلی مع القرآن یعنی قرآن
ساتہہ علی کی ہی اور علی ساتہہ قرآن کی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہر والونکی تعریف میں جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کئی معانی
پر آیا ہی ایک وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ لینی اور وہ بنی ہاشم ہیں اور یہہ شامل ہیں آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو راضی ہو اللہ اون سب سے
اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہیں اونمیں ازواج مطہرات ہی اور نکالدینا آنحضرت کی بیویونکا اہل بیت میں سے مکابرہ
ہے اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اسلیے کہ خطاب انہیں
کے ساتہہ ہی اول آیہ میں اور آخر آیہ میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق وانتظام سے امام محمد
فخر الدین رازی نے کہا کہ یہہ آیہ شامل ہے آنحضرت کی بیویونکو اسلیے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی اسکو پس نکالنا انکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتہہ غیر انکی کے صحیح نہ ہوگا

اور یہہ بہی کہا گیا ہی کہ اولی یہہ ہی کہ کہا جاوی اہل بیت اولاد اور بیویاں آنحضرت کی ہیں اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بہی انہیں میں سے ہیں اور علی مرتضی رضی اللہ عنہ بہی انمیں کی اہل بیت میں سے ہیں بسبب معاشرت اور ملازمت اونکی کی ساتہہ آنحضرت کی اور کبہی اطلاق اہل بیت کا اسطرح آیا ہی کہ ظاہر میں سمجہا جاتا ہی خاص ہونا اوسکا ساتہہ فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی روایت کرتی ہیں انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت گذرتی تہی حضرت فاطمہ کی گہر پر جبکہ نماز فجر کی لیی مسجد کو آتی تہی اور کہتی تہی الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہہ ترمذی اور ابن ابی شیبہ نی اور ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا تہی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی اور فاطمہ گہر کی آستانہ پر کہڑی ہیں پس فرمایا آنحضرت نی مجہکو کہ کنارہ ہو جا پس میں گہر کی اندر چلی گئی پس آئی علی اور فاطمہ اور اونکی ساتہہ حسن اور حسین تہی اور وہ دونوں لڑکی چہوٹی تہی پس اٹہایا آنحضرت نی حسن اور حسین کو اپنی گودی مبارک میں اور پکڑا علی کو اپنی ایک ہاتہہ سے اور پکڑا فاطمہ کو دوسری ہاتہہ سی اور چہپایا اپنی سی اور لپیٹی اونپر کملی سیاہ کہ اوڑہی ہوئی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہہ اہل بیت میری ہیں ملا طرف اپنی نہ طرف آگ کی مجہکو اور اہل بیت میری کو اور یہہ بہی ام سلمہ سی آیا ہی کہ کہا آنحضرت نی یہہ مسجد میری حرام ہی ہر حائض پر عورتوں میں سی اور ہر جنبی پر مردوں میں سی مگر محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں انہیں حرام روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نی اور تضعیف کیا حاصل یہہ کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہی اور علمانی بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہی کہ بیت تین ہیں بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم اولاد عبد المطلب کی اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں نسب کی جہت سی اور جد قریب کی اولاد کو بیت کہتی ہیں اور کہتی ہیں فلانی کا گہر بزرگ ہی اور ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورتوں پر بہت خاص اور بہت مشہور ہی بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونی اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اونکی درمیان میں سی بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور تعلق محبت کی ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل اور مناقب اور بزرگیوں اونکی کی حدیثیں بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مولف نی ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ کو اور زید بن حارثہ اور اوسکی بیٹی اسامہ بن زید کو بہی ذکر کیا تقریبا واسطی کمال محبت اور عنایت آنحضرت کی انپر یا بسبب داخل کرنی انکی اہل بیت میں اور ذکر نہ کیا ازواج مطہرات کو اور عقد کیا اونکی لیی ایک باب علیحدہ یا تو اس سبب سی کہ وہ مستقل ہیں ساتہہ مناقب مخصوصہ کی یا اس سبب سی کہ نہ داخل کیجی اونکو اہل بیت میں بنا بر رعایت تعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا اونہیں چار پر ہوتا ہی واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا جب اوتری یہہ آیۃ بلاویں ہم اپنی بیٹوںکو اور تمہاری بیٹوںکو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پس کہا آنحضرت نی خداوندا یہہ ہیں اہل بیت میری نقل کی یہہ مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ اس آیۃ کو آیۃ مباہلہ کہتی ہیں اور ابتہال یعنی لعنت کرنی ہی اور بہلہ ساتہہ پیش اور زیر کی معنی لعنت کی اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور دعا کرنی ساتہہ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہہ ہی بعد اسکی اطلاق کیا گیا اوپر اوس دعا کی کہ کوشش کیجاوی اوسمیں اور عادت عرب کی تہی کہ جب کوئی قوم آپسمیں اختلاف اور تکذیب ایک دوسری کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسری کو اور کہتی لعنۃ اللہ علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سی کہ مباہلہ کرو ساتہہ نصاری کی اور یہہ آیۃ اوتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی حجت کری تجہسی اس قرآن یا دین میں پیچہی اسکی کہ آیا ہی تجہکو علم و شریعت پس کہہ آؤ بلاویں ہم اپنی بیٹوںکو اور بلاؤ تم اپنی بیٹوںکو اور بلاویں ہم اپنی عورتوںکو اور تمہاری عورتوںکو اور اپنی ذاتوںکو

اور تمہاری ۔ تو انکو پہر دعا بد کرین ہم پس گردانین ہم لعنت خدا کی جہوٹہون پہر ہم ہون یا تم انتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئی
حسن اور حسین کو کہ چہوٹی تہی اون دونون اور فاطمہ تہین پیچہی آنحضرت کی اور علی پیچہی فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو کہ جب مین دعا کرون تو تم
آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایان نی اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سی قسم ہی کہ مین دیکہتا ہون ان موہنون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکی
جگہہ سی اکہیر دی تو اوکہیر دیکہا چاہیی کہ کیا انوار تجلی وسوقت اونکی موہنون پر چمکتی ہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا اور موہن
محب انکا نکا کرام لوزہی شنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ نہ مباہلہ نہ کرنا ساتہ انکی ورگرنہ ہلاک ہوجاوگی اور جڑسی اوکہڑ جاوگی
پس ناچار اقرار ادائی جزیہ کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر
مباہلہ کرتی وہ مسخ کیجاتی بصورت بندرون اور سورون کی اور آگ ہوجاتا اونپر تمام جنگل درجڑسی او کہڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندونکی
کہ درختون پر ہین **وعن** عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء
الحسن بن علي رضي الله عنه فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي
فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا رواه مسلم اور روایت ہی
عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اسحالیکہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالونسی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت
نے اونکو یعنی کملی مین پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتہہ امام حسن کی پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا اونکو
پہر پڑہی یہہ آیت نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی ف
ع آمین دلیل ہی اسپر کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی اونکی اہل بیت مین سی ہین اسلئی کہ اسکی پہلی ہی ذکر بیبیون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبي لستن كاحد
من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین باعتبار تعظیم کی لیی ہی یا واسطی غلبہ یعنی مردون
اہل بیت کی جیسا کہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی اور پاک کری تمکو یعنی اور وہ ہونیسی ساتہہ پلیدیون کی او رسیلونکی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر
لوگ **وعن** البراء قال لما توفي ابراهيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان له مرضعا في الجنة رواه البخاري
اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہین کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹی آنحضرت کی نی کہ مارقبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق اوسکی لیی دودہ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیی مقرر ہوئی
اور انہون نی ہشت مہینی خوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نی تاویل کیا دودہ پلانی کی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنی حق تعالی کی لذت جنت اور بعضون نی
اوسکیواسطی لیی گویا کہ پلایا دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کی اور بعد ازان مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی دایہ کہ پورا
کری رضاعت اوسکی اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانی کامل کی جنت مین یا مصدر ہی یعنی دودہ پلانیکی اور یہہ دلیل ظاہر
اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت موجود ہی کہ پیدا ہوچکی ہی اور موجود ہی **وعن** عائشة
قالت كنا ازواج النبي صلى الله عليه وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلما رآها قال مرحبا بابنتي ثم اجلسها ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما رأى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك
فلما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي
قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتني قالت اما الآن فنعم اما حين سارني في الامر الاول فانه اخبرني ان جبريل

كان

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَ
اصْبِرِيْ فَاِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِيْ سَارَّنِيَ الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ
اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُقْبَضُ
فِيْ وَجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی بین ہم نزدیک آنحضرت کی بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین نہین چہپتی تہی
ہیئت اور روش چال فاطمہ کی ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی **ف** ع یعنی کچہہ بہی جیسا کہ ایک روایت مین لفظ شنیا کا آیا ہی یعنی امتیاز نہ
ہو سکتا تہا اونکی اور حضرت کی چال مین دونون صاحب ایکسی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو بیٹی میری کو پہر
بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو **ف** ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف ترجمہ
پہر بات کی ونسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا سخت سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بیتابی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسی لگئین پس
جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے پہار سنا نکی لیے پوچہا مین نی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تسی کہا فاطمہ نی نہین ہونگی مین کہ برا گمان لاؤ
ظاہر کرون بہید آنحضرت کا **ف** ع ح یعنی جو چیز انہون نی چہپائی ہی اوسکو کیونکر ظاہر کرون لایق یہہ کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی اوسکو
اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی چہپانا بہید ترا اپنا اور دوستونکا اغیار سی ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہون تجکو ساتہہ
اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طالب ہی مین تسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تجہسی آنحضرت
نی کہا فاطمہ نی اب پراب آنحضرت اس عالم سی گئی پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اوسکی یہہ ہی اوپر جس وقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نی مجہسی اول بار مین پس تحقیق
آنحضرت نی خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتی تہی مجہسی قران کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نی دور کیا قران کا اس سال مین مجہسی دوبار **ف**
ع یعنی جتنا قران نازل ہوتا تہا برس روز مین رمضان مین اوسکو دور کرتی تہی یاد و شت کی لیے اور تاکہ ظاہر ہو جائی ناسخ و منسوخ دور مین اور اسمین اشارہ
سے طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اسمین اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو
مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی **ف** ح اسلیے کہ دوبار دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قران کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کی اور ناکامل
ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی علی الخصوص پس جب
آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جبکہ دیکہی آنحضرت نی بیصبری میری تو سرگوشی کی مجہسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہی تو کہ تو ہو
بہترین عورتونکی بہشت کی عورتونمین سی یعنی تمام عورتونمین سی یعنی تمام عورتونسی بہتر ہو دی تو یا خاص اس امت کی عورتونسی یا فرمایا ہو دی تو عالمین کی عورتونکی
سردار یعنی دلنگ ستارہ اور ضدا ہی راضی و رضا کر کہ تجکو یہہ مرتبہ دیا ہی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی پس سرگوشی کی آنحضرت نی مجہسی
پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نی مجہسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت اونکی ہون کہ اونکی پیچہی جاونگی
مین **ف** یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سی جاونگی مین پس ہنسی مین جانا چاہیے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ کی تمام مومن بیبیون پر
حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ پر سی بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نی اور بعضی حدیثونمین مریم بنت عمران کو عموم نساء سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا سا کو اونپر فضیلت
دی ہی استثنا کیا ہی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی اپنی قوم اپنی کی یعنی فاضلہ غیر انبیا یعنی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف
ان خبرونکا اس سبب سی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تدریج اطلاع ہوئی ہو اوپر فضیلت فاطمہ کی ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضیلت

اونکا تمام عالم کی عورتون پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے علما عائشہ کو فضیلت دیتے ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھ بہشت مین ہونگی اور فاطمہ علی کی ساتھ اور اسمین شبہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی و اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن حدیث مین واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا کہ مین اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ مجتہدہ تہین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تہین اور اجتہاد کرتی تہین اور سہو علی فتادی مین کہتے ہین کہ یہان تین مذہب ہین صحیح مذہب تو یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین عائشہ سے اور بعضے کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ اور بعضے توقف مین ہین اور استروشنی حنفیہ مین سے اور بعضے شافعیہ توقف کی طرف مائل ہین اور جب امام مالک سے پوچھا تو اونہون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے گوشت کا ٹکڑا ہے اور نہین فضیلت دیتا ہون مین کسیکو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہے اللہ پر یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین بعد اونکی مان اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکھتے ہین اور حق یہہ ہے کہ جہتین مختلف ہین اور بعضے فضیلت یعنی کثرت ثواب کا مراد رکھتے ہین کہ علمائی اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی سبب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ اور حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہہ فاطمہ کبری ہین بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مان انکی خدیجہ ہین اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیون مین چہوٹی بیٹی ہین بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہین تمام عالم کی بیبیون کی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دو ہجری مین رمضان کی مہینے مین اور بنا کی انپر یعنی شب زفاف ہوا ذیحجہ مین پس جنے انسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کی چھہ مہینے بعد اور بعضون نے کہا تین مہینے بعد اور سہا لین کہ عمر اونکی اٹھائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت کین انسے حدیثین علی نے اور انکی بیٹون حسن اور حسین نے اور ایک جماعت نے سوای انکی کہا عائشہ نے کہ نہین دیکہا مین نے کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوا باپ انکی ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہین ف ع م یعنی وہ جزو ہین مجہسے اور کیا خوب کہا ہے امام مالک نے ولا افضل احدا علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجکو ف ح ع یعنی بسبب مناسبت و اتحاد کی پس اسمین ایک اور حکم تشبیہ بلیغ ہے پس فہم ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہے اور یہی کہ ظاہر یہہ ہے کہ سبکی کا کلام محمول ہے اوپر کمال اتحاد و اختلاط کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہہ ابن عساکر نے علی سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہے کہ جسنے دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہے یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہے اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہے اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہے پس جسنے دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجکو ترجمہ اور ایک روایت مین ہے یعنی بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبها یا زیادہ اوسپر قلق مین ڈالتی ہے مجکو یعنی ظاہر مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجکو یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع روایتون مین آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بہائی نے چاہا کہ نکاح کر دے ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تہا ساتہہ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سے کہ حارث بن ہشام نام تہا اور اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپنے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتا مین اوسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہہ پس علی مرتضی آئے اور عذر خواہی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کرنیکا وہ چیز کہ آپکو ناخوش آوی یا رسول اللہ در احادیث کی بہت طرف ہیں اور روایت ہیں سر احادیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نی کہ سنا
میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اسحالیکہ وہ منبر پر تہی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی ہیں اذن چاہتی ہیں مجہسی یہہ کہ نکاح کردین ابوجہل کی بیٹی کا علی بن
ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا ہیں پہر نہیں اذن دیتا ہیں مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدی بیٹی میری کو اور نکاح کرنی بیٹی اونکی سی پہر
سوا اسکی نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجکو الخ اور شرح مسلم میں لکہا ہی کہ اسحدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہر حال
اور بہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہو ایذا اوسچیز سی کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب دو وجہ کی ایک تو یہہ کہ ہونا اوسکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتی علی مع
آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسری یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نی کہا کہ
نہیں تہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع کرنی اوسکی سی بلکہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ آنحضرت نی خبر دی قضاء الہی کی کہ مقدمہ یہہ ہے کہ دونوں نہیں
جمع ہونگی اور یحیی بیٹی سعید بن القطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا مجہی عبد اللہ بن داودی قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم کہا ابن
داودی کہ حرام کیا اللہ تعالی نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر اونکی حیات میں بسبب قول اپنی کی وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی اور جو کچہہ
دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں اذن دیتا میں تو نہ حلال ہوا علی کو یہہ کہ نکاح
کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور رسنا میں عمر بن داودی کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ ٹکڑا میرا گوشت کا ہی قلق
میں ڈالتی ہی مجکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین فاطمہ پر اور ایذا دین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی یہہ دونوں روایتیں حافظ
ابو القاسم دمشقی نی اور جامع میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نی فاطمہ مجہسی ہے روک دیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہی فاطمہ کی دلکو اور کشادہ دل کردیتی ہی مجکو وہ چیز
کہ کشادہ دل کردیتی ہی فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگی روز قیامت کی سوای نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی موافق ہیں ساتہہ ہی ابی ایوب کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ ہو دیگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کی اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر معہا سبعون
الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی ای اہل محشر جہکاؤ تم سرونکو اور بند کرو آنکہیں اپنی یہانتک کہ گذر جاوی فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریگی فاطمہ ساتہہ ستر ہزار
لونڈیون کی حور عین سی مانند گذرنی بجلی کی اور ثوبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتی تو سب کی بعد آخیر کو فاطمہ سی ملتی اور جب
آپ سفر سی آتی تو سب سی پہلی فاطمہ کی پاس آتی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا
خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا
النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ
اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ
فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى
الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اونسی کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایکروز درمیان ہماری خطبہ فرماتی ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوسمیں پانی تہا نام رکہا جاتا تہا اوس پانی کا یا اوس مکان کا خم غدیر خم ساتہہ
پیش خم اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ میں ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی غدیر اور اوپر گذرا کہ یہہ تہا وقت رجوع کرنی آنحضرت کی مکہ سی اور

متوجہ ہونی اونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین اتہی اور شیخ نی ہی لکہا ہی کہ غدیر خم کا ذکر بیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوس سے ہی غدیر حوض
پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اوس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام ایک موضع مشہور کا ہی ترجمہ پس
تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کے لوگونکو یعنی ساتہہ وسیجیز کی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو نیند غفلت
سے پہر فرمایا آنحضرت نی ای پر بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا اتنی سے ہہہ کہ وحی بہیجی جاتی ہی طرف میری قریب ہے
کہ آدمی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتہہ عزرائیل ہون یا مراد بہیجی ہوی سی ملک الموت ہی یعنی عزرائیل کہ جان لینی کو
آوی ترجمہ پس قبول کرون مین امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تہی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذیحجہ مین تہا بعد پہرنی حجۃ الوداع سی
اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت رسول
اللہ ہین جیسیکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتہہ زیر کی گرانی اور بوجہہ اور ساتہہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس اسطرح ہی قاموس
مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضون نی کہا کہ ثقلین یعنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا بسبب بڑی
ہونی قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اوپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہہ سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ بوجہ زمین کے ہین
جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور مسلح زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست اونکی نسبت اور حیوانات کی اور مشابہت
دی گئی ساتہہ اونکی اور کتاب اللہ اور اہل بیت اس باتمین کہ دین معمور ہوتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی جن و انس کی بعد
انکی بیان کیا ثقلین کو اور فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین نور ہی
ف ع ح یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہے واسطی استقامت کی یا سبب ظاہر
ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نامومنین سی ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سے اور یاد کرو اوسکو اور علم حاصل
کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتہہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جملہ کتاب اللہ کے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب فرمانی
حق سبحانہ تعالی کی وما آتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے اور فرمایا
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم
اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ یعنی پس
چنگل مارو ساتہہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت کرنی
الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنی ساتہہ اوسکی کہ اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو کوئی
پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتہہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نی ڈرایا ہو ساتہہ عذاب کی ہی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت اوسکی
کی اور ممکن نہیہ ہے ہی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور امت اونکی
امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری چیز بہاری اونفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون مین اوسکی
عذاب سے اوپر قصور کرنی تمہاری کی بیچ حق اہل بیت میری کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہین ہے یہہ کہ ہو مراد ایک سی آل
اونکی اور دوسری سی بیویان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونو پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہ ثلاث مرات یعنی فرمایا اسکو
آپنے تین بار ترجمہ اور ایک روایت مین یعنی بدلی اولہما کتاب اللہ کی یون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی خدا کی ہی ف ع حبل لغت مین رسی کو کہتی ہین اور بعضی

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچا دی بندہ کو اوسکی رب کی طرف اور وسیلہ ہو اوسکی قربکا یعنی قران عہد اور امان وسکا ہی اور وسیلہ ہی اوسکی قربکا کہ جو کوئی
ساتہہ اوسکی چنگل ماری عذاب الٰہی سی نڈر ہوا اور پہنچی جناب قرب حق مین اور ترقی کری مدارج قدس مین جو کوئی پیروی کری کتاب اللہ کی ف ع یعنی ہدایت
لاوی اوسپر اور یاد کری اوسکو اور علم حاصل کری اوسکا اور عمل کری اوسپر اور اخلاص پیدا کری ت ہووی راہ راست پر اور جو کوئی چہوڑ دوی اوسکو یعنی
کسی جہت کر جہات متعددہ سی یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئین ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نی ف ع پس قران مانند رسی دو جہتین رکہتی ہی ایک جہت کر وسیلہ ہی ترقی
کا ایک جہت کر سبب ہی تنزل کا مانند نیل کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیی اور خون تہا محجوبین کی لیی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نی القران حجۃ لک او علیک
یعنی قران دلیل ہوگا تیری نفع کی لیی یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالی ونزل من القران ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتی
ہین ہم قران سی وہ چیز کہ وہ شفا ہی اور رحمت ہی مومنونکی لیی اور نہین زیادہ کرتا ہی ظالمونکو مگر ٹوٹا نفعنا اللہ بہ ورفعنا بسببہ آمین رب العالمین وعن
ابن عمر انہ کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی
یعنی ہو تو فاکہ تحقیق وہ تہی جب سلام کرتی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتی سلام تجہپر ای بیٹی صاحب دو بازوون کی نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ذو الجناحین
لقب جعفر طیار کا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو بعد شہید ہونیکی غزوہ موتہ مین کہ موتہ شام کی شہرون مین سی مدینہ مین دیکہا کہ دو بازو رکہتا ہی
اور ملائکہ کی ساتہہ اوڑ رہا ہی حیران ہوئی کہ یہہ کیا حال ہی بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئی اور اوس روز سی اونکو جعفر طیار کہتی تہی اور ذو الجناحین
لقب کہا گیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکہا مینی جعفر کو بہشت مین کہ اوڑ رہا ہی ساتہہ ملائکہ کی انتہی اور اسلام لائی جعفر بعد اکتیس آدمیو
کی اور دس برس بڑی تہی اپنی بہائی علی بن ابی طالب سی اور آنحضرت سی خلق اور خلق مین بہت مشابہ تہی اور روایت کین جعفر نی بہتیری اونسی اور اونکی بیٹی نی کہ
وہ عبد اللہ ہین اور اور بہت سی صحابہ نی اور وہ شہید ہوئی روز موتہ کی سنہ آٹہہ مین اکتالیس برس کی عمر مین اور اونکی بدن پر نوی زخم لگی تہی نیزی اور تلوار
کی وعن البراء قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ
متفق علیہ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسحالیکہ حسن بن علی اونکی کندہی پر تہی درحالیکہ
کہتی تہی آنحضرت خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور منکشف ہوا یہین سی
کہ اونہون نی دوست رکہا اونکو پس واجب ہی تخلق ساتہہ اخلاق حسنہ انکی اور تعلق ساتہہ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ فی جمیع احیانہ واحوالہ
کہا مولف نی کنیت اونکی ابو محمد ہی نواسی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پہول اونکی اور سردار جوانون اہل جنت کی پیدا ہوئی نیمہ دین
رمضان کو سن تین ہجری مین اور یہہ صحیح تر روایتونکی ہی کہ نقل کی گئین اونکی ولادت مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ پچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ
اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سنہ اونچاس مین اور بعضون نی کہا سنہ چوالیس مین اور دفن کیی گئی وہ بقیع مین روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی
حسن بن حسن نی اور ابو ہریرہ نی اور بہت سی جماعت نی اور جب قتل کیی گئی باپ اونکی علی بن ابی طالب کی اونمین بیعت کی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیونسی زیادہ نی اور
سپرد کیا امر ولایت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہ دین مین بیچ سنہ اکتالیس کی اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبد اللہ ہی پیدا ہوئی
پانچوین شعبان مین بیچ سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جننی کی پچاس شب بعد اور قتل کیی گئی روز جمعہ کی عاشورہ کی دن سنہ اکسٹہہ
مین بیچ کربلا کی کہ زمین عراق سی ہی اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نی اور بعضون نی کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نی اور خولی لیکر آیا اونکی نعش اور سر
اہل بیت کو عبید اللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضون نی کہ قتل کیی گئی ساتہہ حسین کی اونکی اولاد اور بہائیون اور اہل بیت اونکی سی چالیس مرد اور عمر حسین کی
روز قتل اونکی اٹہاون برس کی تہی وعن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی

اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دن سی یہان تک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس فرمایا کیا یہان لڑکا ہی
لکع فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف مخففہ کی کہتی ہی معنون پر آیا ہی ایک اون
معنون مین سی بمعنی صغیر کی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس درنگ کی آنحضرت نی یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکون کی ہی یہانتک
کہ گلی سی لگ گیے ہر ایک اون دونون مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست
رکہتا ہون اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا
اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکون پر گلی سی
لگانی اونکو اور پیار کرنی از راہ شفقت و محبت کی اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُولُ اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ
وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ت اور روایت ہی ابو بکرہ
سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگون پر ایکبار
اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کی اور کبہی حسن کیطرف از راہ شفقت و محبت کی اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ
بیٹا میرا سید ہی ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضون نی کہا سید وہ کہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنون پر آیا ہی مربی
اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا پر اور رئیس اور مقدم ت ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کرا دی بسبب اسکی درمیان دو جماعتون
بڑی کی مسلمانون سی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانون کی سی دو فرقون پر کہ ایک فرقہ حسن کی ساتہہ ہوگا اور ایک
فرقہ معاویہ کی ساتہہ اور امام حسن اوس دن احق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیئی کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی
الخلافة بعدي ثلثون سنة پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت جد اونکی کی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اور جہان
تابی کی اور نہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلیئی کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیون نی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین
کہ ایک قطرہ خون کا امت محمدی سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی اونکی ہوا خواہون پر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اونکی
پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ
مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی صلح امام حسن عمدہ دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا
کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونون سی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہاتہ ہمارا تو انکو پس کیون ملوث کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانکو
اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا انکو سید اور ابی بکرہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی
ہمکو اور حسن بن علی آتی تہی اسحالمین کہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تہی آنحضرت کی گردن اور پیٹہ پر چڑہ بیٹہتی پس اوٹہاتی تہی صلی اللہ علیہ
وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اونکو اوتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکی کیلیئی ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی آپکو
کہ کرتی ہون اوسکو کسیکی لیئی فرمایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی بلاشبہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کرا دیگا بسبب اسکی درمیان دو فرقون کی

مسلمانونسی اور معاذ بہی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم حو سنی تہی زبان حسن کی یا ہونٹ ہونگی اور بلاشبہہ ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ اوس زبانکو یا ہونٹ
کوکہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کیا اوسکو احمد نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ
رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْسِبُهٗ یَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَیْحَانَتَیَّ مِنَ الدُّنْیَا
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی اسحالیکہ سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نے یعنی اہل
عراق میں سے حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہے عبد الرحمن سی گمان کرتا ہوں میں سائل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارتا ہی مکہی کو ف ع ح یعنی
اگر محرم مکہی کو مارے تو جائز ہی یا نہیں اور بدلہ اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہیں لازم آتا تمہ ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل
کوفہ پوچہتی ہیں مجہسی مکہی کی مارنیسی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہیں کمال رعایت تقوی کی حال انکہ قتل کیا اونہوں نی رسول خدا کی بیٹی کو
بیٹے کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی اونکی حق میں کہ یہہ دونوں یعنی حسنین دو پہول میری ہیں دنیا سی یا اللہ کی رزق سی ہیں کہ دیا مجہکو وہ دنیا میں
نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتہہ اس معنی کی کہتی ہیں اور ریحان بمعنی گہاس
خوشبودار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ ان معنونکی بہی از راہ تشبیہ کے اطلاق فرزند پر کرسکتی ہیں اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول
وغیرہ کے ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہیں اور بوسے لیتی ہیں اونکی اور ریحانا ہی اور ریحانی ساتہہ زبر نون اور جزم ہی کی بہی روایت ہی ٭
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ
اَیْضًا کَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہیں تہا کوئی بہت
مشابہہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ سلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہہ ترین لوگوں کی ساتہہ رسول خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم نقل
کی یہہ بخاری نی ف ح دوسری فصل میں بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہہ تہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَدْرِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِکْمَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَلِّمْهُ الْکِتَابَ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا ملایا مجہکو نبی صلی اللہ علیہ سلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت میں ہے
کہ سکہلا اوسکو کتاب اللہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ع سینہ سی لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہے اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل
ہے جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یؤتی الحکمة من یشاء ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں ہے مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضوں نی کہا حکمت سے مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر کہ بہرا داہی اور بعضوں
نے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری اور بعضوں نی کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمہم الکتاب والحکمة اور پیدا ہوئی ابن عباس
تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضوں نی کہا پندرہ برس کے اور بعضوں نے کہا دس برس کے اور تہی وہ بہتر یا
امت کے اور ربی عالم اس امت کو دعا دی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکہا اونہوں نی جبرئیل کو دوبار اور نابینا ہوئی
وہ اخیر عمر میں اور مری طائف میں سنہ اٹہسٹہہ میں بیچ ایام ابن زبیر کی اسحالیکہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کیں اونسی صحابیوں نی اور کثیر جماعت
اور تابعین نے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَاُ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور یہہ بہی روایت ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی [illegible]

واسطی آنحضرت کی پانی وضو کا **ف** ح یہہ اوس رات کا احوال ہی کہ ابن عباس بیچ گہر میمونہ خالا اپنی کی کہ ازواج مطہرات سی تہین اکو رہی تہی اور آنحضرت
تہجد کی لیے اوٹہی اور ابن عباس چہوٹی تہی جیسکہ باب قیام اللیل مین گذرا **ت** پس جب آنحضرت نکلی پاخانہ سی فرمایا کسنی رکہا ہی یہہ پانی پس خبر دی گئی
یعنے گہر کی لوگون نی کہا کہ یہہ ابن نی عباس نے رکہا ہی پس دعا کی آنحضرت نی کہ خدا وند اسمجہہ دی ابن عباس کو دین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف**
ع یعنی کرا وسکو عالم سمجہہ والا دین مین کہ اصول و فروع اوسکی جانی اور نہین ہے مراد اس سی فقہ متعارف کہ مختص ہے ساتہہ فروع معاملات اور خصومات کی کہا نووی
نے کہ اسمین فضیلت فقہ کی ہی اور مستحب ہونا دعا کا غائبانہ کسی کے لیے اور مستحب ہونا دعا کا اوسکی لیے کہ کری خیر اور قبول کی اللہ تعالی نی دعا آنحضرت کی ابن عباس
کے حقمین کہ بڑی فقیہہ ہوئی اور حقیقت مین یہہ علم اور فضل و ر دانائی ابن عباس کو آنحضرت کی خدمت گذاری سی حاصل ہوئی خدمت کرنی چاہیے مصرع
کہ مردان ز خدمت بجائی رسند **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ
أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ
عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کرتی ہین اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آنحضرت لیتی تہی اونکو اور امام حسن
کو پہر کہتی خدا وندا دوست رکہہ تو ان دونونکو اسلیے کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو **ف** ح ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کی تہی اور
اسامہ بیٹی اونکی تہی اور اونکی مانکا نام تہا برکہ اور وہ خادمہ خاص تہین آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تہین حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے اور آنحضرت
بعد دوست رکہنی زید کی اونکی بیٹی اسامہ کو دوست رکہتی تہی کہ امام حسن کے ساتہہ ایکجا ہی جمع کرتی اور شریک اونکا کرتی اور ایسا کچہہ فرماتی اور تہی اسامہ
رضی اللہ عنہ ایک لڑکی سیاہ رنگ جیسیکہ خانہ زاد ہوتی ہین **بیت** زانکہ تر ا بر من مسکین نظر است ؛ آثارم از آفتاب مشہور تر است ؛ اور جب آنحضرت کی
وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تہی اور اوتری وادی قری مین اور وہین وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضون نی کہا سنہ چون مین کہا ابن
عبد البر نی کہ یہہ نزدیک میری صحیح ہی اور حضرت نی جو ان دونون صاحبونکی حقمین کچہہ فرمایا اسمین بڑی منقبت انکی ثابت ہوئی **ت** اور ایک روایت
مین ہی کہ کہا اسامہ بن زید نی کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتی مجکو اور بٹہاتی مجکو اپنی ران پر یعنی داہنی پر یا بائین پر اور بٹہاتی حسن کو اپنی دوسری
ران پر پہر ملاتی دونونکو یعنی مجکو اور حسن کو یا اپنی دونون رانونکو پہر فرماتی خدا وندا مہربانی کر ان دونو پر اسواسطی کہ مین مہربانی کرتا ہون ان دونو پر نقل
کے یہہ بخاری نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ
زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ
كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ
هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ
أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ اور روایت کی عبد اللہ ابن عمر نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر
اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضی لوگون نی یعنی منافقون نی یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر ہو تم کہ طعن کرتی ہو
اونکی امارت مین پس تحقیق تہی تم کہ طعن کرتی تہی تم بیچ امارت باپ اوسکیکے پہلی اس سے **ف** ح یہہ اشارہ ہی زید بن حارثہ کی امارت کیطرف بیچ غزوہ موتہ کی کہ اوس
غزوہ مین زید کو آنحضرت نی امیر کیا تہا باوجود اسکی کہ اوسمین اچہی اچہی صحابی تہی اور نسائی مین عائشہ سے آیا ہی کہ نہ بہیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
زید بن حارثہ کو کسی لشکر مین مگر کہ امیر کیا اونکو اوس پر **ت** اور قسم خدا کی تحقیق تہا باپ اوسکا لائق امارت کی **ف** ع یعنی بسبب بزرگی اوسکی اور سبقت

اوسکی پہلی اسلام مین اور بسبب قرب اوسکی کی مجبی اور ان دونوں کی امارت مین طعن اسلیی کرتی تہی بعضی لوگ کہ یہ موالی سی تہی اور عرب مناسب نہین جانتی تہی امیر کرنا
موالی کا اور عار بہت کرتی تہی اونکی اتباع سی پس جبکہ لایا اللہ اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہین تہی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام کی اور ہجرت
کے اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا دینداروں نی تو جو لوگ پابند عادت کی تہی اور دوست رکہتی تہی ریاست کو اعزاب مین سی اور قبائل
کی سردارون مین سی اونکی دلونمین اس سی خلجان ہی رہتا تہا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تہی اور نہایت انکار کرتی تہی اور آنحضرت نی زید کو
کتنے ہی لشکرون پر امیر کر کر بہیجا اور بڑا لشکر اونمین سی موتہ کا تہا اور اوس لشکر مین اکثر نشان کی سچی اچہی اچہی صحابی تہی جنانچہ جعفر بن ابی طالب بہی تہی اونمین
پہر بہیجی تہی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت مین ایک لشکر پر کہ اونمین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلاء صحابہ کی تہی ترجمہ
اور تحقیق تہا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب ترین لوگونسی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ ہی جملہ محبوب ترین لوگونسی ہی نزدیک میری بعد اپنی باپ کی
ف ح جب زید غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین اور اوس قوم سی بدلا اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونمین ابوبکر اور عمر بہی تہی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگون نی آپس مین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہین پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثنار اسی حال مین بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگونکی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برامد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی ہیں درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہہ امر تمام نہوا اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور حاکم
ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث مین لایا ہی
کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری سی ہی ف ع کہا مولف نی کہ زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور اونکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے کہ قبیلہ بنی معن مین سی تہی نکلی تہی اونکو لیکر اپنی قوم کی ملاقات کی لیے پس آنحضرت کی لوگ جو ادہر گذری
ایام جاہلیت مین تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ اون دنونمین لڑکی تہی آٹہہ برس کی پس انکو بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خریدا اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پہوپی خدیجہ کی لیے چار سو درہم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہون نی زید کو حضرت کی تئین پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پہر
اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانی کی لیے کچہہ لیکر پس آنحضرت نی زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہان رہو میری پاس اور چاہو
اپنی اہل مین چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکہا تہا سلوک و احسان آنحضرت کا بہ نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہہ
زید کی طرف حجر کی اور کہا ای لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہی وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیۃ ادعوہم لاباہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپون اونکی کی یہہ افضل ہی نزدیک اللہ کی پس کہنی لگی اونکو زید بن
حارثہ اور اول مردون مین اسلام بہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سی دس برس اور بعضون نی کہا بیس برس
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سی اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپی
کے بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقتی کی پہر نکاح کر لیا اوسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف مین کسی صحابی کا
نام نہین لیا ہی سوائے زید کی اس آیۃ مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسی اونکی بیٹی اسامہ نی اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیے گئے وہ غزوہ موتہ مین اسی حال مین کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاولی کی مہینی مین سنہ آٹہہ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی وعنہ قال ان
زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لاباہم
متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ اور یہہ حدیث عبد اللہ بن عمر سی منقول ہی

کہ کہا اونہون نی کہ زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی نہی ہم پکارتی اوسکو مگر زید بن محمد **ف** ح ع یعنی اونکو آنحضرت کا بیٹا کہتی تہی اسلیے کہ آنحضرت نے اونکو موتہہ بولا بیٹا کر لیا تہا اور عرب موتہہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تہی اور میراث دیتی تہی اوسوقت مین اور لانا صاحب بیت کا اس باب مین واسطی آگاہ کرنی اس بات کے ہی کہ مولی آدمی کا اوسکی اہل بیت سی ہی ترجمہ یہانتک کہ اوترا قران یعنی آیۃ اوسکی ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری ور مسلم نی **ف** ساری آیۃ یون ہی

وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذلکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ادعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عند اللہ فان لم تعلموا اٰباءھم فاخوانکم فی الدین وموالیکم ا لخ یعنی نہین کیا موتہہ بولی بیٹون تمہارے کو بیٹی تمہارے یہہ باتین تمہاری موتہون کی ہین اور اللہ فرماتا ہی حق بات اور وہ دکہاتا ہی راہ حق پکارو اونکو اونکی باپون کی نام ونکی ساتہہ یہہ بہت عدل کی بات ہی اللہ کی نزدیک پہر اگر نجا نو تم اونکی باپونکو پس بہائی ہین تمہاری دین مین اور دوست تمہاری یعنی اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کی اوترنکی پہلی زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیۃ اوتری تو اس کہنی سی منع کیے گئی اور حکم ہوا کہ اگر انکی باپونکی نام جانتی ہو تو کہا کرو ای فلانی کی بیٹی اور اونکی باپونکی نام نہ معلوم ہون تو ای بہائی یا ای دوست کہا کرو **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَھُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوَاءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَاۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَاۤاِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اسحالمین کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتی تہی **ف** ح قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کونہ اوسکی کان کا کتا ہوا اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور ہونیکی کہ نہایت دوڑتی تہی اور دور پہنچتی تہی ترجمہ پس سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی تہی اگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہاری وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اوسکی چہوڑا ہی مینی تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنی کو یعنی اہل بیت اپنی کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع ح عترت قوم اور قرابتی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ مراد یہان عترت سے اخص قوم و اقربا سی ہی کہ اولاد جد قریب کے ہون یعنی اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نی کہ ہی تمسک ساتہہ کتاب کے عمل کرنا ہی اوسپر کہ اوسمین ہے یعنی اوسکی حکمونکو بجالاوی اور جن چیزونسی منع فرمایا ہی اونسی باز رہی اور معنی تمسک کے ساتہہ عترت کی محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ اور سیرت اونکیکا **وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَاۤاِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَاۤ اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاۤءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین چہوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہونیکی پیچہی میری یعنی بعد وفات میری کی ایک اون مین سی کہ وہ کتاب اللہ ہے بڑی ہی دوسری سی کہ وہ عترت ہی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی چہوڑتا ہون مین کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمانسی طرف زمین کے اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑتی ہین اور آسمان قدس پر چڑہتی ہین اور عہد و امان اوسکا ہی بندونکی لیی اور چہوڑتا ہون مین اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہین **ف** ع اسطرح فرماتی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میری رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسی باپ مشفق کہتا ہی اپنی اولاد کی حقمین کہ مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی خوب رعایت انکی حقوق کی کرنا رہنا ترجمہ اور ہرگز نہین جدا ہونگی کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ اونگی میری پاس حوض کوثر پر **ف** ح ع یعنے موافقت قیامت مین یہہ دونون ایک دوسری سی جدا نہین ہونگی یہانتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آونگی اور

ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی دو رکعتکی [illegible]

برینگی

جیسے رعایت انکی حقوق کی کی ہی اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت سی پس وسوقت آنحضرت مکافات شاکر نیکی اوس سے یعنی اوسکی بدلہ مین سلوک و احسان کرینگی اور اللہ
تعالی جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضایع کیا انکی حقوق کو اور کفران نعمت کی اوسکی ساتھہ معاملہ برعکس اسکی ہوگا اور اس تاویل پر اچھا ہوا اوقع حضرت کی
قول کا ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ع ح یعنی تامل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد خلف
یہہ کہ سوچو کہ کیسا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتھہ اونکی بعد میری اچھا یا برا ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہہ ہی روایت ہی
زید بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکی حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی اونسی
اور صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجکو اور جسنی مبغوض رکہا
انکو مبغوض رکہا مجکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجکو اور دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان
دونونکی باپ کو اور ان دونونکی ماں کو ہوگا ساتھہ میری بیچ درجہ میری کی روز قیامت کی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتھہ
میری جنت مین وَعَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینی کونسا لوگون مین بہت پیارا ہی طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت پیاری
تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردونمین سے کون بہت پیارا تہا یعنی یہہ جواب تمہارا عورتونمین سی ہی پس مردون مین سی بہت پیارا اونکا
کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی علی مرتضی ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیے کہ کیا
کہا باوجودیکہ جگہہ اسکی تہی کہ کہتی ہین اور باپ میرا بہت پیاری تہی اور بعید نہین ہی کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا رض سی پوچہتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکا بہت
پیاری تہی برخلاف زعم متعصبونکی اور کجروونکی کہ انکو آپسمین مخالفت و معاذ خیال کرتی ہین حاشا ثم حاشا یہہ جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہی زیادہ
ہونی محبت کے سی تحقیق فضیلت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کے امر جبلی ہی کہ باوجود یقیناً جاننی اس بات کی کہ غیر اولاد کی افضل و سنی ہین
محبت اولاد سی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن نسبت جنہونکی فضیلت موجب بادنی محبت کی ہوتی ہی پس اس سی دفع ہوجاتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال ؛؛
وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَھُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْہٍ مُبْشَرَۃٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِیْمَانُ
حَتّٰی یُحِبَّکُمْ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ — اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ بیچ غصہ کے لائی گئی تہی یعنی کسینی اونکو غصہ دلایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا یا
کچہہ کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کس چیز نی کہ غضبناک ڈالا تجکو کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا حال
ہے واسطی ہمارے یعنی گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کی یعنی بقیہ اونکی کہ جس وقت ملتی ہین آپسمین تو ملتی ہین ساتھہ چہرون تروتازہ اور خوش کی
اور جسوقت کہ ملتی ہین ہمسی ملتی ہین ساتھہ غیر اس صفت و حال کی یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یا اسلا

صفت بد سی یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غصہ سے پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہے نہین داخل ہوگا کسی شخص کے دلمین ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اسسے وعید شدید یا ایمان کامل پس مراد اسسے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید تر کی ترجمہ یہانتک کہ دوست رکہی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطی محبت خدا اور رضا اوسکیکی اور محبت رسول اوسکیکی ف ع یعنی اس جہتسی کہ رسول تم مین سی ہوا اور اسلئے جنہین سی رسول کرنا مناسب جاننا ہی اونہین مین سی کرنا ہی اور ابوجہل اسکی نفی کرتا تہا کہ کہتا تہا جبکہ لیا بنو ہاشم نی نیزہ اور حدمت سبیل پلانی کی اور نبوت اور رسالہ پس کیا باقی رہا بانی قریش کی لیی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوی میری چچا کی یعنی خصوصا پس گویا کہ ایذا دی مجکو اسلیی کہ نہین ہی چچا مرد کا مگر مانند باپ اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نی یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح مین مطلب سے ہی یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کی مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عباس مجہسی ہے یعنی میری اقربا سی یا میرے اہل بیت سی اور مین اوس سی ہون نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح ع لکہا ہی علما نی کہ آنحضرت اصل ہین باعتبار شرف اور فضل اور نبوت کی اور عباس اصل ہین بسبب نسب اور چچا ہونیکی اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سی جیسیکہ امیر المومنین علی کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب انکی سی یہہ ہے کہ جب کہا گیا اونسی انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑی ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونہون نی کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑی ہین باعتبار مرتبہ کے اور مین مسن ہون یعنی باعتبار عمر کی بڑا ہون کہا مولف نی اور مان اونکی ایک عورت تہی قبیلہ نمر بن قاسط سی اور وہ اول عرب یہی ہی کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑونکا اور یہہ اس سبب سے تہا کہ عباس جاتی رہی تہی لڑکپنی مین پس منت مانی تہی اونکی مان نی کہ اگر وہ ملجاوینگی تو مین بیت الحرام پر غلاف چڑہاونگی پس جب وہ پا گئی تو اونکی مان نی غلاف چڑہایا اور عباس تہی جاہلیت مین اور منسوب تہے اونکی طرف عمارۃ اور سقایۃ مراد عمارۃ سی یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتی تہی اوسکی بنانی اور آباد کرنی اور بہلائی کرنی اور ترک کرنی سفاہت کی اور کلام بیہودہ کہنیکی وسطمین اور مراد سقایۃ سی یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تہی اور کہا مجاہد نی کہ آزاد کیی عباس نے نزدیک مرنی اپنی کی ستر بردی اور پیدا ہوئی وہ پہلی سال فیل کی اور مری روز جمعہ کی بارہوین تاریخ رجب مین بیچ سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹہاسی برس کے ہوئی دفن کیی گئی بقیع مین اور اسلام رکہتی تہی بہت مدت سی لیکن چہپاتی تہی اوسکو اور نکلی ساتہہ مشرکون کی روز بدر کی جبر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ملی عباس سے پس قتل کری اوسکو اسلیکی وہ نکلی ہین جبر پس قید کیا اونکو ابو الیسر بن کعب بن عمر نی پس اونہون نی اپنی بدلہ مین کچہہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ کیطرف پہر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَائْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عباس کے جسوقت کہ ہو صبح پیر کی دنکی پس آ تو میری پاس اور اولاد تیری یہانتک کہ دعا کرون واسطی تمہاری ساتہہ دعا کی کہ نفع دی تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دی تیری اولاد کو کہا ابن عباس نی پس صبح کو آئی عباس آنحضرت کی پاس اور آئی ہم بہی ساتہہ لا اونکی ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نی ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہہ اشارہ تہا اسپر کہ پہیلا دی خدا تعالی اونپر رحمت اپنی جیسیکہ پہیلائی ہی ہمپر چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطی عباس کے اور اولاد اوسکیکے بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چہوڑی کسی گناہ کو

یا الٰہی نگاہ رکہہ اوسکو بیچ اولاد اوسکیکی **ف** ع یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکہہ اوسکو آفات و بلیات سی تو کہ ضائع ہو دی وہ بیچ حق اولاد اپنی کی نقل کے یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص ہی آلہ حدیث سی اپنی روایت مین اس عبارت کو اور گرد ان بادشاہی اور ملک و دولت باقی بیچ اولاد اوسکیکی **ف** ح یعنی مدت مدید تک چنانچہ کئی ہی برس خلافت عباسیونکی گہر مین رہا حقیقت مین یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت خاندان کی چاہیی کہ سوا اونکی کسیکو نصیب کرین اللہ اعلم **ترجمہ** اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جِبْرَئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی دیکہا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی دو بار نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح دیکہنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع مین اسطرح روایت کیا ہی کہ کہا ابن عباس نی گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنی اور آنحضرت راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت وحیہ کلبی کی آئی تہی و نسی آپ سرگوشی کر رہی تہی اور مینی نجانا کہ وہ جبرئیل تہی پس کہا جبرئیل نے آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم تو جواب اوسکی سلام کا دیتا مین اوسکی کپڑے بہت سفید ہین پر پہنیگی اولاد اوسکی بعد اوسکی سیاہ کپڑے اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کس نی باز رکہا تجہکو سلام کرنی سی جس وقت کہ گذرا تو ہم کہا مینی یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تہی اور راز کہہ رہی تہی وحیہ کلبی سی پس نا خوش رکہا مینی کہ قطع کرونمین آپکی راز کہنی کو ساتہہ جواب دینی تمہاری کی سلام کا فرمایا آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی نی کہا کہ یہہ قضیہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین کاتب ان حروف عبد الحق بن سیف الدین نے کہ پوشیدہ نہین ہی کہ جبرئیل آنحضرت کی پاس بصورت وحیہ کلبی کے آتی تہی اور صحابہ اونکو دیکہتی تہی پس وجہ تخصیص ابن عباس کے ساتہہ اسکی کیا ہو گی بظاہر یہہ ہے کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکہا متمثل بصورت وحیہ کلبی کی لیکن عالم ملکوت مین سوا اونکی صحابہ سی کسی نی نہین دیکہا اور دیکہنا اور صحابہ کا عالم ناسوت مین ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوا پیغمبر کی دیکہا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینا ہے تیرے سبب ای ابن عباس نوجانوالی ہی لیکن روز وفات تیری بینائی تیری پہر ملجائیگی تجکو آیا ہی کہ جب ابن عباس مرا اور اونکو کفن مین لپیٹا تو آیا ایک جانور سفید آیا اور کفن مین انکر غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کے نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اونکی تہی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی کہ روز وفات اوسکیکی اوسکو پہیر دینگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبہون نی سنی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اخیر تک بیان کیا اور اپر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیی دو بار یہہ تہی کہ جو کچہہ گذرا اونکی حدیث مین بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نی لگایا اونکو اپنی سینہ سی اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسرے بار کی دعا بہی اونکی حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ مین اور رکہی پانی وضو کا رکہا پوچہا کہ کسنی رکہا یہہ پانی کہا لوگون نی کہ ابن عباس نی رکہا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یعنی یا اللہ سمجہہ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کرنی ہو اوسوقت کہ آنحضرت میمونہ کے گہر مین رات کو رہی تہی اور دوسرے بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کی لیی دعا کی **وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَالِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ اونہون نی کہا دو بار دعا کی میری لیی رسول خدا صلعم نی یہہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتہہ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتہہ عبارت فقہہ کی بظاہر یہہ ہے کہ دونو دعائین دو مجلسونمین کہین جیسیکہ اوپر گذرا واللہ اعلم **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ تہی جعفر دوست رکہتی یعنی بہت مسکینونکو اور بیٹہتی اونکی پاس اور باتین کرتی اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تہی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع

یعنے بسبب کثرت چیزون مذکورہ کی جیسی حضرت علی کو ابو تراب کہتی تہی بسبب بہت بیٹہنی اونکی مٹی پر اور جیسیکہ صوفی کو ابو الوقت اور ابن الوقت اور مسافر
کو ابن السبیل کہتی ہین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰئِكَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہہ بہی روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مینی جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت
مین ساتہہ فرشتون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار ہوئی تہی لشکر کی نیزہ اسلام کا اونہین کی ہاتہہ مین تہا بعد
زید بن حارثہ کی پس لڑ کی اتنی کہ راہ مین یہانتک کہ کاٹی گئی دونو ہاتہہ اور پانو اونکی پس دکہائی گئی آنحضرتؐ حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکی دو پر ہین خون
مین بہرے ہوئی کہ اوڑتی ہین اونسی جنت مین ساتہہ فرشتون کی وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ
سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسنؓ وحسینؓ دونو
سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ افضل ہین اونسی کہ جوان مرے راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہی اسلیے
کہ نہین ہی وجہ تخصیص فضیلت انکی اون لوگون پر کہ جوان مرے بلکہ یہہ افضل ہین بہت سی اون لوگونسی کہ بڈہے مرے پس اولی یہہ ہے کہ جو بعضون نی کہا کہ مراد یہہ
ہے کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی اونسی افضل نہین اور کہا ہی بعضون نی کہ ہوسکتا ہی کہ
شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوا انبیا اور خلفاء راشدین کی یا نام رکہنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے ہو جیسیکہ باپ بیٹے
کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولیا لکہتا ہی اگرچہ مسن اور بڈہا ہو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ سَبَقَ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابن
عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق حسنؓ اور حسینؓ وہ دونون پہول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہہ ترمذی نی اور تحقیق گذری ہی حدیث پہلی فصل مین
ف ع کہا سید جمال الدین نی کہ اسمین اشارہ ہی طرف اعتراض کی صاحب مصابیح پر کہتا ہون کہ دفع ہوتا ہی اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری کی ہی کہ واقع
ہوئی اپنی محل مین اور یہہ روایت ترمذی کی ہی کہ آئی اپنی جگہہ پر پس نہین ہی تکرار باوجود یکہ لفظ دونونکی متغایر ہین فی الجملہ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى
شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا
وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
ایک رات بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرتؐ یعنی اپنی گہر سی اسحالمین کہ وہ لپٹی ہوئی تہی ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہی وہ
چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے کہا مینی کیا ہی یہہ چیز کہ تم لپٹنی والی ہو اوسپر پس کہولا آنحضرتؐ نی اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین اوپر دونون کولہون انکی
تہی یعنی دونو صاحبزادونکو دونون طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسیکہ چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین
یعنے حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃً ف ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسیکہ بیٹی کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوتا شرف نسب کا ہی ان
کیطرف سی بہی ترجمہ خداوندا بلاشبہہ مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہے
ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع شاید کہ مقصود اس دعا سی رغبت دلانی ہی اسامہؓ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنینؓ کی وَعَنْ سَلْمٰى
قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ

فقلت

فقلت ما لک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسین آنفا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی سلمی زوجہ ابو رافع کی سی کہ کہا داخل ہوئی مین اوپر ام سلمہ کی کہ بیوی تہین آنحضرت کی اسحال مین کہ وہ رو رہین تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا
تمکو کہا دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتی تہین ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب مین یعنی آنحضرت کو خواب مین دیکہا مینی اسحال مین کہ اونکی سر اور داڑہی
مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نی کہ حاضر ہوا تہا مین حسین کی قتل مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح
اسبات پوشیدہ نرہی کہ موت ام سلمہ کی سنہ اونسٹہہ مین ہی اور بعضون نی کہا سنہ باسٹہہ مین اور قول اول صحیح ہی اور شہادت حضرت امام حسین رضہ کی سنہ اکسٹہہ
مین ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہین اور بموجب قول اول کی ہی کچہہ اشکال نہین اسلیے کہ ہوسکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کی اونکی خواب مین یہہ معاملہ
دکہایا ہو اور انفا یعنی اب کہنا باعتبار تحقق اوسکی کی ہی اوس وقت مین وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای
اہل بیتک احب الیک قال الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمہما ویضمہما الیہ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا شخص تمہاری اہل بیت مین سی محبوب تر
ہی طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری دونو بیٹونکو پس سونگہتی آنحضرت حسن و حسین رضہ کو یعنی ایسی کہ وہ پہول ہین اور
گلیسی لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ
جاء الحسن والحسین وعلیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر
فحملہما ووضعہما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ہذین الصبیین
یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتہما رواہ الترمذی وابو داود
والنسائی اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتی تہی ہماری آگی ناگہان آئی حسن و حسین اور اون دونو
پر تہی سرخ چلتی تہی دونون اور گرگر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہالیا اونکو
اور رکہا اون دونونکو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نی سوای اسکی نہین کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یعنی محل آزمایش و امتحان تمہاری کی ہین دیکہا مینی
طرف ان دونون لڑکونکی کہ چلتی تہی اور گرگر پڑتی تہی پس نصبر کرسکا مین یعنی بسبب محبت اونکی یہانتک کہ موقوف کی مینی بات اپنی کہ نصیحت تہی اور بیان
احکام و اوامر و نواہی کرتا تہا اور اوٹہا لیا مینی ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور
شفقت کی تہا بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن و مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہی پس یہہ قسم
مداخل سی عبادات مین ہوا اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تہا تو اور ارتکاب ایسی عمل کی عادت نکرین اور سہل نجانین اور بہانہ نکرین
مقام عالی سی اور ترقی مین اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا تہا
اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف مین نہین ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی
اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہسی ہی اور مین حسین سے ف ع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور
نبوت سے اس چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب تہا کہ حادث ہوینگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید و یزیدی لڑینگی انسی اور شہید کرینگی اونکو پس
خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونون مانند شی واحد کی ہین بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکی اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنی

ترجمہ دوست رکہا اللہ تعالی کو اوس شخص نی کہ دوست رکہا حسین کو ف یعنی اسلیے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول کی محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی نے لکہا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ رہ نی اور مولانا اسحق رہ نی ترجمہ اسکا کیا ہی دوست رکہی خدا تعالی اوسکو کہ دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش پڑہینگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زیر سین اور زبر ب کی یعنی بیٹا ہی بیٹی کا ماخذ اسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیوں اوسکیکی اور بعضون نی سبط من الاسباط کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ امت ہی امتون مین سی خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ میری اولاد کی اولاد سی ہے اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعنا ہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی مقرر کی ہمنی بنی اسرائیل کی بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ منشعب ہوگا اونسی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہیگی اور ہوا امر ایسا ہی اسکے اور حضرت شیخ رہ نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم ب کی فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل سی مانند قبائل کی ہین عرب سے اور سبط اصل مین ساتہہ زیر کی درخت کہ اوسکی شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک اور نام رکہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ نکلینگے اونکی نسل سی خلق کثیر **وعن** علیؓ قال الحسن اشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الرأس والحسین اشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی

اور روایت ہی علی رض سی کہ حسن مشابہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کی ہی سر تک اور حسین مشابہ ہی آنحضرت کی اوس چیز مین کہ ہی سینہ سی نیچی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا یہہ دونون شاہزادی ملکر ساری آنحضرت تہی اور وجود شریف آنحضرت کے نی تقسیم پائی ہی درمیان ان دونونکی **وعن** حذیفۃ قال قلت لامی دعینی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسألہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ہذا حذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ہذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ہذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہا مینی اپنی ماں سی کہ چہوڑ دی مجہکو یعنی اذن دی مجہکو کہ جاؤن مین آنحضرت کی خدمت مین اور نماز پڑہون اونکی ساتہہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں انکی اونکو منع کرتی ہونگی اوسوقت کی جانی سی بسبب دور ہونی مکان کی واسطی خوف کی بہ نسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون اونسی یہہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سی واسطی میری اور واسطی تمہاری یعنی اسی اذن دیا ماں نی پس آیا مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور ادا کی مینی اونکی ساتہہ نماز مغرب کی پہر ادا کیی آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت مشغول رہنی کی ہی ساتہہ نوافل کی بیچ مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء ما بین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس پیچہی پیچہی چلا مین آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کے مراد ہی یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو سنا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا ہے تو اور کیا چاہتا ہی تو بخشی اللہ تجہکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کی کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہے طرف بڑی ہونی اس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی لیی ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کری مجہپر اور خوشخبری دی مجہکو ساتہہ اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہی پر پس کہا ایک شخص نے اچہی سواری پر سوار ہوا تو ای لڑکی پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچہا سوار وہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی سواری تو اچہی ہی ہی ور سوار بہی اچہا ہی اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہی حسن رض کی وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ الْاٰفٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر رض سے یہہ کہ اونہون نے معین کی یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کی لیے بیت المال سے واسطی قوت اونکیکی اور اون دیا پانچ سو اوپر تین ہزار درہمونکی اور معین کیے اپنی بیٹی کی لیے کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اون دیا اونکی لیے بیچ تین ہزار درہمونکی یعنی بنسبت اسامہ کی بیٹی کی روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی آپنے اسامہ کو مجہپر یعنی اونکا روزینہ مجہسے کیون زیادہ کیا کہ مستحق ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کی نہین سبقت کی ہی اوسنے مجہسے طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سے از قسم علم و عمل کی اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہہ حاضر ہونیکی قتال کی لیے اور معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نے اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کی تیری باپ سے یعنی ہون ف ع اسمین دلالت ہی اوس مضمون پر کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکے محبوب تر ہونیسی یہہ کہ وہ افضل ہی ہو ترجمہ اور تہا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہسے ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سے تہی اسلیے کہ مولی قوم کا اونہین مین سے ہوتا ہی ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہی اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کہ بنی رعایت ہی آنحضرت کی محبت کے بنسبت اونکی وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بہیجو میری ساتہہ میری بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یہی زید یہہ ہی یعنی حاضر ہی اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوی تیری ساتہہ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ مین آزاد کرچکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانی سے اور نہ کہون جانی کو وہ جانی چاہیے جاوی چاہیے نہ جاوی ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ مان باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بہائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی درباب پہچانی اوسکیکے اپنی ساتہہ ہلیی کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا و آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تہی یمن کے لڑکے تہی مین کہ آٹہہ برس کی تہی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تہی پس اونکو بازار مین لائی حکیم بن حزام نے کہ بہتیجے خدیجہ رض کی تہی اپنی پہپہی خدیجہ کی لیے اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید سے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح اونکا کر دیا اور اوس سے اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی

پہلے کی بیٹی تہیں نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام یہی لائی ہیں اور آنحضرت سی دس برس چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہیں بیس برس حاضر ہوئی بدر میں اور اور غزونمیں
میں اور نام کسی صحابی کا قرآن میں مذکور نہیں ہوا ہے سوای انکی نام کی آیہ میں فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کے ساتھہ بہائی
چارہ انکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئی پچپن برس کے عمر میں قصہ مختصر اون ایام میں کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کر دیا تہا اونکی بہائی جبلہ یعنی کو آئی اور
کلام مذکور درمیان نہیں آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان جانی دیتی تہی وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا اسامہ نی جبکہ ضعیف ہوئی آنحضرت اوس بیماری سی کہ وفات پائی اوس سی اوترا میں اور اوتری لوگ مدینہ میں ف ح یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نی مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا میں بعد از چند روز کی بسبب سننی خبر بیماری آنحضرت کی کی مدینہ میں
پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوپر سی نیچی کی آنیکی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کی ہی کہ اوسکو جرف کہتی
ہیں جیسیکہ عرفات مکہ میں جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرنی میں رعایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہیں جیسیکہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگی صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگی ہبطنا الی مکۃ یعنی اوتری ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سی جرف کو
جانا صعود ہی اور وہانسی مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام میں اگر جانب باب السلام کی جاوین کہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہیں انتہی
اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا میں اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ میں وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانونسی طرف مدینہ کی
تتمہ پس داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ تحقیق چپ کیے گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہیں رکہتی تہی پس نبولی آنحضرت
پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجپر اور اوٹہا لیتی تہی اون دونونکو یعنی مجپر سی پس پہچانا میں یعنی ساتھہ نور
ولایت اور ظہور فراست کی یہہ کہ وہ دعا کرتی ہیں میری لیی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت خدمت کی
اور یہہ نہایت کرم وشفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق میں کہ ایسی وقت میں یہہ مہربانی کی اوپر اور دعا کی ونکی لیی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کریں اسامہ کا ابنٹہی یعنی ناک اونکی پاک کریں جیسیکہ
لڑکونکی ناک پونچہتی ہیں اور وہ اوس وقت میں چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑ دو مجکو تو کہ میں کر دون یہہ کام یعنی میں ناک پونچہون اونکی کو یا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا نامناسب جانا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیی کہ میں دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہیں دوست رکہتی ہی تو اس سبب سے دوست رکہہ کہ میں اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت میں کمال محبت یہہ ہیکہ محبوب سے گذر کر اوسکی متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قسم بار وپارسی ؁
وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ
ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ سی کہا تہا میں بیٹہا ہوا یعنی آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئی علی و عباس رضی اللہ عنہما اس حالمین کہ چاہتی تہی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہماری لیے آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ اسامہ اون دونون میں چہوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مینی یا رسول اللہ علی اور عباس پروانگی مانگتی ہین اپنی لیے پس فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا مینی نہین جانتا میں فرمایا آنحضرت نی لیکن میں جانتا ہون کہ کس لیے آئی ہین پروانگی دی اون دونونکو آئی میں پس اندر ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم آپکی پاس کہ پوچہین ہم آپ سی کون شخص آپکی اہل بیت میں سی محبوب تر ہی نزدیک آپ کی فرمایا آنحضرت نی کہ محبوب ترین اہل بیت میری کی نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی و عباس نی کہ نہین آئی ہین ہم تمہاری پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہاری کی یعنی اولاد و ازواج تمہاری کی سی بلکہ پوچہین ہم حال اقارب متعلقین آپکی سی فرمایا محبوب ترین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردونمین سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام و احسان کیا خدا تعالی نی اوسپر یعنی ساتہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا مینی اوسپر یعنی ساتہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ شخص اسامہ بن زید ہی ف ح ع جانا چاہیی کہ انعام حق جل وعلا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن میں بہ نسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی ولیکن انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سی آنحضرت نی مصداق اس آیہ کیلیہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا بلکہ اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل ہی کہ اگرچہ وہ آیۃ کا بیچ حق زید کی ہی ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی و عباس نی بعد اونکی کون ہی فرمایا آنحضرت نی علی بن ابیطالب ہی ف ع پس یہہ نص جلی ہی سیر کہ نہین لازم آتی ہی احبیت سی افضلیت سلبی کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سی بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا آپ نی اپنی چچا کو آخر ان سب کی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچہون تو آپ مجہکو فرماوینگی فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق علی نی سبقت کی ہی تمپر ساتہ ہجرت کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتہ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم حبیبہ کو کہ شرف ہی اوپر افضلیت کی اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ آئی عباس و ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اس حالمین کہ اذن چاہتی تہی اونسی اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اونکی ساتہ آنی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نی عباس سی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ یہہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس کہا عباس نی کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہہ جزا ہماری ہی ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عباس مکہ میں مسلمان تہی ولیکن مشرکونسی اسلام چہپاتی تہی اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کی پوشیدہ نہی کہ اگر تعدد وجود مسطورہ کا ملحوظ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ حبیبہ کی کے مشکل ہوتا ہی فافہم و باللہ التوفیق پس البتہ اس مقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ سبب خدمتگذاری وغیرہ کی احب ہی اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کی اہل اسلام اور جہت سی احب ہیں اور حضرت علی او رجہت سی وَذُكِرَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ اور ذکر کیی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کی واقع ہی بیچ کتاب زکوۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن الحارث سی کہا اونسی کہ نماز پڑہی ابوبکر نی عصر کی بیچ ایام خلافت اپنی میں یا پہلی اوسکی پہر نکلی اس حالمین کہ چلتی تہی اور اونکی ساتہ علی تہی پس دیکہا ابوبکر نی حسن کو کہ کہیل رہی ہین ساتہ لڑکون کی پس اوٹہا لیا ابوبکر نی حسن کو اپنی کندہی پر اور کہا ابوبکر نی یعنی ازراہ خوش طبعی کی کہ فدا ہو باپ میرا اسپر یہہ مشابہ ہی نبی کی نہین مشابہ ہی علی کی اور علی ہنستی تہی یعنی ازراہ خوشی کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ
مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس ؓ سی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کی سر مبارک حضرت حسین
رضی اللہ عنہ کا ف ع کہا مولف نی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبید اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطی قتل کرنی حسین ؓ کی اور وہ اون
ایام مین امیر تہا کوفہ کا یزید بن معویہ کیطرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل مین ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہ سی بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے
سن چہاسٹہ مین تر جمہ پس رکہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کی پس ہوا وہ شقی کہ چہیڑتا تہا کہ اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہ مین تہی یعنی سر چہڑیکا
اونکی ینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کی کچہہ ف ع یعنی عیب کیا اونکی حسن مین ور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی
اور مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال مین لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی کہ حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی ترجمہ کہا انس ؓ نے پس
کہا مینی قسم خدا کی تحقیق یہہ تہی بہت مشابہ اہل بیت مین ساتہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک اونکا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کی نقل کی یہہ بخاری نی اور ترمذی
کے روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس ؓ نے تہا مین نزدیک ابن زیاد کی پس لایا گیا سر حضرت حسین ؓ کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑیکی امام حسین کے
ناک مین اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی مانند اسکی حسن مین پس کہا مینی خبر دار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ین لوگون کی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نی کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکی ہاتہہ مین تہی بیچ آنکہہ اونکیکی اور ناک اونکیکی پس
کہا مینی یعنی انس ؓ نے اوٹہا چہڑی اپنی اسلیی کہ تحقیق دیکہا ہی مینی مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت مین یون ہی کہ کہا انس نی پس
کہا مینی عبید اللہ کو کہ بلا شبہہ مینی دیکہا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس ؓ نے پس ہٹالی اوسنی چہڑی
اور ذخایر مین ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یار ونکا یعنی بعد ماری جانیکی پس تہا مین مسجد مین چبوترہ پر پس پہنچا مین طرف
لوگونکی اسحال مین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایکسانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمین یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی مین اور ٹہیرا تہوڑی سی دیر
پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غایب ہوگیا پہر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کہا یہہ دوبار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ
أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا
اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَ
كَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ
فِيْ حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا
قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کی سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق
مینی دیکہا ہی ایک خواب آجکی رات فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نی تحقیق وہ خواب سخت ہے یعنی سنا وسکا ناگوار ہی نہین کہہ سکتی ہون پہر فرمایا آنحضرت نی کیا ہی کہا ام الفضل نی
دیکہا مینی گویا ایک ٹکڑا آپکی بدن مبارک سی کاٹا گیا ہی اور رکہا گیا ہے میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا تونی خواب اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہا خدا نی
... بیدا ہوگا وہ ...

گود مین یعنی رکہینگے اوسکو تیری گود مین بسبب قرابت کی تو اوسکو تربیت کریو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ تیری گود مین جیسا کہ فرمایا تہا حضرت نے پس آئی مین ایک روز آنحضرت کی پاس پس رکہدیا مینی حسین کو آنحضرت کی گود مین پہر ہوا مجہسی پہرنا اور طرف یعنی مین دیکہنی لگی دوسری طرف پہر دیکہا مینی اونکیطرف پس ناگہان آنکہین آنحضرت کے ڈالتی تہین آنسو کہا ام الفضل نی پس کہا مینی ای پیغمبر خدا قربان ہون باپ مان میری تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتی ہو فرمایا آنحضرت نی آئی میری پاس جبرئیل اور خبر دی مجکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابت نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹی میری کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینی یعنی بطریق تعجب واستبعاد کی کہ اس بیٹی کو کہا اونہون نی ہان اور دی مجکو جبرئیل نی مٹی اوسکی مٹی سی سرخ ف یعنی اوسجگہہ کے مٹی کہ جہان قتل ہونگی اور دوسری روایت ہی سلمی سی کہ کہا آئی مین ام سلمہ کی پاس اس حالمین کہ وہ روتی تہین پس کہا مینی کس چیز نی رولایا تجکو کہا ام سلمہ نی کہ دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب مین اس حالمین کہ اوپر سر اور داڑہی مبارک پر مٹی تہی پس کہا مینی کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا مین قتل حسین مین ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا حدیث غریب ہی اور روایت کی بغوی نی حسان مین وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نی دیکہا مینی آنحضرت کو بیچ اوس حالت کی کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون ہی پس کہا مینی باپ میرا اور مان میری قربان ہون تمہاری کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نی یہہ خون حسین کا اور اوسکی یارونکا ہی ہمیشہ رہا مین چنتا اوسکو ابتدا آجکی روز سی یعنی صبح سی ایک چنتا تہا مین خون حسین کا اور اوسکی یارونکا اور اس شیشہ مین جمع کیا ہی مینی اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینی اوس وقت کو پس پایا مینی یعنی دریافت کیا کہ قتل کیے گئے حسین اوسیوقت روایت کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین اور روایت کی احمد نی حدیث اخیر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهٖ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوست رکہو خدا کو بسبب اس چیز کی کہ غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف یعنی طرح بطرح کی نعمتون سی بموجب قول اللہ تعالی کی فما بکم من نعمة فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت پس اللہ کیطرف سی ہی اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ اگر نہین دوست رکہتی ہو تم اللہ تعالی کو گر اسی کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو واسطی اللہ سبحانہ محبوب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین کے جہہ بین برابر ہی کہ نعمت دی یا نہ دی پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کی ہی فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست رکہو مجکو یعنی جب ثابت ہوا بسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجکو بسبب دوستی خدا کی ف یعنی اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نی یحببکم اللہ کی شرح مین یہہ کہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنی تمہارکی خدا کو یا بسبب دوست رکہنی خدا کی مجکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کی یعنی بسبب دوست رکہنی میری کی اونکو یا بسبب دوست رکہنی تمہاری کی مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے یہہ کہ اونہون نی کہا اس حالمین کہ وہ پکڑنیوالی تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی آگاہ ہو حال و مثل اہل بیت میری کی تم بیچ مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح مین نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہی رہا اور سوار نہوا اوسمین ہلاک ہوا نقل کی یہہ احمد نی ف یعنی

پس اسیطرح جنہی لازم پکڑی محبت ومتابعت اونکی نجات پائی اونہی دارین مین والا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال وجاہ یا ایکسان
دونون مین سے مشابہت دی دنیا کو اور اوسچیز کو کہ دنیا مین ہے قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور راہوا زائغہ سی ساتہہ دریا عمیق کی اوسمین
موج پر موج ہو اور اوپر اوسکی ابر ہو کہنی ہی طرح کی تاریکیان ہون اوپر تلی اور گہیر رکہا ہو اوس دریا نی ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب
اوس کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگائی ہی اوسکو ساتہہ اس قول آنحضرت کی مثل صحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کی سوار ہوئی اہل بیت کی محبت کے کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتہہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیکی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کی سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکہتی ہین راہ پائی
کی طرف پہنچنی درجات جنتون کی ونعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہی کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتہہ ہالکین کے اول وہلہ مین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتہہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اونسی اتہی
اور روایت ہی احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارونکی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر وبحر کی تاریکیون مین جب
مٹ جاوینگی ستاری ہٹکنی پہرینگی راہونکی چلنی والی

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی **ف** ا **ئ**دہ **ش**ارح جانا چاہی کہ بیویان آنحضرت صلعم کی ایکوقت مین نو تہین اور ایکوقت مین گیارہ
اور ایکوقت مین زیادہ اس سے اور ایکوقت مین کم اس سے جامع الاصول مین لایا ہی کہ علما اختلاف رکہتی ہین بیچ عدد بیویون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی
اور بیچ ترتیب اونکی اور بیچ عدد اونکی کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیچ عدد اونکی کہ دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور ...
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتہہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپنے اور نکاح مین نہین لائی اونکو اور بعضی ایسی تہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سی اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہہ کہ مشہور ہی اقوال علما مین
سے بعد ازان ذکر کیی نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کی تاریخ نکاح اور وفات اونکی ذکر کی ہی اور تکملہ شرح کہین احوال ہی اونکا لکہا
اور یہان اوپر ذکر کرنی ناموں اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی سحال
کہ خدیجہ چالیس برس کے تہین اور آنحضرت پچیس برس کے وفات پائی اونہون نی تین برس پہلی ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا
سودہ بیٹی زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چون مین پہر عائشہ صدیقہ ابوبکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحال مین کہ وہ جب چہہ برس کے تہین اور بنا
یعنے صحبت وغیرہ کی ساتہہ اونکی نو برس کے عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ ستاون یا اٹہاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کے بیٹی سی نکاح کیا دو
سال یا تین سال ہجرت مین اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سی نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سن چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹہہ مین اور بعضون نی کہا سن باسٹہہ مین اور اول صحیح تر ہی اور زینب جحش کی بیٹی ہی
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ بیسوین یا اکیسوین سن مین اور بعد آنحضرت کی آپکی بیویون مین سی اول انہین کی وفات ہوئی ہی اور ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی
اور معاویہ کی بہن کا حال یہہ ہی کہ صحیح تر اور مشہور تر یہہ ہی کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت کی لیی ساتہہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین حبشہ
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبید اللہ بن جحش کی گئی تہین اور عبید اللہ نصرانی ہوکر مرگیا اور یہہ اپنی دین پر قایم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندہ
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چہٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسی اور مرین وہ سنہ چھپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن ساتہہ مین اور مرین وہ سن اکسٹہہ یا اکیاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی ... نسل سے

کیا سنہ سات میں بیچ غزوہ خیبر کی اونکو قید میں پکڑا اور آزاد کر کی انکا نکاح کیا اور وہ اوسوقت میں ستراں برس کی تہیں وفات پائی سن پچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نی اور اور کچہہ اور ریحانہ بیٹی زید کی یہہ دیہہ تہدی بیچ بنی قریظہ کی اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نی اور نکاح کیا اونسی چہٹی میں اور مرین وقت پہرنیکی حجۃ الوداع سی اور ان گیارہ عورتوں سی نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں سی مقدار بیس کی یا زیادہ اونسی تہیں کہ اونسی نکاح کیا حضرت نی اور پہلی دخول سی مفارقت کی اور بعضوں سی پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہیں کیا اور بعضوں نی وقت اوترنی آیۃ کریمہ یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئیں حضرت کی پاس سی اور تفصیل اونکی جامع الاصول میں مذکور ہی اور اسیطرح میں بعضوں نے کہا ہی کہ وہ چار تہیں بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ میں مریں اور ریحانہ بنت شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئیں بعضوں نی کہا کہ اونکو آزاد نہیں کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تہی کہ زینب بنت جحش نی بخشی تہی اور ایک اور تہی کہ کہیں اور سی قید میں آئی تہی واللہ علم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ روایت ہی امیر المومنین علی سی نی کہا سنا میں نی آنحضرت کو فرماتی بہترین عورتوں اوس امت کی سی کہ مریم اوسمیں تہیں مریم بیٹی عمران کی ہیں اور بہترین عورتوں اس امت کی سی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نی اور اشارہ کیا وکیع نی کہ حفاظ حدیث سی ہی اور بیچ مرتبہ مالک اور اقران اونکی کی ہی طرف آسمان و زمین کے ف ح واسطی بیان معنی دنیا کی یعنی بہتر ہی اونسی کہ آسمان و زمین کی بیچ ہیں اور اس حدیث سی ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین اپنی امتوں میں لیکن معلوم نہوئی نسبت درمیان ان دونوں کی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سی کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہیں مریم سے بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہیں نہیں اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتوں سی پہر عائشہ و خدیجہ میں بہی اختلاف کیا ہی اور اسیطرح ہی بیچ فضیلت فاطمہ کی عائشہ پر اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہیں اور میں پیغمبر کی جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہیں دیتا ہوں اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کی پہلی فصل میں گذر چکا وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ قَدْ اَتَتْ مَعَہَا اِنَاءٌ فِیْہِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَیْہَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّہَا وَمِنِّیْ وَبَشِّرْہَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْہِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا آئی جبرئیل آنحضرت کی پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہیں تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں مکہ سی ساتھہ اونکی ہی باسن کہ اوسمیں سالن ہی یعنی ساتھہ روٹی کی یا طعام ہے یعنی مستقل سالن روٹی پس شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا میں کہ آنحضرت وہاں مشغول عبادت میں تہی اور قوت چند روز اپنی ساتھہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آگئیں اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نہ ہی کہ مشہور یہہ ہی کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبرئیل کی تہا اور ابتداء اوترنی جبرئیل کی ہی کچہہ دنوں وہاں رہی ہوں اور خدیجہ اون دنوں میں طعام آنحضرت کی لی گئیں یا یہہ طعام لانا اور وقت میں ہو واللہ اعلم پس جسوقت کہ آویں خدیجہ آپکی پاس پس کہو اونسی سلام اونکی پروردگار کیطرف سی اور میری طرف سی ف ع کہا ہی علماء نی کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کو جبرئیل ہی کی سلام اکتفا کیا چنانچہ آئی ہی وہ حدیث اور یہاں اللہ تعالی کی طرف سی بہی سلام کیا اور خوشخبری دو اونکو ساتھہ ایک گہر کی بہشت میں موتی سی کہ اندر سی خالی ہی [illegible] اوسمیں غوغا اور نہ رنج ف یہہ بہشت میں گنبد ہوگی موتی کی اور قصب جو آہر وہ ہوتا ہی کہ درازہ اندر سی خالی ہو اور اور حدیث میں

صریحا ذکر موتی کا آیا ہی **ترجمہ** اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گہر میں اور نہ رنج و تعب نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع نفی ان دونون چیزونکی اسلیے کہ دنیا کی گہر مین جو لوگ رہتی ہین تو شور و شغب ان ہوتا ہی اور اوسکی بنانی سنوارنی مین رنج و تعب ہوتا ہی پس خبر دی اللہ تعالی نی کہ محل جنت کو خالی ہونگی ان آفات سی اور کہا ہی علمانی کہ یہہ خبر اوسکی ہی کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تہین بخوشی خاطر بغیر جلانی اور رنا ز عت و تعب کی ❊

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہین غیرت کی مینی اور رشک نہین کرتی مین کسی پر آنحضرت کی بیبیون مین سی جسقدر رکہ رشک لگتی مین خدیجہ پر حال آنکہ نہین دیکہا تہا مینی خدیجہ کو ولیکن تہی آنحضرت کہ بہت یاد کرتی خدیجہ کو اور اکثر کہ ذبح کرتی بکری کو پہر بہت ٹکڑی کرتی اوسکی کہ کاٹتی ایک ایک عضو پہر بہیجتی آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکی اعضا کو اور بانٹتی اوسکو بیچ اون عورتونکی کہ دوستدار خدیجہ کی تہین پس اکثر اوقات کہتی ہی مین آنحضرت کو گویا نہی دنیا مین کوئی عورت موصوف ساتہہ صفات حمیدہ کی مگر خدیجہ پس فرمایا آنحضرت یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تہی ایسی و ایسی اور تہی ایسی و ایسی **ف** ح ع یعنی روزی رکہتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تہی وغیر ذلک اور اسکو مبہم فرماتی واسطی مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکی بیان اوسکی صفتونکا حد و انداز سی باہر تہا اور فرماتی **ترجمہ** اور تہی میری لیی اوس سی اولاد نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع تمام اولاد آنحضرت کی خدیجہ سی تہی رضی اللہ عنہم سوا ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سی تہی اور فاطمہ بہی انہین سی تہین کہ کیا کچہہ فضیلت حاصل تہی اونکو اور اسمین تعریض ہی عائشہ کو کہ اونسی کوئی فرزند نہوا اور اشارہ ہی اسکی طرف کہ خاص ترغرض عورتون سی اور سب سی زیادہ فائدہ اونکا ہونا اولاد کا ہی کہا مولف نی کہ خدیجہ بیٹی خویلد بیٹے اسد کی قرشیہ تہین اول نکاح مین تہین ابی ہالہ بن زارہ کی پہر نکاح کیا اونسی عتیق بن عائذ نی پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اون دنونکی اونکی عمر تہی چالیس برس کی اور نہین نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی اونکی کسی عورت سی اور نہ نکاح کیا اونپر کسی اور سی یہانتک کہ مرین وہ اور خدیجہ سب سی پہلی دونو اور عورتون نے سی پہلی ایمان لائی ہین اور مرین وہ مکہ مین پانچ برس پہلی ہجرت سی اور بعضون نے کہا چار برس پہلی اور بعضون نی کہا تین برس پہلی اور گذری تہی نبوت سی دس برس اور عمر اونکی تہی پینسٹہ برس کی

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سلمہ نی کہ تحقیق عائشہ نی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عائشہ یہہ جبرئیل ہین پہنچاتی ہین تمکو سلام کہا عائشہ نے یعنی بیچ جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نی اور آنحضرت دیکہتی تہی اوس چیز کو کہ نہین دیکہتی تہی مین اوسکو کہ وہ جبرئیل ہین کہ آنحضرت دیکہتی تہی اور عائشہ نہین دیکہتی تہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نی کہ دکہلائی گئی تو مجکو خواب مین تین شب لاتا تہا تجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک ٹکڑی کو بہت اچہی ریشمی کپڑی سی **ف** ح اور ایک اور حدیث مین آیا ہی کہ کہا عائشہ نی کہ لائی جبرئیل صورت میری اپنی ہتیلی مین جسوقت کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ کہ نکاح کرین مجسی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتونمین یہہ ہی کہ صورت ... ہو سکتا ہی کہ دو

لائی ہون جبرئیل صورت انکی ایکبار حریر مین اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور اور فرشتہ حریر مین ت پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی
تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی پس اوٹہایا مینی تیری صورت کی مونہہ سی کپڑا پس ناگہان تو اسیہی صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہولا مینی کپڑا تیری
مونہہ سی وقت دیکہنی تیری پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کی ہی کہ دیکہی تہی مینی خواب مین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکہنا نزدیک
خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچا دیگا اوسکو محبت تک اگر کہا جاوی کہ شک بیچ ہونی اسکیکے
خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی حالانکہ انبیا کا خواب حق ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علمانی کہ اگر یہہ
واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو کچہہ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین ہی بلکہ اسطرح فرمانا واسطی تقریر وقوع اور تحقیق
اوسکیکے ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایکبات ثابت ہوتی ہی جیسیکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا
تجہسے پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونی اوسکیکی پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کی ساتہہ نہین ہی خصوصا خواب مین
مخصوص جو ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سی یعنی وحی پیغمبری پر لاتا ہی فرشتہ اور بعضون نی کہا کہ اصل اس خواب کی حق ہی ولیکن شک اوسکی
تعبیر مین ہے کہ مراد یہی خواب ہو یا کچہہ اور جو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سی اور تین برس پہلی ہجرت کی اور بعضون نی اور اور کچہہ بہی کہا ہی اور آئی
پاس مین درحالیکہ عمر اونکی نو برس کی تہی اور اونسی یعنی آپکی خدمت مین حاضر ہوئین بیچ شوال سن دو ہجری کی سر اٹہارہ مہینی پر اور اوسوقت مین عمر اونکی نو برس کی تہی
اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ انکی مدینہ مین بعد سات مہینی کی وقت آنی اپنی سی اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کی نو برس اور جب آنحضرت
کی وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کی تہین اور نہین نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہین یہہ فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد
تہین انکو آنحضرت کی اور جانتی تہین ایام اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن ستاون
مین اور بعضون نی کہا سن اٹہاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی ستر ان دن کی رمضان سی اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نی اور اون دنون مین مروان خلیفہ تہا مدینہ پر معویہ کی زمانہ مین **وَعَنْهَا** قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ
كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ
وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَاْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ
امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ
فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طالب تہی زیادہ تر ثواب کا تحفون اپنی کی
بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیی لانی چاہتی تو نہی دیتی اوسی وقت تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون خدمت
بابرکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی زیادتی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نی کہ بیویان آنحضرت کی دو گروہ تہین متفق

تہا فراج ہر گروہ کا اور رای اوسکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہین
ف ح حضرت عائشہ سردار اونکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور عائشہ و حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایک دوسری کی تہین جیسکہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تہی ترجمہ
اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین یعنے اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کی گروہ نے یعنی ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگون سی پس فرماوین کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کی پس چاہی کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہہ ہون یعنی خواہ
عائشہ کی گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نہ کرین لوگ کہ اوٹہہ جاوی تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہی پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اس باب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلیے کہ وحی نہین آتی ہی مجکو اسحالمین کہ مین بیچ لحاف کسی بیوی کی ہون
سوای عائشہ کی ف ع یعنی اونکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اور کی لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیۃ انک لاتہدی من احببت
اسحالمین کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نی توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا سی یعنی اوس چیز سی کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کی گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام کیا فاطمہ
نے آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کی پہلی قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو دوست
رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نے پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور نہ ذکر کر اوس چیز کو کہ سبب کراہت خاطر اوسکی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف ح اور آنحضرت نی حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کے باری کی دن لاوی اور حق اون عورتون کا ساتہہ اوسکی متعلق نہوا تہا اگر کوئی بہیجی دی منع کیون کرین وذکر حدیث انس فضل
عائشۃ علی النساء فی بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کے کہ اوسکی اول مین یہہ ہی فضل عائشۃ علی النساء ف ع اوسکی بعد یون ہی کفضل الثرید علی سایر الاطعمۃ ترجمہ
بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابو موسی اشعری کی ف ع اور پہلی گذر چکا اختلاف اسکا کہ مراد عورتون سی جنس عورتونکی ہین یا ازواج آنحضرت علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر یہہ ہے کہ عائشہ افضل
ہے عورتونسی ہیچ چنانچہ ظاہر اطلاق اوپر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونیکی واسطی کمالات علمیہ و عملیہ کے جنکو تعبیر کیا ہی تشبیہ مین ساتہہ ثرید کی اور بالاجمال احوال ازواج
مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سر باب وغیرہ مین ذکر ہو چکا ہی اور کچہہ باقی ضروری یہان لکہا جاتا ہی پس حضرت سودہ پہلی تہین سکران کی کہ جو اونکی چچا کا بیٹا تہا
جب وہ مرا تو حضرت نی اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کی اور ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی پہر جب بڑی عمر ہوئی اونکی تو حضرت نی ارادہ اونکی طلاق دینی کا کیا
پس اونہون نے سوال کیا حضرت سی کہ یہہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیے مقرر کی پس حضرت نی رہنی دیا اونکو نکاح مین اور وفات ہوئی اونکی مدینہ مین بیچ
مہینے شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلی نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر گئی تہین ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی اور
مرا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کی پہر پیام اونکی نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابوبکر اور عثمان سی پس اونہون نی قبول نہ کیا پہر پیغام نکاح کا کیا اونسی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی سن تین ہجری مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب اسکی وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیے کہ وہ بڑی روزہ دار
اور شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ و تابعین مین سے اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پنتالیس
ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بنی اسرائیل مین سی تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلی نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کی اور پکڑی آئین بندی مین تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنی لیے لیا اور بعضون نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خرید ا اونکو آنحضرت نی اونسی پس اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نی اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین بقیع
مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلی رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کی نکاح مین اور دفن کی گئین بعد وفات کی بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس
کے اور زینب بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور یہہ پہپہی آنحضرت کی اور تہین پہلی نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زید نی اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی زینب نام رکہا کہا عائشہ نی اونکی شان مین کہ نہین تہی کوئی عورت بہتر اونسی
دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی داروں سی اور بہت صدقہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس
کو اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اور فوت ہوئی مدینہ مین ترپن برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن
حرب اور ماں اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندیکین آئین تو ثابت بن قیس کی حصہ مین آئین
پہر اونہون نی مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نی بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نی تغیر کرکر جویریہ
نام رکہا اور مرین وہ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کی اور میمونہ کا نام بہی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نی اونکا میمونہ اور تہین پہلی نکاح مین مسعود بن عمرو ثقفی کی بیچ جاہلیت کی
پس مفارقت کی اونسی پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نی پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نی نکاح کیا اونسی ماہ ذی قعدہ سنہ مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کی سرف مین کہ دس کوس ہے
مکہ سی اور قضاء الہی سی مرین بہی وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور دفن ہوئین وہان ام الفضل کی جو بہن ہین حضرت عباس کی اور بہن ہین اسما
بنت عمیس کی اور وہ آخری بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون رواه الترمذي روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہانکی عورتونسی پہچاننا
مناقب و فضایل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی یہہ
ترمذی نی ف ح ع ظاہر یہہ ہی کہ مراتب انکی موافق ذکر انکی کی ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکی ساتہہ ذکر اونکی کی اور حدیث نقل کین یا یہہ کہ
شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنی اونکی طرف وصال حضرت کی فرمائی ہو پہر دیکہا مینی جامع الاصول مین کہ روایت کی احمد نی اور شیخین نی
اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ابوموسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئی عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتونپر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور دفع دخل کیا ابن حجر نی ساتہہ اسکی کہ یا تو عام ہی یا انس کو ہی یعنی کافی ہی تجکو پہچاننا
ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننی سب عورتون کی ہی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل امہات
المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کی خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کی درمیان خدیجہ اور عائشہ کی تین قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملا علی کہ توقف سبکی حقیقین اولی ہی اسلیی کہ نہین ہی اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطی عقاید کی کہ بنی ہی یقینیات پر وعن
عائشة ان جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذه زوجتك في الدنيا والآخرة رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبریل
لائی صورت اونکی بیچ کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہی بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح اس سی معلوم
ہوا کہ سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم وعن انس قال بلغ صفية
ان حفصة قالت لها بنت يهودي فبكت فدخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم وهي تبكي فقال ما يبكيك
فقالت قالت لي حفصة اني ابنة يهودي فقال النبي صلى الله عليه وسلم انك لابنة نبي وان عمك لنبي وانك لتحت نبي
ففيم تفخر عليك ثم قال اتقي الله يا حفصة رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہی انس سی کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکی
حق مین بیٹی یہودی کی یعنی نظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس روئین صفیہ پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم اس حال مین کہ وہ روتی تہین پس فرمایا

کہ کس چیز نے رولایا تجکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میرے حق مین حفصہ نے کہ مین بیٹی یہود کی ہون پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلاشبہہ چچا تیرا
البتہ نبی ہی **ف** ح ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کی اولاد سے تہا اور حضرت ہارون بہائی تہی حضرت موسیٰ کی پس اس
حساب سے باپ یعنی جد اعلی اونکی پیغمبر ہوئی اور چچا بہی پیغمبر ہوئی یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا **ترجمہ** اور
تحقیق تو ای صفیہ نیچے پیغمبر کی ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد آپنی ذات شریف رکہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز بین اور کس سبب سے بسنی فضیلت کی فخر کرتی ہی حفصہ
تجہ پر **ف** ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سی کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہین نہ تفضیل اونکی اور ونپر پس یون کہنا چاہیے کہ یہہ صفات مخصوص
ساتہہ صفیہ کی اہلیت ہین بلکہ تمام ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہین شریک ہین ان صفات مین اسلیے کہ بیٹیان اسمعیل کی ہین کہ بہائی اسحق کو
ہین اور نیچے آنحضرت کی ہین **ترجمہ** پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ ای حفصہ ڈر تو خدا سی یعنی اوسکی مخالفت سی یا اوسکی عداوت کے ساتہہ
ترک کرنے ایسی کلام کی کہ عادات جاہلیت سی ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنی پاس بیچ سال فتح مکہ کی پس سرگوشی کی اونسی پس روئین فاطمہ پہر بات کی اونسی
یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سی یہہ ماجرا پوچہا آنحضرت کی حیات مین اونہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کی بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتہہ قول اپنی کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہی کہ فتح کا بین قضیہ کا کہنا وہم ہی الٰہی کہ کہا کر
ثابت ہوا ہی محققین کی نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کی مرض الموت مین **ترجمہ** پس جب وفات پائی آنحضرت
نے پوچہا مینے فاطمہ سی رونی اونکی سی پہلی اور ہنسنی اونکی سی دوسرے بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب سبب پس روئی مین پہر خبر دی مجکو کہ مین سردار ہون بہشت کی عورتونکی سوا مریم بنت عمران کی پس ہنسی مین نقل کی یہہ ترمذی نے
ف ع اور یہہ منافی نہین ہی اوس روایت کی کہ کہا فاطمہ کو یہہ ہی کہ اول میری اہل بیت مین سے تو ہی ملیگی مجہسی پیچہی اور پرند کور ہوئی یہہ روایت اور مناسبت
اس حدیث کی ساتہہ اس باب کے ظاہر نہین ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل البیت کی ساتہہ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کی اس فصل سی کہ ذکر کیا اونہون
فاطمہ کا ساتہہ ذکر خدیجہ اور مریم کی اور یہہ ایک فن ہی بدیع کلام سی پس ہوگی یہہ فصل مع اپنی بعض اوس چیز کی کہ اوپر گذری اور نہین بعید ہی یہہ کہ ہو اشارہ طرف
اوس مضمون کے کہ وارد ہوا ہی کہ مریم بیوی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ**
مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا نہین مشتبہ ہوئی ہمپر کہ اصحاب آنحضرت کی ہین کوئی حدیث اور کوئی بات ہرگز
پس پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سی مگر کہ پایا ہمنی عائشہ کی پاس اوس حدیث سی اور متعلقات اوسکی سی علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تہین بسبب وفور علم اپنی کی کہ بسبب صحبت
کے آنحضرت کے اور قوت اجتہاد کے حاصل ہوا تہا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ**
عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی موسی بن طلحہ سی کہ کہا نہین دیکہا مینے کسیکو بہت فصیح عائشہ
سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** ح یہہ مبالغہ کہا یا حقیقۃ کہ انہون نے نہ دیکہا ہو کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

باب جامع مناقب کا **ف** ح یعنی ذکر کئین ہین مولف نی اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سی بی تخصیص جماعت مخصوصہ کی اوسی اور بی تخصیص لکہنی باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب کی لیی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدِيْ سَرَقَةً مِنْ حَرِيْرٍ لَا اَهْوِيْ بِهَا اِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

روایت ہی عبد اللہ بن عمر الخطاب سے **ف** ع یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کی ساتہہ کہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی بابعد خندق کی جہاد و نیز اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نی کہ نہین تہا ہم مین سی کوئی مگر کہ جہکی او سپر دنیا اور جہکا وہ طرف دنیا کی سوا عمر کی اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کی کہا نافع نی کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیی ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسی پہلی جاتی اون جگہونمین کہ جہان حضرت ٹہہری تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نی آخیر کی نماز فجر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نی کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنے کا پس کہا انکو حجاج نی کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دو نین ویسی جگہ کو کہ تیری آنکہونمین ہی یعنی ڈہیلی نکالڈالون کہا ابن عمر نی کہ اگر تو کرے حمق مسلط ہو اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی جہکی سی یہہ بات کہی کہ حجاج نی نہین سنی پس حکم کیا حجاج نی ایک شخص کو کہ اوسمیہ یعنی نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اونکو راہ مین او تر کہی حجی کی پہال اونکی پشت قدم مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینی پیچہی اور وصیت کی تہی کہ مجہکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیی گئی ذی طوی مین مہاجرین کی مقبرہ مین اور چوراسی برس کی عمر ہوئی اونکی **ت** کہا ابن عمر نی کہ دیکہا مینی خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون مین ساتہہ اوس ٹکڑی کی طرف کسی مکان کی بہشت مین یعنی جو چہتی اوتر سکا مگر کہ اوڑتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو کی پرندہ کیکی ہو اپس بیان کیا مینی یہہ خواب حفصہ سی کہ بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نی یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع گو یا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکی ہین کہ منازل جنت کو پہنچاوینگی

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنی گہر سی اوسوقت تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتی ہم کیا کرتا ہی اپنی گہر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ح یعنی ساتہہ گہر والون کی اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نی کہا خوش کلامی کو بالیا گیا ہی یہہ دلالت سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور قاموس مین کہا کہ دل مانند ہدی کی ہی سکینہ اور وقار او رخوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و شمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کی اور صراح مین کہا سمت راہ اور روش نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہ اور جزم دال کی طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب قریب معنی مین اور تینون اسمین مذکور ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی ہی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماکی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی آخر یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہم پر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوبی نیک ہونی اوسکی کرتا ہی اور اوسکی ہم گواہی دیتی ہین کہ جو ہم پر ظاہر ہی آیندہ باطن کا حال ہم کو نہین الغیب عند اللہ

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرٰى

ان اخاك رجل صالح او ان عبد الله رجل صالح متفق علیه

إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سی کہ آیا مین اور بہائی میرا یمن سی یعنی مدینہ مین پس ٹہہری ہم ایک مدت تک مدینہ مین آنحضرت کے دربار مین گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکے کہ دیکہتی تہی ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماںکا آنحضرت کی پاس تہت ہر وقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نی عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیدیا تہا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکہی تو کہ میری پاس ہی تو چلی آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہین ہی اور کہا مولف نی کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہذلی تہی تہا اسلام اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چہند روز پہلی اسلام لانی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخصونکی بعد چہٹی مسلمان ہوئی تہی یہہ اور رکہی آنحضرت نی اونکو سواک اور پاپوشین اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر مین اور ہجرت کی اونہون نی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوونمین اور گواہی دی اونکی لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مینی اپنی امت کے لیی وہ چیز کہ پسند کی ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نی اور ناپسند رکہی تہی اونکی لیی وہ چیز کہ ناپسند رکہی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دبلی ٹہنگنی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹہی ہوئی والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین اور حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت کین اونسی خلفا یعنی ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی انتہی اور وہ ہماری اماموں کی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین بعد خلفا اربعہ کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چار سی عبد اللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت سی بالمشافہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اورون نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنی بعض کے بعض سی پس آنحضرت نی اونکی فضیلت پر آگاہ کر دیا گویا سو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تہی اہل فارس سی شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سی حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہی فضلا صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کے دار ارقم مین اور عبد اللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہوچکا اور ابی بن کعب بہی بڑی قاری تہی صحابہ مین انکو لوگ سید القرا کہتی تہی اور حضرت عمر نی انکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل کی مناقب بہی بہت ہین اور آنحضرت نی انمین اور عبد اللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کروا دیا تہا وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ إِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ يَعْنِيْ عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی علقمہ تابعی سی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پڑہی مینی دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی مینی کہ خداوندا میسر کر میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی عالم عامل یا ذاکر ہو الاحق اللہ کا اور اوسکی بندونکا پہر
آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹہا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا بزرگ قدر تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کی ف ع روایت کی گئی ہی انہم
ملائکۃ تجر الاہل الی الاہل ت کہا مینی یعنی لوگونسی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو درداء ہین کہا مینی یعنی ابو درداء سی کہ بلا شبہہ مینی دعا کی تہی اللہ
تعالی سی یہہ کہ میسر کری میری لیی ہمنشین نیکبخت پس کیا تجکو میری لیی پس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہانسی آیا ہی کہا مینی کہ ایک شخص ہون اہل کوفہ سی
کہا ابو درداء نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود رکہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل ف ع ح مراد یہہ ہی کہ
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتونمین سرہانی رہتی تہی حضرت کی مجلسونمین اور لی لیتی پاپوشین آپکی جب بیٹہتی آپ اور پہناتی
پاپوشین جب اٹہتی اور رہتی تہی ساتہہ حضرت کی خلوتونمین پس درست کرتی بستر شریف آپکا اور رکہتی تکیہ آپکا جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپکی
لیی پانی وضو کا جب اٹہتی آپ وضو کی لیی اور اوٹہائی رکہتی اپنی ساتہہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین اور حاصل یہہ کہ عبد اللہ بسبب ملازمت آنحضرت کی انہ
امور مین لائق ہین اسکی کہ ہو اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوس مضمونکی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب
علم سیکہنی والی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہرونکیطرف واسطی طلب زیادتی علم کی واسطی نہ سفر کرکر اپنی کو رنج مین ڈالی اور
یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی ت اور کیا نہین ہی تم مین وہ شخص کہ امان دی
ہی اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابو درداء ساتہہ اوس شخص کی عمار بن یاسر کو ف ع ح کہ آنحضرت نی اونکو طیب
مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا کی اونکی لیی وسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی اور کہا سرد و سلامت ہو اے آگ اوپر
جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا مارینگی تجکو اے عمار گروہ باغیونکی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ بیچ معنی امان
دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی ہٹکی نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی یون لکہا ہی
کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی ہمقسم ہوئی ابو حذیفہ
بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر اوس سی عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی ہوئی اس سبب
سی اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین مین سی کہ عذاب دی گئی مکہ مین تو کہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہہ آگ کی پس
آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہہ اپنا اونپر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا وسلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی اے آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین مین ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور سب جہادونمین اور قتل کیی گئی
عمار جنگ صفین مین ہمراہ علی بن ابیطالب کی سن سینتیس مین اور عمر اونکی ترانوین برس کی ہوئی ت کیا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوای اوسکی مراد اس بہید جاننیوالی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح
ع کہ اونکو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور اون بہیدونمین سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقونکی اور نسب اور علامتین اونکی
بتا دین تہین کہ یہہ بہید سوا اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر نی ایک روز اونسی پوچہا کہ کیا کچہہ دیکہتا ہی تو اے حذیفہ مجہمین نشانی
نفاق کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہہ نہین دیکہتا مین سوا اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سن چہتیس مین اور وہین قبر ہی
وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہائی گئی مجکو بہشت پس دیکہی مینی بیوی ابو طلحہ کی اور سنی مینی آہٹ پانو کی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت مین جاتا ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ابو طلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم ہی ماں انس کی اور اونکی نام مین اختلاف ہی پہلی نکاح کی اونسی مالک بن نضر نی اوس سی انس پیدا ہوئی اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی ام سلیم اور ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونہی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ مینی مہر اسلام پر ہی انہین سی بیعت ہین اہم مہر اونکی اسلام تہرا اور بلال حبشی ابو رباح کی مولی ابو بکر صدیق کی ہین قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہون نی کیا مکہ مین حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعد جہادونمین اور سکونت کی شام مین اخیر کو اور کوئی وارث نہین چہوڑا اونہون نی بعد اپنی روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین مین سی اور وفات ہوئی اونکی دمشق مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی باب الصغیر مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کی ہوئی اور تہی بلال ان لوگونمین سی کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب پاکر تا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سی یہہ ہوا کہ روز بدر کی بلال ہی کی ساتہہ سی مارا گیا کہا جابر نی کہ عمر کہتی تہی ابو بکر سیدنا و اعتق سیدنا یعنی ابو بکر سردار ہمارے ہین اور آزاد کیا ہماری سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کیا اپنی مسند یعنی کہ اول جنہون نی اسلام ظاہر کیا وہ سات تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو تو اونکی چچا ابو طالب کے سبب سے اور ابو بکر کو بچایا اونکی قوم کی سبب سے رہی اور پس پکڑا اونکو مشرکون نی اور پہنائین اونکو لوہی کی زرہین اور تپایا اونکو دہوپ مین پس نہین تہا اونمین سی کوئی مگر کہ خلاصی دی غرت کیا اوسکو اللہ نی سوای بلال کی کہ یہہ حقیر ہی رہی اللہ عز وجل کی راہ مین کہ حقیر جانتی تہی اونکو قوم اونکی پس پکڑا اونہون نی اونکو اور حوالہ کر دیا لڑکونکی پس پہیرتی تہی اونکو لڑکی کوچونمین مکہ کی اور وہ کہتی تہی احد احد کذا فی الریاض وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت کی سعد بن وقاص نی کہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین کہا کہ تہی ہم ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکون نی یعنی قریش کی بعضی سردارون نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی اوٹہا دی اپنی مجلس سی ان لوگونکو یعنی موالی اور فقیر اگو نہ دلیری کرین ہمپر ف ع یعنی نہو جرات اونکو ہمپر بیچ مخالطت اور ہمکلام ہونیکی ساتہہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم تمپر اور آوین تمہاری پاس ترجمہ کہا سعد نی یعنی بیچ بیان چہہ اومیونکی کہ کون تہی وہ اور تہا مین اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہزیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ مین نہین نام لیتا اونکا ف ع اور کہا ہے علمانی کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہین اور یہہ جو کہا کہ نام نہین لیتا مین اونکا بسبب مصلحت کے تہا کہ کچہہ مصلحت نہ ہی اوسمین کلام کرنیوالی کی لیی اور بعضون نی کہا کہ سبب نسیان کی نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہی عبارت سی کہا مولف نی خباب بن ارت کے کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی اور تہا ہی مین پکڑی آئی تہی بیچ جاہلیت مین پس خریدا اونکو ایک عورت نی خزاعہ مین سی اور آزاد کیا اونکو اسلام لائی پہلی داخل ہونی نبی صلعم کی دار ارقم مین اور یہہ ہی اون لوگونمین سی تہی کہ جو عذاب کیی گیی اللہ کی راہ مین اسلام لانی پر پس صبر کیا اونہون نی اور اوتری کوفہ مین اور مری وہین سن سینتیس مین تہتر برس کے عمر مین اور روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی ترجمہ پس واقع ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مین جو کچہہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو یعنی چاہا آنحضرت نی کہ دور کرین اونکو بسبب استمالہ مشرکون کی دل کی بطمع اسکی کہ ایمان لاوین پس سوچا آنحضرت نی اپنی دل مین ف ع یعنی اونکی تالیف کی لیی یہہ کہ دور

کرین اونکو صورۃ مین کہ نہ آوین وہ حضرت کی پاس جبکہ سردار مشرکوں کی بیٹھی ہوں یا اوٹھ جاوین مسلمان حضرت کی پاس سی جبکہ وہ بیٹھیں پس اسی کچھ بیہ
حضرت سوچ رہی تہی واسطی رعایت جانبین کے ترجیح کریں پس اوتاری اللہ تعالی نی آنحضرت پر یہہ آیۃ ولا تطرد الذین الخ کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی اور نہ ہٹا اون
لوگوں کو کہ پکارتی ہیں اور یاد کرتی ہیں اپنی رب کو صبح و شام اعمالین کہ چاہتی ہیں اپنی عبادت سی رضامندی اللہ تعالی کی نہ اور کچھ غرض دنیا کی یہ
نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ
اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو ای ابو موسی دیا گیا ہی تو خوش آوازی خوش آوازی داود کی سی نقل کی یہہ بخاری و مسلم
ف ع ح لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہیں آلہ زمر کو یعنی گانیکی ہی مانند نی اور دف اور طنبور اور مانند انکی کہ ساتہہ زبان کی ہوا ور
یہان مراد آواز خوب اور لحن خوش ہی اور آل داود سی مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہیں لفظ آل کا زاید ہی اسلیے کہ مشہور رہا ہی خوش آوازی
حضرت داود مین آل داود اور بعضوں نی کہ کہا کہ آل یہان یعنی ایک شخص کی ہی اور داود پیغمبر نہایت خوش آواز تہی جسوقت کہ زبور خوش آوازی سی
پڑہتی جنازہ کی جنازہ اونکی مجلس سی نکلتی اور ابو موسی اشعری بھی نہایت خوش آواز و خوشخوان تہی چنانچہ باب تلاوت مین ایک حدیث گذر چکی ہی
کہ ایکبار قرآن پڑہتی تہی اور آنحضرت سنتی تہی اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائی مکہ مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی پہر آئی اہل
کشتی کی ساتہہ اسحال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تہی والی کیا اونکو عمر بن خطاب نے ... اور ہمیشہ یہہ بصرہ ہی مین رہی حضرت عثمان کی
ابتدا خلافت تک پہر معزول ہوئی بصرہ سی اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس اقامت کی وہان اور اہل کوفہ پر والی یعنی حاکم رہی یہانتک کہ قتل کیے گئے حضرت
عثمان پہر انتقال کیا ابو موسی نی طرف مکہ کی بعد قتل کی حضرت کی پہر ہمیشہ مکہ مین رہی یہانتک کہ مری سن باون مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ
قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو
آنحضرت کی زمانہ مین چار شخصوں نی ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نی اور زید بن ثابت نی اور ابو زید نی کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نی ابو زید
ایک ہی میری چچاؤں مین سی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح ابو زید کی نام مین اختلاف ہی بعضوں نی کہا سعید بن عمیر اور بعضوں نی کہا قیس بن
سکن اور مراد چار شخص انصار مین سی ہیں بلکہ خزرج مین سی کہ قوم انس کی ہیں اور انس نی اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جسوقت کہ اوسنی افتخار کیا ساتہہ چار
آدمیونکی اپنی قوم مین کے اور اگر عام ہی رکہیں ہم تو اسمین تصریح نہیں ہی اسکی کہ سوا ان چار کی نہیں ہیں بلکہ یہی کہ مفہوم عدد کا اسمین معتبر نہیں ہی
اور بلا شبہہ ثابت ہوا ہی حدیثوں صحیح سی یاد کرنا بہتوں کا صحابہ مین سی تمام قرآن کو ازانجملہ صحیح حدیث سی ثابت ہوا ہی کہ روز یمامہ کی قتل کیے گئے ستر
صحابی اونمین سی کہ جنہوں نے سارا قرآن یاد کیا تہا اور ازانجملہ خلفا اربعہ ہیں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور تمام کلام اسمقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہے وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ
اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا
نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی خباب بن ارت نی کہا ہجرت کی ہمنی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ طالب تہی ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالی کی نزدیک یعنی اوسکی فضل و کرم سی پس بعضی ہم مین سی وہ ہیں کہ گذر گئی اس عالم سی یعنی مر گئی

اور نہین کہایا اپنی اجر سی یعنی دنیا کی اجر سی کچہہ **ف** ع یعنی قسم غنائم وغیرہ سی کہ جو کچہہ لیا اون لوگون نی کہ پایا زمانہ فتوح کا پس ہوا اجر اونکا کامل
ترجمہ منجملہ اونکی مصعب بن عمیر ہین ماری گیی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیی کپڑا کہ کفن دی جاوین واسطی اونکی مگر ایک کملی سیاہ وسفید مانند رنگ شیر یعنی
چیتی کی اور وہ بہی پوری نہ تہی کہ سرسی پاون تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کہلی رہتی پانو اونکی اور جسوقت
ڈہانکتی ہم پانو اونکی تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی بس متحیر ہوتی ہم اونکی امر مین پس فرمایا نبی صلعم نی ڈہانکو واوس سے سر اونکا اور رکہدو اوسکی پانو پر اذخر نام ایک
گہانس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی سور ہین کام آتی ہی اور بعضی ہم مین سی وہ ہین کہ پختہ ہوا واسطی اونکی میوہ اونکا پس وہ چنتی ہین اوس میوہ کو نقل کے
یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ج یہہ کنایہ ہی غنیمتون سی کہ پایا اوسکو ان لوگون نی کہ بیچ زمانہ فتوح بلاد کی تہی اور یہہ فقرہ لگا ہی اوس فقرہ کی ساتہہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا گویا کہ کہا گیا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنی ثواب مین سی کچہہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب بنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی کہ جہاد کری اللہ کی راہ مین پہر پاوی غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا دو تہائی
اجر اپنا اور باقی رہا اونکی لیی تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اس حدیث مین بیان ہی مصعب بن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا اونکی لیی
ثواب آخرت سی کچہہ کہا موسعتی نی کہ مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلا اونکی سی ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اون لوگونکی ساتہہ کہ اول ہجرت
کے طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر مین اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کیطرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتی تہی لوگونکو
اور مدینہ مین اول جمعہ انہون نی پڑہا ہی پہلی ہجرت سی اور ایام جاہلیت مین بہہ بڑی چین مین تہی اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئی تو زہد دنیا حاصل
ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اسحالمین کہ تسمہ بکری کی چمڑا کا کمر مین باندہی ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالی نی دل اسکا نور ایمان سی مین نی دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ ماں باپ اسکی کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہتر
کہانا پینا اور دیکہا ہی مین نی اسپر جوڑا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کی طرف کہ دیکہتی ہو تم اور بعضون
نے کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ مین بعد اسکی کہ بیعت لی عقبہ اولی مین پس آئی تہی یہہ انصار کی پاس اونکی گہر وںمین اور بلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نی لکہہ کر آنحضرت سی اون لیا جمعہ پڑہنی
کا اہل مدینہ کو پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکی کہ آتی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑی
دنون اور اونکی حق مین نازل ہوئی یہہ آیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین ؛
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ
رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی جابر نی کہ کہا سنا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ہلا عرش سبب مرنی سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہی کہ ہلا عرش رحمن کا سبب مرنی سعد بن معاذ کی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نی **ف** ع ج شارحین نی اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنی کی بیان معنی مین اور اوسکی سبب مین بعضون نی تو کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہی فرح
و نشاط عرش کیسی سبب آنی روح پاک ذنکی کی حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہہ ہی کہ محمول حقیقت ہی پر اسلیی کہ حق جل وعلا نی جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نی کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نی کہا کہ عرش ہلنی کو علامت کیا سعد کی مرنی پر یا یہہ عبارت کنایہ ہی عظم شان
وفات اونکی سی جیسیکہ کہتی ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنیسی اور کلام احادیث مین بیچ اول کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کی

گئے راہی اور سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ اجلہ اور اکابر صحابہ سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اور جسوقت
کہ بھیجا تھا اونکو آنحضرت نے پہلی ہجرت کرنے اپنے کی مدینہ میں پس مسلمان ہوئے بسبب اسلام اونکے بنی عبد الاشہل اور آنحضرت نے اونکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور روز خندق کے اونکی اکحل میں ایک تیر لگا اور نہ تھما خون اوسکا
حتی کہ بعد ایک مہینے کے وفات پائی ماہ ذیقعدہ سن پانچ میں سینتیس برس کے عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اوتری اونکی موت پر ستر
ہزار فرشتہ اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب موت سعد بن معاذ کی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ
فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ شاہر صحابہ سے ہیں کہا بیشک بھیجا گیا واسطے آنحضرت کے
جوڑا ریشمی کپڑے کا ف ح ظاہرا ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہوں میں سے بھیجا تھا ترجمہ پس ہوئے یاران آنحضرت کے کہ ہاتھ پھیرتے تھے اوسپر اور تعجب کرتے
تھے اوسکی نرمی پر ف ع اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنی از راہ تعجب اور نہ دیکھتے تھے اوسکی کہ بھیجا گیا ہے یہہ حضرت پر آسمان سے پس فرمایا
آنحضرت نے کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی اسکی سے البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت میں بہتر ان سے اور نرم زیادہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع منادیل
جمع مندیل کی ہے اور مندیل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھ لیتے ہیں پس ذکر کرنے مندیل میں مبالغہ ہے کہ جب ایسے کپڑے وہاں کے افضل کپڑے
افضل ہونگے تو وہاں کے افضل کپڑے کا کیا پوچھنا ہے وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ
قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ
لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلیم سے ف ح ام سلیم ساتھ پیش سین کے ماں
ہیں انس کے کہ اونہوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت با برکت میں چھوڑا تھا ترجمہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم آپکا ہے دعا کرو
اللہ تعالی سے اوسکے لیے یعنی دنیا کی برکتونکی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی حاصل ہوتا ہے کہا آنحضرت نے یا الہی بہت کر
مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دے اوسکے لیے بیچ اوس چیز کی کہ دی ہے تو نے اوسکو یعنی نعمتیں اقسام مال وغیرہ سے کہا انس نے پس قسم خدا کی بلاشبہ
مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں مانند سو کے آج کے دن نقل
کے یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی اوسوقت کہ یہہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہنچا ہے بعد ازیں زیادہ بھی ہوں چنانچہ روایت کیا گیا ہے
کہ انس نے کہا یعنی بہت دنوں بعد نقل کرنے مضمون سابق کے کہ دفن کر دیے گئے ہیں مجھکو میری صلب سے سوا اولاد کی اولاد کے ایک سو پچیس کہ سب لڑکے ہیں سوا
دو لڑکیوں کے یہہ حسب نقل بعض کے ہے اور بلاشبہہ زمین مکہ البتہ پہل دیتی ہے سال میں دو بار ذکر کیا یہہ ابن حجر نے اور اونکی بیٹی نے کہا کہ میں دفن کیے گئے
اونکی اولاد صلبی سے قریب سو کے اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اموال و اولاد نعمت الہی ہیں اگر موجب غفلت کی ذکر حق سے اور باعث گناہ کی نہوں اور انس بن
مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت اونکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیض درجت میں بیچ مدینہ کی بارہ برس کے عمر میں اور انتقال کیا انس نے طرف
بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تو کہ علم دین سکھلا دیں لوگونکو اور یہہ آخر اون صحابہ کے ہیں کہ مرے بصرہ میں سن اکیانوے میں اور عمر اونکی ایک سو تین
برس کی ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہہ بہت صحیح ہے کہ کہتے ہیں ننانوے برس کی عمر ہوئی اونکی ہاں پر سو فرزند اور بعضوں نے کہا اسی تھی اور ننانوے تھے لڑکے اور دو لڑکیاں
اور روایت کیا کہ میں چلے چیں اونسے خلق کثیر نے انتہی پس جو کچھ کہ ذکر کیا ابن حجر نے ظاہر اوسکا مخالف ہے اس نقل کی اور اسی طرح مخالف ہے ظاہر حدیث کی اسلیے کہ وہ دلالت
کرتی ہے اسپر کہ مجموعہ اولاد اونکی اور اونکی اولاد کی اولاد کے سو تھے اور زمین سے اونکی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی

نشانیوں میں سے ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی لیے جو فضیلت دیتی ہیں غنی کو فقیر پر اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ یہہ مخصوص ہی ساتھہ دعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت
کے دعا سے برکت ہوئی اونکی مال میں اور جبکہ ہوئی برکت اوسمیں تو فتنہ اوسمیں سے مفقود ہوا پس حاصل ہوا سبب اوسکی ضرر اور نہ تقصیر بیچ ادا حق خدا کی اور اس سے
یہہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کہ دعا کرے کسی چیز کی کہ متعلق ہے دنیا کی تو لائق ہے کہ ملا لیوی اپنی دعا کی ساتھہ طلب برکت کو کہ یا اللہ اس چیز میں برکت ہو
اور محفوظ رہوں سب آفات سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَحَدٍ
یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَنَّہٗ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سے کہ کہا نہیں سنا میں نی آنحضرت کو کہ فرماتی ہوں واسطی اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہہ کہ وہ اہل بہشت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف شرح یہہ اکابر یہود اور علما اونکی سے اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سے ہیں اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہہ صفت احتراز ہے کہ نکل جاویں اس سے
عشرہ مبشرہ کیونکہ وہ کہ نہیں تہی چلتی اونکی بیچ گویا کہ کہا نہیں سنا میں نی واسطی اوس شخص کی کہ وہ زندہ ہی آبادی زمین پر اور کہا نووی نی کہ نہیں ہی یہہ مخالف آنحضرت
کے اس قول کی ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابہ کی جنتی ہونیکی اور اور حضرتوں کی جنتی ہونیکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نی نفی اپنی سننی کی کی اور
نفی اونکی سننی کی نہیں دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کی غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوتی ہیں نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی نفی پر سعد نی
یا نفی کی سننی کی واسطی تزکیہ کردہ جانی نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دینی اور ونکی سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ عبد اللہ
بن سلام جنتی سے بعد اونکی اور نہیں باقی رہی عشرہ میں بعد اونکی سوای سعد و سعید کی اور مؤید ہے اسکی حدیث دارقطنی کی ما سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لحی یمشی انہ من اہل الجنۃ رہا یہہ کہ سعد نی اپنی تئیں نہیں ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی نہیں پہنچی ہو کسی اور سے اور
یہہ سننی پر اشتہار ہو جیسا کہ ابتدا احادیث سے معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنی تئیں نہیں ذکر کیا لیکن باقی رہا کلام سعید کی زندہ موجود ہونی میں پس اوسکا دفع
یوں ہو سکتا ہی کہ مراد اونکی قول یمشی سے یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کی لیے اوسوقت کہ چلتی ہوں زمین پر بخلاف بشارات
غیر اونکی کی اور اسسے جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بالاحوال وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ فَدَخَلَ رَجُلٌ
عَلٰی وَجْہِہٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَجَوَّزَ فِیْھِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّکَ حِیْنَ
دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَالَ وَاللّٰہِ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لَمْ یَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُکَ لِمَ ذَاکَ
رَاَیْتُ رُؤْیَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ وَرَاَیْتُ کَاَنِّیْ فِیْ رَوْضَۃٍ ذَکَرَ مِنْ سَعَتِھَا
وَخُضْرَتِھَا وَسْطَھَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِیْدٍ اَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ وَاَعْلَاہُ فِی السَّمَاءِ فِیْ اَعْلَاہُ عُرْوَۃٌ فَقِیْلَ لِیَ ارْقَہْ فَقُلْتُ
لَا اَسْتَطِیْعُ فَاَتَانِیْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِیَابِیْ مِنْ خَلْفِیْ فَرَقِیْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ اَعْلَاہُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَۃِ فَقِیْلَ اسْتَمْسِکْ
فَاسْتَیْقَظْتُ وَاِنَّھَا لَفِیْ یَدِیْ فَقَصَصْتُھَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْکَ الرَّوْضَۃُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِکَ
الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْکَ الْعُرْوَۃُ الْعُرْوَۃُ الْوُثْقٰی فَاَنْتَ عَلَی الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَمُوْتَ وَذٰلِکَ الرَّجُلُ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی قیس بن عباد تابعی ثقہ نی کہ تہا میں بیٹہا ہوا مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ اوسکی چہرہ پر نشان
خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضی حاضرین نی یہہ شخص اہل بہشت سے ہی پس پڑہیں اوسنی دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز خفیف
کیا اونمیں یعنی اونکی تہوڑی قرات پہر باہر نکلا وہ اور پیچہی پیچہی اوسکی چلا میں پس کہا میں نی اوس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئی مسجد میں تو بعضوں نی کہا کہ یہہ شخص
اہل جنت سے ہی کہا اوس شخص نی قسم خدا کی نہیں لائق واسطی کسیکی یہہ کہ کہی اوس چیز کو کہ نہ جانتا ہو پس بیان کرونگا میں تجہہ سے کہ کیوں انکار ہی یہہ انکار

کہا

کہا لوگوں نے کہ یہہ انکار عبد اللہ بن سلام نے اونپر اس جہت سے کیا کہ اونہوں نے حکم کیا اونکے لیے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہی کہ ان لوگوں کو نہ پہنچی ہو خبر سعد بن
ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے نہ سنی ہو یہہ خبر اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکہی تعریف اپنی بسبب اس نازک زمانہ
کے ازراہ تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنی شہرت کی کہا طیبی نے پس بنابر اسکی اشارہ ساتہہ قول ویکی کی فساحدثک لم ذاک طرف انکار اوسکی کی
سے اونپر یعنی میں بیان کرتا ہوں تجہسے سبب اپنے انکار کا اونپر اور رد یہہ ہی روایت رد با الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نص قطعی ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسپر کہ اہل جنت سے ہوں جیسیکہ نص فرمائی میری خبر کی لیے حاصل یہہ اگرچہ میں بسبب بشارت آنحضرت کی امیدوار جنت کا ہوں لیکن اپنی تعریف و
شہرت کو مکروہ رکہتا ہوں اچہی کہ جیسی پیغمبر نے بشارت دی اور ذکی لیے بہی یہی ہی مجہہ سے کہا ہی کہ میں مشہور رہوں اور ممکن ہی کہ مراد ابن سلام کی تصدیق
لوگوں کی ہووے باتمیں کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول ویکی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہیں لائق ہی اوس کسیکو کہ پائی ہو صحبت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہ کہی وہ چیز کہ نہیں جانتا ہی پس وہ جانتی ہی ہونگی اس بات کو کہ کہی اور میں بہی کچہہ اوسکو جانتا ہوں اور وہ یہہ خواب ہی ترجمہ
دیکہا میں نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں پس عرض کیا میں نے وہ خواب روبرو حضرت کی اور دیکہا میں نے یعنی خواب میں گویا کہ میں بیچ ایک
باغچہ کی ہوں ذکر کی اوس شخص یعنی عبد اللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ میں اوس باغ کی ایک ستون ہی لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکی زمین میں
ہے اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان میں اوسکی اوپر کی جانب میں ایک حلقہ ہی پس کہا گیا واسطی میری چڑہ پس کہا میں نے نہیں طاقت رکہتا میں یعنی چڑہنے کی پس
آیا میری پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوس نے کپڑی میری پیچہی سے پس چڑہا میں یہانتک کہ پہنچا میں اوپر اوسکی پس پکڑا میں نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو مضبوط
پکڑی رہ اوسکو پس جاگا میں اس حالمیں کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ میں تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی میں بغیر فاصلہ کی پس نہیں مراد ہی یہہ کہ وہ ابتک
ہاتہہ میں رہا حالت بیداری میں اور اگر حمل کیا جاوی ظاہر پر تو ممتنع بہی نہیں اللہ تعالی کی قدرت میں لیکن ظاہر ہوتا ہی خلاف اسکا اور احتمال ہی
کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا جبکہ ہاتہہ میں بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ کی مٹہی بند ہی ہوئی تہی ترجمہ پس بیان کیا میں نے اوسکو روبرو
نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تو نے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہی
احکام و ارکان اوسکی سے کہ بنا ہی مسلمانی کی اوپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تو نے اور پکڑا تو نے اوسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہی اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ چنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ
شخص عبد اللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور یہہ بہی ذکر کیا کہ ہو یہہ عبد اللہ بن سلام کی قول سے کہ اونہوں نے خبر دی اپنے
نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِیْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِیْ بَیْتِہٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَسَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ مَا شَانُ ثَابِتٍ اَیَشْتَکِیْ فَاَتَاہُ سَعْدٌ فَذَکَرَ لَہٗ قَوْلَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ مِنْ اَرْفَعِکُمْ صَوْتًا
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَہْلِ النَّارِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ سَعْدٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ ہُوَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر میں جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہی نظم میں کلام کرنیوالی کو ایسا ہی خطیب کہتی ہیں نثر میں کلام فصیح کرنیوالیکو
ترجمہ پس جبکہ اوتری یہہ آیہ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو نہ بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک تو بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر میں

اور بند کیا اپنی تئین آنحضرت کی پاس آنی جانی سی پس پوچھا آنحضرت نی سعد بن معاذ سی یعنی اپنی کہ وہ ہمسایہ اونکی تھی پس فرمایا کیا حال ہی ثابت کا کہ نہین آتا اور نہین کہائی دیتا کیا بیمار ہی ف ح ع ظاہرا صدق حال ثابت کی نی تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچھنی کا ہوا کہ اونکا حال پوچھا

بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بگویی شرح وہم * گر مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد * پس گویا سعد متحیر ہوئی جواب مین کچھہ جواب سا خوب اونکو نہ بچھا

ترجمہ پس آئی سعد ثابت کی پاس اور ذکر کیا اونسی قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتی تھی کہ کیا حال ہی اوسکا بیمار ہی کہ نہین آتا پس کہا سعد نی کہ نازل ہوی یہہ آیۃ یعنی یا ایہا الذین آمنوا آخر تک جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنیسی اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتی ہو ای یارو کہ مین بہت بلند ہون تم مین از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جبلت کی پس مین اہل دوزخ سی ہون ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکی جیسا یہہ حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت یہہ بات سمجھہ کر بیٹھہ رہی اور یہہ نہ سمجھی کہ مراد اس سی بلند کرنا آواز کا ہی باختیار وقصد کہ مقتضی ہی بی ادبی کا پس ذکر کیا سعد نی یہہ قول ثابت کا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی ایسا نہین ہی بلکہ وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی اس جہت سی کہ مبالغہ کیا ادب مین حتی کہ نہ جائز رکہا بلند کرنا آواز جبلی کا بہی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئی جنگ یمامہ مین ہمراہ ابو بکر صدیق رضی کی آیا ہی کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تو ثابت نی کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑی اور کفن ہی مین رہی گئی رضی اللہ تعالی عنہ اور اس حدیث مین اشکال یہہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ مذکورہ اوتری سن نو مین اور سعد بن معاذ مری پہلی اوسکی سن پانچ مین اور جواب اسکا یہہ دیا گیا ہی کہ جو کہیہ کہ نازل ہی قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تہا یعنی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالُوْا مَنْ هٰؤُلَاءِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم بیٹھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ناگہان اوتری سورہ جمعہ پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہہ آیۃ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیۃ کا یہ ہی کہ اور اور جماعت سی کہ بہیجا ہی خدا وند تعالی نی پیغمبر کو طرف اونکی وہ ہین کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ساتہہ جماعت اصحاب کے کہ امی ہین ف ع یعنی عرب ہین اور اوٹہائی گئی ہین درمیان اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا طیبی نی یعنی بہیجا اللہ تعالی نی آنحضرت کو بیچ اون امیونکی کہ جو حضرت کی زمانہ مین تہی اور بیچ اور اونکی امیون سی کہ نہین ملی وہ ساتہہ اونکی ابتک اور عنقریب ہونگی وہ صحابہ کی اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ہین یعنی تابعین **ترجمہ** کہا صحابہ نی کون ہین یہہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی یا رسول اللہ کہا ابو ہریرہ نی کہ بیٹھی تہی درمیان ہماری سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نی پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈہی پر پہر فرمایا اگر ہوتا ایمان نزدیک ثریا کی تحقیق لیتی اور پاتی اوسکو کتنی شخص انہین میں سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع یعنی قوم فارس انہین سی اور مراد مطلقا عجم ہین غیر عرب کے مقصود یہہ ہی کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہین آئی اور نہین ملی ہین اہل عجم ہین تابعین سی اور وہ ساتہہ اس صفت کی ہین کہ اگر دین ہووی پاس آسمان ثریا کی وہان پر پہنچین اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہین اور اکثر تابعین عجم سی ہین اور صحابہ عرب سی اور بلا شبہہ ظاہر ہوئی اونسی آثار علم واجتہاد کی تابعین مین کہ ویسی ظاہر نہین ہوئی اونکی غیر وں مین یعنی بعد صحابہ کی اور باوجود اسکی خصوصیت اور بزرگی جو صحابہ کی نزدیک کہی تہی ظاہر ہی اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہی غلام ازاد تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہود سی اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ سی ہین اصل اونکی فارس سی ہی قوم رام ہرمز سی کہ گہوڑی ایلق پوجتی تہی اور وہ دین کی طلب مین رہتی تہی پس اول تو دین نصرانیہ اختیار کیا اور پڑہی کتاب اور صبر کیا

اوسمین اوپر مشقتون پر دریی کی پہر پکڑا اوسکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اوسکو یہود کی ہاتہہ اور کہتی ہین کہ وہ بکا دس بیس کی بعد مین گئی پہر مالکون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق افروز ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرتؐ نی کہ سلمان اہل جنت سی ہی اور بہہ ایک ہی اونمین سی کہ مشتاق ہوئی اوسکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اوسکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس کی اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخرالزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مری وہ مداین مین سنہ پینتیس مین وَعَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْہِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی محبوب گردان اس چہوٹی سی بندی اپنی کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کر کہ یہ محبوب مسلمانون کی ہون کہ سبکی نامراد ہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو کہ یہہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب صحب مسلمانون کی ہون نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ قَالُوْا لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَخِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب اموی والد معاویہ کا آیا یعنی گذرا اوپر سلمان و صہیب رومی و بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اور صحابہ کی ف ع اور یہہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ مشرکان قریش نی بسبب عذر اور عہد شکنی کی برپا کیی تہی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو تو تعجب سی کہا اونہون نی کہ نہین لیا خدا تعالی کی تلوارون نی یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہہ لینی اپنی سیکو یعنی اپنی حق کو اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہہ شریر کہ یعنی ابوسفیان اب تک بچا رہی ہاتہہ سی ہمین ملا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونسی کہ آیا کہتی ہو تم ایسا واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابوسفیان ہی ف ح اور حضرت ابوبکر نی یہہ بات کہی واسطی مایل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت حق امان طلب کرنی جسکی آنحضرتؐ سی کہی استمالۃ خاطر بعضی مشرکونکا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی تو پہر آئی ابوبکر صدیق حضرتؐ کی پاس پس خبر دی آنحضرتؐ کو اس قصہ کی جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرتؐ نی ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونی اپنی پروردگار کو یعنی اس جہت سی کہ رعایت کی تونی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مینی تمکو اور رنجیدہ ہو تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تمسی بخشی تجکو خدا ابتعاسلے ای بہائی میری نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح ظاہر یہہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی اور شاید کہ یہہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمائی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون مین ساتہہ زبر ہمزہ کی ہی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کی اور بہت سی اصول معتمدہ ہی ساتہہ تصغیر کی اور زبر ہی کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور جزم ہی کی ہی اور جار نہی زبر اوس کا بہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی ہی اونکی تعظیم اور تکریم کرنی اور رعایت خاطر اونکی کی اور ملاطفت خوش باتون کا سلطان دینا اور شادی دلشان و مسکینان سری سبب صہیب بن سنان مولی یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی تہی ابویحیی مکان اون کی

تھے زمین موصل مین درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا رومی اوس جانب کو اور بندی مین پکڑ لیگئی انکو اور یہہ لڑکی تہی خورد سال پس مشابہ ہوئی رومی کی پہر خریدا انکو رومیوں سے قبیلہ کلب نے پہر لائی کلب انکو مکہ مین پس خریدا انکو عبد اللہ بن جدعان نی اور آزاد کر دیا اونکو پس ہی یہہ اوسکی ساتہہ یہانتک کہ مر اوہ اور بعضے کہتے ہین کہ جب بڑے ہوئی یہہ روم مین اور عقل آئی اونکو تو بہاگی اونکی پاس سے اور آئی مکہ مین اور ہم قسم ہوئی عبد اللہ بن جدعان کی ساتہہ اور اسلام لائی یہہ ابتداء اسلام مین بیچ مکہ کی کہتے ہین کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایکدن بعد تیس اور کئی آدمیون کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین تہی بعد کچہہ اوپر تیس شخصونکی اور تہی یہہ اون ضعیفون مین سے کہ عذاب دئی جاتی تہی اللہ کی راہ مین بیچ مکہ کی پہر ہجرت کی انہون نی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی انکی حق مین یہہ آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور مری یہہ سنہ ۳۸ مین بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر مین اور دفن کیے گئی بقیع مین اور ابو سفیان کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نشانی ایمانکی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصر کی اور مراد نصرت یعنی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہین اور انصار دو قبیلہ ہین اوس اور خزرج کہ دو بہائی تہی کہ انصار اولاد اونکی ہین اور اونکی درمیان مین ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت تہی اور ساتہہ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل ساتہہ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار رکہا کہ ساتہہ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہہ نام باقی رہا اور اونکی تعریف قرآن مین موجود ہی اور یہہ درجہ پایا اونہون نی بسبب ٹہکانا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکیکی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی موجب عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتہہ اونکی پس ضرور ہوئی یہہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمانکی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمانکی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب ایسی کرنی اونکیکی عداوت رکہی تو یقین ہی کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی براء بن عازب انصاری سے فی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی انصار نہین دوست رکہتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہین بغض رکہتا اونسی مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکہی انصار کو دوست رکہیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکہی اونکو دشمن رکہیگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْا رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَأَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق بعضی آدمیون نی انصار سے کہا جسوقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن سی کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی وہ چیز کہ دی **ف** ح اس عبارت مین اشارہ ہی کہ غنیمت اونکی

اموال پہ سبب اسکے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سے بہت تہے چنانچہ روایتوں میں آیا ہی کہ چھہ ہزار بندی تھی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ چاندی کے اور
اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھہ اوپر چالیس ہزار بکریاں تہیں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ کثرت بکریوں کی خارج از حصر تہی ترجمہ پس شروع کیا دینا کتنے
ایک شخصوں کو قریش میں سے سو سو اونٹ کا ف ح ع اور وہ مکہ کی رہنے والی تہی اور تہی نو مسلم کہ فتح مکہ میں اسلام لائی تہی اور ہنوز ایمان نے اونکی دلوں میں قرار
نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتے ہیں پس اونکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام کی اونکو پیدا ہو اور اونمیں ابو سفیان والد
معاویہ کے بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار میں سے سو سو سے کم اور یہہ تقسیم جعرانہ میں ہوئی وقت پہرنی حضرت کی طائف سے ترجمہ پس کہا
ایک جماعت نے انصار میں سے کہ بخشے خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے ہیں قریش کو یعنی بہت سا کچھہ اور ترک کرتے ہیں ہمکو یعنی نہیں دیتے ہیں ہمکو بہت اور
تلواریں ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتے ہی اونکی خونوں سے ف ح ع یعنے ٹپکتے ہیں خون قریش کے ہماری تلواروں
سے بسبب لڑنیکے اونسے اسلام لانے کی پہلی اور یہہ کہا اونہوں نے گمان سے کہ آنحضرت رعایت کرتے ہیں اپنی قوم کی قریش میں سے ترجمہ پس خبر دی
گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگوں نے کہ بعضے انصار یوں کہتے ہیں پس کسیکو بہیجا آنحضرت نے انصار کی
پاس اور جمع کیا اونکو اپنی ایک خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑے سے اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوای اونکی پس جب جمع ہوئے انصار آئے اونکی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس کہا آنحضرت نے کیا ہی یہہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سے پس کہا داناؤں اور علماؤں نے اونکی نے ایسے عقلمندوں ہماری نے یا رسول اللہ پس نہیں کہا ہی کچھہ
یعنے ان باتوں میں سے اور لیکن کہتے ایک لوگوں نے ہم میں سے کہ نئی ہیں سن اونکی یعنی نو عمر اور نو جوان ہیں کہا کہ بخشے اللہ رسول خدا صلعم کو کہ دیتے ہیں قریش
کو اور چہوڑتے ہیں انصار کو اور تلواریں ہماری ٹپکتی ہیں اونکی خونوں سے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ البتہ میں دیتا ہوں لیکن یعنی اس مال میں سے کتنے ایک شخصوں کو کہ
حدید العہد ہیں ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہیں طالب ہوں میں الفت اونکی اسلام سے یعنی بسبب دینے مال کی کچھہ اور غرض کی لیے دیتا ہوں کیا نہیں راضی ہوتم اے
انصار اس سے کہ مال لیجاویں لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانوں اپنی کی مدینہ میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اونہوں نے ہاں
رسول اللہ تحقیق راضی ہوئے ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع کیا خوب کہا ہی کسینے بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا ؛ لنا علم وللاعداء مال ؛ فان
المال یفنی عن قریب ؛ وان العلم باق لا یزال وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً
مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا
الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا میں ایک شخص انصار میں سے ف
ع ح نہیں مراد ہی اس سے انتقال نسب ولادی سے اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگتر ہی سب نسبوں سے بلکہ مراد اس سے نسب بلادی
ہے اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دین سے اور نہ ہوتی نسبت اوسکی دینی تو نہیں گنجایش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت ہے
کہ حکم کیا گیا تہا میں ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا میں طرف دار انصار کی اور پہرتا اس اسم سے طرف اسم انصار کی حاصل یہہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت کا اور
فضیلت اوسکی تو منتسب کرتا میں ساتہہ انصار کی اور دیار اونکے اور انتقال کرتا میں اسم مہاجرین سے طرف اسم انصار کی اسمیں بیان ہی اکرام انصار کا
اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمیں اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کے اسلیے کہ اونہوں نے چہوڑا وطن اور مال اور اولاد اپنے
خدا اور رسول کی محبت میں اور نصرت اور ایثار فضیلت کا کہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور اقربا میں پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت کی
ہے اور بعد مہاجرین کے انصار کی اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ میں ممتاز نہیں ہوں انصار سے مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو ایک انہیں سے ہوتا میں

اور برابر اور مثل انکی ہوتا مرتبہ مین اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی راہ حسی یا معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلونگا مین وادی انصار مین یا شعب جماعت انصار کی مین ف ع ح اور چہوڑ دونگا مین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کاواک درمیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہہ زبر شین اور جزم عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑ کی اور مراد یہہ ہی کہ حجاز کی زمین مین وادی اور شعب بہت ہوتی ہین پس جب رئیس کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچھی پیچھی وہین چلتی ہی یہانتک
کہ پہنچی وکڑی پر پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ اور راہ ہونگین تو مین اوسی راہ مین چلون جسمین انصار چلی اسمین بیان ہی کمال عنایت کا
اونکی حال پر اور دوسری وجہ اسمین یہہ ہی کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہی یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آرا و مذہب مین تو اختیار کرونگا مین انصار کی
رای و مذہب کو اور موافق ہونگا مین ساتہہ اونکی مقصود حسن موافقت اور مرافقت ہی ساتہہ اونکی بسبب اسکی کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور اچہی خدمتگذاری
نہ یہہ مراد ہی کہ مین تابع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ترجمہ انصار بمنزلہ
شعار کی ہین اور باقی لوگ مانند دثار کی ف ع ح شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا
باہر کا کہ شعار کی اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتہہ شعار کی بسبب اسکی ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی اور معنی
یہہ ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگون سی باعتبار مرتبہ و منزلت کی ترجمہ تحقیق تم اے انصار دیکہو گی پیچھی میری ترجیح اور اختیار کرنا
لوگونکا پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح اور اثرہ ساتہہ زبر ہمزہ اور ثا مثلثہ کی اور ساتہہ پیش ہمزہ اور جزم مثلثہ
کے اور ساتہہ زبر اوسکی بہی اسم ہی ایثار سی یعنی اختیار کرینگی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم کہینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کہ کم رتبہ ہین
تمسی بالاتر اور زیادہ تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلا اشتباہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان رض کی زمانہ مین
اور اور بعضی عصرون مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہین کہ امرا آپہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تمپر یا تمسی کم رتبہ کو تمپر
فضیلت دینگی ترجمہ پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری خاطر شکستہ کا ہوجاویگا
کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہہ ایثار رہتا ہی اونکی لیے ساتہہ داخل ہونی جنت کی بدلی مین اونکی صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار
معویہ رض نی پاس اونکی امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہہ تدبیر نہ کی اونہون نی اوسکی پس کہا انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم
نے کہ دیکہو گی تم پیچھی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معویہ رض نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم
کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ
فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ
وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ
كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا
بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپنے جو شخص کہ داخل ہوا
ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ح آیا ہی کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نے کہا یا رسول اللہ یہہ ایک شخص ہی کہ دوست رکہتا ہی فخر و
بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیے ایک چیز کہ اوس سی متفخر ہو پس فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین الخ اور یہہ بہی کہتی ہین کہ ابو سفیان کی نی

بیچ ایام ابتدا رسالت قریش کی آنحضرت کو امن دیا تہا کی آیا تہا کہ جو اپنی گہر میں پس یہہ مکافات اوسکی تہی آنحضرت کیطرف سی ابوسفیان کی لیے اور ابوسفیان
بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت میں اسلام لائی روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ
القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین میں اور دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ جملہ مولفۃ القلوب کی اور پہوٹی آنکہہ اوسکی روز طائف
کے پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تیر لگا اوسکی دوسری آنکہہ میں پہر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ سنہ چونتیس میں بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئے بقیع میں
ترجمہ جو کوئی کہ پہینکی نیچی سی ڈالدی ہتیار پس وہ بہی امان میں ہی پس کہا انصار نی یعنی بعضی انصار نی یہہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی
اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والوں یعنی اہل مکہ میں بحکم جبلت بشریہ کی ف ح جب انصار نی دیکہی عنایت اور رعایت آنحضرت کی بنسبت ابوسفیان
کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی اور ابتدا دسکی حق میں ایسا کچہہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کیا ترجمہ اور اوترا
وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہہ کہتی ہیں فرمایا آنحضرت نی انصار سی کہ کہا تمنی اوپر یہہ شخص کی پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت
یعنے محبت نی اپنی بستی والوں نی ایسا کہا اور ایسا نہیں ہی ف ع یعنی نہیں ہی امر ایسا کہ جیسا کہ تمہاری وہم میں آیا کہ میں اقامت کرونگا مکہ میں اور ہجرت
میری طرف مدینہ کی خالص اللہ کی لیے ہوئی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ بلاشبہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور رسول اوسکا ف ع یعنی
ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ نہ عود کروں طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا میں نی اوسکو اللہ کی لیے اور نہ رغبت کروں اوس شہر میں کہ ہجرت کی میں نی
اوس سے طرف اللہ کی ترجمہ ہجرت کی میں نی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکی کی یا باموراوسکی کی اور طرف تمہاری ف ع یعنی طرف دیار تمہاری کی واسطی
میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف اور مہاجرین کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ
اوسکا یہہ ہے کہ قصد ہجرت کرنیمیں تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرتی ہوئی اپنی قوم کی وار سی طرف دار تمہاری کی ترجمہ زندگانی میری یا جگہہ زندگانی میری کے
زندگانی تمہاری یا جگہہ زندگانی تمہاریکی ہی ف ح یعنی جدا نہیں ہونگا میں تم سی نہ حیات میں اور نہ ممات میں میں ساتہہ تمہاری ہوں اور تم ساتہہ میری
خاطر اپنی جمع رکہو ترجمہ عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہیں کہا ہمنی یعنی جو کچہہ کہ کہا مگر بسبب بخل کرنیکی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کی
ہمپر اور رسول اوسکیکے ف ح یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اوسکی کی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میل و محبت تمہاری کی ساتہہ اوروں کی کہ مبادا [illegible]
محبت اور ہمسائگی اور صحبت اوسکی سی محروم ہو دیں ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت ہرگز نہیں چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑی شعر [illegible] غیرتم
با تو خیالست کہ گر دست دہد ؛ نگذارم کہ در آئی بخیال دگران ؛ حاصل یہہ کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم میں دائم رہی اور آدمی مجبول ہی اوپر حب
اور وطن کی محبت پر پس ڈری ہم اس سی کہ میل کرو تم بہی طرف اوسکی پس تحریک کیے ہمنی آپکو ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہا جاوی یہہ پر
پس نہیں وارد ہوتا ہی اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا اونہوں نی یہہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم
بلانا رسول کا مانند بلانی بعض تمہاری کی بعض کو ترجمہ فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہیں تمہاری اور راست گو جانتی ہیں
تمکو اور قبول کرتی ہیں عذر تمہاری نقل کی یہہ مسلم نی وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ
مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکوں اور عورتوں کو یعنی انصار کی پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کی آتی ہوئی کہڑی ہوئی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیے پہر خطاب کیا اونکیطرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب تر ہو لوگوں میں سی طرف میری خداوندا
تم محبوب تر ہو لوگوں میں سی طرف میری ف ع تکرار کیا اسکو تاکید کی لیے اور بعضی نسخوں میں ہی اللہ کی بجای اللہم کی اور صحیح بخاری میں ہی کہ کہا اسکو تین بار فرمایا

اور یہہ موید ہی روایت انس کی **ترجمہ** مراد رکہتی تہی آنحضرت ساتہہ قول اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ح اور معنی اللہم کی یا تو قسم کی
ہین یا یہہ معنی ہین اسکی کہ خدا وندا تو جانتا ہی میری صدق کو اوپیغمبر ہین کہ کہتا ہون کہ جب کہا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور خوش
صحبت ہوا خبر دی آنحضرت نی وسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو اوپر سبب کمال عنایت اور کرامت کی **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ
مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ
وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی انس سی کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سی اس حال مین کہ اہل مجلس روتی تہی
یعنی آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابوبکر و عباس نی کہ کس چیز نی رلایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نی اس سبب سی روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت
سی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک دن دونون مین سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس
باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بہیئت عصابہ یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کی بسبب شدت کی پس چڑہی آنحضرت
منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیی اور نہ چڑہی منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دن کی یعنی یہہ آخری خطبہ پڑہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتون کا اور ثنا کی اوسپر
یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو ای لوگو یا مہاجرون رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیی کہ وہ شکنبہ اور جامہ دانی میری
ہین **ف** ح ع کرش ساتہہ زبر کاف اور زیر رکی اوپر وزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ جزم کی شکنبہ کا مین جل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیی یعنی
اوجہ اور عیبہ ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم تی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بغچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ انصار دوست دورونی اور محل سر اور امانت اور
اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہہ مشابہت اسلیی ہی کہ کامین بیل وغیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ کہتی ہین کپڑی اپنی جامہ
دانی ہین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہہ عیبہ کی اور کرش بمعنی عیال فرزند اور اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست
ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی میری کی ہین کہ محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہین **ترجمہ** اور تحقیق
ادا کیا اونہون نی اوس حق کو کہ اوپر تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل یہہ کہ پورا کیا اونہون نی اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ
مین ساتہہ اوتری اس آیۃ کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنی اللہ نی خرید لیا مومنون سی اونکی
جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیی جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نی کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس فرمایا نبی نی
پورا کیا اونہون نی وعدہ اپنا کہ مدد کی تہی **ترجمہ** اور باقی رہا جو کچہہ کہ اونکی لیی ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اونکی نیک
کارون سی یعنی عذر اگر پیش کرین وہ اوس بات کا کہ صادر ہوئی اونسی اور درگذر کرو اونکی بدکارونکی کاریسی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل
کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ
اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ
شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی اور

ثنا کہی اوسپر پہر کہا اما بعد حمد و ثنا کی جانو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کرکر آوینگی اپنی اپنی وطن چہوڑکر اور کم
ہونگی انصار **ف** ح اسلئی کہ بدل اپنا نہین رکہتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہہ دی انحضرتؐ کو اور مدد کی اونکی اور مسلمانان کی
اور یہہ ایک چیز ہی ہو چکنی والی جو مرا پہر وہ کہان اور یہہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ انحضرتؐ کی آئی قایم ہی بس ظاہر ہے کہ یہہ خبر دینی غیب کی ہی انحضرت
کیطرف سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی کی اور فراخی اونکی شہر و ملک میں اور پہرنی اور ملک گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کی کہ کم ہوگا وجود اونکا
اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلاشبہہ واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اونکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ترجمہ** یہانتک ہونگی لوگون میں بمنزلہ نمک کی
طعام مین **ف** ح اس تشبیہ مین یہی بیان ہی قلت انصار کا اور یہی اشارہ ہی اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار
کا سنوار نیوالا اہل اسلام کا ہوگا **ترجمہ** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین یعنی ای مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہنچا دی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکار ونکو اور
نفع پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکوکار ونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیکوکار سی یعنی نیکی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی یعنی
اونکی بدی کو نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ
وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی یا الہی بخش دی انصار کی اور بیٹون انصار کی اور پوتون انصار کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** ح پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری
درجہ کی تابعین اور تیسری درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد نسل اونکی ہو اگرچہ نیچی ہوں اونکی
قیامت تک بلکہ اگر اپنا رکو اوسمعنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جاینگی **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ بہترین گہر انصار کی یعنی افضل قبایل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی
ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** ع یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول یعنی افضل کی ہے
اور خیر دوسرا یعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی سی بہترین قبایل اونکی ہین اور ہر قبیلہ
رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ ساتہہ اوس قبیلہ کی یعنی فلان چنانچہ اسلئی آیا ہی بہت کرکہ ایتو مین بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علمانی کہ بزرگی دینی اونکی
بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام مین اور ساتہہ اوسکی دلیل ہی اوپر جایز ہونی تفضیل قبایل اور اشخاص کی بغیر عداوت اور خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہہ غیبت
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ
بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَتَعَادٰى
بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِیْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ
الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ
مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی علی سے کہ کہا بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت میں ہے وابا المرثد بدلے والمقداد کے یعنی بھیجا ابو مرثد کا مذکور ہے بدلے مقداد کے ف ع مقداد بیٹے عمرو کندی کے ہیں اور چھٹے ہیں اسلام میں اور مری جرف میں کہ تین کوس ہے مدینہ سے اور انکو لوگوں نے لا کر بقیع میں دفن کیا پینتیس میں اور وہ ستر برس کے تھے اور ابو مرثد بیٹے حصین غنوی کے حاضر ہوئے بدر میں وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنی مرثد اور ابو مرثد کبار صحابہ سے ہیں کہا محمد بن سعد نے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام جہادوں میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مری مدینہ میں حضرت ابو بکر کی خلافت میں چھاسٹھ برس کے عمر میں ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب مدینہ کے اور اصل میں روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتے ہیں اور خاخ ساتھ خائے معجمہ کے شفتالو کو وہان درخت شفتالو کے بہت تھے؛ ترجمہ اسلیے کہ روضہ خاخ میں ایک عورت ہے سوار اونٹ پر کجاوے میں بیٹھی ہوئی اوسکے پاس ایک خط ہے پس لے لینا وہ خط اوس سے ف نام اوس عورت کا سارہ تھا اور بعضوں نے کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تھی اور خط اوسکے پاس تھا اہل مدینہ کا کہ مکہ والونکو لکھا تھا ترجمہ پس روانہ ہوئے ہم درحالیکہ جلدی کرتے تھے ساتھ ہمارے یعنی دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے یعنی گھوڑے دوڑا کر چلے یہانتک کہ پہنچے ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچے ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنے نکال تو اے عورت خط کو کہا اوس عورت نے کہ نہیں ہے میرے پاس کوئی خط کہ نکالوں پس کہا ہمنے کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اوتارینگے ہم کپڑے یعنی خط نکالتی ہے تو نکال ورنہ ننگا کرینگے تجکو تو کہ حقیقت حال کھلجاوے پس نکالا اوس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی میں سے ف اور روایت میں آیا ہے کہ اوسنے وہ خط اپنی کمر میں سے نکالا پس تطبیق اوس روایت میں اور اس روایت میں یہہ ہے کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنے وہ نامہ چوٹی میں اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر میں ترجمہ پس لائے ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان اوسمیں یہہ عبارت تھی یہہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے ہے طرف لوگوں مشرکین اہل مکہ کے درحالیکہ خبر دیتا ہے حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضی کاموں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ح ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت کا تھا طرف اہل مکہ کی فتح کیلیے چنانچہ آنحضرت نے اوس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سے ہے ورنہ حاطب نے یہہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالت قلوب کیلیے لکھا تھا پس اس عبارت سے کیونکر لکھتے کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سے نکل کر خیبر کیطرف متوجہ ہوئے تھے اور کسیکو اسحال کی حقیقت سے اطلاع نہ کی تھی اور یہہ اوس مکر و خداع کی قسم سے ہے کہ لڑائی میں مباح ہے جیسا کہ کہا ہے حضرت نظامی نے ؏

سکندر کہ با شہریاران حرب داشت ؛ در خیمہ گویند در غرب داشت ؛

اور یہہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھے اونہوں نے اہل مکہ کو یہہ خبر لکھی اور حقیقت حال سے آگاہی دی کہ پیغمبر تمہارے اوپر آتے ہیں ہشیار رہنا پس اوترے جبرئیل اور آنحضرت کو اس امر کی خبر دی اور آنحضرت نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہہ کہنا تیرا اور یہہ حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ جلدی نہ کیجے مجہپر یعنی یہہ حکم کرنیکی ساتہہ کفر کے اور زیادہ دینی کی اس عمل پر بلاشبہہ میں ہوں ایک شخص چمٹایا گیا قریش میں یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہوں اونسے اور نہیں ہوں میں

خاص اونکی ان سی اور ہیں وہ لوگ کہ اونکی ساتھہ ہیں مہاجرین میں سے اونکی لیے قرابت ہے اہل مکہ کی ساتھہ نگہبانی کرتی ہیں وہ مشرک بسبب اوس قرابت کی مال مہاجروں کے
اور اہل و عیال اونکی کہ ہیں پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجھکو قرابت نسب کے قریش میں یہہ کہ کروں میں اونکی حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بسبب اوسکے میری قرابت
کے کہ مکہ میں ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ یہ مون صفت ہے ید کی اور مراد ید سی ید انعام ہے یا قدرت یعنی لوگوں اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بسبب اوسکی
میری قرابت یا میری قرابتوں کی یعنی یہہ امر کیا میں نے واسطے غرض و مصلحت اپنی لوگوں کی کہ مکہ میں ہیں نہ مشرک کے سبب اس خوش آمد
کے میرے لوگوں سی خبردار ہیں ترجمہ اور نہیں کیا میں نے یہہ امر بسبب اسکی کہ میں کافر و منافق ہوں کہ ایمان
نہیں لایا میں اور نہ اسلیے کیا ہے کہ میں مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانیکی کافر و منافق ہو گیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب
راضی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد اسلام کی کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کر کے صحابہ کو کہ حاطب نے بلا
شبہہ سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اونے کہی پس کہا عمر رض نے کہ چھوڑ مجھکو یا رسول اللہ کہ مار دوں میں گردن اس منافق کی ف ع اور یہہ کہا عمر نے
باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال میں کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر میں اسلیے کہ عمر دین میں بہت قوی تہے اور اوسوقت میں جتنے لوگ
تہے ہیں ایسی کہ منسوب تہے طرف نفاق کی پس اونہوں نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا اونہوں نے
اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی اونکی قتل کرنیکی اور اطلاق کیا اوسپر منافق ہونیکا اسلیے کہ شاید اونہوں نے دلمیں اور کچھہ رکہا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر بزرگ
کیا ہو کچھہ تاویل کر کے انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ شاید یہہ بیان کرنی اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہے والا کہنا عمر کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت کی حاطب کے
لیے ہے ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں ف ح گویا کہ عمر نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت
نے ترجمہ اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت و مغفرت کی
کے ہو طرف اونکی پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ کرو جو کچھہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیے بہشت ف ع کرو جو کچھہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی تہوڑی
ہوں یا بہت واجب ہو کے یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکہنے کی راجع ہیں طرف عمر کی والا یہہ امر محقق تہا آنحضرت
کے نزدیک اور اقرب یہہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد و تکیہ نہ کریں اور عمل سی باز نہ رہیں بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کی اسلیے کہ مراد اس سی ظاہر کرنا
کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی اونکی لیے ہر فعل میں اور چہوڑ دینا کہ جو کچھہ چاہیں سو کریں ترجمہ اور ایک روایت میں ہے یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنة
کے فقد غفرت لکم ف ع یعنی حقتعالی نے نظر رحمت و مغفرت کی کی اونپر اور اسمیں امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہے یہہ بات اور کہا
نووی نے کہ یہہ حکم آخرت کا ہے اور اوپر دنیا میں حد وغیرہ متوجہ ہو گی چنانچہ آنحضرت نے مسطح پر حد افترا کی قایم کی حالانکہ وہ بدری تہا اور اسی سی ثابت ہے
معجزہ ظاہر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہے پردہ دری جاسوسوں کی اور پڑہ لینا اونکی خطوط کا اور یہہ بہی اسی سی معلوم
ہوا کہ جائز ہے پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمیں مصلحت یا ہو پردہ پوشی میں مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکہنے سے ایذا دینی آنحضرت کی نہ تہی والا کفر
لازم آتا اونکی پر نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیوں سے گمان اسکی کہ نہیں ضرر کرنیکا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی
اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ان قصور کیا اونہوں نے اپنی اجتہاد میں اس جہت سے کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہیں پروانگی مانگی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس فعل کی کرنیمیں واللہ اعلم ترجمہ پس نازل کی خدا تعالی نے یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سے کہ کہا حاطب نے اور ماننا اوسکی نے یہہ آیہ
یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء یعنی اے ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنوں کو یعنی جنکو میں دشمن رکہتا ہوں اور
اپنی دشمنوں کو یعنی جو کہ دشمنی رکہتے ہیں تمسی اور وہ کافر ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور بعد اسکی یہہ ہے تلقون الیہم بالمودة

أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یہہ ہے کہ کہا آنحضرت نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو یہہ کہ پڑہونمین تجہپر سورہ لم یکن الذین کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضایل القران کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نے اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی مولف نے اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قران کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصونکی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگی میری یارونسی کون ہین وہ شخص ابو بکر او عمر **ف** یہہ ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو اون دو شخصونکی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابو بکر اور عمر ہین پس ابو بکر او رعمر بدل ہی یا بیان الذین کا **ترجمہ** اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی **ف** ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مختص ہے ساتھ فعل کے یعنی اقتدا مطلق پیروی کو نیکو کہتی ہین خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہے کے؛ پیروی کو نیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی **ترجمہ** اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کے **ف** ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اسلیی اختیار کی ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اونکی اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کے بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونی وصیت اونکی اور توریشتی نی ایسی ہی کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میری نزدیک یہہ ہے کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول وہ ہون نے ہی گواہی دی صحت خلافت کی او رمشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونی خلافت انکیکا اور قایم کی یہہ دلیل کہ کہا نہین پیچہی ڈالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت نی ہماری دین کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی سی بہی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور آخر اوسکیکی اسلیی کہ اوسکی اول میں ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور یہی جو کہا کہ مراد عہد ابن ام عبد سی وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہہ قول **ترجمہ** اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچھ کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سی پس راست گو جانو اوسکو اور یہہ عبارت بدلی اس عبارت کی ہی وتمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنیوالا کسیکو بغیر مشورہ کے تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی یہہ ترمذی نی او ابن ماجہ نی **ف** ع یعنی عبد اللہ بن مسعود کی سر کرنےمین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علامی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سے وَ الا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتھ قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش مین نہ تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ

الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کی خثیمہ بن ابی سبرہ نے کہ گیا میں مدینہ میں ثقات اونکی سے ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سے کہ میسر کرے میری لیے ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملے کہ صلاحیت رکھے اسکی کہ مینیہ اوسکی ساتھ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا خدا تعالی نے میرے لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹھا مین اونکی پاس اور کہا مینے کہ مینے درخواست کی تھی خدا تعالی سے کہ میسر کرے ہمنشین نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیر کیا **ف** ح لفظ وفقت ساتھ تخفیف فا کے صیغہ مجہول کی وفق سے ہے یعنی ساز وار ہی کی اور بعضوں نسخوں مین جملہ فیسر نہیں وفقت لی کی ہین **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نے کہا کہان سے ہے تو کہا مینے اہل کوفہ مین سے آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتھ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیے **ف** مراد خیر سے علم یا عمل ہے کہ جو تعبیر کیا گیا ہے ساتھ حکمت کے اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہے لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہیں ہے کوئی خیر بہتر علم سے یا نہیں ہے خیر سوا اوسکی **ترجمہ** پس کہا ابو ہریرہ نے کیا نہیں ہے تم مین یعنی تمہارے شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ **ف** ح یہہ وہی سعد بن ابی وقاص ہین مالک اونکی باپ کا نام ہے یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر انکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونیکا ہو چکا ہے **ترجمہ** اور دوسرے عبد اللہ بن مسعود آنحضرت کی وضو کا پانی رکھنی والی اور نعلین رکھنی والی **ف** ح ایسے ہی تکیہ وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا **ترجمہ** اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقوں کا حال جانتے تہے اور عمار وہ کہ بنا دی خدا نے اوسکو شیطان سے اوپر زبان نبی اپنے کی یعنی آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا ہے کہ خدا تعالی عمار کو شیطان سے اور اوسکی اتباع سے نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابونکی یعنی انجیل اور قران کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ح ع لکہتی کہ اونہون نے انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اور تر نے قران کی اور عمل کیا اوسپر پہر قران پر ایمان لائی آنحضرت کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر اسلام لائی اور قران پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی سو برس کے تہے اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتے انا ابن الاسلام یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچہا شخص ہے ابو بکر اچہا شخص ہے عمر اچہا شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہے اسید بن حضیر اچہا شخص ہے ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہے معاذ بن جبل اچہا شخص ہے معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع ح ابو عبیدہ تک جو یہہ صاحب ہین کور ہوئی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کی انصاری ہین قبیلہ اوس سے ہین تہی اور تہے اون صحابہ مین کہ حاضر ہوئے عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادونمین روایت کین حدیثین اونسے ایک جماعت نے صحابہ مین سے اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیے گئے بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی اوپر ہو چکا ہے رہے معاذ بن عمرو بن الجموح یہہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سے حاضر ہوئے عقبہ اور بدر مین اور مری یہہ حضرت عثمان کی زمانہ میں اور غالبا یہہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سے رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگے پس ہر ایک کو ساتھ مدح اور ثنا کی مشرف کیا یا جیسا اور تقریب ہوئی ہو اونکی ذکر کرنے مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہہ جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق
ہی طرف تین شخصونکی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح ع مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی بلکہ بہت مشتاق
ہی اور تیار او منتظر ہی کہ کب یہہ مجہین آوین اور بعضون نی کہا کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملایکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا انکی
طرف ایسا ہی جیسی ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی سی کہ کہا پروانگی مانگی
عمار بن یاسر نی آنحضرت کی پاس حاضر ہونیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کہ پروانگی دو اوسکو خوشخبری ہو پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** شارح یعنی باعتبار
جوہر ذات کی اور پاک کیی گئی کو ساتہہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ الْاَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّھُمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا عمار درمیان دو کامونکی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت تر ین اون دونونکا نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت
جو بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکی امت پر کرتی تہی اور روایتون مین آیا ہی کہ نہین اختیار دیئی گیی عمار درمیان دو کامونکی
مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین او رہمین اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ بنظر نفس اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار
معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَۃُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَہٗ وَذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ
فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ کَانَتْ تَحْمِلُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ
کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون نی عجب ہلکا ہی جنازہ اوسکا اور کہا
اونہون نی کہ یہہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی ہی بنی قریظہ مین **ف** کہ ایک قبیلہ ہی یہود سی قصہ اوسکا یہہ ہی کہ یہہ قبیلہ بیچ عہد
اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا
حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن
معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہہ ساتون آسمانونکی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اونکی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور
زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حالانکہ یہہ بات بیہودہ تہی
کہ جو اونہون نی کہی ہلکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی **ترجمہ** پس پہنچی یہہ بات منافقونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہہ بہی آیا ہی کہ
بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی طرف دنیا کی اور ہلکی اوسکی مشعر ہی طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی
طرف مقصد اصلی کی غرضکہ منافقونکو اوس کہنی مین حقارت ہلکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت نی اسطرح کہ لازم آوی اوس ہلکی سی تعظیم
شان اونکی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی
رسول کی لیی اور مومنونکی لیی لیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ

الخضراء

الخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت عبد اللہ بن عمرو سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں سایہ کیا آسمان سبز نے یعنی کسی پر اور نہیں اوٹھایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع کہ بزرگان صحابہ درفقرا اور مجردوں انکی سے ہیں چنانچہ احوال انکا اپنی محل پر مذکور ہے اور مراد اس حصر سے تاکید و مبالغہ ہے ابو ذر کی سچ بولنے میں یہہ کہ وہ بہت سچے ہیں اپنی خبر سے علماء لکھتے ہیں کہ نہیں لائق ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ ابو ذر زیادہ سچے ہیں ابو بکر سے حالانکہ وہ صدیق ہیں اس امت کے اور بہتر ہیں اس امت کے بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچے تھے ابو ذر وغیرہ سے ایسا ہی کہا ہے علماء نے وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يَعْنِي فِي الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اوٹھایا زمین نے کسی صاحب زبان کو یعنی بولنے والے کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنیوالا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضوں نے کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچھہ و سمین فروگذاشت نہ کرے ابی ذر سے ف ح ع یعنی ابو ذر کچھہ چشم پوشی اور مداہنت نہیں کرتے تھے حق گوئی میں حق ہی کہدیتے تھے اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمانبردار تھے یا اپنی بات کی پوری تھے کہ وعدہ اور عہد کو پورا کرتے تھے یا کلام واضح اور پورا کرتے تھے حاصل یہہ کہ آسمان کی نیچے اور زمین سے اوپر کوئی شخص ابو ذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنیوالا یا فصیح اللسان نہیں ہے ترجمہ مشابہہ عیسی بیٹے مریم کی یعنی زہد میں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح ع بڑی بے رغبتی تھی وہ دنیا کے لذتوں سے اور مجرد تھے اور جمع کرنا مال کا انکی نزدیک حرام تھا اگرچہ حق مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کریں چنانچہ آیا ہے کہ ایکدفعہ ابو ذر حضرت عثمان کی پاس آئے اور انکے ہاتھہ میں عصا تھا پس کہا عثمان نے یعنی کعب سے کہ وہ بھی وہاں بیٹھے تھے ای کعب تحقیق عبد الرحمان مرا ہے اور چھوڑا ہے اوسنے مال بہت پس کیا دیکھتا ہے تو اوسکی حق میں یعنی کثرت مال اوسکی کا اوسکی لیے مضر ہے یا نہیں پس کہا کعب نے کہ اگر دیتا تھا عبد الرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ وغیرہ تو کچھہ ڈر نہیں اوسپر پس اوٹھایا ابو ذر نے عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں دوست رکھتا میں اگر ہو میری لیے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کر دوں میں اوسکو یعنی اللہ کی راہ میں اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے وہ مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤں میں اوسکے پیچھے چہہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہوں میں تجکو اللہ کی ای عثمان کیا تمنے بھی سنا ہے اس حدیث کو تین بار کہی ابو ذر نے یہی بات کہا حضرت عثمان نے کہ ہاں انتہی حضرت شیخ و ملا علی رحمہ نے اسکی شرح یوں لکھی ہے کہ ابو ذر فقرا اور زہاد صحابہ سے تھے مذہب انکا یہہ تھا کہ مال اپنی پاس کچھہ جمع نہ کیجیے سب بیدریغ دیجیے پس جدا جا لبے آیا اونپر مارنا بیٹھے کعب کو اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہوا اور باوجود اسکی قبول کیا جاوے اسمیں سیاق نظم ہے کہ انفاق اور باوجود اسکی ہے کا انکی قبول ہوا اور حاصل ساری جملہ کا یہہ ہے کہ اگر اتنا مال ہوا اور اوسکو اللہ کی راہ میں دوں اور قبول ہو تو بھی نہیں دوست رکھتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی پیچھے چھوڑ جاؤں انتہی اور استیعاب میں مولف اوسکا ایک حدیث لایا ہے کہ جسکو خوش لگی یہہ کہ دیکھے طرف تواضع عیسی بن مریم کی تو چاہیے کہ دیکھے طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکے تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہے اوپر معلوم ہونے اوسکی حدیث مذکور باوجود یکہ منافات نہیں ہے درمیان انکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہے تواضع کا یہہ قول اوسکا یعنی فی الزہد نہیں ہے مصابیح میں بلکہ صاحب مشکوۃ نے زیادہ کیا ہے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب پہونچی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصونکی ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا
اور یہہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھہ اسکی ظاہر ہوتی ہی وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ
نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی ف ح مشہور رہوئی یہہ ساتھہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ
عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین
اور مری دمشق مین سن بتیس ۳۲ مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کی مناقب اونکی مشہور و مذکور ہین اور نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک
عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین کہ آنحضرت مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال آنحضرت
کے ساتھہ رکہتی تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمرہا بود کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم
پس تحقیق سنا ہی مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف شارح یعنی وہ مانند
دسوین دس شخصون کی ہی کہ بہشتی ہین ایسا لیکن وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہے کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ داخل ہونگی وہ
بعد نو شخصونکی صحابہ مین جنت مین اور اسپر یہہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اوسکے پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہہ ہون
کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین کہ اسلام لائی یہود مین سے یا دسوین دس کی ہون سوا عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہین صحابہ کی واللہ
اعلم وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَاحَدَّثَكُمْ
حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ بن یمان سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اگر خلیفہ کر جاتی آپ کسیکو صحابہ
سی تو بہتر ہوتا یا یہہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت نے اگر خلیفہ کرون کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور مخالفت اوسکی قبول نہ کرو عذاب کئے جاؤگی تم
ولیکن جو کچہہ حدیث بیان کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح یہہ قبیل اسلوب
الحکیم سے ہے گویا آنحضرت نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہین تمکو کہ مجسی سوال خلیفہ کرنیکا کرو پہلی کہ وہ حاصل ہوگا ساتھہ اتفاق اور اجماع تمہارے کی اور ہر
شخص پر کہ اہل ہو سکا جانوگی تم اوسکو معہد اخلیفہ مقرر کرنیسی ایک مانع ہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑ دو اوسکو اور دہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی
پر اور تمسک کرنیکی ساتہہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہہ ہی اور خاص کر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتہہ زیادتی فضل اور مرتبہ اونکی
علم ویقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیئی اوسسے کہ وہ نفاق ہی کہ اور اسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور اونکو علم منافقون کا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوس چیز مین کہ بجا لانا چاہیئی اوسکا کہ وہ احکام ہین اور یہہ ابن مسعود خوب جانتی تہی ایسلیی کہ فرمایا ہی
آنحضرت نی نصیحت لاسی مارضی بہ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑ و اور کہا ہی علماء نی کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان
خلیفہ کرنی ابی بکر کا ہی جسا کہ ہی روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس خبر
نہین کرینگی ہم اونکو کار دنیا ہماری مین وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ
اور یہہ بہی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونہی نہین ہے کوئی آدمیون مین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا دینی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد
بن مسلمہ ایسلیی کہ مینی سنا ہی آنحضرت سے فرماتی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ ف شارح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون
سوا تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ کر گیا اونکو آنحضرت نی سال تبوک مین اور تہی فضلاء صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتہہ پر مدینہ مین

اور عمر تینتالیس برس یا چھیالیس برس یا سینتالیس برس کی پائی اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین ساتھہ حکم نبوی کی اور سلامت رکھا اوسکی شہر اور ضرر سی ترجمہ روایت
کیا اوسکو ابو داود نی اور سکوت کیا اوس سے ف ش ا ر ح یعنی نہ طعن کیا اوسمین اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی
ابو داود نی اوس سے صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکی جب یہہ محل دلیل کی مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اور ثابت رکہا اس حدیث کو منذری
نی ف ش ا ر ح کہ علما ر حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ
وَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ ف ش ا ر ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند
اسماء ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن ہین عائشہ رض کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماکو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اسوقت
جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جلد جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت نی عبد اللہ اور تحنیک کیا
اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ش ا ر ح تحنیک کہتی ہین اوسکو کہجور یا اور کچہہ چباکر بچہ کی تالو مین لگا دینی کو اور یہہ
سنت ہی اور اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہہ کہ لڑکیکا نام رکہی اور تحنیک کری اوسکو ساتہہ کہجور یا
شہد کی اور مانند اسکی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مولف نی کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت ابو بکر کی اونکی آنحضرت نی ساتہہ
کنیت نانا اونکی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بہی رکہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اونمین اول یہی پیدا ہوئی
ہین مدینہ مین پہلی سال ہجرت مین اور ابو بکر نی اونکی کانمین اذان دی اور جنا اونکو اسما نی قبا مین اور لائین آنحضرت کی پاس اور آپکی گود مین دیا اونکو
پس منگائی آنحضرت نی کہجور پہر چبایا اوسکو پہر اونکی موتہہ مین لعاب دہن ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی
اونکی لیی اور برکت طلب کی اونکی لیی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی وار
سلوک کرنیوالی در باب اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل
کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیگئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہہ مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیا جاتی تہی ساتہہ خلافت
کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان وغیرہ ذلک سوای شام کی بالعض اوسکی اور حج کئی ساتہہ لوگون کی
آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اون سی خلائق کثیر نی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سے کہ نقل کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی یہہ کہ آپنی فرمایا واسطی معویہ کی الٰہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اسکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ش ا
ر ح اور اسمین شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق مین اور شایان کہا قرشی نی کہ وہ اموی
ہین اور مان اونکی ہند بیٹی ہی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابو سفیان روز فتح کی مسلمان ہونیوالونمین سی ہین مولفۃ القلوب سی ہین آخر اور وہ ایک تہی
اونمین سی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا کی اور بعضون نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت کی ہان منشی تہی
اور حاکم ہوئی وہ شام کی حضرت عمر کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مرگئی رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا
تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاش کی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین امر یعنی

حکومت سے کچھ اور تھا اونکے پاس تہبند رسول خدا صلعم کا اور چادر اور قمیص اور کچھ بال مبارک آپکے اور ناخن آپکے پس کہا اونھون نے کہ کفنانا مجکو آنحضرت کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندھنا میری اور پھر تا ہے حلق کی گردہی مین اور باندھنا میری سجدہ کی جگھونمین بال اور ناخن آنحضرت کے اور تخلیہ کر دینا درمیان میرے اور درمیان ارحم الراحمین کے یعنی دفن کرکے مجکو سپرد خدا کر دینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام لائے لوگ اور ایمان لایا عمرو بن العاص نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے اور نہین ہے اسناد اسکی قوی ف ع مراد لوگونسے وہ لوگ مکہ کے ہین کہ اسلام لائے روز فتح مکہ کے بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان انکا کہ چاہا خدا تعالی نے کامل کرنا انکا اور عمرو بن العاص برسون پہلے فتح مکہ کے یا دو برس پہلے ایمان لائے بطوع و رغبت اپنی کہ ہجرت کیطرف مدینہ کی پس یہہ فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہے اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئے ازراہ خوف کے اور عمرو ایمان لایا برغبت یہہ طیبی وغیرہ نے ذکر کیا اور ابن ملک نے کہا تخصیص عمرو کی ساتھ ایمان لانیکے برغبت اپنی کے ہے کہ واقع ہوا اسلام اونکے دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے آنحضرت کی نبوت کا پس متوجہ ہوئے بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکے کہ بلاوے کوئی انکو طرف ایمان کی پس آئے یہہ طرف مدینہ کی فی الفور دوڑتے ہوئے پھر ایمان لائے پس امیر کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بھی تھے اور یہہ طیبی نے کہا کہ پہلے اسلام کے وہ بڑی عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور بہت درپے تھے آنحضرت کے صحابہ کے ہلاک کرنیکے پس جب ایمان لائے یہہ تو آنحضرت نے چاہا کہ زائل کرین اونکے دلسے اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت کیطرف سے اور نا امید نہ ہون اللہ تعالی کی رحمت سے اور آیا ہے کہ جب چاہا عمرو نے کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتھ کھینچ لیا اونھون نے آنحضرت نے فرمایا کہ کیون ہاتھ کھینچا تو نے اے عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون مین یا رسول اللہ فرمایا کیا شرط کرتا ہے تو کہا ایمان لاتا ہون مین بشرط اسکی کہ بخشے جاوین تمام گناہ میری کہ پہلے اس سے کئے ہین مینے فرمایا نہین جانتا ہے تو اے عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہے اور ڈھا دیتا ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اسکے کئے گئے اور ہجرت دور کر دیتی ہے اور ڈھا دیتی ہے ہر گناہ کو کہ پہلے اس سے کئے گئے اور اور حدیث مین آیا ہے کہ عمرو بن العاص اور بھائی اونکا ہشام بن العاص دونو مومن ہین اور یہہ بھی آیا ہے کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سے ہے اور یہہ بھی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے اونکو انک لرشید یعنی بلاشبہہ تو ارجمند ہے اور فرمایا آنحضرت نے کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور روشنی لاتا ہے واللہ اعلم اور تھے عمرو بن العاص عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق غبی دیکھتے کہتے سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ عمرو وقت گذرنیکے اس عالم سے خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت رکھتے تھے پس کہا اوسکو اوسکے بیٹے عبد اللہ نے اے باپ یہہ تمام گھبراہٹ کس واسطے ہے صحبت رکھی تم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جہاد کیا تم نے ساتھ اونکے کہا اے بیٹے میری مجھپر تین حالتین گذری ہین تھا مین اول امر مین کہ دشمنی رکھتا تھا رسول خدا سے سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین اور صحبت رکھی مینے ساتھ اونکے پھر تھا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اونکامون مین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کے جو کچھ کہ پہنچا نہین جانتا مین کہ ساتھ کس حالت کی ان حالتونمین سے میرے ساتھ معاملہ کرینگے اور کیا پیش آتا ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا

ملے مجھسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکھتا ہون تجکو شکستہ اور درد لگیہ یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ
احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور قرض یعنی پس حیرت ہوئی ہین کیسی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجکو ساتھہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عزوجل
اور معاملہ کیا ساتھہ اوسکی تیری باپ **ف** ح یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا قرض کی ولیکن بشارہ
ساتھہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب کرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپونکی سرایت کرتی ہی اون بیٹون کہ سیدھی راہ پر ہون اور
اشارہ ہی اسپر کہ بیٹونکو ساتھہ خوشی دینی باپونکی خوش ہونا چاہیی **ترجمہ** کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی
نے کسی سی ہرگز مگر پردہ کی پیچھی سی **ف** ع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کے پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین تمام اگلی
شہیدونسی اس جہت سے کہ نہین کلام کیا اللہ نے کسی سی اونمین مگر پردہ کی پیچھی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ
الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیہ تک مقید ہی ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت کے **ترجمہ** اور زندہ کیا خدا تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سے
روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اسحدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم الی کہ
تقدیر اسکی یہہ ہے ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی روح جسم بدن جانور سبز کی بیچ بدو کیا اوس جانور کو سبب
اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنی زیادتی قوت روح اوسکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا بسبب اوس قوت کی **ترجمہ** فرمایا خدا
تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتماد فضل وکرامت میری کی جو چاہ دونگا مین تجکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہہ آرزو
رکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجکو اور بہیجی تو دنیا مین پس مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا
فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہہ ہے کہ تحقیق گذر اہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر آوینگی دنیا مین **ف** ع اسطرح کہ دیتی رہین دنیا مین تدارک اور کرین اوسمین
طاعات پس نہین منافی ہوئیگا زندہ ہونا بعضی مردونکا بسبب عیسی علیہ السلام وغیرہ کی اور ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین پہر کر آوینگی مردی ساتھہ التماس
اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید وجال کی ہی اور کہا سید جمال الدین نے کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا
کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیر کی **ترجمہ** پس اوتری یہہ آیہ یعنی اوسکی حقمین اور اوسکی یارونکی حقمین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور
گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ مارے گئی راہ خدا مین اخیر آیہ تک نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع کہ اسکی آگی یون ہی بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی دیی جاتی ہین حالیکہ خوش ہین بسبب اون نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتھہ
اون پس ماندون کی کہ نہین ملی اونسی یعنی اور مومن بہائی کہ زندہ ہین بسبب اسکے کہ نہین ڈر ہی اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہہ ہین
کہ وہ خوش ہوتی ہین بسبب اس سرور اونکی **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہے جابر سی کہ کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہہ ترمذی نی
ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسونمین اور موید ہے احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ اوسکی یہہ ہین استغفر لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مولف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور
روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اسکی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹہارہ غزوونمین اور گئی شام اور مصر مین اور آخر عمر مین نابینا
ہوگئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی مری وہ مدینہ مین سن چوہتر ہجری مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اونمین آخر

سے آخر بھی مری ہین بموجب ایک قول کی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑونکی نہین پروا کیجاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہی طرف اونکی بسبب حقارت اونکی کی اگر قسم کہا بیٹھین خدا پر اعتماد کرکر یعنی قسم کہا وین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کردیتا ہی اوس کام کو یا قسم کہا وین اپنی فعل پر کہ ایسا کچھہ کرینگی ہم تو مہیا کردیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ اونہین سے براء بن مالک ہین ف ع یہہ بہائی ہین انس بن مالک کی ایک تن اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور اور جہاد و نمین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہہ بڑی قوی اور شجاع تہی کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوا اونکی کہ شریک ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہی ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہو تحقیق خاص میرے اور محل بہید امانت میری کی کہ ٹہکانا پکڑتا ہون میں طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ح یعنے مفصل عیبہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کے لکہی جاچکی ہین اور وہان یہہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہہ منافات نہین رکہتا کہ اونکے غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصا اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتہہ اس صفت کے اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہین تا پس عفو کرو تم اونکی بدکار ونسی اور قبول کرو اونکی نیکوکار ونسی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہہ اللہ کی اور روز آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچھہ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنیوالی نقل کی یہہ ترمذی نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ شکایت کرتا تہا حاطب کے نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم کرنیکی مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کرکر کہا تو نی نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہہ مسلم نی ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوئے ان دونو مین نہین داخل ہوگا آگ مین جزما بار جا اور یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی ساتہہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیت تک وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ

ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت کرتی ہیں ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہہ آیت اور اگر موہنہ پہیرو تم یعنی ایمان لانے سے محمد پر کا اور مدد کرنی دین اوسکے سے لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ میں ایک گروہ کو سوائے تمہاری پہر وہ گروہ نہیں ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسی عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر رد گردانی کرین ہم ہمارے بدلی میں اور بجای ہمارے لائی جاوین وہ پہر نہیں ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان پر تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس میں سی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان انکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کے ہیں اور اول ظاہر تر ہی ایسلیے کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بھی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھہ ان عجمیوں کی یا بعض انکی کی زیادہ اعتماد رکہتا ہوں یعنی محافظت دین اور امانت میں بہ نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی عربیوں کی طیبی نے کہا کہ خطاب یہاں قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو جہاد میں پس اونہوں نے تقاعد و تکاسل کیا اوسمیں پہر تقدیر یہ اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی تونسی لکہی ہی بخوف درازگی کتاب کے اوسکو نہیں لکہا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ اصحاب سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن و سلیکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہوں میں چودان مرد کہ نجبا اور قبا رسی ہیں یعنی مجکو دی گئی ہیں از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہیں وہ چودان مرد کہا حضرت علی نے وہ میں ہون اور دونون بیٹی میری یعنی حسن و حسین اور جعفر بن ابیطالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال و سلمان اور عمار اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہیں کنیت انکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونو صاحبونکو ثویبہ لونڈی ابی لہب کے نے اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیم رکہتی تہی کہ دوسری سال میں بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئی اور بعضون نے کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم میں پانچ چہٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی اللہ تعالی نے اسلام کو بسبب اسلام انکی کی اور حاضر ہوئی بدر میں اور شہید ہوئی روز احد کی قتل کیا اونکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرت سی چار برس بڑی تہی عمر میں کہا ابن عبد البر نے کہ نہیں صحیح ہی یہہ میرے نزدیک اسلیے کہ وہ دودہ شریک تہی رسول خدا صلعم کی پس یہہ کیونکر ہی مگر یہہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نے دونو صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نے کہا کہ دو برس بڑی تہی حضرت سی اور باقی صاحبونکا احوال و پر مذکور ہو چکا ہی وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ

يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكَى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میری اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنیمین ف ح خالد بن ولید اکابر قریش سی تہی اور عمار بن یاسر موالی و فقرا سی خالد نی اوسکو چشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتی ہین ترجمہ پس گئی عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد ف ع یہہ کلام راوی کا ہی کہ جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کہ یہہ کلام خالد کا ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہی تہی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہوئی خالد کہ سخت کہتی تہی اور زیادہ نہین کرتی تہی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپکی بیٹہی تہی بولتی نہ تہی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب آپکی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکہتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتہہ زبان کی دشمن رکہیگا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتہہ دل کی بغض رکہیگا اوس سے اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی بقصد راضی کرنی عمار کی بالکل پس نہ تہی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری رضا مندی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو مجہہ اوپر راہ مین محبت پیدا ہو پس ملا مین عمار سی ساتہہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ رَوَاهُمَا أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون مین سی یعنی مانند شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر صاحب سیف کا ہی حاصل یہہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سے اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سے تہی کہ نام ہی بدحی کا قریش سی روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو ساتہہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجی اونکا ہمارے لیے یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی اونمین سی ہی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت اسکو تین بار یعنی واسطی آگاہ کرنیکی ساتہہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونکی یا اصلی تین بار فرمایا کہ دوست رکہی اونکو بعد تین اونکی اور ابو ذر اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہہ محبت اونکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی عمر سردار دوسری سی بلال کو نقل کی یہہ بخاری نی ف ع ح یہہ حضرت عمر کی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہیں بلال سی بالاجماع اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ جملہ سرداروں سی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم فضیلت

کو نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع الغیر کی واجب نہین ہے کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار شرکت کی ہے ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی ہی پس اول مین شامل
کل ہین اور ثانی مین اکثر اور اضافہ اس عمر مین واسطی تخصیص کے ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی ف ح ع جسوقت کہ ابوبکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تہا اور بلال کو ابوبکر نی خریدا تہا اور اسکا فروختگی تہہ سی چہڑا کر آزاد کیا
تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب بیصبری کی اور دیکہنی مسجد نبوی کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور
نہ کہہ سکنی اذان کی وسمین اور آگی آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہہ اونکی غالبا شام ہی حاصل یہہ کہ بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت
کے اور ابوبکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابوبکر سی کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجکو مگر اپنی نفس کی لیے یعنی نفس کے خوشی کی لیے تو نگاہ
رکہہ مجکو یعنی اپنی پاس واسطی خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی تو نی مجکو مگر واسطی خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اسکی کی پس چہوڑ دو مجکو ساتہہ عمل خدا
کے نقل کی ہی بخاری نی ف ح ع یعنی چہوڑ مجکو تو خدا کی لیے کام کرتا رہون اور خلق سی کچہہ سروکار نہ رکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی
مجکو طاقت پیغمبر کی جگہہ دیکہنی کی بدون اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین بیت چہ مشکل نزد مین بر عاشق زار کہ بی دلدار بیند جای دلدار
پس گئی بلال ہمراہ ایک لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹہارہوین سال مین وفات پائی اور یہہ حدیث کو نقل کرنی بلال کی بہر رجوع کرنیکی طرف مدینہ
کے بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی اور سنن اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس کچہہ اصل نہین اسکی یعنی معلوم ہوتی ہی
ذکرہ السیوطی فی الذیل وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ
إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ
مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ
فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ فَإِذَا دَخَلَ
ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ
فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ
وَفُلَانَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلعم کی پاس پس کہا اوسنی کہ پہنچی ہی مجکو رنج ومشقت یعنی پہنچی ہی یعنی فقیر ہون رنج ومشقت اوٹہاتا ہون بہوک
وغیرہ سی کچہہ دو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیئی دریافت کری اگر کچہہ اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی
نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا ہی تجکو ساتہہ حق کی نہین ہے میری پاس یعنی قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو اور بیوی کی پاس پہر
کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سب بیویون نی مانند اوسکی ف ط ع اور شاید کہ یہہ
حال ہو ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ کی اور حاصل ہونی غنایم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی
رحمت کریگا خدا تعالی اوسپر پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین کہا جاتا تہا اوسکو ابوطلحہ ف ط ع نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی زوج ام سلیم کے
کہ ماں ہی انس کے ترجمہ پس کہا ابوطلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس [illegible]

واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ماں انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچھہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچھہ ہمارے پاس طعام مگر موافق قوت لڑکون میری کی **ف** ع یعنی
چہوٹی لڑکونکی لیی کچھہ رکھہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات اور نہین والا معلوم ہی ہی کہ نہین جانتی ہی بہوکا رکھنا بچونکا اور کہلانا مہمانونکا ترجمہ
کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی کو سی پس بہلا دو اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی ونکو **ف** ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ
خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو ظاہر ہین کہ ہم کہاتی ہین **ف** ع یعنی اوس طعام مین
سے اسلیی کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو اور مہمانکی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیی ہوا کہ وہ پردہ نہیں اترا
یہہ قضیہ پردہ کی حکم ہونیسی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی
سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیی پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ اندہیرا ہو جاوی اور رو وہ ہماری نہ کہانیسی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس
بیٹہے وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ
نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی
یا کہا راوی نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایتمین ابوہریرہ سی
مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایتمین نہین کہا فقال لہ ابوطلحہ اور بیچ آخر اوس روایتکی
یہہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہہ آیہ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اور رونکو اپنی نفسو پر اگرچہ ہو اونکو حاجت و بہوک نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نی **وعنہ** قال نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فجعل الناس یمرون فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من ہذا یا ابا ہریرۃ فاقول فلان فیقول نعم عبد اللہ ہذا ویقول من ہذا فاقول فلان فیقول بئس عبد اللہ
ہذا حتی مر خالد بن الولید فقال من ہذا فقلت خالد بن الولید فقال نعم عبد اللہ خالد بن الولید سیف من
سیوف اللہ رواہ الترمذی اور یہہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی
ہمپر ہر جانب سے پس فرماتی پیغمبر خدا صلعم اور پوچہتی کہ کون ہی یہہ کہ گذرتا ہی ای ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و صفت پس فرماتی
آنحضرت اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ اور فرماتی آنحضرت اور شخص کے لیی کہ گذرتا کون ہی یہہ پس کہتا مین یہہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی یہہ
ف ع شاید کہ یہہ فرماتی اوس کسی کی لیی جانتی کہ وہ منافق ہی اسلیی کہ مومن کی لیی فرمانا اس بات کا آنحضرت سی دور تہا اور معمول تہا آپکا اگرچہ
راہ ورد شمن بدپرہوا اور مومن خود اوسوقت مین ایسی تر نہتی کہ آپ ایسا کچھہ فرماتی اونکی حقمین اور اگر ہون تو نہایت کم و اللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال و
جواب تا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ پس کہا مینی یہہ خالد بن ولید ہی **ف** ع اور اسمین اشعار ہی
اسپر کہ آنحضرت خیمہ مین تہی اور ابوہریرہ باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی یہہ خالد بن الولید
ایک تلوار ہی اللہ کی تلوارونمین سی نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** زید بن ارقم قال قالت الانصار یا نبی اللہ لکل نبی اتباع وانا
قد اتبعناک فادع اللہ ان یجعل اتباعنا منا فدعا بہ رواہ البخاری اور روایت ہی زید بن
ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیی تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہمارے تابعونکو ہم مین سی
ف ع یعنی ہمارے خلفا اور موالی کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہی اونکو
بہی شامل ہو جیسا کہ فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا اسکی جو مناقب اور فضایل اور بشارتین ورکرامتین

ہمارے نبی فرمائی ہین وہ بہی اونہین سے ہر ایک ہون یا معنی یہہ ہین کہ دعا بہیجی کرکے ہمارے تابعون کو مسیحی یعنی متصل ساتہہ ہمارے اور پیرو ہماری نیکی کرنیمین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہمارے کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے والتابعین لہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نے ساتہہ اُن کی یعنی ساتہہ کرنے اتباع اونکی کے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین جانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبایل عرب سے کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کے انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت کی متحقق ہوگا کہ کس کثرت سی وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نے ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص **ف** ع ظاہر اور اد یہہ ہے کہ انصار اور مہاجرین کی لوگ ملکر ستر ماری گئی ایسی روایت کی ہی ابن مندہ نی کہا ر حدیث اور ستر ہی حدیث ابی سی کہ قتل کیی گئی انصار مین سے روز احد کی چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سے چہہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابو بکر کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب کی قوم کی ساتہہ ہوئی تہی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہونین بخلاف غیر اونکیکی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرونمین اس مقدار پر

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ

یہہ باب ہے بیچ بیان ذکر کرنی نامون اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی **ف** ع جانا چاہیی کہ بخاری نام ایکجماعت کی اہل بدر سی کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسی حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال مفصل کی لایا ہی تو ساتہہ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان اونکیکی اوپر غیر اپنی کی جدی اونپر دعا ساتہہ رحمت و رضوان کی کیجاوی اور کہا ہی علما نی کہ دعا وقت ذکر اونکیکی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلعم اور خلفا اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مولف نی بہی کوشش پر اتباع اوسکا کیا ہی انتہی اور ملا علی قاری نی کہا کہ یعنی یہہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہون عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیی گئی اوسمین اصلا کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کیی گئی ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی یا بیچ کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نہ ذکر اونکا بدون صریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتہہ اسکی جواب پاگیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی ہی عبیدۃ بن الجراح کو ایسی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہہ کہ نہین واقع ہوا ہے اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا ہیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت صلعم نکلی روز بدر کی ساتہہ تین سو اور پندرہ آدمیون کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور ستر ہ پس اول اونکی اور پیشوا اور سردار سب کی اور تمام عالم کی لوگون کی **النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نبی محمد بیٹی عبد اللہ ہاشمی کی **ف** ع مشہور کیا حضرت نے ذکر سی نسبا اور نسب کا یا اوسطی فخر تو ہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتہہ اونکی اور فوائد ہین ہہ کہ سال فیل مین پیدا ہوئی اور بعثت آپکی شہر و سہہ چالیس برس پر ہوئی اور دور نبوت آپکی تئیس برس

اور عمر شریف انکی تریسٹھہ برس کی آپ سردار سب لوگون کی اور خاتم النبیین ہین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ الْقُرَشِیُّ

ت عبد اللہ بیٹے عثمان کی ابوبکر صدیق قرشی تیمی ہین مرہ مین جمع ہوتا اونکا ساتھہ آنحضرت کی ساتھہ چوتھی پشت مین یعنی پانچوین پشت مین شریک تہا اور حضرت کا ملا ہوا نام اونکا

جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابوبکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی

کہ اونکی ماکی ہان بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو ان کی ماکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خدا وندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجہکو اور بعضون نی

کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیے کہ عتق بمعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہی آیا ہی اور اتفاق

کیا ہی امت نی اوپر نام رکہنی اونکی ساتہہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لازم کرنی اونکی سچ کو تمام احوال

مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لائی اور چودہوین سال مین حضرت ابوبکر کی چہہ مہینی اور چند روز

بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوین برس کی تہی اور خلافت صدیق کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے اور تہی وہ رضی اللہ عنہ سفید رنگ خوش روی تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارہ و نین گین تہین ہمیشہ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

الْعَدَوِیُّ ت عمر بیٹی خطاب کی عدوی ہین اولاد عدی بن کعب سی تہی اور آٹہوین پشت مین اونکی آنحضرت کی ساتہہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سی تہی اور جاہلیت

مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہین کی ہاتہہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید رنگ سرخی سرخ جسیم

بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور وہب بن منبہ نی کہا کہ وصف اونکا توریت

مین یون آیا ہی کہ قرن حدید شدید ہین یعنی وہ بمنزلہ چہوٹی پہاڑ کی ہی تیزی سخت ہی اور امانت دار ہی اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کردینی

اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر و اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی اونکی اور مہیب اور شجاع تہی پہلی آنحضرت سی چہپکر

آگی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان کاندہی پر چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیی اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب ان کا خاطر

تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور قریش کی حلقو پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون موہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روئی اوسکی ماں اور

یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ ہو بیوا اوسکی تو چاہیئی کہ آوی اور ملی مجہسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جاسکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس

رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ سال کی ہوئی بقول مشہور کے عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِیُّ خَلَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِبْنَتِہٖ رُقَیَّۃَ وَضَرَبَ لَہٗ بِسَہْمِہٖ

ت عثمان بیٹی عفان کے قرشی ہین پیچہی چہوڑ گئی تہی آنحضرت انکو مدینہ مین ذیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیی حصہ غنیمت کا حضرت رقیہ حضرت عثمان کی نکاح مین تہین جب حضرت

رقیہ بیمار تہین پس عثمان کو آنحضرت نی دیکہی بیمار داری اور خبر گیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین اونکا حصہ لگایا اور اسی اعتبار سی

کہ اونکو اہل بدر سی گنا اور شمار اونکا چہٹی سال مین ہی ہوا سال قبل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی

اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سے تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادو

کی دین سی نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجہکو جب تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان نی اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس

سے جدا نہین ہونیکا تو جو کچہہ چاہی کر جب حکم نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلعم کی پہلی زمانہ نبوت سی حضرت

عثمان کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ مرین پس کہا آنحضرت نی اگر

ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوا اونکی ایسا نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی

سبب سے ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور داڑہی اونکی موہہ پر تہی بڑی

ستہی خوبصورت لوگونمین اور فرمایا آنحضرت نی ام کلثوم کو کر نکاح کیا مینی تیرا ساتہہ دسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگونمین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ
باپ تیری محمد کی صلعم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کر سکتی تہی اور شہید ہوئی دار
مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیرا ن سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس کے اور بعضون نی اٹہاسی برس اور چہاسی برس کی بہی
کہی ہی عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ الْهَاشِمِیُّ ابن ابی طالب کے ہاشمی **ف** ح پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی کہ ساتہہ ہوا تہا یعنی بہائی چارہ ہی السنی ہوا تہا اور
خاوند فاطمہ زہرا رض کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوی دو ہاشمیونسی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ ہی اول
اسلام ہی لائی ہین اور کہا ہی علمائی کہ نبی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت تین برس کے تہی یا سات برس
کے اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابوتراب اونکی لقبونمین سی ہین اور تہی وہ میانہ قد نہایت گندم
گون مایل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تہی روشن چہرہ چمکتا جمال بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گہنگہی تہی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور بعض
تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی اور فتح باب ہوتی تہی جہان انکو جاتی
واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ علی نی نیزہ لیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا روز بدر کی اور کہا حاکم نی
کہ نیزہ لیا اونہون نی روز بدر کی اور سب غزوونمین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت
سحر کی ستروین رمضان سنہ چالیس مین اور عمر اونکی تریسٹہہ برس کے صحیح و مختار یہی ہی پہر جانا چاہیی کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مراتب تبدیہ کی پہر رعایت
کیا ترتیب حروف ہجایہ کا اِیَاسُ بْنُ بُکَیْرٍ ایاس بیٹی بکیر کی **ف** ح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سی ہی اور ایاس ساتہہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر
مین سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش با و فتح کاف اور جزم تحتانیہ کی تصغیر بکر کی اور بعضون نی روایت بخاری سی بکیر ساتہہ زبر ب اور تشدید کاف کی ضبط
کیا ہی یہہ لیثی ہین ہاجر ہین اور لیثی حاضر ہوئی بدر مین اور اون جہادونمین کہ بعد بدر کی ہین اور تہا اسلام اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین
اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی وفات اونکی سن چونتیس مین ہوئی بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مُؤَذِّنُ اَبِی بَکْرٍ
الصِّدِّیْقِ بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابوبکر صدیق **ف** ح موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم
اور بعضون نی ابو عامر اور ماں اونکی حمامہ ساتہہ زبر حا مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام مین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور خدا سیکی گئی
دین خدا مین اور آسان ہوا اونپر نکالنا روح کا او عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتہہ سی مارا گیا اسکا
طول ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی پس ابوبکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بیس سے اونکی فضیلت مین کہ آنحضرت
نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ و صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال سخت گندم گون دراز قد
بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارہین سال مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا ستر
برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین ہی گذرا ہی حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِیُّ ترجمہ اور حمزہ بیٹی عبد المطلب
کے ہاشمی **ف** ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ ہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی کہ جو والدہ تہین آنحضرت کی
پس یہہ خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکہا
مینی ملائکہ کو کہ غسل دیتی تہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ ہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہی وہ نزدیک خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان

بن حمزة بن عبد المطلب بن عبد الله و اسد رسوله اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِی بَلْتَعَةَ حَلِیفٌ لِقُرَیْشٍ ترجمہ حاطب بیٹے ابی
بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ بعد اوسکی ہوئی وفات پائی سال
تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھہ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا اَبُو حُذَیْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ
رَبِیعَةَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قریشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہہ ہی کہ وہ ہشام بن عتبہ بن ربیعہ بن
عبد شمس ہی فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلون کیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف اور تہا اسلام اونکا
پہلے داخل ہونیکی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور اوسکی بعد کی غزوونمین شہید ہوئی روز یمامہ کی اور عمر اونکی ترپن یا چون برس کی تہی حَارِثَةُ
بْنُ الرَّبِیعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح ربیع ساتہہ پیش ر کے اور زبر ب اور زیر ی مشددہ کے
اور بعضون نی ساتہہ زبر ر اور زیر ب اور تخفیف ی کی بہی ضبط کیا ہی اور صحیح اول ہی ترجمہ شہید ہوئی روز بدر کی اور یہہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا
تہا یعنی وقت شہید ہونیکی بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح ربیع نام اونکی ماں کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالونمین نہ قتال کرنیوالون
مین چنانچہ اسکو احمد و نسائی نی روایت کیا ہی اور حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگونمین سی کہ بلند جگہہ پر کہڑی ہی تو اوپر احوال دشمنون کی نظر
کرین اور نیچی والون کی نظارہ ساتہہ خبر دینی کی اور تشدید ظا کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو اور یہہ حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی مسجد مین
کہڑی تہی ناگہان ایک تیر پہنچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین اونکی لگا پس ماں اونکی آنحضرت کی پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق جانتی ہو
تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بیچ بہشت میری کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو اور کسقدر تعلق تہا مجکو ساتہہ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون اور اگر دوزخ
مین گیا تو دیکہو گی کیا کرتی ہون اور ایک روایت مین ہی اگر دوزخ مین ہی تو دیکہیگا خدا جو کچہہ کہ کرونگی مین واسطی اوسکی پس فرمایا آنحضرت نی ای
ام حارثہ وہاں ایک بہشت نہین ہی بلکہ بہت سی بہشتین ہین اور بیٹا تیرا بیچ فردوس اعلی مین ہی پس کہا اوسکی ماں نی کہ صبر کرونگی مین اوسپر خُبَیْبُ
بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ خبیب بیٹی عدی کی انصاری ف ح ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر ب پہلی کی اور جزم ی کی حاضر ہوئی بدر
مین اور قید کیا گیا غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کی ہجرت سی اور مکہ مین لیگئی اونکو مشرک پس خریدا اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نی اور خبیب نے قتل کیا تہا
حارث کا فر کو روز بدر کی پس خریدا خبیب کو حارث کی بیٹون نی تاکہ قتل کرین اوسکو پس رہی وہ قیدی اونکی پاس پہر سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین اور
اول سنت جو بیچ اسلام مین جاری ہوئی یہی ہی کہ پہنچی گئی ہین اور اول انہون نی جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہی چنانچہ مذکور ہی
درمیان صحیح بخاری مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچاوی تو پہنچا سلام میرا
اونکو صلی اللہ علیہ وسلم پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی راوی نی خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِیُّ
ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتہہ پیش خ معجمہ کی اور زبر نون کی اور جزم ی کی اور سین مہملہ کی آخر مین قریشی تہی اور مہاجرین اولین
سے تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین آئی اور بسبب زخم کی کہ رکہتی تہی جان دی اور وہ خاوند تہی
حفصہ عمر بن خطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ح رفاعہ ر کی زیر
سے بدری ہین اور باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی اور بہائی اونکا مالک بن رافع ہین اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور تمام جہادونمین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور حاضر ہوئی ساتہہ علی کی جنگ جمل اور جنگ صفین مین اور مرگئی بیچ اول امارت معاویہ کی رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِ
الْمُنْذِرِ اَبُو لُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ح یہہ اوس مین اور سردارونمین سی تہی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور تمام جہادون

اور بعضون نے کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئے بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نے اونکو مدینہ پر اور لگایا اونکا حصہ اصحاب بدر کی ساتہہ جیسا کہ حضرت عثمان کی لئی لگایا تہا اور وفات اونکی حضرت
علی کی خلافت مین ہوئی اور قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی داخلی نزول توبہ کی اور تقصیر سی کہ واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قصہ بنی نضیر کی مشہور
ہی اور آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابو لبابہ کہتی ہین یہہ نام اوسکا اوسی قصہ کو سبب سی ہی اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ زبیر بیٹی
عوام قریشی ف ح عوام ساتہہ تشدید واو کی ہین اور زبیر عشرہ مبشرہ مین سی ہین جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی قصی مین چار واسطی کر اور اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی
بیٹی آنحضرت کی پہپی اور ام المؤمنین خدیجہ پہپی اونکی ہین اور اسماء بیٹی ابو بکر کی بیوی اونکی اسلام لائی وہ اور سات اونکی صفیہ ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر اوسوقت
مین سولان برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچا نی ساتہہ دہوئین کی تا کہ ترک کرین دین اسلام کو لیکن نہ ترک کیا اونہون
نے اور ہجرت کی حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون مین ہمراہ آنحضرت کی اور ثابت رہی ساتہہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار کہ جو
کہینچی ہی راہ خدا مین اور تہی وہ سفید رو دراز قد سبک گوشت بہت بال والی گالی رخسارہ شہید ہوئی روز جمل کی سن چہتیس مین اور عمر اونکی چونسٹہہ برس
کی تہی اور دفن کیی گئی وادی السباع مین پہر لائی گئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہی اور مارا اونکو ابن جرموز نی کہ امیر المؤمنین علی کی لشکر
مین سی تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت دیجئی ساتہہ قتل زبیر کی حضرت علی نی کہا بشارت دیجئی ساتہہ آگ دوزخ کی اور قصہ اونکی قتل کا احادیث میں جیسی کتاب المغازی آیا ہی
زَیْدُ بْنُ سَہْلٍ اَبُوْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت اونکی ابو طلحہ انصاری نسبت ف ح زا راء مضموم ہوئی عقبہ مین ساتہہ ستر نفر کی اور حاضر
ہوئی بدر مین اور اور غزوون مین کہ بعد بدر کی ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابو طلحہ ہی مشہور تہی اور وہ خاوند تہی ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین اور تیر اندازی مین
مین مشہور تہی اور آنحضرت نی فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین ہی سو مردون سی اور ایک روایت مین ہی ہزار مرد سی اور بہائی
چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کی اور تہی یہہ انصار کی سردار دنین سی اور اونکی توانگر دنین سی اور اونکی لئی فضائل بہت ہین
اور وفات ہوئی اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی اَبُوْ زَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ابو زید انصاری ف ح یہہ ہی ایک صحابی ہین اونمین سی کہ
جنہون نے قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچا دنین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین مشہور تہی ساتہہ سعد قاری کی اور
اونکی نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعضون نی کہا سعد بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّہْرِیُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کی زہری
ف ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدائی اسلام مین ابو بکر صدیق کی
ہاتہہ پر ستران برس کی عمر مین اور بعضون نی کہا انیس برس کی عمر مین اور اونہون نی کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور
اول شخص تہی کہ پہینکا تیر راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نی واسطی اونکی اپنی ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا
تیر پہینک ای سعد اور ماں باپ میری فدا ہون تجہہ پر اور تہی وہ ٹہنگنی فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اونکی گندم گون پست بینی بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل میں
کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کیی گئی بقیع مین سن پچپن مین یا اٹہاون مین معاویہ کی عہد مین کہ تہی وہ
ستر برس کی تہی اور بعضون نی کہا بیاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ مین سب سی پیچہی مری ہین اور فتح کیی گئی اونکی ہاتہہ پر ملک عجم کی اور گری اونکی سعی سی
بنیاد کسری کی سرداری کی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ح ساتہہ زبر خ معجمہ اور جزم
واو کی بنی عامر بن لوی سی تہی اور بعضون نی کہا حلیف یعنی ہم قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالون سی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون نی کہا حاضر
ہوئی بدر مین اور مری مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ الْقُرَشِیُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹا عمرو بن نفیل کی قریشی ف
ح نفیل ساتہہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہی اور یہہ قریشی عدوی ہی عشرہ مبشرہ سی بہنوئی عمر بن الخطاب کی

قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی انکی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادونمین ہمراہ آنحضرت صلعم کے اور تہی غزوہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ کی کہ واسطی خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جسیم ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت کی گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس برس کی عمر مین اور کہا دیکہا مینی اپنی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام لانی پر اور اسلام لائی مین بیوی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلی بہن بہائی عمر بن الخطاب کے اور مری دہ عقیق مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچہہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین دین ابراہیم اختیار کیا تہا اور ذبیح مشرکون کی سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سی بہی پہلی اوترنی وحی کی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی ہین سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہادونمین حاضر ہوئی اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کی ثابت رہی اور بعد آنحضرت صلعم کے مصاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رہی امیر المومنین نی انکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علی نی اونپر نماز ادا کی ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْهُ ترجمہ ظہیر بیٹی رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ظہیر ساتہہ زبر ظ معجمہ کی اور ملا علی نی کہا ساتہہ تصغیر کے اور بہائی ظہیر کے خدیج بن رافع اور ملا علی نی کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظا کی اور زیر ہ مشدد کی دونون اہل بدر سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد بدر کی ہوئی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہی طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبایل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کی زہری ف ح اولاد زہرہ بن کلاب کے جمع ہوتی ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ مین چہہ واسطی کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئی دس برس بعد سال فیل کی اسلام لائی ابو بکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام مین اور اونکی ماں بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نی حبشہ کو دو ہجرت اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت رہی روز احد کی اور پہنچی اونکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نی اونکی پیچہی نماز ایک سفر مین اور تمام کی آپ نی نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جیسی حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹونپر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ رخ دراز قد ناک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیرون کی کہ اونکی پانوئین لگی تہی اور تہی اغنیاء صحابہ سی اور وقت ہجرت کی مکی مدینہ کو فقیر تہی اور یہہ خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو چار بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک کے لیے اہل بدر مین چار چار سو دینار کے دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی اکہڑا اور ساتہہ تبر پر یہان تک پہنچی ہر ایک کو اسی اسی ہزار درہم اور جب سنے اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرماتا دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اور پہنچی ہین اوسمین بطریق حبو کی کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کیا ساتہہ تمام قافلے کے کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ بالانون اور جہولون سمیت بسبب شکرانہ اوس بشارت دخول جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کو دراز ادا کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہی کہ وقت وفات کی وہ بیہوش ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئی میری پاس دو فرشتی سخت و درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہین ہم پس دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون نی کہا لیجاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین جسوقت کہ مانکی پیٹ مین تہا روایت کیا اوسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی عہد مین

اور وفات پائی حضرت عثمان کی خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا ای ابن عوف کر صاف چشمہ کو وردی را ندیدی منا قب اوئکی
بہت ہیں اور اونکی اسلام لانیکا قصہ عجیب ہے اسماء الرجال میں اوسکو نقل کیا ہی یہی عُبَیْدَۃُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیّ ترجمہ عبیدہ بیٹے
حارث کی قریشی ہیں شارح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضوں نے کہا کہ ابو معویہ عبیدہ بیٹے حارث کی بیٹے عبد المطلب کے بیٹے عبد مناف کی آنحضرت سی
دس برس بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنیکی دار ارقم میں اور ہجرت کی اونہوں نے ساتھہ دو بہائیوں اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور لڑی
روز بدر کی ولید بن عتبہ سی اور دو دو چوٹیں ہوئیں درمیان اونکی اور ماری عبیدہ اوس کو اور مار گرایا ولید بہی اوسی روز روایت کی اونسی علی
بن ابیطالب نے عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیّ ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کی انصاری شارح انصار کی سردار وں میں سی تہی حاضر ہوئی
عقبہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ میں اور حاضر ہوئی بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہہ ایک شخص تہی اونمیں سی کہ جنہوں نے جمع کیا قران کو رسول خدا
صلعم کی عہد میں اور تہی دراز قد جسیم خوبصورت بہیجا اوسکو عمر نے شام میں قاضی و معلم کر کے پس حمص میں اقامت کی بعد ازاں فلسطین میں آرہی اور
رملہ میں وفات پائی اور بعضوں نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور بعضوں نے کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی رہی
عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِیْفُ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی شارح انصاری ہیں حاضر ہوئی بدر میں اور سکونت
اختیار کی مدینہ میں اور اولاد مری مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ کی اور تہی قدیم الاسلام اور یہہ اون لوگوں میں سی ہیں کہ نازل ہوئی اونکی حق میں وتولوا
اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکہتا ہی تو انکہیں اونکی کہ جاری ہیں اونسی آنسو اور روایت کی حضرت سی ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہوں میں تم پر فقر سی
ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا سی الخ عُقْبَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیّ ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کی انصاری شارح کنیت اونکی ابو مسعود ہی اور
بدری ہیں مشاہیر صحابہ سی حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ میں اور جمہور کہتی ہیں کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہاں رہتی تہی نہ بسبب حاضر ہونیکی
جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی کی خلافت میں اور بعضی کہتی ہیں بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس میں عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ الْعَنَزِیّ ترجمہ
عامر بیٹے ربیعہ کی عنزی شارح ساتھہ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کے اور زی کی نسبت ہی عنزہ کیطرف کہ اونکی اجداد سی ہی اور جامع الاصول میں العنزی
ساتھہ عین مہملہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور سہلیی سکی نسبت میں عدوی بہی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونوں
ہجرتیں اور حاضر ہوئی بدر میں اور سب جہادوں میں اور اسلام لائی پہلی عمر رض کی اور وفات پائی سن بتیس یا تینتیس میں اور قول اول مشہور ہی
اور ثانی موافق تر ہی ساتہہ اوس مضمون کی کہ کاشف میں کہا کہ مری پہلی عثمان کی عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیّ ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کی انصاری
شارح حاضر ہوئی بدر میں اور وہ شخص ہیں کہ نگاہ رکہا اونکو زنبوروں یعنی بھڑوں نے جس وقت کہ چاہا مشرکوں نے کہ سر اونکا کاٹ لیویں بسبب اس کی
کہ مارا تہا اوسنی کسی سردار کو اونکی سرداروں میں سی اور اوسنی دعا کی تہی خدا عز و جل سی کہ ہاتہہ مشرک کا مجہکو نہ پہنچی پس بہیجا خدا وند تعالی
نے زنبوروں کو پس بچایا اونکو مشرکوں کی ہاتہہ سی اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو لیگئی اور یہہ قصہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم
عمر بن الخطاب کے ہیں رضی اللہ عنہما عُوَیْمُ بْنُ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیّ ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کی انصاری شارح حاضر ہوئی دونوں عقبوں اور
بدر میں اور تمام غزووں میں اور وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر اونکی پینسٹھ یا چہاسٹھ برس کی ہوئی رضی اللہ عنہ
عِتْبَانُ بْنُ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیّ ترجمہ عتبان بیٹے مالک کی انصاری شارح حاضر ہوئی بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور اونسی روایت کی انس بن مالک اور محمود بن ربیع نے اور تہی وہ نابینا اور قصہ اونکی عذر کرنیکا آنیسی مسجد میں اور آنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اونکی گہر اور ادا کرنی نماز کا اونمیں تاکہ اوسکو جگہہ نماز کی بکڑیں مذکور ہی صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہیں معویہ کی زمانہ میں وفات پائی

قُدَامَۃُ بْنُ مَظْعُوْنٍ ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ساتہہ پیش میم اور جزم ظا معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتہہ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی
قریشی ہین ماموں عبداللہ بن عمر کی رضی اللہ عنہم ہجرت کی حبشہ ہین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل
کیا اونکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبداللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چھتیس ہین اڑسٹھہ برس کی عمر مین قَتَادَۃُ
بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ
مفسر حافظہ خوب کہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہہ قتادہ
صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادونمین مری سنہ تئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رض نی اور یہی فضلاء صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ
عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن الجموح ف ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر
مین وہ اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہہ معاذ بن عفراء کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنایم مین ہو چکا
مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفراء کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتہہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو و تشدید
کی اور عفراء ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور مد ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی
باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور ماری گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفراء کی دونون
اہل بدر سی ہین اور ونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَۃَ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کے
ابو اسید انصاری ف ح ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادونمین
اور وہ ساعدی ہین مری سنہ ساٹہہ مین پچہتر یا اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریونمین سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ
بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کے بیٹی عبد مناف کی ف ح ع مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین
اور زبر طا کی اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید ب کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور جہادونمین
کہ بعد اونکی ہوئی اور یہہ وہی ہین کہ کہا عائشہ رض کی حق مین جو کچہہ کہ کہا قصہ افک مین یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلعم نی اون لوگونمین کہ درے
لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ
الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتہہ پیش میم کی اور تخفیف رای پہلی کی اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر با کی مرارہ بیٹی
عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہہ اونہین تینونمین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال
بن امیہ اور تیسری یہہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عز وجل نی اور نازل کی آیتین قرآن کی اونکی حق مین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ
عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ و تشدید ی کی یہہ
ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کی اور اسی سبب سی کہا جاتا ہی اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادونمین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین
اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر کی اور شہید ہوئی دونو مثل روز یمامہ کی حضرت
صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِیُّ حَلِيْفُ بَنِیْ زُهْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ
اور کندی ساتہہ زبر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سی کہتی
ہم قسم ہوئی وہ اسود بن عبد یغوث زہری سی اس سبب سی زہری کہا اور اونکو ابن الاسود بہی اسی سبب کہتی

بعد پانچ آدمیونکی چھٹی یہہ اسلام لائی اور بہت بزرگ اور نیک تہی اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین روایت کی ہین اونسی حدیثین علی بن ابیطالب
اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین سنہ
تینتیس مین اور عمر اونکی ساتہہ برس کی ہوئی اور نماز اونکی پڑہی عثمان بن عفان نی **هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ** ترجمہ ہلال بیٹی امیہ
کے انصاری **ف** ایک صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی اور قذف یعنی بہتان
زنا کیا اپنی بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ رضی
اللہ اونسی سب سی **فائدہ جلیلہ** جاننا چاہی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نی تین سو پندرہ اور بعضون نی تین سو تیرہ جنکا
تین سو پندرہ اور سترہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کئی ہین جنمین سینتالیس تو یہی ہین اور باقی اور اور جعفر بن حسن بن
عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ مشتمل اسمار مبارکہ انکی مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو
سینتیس لکہی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی یہہ گنتی اشخاص بدر کی یہہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ صاحب استیعاب
نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسمار مبارکہ مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسمار مبارکہ
کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن بلفظ دعا و توسل کر لکہا ہی یعنی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین اوسکی ایک دعا طویل مشکل المعانی لکہی تہی اس عاجز نی بجای
اوسکی ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی ہی تو کہ بہت مفید ہو پس اول توجہ اونکی فضائل مین سی سننا چاہی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی
اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبان پر کہ فرمایا اونکی حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی بتحقیق واجب ہوئی تمہاری لیی جنت اور اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نی بخشدی اونکی لیی اگلی پچہلی گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو
اسلیی کہ جب واقع ہوا واقع ہوا بخشا گیا اگرچہ مترتب ہوا اوسکی فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیا مین اور اور اونکی فضائل مین سی یہہ ہی کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتہہ
اونکی جنگ بدر مین اور قتال کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی اعداد جنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکی اسمار کی یہہ ہین کہ کہا برہان حلبی
نی اپنی سیرت مین اور ذکر کیا داودی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کی قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی
اور کہا شیخ عبد اللطیف نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علمانی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت نامون اونکی اور بلا شبہہ بہت مریضون نی
مانگی اللہ تعالی سی شفا بوسیلہ اہل بدر کی بیچ شفار بیماریون اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سی اور کہا بعضی عارفین نی کہ نہین رکہا مینی ہاتہہ اپنا بیمار کی
سر پر اور پڑہی مینی نام اونکی بہ نیت خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیتا اللہ اوس سی اور کہا بعضون نی
کہ تجربہ کیا مینی اونکی نامونکا بیچ امور مہمہ کی از روی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی مینی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت کیا گیا جعفر
بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام
مہمات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور رضا اور رضوان گہیر لیتی
ہین بندہ کو جبکہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ نامون اونکی اور تحقیق جسنی ذکر کیا اونکو ہر روز مین ور سوال کیا اللہ تعالی سی بوسیلہ اونکی
...نا لائق ہی اوسکی لیی کہ ذکر کری اونکا بیچ قضار مہم کی یہہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنی نام ہر ایک
...علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسیطرح اونکی اخر تک پس احسن ہی بہت دعا
...ہر کت نامون اونکی کی لکہی ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا جاتا ہی اونکی اسمار مبارک کا ہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُهَاجِرِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ
بْنِ عُثْمَانَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِيِّ خَلَّفَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَبِسَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ
الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٍ لِقُرَيْشٍ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ
قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَكَانَ فِي النَّظَّارَةِ وَبِسَيِّدِنَا خُبَيْبِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
رِفَاعَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِيْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ
بْنِ مَالِكٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيْهِ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ
مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَيْدَةَ بْنِ
الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِيْفِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَبِسَيِّدِنَا
عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ الْعَنْزِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عُوَيْمِ
بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَيِّدِنَا قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَيِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ اُسَيْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَبِسَيِّدِنَا مُرَارَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ زُهْرَةَ وَبِسَيِّدِنَا هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَبِيْ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْاَشْهَلِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَنَسِ
بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
اَسْوَدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ غَنْمٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا اِيَاسِ بْنِ وَدْفَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْهَاشِمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ الْاَنْصَارِيِّ
الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشِيْرِ بْنِ اَبِيْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا جَبْرِ بْنِ
اَبِيْ جَبْرٍ الْجُهَنِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَشُوْشِ بْنِ عَمْرٍو الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا بَحَّاثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمِ بْنِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ مَوْلٰى بَنِيْ غَنْمٍ وَبِسَيِّدِنَا تَمِيْمٍ مَوْلٰى خِرَاشِ
بْنِ الصِّمَّةِ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْجِذْعِ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ هَزَّالِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا
ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ

ثابت بن خنساء النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن اقرم الانصاري حليف بني عمرو بن عوف وسيدنا ثابت بن زيد
الاشهلي الانصاري وسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي وسيدنا ثابت بن عامر الانصاري وسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري
وسيدنا ثابت بن الحرث الانصاري وسيدنا ثعلبة بن غنمة الانصاري وسيدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدي الانصاري وسيدنا
ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري وسيدنا ثعلبة بن حاطب الانصاري وسيدنا ثقف بن عمرو الاسلمي وسيدنا جابر
بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري الاشهلي وسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الانصاري وسيدنا جبار بن
صخر الانصاري وسيدنا جبير بن اياس الانصاري الزرقي وسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الانصاري وسيدنا
حارثة بن مالك الانصاري الزرقي وسيدنا حارث بن حمير الاشجعي الانصاري وسيدنا حارثة بن حمير الانصاري
وسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي وسيدنا الحارث بن عتيك النجاري وسيدنا الحارث بن قيس الانصاري وسيدنا
الحارث بن اوس الانصاري وسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري وسيدنا الحارث بن النعمان القيسي وسيدنا
الحارث بن النعمان بن خرمة الخزرجي الانصاري وسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري وسيدنا الحلم بن عمرو الثمالي
وسيدنا حبيب مولى الانصار وسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي وسيدنا حاطب بن عمرو الاوسي وسيدنا حرام
بن ملحان النجاري وسيدنا الحباب بن المنذر الانصاري السلمي وسيدنا خالد بن البكير وسيدنا خالد بن العاصي
قتل يوم بدر وسيدنا خالد بن قيس الانصاري العجلاني وسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الانصاري وسيدنا خلاد بن سويد
الانصاري الخزرجي وسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري وسيدنا خارجة
بن زيد الانصاري الخزرجي وسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي وسيدنا خباب بن الارت الخزاعي وسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان وسيدنا خريم بن فاتك الاسدي وسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي وسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي وسيدنا خبيب بن اساف الانصاري وسيدنا خوات بن جبير الانصاري وسيدنا خيثمة بن الحارث
الانصاري وسيدنا خليفة بن عدي الانصاري وسيدنا خليدة بن قيس الانصاري وسيدنا ذكوان بن عبد قيس الانصاري
وسيدنا ذي مخبر الحبشي وسيدنا ذي الشمالين الخزاعي وسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي وسيدنا رافع بن
الحارث الانصاري وسيدنا رافع بن المعلى الانصاري وسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري العوفي وسيدنا رافع بن
سهل الانصاري وسيدنا رافع بن يزيد الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري وسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري
وسيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني وسيدنا ربيعة بن اكثم الانصاري وسيدنا
ربيع بن اياس الانصاري واخيه وسيدنا رخيلة بن ثعلبة الانصاري البياضي وسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
وسيدنا زيد بن حارثة الكلبي وسيدنا زيد بن اسلم العجلاني الانصاري وسيدنا زيد بن الدثنة الانصاري
البياضي وسيدنا زيد بن عاصم المازني الانصاري وسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي وسيدنا زياد بن
عمرو الانصاري وسيدنا زياد بن كعب الانصاري وسيدنا زاهر بن حرام الاشجعي وسيدنا الطليب بن عمرو القرشي
...نا الطفيل بن الحارث المطلبي واخيه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا

كعب بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا ۱۵۸ كعب بن زيد النجار الانصاري وسيدنا ۱۵۹ كعب بن جماز الانصاري
وسيدنا ۱۶۰ كناز بن حصن الانصاري وسيدنا ۱۶۱ محمد بن مسلمة الانصاري وسيدنا ۱۶۲ معاذ بن عفراء الانصاري
وسيدنا ۱۶۳ عوف بن العفراء قتل يوم بدر وسيدنا ۱۶۴ معوذ وسيدنا ۱۶۵ معاذ بن ماعص الانصاري وسيدنا ۱۶۶ مالك
بن عميلة العبدري وسيدنا ۱۶۷ مالك بن قدامة الانصاري وسيدنا ۱۶۸ مالك بن رافع العجلاني وسيدنا ۱۶۹ مالك بن عمرو
السلمي وسيدنا ۱۷۰ مالك بن امية بن عمرو السلمي وسيدنا ۱۷۱ مالك بن ابي خولي العجلاني وسيدنا ۱۷۲ مالك بن نميلة
الانصاري وسيدنا ۱۷۳ معمر بن الحارث الجمحي وسيدنا ۱۷۴ محرز بن نضلة الاسدي وسيدنا ۱۷۵ محرز بن عامر الانصاري
وسيدنا ۱۷۶ معن بن يزيد السلمي وسيدنا ۱۷۷ معبد بن قيس الانصاري وسيدنا ۱۷۸ المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي و
سيدنا ۱۷۹ المنذر بن الاوسي الانصاري وسيدنا ۱۸۰ المنذر بن قدامة الانصاري وسيدنا ۱۸۱ معتب بن الحمراء الانصاري
وسيدنا ۱۸۲ معتب بن بشير الانصاري وسيدنا ۱۸۳ مصعب بن عمير القرشي وسيدنا ۱۸۴ مبشر بن عبد المنذر الاوسي
وسيدنا ۱۸۵ مليل بن وبرة الانصاري وسيدنا ۱۸۶ مهجع بن صالح مولى عمر بن الخطاب وسيدنا ۱۸۷ مدلاج بن عمرو السلمي
وسيدنا ۱۸۸ نوفل بن ثعلبة الانصاري وسيدنا ۱۸۹ النعمان بن عبد النجاري وسيدنا ۱۹۰ النعمان بن عصر الانصاري وسيدنا
۱۹۱ النعمان بن عمرو الانصاري وسيدنا ۱۹۲ النعمان بن ابي خزمة الانصاري وسيدنا ۱۹۳ النعمان بن سنان الانصاري وسيدنا
۱۹۴ نضر بن الحارث الانصاري الظفري وسيدنا ۱۹۵ نحات بن ثعلبة الانصاري وسيدنا ۱۹۶ نعيمان بن عمرو النجاري وسيدنا ۱۹۷ صهيب
بن سنان الرومي وسيدنا ۱۹۸ صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخيه ۱۹۹ مالك بن امية وسيدنا ۲۰۰ الضحاك بن حارثة الانصاري
وسيدنا ۲۰۱ الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وسيدنا ۲۰۲ عبد الله بن ثعلبة الانصاري وسيدنا ۲۰۳ عبد الله بن جبير
الانصاري وسيدنا ۲۰۴ عبد الله بن الحمير الاشجعي وسيدنا ۲۰۵ عبد الله بن رواحة الانصاري وسيدنا ۲۰۶ عبد الله بن رافع
الانصاري وسيدنا ۲۰۷ عبد الله بن ربيع الانصاري وسيدنا ۲۰۸ عبد الله بن طارق الانصاري وسيدنا ۲۰۹ عبد الله بن
كعب الانصاري وسيدنا ۲۱۰ عبد الله بن مظعون الجمحي وسيدنا ۲۱۱ عبد الله بن النعمان الانصاري وسيدنا ۲۱۲ عبد الله
بن عبد الله بن سلول الانصاري وسيدنا ۲۱۳ عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وسيدنا ۲۱۴ عبد الله بن عامر الانصاري
وسيدنا ۲۱۵ عبد الله بن عمير الانصاري وسيدنا ۲۱۶ عبد الله بن عبس الخزرجي وسيدنا ۲۱۷ عبد الله بن سلمة العجلاني و
سيدنا ۲۱۸ عبد الرحمن بن كعب المازني وسيدنا ۲۱۹ عبد الرحمن بن جبر الانصاري وسيدنا ۲۲۰ عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري
وسيدنا ۲۲۱ عبد الرحمن بن سهل الانصاري وسيدنا ۲۲۲ عبيد بن اوس وسيدنا ۲۲۳ عبيد بن زيد الانصاري وسيدنا
۲۲۴ عبد ربه بن حق الانصاري وسيدنا ۲۲۵ عبد ياليل بن ناشب الليثي وسيدنا ۲۲۶ عباد بن عبيد التيهان وسيدنا ۲۲۷ عباد بن
قيس الانصاري وسيدنا ۲۲۸ عمير بن حرام الانصاري وسيدنا ۲۲۹ عمرو بن قيس الانصاري وسيدنا ۲۳۰ عمرو بن ثعلبة الانصاري
وسيدنا ۲۳۱ سفيان بن بشر الانصاري وسيدنا ۲۳۲ سالم بن عمير الانصاري وسيدنا ۲۳۳ سنان بن سنان الاسدي وسيدنا
۲۳۴ سماك بن خرشة الانصاري وسيدنا ۲۳۵ سهل بن حنيف الانصاري وسيدنا ۲۳۶ سهيل بن رافع الانصاري وسيدنا ۲۳۷ السائب
بن مظعون الجمحي وسيدنا ۲۳۸ ابي بن كعب الانصاري النجاري وسيدنا ۲۳۹ ابي معاذ

[٢٤١] وَبِسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٢] عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٣] عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٤] عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٥] عَتِيْكِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٦] عَنْتَرَةَ السُّلَمِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٧] عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٨] فَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٤٩] غَنَّامِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٠]
الْفَاكِهِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥١] قَيْسِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٢] قَيْسِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٣]
قَيْسِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٤] قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٥] سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٦] سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٧] سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٨] سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ
الْاَنْصَارِيِّ الزُّرَقِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٥٩] سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٠] سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦١]
سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَوْفِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٢] سُلَيْمِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٣] سُلَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٤] سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٥] سُلَيْمِ بْنِ مِلْحَانَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٦] سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ
الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٧] سَلَمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٨] سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٦٩]
سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ الْقُرَشِيِّ الْفِهْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٠] سُوَيْدِ بْنِ مَخْشِيٍّ الطَّائِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧١] سَلِيْطِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٢]
سَلِيْطِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٣] سُرَاقَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٤] سُرَاقَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ
النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٥] سُبَيْعِ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٦] سَوَادِ بْنِ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٧] سَعِيْدِ بْنِ
سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ الْاَشْهَلِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٨] شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُوْمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٧٩] شُجَاعِ بْنِ اَبِيْ وَهْبٍ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ عَبْدِ شَمْسٍ
وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٠] هَانِئِ بْنِ نِيَارٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨١] هِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰى الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٢] هِلَالِ بْنِ خَوْلِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٣]
هُمَامِ بْنِ الْحَارِثِ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٤] وَهْبِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الْفِهْرِيِّ الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٥] وَدِيْعَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٦] يَزِيْدَ بْنِ
الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٧] يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٨] اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٨٩] اَبِي الْحَمْرَاءِ مَوْلٰى اٰلِ
عَفْرَاءَ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٠] اَبِي الْخَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩١] اَبِيْ خُزَيْمَةَ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٢] سُلَيْمٍ
اَبِيْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْسِيٍّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٣] اَبِيْ مُلَيْلٍ الضَّبْعِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٤] اَبِي الْمُنْذِرِ بْنِ
يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٥] اَبِيْ نَمْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٦] اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
الْقُرَشِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٧] اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَزِيْدَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٨] اَبِيْ عَبْسٍ
الْحَارِثِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٢٩٩] يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ السُّلَمِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٠] اَبِيْ اُسَيْدٍ
السَّاعِدِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠١] اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ الْاَنْصَارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٢] اَبِي الْاَعْوَرِ
بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٣] سَعْدِ بْنِ سُهَيْلٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٤] سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٥] سَعْدِ بْنِ خَوْلِيٍّ مَوْلٰى حَاطِبِ
بْنِ اَبِيْ [illegible] [٣٠٦] [illegible]
[illegible]لِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٧] سَلَمَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِيِّ
[illegible] الْفَخْرِيِّ وَبِسَيِّدِنَا [٣٠٩] اَبِيْ [illegible] الْاَنْصَارِيِّ

وَبِسَیِّدِنَا اَبِی فُضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرِ الْمُهَاجِرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا طَلْحَۃَ بْنِ
عُبَیْدِ اللّٰہِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سِمَاکِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

بَابُ ذِکْرِ الْیَمَنِ وَالشَّامِ وَذِکْرِ اُوَیْسِ الْقَرَنِیِّ

یہہ باب ہی بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کی فــ ح یمن ساتہہ دو زبر ونکی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی دائین کعبہ کی ہی اور یمنی اور یمان اور یمانی ساتہہ تخفیف ہی کی منسوب طرف یمن کی اور بعضون نی ساتہہ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائین طرف کعبہ کی ہین اور شام جانب چپ کو کہتی ہین جیسیکہ یمن جانب راست کو اور شام ساتہہ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونون طرح آیا ہی اور قرن ساتہہ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہی یمن کی شہرون مین سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتہہ جزم ر کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طایف کی اور نام ہی وہانکی ساری جنگل کا اور خطا کی ہی جو ہر نی بیچ حرکت دینی ر کی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اوسکی ہی کہ اویس منسوب ہین طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہی اونکی دادا اونمین سی کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا یَّاْتِیْکُمْ مِّنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لَا یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَّہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا اللّٰہَ فَاَذْهَبَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ خَیْرَ التَّابِعِیْنَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ وَلَہٗ وَالِدَۃٌ وَکَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَمُرُوْہُ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی عمر بن خطاب سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس نہ چہوڑیگا یمن مین سوای مان اپنی کی فــ ح معنے اسکی یہہ ہین کہ نہین ہی اوسکی لیی اہل وعیال یمن مین سوای مان کی اور نہین باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نی ترجمہ تحقیق تہی اوسکی بدن مین سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سی پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی فــ ح یہہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیی ہو جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہہ اوسمین سی چہوڑا گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اونکا یعنی لوگون سی مارے شرم کی اور اسیلیی وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت وخلط کو فــ ح اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ بسبب دعا کرنی اونکی تہا کہ دعا کی تہی خداوندا چہوڑ میری جسم مین کچہہ اوسمین سی کہ یاد کرون مین بسبب اوسکی نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملی اویس سی تم مین سی پس چاہی کہ وہ بخشش طلب کری تمہاری لیی یعنی چاہیی کہ درخواست کری وہ شخص ویسی کہ بخشش طلب کری وہ اوسکی لیی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا عمر نی سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق بہترین تابعین ایک شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیی ماں ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوسکی کہ استغفار کری تمہاری لیی نقل کی یہہ مسلم نی فــ ح بہترین تابعین الخ اس سبب سی کہ حضرت کی زمانہ مین تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم رہی تہی اور اسمین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیی اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیی اہل خیر وصلاح سی اگرچہ ہو طالب فاضل اونسی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ واسطی خوش کرنی اویس کی ذکر فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ توہم کری کہ اویس نی تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سی اسلیی کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر مان کی اور نیکی کرنی کی ساتہہ اوسکی اور یہہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین

میں اور امام احمد بن حنبل سی منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرایع کی ہی اور یہہ منافات نہیں رکہتا
ہی خیریت اور افضلیت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کی اور قاموس میں کہا کہ اویس بن عامر سادات تابعین میں ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث
بہی محمول ہی اسپر اور جاننا چاہیی کہ اخبار و آثار بیچ شان اویس قرنی رض کی آئی ہیں کہ سیوطی نی جمع الجوامع میں ذکر کیی ہیں بعضی ہی اونکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ
باعث طوالت کا ہوا لیکن کہ نزدیک ذکر کرنی اولیائی خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی اسیر بن جابر نی کہا تہی عمر بن الخطاب رض کہ
جب آتی اونکی پاس مدد اہل یمن سی پوچہتی اونسی کہ آیا تم میں اویس بن عامر ایک شخص ہی اوسوقت کہ اویس درمیان اونکی پہونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن
عامر ہی کہا اویس نی ہان میں اویس بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پہر تو اچہا ہوا تو اوتنی مگر
جگہ درہم کی کہا ہان کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہان کہا عمر رض نی کہ سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہہ مدد اہل یمن کی مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی ہی اوتنی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوتنی اگر قسم کہاوی خدا
پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہوسکی تجہی تو استغفار طلب کرنا اوتنی پس استغفار کر میری لیی ای اویس کہا اویس نی کہ مجہہ جیسا استغفار کری آپکی لیی ای امیر المومنین
کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نی عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہاں جایا چاہتا ہی تو کہا اویس نی چاہتا ہوں میں کہ کوفہ کو
جاؤں کہا کیا کچہہ لکہوں تیری لیی عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پہچاننی کی یعنی عاجزوں اور گمنام لوگوں سی رہوں تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک
شخص اشراف یمن سی حج کو آیا اور ملاقات کی عمر رض سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑا میں نی اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نی
حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کی پاس آیا اور استغفار طلب کی اوسنی اویس نی کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح
سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نی کہ استغفار کر تو میری لیی ہی اور حدیث عمر کی پڑہی اور استغفار کی اویس نی اوسکی لیی پس پہچانا لوگوں نی اویس کو اور دریافت
کی حقیقت حال اونکی پس وہانسی باہر نکلی اور روایت کی یہہ ابن سعد نی طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ میں اور بیہقی نی دلایل میں
اور ایک اور روایت میں بہی اسیر بن جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسی اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق
ہوتی لوگ اور ایک جماعت اپنی جگہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتیں کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتیں کرتی نہیں سنا میں نی پس
جایا کرتا میں اوسکی پاس پس ایک روز نہ پایا میں نی اوسکو پس کہا میں نی اپنی یاروں سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہہ ہمارے اور باتیں کرتا تہا آخر
اور ایسی پس کہا ایک شخص نی قوم میں سی کہ ہاں پہچانتا ہوں میں اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا میں نی پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا ہاں پہچانتا ہوں پس گیا میں
ساتہہ اوسکی اور کہٹکہٹایا میں نی دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا میں نی ای بہائی میری کس چیز نی باز رکہا تجکو ہم سی کہا برہنگی نی اور تہی یار اوسکی
کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسی اور ستاتی تہی اوسکو کہا میں نی لی یہہ چادر اور اوڑہ کہا مت دی یہہ اسلیی کہ جب لوگ دیکہینگی اس کپڑی کو میری تن پر تو ایذا
دینگی مجکو پس مبالغہ کیا میں نی یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگوں کی سامنی پس کہا لوگوں نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑی اور کس سی چہین
لیا ہی یہہ کہا اویس نی یعنی اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہیں پس کہا میں نی لوگوں سی کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سی اور کیوں ایذا دیتی
ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنی پس بہت درشت وبکسا کی میں نی اونکو اپنی زبان سی پہر بقضا الہی اہل کوفہ حضرت عمر کی پاس آئی پس آیا درمیان
ان کی ایک شخص اونمیں سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوسی پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن میں سی کوئی ہی پس لائی وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سی
پس کہا عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان میں تہی کہا عمر نی کہ سنا ہی میں نی کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ میں اوس شخص
نی کہا ایسا شخص میں درمیان ہمارے ہی اور نہیں پہچانتی ہیں ہم اوسکو کہا عمر نی کہ ہاں ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار وخراب کہا اوس شخص نی

کہ درمیان ہماری ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹھٹھا کیا کرتی ہین ہم اوسسے کہا عمر نے کہ مل تو اوسسے اور نہین دیکھتا ہون مین تجھکو کہ ملیگا تو اوسسے پس متوجہ ہوا وہ
شخص اویس کیطرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلی اسکی کہ جاوے اپنی اہل و عیال مین پس کہا اوسکو اویس نے کہ یہہ عادت تیری ساتہہ میری کہانسے
ہی کہا اوسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی ہی کہ تیری حق مین ایسا ایسا کچھ کہتی ہی بخش مجکو ای اویس جو کچھ کہ کیا ہی مینے ساتہہ تیری قسم ٹھٹھی اور
بی ادبی سی اور استغفار کر میری لیے کہا اویس نے کرتا ہون مین بشرطیکہ تو نہ کہی کسی سی جو کچھ کہ سنا ہی تونے عمر سے پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر نے
اس خبر کا ہی بعد اسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ مین روایت کیا اسکو ابن سعد نے طبقات مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین اور بیہقی نے دلایل مین اور ابن عساکر نے تاریخ
مین اور اور روایت مین آیا ہی یحیی بن سعید سے کہ اونہون نے سعید بن المسیب سے اونہون نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمرؓ نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا مینے لبیک وسعدیک یعنی حاضر ہون اور جو حکم ہو بجالاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا مینے کہ کسی کام کو
بہیجین گے مجکو آنحضرتؐ فرمایا ای عمر میری امت مین ایک شخص ہوگا کہ اوسکو اویس قرنی کہینگی پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد مین یعنی برص پس دعا کریگا
خدا سے پس دور کردیگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک دہبہ اوسکی پہلو مین رہ جائیگا جب دیکھیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عز وجل کو پس جب ملی تو اوسسے تو کہنا
اوسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اوسکو دعا کری تیری لیے پہلی کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوے خدا پر سچا کرے اوسکو
خدا شفاعت کریگا مانند ربیعہ اور مضر کی لیے کہ نام دو قبیلونکی ہین کہ بہت لوگ تہی اونمین یعنی بہت سے لوگونکی شفاعت کریگا عمرؓ کہتی ہین کہ پس طلب کیا
مینے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پس قدرت نہ پائی مینے اور پہر طلب کیا مینے اوسکو ابو بکر کی خلافت مین پس قدرت نہ پائی مینے اور پہر
طلب کیا مینے اوسکو اپنی امارت مین پس ڈہونڈہتا تہا مین قافلون کو کہ شہرونسے آتی تہی اور کہتا تہا مین کہ آیا ہی مراد سے اپا ہی قرن سے درمیان
تمہاری کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست رتبہ اور
خوار ہونے کا اور نہین ہی وہ ایسا شخص کہ تجہہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہی کہا مینے کہ دیکھتا ہون مین تجکو اوسکی مقدمہ مین ہلاک ہونیوالا پس مین یہی ذکر
کر رہا تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہی کہنہ جامہ پس میری دلمین آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا مینے ای بندہ خدا تو ہی ہی اویس قرنی
کہا ہان کہا مینے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک یا امیر المومنین کہا مینے کہ حکم کیا تہا تمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ دعا کرو میری لیے بعد اسکے ملاقات کرتا تہا مین اوسسے ہر سال یعنی حج مین پس کہتا مین احوال واسرار اپنی اوسسے اور کہتا وہ مجہسے رواہ ابو القاسم عبد العزیز
بن جعفر الحرمی فی فوائدہ والخطیب وابن عساکر فی تاریخہ اور اور روایت مین حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن موسم حج مین آئی تو پوچہا امیر المومنین
عمرؓ نے اونسے کہ آیا تمہاری درمیان مین ایک شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی کہا ایک شخص نے اونمین سے کہ کیا چاہتے ہو تم ای امیر المومنین اوسسے وہ تو
ایک شخص ہی کہ جنگلونمین رہتا ہی اور لوگونمین نہین آتا کہا عمرؓ نے میری طرف سے اونکو سلام پہونچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہسے پس پہونچایا اوس شخص نے
پیغام عمرؓ کا اونکو پس آئی اویس عمرؓ کی پاس کہا عمرؓ نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدنپر سفیدی تہی اور دعا کی تونے خدا سے اور
دور کیا اوسنی اوسکو تجہسے پہر دعا کی تونی کہ باقی رہی کچہہ اوسمین سے تیری بدنپر کہا ہان تجکو کسنی خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کرون تجہسے کہ دعا کری تو میری لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت میری تمسے ای امیر المومنین یہہ
ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤن مین یہانسے پس ہمیشہ رہی اویس پوشیدہ لوگونمین یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی رواہ ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر ابن الخطاب نے منبر پر منی مین اور فرمایا ای اہل قرن پس اوٹہی بڈہی اوس قوم کی اور کہا ہم حاضر ہین ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن مین کوئی شخص ہی کہ نام اوسکا اویس ہی پس کہا ایک بڈہی نے اونمین سے نہین ہی ہم مین کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک

دیوانی کا نام ہی کہ جنگلون مین رہتا ہی نہ کسیکو اوسکی ساتہہ الفت اور نہ اوسکو کسیکی ساتہہ صحبت پس کہا عمر رضہ نی اوسکو چاہتا ہون مین جب تم قرن مین جاؤ تو
اوسکو ڈہونڈہنا اور سلام میرا اوسکو پہونچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بشارت دی ہی مجکو تیری اور حکم کیا ہی مجکو کہ کہون مین تجکو سلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب وہ پہنچی قوم قرن مین تو ڈہونڈا اونکو اور پایا ریگستان مین تب اوسی پہونچایا اونکو سلام عمر کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا اویس نی کہ تو شاید ہی مجکو امیر المومنین
نی اور شہرہ کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گیا جنگل کی طرف اور دق مین دیا پانہ کر گیا اوسکی کچہہ نشان یہانتک کہ پہر آیا حضرت علی رضہ کی ایام مین پس لڑی
سامنی اونکی اور شہید ہوئی جنگ صفین مین روایت ابن عساکر از صعصعہ بن معاویہ سی منقول ہی کہ تہی عمر ابن الخطاب کہ پوچہا کرتی تہی قافلہ اہل کوفہ کی
سی جسوقت کہ آتا تہا اونکی پاس یا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتی تہی کہ نہین پہچانتی ہین ہم اور اویس ایک شخص تہی کہ رہا کرتی تہی کوفہ کی
ایک مسجد مین اور باہر نہین نکلتی تہی اوس سی اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تہا کہ ایذا دیا کرتا تہا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا اونکا لوگون مین کہ آئی اہل کوفہ سی پس کہا عمر نی
نی کیا یا پہچانتی ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹی نی کہ ای امیر المومنین نہین ہی اویس ایسا شخص کہ اس مرتبہ کو پہنچی کہ پوچہو تم اور پہچانو
تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہی کمترین آدمیون سی اور وہ میری چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمر نی وای تجپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ مین پہر پڑہی عمر نی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتی تہی اونکی حق مین اور کہا جب پہنچی تو وہان تو سلام میرا اوسکو پہونچانا پس مشہور ہوا امر اویس کا پہر گم ہوا وہ اور
باہر گیا روایت ابو یعلی وابن منیع وابن عساکر اور ایک روایت مین علی بن عباس رضہ سی آیا ہی کہ کہا دیکی عمر رضہ نی کہ پوچہا احوال اویس قرنی کی دس برس
تک یہانتک کہ کہا موسم حج مین آئی اہل یمن جو کوئی تم مین سی قبیلہ مراد سی ہی کہڑا ہو پس کہڑی ہوئی وہ لوگ کہ مراد سی تہی اور بیٹہی رہی اور لوگ پس کہا
عمر رضہ نی کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نی ای امیر المومنین نہین پہچانتی ہین ہم اویس کو ولیکن ایک بہتیجا میرا ہی کہ اوسکو اویس کہتی
ہین اور وہ نہایت ضعیف وخوار ہی اس سی کہ تجہہ جیسا پوچہی ایسی کا حال کہا عمر نی وہ حرم مین ہی کہا ہان وہ اراک عرفہ مین ہی چراتا ہی اونٹ
قوم کی یعنی اسیلیی کہ لوگ جانتی کہ اونٹونکا چرانیوالا ہی پس سوار ہوئی عمر اور علی رضہ دونون گدہونپر پہر چلی تہی یہانتک کہ آئی اراک کو ناگہان دیکہا اوسکو کہڑا
نماز پڑہتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس جب دیکہا اونکو عمر اور علی رضہ نی کہا کہ جسکو ہم ڈہونڈہتی ہین اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنی
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سی پس سلام علیک کی عمر اور علی رضہ نی اوسی پہر اونہون نی جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ
اور کہا عمر اور علی رضہ نی کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کری تجکو خدا تعالی کہا اونہون نی عبد اللہ کہا علی مرتضی رضہ نی جانتا ہون مین کہ جو کوئی آسمان وزمین مین
ہی عبد اللہ یعنی بندہ خدا کا ہی قسم دیتا ہون مین تجکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری مان نی رکہا ہی کہا کیا چاہتی
ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہی کہا عمر اور علی رضہ نی کہ کہول بائین پہلو اپنا پس کہولا اور دیکہا اونہون نی کہ ایک دہبہ سفید ہی بقدر درہم کی پس دوڑی عمر
اور علی کہ بوسہ دیا اوس دہبہ کو پہر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہین تجکو یعنی آپکی طرف سی اور سوال کرین تجہی کہ دعا کری تو
ہماری لیی کہا اوسنی دعا میری تمام مشرق ومغرب کی مرد وزن مسلمانونکی لیی ہی کہا ان دونون صاحبون نی کہ دعا کر ہماری لیی بالخصوص پس دعا کی اوسنی
انکی لیی اور تمام مومنین ومومنات کی لیی پہر کہا عمر رضہ نی کہ دون مین تجکو کچہہ اپنی رزق سی یا اپنی عطا سی کہا دو کپڑی میری پرانی ہوگئی ہین اور دونو
پاپوشین گانٹہی گئی ہین اور میری پاس چار درہم ہین جب ہوچکینگی یہہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی مہینی کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی
مہینی کی آرزو کرتا ہی سال بہر یعنی حرص وآرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازان سپرد کئی قوم کو اونٹ اونکی اور باہر گئی وہانسی اور دیکہی نہ گئی بعد اوسکی
روایت ابن عساکر فی تاریخہ واللہ اعلم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ
قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ

وَالْوَقَارُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا یعنی جبکہ آئی ابو موسی اشعری اور قوم اونکی
آئی تمہاری پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہین از روی دلکی اور بہت نرم ہین از روی قلب کی **ف** ع یعنی بہ نسبت تمام اون لوگونکی کہ آئی ہین تمہاری پاس
اور ارق افئدۃ جو فرمایا رقت ضد قساوۃ اور غلظت کی ہی اور فواد بمعنی دل کی اور بعضون نی کہا باطن قلب کا اور بعضون نی کہا ظاہر اوسکا اور معنی یہہ ہین کہ
وہ بہت نرمی اور رحمت رکہتی ہین جہت باطن کی سی والین قلوبا یعنی بہت نرم دل ہین واسطی قبول نصیحت وموعظت کی تمام لوگونکی دلونسی بحسب ظاہر کی اور
بہت سی اقوال اسکی معنی مین نقل کیی ہین ملا علی رح اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ افئدۃ جمع فواد کی ہی ساتہہ ہمزہ ف کی اور ہمزہ کی بمعنی دل کی اور قلوب جمع قلب
کی ہی تقلب سی بمعنی پہرنیکی ایک حال ہی طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نی ساتہہ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث مین
تاکید کی لیی ہی اور یہہ حدیث باب وفات النبی کی تیسری فصل مین گذری ہی وہان فقط ارق افئدۃ مذکور ہی اور الین قلوبا نہین وسے یہی متحد ہونا دونوںکا
ظاہر ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ فواد پردہ دلکا ہی کہ جب باریک ہوتا ہی جالی ہی اور پیٹہتی ہی بات حق اوسمین اور پہونچتی ہی دلکو اور دل جب نرم ہوتا ہی
در آتی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کی ہی اور لین ضد صلابت کی مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہی
آہن اور ڈہانپنیوالی سی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتہہ غلظت وصلابت کی اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتہہ رقت ولین کی اور طیبی نی کہا احتمال
رکہتا ہی کہ مراد ساتہہ رقت کی جودت فہم اور ساتہہ لین کی قبول کرنا حق کا ہو پہر جبکہ وصف بیان کیا اونکا پیچہے کچہہ اوسکی بعد بیان فرماتی ہین وہ مانند نتیجہ اور
غایت کی ہی ساتہہ قول اپنی کی ترجمہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بہی یمن کی ہی **ف** ح یمانیہ ساتہہ تخفیف ی کی ہی اور ساتہہ تشدید اوسکی بہی منقول
ہی نسبت کیا ایمان وحکمت کو طرف یمن کی واسطی کمال ایمان کی وہانکی رہنی والون مین ہیچ اوسوقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اور اسکی اور بہی تاویلین
ہین کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین اور جب ابو موسی اشعری اپنی قوم کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئی اور پیدایش عالم اور ہدایت کا رسی پوچہا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرتؐ نی اونکو سامنی اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق
مین گذرا اور ظہور اور وصول اوسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری ہین کہ رئیس اہل سنت وجماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری کی ہین ہوا رحمۃ اللہ
علیہ اور کہا بعضون نی کہ مراد حکمت سی فقہ ہی دین مین اور بعضون نی کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکہی اپنی صاحب کو ڈالنی سی مہلکہ مین ترجمہ اور فخر یعنی
تعریف کرنی اپنی ساتہہ مال وجاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والونمین ہی چلنی اور آہستگی اور بوجہہ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی
ف ح جاننا چاہیی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس میں اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین کہ مناسب اونکی طبیعتونکی ہین پس چرانیوالیکا خلق وخو مناسب خو وغیرہ ان جانورونکی ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت مین
قساوت وغلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہہ صفتین اونکی چرواہون اور پالکون میں اور اسکی حکم مین ہی گہوڑا بلکہ زیادہ
اسی اور بعضون نی کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادیکی رہتی ہین اور اختلاط وہانکی رہنی والونسی رکہتی ہین کیونکہ بکریان صبر نہین کرتی ہین پانی سی اور تحمل نہین
کرتین جاڑیکا انکی طبیعتون مین نرمی اور سکونت ہی اور یہہ باعث ہی فرمان برداری کی اور نکلنی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور ہونا اونکا
آبادی سی اور رہنا جنگل مین اور کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی اوپر سختی اور طغیان اور سرکشی اور نکلنی کی اطاعت وانقیاد سی ایسا ہی کہا ہی شراح
نی بیچ شرح اس حدیث کی اور کہا مینی خدا کی توفیق سی ظاہر یہہ ہی کہ مال ومنال جو اونٹونمین بہت ہی باعث ہوتی ہین سختی کی بخلاف بکریونکی کہ اتنی مالیت
نہین رکہتین وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ
وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي اَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [illegible]

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کی ہی ف ع ح سر کفر سے مراد بڑا کفر ہی ذکرہ السیوطی اور ظاہر یہہ ہی کہ کہا جاوی یہہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کی ہی کہا طیبی نے
یہہ ایسا ہی جیسی فرمایا راس الامر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور یاجوج
اور ماجوج وغیرہا کی کہا نووی نے مراد ساتھہ اختصاص مشرق کی ساتھہ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا یہہ آنحضرت کی عہد میں اور
آئندہ بہی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سے پس وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور
بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی ابلیس کیطرف جیسیکہ آیا ہی کہ طلوع کرتا ہی آفتاب درمیان دو قرن شیطان کی ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گہوڑی والون کی اور
اونٹ والون اور چلانیوالونکی ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیمونکی رہنی والی ہین یعنی رہنی والی جنگل کی اور ترجمہ اشعر بیلی کہ انکی گہر اکثر بالونکی خیمونکی ہوتی
ہین اور آرام و نرمی بکری والونمین ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ
ھٰھُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَھْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِیْ رَبِیْعَۃَ وَمُضَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود انصاری سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ آئی ہین فتنہ
یعنی جو چیزین باعث شور و شر کی ہین دین مین اور باعث امتحان لوگونکی ہین دین مین درحالیکہ اشارہ کرنیوالی تہی آنحضرت ساتہہ لفظ یہان کی
طرف مشرق کی اور سخت زبانی اور سخت دلی بیچ چلانیوالون خیمہ نشینونکی ہین کہ جو پیچہی لگا رہی ہین اونٹون اور گایونکی دمونکی ف ع کہ جاتی
ہین پیچہی چرانی کی لیے مراد انسی اعراب ہین یا جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب دور رہنی اونکی شہرون اور گانون سی کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے
حاصل ہوتی ہین اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کی فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا و نفاقا و اجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
یہہ جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِی
الْمَشْرِقِ وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَھْلِ الْحِجَازِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی دلونکی اور سختی زبان کی مشرق مین
ہی یعنی بسبب ہونی اوسکی محل کفر و فتنونکا اور ایمان اہل حجاز مین ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف ع ح مراد ہی حجاز سے مکہ اور مدینہ اور طایف اور متعلقات
انکی اور کہا ابن ملک نے مراد ہین اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتی ہین کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ کی اور نجد نام اوس مین کا ہی
کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوای حجاز کی جو زمین کہ متصل ہی ساتہہ عراق کی اور اسکی مقابل مین زمین پست کو تہامہ کہتی ہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِیْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّہٗ قَالَ فِی
الثَّالِثَۃِ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خداوندا برکت دی ہمکو بیچ شام ہماری کی ف ع شاید کہ پہلی ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی باعتبار موجب فرمانی اللہ تعالی کی
الذی بارکنا حولہ اور انبیا بہی وہان بہت مدفون ہین اسلیے بہی پہلی ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہی یا برکت کہ حاصل ہو واسطی
اہل مدینہ کی اور تمام مومنونکی علی الخصوص ترجمہ یا اللہ برکت دی ہماری لیے بیچ یمن ہمارے کی ف ع مراد ہی برکت ظاہر یا اور معنویہ اور اسلیے یہہ
ہوتی ہین دلیا اوسمین اور ظاہر ان دونون مکانونکی لیے دعا برکت کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا انہین دونون مکانون سی آتا ہی ترجمہ کہا بعضی
صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیی کہ برکت دی ہماری نجد مین ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اوسکی جانب سی بہی اور معنی نجد کی اوپر کی حدیث کی
شرح میں گذر چکی ہین ف کہا یا الہی برکت دی ہمارے لیے ہمارے شام مین الہی برکت دی ہمارے لیے ہمارے یمن مین کہا بعضی صحابہ نے کہ کہیی برکت دی ہماری نجد میں بہی کہتی ہین ابن عمر گمان کرتا ہون

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یا دوسری بار مین اوس جگہ ف ع یعنی جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتہہ قول آنحضرت کی نحو المشرق ت زلزلہ ہونگی ف ع یعنی حسی یا معنوی ورہ ہلنا دلونکا ہی وبیقرار ہونا اہل وسکیات ت اور فتنی ف ع یعنی بلیات ومحنتین کہ باعث ہون ضعف دین کی اور تجلہ دیانت کی پس نہین مناسب ہی دعا برکت کی اوسکی لیی ت اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی یہہ بخاری نی ف ع یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیی برکت کی اسلیی کہ جگہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن مین سی ہی اور جگہ رہنی اور دفن ہونی اونکی مدینہ ہی اور وہ شام مین سی ہی اور یہہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور اسی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کی اور مکرر کی دعا تین بار **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کی پس دعا کی اہل یمن کی لیی کہا یا الہی متوجہ کر اونکی دلونکو ف ع یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہہ دعا کی اسلیی کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تہا یمن سی اور اسلیی اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف اونکی یمن سی پس کہا ت اور برکت دی واسطی ہماری بیچ صاع ہماری کی اور مد ہماری کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع مراد ہی ان دونون سی غلہ جو ماپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کے غلہ آتا ہی اور مد مین چوتہائی اسکا اور کہا تورپشتی نی کہ وجہ مناسبت کی درمیان دونون فصلونکی یعنی دونون جملونکی کہ ایک اللہم اقبل بقلوبہم اور دوسرا وبارک لنا الخ یہہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال وتنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سی اہل یمن کی دلونکی متوجہ ہونی کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت تہی اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی اہل مدینہ کی لیی تو کہ فراخی ہی وہانکی رہنی والونکی لیی بہی اور اونکی لیی بہی کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ ہو مقیم آنی والی کی سبب سی اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کی عرض کیا ہمنی کس سبب سی فرمایا آپ نی یہہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ فرشتی رحمن کی پہیلائی ہوئی ہین بازو اپنی زمین شام پر اور اوسکی اہل پر ف ع واسطی محافظت کرنیکی کفر سی اور لفظ رحمن مین اشارہ ہی اسپر کہ مراد فرشتون سی فرشتی رحمت کی ہین انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی چہا جانی رحمت ورافت الہی سی اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہانکی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سی صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نہ کرنا چاہیی اونکو پرندون کی بازوون پر اسلیی کہ پرندونکی سوای تین چار بازوونکی نہین ہوتی ہین چہ جای چہہ سو بازو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہہ کہ بازو ملائکہ کی لیی ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کی بیان کرنی سی باز رہنا چاہیی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک ہی کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سی یا حضرموت سی ف ع یہہ شک راوی ہی اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہی ظاہر مین لیکن مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی ویا مراد اوس سی فتنہ ہی اور حضرموت ساتہ زبر ح مہملہ اور جزم ض

یہہ کہا ہی نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سی ف جمع کریگی وہ آگ لوگونکو اور ہانکیگی اونکو کہا ہمنی یا رسول اللہ پس کیا فرماتی ہو ہمکو یعنی کیا کرین ہم اوسوقت
اور کہان جاوین ہم فرمایا آنحضرت نی لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح یعنی اسلیے کہ وہ سلامت رہیگی پہنچنی آگ حسیہ یا حکمیہ کی سبب
محافظت کرنی ملایکہ رحمت کی اور امارات ساعت مین گذر چکا ہی ذکر آگ کا کہ ہانکیگی اونکو محشر کیطرف کہ مراد اوس سے شام ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ ہانکیگی اونکو
طرف شام کی بلا اختیار اونکی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهَا**
سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ إِلٰى مُهَاجَرِ إِبْرَاهِيْمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيْمَ وَيَبْقٰى فِي الْأَرْضِ
شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرَضُوْهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ تَبِيْتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوْا
وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوْا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی تہی قصہ یہہ ہی کہ ہوگی ہجرت پیچہی ہجرت کی ف ع معنی اسکی یہہ ہین کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کی کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضون
نے کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہین لفظ حدیث سی اور سیاق حدیث سی اور یہہ اوس وقت
ہین ہی کہ بہت ہونگی فتنہ ہندو ہین اور غالب ہونگی کافر شہرونمین اور سکہ رہینگی حمایت کرنیوالی دین کی اور قائم امر خدا پر دار الاسلام مین اور باقی رہینگی
شہر شام کی محروس محفوظ کہ نگہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہانتک کہ قتال کرینگی دجال سی پس جو کوئی چاہی کہ نگاہ
رکہی اپنی دین کو ہجرت کری اون شہرونکیطرف بعد ازان مفصل فرمایا اس مجمل کو ساتہہ قول اپنی کی ف بس بہترین لوگون کا وہ ہوگا کہ ہجرت کری
طرف ہجرت کی جگہہ ابراہیم کہ شام ہی اسلیے کہ جب نکلے ابراہیم عراق سی تو گئی طرف شام کی اور ایک روایت مین ساتہہ اس عبارت کی آیا ہی پس بہترین
اہل زمین کے وہ ہونگی کہ بہت لازم پکڑینگی ابراہیم کی ہجرت کی جگہہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگی زمین مین بدترین اہل اوسکی یعنی کفار و فجار پہینکدینگی اونکو
زمینین اونکی معنی اسکی یہہ ہین کہ پہینکدینگی بدترین لوگونکو زمینین اونکی ایک جانب سی طرف دوسری جانب کی کہا شارحین نی یعنی انتقال کرینگی بہترین اہل
زمین کی اون زمینون سی کہ غالب ہونگی اونپر کافر پس باقی رہینگی ناکارہ لوگ جانشین ہونگی ہجرت کرنیوالونکی واسطی رغبت کرنیکی دنیا مین اور واسطی ڈرنی کی
لڑائی سی اور واسطی حرص کرنیکی اون چیزونپر کہ ہونگی اونکی قسم اولاد اور مواشی وغیرہ متاع دنیا سی پس وہ بسبب خست نفسون اپنی اور ضعف دین اپنی کی
مانند چیز خوار گہنا ونی کی ہونگی نزدیک نفسون پاکیزہ کی اور گویا زمینین بیزار ہونگی اونسی پس پہینکدینگی اونکو اور اللہ سبحانہ مکروہ رکہیگا پس دور رکہیگا
اونکو مکان رحمت اپنی سی اور محل کرامت اپنی سی مانند دور رکہنی اوس شخص کی کہ گہن کہاتا ہی کسی چیز سی اور نفرت کرتی ہی اوس سے طبیعت اوسکی
پس ایسی باز رکہیگا اونکو نکلنی سی اور بیٹہا رہنی دیگا اونکو ساتہہ دشمنان دین کی مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن
مکروہ رکہا اللہ تعالی نی اوٹہنا اونکا پس ٹہرا رہنی دیا اونکو ف مکروہ رکہیگی اونکو ذات اللہ کی ملازم رہیگی اونکی ساتہہ آگ رات اور دن اور
جمع کریگی اونکو ساتہہ کافرون کی کہ وہ باعتبار چہٹائی اور برائی اپنی کی مانند سورون اور بندرونکی ہونگی ف یہہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی رہ کی
کہا گیا اور شیخ رح نی کہا ہانکیگی اور جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتہہ بندرونکی اور
سورونکی مراد یا تو حقیقت اور صورت اونکی ہی یا معنی سونی کی ساتہہ اونکی متخلق ہونا ساتہہ اخلاق اونکی اور متصف ہونا ساتہہ صفات اونکی
ہے یا مراد آدمی ... رکی ہین ف رات گذاریگی وہ آگ ساتہہ اونکی جسوقت کہ رات کرینگی وہ اور قیلولہ کریگی وہ
... داود نی ف ح قیلولہ کہتی ہین دوپہر کی سونیکو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم وقت اور
... ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْأَمْرُ

اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَۃً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْیَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَۃَ خِرْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّہَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْہَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَھْلِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن حوالہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نی نزدیک ہے کہ ہوجاویگا کار وبار دین کا اسطرح کہ ہوگی تم لشکر جمع کیی گئی یعنی کلمہ الاسلام مین اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام مین اور ایک لشکر یمن مین اور ایک لشکر عراق مین **ف** ع یعنی عراق عرب مین اور وہ بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم مین اور وہ ماورار کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نی کہ اختیار کرو میری لیی یارسول اللہ کہ ان لشکرونمین سی کس لشکر کی ساتہہ رہونمین اگر پاؤنمین اوسوقت کو پس فرمایا آنحضرت نی لازم پکڑ تو شام کو اسلیی کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین خدا سی یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سی واسطی رہنی کی اخیر زمانہ مین جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالی برگزیدہ کو اپنی بندونمین سی پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تمپر لازم ہی اپنی یمن مین رہنا **ف** ح اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکی ہی کہ مخاطب عرب ہین اور یمن اونکی زمین سی ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہی کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی شترین اور اپنی جانور ذنکو اپنی حوضون سی **ف** ح غدر ساتہہ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنی حوض کی یعنی چاہیی کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سی کہ مخصوص ہے ساتہہ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نہ کری ساتہہ غیر کی حوض و مکان اوسکی کہ سرحد اسلام پر بیٹہی ہین تو نہو سبب نزاع اور اختلاف اور فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیی کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میری بیچ حق امت میری کہ محافظت کری شام کی اور اوسکی رہنی والونکی کفار کی شر سی اور اونکی غالب آنی سی اوس دیار پر نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ ذُکِرَ اَھْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقِیْلَ الْعَنْھُمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ لَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَبْدَالُ یَکُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَھُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ رَجُلًا یُسْقٰی بِھِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الشَّامِ بِھِمُ الْعَذَابُ روایت کی شریح بن عبید تابعی نی کہا کہ ذکر کیی گئی اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** ح مراد اہل شام سی یہان مخالف علی کی ہین معاویہ رض اور جو کہ اونکی ساتہہ تہی شام مین کہ حاکم ملک شام کی تہی عمر کی زمانہ سی آخر تک پس اونکا ذکر ساتہہ برائی کی کیا گیا حضور علی کی سامنی **ت** اور کہا گیا حضرت علی سی کہ لعنت کر اونکو ای امیر المومنین کہا علی رض نی کہ لعنت نہین کرتا ہون مین اہل شام کو تحقیق مینی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم سی فرماتی تہی ابدال ہوتی ہین شام مین **ف** ح یعنی کیونکر لعنت کرونمین انکو کہ ابدال وہان ہوتی ہین پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بہی علماء اہل سنت کی کہتی ہین کہ یہہ دفع کرنا ہی علی رض سی اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہان سی لازم نہین آتا ہی جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سی جیساکہ ابتدا سمجہا جاتا ہی اور یہہ کیونکر ہو اسحالمین کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین رض سی کہ فرمایا انہو نی بہائی ہین کہ یعنی کی ہی ہمپر اور آیا ہی کہ ایکبار ایک شخص کو مخالفونکی لشکر والون مین سی پکڑ لائی ایکشخص نی کہا واعجب مین جانتا تہا کہ وہ اچہا مسلمان ہے علی رض نی فرمایا کیا کہتا ہی تو اب ہے تو مسلمان ہے اور سوا اسکی آثار و اخبار ہین کہ دلالت کرتی ہین انکی اسلام پر بعد ازان بیان ابدال کا کرتی ہین **ت** اور ابدال چالیس مرد ہین جبکہ مرتا ہی ایک مرد بدلا تا ہی خدا تعالی اوسکی بدل مین ایک مرد کو اونکی وجود و برکت سی مینہہ برستا ہی اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتہہ مدد اونکی دشمنون یعنی کفار سی اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سی ساتہہ برکت اونکی عذاب **ف** ... اعداء

شاید اور تخصیص اہل شام کی بسبب قرب جوار اور زیادتی ارتباط اونکی ہوگی والا برکت و تصرف اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا مسجد سیّہ ہین اور اور حدیثون مین ہی علی نہ سی آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثون کی ایک حدیث اوس روایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہین اور ابدال چالیس ہین پس نہ یہہ پانسو کم ہوتی ہین اور نہ یہہ چالیس جبکہ مرتا ہے ایک بدال بدال کرتا ہی خدا تعالی ایک کو پانسو مین سے جگہہ اوسکی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمسے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہین کہ اس مرتبہ کو پہنچتی ہین فرمایا وہ عفو کرتی ہین اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہین اوس شخص سی کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبر گیری فقراء کی کرتی ہین اور تجہیز کردیا ہی خدا تعالی نی اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب مین ہی کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالے غصہ کا اور عفو کرنیوالی لوگو سے اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کار ونکو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ تعالی کی لیی تین سو شخص ہین آدم کی دلپر اور اوسکی لیی چالیس ہین کہ دل اونکی موسی کی دلپر ہین اور اوسکی لیی سات شخص ہین کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کی دلپر ہین اور اوسکی لیی پانچ شخص ہین کہ دل اونکی جبرئیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیی تین شخص ہین کہ دل اونکی میکائیل کی دلپر ہین اور اوسکی لیی ایک شخص ہے کہ دل اوسکا اسرافیل کی دلپر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین مین سی اور جبکہ مرتا ہی ایک تین مین سی بدلا دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ مین سے اور جبکہ مرتا ہی پانچ مین سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات مین سی اور جبکہ مرتا ہے ایک سات مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ جگہہ اوسکی چالیس مین سے اور جبکہ مرتا ہی ایک چالیس مین سے تو بدلا دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین سو مین سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین سو مین سے تو بدل دیتا ہے اللہ اوسکی جگہہ عوام مین سے بسبب اونکی دفع کیجاتی ہی بلا اس امت سی کہا بعضی عارفین نی کہ نہین دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کو کوئی آنحضرت کی دلپر سو اسلیے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر مین کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیسی پس نہین برابر و مقابل ہی اونکی دل کی دل کسیکا اولیا مین سے برابر ہی کہ وہ ابدال ہون یا اقطاب وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوْطَةُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

اور روایت ہے ایک شخص سی صحابہ مین سے ف ع کہ نام اوسکا معلوم نہین ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ مین نقصان نہین کرتی کہ صحابہ سب عادل ہین ت یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیجاوینگی شہر شام مین پس جب اختیار دیی جاؤ تم مکانونکا اون شہرون مین پس تمپر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق ف ح ساتھہ زیر دال اور زبر میم کی بموجب قول اکثر و افصح کی کہ پایہ تخت شام کا ہی ت ترجمہ پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیون سی ف ع لفظ معقل ساتھہ زبر میم اور جزم عین کی اور زیر قاف کی عقل سی ہی یعنی حصن اور پناہ کے اور معنی یہہ ہین کہ داخل ہوتی ہین وہین مسلمان اور پناہ لاتی ہین طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کے ہی یعنی جنگ و قتال کی ت اور دمشق شہر جامع شام کا ہی ف ح فسطاط ساتھہ پیش فا کی اور جزم سین کی اور کبہی فا کی زیر سے بہی آتا ہی یعنی شہر جامع کی کہ جمع کری لوگونکو اور اسیلیی مصر کو بہی فسطاط کہتی ہین اور فسطاط یعنی خیمہ کی بہی آتا ہی ت دمشق کی زمینون مین ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ ف ع ساتھہ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور طاء مہملہ کی نام باغون کا اور پانیون کا ہی کہ گرد دمشق کی ہین اور بعضون نی کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کی ت روایت کین یہہ دونون حدیثین احمد نی یعنی اپنی مسند مین ٭

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت مدینہ مین ہے ف ع یعنی غالبا اسلیی کہ علی نہ کوفہ مین رہتی تہی بیچ زمانہ خلافت اپنی کی یا مراد یہہ ہی کہ

خلافت استقرہ مدینہ میں ہی ہے اور ملک یعنی بادشاہت شام میں ہی ف ع ح اور اسمین اعلام ہی ساتھہ اسکی کہ حسن رضہ نی جب خلافت ترک کی
اور کاروبار سپرد معاویہ کی کیا تو وہ نہیں ہوئی خلیفہ اور موید ہی اوسکو جو کچھہ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی ور ابن حبان نی کہ خلافت بعد
میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر بادشاہت ہوگی بعد اسکی کہا بعضون نی کہ اسمین اشارہ ہی علی نظر کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی
طرف اپیر ملک کہا اور حدیث میں آنحضرت کی صفتونمین واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدا ایش اونکیکی کہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکیکی مدینہ اور
ملک انکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہی یعنی کہ وہ شام میں اغلب اکثر تہا والا ملک و دین اونکا تمام عالم میں ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد اونکی
قول سی الملک بالشام یہہ ہے کہ جہاد و قتال ان ہی ایسی کہ منقطع نہیں ہوتا جہاد و بلاد شام مین اور اسمین رغبت دلانی ہی شام کی مسافرت کی واسطے
پانی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِنْ نُوْرٍ**
خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ
عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا میں نی ایک ستون نور سی کہ باہر نکلا میری سر کی نیچی سی درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک
کہ ٹہیرا شام میں نقل کی یہہ دونون حدیثین بیہقی نی دلایل النبوۃ میں ف ح دلالت کرتا ہی یہہ اوپر ثابت رہنی دین اور قرار پکڑنی اور
غلبہ ونکیکی شام میں ور اسی قبیل سی ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سی وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام
کی محلات کا **وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ**
بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی درداء سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانونکی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کی غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین
شہرون شام کی سی ہی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح من خیر مدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ ہی ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی
حدیث میں فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کی ہی اور مضاف ساتھ اوسکی سی ہی کچہہ خلاف درمیان ان دونون حدیثونکی نہوا
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن سلیمان تابعی سی کہا انہونی قریب ہی کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہونمیں پس غالب ہوگا تمام
شہرونپر سوای دمشق کی نقل کی یہہ ابوداود نی ف ح بیان نہیں کیا شارحون نی کہ وہ بادشاہ کون ہی اور جاننا چاہیی کہ حدیثین بیچ فضیلت شام
اور بیت المقدس و صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوای انکی آئی ہیں اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکیکی ساتھہ ضعف
کی واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ **بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ** یہہ باب ہی بیچ بیان ثواب اس امت کی ف ح یعنی ایسی جماعت کی
کہ جامع ہی درمیان اجابت و متابعت کی کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہیں پس تنقیح میں ہی کہ مبتدع نہیں ہی امت سی علی الاطلاق کہا توضیح میں مراد امت
مطلقہ سی اہل سنت و جماعت ہیں اور وہ لوگ ہیں کہ طریقہ اونکا مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ ونکیکی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نی ایسی کہ مبتدع اگرچہ ہوں اہل قبلہ سی پس وہ امت دعوت ہیں نہ متابعت مانند کفار کی ف ح فضیلت اس امت مرحومہ کی
اور کثرت ثواب انکی بنسبت اور امتون کی خارج حد حصر اور حیطہ بیان سی ہی اور اوسکو ثابت کرتی ہیں پس یہی قول حق سبحانہ کا **كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ**
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیی اور
لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ اور یہی ہی یہہ کہ وہ امت محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ

اور رسولوں نے آرزو کی ہے کاشکے ونکی امت ہوتی اور یہہ کہ ثابت ہیں ونکی لیے کمالات اور کرامات اور فضایل ایسی ایسی طرح کی کہ نہتی امم سابق مین اللهم اجعلنا من امتہ وارزقنا محبتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما اجلكم في اجل من خلا من الامم ما بين صلوة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي الى نصف النهار على قيراط قيراط فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من نصف النهار الى صلوة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من صلوة العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين تعملون من صلوة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلي اعطيه من شئت رواه البخاري

روایت ہی ابن عمر سی کہ اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین ہی مدت عمر تمہاری کی بہ نسبت عمر اون لوگون کی کہ گذری ہین امتون سی مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونی تک ہی ف اجل کہتی ہین ایک مدت کو کہ معین کی گئی ہو واسطی کسی چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبہی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کی موت پر پس کہا جاتا ہی دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت اوسکی ملا علی نے یہہ توطیبی سی لکہا ہی اور بعد اسکی کہا ہی کہ توضیح اسکی یہہ ہی کہ اجل کبہی تعبیر کیجاتی ہی تمام وقت سی کہ معین ہی عمر کی لیے برابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسیکہ ہیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبہی اطلاق کیجاتی ہی اوپر انتہا مدت کی اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہی ساتہہ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سی یہان معنی اول ہی ہین فرماتی ہین مدت عمرون قلیل تمہاری کی بیچ مقابلہ عمرون امتون سابقہ کی مقدار اوس مدت کی ہی کہ نماز عصر سی مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سی زیادہ ہی خلاصہ یہہ کہ مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت بہہ بیان کی نسبت جو درمیان اس امت کی اور درمیان یہود و نصاری کی ہی ساتہہ قول اپنی کی مثل تمہاری ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتہہ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کی کہ کام فرمایا کام کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مرد نے کون ہی کہ کام کری میری لیے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ف شرح یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چہٹا حصہ درہم کا ہی پس کام کیا یہود نے دو پہر تک ایک ایک قیراط پر ف شرح یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نے عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مثال ہین یہہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دو پہر تک ایک ایک قیراط پر پہر کہا اوس مرد نے کون ہی کہ کام کری میری لیے دو پہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نے بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر ف شرح یعنی انہون نے کام کیا بہت مدت تک اور اجر کمتر پایا پہہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دو پہر سی عصر تک ایک ایک قیراط پر پہر عصر سی آفتاب کی غروب ہونی تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ تشابہہ ہو ساتہہ عصر سی غروب تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہی دوچند ف شرح یعنی

پر نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہہ مضمون نکالا گیا ہی اسد تعالی کی اسقول سی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور ایمان لاؤ ساتھہ رسول اسکی پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سی پس اس امت نی تصدیق کی اپنی نبی کی اور اگلی نبیوں کی بہی اسلیی دوہرا ثواب ملا ت پس غصہ ہوئی یہود و نصاری پس کہا اونہوں نی کہ ہم زیادہ ہین از روی عمل کی اور کمتر ہین از روی ثواب کی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نی ای رب ہماری دیا تو نی امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال اونکی اور دیا تو نی ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہینگی یہہ روز قیامت کی یا صادر ہوا اونسی مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئی اوپر فضائل اس امت کی اپنی کتابونمین یا زبانی رسولون اپنی کی اور یہہ تقدیر اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ ثواب اعمال کا نہین ہے بقدر رنج اوٹہانی کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیی کہ بندہ نہین مستحق ہوتا اپنی مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنی فضل سی اور پہنچاتا ہی اوسکو یہہ کہ بہت کہ تفضل کری جسپر چاہی اپنی بندونمین سی فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتہہ اس حدیث کی ہماری علمانی واسطی قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونی سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیی کہ نہین مقصود ہی یہہ کہ ہون نصاری زیادہ تر عمل مین اس امت سی مگر باعتبار اس مدت کی ت فرمایا اسد تعالی نی پس کیا ظلم کیا مینی تمپر یعنی کیا کم کیا مینی کچہہ تمہاری حق سی کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نی کہ نہین ظلم کیا تو نی ہمارے حقمین کچہہ لیکن تفاوت و تفریق کیون کی تو نی فرمایا اسد تعالی نی پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور مین فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون کرتا ہون نقل کی یہہ بخاری نی ف ع مراد یہود و نصاری سی یہان وہ یہود و نصاری ہین کہ ثابت رہی دین حق پر نہ کفار او نمین کی اسلیی کہ اونکی لیی نہین ہی ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہہ نہین ہی کہ نصاری جو ایمان لائی حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانی حضرت موسی اور توریت پر تو اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی پر فقط ایمان لائی تہی وعن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدهم لو رانی باهله وماله رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ سخت تر ین اور خوب تر ین امت میری کی بیچ محبت رکہنی کی مجہسی وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی پیچہی وفات میری کی دوست رکہیگا ایک اونمین سی اور آرزو کریگا کہ دیکہی مجکو فدا کری اپنی اہل و اپنی مال کو نقل کی یہہ مسلم نی ف ع ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل و عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کری اگر اتفاق ہو میری دیکہنی کا اور پہنچنی کا طرف میری جانا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب مین آئی ہین دلالت کرتا ہی اسپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کوئی آدمی کہ مساوی ہووی اونکی فضیلت مین یا افضل ہو اونسی اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سی ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہہ ان حدیثون کی کیا ہی اور شیخ ابن حجر مکی صواعق محرقہ مین اسکو لائی ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہین علماء اسپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور تسلیم کیا ہی علمانی ان حدیثونکو اور ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت سی و لیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیی و لیکن کہا ہے اونہون نی کہ مراد صحابہ سی یہان شخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سی بہت سیکہا ہو اور غزوات مین حاضر ہوئی ہون اور اپر بعضی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر مین ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی اپنی جگہہ پر اور یہہ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی نظر ہو مخصوص ہی ساتہہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہین ہی اور اجر اور فضائل علمی اور عملی مین مجال سخن

سے

کہ مطلق حکم کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہین سب امت سی وَعَنْ مُعٰوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ مِنْ
اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی معویہ سی کہا کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی تھی ہمیشہ رہیگا امت میری سی ایک گروہ قایم ساتھ حکم اللہ کی ف ع یعنی ساتھ امر دین اوسکی کی اور احکام
شریعت اوسکی کی یا ذکر نا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی
اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالی کی وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنے اور چاہیی کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ بلاوین طرف بھلائی کی اور حکم کرین ساتھ اچھی باتون کا اور منع کرین
بری باتون سی ترجمہ نہین ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین وامر کو وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کری اونکی
یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضا ہی عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کار آبکی ہونگے
ف ع یعنی قایم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اس مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہین ہوگا صلحا سے
کہ ثابت ہین اوامر خدا پر دور ہین نواہی اوسکی سی قایم ہین امور شریعت پر برابر ہے اونکی نزدیک مددگاری لوگون کے اور مخالفت اونکی
اونسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھ قیامت کی لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعۃ حتی لا یکون فی الارض
من یقول اللہ یعنی نہین برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین مین وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنی قائمۃ بامر اللہ کے یہہ ہین
خبرگیری کرینگی ساتھ دین اوسکی کی اور بعضون نی کہا مراد اس گروہ سے تعلیم کرنیوالی حدیث اور علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کرینگے
اور بعضون نے کہا کہ وہ ہین کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہین رہیگی بالکل اگر ضعیف
ہوگا امر اسلام کا ایک جانب مین تو قوی ہوگا ایک اور جانب مین اور قایم ہوگا اوسکی بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی
ہین کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہین اور اخیر زمانہ مین اسلام کی سرحدون کی نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتون مین آیا ہی
وَھُمْ بِالشَّامِ یعنی اور وہ شام مین ہونگے اور بعضی روایتون مین آیا ہے حتی یقاتل اخرھم مسیح الدجال یعنی یہانتک کہ قتال کریگی اخیر اونکی مسیح دجال
سے یہہ روایتین دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی عام معلوم ہوتا ہی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ اِنَّ
مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ فِیْ کِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب القصاص مین حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اَلْفَصْلُ
الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اَوَّلُہٗ خَیْرٌ
اَمْ اٰخِرُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصہ اور حال میری امت کا مشابہ قصہ اور حال
مینہ کی ہی نہین جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کیے یہہ ترمذی نے ف ع جاننا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث سی یہہ سمجھا جاتا ہی کہ شک
اور تردد اور عدم تعین اسمین ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت مین یہان یہہ مقصود نہین بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسی کہ
تمام مینہ بہتر اور نافع ہی پس سمجھا جاتا کہ سب برابر ہین خیر اور نافع ہونیمین پس خیر یعنی اسم تفضیل کے تو ہی کہ دین مین پس اگلون نے صحبت پکڑی تھی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد ڈالی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور
مدد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلون نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور مستحکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکی
منار کو اور پھیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانون کو اور اگر محمول ہو یہ معنی اسم تفضیل کے کرنا [illegible] درست ہوسکتا ہی باعتبار [illegible]

وجوہ خیریت کی حاصل یہہ کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کے وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کے یہہ ہے کہ فضل کلی ثابت ہے صحابہ کے لیی اور
یہہ منافات نہیں کہتا ہی ساتھہ ثابت ہونی فضل کے وجوہ جزئیہ کر اونکی لیی اور مراد فضل کلی سی اکثریت ثواب کی ہی اللہ تعالی کی نزدیک فائدہ کہا تورپشتی نی
کہ نہیں حمل کیجاوی گی یہہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کے آخر پر اسلیئے کہ قرن اول افضل ہیں سب سے قرنوں سے بلاشک یا شبہہ پہر وہ کہ قریب اونکی ہیں پہر وہ
کہ قریب اونکی ہیں اور بیچ ہونی متشابہی راوی کی جانب ہے اور نہیں مراد اس سے مگر نافع ہونا اونکا شریعت کی پہیلانی میں اور ایسا ہے قول قاضی کا طول وطویل لکہہ کر کہا ہے
کہ حاصل اسکا یہہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہے ساتھہ وجود نفع کی بیچ بعض مینہوں کے نہ بعض کے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ساتھہ وجود خیریت کی بیچ بعض افراد
امت کی نہ بعض کے جمیع وجوہ سے اسلیئے کہ تحقیق یہہ لغہ الکیفیات ہیں ولکل وجہۃ ہو مولیہا فاستبقوا الخیرات اور باوجود اسکی پس فضل مقدم کی لیی ہے اور نہیں
ہی یہہ مگر تسلی پچہلونکی لیی اشارہ کرتی کر طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہے اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سے متوقع ہی کہا طیبی نے کہ تمثیل امت
کی ساتھہ مینہ کے نہیں ہے مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسی کہ تمثیل دی آنحضرت نی مینہ کو ساتھہ ہدایت اور علم کی پس مختص ہوئی یہہ امت مشابہت دینی
گئے ساتھہ مینہ کے ساتھہ علما کی اور کاملین کی اونمیں سے اور کامل کرتے ہوا اونکی واسطی غیر اپنی کی پس مستدعی ہی یہہ تفسیر اوسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتھہ خیر کی نفع پس
نہیں لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کی انتہی مختصرا اور خلاصہ یہہ کہ یہہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتھہ
قول اپنی کی یرحمہ اللہ مرحومۃ لیکن نہی اوسکا نبی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتوں کے کہ خیر منحصر ہی اونکی اگلوں ہی میں پہر آئی شرارونکی پچہلوں میں کہ بدل ڈالی انہوں
نے کتابیں اپنی اور تحریف کر ڈالا اوس طریق کو کہ تہی اوپر اول اونکی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَیْثِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ اَوْ
کَحَدِیْقَۃٍ اُطْعِمَ مِنْہَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَہَا فَوْجًا اَنْ یَکُوْنَ اَعْرَضَہَا عَرْضًا وَاَعْمَقَہَا عُمْقًا وَ
اَحْسَنَہَا حُسْنًا کَیْفَ تَہْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُہَا وَالْمَہْدِیُّ وَسَطُہَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُہَا وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْہُمْ رَوَاہُ
روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہوں نی اپنی باپ سے یعنی امام محمد باقر سی اونہوں نی نقل کی امام جعفر کی دادا سی یعنی امام زین العابدین
علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو واور خوش ہو فائدہ مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیی یا ایک
دنیا کی لیی اور دوسرا آخرت کی لیی ترجمہ سوا اسکی نہیں کہ حال اور قصہ افراد امت اجابۃ میری کا مشابہہ حال اور قصہ مینہہ کی ہی یعنی مشابہہ
حال اور قصہ انواع مینہہ کے ہی بیچ حصول منفعت کی نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا یا مانند ایک باغ کی ہی فائدہ او تنویع کی لیی
ہے یا تخییر کی لیی اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ مانند مثال ایک باغ درختوں والی میووں والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتھہ اسکی دین باعتبار شرایع اور ارکان
اور شعبوں اوسکی کے ترجمہ یہہ کہ کہلائی گئی اوس سے ایک فوج یعنی نفع اوٹہایا بعضوں نی اوسکی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض دوسرے اوس باغ کی
سے جماعت دوسری ایک برس اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ ازروی گہرائی کی فائدہ اور معنی چوڑائی
اور گہرائی جماعت کے کثرت اور ہجوم اوسکا ہی اور طول نہ کہا اسلیئے کہ عرض اور عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس وجود انکا مستلزم اوسکا ہی ترجمہ اور بہت
اچہا اوسکا ازروی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل وہ امت کہ میں اول اوسکی ہوں اور ہوگا مہدی بیچ وسط اوسکی اور ہونگی عیسی آخر اوسکی ولیکن درمیان
اسکی یعنی جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ متصل ہے ساتھہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کجرو نہیں ہونگی وہ مجھسی یعنی میری تابعین سے
اور میری راہ روشن پر اور نہیں اونسی ہوں فائدہ یعنی راضی اونسی اور مددگار اونکا بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں اونسی بسبب
[illegible] عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[illegible]

وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِکَۃُ قَالَ وَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ قَالُوْا
فَالنَّبِیُّوْنَ قَالَ وَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ عَلَیْہِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہُرِکُمْ
قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا لَقَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ
مِنْ بَعْدِیْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْہَا کِتَابٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْہَا اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونی نقل کی اپنی باپ سے اونی
اپنی دادا سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہی نزدیک تمہاری از روی ایمان کی یعنی ایمان
کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نی فرشتی ہین کہ اونکی ایمانکو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نی کیا ہی
واسطی فرشتونکی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجائب و غرائب جبروت کی پس کیا عجب و
غرابت ہی اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نی یا اور بعضون نی پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل و قوی جانتی ہین ہم شارح اور اس
سے لازم نہین آتی ہی فضیلت ملائکہ کی انبیا پر اسلیی کہ فضیلت وہان بمعنی کثرت ثواب کی ہی عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی پیغمبرون کو
ایمان نہ لاوین اور شک و شبہ مین پڑین حال آنکہ وحی آسمان سی اوترتی ہی اونپر شارح اور فرشتہ روح الامین آتا ہی اور بواسطہ پیام پروردگار
تعالی کا پہنچاتا ہی اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اوسکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہی اور جو کچھ کہ
د[illegible] رکہی ہی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل ہین لاوین پیغمبرونپر ترجمہ کہا اونہون نی پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی
سے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی اور کیا مانع ہی تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کی حال آنکہ
مین درمیان تمہاری ہون شارح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ
کرتی ہو جمال باکمال میری سی انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سی اسرار حقیقت کی اور پیدا ہوتی ہین تصرفات اور
ارشاد میری سی بیچ ظاہر و باطن تمہاری کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا راوی نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پسندیدہ
خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی بعد میری یعنی بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی
روز قیامت تک پاوینگی مصحف اور اجزا کہ اونمین لکہی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگی ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ
اون مصحفونکی ہی شارح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگی ساتھ سننی اخبار و آثار کی بمشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد
ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتھ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور مروی ہی اوسکو یہہ جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ
بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نی کہ تحقیق تہا امر
محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا واسطی اوسکی جو دیکھا تہا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہی کوئی معبود
سوای اوسکے نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سے پہر پڑہی یہہ آیہ یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین
پر بہت انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلایل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی
مصرع از دیدہ سے بسی فرق بود تا بہ شنیدہ حاصل یہہ کہ اگرچہ صحابہ کا ایمان ہی بالغیب تہا لیکن باعتبار بعضی مومن بہ
کے یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہی اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تہی بخلاف تابعین اور اونکے بعد کے
لوگون کے کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہی پس اس حیثیت سی ایمان اونکا افضل [illegible] اور مشاہدہ [illegible]

ابن العلاء الحضرمي قال حدثني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون في آخر هذه
الامة قوم لهم مثل اجر اولهم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقاتلون اهل الفتن رواهما
البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹی علا کیسی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی
تحقیق شان یہہ ہی کہ نزدیک ہی کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب اونکی لیی مانند ثواب اول اونکیکی کہ حکم کرینگی ساتہہ شرعی باتون کی کہ چہپا
گیا ہی وجود اونکا دین مین اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا آشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتون یا زبانون سی
فتنہ والونسی کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کی یہہ دونو حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن ابي امامة ان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال طوبى لمن رآني وطوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي رواه احمد
اور روایت ہی ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات
بار اوسکی لیی کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان لایا مجپر نقل کی یہہ احمد نی **ف** شرح اور تعیین عدد سات کا سپرد ہی شارع کی علم پر یا بسبب ہونی اوسکی عدد سات کے
متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی یا مراد اس سی تکثیر ہی نہ تحدید **وعن ابن محيريز قال قلت لابي جمعة رجل من الصحابة**
حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم احدثك حديثا جيدا تغدينا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم ومعنا ابو عبيدة بن الجراح فقال يا رسول الله احد خير منا اسلمنا وجاهدنا معك قال نعم قوم
يكونون من بعدكم يؤمنون بي ولم يروني رواه احمد والدارمي وروى رزين عن
ابي عبيدة من قوله قال يا رسول الله احد خير منا الى آخره اور روایت ہی ابن محیریز تابعی سی کہا
میں نی کہا یعنی واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا
مین تجہسی ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا کہایا ہمنی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی
ساتہہ ہمارے ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سی ہین پس کہا ابو عبیدہ نی یعنی واسطی اظہار شکر نعمت الٰہی کی اور احسان ماننی انعام حضرت رسالت
پناہی کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی اسلام لائی ہم یعنی آپکی ہاتہہ پر اور جہاد کیا ہمنی ہمراہ آپکی فرمایا آنحضرت نی ہان بہتر ہین تمسی وہ لوگ
کہ ہونگی پیچہی تمسی ایمان لاوینگی مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو **ف** معنے اسکی یہہ ہین کہ وہ بہتر ہونگی تمسی اس حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو اونسی مسابقہ
اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز سی اور روایت کی ابو عبیدہ سی قول اونکی سی قال
یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کے نقل نہین کی **وعن معوية بن قرة عن ابيه قال قال**
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم ولا يزال طائفة من امتي منصورين
لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال ابن المديني هم اصحاب الحديث رواه الترمذي وقال هذا
حديث حسن صحيح اور روایت ہی معویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے **ف** شرح یعنی قرہ بن ایاس کہ صحابی ہی اور معاویہ اکابر
تابعی ہی عالم عامل فقیہ پیدایش اونکی روز جمل کی ہوئی اور وفات اونکی ایکسو تیرہ سن مین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت
کہ تباہ ہو وینگی اہل شام تو نہین بہلائی ہوگی تم [illegible] شرح یعنی [illegible] لیی یا متوجہ ہونگی لیی طرف اسکی [illegible] شیخ نی لکہا ہی
[illegible] یعنی زیادہ تباہ ہونگی اور [illegible] وقت قائم ہوئی قیامت [illegible] وقت کہ باقی

نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قایم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین رہیگا اوس وقت
کوئی اہل خیر مین سی ترجمہ اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سی مدد کی گیی یعنی غالب علادر دین پر نہین ضرر کریگا اونکو وہ شخص کہ نہ مدد کری
اونکو کہ عنایت الہی اونپر ہمیشہ رہوگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت ف ع یعنی قریب قیامت ہو اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ نہین قایم ہوگی قیامت
اسحالمین کہ زمین مین ہو اللہ کہنی والا ترجمہ کہا ابن مدینی نی کہ اکابر محدثین سی ہی وہ جماعت اصحاب حدیث ہین ف ع یعنی محدث کہ حفاظ
حدیث کی ہین اور راوی اوسکی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہی کتاب کے پس مراد انسی اہل سنت وجماعت ہین ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی
اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيَ الْخَطَاءَ**
وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق
اللہ تعالی نی معاف کیا میری امت کے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیی گیی ہین یہہ اوسپر نقل کی یہہ ابن ماجہ اور بیہقی نی ف ح ع جاننا چاہیی کہ
خطا ضد صواب کے ہی صراح مین ہی خطا نا راست نقیض صواب کے اور مقصور وممدود دونون طرح آیا ہی خطیہ یعنی گناہ کی یا جو گناہ کہ بی قصد کی ہو کذا فی
القاموس اور خطا ساتہہ زبر خ اور جزم ط کی ہی یعنی گناہ کی اور بعضون نی کہا خطا کہتی ہین اوسوقت کہ قصد اگر کری اور اخطا اوسوقت کہ بقصد
نکری اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا رکہی اور غیر صواب مین پرجا وی اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کری اوس چیز کا کہ نکرنی چاہیی اور کہتی ہین اوس
شخص کو کہ چاہتا ہی ایک چیز کو کرنا اور ناگہان غیر اوس چیز مین پڑگیا خطا کی اور ساتہہ اس معنی کی خطا مقابل عمد کی آتا ہی جیسیکہ چاہا کہ تیر ماری
شکار کو ناگہان آدمی کو لگ گیا اور مارڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنی کا رکہتا تہا ناگہان پانی حلقمین اوتر گیا اور مراد اس حدیث مین یہی معنی ہین
اور نسیان ضد حفظ کا ہی یعنی فراموشی کی اور سہو بہی بمعنی نسیان کی ہی بولتی ہین کہ سہو کیا فلانی کام مین یعنی نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا
اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سی یہہ ہی کہ گناہ نہین ونکین اور گنہگار نہین ہوتا بسبب اونکی نہ یہہ کہ مواخذہ نہین
ہوتا مطلقا اسلیے کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہی دیۃ اور کفارہ اور بیچ افطار کرنیکی ساتہہ خطا کی واجب ہے قضا روزہ کی اور بیچ نسیان کی کہ واجب نہین
ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہی کہ صاحب حق کی جانب سے ہی جیسیکہ حدیث مین آیا ہی کہ تمام کر اپنی روزہ کو اسلیے کہ نہین کہلایا اور نہین پلایا ہی
تجہکو مگر خدا نی اور بیچ نسیان اور سہو نماز کی واجب ہوتا ہی سجدہ اور بیچ تلف کرڈالنی مال لوگون کی ساتہہ سہو کی واجب ہوتا ہی ضمان اور لفظ
وما استکرہوا علیہ ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی وہ گناہ کہ طلب کیی گیی اونسی بوجہ اکراہ یعنی زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسانکو کوئی اوس چیز کی کرنی پر کہ کروہ
رکہی وہ اوسکو اور نہ ارادہ کری اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتہہ وعید کی مانند قتل کرنیکی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیی بہی تفصیل ہے
بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابون مین وہ تفصیل لکہی ہوئی ہی اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہی اور مراد تجاوز سی یہی ہی ؀
وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی بہز بیٹی حکیم بیٹی معاویہ بیٹی حیدہ
قشیری بصری کی سی کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے اونسی نقل کی بہز کی دادا سی یعنی معاویہ بیٹی حیدہ کی سی کہ اونسی سنا آنحضرت سی کہ
فرماتی تہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی ہی تم بہتر ین امت کی کہ ظاہر کی گیی لوگون کی لیی ف ع ح یعنی تہی تم
ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالی کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین اس امت کے ہین خواص وعوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتون پر

پیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان مین اور زیادتی محبت کی ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونیکی اور نہ نکلنی کی ربقہ اسلام سی اور
مانند انکیکی اور بعضون نی کہا کہ مخصوص ہی یہہ ساتہہ علما اور شہدا اور صالحین کی اور مراد خیریت تامہ کاملہ مخصوصہ ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
مہاجرین ہین اور وجہ تخصیص کی ظاہر نہین ہی اور حق یہہ ہی کہ عام ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نی تم پورا کرتی ہو ستر امتون کو کہ تم بہترین اونکی ہو اور بہت
گرامی قدر اونکی ہو اللہ کی نزدیک نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن ہی ف ش ح ع مراد عدد
ستر سی تکثیر ہی نہ تحدید اور یہہ عدد بمعنی تکثیر کی بہت آتا ہی یا یہہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہین وہ مراد ہین اور مراد ساتہہ تمام کی ختم ہونا ہی
جیسیکہ پیغمبر تمہاری خاتم النبیین اور سردار رسولون کی ہین تم بھی خاتم امتونکی اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نی ساتہہ سند اپنی
کی بطریق مرفوع کی قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ حَتَّى أَدْخُلَهَا وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي یعنی فرمایا آنحضرت
نی کہ بلا شبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک کہ داخل ہون مین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہہ اشارہ
ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ یہی ہی حسن بدایۃ جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نی إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى پس ہم آخر ہین
پیدایش مین اور اول ہین رتبہ مین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَبِشُكْرِهِ تَزِيدُ الْبَرَكَاتُ وَالْخَيْرَاتُ اور ختم ہونا کتاب کا ساتہہ اس حدیث
کی کہ مشعر اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کی ہی غایت ادب اور کرم ختم کرنیوالی کی سی یعنی اللہ تعالی کی سی ہی اور حدیث پہلی کہ إن اللہ تجاوز
الخطاء والنسیان بہی مناسب ہی واسطی عذر کرنی کی اوس چیز سی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سی خَتَمَ اللّٰهُ لَنَا بِالْحُسْنَى وَتَجَاوَزَ
عَنَّا مَا وَقَعَ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ بِحُرْمَةِ نَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
ذَوِي الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ انتہی جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی شرح جو نکین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوتی ہی اور بعضی نسخونکین یہہ عبارت
ہی لکہی ہی ثُمَّ قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهُ وَأَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهُ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْأَحَادِيثِ
النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ
وَسَبْعِمِائَةٍ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ تَوْفِيقِهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
پہر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدردانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع کرنی حدیثون نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان کی نزدیک دیکھنی ہلال شوال کی سات سو سینتیسوین برس مین ساتہہ حمد اللہ تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کی
سب تعریف واسطی اللہ کی کہ پالنی والا عالمون کا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی اور اصحاب اونکی اور تابعون اونکی
[illegible] اونکی سب پر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ تمام ہوا یہہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کی ای مولی میری کیا بعید ہی
واسطی کہ اس ہماری سعی کو قبول فرما دی اور اس عاجز ضعیف و نحیف کی تقصیرات اور بہول چوک سی درگذر فرما دی اور مجہکو اور میری
اور ماں باپ کو روز قیامت کی بخشدی اور ذلیل نفرما دی یا رب العالمین مکرر سہ کر یہی عرض ہی کہ مجہ پر مبارک کو اور میری اوستاد مولوی
مہاجر فی سبیل اللہ رحمۃ اللہ کو اور میری ماں باپ اور سب مسلمانونکو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان پر ہو
اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا
إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

الا فضيتها يا ارحم الراحمين اللهم انا نسألك من خير ما سألك منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

بيت

ای گدایان توام شاه بقربانم دهی ＊ گرچه مرغان حرم در حرمت جا گیرم

الٰهی نجنی من کل ضیق ＊ بجاه المصطفى مولى الجميع ＊
وهب لي في مدينته قرارا ＊ بايمان ودفن بالبقيع ＊

ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما ＊ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه واهل بيته وبارك وسلم
اللهم صل وسلم عليه وعليهم اجمعين
برحمتك يا ارحم الراحمين

خاتمة الطبع

بعد حمد خدای جل وعلا کہ اپنی توفیق خاص سی ترقی دین متین مین ہمکو بہی شریک فرمایا اور اپنی خزانہ انعام غیر متناہی سی ہم مساکین کو بہرہ وری بہا عنایت کیا اور تحفہ درود و ہدیہ جناب رسول مقبول صلوات اللہ وسلام علیہ کی کہ راہ ہدایت مین اونکی کلام معجز نظام سی چراغ ابدی روشن ہوا اور اونکی فیض انعام عام سی صحرای خشک اذہان عالم رشک گلشن فرمایا ارباب دین اور صاحبان یقین کو مژدہ ہی اور طالبان فیوض ربانی اور تابعان سنت مصطفوی کو بشارت ہی کہ یہہ کتاب با افادت انتساب یعنی ترجمہ مفید عام وخاص کتاب مشکوۃ شریف کا کہ فن حدیث مین ایسی جامع اور مشہور کوئی کتاب نہین مظاہر حق نام زبان اردو مین کہ اول بنا اوسکی جناب نقاد حدیث خیر الخلق جامع ظاہر وباطن حاوی کمالات منبع فیوض مرجع عالم مقتدای خاص وعام ناشر علوم دین متبع سنت سید المرسلین جناب مولانا مولوی محمد اسحق صاحب مہاجر رحمہ اللہ واسکنہ فی بحبوحۃ جنانہ فی اعطرہ ڈالی تہی کہ بعض الفاظ مین ترجمہ سلیس اردو لکہا تہا پہر اوسکو حسب الاشارہ جناب ممدوح کی اونکی شاگرد رشید مطرح فیوض الٰہی منبع انوار مخزن علوم دین سراپا اتباع سنت نبوی جناب مولوی قطب الدین خان صاحب دہلوی نی احادیث سی جدا کر کی لکہا اور ہر موقع پر شرح مشکوۃ مین سی [illegible] مفیدہ نقل کیی اور اوسکو فائدہ کر کی جدا لکہا اور ہر باب مین جس قدر ضرورت سمجہی مسائل فقہیہ کتب معتبرہ سی نقل کر دیی اور بہت کچہہ امور کہ جنکی ضرورت تہی مختلف مقامون پر اس کتاب مین فراہم کیی اول یہہ کتاب دلی مین چہپی تہی کچہہ شیخ نور الدین صاحب کی مطبع مین اور کچہہ مولوی باقر کی چہاپہ خانہ مین اور ابواب فضائل صحابہ وغیرہ کہ اوسوقت چہپی نہ تہی اوسکو تتمہ ربع رابع کا حافظ نیاز احمد صاحب نی چہاپا مگر اکثر کاغذ میلا اور چہاپہ درست نہ تہا بلکہ بعضی جای تو بالکل مسودہ کی صورت تہی اب باعانت الٰہی اس عاجز کو توفیق اوسکی چہاپنی کی ہوئی باجازت مولف توکلا علی اللہ اواخر سن بارہ سو اکاسی مین شروع کیا اور بامداد تصحیح ونظر جناب عالم ظاہر وباطن زیب اورنگ [illegible] جامع معقول ومنقول جناب حاجی حافظ مولوی محمد قاسم صاحب وفرزند رشید جناب مولانا مولوی مملوک العلی صاحب مرحوم [illegible] مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی وناظم بی بدل وناثر بی مثل عالم جامع واعظ اہل بیان آمر بالمعروف مولوی محمد حسین صاحب [illegible] مخلص احقر ایک سال کی شب و روز کی مشقت ومحنت مین جیسی جی چاہتا تہا انجام کو پہنچی اور بہر صورت مکمل وتمام ہوئی فالحمد للہ

دار ضیہ ہو کہ بعد افطرح مطلمہ نی آخر کتاب مین ترجمہ نام صحابی راوی حدیث کا اور ترجمہ نام کتاب حدیث کا جسمین وہ حدیث ماخوذ ہوئی ہی بنظر اختصار چہوڑ دیا تہا چنانچہ اخیر جلد سیوم مین اسکی طرف اشارہ ہی کیا ہی مناسب یہہ معلوم ہوا کہ بطرز واحد کتاب ایک ہی صورت کی رہی اسلیی ہر جگہہ جابجا مولف علامہ جناب مولوی محمد حسین صاحب نی اوسکو پورا کیا بہ بارگاہ خداوندی سی مسئول و ملتمس ہی کہ ہم سب مولف و مصححین و مترجم کو اور سبکی کاتبون کو اور جمیع اہل اسلام کو یہان اور وہان اسی منتفع فرماوی اور یہہ کتاب یہہ ہماری سعی و کوشش مقبول بارگاہ خداوندی اور پسند خاص و عام ہو

تواریخ طبع مظاہر حق از نتائج افکار طبع وقاد معترفان بحار علوم جناب مولانا حاجی حافظ مولوی محمد یعقوب صاحب مدظلہ

قد تمت الکتاب بعون اللہ الجلیل الوہاب ۱۲۸۴

ایضاً منہ

ختم جب ہو چکی مظاہر حق | شرح مشکوۃ کی ہی اردو مین
لطف و خوبی مین جو مسلم ہی | کہ حدیث رسول اکرم سی

وہ نبی ہی کہ خاک پا جسکی | اوسکی تاریخ طبع کی یہہ سی
فخر و سرتاج جملہ عالم ہی | کہ حدیث نبی کا ترجمہ کم سی

اوسپہ لاکہون علیہ صلی اللہ
وعلی الہ وسلم ہی

ولہ سلمہ

جب ترجمہ مشکوۃ کا چہپکر ہوا تیار | گمنام مجہی گرچہ نہ تہا حوصلہ لیکن
تاریخ مین مصروف نہ تہا فکر کسی کا | سائل تہا مین اسمین در فیض نبوی کا

امداد دہی سی ہوا تب یہہ اشارہ
لکہہ ترجمہ چہاپا ہی احادیث نبی کا

ومن فیوضہ سلمہ

جب مطبع مجتبائی مین ای یعقوب | القا ہوئی غیب سی یہہ تاریخ اوسکی
ہو طبع ہوئی مظاہر حق مرغوب | مقبول ہوئی کتاب چہاپی کیا خوب

ومن افادتہ غفرلہ

چو شد طبع مظاہر حق باتمام | مظاہر حق چہ زیبا سال طبعش
کہ مثلش کس ندیدہ نہ شنیدہ | بدل از عالم غیبم رسیدہ

ومنہ سلمہ

بمطبع مجتبائی طبع خود را | ہزاران لطف و خوبی برفزودہ
مظاہر حق بسان خویش نہادہ | ہزاران در ز رحمت برکشادہ

زبان مطبعش تاریخ گفتہ
زہی طبع مظاہر زیب دادہ

قطعہ تاریخ نتائج طبع وقاد عالی واسطہ العقد مجمع علم و عمل جناب مولوی محمد قاسم صاحب مدظلہ ام فیوضہ

چون مظاہر حق بختم طابع آمد آنچنان | جستم از دل سال طبعش بو کہ امدادی رسد
بی عدیل و بی نظیر و بی مثالش یافتم | از قصور ہمت خود چون محالش یافتم

گفت خوبہائی ادیبی گفت خوبہائی او
اندرین تاریخ ختم طبع سالش یافتم

قطعہ تاریخ طبع زاد محمد عبد الحق صاحب ساکن پور قاضی

شد ز دور چون ترجمہ مشکوۃ مطبوع رقم | ہر دید از بہ نہانی گذشت مایل | رسیدہ از لب واعظ سن طبع | احادیث مترجم ہندی ادلی

[illegible] بحمد اللہ و حسن توفیقہ [illegible] | [redacted] [illegible] غفر اللہ لہ و لاسلافہ

تعداد اجزای کتاب | [illegible] جز [illegible] ورق